وَلَا يَأْتُونَكَ بِمَثَلٍ إِلَّا جِئْنَٰكَ بِالْحَقِّ

احسن تفسیر

علامہ عنایت اللہ المشرقیؒ
و
مولانا فتح محمد جالندھریؒ

وَلَا يَأْتُونَكَ بِمَثَلٍ اِلَّا جِئْنٰكَ بِالْحَقِّ وَ

اَحْسَنَ تَفْسِيْرًا ۳۳ ط

(۲۵:۳۳)

اور یہ کافر نہیں لاتے تیرے پاس (تمہیں دکھ دینے کے لئے) کوئی (انوکھے اور عجیب وغریب اعتراض کی) مثال مگر یہ کہ ہم (فوراً) تجھے (اس اعتراض کا دندان شکن جواب ناقابل رد) سچائی اور بہترین تفسیر وشرح کے ساتھ دے دیتے ہیں۔ (تکملہ: ۱:۱۵۱)

از

علامہ عنایت اللہ المشرقیؒ
و
مولانا فتح محمد جالندھریؒ

تہذیب وترتیب
خاکسار خواجہ عبدالحمید ناصر

ناشر: الحاج محمد سرفراز خان
متولی ومنتظم علامہ ٹرسٹ

اسٹاکسٹ: الفیصل ناشران وتاجرانِ کتب
غزنی سٹریٹ اُردو بازار لاہور

Marfat.com

۲۹۷٫۱۴
م ۴۳۲ الف

۷۵۰۹۵

"احسن تفسیر" کا یہ ایڈیشن تجرباتی طور پر شائع کیا جارہا ہے اس کے بارے میں اگر کوئی غلطی یا آپ کی آرا ہو تو ہمیں ضرور مطلع فرمائیں تاکہ ہم اسے آئندہ بہتر انداز میں شائع کرسکیں۔

(ادارہ)

(مختصر ایڈیشن)

باراول: دسمبر 2007ء

پرنٹرز: آر۔آر پرنٹرز، لاہور

Marfat.com

"جب بھی کوئی پڑھنے والا اسے بغور پڑھے گا تو اس کے اعجاز کا کوئی نہ کوئی اچھوتا پہلو اس کے سامنے آئے گا جو دوسروں کو نظر نہ آ سکا ہوگا۔ اس لیے کہ اس کے عجائبات کی انتہا نہیں ہے وہ بھی قرآن کی مانند ابدی ہیں۔

اسی بنا پر ضروری ہے کہ ہر دور میں قرآن کی جدید تفسیر اس انداز سے کی جائے کہ مختلف شعبہ ہائے علوم سے تعلق رکھنے والے متخصصین مثلاً علم الحقوق، علم فلکیات، علم النفس، علم الاجتماع، علم الادب اور علم التاریخ، (اور علم کائنات) کے ماہرین اپنے اپنے علم کے زاویہ خیال اور اپنے اپنے نقطہ نگاہ سے قرآن مجید کی تفسیر کریں۔

ان سب لوگوں کو قرآن حکیم میں اپنے اپنے مخصوص علوم سے متعلق بہت وسیع میدان ملے گا اور اپنے اپنے علم اور تخصص کے اعتبار سے اس بات کی دلیل ملے گی کہ قرآن درحقیقت کلام اللہ ہے۔"

(شیخ علی طنطاوی)

Marfat.com

Marfat.com

اس کاوش کا پس منظر

۱۹۳۷ء کا زمانہ تھا اور میں آٹھویں جماعت کا طالب علم۔ اشتراکی ادیب باری کی کتاب ''کمپنی کی حکومت'' ہاتھ آ گئی اور پڑھی۔ ردعمل کے طور پر دل و دماغ میں انگریز کے خلاف سخت نفرت پیدا ہوگئی۔ انہی ایام میں اٹک (سابق کیمبلپور) میں خاکساروں کا کیمپ لگا' مجھے خاکسار ایک ایسی ''فوج'' لگے جو انگریزوں کے خلاف لڑ سکتے تھے۔ یہ تھا خاکسار تحریک کے متعلق میرا پہلا تاثر اور دلچسپی۔ لیکن اس وقت کوئی عملی وابستگی پیدا نہ ہوئی۔

۱۹۳۹ء میں دوسری جنگ عظیم شروع ہوگئی اور ۱۹۴۰ء میں میں میٹرک کا امتحان دے رہا تھا کہ خاکساروں پر لاہور میں گولی چل گئی اور تحریک خلاف قانون قرار دے دی گئی اور پھر ایک عرصہ تک میں تحریک سے لاعلم رہا۔

۱۹۴۳ء میں تحریک میں پھر کچھ حرکت ہوئی اور ایک چھوٹے سے ''حادثہ'' نے مجھے تحریک سے وابستہ کر دیا چونکہ اس وقت عمل پر پابندی تھی سو مجھے علامہ صاحب کی تصانیف پڑھنے کا موقع مل گیا۔ اشارات اور خریطہ پڑھنے کے بعد میں نے تذکرہ پڑھنا شروع کیا۔ تحریک کے خلاف جہاں مولویوں کا شور وغل تھا وہاں تذکرہ بھی زیر عتاب تھا اس لیے اسے ذرا آرام سے اور غور سے پڑھا۔ گو میں نہ ''عالم'' تھا اور نہ ہوں مگر انگریز سے نفرت نے دل میں اسلام سے لگاؤ پیدا کر دیا تھا اس لیے مولانا شبلی نعمانی' سید سلیمان ندوی' مولانا ابوالکلام آزاد وغیرہ کی تحریریں جہاں سے ملتیں لے کر پڑھ لیتا' جب تذکرہ پڑھا تو حیران ہوا کہ اس میں کون سی ایسی خلاف اسلام بات ہے جس پر مولوی صاحبان سیخ پا ہو رہے ہیں اور علامہ صاحب پر کفر کے فتوے لگا رہے ہیں۔ تذکرہ میں سے کچھ آیات کے ترجموں کا میں نے چند اور تراجم سے موازنہ کیا تو سوائے اسلوب بیان کے اکثر کو ایک جیسا پایا تو پھر یہ فتوے کیوں؟

تذکرہ قرآن پاک کی مروجہ تفاسیر کی طرح کوئی تفسیر نہیں جیسا کہ اکثر خیال کیا جاتا ہے۔ تفسیر تو کجا تذکرہ میں مروجہ قرآن پاک کی ترتیب سے ترجمہ بھی نہیں۔ تذکرہ کے ٹائٹل اور جلد پر صاف لکھا ہے: ''ایک مکمل اور مبسوط علمی تبصرہ'' اور مختلف ''اسلامی عنوانات'' پر قرآن کی روشنی میں علمی تبصرہ کیا گیا ہے۔

تذکرہ کے مطالعہ کے دوران جب بھی علامہ صاحب کے کسی ترجمہ کا دوسرے تراجم سے موازنہ کی ضرورت محسوس ہوتی تو کچھ دقت پیش آتی۔ اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے خیال پیدا ہوا کہ علامہ صاحب کی جملہ مطبوعہ تصانیف میں سے قرآنی آیات کو مع ترجمہ قرآن پاک کی مروجہ ترتیب تلاوت کے تحت مرتب کیا جائے اور جہاں کہیں علامہ صاحب نے کسی آیت کے متعلق کچھ توضیحی الفاظ لکھے ہیں ان کو حاشیہ میں لکھ دیا جائے۔

Marfat.com

''احسن تفسیر'' کے پیش کرنے کا پس منظر بس یہی ہے۔ قرآن پاک کی کل آیات ۶۲۳۶ ہیں۔ علامہ صاحب کی جملہ مطبوعہ تصانیف میں سے مجھے ۳۲۶۴ آیات کا ترجمہ مل سکا ہے جو تقریباً نصف قرآن کا ہے باقی آیات کا ترجمہ مولانا فتح محمد جالندھری کا لیا گیا ہے اور اس ترجمہ کے آگے (ف) لکھ دیا گیا ہے۔ چند آیات کا ترجمہ جزوی تھا۔ ان کا ترجمہ بھی مولانا فتح محمد جالندھری کے ترجمہ سے مکمل کر دیا ہے اور آگے (ف) لکھ دیا ہے۔

علامہ صاحب نے حدیث القرآن اور تکملہ میں قرآنی آیات کے متن کے آگے صرف سورت اور رکوع کے نمبر دیئے ہیں اور ترجمہ کے آگے کچھ نہیں۔ میں نے سہولت کے لیے متن اور ترجمہ کے آگے آیت کا نمبر دے دیا ہے۔

آج کل کے تعلیم یافتہ نوجوان، جن کو دین اسلام سے تھوڑا سا بھی لگاؤ ہے، مروجہ قرآن پاک کی ''ترتیب تلاوت'' سے علامہ صاحب کے اس ترجمہ کو پڑھ کر اسلام کے عروج و زوال کے اسباب کو یقیناً باآسانی جان لیں گے اور ہو سکتا ہے کہ ''قولی اسلام'' سے ان کا تصور ''عملی اسلام'' کی طرف مڑ جائے کہ اس وقت دنیائے اسلام کو ''قیل و قال'' کی بجائے ''اتحاد و عمل'' کی ضرورت ہے اور قرآن پاک کی اصل تعلیم ''اتحاد و عمل'' ہی ہے۔

اس سارے کام میں بدقسمتی سے مجھے کسی کی رہنمائی یا مشورہ حاصل نہ ہو سکا اس لیے اس کام میں یقیناً کچھ خامیاں بھی ہوں گی اگر میری خامیوں کی نشان دہی کی جائے تو میں مشکور ہوں گا۔

خاکسار: خواجہ عبدالحمید ناصر
۳۱/۱۹۵۔ میانہ پور۔ سیالکوٹ

Marfat.com

فہم قرآن کے لیے علامہ صاحب کی تصریحات

قرآن کے پیغام کو صحیح نظر سے دیکھنے کے لیے انسان کا پہلا انصاف اور پہلا سلوک جو اس آسمانی کتاب سے ہونا چاہیے یہ ہے کہ قرآن کا مطالعہ بعینہٖ اور بشخصیہ نہ صرف اس ترتیب سے ہو جس ترتیب سے رسول اللہ ﷺ نے اس کو دنیا کے سامنے پیش کیا بلکہ ان حالات کی روشنی میں ہو جو حالات رسول اللہ ﷺ کو تیئیس برس کی مدت میں کفار مکہ کی مخالفت یا اور موانعات کے باعث پیش آتے رہے۔ اس مطلب کو حاصل کرنے کے لیے قرآن کی سورتوں کو حتی الوسع وہی ترتیب دینا لازمی ہے جس ترتیب سے وہ نازل ہوئی تھیں۔ اور ساتھ ساتھ اس ماحول کی حتی الوسع صحیح سرگزشت کو بھی پیش نظر رکھنا بھی اسی قدر ضروری ہے...... آج قرآن کا مطالعہ اکناف عالم میں صرف مقدس، مذہبی اور ناقابل فہم کتاب کے طور پر ہو رہا ہے اور فاطر زمین و آسمان کے بنی نوع انسان کی طرف پیغام کی غرض و غایت کلیتاً نظروں سے نہاں ہو گئی ہے!

مکی اور مدنی اکثر سورتوں میں تخصیص اگرچہ مسلمانوں نے علی الحساب کی ہے اور صرف دو چار جگہ اختلاف ہے لیکن شان نزول کے اعتبار سے ان کی ترتیب غیر تاریخی بلکہ اکثر اوقات غیر منطقی بھی ہے۔ جس ترتیب کو میں نے اختیار کیا ہے اس میں یہ نقائص حتی الوسع نہیں (تک ا: ۵-۶)

وحی کی ترتیب (نزول) بھولی جا چکی ہے اور مختلف مؤرخ کئی جگہوں پر ایک دوسرے سے شدید اختلاف رکھتے ہیں......

مکہ کے تیرہ برس میں وحی قریباً تین برس منقطع رہی اس لیے وحی کا نزول دونوں جگہ قریباً دس برس رہا۔ مکہ میں وحی کے نزول کی رفتار مدینے کے بالمقابل ڈیڑھ گنا سے بھی زیادہ رہی اور وحی کے نزول کی رفتار جوں جوں پیغام مکمل ہوتا گیا کم ہوتی گئی۔

دوسرا جدول جرمن کے مشہور مستشرق نولڈ کے کا ہے جو اس مصنف کے قرآن کی سورتوں پر داخلی غور و فکر اور خارجی احوال سے تطبیق کا نتیجہ ہے اور اس لحاظ سے زیادہ مکمل ہے...... دونوں جدولوں (مسلمانوں میں جو عام رائج ہے اور نولڈ کے کے مرتب کردہ جدول) کے اختلاف پر بحث کرنا لاطائل ہے اس لیے کہ اختلاف انتہائی طور پر شدید ہے اور کسی ایک کے پاس اپنے جدول کی صحت کا تاریخی ثبوت نہیں...... نولڈ کے کا جدول اس لحاظ سے نسبتاً صحیح تر ضرور ہے کہ ایک سورت کے علمی حقائق کا ربط اگلی سورتوں کے علمی حقائق سے پورے طور پر واضح ہوتا جاتا ہے۔ (تک ا: ۷۷-۷۹)

المشرقی

(علامہ صاحب نے تکملہ جلد اول میں ترتیب نزول کے جو دو جدول (ایک مسلمانوں کے ہاں عام طور پر رائج ہے اور دوسرا جرمن مستشرق نولڈ کے کا) دیئے ہیں۔ ان سے ایک جدول مرتب کر کے پیش کیا جا رہا ہے دونوں جدول کی ترتیب نزول ساتھ ساتھ درج کر دی گئی ہے تا کہ اختلاف واضح ہو جائے۔ مرتب)

Marfat.com

جدول

ترتیب تلاوت وترتیب نزول

ترتیب تلاوت	سورت	ترتیب نزول نولڈ کے	ترتیب نزول مروجہ
۱	الفاتحہ	۴۸	۵
۲	البقرۃ	۹۱	۸۷
۳	العمران	۹۷	۸۹
۴	النساء	۱۰۰	۹۲
۵	المائدہ	۱۱۴	۱۱۲
۶	الانعام	۸۹	۵۵
۷	الاعراف	۸۷	۳۹
۸	الانفال	۹۵	۸۸
۹	التوبہ	۱۱۳	۱۱۳
۱۰	یونس	۸۴	۵۱
۱۱	ھود	۷۵	۵۲
۱۲	یوسف	۷۷	۵۳
۱۳	الرعد	۹۰	۹۶
۱۴	ابراہیم	۷۶	۷۲
۱۵	الحجر	۵۷	۵۴
۱۶	النمل	۷۳	۷۰
۱۷	بنی اسرائیل	۶۷	۵۰
۱۸	الکھف	۶۹	۴۹
۱۹	مریم	۵۸	۴۴
۲۰	طٰہٰ	۵۵	۴۵

Marfat.com

۲۱	الانبیاء	۶۵	۷۳
۲۲	الحج	۱۰۷	۱۰۳
۲۳	المومنون	۶۴	۷۴
۲۴	النور	۱۰۵	۱۰۲
۲۵	الفرقان	۶۶	۴۲
۲۶	الشعرا	۵۶	۴۷
۲۷	النمل	۶۸	۴۸
۲۸	القصص	۷۹	۴۹
۲۹	العنکبوت	۸۱	۸۵
۳۰	الروم	۷۴	۸۴
۳۱	لقمٰن	۸۲	۵۷
۳۲	السجدۃ	۷۰	۷۵
۳۳	الاحزاب	۱۰۳	۹۰
۳۴	سبا	۸۵	۵۸
۳۵	فاطر	۸۶	۴۳
۳۶	یٰسین	۶۰	۴۱
۳۷	الصفت	۵۰	۵۶
۳۸	ص	۵۹	۳۸
۳۹	الزمر	۸۰	۵۹
۴۰	المومن	۷۸	۶۰
۴۱	حم السجدۃ	۷۱	۶۱
۴۲	الشوریٰ	۸۳	۶۲
۴۳	الزخرف	۶۱	۶۳
۴۴	الدخان	۵۳	۶۴
۴۵	الجاثیۃ	۷۲	۶۵

Marfat.com

۴۶	الاحقاف	۸۸	۶۶
۴۷	محمدؐ	۹۶	۹۵
۴۸	الفتح	۱۰۸	۱۱۱
۴۹	الحجرات	۱۱۲	۱۰۶
۵۰	ق	۵۴	۳۴
۵۱	الذاريات	۳۹	۶۷
۵۲	الطّور	۴۰	۷۶
۵۳	النجم	۲۸	۲۳
۵۴	القمر	۴۹	۳۷
۵۵	الرحمٰن	۴۳	۹۷
۵۶	الواقعة	۴۱	۴۶
۵۷	الحديد	۹۹	۹۴
۵۸	المجادلة	۱۰۶	۱۰۵
۵۹	الحشر	۱۰۲	۱۰۱
۶۰	الممتحنة	۱۱۰	۹۱
۶۱	الصف	۹۸	۱۰۹
۶۲	الجمعة	۹۴	۱۱۰
۶۳	المنافقون	۱۰۴	۱۰۴
۶۴	التغابن	۹۳	۱۰۸
۶۵	الطلاق	۱۰۱	۹۹
۶۶	التحريم	۱۰۹	۱۰۷
۶۷	الملك	۶۲	۷۷
۶۸	القلم	۱۸	۲
۶۹	الحاقة	۳۸	۷۸
۷۰	المعارج	۴۲	۷۹

Marfat.com

۷۱	نوح	۵۱	۷۱
۷۲	الجن	۶۲	۴۰
۷۳	المزمل	۲۳	۳
۷۴	المدثر	۲	۴
۷۵	القیٰمۃ	۳۶	۳۱
۷۶	الدھر	۵۲	۹۸
۷۷	المرسلات	۳۲	۳۴
۷۸	النبا	۳۳	۸۰
۷۹	النزعٰت	۳۱	۸۱
۸۰	عبس	۱۷	۲۴
۸۱	التکویر	۲۷	۷
۸۲	الانفطار	۲۶	۸۲
۸۳	المطففین	۳۷	۸۶
۸۴	الانشقاق	۲۹	۸۳
۸۵	البروج	۲۲	۲۷
۸۶	الطارق	۱۵	۳۶
۸۷	الاعلیٰ	۱۹	۸
۸۸	الغاشیۃ	۳۴	۶۸
۸۹	الفجر	۳۵	۱۰
۹۰	البلد	۱۱	۳۵
۹۱	الشمس	۱۶	۲۶
۹۲	الیل	۱۰	۹
۹۳	الضحیٰ	۱۳	۱۱
۹۴	الم نشرح	۱۲	۱۲
۹۵	التین	۲۰	۲۸

Marfat.com

۱	۱	العلق	۹۶
۲۵	۱۴	القدر	۹۷
۱۰۰	۹۲	البینۃ	۹۸
۹۳	۲۵	الزلزال	۹۹
۱۴	۳۰	العٰدیٰت	۱۰۰
۳۰	۲۴	القارعۃ	۱۰۱
۱۶	۸	التکاثر	۱۰۲
۱۳	۲۱	العصر	۱۰۳
۳۲	۶	الھمزۃ	۱۰۴
۱۹	۹	الفیل	۱۰۵
۲۹	۴	قریش	۱۰۶
۱۷	۷	الماعون	۱۰۷
۱۵	۵	الکوثر	۱۰۸
۱۸	۴۵	الکافرون	۱۰۹
۱۱۴	۱۱۱	النصر	۱۱۰
۶	۳	اللھب	۱۱۱
۲۲	۴۴	الاخلاص	۱۱۲
۲۰	۴۶	الفلق	۱۱۳
۲۱	۴۷	الناس	۱۱۴

دیباچہ

قرآن کی اعجاز نما تعلیم نے ایک اقل قلیل مدت میں عرب کے رہزنوں اور مردم کش وحشیوں کو روحانیت اور ایمان کے حلقہ اثر میں لاکر ان کی کایا پلٹ دی۔ ریگستان کے ان بے مہار حدی خوانوں کو، جن کی زندگیاں سالہا سال سے ریت کے چٹیل اور خشک میدانوں میں تشنہ امل اور آوارۂ مراد کٹی تھیں، خدا کی حبل متین میں جکڑ کر، کامران صلاح اور سبک گام عمل کر دیا۔ بداعمالی اور فسق کے یہی آزادہ رو بندے، جن کے ہر فرد کو قتل و غارت پر ناز اور ہر شخص کو بدکاری کا ادعا تھا، چشم زون میں طاعت کی لذت اور عشق خدا کی خلش سے آشنا ہو کر، عبودیت کے راہ نورد بن گئے۔ اخلاق کی درستی کے ساتھ دنیاوی اعمال میں صلاحیت آ گئی۔ وہی طاقت عمل جو داحس اور بسوس کی خانہ جنگیوں میں قومی تخریب کا باعث ہوا کرتی تھی، قرآن کی حسن تجویز سے اعلائے حق میں صرف ہوئی.......... کلام الٰہی نے منتشر قوتوں کو جمع، کمزور جذبات کو مضبوط اور نفسانیت کو مغلوب کر دیا، وحشیانہ عادات کو مناسب سطح پر لاکر، اقتصاد اور میانہ روی کی ہدایت کی۔ حیات ملیہ کو محترک اور وسیع الاثر کر کے عالمگیر اسلامی اخوت کا سبق دیا.......... جائز مراسم اور مفید روایات کو مفید تر پیرائے میں بدل کر پھر رائج کیا۔ الغرض ارادات اور اعتقادات کی کامل صلاحیت کو ''ایمان'' سے اور عبادات اور معاملات کی کامل درستی کو ''اعمال صالحہ'' سے تعبیر کر کے شریعت اور سیاست کی بنیاد ایک پتھر پر رکھ دی اور چند برسوں کے اندر اندر عرب کے ان سیہ کار اور فاقہ مست گداؤں کو شناسائی خدا کے ساتھ ساتھ بادشاہت زمین کی ہر رمز سے آگاہ کر کے عالم ستانی کے لائق اور جہانبانی کا اہل بنا دیا۔

اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِيْ لِلَّتِيْ هِيَ اَقْوَمُ وَيُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا كَبِيْرًا (۹:۱۷)

''بیشک یہ قرآن اپنے عاملوں کو اس طرف لے جاتا ہے جو سب سے زیادہ راست اور قیام آفرین ہے اور ان صاحب ایمان لوگوں کو جو صالح العمل ہیں بشارت دیتا ہے کہ ان کے لیے بڑا اجر ہے۔''

پس اگر آج تیرہ[۱] سو سال کے بعد اسلام کا لہلہاتا ہوا چمن مایوسی اور شکست کی ماتم سرا بن گیا ہے، اگر آج اس کی ہر روش بربادی کے سپرد اور اس کا ہر گوشہ خرابی کا امین بن چکا ہے، اگر اس کی بد طالعی اور خانہ ویرانی کے افسانے دشمن کے شکر خند اور قہقہے بن رہے ہیں.......... اگر اس کی نعش جاں سپار پر آج ایک سچا ماتمی اور نوحہ گر موجود نہیں، نہیں نہیں، اگر اس کے عزاداروں کی آسمان رس فغاں اس کے بخت خوابیدہ کو جگا نہیں سکتی.......... اگر خدائے پاک کی غیرت اور شان عفو، زمین پاش سجدوں اور فلک شگاف دعاؤں کے باوجود جوش زن اور متحرک نہیں ہوتی، اگر آج محبوب خدا اور حبیب ملت نبیؐ کی شفاعت بھی امت کے حق میں کارگر ہوتی نظر نہیں آتی، نہیں العیاذ باللہ نہیں! اگر خود امت اپنی مجرمانہ غفلت اور ظالمانہ طریق عمل، عداوت رسولؐ اور عصیان خدا کے

---

[۱] یہ الفاظ ۱۹۲۴ء میں لکھے گئے۔ (مرتب)

Marfat.com

باعث رحم کی قطعی غیر مستحق، اور شفاعت کی یقیناً نا اہل ہو گئی ہے اور آسمانی اور زمینی بلائیں آج ہر طرف سے اس کے اجڑے ہوئے جھونپڑوں کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر ویران کر رہی ہیں تو اس کی وجہ یہی ہے کہ مسلمان قرآن کے مقاصد سے قطعاً نا آشنا ہو گئے ہیں اور ایمان اور اعمال صالحہ کے اصلی مفہوم سے کوسوں دور جا پڑے ہیں!

﴿وَقَالَ الرَّسُوْلُ يٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا ○ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا مِّنَ الْمُجْرِمِيْنَ وَكَفٰى بِرَبِّكَ هَادِيًا وَّنَصِيْرًا ○ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ الْقُرْاٰنُ جُمْلَةً وَّاحِدَةً كَذٰلِكَ لِنُثَبِّتَ بِهٖ فُؤَادَكَ وَرَتَّلْنَاهُ تَرْتِيْلًا ○﴾ (۲۵: ۳۰-۳۲) ....(تذ-۱: ۴۴: ۴۶)

''اس وقت رسولؐ پاک اللہ کی جناب میں بصد حسرت عرض کریں گے کہ آہ! اے میرے پروردگار میری امت نے تیرے اس بھیجے ہوئے قرآن کو لغو سمجھ کر چھوڑ دیا' اور بعینہ اس طرح ہم نے ہر نبی کی مخالفت میں احکام خدا سے مجرمانہ تغافل کرنے والوں کی ایک جماعت بنا رکھی ہے' مگر اس مایوس کن حالت میں بھی تمہیں راہ سمجھانے اور مدد کرنے کو تمہارا پروردگار بس ہے۔ اور آج منکرین خدا جو اعتراض کرتے ہیں کہ قرآن سارے کا سارا ایک دم سے رسول پر کیوں نہیں نازل کیا گیا اور جستہ جستہ کیوں اتارا' فی الحقیقت مناسب یہی تھا کیونکہ ہم ان کو مطمئن کرنے کی بجائے سب سے پہلے اس کی صداقت اور عظمت کو تمہارے دل نشین کرنا اور تمہارے قلب سلیم کو مطمئن کرنا چاہتے تھے۔ اور اسی غایت کو پیش نظر رکھ کر ہم نے اس کو ٹھہر ٹھہر کر اتارا کہ اس کی ایک ایک آیت کی اہمیت کو تمہارے دل پر کالنقش فی الحجر کر دیں۔ (تذ-۱: ۴۴-۴۶)

آج قرآن کی سچی عظمت دلوں سے محو ہو گئی ہے! اس کے عالم افروز مطالب اور محیر العقول معانی کو دلنشین کر دینے والے دس متنفس زندہ نہیں رہے۔ اس کے حیرت انگیز ربط اور مکمل لائحہ عمل کو عیاں کرنے والا ایک فرد باقی نہیں رہا!.......... طہارت کے سقیم عذروں، رموز اوقاف اور اسالیب قرأت کے فوق الضرورت خوف آلود فتواؤں نے اس عظیم الشان کتاب کو اور بھی متروک و مہجور کر دیا ہے۔ اس کے کھلے کھلے احکام کے مطالب اور سیدھی سادی آیتوں کے معانی بھی لغت، صرف ونحو، علم الانشاء، علم المعانی، علم البیان، علم البدیع علم رسم الخط وغیرہ وغیرہ کے لا متناہی نکات اور مصنوعی رعایات کے شرح وبسط کے نیچے دب گئے ہیں جو عرب زبان دانوں نے محض اپنی زبان کو جلا دینے کی خاطر ترتیب دیئے تھے.......... مسلمانوں کا دردانگیز قحط عقل، اور ان کی مضحکہ خیز کم فہمی آج عرب کی کورانہ تقلید میں مغز کو چھوڑ کر پوست کی محبت میں گرفتار ہے اور قرآن کی نہایت ادنیٰ، وہمی اور سطحی فضیلت کو اہل غرض کی اپنی بنائی ہوئی دلیل، اور اپنی پیدا کی ہوئی سند سے ثابت کرنے کی لا طائل سعی کر رہی ہے۔!

تو سرا دیدهٔ بر شعله می تازی زخاکستر
به بینی حسن خاکستر چو در روشنگراں بینی

آہ! اس المناک تکلف اور مجرمانہ ظاہر پرستی کا خمیازہ مسلمانوں کو آج اٹھانا پڑا ہے.......... کاش! جس تصنع اور ظاہر نوازی سے خلیل ابن احمد، ابوالاسود الدولی، سیبویہ، کسائی، قطرب اصمعی وغیرہ ہم نے قران کو ادب و بلاغت کی صحیح محک مان کر اسے کئی ایک

Marfat.com

مستقل علوم ادبیہ کا ماخذ و مصدر قرار دیا تھا اگر رازی، ابن رشد، فارابی، ابن حزم، اشعری وغیرہم علیہم الرحمۃ بھی کتاب الٰہی کے درون کو قانون فطرت کا صحیح ضابطہ اور مشعیت خدا کی صحیح تصویر مان کر اسی طریقے پر مستقل اور نا قابل رد علوم الکلام اور علوم الطبیعۃ کی بنیاد ڈالتے، اور قرآن کا تمام ضابطہ عمل عیاں کر دیتے تو آج اسلام اس اندوہناک مصیبت میں مبتلا نہ ہوتا۔ برخلاف اس کے علم کلام میں مسلمانوں کی تمام تر سعی نہایت نازک اور خارج از بحث، مابعد الطبیعی اور غیر مفید موضوعوں کے غلط استنباط اور غلط اجتہاد میں صرف ہوئی۔ معارف الٰہی، اوصاف نبوت، ماہیت وحی، حقیقت روح، بحث امامت، جبروقدر، احوال قیامت، عذاب قبر، خلق قرآن وغیرہ وغیرہ، ایسے مسئلے تھے جن سے کسی غائر نظر کے بعد بھی کوئی یقینی فائدہ یا قطعی نتیجہ مرتب نہیں ہو سکتا تھا۔ یونان کے ضعیف الفاظ، غیر مستند اور خیال آرا فلسفے نے ان مباحث کو چھیڑ کر مسلمانوں کے اعتقادات میں دردناک تصادم پیدا کر دیا.........

اجماع امت شک میں تبدیل ہو گیا۔ قرآن کے مطالب کی تنظیم و تنسیق قطعاً رک گئی۔ استدلال کا تمام تر رجحان معتقدات اور ظنیات کی طرف ہو گیا۔ معاملات اور یقینیات کی طرف توجہ نہ رہی۔ ان نامراد قضیوں میں پڑ کر مسلمان قرآن کی حقیقت سے اور بھی دور ہو گئے۔ جمہور علمائے دین کی اعتقادات میں بالغ نظری اور معاملات کی طرف کم نگہی آج ایک بہت بڑی حد تک اسی مفسدانہ اور شر انگیز فلسفیانہ اجتہاد کا بقیہ ہے۔

علم کی صداقت آزما فضا، اور عمل کے فیصلہ کن میدان میں آج اس یونانی فلسفے کی دھجیاں اڑ چکی ہیں.........مگر مسلمان ہیں کہ ایک ہزار سال سے زیادہ اس راندۂ عالم اور مضعف یقین، اس تہیدست اور قلاش محض عجوزہ کے تبسم نما لبوں اور عشوہ سنج نگاہوں کے گھائل ہیں اور اپنی دینی دنیاوی کشائش کی راہ اب تک اسی ناپاک فلسفے کے قدموں تلے دیکھ رہے ہیں (تذ-۱:۴۷-۵۰)

آہ! مغربی منطق کے ان ذلہ برداروں نے، قرآن میں یونانی فلسفے کے ذریعے اجتہاد کرتے وقت، نہ سمجھا کہ قرآن کی قطعیت اور کفایت کی یہی دلیل بس ہے کہ وہ ایک کامل باعلم اور کامل باخبر ذات کی طرف سے ہے۔

﴿كِتٰبٌ اُحۡكِمَتۡ اٰيٰتُهٗ ثُمَّ فُصِّلَتۡ مِنۡ لَّدُنۡ حَكِيۡمٍ خَبِيۡرٍ﴾

"یہ قرآن وہ بے بدل کتاب ہے کہ اس کے احکام دلائل و براہین سے بخوبی ثابت اور مستحکم کیے گئے ہیں اور پھر حکیم و خبیر خدا کے اپنے ہاں سے ان کی مکمل شرح و بسط کی گئی ہے"..........(۱:۱۱)

اور اسی بنا پر اس کے معارف و حقائق میں کسی ناقص غیر قائم اور عارضی شے کو دخیل کرنا خدا اور حکمت خدا کو العیاذ باللہ ناقص سمجھنا ہے!

﴿وَ نَزَّلۡنَا عَلَيۡكَ الۡكِتٰبَ تِبۡيَانًا لِّكُلِّ شَىۡءٍ وَّ هُدًى وَّ رَحۡمَةً وَّ بُشۡرٰى لِلۡمُسۡلِمِيۡنَ﴾

"اور اے پیغمبر! ہم نے تم پر کتاب اس پائے کی نازل کی ہے کہ اس میں ہر ممکن شے کے متعلق (جس کا واسطہ انسان سے پڑتا ہے) تفصیلی بیان موجود ہے، اور تسلیم کرنے والی قوم کے لیے یہ کتاب تو سرتاسر ہدایت ہے، رحمت ہے، اور اس کی سلامتی اور حفظ و امن کی بشارت ہے!"..........(۸۹:۱۶)

Marfat.com

ان حیرت انگیز دعاوی کے بعد مسلمانوں اور قرآن کو "تسلیم کرنے والوں" کا فرض تھا کہ وہ اپنی دینی اور دنیاوی دونوں زندگیوں کے اصولی قواعد اور بنیادی ضوابط کی تلاش میں انسانی حکمت کے ہر مسلک خیال، اور قیاس ورائے کے ہر نظری مذہب سے حتماً بے نیاز ہو جاتے۔ وہ اللہ کا حاوی علم، اور خدا کا محیط فلسفہ موجود ہوتے ہوئے کسی افلاطون یا ارسطو کی حکمت کے محتاج نہ بنتے۔ وہ انفرادی اور اجتماعی دونوں زندگیوں کو خوش اسلوبی سے سلجھانے کے لیے تمام تر رجوع اسی کتاب کی طرف کرتے............وہ کتاب خدا کو نہ صرف ذاتی فلاح کا بے مثال ذریعہ اور روحانی تقرب کا واحد وسیلہ سمجھتے، بلکہ معاشری عمران کا سنگ بنیاد، اجتماعی استحکام کا مرکز ثقل، اور قومی تقدم کا محور عمل یقین کرتے۔ وہ اقوام کی ترقی کے اسباب، انحطاط کے وجوہات، بادشاہت اور تسلط فی الارض کے طریقے، حصول قوت کے مآخذ، علوم وفنون کے مصادر، فطرت کے قوانین، الغرض ان سب نکات کے کھوج، جن پر ارتقائی زندگی کا تمام حصر ہے، اسی قرآن سے لیتے اور ان پر عمل پیدا کرتے۔ (تذ-۱:۵۵-۵۶)

کلام الٰہی کی اس مہتم بالشان اور معرکۃ الآراحیثیت کو پہچاننے کے لیے نہایت سیدھے سادے اجتہاد کی ضرورت تھی۔ شارع اسلام نے قرآن کو ایک روشن اور بین حقیقت قرار دیا تھا: تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ "یہ آیات اس کتاب جلیل کا ایک حصہ ہیں جو واضح ہے، اور جس کے مقاصد صاف صاف بیان کر دیے گئے ہیں" (۲:۲۶) مگر ساتھ ہی سورۂ قمر میں یہ امر بار بار یاد دلا دیا تھا کہ اس کے اوامر نواہی، مواعظ و حکم، طریق توجیہ اور طرز استدلال سے پورے طور پر مستفید ہونے کے لیے ذکر وفکر، صحیح استنباط نتائج، اور عمل کی قطعی ضرورت ہے۔

﴿وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ﴾

اور فی الحقیقت ہم نے قرآن کو تو لوگوں کے اخذ نصیحت کی خاطر آسان طور پر بیان کر دیا ہے، پس کوئی ہے جو اس سے سچی نصیحت پکڑ کر اس کے احکام پر عمل کرے۔"......(۱۷:۵۴)

صاحب قرآن اور فاطر زمین وآسمان نے قران کو ہدایت کا سرچشمہ، رحمت الٰہی کا مبدء، اور بشارت کا مصدر قرار دیا تھا لیکن ساتھ ہی یہ بھی کہہ دیا تھا کہ اس کے حقائق عالیہ کو پورے طور پر سمجھنے کے لیے کامل یقین، کامل ایمان، انتہائے استقلال اور کمال بصیرت کی ضرورت ہے۔

﴿قُلْ اِنَّمَآ اَتَّبِعُ مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ مِنْ رَّبِّيْ هٰذَا بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ۝﴾

"تم ان لوگوں سے کہہ دو کہ میں تو اسی پر عمل کرتا ہوں جو میرے پروردگار نے مجھ پر وحی کی ہے۔ یہ قرآن تو فی الحقیقت بڑی سوچ سمجھ کی باتیں ہیں جو خدا کی طرف سے نازل ہوئی ہیں۔ ان میں اگر ہدایت اور رحمت ہے تو اس قوم کے لیے جو اس کی حقیقت پر کامل ایمان رکھتے ہوئے اس میں تدبر کرے۔"............(۷:۲۰۳) (تذ-۱:۵۷)

یہی خالص تدبر، ذکر وفکر، ایمان و یقین، علم وبصیرت، صحیح استدلال اور تطابق ایسے آئینی اصول تھے جن کی بنا پر کلام الٰہی کے حجۃ بالغہ ہونے پر ایک سچا اور ناقابل رد اجتہاد قائم ہوسکتا تھا۔ قرآن کے حیرت انگیز سر بستہ رازوں، اور سر بمہر حکمتوں کے لیے کسی خارجی فلسفے کی ضرورت نہ تھی۔ رب علیم وحکیم نے اہل اسلام کی رہ نمائی اور سرخروئی کے لیے، قرآن کے بے

Marfat.com

مثال عجائب خانے کے اندر، سعی و عمل کے ہزاروں کرشمے، خوشحالی اور امن کے صدہا طلسم، قوت و اقتدار کے لاانتہا دفینے، اور علم و حکمت کے بیسیوں اساسی اصول اس کے مختلف طاقچوں اور گوشتوں' دیواروں اور محرابوں کے سپرد کر دیئے تھے، مگر آہ! ان کی ظاہری شکلیں بھی آج اعتقادات باطلہ، غلط مطالب، اور غلط اجتہاد کے خش و خاشک کی تہ میں محو ہو چکی ہیں!............ آج قرآن کی کل کائنات میں مسلمانوں کا مبلغ اجتہاد اور ان کی اہم داستان حکمت، قیامت کے بے سند قصوں، قبر کے مظنون عذابوں، روح کی مفروض قسموں اخلاقی امراض کی آفتوں، کفر کے بے دلیل اور مضحکہ انگیز فتواؤں نشت و برخاست کے موضوع آداب، توبہ واستغفار کے بناوٹی اسالیب اور طہارت و استنجا کے وضعی طریقوں کی ندامت انگیز تشریح ہے! (تذ-۱:۵۹-۶۰)

صدر اسلام کے اہل عرب نے بلاشبہ صاحب شریعت کی زندگی میں ہی کلام الٰہی کے آگے سربسجود ہو کر اپنا سارا معاملہ اللہ پر چھوڑ دیا تھا...... قرآن ان کا واحد منتہائے عمل اور کتاب خدا ان کی ایک جولا نگاہ نظر بن گئی تھی۔ اس کے محض ابتدائی اصول پر بے دھڑک اور بلا تامل عمل کرنے کے شکرانے میں منعم لم یزل نے دنیا کی بڑی سے بڑی سلطنت' اور زمین کی وسیع تر وراثت ان کے سپرد کر دی تھی.......... یہ سب کچھ اہل عرب کی بے نظیر خوبیوں کا ایک منظر تھا مگر جب زمین کی بادشاہت مل گئی، اور امن کے لازمات حاصل ہو گئے تو سلطنت کے تمکن واستقرار کے لیے قرآن میں استدلال اور اجتہاد ناگزیر ہو گیا، عرب کی مختصر سیاسیات میں توسیع اٹل نظر آئی۔ تب اسلام کے یہ جانباز فدائی جو اپنے تمدن کی تمام اگلی روایات اور کلیات کو خدا کی راہ میں متروک کر چکے تھے، اس کے دقیق مطالب کی طرف متوجہ ہونے لگے........... نقاط اور حرکات ایجاد کی گئیں.......... تلفظ کی زیروں اور زبروں اور اختلاف معانی پر، تراکیب، الفاظ اور تغیرات عوامل پر مناظرات ہونے لگے...... تلاش سند کے بہانے سے عرب قبائل کی مختلف لغات اور جاہلیۃ کا سارا علم ادب مدون ہو گیا......... علماء کا ایک پرمغز گروہ اختلاف قرأت، رموز اوقاف اور ترتیل قرآن کی طرف لگ گیا...... فصاحت پرستی صحیح معنوں میں ازسرنو شروع ہو گئی! (تذ۱:۶۹-۷۱)

ظاہر پرستی کے ان لاانتہاء اور شبانہ روز مشاغل کے باعث قرآن کے مطالب میں حقیقی تدبر محال تھا۔ اسلام کی دماغی قوت کا بہترین حصہ اس دردناک طور پر ضائع اور منتشر ہوتا گیا...... اسی اثنا میں جمع و تدوین احادیث کے نئے نظریے نے اجتہاد کا رخ اور ہی طرف بدل دیا.......... قسم قسم کی احادیث، موقع اور مطلب کے نباہنے کے لیے معتبرین کے نام پر موضوع ہونے لگیں حتی کہ ان کی چھان بین محال ہو گئی اور بے حد قیمتی وقت صرف ہوا۔ کلام الٰہی کے مطالب میں براہ راست اجتہاد اسی قدر کم ہوتا گیا اور ضمناً مسلمان ایک حسرت انگیز طریقے پر، قرآن کے ناقص اور غیر مکمل، مغلق اور غیر مشرح ہونے کے خاموش قائل ہو گئے!

درحقیقت اس تمام سطحی جدوجہد کے بروئے کار نہ آنے کی اصلی وجہ اہل عرب کا طریق تخیل تھا۔ عرب کی گزشتہ ہزارہا سالہ تاریخ میں ان کا واسطہ تخیل کی دو ہی شقوں سے پڑتا رہا۔ شاعرانہ شق کی بنا پر انہوں نے قرآن کے ظاہری محاسن کو دیکھنا شروع کیا اور بالآخر اس کو کمال پر پہنچا دیا۔ عجیب و غریب رسمی علوم ایجاد کر کے صنائع اور بدائع کی مکمل تدوین کی۔ نص قرآن کو ایک زیر و زبر کے اختلاف سے پاک کر کے ابدالآباد تک انسانی تصرف سے محفوظ کر دیا۔ اوہامی شق کی بنا پر عرب نے قرآن کے باطن میں بھی استدلال شروع کر دیا تھا مگر چونکہ طبائع میں غیب کی باتوں سے الفت تھی، اور کہانت، وسواس، ظن اور فرضیت کے عناصر غالب تھے

Marfat.com

اس لیے کتاب الٰہی کو کھولتے ہی ان کا خیال ماہیت خدا، حقیقت نبوت، کیفیت وحی، ملائک وجنات، موت و بعد الموت، بہشت و دوزخ وغیرہ وغیرہ کی طرف منتقل ہو گیا...... اس لیے اس نوع خیال کا لازمی نتیجہ فرقہ بندی ہوئی۔ (تذ-۱:۷۳-۷۴)

اسلام کی ارضی سلطنت کے استمرار وتمکن کے لیے یہ فساد آفرین مباحث کس طرح مفید ہو سکتے تھے......... حفاظت قرآن کے مفید اور بے مثال عمل کے ماسوا عرب تخیل کا لے دے کر یہی نتیجہ ہوا کہ کلام الٰہی کی درست تدریس کے ضمن میں عوام کے سامنے جاہلیۃ کا سارا علم ادب، ان کا طرز معاشرت، ان کی روایات واہیہ، ان کے اوہام باطلہ، اور ان کا دیرینہ اخلاق مدون ہو کر التزام کے ساتھ پیش نظر ہو گیا۔ ان بے سود تصریحات اور ناگوار انکشافات کے سم آلود اثر کے باعث، اسلام کی اقلیم اعتقاد میں صدہا غیر متعلق اور مفروضہ باتیں از خود دخیل ہو گئیں۔ قرآن کا سب سے بڑا معجزہ اس کی جید عبارت اور حسن بیان میں منتقل ہو گیا!......... ادھر قرآن کی فرضی تائید پر جنات اور ملائکہ کے متعلق عقائد کی تدوین ہونے لگی۔ بہشت اور دوزخ کے مختلف مقامات اور مدارج وضع کیے گئے۔ عذاب قبر کی تشریحوں کے متعلق کلام الٰہی سے دور از کار استسناد کیا گیا۔ ماہیت خدا، حقیقت نبوت کیفیت وحی وغیرہ کے مختلف نظریوں کے باعث، قرآن، رسول، بلکہ خدا کے متعلق بھی طرح طرح کے توہمات، وشکوک عوام میں پھیل گئے۔ قرآن کی اکثر آیات میں عجیب وغریب تاویلیں ہونے لگیں۔ بدعت کا عام اجرا ہو گیا......... قرآن کا مطالعہ محض رسم وتبرک کے طور پر رواج پاتا گیا۔ کلام الٰہی کے الفاظ میں غیبی برکت اور طبی تاثیر مانی جانے لگی۔ تمائم پرستی اور زیارت قبور کی جاہلی علامات نمایاں ہونے لگیں...... پھر آئندہ احوال اور خانگی معاملات، حتیٰ کہ ملی اور بین الملی مناقشات کی پیش بینی کی غرض سے کلام خدا سے تفاول کیا جانے لگا! احادیث نبویؐ اور حروف مقطعات قرآنیہ سے زوال و بقائے قوم، مدت قیام عالم، اور بقائے اسلام کی تشریحیں نکالی گئیں!......... رفتہ رفتہ آثار کواکب کے جاہلیہ عقاید کی تائید، ایک نہایت شرم انگیز طریقے سے کلام خدا کی وساطت سے کی جانے لگی......... تیسری صدی کے اخیر میں زیدیہ اور رافضیہ فرقوں نے امام جعفر صادق علیہ الرحمۃ کی تقلید کے بہانے سے، کلام الٰہی کو قطعاً ناقابل فہم قرار دے کر، اس کے اسرار ورموز کا حل جفر اور رمل سے مناسب جانا!.........

کیا ان اعمال کے بعد انسان کی گزشتہ ہزارہا سالہ تاریخ میں، کفر وضلالت، جہل اور ابلہی، مکر اور سیہ کاری کی اس سے بہتر اور روشن تر مثال پیدا ہو سکتی ہے جیسی کہ سلف راشدین علیہم الرحمۃ کے ان ناخلف عرب وعجم نے ظہور اسلام کے پانچ سو سال بعد تک، قرآن کے مطالب پر غور کرنے اور اللہ کی مفت بخشی ہوئی سلطنت کو محفوظ ومستحکم کرنے کے بہانے سے دنیا کے سامنے پیش کی؟......... کیا قرآنی آیات کو بازو پر باندھ کر شفا کی امیدیں رکھنا، اس کے اوراق سے فالیں نکال کر نتائج کا چشم براہ رہنا، کلام الٰہی کے حروف کو طلسماتی فسوں سمجھ کر فوری اثر کا منتظر رہنا، حادثات زمانہ کو اللہ کے آسمانی کُروں پر محمول کر کے غیب جاننے کی سعی کرنا، اور اس طرح پر خدا کے وجود کا بالجبر امتحان لینا، دراصل بنی اسرائیل کی خدا سے آشکارا دیدار کی خواہش، اور ان کے مشروط ایمان کے مترادف نہ تھا جس کی سزا میں بالآخر ان پر بجلی گری تھی؟......... (تذ-۱:۷۵-۷۸)

کیا تعویذوں اور گنڈوں، رمل اور جعفر، تفاول اور حساب جمل سے آئندہ واقعات اور اسرار غیب کی ٹوہ لگانا اور اس مکر وحیل سے آیات خدا کو کوڑیوں کے مول بیچنا ہی قرآن حکیم کی وہ محیر العقول حکمت آموزی تھی جس کا دعویٰ حکیم حقیقی نے بار بار کیا

Marfat.com

تھا؟.........کیا قرآن کے پرحکمت اور پر مغز قصوں، تشبیہوں اور مثلوں، سورتوں اور آیتوں کی فرضی اور بے سند تاویلیں بنا کر، اللہ کی پاک اور بے عیب کتاب کو سحر اور تکہن، خوارق اور عجائبات کا جامع قرار دینا، انبیاء کو عجیب وغریب کرامات کا عامل قرار دے کر ان کو تماشہ گر اور حقہ باز سمجھنا ہی اس تذکیر واعتبار، اس تفکر وتدبر کے مترادف تھا جس کی تلقین کلام الٰہی نے کی تھی.......... فَاقۡصُصِ الۡقَصَصَ لَعَلَّهُمۡ يَتَفَكَّرُوۡنَ ''پس تم ان کو یہ باتیں بیان کردو تاکہ ان پر غور کر کے مستقل نصیحت اخذ کریں۔'' (۷: ۱۷۶)
تذ-۱:۸۴-۸۵)

کیا کلام الٰہی کے یہ ظاہر پرست اور وہم زدہ شارحین اس کی آیات میں استدلال کرتے وقت اس حقیقت کو بھول گئے تھے کہ اسلام کی دنیا میں آنے کی تنہا غرض ساکنان عالم کو خدا کی عبودیت اور قانون احکم الحاکمین کی طرف منتقل کرنا ہے، اور اس بنا پر اس کی تشریحوں میں زمانہ جاہلیت کے ان خناسی وساوس اور ظنی واہیات کو پھر دخیل کر دینا اسلامی تعلیم کے سراسر منافی، اور کتاب خدا کی صریح توہین ہے؟.........(تذ-۱:۸۸)

کیا قرآن میں فلسفیانہ اور فقیہانہ، لغوی منطقی اجتہاد کرتے وقت انہوں نے اس امر پر غور نہیں کیا کہ اسلام ایک کامل مذہب عمل اور کلام الٰہی ایک کامل کتابِ شریعت ہے اور اس لحاظ سے اس کے نکات کو حل کرنے یا تکمیل درس کے لیے کسی ناقص فلسفہ، کسی جاہلی نقل وروایت کسی مصنوعی لغت، حتی کہ کسی یقینی اور غیر یقینی حدیث کی بھی ضرورت نہیں

﴿اَفَحُكۡمَ الۡجَاهِلِيَّةِ يَبۡغُوۡنَ وَ مَنۡ اَحۡسَنُ مِنَ اللّٰهِ حُكۡمًا لِّقَوۡمٍ يُّوۡقِنُوۡنَ﴾

''تو کیا یہ لوگ زمانہ جاہلیت کا حکم (یعنی سند) چاہتے ہیں۔ لیکن اس قوم کے لیے جس کو قرآن کی حقانیت پر کامل یقین ہے اللہ سے بہتر حکم (سند) کس کا ہے''......(۵:۵۰)

کیا وہ اس قانون جلیل کو منجانب اللہ اور مکمل یقین کرتے ہوئے اس نتیجے پر نہیں پہنچ سکتے تھے کہ اسلام کے حقیقی محافظ نے قرآن کی آیات بینات میں مسلمانوں کی حالت ضعف کا، ان کے عہد قوت کا، ان کے وقت جنگ کا، ان کے خوف وحزن کا، ان کے دور امن کا، ان کے انفرادی مقام اور اجتماعی حیثیات کا الغرض ان کی دائمی بہبودی کا کامل دستور العمل جمع کر دیا ہے؟
(تذ-۱:۹۰-۹۳)

آج قانون امم کی یہ مفصل کتاب، یہ سنت خدا کا ناممکن البدل مرقع، یہ الٰہی محکمہ قضاوقدر، یہ علمی معجزات کا سحرستان حلال، انسان کی قرنہا قرن کی باطل آرائی، طرفہ اندیشی، اور عجائب نوازی کے بعد طاق نسیاں وریا کا وہ ناقابل فہم اور ناکار برآر دفتر بن چکا ہے کہ اس کے بارے میں امت حاضرہ کی غلط روی کو دیکھ کر عقل کانپ اٹھتی ہے۔ اس کی تعلیم وتعظیم کے اکثر مدعی آج کشور کشائی اور جہانبانی، قوت اور امن، تمکن اور تغلب کے سب اگلے اور لشکر انگیز ارمانوں کو پاؤں سے ٹھکرا کر خوف ومسکنت، ذل وامساک، اور عجز وخمول کے عبرت انگیز ماحول میں، حجروں کے اندر بیٹھے، کبر مولویت میں مگن ہیں۔ اس کی رواں تلاوت کو دار آخرت کی طلسمی کلید سمجھتے ہیں، اس کو اکثر بجھارت اور چیستان بنائے بیٹھے ہیں، کہیں اس کو پڑیوں میں لپیٹ کر بیچا جا رہا ہے، کہیں اس کے تعویذ بن کر گلے کا ہار ہو رہے ہیں.........کہیں خوش اعتقاد اس کو گھول گھول کر پی رہے ہیں، کہیں ستم ظریف پھونکیں مار مار کر اڑا رہے

Marfat.com

ہیں، کہیں اس کے اوراق میں کسی ''اسم اعظم'' کی تلاش ہے.......... نہ غرض و مطلب سے بحث ہے، نہ مقصود سے سروکار ہے، نہ تعمیل پیش نظر ہے۔ اس کتاب جلیل سے لے دے کر اگر کچھ اخذ ہو رہا ہے تو یہی استخارے اور فالنامے ہیں، تمائم اور ٹوٹکے ہیں، فسونی اور سحری اعمال ہیں اور اگر کوئی طبقہ ان مہلک اثرات سے نسبتاً محفوظ ہے تو اس میں مقاصد قرآن کے بارے میں ہولناک افتراق ہے۔......... ایسا تختہ مشقِ اختلاف قرآن' ایسا مجموعہ شعروسخن قرآن، ایسا سحری اور طلسماتی جدول، ایسا کاہنی بساط عمل، امت کے افراد میں کیا امتثال امر اور کیا اتحاد کار پیدا کر سکتا ہے؟ (تذ-۱:۹۶:۹۸)

مجھے یقین ہو چکا ہے کہ اس قانون خدا اور امر رب العلمین کی حقیقت تک بتمام وکمال پہنچنے کے لیے قرآن حکیم سے بہتر، کامل تر، واضح تر اور صحیح تر آسمانی کتاب اس دنیا میں کہیں موجود نہیں۔ سب آسمانی صحیفے اپنے اپنے وقت نزول سے آج تک کم وبیش لفظی تحریف کا شکار ہو چکے ہیں.......... لیکن لفظی تحریف کا گناہ عظیم انسان نے کم از کم اس کتاب کے بارے میں حتماً نہیں کیا۔ قرآن حکیم کے مطالب اور مقاصد میں اگرچہ بے حد معنوی تحریف ہو چکی ہے اس کا اصلی اور نبوی منشا جہلا اور علماء کی متفقہ تاویل کے باعث اکثر خبط ہو گیا ہے، اس کے معانی پر بے حد شرعی اور فقہی غلاف پڑ چکے ہیں.......... اس کو لوگ جو کچھ مان رہے ہیں مونہوں اور لفظوں، پھونکوں اور استخاروں سے مان رہے ہیں، لیکن اس کے الفاظ بعینہٖ اور باصلہٖ موجود ہیں۔ انسان کا بڑے سے بڑا فریب بھی اب ان کو بدل نہیں سکتا۔ ان کی کچھ کتر بیونت نہیں کر سکتا۔

.... مجھے یقین ہو چکا ہے کہ قرآن حکیم اپنی جامعیت اور مانعیت میں، اپنی حجت اور حکمت میں، اپنے علم وخبر میں وہ فقید المثال کتاب ہے کہ اس کا علم انسانی دانست کے ہر ممکن معراج سے بالاتر ہے۔ سب آسمانی کتابیں قانون خدا اور دین فطرت کے صرف بعض یا اکثر حصوں کو پیش کرتی ہیں مگر یہ نادر الوجود صحیفہ اس کو بہ تمام وکمال پیش کر رہا ہے۔ انسانی معاشرت اور تمدن، دنیاوی بہجت اور امن، علمی تقدم اور عمران، عملی فوقیت اور اقدام کا کوئی شعبہ نہیں جس کو حاصل اور برقرار رکھنے کے لیے اس کے اندر مکمل اور معنی خیز اشارات نہ موجود ہوں۔ تہذیب کے ہر مرحلے میں، عمران کی ہر منزل میں، تقدم کے ہر قدم پر یہ کتاب انسان کے لیے سچی رہنما ہے۔ اس کی انگشت زنہار لامحالہ اسی طرف اشارہ کر رہی ہے جس طرف بالآخر نقصان ہے، اجتماعی ضعف ہے، مجموعی موت ہے! اس کا بے خوف وخطر حکم اسی صراط مستقیم کی طرف ہے جس پر چل کر امن ہے، خلد و بقا ہے، نعمت اور عزت ہے! اس کا اہم ترین مطمع نظر امتوں کی اجتماعی حالت کی اصلاح ہے، لیکن اس مجموعی بست وکشاد کے ضمن میں اس نے افراد کی شخصی فلاح کا اٹل دستور العمل بھی پیش کر دیا ہے۔ (تذ-۱-د:۳۳:۳۵)

قانون خدا کے متعلق قرآن حکیم کے اجمال اور کمی علم کے باعث بسا اوقات اس کے بدیہی اغلاق کے باوجود اس کا بیان کردہ آئین اہل نظر کی نگاہوں میں اس قدر بین ہے کہ کسی ایسی مختصر کتاب کا اس سے زیادہ ابین اور اکمل ہونا محال ہے!.......... لوگ اس کو عیاں کرنے کی سعی میں قرنوں سے تفسیر کے طومار باندھ رہے ہیں مگر اس کا اپنا محاکمہ الکتب المبین ہی ہے! شرعی ''علماء'' اس کی ایک ایک آیت کو لائق شرح و بیان بتاتے ہیں مگر اس کا اپنا محاکم الکتب مفصلا اور تفصیل کل شیء ہے! آج کل کے مولوی اس کی حکمت میں استدلال کرنا گناہ سمجھتے ہیں مگر یہ آپ افلا یتدبرون اور لعلم یتفکرون کی صلائے عام دے رہا

ہے.........الغرض عقیدت مند لوگوں کی اس کے متعلق سخن آرائیوں سے صرف نظر کر کے جو یقینی بات قرآن حکیم کے بغور اور پیہم مطالعے کے بعد اخذ ہوتی ہے یہ ہے کہ وہ فی الحقیقت ایک نہایت عمیق اور بلیغ کتاب ہے۔ اس کے اندر انسانی نسل کی اجتماعی مرفہ الحالی کا پورا اور دائمی سامان موجود ہے، اس میں کمال تدبر اور انتہائی غور وفکر کی پوری گنجائش ہے، وہ اپنے دائرے کے اندر مکمل ہے، قیاسات اور آراء کے سب انسانی مجموعوں سے بے نیاز ہے۔ وہ آپ صحیح معنوں میں اپنی تفسیر ہے.........اس کے ہر اس لفظ کے صحیح مطلب اور صاحب القرآن کے اس لفظ کے متعلق صحیح عندیے میں وہ حیرت انگیز استقلال ہے کہ اول سے آخر تک اس کا وہی ایک پیش نہاد ہے، اجماع امت یا تاویل یا انسان کا نفسانی مکر اس کے مقصود کو قطعاً نہیں بدل سکتا۔ اس کی ایک آیت کے صرف ایک معانی ہیں، اس کے متعلق طرز عمل ایک ہے، پیش نہاد ایک ہے، محاکمہ اور عندیہ ایک ہے، سیاق کلام ایک ہے، سباق ایک ہے! اسی بنا پر قرآن حکیم اختلاف یا حشو کے بدنما انسانی عیب سے قطعاً مبرّا ہے! جہاں کہیں اس کی آیتوں کے اندر تناقض کا گماں یا تکرار و تخالف کا شائبہ نظر آتا ہے وہیں ان کے الٰہی مطالب سمجھنے میں کسر رہ گئی ہے، وہیں کوئی واماندگی ضرور ہے، وہیں کچھ نہ کچھ نقص یقیناً واقع ہوا ہے!.........وہ ایک قانونی کتاب ہے مگر اس کا قانون ہونا ہی اس کے واحد فی المطالب، یک منتہیٰ اور مربوط ہونے کی قطعی شہادت ہے! جہاں وہ بادی النظر میں مربوط نہیں ہوتا وہیں اس کے مطالب سمجھنے میں فساد واقع ہوا ہے، کچھ ناروا تاویل واقع ہوئی ہے......... کچھ رسم و رواج نے پردے ڈال دیئے ہیں، کچھ بے علمی نے فساد پیدا کر دیا ہے.........ورنہ ان دو ٹکڑوں کے متصل واقع ہونے میں کوئی نقص نہیں! علم کی کمی اور استدلال کی درمیانی کڑیوں کا انسانی ذہن میں موجود نہ ہونا اس کو بے ربط کر رہا ہے، جب واقعات کا علم ایک حقیقت کا لگاؤ دوسری حقیقت سے معلوم کر لے گا مطالب کا سلسلہ خود بخود پیوست ہو جائے گا۔ (تذ-ا:۳۶-۳۸)

قرآن اگر اس خالق زمین و آسمان کا کلام ہے، اگر وہ اس مالک شمس و قمر کے عرب پیغمبرؐ کے قلب عطیہ پر نازل کئے ہوئے الفاظ ہیں، اگر وہ فی الحقیقت اس معلم اول اور اس ادب آموز ازل کا ساکنان زمین کو آخری درس ہے تو بے علم کی نظروں میں اس کا غیر مربوط ہونا ہی اس کی بڑی سے بڑی خوبی ہے۔ وہ اگر مربوط ہو سکتا ہے تو ان ذہنوں کے اندر جنہوں نے اس کائنات عظیم کے چپے چپے کو دیکھ مارا ہے، جن کو اس صحیفہ فطرت کے راز دروں کا اکثر علم ہو چکا ہے، جن کو علم کی بلند نگاہی اور حقیقت کی وسیع نظری آسمانوں اور ستاروں کے افق اعلیٰ پر لے گئی ہے، جو سفلی منطق کے صغریٰ و کبریٰ سے بے نیاز ہو کر واقع الامر کی قطعیت تک پہنچنے کے درپے ہیں......... خدائے زمین و آسمان اپنے کلام میں اس امر کا متحمل ہو نہیں سکتا کہ مبتدیوں کی طرح انسان کو حروف ہجا سکھلائے، پھر حرفوں اور جملوں کو آپس میں جوڑے، پھر جملوں اور فقروں میں ربط دکھلاتا پھرے، اس کا کمال عاطفت یہی ہے کہ اعلان کر دیا کہ یہ کتاب مکمل ہے، مفصل ہے، گنجینہ علم و حکمت ہے، انسان سے اس کا مثیل پیدا ہونا محال ہے، آسان ہے، مبین ہے، اختلاف سے مبرا ہے، صاحب علم و فکر قوم کے لیے ہے، ہدایت اور رحمت ہے، نور و شفا ہے، مربوط ہے! یہ امور بجائے خود اس کی حقیقت کو اظہر من الشمس کر رہے ہیں، اب انسان کا فرض ہے کہ اس میں یہ خوبیاں دیکھنے کی سعی مالا یطاق کرے، علم کی محک پر آزمائے، حکمت کے معیار پر اتارے، مربوط المطالب بنانے کی سعی کرے.........اگر آج علۃ و معلول کا وہ آسمانی پیکر، وہ خدائی

Marfat.com

برہان کا مجسمہ کبریٰ، وہ حجۃ اللہ البالغہ، وہ مشیت ایزدی کا ناقابل بدل مرقع انسان کے نسیان درس کے باعث بے دلیل اور بے ربط بن چکا ہے تو اس میں آسمانی صحافت کی ادارت کا کیا گناہ ہے؟

خدا کے کہے ہوئے الفاظ اگر عامۃ الناس اور جہلا کی نظروں میں پریشان اور بے ربط رہے ہیں تو خدا کی بنائی ہو فطرت ابتدائے آفرینش سے آج تک عوام کی نگاہوں میں اس سے کہیں زیادہ بے ربط رہی ہے۔ بے علم آج بھی خدا کی بنائی ہوئی اکثر چیزوں کے درمیان ربط نہیں دیکھتا، اس کو اکثر مخلوق بے لم اور بے سبب نظر آ رہی ہے.......... جنگل کے درخت، سمندر کی بے پایاں مخلوق، موسمی حشرات الارض، آسمان پر بکھرے ہوئے تارے اس کے نزدیک سب زوائد ہیں، وہ مچھر سے فی الجملہ ناخوش ہے۔ مکھی کو دخل در معقولات سمجھتا ہے، بلی کا خوب صورت کبوتر کو نگل جانا اس کے نزدیک ظلم ہے، مرغ کا مکوڑے کو بے ڈکار ہضم کر لینا گناہ ہے، مادر زاد اندھا اس کو کپکپا دیتا ہے، یتیم کی زہرہ گداز آہیں، جواں کی ناگہاں موت.......... زنا کار کے بسر بفلک محلات میں اسے اول سے آخر تک ایک ناہموار تقسیم، ایک بے مطلب فساد، ایک بے سبب تظلم، ایک ناضروری تشدد، ایک ناقابل انکار استبداد نظر آ رہا ہے.......... وہ اس دنیا کی طرفہ آرائیوں اور بدنمائیوں کو دیکھ کر بسا اوقات اس کے اندر کسی مجوز اعلیٰ کے وجود سے بھی انکار کر گیا ہے۔.......... (تذ-۱:د:۴۱-۴۳)

آج علم کی تیز مشعل کی شعاعوں میں اسی فطرت کا مربوط ہونا، اس کی اشیا کا آپس میں معاون ہونا، ان کے اندر ایک معنوی لگاؤ، اس کے قانون میں ایک معنوی سلیقے، اس کے علل واسباب کے اندر ایک معنوی وحدت کا ہونا یک بیک ثابت ہو رہا ہے۔ روز بروز یہ حقیقت کھل رہی ہے کہ زمین و آسمان کی چار دیواری کے اندر کوئی شے بے مطلب نہیں، کچھ حشو نہیں، کوئی باطل اور عبث نہیں! مکھی اور پھول میں ربط ہے، آگ اور پانی میں ربط ہے، سورج اور شکر میں ربط ہے، صوت اور نور میں ربط ہے! کوئلہ اور باجے کی لے ایک ہیں! بجلی کی سنسناہٹ اور شمع کی روشنی ایک ہیں! نہیں بلکہ بجلی کی کڑک اور چمک ایک شے ہیں.......... جب سے اس حیرت انگیز کائنات کے اندر یہ روح فرسا عدل و وزن، یہ حقیقت کشا تعاون، یہ زہرہ گداز ربط اور اتحاد ثابت ہو رہا ہے اسی دن سے خدا کی وحدت فی الحقیقت ثابت ہونے لگی ہے، اسی دن سے معرض دم مزن اور لب مکشا حالت میں ہے منہ کھولے ہوئے ٹکر ٹکر دیکھ رہا ہے۔

قرآن حکیم کے ربط کی حالت بعینہٖ فطرت کے اسی معنوی ربط کی حالت ہے، تنگ اور بے علم نگاہیں اس کو قطعاً نہیں دیکھ سکتیں، اس کو دیکھ کر کھسیانی اور بیزار ہو جاتی ہیں جاہل نے اس کے ٹکڑوں کو الگ الگ کر دیا ہے.......... ایک حصہ دوسرے حصے کے بالمقابل صف آرا ہے، قدم قدم پر اختلاف پیدا ہے، بات بات پر تفرق ظاہر ہے۔ ایک تجویز، ایک لائحہ عمل، ایک تدبیر، ایک منتہائے عمل، ایک ربط و تسلسل، ایک راہ قرآن کی کسی شرح سے ثابت نہیں ہوتا.......... یہ سب کچھ بے علمی کا ایک دردناک منظر ہے، جہالت کا تہلکہ انگیز جمود ہے مگر اس کی اکسیر علم کے ماسوا کچھ نہیں.......... قرآن کو سمجھنے کے لیے انتہائی تدبر اور علم کی ضرورت کسی زمانے میں اس قدر تھی، اس کو تمام و کمال لے کر اس کے ہر ٹکڑے پر بحث مجموعی غور و فکر کرنا اس قدر درکار تھا..... کہ خود صاحب القرآن نے سرور کائنات ؐ کو تنبیہ کی کہ اس کے مطالب سمجھنے میں جلد بازی مت کرو.......... یہ خدائے زمین و آسمان کا کلام ہے! اتنا

ثابات نہیں! علم کا کمال ہی تم کو اس کی انتہائی حکمت پر پہنچائے گا، اسی کی زیادتی کی دعا مانگا کرو! یہی وجہ ہے کہ تیئس ۲۳ برس میں جستہ جستہ اتارا اور رسول عظیم کے قلب پر ایک ایک آیت اس طرح کالنقش فی الحجر کر دی کہ اس یقین کا ہیجان صدیوں تک قائم رہا!

کسی قانون کے شایان شان یہی ہے کہ واحد المعانی ہو، متوافق المطالب ہو، اس کی کسی ایک دفعہ سے ایک اور صرف ایک مطلب نکل سکتا ہو، اس میں تاویل اور مکر کی گنجائش قطعاً نہ ہو، اس کو جس صورت اور نظر سے دیکھا جائے اسی پہلو پر ٹھیک بیٹھ سکے، والا وہ قانون قانون نہیں مجسمہ فساد ہے، محشرستان خلاف ہے، کشت زار نزاع ہے۔ قانون میں تاویل کا ممکن ہونا اتحاد عمل کو توڑ دیتا ہے، لوگ اپنی اپنی پسند کے پروانوں کی دلیل دے کر مست ہو جاتے ہیں۔ لمبی تان کر سو رہتے ہیں یا ایک دوسرے کے خلاف علم نصب کر لیتے ہیں پھر بعینہ وہ مطلب جو اجرائے قانون سے پیش نظر ہوتا ہے یکسر خبط ہو جاتا ہے، اور وہ پیکر مکرور یا کسی معنوں میں قانون نہیں رہتا!......... پس قانون خدا کی تبیین وتشریح میں نہ کوئی اجماع امت مفید ہو سکتا ہے، نہ ذاتی قیاس ورائے نہ تاویل سے کام چل سکتا ہے نہ علمائے قانون کے انفرادی یا متفقہ فتاوے مفید ہیں۔ وہ بذات خود اس قدر محکم، اس قدر اٹل، اس قدر ناقابل بدل اور ناممکن التحریف شے ہونی چاہیے کہ فاطر زمین وآسمان بھی اس کو بدلنا نہ چاہے......... اس قدر متطابق اور متوافق ہو کہ سب کا سب ایک ہی مقصد اور منتہا کی طرف جا رہا ہو، سب نسل انسانی کے لیے ایک ہو، سب کا سب ایک صراط مستقیم کی طرف اشارہ کرتا ہو۔ اگر قانون خدا فی الحقیقت قانون خدا ہے تو اس میں ان خاصیات کا ہونا لازمی امر ہے لیکن اگر وہ تاویل کے تابع ہے، کھینچ تان قبول کر سکتا ہے، حسب مطلب اور حسب پسند قانون بن سکتا ہے، کئی ایک صراط مستقیم کی طرف اشارہ کر رہا ہے اس سے کئی مقاصد مستنبط ہو سکتے ہیں، کئی طریق عمل وضع ہو سکتے ہیں، اور کئی فرقے بن سکتے ہیں تو اس تبدیل شدہ صورت کو قانون خدا کہنا حقیقت کا منہ چڑانا ہے۔ سچائی اصلاً ایک شے ہے اس کا مطمع نظر اصلاً اتحاد ہے وہ لوگوں کو ایک مشترک اساس اور ایک سطح عمل پر جمع کرنے کے لیے آتی ہے اور یہی سچا اور دائمی اجماع ہے۔ اور اگر کسی قوم کی طرف کسی پیغامبر کا لایا ہوا قانون سچ ہے تو فرقہ بندی اس کا منتہائے کار ہونا محال ہے۔

یہی باعث ہے کہ قرآن حکیم نے اپنی آیات کے اندر اصولی تمیز محکمات اور متشابہات کے الفاظ کہہ کر قائم کر دی ہے......... اس کتاب کو مفصل، آسان اور مکمل ثابت کر دینا علم اور صرف علم کا کام ہے! جوں جوں اعمال خدا کا علم اور کائنات فطرت کا مشاہدہ وسیع ہوتا جائے گا جوں جوں کوئی صاحب علم قوم اس کے حقائق عالیہ پر غور کرے گی اس کی تعلیم بین اور مشرح ہوتی جائے گی، لیکن بایں ہمہ اس کے اندر ارتقائے علم کے مختلف منازل میں بعض آیات متشابہ المعانی رہیں گی، ان سے بادی النظر میں مختلف مطالب نکل سکیں گے اور جب تک انسان کا علم ایک خاص سطح بلند تک نہ پہنچے گا ان کے صحیح مطالب اور صاحب القرآن کے ان کے متعلق صحیح عندیے کی تصدیق نہ ہو سکے گی۔ کج بین اور نفاق پسند لوگ ان کے بارے میں اٹکلیں دوڑا دوڑا کر لوگوں کو آمادۂ خلاف کرتے رہیں گے لیکن علم اعمال خدا میں راسخ لوگ ان کے متعلق اپنا عندیہ ظاہر کرنے سے اس وقت تک اعراض کریں گے جب تک کہ ان کو صحیح اور یقینی علم حاصل نہ ہو جائے۔ بایں ہمہ ان کے سچ اور واحد المعانی ہونے پر سچا اور غیر متزلزل یقین رکھنا ہر

Marfat.com

حامل قرآن کا فرض ہے۔ اس یقین کے بعد ان کے صحیح مقاصد کی تلاش میں لگے رہنا عین ایمان ہے، ان کو سمجھنے اور ان کی وساطت سے نئے راہ عمل دریافت کرنے کی خاطر اپنے علم کو وسیع کرتے رہنا شرط اسلام ہے وغیرہ وغیرہ۔ ایک معتد بہ حصہ اس قانون کا بالکل عیاں ہے اس میں کسی تشریح، کسی تاویل، کسی التوا، کسی مکروفریب کی قطعاً گنجائش نہیں۔ یہ محکمات ہیں اور یہی اصل قانون ہے، اس کے ماسوا جو ہے فرع ہے مگر اہم اور ضروری ہے۔ (تذ-اد ۴۴-۴۹)

قرآن حکیم کا اپنے بارے میں یہ حیرت انگیز اعلان فی الحقیقت اس امر کی بالواسطہ دلیل ہے کہ وہ سب کا سب واحد المعانی ہے، فاطر زمین وآسمان کا عندیہ اس کے ایک ایک حرف اور ایک جملے کے متعلق ایک ہی ہے، لا مبدل لکلمة ہے یہ فی الحقیقت انسانی علم کی کمی ہے جو اس کے مطالب کو مشوک یا متعدد کر رہی ہے، ایک سلامت روامت سے اس کے مطالب کی صحیح حفاظت اس طرح ہو سکتی ہے کہ کسی ایک زمانے کی متشابہ آیات کو اپنے دائرہ بحث سے یکسر خارج کر دے لیکن اعمال خدا اور صحیفہ کائنات کے علم کو حتی الامکان وسیع کرتی رہے، پھر اگر علم کی وسعت کے باعث نور کے در اس قدر کھل گئے ہیں کہ وہ حقیقت جو الفاظ کے اندر چھپی بیٹھی تھی خود بخود عیاں ہو رہی ہے تو اسی علم وصداقت کے زور پر اس کو الم نشرح کر دے اور پھر معاً اس کو محکمات میں داخل کر کے اس پر عمل پیرا ہو جائے۔ مثال کے طور پر اگر کسی زمانے کے حکماء کا ناقص علم فطرت سورج کے عظیم الشان کرے کو فضائے اثیری میں ساکن متصور کر رہا ہے درآنحالیکہ قرآن حکیم کا اصل محاکمہ اس امر کے متعلق والشمس تجری لمستقر لها ذلك تقدير العزيز الحكيم○ (۳۶:۳۸) موجود ہے تو یہ آیت بلاشبہ اس زمانے کی متشابہات میں سے ہے، اس کے متعلق کسی قسم کی تاویل کرنا حتماً ناجائز ہے۔........ اسلامی امت کا فرض صرف اس قدر ہے کہ اس آیت کے صحیح مطالب کی تشریح سے یکسر اعراض کرے اور سورج کی کسی مستقر کی طرف حرکت کے بارے میں پیہم مشاہدے کرے، اس کے متعلق ناقابل انکار معلومات فراہم ہوں...... جب تک سورج کی کسی مستقر کی طرف فضائی حرکت کے متعلق وہی انکشاف نہ کر لیں جس کو بالآخر مغرب کے ایک حکیم ہرشل نے تمام عمر کے مسلسل مشاہدے کے بعد کیا، امت کے سر سے اس آیت کے بارے میں گراں فرض نہیں ٹل سکتا، اور نہ وہ آیت اس وقت تک 'محکمات' میں داخل ہو سکتی ہے۔ اس مقام نظر سے متشابہات کا کتاب الٰہی کے اندر موجود ہونا انسان کے لیے تحقیق و تلاش کی ایک پیہم راہ عمل ہے، ان کی وجہ سے افراد امت کا ازہم دگر مختلف یا فرقہ بند بن جانا حتماً مقصود نہیں۔ (تذ-اد ۵۰:۵۱)

مگر افسوس کہ اسلامی علماء اور متکلمین نے اتحاد عمل کو قطعاً نظرانداز کر دیا، وہ جو کچھ ان کے محدود، وقتی اور مقامی علم سے بن پڑا اس نادر الوجود کتاب کی تشرتحسیں کر گئے، اعتقادی طور پر اپنی اپنی شرح کو قطعی اور آخری قرار دے کر لوگوں کو اپنے اپنے پیچھے لگا لیا اور باہمی ضد اور ہٹ دھرمی سے فرقہ بند بن کر کلام خدا کی حقیقت کو نظروں سے نہاں کر دیا.......... انہوں نے آج تک کلام خدا کی تفسیر کے کوئی مشترک علمی اصول مقرر نہیں کیے، کوئی مشترک اساس بحث وتنقید کی پیدا نہیں کی.......... وہ آیات خدا جن کے مطالب کی جستجو اس کارگاہ جہاں کے ساز امن وراحت پر بجائے خود ایک پیہم مضراب عمل تھی، آج انسان کی ضد اور جہالت، ناقیمت شناسی اور ناقدردانی کے باعث جمود وعصیاں، فرقہ بندی اور ضعف کے محور بن چکی ہیں۔ غلط اعتقاد اور ناروا تاویل کا زنگار ان پر جم کر امت کی رہی سہی طاقت کو کھا رہا ہے۔ علمائے دین اور شارحین اپنی اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد جدا کر گئے ہیں۔

Marfat.com

(تذ-۱-د:۵۲-۵۳)

پس قانون خدا کی کوئی تشریح جب تک ذہن کو اپنا مؤید اور قلب سلیم کو اپنا حمایتی نہ بنا لے کسی شخص کے اندر سعی و عمل کا ہیجان یا ایمان کا عالم انگیز نور پیدا نہیں کر سکتی۔ یہی باعث ہے کہ ظہور اسلام سے لے کر آج تک کلام خدا کی تبیین و تشریح کے متعلق مسلسل سعی کے باوجود اس کی کوئی تفسیر حتماً اس ایمان، اس لشکر انگیز یقین، اس زہرہ گداز عمل کا کروڑواں حصہ نہ پیدا کر سکی جو نبی آخر الزماں علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تیئس برس کی بالمشافہ تشریح کے بعد پیدا کیا تھا.......... قرآن کے ہزار در ہزار شارحین میں سے ایک متنفس بھی اپنے قارئین میں سے کسی ایک کے ذہن کو اس طرح پر نہ منا سکا جو عضو رئیس علی الاطلاق سب اعضاء کو وقف عمل کم از کم ایک عمر کے لیے کر دیتا۔ ہر منتہی کا آخری سوال اس کے مالہ و ماعلیہ کو پڑھ لینے کے بعد بھی مشہور قصے کی طرح یہی رہا کہ زلیخا مرد تھی یا عورت۔ قرآن کی تعلیم کا ماحصل کیا ہے، اس میں کیا لکھا ہے، اس میں اللہ صاحب نے چند الفاظ میں کیا حکم دیا ہے، اس میں وہ شے کہاں ہے جس نے عرب کی تمام قوم کو چند برسوں کے اندر اندر سربکف اور پابرکاب کر دیا تھا، وہ بات کدھر ہے جس نے چھوٹوں اور بڑوں کے، جاہل اور عاقل کے مدعی اور مطیع کے، غریب اور امیر کے دل میں وہ سکوں سوز آگ لگا دی تھی جو قرنوں تک بجھائے نہ بجھی!.......... آج اگر کوئی طالب حقیقت اپنی بجھی ہوئی آگ کو سلگانے کی نیت سے کسی بڑی سے بڑی تفسیر کی طرف رجوع کرتا ہے تو پہلا ورق کھولتے ہی اس میں انسانی باطل آرائی اور غلط گوئی، داستاں سرائی اور حقیقت پوشی، آسماں سوالی اور ریسماں جوابی کی وہ حیا سوز بدعنوانیاں دیکھتا ہے کہ اس قصاب خانہ فہم و عقل کو دیکھ کر روح کانپ اٹھتی ہے۔.......... نہ اصول مطلب سے بحث ہے، نہ نتائج پر نظر ہے، نہ علم کی تلاش ہے، نہ حکمت کی جستجو ہے، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ شارح کو خدائی دلیل کی آسمان تک پہنچانے والی شاہ راہ کے ہوتے ہوئے اطراف راہ کی اپنی پیدا کی ہوئی الجھنوں اور خارکشیوں کے باعث راہ نہیں ملتی.......... کسی مفسر قرآن کی اکثر نظر آج تک اس بات پر نہیں رہی کہ تفسیر کے ناظر کا بڑا مدعا الٰہی پیغام کی ماہیت کو سمجھنا ہے، یہی اس کے اس ضخیم کتاب کو کھول کر پڑھنے کا واحد مطلب ہے.......... اور بعینہٖ اسی بنا پر، مفسر کے کلام خدا کے بارے میں حسن اعتقاد کی تمام طومار نویسیوں اور حاشیہ آرائیوں کے باوجود ناظر کا مدعا وہی ہے کہ قرآن کا نفس پیغام کیا ہے، چند الفاظ میں اس کے اندر کیا لکھا ہے، چند جملوں میں وہ کیا اصول ہیں جن پر عمل چاہیئے، ان کی الٰہی حکمت کیا ہے، ان کی دستوری سند کیا ہے.......... بعینہٖ یہی باتیں ہیں جو ہر تفسیر اور ترجمے میں کالعدم ہیں، اسی مدعا کو دل میں ٹھان کر لوگ تفسیریں پڑھتے ہیں اور مایوس ہو ہو کر رہ جاتے ہیں۔ کوئی مستقل اصول، کوئی مختصر گر، کوئی کارگر بات موجودہ تفاسیر سے ان کے ہاتھ پلے نہیں پڑتی۔ الغرض تفسیر یا تراجم قرآن کا مطالعہ متلاشی علم کے لیے مدت مدید سے وہ بے نتیجہ اور ناموافق شے رہا ہے کہ ایمان کے شعلے کو آسمان سا کرنے کی بجائے معتقد کی اس خفیف سی سلگی ہوئی چنگاری کو بھی بجھا دیتا ہے جو ہر مسلمان کے دل میں رسماً یا خلقاً موجود ہے۔ (تذ-۱-د:۵۴-۵۶)

ایک مغربی نقاد نے حسن اعتقاد کی ان ہلاکت انگیز باطل آرائیوں کی ایک دلچسپ اور معنی خیز مثال انگلستان کے ایک مشہور شاعر کے کلام کی بے شمار مروجہ تشریحوں کو پیش نظر رکھ کر اس طرح پر دی ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ پاپائے رومۃ الکبریٰ کے مقتدیوں (رومن کیتھولک) کے ہاں دستور ہے کہ اپنے راہبوں اور اولیاؤں کی تصوریں گرجاؤں میں بطور تبرک کے لٹکا دیتے ہیں، پھر لوگ

Marfat.com

اپنے اعتقاد کے مطابق ان تصویروں کے نیچے بتیاں اس نیت سے جلاتے ہیں کہ ان کی روشنی ان کے چہروں کو منور کر دے وہ اور بھی پر رونق نظر آئیں.......... مگر اس تمام عقیدت آرائی کا مجموعی اثر اس تصویر پر یہ ہوتا ہے کہ بتیوں کا پیچ در پیچ چکناہٹ سے بھرا ہوا دھواں اس ولی کے چہرے کو سیاہ کر دیتا ہے، چہرے کے تمام خط وخال رفتہ رفتہ مسخ ہو جاتے ہیں، تیل کے داغ لگ لگ کر تمام تصویر چیکٹ ہو جاتی ہے، اور بالآخر وہ بزرگ منش کسی بھوت کی ڈراونی شکل بن جاتا ہے۔ شاعر کے بارے میں نقاد لکھتا ہے کہ وہ ہزار در ہزار تشریحیں جو شکسپیئر کے مداحوں نے اس کی تصنیفات کو روشن کرنے کی غرض سے لکھی ہیں، بجائے خود اس کے منشا کی اصلی تصویر کو سیاہ کر رہی ہیں، خوش اعتقاد مفسروں نے اس کے کلام کے ایک ایک جملے کے متعلق معانی کے وہ بے سروپا افسانے لیے ہیں جو لکھتے وقت شاید مصنف کے وہم وگمان میں نہ تھے۔ ایک شاعر کے بے نفع وضرر اور بے نتیجہ کلام کے متعلق عقیدت مند لوگوں کا یہ حسن ظن ممکن ہے دنیا کے ایک فرد پر بھی فی الحقیقت کوئی مضر اثر نہ ڈال سکا ہو.......... لیکن مالک زمین وآسمان کے کلام کے مطالب میں اسلامی مفسروں کی صدیوں سے رطب ویابس، سب رائے زنیاں اور قیاس رانیاں ایک عالمگیر قوم کی تاریخ نفع وانعام میں وہ ناقابل تلافی نقصان، اس کے اعمال میں وہ ناپیدا مثال شرارتیں، اس کے خلاق میں وہ موت انگیز بیماریاں اور اس کے سعی و عمل میں وہ ملامت انگیز واماندگیاں پیدا کر دی گئی ہیں کہ انقلاب کی اس روح فرسا حکایت اور انسانی اقوال کی اس مضرت انگیز اور عمل برانداز روئداد کو سن کر بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں! قرآنِ حکیم کے صحیح مقاصد کی سب موہنی مورت سرتاپا سیاہ ہو چکی ہے.......... تعلیم بگڑ چکی ہے، نصب العین بگڑ چکا ہے، نہیں نیتیں بگڑ گئی ہیں، حوصلے بدل گئے ہیں، دل اور جگر بدل گئے ہیں! غلط نقد ونظر اور بے محابا تاویل کی پے در پے گھٹا ٹوپ بدلیوں نے معانی پر سیاہ دھویں کی کئی ایک تہیں جما دی ہیں، پھر ان تہوں پر عادت اور تعصب کا سیاہ روغن منجھ منجھ کر اس قدر چمکیلا اور پرانا ہو گیا ہے کہ آج کسی متنفس کو اصلی تصویر کے موجود ہونے کا اعتراف نہیں رہا، دنیائے اسلام ایک روح پرور، ولولہ انگیز اور دلربا صورت کے بدلے ایک میل سے چیکٹ چوکھٹے پر اپنا اعتقاد جما رہی ہے اور حُسن کی لشکر انگیز تڑپ کے نہ ہوتے ہوئے فرض وگمان کے جمود میں نامرادی اور موت کی طرف آہستہ آہستہ گھسٹ رہی ہے!

کیا تفسیر کے اس ظلمت انگیز چراغاں کے ہوتے ہوئے میں بھی فی الحقیقت آئندہ اوراق میں اپنی خوش اعتقادی کا ایک اور دخان خیز دیا لے آیا ہوں اور اس طرح پر قرآن کو اور سیاہ کرنے کا مجرم بنا ہوں، اس کا فیصلہ زمانہ آپ کرتا رہے گا، مگر حسن نیت کے ولولے میں اور شارحین کی طرح غالباً مجھے بھی حق حاصل ہے کہ ظاہر کر دوں کہ کلام الٰہی کی اس تبیین میں میں نے جان بوجھ کر کوئی بددیانتی نہیں کی۔ کوئی تاویل، کوئی مکر وتلبیس کوئی ذاتی قیاس یا رائے جس سے اپنے زعم میں میرا اپنا چھٹکارا ہو سکتا تھا میں نے حتماً پیش نہیں کیا۔ میں نے صرف علم اور صحیح علم کی برقی مشعل کو قرآن حکیم کے سامنے لا کر رکھ دیا ہے، اس کی درون رس حقیقت کشا اور مبرق شعاعیں کلام خدا کے مطالب کی اصلی اور پہلی تہہ تک پہنچا دی.......... سعی وتلاش کے اسی حوصلہ زا تقدم میں میں نے جو کہا ہے، بے خوف وخطر کہہ دیا ہے، کسی رسم ورواج کی رعایت، کسی اجماع امت کا فیصلہ، کسی وضعی مسلکے کی پیروی، کسی شاہ وگدا سے ارادت، کوئی کفر کے ملائی فتوے، کسی حکومت وقت کا خوف، مقاصد قرآن کے متعلق میری تحقیق پر کچھ اثر نہیں کر سکا، قانون خدا کے متعلق جو بات واقع الامر ہے اس کو سچ سچ کہہ دیا ہے، جو جھوٹ ہے اس کو چھپا کر نہیں رکھا، جو شہادت ہے اس کو من وعن

کھول کر رکھ دیا ہے، جو مکر ہے اس کے بخیے ادھیڑ دیے ہیں۔ اگر کسی بات کے کہہ دینے سے میں الٰہی معنوں میں مسلمان نہیں رہ سکتا تو اس کی کچھ پروا نہیں، آپ عامل نہ ہونے کی وجہ سے اسلام کی صورت کو مسخ کر دینا میرے نزدیک کسی طرح روا نہیں، باقی مسلمانوں کے ساتھ ساتھ میں سب سے پہلے قصور وار ہوں، اور کسی نبوت یا ولایت، کسی معصومیت یا اعجاز، کسی کشف یا کرامت کسی مجددیت، یا قیادت، فضیلت یا علم کا ادعا حتماً نہیں کرتا.......... جو امور میں نے کتاب، خدا کو آیات بینات ثابت کرنے میں پیش نظر رکھے ہیں، یہ ہیں کہ قرآن مکمل کتاب ہے، مربوط ہے، اس میں کوئی لفظ حشو نہیں، کوئی شاعرانہ زوائد نہیں، اس کی لغت خود اسی کے اندر موجود ہے، یہ آپ اپنی تفسیر ہے، اس کو کسی خارجی مدد کی ضرورت نہیں، ابدالآباد تک انسان کے لیے سچا دستور العمل ہے، اس میں کوئی بات ایسی نہیں جس پر عمل ضروری نہ رہا ہو، اس میں کامل تطابق ہے، اس کی ہر آیت کا ایک اور صرف ایک مطلب ہے، تمام قرآن کا منتہائے نظر ایک ہے، اس کا بتایا ہوا صراط مستقیم ایک ہے، اس کی تعلیم عام اور مطلق ہے، کسی ایک زمانے یا امت سے مخصوص نہیں، یہ ایک قانون ہے جس میں تاویل کی قطعاً گنجائش نہیں، اس کی سب آیات آیات بینات ہیں، مستقل اور ناقابل انکار حقائق کی طرف لے جا رہی ہیں.......... یہ رب زمین و آسمان کی طرف سے انسان کے نام ایک مکتوب ہے، پیام عمل ہے، فرمان خسروی ہے، حکمنامہ خدا ہے، اس لیے اس کا ایک ایک حرف قابل انہاک ہے یہ فطرت کی طرح وسیع ہے اس لیے اس کے تمام لائحہ عمل پر حاوی ہو جانا ایک قرن، ایک فرد یا ایک امت کا کام نہیں۔ انہی امور کو مدنظر رکھ کر میں نے قرآن حکیم کے بارے میں ان کے صحیح ہونے کا بلا واسطہ علمی ثبوت دیا ہے، پیش از وقت ارادت یا عقیدت کو اس تحقیق و تلاش میں مخل کر دینا قطعاً گوارا نہیں کیا۔ میرا مقصود تمام آئندہ بحث و تمحیص سے کتاب خدا کی خوبی کو ثابت کرنا ہے، مسلمانان عالم کو ایک قطعی اور نفع مند، ایک مختصر اور حیرت انگیز راہ عمل کی طرف پھر اشارہ کرنا ہے، اس سبق کو پھر یاد دلانا ہے جو کبھی اس طفل کم سواد کو خوب از بر تھا مگر آج قطعاً بھولا جا چکا ہے.......... اپنے علم کی برتری جتلانا، اپنی مسابقت کو ظاہر کرنا، یا کسی نئے راہ عمل کی داغ بیل لگا کر فرقہ بند بنا قطعاً نہیں۔ میرا منتہا اتحاد اور خالصتاً اتحاد ہے، اسلام کی ہلاکت انگیز داخلی فرقہ بندی کو حتی الوسع مٹانا ہے، سب کے لیے ایک صراط مستقیم کو صحیح ثابت کر دینا ہے.......... امت کے کسی موجودہ یا گزشتہ قائد یا مدعی قیادت کو، کسی پیر یا امام کو، کسی بزرگ یا ولی کو، کسی سجادہ نشین اور مرشد کو، کسی مزار یا خانقاہ کو پیش نظر رکھ کر ان کا اتباع کرنا، ان سے تعبد اختیار کرنا، عام جماعت سے الگ ہو کر اتحاد عمل میں رخنہ ڈالنا میرے نزدیک اربابا من دون اللہ کو پکڑنا ہے، عبادت ماسوا ہے، شرک ہے، ظلم عظیم ہے.......... میں اسلامی جماعت کے اندر سب نظری اور اعتقادی، سب اقوالی اور اعمالی، سب اتباعی اور غیر اتباعی، سب شرعی اور فقہی تفرقے کے برخلاف ہوں، سب کو علانیہ مٹانا چاہتا ہوں، سب مطیعون اور مطاعوں، مریدوں اور مرادوں کو خدا کی سرزنش کا قطعی اہل اور عذاب آخرت کا قطعی مستوجب سمجھتا ہوں..........

اسلام میرے نزدیک سب اولیا و اصفیا سے گزر کر صرف محمد (ﷺ) کی پیروی ہے، نہیں اس کے لائے ہوئے قانون کی پیروی ہے، انبیاء کے لائے ہوئے طریق عمل (دین) کی پیروی ہے، قانون خدا کی پیروی ہے۔ (تذ-۱-د:۵۶-۶۱)

المشرقی

Marfat.com

علامہ محمد عنایت اللہ خان المشرقی

ایم اے (پنجاب ۱۹۰۶ء) ایم اے کیمرج بی ایس سی بی ای بی او ایل ایف آر ایس اے (۱۹۲۳ء) سے بذریعہ دعوت) ایف جی ایس (پیرس) ایس اے (پیرس) ایف آر پی ایچ آئی (بذریعہ دعوت) آئی۔ای۔ایس (مستعفی ۱۹۳۰ء) رینگلر فونڈیشن سکالر بیچلر سکالر (کرائسٹ کالج) چار (اول درجے وغیرہ کے) ٹرائی پوس پنجاب اور کیمرج یونیورسٹیوں کے ریکارڈ توڑے پرنسپل اسلامیہ کالج پشاور سنٹرل ٹریننگ کالج پشاور حکومت ہند محکمہ تعلیم کا اول انڈر سکرٹری (۱۹۱۶) ممبر دہلی یونیورسٹی بورڈ)

Marfat.com

آیاتھا ۷ سُورَۃُ الۡفَاتِحَۃِ مَكِّيَّةٌ رکوعاتھا ۱

ترجمہ المشرقیؒ: ۷ آیات

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ①

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ② الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ③ مٰلِکِ یَوۡمِ المنزل ۱
الدِّیۡنِ ④ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ ⑤ اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ
الۡمُسۡتَقِیۡمَ ⑥ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ ۙ۬ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ
ع ۱/۷ عَلَیۡہِمۡ وَ لَا الضَّآلِّیۡنَ ⑦ ع

(اللہ کے نام کے ساتھ جو) بڑا ہی رحم کرنے والا اور بڑا ہی مہربان ہے۔ ① (تذ:۱-۲۴۷) اے پروردگار عالمین! سب تعریف اور شکرانے کا مستحق تو ہی ہے۔ ② (تذ:۱-۲۴۷) تو بڑا ہی رحم کرنے والا اور بڑا ہی مہربان ہے۔ (تذ:۱:۲۴۷) ③ روز جزا و سزا کا بھی تو ہی حاکم ہے۔ ④ (تذ:۱:۲۴۷) ہم اپنے سب اعمال میں تیری ہی خدمت اور تیری ہی چاکری کریں گے۔ اور ہر معاملے میں تجھ ہی سے مدد مانگیں گے۔ ⑤ (تذ-۱:۲۴۷) اے پروردگار عالم اور اے نعمتوں کے بخشنے والے خدا! تو ہم سب کو اس سیدھے راستے پر لے چل۔ ⑥ (تذ-۱:۲۲۱) یعنی ان لوگوں کا جن کو تو نے (بادشاہت) کی نعمت سے مالا مال کیا۔ ان کا نہ دکھا جن پر تو غصے ہوا یا جو تیری بنائی ہوئی راہ سے بھٹک گئے۔ ⑦ [۱] (حر:۲۷۵)

---

۱ (اس سے پہلی سورتوں میں) مکمل اور طاقتور مسلمان بننے کی تدریجی تعلیم کے بعد سورہ فاتحہ میں یہ سبق دیا کہ اسلام کا صراط مستقیم وہ رستہ ہے جس پر چل کر بادشاہت زمین ملتی ہے۔

اس سورت سے مقصد مسلمانوں کے سامنے بادشاہت' سلطنت اور غلبے کا نصب العین رکھنا تھا اور غالب یہ ہے کہ یہ سورت ۴ نبوی کے آخیر میں نازل ہوئی۔ اگرچہ عام مسلمان اس سورت کو ۴ نبوی کے شروع میں رکھتے ہیں۔ اس وقت تک مسلمانوں کو ''نماز'' پڑھنے کا کوئی باقاعدہ حکم نہ ہوا تھا۔ نہ ''عبادت خدا'' کا وہ بیہودہ تخیل جو آج کل مسلمانوں میں کئی صدیوں سے رائج ہے کہ وہ خدا کی ''پرستش'' کرتے ہیں یا خدا کو ''پوجتے'' ہیں' ان ایام میں تھا۔ اس وقت رسول خدا کے چند ساتھی صرف خدا کے سامنے اس کے بھیجے ہوئے حکموں کی پوری تعمیل کے علاوہ کھڑے ہو کر کچھ جھکا سا کرتے تھے اور کوئی ''رکوع'' اور ''سجود' یا ''قومہ'' اور ''قعدہ'' مقرر نہ ہوئے تھے۔ موجودہ نماز کے متعلق عام طور پر مروی ہے کہ ۲۷ رجب ۱۰ھ نبوی کو یعنی سورہ فاتحہ کے نزول کے چھ سال بعد (جبکہ رسول خدا ام ہانی کے گھر فروکش تھے) حضرت جبرئیل آئے اور اس وقت پانچ نمازیں پڑھنے کا حکم ہوا لیکن ظہر' عصر اور عشاء کی چار چار رکعتیں ۱ہجری میں یعنی دس سال بعد فرض کی گئیں۔ اس بنا پر سورہ الفاتحہ میں ''ایاک نعبد'' کے یہ معنی لینا کہ ہم تیری ہی ''عبادت'' کرتے ہیں' تجھے ہی ''پوجتے' ہیں یا تیری ہی ''نماز'' پڑھتے ہیں انتہائی طور پر لغو اور مضحکہ انگیز ہے کیونکہ نمازی جب نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو وہ خدا ہی کی ''عبادت'' کرتا ہے اور کسی دوسرے بت کی نماز نہیں پڑھ سکتا۔ اس لیے ایسا اقرار نماز کے اندر فضول ہے۔ اصل یہ ہے ←

مفہوم الفاتحہ

سب جہانوں کا پروردگار قابل صد ستائش ہے کہ وہ روز جزاء وسزا کا مالک ہے اے پروردگار! (اگرچہ ہم آج اس سورت کو ہر نماز میں پڑھتے ہیں اور جاہل لوگ سمجھتے ہیں کہ ہم تیری عبادت کر رہے ہیں لیکن ہم اقرار کرتے ہیں کہ) ہم تیری ہی ملازمت کریں گے (اور چوبیس گھنٹے تیرا ہی حکم مانیں گے) اور تجھ ہی سے مدد مانگیں گے۔ تو ہم کو اس سیدھی راہ پر لے جا جس راہ پر چل کر تو اپنے بندوں کو (بادشاہت کا) انعام دیتا ہے۔ ان لوگوں کی راہ پر نہ لے جا جن پر تیرا غضب نازل ہوا نہ گمراہوں کی راہ پر لے جا۔ (تک:-۱:۱۶۱-۱۶۲)

❀❀❀

← کہ یہ سورت نماز کے فرض ہونے سے دس برس پہلے نازل ہوئی اور اس وقت ایاک نعبد کے معنی جو اس وقت کے مسلمان لیتے تھے صرف یہ تھے کہ اے خدا! ہم تیرے ہی بندے بنیں گے اور تیری ہی ملازمت یعنی نوکری اختیار کریں گے اور چوبیس گھنٹے ایک ملازم کی طرح تیرے ہی حکموں کی تعمیل کریں گے۔ اس کے سوا کسی رسمی ''عبادت'' کا تخیل اس وقت مسلمانوں میں ہرگز نہ تھا۔ یہی خدا کا عملی طور پر ''نوکر'' بن جانا اور پھر ملازم ہو کر خدا کے بتائے ہوئے کام دن رات کرتے رہنا ان دنوں میں ''مسلمان'' بن جانے کے مترادف تھا۔ (تک ۱:۱۴۲،۱۴۳)

(نماز اور سورہ فاتحہ کا صحیح مفہوم اور تقاضے جاننے کے لیے علامہ مشرقیؒ کے قلم سے ''الصلوٰۃ اور اس کے تقاضے'' مرتبہ خواجہ عبدالحمید ناصر دیکھیے۔ ناشر)

Marfat.com

اٰیَاتُھَا ۲۸۶	سُوۡرَۃُ الۡبَقَرَۃِ مَدَنِیَّۃٌ	رُکُوۡعَاتُھَا ۴۰
ترجمہ المشرقیؒ: ۲۲۸ آیات	بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○	ترجمہ مولانا جالندھریؒ: ۵۸ آیات

الٓمّٓ ۟ۚ﴿۱﴾ ذٰلِکَ الۡکِتٰبُ لَا رَیۡبَ ۚۛ فِیۡہِ ۚۛ ہُدًی لِّلۡمُتَّقِیۡنَ ۙ﴿۲﴾ الَّذِیۡنَ

یُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡغَیۡبِ وَ یُقِیۡمُوۡنَ الصَّلٰوۃَ وَ مِمَّا رَزَقۡنٰہُمۡ یُنۡفِقُوۡنَ ۙ﴿۳﴾

وَ الَّذِیۡنَ یُؤۡمِنُوۡنَ بِمَاۤ اُنۡزِلَ اِلَیۡکَ وَ مَاۤ اُنۡزِلَ مِنۡ قَبۡلِکَ ۚ

وَ بِالۡاٰخِرَۃِ ہُمۡ یُوۡقِنُوۡنَ ؕ﴿۴﴾ اُولٰٓئِکَ عَلٰی ہُدًی مِّنۡ رَّبِّہِمۡ ٭ وَ اُولٰٓئِکَ

ہُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ ﴿۵﴾

الم ① اس کتاب میں کوئی شک نہیں (حر-۲۷۷) خدا سے ڈرنے والوں کی راہنما ہے۔ ② (ف) (اے مکہ کے مظلوم مہاجرو!) یہ پیغام جواب مدینہ میں تمہیں دیا جا رہا ہے وہ ہے جس کے متعلق تمہیں ادنیٰ شک وشبہ نہ ہونا چاہئے اور یہ ان خدا سے سچے طور پر ڈرنے والے کے لیے صحیح دستور العمل (یعنی ھدیٰ) ہے ③ جو اپنے مستقبل (یعنی الغیب) کے پورے طور پر درخشاں ہونے پر مکمل ایمان رکھتے ہیں جو (اب مدینہ میں آ) کر انفرادی نمازوں سے قطع نظر جو وہ مکہ میں ادا کرتے رہے ہیں ایک صف میں کھڑا کرنے والی عظیم الشان اور) باجماعت الصلوٰۃ کو قائم کرتے ہیں اور جو اس رہے سہے مال سے جو ہم نے ان کو دے رکھا ہے (اپنی جماعت کو ناقابل شکست بنانے کے مقصد کے لیے) خرچ کرتے ہیں۔ (تذ-۲:۲) اور متقی وہ لوگ ہیں جو اے محمد! اس قرآن پر ایمان رکھتے ہیں جو تم پر اترا نیز ان صحیفوں پر جو تم سے پہلے اترے اور سب سے اہم یہ امر کہ وہ اپنی جماعت کے انجام (الاخرۃ) کے پرشکوہ ہونے پر پختہ یقین رکھتے ہیں۔ (تذ-۳:۲) ④ تو یہی وہ لوگ ہیں جو خدا کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور یہی ہیں جو (بالآخر) کامیاب ہوں گے۔ ⑤[1] (تک:۲۸:۲)

☆[1] (۲ تا ۵) ذلک الکتب کے الفاظ سے تمام قرآن مراد اس لیے لے لینا کہ یہ الفاظ اتفاق سے موجودہ قرآن کے شروع میں واقع ہوئے ہیں جس کی موجودہ ترتیب اس سورت کے نازل ہونے کے بہت بعد واقع ہوئی تھی سطح بنی ہے اور مکہ کے مہاجروں کو جن پر یہ سورت ۱۸ ماہ کے شدید انتظار کے بعد مدینہ میں نازل ہوئی تھی کچھ تسکین ان الفاظ سے کہ ''قرآن وہ کتاب ہے جس میں شک نہیں'' نہیں ہو سکتی۔ انہی غلط معانی لینے کی وجہ سے ھدی للمتقین اور یومنون بالغیب کے الفاظ کے متعلق بے پناہ جھگڑے پیدا ہوئے کہ اگر قرآن صرف ''پرہیز گاروں'' کے لیے ہدایت ہے تو منکروں اور کافروں کے لیے تو کچھ نہ ہوا نیز ''پرہیز گار'' وہ لوگ ہیں جو ان دیکھی شے پر ایمان رکھتے ہیں حالانکہ قرآن لاتعف مالیس لك به علمه (۳۶:۱۷) کہتا ہے یعنی اس شے کے پیچھے مت پڑ جس کا تمہیں علم ←

☆☆☆

☆ عربی، فارسی، اردو لغت میں کتاب کے معانی نوشتہ، نامہ، حکم، پیغام وغیرہ بھی لکھے ہیں

☆ (دائرہ معارف اسلامیہ جلد ۱۷ کراسہ ۲ صفحہ ۹۵ پر ''کتاب'' کا مقالہ نگار کتاب کے معانی کی بحث کو لپیٹے ہوئے لکھتا ہے ''آخر میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ کتاب کے معنی ایک معمولی خط یا اس پیغام کے بھی ہیں جو کسی دور افتادہ شخص کو لکھا جائے۔'' مرتب)

Marfat.com

← نہیں۔ دراصل ذلك الكتب سے مقصد صرف سورہ بقر تھی اور مہاجرین مکہ کو کہا گیا تھا کہ اس وحی کو جواب کی جا رہی ہے مکمل طور پر سچا جان کر اس پر عمل کرو کیونکہ یہ تم خدا سے ڈرنے والوں کو راہ راست دکھائے گی اور ڈرنے والے سب سے پہلے وہ شخص ہیں جو اپنے مستقبل کے درخشاں ہونے پر مکمل ایمان رکھتے ہیں (یومنون بالغیب) کیونکہ اس ایمان کے بغیر تم مدینہ آ کر کامیاب ہی نہیں ہو سکتے۔ (تذ۔۲:۱)

یہاں جو بات انتہائی غور کے لائق ہے یہ ہے کہ سورہ بقرہ ہجرت کے انتہائی طور پر تشویشناک اور مکہ کے چند مہاجروں کو مدینہ میں اپنے مستقبل کے متعلق شک میں ڈالنے والے واقعہ کے بعد پہلی وحی تھی جو نازل ہوئی۔ مکہ میں مسلمانوں کو بار بار فاتقوالله و اطیعون کی تعلیم دی گئی تھی...... اور اس ''خدا سے ڈرنے'' کی وضاحت یہ کی گئی تھی کہ خدا سے ڈر کر مختلف نیک عمل کرو۔ مثلاً مال سے محبت نہ کرو' یتیم اور مسکین سے عمدہ سلوک کرو' امانت میں خیانت نہ کرو' پورا ماپ پورا تول کرو وغیرہ وغیرہ۔ لیکن مدینہ پونچ کر نئی صورت حال پیدا ہو گئی تھی' یعنی کفار سے تلوار کا مقابلہ کرنا' ان کو تہس نہس کر کے خود غالب آنا' کفار کے علاوہ یہود و نصاریٰ سے نبٹنا وغیرہ وغیرہ تھا اس لیے اب ''خدا سے ڈرنے والوں'' یعنی متقین کی تعریف مدینہ کے حالات کو سامنے رکھ کر کرنا ضروری تھا۔ اس بنا پر وحی نے متقین کے متعلق کہا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو ''یومنون بالغیب' وبالاخرة هم یوقنون'' کے مصداق ہیں یعنی ان کا پورا ایمان اور یقین آنے والے واقعات (الغیب) پر ہے کہ وہ بالآخر فتح مند ہوں گے اور سب دشمنان دین کو شکست دے کر رہیں گے اس واسطے اولئك هدى من ربهم واولئك هم المفلحون کہا یعنی ایسے ہی پختہ یقین اور ایمان والے شخص بالآخر کامیاب ہوں گے۔ اسی واسطے کہا کہ اس سورت (کتب) میں کوئی شک نہیں اور کہ ان متقین کے لیے ہدایت ہے جن کی تعریف اوپر ہوئی۔ (تک۔۲:۲۷۔۲۸)

کم و بیش تیرہ سال کی جانگداز تکلیفوں کے بعد جو مکہ کے چند درجن افراد پر کفار مکہ نے نازل کیں' بالآخر ا ہجری کے ماہ صفر میں مدینہ کی طرف ہجرت ہوئی اور قریباً ۱۸ ماہ کے شدید انتظار کے بعد ماہ شعبان ۲ ہجری میں سورہ بقرہ کا نزول ہوا۔ ان بیکس اور مظلوم انسانوں کا مستقبل چونکہ اس وقت سخت مخدوش تھا اور کسی طرف سے امید کی کوئی کرن نظر نہ آتی تھی' قرآن حکیم نے اولاً یہ کہہ کر ڈھارس بندھائی کہ اس پیغام میں جواب خدا کی طرف سے بھیجا جاتا ہے کسی قسم کے شک کی گنجائش نہیں...... اس اطمینان دینے کے بعد چونکہ اس سے پہلی سورتوں میں متقین یعنی خدا سے ڈرنیوالوں کو مختلف اجتماعی نیکیاں کرنے کے احکام (مثلاً مال سے محبت نہ کرنا' یتیم اور مسکین سے عمدہ سلوک کرنا' امانت میں خیانت نہ کرنا' پورا ناپ اور پورا تول کرنا' وغیرہ وغیرہ) دے کر ان کی جماعت کو اخلاقاً مضبوط کیا تھا' اب کی دفعہ خدا سے ڈرنے والوں کو سب سے پہلے اپنے مستقبل کے درخشاں ہونے پر مکمل ایمان رکھنے: (الذين يومنون بالغيب) انفرادی نماز سے گزر کر باقاعدہ طور پر باجماعت نماز قائم کرنے: (ويقيمون الصلوٰة) اور جماعت کو مضبوط اور ناقابل شکست بنانے کی خاطر مال کو خرچ کرنے: (ومما رزقنهم ينفقون) کے احکام دیئے اور اعلان کر دیا کہ یہ سورہ بقر کا پیغام خدا سے ڈرنے والوں کے لیے مستقل ہدایت اور منزل مقصود تک یقینی طور پر پہنچنے کا سچا لائحہ عمل ہے۔

﴿اولئك على هدى من ربهم واولئك هم المفلحون﴾

ان مقاصد کو مہاجرین کے دلوں میں انتہائی طور پر پختہ کرنے کے بعد اور یومنون بالغیب کی لچر تشریحوں کو جو آج کے زوال یافتہ مسلمانوں نے کی ہیں نظر انداز کر کے عالم الغيب والشهادة یعنی مستقبل اور حال کا علم رکھنے والے اور دانائے نہاں و آشکار خدا نے مہاجرین مکہ کے انتشار ذہن اور خوف و ہراس کو یکسر ختم کر دیا۔ ان میں سے ہر ایک اس پختہ ایمان کے ساتھ مصروف عمل ہو گیا۔ کہ فاطر زمین و آسمان نے اٹھارہ ماہ کی پریشانی کے بعد یقین دلا دیا کہ ہم بالآخر کفار مکہ پر غالب ہو کر رہیں گے' ہمیں چودہ برس کے بعد پہلی بار تیر کی طرح سیدھی صفوں میں کھڑے ہو کر بے دھڑک باجماعت نماز پڑھنے کا حکم ہے جو ہمیں مکہ میں میسر نہ تھا' ہمیں چودہ ←

Marfat.com

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ ءَأَنذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿٦﴾
خَتَمَ اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ وَعَلَىٰ سَمْعِهِمْ ۖ وَعَلَىٰ أَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ ۖ وَلَهُمْ
عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿٧﴾ وَمِنَ النَّاسِ مَن يَقُولُ آمَنَّا بِاللَّهِ وَبِالْيَوْمِ
الْآخِرِ وَمَا هُم بِمُؤْمِنِينَ ﴿٨﴾

کافر تو خواہ ان کو ڈراؤ یا نہ ڈراؤ' ایمان لانے والے ہی نہیں۔ ⑥ (تک۔۲:۲۹) کیونکہ خدا نے ان کے دلوں اور کانوں اور آنکھوں پر مہریں لگا رکھی ہیں اور وہ عنقریب ایک بڑے عذاب میں پھنسنے والے ہیں۔ ⑦[ا] (تک۔۲:۲۹) منافق وہ ہیں جو منہ سے تو خدا پر ایمان لائے اور روز قیامت کے برحق ہونے کا اقرار کرتے ہیں لیکن نہ خدا کے حکموں پر عمل کرتے ہیں نہ خدا کی سزا سے ڈرتے ہیں ⑧

← برس کے بعد پہلی بار اپنے مال خدا کی راہ میں قربان کرنے کا حکم ہے جو ہم مکہ میں کر نہ سکتے تھے۔ اس ''ہدایت'' اور خود اعتمادی کا جو سورہ بقرہ کے ان الفاظ نے مومنین مکہ کو دی' فوری نتیجہ یہ ہوا کہ اگلے ماہ یعنی شوال ۲ھ میں ہی مسلمانوں نے صرف ۳۱۳ ہو کر کفار مکہ کے بارہ سو کے لشکر کو بدر کے مقام پر شکست فاش دی' دین اسلام کا تمام ڈھانچہ یکسر بدل گیا' دور دور تک دین اسلام کا رعب و ہراس اس طرح پھیلا کہ ابوسفیان اور اس کے بقیہ ساتھی دانت پیس پیس کر رہ گئے۔ ''ایمان بالغیب'' یعنی مستقبل پر یقین رکھنے کی یہی طاقت تھی جو مسلمانوں کو قرنوں اور صدیوں تک مظفر و منصور کرتی رہی اور اگر آج مسلمان ذلیل ہیں تو صرف اس وجہ سے کہ ان کو اپنے مستقبل پر کوئی یقین باقی نہیں رہا۔

ادھر چونکہ مدینہ پہنچ کر یہود و نصاریٰ کی مدینہ میں موجودگی نے مسلمانوں کے لیے نئی الجھن پیدا کر دی تھی اور وہ بنی اسرائیل کے پیدا کیے ہوئے نبیوں یعنی موسیٰ اور عیسیٰ کے پیچھے لگے تھے اور بنو اسمٰعیل میں سے ایک پیغمبر کا پیدا ہونا ان کو ایک آنکھ نہ بھاتا تھا' اس لیے قرآن نے یہود اور نصاریٰ کو مطمئن کرنے کے لیے کہ مسلمان بھی موسیٰ اور عیسیٰ علیہما السلام کی لائی ہوئی کتابوں پر ایمان رکھتے ہیں' متقین کی مزید تعریف مندرجہ ذیل الفاظ میں کر دی: ﴿والذین یومنون بمآ انزل الیك و ما انزل من قبلك وبالاخرۃ ھم یوقنون○﴾ الغرض مدینہ میں آ کر دین اسلام نے قرآن حکیم کے احکام کے جمال سے کچھ مدت کے لیے صرف نظر کر کے ان میں جلال کی صورت پیدا کرنی شروع کی۔ الصلوٰۃ کو اجتماعی صورت میں بدل کر اس کی صفوں کو تیر کی طرح سیدھی کر کے بے بس اور بے کس نمازیوں میں اپنے قوی اور چست بلکہ غالب ہونے کا ہراس انگیز احساس پیدا کر دیا...... اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ الصلوٰۃ کے قیام نے مسلمانوں کی ہر رگ و پے میں ایک عالم انگیز چستی اور عسکریت پیدا کر دی۔ کفار مکہ جن کے دل پھٹے ہوئے تھے: تحسبھم جمیعا وقلوبھم شتی (۵۹:۱۴) (تو ان کو (بظاہر) سمجھتا ہے کہ اکٹھے ہیں درانحالیکہ ان کے دل پھٹے ہوئے ہیں۔) اور جو نظام اور تنظیم کی ابجد سے واقف نہ تھے مسلمانوں کی جماعت کے مقابلے میں قطعی طور پر مات ہو گئے۔ (تذ۔۲:۱۔۴)

[ا] ولھم عذاب عظیم کے معنی اگر یہ کیے جائیں کہ قیامت کے دن ان کو بڑا عذاب ہو گا تو یہ کفار کو کیا ڈرا سکتا تھا کیونکہ وہ قیامت کے آنے کے تو قائل ہی نہ تھے۔ اس لیے عذاب دنیاوی ہی ہو سکتا ہے جس سے وہ ڈر سکتے تھے۔ (تک۔۲:۲۸)

Marfat.com

يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ وَمَا يَخْدَعُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۝٩ فِيْ
قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ ۙ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۢ ۙ بِمَا كَانُوْا
يَكْذِبُوْنَ ۝١٠ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ ۙ قَالُوْٓا اِنَّمَا نَحْنُ
مُصْلِحُوْنَ ۝١١ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ وَلٰكِنْ لَّا يَشْعُرُوْنَ ۝١٢ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ
اٰمِنُوْا كَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ كَمَآ اٰمَنَ السُّفَهَاۗءُ ۭ اَلَآ اِنَّهُمْ
هُمُ السُّفَهَاۗءُ وَلٰكِنْ لَّا يَعْلَمُوْنَ ۝١٣

وہ خدا کو اور مسلمانوں کو دھوکا دیتے ہیں لیکن دراصل وہ اپنے آپ ہی کو دھوکا دے رہے ہیں (جیسا کہ اس وقت واضح ہوگا جب اسلام غالب آجائے گا اور ان کے سب منصوبے خاک میں مل جائیں گے) کیونکہ ان کو حالات کے اندازہ کرنے کا شعور ہی نہیں ۝٩ [1] ان کے دلوں کو بیماری لگی ہے جو روز بروز بڑھتی جارہی ہے' اور ان پر بھی کفار کی طرح بڑا عذاب عنقریب آنے والا ہے۔ اگر ان منافقین کو کہا جائے کہ تم زمین پر انسانوں میں نفاق ڈال کر فساد مچاتے ہو تو یہ پوری مکاری سے کہتے ہیں کہ ہم ہی تو امن پیدا کر رہے ہیں ۝١٠ [2] کیونکہ محمدؐ کا دین ہم میں فتنہ پیدا کر رہا ہے ۝١١ لیکن صورت حال کو گہری نظر سے دیکھنے کا ان میں سلیقہ ہی نہیں۔ ۝١٢ (تک-٢:٢٩) اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ جس طرح اور لوگ ایمان لے آئے تم بھی ایمان لے آؤ' تو کہتے ہیں جس طرح بے وقوف ایمان لے آئے ہیں اس طرح ہم بھی ایمان لے آئیں؟ سن لو کہ یہی بے قوف ہیں لیکن نہیں جانتے۔ ۝١٣ (ف)

---

[1] (٩،٨) اگر ایک شخص اپنے لفظی اور زبانی عقیدے پر عامل نہیں تو اس کا عقیدہ خدا کی نظروں میں محض کچھ شے نہیں' اگر جو کچھ کہہ رہا ہے اس کے مطابق عمل نہیں کرتا تو یہ کہنا بھی کچھ نہیں' نہیں بلکہ یہ کہنا اور کہہ کہ پھر نہ کرنا سچی منافقت ہے' اصلی بدمعاشی ہے ایمان کی ضد ہے:

﴿یایها الذین امنوالم تقولون ما لاتفعلون○﴾ ٢:٦١

قرآن کا گناہ کبیرہ ہے:

﴿کبر مقتا عند الله ان تقولوا مالا تفعلون○﴾ (٣:٦١)

ایسے شخص کے لیے ایمان کا دعوے دار بننا حقیقت کا منہ چڑانا ہے۔ کم از کم خدا کے نزدیک اس قول کی کچھ قیمت نہیں' وہ خدا کو دھوکا دینے کی سعی کر رہا ہے' اور خدا کو دھوکا کیا دراصل اپنے نفس سے مکر رہا ہے۔ (تز:١-٧:٨٤)

[2] جب منافق خدا کی سزا سے ڈرتے ہی نہیں تو انہیں کہنا کہ تم پر روز قیامت کو عذاب آئے گا کچھ معنی نہیں رکھتا اس لیے یہ عذاب یعنی ولهم عذاب اليم والا عذاب اس دنیا میں ہی ہوگا۔ (تک۔:٢٩)

Marfat.com

وَإِذَا لَقُوا الَّذِينَ آمَنُوا قَالُوا آمَنَّا ۚ وَإِذَا خَلَوْا إِلَىٰ شَيَاطِينِهِمْ قَالُوا إِنَّا
مَعَكُمْ إِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِئُونَ ⑭ اللَّهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَيَمُدُّهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ
يَعْمَهُونَ ⑮ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الضَّلَالَةَ بِالْهُدَىٰ فَمَا رَبِحَتْ
تِجَارَتُهُمْ وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ ⑯ مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِي اسْتَوْقَدَ
نَارًا فَلَمَّا أَضَاءَتْ مَا حَوْلَهُ ذَهَبَ اللَّهُ بِنُورِهِمْ وَتَرَكَهُمْ فِي
وقف لازم ظُلُمَاتٍ لَا يُبْصِرُونَ ⑰ صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُونَ ⑱ أَوْ كَصَيِّبٍ
مِنَ السَّمَاءِ فِيهِ ظُلُمَاتٌ وَرَعْدٌ وَبَرْقٌ ۚ يَجْعَلُونَ أَصَابِعَهُمْ فِي آذَانِهِمْ
مِنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِ ۚ وَاللَّهُ مُحِيطٌ بِالْكَافِرِينَ ⑲ يَكَادُ الْبَرْقُ
يَخْطَفُ أَبْصَارَهُمْ ۖ كُلَّمَا أَضَاءَ لَهُمْ مَشَوْا فِيهِ وَإِذَا أَظْلَمَ عَلَيْهِمْ قَامُوا ۚ
رکوع ۲ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ وَأَبْصَارِهِمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ⑳

Marfat.com

اور یہ لوگ جب مومنوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں ہم ایمان لے آئے ہیں اور جب اپنے شیطانوں میں جاتے ہیں تو (ان سے) کہتے ہیں کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں اور (پیروانِ محمدؐ سے) تو ہم ہنسی کیا کرتے ہیں۔ ⑭ (ف) ان (منافقوں) سے خدا ہنسی کرتا ہے اور انہیں مہلت دیئے جاتا ہے کہ شرارت اور سرکشی میں پڑے بہک رہے ہیں۔ ⑮ (ف) یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہدایت چھوڑ کر گمراہی خریدی تو نہ تو ان کی تجارت ہی نے کچھ نفع دیا اور نہ ہی وہ ہدایت یاب ہی ہوئے۔ ⑯ (ف) ان کی مثال اس شخص کی سی ہے جس نے (شب تاریک میں) آگ جلائی' جب آگ نے اس کے اردگرد کی چیزیں روشن کیں تو خدا نے ان لوگوں کی روشنی زائل کر دی اور ان کو اندھیروں میں چھوڑ دیا کہ کچھ نہیں دیکھتے۔ ⑰ (ف) یہ بہرے ہیں گونگے ہیں' اندھے ہیں کہ (کسی طرح سیدھے راستے کی طرف) لوٹ ہی نہیں سکتے۔ ⑱ (ف) یا ان کی مثال مینہ کی سی ہے کہ آسمان سے (برس رہا ہو اور) اس میں اندھیرا (چھپا رہا ہے) اور بجلی (کوند رہی ہو) تو یہ کڑک سے (ڈر کر) موت کے خوف سے کانوں میں انگلیاں دے لیں اور خدا کافروں کو (ہر طرف سے) گھیرے ہوئے ہے۔ ⑲ (ف) قریب ہے کہ بجلی (کی چمک) ان کی آنکھوں (کی بصارت) کو اچک لے جائے' جب بجلی (چمکتی ہے اور) ان پر روشنی ڈالتی ہے تو اس میں چل پڑتے ہیں اور جب اندھیرا ہو جاتا ہے تو کھڑے کے کھڑے رہ جاتے ہیں اور اگر خدا چاہتا تو ان کے کانوں (کی شنوائی) اور آنکھوں (کی بینائی دونوں) کو زائل کر دیتا' بلاشبہ خدا ہر چیز پر قادر ہے۔ ⑳ (ف)

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ
تَتَّقُوْنَ ﴿۲۱﴾ الَّذِىْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً ۠ وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ
مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۚ فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّاَنْتُمْ
تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۲﴾ وَاِنْ كُنْتُمْ فِىْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ ۠
وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۲۳﴾ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا
وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِىْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ۚۖ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۴﴾
وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا
الْاَنْهٰرُ ؕ كُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِّزْقًا ۙ قَالُوْا هٰذَا الَّذِىْ رُزِقْنَا مِنْ
قَبْلُ ۙ وَاُتُوْا بِهٖ مُتَشَابِهًا ؕ وَلَهُمْ فِيْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۙ وَّهُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۵﴾

اے لوگو! اسی کے حکموں کے پابند ہو جاؤ اور اسی کے ملازم بنو جس نے تمہیں پیدا کیا۔ (تک:۲:۲۹) اور تم سے پہلے لوگوں کو پیدا کیا تاکہ تم (اس کے) عذاب سے بچو۔ ﴿۲۱﴾ (ف) اسی خدا نے تمہارے لیے زمین بنائی اور آسمان بنایا اور پھر آسمان سے پانی برسایا جس پانی کے ذریعے سے پھل اگائے جو تمہارا رزق ہے تو ایسے خدا کو چھوڑ کر کسی اور کو اپنا آقا نہ بناؤ حالانکہ تم خوب جانتے ہو کہ آقا وہی ہو سکتا ہے جو رزق دیتا ہے۔ ﴿۲۲﴾ (تک:۲:۲۹) اگر تم کو قرآن کے منجانب اللہ ہونے پر شک ہے اور سمجھتے ہو کہ یہ محمدؐ کی اپنی گھڑی ہوئی کتاب ہے تو تم بھی اس پائے کی ایک ہی سورت بنا لاؤ (اور خدا کے سوا جو تمہارے مددگار ہوں ان کو بھی بلا لاؤ) (ف) اگر تم سچے ہو۔ ﴿۲۳﴾ (تک:۲-۲۹) پھر اگر تم اس علم وخبر سے بھری ہوئی کوئی تصنیف پیدا نہیں کر سکتے اور قرآن کے حکموں پر عمل بھی نہیں کرتے تو اس جہنم سے بچو جو آگے چل کر تمہیں اس دنیا میں ملنے والا ہے بلکہ تیار کر رکھا ہے اور اس جہنم کو بھڑکانے والے دراصل تم ہی انسان اور تمہارے جیسے سنگدل لوگ (الحجارة) ہوں گے جو اپنی بے حسی سے قوم کو ہلاکت کے کنارے پر لا کھڑا کرتے ہیں۔ ﴿۲۴﴾ (تک-۲:۲۹-۳۰) اے محمدؐ! قانون خدا کو مان کر اس پر تندہی سے مناسب عمل کرنے والوں کو خوشخبری دے دو کہ ان کے لیے زمین کے خوبصورت سبزہ زاروں کی بادشاہت تیار کر رکھی ہے جن میں عظیم الشان دریا بہہ رہے ہوں گے اور جس وقت ان کو باغوں کی بادشاہت کے سلسلے میں کئی دنیاوی انعام پے در پے ملتے رہیں گے تو وہ پکار اٹھیں گے کہ یہ انعام تو ہمیں پہلے دن سے ہی مل رہے ہیں' پھر اس شکرانے میں ان کو اسی طرح کے اور انعام پے در پے دیئے جائیں گے اور ان کو ان انعامات کے علاوہ پاکیزہ عورتیں بھی ازواج کے لیے ملیں گی اور وہ بڑی دیر تک ان باغوں میں رہیں گے۔ ﴿۲۵﴾[1] (تک-۲:۳۰)

[1] جنات کے معنی دنیاوی بادشاہت ہی ہے' اخروی اجر کے لیے قرآن کریم میں الجنۃ کا لفظ مخصوص ہے...... امنوا وعملوا الصلحت ←

Marfat.com

إِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِيٓ أَنْ يَّضْرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوضَةً فَمَا فَوْقَهَا ۚ فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا فَيَعْلَمُونَ أَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ وَأَمَّا الَّذِينَ كَفَرُوا فَيَقُولُونَ مَاذَآ أَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ۘ يُضِلُّ بِهٖ كَثِيرًا ۙ وَّيَهْدِي بِهٖ كَثِيرًا ۚ وَمَا يُضِلُّ بِهٖٓ إِلَّا الْفٰسِقِينَ ﴿۲۶﴾

درحقیقت خدا اس سے شرماتا نہیں کہ (لوگوں کی ہدایت کے لیے) مچھر کی مثال دے یا اس سے بھی بڑھ کر کوئی اور مثال پیش کرے۔ تو جو لوگ خدا پر سچا ایمان رکھتے ہیں وہ خوب جانتے ہیں کہ یہ مثال ان کے پروردگار کی طرف سے برحق (اور واجب العمل ہے) لیکن جو خدا کے وجود کے منکر ہیں وہ (خدا کے کہے کو مخول میں اڑا کر) کہتے ہیں کہ "بھلا (ان مومنوں کے) خدا کو مچھر (جیسی حقیر شے) کی مثال دینے میں کیا غرض تھی" اسی (طرز تخیل) سے خدا بہتوں کو گمراہ کرتا ہے اور بہتوں کو ہدایت دیتا ہے اور گمراہ انہی کو کرتا ہے جو فاسق اور بدکار ہیں۔ ﴿۲۶﴾[ا] (تذ:۔۲:۱۴۳)

← والی قوم کا دنیاوی اجر اور واضح ہے اور حضرت عمرؓ کے عہد میں دجلہ اور فرات کے دو دریاؤں کو جنت کی نہروں سے موسوم کر کے سپہ سالاران فوج کا ایران کے بادشاہ کو مغلوب کرنے کے بعد اس کے سونے کے کنگن خود پہننے کا واقع تاریخ میں مشہور ہے۔...... مومن اور صالح العمل قوم کے لیے اس دنیا کے (اندر دائمی آسودہ حالی لازم وملزوم ہے اور قرآن حکیم میں ایک سرے سے لے کر دوسرے سرے تک حیرت انگیز تطابق ہے۔) (حد۔۱۶۰۔۱۶۱)

ا مچھر کا نیش مار کر اپنے آپ کو 'اعلون' ثابت کرنا' یا زمین کے ایک بڑے سے بڑے ٹکڑے پر قبضہ کر کے انسان کو مار بھگانا میری ہی بنائی ہوئی فطرت ہے' مجھے اس باایمان وجود کی مثال بیان کرتے ہوئے کچھ شرم نہیں آتی کیونکہ وہ بہر طور مومن ہے' اور اپنی ذرا سی بساط کے مطابق 'اعلون' رہنے کی سعی کرتا ہے! خدا کے روز اول سے باندھے ہوئے عہد کو توڑتا نہیں۔ (تذ۔د:۷۸)

(انسان کو چھوڑ کر) فطرت کی ہر جاندار اور بے جان شے جو کچھ کر رہی ہے ہدایت ہے' راہ راست ہے' خدا کا بتایا ہوا رستہ ہے' دین اسلام ہے' ان اشیاء کے روز اول سے اسی نہج پر چلے جانے اور اِدھر اُدھر نہ ہونے کے باعث ان میں کفر کی کوئی گنجائش نہیں۔ سورج (زمین سے تیرہ لاکھ گنا بڑا ہونے کے باوجود) روز اول سے اپنے وقت پر نکلتا ہے' وقت پر ڈوبتا ہے...... پانی پہلے دن سے نیچے کی طرف بہتا چلا آیا ہے...... آگ پہلے دن سے جلاتی آئی ہے آج تک جلانے کے فعل سے نہیں ہٹی۔ یہ اس لیے کہ سورج' پانی' دریا' آگ ہدایت پر ہیں اور کبھی اس ہدایت سے منحرف نہیں ہوئے۔ اسی قبیل سے مچھر پہلے دن سے کاٹ رہا ہے' لومڑی روز اول سے "مکر وفریب" سے اپنا پیٹ پال رہی ہے' کوا جدھر جاتا ہے اپنا رزق "چوری" کر لیتا ہے...... بلی چوہے کو بے ڈکار ہضم کر لیتی ہے "نہایت خوبصورت" کبوتر کو گردن سے پکڑ کر اس کے پرخچے اڑا دیتی ہے اور انسان اس کے اس فعل کو دیکھ کر تھرا اٹھتا ہے۔ لیکن شارع کائنات کی نگاہوں میں یہ سب ہدایت ہے' مچھر' لومڑی' کوا' بلی سب راہ راست پر ہیں۔ انہوں نے نہ صرف یہ کہ کوئی گناہ نہیں کیا بلکہ سب کے سب خدا کی دی ہوئی ہدایت پر ٹھیک چل رہے ہیں' سب صراط مستقیم پر ہیں۔ اسی لحاظ سے خدا مچھر کی مثال دیتے ہوئے "شرماتا نہیں" کیونکہ مچھر پہلے دن سے اپنے کاٹنے کے قول وقرار کو نہیں توڑتا اور نہ جس شے کو خدا نے جوڑنے کا حکم دیا ہے اس کو توڑتا ہے۔ (تذ۔۲:۱۴۲۔۱۴۳)

Marfat.com

الَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ ۪ وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ

اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِى الْاَرْضِ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۲۷﴾ كَيْفَ

تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَكُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْ ۚ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ اِلَيْهِ

تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۸﴾ هُوَ الَّذِىْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِى الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۚ ثُمَّ اسْتَوٰٓى اِلَى السَّمَآءِ

ع ۹ ۳ فَسَوّٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ ؕ وَهُوَ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۲۹﴾ وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ

اِنِّىْ جَاعِلٌ فِى الْاَرْضِ خَلِيْفَةً ؕ قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ فِيْهَا مَنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا وَيَسْفِكُ

الدِّمَآءَ ۚ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ ؕ قَالَ اِنِّىْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۰﴾

وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ فَقَالَ اَنْۢبِـُٔوْنِىْ بِاَسْمَآءِ

هٰٓؤُلَآءِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۳۱﴾

اور یہ وہ لوگ ہیں جو باندھے پیچھے جو اقرار خدا سے کیا تھا اس کو قائم نہیں رکھتے اور جس معاملہ کو جوڑنے کا حکم اللہ تعالیٰ نے دیا تھا اس کو توڑ دیتے ہیں (حالانکہ مچھر اپنے باندھے ہوئے عہد کو نہیں توڑتا) اور زمین پر فساد مچاتے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جو (بالآخر) گھاٹے میں رہیں گے۔ (کیونکہ صحیفہ فطرت کے قانون کا مطالعہ بہ غور نہیں کرتے) ﴿۲۷﴾ (تذ-۲:۱۴۴) (کافرو) تم خدا سے کیونکر منکر ہو سکتے ہو جس حال میں، کہ تم بے جان تھے کہ اس نے تم کو جان بخشی پھر وہی تم کو مارتا ہے پھر وہی تم کو زندہ کرنے گا پھر اسی کی طرف لوٹ کر جاؤ گے۔ ﴿۲۸﴾ (ف) وہ (وہ پاک ذات) ہے جس نے اس زمین میں جو کچھ ہے سب کا سب تمہارے لیے پیدا کیا ہے، پھر اس کے بعد وہ جم کر آسمان کی طرف متوجہ ہوا پھر ان کو سات آسمان بنا کر برابر کر دیئے اور وہ ہر شے کے متعلق بڑا علم رکھنے والا ہے۔ ﴿۲۹﴾ (حد:۴۴) اور اے پیغمبر! ساکنان زمین کو وہ وقت یاد دلاؤ جب تمہارے پروردگار نے "ملٰئکۃ" سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ اے فرشتو! میرا ارادہ ہے کہ اس زمین میں اپنا ایک قائم مقام بناؤں۔ فرشتوں نے عرض کیا کہ اے ہمارے پروردگار! کیا حضور کسی ایسی مخلوق کو اپنا نائب منتخب فرمائیں گے جو اس زمین میں فساد پھیلائے اور آپس میں خونریزیاں کرے، حالانکہ ہم ہیں کہ روز آفرینش سے تیری تعریف میں لگے ہیں اور تعمیل احکام کر کے تیرا ہی بول بولا کر رہے ہیں۔ پروردگار عالم نے جواب دیا کہ ہاں بے شک لیکن میں اپنی ان شہنشاہی مصلحتوں کا خوب علم رکھتا ہوں جن کی ماہیت تک تم نہیں پہنچ سکتے۔ ﴿۳۰﴾ (تذ-۱:۱۶۹) پھر خدا نے انسان کو (صاحب سمع و بصر اور صاحب ذہن بنا کر) بصیرت دی کہ صحیفہ فطرت کی تمام اشیاء (کی ماہیت سمجھے اور ان کو مناسب طور پر استعمال کرنے کا ڈھنگ) سیکھ لے۔ پھر فرشتوں کے سامنے وہ اشیاء پیش کیں اور کہا کہ مجھے سمجھاؤ کہ یہ کیا چیزیں ہیں اور کس مطلب کے لیے پیدا کی گئی ہیں اگر تم (خلافت کے عظیم الشان منصب کو اپنے لیے منسوب کرنے میں) سچے ہو۔ ﴿۳۱﴾ (تک-۲:۳۲)

Marfat.com

قَالُوا سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ۭ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ﴿۳۲﴾
قَالَ يٰٓاٰدَمُ اَنْۢبِئْهُمْ بِاَسْمَاۗىِٕهِمْ ۚ فَلَمَّآ اَنْۢبَاَهُمْ بِاَسْمَاۗىِٕهِمْ ۙ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ
اِنِّىْٓ اَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۙ وَاَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ﴿۳۳﴾
وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰۗىِٕكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ۭ اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ
وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۳۴﴾

فرشتوں نے کہا کہ اے خدا! تو بلند و بالا اور پاک ہے، ہمیں تو کوئی علم ہی نہیں، سوا اس علم کے جو تو نے ہمیں سکھلایا ہے۔ بے شک تو بڑا ہی صاحب علم اور صاحب حکمت ہے۔ ﴿۳۲﴾ (تک: ۲:۳۲) پھر خدا نے انسان کو کہا کہ اے انسان! ان اشیاء کی ماہیت فرشتوں کو سمجھاؤ پھر جب انسان نے اشیاء کی حقیقت سمجھانے کی کوشش کی (اور وہ فرشتے کچھ بھی نہ سمجھ سکے) تو خدا نے کہا کہ کیا میں نے تمہیں کہا نہ تھا کہ میں آسمانوں اور زمین کے مستقبل (غیب السموات والارض) کو خوب جانتا ہوں (کہ آگے چل کر اس زمین اور آسمان میں انسان کے خلیفہ ہو جانے کے بعد کیا کیا عظیم الشان واقعات تلاش صحیفہ فطرت کے بارے میں نمودار ہوں گے) اور میں خوب جانتا ہوں کہ تمہاری ظاہری اور باطنی فضیلتیں (انسان کے مقابلے میں) کیا کیا ہیں۔[۱] ﴿۳۳﴾ (تک-۲:۳۲-۳۳) ہم نے فرشتوں کو کہا کہ انسان کے آگے سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا لیکن شیطان اکڑا اور انکار کیا اور کافر ہوا۔ ﴿۳۴﴾ (حد:۱۱)

[۱] (۳۰ تا ۳۳) کائنات کی ماہیت کو سمجھنے کے لیے پہلی شے جو جاننے کے لائق ہے یہ ہے کہ انسان کا اس کائنات میں مقام کیا ہے۔ اس مسئلے کے سلسلے میں انسان ہزارہا سال تک صحیفہ فطرت کی مختلف اشیاء سے مرعوب ہو کر ان کے سامنے سجدے کرتا رہا انبیاء نے انسانی زندگی کے مختلف مراحل میں خدا کے وجود کا احساس دلایا مگر انسان کے سمع و بصر اور ذہن کے ابتدائی حالت میں ہونے کی وجہ سے یہ تخیل اکثر نقش بر آب رہا۔ حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ کی امتیں خدا کے وجود سے کافی طور پر آشنا رہیں اور مقدم الذکر نبی نے تورات میں انسان کو خدا کا مماثل بھی کہا مگر یہ امتیں بھی بہت جلد وہم و جہالت میں پھنس گئیں اور انسان کا اس کائنات میں صحیح مقام واضح نہ ہو سکا۔ قرآن حکیم نے تمثیلی طرز کلام میں انسان کا اس دنیا میں مقام سب سے پہلے (ان) بلیغ اور معنی خیز الفاظ میں واشگاف کیا۔
یہ (ان) قرآنی آیتوں کے لفظی ترجمے نہیں بلکہ صحیح مفہوم ہے حضرت آدم نے کوئی فساد نہ کیا تھا نہ خون گرایا تھا۔ اس لیے یہ کہانی نسل انسانی کی ہے اور تمثیلی ہے۔ حضرت آدم کی نہیں۔
مراد یہ ہے کہ فرشتوں کے پاس وہ اعضاء ہی نہ تھے جس سے وہ فطرت کو سمجھ سکتے' اس لیے وہ خدا کے قائم مقام کیا بنتے۔ ان کی تسلی کر دی کہ تم اس مرتبے کے لائق نہیں ہو۔ یہ کم بخت انسان ہی اس کا اہل ہے جو خون گراتا اور فساد مچاتا رہتا ہے۔ تم تسبیح و تقدیس میں ہی لگے رہو کیونکہ تمہارے پاس نافرمانی کرنے کی اہلیت ہی نہیں۔ یہی صاحب ارادہ' صاحب ذہن انسان اس کا اہل ہے کہ میری زمین میں جا کر میرا قائم مقام بنے۔ وہاں جا کر کچھ سمجھے گا' کچھ سوچے گا' تم بے چارے وہاں جا کر کیا کرو گے۔ غرض فرشتوں کی کوئی بڑی حیثیت انسان کے مقابلے میں نہیں۔ وہ معلوم ہوتا ہے 'خدا کی مقرر کردہ بے پناہ قوتیں' ہیں جن کے عظیم الشان ہونے میں کچھ شک نہیں لیکن آنکھ' کان اور ذہن جیسے عظیم الشان ہتھیار ان کے پاس نہیں! انسان کی فضیلت انہی اشیاء کے باعث ہے جو خلاق فطرت نے ان کو دی ہیں۔ (حد:۹-۱۱)

Marfat.com

وَقُلْنَا يٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا ۠
وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۳۵﴾ فَاَزَلَّهُمَا الشَّيْطٰنُ
عَنْهَا فَاَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيْهِ ۠ وَقُلْنَا اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ
وَلَكُمْ فِى الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ﴿۳۶﴾ فَتَلَقّٰٓى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ
فَتَابَ عَلَيْهِ ۭ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿۳۷﴾ قُلْنَا اهْبِطُوْا مِنْهَا جَمِيْعًا ۚ فَاِمَّا
يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّىْ هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَاىَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۳۸﴾

پھر انسان کو کہا تو اور تیری بیوی الجنۃ میں رہو اور جو مزیدار چیزیں ہیں کھاؤ لیکن اس درخت کے پاس نہ جانا ورنہ تم ظالم ہو جاؤ گے۔ ﴿۳۵﴾ (حد:۱۱) پھر شیطان نے ان دونوں کو اس ہدایت سے جو کی تھی ڈگمگایا اور جس عمدہ حالت میں وہ تھے اس سے ان کو محروم کر دیا۔ پھر ہم نے ان کو کہا نکل جاؤ تم میں سے ایک دوسرے کا دشمن ہے اور تمہارا آئندہ ٹھکانا عارضی طور پر زمین ہوگا اور ایک مقرر وقت تک (تمہارے لیے) سامان مہیا ہوگا۔ ﴿۳۶﴾ (تک:۲-۳۴) پھر انسان نے اپنے پروردگار سے کچھ معذرت کے کلمات سیکھ لیے تو خدا نے بھی اس کو معاف کر دیا کیونکہ وہ بڑا توبہ قبول کرنے والا اور انتہائی رحم کرنے والا ہے۔ ﴿۳۷﴾ (تک:۲:۳۴) ہم نے کہا ہاں سب کے سب اتر جاؤ لیکن اگر میری طرف سے کوئی ہدایت بنی نوع انسان کے لیے آئے تو جس قوم نے میری ہدایت کی پیروی کی اس کو اس زمین میں کوئی خوف نہ ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ ﴿۳۸﴾[1] (تک-۲-۳۴)

---

[1] (۳۴ تا ۳۸) خدا ویسے تو سوائے اپنے کسی کو "سجدے" کا حکم نہیں دیتا۔ یہاں کیوں دیا؟ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ وہ ذی روح انسان والا سجدہ نہیں تھا بلکہ مراد یہ تھی کہ یہ غیر جس فرشتے انسان کے تابع ہو کر رہیں گے۔ گویا وہ "خدا کی مقرر کردہ بے پناہ قوتیں" جن کا ذکر اوپر ہوا ایسی ہیں کہ انسان ان کو تابع اور فرمانبردار کر سکے۔ یہاں واضح کر دیا ہے کہ سب "فرشتے" سجدہ کر سکتے ہیں بلکہ انہوں نے سجدہ کیا! صرف ایک فرشتہ اکڑا یعنی شیطانی طاقت جو انسان کو ہر لحظ راہ راست سے بھٹکاتی رہتی ہے۔ اس طاقت نے کہا کہ میں ہرگز ہرگز اس انسان کے تابع بن کر نہ رہوں گا۔

پھر چونکہ انسان کو "الجنۃ" میں رکھنا مقصود الٰہی نہ تھا اس پر پابندی لگا دی کہ باقی سب کچھ کھاؤ پیو لیکن اس درخت کی طرف نہ آؤ۔ معلوم نہیں یہ درخت کیا تھا! بہر نوع ہمیں کریدنے کی کیا ضرورت ہے؟

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ شیطان صرف زمین پر رہتا ہے۔ اور ستاروں میں اس کا دخل نہیں اور یہ کمبخت صرف انسان کے پیچھے لگا ہے۔ ایک وقت تک یہ انسان اور شیطان زمین پر رہیں گے پھر نہ معلوم کیا صورت ہو۔ شاید انسان کسی اور جگہ اپنا ڈیرہ بسا لے یا شیطان کو زمین سے ہی باہر نکال دے۔ یہ وقت شاید انسان کی مکمل ہدایت اور ارتقا کا ہو۔ (حد-۱۲۱۱)

انسان کو اس سرزمین پر خدا کا قائم مقام مقرر کرنے کی یہ توجیہہ اس قدر سبق آموز اس قدر حرکت انگیز اور مہیج سعی و عمل ہے کہ انسانوں کی دنیا ہزاروں اور لاکھوں برس تک اس پر عمل پیرا رہے گی۔ (تک-۲:۳۴)

Marfat.com

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۳۹﴾
يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَوْفُوْا بِعَهْدِيْٓ
اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ ۚ وَاِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ ﴿۴۰﴾ وَاٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلْتُ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ
وَلَا تَكُوْنُوْٓا اَوَّلَ كَافِرٍۢ بِهٖ ۠ وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۫ وَّاِيَّايَ
فَاتَّقُوْنِ ﴿۴۱﴾ وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَاَنْتُمْ
تَعْلَمُوْنَ ﴿۴۲﴾ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ﴿۴۳﴾
اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَاَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ۭ اَفَلَا
تَعْقِلُوْنَ ﴿۴۴﴾ وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ۭ وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَي
الْخٰشِعِيْنَ ﴿۴۵﴾ الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَاَنَّهُمْ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ﴿۴۶﴾
يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَنِّيْ فَضَّلْتُكُمْ
عَلَي الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۷﴾

اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں پر عمل کرنے سے انکار کیا وہی (محکومیت اور افلاس) کے جہنم میں ہوں گے۔ (تک-۲:۳۴) وہ ہمیشہ اس میں رہیں گے۔ ﴿۳۹﴾ (ف) اے بنی اسرائیل! یاد کرو وہ نعمتیں جو میں نے تمہیں دے رکھی تھیں یاد کرو کہ وہ کیونکر چھن گئیں اور میری تو یہ شان ہے کہ اگر آج میرے عہد کو پورا کر دو گے تو آج ہی میں بھی اپنے عطائے سلطنت کے عہد کو پورا کر دوں گا وہ عہد یہی ہے کہ مجھ کو حاکم اعلیٰ مان کر مجھ ہی سے ڈرتے رہو۔ ﴿۴۰﴾ (تذ-۱:۲۱۶) ایمان لاؤ اس قرآن پر جو تمہاری کتاب کی تصدیق کرتا ہے خدا کی آیتوں کو قلیل دنیاوی فائدے کے عوض میں نہ بیچو۔ (تک-۲:۳۵) اور مجھ سے خوف رکھو۔ ﴿۴۱﴾ (ف) سچائی کے اوپر جھوٹ کا پردہ نہ ڈالو اور علم ہو کر حق بات کو نہ چھپاؤ۔ ﴿۴۲﴾ (تک-۲:۳۵) الصلوٰۃ کو قائم کرو اور اپنی فراہم کردہ دولت پر زکوٰۃ دو اور سب جھک جانے والوں کے ساتھ جھک جاؤ۔ ﴿۴۳﴾ (تک-۲:۳۵) لوگوں کو نیک بننے کا حکم اسی وقت سجتا ہے کہ تم خود نیک بنو۔ (تک-۲:۳۵) حالانکہ تم کتاب خدا بھی پڑھتے ہو کیا تم سمجھتے نہیں ہو؟ ﴿۴۴﴾ (ف) اور (رنج و تکلیف میں) صبر اور نماز سے مدد لیا کرو۔ بے شک نماز گراں ہے مگر ان لوگوں پر (گراں نہیں) جو عجز کرنے والے ہیں۔ ﴿۴۵﴾ (ف) جو یقین کیے ہوئے ہیں کہ وہ اپنے پروردگار سے ملنے والے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ ﴿۴۶﴾ (ف) اے بنی اسرائیل! میرے احسان یاد کرو جب کہ میں نے تم کو تمام دنیا پر فضیلت دی تھی۔ ﴿۴۷﴾ (تک-۲:۳۵)

Marfat.com

وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْـًٔا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ
وَّلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ۝۴۸ وَاِذْ نَجَّيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ
فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ يُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ
نِسَآءَكُمْ ۭ وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَاۗءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ۝۴۹ وَاِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ الْبَحْرَ
فَاَنْجَيْنٰكُمْ وَاَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ۝۵۰ وَاِذْ وٰعَدْنَا مُوْسٰٓى
اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ۝۵۱ ثُمَّ
عَفَوْنَا عَنْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝۵۲ وَاِذْ اٰتَيْنَا
مُوْسَى الْكِتٰبَ وَالْفُرْقَانَ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝۵۳ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى
لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ فَتُوْبُوْٓا اِلٰى
بَارِىِٕكُمْ فَاقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ عِنْدَ بَارِىِٕكُمْ ۭ فَتَابَ
عَلَيْكُمْ ۭ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝۵۴

سزا کے دن سے ڈرو۔ (تک۲:۳۵) اور اس دن سے ڈرو جب کوئی کسی کے کچھ کام نہ آئے اور نہ کسی کی سفارش منظور کی جائے اور نہ کسی سے کسی طرح کا بدلہ قبول کیا جائے اور نہ لوگ (کسی اور طرح) مدد حاصل کر سکیں۔ ۴۸ (ف) ہم نے تم کو فرعون جیسے ظالم بادشاہ سے نجات دی تھی۔ وہ تمہارے بیٹوں کو ذبح کیا کرتا تھا اور بیٹیوں کو زندہ رکھتا تھا (تاکہ تم سب بزدل اور نامرد بن جاؤ) (تک۲:۳۵) اور اس میں تمہارے پروردگار کی طرف سے بڑی سخت آزمائش تھی۔ ۴۹ (ف) یاد کرو کہ ہم نے سمندر کے اتار کے وقت تم کو پار کر کے فرعون سے نجات دی اور چڑھاؤ کے وقت فرعون کی فوج کو تمہاری آنکھوں کے سامنے غرق کر دیا۔ ۵۰ (تک۲:۳۵) یاد کرو کہ چالیس راتوں کے اندر اندر جب کہ موسیٰ کوہ طور کی طرف گئے تھے تم نے بچھڑے کی پرستش شروع کر دی (تک۲:۳۵) اور تم ظلم کر رہے تھے۔ ۵۱ (ف) پھر جب تم نے توبہ کی تو ہم نے معاف کر دیا: (تک:۲:۳۵) تاکہ تم شکر کرو۔ ۵۲ (ف) اور جب ہم نے موسیٰ کو کتاب اور معجزے عنایت کیے تاکہ تم ہدایت حاصل کرو ۵۳ (ف) اور جب موسیٰ نے اپنی قوم کے لوگوں سے کہا کہ بھائیو! تم نے بچھڑے کو (معبود) ٹھہرانے میں بڑا ظلم کیا ہے تو اپنے پیدا کرنے والے کے آگے توبہ کرو اور اپنے تئیں ہلاک کر ڈالو۔ تمہارے خالق کے نزدیک تمہارے حق میں یہی بہتر ہے۔ پھر اس نے تمہارا قصور معاف کر دیا۔ وہ بے شک معاف کرنے والا (اور) صاحب رحم ہے۔ ۵۴ (ف)

Marfat.com

وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى نَرَى اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْكُمُ
الصّٰعِقَةُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ﴿۵۵﴾ ثُمَّ بَعَثْنٰكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ
تَشْكُرُوْنَ ﴿۵۶﴾ وَظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ۭ كُلُوْا مِنْ
طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ۭ وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَاِذْ
قُلْنَا ادْخُلُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ فَكُلُوْا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا وَّادْخُلُوا
الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُوْلُوْا حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطٰيٰكُمْ ۭ وَسَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۵۸﴾

یاد کرو کہ جب تمہارے منتخب کردہ آدمیوں نے اپنے پیغمبر موسیٰ پر بدگمانی کر کے کہا کہ ہم تم کو اپنا رہبر تسلیم نہ کریں گے جب تک کہ ہم اس خدا کو جس کے متعلق تمہارا دعویٰ ہے کہ اس نے تمہیں رسول بنا کر بھیجا ہے ان آنکھوں سے نہ دیکھ لیں تو ہم نے تمہاری آنکھوں کے سامنے ان پر بجلی گرائی۔ ﴿۵۵﴾ (تک-۲:۳۵) پھر اس بے حسی کے بعد ہم نے پھر تمہاری قوم میں زندگی کے آثار پیدا کر دیئے (تاکہ تم کو ہمارے احکام کی قدر ہو) (تک-۲:۳۵) شاید کہ تم شکر کرو۔ ﴿۵۶﴾ (ف) اور ہم نے تمہیں ایسے قطعات زمین پر آباد کیا جہاں ابر تم پر سایہ کیے رہتا تھا اور تم کو شرینی درخت ماج اور عمدہ اقسام کے بٹیر کھانے کو دیئے اور اجازت دی کہ جو کچھ عمدہ رزق ہم نے تم کو دیا ہے شوق سے کھاؤ لیکن تم نے ان نعمتوں کی بے قدری کی تو ان لوگوں نے ہم پر کچھ ظلم نہیں کیا۔ وہ تو اپنی جانوں پر ظلم کرتے رہے۔ ﴿۵۷﴾[1] (تذ-۱:۷۹) پھر ہم نے تم کو دوسرے شہر لا بسایا وہاں بھی تم ہماری نعمتوں کی بے قدری کر کے عذاب خدا کے مستوجب بنے۔ (تک-۲:۳۵) اور جب ہم نے (ان سے) کہا اس گاؤں میں داخل ہو جاؤ اور اس میں جہاں سے چاہو خوب کھاؤ (پیو) اور (دیکھنا) دروازے میں داخل ہونا تو سجدہ کرنا اور حِطَّةٌ کہنا۔ ہم تمہارے گناہ معاف کر دینگے۔ اور نیکی کرنے والوں کو اور زیادہ دینگے۔ ﴿۵۸﴾ (ف)

[1] یہ لغو تشریح ہے جو جہلا نے بنالی ہے کہ بنی اسرائیل جہاں جاتے بادل کا چتر ان کے سر پر سایہ کئے رہتا تھا۔ تاریخ سے ثابت ہے کہ جزیرہ نما سینا کے جن شمال مشرقی حصص میں بنی اسرائیل فتح کنعان سے پیشتر رہے وہ پہاڑی علاقہ تھا' عین قادیش' کا تمام گردنواح جہاں چھ لاکھ بنی اسرائیل کے خروج کے بعد موسیٰ علیہ السلام چالیس برس تک ڈیرہ ڈالے رہے' ایک نہایت خوشگوار ملک تھا' آب و ہوا میدانی علاقوں سے نسبتاً اب بھی خنک ہے۔ موسمی نہریں' چشمے اور دریا جا بجا نظر آتے ہیں درخت حاج جس کی شرینی کو قرآن اور تورات نے من سے تعبیر کیا ہے بکثرت ملتا ہے پرندوں کی بھی بہتات ہے۔ مصر اور سینا کے تپتے ہوئے بیابانوں سے نکل کر بنی اسرائیل کا ان علاقوں میں آباد ہونا ان کے لیے نعمت غیر مترقبہ تھا۔ قرآن نے اسی حقیقت کو ﴿ظللنا علیکم الغمامه﴾ کے خوبصورت الفاظ میں ادا کیا ہے۔ اور اگر قرآن فصیح و بلیغ ہے تو درحقیقت انہی معنوں میں کہ اس کا تمام اسلوب بیان نہایت مختصر اور موثر ہے اور اس سے بہتر انداز وہم و گمان میں نہیں آ سکتا۔ (تذ-۱:۷۹)

Marfat.com

فَبَدَّلَ الَّذِينَ ظَلَمُوا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِي قِيلَ لَهُمْ فَأَنزَلْنَا عَلَى الَّذِينَ
ع ۱۳ ظَلَمُوا رِجْزًا مِّنَ السَّمَاءِ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ ﴿٥٩﴾ وَإِذِ اسْتَسْقَىٰ مُوسَىٰ
لِقَوْمِهِ فَقُلْنَا اضْرِب بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ۖ فَانفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ
عَيْنًا ۖ قَدْ عَلِمَ كُلُّ أُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ۖ كُلُوا وَاشْرَبُوا مِن رِّزْقِ اللَّهِ وَلَا تَعْثَوْا
فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ ﴿٦٠﴾ وَإِذْ قُلْتُمْ يَا مُوسَىٰ لَن نَّصْبِرَ عَلَىٰ طَعَامٍ وَاحِدٍ
فَادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُخْرِجْ لَنَا مِمَّا تُنبِتُ الْأَرْضُ مِن بَقْلِهَا وَقِثَّائِهَا وَفُومِهَا
وَعَدَسِهَا وَبَصَلِهَا ۖ قَالَ أَتَسْتَبْدِلُونَ الَّذِي هُوَ أَدْنَىٰ بِالَّذِي هُوَ خَيْرٌ ۚ اهْبِطُوا
مِصْرًا فَإِنَّ لَكُم مَّا سَأَلْتُمْ ۗ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ وَبَاءُوا
بِغَضَبٍ مِّنَ اللَّهِ ۗ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَانُوا يَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَيَقْتُلُونَ النَّبِيِّينَ
ع ۷ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۗ ذَٰلِكَ بِمَا عَصَوا وَّكَانُوا يَعْتَدُونَ ﴿٦١﴾

تو جو ظالم تھے انہوں نے اس لفظ کو جس کا ان کو حکم دیا تھا بدل کر اس کی جگہ اور لفظ کہنا شروع کیا بس ہم نے (ان) ظالموں پر آسمان سے عذاب نازل کیا کیونکہ نافرمانیاں کیے جاتے تھے۔ ﴿۵۹﴾ (ف) اور جب موسیٰ نے اپنی قوم کے لیے (خدا سے) پانی مانگا تو ہم نے کہا کہ اپنی لاٹھی پتھر پر مارو۔ (انہوں نے) لاٹھی ماری تو پھر اس میں سے بارہ چشمے پھوٹ نکلے اور تمام لوگوں نے اپنا اپنا گھاٹ معلوم کر (پانی پی) لیا (ہم نے حکم دیا کہ) خدا کی (عطا فرمائی ہوئی) روزی کھاؤ اور پیو۔ مگر زمین میں فساد نہ کرتے پھرنا۔ ﴿۶۰﴾ (ف) اور اے بنی اسرائیل! کیا تمہیں وہ وقت یاد ہے کہ جب تم نے موسیٰ سے کہا تھا کہ اے موسیٰ! اب تو ہم ایک ہی قسم کے اچھے کھانوں' اور اس سرزمین کے شکار وغیرہ سے تنگ آگئے ہیں تو آپ ہمارے لیے اپنے پروردگار سے دعا کریں کہ شیرینی درخت حاج اور بیٹر (من وسلویٰ) کی بجائے ہمارے لیے زمین سے جو چیزیں اگتی ہیں یعنی ترکاری اور ککڑی' گیہوں اور مسور اور پیاز پیدا کرے' موسیٰ نے کہا کہ کیا تم فضیلت اور حریت کے اس مقام رفیع کو چھوڑ کر محکومیت اور افلاس کی ادنیٰ معاشرت کو پسند کرتے ہو؟ اچھا تو یہاں سے کسی متمدن شہر کو چل پڑو جہاں کی حاکم قوم تم کو فلاحت اور زراعت میں لگا دے گی اور تم کو یہی کچھ مل رہے گا جو مانگتے ہو۔ پھر ان پر ذلت اور محتاجی لیس دی گئی اور وہ خدائے قاہر کے غضب میں آگئے! یہ سب اس لیے کہ انہوں نے خدا کے مستور رکھنے والے احکام سے غفلت برتنی شروع کر دی تھی اور رسل کو ناحق قتل کیا تھا اور نیز اس لیے کہ اپنے امیر جماعت کی نافرمانی کی تھی اور کاہلی' کام چوری اور ناقدر شناسی میں حد سے تجاوز کیا تھا۔ ﴿۶۱﴾ (تذ-۱:۶۸)

Marfat.com

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالنَّصٰرٰى وَالصّٰبِـِٕيْنَ مَنْ اٰمَنَ
بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْۚ وَلَا
خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝۶۲ وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ
الطُّوْرَؕ خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاذْكُرُوْا مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝۶۳
ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَۚ فَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَكُنْتُمْ
مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝۶۴ وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِيْنَ اعْتَدَوْا مِنْكُمْ فِى السَّبْتِ
فَقُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِـِٕيْنَۚ ۝۶۵ فَجَعَلْنٰهَا نَكَالًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهَا
وَمَا خَلْفَهَا وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝۶۶ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖٓ اِنَّ اللّٰهَ
يَاْمُرُكُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةًؕ قَالُوْٓا اَتَتَّخِذُنَا هُزُوًاؕ قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ
اَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ۝۶۷

جولوگ (محمدؐ کے پیروؤں میں سے) ایمان لے آئے اور جو یہودی اور نصاریٰ اور صائبین ہیں ان میں سے جو بھی (عملی طور) پر اللہ پر ایمان لے آیا اور روز آخرت کو اس نے برحق یقین کیا اور (ساتھ ہی) مناسب عمل کرتا رہا تو خدا کے پاس ان کی (پوری) مزدوری موجود ہے اور ان کو کوئی خوف اور غم نہ ہوگا۔ ۶۲[1] (حد:۱۵۵) (وہ وقت یاد کرو) جب کہ ہم نے تمہارا معاہدہ لیا اور (وہ معاہدہ کیا تھا دراصل) تمہارے سامنے طور (جیسے عظیم الشان پہاڑ کی مشکلات کو) کھڑا کر دیا تھا۔ (پھر ہم نے کہا کہ) جو کچھ ہم نے تم کو دیا ہے قوت سے پکڑ کر (اور اس پر جم کر عمل کرو) اور جو کچھ اس میں ہے اس سے عبرت حاصل کرو شاید کہ تم متقی بن جاؤ۔ ۶۳ (ار:۲۲۳) تم الٹے پاؤں پھر گئے۔ (تک-۲:۳۶) اور اگر خدا کا فضل اور اس کی مہربانی نہ ہوتی تو خسارے میں پڑ گئے ہوتے۔ ۶۴ (ف) اور تم ان لوگوں کو خوب جانتے ہو جو تم میں سے ہفتے کے دن (مچھلی کا شکار کرنے) میں حد سے تجاوز کر گئے تھے۔ (ف) اور بالآخر اتنے ذلیل کر دیئے گئے کہ حاکم قوم کی نقالی اور غلامی کرتے کرتے تمہاری صورتیں ذلیل بندروں جیسی ہوگئیں۔ ۶۵ (تک-۲:۳۶) پھر ہم نے اس دردناک واقع کو ان لوگوں کے لیے جو اس کے سامنے تھے (یعنی اس وقت موجود تھے) اور جو اس کے بعد آئے ایک مستقل عبرت بنا دیا اور خدا سے ڈرنے والوں کے لیے ایک پائندہ نصیحت ہوا۔ ۶۶ (تذ:۲:۲۳) وہ وقت یاد کرو کہ موسیٰ نے تم کو کہا تھا کہ تم قوم کو ایک نقطہ پر جمع کرنے کے لیے گائے کی قربانی کرو تو تم نے کہا تھا کہ کیا تو ہم سے مخول کرتا ہے (گائے کی قربانی=

[1] یہاں مسلمان اور غیر مسلمان کی خصوصیت بالکل اڑا دی۔ اس میں ہر مذہب کی تخصیص کر کے صاف کہہ دیا ہے کہ جس شخص نے بھی عمل صالح کیا اس کو پوری اجرت ملے گی اور وہ قوم ساری کی ساری بے خوف وخطر ہوگئی! (حد:۱۵۵)

Marfat.com

قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّن لَّنَا مَا هِيَ ۚ قَالَ إِنَّهُ يَقُولُ إِنَّهَا بَقَرَةٌ
لَّا فَارِضٌ وَلَا بِكْرٌ عَوَانٌ بَيْنَ ذَٰلِكَ ۖ فَافْعَلُوا مَا تُؤْمَرُونَ ﴿٦٨﴾
قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّن لَّنَا مَا لَوْنُهَا ۚ قَالَ إِنَّهُ يَقُولُ إِنَّهَا
بَقَرَةٌ صَفْرَاءُ فَاقِعٌ لَّوْنُهَا تَسُرُّ النَّاظِرِينَ ﴿٦٩﴾ قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ
يُبَيِّن لَّنَا مَا هِيَ إِنَّ الْبَقَرَ تَشَابَهَ عَلَيْنَا وَإِنَّا إِن شَاءَ اللَّهُ لَمُهْتَدُونَ ﴿٧٠﴾
قَالَ إِنَّهُ يَقُولُ إِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا ذَلُولٌ تُثِيرُ الْأَرْضَ وَلَا تَسْقِي
الْحَرْثَ مُسَلَّمَةٌ لَّا شِيَةَ فِيهَا ۚ قَالُوا الْآنَ جِئْتَ بِالْحَقِّ ۚ
فَذَبَحُوهَا وَمَا كَادُوا يَفْعَلُونَ ﴿٧١﴾ وَإِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادَّارَأْتُمْ فِيهَا ۖ
وَاللَّهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنتُمْ تَكْتُمُونَ ﴿٧٢﴾

=کرنے سے قوم کس طرح مضبوط ہو جائے گی) (تک ۲-۳۶) موسیٰ نے کہا کہ میں خدا کی پناہ مانگتا ہوں کہ ناداں بنوں ﴿۶۷﴾ (ف) انہوں نے کہا اپنے پروردگار سے التجاء کیجیے کہ وہ ہمیں بتائے کہ وہ بیل کس طرح کا ہو موسیٰ نے کہا پروردگار فرماتا ہے کہ وہ بیل نہ تو بوڑھا ہو اور نہ بچھڑا بلکہ ان کے درمیان (یعنی جوان) ہو۔ سو جیسا تم کو حکم دیا گیا ہے ویسا کرو ﴿۶۸﴾ (ف) انہوں نے کہا اپنے پروردگار سے درخواست کیجیے کہ ہم کو یہ بھی بتا دے کہ اس کا رنگ کیسا ہو؟ موسیٰ نے کہا کہ پروردگار فرماتا ہے کہ اس کا رنگ بھورا (زرد) ہو کہ دیکھنے والوں (کے دل) کو خوش کر دیتا ہو۔ ﴿۶۹﴾ (ف) انہوں نے کہا (اب کے) پروردگار سے پھر درخواست کیجیے کہ ہم کو بتا دے کہ وہ اور کس کس طرح کا ہو کیونکہ بہت سے بیل ہمیں ایک دوسرے کے مشابہ معلوم ہوتے ہیں (پھر) خدا نے چاہا تو ہمیں ٹھیک ٹھیک بات معلوم ہو جائے گی۔ ﴿۷۰﴾ (ف) موسیٰ نے کہا کہ خدا فرماتا ہے کہ وہ بیل کام میں لگا ہوا نہ ہو۔ نہ تو زمین جوتتا ہو اور نہ کھیتی کو پانی دیتا ہو۔ اس میں کسی طرح کا داغ نہ ہو کہنے لگے اب تم نے سب باتیں درست بتا دیں۔ غرض (بڑی مشکل سے) انہوں نے اس بیل کو ذبح کیا اور وہ ایسا کرنے والے تھے ہی نہیں۔ ﴿۷۱﴾ (ف) پھر وہ وقت یاد کرو کہ تم نے اپنے آدمیوں میں سے ایک کو قتل کیا۔ پھر لگے جھگڑنے آپس میں اور چونکہ تم ہمیشہ زمین پر فساد مچاتے رہے تم میں اس قتل پر سخت گروہ بندی ہو گئی۔ ایک فریق دوسرے فریق سے لڑائی کر کے کٹ مرنے پر تیار تھا ادھر خدا بھی تمہاری پوشیدہ اہلیتوں کو کسی نہ کسی طرح ظاہر کرنا چاہتا تھا۔ ﴿۷۲﴾ (تک ۲-:۳۶)

Marfat.com

فَقُلْنَا اضْرِبُوهُ بِبَعْضِهَا ۚ كَذَٰلِكَ يُحْيِي اللَّهُ الْمَوْتَىٰ وَيُرِيكُمْ آيَاتِهِ
لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ﴿٧٣﴾ ثُمَّ قَسَتْ قُلُوبُكُم مِّن بَعْدِ ذَٰلِكَ فَهِيَ
كَالْحِجَارَةِ أَوْ أَشَدُّ قَسْوَةً ۚ وَإِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْأَنْهَارُ ۚ
وَإِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَاءُ ۚ وَإِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ
اللَّهِ ۗ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ﴿٧٤﴾ أَفَتَطْمَعُونَ أَن يُؤْمِنُوا لَكُمْ
وَقَدْ كَانَ فَرِيقٌ مِّنْهُمْ يَسْمَعُونَ كَلَامَ اللَّهِ ثُمَّ يُحَرِّفُونَهُ مِن بَعْدِ
مَا عَقَلُوهُ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ﴿٧٥﴾ وَإِذَا لَقُوا الَّذِينَ آمَنُوا قَالُوا آمَنَّا وَإِذَا
خَلَا بَعْضُهُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ قَالُوا أَتُحَدِّثُونَهُم بِمَا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ لِيُحَاجُّوكُم
بِهِ عِندَ رَبِّكُمْ ۚ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿٧٦﴾

تو ہم نے کہا کہ اس بیل کا کوئی سا ٹکڑا مقتول کو مارو۔ اس طرح خدا مردوں کو زندہ کرتا ہے اور تم کو اپنی قدرت کی نشانیاں دکھاتا ہے تاکہ تم سمجھو۔ ﴿۷۳﴾ (ف) تو ہم نے تجویز کہ اس گروہ کو دوسرے گروہ سے لڑا دو (تاکہ ان میں جہاد بالسیف کی خاصیتیں نمودار ہو جائیں۔ پھر اس باہمی اور گھریلو جنگ سے جو مدت تک قائم رہی تم مردوں میں زندگی کے آثار پیدا ہو گئے۔ دیکھو خدا اس طرح مردوں کو زندہ کر دیتا ہے تاکہ تم عقل مند ہو جاؤ۔ (تک-۲:۳۶) پھر اے بنی اسرائیل! کچھ مدت کے بعد تمہارے دل پھر سخت ہو گئے اور تم ایسے بے حس ہو گئے کہ تمہارے دل پتھر کی طرح سخت تھے بلکہ پتھر سے بھی زیادہ سخت ہو گئے حالانکہ پتھروں میں سے بعض پتھر ایسے بھی ہوتے ہیں کہ ان میں سے دریا پھوٹ کر بہتے ہیں اور بعض پتھر ایسے ہوتے ہیں کہ پھٹ جاتے ہیں اور ان سے پانی نکل پڑتا ہے اور بعض ایسے ہیں جو خدا کے خوف سے لڑھک کر گر پڑتے ہیں (لیکن تمہاری بے حسی ان پتھروں سے بھی زیادہ تھی) اور خدا جو کچھ تم کر رہے تھے اس سے غافل نہ تھا ﴿۷۴﴾ (تک-۲:۳۶-۳۷) اے مسلمانوں کیا تم امید رکھتے ہو کہ یہ یہود دائرہ اسلام میں داخل ہوں گے حالانکہ انہی کا ایک گروہ رسول سے قرآن سن کر اور خوب سمجھ کر کہ قرآن نے کیا کہا (اوروں کے پاس جا کر) کچھ کا کچھ اڑا دیتا ہے (تاکہ لوگ قرآن سے بدظن ہو جائیں) ﴿۷۵﴾ (تک-۲:۳۷) اور جب مسلمانوں کو ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم بھی ایمان لے آئے لیکن جب آپس میں ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ کیا تم مسلمانوں کو وہ باتیں بھی بتا دیتے ہو جو خدا نے صرف یہودیوں کی بتائی تھیں تاکہ مسلمان وہ معلومات حاصل کر کے تم سے (اپنے نبی کے بارے میں) بحث کریں۔ کیا تم نہیں سمجھتے (کہ ان مباحث سے دین یہود کو کیا نقصان پہنچتا ہے) ﴿۷۶﴾ (تک-۲-۳۷)

Marfat.com

أَوَلَا يَعْلَمُونَ أَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ ﴿٧٧﴾ وَمِنْهُمْ
أُمِّيُّونَ لَا يَعْلَمُونَ الْكِتٰبَ إِلَّآ أَمَانِيَّ وَإِنْ هُمْ إِلَّا يَظُنُّونَ ﴿٧٨﴾ النصف
فَوَيْلٌ لِّلَّذِينَ يَكْتُبُونَ الْكِتٰبَ بِأَيْدِيهِمْ ثُمَّ يَقُولُونَ هٰذَا مِنْ عِنْدِ
اللّٰهِ لِيَشْتَرُوا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيلًا فَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا كَتَبَتْ أَيْدِيهِمْ وَوَيْلٌ لَّهُمْ
مِّمَّا يَكْسِبُونَ ﴿٧٩﴾ وَقَالُوا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ إِلَّآ أَيَّامًا مَّعْدُودَةً قُلْ
أَتَّخَذْتُمْ عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدًا فَلَنْ يُخْلِفَ اللّٰهُ عَهْدَهٗٓ أَمْ تَقُولُونَ عَلَى اللّٰهِ
مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿٨٠﴾ بَلٰى مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً وَّأَحَاطَتْ بِهٖ خَطِيْٓـَٔتُهٗ فَأُولٰٓئِكَ
أَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خٰلِدُونَ ﴿٨١﴾ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ع ٩/١١
أُولٰٓئِكَ أَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمْ فِيهَا خٰلِدُونَ ﴿٨٢﴾

کیا خدا ان کی ظاہری بناوٹ کی باتوں اور اندرونی بغض وحسد سے باخبر نہیں۔ ﴿٧٧﴾ (تک-٢:٧٧) اور انہی یہود میں سے بعض تو اس قدر جاہل مطلق ہیں کہ وہ اپنی کتاب کو صرف علی الحساب جانتے ہیں اور جو کچھ کہتے ہیں اٹکل پچو بات کہتے ہیں۔ ﴿٧٨﴾ (تک ٢:٧٨) تو حیف ہے ان پر کہ وہ ہاتھ سے (خدا کی بھیجی ہوئی) الکتٰب (یعنی قرآن) کو جھوٹ موٹ لکھ کر (بدنام کرتے ہیں اور) کہتے ہیں کہ محمدؐ کے خدا نے یہ (لغو) پیغام دیا ہے تاکہ اس جھوٹ بولنے سے وہ دنیاوی شہرت کا قلیل فائدہ حاصل کرلیں۔۔ تو حیف ہے ان پر اس وجہ سے جو ان کے ہاتھ لکھتے ہیں اور حیف ہے اس کمائی پر جو وہ کرتے ہیں۔ ﴿٧٩﴾ (تک-٢:٧٩) اور یہ یہود خدا کے لاڈلے بن کر کہتے ہیں کہ ہم کو تو جہنم کی آگ چھو تک نہیں سکتی الا (یہ کہ اگر ہم میں سے کوئی انتہائی طور پر بدکار ہوا تو) صرف چند دن تک (عذاب میں رہے گا) اے محمدؐ! ان کو کہہ دو کہ ہاں ہاں کیا تم نے خدا سے معافی کا ٹھیکہ لیا ہوا ہے کہ خدا اس اقرارنامے کی شرائط سے ادھر ادھر نہ ہو سکے یا محض بے سروپا باتیں کر رہے ہو۔ ﴿٨٠﴾ (تک-٢:٨٠) سن لو کہ حقیقت یہ ہے کہ (بلا لحاظ احدے) دائمی جہنم اس کے لیے ہے جس نے کوئی برائی کی اور وہ برائی اس کے کرنے والے پر حاوی ہوگئی۔ ﴿٨١﴾ (تک-٢:٨١) اور جو لوگ ایمان لائیں اور نیک کام کریں وہ جنت کے مالک ہوں گے (اور) ہمشہ اس میں (عیش کرتے) رہیں گے۔ ﴿٨٢﴾ (ف)

وَاِذۡ اَخَذۡنَا مِيۡثَاقَ بَنِىۡٓ اِسۡرَآءِيۡلَ لَا تَعۡبُدُوۡنَ اِلَّا اللّٰهَ قف
وَبِالۡوَالِدَيۡنِ اِحۡسَانًا وَّذِى الۡقُرۡبٰى وَالۡيَتٰمٰى وَالۡمَسٰكِيۡنِ وَقُوۡلُوۡا لِلنَّاسِ
حُسۡنًا وَّاَقِيۡمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ؕ ثُمَّ تَوَلَّيۡتُمۡ اِلَّا قَلِيۡلًا
مِّنۡكُمۡ وَاَنۡتُمۡ مُّعۡرِضُوۡنَ ﴿۸۳﴾ وَاِذۡ اَخَذۡنَا مِيۡثَاقَكُمۡ لَا تَسۡفِكُوۡنَ دِمَآءَكُمۡ
وَلَا تُخۡرِجُوۡنَ اَنۡفُسَكُمۡ مِّنۡ دِيَارِكُمۡ ثُمَّ اَقۡرَرۡتُمۡ وَاَنۡتُمۡ تَشۡهَدُوۡنَ ﴿۸۴﴾
ثُمَّ اَنۡتُمۡ هٰٓؤُلَآءِ تَقۡتُلُوۡنَ اَنۡفُسَكُمۡ وَتُخۡرِجُوۡنَ فَرِيۡقًا مِّنۡكُمۡ مِّنۡ
دِيَارِهِمۡ تَظٰهَرُوۡنَ عَلَيۡهِمۡ بِالۡاِثۡمِ وَالۡعُدۡوَانِ ؕ وَاِنۡ يَّاۡتُوۡكُمۡ اُسٰرٰى
تُفٰدُوۡهُمۡ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيۡكُمۡ اِخۡرَاجُهُمۡ ؕ اَفَتُؤۡمِنُوۡنَ بِبَعۡضِ الۡكِتٰبِ
وَتَكۡفُرُوۡنَ بِبَعۡضٍ ۚ فَمَا جَزَآءُ مَنۡ يَّفۡعَلُ ذٰلِكَ مِنۡكُمۡ اِلَّا خِزۡىٌ
فِى الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا ۚ وَيَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ يُرَدُّوۡنَ اِلٰٓى اَشَدِّ الۡعَذَابِ ؕ
وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۸۵﴾

اے بنی اسرائیل! وہ وقت یاد کرو جب کہ ہم نے تم سے (باضابطہ) اقرار لیا تھا کہ خدا کے سوا کسی کے ملازم نہ بننا' اپنے ماں باپ اور عزیزوں' یتیموں اور مسکینوں سے نیک سلوک کرنا بلکہ عوام الناس سے بھی حسن سلوک کرنا' نیز یہ کہ الصلوٰۃ پر قائم رہو اور الزکوٰۃ کو ادا کرتے رہو تو ماسوا چند کے سب کے سب اس اقرار سے پھر گئے اور احکام خدا سے منہ موڑ لیا۔ ﴿۸۳﴾ (تک۔۲: ۳۸) اور اے بنی اسرائیل! وہ وقت بھی یاد کرو جب کہ ہم نے تم سے اقرار لیا تھا کہ دیکھنا! اپنے میں سے کسی کا خون نہ گرانا' نہ اپنوں کو ان کے گھروں سے جلاوطن کرنا تو اس وقت تم نے گواہ بن کر ان باتوں کا اقرار کر لیا تھا۔ ﴿۸۴﴾ (تک۔۲: ۳۸) پھر تمہیں تو تھے جو (آپس میں خانہ جنگی کر کے) ایک دوسرے کو قتل کرتے رہے اور اپنوں ہی کے ایک گروہ کو جلاوطن کرتے رہے' ظلم اور تجاوز سے اپنوں پر چڑھائی کرتے رہے اور پھر (غضب یہ کہ) اگر وہی اپنے تمہارے قیدی بن آئیں تو ان کے چھڑانے کا تاوان بھی دیتے رہے جو تم پر حرام ہے اس طرح جس طرح کہ جلاوطن کرنا حرام ہے تو بتاؤ کہ تم (خدا کی بھیجی ہوئی) الکتٰب کے بعض حصوں پر ایمان لاتے ہو اور بعض کو رد کر دیتے ہو۔ جو قوم ایسا کرے گی اس کی اس دنیا کے اندر رسوائی ہے اور یوم قیامت کو تو سخت ترین عذاب ہو گا۔ (تک-۲: ۳۸) اور جو کام تم کرتے ہو خدا ان سے غافل نہیں۔ ﴿۸۵﴾ (ف)

Marfat.com

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الْحَيَاةَ الدُّنْيَا بِالْآخِرَةِ ۖ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ
الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْصَرُونَ ﴿٨٦﴾ وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ وَقَفَّيْنَا ع
مِنْ بَعْدِهِ بِالرُّسُلِ ۖ وَآتَيْنَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنَاتِ وَأَيَّدْنَاهُ
بِرُوحِ الْقُدُسِ ۗ أَفَكُلَّمَا جَاءَكُمْ رَسُولٌ بِمَا لَا تَهْوَىٰ أَنْفُسُكُمُ اسْتَكْبَرْتُمْ
فَفَرِيقًا كَذَّبْتُمْ وَفَرِيقًا تَقْتُلُونَ ﴿٨٧﴾ وَقَالُوا قُلُوبُنَا غُلْفٌ ۚ بَلْ
لَعَنَهُمُ اللَّهُ بِكُفْرِهِمْ فَقَلِيلًا مَا يُؤْمِنُونَ ﴿٨٨﴾ وَلَمَّا جَاءَهُمْ كِتَابٌ
مِنْ عِنْدِ اللَّهِ مُصَدِّقٌ لِمَا مَعَهُمْ وَكَانُوا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُونَ
عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا فَلَمَّا جَاءَهُمْ مَا عَرَفُوا كَفَرُوا بِهِ ۚ فَلَعْنَةُ
اللَّهِ عَلَى الْكَافِرِينَ ﴿٨٩﴾ بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهِ أَنْفُسَهُمْ أَنْ يَكْفُرُوا بِمَا أَنْزَلَ
اللَّهُ بَغْيًا أَنْ يُنَزِّلَ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ عَلَىٰ مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ ۖ
فَبَاءُوا بِغَضَبٍ عَلَىٰ غَضَبٍ ۚ وَلِلْكَافِرِينَ عَذَابٌ مُهِينٌ ﴿٩٠﴾

یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے آخرت کے بدلے دنیا کی زندگی خرید لی سو نہ تو ان سے عذاب ہی ہلکا کیا جائے گا اور نہ ان کو (اور طرح کی) مدد ملے گی۔ ﴿٨٦﴾ (ف) اور اے بنی اسرائیل! بے شک ہم نے موسیٰ کو الکتٰب دی اور اس کے بعد پے در پے اور پیغامبر بھیجے' پھر عیسیٰ بن مریم کو روشن احکام دے کر بھیجا اور "روح القدس" کے ذریعے سے اس کی (چلائی ہوئی تحریک کی) مدد کی۔ تو کیا یہ تمہارا شیوا ہی ہو گیا ہے کہ جب جب کوئی رسول تمہاری نفسانی خواہشات کے خلاف احکام لائے تو اس سے اکڑ بیٹھو پھر ایک گروہ اس کو جھٹلائے اور دوسرا اس کو قتل کرے۔ ﴿٨٧﴾ (تک-۲:۳۸) اور یہ مکار یہود ہمارے رسول کو تمسخر کے طور پر کہتے ہیں کہ بھئی! ہمارے دلوں پر تو گمراہی کے غلاف چڑھے ہوئے ہیں ہم سے ہدایت پانے کی توقع ہی نہ رکھو' غلاف تو خیر بلکہ اللہ نے ان پر لعنت کی ہے اس لیے بہت تھوڑے ہیں جو ایمان لاتے ہیں۔ ﴿٨٨﴾ (تک-۲:۳۸) اور جب ان کو خدا کی طرف سے وہ کتاب آئی جو ان کی اپنی کتاب کی تصدیق کرتی ہے تو حالانکہ اس سے پہلے التجائیں کیا کرتے تھے کہ اے خدا! ہم پر ایسا نبی بھیج جو کفار کو شکست دے تو وہ نبی آ گیا جس کو پہچانا بھی تھا اس سے منکر ہو گئے اور اللہ کی لعنت ہے ان کافروں پر ﴿٨٩﴾ (تک-۲:۳۸) جس چیز کے بدلے انہوں نے اپنے تئیں بیچ ڈالا وہ بہت بری ہے یعنی اس جلن سے کہ خدا اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے اپنی مہربانی سے نازل فرماتا ہے خدا کی نازل کی ہوئی کتاب سے کفر کرنے لگے تو وہ (اس کے) غضب بالائے غضب میں مبتلا ہو گئے اور کافروں کے لیے ذلیل کرنے والا عذاب ہے۔ ﴿٩٠﴾ (ف)

Marfat.com

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ آمِنُوا بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ قَالُوا نُؤْمِنُ بِمَا أُنْزِلَ عَلَيْنَا
وَيَكْفُرُونَ بِمَا وَرَاءَهُ ق وَهُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِمَا مَعَهُمْ ط قُلْ فَلِمَ
تَقْتُلُونَ أَنْبِيَاءَ اللَّهِ مِنْ قَبْلُ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿٩١﴾ وَلَقَدْ جَاءَكُمْ
مُوسَىٰ بِالْبَيِّنَاتِ ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْ بَعْدِهِ وَأَنْتُمْ ظَالِمُونَ ﴿٩٢﴾
وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّورَ ط خُذُوا مَا آتَيْنَاكُمْ
بِقُوَّةٍ وَاسْمَعُوا ط قَالُوا سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا ق وَأُشْرِبُوا فِي قُلُوبِهِمُ
الْعِجْلَ بِكُفْرِهِمْ ط قُلْ بِئْسَمَا يَأْمُرُكُمْ بِهِ إِيمَانُكُمْ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿٩٣﴾
قُلْ إِنْ كَانَتْ لَكُمُ الدَّارُ الْآخِرَةُ عِنْدَ اللَّهِ خَالِصَةً مِنْ دُونِ النَّاسِ
فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿٩٤﴾ وَلَنْ يَتَمَنَّوْهُ أَبَدًا بِمَا قَدَّمَتْ
أَيْدِيهِمْ ط وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِالظَّالِمِينَ ﴿٩٥﴾

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ جو (کتاب) خدا نے (اب) نازل فرمائی ہے اس کو مانو تو کہتے ہیں کہ جو کتاب ہم پر (پہلے) نازل ہو چکی ہے ہم تو اسی کو مانتے ہیں (یعنی) یہ کہ اس کے سوا اور (کتاب) کو نہیں مانتے۔ حالانکہ وہ (سراسر) سچی ہے اور جو ان کی (آسمانی) کتاب ہے اس کی بھی تصدیق کرتی ہے (ان سے) کہہ دو اگر تم صاحب ایمان ہوتے تو خدا کے پیغمبروں کو پہلے ہی کیوں قتل کیا کرتے تھے۔ ﴿۹۱﴾ (ف) اور بے شک موسیٰ تم پر روشن احکام لے کر آیا پھر بھی تم نے بچھڑے کو پکڑ لیا اور ظالم ہو گئے۔ ﴿۹۲﴾ (تک-۲:۳۸) اور یاد کرو جب ہم نے تم سے عہد لیا اور تمہارے اوپر طور کا پہاڑ (طور کے پہاڑ پر دیا ہوا قانون) لا کھڑا کر دیا اور کہا کہ اس قانون کو مضبوطی سے پکڑو اور توجہ سے سنو تو تم نے کہا ہم نے سنا تو ضرور لیکن ہم اس کو نہیں مانتے اور تمہارے دلوں کے اندر اس سونے کے بچھڑے کی محبت اس قدر رچ گئی کہ تم دولت کی پوجا کرنے لگ گئے۔ اے محمدؐ! انہیں کہہ دو کہ وہ کیا ہی برا تھا تمہارا ایمان جس نے تمہیں ایسا کرنے کا حکم دیا تھا۔ ﴿۹۳﴾ (تک-۲:۳۹) اے پیغمبر! کہہ دو کہ اگر اللہ کے پاس تمام دنیا جہان چھوڑ کر آخرت کا گھر تمہارے ہی لیے مخصوص ہو چکا ہے تو اگر تم سچے ہو تو موت کی تمنا کرو۔ ﴿۹۴﴾ (تذ-۲:۲۱۷) اور یہ لوگ ہرگز موت کی تمنا اپنے کرتوتوں کے باعث حتماً اور ابداً نہ کر سکیں گے اور اللہ تو ظلم کار لوگوں کے اعمال سے پورے طور پر واقف ہے۔ ﴿۹۵﴾ (تذ-۲:۲۱۷)

Marfat.com

وَلَتَجِدَنَّهُمْ اَحْرَصَ النَّاسِ عَلٰى حَيٰوةٍ ۚۛ وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ۚۛ يَوَدُّ اَحَدُهُمْ
لَوْ يُعَمَّرُ اَلْفَ سَنَةٍ ۚ وَمَا هُوَ بِمُزَحْزِحِهٖ مِنَ الْعَذَابِ اَنْ يُّعَمَّرَ ۭ
ع ۱۱ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ﴿٩٦﴾ قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ فَاِنَّهٗ
نَزَّلَهٗ عَلٰى قَلْبِكَ بِاِذْنِ اللّٰهِ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُدًى وَّبُشْرٰى
لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٩٧﴾ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَمَلٰۗىِٕكَتِهٖ وَرُسُلِهٖ وَجِبْرِيْلَ
وَمِيْكٰىلَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿٩٨﴾ وَلَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ اٰيٰتٍ
بَيِّنٰتٍ ۚ وَمَا يَكْفُرُ بِهَآ اِلَّا الْفٰسِقُوْنَ ﴿٩٩﴾ اَوَكُلَّمَا عٰهَدُوْا عَهْدًا
نَّبَذَهٗ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ ۭ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿١٠٠﴾ وَلَمَّا جَاۗءَهُمْ
رَسُوْلٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ نَبَذَ فَرِيْقٌ مِّنَ
الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ ڎ كِتٰبَ اللّٰهِ وَرَاۗءَ ظُهُوْرِهِمْ كَاَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿١٠١﴾

اور اے پیغمبر! تم ضرور ان لوگوں کو زندہ رہنے کے متعلق سب سے زیدہ مریض پاؤں گے بلکہ مشرکوں سے بھی زیادہ یہ لوگ چاہیں گے کہ ہم ہمیشہ زندہ رہیں (تاکہ آخرت کے عذاب سے بچے رہیں)۔ ان میں سے ہر ایک یہی چاہتا ہے کہ ہزار برس زندہ رہے اور وہ ہرگز عذاب الٰہی سے عمر زیادہ ہونے کے باعث بچ نہیں سکتا اور اللہ غور سے دیکھ رہا ہے جو وہ کر رہے ہیں۔ ﴿٩٦﴾ (تذ-۲:۲۱۷) اے محمدؐ! کہہ دو کہ کون ہے جبریل کے پیغام بر ہونے (اور اس کے ذریعے سے تمہارے رسول بن جانے) کا مخالف ہے کیونکہ درحقیقت اس نے خدا کے حکم سے قرآن کے پیغام کو تیرے ذہن پر اتارا ہے اور وہ پیغام اس کائنات فطرت کی تصدیق کرتا ہے جو اس کے سامنے ہے اور اس پر یقین کرنے والوں کے لیے ہدایت اور خوشخبری ہے۔ ﴿٩٧﴾ (تک-۱:۱۵) جو شخص خدا کا اس کے فرشتوں کا اس کے پیغمبروں کا اور جبرئیل اور میکائیل کا دشمن ہو تو ایسے کافروں کا خدا دشمن ہے۔ ﴿٩٨﴾ (ف) اور درحقیقت ہم نے اے محمدؐ! تم پر وہ روشن آیات اتاری ہیں کہ فاسقوں کے سوا ان کا کوئی انکار کر ہی نہیں سکتا۔ ﴿٩٩﴾ (تک-۲:۳۹) ان لوگوں نے جب (خدا سے) عہد واثق کیا تو ان میں سے ایک فریق نے اس کو (کسی چیز کی طرح) پھینک دیا۔ حقیقت یہ ہے کہ ان میں اکثر بے ایمان ہیں۔ ﴿١٠٠﴾ (ف) اور جب ان کے پاس خدا کی طرف سے پیغمبر (آخر الزماں) آئے اور وہ ان کی (آسمانی) کتاب کی بھی تصدیق کرتے ہیں تو جن لوگوں کو کتاب دی گئی تھی ان میں سے ایک جماعت نے خدا کی کتاب کو پیٹھ پیچھے پھینک دیا گویا وہ جانتے ہی نہیں۔ ﴿١٠١﴾ (ف)

وَاتَّبَعُوا مَا تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمٰنَ ۚ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ
وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ ۗ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ
بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ ۭ وَمَا يُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوْلَآ اِنَّمَا
نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ ۭ فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ
وَزَوْجِهٖ ۭ وَمَا هُمْ بِضَاۗرِّيْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَيَتَعَلَّمُوْنَ
مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ ۭ وَلَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرٰىهُ مَا لَهٗ فِي
الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ڜ وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ ۭ لَوْ كَانُوْا
يَعْلَمُوْنَ ١٠٢ وَلَوْ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَمَثُوْبَةٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ خَيْرٌ ۭ
لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ١٠٣ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَقُوْلُوا انْظُرْنَا ع ۱۲
وَاسْمَعُوْا ۭ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ١٠٤

اور ان لوگوں نے (حق بات کو چھوڑ کر) جادو اور ہاروت و ماروت کے لغو قصوں کو پکڑ لیا اور توہمات میں غرق ہو گئے اور ایسی باتیں سیکھ لیں جو نہ نفع اور نہ ضرر دے سکتی تھیں اور ان لغویات میں پڑ کر قوم کو ہلاکت کی راہ پر لے گئے۔ (تک-۲-۳۹:۲) اور ان (بزلیات) کے پیچھے لگ گئے جو سلیمان کے عہد سلطنت میں شیاطین پڑھا کرتے تھے اور سلیمان نے مطلق کفر کی بات نہیں کی بلکہ شیطان ہی کفر کرتے تھے کہ لوگوں کو جادو سکھاتے تھے اور ان باتوں کے بھی (پیچھے لگ گئے) جو شہر بابل میں دو فرشتوں یعنی ہاروت و ماروت (پر) اتری تھیں اور وہ دونوں کسی کو کچھ نہیں سکھاتے تھے جب تک یہ نہ کہہ دیتے کہ ہم تو (ذریعہ) آزمائش ہیں تم کفر میں نہ پڑو۔ غرض لوگ ان سے ایسا (جادو) سیکھتے جس سے میاں بیوی میں جدائی ڈال دیں اور خدا کے حکم کے سوا وہ اس (جادو) سے کسی کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے تھے (اور کچھ ایسے منتر) سیکھتے جو ان کو نقصان پہنچاتے اور فائدہ کچھ نہ دیتے اور وہ جانتے تھے کہ جو شخص ایسی چیزوں (یعنی سحر اور منتر وغیرہ) کا خریدار ہوگا اس کا آخرت میں کچھ حصہ نہیں اور جس چیز کے عوض انہوں نے اپنی جانوں کو بیچ ڈالا وہ بری تھیں۔ کاش وہ اس بات کو جانتے۔ ١٠٢ (ف) اور اگر وہ ایمان لاتے اور پرہیزگاری کرتے تو خدا کے ہاں سے بہت اچھا صلہ ملتا۔ اے کاش وہ اس سے واقف ہوتے۔ ١٠٣ (ف) اے اہل ایمان (گفتگو کے وقت پیغمبر خدا سے) راعنا نہ کہا کرو۔ انظرنا کہا کرو۔ اور خوب سن رکھو۔ اور کافروں کے لیے دکھ دینے والا عذاب ہے۔ ١٠٤ (ف)

Marfat.com

مَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَلَا الْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يُّنَزَّلَ
عَلَيْكُمْ مِّنْ خَيْرٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ
ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿۱۰۵﴾ مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَآ
اَوْ مِثْلِهَا ؕ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۰۶﴾ اَلَمْ تَعْلَمْ
اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ
وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿۱۰۷﴾ اَمْ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَسْـَٔلُوْا رَسُوْلَكُمْ كَمَا سُئِلَ مُوْسٰى
مِنْ قَبْلُ ؕ وَمَنْ يَّتَبَدَّلِ الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ﴿۱۰۸﴾
وَدَّ كَثِيْرٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يَرُدُّوْنَكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ اِيْمَانِكُمْ كُفَّارًا ۚۖ
حَسَدًا مِّنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ ۚ فَاعْفُوْا
وَاصْفَحُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۰۹﴾
وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ؕ وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ
تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۱۱۰﴾

اے مسلمانو! یہ اہل کتاب کافر اور مکہ کے بت پرست (ہرگز) نہیں چاہتے کہ خدا کی طرف سے تم پر کوئی بھلائی نازل ہو تا کہ تم اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاؤ حالانکہ خدا جن کو مناسب سمجھتا ہے اس پر اپنی رحمت مخصوص کر دیتا ہے اور خدا بڑا صاحب فضل و کرم ہے۔ ﴿۱۰۵﴾ (تک-۲:۳۹) ہم جس آیت کو منسوخ کر دیتے یا اسے فراموش کرا دیتے ہیں تو اس سے بہتر یا ویسی ہی اور آیت بھیج دیتے ہیں۔ کیا تم نہیں جانتے کہ خدا ہر بات پر قادر ہے۔ ﴿۱۰۶﴾ (ف) تمہیں معلوم نہیں کہ آسمانوں اور زمین کی بادشاہت خدا ہی کی ہے اور خدا کے سوا تمہارا کوئی دوست اور مددگار نہیں۔ ﴿۱۰۷﴾ (ف) کیا تم چاہتے ہو کہ اپنے پیغمبر سے اسی طرح کے سوال کرو جس طرح کے سوال پہلے موسیٰؑ سے کیے گئے تھے اور جس شخص نے ایمان (چھوڑ کر اس) کے بدلے کفر کیا وہ سیدھے راستے سے بھٹک گیا۔ ﴿۱۰۸﴾ (ف) ان یہودیوں میں سے اکثر تو اپنے حسد کے باعث یہی چاہتے ہیں کہ تم ایمان والے پھر کفر کی طرف لوٹ آؤ بعد اس کے کہ تم پر حقیقت ظاہر ہو چکی ہو۔ سو تم ان سے درگزر کرو اور بچ کر چلو۔ (تک-۲:۳۹) یہاں تک کہ خدا اپنا (دوسرا) حکم بھیجے بے شک خدا ہر بات پر قادر ہے۔ ﴿۱۰۹﴾ (ف) اور نماز اور زکوۃ پر قائم رہو اور جو نیک بات تم اپنے نفسوں کے لیے آگے بھیجو گے اس کا =

Marfat.com

وَقَالُوْا لَنْ يَّدْخُلَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ كَانَ هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى ؕ تِلْكَ
اَمَانِيُّهُمْ ؕ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۱۱﴾ بَلٰى ۚ مَنْ
اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗۤ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۪ وَلَا
ع ۱۳ خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۱۱۲﴾ وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ لَيْسَتِ النَّصٰرٰى عَلٰى
شَيْءٍ ۪ وَّقَالَتِ النَّصٰرٰى لَيْسَتِ الْيَهُوْدُ عَلٰى شَيْءٍ ۙ وَّهُمْ يَتْلُوْنَ
الْكِتٰبَ ؕ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ مِثْلَ قَوْلِهِمْ ۚ فَاللّٰهُ يَحْكُمُ
بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۱۳﴾ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ
مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ وَسَعٰى فِيْ خَرَابِهَا ؕ اُولٰٓئِكَ مَا كَانَ
لَهُمْ اَنْ يَّدْخُلُوْهَاۤ اِلَّا خَآئِفِيْنَ ؕ۬ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ
عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۱۴﴾

= اجر خدا کے ہاں ضرور پاؤ گے۔ (تک-۲: ۴۰) کچھ شک نہیں کہ خدا تمہارے سب کاموں کو دیکھ رہا ہے۔ ﴿۱۱۰﴾ (ف) اور یہ (اپنی گروہ بندی کی ضد میں) تم سے کہتے ہیں کہ یہود اور نصاریٰ کے سوا تو کوئی جنت میں داخل ہو ہی نہیں سکتا۔ یہ ان کے ڈھکوسلے ہیں۔ انہیں کہہ دو کہ اگر تم سچے ہو تو اس کی کوئی واضح دلیل لاؤ۔ ﴿۱۱۱﴾ (تک-۲:۴) اصل بات یہ ہے کہ جس کسی نے بھی خدا کے احکام کے آگے سر جھکا دیا تو اس کو خدا کے ہاں سے پورا اجر ہے اور وہ قوم اس دنیائے کسب وعمل میں بے خوف وخطرہ ہوگئی۔ ﴿۱۱۲﴾[1] (اور یہی نہیں کہ یہود اور نصاریٰ مل کر تم سے کہتے ہیں کہ جنت کا حق دار ہمارے سوا کوئی نہیں بلکہ وہ آپس میں پھٹے ہوئے اس قدر ہیں کہ) یہود کہتے ہیں کہ نصاریٰ راہ راست پر نہیں اور نصاریٰ کہتے ہیں کہ یہود گمراہی پر ہیں حالانکہ دونوں اسی الکتٰب کو پڑھتے ہیں جو ان پر نازل ہوئی۔ خدا کے قانون سے ناواقف لوگ اسی طرح کی لایعنی باتیں کہتے رہے ہیں اور خدا ہی روز قیامت کو ان کے باہمی اختلاف کے متعلق فیصلہ کرے گا۔ ﴿۱۱۳﴾ (تک-۲:۴۰) (تک-۲:۴) سب سے بڑا ظالم وہ ہے جو لوگوں کو مسجدوں میں جانے سے منع کرتا ہے جن میں خدا کو یاد کیا جاتا ہے اور کوشش کرتا ہے کہ وہ ویران ہو جائیں۔ ﴿۱۱۴﴾ (تک-۲:۴۰)

[1] 'اسلام' اور 'احسان' کا ذکر جو اس آیت میں آیا ہے وہ دراصل اتقاء اور اصلاح ہی کے دوسرے نام ہیں...... اسی لیے ''مسلم اور محسن'' قوم بھی دنیا میں بے خوف وخطر ہے۔ بلیٰ سے ربہ تک واحد کی ضمیر استعمال کرنا اور بعدازاں علیھم اور یحزنون میں جمع کی ضمیر لانے کا مقصود یہ ہے کہ ہر متنفس کو اس کے ذاتی عمل کا اجر آخرت کی صورت میں واضح ہو جائے۔ ﴿فله اجره عند ربه﴾ اور جس قوم کا وہ رکن ہے اس کا دنیاوی ﴿اجر خوف علیھم ولا ھم یحزنون﴾ کی صورت میں ہویدا ہو۔ من یہاں بھی اجتماعی موصول ہے۔ (تذ-۱:۱۷۷)

Marfat.com

وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ۚ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ
عَلِيْمٌ ﴿۱۱۵﴾ وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ۙ سُبْحٰنَهٗ ؕ بَلْ لَّهٗ مَا فِي
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ ﴿۱۱۶﴾ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ
وَاِذَا قَضٰۤى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۱۱۷﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ
لَوْلَا يُكَلِّمُنَا اللّٰهُ اَوْ تَاْتِيْنَاۤ اٰيَةٌ ؕ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّثْلَ
قَوْلِهِمْ ؕ تَشَابَهَتْ قُلُوْبُهُمْ ؕ قَدْ بَيَّنَّا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ﴿۱۱۸﴾ اِنَّاۤ
اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ۙ وَّلَا تُسْئَلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِيْمِ ﴿۱۱۹﴾
وَلَنْ تَرْضٰى عَنْكَ الْيَهُوْدُ وَلَا النَّصٰرٰى حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ ؕ قُلْ
اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى ؕ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ الَّذِيْ
جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿۱۲۰﴾

مشرق اور مغرب دونوں اللہ کے ہیں (اس لیے وہ جدھر چاہے لوگوں کو اس کی طرف رخ کرنے کا حکم دے) تو جدھر تم منہ پھیرو ادھر ہی رخ اللہ کا ہے۔ (تک-۲:۴۰) بے شک خدا صاحب وسعت اور باخبر ہے۔ (ف) اور یہ نصرانی کہتے ہیں کہ خدا کا کوئی بیٹا ہے۔ معاذ اللہ ایسی ہستی کا بیٹا کیونکر ہوسکتا ہے جو مالک زمین آسمان ہے۔ (تک-۲:۴۰) سب اس کے فرمانبردار ہیں۔ ﴿۱۱۶﴾ (ف) ان (زمین و آسمان) کا پیدا کرنے والا ہے اور اس قدر صاحب اختیار و جبروت ہے کہ جب کسی شے کے متعلق کہہ دیتا ہے کہ ہو جا تو وہ ہو جاتی ہے۔ ﴿۱۱۷﴾ (تک-۲:۴۰) اور جو (لوگ کچھ) نہیں جانتے (یعنی مشرک) وہ کہتے ہیں کہ خدا ہم سے کلام کیوں نہیں کرتا یا ہمارے پاس کوئی نشانی کیوں نہیں آتی۔ اسی طرح جو لوگ ان سے پہلے تھے وہ بھی انہیں کی سی باتیں کیا کرتے تھے۔ ان لوگوں کے دل آپس میں ملتے جلتے تھے۔ جو صاحب یقین ہیں ان کے (سمجھانے کے) لیے نشانیاں بیان کر دی ہیں۔ ﴿۱۱۸﴾ (ف) (اے محمدؐ) ہم نے تم کو سچائی کے ساتھ خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے اور اہل دوزخ کے بارے میں تم سے کچھ پرسش نہیں ہو گی۔ ﴿۱۱۹﴾ (ف) اے محمدؐ! یہود اور نصاریٰ دونوں تم سے ہرگز اس وقت تک خوش نہ ہوں گے جب تک کہ تو ان کی ملت میں مدغم نہ ہو جائے گا انہیں کہہ دو کہ (تم تو اپنی نفسانی خواہشات کی پیروی کر کے اپنی ملت بنائے بیٹھے ہو ورنہ دراصل) ہدایت تو وہی ہے جو خدا کی ہدایت ہے اور اگر اے محمدؐ! تو نے ان کی نفسانی خواہشات کی پیروی کی اور خدا کی ہدایت کو بعد اس کے تیری پاس خدا کی بھیجی ہوئی حقیقت آچکی ہے تو اللہ کی طرف سے تیرا کوئی دوست اور مددگار نہ رہے گا۔ ﴿۱۲۰﴾ (تک-۲:۴۰)

Marfat.com

اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ يُؤْمِنُوْنَ
بِهٖ ؕ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ (۱۲۱) يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۱۴ ع ۹ ۱۴
اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَنِّيْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ (۱۲۲)
وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْئًا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا
عَدْلٌ وَّلَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ (۱۲۳) وَاِذِ ابْتَلٰٓى اِبْرٰهٖمَ
رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ ؕ قَالَ اِنِّيْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا ؕ قَالَ وَمِنْ
ذُرِّيَّتِيْ ؕ قَالَ لَا يَنَالُ عَهْدِي الظّٰلِمِيْنَ (۱۲۴)

جن لوگوں کو فی الحقیقت ہم نے اپنا یہ قانون جلیل (قرآن کریم) عطا فرمایا ان کے دلوں میں اس کی اہمیت اس قدر ہے کہ وہ نہایت غور وانہماک سے اس کا مطالعہ کرتے ہیں (اس طرح پڑھتے ہیں جیسا کہ اس عظیم المرتبت کتاب کا حق ہے وہ اس کے سب ظاہر و باطن پر غور کرتے ہیں' اس کے سطحی اختلافات کو رفع کرنے کی سعی کرتے ہیں کسی ایک آیت کا صحیح مطلب دریافت کرنے کے لیے تمام قرآن کو پیش نظر رکھتے ہیں کوئی بے سند یا غیر کلامِ خُدا کو ظن و وہم کی آلائش سے بری یقین کرتے ہیں اس کو مصدر علم و عمل ثابت کرتے ہیں' پھر مستقل اور نا قابلِ انکار نتائج پر پہنچ کر اس پر عمل کرتے ہیں) اور یہی وہ حقیقت شناس لوگ ہیں جو اس پر صحیح معنوں میں ایمان بھی لاتے ہیں۔ لیکن جس امت کے دل میں کلام خدا کے متعلق باطنی انکار کا پہلو رہا' احکام کی صحت یا قطعیت کے بارے میں شائبہ شک وگمان رہ گیا تو وہی گھاٹے میں ہیں (کیونکہ عمل ان میں کالعدم ہو جاتا ہے) (تذ-۲:۲۲۴) (۱۲۱) اے بنی اسرائیل! میری اس نعمت کو یاد کرو جو کسی زمانے میں میں نے تم کو عطا کر رکھی تھی اور بالخصوص اس کو کہ میں نے تم کو دنیا جہاں کی سب قوموں پر ہر طرح کی فوقیت دی تھی۔ (۱۲۲) اور اس دن سے ڈرو جب کوئی شخص کسی شخص کے کچھ کام نہ آئے اور نہ اس سے بدلہ قبول کیا جائے اور نہ اس کو کسی کی سفارش کچھ فائدہ دے اور نہ لوگوں کو (کسی طرح کی) مدد مل سکے۔ (۱۲۳) (ف) اور اے ساکنان زمین! کیا تم کو وہ لشکر انگیز زمانہ یاد ہے جب خلاق زمین و آسمان اور صناع کون و مکان تعالیٰ نے بعض مہمات امور میں ابراہیم علیہ السلام کا امتحان لیا اور اس آزمائش کو پیش نظر رکھ کر ان کو سخت ابتلا میں ڈالا' لیکن اس جلیل القدر نبی کے عزم صمیم نے ان سب امور کو بوجہ احسن پورا کر دیکھایا تو رب ذوالجلال نے خوش ہو کر اپنی جناب سے حکم دیا کہ اے ابراہیمؑ! میرے ہاں تمہارے سعی و عمل کو دیکھ کر فیصلہ ہو چکا ہے کہ میں تم کو ساکنان زمین کا امام اور پیشوا بناؤں (تم کو یہ منصب مبارک ہو اور تم اس پر ایک مدت دراز تک فائز رہو) ابراہیمؑ نے فرط انبساط کے اضطراب میں عرض کیا کہ اے حضور! یہ منصب بدستور میری اولاد میں بھی جاری رہے گا؟ خدائے امتحان طلب نے فرمایا کہ ہمارے اس اقرار میں وہ حصہ نہ ہوں گے جو ہماری اصلاح میں ''ظالم'' ٹھہریں گے۔ (۱۲۳)[1] (تذ-۱:۲۵۸)

[1] جس حیرت انگیز ملائی نادانی اور طاغوتی تجاہل سے شارحین قرآن نے آسمانی وحی کے ان الفاظ کا مفہوم بیان کیا ہے جو حیا سوز اور ←

Marfat.com

شرم پاش شرطیں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے منصب امامت پر مقرر ہونے کی بیان کی ہیں' جس دردانگیز بے رحمی سے انہوں نے فاطر زمین و آسمان کی نسل انسانی کی طرف اس آخری مکتوب اس ذکر للعلمین کی مٹی پلید کی ہے اس کو دیکھ کر اگر آسمان و زمین کپکپا اٹھیں تو کچھ عجب نہیں۔ رسولؐ خدا کی اس نام لیوا امت پر آسمان ٹوٹ پڑے تو کچھ دور نہیں! شارحین کا ایک بڑا گروہ ابتلی ابرھم ربه بکلمت کی تشریح میں اپنی حیا سوز جہالت اور ملائی تکبر کے باعث اس طرف گیا ہے کہ حضرت اپنے بدن کو خاص احتیاط سے پاک و صاف رکھا کرتے تھے' نیز ناف کے بال نہایت صفائی سے دور کرتے تھے' وضو کے سب ارکان خوش اسلوبی سے ادا کرتے تھے' داڑھی کو شریعت ابراہیمی کے مطابق کترواتے تھے' مونچھوں کو بڑھا کر نہ رکھتے تھے' ناخن ترشواتے تھے' ختنہ انہوں نے کرا رکھا تھا' پانی سے استنجا کرنا ان کا شیوہ خاص تھا' ان امور مہمہ کے علاوہ حضرت کو توحید کے کلمے اور عقائد ابراہیمی خوب نوک زبان تھے' وغیرہ وغیرہ۔ ابراہیم علیہ السلام نے ''ان احکام کی تعمیل ایسی عمدگی سے کی'' بدن کو زائد بالوں سے اس خوش اسلوبی اور حکمت سے صاف رکھا' داڑھی ایسی خوب صورت اور متشرع بڑھائی' اس کی پرورش اور ان کی بیخکنی میں اس طرح دن رات مشغول رہے کہ ''خدا نے رضا مند ہو کر ان کو لوگوں کا ''امام'' بنا دیا''!! (ایک تفسیر کے الفاظ ہیں) اس منصب اعلیٰ کو خوش بخوش منظور کرتے ہوئے حضرت نے ''بتقاضائے جبلت چاہا کہ ان کی نسل بھی اس انعام سے محروم نہ رہے'' خدا نے اس رعایت کو بھی منظور فرمایا لیکن صرف ظالموں کو مستثنیٰ کر دیا (ایک تفسیر کے لفاظ ہیں) چنانچہ اس وقت سے آج تک امامت کی یہ شرطیں برابر چلی آ رہی ہیں اور ابراہیم علیہ السلام کی ذریت ہر مسجد کے حجروں میں موجود ہے۔ اگر مالک زمین آسمان کے اوصاف میں حلم و درگزر کا ناپیدا کنار عنصر شامل نہ ہوتا تو صرف اس آیت آلہی کی تشریح شارحین قرآن کی سطح زمین پر سے بیخ و بنیاد اکھیڑ دینے کے لیے کافی تھی لیکن یہ اس کی شان حلیمی کا ایک مظہر ہی ہے جو اس کے باوجود فوری گرفت نہیں ہوتی اور ہر شخص جو چاہتا ہے اس کی شان میں بے خوف وخطر بک دیتا ہے۔ یہاں پر ابْتَلٰٓی کے لفظ سے صاف ظاہر ہے کہ ابراہیم علیہ السلام کا آسمانی امتحان کوئی بڑی سے بڑی اور کڑی سے کڑی آزمائش ہو گی' کوئی صبر آزما اور تاب گسل تکلیف ہو گی وہ آزمائش بھی لامحالہ اس قطع کی ہو گی کہ اس میں پورا اترنا (فاتمھن) ان کو خلق خدا کی پیشوائی اور رہبری کا اہل بناتا ہو گا' پس جب وہ ایک طول وطویل اور زہرہ گداز سعی وعمل کے بعد قوم کو شرک کے ظلم عظیم سے نجات دلا چکے' جب قوم غفلت اور ناانجام شناسیوں کی ظلمتوں سے نکل کر علم وعمل کے نور کی طرف آ نکلی اور ان کے رہنما نے بھی قوم کی ایذا رسانیوں کو صبر وتحمل سے برداشت کیا' دشمن سے پیہم جہاد بالسیف کئے' جان کھچ کھچ کر حلق تک پہنچی مگر سعی وعمل کو نہ چھوڑا تو خدا نے بھی ان کو قوم کی پیشوائی اور امامت کا منصب عطا فرمایا' بادشاہت زمین دی نبوت سے سرفراز کیا...... ابراہیم علیہ السلام نے امات کی اس موہبت عظمیٰ کو پا کر طبعاً یہ چاہا کہ پیشوائی خلق کا یہ منصب اعلیٰ ان کی اولاد میں بھی برقرار رہے۔ لیکن خدا نے ''ظالم'' قوم کو اس منصب سے ہمیشہ کے لیے محروم کر دیا...... خدائے عز و جل نے فرمایا کہ اے ابراہیمؑ! تم بلاشبہ اس منصب کے اہل ثابت ہوئے ہو لیکن میدان جنگ میں جم کر نہ لڑنے والے اور نامردی ظاہر کرنے والے ظالم' کچے ایمان والے اور بزدل بنے رہنے والے ظالم' امیر جماعت کی نافرمانی کر کے جماعت کو شکست وریخت کی طرف کھیسٹنے والے ظالم' جماعت کے اندر تفریق پیدا کرنیوالے ظالم وغیرہ وغیرہ اس عہد خداوندی اور امامت کو ہرگز نہ پا سکیں گے۔ بادشاہت کا منصب مجھ سے وہی قوم لیتی ہے جس میں یہ خاصیتیں نہ ہوں اور ظلم کار قوم کی ہلاکت تو ایک طے شدہ امر ہے!←

وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا ؕ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ
اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى ؕ وَعَهِدْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ اَنْ طَهِّرَا بَيْتِىَ
لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْعٰكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ﴿۱۲۵﴾ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ
اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ
بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ قَالَ وَمَنْ كَفَرَ فَاُمَتِّعُهٗ قَلِيْلًا ثُمَّ اَضْطَرُّهٗٓ اِلٰى
عَذَابِ النَّارِ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۱۲۶﴾ وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ
مِنَ الْبَيْتِ وَاِسْمٰعِيْلُ ؕ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۱۲۷﴾

اے بنی اسرائیل! وہ وقت یاد کرو جب کہ اسی ابراہیمؑ کے زمانہ میں ہم نے خانہ کعبہ کو لوگوں کی عبادت گاہ اور دار الامن قرار دیا تھا اور کہا تھا کہ مقام ابراہیمؑ کو (جہاں سے حضرت ابراہیمؑ نے خانہ کعبہ کی تعمیر شروع کی تھی) خدا کی سجدہ گاہ بناؤ اور ہم نے ابراہیمؑ اور اسمٰعیلؑ کو کہا کہ اس میرے گھر کو خالصۃً اس کا طواف کرنے والوں اور اس میں الگ تھلگ میرے حضور میں گڑگڑا کر دعا مانگنے والوں کے لیے وقف کر دینا (اور کسی اور مصرف کے لیے استعمال نہ کرنا) (تک-۴۲:۲) میرے گھر کو پاک اور صاف رکھا کرو ﴿۱۲۵﴾ (ف) ہاں تو وہ وقت یاد کرو جب کہ ابراہیمؑ نے کہا کہ اے میرے پروردگار اس شہر مکہ کو دار الامن بنا دے اور اس کے رہنے والوں کو جو تم پر ایمان لائیں اور یوم آخرت سے خوف زدہ ہوں (تیری فرمانبرداری کے عوض میں) فراخی رزق عطا فرما تو خدا نے کہا کہ (ہاں یہ ضرور ہوگا لیکن) ان کو جو میرا انکار کرے گا کچھ دیر تک فراخی دوں گا کہ باز آئیں پھر جہنم میں دھکیل دوں گا۔ (تک-۴۲:۲) اور وہ بری جگہ ہے۔ ﴿۱۲۶﴾ (ف) وہ وقت بھی یاد کرو کہ ابراہیمؑ خانہ کعبہ کی دیواریں اٹھا رہے تھے اور اسمٰعیلؑ دعا مانگ رہے تھے کہ اے رب ہماری اس تعمیر کو قبول کر۔ (تک-۴۲:۲) بے شک تو سننے والا اور جاننے والا ہے ﴿۱۲۷﴾ (ف)

← صدر اسلام میں مسجدوں کے اندر امامت کا منصب بھی اسی ابراہیمی امامت کی تجدید کا ایک مظہر تھا۔ قرن اول کے مسلمانوں کی خدائی فوج دن میں پانچ وقت کسی جلیل القدر مجاہد کی پیشوائی اور امامت میں سپہ سالار اعظم کے روبرو پیش ہوتی' اس کے آستانہ علیہ پر حاضر ہو کر اطاعت کے ولولے میں جھک جھک پڑتی' بہتر سے بہتر شخص اس ریاست کے لیے منتخب ہوتا' مسجد نبوی کے اندر رسول خدا صلعم اپنی حین حیات میں اس منصب کے فرائض خود ادا کرتے رہے' باقی مسجدوں کی امامت کے لیے اکثر وہی صحابہ کرام رہے جن کا علم و عمل بے مثال ہوتا تھا' وفات سے کچھ مدت پہلے رسول خدا صلعم کا حضرت ابوبکرؓ کو امامت نماز کے لیے مقرر کرنا بھی عوام کی نظروں میں ان کے بعد ان کا جانشین بننے کا ایما سمجھا گیا تھا۔ الغرض ان وقتوں میں بادشاہت' خلافت اور امامت ایک شئے تھی' خلیفہ وقت خود امام اعظم ہوتا تھا' اس کے مقرر کئے ہوئے امام صحیح معنوں میں اولوالامر تھے۔ نہیں بلکہ جو شخص اولوالامر مقرر ہوتا تھا اس پر امامت کا فرض بھی ادا کرنا ضروری تھا۔ بادشاہان سلف نے صرف ایک حد تک اس اہم رواج کی متابعت کی لیکن رفتہ رفتہ امامت کی اہمیت کو بھول گئے۔ (تذ۔ا:۲۵۹۔۲۶۱)

Marfat.com

رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَآ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ
وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۲۸﴾ رَبَّنَا
وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ
وَيُزَكِّيْهِمْ ۭ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۱۲۹﴾ ع وَمَنْ يَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ اِبْرٰهٖمَ ۱۵ ۱۵
اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ ۭ وَلَقَدِ اصْطَفَيْنٰهُ فِى الدُّنْيَا ۚ وَاِنَّهٗ فِى الْاٰخِرَةِ لَمِنَ
الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۳۰﴾ اِذْ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗٓ اَسْلِمْ ۙ قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۳۱﴾
وَوَصّٰى بِهَآ اِبْرٰهٖمُ بَنِيْهِ وَيَعْقُوْبُ ۭ يٰبَنِىَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ
الدِّيْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۳۲﴾

ہم دونوں کو اپنے فرمانبردار بندے بنا اور ہماری اولاد سے ایک جماعت پیدا کر جو تیری فرمانبردار ہو اور ہمیں بتا کہ ہم اس خانہ کعبہ میں تیری حضور میں کھڑے ہو کر دعا کرنے کے کیا طریقے رائج کریں۔ (تک-۲:۴۲) اور ہمارے حال پر (رحم کے ساتھ) تو توجہ فرمانے والا مہربان ہے۔ ﴿۱۲۸﴾ (ف) اور تو بنو اسمٰعیل میں (بھی) ان میں کا ایک رسول بھیج جو تیرے احکام ان کو سنائے ان کو الکتٰب کے الٰہی قانون اور اس کی تجویز و تدبیر کی ماہیت بتائے اور ان کے نفسوں کو نافرمانی کی آلائش سے پاک صاف کر دے۔ (تک-۲:۴۳) ہمارے پروردگار! تو ان بے علم اور انجان اہل عرب میں ان ہی میں کا ایک رسول بھیج' جو تیرے احکام ان پر اچھی طرح واضح کر دے ان کو تیرے قانون جلیل کا علم دے تیری جلیل القدر حکمت کا درس دے اور ان کی اصلاح کرے (یز کیھم) اس میں شک نہیں کہ تو بڑا ہی غالب البرہان اور صاحب حکمت ہے۔ ﴿۱۲۹﴾ (تذ-۱:۵۴) اور کم عقل شخص کے سوا کون ہے جو ملت ابراہیمؑ سے روگردانی کرے گا (کیونکہ یہی وہ طریقہ عمل تھا جو تمام بنی نوع انسان کو ایک امت بنا کر ان کے آپس کے اختلاف کو دور کر سکتا تھا) (تک-۲:۴۳) اور ہم نے ان کو دنیا میں بھی منتخب کیا تھا اور آخرت میں بھی وہ (زمرۂ) صلحاء میں سے ہوں گے۔ ﴿۱۳۰﴾ (ف) اور جب ان سے ان کے پروردگار نے فرمایا کہ اسلام لے آؤ تو انہوں نے عرض کی کہ میں رب العالمین کے آگے سر اطاعت خم کرتا ہوں۔ ﴿۱۳۱﴾ (ف) اور ابراہیمؑ نے اپنی اولاد یعقوبؑ کو بھی یہی وصیت کی تھی (تک-۲:۴۳) کہ بیٹا خدا نے تمہارے لیے یہی دین پسند فرمایا تو مرنا ہے تو مسلمان ہی مرنا۔ ﴿۱۳۲﴾ (ف)

Marfat.com

اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ حَضَرَ يَعْقُوْبَ الْمَوْتُ ۙ اِذْ قَالَ لِبَنِيْهِ
مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْۢ بَعْدِيْ ؕ قَالُوْا نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَاِلٰهَ اٰبَآئِكَ اِبْرٰهٖمَ
وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚۖ وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿۱۳۳﴾ تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ
خَلَتْ ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ ۚ وَلَا تُسْــَٔلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا
يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۳۴﴾ وَقَالُوْا كُوْنُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى تَهْتَدُوْا ؕ قُلْ بَلْ مِلَّةَ اِبْرٰهٖمَ
حَنِيْفًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۳۵﴾ قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا
وَمَآ اُنْزِلَ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ
اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَمَآ اُوْتِيَ النَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ
اَحَدٍ مِّنْهُمْ ۖ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿۱۳۶﴾

اور کیا تم لوگ اس وقت موجود تھے جب یعقوبؑ نے بستر مرگ پر اپنے بیٹوں سے پوچھا کہ تم میرے بعد کس کی ملازمت اختیار کرو گے؟ تو انہوں نے کہا کہ ہم اسی واحد اور لاشریک خدا کی ملازمت کریں گے جو تمہارے جد امجد ابراہیمؑ اور اسماعیلؑ اور اسحاقؑ کا خدا تھا اور کسی صورت میں الگ الگ گروہ نہ بنائیں گے۔ ﴿۱۳۳﴾ (تک-۲:۴۳) تو لوگو! یہ ابراہیمی امت (بنی نوع انسان کو ایک امت بنانے کے سلسلے میں) اپنا کام کر گئی۔ جو اس نے کیا اس کا اجر اس کو ملے گا اور تمہیں تمہارے کیے کا اجر ملے گا۔ (تک-۲:۴۳) اور جو عمل وہ کرتے تھے ان کی پرسش تم سے نہیں ہوگی۔ ﴿۱۳۴﴾ (ف) اور یہ مدینہ کے یہود اور نصاریٰ تو کہتے ہیں کہ یہودی بن جاؤ یا نصرانی تو تم (خدا کے نزدیک) راہ راست پر ہو جاؤ گے۔ اے محمدؐ! ان کو کہہ دو نہیں (موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کسی یہودی یا نصرانی فرقہ کے سرگروہ نہ تھے) بلکہ اسی ملت ابراہیمؑ کے خالصۃً پیرو تھے (جس نے کوئی الگ مذہب نہ بنایا تھا) ﴿۱۳۵﴾ (تک-۲:۴۳) اے ایمان والو! تم تمام عالم کی امتوں سے مصالحانہ طور پر کہہ دو کہ ہم تو اللہ کو اپنا خدا مان چکے ہیں اور ہم قرآن کو اس کا قانون تسلیم کر کے اس پر عمل کرتے ہیں اور ہم یہ بھی مانتے ہیں کہ جو کچھ ابراہیمؑ اور اسمٰعیلؑ اور اسحٰقؑ اور یعقوبؑ اور اولاد یعقوبؑ پر اترا اور جو کچھ بھی موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کو دیا گیا اور جو کچھ دنیا کے اور تمام پیغمبروں کو اپنے پروردگار سے ملا سب اسی ایک خدا کی طرف سے تھا ہم ان میں سے کسی ایک میں بھی اس معاملے میں کوئی مابہ الامتیاز تسلیم نہیں کرتے اور ہم تو بہرنوع اسی خدائے واحد کے فرمانبردار ہیں۔ ﴿۱۳۶﴾ (تذ-۱: ۱۸۷)

فَإِنْ آمَنُوا بِمِثْلِ مَا آمَنْتُمْ بِهِ فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا هُمْ
فِي شِقَاقٍ ۚ فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللَّهُ ۚ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿١٣٧﴾

تو اگر اسی طرح جس طرح تم نے اپنے آپ کو اطاعت کے لیے وقف کر دیا ہے یہ بھی اپنے آپ کو سپرد کر دیں تو بس راہ راست پر آ گئے اور تمہاری ان سے کوئی وجہ پر خاش نہیں لیکن اگر یہ روگردانی کریں تو سمجھ لو کہ تمہاری ضد پر ہیں۔ پھر اس حالت میں خدا تم کو ان کے شر سے اپنے حفظ و امان میں رکھے گا اور وہی حقیقت میں حالات کا بڑا سمجھنے والا ہے اور بڑا جاننے والا ہے۔ ﴿۱۳۷﴾[1] (تذ۔ا:۱۸۸)

[1] ان آیات الٰہی (۱۳۶ تا ۱۳۸) میں اتحاد کی طرف ایک اور اہم قدم بڑھایا گیا ہے اور صاف الفاظ میں تمام انبیائے جہاں کو بلا تفریق احدے منجانب اللہ تسلیم کر کے متحد العمل ہونے کی دعوت دی گئی ہے۔ لیکن اس اتحاد کا اساس کار پھر وہی خدا کو حاکم اعلیٰ تسلیم کرنا ﴿ونحن له مسلمون﴾ اور اس کی عملی عبادت کرنا ﴿انحن له عبدون﴾ قرار دیا گیا ہے۔ ﴿فان امنوا بمثل ما امنتم﴾ کے الفاظ سے عیاں ہے کہ ایمان فی الحقیقت عمل ہی کا دوسرا نام ہے، زبان سے اس کو کچھ تعلق نہیں، جو شخص کہتا ہے مگر کرتا نہیں وہ از روئے اسلام کچھ نہیں۔ اس امر کی تصدیق میں کہ دعوت عام ہے اور روئے سخن کسی ایک فرقے مثلاً یہود یا نصاریٰ کی طرف ہی نہیں بلکہ تمام عالم کی طرف ہے، قرآن حکیم کی ان آیات کو پیش نظر رکھنا چاہئے۔ جن میں بصراحت تمام کہا گیا ہے کہ ہر امت بلکہ ہر فرقے میں خدا کا کوئی نہ کوئی رسول ہو گزرا ہے جو لوگوں کو عبادت خدا کی طرف بلایا کرتا تھا۔ (تذ۔ا:۱۸۷)

اس دین متین کا رکن اعظم میرے نزدیک اتحاد ہے...... یہود کے موسیٰ علیہ السلام کو مان کر یہود کو اپنی طرف جذبہ کر لینا ہے، نصاریٰ کے مسیح علیہ السلام کو تسلیم کر کے نصاریٰ کو کھینچنا ہے ہنود کے کرشن علیہ السلام کے مقر ہو کر ہنود کو مرحبا کہنا ہے، گبرو برہمن کو بدھ اور شدھ کو، افریقہ کے جن پرست اور قطب کے اسکیمو کو، امریکہ کے ہندوئے احمر اور مردم خور وحشی کو، ساکن بر اور مکین بحر کو اپنی آغوش لطف و مرحبا میں لے کر اسلامی جماعت کو اس قدر تنومند، اس قدر غالب، اس قدر عالم گیر اور وسیع، اس قدر جہانبان کر دینا ہے کہ دشمن کو آنکھ اٹھا کر دیکھنے کا یارا نہ رہے! میرے نزدیک اصل اسلام یہی ہے یہی قرآن کا اسلام ہے، یہی قرن اول کا اسلام تھا، مگر واحسرتا کہ نااہل اور ناشناس لوگوں نے اس کو اس قدر تنگ کر دیا! باہر سے راہ مسدود کر دی! اندر سے ٹکڑے ٹکڑے کر گئے، ہر شخص مدعی تجدید بن کر مٹھی بھر لوگوں کو اپنے اپنے پیچھے لگا گیا، خلق خدا کے وسیع دائرے سے نفرت پیدا کر گیا، اشاعت اسلام سرتا پا رک گئی، امت کمزور ہوتی چلی گئی، پھر 'اعلون' رہ کر مومن بننے کا نصب العین بھی نگاہوں سے اوجھل ہو گیا، مسلمان دنیا سے یکسر متنفر ہوتے گئے، بعض رسل کو مانا بعضوں سے انکار پیدا کر کے خلق خدا سے عداوت اور تنگ چشمی مول لے لی، پھر خدائے زمین و آسمان نے بھی اس صریح کفر کی پاداش میں عذاب مہین بھیجا، اور اس الکتب کے آخری وارثین سے جی بھر کر بدلہ لیا۔ جب اسلام کے پیش نظر خارجی اتحاد اس قدر ہے تو بعینہ اسی بنا پر ختم رسل علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد اسلامی جماعت کے اندر کوئی ذرا سی تفریق پیدا کرنا بھی میرے نزدیک صحیح معنوں میں کفر ہے، جو مدعی ہے کفر کا مرتکب ہے، فقہ کی تفریق، شریعت کی تفریق، مسئلہ و مسائل کی تفریق، طریقت اور سلسلوں کی تفریق، پیروں اور سجادہ نشینوں، اولیاؤں، اور خانہ نشینوں کی تفریق، مزار پرستی اور اولیا پرستی کی تفریق سب کفر ہیں، سب انکار خدا ہے، سب عبادت طاغوت ہے۔ سب اربابا من دون اللہ کو پکڑنا ہے، سب شرک جلی ہے، شرک محض ہے، شرک اکبر ہے، وہ ظلم عظیم ہے جس کی بخشش کی حتماً کوئی آس نہیں، وہ بدی ہے جس کی پاداش جہنم ہے۔ (تذ۔ا۔د:۳۶۔۶۴)

←

صِبْغَةَ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً ۫ وَّنَحْنُ لَهٗ عٰبِدُوْنَ ﴿۱۳۸﴾
قُلْ اَتُحَآجُّوْنَنَا فِی اللّٰهِ وَهُوَ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ۚ وَلَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ
اَعْمَالُكُمْ ۚ وَنَحْنُ لَهٗ مُخْلِصُوْنَ ﴿۱۳۹﴾ اَمْ تَقُوْلُوْنَ اِنَّ اِبْرٰهٖمَ
وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطَ كَانُوْا هُوْدًا اَوْ
نَصٰرٰى ؕ قُلْ ءَاَنْتُمْ اَعْلَمُ اَمِ اللّٰهُ ؕ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَتَمَ شَهَادَةً
عِنْدَهٗ مِنَ اللّٰهِ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۰﴾ تِلْكَ اُمَّةٌ
قَدْ خَلَتْ ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ ۚ وَلَا تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّا
كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۱﴾ ع ۱۶

ان سے کہہ دو کہ جس مصالحانہ رنگ میں ہم رنگے ہوئے ہیں یہی اللہ کا رنگ ہے اور اللہ کے رنگ سے بہتر رنگ کس کا ہو گا اور ہم تو اسی کی خدمت کرنے والے ہیں۔ ﴿۱۳۸﴾ (تذ-۱:۱۸۷-۱۸۸) (ان سے) کہو کیا تم خدا کے بارے میں ہم سے جھگڑتے ہو؟ حالانکہ وہی ہمارا اور تمہارا پروردگار ہے اور ہم کو ہمارے اعمال (کا بدلہ ملے گا) اور تم کو تمہارے اعمال (کا) اور ہم خاص اسی کی عبادت کرنے والے ہیں۔ ﴿۱۳۹﴾ (ف) کیا تم یہ کہتے ہو کہ ابراہیمؑ اور اسمٰعیلؑ اور اسحٰاق اور یعقوبؑ اور ان کی اولاد یہودی یا نصرانی تھے۔ ہرگز نہیں۔ تم خدا سے زیادہ علم نہیں رکھ سکتے جب وہ ان کو مذہب کا بانی قرار نہیں دیتا تو تم کون ہو جو ان نبیوں کو فرقہ بند کہو (تک-۲:۴۴) اور اس سے بڑھ کر ظالم کون جو خدا کی شہادت کو جو اس کے پاس (کتاب موجود) ہے چھپائے۔ جو کچھ تم کر رہے ہو اللہ اس سے غافل نہیں ﴿۱۴۰﴾ (ف) یہ جماعت گزر چکی ان کو وہ (ملے گا) جو انہوں نے کیا اور تم کو وہ جو تم نے کیا۔ اور جو عمل وہ کرتے تھے ان کی پرسش تم سے نہیں ہو گی۔ ﴿۱۴۱﴾ (ف)

← جب دین "علم" ہے تو ایک حقیقت کے متعلق آپس میں بغاوت کر کے تفریق پیدا کرنا (یعنی اس حقیقت سے مختلف مرادیں لینا اور انبیاء کی ذاتی پسندیدگی کی وجہ سے یہ کہہ دینا کہ وہ مختلف پیغام لائے تھے سخت منع ہے بلکہ قرآن عظیم میں ایسے لوگوں کے متعلق خاص طور پر صرف اسی ایک جگہ ﴿الکافرون حقا﴾ (یعنی سچے کافر) کے الفاظ استعمال کر کے واضح کر دیا ہے کہ یہی لوگ اصلی کافر ہیں۔ (ح:۲۷۵)

ادھر دوسری جگہ قرآن میں ﴿تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ﴾ (۲:) کہا گیا ہے (ترجمہ۔ یہ وہ پیغمبر ہیں جن میں سے بعض کو ہم نے بعض پر فضیلت دی) اس لحاظ سے یہ فضیلت خدا کے اپنے معیار علم و عمل سے ہے انسان کو اجازت نہیں کہ وہ ایک نبی اور دوسرے میں فرق سمجھے۔ (ح:۲۸۲)

Marfat.com

سَيَقُولُ السُّفَهَاءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلّٰهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِي كَانُوا عَلَيْهَا ط قُلْ لِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَ الْمَغْرِبُ ط يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ (۱۴۲)

بیوقوف اور کم سمجھ لوگ ہی اعتراض کریں گے کہ کس چیز نے مسلمانوں کو ان سے اس قبلہ سے پھیر دیا جس پر وہ پہلے تھے (ان کو اس تبدیلی کی حکمت کا کیا پتہ اور ان کو یہ حکمت سمجھائے کون؟ کیونکہ ان کا منشا تو صرف فساد پیدا کرنا ہے اس لیے) اے محمدؐ! ان کو لا جواب کرنے کے لیے صرف اتنا کہہ دو کہ خدا کا ہی مشرق اور خدا کا ہی مغرب ہے (تم خدا کے حکموں پر اعتراض کرنے والے کون ہو اور) وہ خدا تو جس کو مناسب سمجھتا ہے راہ راست پر لگا دیتا ہے۔ (۱۴۲)[ا] (تک-۲:۴۴)

ا ہجرت کے اٹھارہ ماہ بعد سورہ بقرہ میں تحویل قبلہ کا حکم نازل ہوا۔ رسول اور ان کے رفقا مکہ میں مقام ابراہیم میں نماز پڑھتے تھے اور یہاں سے کعبہ اور بیت المقدس دونوں قبلے سامنے ہوتے تھے۔ مدینہ میں قریباً اٹھارہ مہینے وہ بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے رہے۔ اب حکم مکہ کی طرف نماز پڑھنے کا ملا۔ اس تحویل قبلہ سے مدینہ میں لوگوں کے اندر بڑا ہیجان پیدا ہوا اور کئی یہودی اور منافق جو پکے دل سے مسلمان نہ تھے دین اسلام سے منحرف ہو گئے اور مسلمانوں میں انتشار پیدا کرنے کی کوشش کی۔ وحی نے مسلمانوں کی یہ الجھن کھول دی کہ مشرق اور مغرب دونوں اللہ کے ہیں۔ ﴿قل للہ المشرق و المغرب﴾. جدھر تم منہ کرو گے ادھر ہی اللہ ہے: ﴿فاینما تولوا فثم وجہ اللہ﴾ اور صرف بیوقوف لوگ ہی کہتے ہیں کہ کیوں قبلہ بدلا۔ (تک-۲:۴۵)

اس آیہ شریفہ کے صحیح مطالب میں نے مذکورہ بالا ترجمے میں ظاہر کر دیئے ہیں شارحین نے جو کچھ لکھا ہے سوال از آسمان اور جواب از ریسماں کا مصداق ہے۔ سفہاء اور نادانوں کا اعتراض ہے کہ قبلہ بیت المقدس سے مکہ معظمہ کی طرف کیوں بدل دیا گیا۔ ان کو بے وقوفوں کا سا جواب دیا ہے کہ مشرق بھی اللہ کا ہے اور مغرب بھی اللہ کا۔ اس نے جو چاہا پسند کر لیا۔ عاقلوں اور سوچ والوں کے لائق یہ جواب ہے کہ اسلام کو ایک مرکز چاہیے تھا سو جس قوم میں خدا اہلیت دیکھتا ہے اس کو ایک مرکز پر آنے کا صراط مستقیم دکھا دیتا ہے۔ اگر بیت المقدس بدستور قبلہ رہتا تو تمرکز ممکن نہ تھا۔ عیسائی الگ تھلک رہ کر اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد جدا بناتے۔ یہود جدا شور مچاتے اور وہ سچا اتحاد جو پیش نظر تھا قائم نہ ہو سکتا۔ پس بہتر یہی تھا کہ الگ مرکز بنایا جائے جس پر یہود و نصاریٰ بلکہ تمام عالم مجتمع ہو سکے اور ہو جائے۔ ضمناً جواب میں اس اہم حقیقت کی طرف بھی اشارہ کر دیا کہ خدا کو مشرق مغرب کی کچھ تخصیص نہیں، سب اسی کے ہیں۔ اس لیے نہ بیت المقدس مقصود بالذات تھا نہ اب مکہ ہے جو مقصود ہے وہ تمرکز اور اتحاد ہے۔ گویا مسلمانوں کو متنبہ کر دیا ہے کہ اصل قانون کی طرف رجوع کریں۔ (تذ-۱:۲۲۹)

تحویل قبلہ کا مقصد یہود و نصاریٰ کو چھوڑ کر کفار عرب کو کھینچنا تھا

تحویل قبلہ کے متعلق (جس کے واقع ہونے کے بعد مدینہ کے یہودیوں اور نصرانیوں میں کہرام مچ گیا تھا اور وہ طرح طرح کی ←

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ
عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ؕ وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِيْ كُنْتَ عَلَيْهَآ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ
يَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ مِمَّنْ يَّنْقَلِبُ عَلٰى عَقِبَيْهِ ؕ وَاِنْ كَانَتْ لَكَبِيْرَةً اِلَّا عَلَى الَّذِيْنَ
هَدَى اللّٰهُ ؕ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۴۳﴾

(جس طرح کہ ہم نے خانہ کعبہ کو قبلہ بنا کر مکہ کو روئے زمین کے ہونے والے مسلمانوں کا مرکز قرار دیا ہے) ہم نے تم (مٹھی بھر مسلمانوں) کو (بھی) ایک مرکزی امت (امة وسطا) بنا دیا ہے (جس کے گرداگرد تمام دنیا کے مسلمان جمع ہوں گے) تاکہ تم تمام دنیا کے انسانوں (الناس) پر (خدا کے موجود ہونے کے) گواہ بن جاؤ اور رسول تم پر (خدا کے موجود ہونے کا) گواہ بن جائے۔ ہم نے اس پہلے قبلہ (بیت المقدس) کو قبلہ نہیں بنایا تھا مگر اس لیے کہ ہم جان لیں کہ کون (اس قبلہ کو مکہ کے قبلہ سے بدلنے کے وقت رسول کی (پوری) پیروی کرتا ہے اور کون الٹے پاؤں پھر جاتا ہے۔ اور یہ (عین نماز کے وقت رسول کا ایک قبلہ سے دوسرے قبلہ کی طرف اچانک پھر جانا اور کسی مقتدی کو پہلے سے متنبہ نہ کرنا عام لوگوں کے لیے) ماسوا ان کے جن کو خدا نے ہدایت دی تھی نہایت مشکل بات تھی تو (سمجھ لو کہ) خدا تمہارے اس ایمان و یقین کو (جو تم نے رسول کے ہر حالت میں سچے ہونے کے متعلق ظاہر کیا ہے) ضائع نہیں ہونے دے گا (تک-۲:۴۴) خدا تو لوگوں پر بڑا مہربان (اور) صاحب رحمت ہے۔ ﴿۱۴۳﴾ [۱] (ف)

← ریشہ دوانیوں سے مدینہ کے مسلمانوں اور عوام میں انتشار پیدا کر رہے تھے) اس استدلال سے مسلمانوں کو تسلی ہوگئی اور ان کا ایمان رسول پر اور پختہ ہوتا گیا۔ مقصد یہ تھا کہ جب یہود اور نصاریٰ اس حیلے سے بھی کہ مسلمانوں نے ان کا قبلہ اختیار کر کے ان کو دائرہ اسلام میں آنے کی دعوت دی تھی (تاکہ سب انسان متحد ہو جائیں) ایک امت نہ ہوئے بلکہ اسلام کے مخالف رہے۔ اس لیے اب بہترین تجویز و تدبیر یہی ہے کہ اپنا الگ قبلہ بنالیں' اور وہ قبلہ سوائے مکہ کے اور کسی جگہ نہ ہو سکتا تھا تاکہ کم از کم عرب کے کفار ہی دائرہ اسلام میں داخل ہوتے جائیں اور اس طرح یہود و نصاریٰ کی مخالفت کا قلع قمع ہو...... یاد رکھنا چاہئے کہ اس وقت تک کہ سورہ بقرہ نازل ہوئی مسلمان اٹھارہ ماہ سے برابر اس کوشش میں لگے رہے کہ کسی طرح یہود و نصاریٰ دائرہ اسلام میں داخل ہو جائیں۔ (تک-۱: ۴۵-۴۶)

۱ ﴿شهدآء علي الناس﴾ ہونے کے یہی معانی ہیں کہ لوگوں کو تمہارے اعمال و افعال سے' تمہاری تگ و دو اور تکلیف برداری سے' تمہاری خدمت گزاری اور ملازمت سے خدا کے خدا اور حاکم اعلیٰ ہونے کی سچی گواہی مل جائے' وہ بچشم خود دیکھ لیں کہ تم کسی ایسی جلیل القدر ہستی کے ملازم اور پابند ہو جو گو نظروں سے اوجھل ہے مگر اس کے ہونے اور مقتدر ہونے میں گمان نہیں۔ یہی سعی و عمل آج کسی دنیاوی حاکم کی ملازمت اور اس کے موجود ہونے کی صریح بلکہ عینی شہادت ہے' خواہ وہ حاکم ہر دم لوگوں کی نظروں سے چھپا رہے اور عوام نے اس کو ایک لمحے کے لیے بھی بچشم خود نہ دیکھا ہو' جب تک ایک ملازم کسی آقا کے حکموں کی تعمیل میں مصروف ←

قَدْ نَرٰی تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِی السَّمَآءِ ۚ فَلَنُوَلِّیَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰىهَا ۪ فَوَلِّ
وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَحَیْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ ؕ
وَاِنَّ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَیَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ؕ وَمَا اللّٰهُ
بِغَافِلٍ عَمَّا یَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۴﴾ وَلَىِٕنْ اَتَیْتَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ بِكُلِّ اٰیَةٍ
مَّا تَبِعُوْا قِبْلَتَكَ ۚ وَمَاۤ اَنْتَ بِتَابِعٍ قِبْلَتَهُمْ ۚ وَمَا بَعْضُهُمْ بِتَابِعٍ قِبْلَةَ بَعْضٍ ؕ
وَلَىِٕنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ اِنَّكَ اِذًا لَّمِنَ
الظّٰلِمِیْنَ ﴿۱۴۵﴾

وقف لازم

اے محمدؐ! ہم تو پہلے ہی سے دیکھ رہے تھے کہ تمہاری آرزو یہی تھی کہ مسلمانوں کا قبلہ مکہ ہو جائے اور تو آسمان کی طرف تکتا رہتا تھا کہ اس طرح کا کوئی حکم آئے تو اب ہم تم کو وہی قبلہ دیتے ہیں جو تمہیں پسند ہے اس لیے سب مسلمان آج سے اپنا منہ المسجد الحرام کی طرف کریں اور جہاں کہیں کوئی مسلمان ہے وہ بھی اپنا رخ اسی طرف کرے تو جن لوگوں کو الکتٰب دی گئی ہے وہ تو ضرور جانتے ہیں کہ یہی مکہ کا قبلہ (مسلمانوں کے لیے) سچا قبلہ ہے۔ (کیونکہ خدا کی بھیجی ہوئی الکتٰب ہر امت کے لیے اپنا قبلہ مقرر کرتی ہے) (تک-۲:۴۴) اور جو کام یہ لوگ کرتے ہیں خدا ان سے بے خبر نہیں۔ ﴿۱۴۴﴾ (ف) ویسے اگر تو اہل کتاب (یعنی یہود و نصاریٰ) کو ایک سو دلیلیں بھی دے گا تو وہ تمہارے قبلہ کی طرف نہ آئیں گے اور نہ تم ان کے قبلے (بیت المقدس) کو مانو گے۔ (تک-۲:۴۵) اور ان میں سے بھی بعض بعض کے قبلے کے پیرو نہیں اور اگر تم باوجود اس کے کہ تمہارے پاس دانش (وحی خدا) آچکی ہے ان کی خواہشوں کے پیچھے چلو گے تو ظالموں میں (داخل) ہو جاؤ گے۔ ﴿۱۴۵﴾ (ف)

← ہے' اس کی خاطر اپنی جان کو تکلیف میں ڈال رہا ہے' اور کسی دوسرے کے ہاں سے امیدوار مزد نہیں ہوتا' تب تک اس آقا کے ہونے کی عینی گواہی موجود ہے۔ کیونکہ کوئی متنفس اپنے آپ کو بلا مزد رنج و محن میں ڈالنا نہیں چاہتا۔ 'شہادت' یہ نہیں کہ منہ سے آشہدان لا الہ الا اللہ یا کوئی اور ایسا کلمہ پڑھ لیا جائے جیسا کہ آج کل کے مسلمان سمجھ بیٹھے ہیں! جب تک ملازمت اور عبادت' عملاً نہ ہو' ''گواہی'' یعنی عینی شہادت جس کا تعلق لامحالہ 'مشاہدے' سے ہے' قائم نہیں ہو سکتی (تذ-۱:۱۰۵) مسلمان آج اپنے آپ کو اس آیہ کریمہ کا مصداق سمجھ کر مکر کی نیندیں لے رہے ہیں حالانکہ خطاب بالخصوص قرون اولیٰ کے اہل عرب کی طرف تھا جنہوں نے اپنے پیہم اور بے مزد عمل سے دنیا کو خدا کے موجود ہونے کی ناقابل انکار گواہی دے دی تھی اور اس کا زندہ ثبوت یہ تھا کہ چند برسوں کے اندر اندر تمام عرب دائرہ اسلام میں داخل ہو گیا تھا۔ (تذ-۲:۱۰)

Marfat.com

اَلَّذِيۡنَ اٰتَيۡنٰهُمُ الۡكِتٰبَ يَعۡرِفُوۡنَهٗ كَمَا يَعۡرِفُوۡنَ اَبۡنَآءَهُمۡ‌ؕ وَاِنَّ فَرِيۡقًا مِّنۡهُمۡ
لَيَكۡتُمُوۡنَ الۡحَـقَّ وَهُمۡ يَعۡلَمُوۡنَ ﴿١٤٦﴾ اَلۡحَـقُّ مِنۡ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوۡنَنَّ مِنَ (وقف منزل)
الۡمُمۡتَرِيۡنَ ﴿١٤٧﴾ وَلِكُلٍّ وِّجۡهَةٌ هُوَ مُوَلِّيۡهَا‌ فَاسۡتَبِقُوا الۡخَيۡرٰتِ‌ؕ اَيۡنَ (ع)
مَا تَكُوۡنُوۡا يَاۡتِ بِكُمُ اللّٰهُ جَمِيۡعًا‌ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ ﴿١٤٨﴾ وَمِنۡ حَيۡثُ (وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم)
خَرَجۡتَ فَوَلِّ وَجۡهَكَ شَطۡرَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَـرَامِ‌ؕ وَاِنَّهٗ لَلۡحَـقُّ مِنۡ رَّبِّكَ‌ؕ وَمَا
اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعۡمَلُوۡنَ ﴿١٤٩﴾

اور جن کو ہم نے الکتٰب دی تو وہ (خواہ کسی زبان میں ہو اور کسی نبی کی وساطت سے آئے) اس کو (فوراً) پہچان لیتے ہیں جیسے کہ اپنے بیٹیوں کو (خواہ وہ کسی لباس میں آئیں) اور بے شک ان میں ایک گروہ ایسا ہے جو (اس تمہارے قرآن کی یہ سمجھ کر کہ دوسری زبان میں اور دوسرے نبی کے ذریعے سے آیا ہے یہ کہتے ہیں کہ ہم نہیں پہچانتے کہ یہ کیا ہے اور) اس طرح حق کو چھپاتے ہیں حالانکہ وہ (اندرونی طور پر) جانتے ہیں (کہ یہ وہی شے ہے جو پہلے نبیوں کو آئی تھی) (اس سے ظاہر ہے کہ یہ شے قانون فطرت ہی تھا) ﴿١٤٦﴾ (حد-١١٢) (اے پیغمبر یہ نیا قبلہ) تمہارے پروردگار کی طرف سے حق ہے تو تم ہرگز شک کرنے والوں میں نہ ہونا۔ ﴿١٤٧﴾
(ف) اور مسلمانو! تمہیں یاد رہے کہ اس کارگاہ اتحاد و اتفاق میں ہر قوم اور ہر امت اپنے لیے کوئی نہ کوئی سمت اتحاد تلاش کرتی ہے اور پھر جب وہ لوگ کسی ایک مرکز کو مقرر کر لیتے ہیں تو سب کے سب طبعاً اس کی طرف رجوع ہو جاتے ہیں تو اے مسلمانو! تم بھی اس کلیے کو پیش نظر رکھ کر قوت افزا اور طاقت اندوز اعمال کی طرف لپک لپک کر پہنچو اور تقرر قبلہ کے متعلق جو بات سب سے اہم اور نتیجہ خیز ہے یہ ہے کہ تم روئے زمین کے کسی گوشے میں ہو اور کسی طرح پر بکھرے ہوئے ہو خدا تم کو اس ترکیب سے مجتمع کر دیا کرے گا اور دوسری قوموں کے بالمقابل تمہارے مجموعی رعب و وقار کو برقرار رکھے گا' جانے رہو کہ خدا ہر شے پر قادر ہے۔ ﴿١٤٨﴾[1]
(تذ-ا:١٣٧) اس لئے جہاں کہیں تم ہو اپنا منہ مسجد حرام کی طرف کرو۔ (تک-٢:٤٥) بے شبہ وہ تمہارے پروردگار کی طرف سے حق ہے اور لوگ جو کچھ کرتے ہیں خدا اس سے بے خبر نہیں ﴿١٤٩﴾ (ف)

---

[1] خدا کی نظروں میں مشرق اور مغرب سب ایک ہیں ﴿قل لله المشرق و المغرب﴾ اس کی نگاہوں میں روئے زمین کی ہر امت کا کوئی نہ کوئی مرکز ہے ﴿ولكل وجهة هو موليها﴾ کوئی نہ کوئی مرجع' اور ایک نہ ایک مآب ضرور ہے' نہیں بلکہ ہر قوم کا اپنے خدا سے تعبد اور تعلق کا طریقہ اظہار بھی خود اسی نے مقرر کیا ہے۔ ﴿لكل امة جعلنا منسكا هم ناسكوه﴾ (تذ-اد:٩٢)

Marfat.com

وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۖ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ
فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ لِئَلَّا يَكُونَ لِلنَّاسِ عَلَيْكُمْ حُجَّةٌ ۙ إِلَّا الَّذِينَ
ظَلَمُوا مِنْهُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِي وَلِأُتِمَّ نِعْمَتِي عَلَيْكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ﴿١٥٠﴾
كَمَا أَرْسَلْنَا فِيكُمْ رَسُولًا مِنْكُمْ يَتْلُو عَلَيْكُمْ آيَاتِنَا وَيُزَكِّيكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ
الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُمْ مَا لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ ﴿١٥١﴾ فَاذْكُرُونِي
أَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُونِ ﴿١٥٢﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ ع ۵
وَالصَّلَاةِ ۚ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ ﴿١٥٣﴾ وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
أَمْوَاتٌ ۚ بَلْ أَحْيَاءٌ وَلَٰكِنْ لَا تَشْعُرُونَ ﴿١٥٤﴾

اورتم جہاں سے نکلو مسجد حرم کی طرف منہ (کرکے نماز پڑھا) کرو اور مسلمانوں تم جہاں بھی ہوا کرو اسی (مسجد) کی طرف رخ کیا کرو (یہ تاکید) اس لیے (کی گئی ہے) کہ لوگ تم کو کسی طرح کا الزام نہ دے سکیں۔ مگر ان میں سے جو ظالم ہیں وہ (الزام دیں تو دیں) سو ان سے مت ڈرنا اور مجھ ہی سے ڈرتے رہنا ﴿١٥٠﴾ (ف) اے ساکنان عرب! یہ احسانات جو اوپر شمار ہوئے اسی قطع کے ہیں جیسا وہ عظیم الشان احسان کہ ہم نے تم کو راہ راست پر لانے کے لیے تم ہی میں کا ایک رسول بھیجا جو ہمارے احکام تم پر واضح کرتا ہے تمہارے نفس کو گناہ کی آلائش سے پاک کرتا ہے' تم کو قانون الٰہی کا علم دے رہا ہے۔ عزیز و حکیم خدا کی حکمت سکھلا رہا ہے اور المختصر یہ کہ تم کو ان عظیم الشان حقائق فطرت کا علم دے رہا ہے جن کا اس سے پہلے تمہیں کچھ علم نہ تھا۔ ﴿١٥١﴾ (تذ-۱:۵۴) تو ہم کو ہر وقت سچے دل سے محسوس کرتے رہا کرو پھر ہم بھی تمہارا خیال رکھیں گے۔ (تذ-۱:۲۴۸) اور میرا احسان مانتے رہنا اور ناشکری نہ کرنا۔ ﴿١٥٢﴾ (ف) اے ایمان والو! (اس صورت حال میں جو تبدیلی قبلہ کی وجہ سے مدینہ میں پیدا ہوئی) تم صبر اور استقلال سے جمے رہو اور حالات کو بہتر کرنے کے لیے نماز سے مدد لو (یعنی خود پر امن رہو اور خدا کے حضور میں گڑگڑاؤ کہ کہیں خانہ جنگی نہ ہو جائے) کیونکہ خدا صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ ﴿١٥٣﴾ (تک-۲:۴۶) اور لوگو! جو شخص خدا کی راہ میں اور اس کا اعلا کرتے کرتے قتل ہو گیا اس کو مرا ہوا نہ کہو' وہ فی الحقیقت زندہ ہے وہ ابدالآباد تک اپنا نام چھوڑ گیا' اپنے کارنامے چھوڑ گیا' وہ ہر وقت دوسروں کو شجاعت کی ترغیب دے رہا ہے' حوصلے بڑھا رہا ہے لیکن تم نہیں سمجھتے کہ وہ کیونکر زندہ ہیں۔ ﴿١٥٤﴾[1] (تذ-۱:۱۲۶)

[1] مسلمانوں کو جنگ کی خاطر تیار کرنے کے لیے کہا کہ جو لوگ خدا کی راہ میں قتل ہو جاتے ہیں ان کو مردہ نہ کہو۔ بلکہ وہ زندہ ہیں' انہی کی موت سے قوم میں زندگی پیدا ہوگی اور ان کا نام زندہ رہے گا۔ (تک-۲:۴۶)

وَلَنَبۡلُوَنَّكُمۡ بِشَیۡءٍ مِّنَ الۡخَوۡفِ وَالۡجُوۡعِ وَنَقۡصٍ مِّنَ الۡاَمۡوَالِ وَالۡاَنۡفُسِ
وَالثَّمَرٰتِ ؕ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِیۡنَ ﴿۱۵۵﴾ الَّذِیۡنَ اِذَاۤ اَصَابَتۡهُمۡ مُّصِیۡبَةٌ ۙ قَالُوۡۤا
اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡهِ رٰجِعُوۡنَ ﴿۱۵۶﴾

اور ایمان والو! اس میں شک نہیں کہ ہم تم کو ذرا اچھی طرح (بشیء) دشمن کا خوف دلا دلا کر' میدان جنگ میں بھوکوں مار مار کر' مال اور جانوں میں کمی کر کر کے' پیداوار کا قحط ڈال کر' نتائج کو خلاف امید کر کر کے' آزما کر رہیں گے اور تمہارے ایمان کی قدر و قیمت اور سعی و عمل کی حد کا اندازہ لگائیں گے' لیکن اگر تم فی الحقیقت صاحب ایمان ہوئے تو تم بھی ان آزمائشوں میں پورے اتر کر رہو گے اور اپنے سعی و عمل کو ہرگز کم نہ ہونے دو گے۔ اور اے محمدؐ! مصائب کا استقلال سے مقابلہ کرنے والوں کو ہماری خوشنودی اور کامیابی کی بشارت دے دو۔ ﴿۱۵۵﴾[۱] (تذ-۱:۱۲۳) اور یہ وہ لوگ ہیں کہ جب ان پر کوئی اجتماعی مصیبت آ پڑتی ہے تو معاً بول اٹھتے ہیں کہ ہم تو فی الحقیقت خدا ہی کے اطاعت گزار ہیں (انا اللہ) اسی کے بتائے ہوئے حکموں پر چلیں گے (وانا الیہ راجعون) اور اپنے سعی و عمل سے خدا کو پھر خوش کریں گے (یہ مصیبت جو ہمیں پہنچی ہے لامحالہ ہماری سعی میں کسر کے باعث ہی ہے اور سعی و عمل کو دوبالا کر دینا ہی خدا کی طرف رجوع کرنا ہے) ﴿۱۵۶﴾[۲] (تذ-۱:۱۲۳)

---

۱ مسلمانوں کو آئندہ جنگ کے لیے تیار کرنے کی غرض سے کہا کہ اے مسلمانو! ہم ضرور تم کو دشمن کا خوف دلا دلا کر' بھوک اور ننگ دے کر' تمہارے مالوں کو گھٹا گھٹا کر' تمہاری تعداد کو (میدان جنگ میں قتل ہونے کے باعث) کم کر کے' تمہیں زندگی کی آسائشوں سے محروم کر کے تمہاری آزمائش کریں گے تو اے محمدؐ! تم صبر اور استقلال سے جم کر لڑنے والوں کو خوش خبری دو۔ (تک-۲:۴۶)

یہاں الصٰبرین کا لفظ پھر آیا ہے اور ظاہر ہے کہ صابر وہی لوگ ہیں جو ہر اجتماعی مصیبت کا مردانہ وار مقابلہ کرتے ہیں' اس کے دور کرنے کے لیے ہمہ تن مستعد رہتے ہیں' نہ وہ جو ہاتھ پر ہاتھ دھر کر اپنی بربادی کا تماشہ کرتے اور ٹس سے مس تک نہیں ہوتے' کبھی کبھار آہیں نکال کر یا عورتوں کی طرح آنسو بہا کر اپنے نفس کو دھوکا دیتے ہیں کہ صابر ہیں۔ (تذ-۱۱:۱۲۳)

۲ انا للہ وانا الیہ رجعون کے الفاظ مسلمانان جہاں جس حیرت انگیز نادانی' جہالت اور نافہمی سے نہ معلوم کتنی قرنوں سے کسی عزیز کی موت یا ادنیٰ سی ادنیٰ خانگی اذیت پر استعمال کرتے آئے ہیں اور اس مخصوص زبانی ''عبادت'' کے صلے میں اپنے آپ کو رحمت خدا کا مستقل حقدار گنتے ہیں' اس سے کم از کم یہ مترشح ہوتا ہے کہ کلام الٰہی کا صحیح علم کس قدر جلد رسم و رواج کی لکیر میں پڑ کر بے اثر ہو گیا تھا' اور آیات خدا کے مطالب یقینیات کے بلند مرتبے سے گر کر ظن و اعتقاد کی ادنیٰ سطح پر کس سرعت سے پہنچ گئے تھے...... ہم نے ان آیات یعنی (۲:۱۵۵ تا ۱۵۷) کا مربوط اور مسلسل ترجمہ کر دیا ہے جس سے ظاہر ہے کہ ان میں نہ کسی خانگی مصیبت کا ذکر ہے اور نہ یہ ترغیب دی گئی ہے کہ جب تمہارا کوئی رشتہ دار مر جائے تو انا للہ کے الفاظ منہ سے بڑبڑاؤ' پھر جب کہہ لو گے تو خدا کی طرف سے تم پر ''صلوت'' اتریں گی' رحمت رب نازل ہو گی اور تم ان الفاظ کو دہراتے ہی ''مھتدون'' یعنی ہدایت پانے والوں میں سے بن جاؤ گے۔ (۲:۱۵۷) یہ سب تشریح نہایت لچر اور شرمناک ہے۔ کوئی ذہن سلیم اس کو ایک لمحے کے لیے بھی قبول کرنے پر تیار نہیں۔ سیاق کلام سے ظاہر ہے کہ یہاں پر صرف اجتماعی مصائب کا ذکر ہے جس کی تائید جمع کے صیغے سے ہوتی ہے جو ان آیات میں برابر چلا ←

Marfat.com

جا رہا ہے: "مصیبة" میں جس کا ذکر آیہ (۲:۱۵۶) میں ہوا ہے لامحالہ خوف کا ماحول ہے جو ہر شکست زدہ امت پر ہر آن حاوی رہتا ہے۔ ﴿بشی من الخوف﴾ وہ فقر و افلاس ہے جو محکومیت اور ضعف کی حالت میں غلام قوموں کا پیچھا نہیں چھوڑتا ﴿والجوع و نقص من الاموال﴾ وہ قلت تعداد ہے جو دشمن کی کثرت، ابہت اور ہجوم کے بالمقابل عجز و بے چارگی پیدا کر دیتی ہے (والانفس) وہ قہر خدا ہے جس سے امتیں قحط اور وبا، فاقوں اور بیماریوں کا شکار ہو جاتی ہیں، جس کے باعث دنیاوی انعام سب اچک لیے جاتے ہیں (والثمرت) دشمن ہر وقت تاک میں لگا رہتا ہے۔ اور کمزور کی کمزوری کو دیکھ دیکھ کر خوش ہوتا ہے۔ گویا یہاں پر بعینہ اس قطع کی مصیبت کے امتحان و ابتلا کا ذکر ہے جو 'اعلون' نہ رہنے کے باعث قوموں پر طاری ہو جاتی ہے اور جس کا مصداق آج تمام عالم اسلام ہے۔ قرآن حکیم نے اس قلت تعداد اور ضعف قوت، اس خوف عدد اور بیم موت کی تصریح ایک دوسرے موقع پر بھی کی ہے جس میں بوضاحت تمام جتلا دیا ہے کہ کسی قوم کا آزاد ہونا اور دنیوی نعمتوں اور طیبات رزق سے متمتع ہونا ہی نصرت الٰہی ہے:

﴿واذکروآ اذ انتم قلیل مستضعفون فی الارض تخافون ان یتخطفکم الناس فاولکم واید کم بنصره ورز قکم من الطیبت لعلکم تشکرون○﴾ [۸:۲۶]

"اور مسلمانو! وہ وقت یاد کرو جب تم دنیا میں تعداد میں تھوڑے سے تھے، کمزور اور بے بس گنے جاتے تھے اور ہر آن اس خوف کے باعث سہمے رہتے تھے کہ دشمن تمہیں اچک نہ لے جائیں۔ پھر خدائے ذوالجلال نے (تمہارے اعمال کو پسند فرما کر) تم کو اپنی پناہ میں لے لیا، اپنی مدد سے تم کو قوی بنایا، اور دشمن پر فتح دے کر عمدہ تم دنیاوی نعمتیں بخشیں، اور یہ سب اس لیے کہ تم قوت اور امن، نعمائے الٰہی اور تائید خدا کی دل سے قدر کرو، اور اس کے قوت انگیز احکام پر بدستور عمل کرتے رہو۔ ﴿لعلکم تشکرون○﴾

ظاہر ہے کہ آیات انا للہ (یعنی ۲:۱۵۵۔۱۵۷) میں خوف، یہی یتخطفکم الناس کا خوف ہے، اور نقص من الاموال والانفس، یہی قلیل اور مستضعف فی الارض، ہونا ہے، اور یہی وہ مصائب کبریٰ ہیں جن کا ابتلا مقصود ہے۔ کسی عزیز کا مر جانا ' نقص من ...... الانفس، نہیں ہو سکتا۔ مزید برآں تعجب ہے کہ جہاں کسی شخص کی طبعی یا ناگہانی موت پر 'انا للہ' کا غیر متعلق فقرہ نہایت التزام کے ساتھ استعمال ہوتا ہے وہاں خوف اور بھوک اور نقصان مال کے موقع پر رواجاً نہیں بولا جاتا! یہ دلیل بجائے خود اس امر کی شہادت ہے کہ اخلاف مسلمین نے کلمہ استرجاع کو قطعاً غلط سمجھا ہے اور اس کے خدائی مفہوم سے یکسر الگ ہو گئے ہیں۔

لیکن اس استدلال سے قطع نظر ایک اور صورت نظر بھی ہے جو اس دعوے کی یکسر تغلیط کر دیتی ہے کہ کسی مسلمان کی طبعی یا ناگہانی موت وہ 'مصیبة' ہے جس پر 'انا للہ' کہنے کی ضرورت یا جازت از روئے قرآن ثابت ہے۔ 'مصیبة' کا لفظ کلام الٰہی کے اندر بالالزام اس خدائی انتقام یا اجتماعی سزا کے معنوں میں آیا ہے جو قومیں یا افراد اپنی غفلت یا نافرمانی کے باعث اپنے ہاتھوں مول لے لیتے ہیں۔ انفرادی اموات اس جدول میں داخل نہیں کیونکہ نیک و بد سب نے ایک نہ ایک دن مرنا ہے اور ہر شخص کا مرنا از روئے سزا یا انتقام واقع نہیں ہوتا۔ اگرچہ ایک ملک میں عام وبا کا پھیل جانا، یا طوفان سے بستیوں کا ہلاک ہو جانا 'مصیبة' میں داخل ہو سکتا ہے۔ یہ نکتہ اس حیرت انگیز صحت اور تطابق کے ساتھ قرآن حکیم میں جا بجا بیان ہوا ہے کہ 'مصیبة' کے الحال مسخ شدہ معانی کی صحیح تصویر پیش کرنے کی غرض سے اس شہادت کے تمام و کمال یہاں پر لکھ دینا ضروری ہے:

﴿اولما اصابتکم مصیبة قد اصبتم مثلیها قلتم انی هذا قل هو من عند انفسکم ان الله علی کل شیء قدیر○ وما اصابکم یوم التقی الجمعن فباذن الله ولیعلم المومنین○ ولیعلم الذین نافقوا﴾ (۳:۱۶۵،۱۶۶)

← ''مسلمانو! تم بھی عجیب لوگ ہو کہ جب تم پر جنگ احد میں شکست کی مصیبت آ پڑی، حالانکہ تم ہی جنگ بدر میں دشمن پر اس سے دگنی مصیبت ڈال چکے تھے' تو تمہارے چھکے چھوٹ گئے اور بے دل ہو کر لگے کہنے کہ ہیں' یہ آفت کہاں سے آ گئی۔ اے محمدؐ ان سے کہہ دو کہ یہ مصیبت آئی تو تمہارے اپنے کئے سے آئی' اپنی نامردی اور بزدلی سے آئی' اور خدا تو اس قدر باحوصلہ اور بے نیاز ہے کہ اپنے بندوں کے کسی گروہ پر بے جا رعایت نہیں کرتا ﴿ان الله علی کل شیء قدیر○﴾ اور اس پر بھی قادر ہے کہ تمہارے اعمال کو دیکھ کر تمہیں شکست دے اور کہو کہ جس دن مقام احد میں دونوں فریق بھڑ گئے اور تم کو شکست کی مصیبت پہنچی تو یہ بھی خدا ہی کے حکم سے تھا اور غرض یہ تھی کہ خدا ایمان والوں کو الگ معلوم کر لے اور ظاہری مسلمان بنے والوں' لیکن دل میں نفاق رکھنے والوں کو الگ پہچان لے۔''

یہاں پر ظاہر ہے کہ قرآنی اصطلاح میں 'مصیبة' وہ شئے ہے جو اپنے ہی کرتوت سے آتی ہے اور بطور سزا کے ہے سورہ نساء میں ہے:

﴿فکیف اذا اصابتهم مصیبة بما قدمت ایدیهم ثم جآء وك یحلفون بالله ان اردنا الا احسانا وتوفیقا○﴾ [۴:۶۲]

''تو پھر ان منافقوں کی کیا ہی بری حالت ہو گی جب ان ہی کے اپنے کرتوت کی وجہ سے ان پر کوئی مصیبت نازل ہو تو تمہارے پاس قسمیں کھاتے ہوئے دوڑے آئیں کہ بخدا ہماری غرض تو یہی تھی کہ میل ملاپ اور اتحاد پیدا ہو۔''

سورہ قصص میں پھر 'مصیبت' کو اپنے اعمال کی سزا کہا گیا ہے:

﴿ولولا ان تصیبهم مصیبة بما قدمت ایدیهم ﴾ [۲۸:۴۷]

''اور یہ اتمام حجت اس لیے ہے کہ مبادا ان پر ان کے اپنے ہی کرتوتوں کے بدلے میں مصیبت نازل ہو۔''

اور سورہ شوریٰ میں 'مصیبت' کے مفہوم کو یہ کہہ کر قطعاً عیاں کر دیا ہے کہ اقوام عالم پر کوئی مصیت نہیں آتی مگر یہ کہ ان کے اپنے ہی کرتوت سے ہے اگرچہ خدا اکثر واماندگیوں پر گرفت نہیں کرتا:

﴿وما آصابکم من مصیبة فبما کسبت ایدیکم ویعفواعن کثیره﴾ [۴۲: ۳۰]

ان آیات سے ظاہر ہے کہ 'مصیبت' یہاں پر بھی وہ اجتماعی سزا ہے جو خدا قوموں کو ان کی مجموعی بداعمالیوں کے باعث نہایت غور وخوض کے بعد دیتا ہے۔ انفرادی اور خانگی مصائب اس میں شامل نہیں اور نہ کسی عزیز کی موت اس قانون کے ماتحت ہو سکتی ہے...... تمام قرآن کے طول وعرض میں صرف ایک جگہ (یعنی سورہ مائدہ میں) 'مصیبت' کا لفظ انفرادی معنوں میں استعمال ہوا ہے مگر وہاں پر موت کے لفظ سے اس کی تصریح کر کے متذکرہ صدر کلیئے کو برقرار رکھا ہے:

﴿اواخرن من غیر کم ان انتم ضربتم فی الارض ماصابتکم مصیبة الموت﴾[۵:۱۰۶]

''اگر سفر میں ہو اور تم پر موت کی مصیبت آ پڑے تو وصیت کرتے وقت کوئی دو غیر مسلم گواہ بھی پیدا کر لو تو کچھ مضائقہ نہیں۔''

الغرض 'مصیبة' کی قرآنی اصطلاح کے متعلق اس تمام استدلال سے ظاہر ہے کہ اصل کتاب کی آیات زیر بحث میں خدائے عظیم نے اس امر کی تلقین نہیں کی کہ جب تم پر کسی ہمسائے کا خوف طاری ہو' یا غریب اور نادار ہو جاؤ' یا کوئی عزیز مسلمان مر جائے' یا تمہاری تجارت کا جہاز ڈوب جائے' تو فوراً ﴿انا لله و انا الیه رجعون﴾ کا طلسمی منتر دہراؤ' بلکہ یہ کہا ہے کہ اے مسلمانو! اس میں شک نہیں کہ ہم وقتاً فوقتاً تم کو تمہاری مجموعی بداعمالیوں اور غفلتوں کے باعث محکومیت' فقر و افلاس' بے چارگی اور شکست و ریخت کی مصیبتوں میں ڈالتے رہیں گے' لیکن اگر تم سچے معنوں میں مسلمان ہوئے تو تم اپنی آبائی غفلتوں' اور ذاتی واماندگیوں کو خیرباد کہہ کر صبر و استقلال سے ان مصائب کا مقابلہ کرو گے' اور اپنے سروں پر سے یہ آسمانی بلائیں ٹال کر رہو گے اور صحیح معنوں میں مستقل مزاج اور صابر لوگ تو وہی ہوتے ہیں جو مصیبت کو سر پر سوار دیکھ کر قانون خدا کی طرف از سر نو رجوع کرنے کا ارادہ کر لیتے ہیں ﴿قالو انا لله وانا الیه رجعون﴾ اور جان لیتے ہیں کہ یہ مصیبت ہمارے اپنے ہی کرتوت کی وجہ سے ہے اور خدا سے منحرف ہونے کا نتیجہ ہے......

'مصیبة' کی قرآنی اصطلاح کے معانی آج قریب قریب مسخ ہو چکے ہیں اور ظاہر ہے کہ کوئی انسانی لغت اب اس کے خدائی مفہوم کو ادا نہیں کر سکتی۔ قرآن بذات خود اپنے معانی کا محافظ ہے اور اسی نقطہ نظر سے سب انسانی لغات سے بے نیاز ہے۔ (تذ۔۱:۱۲۳۔۱۲۶)

Marfat.com

أُولَٰٓئِكَ عَلَيۡهِمۡ صَلَوَٰتٞ مِّن رَّبِّهِمۡ وَرَحۡمَةٞۖ وَأُولَٰٓئِكَ هُمُ ٱلۡمُهۡتَدُونَ ۝١٥٧
إِنَّ ٱلصَّفَا وَٱلۡمَرۡوَةَ مِن شَعَآئِرِ ٱللَّهِۖ فَمَنۡ حَجَّ ٱلۡبَيۡتَ أَوِ ٱعۡتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ
عَلَيۡهِ أَن يَطَّوَّفَ بِهِمَاۚ وَمَن تَطَوَّعَ خَيۡرٗا فَإِنَّ ٱللَّهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ ۝١٥٨ إِنَّ
ٱلَّذِينَ يَكۡتُمُونَ مَآ أَنزَلۡنَا مِنَ ٱلۡبَيِّنَٰتِ وَٱلۡهُدَىٰ مِنۢ بَعۡدِ مَا بَيَّنَّٰهُ لِلنَّاسِ
فِي ٱلۡكِتَٰبِ أُولَٰٓئِكَ يَلۡعَنُهُمُ ٱللَّهُ وَيَلۡعَنُهُمُ ٱللَّٰعِنُونَ ۝١٥٩ إِلَّا ٱلَّذِينَ تَابُواْ وَأَصۡلَحُواْ
وَبَيَّنُواْ فَأُولَٰٓئِكَ أَتُوبُ عَلَيۡهِمۡ وَأَنَا ٱلتَّوَّابُ ٱلرَّحِيمُ ۝١٦٠ إِنَّ ٱلَّذِينَ كَفَرُواْ
وَمَاتُواْ وَهُمۡ كُفَّارٌ أُولَٰٓئِكَ عَلَيۡهِمۡ لَعۡنَةُ ٱللَّهِ وَٱلۡمَلَٰٓئِكَةِ وَٱلنَّاسِ أَجۡمَعِينَ ۝١٦١
خَٰلِدِينَ فِيهَاۖ لَا يُخَفَّفُ عَنۡهُمُ ٱلۡعَذَابُ وَلَا هُمۡ يُنظَرُونَ ۝١٦٢ وَإِلَٰهُكُمۡ
إِلَٰهٞ وَٰحِدٞۖ لَّآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ٱلرَّحۡمَٰنُ ٱلرَّحِيمُ ۝١٦٣ ع

یہی وہ لوگ ہیں جن پر اپنے پروردگار کے بے شمار افضال ہیں' تحسین وآفرین کے نعرے (صلوات) ہیں۔ رحمت اور عنایت ہے' اور یہی وہ لوگ ہیں جن کو مصائب کے دور کرنے کے متعلق صحیح راہ عمل مل چکی ہے۔ ۱۵۷ (تذ-۱:۱۲۳) صفا اور مروہ اللہ کے شعائر (خدا کی نشانیوں) میں سے ہیں تو جس نے خانہ کعبہ کا حج یا عمرہ ادا کیا اس پر گناہ نہیں کہ ان دونوں پہاڑیوں کے درمیان طواف کرے۔ اور جو کوئی نیک کام کرے تو خدا قدر شناس اور دانا ہے۔ ۱۵۸ (ف) بے شک وہ لوگ جو ان روشن احکام اور ہدایت کو جو ہم نے انسان پر نازل کی' بعد اس کے کہ ہم نے اس کو بنی نوع انسان کے فائدے کے لیے الکتٰب کی صورت میں کھول کھول کر واضح کر دیا تھا' چھپاتے ہیں' تو یہ وہی بدبخت گروہ ہے جن پر خدا اپنی پھٹکار ڈالتا ہے اور لعنت کرنے والے ان پر لعنت بھیجتے ہیں۔ ۱۵۹ (تذ-۲:۶۰-۵۹) البتہ وہ لوگ جنہوں نے ایسا کام کرنے سے توبہ کر لی اور درست ہو گئے اور احکام خدا کو کھول کھول کر بتلاتے رہے تو یہی وہ لوگ ہیں جن کو میں معاف کردوں گا اور میں بڑا توبہ کو قبول کرنے والا اور بڑا رحم کرنے والا ہوں ۱۶۰ (تذ-۲:۶۰) اگر مرنے سے پہلے اسلام نہ لاؤ گے تو اللہ اور اس کے فرشتوں اور تمام بنی نوع انسان کی مجموعی لعنت تم پر۔ ۱۶۱ (تک-۲:۴۷) وہ ہمیشہ اسی (لعنت) میں (گرفتار) رہیں گے۔ ان سے نہ تو عذاب ہی ہلکا کیا جائے گا اور نہ انہیں (کچھ) مہلت ملے گی۔ (ف) ۱۶۲ اور (لوگو!) تمہارا معبود خدائے واحد ہے۔ اس بڑے مہربانی (اور) رحم والے کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ (ف) ۱۶۳

Marfat.com

اِنَّ فِیۡ خَلۡقِ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ وَ اخۡتِلَافِ الَّیۡلِ وَ النَّهَارِ وَ الۡفُلۡكِ
الَّتِیۡ تَجۡرِیۡ فِی الۡبَحۡرِ بِمَا یَنۡفَعُ النَّاسَ وَ مَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ
مِنۡ مَّآءٍ فَاَحۡیَا بِهِ الۡاَرۡضَ بَعۡدَ مَوۡتِهَا وَ بَثَّ فِیۡهَا مِنۡ کُلِّ دَآبَّةٍ ۪
وَّ تَصۡرِیۡفِ الرِّیٰحِ وَ السَّحَابِ الۡمُسَخَّرِ بَیۡنَ السَّمَآءِ وَ الۡاَرۡضِ لَاٰیٰتٍ
لِّقَوۡمٍ یَّعۡقِلُوۡنَ ﴿۱۶۴﴾ وَ مِنَ النَّاسِ مَنۡ یَّتَّخِذُ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ اَنۡدَادًا یُّحِبُّوۡنَهُمۡ
کَحُبِّ اللّٰهِ ؕ وَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ؕ وَ لَوۡ یَرَی الَّذِیۡنَ ظَلَمُوۡۤا اِذۡ یَرَوۡنَ
الۡعَذَابَ ۙ اَنَّ الۡقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِیۡعًا ۙ وَّ اَنَّ اللّٰهَ شَدِیۡدُ الۡعَذَابِ ﴿۱۶۵﴾ اِذۡ تَبَرَّاَ الَّذِیۡنَ
اتُّبِعُوۡا مِنَ الَّذِیۡنَ اتَّبَعُوۡا وَ رَاَوُا الۡعَذَابَ وَ تَقَطَّعَتۡ بِهِمُ الۡاَسۡبَابُ ﴿۱۶۶﴾

بے شک آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں اور دن رات کے اختلاف میں اور ان کشتیوں میں جو سمندر میں چلتی ہیں اور جن سے لوگ فائدہ اٹھاتے ہیں اور اس پانی سے جو اللہ نے آسمان سے اتارا اور پھر مردہ ہو جانے کے بعد زمین کو اس پانی سے (خدا نے) زندہ کیا' اور حیوانوں کے اس پھیلاؤ سے جو (خدا نے) زمین پر کیا اور ہواؤں کے ہیر پھیر میں اور اس بادل میں جو زمین اور آسمان کے درمیان میں پکڑا ہوا ہے' عقل والی قوم کے لیے بہت سے اشارات ضرور موجود ہیں۔ ﴿۱۶۴﴾ (حد:۲۷) اور ایمان والو! بگوش دل سن لو کہ لوگوں میں (ہزار در ہزار اشخاص) ایسے بھی موجود ہیں جو خدا کو چھوڑ کر اس سے کم درجہ کی اشیاء کو اس کے برابر بنا لیتے ہیں جو ادنیٰ چیزوں کو اپنا خدا بنا لیتے ہیں اور جیسی محبت خدا سے رکھنی چاہیے ان سے رکھتے ہیں۔ (ان کے حکموں کے آگے سر تسلیم خم کرتے ہیں ان کی خدمت میں دن رات لگے رہتے ہیں مثلاً اولاد و ازواج وغیرہ) حالانکہ ایمان والوں کی نشانی تو یہ ہے کہ انہیں سب سے بڑھ کر خدا سے محبت ہوتی ہے (انہیں خدا کے بالمقابل ہر شے ہیچ معلوم دیتی ہے) اے کاش یہ (ناسمجھ) ظالم ان دردناک نتائج کو جو اس شرک کے ظلم عظیم سے پیدا ہوتے ہیں عذاب خدا کے آنے سے پہلے ہی دیکھ لیتے اور ہوشیار ہو جاتے کہ خدا ہر طرح پر صاحب قوت ہے اور شرک کے معاملے میں بڑا ہی شدید العذاب ہے۔ ﴿۱۶۵﴾ آہ! یہ وہ ٹیڑھا وقت ہے جب کہ سب دنیاوی گرو اپنے چیلوں چانٹوں سے دست بردار ہو جائیں گے اور جب سب مرشد اور معبود' سب ارضی کارساز اور دلارام یوں دامن سنبھال کر چل دیں گے کہ انہیں اپنے مریدوں اور عابدوں سے کچھ سروکار ہی نہ تھا اور عذاب کو سر پر آتا دیکھ کر ان کی سب سے پہلے کی بندھی ہوئی رسیاں (اور خوشحالی میں لگائی ہوئی امیدیں) ٹوٹ جائیں گی کوئی یار و مددگار نظر نہ آئے گا۔ ﴿۱۶۶﴾ (تذ-۲:۱۰۰)

Marfat.com

وَقَالَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا لَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَتَبَرَّاَ مِنْهُمْ كَمَا تَبَرَّءُوْا مِنَّا ؕ كَذٰلِكَ يُرِيْهِمُ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ حَسَرٰتٍ عَلَيْهِمْ ؕ وَمَا هُمْ بِخٰرِجِيْنَ مِنَ النَّارِ ﴿۱۶۷﴾ ع ۴

پھر عرضی خداوندوں کے یہ بہکائے ہوئے مرید بول اٹھیں گے کہ اے کاش ہم کو ایک دفعہ پھر موقع ملے تو جیسے یہ زمینی کارساز آج ہم سے چلتے بنے ہیں اور جیسے بے بس ہم کو یہ چھوڑ گئے ہیں ویسے ہی ہم بھی ان سے دست بردار ہو جائیں۔ تو خیر خدا سزا دینے کے وقت لوگوں کی بداعمالیاں ان کی نظروں میں یوں ہی سرتاسر موجب حسرت دکھلایا کرتا ہے لیکن جو بات طے شدہ ہے یہ ہے کہ ان کو شکست وزوال کی اس بھسم کر دینے والی آگ سے نکلنا نصیب نہ ہوگا۔ ﴿۱۶۷﴾[۱] (تذ-۲-۱۰۱:۱۰۰)

---

[۱] (۱۶۵ تا ۱۶۷) ﴿والذین امنوآ اشد حبا للہ﴾ کا غلط تخیل اس قدر نابکار، اس قدر مجنونانہ، اس قدر مضحکہ انگیز، اس قدر سوقیانہ، نہیں اس قدر آرام دہ اور ریاکارانہ بنالیا ہے کہ اس مالک زمین وآسماں کے ''سودائے عشق'' میں تلوار ہاتھ میں لے کر دشمن سے خدا کی زمین چھیننے کی بجائے کفنیاں پہن پہن کر حال کھیلتے ہیں، سر کو ہولے سے پٹخا پٹخا کر دیواروں پر مارتے ہیں، وجد میں آ آ کر بے ہوش ہو ہو جاتے ہیں بازاری عشق وتغزل کے سب لازمات اس حد تک پیدا کر لیے ہیں کہ خدا اور اس کے رسول کے ہجر میں حیا سوز غزلیں گائی جاتی ہیں، کمروں اور گیسوؤں، گالوں اور جوبن حتیٰ کہ شب وصال اور شب ہجر والی غزلیں ہیں اور سب سے بڑھ کر یہ کہ وہ لشکر انگیز، اور آسماں شکن توحید، وہ چالیس ہزار شہر اور قلعوں کو بارہ برس میں سر کرنے والی توحید علم ونبوت کی سطح سے گر کر ظن واعتقاد کی تحت الثریٰ تک اس قدر پہنچ چکی ہے 'خدا کے اولیائے کرام' کی شرم وحیا پر یہ پردہ پڑ گیا ہے کہ اس کو بازار کی عصمت فروش طوائف کسی 'واصل باللہ' اور 'خانہ برانداز ولی' کے مزار پر بیٹھی ہوئیں پان کھا کھا کر گا رہی ہیں! ہاں یہ سب کچھ شرک کا ایک بیگماں منظر ہے، محبت نفس کے مکر ہیں، ضعف ایمان کا تہلکہ انگیز ریا ہے، یہ اس لیے کہ جہاد بالسیف کے جگر نہیں رہے، تمنائے موت کے دل نہیں رہے، متحد بن کر رہنے کی نفس کشیاں نہیں رہیں، خدا پر یقین نہیں رہا، یوم آخرت پر ایمان نہیں رہا، جان پیاری ہوگئی ہے، ایک نصب العین، ایک پیش نہاد، ایک قرآن، ایک امت، ایک امیر، ایک رسول، ایک خدا نہیں رہا۔ پس جس قوم کے ہر فعل وعمل میں شرک کا جز وکبیر اس قدر موجود ہو وہ خدا کی دوستی اور ولایت کا دعویٰ کس منہ سے کر سکتی ہے۔ (تذ-ا-د:۱۲۲)

اگر ایک شخص کے ہاتھ پاؤں کسی نفسانی غرض کی خاطر حرکت میں آ رہے ہیں، اگر کسی شئے کی لو اس قدر لگی ہے کہ اس کے لیے ہر طرح کی تکلیف گوارا ہے، نیند حرام ہوگئی ہے، شبانہ روز اضطراب ہے، اگر ایک شخص کسی پیر یا ولی کے پیچھے لگا ہے، اس سے ارادت یا تعبد ہے، اس کے حکم پر اٹھتا بیٹھتا ہے اس کے اشاروں پر عمل کرتا ہے یا اولاد کی محبت میں مستغرق ہے، دن رات ان کی خدمت میں مصروف ہے، ...... تو میری دانست میں وہ شخص اس نفسانی غرض، اس شئے، اس پیر...... کی عبادت کر رہا ہے:

﴿ومن الناس من یتخذ من دون اللہ انداد ایحبو نھم کحب اللہ والذین امنوا اشد حبا للہ﴾ [۲:۱۶۵]

وہ ان کو خدا کے بالمقابل نِدّ اور شریک بنائے ہوئے ہے۔ زمین پر سر رکھ کر ان کے آگے سجدہ کرنا عبادت کے مقر ہونے کے لیے کچھ ضروری نہیں۔ خود اس کے ہاتھ پاؤں، اٹھنا بیٹھنا، محنت اور تکلیف اس امر کی پیہم گواہ ہیں کہ اس کا معبود ومخدوم وہی ہے۔ (تذ-ا-د:۹۸-۹۹)

جس نے دنیا کی محبت کے بالمقابل احکام خدا کو کچھ وقعت نہ دی، منشائے خدا کو عمداً غلط سمجھ کر اس میں تساہل روا رکھا، جس نے ہجرت کے وقت ہجرت، قتال کے وقت قتال، صرف زر کے موقع پر صرف زر ...... اور عمل کے موقع پر عمل نہ کر کے اپنے ذاتی مفاد اور ←

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ كُلُوْا مِمَّا فِي الْاَرْضِ حَلٰلًا طَيِّبًا ۡ وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ
الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۱۶۸﴾ اِنَّمَا يَاْمُرُكُمْ بِالسُّوْٓءِ وَالْفَحْشَآءِ
وَاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۶۹﴾

اے لوگو! زمین میں جو چیزیں پاکیزہ صورت اور خوش تاثیر' مد صحت اور دافع شہوات (حللا طیبا) ہوں ان کو کھایا کرو اور نفس امارہ کا کہا مان کر شیطان کے قد بقدم نہ چلو کیونکہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے اور ہمیشہ ایسی چیزوں کے کھانے کی ترغیب دے گا جس سے تمہاری شہوات نفسانی کا ہیجان ہوتا رہے۔ ﴿۱۶۸﴾ (تذ۔ ا: ۲۰۷) شیطان لعین تو لامحالہ تمہیں بدی اور بے حیائی (السوء والفحشآء) کے کام کرنے کو کہے گا اور ضرور اس بات پر آمادہ کرے گا کہ نفس پروری کے جوش میں جھوٹ موٹ وہ احکام خدا کی طرف منسوب کر دو جن کا تمہیں علم نہیں۔ ﴿۱۶۹﴾ (تذ۔ا:۲۰۷)

← فوری منفعت کو اعلائے خدا اور حفظ جماعت کے بالمقابل اہمیت دی اس نے شرک کیا' اس نے خدا کو چھوڑ دیا' اس نے اپنے بیٹوں کو خدا کے شریک کیا'...... اس نے تن آسانی کو اللہ سے عزیز تر جانا' اس نے اپنے آپ کو خدا کا منکر کر دیا:

﴿فاما من طغى○واثر الحيوة الدنيا○فان الجحيم هي الماوى○﴾ [۷۹: ۳۷-۳۹]

''تو جس نے خدا سے سرکشی کی اور دنیاوی زندگی کی لذتوں کو ترجیح دی تو بے شک جہنم اس کی جائے پناہ ہے۔''

ایسی قوم کا ٹھکانا آگ ہے' ذلت اور مسکنت کا سقر ہے' محکومیت اور غلامی کا سعیر ہے' انسانوں کی چاکری کا دوزخ ہے۔

یہی وہ شرک ہے جس کی بخشش نہیں' جس کی مغفرت کی امید نہیں' جس کا عذاب قطعی ہے...... ایمان یہ ہے کہ اللہ کے ساتھ شدید محبت ہو۔ اسی کی تڑپ اور آس ہو۔ اسی سے ہردم لو لگی رہے۔ لیکن ساتھ ہی دنیا بھی ہو' جماعت کی ترقی ہو' دمبدم حصول نعمت ہو' قوت ہو۔ خدا کی دی ہوئی سب نعمتیں استعمال میں لائی جائیں' اس کی ایک ایک چیز کو سر آنکھوں پر رکھ کر حتی الوسع تمتع اٹھایا جائے لیکن دل اسی سے لگا رہے' ارادت اور محبت اسی اللہ سے ہو! یہی نعمائے الٰہی کی سچی قدر دانی ہے! یہی صحیح تقویٰ ہے۔ دنیا میں توغل کرنا اور دنیا سے الگ تھلگ رہنا دونوں کفر ہیں دونوں کا انجام موت ہے۔

صراط مستقیم یہ ہے کہ حتی الوسع ذاتی مفاد کی رغبت کم ہو اور امت کی آخرت پیش نظر ہے۔ مادی اور دنیاوی ترقی کا یہ وہ فلسفہ جدوجہد' اور تغلب اور تمکن فی الارض کا یہ وہ آئین سعی وعمل ہے جس کے مطابق آج بھی دنیا کی سب زندہ اور ابھرتی ہوئی قومیں بے حد اعتناء و اہتمام کے ساتھ چلنے کی سعی کر رہی ہیں اور توحید کے بلند نصب العین کی عدم موجودگی میں مختلف حکمت آمیز طریقوں' جسمانی کسرتوں اور ورزشوں' علمی تبلیغ اور قومی اشاعات سے ہی موجودہ نسل کی جسمی اور اخلاقی قوتوں کو برقرار رکھنے میں ہمہ تن مصروف ہیں۔

آہ مگر جس مرض کی دوا صرف محبت خدا ہو اور جس متعدی وبا کا تیر بہدف علاج محض توحید ہو اس کا انتظام یہ پھیسھے اور ناکارہ طبیب کیا کچھ کر سکتے ہیں۔ بایں ہمہ مغرب کی اقوام حاضرہ کے ہر فرد کا اپنی جماعت کے نصب العین کو ہر دم پیش نظر رکھنا...... جان' مال اور اولاد کو قوم پر پروانہ وار قربان کر دینا...... قومی مفاد کی خاطر گھر بار سب کچھ چھوڑ دینا...... وہ ایمان اور صلاحیت عمل ہے جو مسلمان کی رواجی ''محبت خدا'' سے کہیں سبقت لے گیا ہے۔ (تذ۔۲: ۱۰۰ تا ۱۰۲)

آج کے مسلمانوں کا اپنے دل میں اطمینان کہ وہ خدائے واحد کو مان رہا ہے اور شرک کا مرتکب نہیں ہے حیرت انگیز خوش فہمی ہے' ہلاکت انگیز نادانی اور قطعی طور پر ریا و مکر ہے جس کو پوری سختی سے اس کے دل سے ہٹا کر اس کی قوت عمل کو کوئی قرنوں کے بعد پھر بیدار کرنا بڑی سے بڑی نیکی ہے جو اس ہلاکت زدہ امت کے لیے کی جا سکتی ہے۔ (تذ۔۲: ۶۰۔۶۱)

Marfat.com

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَآ اَلْفَيْنَا
عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ شَيْئًا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ ۝١٧٠
وَمَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا كَمَثَلِ الَّذِيْ يَنْعِقُ بِمَا لَا يَسْمَعُ اِلَّا دُعَآءً
وَّنِدَآءً ؕ صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ۝١٧١ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا
مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَاشْكُرُوْا لِلّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ۝١٧٢ اِنَّمَا
حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنِ
اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝١٧٣
اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَيَشْتَرُوْنَ بِهٖ ثَمَنًا
قَلِيْلًا ۙ اُولٰٓئِكَ مَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ اِلَّا النَّارَ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ
الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ ۚۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝١٧٤

اور جب ان لوگوں سے کہا جاتا ہے کہ جو (کتاب) خدا نے نازل فرمائی ہے اس کی پیروی کرو تو کہتے ہیں (نہیں) بلکہ ہم تو اسی چیز کی پیروی کریں گے جن پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا۔ بھلا اگرچہ ان کے باپ دادا نہ کچھ سمجھتے ہوں اور نہ سیدھے رستے پر ہوں (تب بھی وہ ان کی تقلید کیے جائینگے) ۝١٧٠ (ف) جو لوگ کافر ہیں ان کی مثال اس شخص کی سی ہے جو کسی ایسی چیز کو آواز دے جو پکار اور آواز کے سوا کچھ سن نہ سکے۔ یہ بہرے ہیں گونگے ہیں' اندھے ہیں کہ کچھ سمجھ ہی نہیں سکتے۔ ۝١٧١ (ف) اے اہل ایمان پاکیزہ چیزیں ہم نے تم کو عطا فرمائی ہیں ان کو کھاؤ اور اگر خدا ہی کے بندے ہو تو اس (کی نعمتوں) کا شکر بھی ادا کرو۔ ۝١٧٢ (ف) مسلمانو! مردار' خون اور سؤر کا گوشت تم پر حرام کیے جاتے ہیں اور وہ جانور جو غیر اللہ کے نام پر ذبح ہوں الا یہ کہ تم مجبور ہو جاؤ (تک-۲:۴۸) (بشرطیکہ) خدا کی نافرمانی نہ کرے اور حد (ضرورت) سے باہر نہ نکل جائے اس پر گناہ نہیں بے شک خدا بخشنے والا (اور) رحم کرنے والا ہے۔ ۝١٧٣ (ف) بے شک وہ لوگ جو اس شے کو چھپاتے ہیں (اور واضح الفاظ میں تسلیم نہیں کرتے) جو خدا نے الکتٰب کے طور پر اتاری ہے اور اس انکار کے بدلے تھوڑا سا دنیاوی فائدہ (یعنی اپنے پیروؤں کی خوشنودی اور الکتٰب کے احکام پر عمل کرنے سے گریز کرنے کی صورت میں اپنے رہنماؤں سے محبت) حاصل کر لیتے ہیں تو یہی وہ لوگ ہیں جو اپنے پیٹوں میں سوائے آگ کے کچھ نہیں بھرتے اور روز قیامت کو خُدا ان سے کلام تک نہ کرے گا اور نہ ان کو پاکیزہ کرے گا اور ان کے واسطے دردناک عذاب ہے۔ ۝١٧٤ (حد-۱۱۳)

Marfat.com

اُولٰٓئِكَ الَّذِيۡنَ اشۡتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالۡهُدٰى وَالۡعَذَابَ بِالۡمَغۡفِرَةِ ۚ فَمَآ اَصۡبَرَهُمۡ عَلَى النَّارِ ﴿۱۷۵﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ نَزَّلَ الۡكِتٰبَ بِالۡحَقِّ ؕ وَاِنَّ الَّذِيۡنَ اخۡتَلَفُوۡا فِى الۡكِتٰبِ لَفِىۡ شِقَاقٍ ۢ بَعِيۡدٍ ﴿۱۷۶﴾ لَيۡسَ الۡبِرَّ اَنۡ تُوَلُّوۡا وُجُوۡهَكُمۡ قِبَلَ الۡمَشۡرِقِ وَالۡمَغۡرِبِ وَلٰكِنَّ الۡبِرَّ مَنۡ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَالۡمَلٰٓئِكَةِ وَالۡكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ ۚ وَاٰتَى الۡمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِى الۡقُرۡبٰى وَالۡيَتٰمٰى وَالۡمَسٰكِيۡنَ وَابۡنَ السَّبِيۡلِ ۙ وَالسَّآئِلِيۡنَ وَفِى الرِّقَابِ ۚ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ ۚ وَالۡمُوۡفُوۡنَ بِعَهۡدِهِمۡ اِذَا عٰهَدُوۡا ۚ وَالصّٰبِرِيۡنَ فِى الۡبَاۡسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِيۡنَ الۡبَاۡسِ ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِيۡنَ صَدَقُوۡا ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الۡمُتَّقُوۡنَ ﴿۱۷۷﴾

یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی خرید لی اور بخشش کے بدلے عذاب الٰہی مول لے لیا تو جہنم پر ان کا سہارا کیا ہی عجیب وغریب سہارا ہے۔ ﴿۱۷۵﴾ (تذ۔۲:۵۹) یہ اس لیے کہ درحقیقت خدا نے الکتٰب کو برحق نازل کیا تھا اور بے شک وہ لوگ جو الکتٰب کے بارے میں ایک دوسرے سے مختلف ہو گئے وہ ضرور ایک پرلے درجے کی مخالفت میں پڑے ہیں۔ ﴿۱۷۶﴾ (تذ:۲:۵۹) مسلمانو! نیکی یہ نہیں کہ نماز میں اپنا منہ مشرق کی طرف کرلو یا مغرب کی طرف کرلو (اور نماز کے مرسوم ارکان کو بصحت تمام ادا کرنا نیک عمل سمجھ لو) بلکہ نیکی تو اس شخص کی ہے جو خدا کو اپنا آقا سمجھ کر اس کے احکام کی تعمیل کرتا رہا' جو روز آخرت پر یقین کر کے اخروی اعمال کرتا رہا' جس نے فرشتوں اور الکتٰب اور انبیاء کرام کو منجانب اللہ یقین کر کے ان کے متعلق احکام خدا کی کماحقہ تعمیل کی۔ جو مال جیسی عزیز شے کو اس کی محبت کے باوجود رشتہ داروں اور یتیموں' حاجت مندوں اور مسافروں' مفلوک الحال اور مقروض لوگوں کی بہتری اور امداد کے لیے خرچ کرتا رہا' جو اتحاد جماعت کو پیش نظر رکھ کر الصلوٰۃ پر قائم رہا' جس نے عام جماعت کی بہتری کے لیے ایثار مال کیا۔ یا نیک اعمال کرنے والے وہ لوگ ہیں جب ایک بات کا اقرار کر لیا تو اس کو بہرحال پورا کر کے رہے' جو جماعت کی عام مصیبت اور تکلیف میں اور شدید خطرے کے وقت پورے طور پر ثابت قدم رہے' اور سخت سے سخت مصیبتیں جھیلتے رہے۔ یہی وہ لوگ ہیں جو اپنے دعوئ میں سچے نکلے (جنہوں نے اپنے عمل سے اپنے قول کی تصدیق کی) اور یہی ہیں جو فی الحقیقت متقی لوگ ہیں۔[۱] ﴿۱۷۷﴾ (تذ۔۲:۱۰۷)

---

۱ تقویٰ کسی رسمی یا محض اسمی حیثیت' یا خواہش کی گرم بازاری کے بالمقابل ایک محفوظ و بے ضرر مقام اختیار کرنے یا مثلاً آج کل کے مروجہ معانی کی رو سے نفس پر ایک بے معنی اور بے اندازہ جبر کرنے کا نام نہیں' وہ کسی مستقل اجتماعی مفاد کو مدنظر رکھ کر ایک نتیجہ خیز اور ایجابی عمل ہے' ایک فساد کو صلح واتحاد میں بدلنے' ایک اجتماعی مصیبت کو حتی الوسع روکنے' یا عائلی اور اجتماعی مصالحت کو فروغ دینے کا ←

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلٰى ؕ اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ
وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْاُنْثٰى بِالْاُنْثٰى ؕ فَمَنْ عُفِيَ لَهٗ مِنْ اَخِيْهِ شَيْءٌ
فَاتِّبَاعٌ ۢ بِالْمَعْرُوْفِ وَاَدَآءٌ اِلَيْهِ بِاِحْسَانٍ ؕ ذٰلِكَ تَخْفِيْفٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ
وَرَحْمَةٌ ؕ فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۷۸﴾ وَلَكُمْ فِي
الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ يّٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۱۷۹﴾ كُتِبَ عَلَيْكُمْ اِذَا حَضَرَ
اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ اِنْ تَرَكَ خَيْرًا ۖۚ اۨلْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ
حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۸۰﴾ فَمَنْ بَدَّلَهٗ بَعْدَ مَا سَمِعَهٗ فَاِنَّمَآ اِثْمُهٗ عَلَى
الَّذِيْنَ يُبَدِّلُوْنَهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۸۱﴾ فَمَنْ خَافَ مِنْ مُّوْصٍ جَنَفًا
اَوْ اِثْمًا فَاَصْلَحَ بَيْنَهُمْ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۸۲﴾ ع ۲۲

مومنو! تم پر مقتول کا پورے طور پر قصاص لینا فرض کر دیا گیا ہے (تک-۲:۴۸) (اس طرح پر کہ) آزاد کے بدلے آزاد مار دیا جائے اور غلام کے بدلے غلام اور عورت کے بدلے عورت اور اگر قاتل کو اس کے (مقتول) بھائی (کے قصاص میں) سے کچھ معاف کر دیا جائے تو (وارث مقتول کو) پسندیدہ طریق سے (قرار داد کی) پیروی (یعنی مطالبہ خون بہا) کرنا اور (قاتل کو) خوش خوئی کے ساتھ ادا کرنا چاہیے یہ پروردگار کی طرف سے تمہارے لیے آسانی اور مہربانی ہے جو اس کے بعد زیادتی کرے اس کے لیے دکھ کا عذاب ہے۔ ۱۷۸ (ف) اے اہل عقل! اسی قصاص لینے میں زندگی ہے۔ (تک-۲:۴۸) کہ تم (قتل و خونریزی) سے بچو ۱۷۹ (ف) اگر کوئی شخص مال چھوڑے تو مرنے سے پہلے اس پر مال کی وصیت اپنے ماں باپ اور رشتہ داروں کے حق میں فرض ہے۔ ۱۸۰ (تک-۲:۴۸) جو شخص وصیت سننے کے بعد بدل ڈالے تو اس (کے بدلنے) کا گناہ انہیں لوگوں پر ہے جو اس کو بدلیں اور بے شک خدا سنتا جانتا ہے۔ ۱۸۱ (ف) اگر کسی کو وصیت کرنے والے کی طرف سے (کسی وارث کی) طرف داری یا حق تلفی کا اندیشہ ہوا تو اگر وہ (وصیت کو بدل کر) وارثوں میں صلح کرا دے تو اس پر کچھ گناہ نہیں بے شک خدا بخشنے والا (اور) رحم کرنے والا ہے۔ ۱۸۲ (ف)

← ایک عملی ذریعہ ہے جب تک عوام کی بہتری اور قوم کے فائدے کی خاطر نفس پر یہ جبر قائم ہے اور احکام الٰہی کی صحیح روح پیش نظر رکھ کر اعمال حسنہ ہو رہے ہیں۔ مسلمانوں کا عمل خدا کے لیے ہو رہا ہے ورنہ دراصل مشرق یا مغرب کی طرف منہ پھیر لینے میں کچھ نیکی نہیں۔ کوئی احسان، کوئی تقویٰ کوئی مصالحت یا اتحاد اور پری اور بے معنی قسموں اور سوگندوں سے یا کوئی نیک عمل محض سطحی دعا اور نمائشی حیث بحث کرنے سے بروئے کار نہیں آ سکتا، اس کے لیے دل کی صفائی، ارادوں کی درستی، نیت کی راستی، جماعت کا فائدہ اور صحیح روح عمل ہونی لازمی ہے۔ (تذ-۲:۱۰۵-۱۰۸)

Marfat.com

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ كُتِبَ عَلَيْكُمُ ٱلصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى ٱلَّذِينَ مِن
قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴿۱۸۳﴾ أَيَّامًا مَّعْدُودَٰتٍ ۚ فَمَن كَانَ مِنكُم مَّرِيضًا
أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ ۚ وَعَلَى ٱلَّذِينَ يُطِيقُونَهُۥ فِدْيَةٌ
طَعَامُ مِسْكِينٍ ۖ فَمَن تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهُۥ ۚ وَأَن تَصُومُوا۟ خَيْرٌ لَّكُمْ
إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿۱۸۴﴾ شَهْرُ رَمَضَانَ ٱلَّذِىٓ أُنزِلَ فِيهِ ٱلْقُرْءَانُ هُدًى
لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَٰتٍ مِّنَ ٱلْهُدَىٰ وَٱلْفُرْقَانِ ۚ فَمَن شَهِدَ مِنكُمُ ٱلشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ۖ
وَمَن كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ ۗ يُرِيدُ ٱللَّهُ بِكُمُ ٱلْيُسْرَ
وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ ٱلْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا۟ ٱلْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا۟ ٱللَّهَ عَلَىٰ مَا هَدَىٰكُمْ
وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿۱۸۵﴾

اے ایمان والو! روزے تم پر فرض کر دیے گئے ہیں جیسا کہ تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے تا کہ تم خدا سے ڈرنے والے (یعنی متقین) بن جاؤ۔ ﴿۱۸۳﴾[1] (تذ-۲:۵) (روزوں کے دن) گنتی کے چند روز ہیں۔ (ف) لیکن جو شخص مریض ہو یا مسافر دوسرے وقت اتنے ہی روزے رکھ لے اور جو طاقت رکھتے ہوں (یا جن کے لیے روزہ رکھنا مشکل ہو) وہ ایک روزے کے فدیہ میں کسی مسکین شخص کو دو دفعہ کھانا دیں' (تک-۲:۴۹) اور جو کوئی شوق سے نیکی کرے تو اس کے حق میں زیادہ اچھا ہے اور اگر سمجھو تو روزہ رکھنا ہی تمہارے حق میں بہتر ہے۔ ﴿۱۸۴﴾ (ف) (روزوں کا مہینہ) رمضان کا مہینہ (ہے) جس میں قرآن (اول اول) نازل ہوا جو لوگوں کا رہنما ہے۔ اور جس میں ہدایت کی کھلی نشانیاں ہیں اور (جو) حق و باطل کو الگ الگ کرنے والا ہے۔ تو جو کوئی تم میں سے اس مہینے میں موجود ہو چاہیے کہ پورے مہینے کے روزے رکھے اور جو بیمار ہو یا سفر میں ہو تو دوسرے دنوں میں (رکھ کر) ان کا شمار پورا کرے۔ خدا تمہارے حق میں آسانی چاہتا ہے اور سختی نہیں چاہتا اور (یہ آسانی کا حکم) اس لیے (دیا گیا ہے) کہ تم روزوں کا شمار پورا کر لو۔ اور اس احسان کے بدلے کہ خدا نے تم کو ہدایت بخشی ہے تم اس کو بزرگی سے یاد کرو اور اس کا شکر کرو۔ ﴿۱۸۵﴾ (ف)

[1] ماہ رمضان میں روزہ رکھنے کی ''عبادت'' کو یایھا الذین امنتوا کتب علیکم ایصام ...... کے الفاظ ...... کہہ کر روزوں کو خدا کے بندہ ہونے کا اعتقادی عمل نہیں بلکہ اجتماعی طاقت حاصل کرنے کا سیاسی ہتھیار بنا دیا۔ یہ اس بنا پر کہ ہر غالب فوج میں بھوک برداشت کرنے کی اہلیت کا بدرجہ اتم ہونا لازمی ہے ورنہ وہ فوج صرف اس وجہ سے شکست کھا سکتی ہے کہ اس کے سپاہیوں کو وقت پر رسد نہ مل سکی تھی۔ چنانچہ اسی نکتہ کو موکد کرنے کے لیے غزوہ بدر ماہ رمضان میں ہوا جبکہ سب سپاہی روزے سے تھے اور باوجود روزہ دار ہونے کے مسلمانوں نے کفار مکہ پر عظیم الشان فتح حاصل کی۔ (تذ-۲:۵)

Marfat.com

وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ ۖ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا
دَعَانِ ۖ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ ﴿١٨٦﴾ أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ
الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَىٰ نِسَائِكُمْ ۚ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَأَنتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ۗ
عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ كُنتُمْ تَخْتَانُونَ أَنفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنكُمْ ۖ فَالْآنَ
بَاشِرُوهُنَّ وَابْتَغُوا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَكُمْ ۚ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَكُمُ
الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ۖ ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى
اللَّيْلِ ۚ وَلَا تُبَاشِرُوهُنَّ وَأَنتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ ۗ تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ
فَلَا تَقْرَبُوهَا ۗ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ آيَاتِهِ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ﴿١٨٧﴾ وَلَا تَأْكُلُوا
أَمْوَالَكُم بَيْنَكُم بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوا بِهَا إِلَى الْحُكَّامِ لِتَأْكُلُوا فَرِيقًا مِّنْ
أَمْوَالِ النَّاسِ بِالْإِثْمِ وَأَنتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿١٨٨﴾ ع ۲۳

اور اے محمد! جب ہمارے بندے تم سے ہماری بابت پوچھیں تو ان کو کہہ دو کہ ہم ان کے پاس ہر وقت موجود ہیں۔ ہم پکارنے والے کی پکار سنتے ہیں بلکہ اگر اس کا دل کراہنے لگے تو جواب بھی دیتے ہیں۔ پس ان کو چاہیے کہ سرتا پا ہمارے حکموں اور اشاروں پر چلیں اور پھر حتی الوسع سعی کر کے ہم پر اعتماد بھی کریں۔ ممکن ہے کہ ان کو راہ مل جائے۔ ﴿١٨٦﴾ (تز-۱:۲۴۸) روزوں کی راتوں میں اپنی عورتوں کے ساتھ تمہاری ہمبستری جائز ہے الایہ کہ تم ایک معین مدت کے لیے اس مہینہ میں مسجدوں میں گوشہ نشین ہو جاؤ۔ (تک-۲:۴۹) وہ تمہاری پوشاک ہیں اور تم ان کی پوشاک ہو خدا کو معلوم ہے کہ تم (ان کے پاس جانے سے) اپنے حق میں خیانت کرتے تھے سو اس نے تم پر مہربانی کی اور تمہاری حرکات سے درگزر فرمائی اب (تم کو اختیار ہے کہ) ان سے مباشرت کرو اور خدا نے جو چیز تمہارے لیے لکھ رکھی ہے (یعنی اولاد) اس کو (خدا سے) طلب کرو اور کھاؤ اور پیو۔ یہاں تک کہ صبح کی سفید دھاری (رات کی) سیاہ دھاری سے الگ نظر آنے لگے پھر روزہ (رکھ کر) رات تک پورا کرو۔ اور جب تم مسجدوں میں اعتکاف بیٹھے ہو تو ان سے مباشرت نہ کرو۔ یہ خدا کی حدیں ہیں ان کے پاس نہ جانا۔ اس طرح خدا اپنی آیتیں لوگوں کے (سمجھانے کے) لیے کھول کھول کر بیان فرماتا ہے تاکہ وہ پرہیز گار بنیں۔ ﴿١٨٧﴾ (ف) ایک دوسرے کا مال بددیانتی سے ہضم نہ کرو۔ (تک-۲:۴۹) اور نہ اس کو (رشوۃً) حاکموں کے پاس پہنچاؤ تاکہ لوگوں کے مال کا کچھ حصہ ناجائز طور پر کھا جاؤ اور (اسے) تم جانتے بھی ہو۔ ﴿١٨٨﴾ (ف)

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَهِلَّةِ ۭ قُلْ هِىَ مَوَاقِيْتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ ۭ وَلَيْسَ الْبِرُّ بِاَنْ
تَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ ظُهُوْرِهَا وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقٰى ۚ وَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ
اَبْوَابِهَا ۠ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۱۸۹﴾ وَقَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ
يُقَاتِلُوْنَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ﴿۱۹۰﴾ وَاقْتُلُوْھُمْ حَيْثُ
ثَقِفْتُمُوْھُمْ وَاَخْرِجُوْھُمْ مِّنْ حَيْثُ اَخْرَجُوْكُمْ وَالْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ ۚ
وَلَا تُقٰتِلُوْھُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتّٰى يُقٰتِلُوْكُمْ فِيْهِ ۚ فَاِنْ قٰتَلُوْكُمْ
فَاقْتُلُوْھُمْ ۭ كَذٰلِكَ جَزَاۗءُ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۹۱﴾ فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۹۲﴾
وَقٰتِلُوْھُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ ۭ فَاِنِ انْتَهَوْا
فَلَا عُدْوَانَ اِلَّا عَلَي الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۹۳﴾

(اے محمدؐ!) لوگ تم سے نئے چاند کے بارے میں دریافت کرتے ہیں (کہ گھٹتا بڑھتا کیوں ہے) کہہ دو کہ وہ لوگوں کے (کاموں کی میعادیں) اور حج کے وقت معلوم ہونے کا ذریعہ ہے (ف) نیکی یہ نہیں کہ تم گھر پہنچنے کے لیے اس کے پچھواڑے سے داخل ہو جاؤ (منزل تک پہنچنے کا راستہ سیدھا راستہ ہی ہے) نیکی اسی کی ہے جو مقام خدا سے ڈرتا رہا۔ گھر میں داخل ہونا چاہتے ہو تو اس کے باضابطہ دروازہ سے داخل ہو (ناجائز بات کر کے منزل تک پہنچنا درست نہیں) اور اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ کامیاب ہو جاؤ۔ (تذ-۲:۱۲۷) ﴿۱۸۹﴾ اور اے ایمان والو! جو لوگ تم سے لڑائی کریں تم حفظ نفس اور حمایت اسلام (فی سبیل اللہ) کی خاطر ان سے جنگ کرو اور دیکھو لڑنے میں پہل کر کے زیادتی نہ کرنا کیونکہ خدا زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ ﴿۱۹۰﴾ پھر ان کو جہاں پاؤ قتل کرو اور جن جن ملکوں سے انہوں نے تم کو نکالا تم بھی ان کو وہاں سے نکال باہر کرو اور ایسے لوگوں سے قتال نہ کر کے فتنہ برپا کرنا خونریزی سے بہت بڑھ کر ہے اور دیکھو مسجد حرام میں قتال سے پرہیز کرو' البتہ اگر انہوں نے وہاں ہی تم سے لڑنے کی ٹھان لی ہو تو چارہ نہیں۔ پھر اگر (تمہاری مصالحانہ روش کے باوجود) وہ تم سے لڑیں تو تم بھی ان کو بے تامل قتل کرو۔ دشمنان خدا کی سزا بھی یہی ہے۔ ﴿۱۹۱﴾ (تذ-۲:۲۴۲) اور اگر لڑائی کے ضمن میں یا جنگ کیے بغیر وہ اپنی مجادلانہ روش سے باز آئیں اور امان چاہیں تو تم بھی از راہ عفو و کرم ان کی خطاؤں سے درگزر کرو کیونکہ یاد رکھو کہ خدا بھی باز آنے والے لوگوں کے حق میں بڑا بخشنے والا اور بڑا مہربان ہے۔ ﴿۱۹۲﴾ (تذ-۲:۲۴۲) اور وہاں تک ان سے لڑو کہ ملک کے اندر فساد کی جڑ کٹ جائے' ان کو تمہارے برخلاف دست درازی کرنے کا حوصلہ نہ رہے' اور ہر طرف غلبہ خدا ہی کا ہو۔ پھر اگر اسی حالت میں وہ باز آئیں تو ان سے بے جا زیادتی نہ کرو۔ کیونکہ (شجاعت کا یہی تقاضا ہے) ظالموں کے سوا کسی پر زیادتی نہ ہونے پائے اور مغلوب سے نرمی سے پیش آیا جائے۔ ﴿۱۹۳﴾ (تذ-۲:۲۴۲)

لـ (۱۹۰-۱۹۳) مدینہ میں آ کر دین اسلام نے قرآن حکیم کے احکام کے جمال سے کچھ مدت کے لیے صرف نظر کر کے ان میں جلال ←

Marfat.com

کی صورت پیدا کرنی شروع کی۔ الصلوٰۃ کو اجتماعی صورت میں بدل کر اور اس کی صفوں کو تیر کی طرح سیدھی کر کے بے بس اور بیکس نمازیوں میں اپنے قوی اور چست بلکہ غالب ہونے کا ہر اس انگیز احساس پیدا کر دیا۔ (تذ۔۲:۴)

اس سورہ میں سب سے زیادہ اہم حکم جو وحی نے رسولؐ اور مسلمانوں کو دیا: واغرجو همر من حيث اخرجو كفر (۲:۱۹۱) کا حکم تھا یعنی اے مسلمانو! تم کفار مکہ کو وہاں سے نکال دو جہاں سے انہوں نے تم کو نکالا۔ گویا مدینہ میں جا کر مسلمانوں کا واحد نصب العین فتح مکہ تھا اور تمام واقعات جو ان اٹھارہ مہینوں میں ہوئے دراصل اسی فتح مکہ کی تیاری میں تھے۔ مٹھی بھر مسلمانوں کو جن کی تعداد بالمقطع چند صد سے بھی کم تھی اس مشکل ترین مہم کے لیے تیار کرنا اور اس کو کامیابی سے سرانجام دینا کسی بے پناہ طور پر بڑے مجوز اور مدبر ہی کا کام ہو سکتا تھا۔ اس لیے مدینہ پہنچ کر رسولؐ کا سب سے پہلا کام یہود کا جائزہ لینا اور اس ٹیڑھی اور ''اہل کتاب قوم'' کو جو مدینہ میں اپنی تعداد کے لحاظ سے خاص اقتدار رکھتی تھی بلکہ اپنی دولت اور تعصب کے دم خم پر کسی رقیب جماعت کو برداشت نہ کر سکتی تھی حتی الوسع بے ضرر کرنا تھا۔ اس مقصد کو پیش نظر رکھ کر رسولؐ نے ربیع اول ۱ھ کے بعد سے جبکہ ہجرت مکمل ہوئی سات ماہ یعنی رمضان ۱ھ تک گرد اگرد کے قبائل سے کسی نہ کسی رنگ میں اتحاد قائم کیا تاکہ یہود کی مخالفت کا خطرہ بھی نسبتاً کم ہوتا جائے اور ساتھ ہی کفار مکہ کے بالمقابل کفار عرب کی طاقت نمودار ہوتی جائے۔ (تک۔۲:۲۶)

اس سورۃ میں ﴿وقاتلوا في سبيل الله الذين يقاتلونكم﴾ (۲:۱۹۰) کے الفاظ (یعنی جو لوگ تمہارے ساتھ قتال کرتے ہیں تم ان کے ساتھ جہاد کرو)' ﴿واقتلوهم حيث ثقفتموهم﴾ (۲:۱۹۱) کے الفاظ (یعنی اور ان کو جہاں پاؤ قتل کر دو)' ﴿ولاتقتلو هم عند المسجد الحرام﴾ (۲:۱۹۱) کے الفاظ (یعنی مسجد حرام میں ان سے جنگ نہ کرو)' ﴿وقتلوهم حتیٰ لاتكون فتنة ويكون الدين لله﴾: (۲:۱۹۳) کے الفاظ (یعنی ان کو قتل کر دو یہاں تک کہ فساد باقی نہ رہے اور تمام دین اللہ کا ہو)' ﴿كتب عليكم القتال﴾: (۲:۲۱۶) کے الفاظ (یعنی اے مسلمانو! تم پر قتال فرض کر دیا گیا ہے)' اور بالخصوص ﴿يسئلونك عن الشهر الحرام قتال فيه قل قتال فيه كبير وصدعن سبيل الله و كفر به والمسجد الحرام و اخراج ابله منه اكبر عند الله والفتنة اكبر من القتل﴾ کے الفاظ (یعنی تم سے احترام کے مہینے کے متعلق پوچھتے ہیں کہہ دو کہ اس میں قتال بڑا گنا ہے...... اور اس سے اور مسجد حرام سے انکار کرنا ہے' لیکن مسجد حرام کے بسنے والوں کو ان کے وطن سے نکال دینا اور بھی بڑا گنا ہے اور زمین پر فتنہ پھیلانا تو قتل اور قتال سے بھی زیادہ برا ہے۔) اس امر کی دلیل ہیں کہ اپنے گھروں سے دردناک طور پر نکالے جانے اور مدینہ میں ہجرت کرنے کے بعد یہ سب حدیں منسوخ ہیں کیونکہ اہل مکہ ظالم ہیں اور اس کے مستحق ہیں کہ ان سے قتال بالسیف کیا جائے' اس کے اہل ہیں کہ جہاں پائے جائیں قتل کیے جائیں' مسلمانوں پر جو مظلوم ہیں اب فرض ہو چکا ہے کہ وہ دشمن سے قتال کریں' حالت یہ پیدا ہو چکی ہے کہ اگر موقعہ لگے تو یہ بھی جائز ہے کہ وہ حج کے چار امن کے مہینوں میں بھی قتل کر دیئے جائیں۔ صرف ایک بات کا لحاظ رکھنا ضروری ہے کہ مسجد حرام کے اندر ان کا قتل نہ ہو۔ دوئم یہ کہ کافروں کا قتل اس وقت تک جاری رہے کہ دین اسلام کی مکمل فتح ہو جائے۔ سورہ بقرہ میں فتنہ کی تشریح کے متعلق تین جگہ والفتنة اشدمن القتل' والفتنة اكبر من القتل اور حتي لاتكون فتنة کے الفاظ ہیں اور مقصد یہ ہے کہ کفار مکہ کا سلوک مسلمانوں سے' جنہوں نے ہرگز ہرگز ان سے کوئی تشدد اختیار نہ کیا تھا اور پرامن طور پر اپنے دین کی تبلیغ مکہ میں کر رہے تھے' معاشرتی نقطہ نظر سے ایک فتنہ ہے جو بنی نوع انسان کی کوئی ہیت اجتماعی برداشت نہیں کر سکتی۔ اس فتنہ کے مقابلہ میں قتل کرنا اور اس فتنہ کو فرو کرنا انسان کا جائز حق ہے۔ چونکہ تشدد کی پہل کفار مکہ نے کی تھی اس لیے اب وہ کسی رعایت کے مستحق نہیں۔ حتیٰ کہ اس رعایت کے بھی مستحق نہیں کہ حج کے چار امن کے مہینوں میں ان سے لڑائی نہ چھیڑی جائے یہ اس لیے کہ دین فطرت

Marfat.com

اَلشَّهْرُ الْحَرَامُ بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ وَ الْحُرُمٰتُ قِصَاصٌ ؕ فَمَنِ اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ
فَاعْتَدُوْا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ ۪ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ وَ اعْلَمُوْۤا
اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۹۴﴾ وَ اَنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ لَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ مع
اِلَى التَّهْلُكَةِ ۛۚ وَ اَحْسِنُوْا ۛۚ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۹۵﴾

ادب کا مہینہ ادب کے مہینے کے مقابل ہے اور ادب کی چیزیں ایک دوسرے کا بدلہ ہیں۔ پس اگر کوئی تم پر زیادتی کرے تو جیسی زیادتی وہ تم پر کرے ویسی ہی تم اس پر کرو اور خدا سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ خدا ڈرنے والوں کے ساتھ ہے۔ ﴿۱۹۴﴾ (ف) کافروں سے جہاد بالسیف کے موقعوں پر اپنی دولت (فراخدلی سے) خرچ کرو اور بخل کر کے قوم کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔ (تک ۲-:۴۹) اور نیکی کرو بے شک خدا نیکی کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ ﴿۱۹۵﴾ (ف)

← کے نزدیک جو بنی نوع انسان کی آپس کی جنگ کو خلاف فطرت اور غلط قرار دیتا ہے پرامن لوگوں کو ان کے گھروں سے نکال کر جلاوطن کر دینا وہ عظیم الشان ظلم ہے جو خدا کے نزدیک اس سے بڑا گناہ ہے کہ حج کے چار امن کے مہینوں میں قتال کیا جائے: واخراج اہلہ منہ اکبر عند اللہ۔ مغرب کے عیسائی مورخین نے جو رسول صلعم پر تہمت باندھی کہ مدینہ میں جا کر رسولؐ خدا تشدد پسند ہو گئے اور انہوں نے جارحانہ حملے کئے۔ دراصل ان کی تغلیط قرآن کی ان آیتوں سے یکسر ہو جاتی ہیں کیونکہ قرآن بنی نوع انسان میں کامل امن چاہتا ہے' نہیں چاہتا کہ ایک ہی نوع کے افراد آپس میں قتال کریں۔ جو گروہ جارح ہے اس کو فتنہ گر قرار دیتا ہے اور جب وہ فتنہ گر ثابت ہو جائے تو اس کا قتل فرض عین قرار دیتا ہے اور پھر اس قتل کی حد یہ ہے کہ جہاں فتنہ انگیزوں کو پاؤ قتل کرتے جاؤ حتیٰ کہ سب طرف امن ہو جائے اور خدا کا دین پورے طور پر قائم ہو جائے۔ ویکون الدین کلہ للہ۔ جو لوگ مسلمانوں کے مذہب کو تشدد پسند کہہ کر اس کی تحقیر کرتے ہیں وہ قرآن حکیم کے اس باریک نکتہ سے ناواقف ہیں۔ بجز اس کے کہ تیرہ برس کے دردناک ظلم سہنے کے بعد مکہ کے کافروں نے مسلمانوں کو اپنے وطن سے نکال دیا اور انہوں نے اس وقت تک ان کا کوئی مقابلہ تلوار سے نہ کیا تھا کافر خدا کی اصطلاح میں ظالم ٹھہرے گئے۔ وہ قاتلوا فی سبیل اللہ الذین یقاتلونکم کی حد میں آ گئے کیونکہ انہوں نے رسولؐ کے قتل کرنے کی سازش بھی کی' اس لیے ایسے پرامن مذہب میں جو تمام دنیا کی قوموں کا اتحاد پیدا کر کے بنی نوع انسان کو ایک امت بنانا چاہتا ہے۔ ظالم کا قلع قمع کر کے امن قائم کرنا عین دین فطرت ہے! اس امن قائم کرنے میں اگر ظالم گروہ کی جڑ بھی اکھیڑ دی جائے تو از روئے فطرت یہ کوئی گناہ نہیں۔ چنانچہ اسی سورہ بقرہ میں کان الناس امۃ واحدۃ (۲:۲۱۳) کی آیت اس امر کی حتمی دلیل ہے کہ فطرت کا منشا یہی تھا۔ (تک۔۲:۱۸ تا ۲۰)

Marfat.com

وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ ؕ فَاِنْ اُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ۚ
وَلَا تَحْلِقُوْا رُءُوْسَكُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهٗ ؕ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ
مَّرِيْضًا اَوْ بِهٖٓ اَذًى مِّنْ رَّاْسِهٖ فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ ۚ
فَاِذَآ اَمِنْتُمْ ٚ فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ۚ
فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ اِذَا رَجَعْتُمْ ؕ تِلْكَ
عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ اَهْلُهٗ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ
وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿١٩٦﴾ اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ ۚ ع ۲۴ ۸
فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ ۙ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ ؕ وَمَا
تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ يَّعْلَمْهُ اللّٰهُ ؔ وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى ۚ
وَاتَّقُوْنِ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ ﴿١٩٧﴾

وقف النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

خدا کے اعلا کے لیے حج کعبہ اور عمرہ کی رسوم کو پورا کرو اور جب تک قربانی نہ کر لو اپنے سروں کو نہ منڈواؤ۔ (تک-:۴۹) خدا (کی خوشنودی) کے لیے حج اور عمرے کو پورا کرو اور اگر (راستے میں) روک لیے جاؤ تو جیسی قربانی میسر ہو (کردو) اور جب تک قربانی اپنے مقام پر پہنچ جائے سر نہ منڈاؤ' اور اگر تم میں کوئی بیمار ہو یا اس کے سر میں کسی طرح کی تکلیف ہو تو (اگر وہ سر منڈائے تو) اس کے بدلے روزے رکھے یا صدقہ دے یا قربانی کرے پھر جب (تکلیف دور ہوکر) تم مطمئن ہو جاؤ تو جو (تم میں) صبح کے وقت تک عمرے سے فائدہ اٹھانا چاہے' وہ جیسی قربانی میسر ہو کرے' اور جس کو (قربانی) نہ ملے وہ تین روزے ایام حج میں رکھے اور سات جب واپس ہو۔ یہ پورے دس ہوئے' یہ حکم اس شخص کے لیے ہے جس کے اہل وعیال مکے میں نہ رہتے ہوں۔ اور خدا سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ خدا سخت عذاب دینے والا ہے۔ ﴿۱۹۶﴾ (ف) حج کے مہینے (معین ہیں جو) معلوم ہیں۔ تو جو شخص ان مہینوں میں حج کی نیت کرے تو (ف) حج کے ایام میں عورتوں سے مباشرت کرنا گناہ اور آپس میں لڑنا منع ہے (تک:۲:۴۹) اور جو نیک کام تم کرو گے وہ خدا کو معلوم ہو جائے گا' اور زادراہ (یعنی رستے کا خرچ) ساتھ لے جاؤ' کیونکہ بہتر (فائدہ) زادہ راہ (کا) پرہیزگاری ہے (ف) جب حج کے مناسک ادا کر چکو تو خدا کا کھٹکا اور بھی زیادہ تمہارے دلوں میں ہونا چاہیے۔ ﴿۱۹۷﴾ (تک-۲:۴۹)

Marfat.com

لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ فَاِذَآ اَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفٰتٍ
فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ ۪ وَاذْكُرُوْهُ كَمَا هَدٰىكُمْ ۚ وَاِنْ كُنْتُمْ
مِّنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الضَّآلِّيْنَ ﴿۱۹۸﴾ ثُمَّ اَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ
وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۹۹﴾ فَاِذَا قَضَيْتُمْ مَّنَاسِكَكُمْ فَاذْكُرُوا
اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ اٰبَآءَكُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا ؕ فَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا
فِى الدُّنْيَا وَمَا لَهٗ فِى الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ﴿۲۰۰﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ
اٰتِنَا فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِى الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۲۰۱﴾ النصف
اُولٰٓئِكَ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّمَّا كَسَبُوْا ؕ وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۲۰۲﴾

اس کا تمہیں کچھ گناہ نہیں کہ (حج کے دنوں میں بذریعہ تجارت) اپنے پروردگار سے روزی طلب کرو' پھر جب عرفات سے لوٹو تو مشعر الحرام (یعنی مزدلفہ) میں ٹھہر کر خدا کا کھٹکا اپنے دلوں میں پیدا کرو۔ (فاذکر الله) اور اس کو اس شدت سے دل میں لاؤ جس طرح تمہیں بتلایا ہے۔ (تذ-۱:۲۳) اور اس سے پیشتر تم لوگ (ان طریقوں سے) محض ناواقف تھے۔ ﴿۱۹۸﴾ (ف) پھر جہاں سے اور لوگ واپس ہوں وہیں سے تم بھی واپس ہو اور خدا سے بخشش مانگو۔ بے شک خدا بخشنے والا اور رحمت کرنے والا ہے۔ ﴿۱۹۹﴾ (ف) جب تم مناسک حج ادا کر چکو تو اس احکم الحاکمین کی یاد دل میں اسی طرح لاؤ جس طرح جوش محبت میں اپنے باپوں کو یاد کرتے ہو بلکہ اس سے بڑھ کر اس کا کھٹکا لگا رہے تو اچھا ہے۔ (تذ-۱:۲۳۰) اور لوگوں میں سے (اکثر) وہ اشخاص ہیں جو (اپنے لئے سب کچھ اس دنیا میں مانگتے ہیں' جو انفرادی مساعی کو ہمہ تن اس طرف لگائے رکھتے ہیں کہ سب کچھ اس دنیا میں نقد مل جائے اور اعمال عاجلہ کے درپے رہ کر) دعائیں مانگتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار ہم کو دنیاوی نعمتوں سے انفرادی طور پر مالا مال کر۔ تو ایسے لوگوں کا لا محالہ آخرت میں کچھ حصہ نہیں (ان کا انجام برا ہے' ان کی جماعت کا انجام بھی برا ہے۔) ﴿۲۰۰﴾ (تذ-۲:۱۰۳) اور ان میں سے بعض ایسے (ہوش والے لوگ اور عقلمند قومیں) ہیں جو خدا سے کہتے ہیں کہ "اے پروردگار ہماری دنیا بھی اچھی کر اور عاقبت بھی درست کر اور ہماری جماعت کو شکست و ریخت کی بھسم کر دینے والی آگ سے بچائے رکھ۔ ﴿۲۰۱﴾ (تذ-۲:۱۰۳) تو یہی وہ قومیں ہیں جن کو (ان کی پیش بینی کے باعث) ان کے نیک اعمال کی جزا کا مناسب حصہ اس دنیا میں فوراً مل جاتا ہے اور خدا تو دراصل جلد حساب کرنے والا ہے ﴿۲۰۲﴾ (تذ-۲:۱۰۳)

Marfat.com

وَاذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْۤ اَيَّامٍ مَّعْدُوْدٰتٍ ؕ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَلَاۤ اِثْمَ
عَلَيْهِ ۚ وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَاۤ اِثْمَ عَلَيْهِ ۙ لِمَنِ اتَّقٰى ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْۤا
اَنَّكُمْ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۲۰۳﴾ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّعْجِبُكَ قَوْلُهٗ فِي الْحَيٰوةِ
الدُّنْيَا وَيُشْهِدُ اللّٰهَ عَلٰى مَا فِيْ قَلْبِهٖ ۙ وَهُوَ اَلَدُّ الْخِصَامِ ﴿۲۰۴﴾ وَاِذَا تَوَلّٰى
سَعٰى فِي الْاَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيْهَا وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ
الْفَسَادَ ﴿۲۰۵﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُ اتَّقِ اللّٰهَ اَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْاِثْمِ فَحَسْبُهٗ جَهَنَّمُ ؕ
وَلَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۲۰۶﴾ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِيْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ ؕ
وَاللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿۲۰۷﴾

اور (قیام منیٰ کے) دنوں میں (جو گنتی کے دن ہیں) خدا کو یاد کرو۔ اگر کوئی جلدی کرے (اور) دو ہی دنوں میں (چل دے) تو اس پر بھی کچھ گناہ نہیں اور جو بعد تک ٹھہرا رہے اس پر بھی کچھ گناہ نہیں۔ یہ باتیں اس شخص کے لیے ہیں جو (خدا سے) ڈرے اور تم لوگ خدا سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ تم سب اس کے پاس جمع کیے جاؤ گے۔ ﴿۲۰۳﴾ (ف) اور (اے مخاطب!) لوگوں میں ایسے (ریاکار اور مکار آدمی) بھی ہیں جن کے اس دنیا کی زندگی کے متعلق مکارانہ دعویٰ اور لذات جہاں کے بارے میں ان کی لفظی لن ترانیاں تم کو حیرت زدہ کر دیتی ہیں، ایسا (منافق) شخص اپنی گفتگو کے ہر جملے میں (اپنی خدا سے قلبی ارادت سے اور دنیا سے دلی بیزاری پر) خدا کو گواہ ٹھہراتا ہے حالانکہ خدا کا سب سے بڑا دشمن وہی ہے۔ ﴿۲۰۴﴾ (تذ-۲:۱۰۳) یہی وہ شخص ہے کہ جونہی (اپنی چکنی چپڑی باتیں کرکے) تم سے لوٹا تو اپنی بداعمالیوں سے اس زمین کے طول عرض میں فساد پھیلاتا ہے۔ (کہیں اپنی بدمعاشیوں سے) کھیتوں کو ویران کرتا ہے۔ کہیں شیطان کاری سے نسل کو تباہ کرتا ہے حالانکہ خدا فساد کو قطعاً پسند نہیں کرتا۔ ﴿۲۰۵﴾ (تذ-۲:۱۰۳) اور جب اس سے کہا جاتا ہے کہ (اے نابکار آدمی!) خدا سے ڈر (اور اس پرامن زمین پر فساد نہ مچا) تو شیخی اور عزت نفس کا ایک بے ہودہ سا احساس دامنگیر ہو کر اس کو گناہ پر آمادہ کر دیتا ہے۔ (وہ خدا کا نام لینے سے چڑ جاتا ہے اور اپنے آپ کو بے نیاز جتلانے کی غرض سے) گناہ کے ارتکاب میں اور مبادرت کرتا ہے تو ایسے نالائق کو جہنم ہی کفایت کر سکتا ہے۔ اور وہ بہت ہی برا ٹھکانا ہے۔ ﴿۲۰۶﴾ (تذ-۲:۱۰۳-۱۰۴) اور لوگوں میں لامحالہ ایسے بندے بھی موجود ہیں جو خدا کی رضا جوئی اور جماعت کی تقویت اور حفاظت کی خاطر اپنی جان تک بھی دے دیتے ہیں اور خدا دراصل اپنے بندوں پر بڑا ہی مہربان ہے۔ ﴿۲۰۷﴾ (تذ-۲:۱۰۴)

Marfat.com

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ ٱدْخُلُوا۟ فِى ٱلسِّلْمِ كَآفَّةً وَلَا تَتَّبِعُوا۟ خُطُوَٰتِ
ٱلشَّيْطَٰنِ ۚ إِنَّهُۥ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ ﴿٢٠٨﴾ فَإِن زَلَلْتُم مِّنۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْكُمُ
ٱلْبَيِّنَٰتُ فَٱعْلَمُوٓا۟ أَنَّ ٱللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿٢٠٩﴾ هَلْ يَنظُرُونَ إِلَّآ أَن يَأْتِيَهُمُ
ٱللَّهُ فِى ظُلَلٍ مِّنَ ٱلْغَمَامِ وَٱلْمَلَٰٓئِكَةُ وَقُضِىَ ٱلْأَمْرُ ۚ وَإِلَى ٱللَّهِ تُرْجَعُ
ركوع ۲۵ ع ۹ ٱلْأُمُورُ ﴿٢١٠﴾ سَلْ بَنِىٓ إِسْرَٰٓءِيلَ كَمْ ءَاتَيْنَٰهُم مِّنْ ءَايَةٍۭ بَيِّنَةٍ ۗ وَمَن يُبَدِّلْ
نِعْمَةَ ٱللَّهِ مِنۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُ فَإِنَّ ٱللَّهَ شَدِيدُ ٱلْعِقَابِ ﴿٢١١﴾ زُيِّنَ
وقف لازم لِلَّذِينَ كَفَرُوا۟ ٱلْحَيَوٰةُ ٱلدُّنْيَا وَيَسْخَرُونَ مِنَ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ ۘ وَٱلَّذِينَ
ٱتَّقَوْا۟ فَوْقَهُمْ يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ ۗ وَٱللَّهُ يَرْزُقُ مَن يَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿٢١٢﴾

اے وہ لوگو! جو قانون خدا پر ایمان لے آئے ہو اسلام کے دارالامان میں سب کے سب داخل ہو جاؤ' اس عالم آراء اخوت اور بھائی چارے میں شامل ہو جاؤ (کیونکہ شخصی اور اجتماعی معاشری اور اخلاقی' داخلی اور خارجی امن اسی قانون کی اتباع میں ہے) اور دیکھنا شیطان کے قدم بقدم نہ چلنا کہ تمہارا کھلا دشمن وہی ہے۔ ﴿۲۰۸﴾ (تذ۔۲:۱۰۴) اور اگر تم اتحاد اور اخوت کے متعلق خدا کے کھلے کھلے احکام آئے پیچھے لغزش کھا گئے یا باہمی تفریق کے بارے میں شیطان کی چکنی چپڑی باتوں پر مچل گئے تو جان رکھو کہ خدا بڑا زبردست اور حکمت والا ہے (وہ حیرت انگیز اسباب پیدا کر کے چند لمحوں میں تم کو صفحہ ہستی سے محو کر دے گا۔) ﴿۲۰۹﴾ (تذ-۲:۱۰۴) کیا لوگ اسلام میں داخل ہونے سے پیشتر اس امر کے منتظر ہیں کہ خدا اپنی خدائی مسلمانوں کو بادلوں کے سائبانوں اور فرشتوں کے جنود عطا کرنے میں ظاہر کرے جس طرح کسی زمانے میں بنی اسرائیل کو عطاء کیے تھے حالانکہ خود مسلمانوں کے متعلق ان تمام نعمائے الٰہی کے عطاء ہونے کا فیصلہ خدا کے ہاں ہو چکا ہے۔ اور سب فیصلوں کا مرجع اخیر بالآخر وہی ہے۔ ﴿۲۱۰﴾ (تذ۔۲:۱۰۴) انہیں کہہ دو کہ جا کر بنی اسرائیل سے پوچھ دیکھیں کہ ہم نے ان کو کتنی کچھ کھلی کھلی علامتیں اور اپنی رضامندی اور خوشنودی کی نشانیاں دی تھیں۔ (انہیں کیا کیا عجیب نعمتیں خوش ہو کر بخش دی تھیں) پھر جب قوم نے خدا کی نعمت آئے پیچھے اس کو لعنت سے بدل دیا' جس نے غفلت اور دنیا پرستی میں پڑ کر ان نعمتوں کو آپ اپنے ہاتھ سے کھو دیا تو خدا بڑا ہی شدید العقاب ہے۔ ﴿۲۱۱﴾ (تذ۔۲:۱۰۴) جو لوگ قانون خدا سے منکر ہیں انہیں اس دنیا کی لذتوں میں مگن رہنا بھلا معلوم دیتا ہے' وہ ان ایماندار لوگوں سے جو آج بظاہر نادار معلوم ہوتے ہیں ان کے افلاس پر مخول اڑا رہے ہیں حالانکہ جن لوگوں کو قانون خدا کا ڈر لگا رہا وہ لامحالہ روز جزا کو ان کافروں سے کہیں بڑھ چڑھ کر ہوں گے۔ اور خدا تو جس قوم کو پسند فرماتا ہے بے حساب نعمتیں عطا کرتا ہے (پھر ایمانداروں کو کیوں محروم کر دے گا۔) ﴿۲۱۲﴾ (تذ-۲:۱۰۴-۱۰۵)

Marfat.com

كَانَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً قف فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيّٖنَ مُبَشِّرِيْنَ وَ مُنْذِرِيْنَ ص
وَ اَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ فِيْمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ط
وَمَا اخْتَلَفَ فِيْهِ اِلَّا الَّذِيْنَ اُوْتُوْهُ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ
بَغْيًا بَيْنَهُمْ ج فَهَدَى اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ
بِاِذْنِهٖ ط وَ اللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٢١٣﴾ اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ
تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَاْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ ط مَسَّتْهُمُ
الْبَاْسَآءُ وَ الضَّرَّآءُ وَ زُلْزِلُوْا حَتّٰى يَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ
مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ ط اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ ﴿٢١٤﴾ يَسْــَٔلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ط
قُلْ مَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ
السَّبِيْلِ ط وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ﴿٢١٥﴾

انسان (اصل میں) ایک ہی امت ہیں تو (اس وحدت بنی نوع انسان کو پیش نظر رکھ کر) خدا نے نبی اور بشارت دینے والے اور ڈرانے والے بھیجے اور ان کے ساتھ ایک قانون (الکتٰب) مبنی برحق بھیجا تا کہ لوگوں کے درمیان ان امور کا فیصلہ کرے جن میں وہ اختلاف کرتے ہیں۔ لیکن اس قانون میں روشن حقیقت آئے پیچھے (صرف) ان لوگوں نے اختلاف پیدا کیا جو آپس میں بغاوت کرتے تھے۔ پھر خدا نے ایمان والوں کو اس اختلاف کے متعلق جو وہ آپس میں کر رہے تھے سیدھی راہ دکھلا دی اور اللہ جس کو مناسب سمجھتا ہے سیدھی راہ پر لے جاتا ہے۔ ﴿۲۱۳﴾ (حد-۵۲) مسلمانو! کیا تم نے اپنے زعم میں یہ سمجھ لیا ہے کہ خدا کو منہ سے خدا کہہ کر مزے سے بہشت میں جا داخل ہو گے حالانکہ ابھی تک تمہاری وہ حالت نہیں ہوئی جو تم سے پہلے ایمان والوں کی تھی۔ انہوں نے اعلائے دین اور حفاظت اسلام کی خاطر وہ سختیاں وہ دردناک تکلیفیں اٹھائیں اور ان کے ضمن میں ان کے ایمان شدت ایذا اور تسلسل تکلیف کی وجہ سے یہ ڈگمگائے کہ خود پیغمبر اور ان کے ایمان والے ساتھی بھی چلا اٹھے کہ اے خدا تیری مدد کے آنے کا کوئی وقت بھی ہے۔ پھر ہم نے ان کو تسلی دی اور کہا اے ایمان والو! سنبھلو سنبھلو خدا کی مدد کا وقت قریب آ لگا ہے۔ ﴿۲۱۴﴾ (تز-۲:۳۰۹) لوگ تم سے پوچھتے ہیں کہ مال کس طرح خرچ کریں انہیں کہہ دو کہ اپنے ماں باپ، عزیزوں، یتیموں مسکینوں اور مسافروں پر خرچ کرو۔ (تک ۲-:۵۰) اور جو بھلائی تم کرو گے خدا اس کو جانتا ہے۔ ﴿۲۱۵﴾ (ف)

Marfat.com

كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسَىٰ أَن تَكْرَهُوا شَيْئًا وَهُوَ
خَيْرٌ لَّكُمْ ۖ وَعَسَىٰ أَن تُحِبُّوا شَيْئًا وَهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ ۗ وَاللَّهُ يَعْلَمُ
وَأَنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ﴿٢١٦﴾ يَسْأَلُونَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيهِ ۖ قُلْ قِتَالٌ ٢٦ ع ٤ ١٠
فِيهِ كَبِيرٌ ۖ وَصَدٌّ عَن سَبِيلِ اللَّهِ وَكُفْرٌ بِهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَإِخْرَاجُ
أَهْلِهِ مِنْهُ أَكْبَرُ عِندَ اللَّهِ ۚ وَالْفِتْنَةُ أَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ ۗ وَلَا يَزَالُونَ
يُقَاتِلُونَكُمْ حَتَّىٰ يَرُدُّوكُمْ عَن دِينِكُمْ إِنِ اسْتَطَاعُوا ۚ وَمَن يَرْتَدِدْ
مِنكُمْ عَن دِينِهِ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَأُولَٰئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي
الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۖ وَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿٢١٧﴾ إِنَّ
الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أُولَٰئِكَ
يَرْجُونَ رَحْمَتَ اللَّهِ ۚ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٢١٨﴾

تم پر جہاد بالسیف فرض کر دیا گیا ہے اور تم اس سے کتراتے ہو لیکن کئی چیزیں ایسی ہیں کہ تم اس سے کراہت کرتے ہو اور وہ دراصل تمہارے بھلے کی چیزیں ہیں (تک-:٥٠) اور عجب نہیں کہ ایک چیز تم کو بھلی لگے اور وہ تمہارے لیے مضر ہو۔ اور (ان باتوں کو) خدا ہی بہتر جانتا ہے تم نہیں جانتے۔ ﴿٢١٦﴾ (ف) اے محمدؐ! تم سے حرمت والے مہینوں میں قتال بالسیف کرنے کے متعلق سوال کرتے ہیں انہیں کہو کہ ان مہینوں میں قتال بے شک بڑا گناہ ہے بلکہ راہ خدا کو روکنا اور اس سے اور مسجد حرام کی حرمت سے انکار کرنا ہے لیکن مسجد حرام کے باشندوں کو ان کے گھروں سے نکال دینا اور ملک بدر کرنا اس سے بھی بڑا گناہ ہے اور روئے زمین پر فتنہ وفساد برپا کرنا قتل سے بھی زیادہ بڑا جرم ہے (اس لیے اگر کفار سے جنگ کی نوبت آئے تو ان مہینوں میں بھی بے شک قتال کرو) (تک-:٥٠) اور یہ لوگ ہمیشہ تم سے لڑتے رہیں گے یہاں تک کہ اگر مقدور ہو تو تم کو تمہارے دین سے پھیر دیں اور جو کوئی تم میں سے اپنے دین سے پھر (کر کافر ہو) جائے گا اور کافر ہی مرے گا تو ایسے لوگوں کے اعمال دنیا اور آخرت دونوں میں برباد ہو جائیں گے اور یہی لوگ دوزخ (میں جانے) والے ہیں جس میں ہمیشہ رہیں گے۔ ﴿٢١٧﴾ (ف) جو لوگ ایمان لائے اور جن لوگوں نے خدا کی راہ میں ہجرت اور جہاد بالسیف کیا وہی خدا کی رحمت کے امیدوار ہیں (تک ٢-:٥٠) اور خدا بخشنے والا (اور) رحمت کرنے والا ہے۔ ﴿٢١٨﴾ (ف)

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ ؕ قُلْ فِيْهِمَآ اِثْمٌ كَبِيْرٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ ۫ وَاِثْمُهُمَآ
اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا ؕ وَيَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ۬ؕ قُلِ الْعَفْوَ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ
اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۱۹﴾ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ؕ وَيَسْـَٔلُوْنَكَ
عَنِ الْيَتٰمٰى ؕ قُلْ اِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَيْرٌ ؕ وَاِنْ تُخَالِطُوْهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ ؕ وَاللّٰهُ
يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَاَعْنَتَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۲۰﴾
وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ ؕ وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ
وَّلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ ۚ وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا ؕ وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ
مِّنْ مُّشْرِكٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكُمْ ؕ اُولٰٓئِكَ يَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ۖۚ وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلَى
الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِاِذْنِهٖ ۚ وَيُبَيِّنُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۲۱﴾ ع ۲۷/۵

لوگ تم سے شراب اور جوئے کے متعلق پوچھتے ہیں انہیں اے محمدؐ! کہہ دو کہ ان دونوں میں بڑا گناہ ہے۔ (تک-:۵۰) اور لوگوں کے لیے اس میں کچھ فائدے بھی ہیں لیکن ان کا گناہ ان کے نفع سے زیادہ بڑا ہے۔ (تک-۲:۱۴۸) اور لوگ تم سے سوال کرتے ہیں کہ مال کیسے خرچ کریں انہیں کہہ دو کہ جو کچھ تمہاری ضروریات سے باقی ہے اس کو صرف کردو۔ (تک-۲:۵۰) اس طرح خدا تمہارے لیے اپنے احکام کھول کھول کر بیان فرماتا ہے تاکہ تم سوچو۔ ﴿۲۱۹﴾ (ف) (یعنی) دنیا اور آخرت (کی باتوں) میں (غور کرو) اور تم سے یتیموں کے بارے میں دریافت کرتے ہیں کہہ دو کہ ان کی (حالت کی) اصلاح بہت اچھا کام ہے اور اگر تم ان سے مل جل کر رہنا (یعنی خرچ اکٹھا رکھنا) چاہو تو وہ تمہارے بھائی ہیں اور خدا خوب جانتا ہے کہ خرابی کرنے والا کون ہے اور اصلاح کرنے والا کون اور اگر خدا چاہتا تو تم کو تکلیف میں ڈال دیتا بے شک خدا غالب (اور) حکمت والا ہے۔ ﴿۲۲۰﴾ (ف) اور مشرک عورتوں سے جب تک وہ دائرہ اسلام میں داخل نہ ہوں نکاح نہ کرو کیونکہ ایمان لانے والی لونڈی کافر عورت سے اچھی ہے خواہ وہ تمہیں پسند ہی کیوں نہ ہو اور مشرک مردوں سے نکاح نہ کرو جب تک وہ ایمان نہ لائیں۔ (تک-۲:۵۰) کیونکہ مشرک (مرد) سے خواہ وہ تم کو کیسا ہی بھلا لگے مومن غلام بہتر ہے۔ یہ (مشرک) لوگوں کو دوزخ کی طرف بلاتے ہیں اور خدا اپنی مہربانی سے بہشت اور بخشش کی طرف بلاتا ہے اور اپنے حکم لوگوں سے کھول کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ نصیحت حاصل کریں۔ ﴿۲۲۱﴾ (ف)

Marfat.com

وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ ۭ قُلْ هُوَ اَذًى ۙ فَاعْتَزِلُوا النِّسَاۗءَ فِي الْمَحِيْضِ ۙ
وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ ۚ فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَاْتُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ
اَمَرَكُمُ اللّٰهُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ﴿٢٢٢﴾ نِسَاۗؤُكُمْ حَرْثٌ
لَّكُمْ ۠ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ ۡ وَقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ
وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ مُّلٰقُوْهُ ۭ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٢٢٣﴾ وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ عُرْضَةً لِّاَيْمَانِكُمْ
اَنْ تَبَرُّوْا وَتَتَّقُوْا وَتُصْلِحُوْا بَيْنَ النَّاسِ ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿٢٢٤﴾ لَا يُؤَاخِذُكُمُ
اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ قُلُوْبُكُمْ ۭ وَاللّٰهُ
غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿٢٢٥﴾

اور تم سے حیض کے بارے میں دریافت کرتے ہیں کہہ دو کہ وہ نجاست ہے۔ (ف) حیض کے دوران میں عورتوں سے مباشرت نہ
کرو جب تک کہ پاک نہ ہو جائیں، پھر جب پاک ہو جائیں تو ان سے مجامعت اسی طرف سے کرو جس کا حکم خدا نے دیا ہے۔
(تک-۲:۵۰) کچھ شک نہیں کہ خدا توبہ کرنے والوں اور پاک صاف رہنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ ﴿۲۲۲﴾ (ف) عورتیں تمہاری
کھیتیاں ہیں اس لیے ان کے پاس جس طرح چاہو جاؤ (تک ۲-:۵۰) اور اپنے لیے (نیک عمل) آگے بھیجو اور خدا سے ڈرتے
رہو اور جان رکھو کہ (ایک دن) تمہیں اس کے روبرو حاضر ہونا ہے اور (اے پیغمبر) ایمان والوں کو بشارت دے دو۔ ﴿۲۲۳﴾ (ف) اور
(مسلمانو!) تم اپنی (بے معنی اور بے ہودہ) قسموں کے کھانے کے بعد خدا کے نام کو نیکی کرنے یا پرہیزگار بننے یا لوگوں کے مابین
مصالحت اور اتحاد پیدا کرنے کی ڈھال بنا کر رکاوٹ نہ بناؤ (بلکہ کھلے دل سے اور بغیر کسی حیلے بہانے سے نیکی صدق دل سے کرو)
(تک-۲: ۵۰) کہ خدا واقعات کو پورے طور سے سمجھنے والا اور باخبر ہے (جو تمہارے دل کی اندرونی حالت سے واقف
ہے۔ ﴿۲۲۴﴾ (تذ ۷: ۱۰۸) خدا تمہاری بے ہودہ قسموں پر تو تمہیں گرفت نہیں کرے گا لیکن اس پر ضرور گرفت کرے گا جو تمہارے دلوں نے
برائی کی اور وہ بڑا پردہ پوش اور رحم والا خدا بھی ہے۔ (تذ-:۱۰۸) (گرفت صرف اس شے پر ہو گی جو دلوں نے کیا ہو گا)
(تذ-۲:۱۲۶) خدا صرف نیتوں اور اعمال قلوب کو دیکھتا ہے ﴿۲۲۵﴾[1] (تذ-۱:۱۲۴)

[1] (۲۲۴، ۲۲۵) کوئی احسان، کوئی تقویٰ کوئی مصالحت یا اتحاد اوپری اور بے معنی قسموں اور سوگندوں سے، یا کوئی نیک عمل محض سطحی ادعا اور نمائشی
حیث بحث کرنے سے بروئے کار نہیں آ سکتا، اس کے لیے دل کی صفائی، ارادوں کی درستی، نیت کی راستی، جماعت کا فائدہ اور صحیح روح
عمل ہونی لازمی ہے...... دو جماعتیں آپس میں اسی وقت صحیح معنوں میں متحد اور متفق ہوں گی جب خوف قانون، یا خارجی ملحوظات و ←

Marfat.com

لِلَّذِيْنَ يُؤْلُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ تَرَبُّصُ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ ۚ فَاِنْ فَآءُوْ فَاِنَّ
اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٢٢٦﴾ وَاِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ فَاِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿٢٢٧﴾
وَالْمُطَلَّقٰتُ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ ؕ وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ اَنْ
يَّكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِيْٓ اَرْحَامِهِنَّ اِنْ كُنَّ يُؤْمِنَّ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ
الْاٰخِرِ ؕ وَبُعُوْلَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِيْ ذٰلِكَ اِنْ اَرَادُوْٓا اِصْلَاحًا ؕ
وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِيْ عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۪ وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ ؕ وَاللّٰهُ
عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿٢٢٨﴾ ع ٢٨ ٧ ١٢

جولوگ اپنی عورتوں سے مباشرت کے متعلق قسمیں کھالیتے ہیں وہ چار مہینے کے بعد رجوع کر سکتے ہیں۔ (تک ٢-:٥٠) خدا بخشنے والا مہربان ہے۔ ﴿٢٢٦﴾ (ف) اور اگر طلاق کا ارادہ کرلیں تو بھی خدا سنتا اور جانتا ہے۔ ﴿٢٢٧﴾ (ف) طلاق دی ہوئی عورتیں تین حیضوں تک اپنے آپ کو کسی دوسرے مرد سے نکاح کرنا روکے رکھیں (تک۔٢: ٥٠) کیوں کہ ان کے خاوند اس مدت میں ان کو واپس لے سکتے ہیں (تک-٢:٥٠) اور اگر ان کے خاوند مصالحت کرنا چاہیں تو ان کو پورا حق ہے کہ اس اثنا میں اپنی عورتوں کو پھر اپنی زوجیت میں واپس لے لیں اور اس صورت میں جس طرح پر مصالحت اور صلح صفائی سے رہنا عورتوں پر لازم ہے اسی طرح پر مردوں کی طرف سے عورتوں کے ساتھ مصالحت کا سلوک کیا جانا بھی لازم ہے۔ (تذ-١:١٤٨) البتہ مردوں کو عورتوں پر فضیلت ہے اور خدا غالب اور صاحب حکمت ہے۔ ﴿٢٢٨﴾ (ف)

← مصالح سے قطع نظر' ان کے دل مصالحت کی طرف مائل ہوں گے۔ جب مراعات کی داد وستد اس نیت سے ہوگی کہ دائمی اور قلبی تطابق پیدا ہو' والا کچھ صلح نہیں' کچھ نیکی نہیں ہوئی۔ عمل کا تمام حصر قلبی ارادے پر ہے:((انما الاعمال بالنیات)) مشہور حدیث ہے۔ بے ارادہ' نادانستہ یا ناانجام دیدہ اعمال کر لینے میں کچھ بھلائی نہیں (تذ۔٢:١٠٨) گرفت صرف اس شے پر ہوگی جو دلوں نے کیا ہوگا: ﴿ولکن یولخذ کم بما کسبت قلوبکم﴾ (٢:٢٢٥) (لیکن وہ خدا ان عملوں پر گرفت کرے گا جو تمہارے دلوں نے کئے ہوں گے) (تذ۔٢:١٣٦)

عادل اور دقیقہ رس' اللطیف اور الخبیر خدا صرف نیتوں اور اعمال قلوب کو دیکھتا ہے...... لوگوں کے لغو اقوال اور بیہودہ اعتقادات کو کچھ نہیں دیکھتا' اس کی تمام تر توجہ اسی بات پر صرف ہوتی ہے کہ کام کیا ہو رہا ہے' داڑھیوں اور مسواکوں' ڈھیلوں اور استنجاؤں کی طرف اس کی نگاہ ہرگز نہیں جاتی۔ (تذ۔١۔د:١٢٤)

Marfat.com

الطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ ۠ فَاِمْسَاكٌۢ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌۢ بِاِحْسَانٍ ؕ وَلَا يَحِلُّ
لَكُمْ اَنْ تَاْخُذُوْا مِمَّآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ شَيْـًٔا اِلَّآ اَنْ يَّخَافَآ اَلَّا يُقِيْمَا
حُدُوْدَ اللّٰهِ ؕ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ۙ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا
فِيْمَا افْتَدَتْ بِهٖ ؕ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَعْتَدُوْهَا ۚ وَمَنْ يَّتَعَدَّ
حُدُوْدَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۲۹﴾ فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْۢ بَعْدُ
حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ ؕ فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ اَنْ
يَّتَرَاجَعَآ اِنْ ظَنَّآ اَنْ يُّقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ؕ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ يُبَيِّنُهَا لِقَوْمٍ
يَّعْلَمُوْنَ ﴿۲۳۰﴾

طلاق صرف دو دفعہ ہوسکتی ہے جس کے بعد رجوع جائز ہے (تک-۲:۵۱) یا صلح صفائی کے ساتھ پھر زوجیت میں لے لینا یا خوش اسلوبی سے رخصت کر دینا (تذ-۱:۱۴۸) یہ قانون فطرت ہے اور یہی اللہ کی مقرر کی ہوئی حدود ہیں۔ پس اس سے تجاوز نہ کرنا۔ حدود سے آگے نہ بڑھو۔ اور جس قوم نے خدا کی حدوں سے تجاوز کیا وہی ظالم ہے (تذ-۱:۱۷۵) اور یہ جائز نہیں کہ جو مہر تم ان کو دے چکے ہو اس میں سے کچھ واپس لے لو۔ ہاں اگر زن وشوہر کو خوف ہو کہ وہ خدا کی حدود کو قائم نہیں رکھ سکیں گے تو اگر عورت (خاوند کے ہاتھ سے) رہائی پانے کے بدلے کچھ دے ڈالے تو دونوں پر کچھ گناہ نہیں۔ (ف) یہ اللہ کے حدود ہیں پس ان سے تجاوز نہ کرو اور جس نے اللہ کے حدود میں تجاوز کیا تو یہی لوگ ہیں جو ظالم ہیں۔ ﴿۲۲۹﴾ (حد-۵۱) تیسری دفعہ کے بعد جائز نہیں جب تک کہ وہ عورت کسی دوسرے مرد سے نکاح کر کے طلاق نہ لے (تک-۲:۵۱) اور عورت اور پہلا خاوند پھر ایک دوسرے کی طرف رجوع کر لیں تو ان پر کچھ گناہ نہیں بشرطیکہ دونوں یقین کریں۔ کہ خدا کی حدود کو قائم رکھ سکیں گے۔ اور یہ خدا کی حدیں ہیں ان کو وہ ان لوگوں کے لئے بیان فرماتا ہے جو دانش رکھتے ہیں۔ ﴿۲۳۰﴾

وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ سَرِّحُوْهُنَّ
بِمَعْرُوْفٍ ۪ وَلَا تُمْسِكُوْهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوْا ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَقَدْ
ظَلَمَ نَفْسَهٗ ؕ وَلَا تَتَّخِذُوْٓا اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا ؗ وَّاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ
عَلَيْكُمْ وَمَآ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ وَالْحِكْمَةِ يَعِظُكُمْ بِهٖ ؕ
وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۲۳۱﴾ وَاِذَا طَلَّقْتُمُ
النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ
اِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ ذٰلِكَ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ
يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ ذٰلِكُمْ اَزْكٰى لَكُمْ وَاَطْهَرُ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ
لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۳۲﴾

(ف)اور جب تم عورتوں کو طلاق دینے لگو اور ان کی عدت پوری ہونے کو ہو تو یا طلاق کا ارادہ فسخ کر کے ان کو پوری صلح صفائی سے پھر زوجیت میں رکھ لو یا ان کو مصالحت سے رخصت کر دو اور دکھ دینے کی نیت سے ان کو نہ رکھو کہ بعد میں زیادتی کرو۔ (تذ-۱:۱۴۸) اور جو ایسا کرے گا اپنا ہی نقصان کرے گا (ف) مسلمانو! احکام خدا کو ہنسی مخول یا بے نتیجہ اور بے مطلب باتیں سمجھ کر نہ ٹال دیا کرو بلکہ ان کی تعمیل خدا کے ان بیش قیمت احسانوں کو دل میں رکھ کر کیا کرو جو اس نے وقتاً فوقتاً تم کو مناسب احکام دے کر کیے اور جو گرانقدر کتاب اس نے تم پر اتاری ہے بلکہ حکم الٰہی کے جو بے مثال نکات اس نے تم کو اپنی جناب سے عطا فرمائے ہیں اور جن کے ذریعے سے تم کو مناسب راہ عمل بتاتا رہتا ہے ان کو پیش نظر رکھ کر تعمیل کرو (تذ-۱:۲۱۷) اور خدا سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ خدا ہر چیز سے واقف ہے۔ ﴿۲۳۱﴾ (ف) طلاق ہوئے پیچھے تم ان عورتوں کو منع نہ کرو کہ نئے خاوندوں سے نکاح کر لیں اگر دو فریق آپس میں مصالحت اور اتحاد پر راضی ہو گئے ہوں۔ (تذ-۱:۱۴۸) اس (حکم سے) اس شخص کو نصیحت کی جاتی ہے جو تم میں خدا اور روز آخرت پر یقین رکھتا ہے یہ تمہارے لیے نہایت خوب اور بہت پاکیزگی کی بات ہے اور خدا جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔ ﴿۲۳۲﴾

Marfat.com

وَالْوَالِدٰتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّتِمَّ
الرَّضَاعَةَ ؕ وَعَلَى الْمَوْلُوْدِ لَهٗ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ لَا
تُكَلَّفُ نَفْسٌ اِلَّا وُسْعَهَا ۚ لَا تُضَآرَّ وَالِدَةٌۢ بِوَلَدِهَا وَلَا مَوْلُوْدٌ لَّهٗ
بِوَلَدِهٖ ۚ وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِكَ ۚ فَاِنْ اَرَادَا فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ مِّنْهُمَا
وَتَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا ؕ وَاِنْ اَرَدْتُّمْ اَنْ تَسْتَرْضِعُوْٓا اَوْلَادَكُمْ
فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِذَا سَلَّمْتُمْ مَّآ اٰتَيْتُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا
اَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۲۳۳﴾ وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ
اَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا ۚ فَاِذَا بَلَغْنَ
اَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا فَعَلْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ
وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۲۳۴﴾

(ف) مائیں اپنے بچوں کو پورے دو برس دودھ پلائیں (تک-۲:۵۱) یہ (حکم) اس شخص کے لیے ہے جو پوری مدت تک دودھ پلوانا چاہے۔ اور دودھ پلوانے والی ماؤں کا کھانا اور کپڑا دستور کے مطابق باپ کے ذمہ ہوگا کسی شخص کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دی جاتی (تو یاد رکھو کہ) نہ تو ماں کو اس کے بچے کے سبب نقصان پہنچایا جائے اور نہ باپ کو اس کی اولاد کی وجہ سے نقصان پہنچایا جائے۔ اور اسی طرح (نان نفقہ) بچے کے وارث کے ذمے ہے اور اگر دونوں (یعنی ماں باپ) آپس کی رضا مندی اور صلاح سے بچے کا دودھ چھڑانا چاہیں تو ان پر کچھ گناہ نہیں اور اگر تم اپنی اولاد کو دودھ پلوانا چاہو تو تم پر کچھ گناہ نہیں بشرطیکہ تم دودھ پلانے والیوں کو دستور کے مطابق ان کا حق جو تم نے دینا کیا تھا دے دو اور خدا سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ جو کچھ تم کرتے ہو خدا اس کو دیکھ رہا ہے۔ (ف) اور باپ پر لازم ہے کہ ایسی زیر تجویز مطلقہ ماؤں کو صلح صفائی کے ساتھ کھانا اور کپڑا دے۔ (تذ-۱:۱۴۸) اس صورت میں دایہ سے دودھ پلوانے میں کچھ مضائقہ نہیں بشرطیکہ جو کچھ ماؤں کو دینا کیا تھا صلح صفائی کے ساتھ دے دو۔ ﴿۲۳۴﴾ (تذ-۱:۱۴۸) جو عورتیں بیوہ ہو جائیں ان پر لازم ہے کے چار مہینے اور دس دن دوسرے نکاح سے آپ اپنے کو روکے رکھیں (تک-۲:۵۱) پھر جب وہ اپنی عدت پوری کر چکیں تو نیک نیتی اور صلاح روی سے جو کچھ دوسرے بیاہ کے بارے میں اپنے دل میں ٹھان لیں اس کی پرسش تم وارثان میت سے کچھ نہیں اور اسی لیے تمہیں اس فعل سے واسطہ نہیں جو چاہیں ان کو کرنے دیں۔ (تذ-۱:۱۴۸) اور خدا تمہارے سب کاموں سے واقف ہے۔ ﴿۲۳۴﴾ (ف)

Marfat.com

وَلَا جُنَاحَ عَلَيۡكُمۡ فِيۡمَا عَرَّضۡتُمۡ بِهٖ مِنۡ خِطۡبَةِ النِّسَآءِ اَوۡ اَكۡنَنۡتُمۡ
فِىۡٓ اَنۡفُسِكُمۡ‌ؕ عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّکُمۡ سَتَذۡكُرُوۡنَهُنَّ وَلٰـكِنۡ لَّا تُوَاعِدُوۡهُنَّ سِرًّا
اِلَّاۤ اَنۡ تَقُوۡلُوۡا قَوۡلًا مَّعۡرُوۡفًا ؕ وَلَا تَعۡزِمُوۡا عُقۡدَةَ النِّكَاحِ
حَتّٰى يَبۡلُغَ الۡكِتٰبُ اَجَلَهٗ‌ ؕ وَاعۡلَمُوۡٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعۡلَمُ مَا فِىۡٓ اَنۡفُسِكُمۡ
فَاحۡذَرُوۡهُ‌ ۚ وَاعۡلَمُوۡٓا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوۡرٌ حَلِيۡمٌ ﴿۲۳۵﴾ لَا جُنَاحَ عَلَيۡكُمۡ اِنۡ طَلَّقۡتُمُ ع
النِّسَآءَ مَا لَمۡ تَمَسُّوۡهُنَّ اَوۡ تَفۡرِضُوۡا لَهُنَّ فَرِيۡضَةً ۖۚ وَّمَتِّعُوۡهُنَّ ۚ
عَلَى الۡمُوۡسِعِ قَدَرُهٗ وَعَلَى الۡمُقۡتِرِ قَدَرُهٗ ۚ مَتَاعًا ۢ بِالۡمَعۡرُوۡفِ‌ۚ حَقًّا عَلَى
الۡمُحۡسِنِيۡنَ ﴿۲۳۶﴾

اگر تم کنائے کی باتوں میں عورتوں کو نکاح کا پیغام بھیجو یا (نکاح کی خواہش کو) اپنے دلوں میں مخفی رکھو تو تم پر کچھ گناہ نہیں۔ خدا کو معلوم ہے کہ تم ان سے (نکاح کا) ذکر کرو گے۔ مگر (ایام عدت میں) اس کے سوا کہ دستور کے مطابق کوئی بات کہہ دو پوشیدہ طور پر ان سے قول وقرار نہ کرنا۔ اور جب تک عدت پوری نہ ہولے نکاح کا پختہ ارادہ نہ کرنا اور جان رکھو کہ جو تمہارے دلوں میں ہے خدا کو سب معلوم ہے تو اس سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ خدا بخشنے والا اور حکم والا ہے۔ ﴿۲۳۵﴾ (ف) شادی شدہ باکرہ عورتوں کو شب زفاف سے پیشتر طلاق دینے میں کچھ گناہ نہیں مگر ہاں ان کو بطور احسان کے کچھ دے دینا چاہیے مقدور والا اپنی حیثیت کے مطابق اور بے مقدور اپنی حیثیت کے موافق۔ تم اس کو ایک نذرانہ سمجھو' جس کی غرض وغایت یہ ہے کہ طلاق صلح صفائی کے ساتھ اور بغیر دنگے فساد کے طے پائے اور سچ تو یہ ہے کہ مصالحت سے چلنے والے اشخاص پر یہ نذرانہ تو اس طرح کا حق ہے۔ ﴿۲۳۶﴾ (تذ-۱:۱۴۸)

وَاِنۡ طَلَّقۡتُمُوۡهُنَّ مِنۡ قَبۡلِ اَنۡ تَمَسُّوۡهُنَّ وَقَدۡ فَرَضۡتُمۡ لَهُنَّ فَرِيۡضَةً
فَنِصۡفُ مَا فَرَضۡتُمۡ اِلَّاۤ اَنۡ يَّعۡفُوۡنَ اَوۡ يَعۡفُوَا الَّذِىۡ بِيَدِهٖ عُقۡدَةُ
النِّكَاحِ ؕ وَاَنۡ تَعۡفُوۡۤا اَقۡرَبُ لِلتَّقۡوٰى ؕ وَلَا تَنۡسَوُا الۡفَضۡلَ بَيۡنَكُمۡ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ بَصِيۡرٌ ﴿۲۳۷﴾ حٰفِظُوۡا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الۡوُسۡطٰى ۚ
وَقُوۡمُوۡا لِلّٰهِ قٰنِتِيۡنَ ﴿۲۳۸﴾ فَاِنۡ خِفۡتُمۡ فَرِجَالًا اَوۡ رُكۡبَانًا ۚ فَاِذَاۤ اَمِنۡتُمۡ
فَاذۡكُرُوا اللّٰهَ كَمَا عَلَّمَكُمۡ مَّا لَمۡ تَكُوۡنُوۡا تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۲۳۹﴾ وَالَّذِيۡنَ يُتَوَفَّوۡنَ مِنۡكُمۡ
وَيَذَرُوۡنَ اَزۡوَاجًا ۖۚ وَّصِيَّةً لِّاَزۡوَاجِهِمۡ مَّتَاعًا اِلَى الۡحَوۡلِ غَيۡرَ
اِخۡرَاجٍ ۚ فَاِنۡ خَرَجۡنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيۡكُمۡ فِىۡ مَا فَعَلۡنَ فِىۡۤ اَنۡفُسِهِنَّ مِنۡ
مَّعۡرُوۡفٍ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيۡزٌ حَكِيۡمٌ ﴿۲۴۰﴾

اور اگر تم عورتوں کو ان کے پاس جانے سے پہلے طلاق دے دو لیکن مہر مقرر کر چکے ہو تو آدھا مہر دینا ہوگا ہاں اگر عورتیں مہر بخش دیں یا مرد جن کے ہاتھ میں عقد نکاح ہے (اپنا حق) چھوڑ دیں (اور پورا مہر دے دیں تو ان کو اختیار ہے) اور اگر تم مرد لوگ ہی اپنا حق چھوڑ دو تو یہ پرہیزگاری کی بات ہے اور آپس میں بھلائی کرنے کو فراموش نہ کرنا۔ کچھ شک نہیں کہ خدا تمہارے سب کاموں کو دیکھ رہا ہے۔ ﴿۲۳۷﴾ (ف) (مسلمانو) سب نمازیں خصوصاً بیچ کی نماز (یعنی نماز عصر) پورے التزام کے ساتھ ادا کرتے رہو اور خدا کے آگے ادب سے کھڑے رہا کرو۔ ﴿۲۳۸﴾ (ف) اگر تم خوف کی حالت میں ہو تو پیادے یا سوار (جس حال میں ہو نماز پڑھ لو) پھر جب امن (واطمینان) ہو جائے تو جس طریق سے خدا نے تم کو سکھایا ہے جو تم پہلے نہیں جانتے تھے خدا کو یاد کرو۔ ﴿۲۳۹﴾ (ف) جو لوگ اپنی بیویاں چھوڑ کر مر جائیں وہ ان کے ایک سال کے خرچ کی وصیت کر جائیں۔ اور گھر سے نہ نکالیں جائیں۔ (ف) اس کے بعد وہ اگر چاہیں تو اس کے گھر سے نکل جائیں (تک-۲:۵۱) اور اپنے حق میں پسندیدہ کام (یعنی نکاح) کرلیں تو تم پر کچھ گناہ نہیں اور خدا زبردست حکمت والا ہے۔ ﴿۲۴۰﴾ (ف)

Marfat.com

وَلِلْمُطَلَّقٰتِ مَتَاعٌۢ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِيْنَ ﴿۲۴۱﴾ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ
اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۲۴۲﴾ ع ۱۵ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ
دِيَارِهِمْ وَهُمْ اُلُوْفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ ۠ فَقَالَ لَهُمُ اللّٰهُ مُوْتُوْا ۟ ثُمَّ اَحْيَاهُمْ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿۲۴۳﴾
وَقَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۴۴﴾

مطلقہ عورتوں کے لیے کچھ نہ کچھ نذرانہ بطور احسان یا یادگار ہونا چاہیے تاکہ فریقین صلح صفائی کے ساتھ ایک دوسرے سے جدا ہوں اور خدا سے صحیح معنوں میں ڈرنے والوں کے لیے تو یہ معمولی سی رواداری بطور ایک فرض کے ہے۔ ﴿۲۴۱﴾ (تذ-۱:۱۴۹) اسی طرح خدا اپنے احکام تمہارے لیے بیان فرماتا ہے تاکہ تم سمجھو۔ ﴿۲۴۲﴾ (ف) اے محمدؐ! کیا تو نے ان (بدبخت اور بے حس' ان قوم فروش اور نامرد) لوگوں کے حال پر نظر نہیں کی جو (ایک دفعہ حملہ آور دشمن سے بچنے کے لیے موت کے ڈر سے) اپنے گھروں کو چھوڑ چھاڑ کر (اور پسماندوں کو سپرد اجل کر کے) ہزاروں کی تعداد میں نکل کھڑے ہوئے تو خدا نے (بھی ان کو پھٹکارا اور) کہا کہ (بے حیاؤ) مرجاؤ (تم نرے نامرد ہی نکلے) پھر (جب ایک مدت کے بعد ان کی غیرت نے جوش مارا اور ان میں خدا کا سچا احساس پیدا ہو گیا تو) خدا نے ان کو زندہ کر دیا' (ان کے سب مردہ محسوسات کو از نو حیات دی) (وہ خدا کا نام لے کر شیروں کی طرح اپنے گھروں کو واپس گئے اور دشمن کو مار ہٹایا) (تو اے پیغمبر! غور کرو کہ خدا کا دلوں میں اتر آنا کیا کیا کرشمے کر دکھاتا ہے) بے شک خدائے عظیم اپنے بندوں پر بڑا ہی مہربان ہے۔ (جوان کو یوں فلاح کی راہ دکھاتا ہے) مگر اکثر لوگ اس احساس کی کچھ قدر نہیں کرتے (اور خدا کو ہر لحظہ بھولے رہتے ہیں۔ ﴿۲۴۳﴾ (تذ-۲:۸۸) اور (اے لوگو!) اپنے دشمنوں سے قتال کو ''براہ خدا'' سمجھ کر لڑو اور جانے رہو کہ اللہ تمہاری نیتوں کو بڑا سمجھنے والا اور کوششوں کا بڑا علم رکھنے والا ہے۔ ﴿۲۴۴﴾[1] (تذ-۲:۸۸)

[1] (۲۴۳' ۲۴۴) بنی نوع انسان کی حتمی اور ابدی راست روی کے لیے یہی فاطر زمین و آسمان کو اپنا واحد آقا بنا لینا وہ مشعل ہدایت تھا جس کے نور سے سینوں کے بھچے ہوئے دروازے چوپٹ کھل کر دلوں کو شعلہ افروز کر دیتے تھے' جس دنیا بخش اور لشکر انگیز ملازمت کا احساس' صدیوں کے مردوں میں نتیجہ خیز اور نفع مند زندگی کی تڑپ پیدا کر دیتا تھا' خدا کی راہ میں سرفروشی کے ولولے کے مقابلے میں دنیا کی ادنیٰ محبتیں اور زینتیں ہیچ نظر آتی تھیں' ہر دل درد و محبت کا نشیمن' اور ہر نفس سعی و محنت کی تمثال بن جاتا تھا...... ایسے بلند مرتبہ آقا کے ہوتے ہوئے غفلت اور تساہل ایک مجرمانہ عمل اور بہانہ طلبی' ایک قابل نفرت مکر نظر آتی ہے' خدائے پاک کی ولایت (دوستی) وہ کیمیائے کسب و عمل تھی کہ اس کا دلوں میں حلول' تمناؤں اور ارمانوں کی قلب ماہیت یک قلم کر دیتا۔ خوف اور بزدلی' نامردی کا جمود اور نامرادی کا سکون' تساہل کی گوشہ ورزی اور تن آسانی کا تجرد' حب جاہ کے بہانے اور الفت زر کے عذرات' ابلیس کے وساوس اور شیطانی وسائس کے حیلے سب کے سب یکسر قلوب سے محو ہو جاتے۔ محنت' استقلال' صبر' عزم' اتحاد عمل' جرات' اعتماد نفس' انجام کوشی' وغیرہ وغیرہ سب وہ خصائص جو ایک جماعت کے احیا و بقا کا باعث ہوتے ہیں' ہر اقدام پر نئے سرے سے طلوع ہوتے' مصائب کا ←

مَنۡ ذَا الَّذِیۡ یُقۡرِضُ اللّٰہَ قَرۡضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَہٗ لَہٗۤ اَضۡعَافًا کَثِیۡرَۃً ؕ
وَ اللّٰہُ یَقۡبِضُ وَ یَبۡصُۜطُ ۪ وَ اِلَیۡہِ تُرۡجَعُوۡنَ ﴿۲۴۵﴾ اَلَمۡ تَرَ اِلَی الۡمَلَاِ مِنۡۢ بَنِیۡۤ
اِسۡرَآءِیۡلَ مِنۡۢ بَعۡدِ مُوۡسٰی ۘ اِذۡ قَالُوۡا لِنَبِیٍّ لَّہُمُ ابۡعَثۡ لَنَا مَلِکًا نُّقَاتِلۡ
فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ ؕ قَالَ ہَلۡ عَسَیۡتُمۡ اِنۡ کُتِبَ عَلَیۡکُمُ الۡقِتَالُ اَلَّا تُقَاتِلُوۡا ؕ
قَالُوۡا وَ مَا لَنَاۤ اَلَّا نُقَاتِلَ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ وَ قَدۡ اُخۡرِجۡنَا مِنۡ دِیَارِنَا
وَ اَبۡنَآئِنَا ؕ فَلَمَّا کُتِبَ عَلَیۡہِمُ الۡقِتَالُ تَوَلَّوۡا اِلَّا قَلِیۡلًا مِّنۡہُمۡ ؕ وَ اللّٰہُ
عَلِیۡمٌۢ بِالظّٰلِمِیۡنَ ﴿۲۴۶﴾

وقف لازم

کون ہے جو اللہ کو قرض حسنہ (لفظاً جو اپنے مال کا بہترین ٹکڑا اللہ کو کاٹ کر دے دے) تاکہ وہ کئی گناہ زیادہ کر کے دیا جائے اور وہ خدا ہی ہے جو تنگی اور فراخی دیتا ہے اور اسی کی طرف تم کو لوٹ کر آنا ہے۔ ﴿۲۴۵﴾ [ا] (تذ-۲:۱۲۲) کیا تو نے موسیٰ کے بعد بنی اسرائیل کے ایک گروہ کی داستان نہیں سنی کہ انہوں نے اپنے پیغمبر سے کہا کہ ہمارے لیے ایک بادشاہ مقرر کرو تاکہ ہم خدا کی راہ میں جہاد بالسیف کر سکیں تو اس نبی نے کہا کہ کیا تم اس کی امید نہ رکھتے ہو کہ اگر تم پر قتال بالسیف فرض کر دیا جائے تو تم لڑائی کرنے سے انکار کر دو گے۔ انہوں نے کہا کہ ہم کس طرح لڑائی کرنے سے انکار کر سکتے ہیں حالانکہ ہم کو ملک بدر کر دیا گیا ہے تو جب ان پر لڑائی فرض کر دی گئی تو سوائے محدودے چند کے سب اپنے قول سے پھر گئے تو یہی لوگ خدا کی نگاہ میں ظالم ٹھہرے۔ ﴿۲۴۶﴾ (تک-۲:۵۱)

← خوف تمنائے موت سے بدل جاتا۔
اس قتال فی سبیل اللہ کے تخیل سے جماعت کے قوائے عملی ایک دم بیدار ہو جاتے' دلوں کی خشک اور مردہ زمینوں کے اندر ملازمت خدا کے روح پرور حوصلے' اور آقائے نامدار کے لطف و مرحمت کی موسلا دھار بارشیں اپنے نم آگیں رشحات دلوں کے ذرے ذرے میں جذب کر دیتیں اور عمل کی مخفی قوتوں' اور غفلت زدہ طاقتوں کو چھینٹے مار مار کر جگا دیتیں۔ پھر قوت نامیہ کا زور دلوں کے مسدود مسامات کو اندر سے کھول دیتا' عاجز اور مظلوم بندے کے دل میں اتنے بڑے آقا کے ملازم ہونے کا حساس اور ذہنوں میں القائے حقیقت کی بیداری دلوں کی سنگلاخ زمینوں کو شدہ شدہ نرم اور فراخ کر دیتی' پھر اس کشت گاہ امل' اور آرزو زار مراد سے محبت خدا کے صدہا شاخسانے' فکر و تدبر کے ہزاروں علم و عمل کے لاانتہا شگوفے' اور فتح و نصرت کے رنگا رنگ ثمر پھوٹ پھوٹ نکلتے' اور ایک عالم کو محو حیرت کر دیتے۔ (تذ-۲:۸۷تا۸۹)

[ا] انسان کی اسی عجلت پسند' دنیا نواز' ناانجام سگال' اور قربانی مال سے جھجکنے والی جبلت کے باعث خدا نے اس قطع کے سب خرچ زر کو بطور قرض حسنہ کے اپنی ذات پر لے لیا تھا: (تذ-۲:۱۲۲)

Marfat.com

وَقَالَ لَهُمۡ نَبِيُّهُمۡ اِنَّ اللّٰهَ قَدۡ بَعَثَ لَكُمۡ طَالُوۡتَ مَلِكًا ؕ قَالُوۡۤا اَنّٰى يَكُوۡنُ
لَهُ الۡمُلۡكُ عَلَيۡنَا وَنَحۡنُ اَحَقُّ بِالۡمُلۡكِ مِنۡهُ وَلَمۡ يُؤۡتَ سَعَةً مِّنَ الۡمَالِ ؕ
قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اصۡطَفٰىهُ عَلَيۡكُمۡ وَزَادَهٗ بَسۡطَةً فِى الۡعِلۡمِ وَالۡجِسۡمِ ؕ وَاللّٰهُ
يُؤۡتِىۡ مُلۡكَهٗ مَنۡ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيۡمٌ ﴿۲۴۷﴾ وَقَالَ لَهُمۡ نَبِيُّهُمۡ
اِنَّ اٰيَةَ مُلۡكِهٖۤ اَنۡ يَّاۡتِيَكُمُ التَّابُوۡتُ فِيۡهِ سَكِيۡنَةٌ مِّنۡ رَّبِّكُمۡ
وَبَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ اٰلُ مُوۡسٰى وَاٰلُ هٰرُوۡنَ تَحۡمِلُهُ الۡمَلٰٓئِكَةُ ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ
لَاٰيَةً لَّكُمۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِيۡنَ ﴿۲۴۸﴾ فَلَمَّا فَصَلَ طَالُوۡتُ بِالۡجُنُوۡدِ ۙ ع
قَالَ اِنَّ اللّٰهَ مُبۡتَلِيۡكُمۡ بِنَهَرٍ ۚ فَمَنۡ شَرِبَ مِنۡهُ فَلَيۡسَ مِنِّىۡ ۚ وَمَنۡ
لَّمۡ يَطۡعَمۡهُ فَاِنَّهٗ مِنِّىۡۤ اِلَّا مَنِ اغۡتَرَفَ غُرۡفَةً ۢ بِيَدِهٖ ۚ فَشَرِبُوۡا مِنۡهُ اِلَّا
قَلِيۡلًا مِّنۡهُمۡ ؕ فَلَمَّا جَاوَزَهٗ هُوَ وَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا مَعَهٗ ۙ قَالُوۡا لَا طَاقَةَ لَنَا
الۡيَوۡمَ بِجَالُوۡتَ وَجُنُوۡدِهٖ ؕ قَالَ الَّذِيۡنَ يَظُنُّوۡنَ اَنَّهُمۡ مُّلٰقُوا اللّٰهِ ۙ كَمۡ
مِّنۡ فِئَةٍ قَلِيۡلَةٍ غَلَبَتۡ فِئَةً كَثِيۡرَةً ۢ بِاِذۡنِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيۡنَ ﴿۲۴۹﴾

اور ان لوگوں کو ان کے نبی نے کہا بے شک اللہ نے تمہارے واسطے طالوت کو بطور بادشاہ کھڑا کیا ہے۔ تو انہوں نے کہا کہ کس طرح اس کو ہم پر حکومت مل سکتی ہے حالانکہ ہم (میں سے کئی اس سے بہتر ہستیاں) حاکم بننے کی زیادہ حق دار ہیں کیونکہ اس کو مال و دولت کی فراخی نہیں دی گئی۔ نبی نے کہا کہ خدا نے طالوت کو تم پر منتخب کیا اور (ساتھ ہی) اس کو علم فطرت اور تندرستی بدن میں فراخی عطا کی ہے اور خدا کو (اختیار ہے) جسے چاہے بادشاہی بخشے (ف) اور اللہ بڑا وسیع نظر اور صاحب علم ہے۔ (حد-۷۷) (اس محاکے سے ظاہر ہے کہ از روئے قرآن حاکم ہونے کے لے علم کی کثرت کا ہونا لازمی شے ہے۔ (دہ-۲۲۷) دولت مند ہونا امیر جماعت بننے کے لیے ہرگز ضروری نہیں) ﴿۲۴۷﴾ (تک-۲:۵۱-۵۲) اور پیغمبر نے ان سے کہا کہ ان کی بادشاہی کی نشانی یہ ہے کہ تمہارے پاس ایک صندوق آئے گا جس کو فرشتے اٹھائے ہوئے ہوں گے۔ اس میں تمہارے پروردگار کی طرف سے تسلی (بخشنے والی چیز) ہوگی اور کچھ اور چیزیں بھی ہوں گی جو موسیٰؑ اور ہارونؑ چھوڑ گئے تھے اگر تم ایمان رکھتے ہو تو یہ تمہارے لیے ایک بڑی نشانی ہے۔ (ف) ﴿۲۴۸﴾ غرض جب طالوت فوجیں لے کر روانہ ہوا تو اس نے (ان سے) کہا کہ خدا ایک نہر سے تمہاری آزمائش کرنے والا ہے جو شخص=

وَلَمَّا بَرَزُوْا لِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِهٖ قَالُوْا رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ
اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۵۰﴾ فَهَزَمُوْهُمْ بِاِذْنِ
اللّٰهِ ۙ۫ وَقَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ وَاٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ وَالْحِكْمَةَ
وَعَلَّمَهٗ مِمَّا يَشَآءُ ؕ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ ۙ
لَّفَسَدَتِ الْاَرْضُ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۵۱﴾ تِلْكَ
اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ؕ وَاِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۲۵۲﴾

=اس میں سے پانی پی لے گا (اس کی نسبت تصور کیا جائے گا کہ) وہ میرا نہیں اور جو نہ پیے گا وہ (سمجھا جائے گا کہ) میرا ہے۔ ہاں اگر کوئی ہاتھ سے چلو بھر پانی لے لے (تو خیر، جب وہ لوگ نہر پر پہنچے) تو چند شخصوں کے سوا سب نے پانی پی لیا۔ پھر جب طالوت اور مومن لوگ جو اس کے ساتھ تھے نہر کے پار ہو گئے تو کہنے لگے کہ آج ہم میں جالوت اور اس کے لشکر سے مقابل کرنے کی طاقت نہیں۔ جو لوگ یقین رکھتے تھے کہ ان کو خدا کے رو برو حاضر ہونا ہے وہ کہنے لگے کہ بسا اوقات تھوڑی سی جماعت نے خدا کے حکم سے بڑی جماعت پر فتح حاصل کی ہے اور خدا استقلال رکھنے والوں کے ساتھ ہے۔ ﴿۲۴۹﴾ (ف) اور جب وہ لوگ جالوت اور اس کے لشکر کے مقابل میں آئے تو (خدا سے) دعا کی کہ اے پروردگار ہم پر صبر کے دہانے کھول دے اور ہمیں (لڑائی میں) ثابت قدم رکھ اور (لشکر) کفار پر فتح یاب کر۔ ﴿۲۵۰﴾ (ف) تو طالوت کی فوج نے خدا کے حکم سے ان کو ہزیمت دی اور داؤد نے جالوت کو قتل کر ڈالا اور خدا نے اس کو بادشاہی اور دانائی بخشی اور جو کچھ چاہا سکھایا اور خدا لوگوں کو ایک دوسرے (پر چڑھائی اور حملہ کرنے) سے ہٹاتا نہ رہتا تو ملک تباہ ہو جاتا لیکن خدا اہل عالم پر بڑا مہربان ہے۔ ﴿۲۵۱﴾ (ف) یہ خدا کی آیتیں ہیں جو ہم تم کو سچائی کے ساتھ پڑھ کر سناتے ہیں (اور اے محمدؐ) تم بلاشبہ پیغمبروں میں سے ہو۔ ﴿۲۵۲﴾ (ف)

Marfat.com

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ۘ مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ
اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ ؕ وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ
بِرُوْحِ الْقُدُسِ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلَ الَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ مِّنْۢ
بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ وَلٰكِنِ اخْتَلَفُوْا فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ وَمِنْهُمْ
مَّنْ كَفَرَ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلُوْا ۟ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ﴿۲۵۳﴾ يٰۤاَيُّهَا
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ
وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ ؕ وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۵۴﴾ اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا
هُوَ ۚ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ؕ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا
فِي الْاَرْضِ ؕ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ
اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ
كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ﴿۲۵۵﴾

یہ وہ پیغمبر ہیں جن میں سے بعض کو ہم نے بعض پر فضیلت دی۔ (یہ فضیلت خدا کے اپنے معیار علم وعمل سے ہے' انسان کو اجازت نہیں کہ وہ ایک نبی اور دوسرے میں فرق سمجھے۔) (حر:۲۸۲) بعض ایسے ہیں جن سے خدا نے گفتگو فرمائی اور بعض کے (دوسرے امور میں) مرتبے بلند کئے۔ اور عیسیٰ بن مریم کو ہم نے کھلی ہوئی نشانیاں عطا کیں اور روح القدس سے ان کو مدد دی اور اگر خدا چاہتا تو ان سے پچھلے لوگ اپنے پاس کھلی نشانیاں آنے کے بعد آپس میں نہ لڑتے لیکن انہوں نے اختلاف کیا تو ان میں سے بعض تو ایمان لے آئے اور بعض کافر ہی رہے۔ اور خدا چاہتا تو یہ لوگ باہم جنگ وقتال نہ کرتے لیکن خدا جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ ﴿۲۵۳﴾ (ف)
مسلمانو! راہ خدا میں فراخ دلی سے اپنا مال خرچ کرو پیشتر اس کے کہ تم پر وہ روز قیامت آ جائے جس میں نہ خرید وفروخت کام آئے گی اور نہ دوستی اور سفارش سے ہی کچھ بن سکے گا۔ (تک-۲:۵۲) اور کفر کرنے والے لوگ ظالم ہیں۔ ﴿۲۵۴﴾ (ف)

آیت الکرسی کا عظیم الشان مضمون

خدا وہ ہمیشہ سے زندہ رہنے والا اور قائم کرنے والا وجود ہے کہ نہ اسے اونگھ آتی ہے نہ نیند۔ اسی کا ہے جو کچھ آسمان میں ہے==

Marfat.com

لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ ۣۙ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ۚ فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ
وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ۤ لَا انْفِصَامَ لَهَا ۭ وَاللّٰهُ
سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۵۶﴾ اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۙ يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى
النُّوْرِ ڛ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰۗـــُٔـهُمُ الطَّاغُوْتُ ۙ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى
الظُّلُمٰتِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۵۷﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْ
حَاۗجَّ اِبْرٰهٖمَ فِيْ رَبِّهٖٓ اَنْ اٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ ۘ اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّيَ الَّذِيْ
يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۙ قَالَ اَنَا اُحْيٖ وَاُمِيْتُ ۭ قَالَ اِبْرٰهٖمُ فَاِنَّ اللّٰهَ يَاْتِيْ بِالشَّمْسِ
مِنَ الْمَشْرِقِ فَاْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ فَبُهِتَ الَّذِيْ كَفَرَ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي
الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۲۵۸﴾

=اور جو زمین میں ہے۔ کس کی مجال ہے کہ اس کے پاس کسی کی سفارش بلا اجازت کرے۔ وہ جو کچھ لوگوں کے سامنے ہو رہا ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہو رہا ہے سب کا علم رکھتا ہے اور انسان اس کے علم کے کسی حصہ پر بھی حاوی نہیں ہو سکتے الایہ جو وہ مناسب سمجھے۔ اس کا تخت سلطنت آسمانوں اور زمین تک وسیع ہے اور ان دونوں کی نگہبانی خدا کو تھکاتی نہیں اور وہ بہت اونچی شان والا اور عظمت والا ہے۔ ﴿۲۵۵﴾ (تک-۲:۵۲) مسلمانو! دین کے بارے میں کوئی زبردستی اور مجبوری نہیں (کرنی چاہیے کیونکہ) ہدایت گمراہی سے الگ ہو کر روشن ہو چکی ہے تو جس نے شیطان سے ہٹ کر خدا پر ایمان رکھا اس نے ایک نہایت مضبوط رسی کو پکڑ لیا جو ٹوٹنے والی نہیں (تک-۲:۵۲) اور خدا سب کچھ سنتا اور سب کچھ جانتا ہے۔ ﴿۲۵۶﴾ (ف) خدا ایماندار لوگوں کو اندھیروں سے سلامتی کی روشنی کی طرف لے جاتا ہے (تک-۲:۵۲) اور جو کافر ہیں ان کے دوست شیطان ہیں (ف) اور شیطان نور سے نکال کر ظلمت کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ (تک-۲:۵۲) یہی اہل دوزخ ہیں کہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ ﴿۲۵۷﴾ (ف) بھلا تم نے اس شخص کو نہیں دیکھا جو اس (غرور کے) سبب سے کہ خدا نے اس کو سلطنت بخشی تھی ابراہیم سے پروردگار کے بارے میں جھگڑنے لگا جب ابراہیم نے کہا میرا پروردگار وہ ہے جو جلاتا اور مارتا ہے وہ بولا کہ جلا اور مار تو میں بھی سکتا ہوں۔ ابراہیم نے کہا کہ خدا تو سورج کو مشرق سے نکالتا ہے آپ اسے مغرب سے نکال دیجیے۔ یہ سن کر کافر حیران رہ گیا۔ اور خدا بے انصافوں کو ہدایت نہیں دیا کرتا۔ ﴿۲۵۸﴾ (ف)

Marfat.com

اَوۡ كَالَّذِىۡ مَرَّ عَلٰى قَرۡيَةٍ وَّهِىَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوۡشِهَا‌ ۚ قَالَ اَنّٰى يُحۡىٖ
هٰذِهِ اللّٰهُ بَعۡدَ مَوۡتِهَا ‌ۚ فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهٗ ‌ؕ قَالَ كَمۡ
لَبِثۡتَ‌ ؕ قَالَ لَبِثۡتُ يَوۡمًا اَوۡ بَعۡضَ يَوۡمٍ‌ ؕ قَالَ بَلۡ لَّبِثۡتَ مِائَةَ
عَامٍ فَانۡظُرۡ اِلٰى طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ لَمۡ يَتَسَنَّهۡ‌ ۚ وَانۡظُرۡ اِلٰى حِمَارِكَ
وَلِنَجۡعَلَكَ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَانۡظُرۡ اِلَى الۡعِظَامِ كَيۡفَ نُنۡشِزُهَا ثُمَّ
نَكۡسُوۡهَا لَحۡمًا ‌ؕ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗ ۙ قَالَ اَعۡلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ
قَدِيۡرٌ ﴿٢٥٩﴾ وَاِذۡ قَالَ اِبۡرٰهٖمُ رَبِّ اَرِنِىۡ كَيۡفَ تُحۡىِ الۡمَوۡتٰى‌ ؕ قَالَ اَوَلَمۡ
تُؤۡمِنۡ‌ ؕ قَالَ بَلٰى وَلٰـكِنۡ لِّيَطۡمَئِنَّ قَلۡبِىۡ‌ ؕ قَالَ فَخُذۡ اَرۡبَعَةً مِّنَ الطَّيۡرِ
فَصُرۡهُنَّ اِلَيۡكَ ثُمَّ اجۡعَلۡ عَلٰى كُلِّ جَبَلٍ مِّنۡهُنَّ جُزۡءًا ثُمَّ ادۡعُهُنَّ
يَاۡتِيۡنَكَ سَعۡيًا ‌ؕ وَاعۡلَمۡ اَنَّ اللّٰهَ عَزِيۡزٌ حَكِيۡمٌ ﴿٢٦٠﴾

یا اسی طرح اس شخص کو (نہیں دیکھا) جسے ایک گاؤں میں جو اپنی چھتوں پر گرا پڑا تھا اتفاق گزر ہوا تو اس نے کہا کہ خدا اس (کے باشندوں) کو مرنے کے بعد کیونکر زندہ کرے گا تو خدا نے اس کی روح قبض کر لی (اور) سو برس تک (اس کو مردہ رکھا) پھر اس کو جلا اٹھایا اور پوچھا تم کتنا عرصہ (مرے) رہے ہو اس نے جواب دیا کہ ایک دن یا اس سے بھی کم۔ خدا نے فرمایا (نہیں) بلکہ سو برس (مرے) رہے ہو اور اپنے کھانے پینے کی چیزوں کو دیکھو تو اتنی مدت میں مطلق سڑی بُسی نہیں اور اپنے گدھے کو بھی دیکھو (جو مرا پڑا ہے) غرض (ان باتوں سے) یہ ہے کہ ہم تم کو لوگوں کے لیے (اپنی قدرت کی) نشانی بنائیں اور (ہاں گدھے کی) ہڈیوں کو دیکھو کہ ہم ان کو کیونکر جوڑے دیتے ہیں اور ان پر (کس طرح) گوشت پوست چڑھا دیتے ہیں۔ جب یہ واقعات اس کے مشاہدے میں آئے تو بول اٹھا کہ میں یقین کرتا ہوں کہ خدا ہر چیز پر قادر ہے۔ ﴿٢٥٩﴾ (ف) مسلمانو! ابراہیم نے اپنے پروردگار سے ایک دفعہ کہا کہ اے رب! مجھ پر واضح کر دے کہ تو کس طرح مردہ (قوموں) کو زندہ کر دیتا ہے (حالانکہ میں ہوں کہ تمام عمر اس کام میں لگ کر کامیاب نہیں ہو سکا) تو خدا نے کہا کہ کیا تو ایمان نہیں رکھتا (کہ قومیں زندہ ہو سکتی ہیں) ابراہیم نے کہا ہاں میں اس پر ایمان رکھتا ہوں لیکن اس لیے کہ میرے دل کو اطمینان ہو جائے تو مجھ پر اس طریقہ کو واضح کر دے تو خدا نے کہا کہ چار پرندے لے لو (جو کسی کی بات سمجھنا نہیں جانتے) پھر ان کو (آہستہ آہستہ) ہلا کر اپنی طرف راغب کر لے پھر ان میں سے ایک ایک کو پہاڑوں پر رکھ دے پھر ان کو اپنی طرف بلا تو وہ تمہارے پاس دوڑ کر آئیں گے (الغرض قوموں کو اپنے حکم کے تابع کرنے کا یہی اسلوب ہے کہ ان کو اپنی طرف راغب کرو پھر ان کو اطاعت امیر سکھلاؤ اور وہ قوم زندہ ہو جائے گی) (تک-٢:٥٢) اور جان رکھو کہ خدا غالب اور صاحب حکمت ہے۔ ﴿٢٦٠﴾ (ف)

Marfat.com

مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ
سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ؕ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۶۱﴾
اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُوْنَ مَآ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّلَآ
اَذًى ۙ لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۲۶۲﴾
قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ وَّمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ يَّتْبَعُهَآ اَذًى ؕ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ
حَلِيْمٌ ﴿۲۶۳﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى ۙ
كَالَّذِيْ يُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ فَمَثَلُهٗ
كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَيْهِ تُرَابٌ فَاَصَابَهٗ وَابِلٌ فَتَرَكَهٗ صَلْدًا ؕ لَا يَقْدِرُوْنَ
عَلٰى شَيْءٍ مِّمَّا كَسَبُوْا ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۶۴﴾

جولوگ اپنے مال کو اعانت دین اور اعلائے کلمۃ اللہ الحق کی راہ میں خرچ کرتے ہیں' ان کے ایثار کی مثال اس دانے کی ہے جو ایک نہایت مناسب زمین میں ڈالا گیا۔ پھر اس سے ایک درخت اُگا جس سے سات بالیں پیدا ہوئیں' ہر بال میں سے سو سو دانے نکلے۔ خدا جس شخص کو اہل دیکھتا ہے اس کے سعی وعمل کے نتائج کئی گناہ کر دیتا ہے اور خدا نتائج کو بڑا وسعت دینے والا اور نیتوں کو بڑا پرکھنے والا ہے۔
﴿۲۶۱﴾ (تذ-۲:۱۰۹) جو لوگ اپنا مال راہ خدا میں (اور جماعت کی عام بہبودی کے لیے) صرف کرتے اور پھر خرچ کیے پیچھے اپنے دلوں میں خدا پر احسان یا نقصان کا حس نہیں رکھتے اور نہ اپنے اندر اس ایثار کا دکھ محسوس کرتے ہیں (اور جو کچھ دیتے ہیں بطیب خاطر اور کشادہ دلی سے دیتے ہیں) ان کو اس بے لاگ عمل کی اجرت خدا کے ہاں سے ملے گی اور وہ (بالآخر) اس دنیا میں اعدائے جماعت سے بے خوف وخطرہ ہو جائیں گے۔ ﴿۲۶۲﴾ (تذ-۲:۱۱۰) (خدا کی راہ میں اور اعلائے کلمۃ اللہ کی خاطر) پسندیدہ اقوال کے ذریعے سے ہی کوئی خدمت کرنا اور (زیادہ مشکل قربانیوں سے) درگزر کرنا اس ایثار مال سے بدرجہا بہتر ہے جس کے دیئے پیچھے دل کو تکلیف محسوس ہو اور خدا بڑا بے پروا اور متحمل مزاج ہے (وہ صرف انہیں اعمال کو قبول کرتا ہے جو دل سے ہوں۔ بددلی اور اکراہ سے جو عمل کیا جائے اس سے وہ بے نیاز ہے)
﴿۲۶۳﴾ (تذ-۲:۱۱۰) اے وہ لوگو جو خدا پر ایمان لائے ہو! اپنے صدقوں کو احسان کے احساس سے اور دلوں میں دکھ محسوس کر کے اس شخص کی طرح بے نتیجہ اور اکارت مت کرو جو اپنا مال محض لوگوں کے دکھاوے کے لیے خرچ کرتا ہے اور خدا کی انسانوں کے متعلق خیر اندیشی اور روز آخرت کی جزا کا یقین نہیں رکھتا۔ ایسے شخص کے دل کی مثال پتھر کی سی ہے کہ اس پر کچھ تھوڑی سی نرم مٹی پڑی' پھر اس پر زور کا مینہ برسا جو مٹی کو بہا لے گیا اور پتھر کو صاف چھوڑ گیا۔ ایسے لوگ اپنی بددلی کے صدقوں سے جماعت کو کوئی مستقل فائدہ پہنچانے پر قادر نہیں ہوتے اور خدا ایسے بدکردار اور دل سے منکر کافروں کو اپنی بہتری کی کوئی مستقل راہ دکھلایا نہیں کرتا۔ ﴿۲۶۴﴾ (تذ-۲:۱۱۱-۱۱۲)

Marfat.com

وَمَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَتَثْبِيْتًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ كَمَثَلِ جَنَّةٍۭ بِرَبْوَةٍ اَصَابَهَا وَابِلٌ فَاٰتَتْ اُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ ۚ فَاِنْ لَّمْ يُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿٢٦٥﴾

لیکن جو لوگ رضائے خدا کی تلاش میں اور اپنی قلبی نیتوں کی تصدیق سے اپنے مال خرچ کرتے ہیں جو اپنے دلوں کی اندرونی خواہش اور ہیجان سے ایثار مال کرتے ہیں اور ان کے دلوں کی مثال اس باغ کی ہے جو ایک بلند مقام پر واقع ہے پھر اس پر ہدایت خدا کا موسلا دھار مینہ پڑا تو خوب پھلا پھولا اور زور کا مینہ نہ بھی پڑے تو ہلکی سی پھوار بھی کافی ہے اور اے لوگو! جو کچھ بھی تم کر رہے ہو خدا اس کو نہایت انہماک سے دیکھ رہا ہے۔﴿٢٦٥﴾[۱] (تز-۲-۱۱۳:۳)

[۱] (۲۶۱ تا ۲۶۵) اعانت دین غلبہ اسلام اور اعلائے کلمۃ الحق کے لیے مالی مدد دینا ہر مسلمان پر فرض ہے مگر جب تک خدا کی راہ میں ایک قراضہ سیم' ایک پیسہ' یا ایک حبہ خرچ کرنے والے کی نیت اور طرز عمل دونوں مثل اس باغبان کے نہ ہوں جو ایک دانہ کو نرم اور مناسب زمین میں اس ارادت اور یقین سے ڈالتا ہے کہ اس سے ایک درخت پیدا ہوگا' جس سے لامحالہ بڑے بڑے نتائج پیدا ہوں گے' جب تک اس حبہ زر کی طرف وہی غرض مندانہ توجہ' وہی محبت اور انہماک عمل' وہی تلاش وسائل' وہی آبیاری کا اعتنا و اہتمام نہ ہو دین خدا کی معاونت نہیں ہوئی۔ اصل تعاون یہ ہے کہ اس حبہ زر کو ایسے مناسب مصرف میں لایا جائے اسے صحیح موقع اور وقت پر خرچ کیا جائے کہ اس کے خرچ کرنے کے سلسلے میں مدعائے کار سے یہ دل بستگی ہو کہ بالآخر اس ایک دانے سے ایک سر بفلک درخت اگنے کی امید ہو۔ انسان کی طرف سے تدبیر شرط ہے۔ نتائج کو روبراہ کرنے والا اور نیات کو جاننے والا خدا ہے۔..........

یہی فی الحقیقت اس مال کا انتہائی فائدہ ہے یہی دین خدا کی کامل مدد ہے' یہی اصل نیکی ہے۔ نہیں بلکہ خدائے حکیم کے اس محیر العقل کلام نے یہ بھی واضح کر دیا تھا کہ دین خدا کی سچی مدد اور اسلام کی مشکلات کو موثر طور پر آسان کرنے کی شرط یہ ہے کہ مال خرچ کرنے کے بعد نفس عامل کو نقصان یا احسان کا احساس بھی نہ ہو' اس کے قلب کو کوئی اذیت بھی محسوس نہ ہو دین کی سچی خدمت یہ ہے کہ قلب کا طبعی میلان (اس طرف ہو) دل کو بہجت و سرور ہو' جو بات ہو بہ طیب خاطر اور سچے استغراق و اعتنا سے ہو' ایسا کرنے والے ہی وہ شخص ہیں جن کو اللہ کے ہاں سے پوری اجرت ملے گی اور یہی وہ لوگ ہیں جو بالآخر اپنے زور عمل سے اس دنیا میں بے خوف خطر رہیں گے اور دین خدا کو ہر مشکل سے نجات دیں گے۔

جس قربانی مال کے بعد دل کو کرب و اذیت پہنچے یا دکھ کا حس باقی رہے اس سے دین اسلام کو کچھ تقویت پہنچ نہیں سکتی۔ اس سے بہتر تو یہی ہے کہ عامل اس تکلیف دہ عمل کو چھوڑ کر قول محروف اور مصالحت انگیز تجاویز سے ہی کوئی خدمت کرے اور اس کے صلے میں خدا سے طلب مغفرت کرے' اللہ بردبار ہے اس کے اسی عمل کو منظور کر لے گا مگر وہ ایسی نیم دلی کی قربانیوں سے بے نیاز ہے۔

جو صدقہ' خدا کی راہ' میں تکلیف اور نقصان محسوس کر کے دیا جائے وہ باطل ہے کیونکہ اس میں سچی روح عمل نہیں' اس میں دلچسپی اور انہماک نہیں' اس میں نتائج کا تعاقب نہیں' اس میں انجام عمل کے عمدہ ہونے کی لگن نہیں۔ عامل زر خرچ کر کے مدعائے عمل سے بے غرض ہو گیا ہے۔ اس دانے کی جو بویا تھا آبیاری نہیں کرتا۔ سات بالوں' اور سات سو دانوں والا درخت کیسے پیدا ہوگا؟ اس حصول مقصد کے لیے مال خرچ کرنے کے بعد ولولے اور محبت قلب کی ضرورت ہے' عمل کی نہر کو دانے کی پیاسی جڑوں تک پہنچانے ←

Marfat.com

کی ضرورت ہے‘ اپنی قربانی نیک لگانے کی ضرورت ہے‘ جس زمین میں دانہ ڈالا گیا ہے اسے نرم رکھنے کی حاجت ہے‘ شبانہ روز مشقت اور تندہی کی کمی ہے‘ پودے کو اگتا دیکھ کر دل کے خوش ہو جانے کی حاجت ہے‘ اس کی نرم نرم کونپلوں کو نکلتا دیکھ کر قلب کے مطمئن ہو جانے کی ضرورت ہے۔ امت کے کسی کارکن کو اگر یہ میسر نہیں تو فی الحقیقت یہ خرچ مال محض دکھلاوا ہے‘ ریا کاری اور لوگوں کو دھوکے میں ڈالنا ہے۔ دین کی راہ میں مال خرچ کر کے دکھ محسوس کرنا محبت خدا سے اعراض اور اس کی دوستی سے انکار کرنا ہے۔ خدا کی قدرت انعام دہی اور اس کے ابنائے عہد کے وعدوں پر اعتماد نہ کرنا ہے۔ آخرت کی گراں بہا اجرت پر ایمان و یقین نہ رکھنا ہے۔

ایسے شخص کی مثال بعینہ اس پتھر کی ہے جس پر تھوڑی سی نرم مٹی ہو‘ موسلا دھار مینہ اسے بہا لے جائے اور پھر پتھر کا پتھر رہ جائے۔ اس دل کی زمین پتھریلی ہے‘ اس کی تہ میں زندگی کے آثار نہیں۔ اس کی سطح پر وعظ و نصیحت یا نمود و نمائش‘ پابندی رسم یا اور خارجی اثرات کی وجہ سے نرم مٹی کی ایک پتلی سی تہ بیٹھی تھی‘ ریا کاری کا جذبہ یا سطحی سخاوت کا عارضی جوش اس کو یک دم بہا لے گیا۔ اب اس کو نقصان مال کا پچھتاوا ہے اور صحیح معنوں میں خدا کا انکار اس کے ماتھے سے عیاں ہو رہا ہے جو عمل محض نمائش کی خاطر کیا گیا ہو‘ جس میں اوروں کی تحسین و آفرین‘ اور لوگوں کی واہ واہ مقصود ہو‘ اس کی مثال گھر پھونک تماشا دیکھنے کی ہے‘ کیونکہ آخرت میں اس کا منہ کالا ہے۔ ایسے شخص سے خدا کی دوستی یا قوم کی خیر سگالی کی کیا امید ہے‘ وہ امت کی خاطر کیا کام کر سکے گا‘ اس کی سعی کیا ہوگی اور کیا اثر کرے گی‘ اس کی دوڑ کہاں تک ہوگی۔ اس کا اللہ پر کیا بودا ایمان ہے‘ وہ انجام امت سے کس قدر بے حس ہے‘ اس کا روز آخرت پر کیا ہلکا یقین ہے۔ نہیں وہ قرآن کریم کی لاجواب منطق کی رو سے کافر ہے! اس کا دل پتھر ہے‘ وہ جماعت کو باوجود اپنے اس نابکار عمل کے کچھ فائدہ نہیں پہنچا سکتا: ﴿لایقدرون علی شیء مما کسبوا واللہ لایھدی القوم الکفرین○﴾ (۲:۲۶۴) (ایسے لوگ اپنی بد دلی کے صدقوں سے جماعت کو کوئی مستقل فائدہ پہنچانے پر قادر نہیں ہوتے اور خدا ایسے بدکردار او دل سے منکر کافروں کو اپنی بہتری کی کوئی مستقل راہ ہدایت دکھلایا نہیں کرتا) (ان باتوں کے کہنے کی ضرورت اس لیے پیش ہوئی کہ مدینہ میں صدہا برائے نام مسلمان ایسے تھے جو رسول کو دھوکہ دینے کے لیے مال دے دیتے تھے لیکن دل سے اسلام کی کامیابی نہ چاہتے تھے جیسا کہ آج کل لاکھوں کروڑوں ہیں) اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنے والا جماعت کو بہتر بنانے کی طاقت تبھی رکھ سکتا ہے جب دل کی زمین نیچے تک نرم چلی گئی ہو‘ اس دل کا ایک ایک مسام کشادہ ہو‘ اس کے ہر ذرے کے اندر حیات کی علامتیں ہوں‘ اس کے ہر خلیئے اور ہر رگ و پے میں نمود ہدایت کا آب حیات بھرا ہوا ہو‘ اس دل پر نیک عمل کا تو اور فوراً جڑ پکڑ جائے۔ اس دل سے اس نیک عمل کی آبیاری معاً شروع ہو جائے اور پھر بالآخر وہ عامل اپنے سعی و عمل سے امت کی سنگلاخ زمین پر ایک سرسبز اور ثمرور باغ پیدا کر دے۔

(معلوم ہوتا ہے کہ قرآن حکیم میں اس تفصیل سے انسانی نیتوں کو درست کر کے دین اسلام کے سچے خیر خواہ پیدا کرنے کی وجہ یہ تھی کہ مدینہ میں جہاں سورہ بقرہ نازل ہوئی تھی ابتدا میں منافقت کثرت سے تھی‘ لوگ صرف دیکھا دیکھی اسلام میں داخل ہو جاتے اور کافر ہونے کی وجہ سے ان کا قومی اخلاق بے حد گرا ہوا تھا۔ اسلام دلوں کو بدل کر وہ بلند اخلاق مومن پیدا کرنا چاہتا تھا جو تمام قوم کی قسمت کو بدل دیں۔ چنانچہ یہ نصیحتیں جو بظاہر غیر ضروری معلوم ہوتی ہیں بالآخر اسقدر کارگر ہوئیں کہ صدر اسلام کا مومن بلند اخلاق اور سچائی کا مجسمہ بن کر دنیا پر غالب آ گیا: فتدبر)

یہی وہ شخص ہیں جن کو ''مرضات خدا'' کی تلاش ہے‘ جن کو خدا کے ارادوں کا علم ہے‘ جن کو غلبہ اسلام کا اضطراب ہے‘ جن کا نفس ان کے اعمال کی تثبیت کر رہا ہے‘ یہی لوگ مصدق (یعنی عمل سے اپنے قول کی تصدیق کرنے والے) ہیں۔

اَيَوَدُّ اَحَدُكُمْ اَنْ تَكُوْنَ لَهٗ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّ اَعْنَابٍ تَجْرِيْ مِنْ
تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ لَهٗ فِيْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ۙ وَ اَصَابَهُ الْكِبَرُ وَ لَهٗ
ذُرِّيَّةٌ ضُعَفَآءُ ۚۖ فَاَصَابَهَآ اِعْصَارٌ فِيْهِ نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ
اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۶۶﴾ ع ۳۶/۴

بھلا تم میں سے کوئی شخص بھی اس بات کو پسند کرے گا کہ اس کا کھجوروں اور انگوروں کا ایک باغ ہو جس کے دامن میں دریا بہ رہے ہوں ہر طرح کے پھل اس کو وہاں سے میسر ہوں اور وہ خود بوڑھا ہو چکا ہو' اس کے چھوٹے چھوٹے ناتواں بچے ہیں۔ پھر اس ہرے بھرے باغ پر ایک تند بگولا ہوا کا چلے جس میں نری آگ بھری ہو اور وہ تمام باغ کا باغ جل بھن کر ایک مشت خاک رہ جائے۔ (اسی طرح کیا کوئی شخص اس بات کو گوارا کرسکتا ہے کہ بیدلی سے اور دکھ محسوس کرکے اپنے مال کو راہ خدا میں خرچ کرے اور پھر اپنی بے اعتنائی کے باعث نامناسب مواقع پر اپنا مال پھینک کر اس جماعت کو جس کے باعث اس کو ہزاروں فائدے حاصل ہیں' موت کے گھاٹ اتارے' اس کے اندر غیر مستحق منگتوں اور گدیہ گروں کی ایک جماعت پیدا کردے گا اور اس امت کو فائدہ پہنچانے کی بجائے الٹا نقصان پہنچائے جس سے اس کی آئندہ نسلوں کو بہرہ یاب ہونے کی امید ہے) خدا اپنے احکام تم لوگوں کو یوں کھول کھول کر بیان فرماتا ہے تاکہ تم نتائج پر غور کرو۔ ﴿۲۶۶﴾ (تذ-۲:۱۲۱)

← (آج صدقے اور زکوٰۃ کے معنی کچھ کے کچھ ہو گئے ہیں اور دفتروں کے دفتر ان کی تشریح میں بن گئے ہیں) یہی صدقے کی سچی وجہ تسمیہ ہے یہی خیر امۃ کے الفاظ کا صحیح مفہوم ہے' ان کے کردار کی مثال اس گھنے باغ کی ہے جو ایک بلند مقام پر واقع ہو۔ سورج کی کرنیں اور بارش کی دھاریں اس پر براہ راست پڑتی ہوں۔ ایسے باغ کو ابر رحمت کا ذرا سا ترشح بھی کافی ہے کیونکہ زمین اندر تک نرم ہے۔ ہدایت اور راست روی کا ماء زلال اس کے ہر رگ و پے میں بھرا ہوا ہے۔ یہی وہ سچے عامل ہیں جن کا دل ان کے اعمال کی گواہی دے رہا ہے۔ وہ اپنی تمام قوت ان اعمال کو ٹھکانے لگانے میں صرف کردیتے ہیں۔ ان کو اپنے مال کے مفید بنا دینے میں پوری دلچسپی اس لیے ہے کہ ان کے دل میں جماعت کی بہتری کا درد ہے' وہ مناسب مواقع کی تلاش میں لگے رہتے ہیں۔ وہ اپنی حسن تجویز اور تثبیت نفس سے اس روپیہ کو بہترین مصرف میں لاتے ہیں۔ ایک غیر مصدق عامل کی طرح محض چھدا سا نہیں اتارتے۔ یہی باعث ہے کہ ان کا عمل معمول سے دو چند پھل لاتا ہے: ﴿فاتت اکلھا ضعفین﴾ (۲:۲۶۵) (پھر وہ اپنا پھل دوگنا لائی) بہبودی جماعت اور خوشنودئ خدا کا پیش خیمہ بنتا ہے اللہ ہر عامل کے عمل کو' اس کی نیت کو' اس کی سعی و تجویز کو' اس کے اضطراب اور انہماک کو غور سے دیکھ رہا ہے: ﴿واللہ بما تعملون بصیر﴾ (۲:۲۶۵) (جو کچھ بھی تم کو رہے ہو خدا اس کو نہایت انہماک سے دیکھ رہا ہے) (تذ-۲:۱۰۹ تا ۱۱۴)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّآ اَخْرَجْنَا لَكُمْ
مِّنَ الْاَرْضِ ۠ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِيْهِ اِلَّآ
اَنْ تُغْمِضُوْا فِيْهِ ۭ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ﴿٢٦٧﴾ اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ
الْفَقْرَ وَيَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَاۗءِ ۚ وَاللّٰهُ يَعِدُكُمْ مَّغْفِرَةً مِّنْهُ وَفَضْلًا ۭ
وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿٢٦٨﴾ ښ يُّؤْتِي الْحِكْمَةَ مَنْ يَّشَاۗءُ ۚ وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ
فَقَدْ اُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا ۭ وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿٢٦٩﴾ وَمَآ
اَنْفَقْتُمْ مِّنْ نَّفَقَةٍ اَوْ نَذَرْتُمْ مِّنْ نَّذْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُهٗ ۭ وَمَا
لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ﴿٢٧٠﴾

اے ایمان والو! اپنی امت کی تقویت اور اعلائے کلمۃ الحق کی خاطر بہترین چیزیں خرچ کیا کرو' خواہ وہ چیزیں تم نے خود کمائی ہوں یا ہم نے تمہارے لیے زمین سے پیدا کی ہوں اور ناکارہ چیز دینے کا ارادہ بھی نہ کرنا کہ لگو اسی کو جماعت کی بہبودی کے لیے خرچ کرنے اور قربانی کے مال کا چھدا اتارنے حالانکہ وہی چیز اگر کوئی تم کو دینی چاہیے تو تم اس کو کبھی خوش دلی سے نہ لو مگر یہ کہ اپنی بات رکھنے کے لیے جان بوجھ کر اس شے کے بیکار ہونے سے چشم پوشی کرو۔ اور جانے رہو کہ خدا ان چیزوں کو اپنے لیے کچھ نہیں مانگتا۔ یہ سب کچھ تمہاری اپنی جماعت ہی کی تقویت کے سامان ہیں اور وہ بڑا ہی بے نیاز ہے اور بڑا سزاوار حمد وثنا ہے۔ ﴿۲۶۷﴾ (تذ-۲:۱۲۳)
شیطان (تم سے گناہ کرا کرا کر) تم کو بالآخر تنگ دست اور عاجز کر دینے کا وعدہ کرتا ہے اور بے حیائی کے کاموں کا حکم دیتا ہے حالانکہ خدا تم سے تمہارے پچھلے گناہوں کی بخشش کے علاوہ آئندہ کے لیے فارغ البال اور خوشحال ہونے کے وعدے کر رہا ہے اور اللہ بڑا وسیع الاختیار اور بڑا صورت حال کو جاننے والا ہے۔ ﴿۲۶۸﴾ (تذ-۲:۱۲۴) خدا اسی کو حکمت عطا کرتا ہے جس کو مناسب سمجھتا ہے اور جس کو حکمت دے دی گئی لامحالہ اس کو بہت بھلائی دی گئی اور ارباب دانش کے سوا لوگ اس حکمت سے نصیحت نہیں پکڑتے۔ ﴿۲۶۹﴾ (تذ-۲:۱۲۶) اور جو کچھ تم نے مال خرچ کیا' یا نذر پیش کی اس کو خدا خوب جانتا ہے اور ظلم کار لوگوں کا تو کوئی مددگار ہی نہیں۔ ﴿۲۷۰﴾[1] (تذ-۲:۱۲۶)

---

[1] (۲۶۶ تا ۲۷۰) آہ! راہ خدا میں انفاق مال کے متعلق یہ سب اعتنا و الزام' یہ نیتوں کی سچائی اور تثبیت نفس' یہ آبپاشی کی تکلیف اور پھل کا انتظار' محنت کا وجوب اور بے تابی عمل' فی الحقیقت اسلام کے خوشنما اور پر رونق چمن کو بربادی اور شکست کی جہنمی سموم سے ہی بچانے کے لیے تھے۔ زکوٰۃ اور خیرات فی سبیل اللہ کا مقصود بالذات تمام جماعت کو داخلی اور خارجی حادثات کے آتشیں بگولوں سے محفوظ رکھنا تھا' ←

Marfat.com

← قوت اور دفاع کے سامان مہیب تیار رکھ کر' اور وسائل جہاد سے ہر وقت لیس رہ کر امت کا ضعف دور کرنا تھا' تمدن و عمران کے ہر لازمے کی کامل حفاظت کرنی پیش نظر تھی' اللہ کا زخم امت کے سینوں میں پیدا کر کے جماعت کی مالی اور اقتصادی حالت کو درست کرنا تھا۔ ہر فرد بشر کی مال سے محبت تڑوا کر دنیا کو مضبوط کرنے کے ڈھنگ سکھلانے تھے۔ اپنی محبت پیش پیش رکھ کر دنیاوی عز و جاہ دلانے کی نیت تھی۔ نیکیوں کی طرف مجموعی طور پر راغب کر کے پھر اسی خبیث دنیا میں خوش اسلوبی سے رکھنا تھا۔ ارادات اور نیات کو درست کر کے اسی بدمعاملت اور کج روعجوزہ سے نبٹنے کے سبیل عیاں کرنے تھے۔ کفر اور ظلم کی دھمکیاں دے کر' ہر مسلمان کے دل میں اجتماعی غلبے کا وہ تیز حس اور تقدم کی وہ شدید تڑپ پیدا کرنی تھی کہ غیر کو آنکھ اٹھا کر دیکھنے کا یارانہ رہے۔ یہ سب کچھ مومن کی اپنی ہی بہتری کے سامان تھے (تذ۔۲۔۱۲۱۔۱۲۲)

اسی دنیاوی بہبودی کو پیش نظر رکھ کر' اللہ کی راہ میں بہترین اور عزیز ترین اشیاء کے دینے کی ہدایت کی تھی' اور ضمناً یہ بھی جتلا دیا تھا کہ خدا ان قربانیوں کو اپنے لیے نہیں بلکہ تمہاری ہی بہتری کے لیے مانگتا ہے' وہ غنی اور بے نیاز ہے۔

اور پھر انہی قربانیوں کے بدلے میں دنیاوی مرفہ الحالی کے ساتھ ساتھ اخروی بخشش کے حتمی وعدہ تھے...... فی سبیل اللہ' کے مصارف کے متعلق یہی وہ صحیح پیش نہاد تھا جس کو ہر وقت پیش نظر رکھنے کے لیے مسلمانوں کو غور وفکر کی تحریص کی گئی تھی: ﴿کذلك يبين الله لكم الايت لعلكم تتفكرون○﴾ (۲:۲۶۶) (خدا اپنے احکام تم لوگوں کو یوں کھول کھول کر بیان فرماتا ہے تا کہ تم نتائج پر غور کرو)

آہ! لیکن مسلمانوں کی زوال یافتہ امت کا ذہن نارسا' اور مولویان دین کا ذہنی استبداد قرآنی آیات میں صحیح غور وفکر یا دلیل قائم رکھنے کی بجائے' دوزخ پر پل باندھنے' اور جنت کے دروازے مقرر کرنے میں مصروف تھے! ان کے نزدیک زکوٰۃ کا مطمع نظر کلیتہً اسلامی امت کے اندر' گداگروں کی ہلاکت انگیز اور ہیچ کارہ گروہ کو ترقی دینا تھا۔ وہی خدا جو عامل کے ہر عمل کی اجرت ترازو میں تول کر اور پیمانے سے ناپ کر ادا کرنے کا عہد کرتا تھا' ان کے نقطہ نظر سے شاید اس بات پر رضا مند تھا کہ اس متکبر خود دار اور غلبہ جو مذہب کے اندر' قلاشوں اور بیکاروں کی ایک ایسی بے ہمت' خوگر سوال' اور دشمن سعی و عمل جماعت پیدا ہو جو بالآخر اپنے متعدی اور زہریلے اثر سے امت کے سب قویٰ کو نیست کر دے!

اجرت' جزا و سزا کا تصور' انعام کی امید' سعی و عمل کے نتائج سب کے سب آخر اور روز قیامت' کی دور افتادہ اور غیر معین اقلیم میں کچھ ایسے طور پر خود بخود منتقل ہو گئے ہیں' محنت اور عمل کے عواقب' قہر وغضب کا توارد' رضائے الٰہی کے لازمات' مواعید خدا کا ایفا' انسانی حقوق کا تصفیہ' الغرض خدائے عظیم اور اس کے بندوں کا باہمی دارو گیر اور تعامل' روز جزا پر کچھ اس طرح ملتوی ہو گیا ہے کہ مسلمانوں کے لیے اب اس دنیا میں کوئی شے کرنے' لینے اور بھرنے کی نہیں رہی۔ ''بیج'' اگر چہ اللہ کی اس زمین میں ڈالا گیا تھا مگر سبع سنابل والا درخت اللہ کے پاس جنت میں اگ رہا ہے! مال اگر چہ اس دنیا میں اپنے زعم کے مطابق 'فی سبیل اللہ' خرچ کیا گیا مگر اس کا ''اجر'' اللہ کے پاس آسمانوں میں رکھا ہے کیونکہ بے دریغ جود وسخا کے باوجود' یہاں پر کچھ اجرت نہیں ملی' کوئی نتیجہ مترتب نہیں ہوا۔ ناکارہ انسانوں اور مفت خوروں کا پیٹ بھر کر اللہ کو' قرض حسنہ' دیا گیا تھا مگر اس کار ثواب کی چند در چند قیمت جنت میں گن گن کر وصول ہو گی یہاں تو کچھ نہ ہوئی۔ پیر پرستی کی لت میں گھر کا گھر برباد ہو کر ماتم سرا بن گیا ہے مگر ﴿لا خوف عليهم ولا هم يحزنون﴾ کی بشارت امت کو کسی عنوان سے یہاں نہیں ملی۔ خرچ زر میں بلاشبہ ﴿خير لانفسكم﴾ کا خدائی وعدہ تھا مگر اس کا ایفا اسی دنیائے کسب و عمل میں کچھ نہیں ہوا۔ آہ! اس مہلک استدلال' اور ناروا طرز تخیل کو قرآن کا ہر طالب ہدایت' اور اسلام کا ہر مدعی ایمان جوش ←

Marfat.com

إِنْ تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِيَ ۚ وَإِنْ تُخْفُوهَا وَتُؤْتُوهَا الْفُقَرَآءَ فَهُوَ
خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَيُكَفِّرُ عَنْكُمْ مِّنْ سَيِّاٰتِكُمْ ۗ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ﴿۲۷۱﴾
لَيْسَ عَلَيْكَ هُدٰىهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِي مَنْ يَّشَآءُ ۗ وَمَا تُنْفِقُوا مِنْ
خَيْرٍ فَلِاَنْفُسِكُمْ ۚ وَمَا تُنْفِقُونَ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ اللّٰهِ ۚ وَمَا تُنْفِقُوا
مِنْ خَيْرٍ يُّوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُونَ ﴿۲۷۲﴾ لِلْفُقَرَآءِ الَّذِينَ
اُحْصِرُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ لَا يَسْتَطِيعُونَ ضَرْبًا فِي الْاَرْضِ ۡ يَحْسَبُهُمُ
الْجَاهِلُ اَغْنِيَآءَ مِنَ التَّعَفُّفِ ۚ تَعْرِفُهُمْ بِسِيمٰهُمْ ۚ لَا يَسْـَٔلُونَ النَّاسَ اِلْحَافًا ۗ
وَمَا تُنْفِقُوا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيمٌ ﴿۲۷۳﴾ ع

تم جو کچھ خدا کی راہ میں خرچ کر رہے ہو خدا اس کو خوب جانتا ہے۔ اگر تم اپنی قربانی مال کو اعلان کر کے دو گے تو یہ بھی اچھا ہے (کہ اوروں کو ترغیب ہوتی ہے) اور اگر چھپا کر دو گے اور محتاجوں میں تقسیم کرو گے تو یہ بھی اچھا ہے۔ (تک-۲:۵۳) اور (اس طرح کا دینا) تمہارے گناہوں کو بھی دور کر دے گا۔ اور خدا کو تمہارے سب کاموں کی خبر ہے۔ ﴿۲۷۱﴾ (ف) اے محمدؐ! مسلمانوں کی راہ راست پر آ جانے کی ذمہ داری تم پر نہیں۔ اصل بات تو یہ ہے کہ خدا جس کو مناسب سمجھتا ہے ہدایت دے دیتا ہے' اور یاد رکھو کہ تم جو مال (راہ خدا میں) خرچ کرو گے وہ تمہاری اپنی بہتری کے لیے ہے (خدا کو اس مال سے کوئی فائدہ نہیں پہنچتا۔ (تذ-۲:۱۲۲) اور جو کچھ تم (راہ خدا میں) خرچ کر رہے ہو وہ خوشنودی خدا حاصل کرنے کے سوا کچھ نہیں۔ (تذ-۲:۱۲۲) اور جو کچھ تم مال خرچ کرو گے تم کو ادا کر دیا جائے گا اور ہرگز تم پر ظلم نہ ہو گا۔ ﴿۲۷۲﴾ (تذ-۲:۱۲۲) (صدقات اور عطیات تو) ان مفلسوں اور حاجت مندوں (اَلْفُقَرَآء) کا حق ہے جو اللہ کی راہ میں (لڑنے کے بعد معذور ہو کر) گھرے بیٹھے ہیں اور (روٹی کمانے کے لیے) زمین پر چل پھر بھی نہیں سکتے۔ ناواقف ان کو ان کی خودداری کی وجہ سے غنی سمجھتا ہے۔ تو ان کو ان کے ماتھوں سے صاف پہچان لے گا کہ مجاہد ہیں' وہ لوگوں سے لگ لپٹ کر سوال نہیں کرتے اور جو کچھ مال تم خرچ کرو گے تو اللہ اس سے پورے طور پر واقف ہے۔ ﴿۲۷۳﴾ (تذ-۲:۱۲۰)

← اعتقاد کے جنوں میں ایک نامحسوس تصنّع اور تکلّف سے' ذہن سے جلد تر رخصت کر کے دل میں جگہ دیتا ہے' اور سمجھتا ہے کہ فاطر ارض و سما کی طرف سے ہدایت مل چکی' سامان آخرت طے ہو گئے' عالم بالا کی انسان کے بارے میں معاملت داری کی حقیقت معلوم ہو گئی' صحیفہ فطرت کی جس کو خدا بار بار اور التزام کے ساتھ برحق کا خطاب دیتا ہے حقیقت نوازی انسان کے بارے میں کچھ مفید ثابت نہ ہوئی' مگر اس دھوکے' مجبوری اور دکھلاوے کے اعتراف اور کتاب الٰہی کی آیات پر واثقی اور بطیب خاطر یقین و ایمان میں زمین و آسمان کا فرق ہے! (تذ-۲:۱۲۳ تا ۱۲۵) قرآن کریم کی حکمت سچائی اور دلیل کا ایک بحر بیکراں ہے جس کا ساحل ڈھونڈنے کے لیے غور و تامل کی ناؤ کو ہر طرف رواں کرنا ضروری ہے۔ اسی غور و فکر کی تعلیم دیتے ہوئے' انفاق مال کی مذکورہ بالا آیات کے معاً بعد اس نے کہہ دیا تھا کہ خیرات اور صدقات کی لم کو پہچاننا صاحب غور و فکر ہی کا کام ہے!...... (۲:۲۶۹-۲۷۰) (تذ-۲:۱۲۶)

اَلَّذِيۡنَ يُنۡفِقُوۡنَ اَمۡوَالَهُمۡ بِالَّيۡلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً فَلَهُمۡ اَجۡرُهُمۡ
عِنۡدَ رَبِّهِمۡ ۚ وَلَا خَوۡفٌ عَلَيۡهِمۡ وَلَا هُمۡ يَحۡزَنُوۡنَ ﴿۲۷۴﴾ اَلَّذِيۡنَ يَاۡكُلُوۡنَ وقف منزل
الرِّبٰوا لَا يَقُوۡمُوۡنَ اِلَّا كَمَا يَقُوۡمُ الَّذِىۡ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيۡطٰنُ مِنَ الۡمَسِّ ؕ
ذٰلِكَ بِاَنَّهُمۡ قَالُوۡۤا اِنَّمَا الۡبَيۡعُ مِثۡلُ الرِّبٰوا ۘ وَاَحَلَّ اللّٰهُ الۡبَيۡعَ وَحَرَّمَ وقف لازم
الرِّبٰوا ؕ فَمَنۡ جَآءَهٗ مَوۡعِظَةٌ مِّنۡ رَّبِّهٖ فَانۡتَهٰى فَلَهٗ مَا سَلَفَ ؕ وَاَمۡرُهٗۤ اِلَى
اللّٰهِ ؕ وَمَنۡ عَادَ فَاُولٰٓئِكَ اَصۡحٰبُ النَّارِ ۚ هُمۡ فِيۡهَا خٰلِدُوۡنَ ﴿۲۷۵﴾

جو لوگ اپنا مال رات دن چھپ چھپا کر یا علانیہ خرچ کر رہے ہیں تو ان کی مزدوری ان کے پروردگار کے پاس پڑی رکھی ہے اور (اس سے زیادہ یہ کہ) ان کو (اس دنیا میں) کوئی خوف اور حزن لاحق نہ ہوگا (اور وہ غالب جماعت بن جائیں گے۔ ﴿۲۷۴﴾[1] (تذ-۲:۱۲۲) ادھر وہ لوگ (جو اپنے مال کو دوسروں کو قرض دے کر) اس سے ناجائز فائدہ (الربو) کے ذریعے سے جو مال کی (بے اندازہ پرورش کرتا رہتا ہے) حاصل کرتے ہیں ان کا اٹھنا تو اس شخص کا اٹھنا ہے جس کو شیطان نے چھو کر مخبوط الحواس کر دیا ہو۔ یہ اس لیے کہ ان کی دلیل یہ ہے کہ مال کا نفع قرض دینے میں لگا کر حاصل کرنا بھی اسی طرح کا ہے جس طرح کہ تجارت سے نفع حاصل کرنا ہے حالانکہ خدا نے مال کی خرید وفروخت کو جائز اور ربوٰا کو حرام قرار دیا ہے (تک-۲:۵۴) تو جس شخص کے پاس خدا کی نصیحت پہنچی اور وہ (سود لینے سے) باز آ گیا تو جو پہلے ہو چکا وہ اس کا۔ اور (قیامت میں) اس کا معاملہ خدا کے سپرد۔ اور جو پھر لینے لگا تو ایسے لوگ دوزخی ہیں کہ ہمیشہ دوزخ میں (جلتے) رہیں گے۔ ﴿۲۷۵﴾ (ف)

---

[1] (۲۷۲ تا ۲۷۴) یہ سب کچھ مومن کی اپنی ہی بہتری کے سامان تھے۔

وما تنفقوا من خير فلانفسكم۔ مگر ان کو حاصل کرنے کا وسیلہ وہی ملازمت خدا اور توحید کا طاقت افزا تخیل تھا: وما تنفقون الا ابتغاء وجه الله۔ جس پر سچے دل سے ایمان رکھنا مومن کی دنیوی اور اخروی فلاح کا باعث تھا...... اس کے چند در چند ادا کرنے کا اقرار بھی تھا۔ (تذ۔۲:۱۲۲۔۱۲۳)

اسلام نے اعلائے کلمۃ الحق' حفاظت دین' حفظ نفس' اور غلبہ اسلام کی چار قریب المعانی توجیہات کی بنا پر قتال ہجرت اور اس کے متعلقہ مصائب و آلام کو لازمہ ایمان قرار دے کر 'سبیل اللہ' کے مفہوم کو اس قدر واضح کر دیا تھا کہ بعد ازیں کسی غلط فہمی کی گنجائش ممکن نہ تھی...... نقرا...... فی الحقیقت وہ بہادران دین تھے جو راہ خدا میں اپنی بسالت اور تہور کے جوہر دکھاتے دکھاتے معذور ہو چکے تھے...... (۲:۲۷۳) اس لحاظ سے ہر وہ عمل جو ولایت خدا اور دین اسلام کی مادی بہبودی کے ان چار عمائد کو مستحکم کرنے کی غرض سے کیا جاتا تھا' سبیل خدا میں داخل ہو سکتا تھا۔ مگر قتال و جہاد کا ان سب اعمال میں ایک ممتاز مقام تھا۔ انفاق مال کی یہ اہم مد جو قتال بالسیف کے کروڑ در کروڑ روپیہ کے فوجی اخراجات کی ادائیگی کے علاوہ جو 'فی سبیل اللہ' کے الفاظ کا اولین مقصد تھا' امت کے انہی مجاہد علمبرداروں کی ←

Marfat.com

يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَيُرْبِي الصَّدَقٰتِ ۗ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ اَثِيْمٍ ﴿٢٧٦﴾ اِنَّ
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ
عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿٢٧٧﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا
اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوْا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰۤوا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٢٧٨﴾ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا
فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۚ وَاِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوْسُ اَمْوَالِكُمْ ۚ
لَا تَظْلِمُوْنَ وَلَا تُظْلَمُوْنَ ﴿٢٧٩﴾ وَاِنْ كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلٰى مَيْسَرَةٍ ۗ وَاَنْ
تَصَدَّقُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿٢٨٠﴾ وَاتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ اِلَى
اللّٰهِ ۗ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿٢٨١﴾ ع

اللہ ربوٰا کو مٹاتا ہے اور قربانی کو چند در چند بڑھاتا رہتا ہے (تک-۲:۵۴) اور خدا کسی ناشکرے گنہگار کو دوست نہیں رکھتا۔ ﴿۲۷۶﴾
(ف) اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے اور نماز پڑھتے اور زکوٰۃ دیتے رہے اور ان کو ان کے کاموں کا صلہ خدا کے ہاں سے
ملے گا اور (قیامت کے دن) ان کو نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ غمناک ہوں گے۔ ﴿۲۷۷﴾ (ف) اے ایمان والو! خدا سے ڈرو اور اگر تم
ایمان والے ہو تو جو کچھ ربوٰا سے باقی رہ گیا ہے اس کو چھوڑ دو۔ ﴿۲۷۸﴾ (تک-۲:۵۴) اگر تم انکار کرو گے تو اللہ اور اس کے رسول سے
لڑائی کے لیے تیار ہو جاؤ اور اگر تم نے توبہ کر لی تو اصل زر تو تمہارا ہے ہی تم اس کو بلا کم و کاست لے سکتے ہو۔ ﴿۲۷۹﴾ (تک-۲:۵۴)
اور اگر قرض لینے والا تنگ دست ہو تو (اسے) کشائش حاصل ہونے تک مہلت دو اور اگر (زر قرض) بخش دو تو تمہارے لیے زیادہ
اچھا ہے بشرطیکہ سمجھو۔ ﴿۲۸۰﴾ (ف) اور اس دن سے ڈرو جس دن تم اپنے اللہ کی طرف واپس آؤ گے۔ پھر اس دن جو کچھ کسی متنفس
نے کمائی کی تھی پوری کر دی جائے گی اور ان پر کسی قسم کا ظلم نہ ہوگا۔ ﴿۲۸۱﴾ ۱؎ (تذ-۲:۱۳۳)

← مدد کے لیے مخصوص تھی جو بیکار ہو چکے تھے۔ آج کی مسخ شدہ لغت کے "فقرا" یا "مساکین" کو اس میں مطلق دخل نہ تھا۔ (تذ۔۲:۱۱۹۔۱۲۰)
اس رحمان و رحیم خدا کو جس کی نگاہ عاطفت اس عالم تدبیر و وسائل میں غلبہ اسلام کی ہر ممکن تجویز کی تلاش کر رہی تھی فی الحقیقت یہی منظور تھا کہ کوتاہ نظر اور ناعاقبت اندیش انسان کو طہارت نفس سکھلا کر دنیاوی خوف و خطر سے قطعی طور پر محفوظ کر دے..........
﴿ولاخوف علیھم ولا ھم یحذنون○﴾ (تذ۔۲:۱۲۲)

۱؎ خدائے بے ہمتا کامل عدل ہے اور اپنے بندوں پر کسی حالت میں ظلم روا نہیں رکھتا...... اگر معاملات کی پیچیدگی کے باعث کسی متنفس کو اس کے عمل کا پورا عوض خود اپنے نفس سے' یا جماعت کی وساطت سے' اس دنیا میں نہیں مل سکا' اور اس کی سزا و جزا کی کسر ابھی باقی ہے تو باقی ماندہ اجرت' پوری کی پوری' اس وقت ادا کی جائے گی جبکہ یہ انتظام عالم درہم برہم ہو جائے گا...... اس روز اس دار العمل ←

Marfat.com

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى
فَاكْتُبُوْهُ ۭ وَلْيَكْتُبْ بَّيْنَكُمْ كَاتِبٌۢ بِالْعَدْلِ ۠ وَلَا يَاْبَ كَاتِبٌ
اَنْ يَّكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللّٰهُ فَلْيَكْتُبْ ۚ وَلْيُمْلِلِ الَّذِيْ عَلَيْهِ الْحَقُّ وَلْيَتَّقِ
اللّٰهَ رَبَّهٗ وَلَا يَبْخَسْ مِنْهُ شَيْـًٔا ۭ فَاِنْ كَانَ الَّذِيْ عَلَيْهِ الْحَقُّ سَفِيْهًا
اَوْ ضَعِيْفًا اَوْ لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يُّمِلَّ هُوَ فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّهٗ بِالْعَدْلِ ۭ
وَاسْتَشْهِدُوْا شَهِيْدَيْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْ ۚ فَاِنْ لَّمْ يَكُوْنَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ
وَّامْرَاَتٰنِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاۗءِ اَنْ تَضِلَّ اِحْدٰىهُمَا فَتُذَكِّرَ
اِحْدٰىهُمَا الْاُخْرٰى ۭ وَلَا يَاْبَ الشُّهَدَاۗءُ اِذَا مَا دُعُوْا ۭ وَلَا تَسْـَٔمُوْٓا اَنْ
تَكْتُبُوْهُ صَغِيْرًا اَوْ كَبِيْرًا اِلٰٓى اَجَلِهٖ ۭ ذٰلِكُمْ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ وَاَقْوَمُ
لِلشَّهَادَةِ وَاَدْنٰٓى اَلَّا تَرْتَابُوْٓا اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً حَاضِرَةً
تُدِيْرُوْنَهَا بَيْنَكُمْ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَلَّا تَكْتُبُوْهَا ۭ وَاَشْهِدُوْٓا
اِذَا تَبَايَعْتُمْ ۠ وَلَا يُضَاۗرَّ كَاتِبٌ وَّلَا شَهِيْدٌ ڛ وَاِنْ تَفْعَلُوْا فَاِنَّهٗ
فُسُوْقٌۢ بِكُمْ ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ وَيُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ ۭ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۲۸۲﴾

اے ایمان والو! اگر تم آپس میں کسی میعاد تک قرض لینے دینے کا کوئی معاملہ کرو تو لکھ لیا کرو اور کاتب کو چاہیے کہ عدل و انصاف سے معاہدہ کی شرطیں لکھے اور کسی صورت میں (اس غرض و غایت کو جو قرض لینے کی ہے) اور جس کا علم خدا نے کاتب کو دیا ہے=

← کا منتہائے غرض بھی پورا ہو چکے گا۔ جس باہمی اتحاد وحدت امت اور مصالحت عامہ کے لیے اس کارخانہ عظمٰی کو جاری کیا گیا تھا اس کی پڑتال ہو گی...... سب انسانی کاروبار' لین دین' دار و گیر ہمیشہ کے لیے بند ہو جائیں گے' کارگاہ حیات کا سب مال و متاع منتشر کر دیا جائے گا' چاند' سورج' ستارے وغیرہ وغیرہ' اپنا اپنا کام کر کے ہیولائے آسمانی میں منتقل ہو جائیں گے...... پھر سب کاریگروں' عمال' اور مزدوروں کو ایک جگہ اکٹھا کر دیا جائے گا اور جس شخص کی جس قدر مزدوری باقی رہی ہے بلا کم و کاست ادا کر دی جائیگی۔
(تذ۔۲:۱۳۲۔۱۳۳)

وَإِنْ كُنْتُمْ عَلَىٰ سَفَرٍ وَلَمْ تَجِدُوا كَاتِبًا فَرِهٰنٌ مَّقْبُوضَةٌ ۖ فَإِنْ أَمِنَ
بَعْضُكُمْ بَعْضًا فَلْيُؤَدِّ الَّذِي اؤْتُمِنَ أَمَانَتَهُ وَلْيَتَّقِ اللَّهَ رَبَّهُ ۗ
وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ ۚ وَمَنْ يَكْتُمْهَا فَإِنَّهُ آثِمٌ قَلْبُهُ ۗ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ
عَلِيمٌ ﴿٢٨٣﴾ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۗ وَإِنْ تُبْدُوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ ع ۳۹
أَوْ تُخْفُوهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللَّهُ ۖ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ ۗ
وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٢٨٤﴾

= لکھنے سے انکار نہ کرے اور قرض دار اس غرض و غایت کو کاتب سے بالوضاحت لکھوا تا جائے (تا کہ قرض خواہ کو اس کی حاجت کا پورا علم ہو جائے اور وہ قرض دار پر ناروا سختی نہ کر سکے) وہ کاتب اللہ سے ڈرتا رہے جو واقعات ہیں بلا کم و کاست لکھ دے اور اگر کوئی قرض دار اس معاہدہ کی شرائط واضح طور پر ظاہر کرنے کے بارے میں نادان ہے یا کمزور ہے یا طاقت نہیں رکھتا کہ اس معاہدہ کو تحریر میں لائے تو اس کے کسی دوست یا وکیل کو چاہیے کہ یہ معاہدہ عدل و انصاف سے لکھوا کر دو مرد گواہوں کے دستخط کروائے اور اگر مرد میسر نہ ہو تو ایک مرد کی جگہ اس پر دو عورتوں کے دستخط ہوں تا کہ اگر ایک عورت بھول جائے تو دوسری عورت اس کو یاد کرا دے اور جب گواہ بلائے جائیں تو وہ گواہی دینے سے انکار نہ کریں اور میعادی معاملہ خواہ چھوٹا ہو یا بڑا اس کے متعلق تحریری معاہدہ کرنے میں تساہل نہ کیا جائے یہ اس لیے کہ ایسے معاملہ کو شکوک سے پاک کرنا اور شہادت سے اس کو مضبوط کرنا خدا کے نزدیک نہایت منصفانہ طریقہ ہے ہاں اگر معاملہ دست بدست تجارت کا ہو تو اگر ایسا معاہدہ نہ بھی لکھو تو کوئی گناہ نہیں۔ (تک-۲:۵۴) اور جب خرید و فروخت کیا کرو تو بھی گواہ کر لیا کرو۔ اور کاتب دستاویز اور گواہ (معاملہ کرنے والوں کا) کسی طرح کا نقصان نہ کریں اگر تم (لوگ) ایسا کرو تو یہ تمہارے لیے گناہ کی بات ہے اور خدا سے ڈرو اور (دیکھو کہ) وہ تم کو (کیسی مفید باتیں) سکھاتا ہے اور خدا ہر چیز سے واقف ہے۔ ﴿٢٨٢﴾ (ف) اور اگر تم سفر پر ہو اور (دستاویز) لکھنے والا مل نہ سکے تو (کوئی چیز) رہن یا قبضہ رکھ کر (قرض لے لو) اور اگر کوئی کسی کو امین سمجھے (یعنی رہن کے بغیر قرض دے دے) تو امانت دار کو چاہیے کہ صاحب امانت کی امانت ادا کر دے اور خدا سے جو اس کا پروردگار ہے ڈرے۔ اور (دیکھنا) شہادت کو مت چھپانا۔ جو اس کو چھپائے گا وہ دل کا گنہگار ہوگا اور خدا تمہارے سب کاموں سے واقف ہے۔ ﴿٢٨٣﴾ (ف) آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے وہ خدا ہی کا ہے اور لوگو! اگر تم جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے ظاہر کرو یا چھپائے رکھو دونوں حالتوں میں خدا اس کے ذریعے سے تمہارا محاسبہ کرے گا۔ پھر جس کو مناسب سمجھے گا اس کو بخش دے گا اور جس کو مناسب سمجھے گا عذاب دے گا اور وہ ہر شے پر قادر ہے۔ (لیکن لوگ اس کا مفہوم یہ سمجھتے ہیں کہ خدا بے سوچے سمجھے جس کو "چاہے" بخش دے اور جس کو "چاہے" سزا دے) ﴿٢٨٤﴾ (تذ-۲:۱۲۱)

Marfat.com

اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ كُلٌّ اٰمَنَ
بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ۚ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۚ وَقَالُوْا
سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۗ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ﴿۲۸۵﴾ لَا يُكَلِّفُ
اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ؕ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ؕ رَبَّنَا
لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا
حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ
وَاعْفُ عَنَّا ۗ وَاغْفِرْ لَنَا ۗ وَارْحَمْنَا ۗ اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ
الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۸۶﴾ ع

رسول اس تمام پیغام کو دل سے مانتا ہے جو اس پر نازل ہوا اور علیٰ ہذا القیاس ایمان والے بھی اور سب کے سب اللہ اور اس کے فرشتوں اس کی کتابوں اور اس کے بھیجے ہوئے رسولوں پر ایمان لے آئے ہیں اور اقرار کرتے ہیں کہ ہم ان تمام رسولوں کو یکساں مانتے ہیں اور ان میں کسی قسم کا فرق نہیں کرتے اور ہم اقرار کرتے ہیں کہ ہم ہر حکم کی جو ہم کو دیا جائے گا بے چوں و چرا اطاعت کرتے جائیں گے۔ اے خدا تو ہماری واماندگیوں سے درگزر کر کیونکہ بالآخر تیرے سامنے ہی پیش ہونا ہے۔ ﴿۲۸۵﴾ (تک-۲:۵۵) خدا کسی متنفس کو اس کی طاقت سے زیادہ کرنے کی تکلیف نہیں دیتا' اس لیے اس کو اتنا ہی ملے گا جتنا کہ اس نے کوشش کی اور اس پر ذمہ داری بھی اتنی ہی ہے جتنی کہ اس نے وہ چیز کمائی۔ (تذ-۲:۶۵) خدا کسی شخص کو اس کی طاقت کی حد سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا۔ اس کو جو اس نے کمایا مل جائے گا اور بری یا اچھی جو اس نے کمائی کی اس کا وہ ذمہ دار ہے۔ (تذ-۲:۱۵۷) اے پروردگار اگر ہم سے بھول یا چوک ہوگئی ہو تو ہم سے مواخذہ نہ کیجیو۔ اے پروردگار ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈالیو جیسا تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا۔ اے پروردگار جتنا بوجھ اٹھانے کی ہم میں طاقت نہیں اتنا ہمارے سر پر نہ رکھیو۔ اور (اے پروردگار) ہمارے گناہوں سے درگزر کر اور ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما۔ تو ہی ہمارا مالک ہے اور ہم کو کافروں پر غالب فرما۔ ﴿۲۸۶﴾[1] (ف)

[1] کائناتِ علم و عمل کے اس بیکراں محیط میں انسان کا رتبہ ہر حیثیت میں قطرے یا پتھر کے برابر نہیں۔ وہ اپنے مختصر دائرۂ عمل کے اندر صاحبِ اختیار و ارادہ ہے' اس میں قدرت تاثیر و عمل موجود ہے' اسے قوت رد و بدل بھی ایک حد تک میسر ہے۔ ممکن ہے کہ اس کی ←

Marfat.com

❁❁❁❁❁

← تدبیر غلط ہو'اسے نامرادی کی طرف لے جارہی ہو' مگر سعی اور تدبیر دو جدا جدا امور ہیں' سعی کرنا اس کا فرض ہے۔ ہر امر کے متعلق جو اس کو درپیش ہے طریق عمل اس کے سامنے ہے' اس کی وسعت اور طاقت فکر و ذہن کے مطابق اس کی کوشش درکار ہے' یہ سوال کہ اس کی استطاعت کس قدر تھی اور سعی کس قدر کی' اس عالم نیات اور دانائے نہاں دعیاں کے فیصلے پر موقوف ہے: اس بارے میں اس کا اپنا ادعا یا اعتذار محض ہیچ ہے:...... ہر عامل کو' اس کی استطاعت مدنظر رکھ کر' سعی کے مطابق' اجرت دی جائے گی:...... تذ۔۲:۶۴۔۶۵)
انسان کی سعی کس حد تک ہونی ضروری ہے' اس کے متعلق خدا کہتا ہے کہ ہم انسان کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے۔ ''طاقت'' کا معیار یہ ہے کہ انسان کی جسمانی صحت کو مدنظر رکھ کر اس سے زیادہ عمل کرنے کی گنجائش اس کے اعضاء میں نہ ہو۔ (تذ۔۲:۱۵۷)

Marfat.com

ایاتھا ۲۰۰ ۳ سورۃ آل عمران مدنیۃ ۹۷ رکوعاتھا ۲۰

ترجمہ المشرقی: ۱۲۰ آیات بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ترجمہ مولانا جالندھری: ۸۰ آیات

الٓمّٓ ﴿١﴾ اللّٰہُ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ ۙ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ ؕ﴿٢﴾ نَزَّلَ عَلَیۡکَ الۡکِتٰبَ بِالۡحَقِّ
مُصَدِّقًا لِّمَا بَیۡنَ یَدَیۡہِ وَ اَنۡزَلَ التَّوۡرٰىۃَ وَ الۡاِنۡجِیۡلَ ۙ﴿٣﴾ مِنۡ قَبۡلُ
ہُدًی لِّلنَّاسِ وَ اَنۡزَلَ الۡفُرۡقَانَ ۬ؕ اِنَّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا بِاٰیٰتِ اللّٰہِ لَہُمۡ
عَذَابٌ شَدِیۡدٌ ؕ وَ اللّٰہُ عَزِیۡزٌ ذُو انۡتِقَامٍ ؕ﴿٤﴾ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَخۡفٰی عَلَیۡہِ شَیۡءٌ
فِی الۡاَرۡضِ وَ لَا فِی السَّمَآءِ ؕ﴿٥﴾ ہُوَ الَّذِیۡ یُصَوِّرُکُمۡ فِی الۡاَرۡحَامِ کَیۡفَ یَشَآءُ ؕ
لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ الۡعَزِیۡزُ الۡحَکِیۡمُ ﴿٦﴾

تعارفی نوٹ: غزوہ احد یعنی ۷ شوال ۳ ہجری کے بعد سورہ آل عمران (۳) نازل ہوئی جس تکرار اور اصرار سے اس سورت میں مسلمانان مدینہ کو اپنے کردار کو درست کرنے، اپنی واماندگیوں پر پشیمان ہونے اور غزوہ احد کی شکست کی عملی اور فوری تلافی کرنے کی تعلیم دی ہے اس سے اخذ ہوتا ہے کہ خدا سے ''ڈرنا'' وہ معنی نہیں رکھتا جو آج کل کے ناکارہ مسلمان یا زوال شدہ امت کے اخلاف کئی قرنوں سے تسبیحیں چلا چلا کر اور خدا کا نام رٹ رٹ کر سمجھے بیٹھے ہیں بلکہ اتقوالله سے خدائے عالمیاں کی مراد خدا کے قانون اور اس کی حکومت سے خوفزدہ ہو کر اپنے جسموں کے اندر وہ انتہائی سعی و عمل، وہ عظیم قربانی جان و مال، وہ خدا کی سزا کا سچا خوف، وہ خدا کے انعاموں کا ولولہ انگیز شوق، وہ صحیفہ فطرت کے اٹل قانون پر مکمل یقین، وہ کائنات کے حقائق پر مکمل ایمان اور کارخانہ قدرت کے برحق ہونے کا وہ عالم انگیز ہیجان پیدا کرنا جس سے قومیں غلبے اور ترقی اور تمدن کے فلک الافلاک پر چڑھ جاتی ہیں اور قرنوں اور صدیوں تک اپنی دنیاوی شوکت اور ابہت برقرار رکھتی ہیں۔ اسی سورت کی تعلیم سے واضح ہوگا کہ غزوہ احد کی شکست مسلمانوں کی مالی غنیمت کی بے جا حرص، اپنے سردار کی بے جا نافرمانی، غیر قوم کی ناروا دوستی، ایک زوال شدہ امت کی برائیوں کی بے جا نقل کرنے اور مسلمانوں کو آپس میں اختلاف رائے اور تشتت اور فرقہ بندی بلکہ آپس میں مکمل یک جہتی نہ ہونے کی وجہ سے تھی۔ (تک۔۲:۱۳۵۔۱۳۶)

....

الم ① خدا (جو معبود برحق ہے) اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں زندہ ہمیشہ رہنے والا۔ ② (ف) اے پیغمبر!) تجھ پر خدا نے الکتب برحق اتاری جو اس (فطرت) کی تصدیق کر رہی ہے جو اس کے سامنے ہے اور اس سے پہلے تورات اور انجیل اتاریں۔ ③ (حد-۱۰۹) جو لوگوں کے لیے ہدایت تھیں اور الفرقان اتارا۔ بے شک وہ لوگ جو خدا کے احکام کے منکر ہیں ان کو سخت ترین عذاب ہوگا۔ (حد-۱۰۹) اور خدا زبردست اور بدلہ لینے والا ہے۔ ④ (ف) خدا (ایسا خبیر و بصیر ہے کہ) کوئی چیز اس سے پوشیدہ نہیں نہ زمین میں نہ آسمان میں۔ ⑤ (ف) وہ وہ پاک ذات ہے جو ماں کے پیٹ کے اندر جس طرح مناسب سمجھتا ہے تمہاری شکل بنا دیتا ہے۔ اس کے سوا کوئی لائق اطاعت نہیں اور وہ بڑا غالب اور بڑا باحکمت خدا ہے۔ ⑥ (تذ-۳:۱۶۴)

Marfat.com

هُوَ الَّذِیْۤ اَنْزَلَ عَلَیْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰیٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتٰبِ
وَ اُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ ؕ فَاَمَّا الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ زَیْغٌ فَیَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ
ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ وَ ابْتِغَآءَ تَاْوِیْلِهٖ ؔۚ وَ مَا یَعْلَمُ تَاْوِیْلَهٗۤ اِلَّا اللّٰهُ ؔۘ وَ الرّٰسِخُوْنَ
فِی الْعِلْمِ یَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ ۙ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا ۚ وَ مَا یَذَّكَّرُ اِلَّاۤ اُولُوا
الْاَلْبَابِ ۞۷ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَیْتَنَا وَ هَبْ لَنَا مِنْ
لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۞۸ رَبَّنَاۤ اِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِیَوْمٍ لَّا
رَیْبَ فِیْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ۞۹ ع

اے محمدؐ! خدا نے تم پر الکتاب نازل کی ہے اس میں دو قسم کی آیات ہیں اولاً وہ محکمات اور مضبوط آیات جو صحیفہ فطرت کا اصل قانون (یعنی ام الکتب) ہیں اور جن پر عمل کرنا ہر انسان پر لازم ہے۔ ثانیا متشابہات یعنی وہ آیتیں جن کا مطلب انسان کے کمی علم کے باعث فوری طور پر متعین نہیں ہوسکتا (اور علم کی ترقی کے ساتھ ساتھ ان کا مفہوم انسان کے ذہنوں میں بدلتا رہتا ہے) اس بنا پر ان متشابہات کا اتباع کرنا (یعنی ان کے پیچھے پڑنا) اس وقت تک انسان پر لازم نہیں آتا جب تک کہ انسان ترقی کے اس مرحلے تک نہ پہنچے اور ان کے مطالب پورے طور پر متعین کر کے ان کو قابل عمل یقین نہ کرے۔ لیکن وہ لوگ جن کے دلوں میں کجی اور میل ہے وہ قرآن کے متعلق اس کے ماننے والوں کے دلوں میں فتنہ وفساد پیدا کرنے کی غرض سے ان متشابہ آیات کے پیچھے ضد سے لگ جاتے ہیں تا کہ ان کے اصلی مفہوم کی تلاش (کا بہانہ) کریں اور قرآن پر ایمان لانے والوں کے دلوں میں شکوک پیدا کر کے ان کو اس کتاب سے متنفر کر دیں) حالانکہ (اس وقت) ان کے اصلی مفہوم کو خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا لیکن وہ لوگ جو علم میں راسخ ہیں ان آیات کو دیکھ کر پکار اٹھتے ہیں کہ ہم ان آیات کو بھی اسی طرح صحیح سمجھ کر ان پر ایمان لے آئے ہیں جس طرح کہ محکمات پر ہمارا ایمان ہے کیونکہ یہ سب کی سب ہمارے خدا کی طرف سے نازل ہوئی ہیں اور سوائے ارباب علم و دانش کے کوئی دوسرا شخص ان سے عبرت نہیں پکڑتا۔ ۞۷ (تک ۱۱۶:۲-۱۱۵) (یہی وہ لوگ ہیں جو خاموش سعی و تلاش کے ہر مرحلے میں بزبان حال پکارتے ہیں کہ) اے ہمارے پروردگار! تو رہ دکھلائے پیچھے ہمارے دلوں کو قرآن کے متعلق کج بینی کی طرف مائل نہ کر اور اپنی سرکار سے ہم کو سچا علم عطا فرما کہ یہی تیری بڑی رحمت ہے بے شک تو بڑا ہی بخشش کرنے والا ہے۔ ۞۸ (تذ-۱-د:۴۹) اے ہمارے پروردگار! تو روز قیامت کو جس کے واقع ہونے میں کوئی بھی شک نہیں سب لوگوں کو اکٹھا کر کے ان سے ان کے اختلاف کے متعلق باز پرس) کرنے والا ہے۔ (سو ہم کو یہی توفیق دے کہ تیری آیاتِ بینات کے متعلق کوئی اختلاف پیدا کرنے کا باعث نہ ہوں اور متحد العمل ==

==بنے رہیں) اس میں شک نہیں کہ تو اپنے وعدوں کے خلاف نہیں کرتا (اور یہ پرسش ضرور کر کے رہے گا۔ ⑨ (تذ-۱-د:۴۹)

(۷ تا ۹) قرآن حکیم نے اپنی آیات کے اندر اصولی تمیز محکمات اور متشابہات کے الفاظ کہہ کر قائم کر دی ہے۔ ﴿لا مبدل لکلمته﴾ کہہ کر اس نے گویا یہ کہہ دیا ہے کہ اس کے ہر کلمے کا واحد' نا قابل تاویل اور اٹل مطلب ہے۔ ﴿لن تجد لسنة الله تبديلا﴾ کہہ کر اس نے اعلان کر دیا ہے کہ جب تک زمین و آسمان موجود ہے یہ قانون قائم اور دائم' جاری اور ساری رہے گا۔ ﴿فصلنه علی علم﴾ اور ﴿الکتب مفصلا﴾ اور ﴿یسرنه بلسانك﴾ اور ﴿تبیانالکل شی﴾ اور ﴿تفصیل کلی شی﴾ کہہ کر اس نے یہ طے کر دیا ہے کہ اس کتاب کو مفصل' آسان اور مکمل ثابت کر دینا علم اور صرف علم کا کام ہے جوں جوں اعمال خدا کا علم اور کائنات فطرت کا مشاہدہ وسیع ہوتا جائے گا' جوں جوں کوئی صاحب علم قوم اس کے حقائق عالیہ پر غور کرے گی اس کی تعلیم بین اور مشرح ہوتی جائے گی' لیکن بااین ہمہ اس کے اندر ارتقائے علم کے مختلف منازل میں بعض آیات متشابہ المعانی رہیں گی' ان سے بادی النظر میں مختلف مطالب نکل سکیں گے اور جب تک انسان کا علم ایک خاص سطح بلند تک نہ پہنچے گا ان کے صحیح مطالب اور صاحب القرآن کے ان کے متعلق صحیح عندیے کی تصدیق نہ ہو سکے گی۔ کج بین اور نفاق پسند لوگ انکے بارے میں اٹکلیں دوڑا دوڑا کر لوگوں کو آمادہ خلاف کرتے رہیں گے' لیکن علم اعمال خدا میں راسخ لوگ ان کے متعلق اپنا عندیہ ظاہر کرنے سے اس وقت تک اعراض کریں گے جب تک کہ ان کو صحیح اور یقینی علم حاصل نہ ہو جائے۔ بااین ہمہ ان کے سچ اور واحد المعانی ہونے پر سچا اور غیر متزلزل یقین رکھنا ہر حامل قرآن کا فرض ہے۔ اس یقین کے بعد ان کے صحیح مقاصد کی تلاش میں لگے رہنا عین ایمان ہے...... ایک معتد بہ حصہ اس قانون کا بالکل عیاں ہے اس میں کسی تشریح' کسی ''تاویل''، کسی التوا' کسی مکر و فریب کی قطعاً گنجائش نہیں۔

یہ محکمات ہیں' اور یہی اصل قانون ہے' اس کے ماسوائے جو ہے فرع ہے مگر اہم اور ضروری ہے۔

قرآن حکیم کا اپنے بارے میں یہ حیرت انگیز اعلان فی الحقیقت اس امر کی بالواسطہ دلیل ہے کہ وہ سب کا سب واحد المعانی ہے......

ایک سلامت روامت سے اس کے مطالب کی صحیح حفاظت اسی طرح ہو سکتی ہے کہ کسی ایک زمانے کی متشابہ آیات کو اپنے دائرہ بحث سے یکسر خارج کر دے لیکن اعمال خدا اور صحیفہ کائنات کے علم کو حتی الامکان وسیع کرتی رہے' پھر اگر علم کی وسعت کے باعث نور کے درز اس قدر کھل گئے ہیں کہ وہ حقیقت جو الفاظ کے اندر چھپی بیٹھی تھی خود بخود عیاں ہو رہی ہے تو اسی علم و صداقت کے زور پر اس کو الم نشرح کر دے اور پھر معاً اس کو محکمات میں داخل کر کے اس پر عمل پیرا ہو جائے۔ مثال کے طور پر اگر کسی زمانے کے حکماء کا ناقص علم فطرت سورج کے عظیم الشان کرے کو فضائے ایثری میں ساکن متصور کر رہا ہے درآنحالیکہ قرآن حکیم کا اٹل محاکمہ اس امر کے متعلق ﴿والشمس تجری لمستقر لها ذلك تقدير العزيز العليم○﴾ (اور آفتاب ہے کہ اپنے کسی عارضی جائے قرار کی طرف برابر چلا جا رہا ہے۔ یہ خدائے عزیز و علم کا باندھا ہوا اندازہ ہے۔) (تذ-۲-۱۷:۱) موجود ہے تو یہ آیت بلاشبہ اس زمانہ کی متشابہات میں سے ہے' اس کے متعلق کسی قسم کی تاویل کرنا حتماً ناجائز ہے' علمائے فطرت کے تتبع میں یا ان کے دعاوی کو صحیح مان کر رد و بدل کرنا یا تحریف پیدا کرنا منافی دیانت ہے' اسلامی امت کا فرض صرف اس قدر ہے کہ اس آیت کے صحیح مطالب کی تشریح سے یکسر اعراض کرے اور سورج کی کسی مستقر کی طرف حرکت کے بارے میں پیہم مشاہدے کرے' اس کے متعلق ناقابل انکار معلومات فراہم ہوں......

جب تک سورج کی کسی مستقر کی طرف فضائی حرکت کے متعلق وہی اکتشاف نہ کر لیں جس کو بالآخر مغرب کے ایک حکیم ہرشل نے تمام عمر کے مشاہدے کے بعد کیا' امت کے سر سے اس آیت کے بارے میں گراں فرض نہیں ٹل سکتا' اور نہ وہ آیت اس وقت تک 'محکمات' میں داخل ہو سکتی ہے۔ اس مقام نظر سے متشابہات کا کتاب الٰہی کے اندر موجود ہونا انسان کے لیے تحقیق و تلاش کی ←

Marfat.com

اِنَّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا لَنۡ تُغۡنِىَ عَنۡهُمۡ اَمۡوَالُهُمۡ وَلَاۤ اَوۡلَادُهُمۡ مِّنَ
اللّٰهِ شَيۡـًٔا ‌ؕ وَاُولٰٓـئِكَ هُمۡ وَقُوۡدُ النَّارِۙ ﴿۱۰﴾ كَدَاۡبِ اٰلِ فِرۡعَوۡنَۙ وَالَّذِيۡنَ مِنۡ
قَبۡلِهِمۡ‌ؕ كَذَّبُوۡا بِاٰيٰتِنَا ۚ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوۡبِهِمۡ‌ؕ وَاللّٰهُ شَدِيۡدُ الۡعِقَابِ ﴿۱۱﴾

جو لوگ کافر ہوئے (اس دن) نہ تو ان کا مال ہی خدا (کے عذاب) سے ان کو بچا سکے گا اور نہ ان کی اولاد ہی (کچھ کام آئے گی) اور یہ لوگ آتش جہنم کا ایندھن ہوں گے۔ ⑩ (ف) ان کا حال بھی فرعونیوں اور ان سے پہلے لوگوں کا سا ہوگا جنہوں نے ہماری آیتوں کی تکذیب کی تھی تو خدا نے ان کو ان کے گناہوں کے سبب (عذاب میں) پکڑ لیا تھا' اور خدا سخت عذاب کرنے والا ہے۔ ⑪ (ف)

← ایک پیہم راہ عمل ہے ان کی وجہ سے افراد امت کا از ہمہ گر مختلف یا فرقہ بند بنجانا حتماً مقصود نہیں۔ ﴿ان فی السموت والارض لایت للمومنین○﴾ (۴۵:۳) (یہ ایک طے شدہ حقیقت ہے کہ صاحب ایمان لوگوں کے لیے آسمانوں اور زمین میں (انسان کی ہدایت کے لئے) بالضرور کئی (ہزارہا) احکام موجود ہیں۔ تک :۱: ۲۸۵) کا الٰہی محاکمہ قرآن پر عمل کرنے والے صاحب ایمان لوگوں کو جب تک زمین و آسمان قائم ہیں روز بروز نئی راہ عمل دکھاتا رہے گا...... بہت ممکن ہے کہ اس آیہ جلیلہ کی کامل تفسیر اور صاحب القرآن کا اس کے بارے میں مکمل عندیہ روز قیامت تک معلوم نہ ہو سکے اور صحیح معنوں میں یہ آیت ابدالآباد تک متشابہات' میں داخل رہے' مگر اعمال خدا کی تلاش کو جزو ایمان قرار دے کر سعی و عمل کا ہیجان عظیم برپا کر دینا ہی اس آیہ جلیلہ کا واحد منتہائے نظر ہے' یہی اس کا واحد اور ناقابل بدل مطلب ہے۔ مقصود وہی ایک ہے' یہ نہیں کہ سوال پیدا کر دیا جائے کہ آسمان و زمین میں آیات خدا کس نوعیت کی ہیں' اور خدا کی مراد بعینہ ان کی کون سی شق سے ہے؟ اور پھر ان سوالات کو کو بنائے نزاع قرار دے کر دو یا دس فریق بن جائیں جو ایک دوسرے کی رائے کو منطقی اور کاغذی اجتہاد سے رد کرتے پھریں' لیکن اس آیہ کریمہ کے اصل مقصود کی طرف ایک قدم جنبش تک نہ ہو! (تذ-اد: ۴۸ تا ۵۱)

مکی وحی...... میں درجنوں آیات اس قسم کی ہیں جن کو متشابہات کی فہرست میں داخل کیا جا سکتا ہے اور جن کا صحیح مفہوم اور مقصد پورے طور پر پالینے کے لیے انسان کو ابھی صدیاں درکار ہیں یہ وہ کائناتی مسائل' عالم آرا علمی حقائق یا حیات انگیز معاشرتی اصول ہیں جن کی تہ تک پہنچنے کے لیے انسان کی مسلسل تلاش اور پیہم سعی و عمل لازم ہے...... معلوم ہوتا ہے کہ مدینہ کی مجلسوں میں جو دین اسلام کے بارے میں کافروں اور عیسائی مخالفوں کی ہوا کرتی تھیں ان متشابہات کا مسئلہ شد و مد سے زیر بحث آتا ہوگا اور مخالفین اسلام مسلمانوں کی توجہ ان کے فوری مقصد یعنی کفار پر غلبہ اور جہاد بالسیف سے ہٹانے کے لیے ان متشابہات کو طنزاً پیش کرتے ہوں گے۔ تاکہ مسلمان ان دقیق مسئلوں میں الجھ کر رہ جائیں۔ وحی نے سختی سے منع کیا کہ ان معترضین کے دلوں میں کجی ہے اور وہ یہ مباحث صرف فتنہ و فساد پیدا کرنے کے لیے چھیڑتے ہیں۔ خدا یہ چاہتا ہے کہ اس نازک وقت میں کہ مسلمانوں کا مقابلہ کفار اور مشرکین سے میدان جنگ میں ہو رہا ہے' مسلمان صرف محکمات یعنی واضح اور اصولی احکام کو پکڑیں کہ یہی محکمات ام الکتاب یعنی قانون فطرت کا مغز اور اصل ہیں۔ اسی لیے ان آیتوں کے فوراً بعد خدا نے مسلمانوں کو دعا سکھلائی کہ اے رب! ہدایت دینے کے بعد ہمارے دلوں کو پراگندہ اور برگشتہ نہ کر اور اپنی جناب سے ہم پر رحمت کر کہ ہم قرآن سے پھر نہ سکیں اور اس کے سچے ہونے کے یقین میں متزلزل نہ ہوں۔ (تک-۲: ۱۱۶)

Marfat.com

قُلۡ لِّلَّذِیۡنَ كَفَرُوۡا سَتُغۡلَبُوۡنَ وَتُحۡشَرُوۡنَ اِلٰی جَهَنَّمَ ؕ وَبِئۡسَ الۡمِهَادُ ﴿۱۲﴾
قَدۡ كَانَ لَكُمۡ اٰيَةٌ فِیۡ فِئَتَيۡنِ الۡتَقَتَا ؕ فِئَةٌ تُقَاتِلُ فِیۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ
وَاُخۡرٰی كَافِرَةٌ يَّرَوۡنَهُمۡ مِّثۡلَيۡهِمۡ رَاۡیَ الۡعَيۡنِ ؕ وَاللّٰهُ يُؤَيِّدُ بِنَصۡرِهٖ
مَنۡ يَّشَآءُ ؕ اِنَّ فِیۡ ذٰلِكَ لَعِبۡرَةً لِّاُولِی الۡاَبۡصَارِ ﴿۱۳﴾ زُيِّنَ لِلنَّاسِ
حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ وَالۡبَنِيۡنَ وَالۡقَنَاطِيۡرِ الۡمُقَنۡطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ
وَالۡفِضَّةِ وَالۡخَيۡلِ الۡمُسَوَّمَةِ وَالۡاَنۡعَامِ وَالۡحَرۡثِ ؕ ذٰلِكَ مَتَاعُ الۡحَيٰوةِ
الدُّنۡيَا ۚ وَاللّٰهُ عِنۡدَهٗ حُسۡنُ الۡمَاٰبِ ﴿۱۴﴾

(اے پیغمبر) کافروں سے کہہ دو کہ تم (دنیا میں بھی) عنقریب مغلوب ہو جاؤ گے اور (آخرت میں) جہنم کی طرف ہانکے جاؤ گے اور وہ بری جگہ ہے۔ ﴿۱۲﴾ (ف) تمہارے لیے دو گروہوں میں جو (جنگ بدر کے دن) آپس میں بھڑ گئے۔ (قدرت خدا کی عظیم الشان) نشانی تھی۔ ایک گروہ (مسلمانوں کا تھا وہ) خدا کی راہ میں لڑ رہا تھا۔ اور دوسرا گروہ (کافروں کا تھا وہ) ان کو اپنی آنکھوں سے اپنے سے دگنا مشاہدہ کر رہا تھا اور خدا اپنی نصرت سے جس کو چاہتا ہے مدد دیتا ہے جو اہل بصارت ہیں ان کے لیے اس (واقعے) میں بڑی عبرت ہے۔ ﴿۱۳﴾ (ف) لوگو! دنیا کے اس دارالامتحان میں انسان کی نفسانی خواہشوں کو مثلاً بیبیوں اور اولاد سے محبت کرنا' سونے چاندی کے بڑے بڑے ڈھیروں کو جمع کرنا اور عمدہ عمدہ گھوڑوں اور مویشیوں اور زمینوں سے دل بستگی رکھنا' بھلا کر کے دکھلایا گیا ہے لوگو! یہی حیات دنیا کی متاع ہے جس کا قیام چند روزہ ہے اور خدا کے نزدیک انسان کی بہترین جائے بازگشت تو ان اشیاء کی بے اندازہ محبت سے الگ تھلگ ہو کر اس کے احکام کی طرف رجوع ہونا ہی ہے۔ ﴿۱۴﴾[۱] (تذ-۱-۸۷)

---

[۱] ہر وہ عمل جو خالصتہً اس نیت سے کیا جائے کہ اس کا اجر بھی ساتھ ہی ملتا رہے گا ''حیات دنیا'' ہے۔ اس کا نتیجہ سوائے اس کے کچھ نہیں کہ تن کو وقتی راحت' اور نفس کو فوری آرام ملے' اور بالآخر اس کی افراط وتفریط سے جماعت کے قوائے عاملہ بیکار ہو جائیں۔
تن آسانی اور نفس پروری کو خدا کی خالص عبادت اور امت کی تقویت میں حائل کر دینا' سونے چاندی اور شہوت پرستی کو شریک خدا کر کے اس کی محبت میں گرفتار رہنا حکمت نہیں ہے' قوم کی ترقی کا انحصار اسی پر ہے کہ ہر چیز اعتدال پر رہے۔ (تذ۔۲:۷۱:۷۰)
جو شے قوم میں فی الحقیقت تفرقہ انگیز ہے۔ وہ لذات و اَہوا کی پرستش ہے' اولاد کو پوجنا ہے' مال کی عبادت ہے نفسی اغراض کا پیدا کیا ہوا تجنب اور تجرید ہے' وغیرہ وغیرہ! یہی وہ غیر مادی اور ہوائی بت ہیں جو بڑے سخت ہیں' جن کو توڑنا بڑا مشکل ہے۔ پتھر کے بتوں کو توڑنا یا ان سے تعلق منقطع کر لینا کوئی بڑی مردانگی نہیں' وہ صرف محمود غزنوی کی توحید ہے۔ احمد مرسل علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توحید قطعاً نہیں! پتھر کے بت اس وقت صحیح معنوں میں ہلاکت انگیز ہو جاتے ہیں جب ان سے بھی وہی مال و اولاد والا اعتنا پیدا ←

Marfat.com

قُلۡ اَؤُنَبِّئُكُمۡ بِخَيۡرٍ مِّنۡ ذٰلِكُمۡ‌ؕ لِلَّذِيۡنَ اتَّقَوۡا عِنۡدَ رَبِّهِمۡ جَنّٰتٌ
تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَا وَاَزۡوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّرِضۡوَانٌ
مِّنَ اللّٰهِ‌ؕ وَاللّٰهُ بَصِيۡرٌۢ بِالۡعِبَادِ‌ۚ ﴿۱۵﴾ اَلَّذِيۡنَ يَقُوۡلُوۡنَ رَبَّنَاۤ اِنَّنَاۤ اٰمَنَّا
فَاغۡفِرۡ لَنَا ذُنُوۡبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ‌ۚ ﴿۱۶﴾ اَلصّٰبِرِيۡنَ وَالصّٰدِقِيۡنَ وَالۡقٰنِتِيۡنَ وَالۡمُنۡفِقِيۡنَ
وَالۡمُسۡتَغۡفِرِيۡنَ بِالۡاَسۡحَارِ‏ ﴿۱۷﴾ شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَۙ وَالۡمَلٰٓـئِكَةُ
وَاُولُوا الۡعِلۡمِ قَآئِمًاۢ بِالۡقِسۡطِ‌ؕ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُؕ‏ ﴿۱۸﴾

اے پیغمبران سے کہو کہ بھلا میں تم کو ایسی چیز بتاؤں جو ان چیزوں سے کہیں اچھی ہو سو جو لوگ پرہیز گار ہیں ان کے لیے خدا کے ہاں (ف) یہی وہ لوگ ہیں جن کو زمین کے سرسبز خطوں کی بادشاہت ہمیشہ کے لیے ملے گی جن کے میدانوں میں دریا بہہ رہے ہوں گے اور پاکیزہ عورتیں ان سے صحبت کریں گی اور سب سے بڑھ کر خوشنودی خدا ان کو حاصل ہوگی۔ (تک-۲:۱۶۷) اور خدا اپنے نیک) بندوں کو دیکھ رہا ہے۔ ⑮(ف) جو خدا سے التجا کرتے ہیں کہ اے پروردگار ہم ایمان لے آئے سو ہم کو ہمارے گناہ معاف فرما اور دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھ۔ ⑯(ف) وہ لوگ ہیں جو (مشکلات میں) صبر کرتے اور سچ بولتے اور عبادت میں لگے رہتے اور (راہ خدا میں) خرچ کرتے اور اوقات سحر میں گناہوں کی معافی مانگا کرتے ہیں۔ ⑰(ف) خدا تو اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور فرشتے اور علم والے لوگ جو انصاف پر قائم ہیں وہ بھی (گواہی دیتے ہیں) اس غالب حکمت والے کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ ⑱(ف)

← ہو گیا ہو۔ جب ان کے آگے چند لمحوں تک ماتھا رگڑنے کی بجائے چوبیس گھنٹے کا تعبد ہو اور ہر گھر اور قبیلے کا بت جدا ہو لیکن یہ عبودیت جس قوم میں پیدا ہوئی ہے چند مہینوں یا برسوں سے زیادہ طبعاً نہیں رہ سکی۔ ایک اقل قلیل مدت کے اندر ان پتھروں سے عبودیت مسلمانوں کے آج کل کے خدا سے تعلق کی طرح صرف رسمی اور زبانی رہ گئی ہے۔ اور وہ بت فی الجملہ بے نفع وضرر ہو گیا ہے۔ لذات اور اہوا یا پیر و اولیاء کے اعتقادی نفع وضرر کے بتوں کا یہ انداز قطعاً نہیں وہ جب تک نسل انسانی اور خدا کا بنایا ہوا معلم الملکوت موجود ہے انسان کے ساتھ لگے رہیں گے اس کو اپنی عبادت پر پیہم اکساتے رہیں گے جوں جوں ان کی عبادت زیادہ ہوتی رہے گی ان سے ولوع زیادہ ہوتا رہے گا سب تک دودوان کے لیے وقف ہوتی رہے گی خدا کے حکموں کے لیے کچھ عمل باقی نہ رہے گا پھر اعضاء ست پڑ پڑ کر اس قوم کو تباہ کر دیں گے۔ یہی حیوۃ دنیا میں استغراق ہے یہی حیٰوۃ دنیا کی وہ متاع قلیل ہے جس سے اجتناب کرتے رہنا ہر عابد خدا قوم کا شیوہ ہے...... جس قوم نے ان بتوں کی عبادت کی اس دنیا میں مٹی پلید ہے وہ اپنے حقیقی دشمن شیطان کی عبادت کر رہا ہے۔ جو ان سے عفو و درگزر کر رہا ہے ان سے کھچا کھچا پھرتا ہے ان سے کنارہ کشی اور پردہ پوشی کر رہا ہے ان پر صفح جمیل کا پردہ ڈال کر ان کی طرف نظریں بھر بھر کر نہیں دیکھتا وہی اس خدائے بے نیاز سے اجر عظیم کا مستحق ہے۔ (تذ-ا-د:۱۱۹-۱۲۰)

Marfat.com

النصف
إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ ۗ وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ إِلَّا مِنْ
بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ ۗ وَمَنْ يَكْفُرْ بِآيَاتِ اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ
سَرِيعُ الْحِسَابِ ﴿١٩﴾ فَإِنْ حَاجُّوكَ فَقُلْ أَسْلَمْتُ وَجْهِيَ لِلَّهِ وَمَنِ اتَّبَعَنِ ۗ
وَقُلْ لِلَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ وَالْأُمِّيِّينَ أَأَسْلَمْتُمْ ۚ فَإِنْ أَسْلَمُوا فَقَدِ اهْتَدَوْا ۖ
وَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلَاغُ ۗ وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ ﴿٢٠﴾ إِنَّ ع ۲/۱۱
الَّذِينَ يَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَيَقْتُلُونَ النَّبِيِّينَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَيَقْتُلُونَ
الَّذِينَ يَأْمُرُونَ بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ﴿٢١﴾
أُولَٰئِكَ الَّذِينَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَا لَهُمْ مِنْ نَاصِرِينَ ﴿٢٢﴾
أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ أُوتُوا نَصِيبًا مِنَ الْكِتَابِ يُدْعَوْنَ إِلَىٰ كِتَابِ اللَّهِ
لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ يَتَوَلَّىٰ فَرِيقٌ مِنْهُمْ وَهُمْ مُعْرِضُونَ ﴿٢٣﴾

خدا کے نزدیک تو درحقیقت ایک ہی طرز عمل (دین) قابل قبول ہے اور وہ دین اسلام ہے اور جن لوگوں کو تم سے پہلے الکتٰب دی گئی تھی ان میں آپس میں اختلاف پیدا ہی نہیں ہوا مگر اس وقت کہ علم (یعنی حقیقت) کے آنے کے بعد (جو سب کو متحد کر دیتا ہے) انہوں نے آپس میں بغاوت کر کے اختلاف پیدا کر لیا' تو لوگو! جس نے خدا کی روشن حقیقتوں سے انکار کیا وہ آپ سزا کھائیں گے اور درحقیقت اللہ بھی جلد جلد حساب نبٹانے والا ہے۔ ﴿۱۹﴾ (تذ-۲:۱۸۶) پس اے پیغمبر! اگر مشیت خدا کی اس کامل تشریح کے بعد بھی یہ لوگ تم سے کٹ حجتی کریں (اور اپنی بزدلی' کم ہمتی' اور ہٹ کے باعث اپنے آپ کو خدا کے سپرد کرنے سے گریز کریں) تو ان سے کہہ دو کہ میں تو خدا کے آگے اپنا سر تسلیم خم کر چکا اور جو لوگ میرے پیرو ہیں وہ بھی اپنے آپ کو اللہ کے غلام بنا چکے۔ پھر ان اہل کتاب اور عرب جاہلوں کو کہو کہ کیا تم اس بات کے لیے تیار ہو پھر اگر ہاں کریں تو بے شک راہ راست پر آ گئے اور اگر منہ موڑیں تو اے پیغمبر! تم پر حکم خدا کا پہنچا دینا فرض ہے اور بس۔ اور اللہ بندوں کے اعمال کو بغور تمام دیکھ رہا ہے۔ ﴿۲۰﴾ (تذ-۱:۱۹۱:۱۹۲) جو لوگ خدا کی آیتوں کو نہیں مانتے اور انبیاء کو ناحق قتل کرتے رہے ہیں اور جو انصاف کرنے کا حکم دیتے ہیں انہیں بھی مار ڈالتے ہیں ان کو دکھ دینے والے عذاب کی خوشخبری سنا دو۔ ﴿۲۱﴾ (ف) یہ ایسے لوگ ہیں جن کے اعمال دنیا اور آخرت دونوں میں برباد ہیں اور ان کا کوئی مددگار نہیں ہوگا۔ ﴿۲۲﴾ (ف) کیا تو نے ان لوگوں کی طرف نہیں دیکھا جن کو (خدا کی بھیجی ہوئی) الکتٰب کا ایک حصہ مل چکا ہے کہ وہ (خدا کی زیادہ مکمل اور نئے پیغمبر کی وساطت سے بھیجی ہوئی) کتاب کی طرف بلائے جا رہے ہیں تا کہ وہ ان کے درمیان بطور حکم کے کام کرے (لیکن) پھر لوگوں میں سے کا ایک گروہ منہ پھیر لیتا ہے اور (کتاب خدا سے) ہٹ ==

Marfat.com

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ۠ وَغَرَّهُمْ
فِيْ دِيْنِهِمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝۲۴ فَكَيْفَ اِذَا جَمَعْنٰهُمْ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ
فِيْهِ ۣ وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝۲۵ قُلِ اللّٰهُمَّ
مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاۗءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاۗءُ ۡ وَتُعِزُّ
مَنْ تَشَاۗءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاۗءُ ۭ بِيَدِكَ الْخَيْرُ ۭ اِنَّكَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝۲۶
تُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ۡ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ
وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ ۡ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَاۗءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝۲۷

== جاتا ہے (کیونکہ ایسے لوگوں کو خدا کے نئے احکام پر عمل کرنا اور نئی تکلیف اٹھانا موت کی طرح مشکل نظر آتا ہے) ۝۲۳ (حد:۳-۱۱۳-۱۱۴) یہ اس لیے ہے کہ (ان کے مذہب کے پرانے ہو جانے اور کتاب خدا کو غلط اور محرف شدہ مفہوم لینے کی وجہ سے) وہ (اس قطع کا عقیدہ رکھے ہوئے ہیں کہ) کہتے ہیں کہ ہم کو تو (جہنم کی) آگ صرف چند دن تک چھوئے گی (اور ہم صرف عقیدہ رکھنے کی وجہ سے بغیر کسی عمل کے سیدھے جنت میں جائیں گے) اور (شیطان نے) ان کو ان کے دین میں اس تہمت اور جھوٹ کے متعلق دھوکا دیا ہوا ہے جس کو وہ من گھڑت طور پر بناتے ہیں۔ ۝۲۴ (حد:۳-۱۱۳-۱۱۴) پھر جب ہم نے ان کو ایک ایسے دن کے لیے اکٹھا کیا جس[۱] کے آنے میں شک نہیں تو کیا ہوگا اور جب ہر شخص کو اس کی کمائی پوری کر دی جائے گی اور ان پر ظلم ہرگز نہ ہوگا۔ ۝۲۵ (تذ-۲-۳:۱۳۳) (اے پیغمبر! تو اس طرح دعا کر کہ اے مُلک کے مالک اللہ!) تو سلطنت جس کو چاہتا ہے دیتا ہے اور جس سے چاہتا ہے چھین لیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے عزت دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ذلیل کر دیتا ہے' بھلائی تیرے ہاتھ میں ہے اور بے شک تو ہر بات پر قادر ہے۔ ۝۲۶ (ار:۲۱۵) تو ہی رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور تو ہی دن کو رات میں داخل کرتا ہے تو ہی بے جان سے جاندار پیدا کرتا اور تو ہی جاندار سے بے جان پیدا کرتا ہے۔ (ف) اور تو جس کو مناسب سمجھتا ہے بے حساب دے دیتا ہے (کیونکہ[۲] تو سمجھتا ہے کہ وہ اس کا ناجائز استعمال نہیں کرے گا)۔ ۝۲۷ (تذ-۲-۳:۱۶۴)

---

۱ اگر بعض حالات میں عامل کو اس کی جدوجہد یا بداعمالی کی سزا و جزا' اس دنیا میں خلاف قاعدہ یا امید کے برعکس ملتی ہے تو اسلام کے نزدیک یہ امر نا قابل تشریح نہیں۔ کتاب الٰہی کے فیصلے کے مطابق اس دنیا میں کیا ہوا کوئی عمل بھی ضائع نہیں ہوتا...... ہر نیکی یا برائی کا عوض گو کہ اس کی مقدار ایک ذرے کے برابر ہو' کبھی نہ کبھی ضرور مل رہے گا...... خدائے بے ہمتا کامل عدل ہے اور اپنے بندوں پر کسی حالت میں ظلم روا نہیں رکھتا...... اگر معاملات کی پیچیدگی کے باعث کسی متنفس کو اس کے عمل کا پورا عوض خود اپنے نفس سے' یا جماعت کی وساطت سے' اس دنیا میں نہیں مل سکا اور اس کی سزا و جزا کی کسر ابھی باقی ہے۔ تو باقیماندہ اجرت پوری کی پوری اس وقت ادا کی جائے گی جب کہ یہ انتظام عالم درہم برہم ہو جائے۔ (تذ-۲:۱۳۲-۱۳۳)

۲ (۲۶' ۲۷) اپنی مشیت میں (یعنی جہاں تک خدا کا اپنا منشا کسی امر کے متعلق ہوتا ہے) انتہائی طور پر باریک بین ہے اور نہایت حزم و ←

لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُونَ الْكٰفِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ ۚ وَمَنْ يَفْعَلْ
ذٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِي شَيْءٍ إِلَّا أَنْ تَتَّقُوا مِنْهُمْ تُقٰىةً ۗ وَيُحَذِّرُكُمُ
اللّٰهُ نَفْسَهُ ۗ وَإِلَى اللّٰهِ الْمَصِيرُ ﴿۲۸﴾ قُلْ إِنْ تُخْفُوا مَا فِي صُدُورِكُمْ أَوْ تُبْدُوهُ
يَعْلَمْهُ اللّٰهُ ۗ وَيَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۗ وَاللّٰهُ عَلٰى
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿۲۹﴾ يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ مُحْضَرًا
وَمَا عَمِلَتْ مِنْ سُوءٍ ۚ تَوَدُّ لَوْ أَنَّ بَيْنَهَا وَبَيْنَهُ أَمَدًا بَعِيدًا ۗ وَيُحَذِّرُكُمُ
اللّٰهُ نَفْسَهُ ۗ وَاللّٰهُ رَءُوفٌ بِالْعِبَادِ ﴿۳۰﴾ قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُونِي
يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ۗ وَاللّٰهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿۳۱﴾

اے لوگو! صاحب ایمان تو ہرگز ایمان والوں کو چھوڑ کر منکرین دین اور دشمنان امت کو اپنا دوست نہیں بناتے اور جو رسمی مسلمان ایسا کرے گا تو خدا سے اس کو کچھ سروکار نہیں وہ دائرہ اسلام سے یکسر خارج ہے' ہاں اگر تم ایک محض بے بس جماعت ہو اور اس ترکیب سے کسی طرح پر ان کی شرارت سے بچنا چاہو اور موقع کی تاک میں لگے رہ کر ان سے عارضی اور سطحی دوستی پیدا کر لو تو کچھ مضائقہ نہیں اور اے لوگو! اس استثنائے حکم سے ناجائز فائدہ نہ اٹھاؤ' خدا علیم و خبیر تمہارے دلوں کا حال جاننے والا ہے اور وہ تم کو اپنے آپ سے' اپنے ناپیدا کنار علم اور شدید العقاب ہونے سے خبردار کرتا ہے اور بالآخر[۱] پرسش اعمال کے لیے تو تم نے اسی کی طرف لوٹنا ہے۔ ﴿۲۸﴾ (تذ-۲: ۲۳۹-۲۴۰) اے پیغمبر لوگوں سے) کہہ دو کہ کوئی بات تم اپنے دلوں میں مخفی رکھو یا اسے ظاہر کرو خدا اس کو جانتا ہے۔ اور جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے اس کو سب کی خبر ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ ﴿۲۹﴾ (ف) جس دن ہر شخص اپنے اعمال کی نیکی کو موجود پائے گا اور ان کی برائی کو بھی (دیکھ لے گا) تو آرزو کرے گا کہ اے کاش اس میں اور اس برائی میں دور کی مسافت ہو جاتی اور خدا تم کو اپنے (غضب) سے ڈراتا ہے اور خدا اپنے بندوں پر نہایت مہربان ہے۔ ﴿۳۰﴾ (ف) (اے پیغمبر لوگوں سے) کہہ دو کہ اگر تم خدا کو دوست رکھتے ہو تو میری پیروی کرو خدا بھی تمہیں دوست رکھے گا اور تمہارے گناہ معاف کر دے گا اور خدا بخشنے والا مہربان ہے۔ ﴿۳۱﴾ (ف)

← احتیاط سے کسی بات کے حق میں یا اس کے خلاف فیصلہ کرتا ہے اسی وجہ سے خدا کی مشیت کسی شے کے بارے میں اٹا سٹا نہیں۔ وہ وہی فیصلہ کرتا ہے جو بہرحال نہایت مناسب اور صحیح ہو۔ (تذ-۲: ۱۶۳) خدا کی مشیت کسی "نواب کی مرضی" نہیں کہ جو دل میں آیا کر دیا بلکہ وہ نہایت باریک بینی کے بعد ہوتی ہے اور لامحالہ اس کے اپنے مقرر کردہ اصولوں کے مطابق ہوتی ہے بلکہ خدا کے متعلق یہ کہنا کہ وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے' اسی باریک بینی کو مدنظر رکھ کر ہوتا ہے' کسی استبداد اور ظلم سے نہیں ہوتا۔ (ار: ۲۱۵-۲۱۶)

۱ مخاصم جماعت کے کسی فرد سے' حفظ نفس کے علاوہ کسی اور خیال سے محبت اور موالات کرنا کفر ہے۔ (تذ-۲: ۲۳۹)

Marfat.com

قُلۡ اَطِيۡعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوۡلَ ۚ فَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الۡكٰفِرِيۡنَ ﴿۳۲﴾ اِنَّ
اللّٰهَ اصۡطَفٰۤى اٰدَمَ وَنُوۡحًا وَّاٰلَ اِبۡرٰهِيۡمَ وَاٰلَ عِمۡرٰنَ عَلَى الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۳۳﴾ ذُرِّيَّةً ۢ
بَعۡضُهَا مِنۡۢ بَعۡضٍ‌ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيۡعٌ عَلِيۡمٌ‌ ﴿۳۴﴾ اِذۡ قَالَتِ امۡرَاَتُ عِمۡرٰنَ رَبِّ
اِنِّىۡ نَذَرۡتُ لَـكَ مَا فِىۡ بَطۡنِىۡ مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلۡ مِنِّىۡ ۚ اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِيۡعُ
الۡعَلِيۡمُ ﴿۳۵﴾ فَلَمَّا وَضَعَتۡهَا قَالَتۡ رَبِّ اِنِّىۡ وَضَعۡتُهَاۤ اُنۡثٰىؕ وَاللّٰهُ اَعۡلَمُ
بِمَا وَضَعَتۡؕ وَلَيۡسَ الذَّكَرُ كَالۡاُنۡثٰى‌ۚ وَاِنِّىۡ سَمَّيۡتُهَا مَرۡيَمَ وَاِنِّىۡۤ اُعِيۡذُهَا
بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيۡطٰنِ الرَّجِيۡمِ ﴿۳۶﴾ فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُوۡلٍ حَسَنٍ
وَّاَنۡۢبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا ۙ وَّكَفَّلَهَا زَكَرِيَّا ۚ كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيۡهَا زَكَرِيَّا الۡمِحۡرَابَ ۙ
وَجَدَ عِنۡدَهَا رِزۡقًا‌ ۚ قَالَ يٰمَرۡيَمُ اَنّٰى لَكِ هٰذَا‌ ؕ قَالَتۡ هُوَ مِنۡ عِنۡدِ اللّٰهِ‌ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ يَرۡزُقُ مَنۡ يَّشَآءُ بِغَيۡرِ حِسَابٍ ﴿۳۷﴾

اے محمدؐ! کہہ دو کہ اللہ کے احکام کی اطاعت کرو اور میرے بالمشافہ حکموں کو جو وقتاً فوقتاً دیتا رہتا ہوں بلا عذر مانو' پھر اگر تم نے روگردانی کی تو جان لو کہ خدا کافروں کو پسند نہیں کرتا۔ (وہ تمہارے بیخ و بنیاد اکھیڑ دے گا) ﴿۳۲﴾[۱] (تذ-۲:۱۸۶) خدا نے آدمؑ اور نوحؑ اور خاندان ابراہیمؑ اور خاندان عمرانؑ کو تمام جہان کے لوگوں میں منتخب فرمایا تھا۔ ﴿۳۳﴾ (ف) ان میں سے بعض بعض کی اولاد تھے۔ اور خدا سننے والا (اور) جاننے والا ہے۔ ﴿۳۴﴾ (ف) (وہ وقت یاد کرنے کے لائق ہے) جب عمران کی بیوی نے کہا کہ اے پروردگار جو (بچہ) میرے پیٹ میں ہے اس کو تیری نذر کرتی ہوں اسے دنیا کے کاموں سے آزاد رکھوں گی تو (اسے) میری طرف سے قبول فرما تو سننے والا (اور) جاننے والا ہے۔ ﴿۳۵﴾ (ف) جب اس کے ہاں بچہ پیدا ہوا اور جو کچھ پیدا ہوا تھا خدا کو خوب معلوم تھا تو کہنے لگیں کہ میرے پروردگار میرے تو لڑکی ہوئی ہے اور (نذر کے لیے لڑکا (موزوں تھا کہ وہ) لڑکی کی طرح (ناتواں) نہیں ہوتا اور میں نے اس کا نام مریم رکھا ہے اور میں اس کو اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے تیری پناہ میں دیتی ہوں۔ ﴿۳۶﴾ (ف) تو پروردگار نے اس کو پسندیدگی کے ساتھ قبول فرمایا اور اسے اچھی طرح پرورش کیا اور زکریاؑ کو اس کا متکفل بنایا۔ زکریاؑ جب کبھی عبادت گاہ میں اس کے پاس جاتے تو اس کے پاس کھانا پاتے۔ (یہ کیفیت دیکھ کر ایک دن مریمؑ سے) پوچھنے لگے کہ مریم یہ کھانا تمہارے پاس کہاں سے آتا ہے۔ وہ بولیں کہ خدا کے ہاں سے (آتا ہے) بے شک خدا جسے چاہتا ہے بے شمار رزق دیتا ہے۔ ﴿۳۷﴾ (ف)

---

[۱] خدا کے کسی قرآنی حکم یا رسول یا اولا والامر کے زبانی احکام کی خلاف روزی کفر ہے۔ (تذ-۲:۲۵۱)

Marfat.com

هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهُ ۚ قَالَ رَبِّ هَبْ لِي مِن لَّدُنكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۚ
إِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ ﴿٣٨﴾ فَنَادَتْهُ الْمَلَائِكَةُ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فِي الْمِحْرَابِ
أَنَّ اللَّهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيَىٰ مُصَدِّقًا بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللَّهِ وَسَيِّدًا وَحَصُورًا
وَنَبِيًّا مِّنَ الصَّالِحِينَ ﴿٣٩﴾ قَالَ رَبِّ أَنَّىٰ يَكُونُ لِي غُلَامٌ وَقَدْ بَلَغَنِيَ الْكِبَرُ
وَامْرَأَتِي عَاقِرٌ ۖ قَالَ كَذَٰلِكَ اللَّهُ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ ﴿٤٠﴾ قَالَ رَبِّ اجْعَل
لِّي آيَةً ۖ قَالَ آيَتُكَ أَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ إِلَّا رَمْزًا ۗ وَاذْكُر
رَّبَّكَ كَثِيرًا وَسَبِّحْ بِالْعَشِيِّ وَالْإِبْكَارِ ﴿٤١﴾ وَإِذْ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ يَا مَرْيَمُ
إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَاكِ وَطَهَّرَكِ وَاصْطَفَاكِ عَلَىٰ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ ﴿٤٢﴾

اس وقت زکریاؑ نے اپنے پروردگار سے دعا کی مجھے اپنی جناب سے اولاد صالح عطا فرما بے شک تو دعا سننے (اور قبول کرنے) والا ہے۔ (۳۸) (ف) وہ ابھی عبادت گاہ میں کھڑے نماز ہی پڑھ رہے تھے کہ فرشتوں نے آواز دی کہ (زکریاؑ) خدا تمہیں یحیٰؑ کی بشارت دیتا ہے جو خدا کے فیض (یعنی عیسیٰؑ) کی تصدیق کریں گے۔ اور سردار ہوں گے اور عورتوں سے رغبت نہ رکھنے والے اور (خدا کے) پیغمبر (یعنی) نیکوکاروں میں ہوں گے۔ (۳۹) (ف) زکریاؑ نے کہا اے پروردگار میرے ہاں لڑکا کیوں کر پیدا ہوگا میں تو بوڑھا ہوگیا ہوں اور میری بیوی بانجھ ہے۔ خدا نے فرمایا اسی طرح خدا جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ (۴۰) (ف) زکریاؑ نے کہا پروردگار (میرے لیے) کوئی نشانی مقرر فرما۔ خدا نے فرمایا نشانی یہ ہے کہ تم لوگوں سے تین دن اشارے کے سوا بات نہ کرسکو گے تو (ان دنوں میں) اپنے پروردگار کی کثرت سے یاد اور صبح وشام اس کی تسبیح کرنا۔ (۴۱) (ف) جب فرشتوں نے (مریمؑ سے) کہا کہ (ف) اے مریم! اس میں شک نہیں کہ خدا نے تمہیں منتخب کرلیا ہے تم کو آلائش گناہ سے صاف کردیا ہے اور یہی نہیں بلکہ دنیا جہان کی عورتوں سے تمہیں اس منصب یعنی ام نبی بننے کے لیے پسند فرمایا ہے۔ (۴۲)[۱] (تذ-۱:۲۲۲)

[۱] قرآن حکیم کے مطالب مین مزید غور وغوض کرنے والے شاید اس نتیجے پر بھی پہنچ سکیں کہ یہ انتخاب محض بے سبب یا علی الحساب نہ ہوا تھا بلکہ خود مریم علیہا اسلام کی بے لوث اور پاکیزہ زندگی' ان کا عملی ایمان' ان کی صدیقیت اور حکم برداری اس انعام واکرام کا باعث ہوئی تھی جیسا کہ سورہ تحریم کے آخر میں رب بے مثال نے وضرب الله مثلا للذين امنوا کے الفاظ میں زوجہ فرعون (آسیہؓ) اور مریم علیہا السلام کی زندگیوں کو ایمان والوں کے لیے بطور نمونہ پیش کرکے موخرالذکر کے حق میں فرمایا ہے: ﴿وصدقت بکلمت ربها وکتبه وکانت من القنين﴾ (۶۶-۱۲) یعنی "اے ایمان والو! مریم علیہا السلام کی پاکیزہ زندگی تمہارے لیے نمونہ عمل اس وجہ سے ہے کہ یہ نیک اور باعمل خاتون ہمیشہ احکام خدا کی بذریعہ عمل تصدیق کرتی رہی اور اس کی بھیجی ہوئی کتابوں کو قانون خدا سمجھ کر اس ←

Marfat.com

يٰمَرْيَمُ اقْنُتِىْ لِرَبِّكِ وَاسْجُدِىْ وَارْكَعِىْ مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ﴿۴۳﴾ ذٰلِكَ مِنْ
اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ ؕ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يُلْقُوْنَ اَقْلَامَهُمْ
اَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ ۪ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ ﴿۴۴﴾ اِذْ قَالَتِ
الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ ۖق اسْمُهُ الْمَسِيْحُ عِيْسَى
ابْنُ مَرْيَمَ وَجِيْهًا فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿۴۵﴾ وَيُكَلِّمُ
النَّاسَ فِى الْمَهْدِ وَكَهْلًا وَّمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۴۶﴾ قَالَتْ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ
لِىْ وَلَدٌ وَّلَمْ يَمْسَسْنِىْ بَشَرٌ ؕ قَالَ كَذٰلِكِ اللّٰهُ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ اِذَا قَضٰٓى
اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۴۷﴾

اے مریمؑ! تم اپنے پروردگار کی کامل حکم برداری کرتی رہو اس کے احکام کے آگے سر تسلیم خم کر دو (واسجدی) اور قانون خدا کو تسلیم کرنے والوں کے ساتھ تم بھی کامل طور پر مطیع بن جاؤ۔ ﴿۴۳﴾[ا] (تذ-۱:۱۰۸) (اے محمدؐ) یہ باتیں اخبار غیب میں سے ہیں جو ہم تمہارے پاس بھیجتے ہیں اور جب وہ لوگ اپنے قلم (بطور قرعہ) ڈال رہے تھے کہ مریمؑ کا متکفل کون بنے تو تم ان کے پاس نہیں تھے اور نہ اس وقت ہی ان کے پاس تھے جب وہ آپس میں جھگڑ رہے تھے۔ ﴿۴۴﴾ (ف) (وہ وقت بھی یاد کرنے کے لائق ہے) جب فرشتوں نے (مریمؑ سے کہا) کہ مریمؑ خدا تم کو اپنی طرف سے ایک فیض کی بشارت دیتا ہے جس کا نام مسیحؑ (اور مشہور) عیسیٰؑ بن مریمؑ ہوگا (اور جو) دنیا اور آخرت میں باآبرو اور (خدا کے) خاصوں میں سے ہوگا۔ ﴿۴۵﴾ (ف) اور ماں کی گود میں اور بڑی عمر کا ہو کر (دونوں حالتوں میں) لوگوں سے (یکساں) گفتگو کرے گا اور نیکو کاروں میں ہوگا۔ ﴿۴۶﴾ (ف) مریم نے کہا پروردگار میرے ہاں بچہ کیونکر ہوگا کہ کسی انسان نے مجھے ہاتھ تو لگایا نہیں۔ فرمایا کہ خدا اسی طرح جو چاہتا ہے پیدا کر دیتا ہے جب وہ کوئی کام کرنا چاہتا ہے تو ارشاد فرما دیتا ہے کہ ہو جا تو وہ ہو جاتا ہے۔ ﴿۴۷﴾ (ف)

← پر حتی الوسع عمل پیرا رہی اور وہ فی الحقیقت خدا کے فرمانبردار بندوں میں سے ایک بندی تھی۔ (تذ-۱-۲۲۲)

ا اکثر شارحین کلام الٰہی نے ﴿ارکعو مع الرکعین﴾ کے الفاظ سے باجماعت نماز کا حکم مستنبط کیا ہے اور اس لحاظ سے رکوع کے معنی اسلامی نماز کے متعارف رکن کے لیے ہیں نماز کے باجماعت ادا کرنے کے وجوب و لزوم سے کسی شخص کو انکار نہیں ہو سکتا...... لیکن ان الفاظ کو باجماعت نماز ادا کرنے کی سند گرداننا حتماً ناروا ہے۔ کیونکہ 'رکوع' کا لفظ رکن نماز کے معنوں میں قرآن میں کہیں نہیں آیا چنانچہ حضرت مریمؑ کے بارے میں یہ آیت اس امر کا قطعی فیصلہ کر دیتی ہے...... حضرت مریمؑ کو یہاں پر نماز باجماعت ادا کرنے کا حکم نہیں دیا گیا۔ اور نہ ←

Marfat.com

وَيُعَلِّمُهُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ﴿۴۸﴾ وَرَسُوْلًا اِلٰى بَنِيْٓ
اِسْرَآءِيْلَ ۥ اَنِّيْ قَدْ جِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۙ اَنِّيْٓ اَخْلُقُ لَكُمْ مِّنَ
الطِّيْنِ كَهَيْـَٔةِ الطَّيْرِ فَاَنْفُخُ فِيْهِ فَيَكُوْنُ طَيْرًۢا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَاُبْرِئُ
الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَاُحْيِ الْمَوْتٰى بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَاْكُلُوْنَ وَمَا
تَدَّخِرُوْنَ ۙ فِيْ بُيُوْتِكُمْ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ
مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۴۹﴾ وَمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَلِاُحِلَّ لَكُمْ
بَعْضَ الَّذِيْ حُرِّمَ عَلَيْكُمْ وَجِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۣ فَاتَّقُوا اللّٰهَ
وَاَطِيْعُوْنِ ﴿۵۰﴾ اِنَّ اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ۭ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿۵۱﴾
فَلَمَّآ اَحَسَّ عِيْسٰى مِنْهُمُ الْكُفْرَ قَالَ مَنْ اَنْصَارِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ۭ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ
نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ ۚ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ ۚ وَاشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ﴿۵۲﴾

اور وہ انہیں لکھنا (پڑھنا) اور دانائی اور تورات اور انجیل سکھائے گا۔ ﴿۴۸﴾ (ف) اور (عیسیٰؑ) بنی اسرائیل کی طرف پیغمبر (ہوکر جائیں گے اور کہیں گے) کہ میں تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے نشانی لے کر آیا ہوں۔ وہ یہ کہ تمہارے سامنے مٹی کی مورت بشکل پرند بناتا ہوں پھر اس میں پھونک مارتا ہوں تو وہ خدا کے حکم سے (سچ مچ) جانور ہو جاتا ہے اور اندھے اور ابرص کو تندرست کر دیتا ہوں اور خدا کے حکم سے مردے میں جان ڈال دیتا ہوں اور جو کچھ تم کھا کر آتے ہو اور جو اپنے گھروں میں جمع کر رکھتے ہو سب تم کو بتا دیتا ہوں۔ اگر تم صاحب ایمان ہو تو ان باتوں میں تمہارے لیے (قدرت خدا کی) نشانی ہے۔ ﴿۴۹﴾ (ف) اور مجھ سے پہلے جو تورات (نازل ہوئی) تھی اس کی تصدیق بھی کرتا ہوں اور (میں) اس لیے بھی (آیا ہوں) کہ بعض چیزیں جو تم پر حرام تھیں ان کو تمہارے لیے حلال کر دوں اور میں تمہارے پروردگار کی طرف سے نشانی لے کر آیا ہوں۔ تو خدا سے ڈرو اور میرا کہا مانو۔ ﴿۵۰﴾ (ف) کچھ شک نہیں کہ خدا ہی میرا اور تمہارا پروردگار ہے تو اسی کی عبادت کرو۔ یہی سیدھا راستہ ہے ﴿۵۱﴾ (ف) جب عیسیٰؑ نے ان کی طرف سے نافرمانی (اور نیت قتل) دیکھی تو کہنے لگے کہ کوئی ہے جو خدا کا طرف دار اور میرا مددگار ہو۔ حواری بولے کہ ہم خدا کے (طرف دار اور آپ کے مددگار) ہیں۔ ہم خدا پر ایمان لائے اور آپ گواہ ہیں کہ ہم فرمانبردار ہیں۔ ﴿۵۲﴾

← اسلامی رکوع یہودیوں یا عیسائیوں کا جزو نماز کبھی ہوا ہے۔ اس پر طرہ یہ کہ عورتوں کے لیے نماز باجماعت ادا کرنا اسلام میں بھی فرض نہیں اگرچہ رسولؐ خدا کی امامت میں مستورات کا مردوں کے پیچھے صف باندھ کر نماز ادا کرنا مذکور ہے۔ اس آیت سے بہرنوع ظاہر ہے کہ ''قنوت'' اور سجود اور ''رکوع'' سے مراد احکام خدا کی تعمیل اور تکیف اطاعت کا پیدا کرنا ہی ہے۔ اس کے ماسوا کچھ نہیں۔ (تذ۔ا:۱۰۸)

Marfat.com

رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿۵۳﴾ وَمَكَرُوْا
وَمَكَرَ اللّٰهُ ط وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ع ﴿۵۴﴾ اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسٰٓى اِنِّىْ مُتَوَفِّيْكَ ع ۱۲ ۱۳
وَرَافِعُكَ اِلَيَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَجَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ج ثُمَّ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاَحْكُمُ بَيْنَكُمْ
فِيْمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿۵۵﴾ فَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَاُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا
شَدِيْدًا فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ز وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۵۶﴾ وَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ ط وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۵۷﴾ ذٰلِكَ نَتْلُوْهُ
عَلَيْكَ مِنَ الْاٰيٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ ﴿۵۸﴾ اِنَّ مَثَلَ عِيْسٰى عِنْدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ
اٰدَمَ ط خَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۵۹﴾ اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا
تَكُنْ مِّنَ الْمُمْتَرِيْنَ ﴿۶۰﴾

(ف) اے پروردگار جو (کتاب) تو نے نازل فرمائی ہے ہم اس پر ایمان لے آئے اور (تیرے) پیغمبر کے متبع ہو چکے تو ہم کو ماننے والوں میں لکھ رکھ۔ ﴿۵۳﴾ (ف) اور ادھر ان لوگوں نے مکر کیا تو ادھر خدا اپنی چال چل رہا تھا اور اللہ مکاروں کے بالمقابل بہترین چال چلنے والا ہے۔ ﴿۵۴﴾ تذ-۱:۵۲) اس وقت خدا نے فرمایا کہ عیسیٰؑ میں تمہاری دنیا میں رہنے کی مدت پوری کر کے تم کو اپنی طرف اٹھا لوں گا اور تمہیں کافروں (کی صحبت) سے پاک کر دوں گا اور جو لوگ تمہاری پیروی کریں گے ان کو کافروں پر قیامت تک فائق (وغالب) رکھوں گا۔ پھر تم سب میرے پاس لوٹ کر آؤ گے تو جن باتوں میں تم اختلاف کرتے تھے اس دن تم میں ان کا فیصلہ کر دوں گا۔ ﴿۵۵﴾ (ف) تو جو لوگ کافر ہوئے ان کو میں دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب دوں گا اور ان کا کوئی حامی یا مددگار نہ ہو گا۔ ﴿۵۶﴾ (تذ-۲:۲۱۵) اور جو ایمان لائے اور عمل نیک کرتے رہے ان کو خدا پورا پورا صلہ دے گا اور خدا ظالموں کو دوست نہیں رکھتا۔ ﴿۵۷﴾ (ف) (اے محمدؐ!) یہ ہم تم کو (خدا کی) آیتیں اور حکمت بھری نصیحتیں پڑھ پڑھ کر سناتے ہیں۔ ﴿۵۸﴾ (ف) عیسیٰؑ کا حال خدا کے نزدیک آدم کا سا ہے کہ اس نے (پہلے) مٹی سے ان کا قالب بنایا پھر فرمایا کہ (انسان) ہو جا اور وہ (انسان) ہو گئے۔ ﴿۵۹﴾ (ف) یہ بات تمہارے پروردگار کی طرف سے حق ہے سو تم ہرگز شک کرنے والوں میں نہ ہونا۔ ﴿۶۰﴾ (ف)

Marfat.com

فَمَنْ حَآجَّكَ فِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ
اَبْنَآءَنَا وَ اَبْنَآءَكُمْ وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَكُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ
فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ ﴿٦١﴾ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْقَصَصُ الْحَقُّ ۚ وَمَا
مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٦٢﴾ فَاِنْ تَوَلَّوْا
فَاِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِالْمُفْسِدِيْنَ ﴿٦٣﴾ قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍۢ ع ٦ ١٤
بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا
بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ﴿٦٤﴾
يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تُحَآجُّوْنَ فِيْۤ اِبْرٰهِيْمَ وَمَاۤ اُنْزِلَتِ التَّوْرٰىةُ وَ
الْاِنْجِيْلُ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِهٖ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿٦٥﴾

پھر اگر یہ لوگ عیسیٰؑ کے بارے میں تم سے جھگڑا کریں اور تم کو حقیقت الحال تو معلوم ہو ہی چکی ہے تو ان سے کہنا کہ آؤ ہم اپنے بیٹوں اور عورتوں کو بلائیں تم اپنے بیٹیوں اور عورتوں کو بلاؤ اور ہم خود بھی آئیں اور تم خود بھی آؤ پھر دونوں فریق (خدا سے) دعاء و التجاء کریں اور جھوٹوں پر خدا کی لعنت بھیجیں۔ ﴿٦١﴾ (ف) یہ تمام بیانات صحیح ہیں اور خدا کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک خدا غالب اور صاحب حکمت ہے۔ ﴿٦٢﴾ (ف) تو اگر یہ لوگ پھر جائیں تو خدا مفسدوں کو خوب جانتا ہے۔ ﴿٦٣﴾ (ف) اے پیغمبر! ان سے کہہ دو کہ اے اہل کتاب! آؤ ہم سب ایک ایسی حقیقت پر متفق ہو جائیں جس کا ہمارے اور تمہارے درمیان کم از کم زبانی طور پر یکساں اقرار ہے اور جس پر فی الواقع عمل کرنے میں نہ تمہیں کوئی عذر ہو سکتا ہے نہ ہمیں اور وہ یہ ہے کہ ہم ماسوا خدا کے کسی غیر کے ملازم نہ بنیں گے اور نہ کسی شے کو اطاعت گزاری میں اس کے ہم مرتبت کریں گے اور ہم میں سے کوئی اللہ کے سوا کسی کو اپنا آقا نہ سمجھے گا۔ پھر اگر اس سچی اور مطلق العمل بات کے ماننے سے بھی منہ موڑ لیں تو ان سے کہہ دو کہ اب گواہی دو کہ ہم ہی حقیقت میں خدا کو خدا مانتے ہیں نہ تم۔ کہ صرف منہ سے اقرار کرتے ہو لیکن اس کے احکام پر عمل نہیں کرتے۔ ﴿٦٤﴾[1] (تذ-ا:١٨٧)

[1] امت کے کسی موجودہ یا گزشتہ قائد یا مدعی قیادت کو کسی پیر یا امام کو کسی بزرگ یا ولی کو کسی سجادہ نشین اور مرشد کو کسی مزار یا خانقاہ کو پیش نظر رکھ کر ان کا اتباع کرنا ان سے تعبد اختیار کرنا عام جماعت سے الگ ہو کر اتحاد عمل میں رخنہ ڈالنا میرے نزدیک ارباباً من دون اللہ کو پکڑنا ہے عبادت ماسوا ہے شرک ہے ظلم عظیم ہے اس دنیا میں موت کی تیاری ہے آگے چل کر جہنم کی لکڑیاں بننا ہے۔ (تذ-ا-د-٦١)

هَٰٓاَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ حَاجَجْتُمْ فِيْمَا لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ فَلِمَ تُحَآجُّوْنَ فِيْمَا لَيْسَ لَكُمْ
بِهٖ عِلْمٌ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۶﴾ مَا كَانَ اِبْرٰهِيْمُ يَهُوْدِيًّا
وَّلَا نَصْرَانِيًّا وَّلٰكِنْ كَانَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۶۷﴾
اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرٰهِيْمَ لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ وَهٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ
وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۶۸﴾ وَدَّتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يُضِلُّوْنَكُمْ ؕ
وَمَا يُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۶۹﴾ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُوْنَ
بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ ﴿۷۰﴾ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَلْبِسُوْنَ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ
ع ۸ ۱۵ وَتَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۷۱﴾ ع

اے اہل کتاب! کیوں ابراہیمؑ کے بارے میں کٹ حجتیاں کر رہے ہو (کہ وہ اس مذہب کا پیرو تھا یا اس مذہب کا ماننے والا تھا) حالانکہ تورات اور انجیل دونوں صحیفے ابراہیمؑ کے بعد نازل ہوئے۔ (تک-۲:۱۱۸) تو کیا تم عقل نہیں رکھتے۔ ﴿۶۵﴾ (ف) دیکھو ایسی بات میں تو تم نے جھگڑا کیا ہی تھا جس کا تمہیں کچھ علم تھا بھی۔ مگر ایسی بات میں کیوں جھگڑتے ہو جس کا تم کو کچھ بھی علم نہیں۔ اور خدا جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔ ﴿۶۶﴾ (ف) ابراہیمؑ نہ یہودی تھا نہ نصرانی بلکہ وہ تو خالصۃً خدا کے حکم کو تسلیم کرنے والا تھا اور وہ مشرکین میں سے نہ تھا۔ ﴿۶۷﴾[ل] (تک-۲:۱۱۸) اصل میں تو ابراہیمؑ سے سب سے زیادہ قریب وہ لوگ تھے جنہوں نے اس وقت ابراہیمؑ کی پیروی کی تھی یا یہ موجودہ نبی (یعنی محمدؐ) ہے اور جو لوگ (اس کے ساتھ) ایمان لائے ہیں (یعنی موجودہ مسلمان) اور اللہ تعالیٰ انہی ایمان والوں کا دوست ہے۔ ﴿۶۸﴾ (تک-۲:۱۱۸) اہل کتاب میں ایک گروہ یہ چاہتا ہے کہ وہ تمہیں قرآن سے برگشتہ کر دیں تو وہ تو صرف اپنے آپ کو گمراہ کر رہے ہیں مسلمانوں کو کیا گمراہ کریں گے۔ ﴿۶۹﴾ (تک-۲:۱۱۸) اے کتاب والو! تم کیوں آیات خدا کا انکار کر رہے ہو حالانکہ تمہارے پاس صاف شہادت اس امر کی ہے کہ یہ آیات خدا کی طرف سے ہیں۔ ﴿۷۰﴾ (تک-۲:۱۱۹) اے کتاب خدا کے حاملو! تم کیوں حق بات اور صریح حکموں کو باطل کا لباس پہنا کر ان کی اصلیت کو مسخ کر دیتے ہو اور جان بوجھ کر حقیقت اور واقع الامر کو تاویل کے پردوں میں چھپا دیتے ہو تاکہ تمہارے ذاتی عیوب اور کام چوریاں چھپی رہیں۔ ﴿۷۱﴾ (تذ-۲:۳۰۸)

[ل] اس محاکے سے ظاہر ہے کہ انبیاء کسی گروہ انسانی سے متعلق نہ تھے۔ وہ نہ یہودیوں کا فرقہ بنانے آئے تھے نہ نصرانیوں کا نہ محمدیوں کا بلکہ وہ عام انسانوں کی ہدایت کے لیے اور ان کو ایک امت بنانے کے لیے آئے تھے نہ یہ کہ وہ مختلف گروہوں میں بٹ کر ایک دوسرے سے برسر پیکار رہیں۔ (دہ:۲۲۶)

گویا زمین پر تمام قسم کی فرقہ بندی غلط ہے۔ (حد:۱۲۱)

Marfat.com

وَقَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اٰمِنُوْا بِالَّذِیْٓ اُنْزِلَ عَلَى الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
وَجْهَ النَّهَارِ وَاكْفُرُوْٓا اٰخِرَهٗ لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ ۚ﴿٧٢﴾ وَلَا تُؤْمِنُوْٓا اِلَّا لِمَنْ تَبِعَ
دِیْنَكُمْ ؕ قُلْ اِنَّ الْهُدٰى هُدَى اللّٰهِ ۙ اَنْ یُّؤْتٰٓى اَحَدٌ مِّثْلَ مَآ اُوْتِیْتُمْ
اَوْ یُحَآجُّوْكُمْ عِنْدَ رَبِّكُمْ ؕ قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰهِ ۚ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ ؕ
وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ۙ﴿٧٣﴾ یَّخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ﴿٧٤﴾
وَمِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مَنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِقِنْطَارٍ یُّؤَدِّهٖٓ اِلَیْكَ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ اِنْ
تَاْمَنْهُ بِدِیْنَارٍ لَّا یُؤَدِّهٖٓ اِلَیْكَ اِلَّا مَا دُمْتَ عَلَیْهِ قَآئِمًا ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا
لَیْسَ عَلَیْنَا فِی الْاُمِّیّٖنَ سَبِیْلٌ ۚ وَیَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُمْ
یَعْلَمُوْنَ ﴿٧٥﴾ بَلٰى مَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ وَاتَّقٰى فَاِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُتَّقِیْنَ ﴿٧٦﴾

ایک گروہ ان اہل کتاب میں سے یہ تجویز کرتا ہے کہ صبح کے وقت تو مسلمانوں کو کہہ آؤ کہ ہم تمہارے قرآن پر ایمان لے آئے ہیں لیکن شام کے وقت انہیں کہو (کہ ہم نے تمام دن غور کیا ہے اور اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ قرآن جو کچھ کہتا ہے درست نہیں کہتا اس لیے) اب منکر ہیں شاید اس فریب سے مسلمان بھی قرآن سے پھر جائیں۔ (٧٢) (تک-۲:۱۱۹) اور اپنے دین کے پیرو کے سوا کسی اور کے قائل نہ ہونا (اے پیغمبر) (ف) انہیں کہہ دے کہ صرف خدا کی دی ہوئی ہدایت ہی درحقیقت سچی ہدایت ہے۔ (حر۲۸۴) (وہ یہ بھی کہتے ہیں) یہ بھی (نہ ماننا) کہ جو چیز تم کو ملی ہے ویسی کسی اور کو ملے گی یا وہ تمہیں خدا کے روبرو قائل معقول کرسکیں گے۔ یہ بھی کہہ دو کہ بزرگی خدا ہی کے ہاتھ میں ہے وہ جسے چاہتا ہے دیتا ہے۔ اور خدا کشائش والا اور علم والا ہے۔ (٧٣) (ف) وہ اپنی رحمت سے جس کو چاہتا ہے خاص کرلیتا ہے اور خدا بڑے فضل کا مالک ہے۔ (٧٤) (ف) اہل کتاب میں سے بعض تو انتہائی طور پر دیانت دار اور لین دین کے کھرے ہیں اور بعض انتہائی طور پر بددیانت ہیں۔ (تک-۲:۱۱۹) یہ اس لیے کہ وہ کہتے ہیں کہ اُمیوں کے بارے میں ہم سے مواخذہ نہیں ہوگا یہ خدا پر محض جھوٹ بولتے ہیں اور (اس بات کو) جانتے بھی ہیں۔ (٧٥) (ف) سچ تو یہ ہے کہ جو شخص بھی اپنے عہد پر قائم رہا اور خوف خدا کے باعث بدمعاملگی سے بچا تو اللہ تقویٰ کرنے والوں کو بے شک دوست رکھتا ہے۔ (٧٦)[1] (تذ-۱:۱۹۸)

[1] یہاں ایفائے عہد کو اتقائے الٰہی پر محمول کیا گیا ہے گویا جو شخص اپنے قول کا پکا اور معاملے کا راست باز ہے وہ خدا سے صحیح معنوں میں ڈر رہا ہے۔ اس کو اللہ کے ہر دم حاضر و ناظر ہونے کا یقین ہے' وہ فی الحقیقت اس پاک ذات کو اپنے اور فریق ثانی کے درمیان گواہ (یعنی شاہد) اور ضامن ٹھہرا کر عہد کرتا ہے' اور پھر ایسی جلیل القدر ذات کی ضمانت میں اس عہد کو نباہنے کے لیے اپنی جان تک کی پروا نہیں کرتا۔ ایسا کھرا شخص اور ایسی خوش معاملہ قوم بلاشبہ خدا کی دوستی کے قابل ہے۔ (تذ۔۱:۱۹۸)

Marfat.com

إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا أُولَٰئِكَ لَا خَلَاقَ
لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا
يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٧٧﴾ وَإِنَّ مِنْهُمْ لَفَرِيقًا يَلْوُونَ أَلْسِنَتَهُمْ بِالْكِتَابِ
لِتَحْسَبُوهُ مِنَ الْكِتَابِ وَمَا هُوَ مِنَ الْكِتَابِ وَيَقُولُونَ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ وَمَا
هُوَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ وَيَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ﴿٧٨﴾ مَا كَانَ لِبَشَرٍ
أَنْ يُؤْتِيَهُ اللَّهُ الْكِتَابَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُولَ لِلنَّاسِ كُونُوا عِبَادًا لِي
مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلَٰكِنْ كُونُوا رَبَّانِيِّينَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُونَ الْكِتَابَ وَبِمَا كُنْتُمْ
تَدْرُسُونَ ﴿٧٩﴾ وَلَا يَأْمُرَكُمْ أَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلَائِكَةَ وَالنَّبِيِّينَ أَرْبَابًا ۗ أَيَأْمُرُكُمْ
بِالْكُفْرِ بَعْدَ إِذْ أَنْتُمْ مُسْلِمُونَ ﴿٨٠﴾ ع ۵ ۱۲

تو جو لوگ قلیل دنیاوی اجر کے بدلے عہد خدا کو توڑتے ہیں ان کو آخرت میں حرمان نصیبی ہوگی اور خدا روز قیامت کو نہ ان سے کلام کرے گا اور نہ ان کی طرف نظر بھر کر اٹھائے گا۔ (تک-۲:۱۱۹) اور نہ ان کو پاک کرے گا اور ان کو دکھ دینے والا عذاب ہو گا۔﴿۷۷﴾(ف) یہی اہل کتاب اپنی زبان مروڑ مروڑ کر کتاب خدا کا کچھ حصہ اس طرح پڑھتے ہیں کہ وہ اصل کتاب معلوم دیتی ہے حالانکہ یہ ممکن ہی نہیں (تک-۲:۱۱۹) اور کہتے ہیں کہ وہ خدا کی طرف سے (نازل ہوا) ہے حالانکہ وہ خدا کی طرف سے نہیں ہوتا اور خدا پر جھوٹ بولتے ہیں اور (یہ بات) جانتے بھی ہیں۔﴿۷۸﴾(ف) یہ ممکن ہی نہیں کہ کوئی رسول خدا کی طرف سے الکتٰب یا الحکم یا النبوۃ لائے اور پھر لوگوں کو کہے کہ تم میرے ملازم بنو اور خدا کو چھوڑ دو۔ (تک-۲:۱۱۹) بلکہ (اس کو یہ کہنا سزاوار ہے کہ اے اہل کتاب) تم (علمائے) ربانی ہو جاؤ کیونکہ تم کتاب (خدا) پڑھتے پڑھاتے رہے ہو۔﴿۷۹﴾(ف) نہ وہ یہ کہہ سکتا ہے کہ تم فرشتوں اور نبیوں کو اپنا رب بنا کر فرقہ بند ہو جاؤ۔ (تک-۲:۱۱۹) بھلا جب تم مسلمان ہو چکے تو کیا اسے زیبا ہے کہ تمہیں کافر ہونے کو کہے۔﴿۸۰﴾(ف)

Marfat.com

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ
رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ؕ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ
عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِيْ ؕ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا ؕ قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿٨١﴾
فَمَنْ تَوَلّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿٨٢﴾ اَفَغَيْرَ دِيْنِ اللّٰهِ يَبْغُوْنَ
وَلَهٗٓ اَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّاِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ ﴿٨٣﴾
قُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ
وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَالنَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ص
لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ز وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿٨٤﴾ وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ
دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ج وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿٨٥﴾

اور جب خدا نے پیغمبروں سے عہد لیا کہ جب میں تم کو کتاب اور دانائی عطا کروں پھر تمہارے پاس کوئی پیغمبر آئے جو تمہاری کتاب کی تصدیق کرے تو تمہیں ضرور اس پر ایمان لانا ہوگا اور ضرور اس کی مدد کرنی ہوگی اور (عہد لینے کے بعد) پوچھا بھلا تم نے اقرار کیا اور اس اقرار پر میرا ذمہ لیا (یعنی مجھے ضامن ٹھہرایا) انہوں نے کہا (ہاں) ہم نے اقرار کیا (خدا نے) فرمایا کہ تم (اس عہد و پیمان کے) گواہ رہو اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہ ہوں۔ ﴿٨١﴾ (ف) تو جو اس کے بعد پھر جائیں وہ بدکردار ہیں۔ ﴿٨٢﴾ (ف) کیا یہ (کافر) خدا کے دین کے سوا کسی اور دین کے طالب ہیں حالانکہ سب اہل آسمان و زمین خوشی یا زبردستی سے خدا کے فرمانبردار ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ ﴿٨٣﴾ (ف) اے پیغمبر کہہ دے کہ ہم تو ان سب احکام پر ایمان لائے ہیں جو ہم پر خدا کی طرف سے نازل ہوئے اور جو ابراہیمؑ اسمٰعیلؑ اسحاقؑ یعقوبؑ اور ان کی اولاد پر بلکہ جو موسیٰؑ اور عیسیٰؑ اور سب نبیوں پر نازل ہوا۔ ہم ان تمام انبیاء میں سے ایک میں فرق نہیں لاتے اور ہم تو صرف خدا کو تسلیم کرنے والے ہیں۔ ﴿٨٤﴾ (تک-۲:۱۲۰) اور (جو شخص یا قوم) اس اسلام کے سوا (جو سب انبیاء کی لائی ہوئی الکتٰب کے احکام کی تعمیل پر مشتمل ہے) کوئی اور اسلام بطور مذہب کے اختیار کرے گا تو وہ اسلام ہرگز ہرگز قابل قبول نہ ہوگا اور وہ آخرت میں گھاٹے میں رہے گا۔ ﴿٨٥﴾[۱] (حد-۱۱۷)

---

[۱] (۸۴، ۸۵) دونوں آیتوں کو ملا کر پڑھنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ ﴿الاسلام﴾ درحقیقت انبیائے جہاں کو صرف ایک پیغام ''الکتب'' کا حامل سمجھنے، ان میں سے کسی ایک کو دوسرے سے الگ مذہب کا موجد نہ یقین کرنے، بنی نوع انسان کو ←

كَيْفَ يَهْدِي اللّٰهُ قَوْمًا كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ وَشَهِدُوْٓا اَنَّ الرَّسُوْلَ حَقٌّ وَّ
جَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۸۶﴾ اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ اَنَّ
عَلَيْهِمْ لَعْنَةَ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ﴿۸۷﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ لَا يُخَفَّفُ
عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿۸۸﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا ۟
فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۸۹﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا
لَّنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الضَّآلُّوْنَ ﴿۹۰﴾

خدا ایسے لوگوں کو کیونکر ہدایت دے جو ایمان لانے کے بعد کافر ہو گئے اور (پہلے) اس بات کی گواہی دے چکے کہ پیغمبر برحق ہیں اور ان کے پاس دلائل بھی آ گئے۔ اور خدا بے انصافوں کو ہدایت نہیں دیتا۔ ﴿۸۶﴾ (ف) ان لوگوں کی سزا یہ ہے کہ ان پر خدا کی اور فرشتوں کی اور انسانوں کی سب کی لعنت ہو۔ ﴿۸۷﴾ (ف) ہمیشہ اس لعنت میں (گرفتار) رہیں گے۔ ان سے نہ تو عذاب ہلکا کیا جائے گا اور نہ انہیں مہلت دی جائے گی۔ ﴿۸۸﴾ (ف) ہاں جنہوں نے اس کے بعد توبہ کی اور اپنی حالت درست کر لی تو خدا بخشنے والا مہربان ہے۔ ﴿۸۹﴾ (ف) ایسے لوگوں کی جو ایمان لانے کے بعد منکر ہو گئے توبہ بھی ہرگز قبول نہ ہوگی اور یہی سخت گمراہ لوگ ہیں۔ ﴿۹۰﴾ (تک-۲:۱۲۰)

← مشترک اساس عمل پر لانے اور خدا کو فعل و عمل میں حاکم اعلیٰ تسلیم کر کے اس کے قانون پر عمل کرنے کا نام ہے۔ یہی وہ راہ عمل (دین) تھی جس کے سوا کوئی اور طرز عمل اختیار کرنا خدا کی نظروں میں پسندیدہ نہ تھا۔ (فلن يقبل منه) گویا تفرقہ ایجاد بنا، عمل میں اتحاد انسانی کو پیش نظر نہ رکھنا، اور اپنے سعی و عمل کا مطمع نظر اصلاح بین الناس نہ سمجھنا وہ شیوہ کار ہے جس کا نتیجہ بہت برا ہے، جس کا انجام شکست و ریخت ہے۔ (وهو في الاخرة من الخسرين) جس میں بالآخر نامرادی ہی نامرادی ہے۔ یہ دونوں آیتیں اسلام کو مجسمہ اتحاد ثابت کرنے میں بے مثل ہیں۔ مگر آج لوگوں نے آیہ ومن يبتغ الخ کا مطلب یہ سمجھ لیا ہے کہ جب تک کوئی قشقہ نما برہمن اپنی چٹیاں کاٹ کر اور زنار توڑ کر کسی امام مسجد کے ہاتھ پر اس کے کہنے کے مطابق کلمہ شہادت نہ پڑھ لے گا اور بعد ازاں ٹخنوں تک کے پائچے والے پاجامے اور شرعی جبہ و دستار کو تادم موت اپنا اسلامی شعار نہ بنائے گا تب تک اس بے چارے کو قیامت کے دن گھاٹا ہی گھاٹا ہے۔ گویا آخرت کو سدھارنے کے لیے اس ہیئت کذائی میں ہونا لازمی ہے۔ اور رب زمین و آسمان اسی طرح کی قطع کی ہوئی قمیض و ازار کو پسند فرماتا ہے کسی دوسرے خیاط کے ہاں کا بنا ہوا کپڑا اس کو پسند نہیں۔ (تذ-۱:۱۹۷)

اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ قرآن کا مقصد خدا کے پورے پیغام کو بہ حیثیت مجموعی لے کر تمام انسانی مذاہب کو متحد کرنا اور ایک امت قائم کرنا تھا۔ (حد:۱۱۷)

Marfat.com

اِنَّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا وَمَاتُوۡا وَہُمۡ کُفَّارٌ فَلَنۡ یُّقۡبَلَ مِنۡ اَحَدِہِمۡ مِّلۡءُ الۡاَرۡضِ
ذَہَبًا وَّلَوِ افۡتَدٰی بِہٖ ؕ اُولٰٓئِکَ لَہُمۡ عَذَابٌ اَلِیۡمٌ وَّمَا لَہُمۡ مِّنۡ نّٰصِرِیۡنَ ﴿۹۱﴾

اور جو لوگ مرتے دم تک کافر رہے ان سے تو زمین کے برابر سونا بھی ان کے کفر کی پاداش میں قبول نہ کیا جائے گا اور ان کو دردناک عذاب ہوگا۔ (تک-۲:۱۲۰) اور ان کی کوئی مدد نہیں کرے گا۔ ﴿۹۱﴾ (ف)

Marfat.com

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ۬ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَیْءٍ
فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِیْمٌ ﴿۹۲﴾ كُلُّ الطَّعَامِ كَانَ حِلًّا لِّبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ اِلَّا مَا
حَرَّمَ اِسْرَآءِیْلُ عَلٰى نَفْسِهٖ مِنْ قَبْلِ اَنْ تُنَزَّلَ التَّوْرٰىةُ ؕ قُلْ فَاْتُوْا بِالتَّوْرٰىةِ
فَاتْلُوْهَاۤ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۹۳﴾ فَمَنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ مِنْۢ بَعْدِ
ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۹۴﴾ قُلْ صَدَقَ اللّٰهُ ۫ فَاتَّبِعُوْا مِلَّةَ اِبْرٰهِیْمَ
حَنِیْفًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ﴿۹۵﴾ اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ
بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّهُدًى لِّلْعٰلَمِیْنَ ﴿۹۶﴾ فِیْهِ اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِیْمَ ۬ۚ
وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا ؕ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْهِ
سَبِیْلًا ؕ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۹۷﴾

لوگو! تم ہرگز نیکی حاصل نہ کرو گے جب تک کہ اس شے کو راہ خدا میں قربان کرو جس سے تم محبت کرتے ہو اور جو شے بھی خرچ کرو گے خدا اس سے پورے طور پر باخبر ہے۔ (تذ-۲:۱۲۳) (یہودی اعتراض کرتے ہیں کہ تم ابراہیمؑ کے پیرو کس طرح ہوئے حالانکہ تم اونٹ کا گوشت اور اس کا دودھ پی لیتے ہو جو حضرت ابراہیمؑ کے پیروں پر حرام تھا) ان کو کہو کہ تورات نازل ہونے سے پہلے بنی اسرائیل سب کچھ کھا لیتے تھے مگر وہ کھانے (اونٹ کا گوشت اور دودھ) جو یعقوبؑ نے خود اپنے اوپر حرام کر لیا تھا (تاکہ وہ کسی بیماری سے نجات پائیں اور بعد ازاں ان کے ساتھیوں نے بھی یہی وطیرہ اختیارہ کر لیا تھا) تو اگر تم سچے ہو تو تورات لے آؤ اس کو پڑھو۔ (تک-۲:۱۲۰) ﴿۹۳﴾ خدا پر تہمت نہ لگاؤ کیونکہ ایسے لوگ ظالم ہیں۔ (تک-۲:۱۲۰) ﴿۹۴﴾ اے محمدؐ! اس امر کی تصدیق خدا نے کر دی ہے کہ تم سب کے سب دین ابراہیمؑ کی پیروی کرو جو صرف خدا کا ہو رہا تھا اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا تھا۔ (تک-۲:۱۲۱) ﴿۹۵﴾ پہلا گھر جو بنی نوع انسان کے لیے بنایا گیا تھا وہ ہے جو مکہ میں ہے اور وہ تمام دنیا کے لیے برکت والا اور سیدھا راستہ (اس لیے) ہے (کہ اس گھر کے پیش نظر صرف خدائے واحد کے حکموں کی تعمیل اور اس کی ملازمت اختیار کرنا تھا۔) ﴿۹۶﴾ اس گھر میں روشن آیات' مثلاً مقام ابراہیم ہے (جس کو تعمیر کرتے وقت ابراہیمؑ نے خدائے واحد کی ملازمت اختیار کرنے کا اعلان کیا تھا اور دوسری خصوصیت اس میں یہ ہے کہ) جو اس گھر میں داخل ہوتا ہے وہ (گویا دارالامان میں داخل ہو گیا اور) امن میں ہے اور (اسی لیے) بنی نوع انسان کے اس طبقے پر جس کو اس تک پہنچنے کی طاقت ہے خدا کی طرف سے اس گھر کا حج کرنا لازم ہے اور جو اس بات سے منکر ہو تو خدا تمام عالم سے بے نیاز ہے۔ (تک-۲:۱۲۱) ﴿۹۷﴾

Marfat.com

قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۖۗ وَاللّٰهُ شَهِيْدٌ عَلٰى مَا
تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۸﴾ قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ
اٰمَنَ تَبْغُوْنَهَا عِوَجًا وَّاَنْتُمْ شُهَدَآءُ ۭ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا
تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۹﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تُطِيْعُوْا فَرِيْقًا مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ
يَرُدُّوْكُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ كٰفِرِيْنَ ﴿۱۰۰﴾ وَكَيْفَ تَكْفُرُوْنَ وَاَنْتُمْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ
اٰيٰتُ اللّٰهِ وَفِيْكُمْ رَسُوْلُهٗ ۭ وَمَنْ يَّعْتَصِمْ بِاللّٰهِ فَقَدْ هُدِيَ اِلٰى صِرَاطٍ
ع مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۱۰۱﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ
اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۰۲﴾

اے پیغمبر! قانون خدا کے حاملوں سے کہو کہ اے کتاب خدا کے وارثو! تم کیوں احکام خدا کے بارے میں عملاً انکار کا پہلو قائم کر رہے ہو حالانکہ جو کچھ تم عمل کر رہے ہو خدا اس کو بغور دیکھ رہا ہے۔ (تز-۲:۳۰۹) ﴿۹۸﴾ اے اہل کتاب! تم کیوں خدا کے بتائے ہوئے سیدھے رستے میں مکر کے پہلو نکال کر اور تاویل کے زاویے کاٹ کاٹ کر اس کو کج بنانے کے درپے ہو اور ایمان والوں کو اس پر چلنے سے روک رہے ہو (کیوں جہاد فی سبیل اللہ کی مہتم بالشان حکمت کی ناروا تشریحیں کر کے اپنی عیب پوشی کرتے ہو' کیوں زکوۃ کی صورت مسخ کر رہے ہو توحید کو آسان بناتے ہو' جنت کو سہل الحصول ظاہر کر رہے ہو وغیرہ وغیرہ) حالانکہ تم جو کچھ کر رہے ہو جان بوجھ کر کر رہے ہو اور یاد رکھو کہ جو کچھ تم کر رہے ہو اس سے خدا ایک لحظہ غافل نہیں۔ (تز-۲:۳۰۹) ﴿۹۹﴾ اے ایمان والو! اگر تم ان اہل کتاب کے کہنے پر لگو گے تو وہ تم کو ایمان سے ہٹا کر پھر کفر کی طرف لے آئیں گے۔ (تک:۲:۱۲۱) ﴿۱۰۰﴾ تم رسول کے ہوتے ہوئے اور قرآن کی آیتیں سنتے ہوئے کیونکر کفر کی طرف جا سکتے ہو۔ (تک-۲:۱۲۱) اور جو لوگ اللہ کے دامن کو جم کر پکڑے رہے (اس کے قانون کی تن دہی سے تعمیل کر کے اسی کا آسرا ڈھونڈتے رہے) وہ تو صراط مستقیم پر لگ گئے۔ (تز-۱:۲۲۶) ﴿۱۰۱﴾ اے ایمان والو! تمہارے لیے راہ راست یہی ہے کہ مقام خدا سے ہر وقت ڈرتے رہا کرو اور ایسا ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے اور اس کے احکام کے آگے مرتے دم تک سر تسلیم خم رکھو۔ (تز-۱:۲۲۶) ﴿۱۰۲﴾[1]

---

[1] (۱۰۲ تا ۱۰۵) ان آیات قرآنی کے مطالب نہایت قابل غور ہیں...... سیاق کلام کو پیش نظر رکھ کر ایک مربوط ترجمہ کر دیا گیا ہے مگر دو ایک باتیں خاص طور پر لائق ذکر ہیں جو یہاں بیان کر دی جاتی ہیں:۔

اولاً: اعتصام بحبل اللہ اور جماعت کے کامل اتحاد کو پھر تیسری بلکہ چوتھی بار اتقائے خدا پر محمول کیا گیا ہے...... گویا کسی قوم ←

Marfat.com

← کا بالاجماع قانون خدا (حبل اللہ) کو مضبوط پکڑے رکھنا اور آپس میں فرقہ بند نہ بننا ہی ''اتقائے خدا'' ہے۔ وہی قوم فی الحقیقت شدید العقاب خدا کی اٹل سزاؤں سے ڈرتی ہے وہی اس کی عالی مقامی اور طاقت انتقام سے خوفزدہ ہے جو آپس میں اختلاف پیدا کر کے اپنے آپ کو کمزور نہیں کرتی۔ کیونکہ فرقہ بندی کا اٹل نتیجہ شکست و ریخت ہے' اور یہ قانون اس قدر عالم آرا ہے کہ اس کا اطلاق ہر جا اور ہر وقت ہو رہا ہے۔ کوئی امت یا گروہ اس کلیے سے مستثنیٰ نہیں ہو سکتا۔ جب تک ایک حاکم اعلیٰ کا ڈر دل میں بس رہا ہے' رعیت کے افراد آپس میں لڑ بھڑ نہیں سکتے' جب تک کسی غلام ایک مقتدر آقا کی غلامی (عبادت) کر رہے ہیں ان کا ایک دوسرے کا بالمقابل صف آرا ہونا محال ہے!

ثانیاً:۔ ائتلاف قلوب کو نعمت خدا کہا گیا ہے اور الف بین قلوبکم کے الفاظ نہایت قابل غور ہیں۔ اگرچہ بادی النظر میں اس جملے کے معنی یہی ہیں کہ ''خدا نے تمہارے دلوں کے درمیان الفت کی راہ و رسم پیدا کر دی۔'' لیکن اگر گہری نظر سے دیکھا جائے تو اس ائتلاف کا واقع ہونا خدا کا کوئی غیبی' استبدادی یا تقدیری فعل نہ تھا جس پر آج کے مسلمان نہایت تن دہی سے اعتقاد رکھتے ہیں' اور بلا سعی و عمل اس کے پھر واقع ہونے کے منتظر رہتے ہیں بلکہ مقصود یہ ہے کہ اس ایک خدا کی عبودیت ہی تمہارے اتحاد کا باعث ہوئی تم سب نے اس کو صحیح معنوں میں آقا اور حاکم اعلیٰ مان لیا اور پھر اس کے سچے خوف و اتقا کے باعث تمہارے دل آپس میں جڑ گئے۔ گویا اتحاد کا واقع ہونا ایک مسبب الاسباب فعل تھا جس کا باواسطہ محرک خدائے عظیم کا صحیح معنوں میں ڈر تھا۔

ثالثاً:۔ باہمی تفریق اور اختلاف کو ﴿علی شفا حفرة من النار﴾ کہا گیا ہے۔ یعنی جس قوم میں باہمی عداوتیں اور کینے رونما ہیں وہ جہنم کے کنارے پر کھڑی ہے۔ یہاں پر فرقہ آرائی کو النار سے تعبیر کرنا از بس معنی خیز ہے گویا اجتماعی ضعف اور عدم اتحاد ہی دنیا کا سب سے بڑا جہنم ہے۔ جن خوش اعتقاد مسلمانوں نے قرآن کے لفظ النار کو خالصتہ اخروی جہنم سمجھا ہے ان کے لیے یہ الفاظ نہایت غور طلب ہیں لیکن ان آیات الٰہی میں سب سے زیادہ غور طلب آیت آیہ ''ولتکن منکم امة'' (۱۰۴:۳) ہے' جو بات لائق دریافت ہے یہ ہے کہ 'دعوة الی الخیر' امر بالمعروف' اور نهی عن المنکر' کا صحیح مفہوم کیا ہے اور وہ کیا شے ہے جس کی تبلیغ و تلقین کے لیے ایک جماعت قائم کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ ادنیٰ سا تامل بھی ہر صاحب نظر کو اس نتیجے پر پہنچا دیتا ہے کہ الخیر اور المعروف کا صحیح مفہوم اس آیت میں اصلاح و اتحاد اور صرف اتحاد ہی ہے اور اسی نقطہ نظر سے ان الفاظ پر آل تخصیصی واقع ہوا ہے' اور چونکہ پیشتر اور بعد کی آیات میں اتحاد کی خوبیاں اور اختلاف کی برائیاں ظاہر کی گئی ہیں اور یہ آیت ان کے درمیان گھری ہوئی ہے اس لیے خدائے عظیم نے عالم اسلام کے لیے ایک ایسی جماعت بنانے کا حکم دیا ہے جو سب امت کو اتحاد کی دعوت بالتخصیص دیتی رہے اور ان کو تفرقے کی مکروہات (المنکر) سے دمبدم باز رکھے۔ اس مطمع نظر کے ماسوا یا اس سے کم و بیش حتماً اس آیت کا اور کچھ مطلب نہیں۔ کلام الٰہی کو مربوط اور مدلل یقین کرنے والوں کے لیے اس کے سوا کسی اور نتیجے پر پہنچنا ممکن نہیں۔

مسلمانان عالم اور شارحین قرآن نے اس آیت کا مفہوم قطعاً غلط سمجھا ہے اور الخیر و المعروف کے معنی عام کر کے عالم اسلام کو ایک غلط اور مہمل' نامعلوم اور نامحدود رستے پر لے گئے ہیں۔ مطالب کی اس عام افراتفری میں چنانچہ آج یہ حالت ہو گئی ہے کہ اسلامی جماعت کے ہزار در ہزار گروہ امر بالمعروف) اور نہی عن المنکر کے ظاہری ادعا کی آڑ میں ہر طرف پھیلے ہوئے خلق خدا کو دھوکہ دے رہے ہیں۔ اور کسی مستقل پیش نہاد نہ ہونے کے باعث ایک دوسرے کے بالمقابل صف آرا ہو کر اسلام کی رہی سہی قوت کو اور بھی منتشر کر رہے ہیں۔ ہر گروہ اپنے آپ کو داعی الی الخیر کا خطاب دے کر جماعت میں تفریق و اشتات پیدا کر رہا ہے سب ←

Marfat.com

کے سب اپنی اپنی ہٹ دھرمی اور ضد کے باعث مختلف رستوں پر نہایت کبر وتحکم سے جا رہے ہیں اور اپنے زعم میں خدا کے ایک اہم حکم کی تعمیل کر رہے ہیں! جو حیرت انگیز فرقہ بندیاں ان گروہوں کی متخالف اور متقابل تعلیم وتلقین سے پیدا ہو رہی ہیں بجائے خود خدائے عظیم کے مقصد اصلاح واتحاد اور اس آیت کے منتہائے نظر کو باطل کر رہی ہیں۔ وہ اعتصام بحبل اللہ اور ائتلاف قلوب اور اخوانیت جو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے مطلوب تھی یک قلم مٹ رہی ہے۔ ہر گروہ اپنی اپنی دکان سجائے سر بازار بیٹھا ہے اور حتی الوسع چرب زبانی اور لفاظی سے کام لے کر بے وقوف امت کے گاہکوں کو اپنی طرف کھینچ رہا ہے!

اگر بنظر تعمق اس آیہ شریفہ کے مضمون کی طرف دیکھا جائے تو عیاں ہوتا جاتا ہے کہ رب کون و مکان تعالیٰ نے تمام عالم اسلام کے لیے صرف ایک گروہ اور ایک جماعت کو 'دعوت الی الخیر' اور 'امر بالمعروف' کے لیے تجویز کیا ہے نہ دس بیس مختلف گروہوں کو جو ولتکن منکم امة کے الفاظ سے ظاہر ہے۔ پس لامحالہ یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ ایسے عالم ارا ' ایسے یکتا اور منتخب گروہ کا مقصد بھی یہی ہو سکتا ہے کہ دنیا کے مختلف ممالک کے مسلمانوں کے مابین اتحاد قائم رکھے' ان کو اعتصام خدا کی دعوت دے ان کے اختلافات کو وقتاً فوقتاً دور کرتا رہے' ان میں فرقہ بندیاں نہ پیدا ہونے دے' سب دنیائے اسلام کو جبراً ایک مقصد وحید' ایک مطمع نظر' ایک راہ عمل کی طرف لے جائے' وہ گروہ خود کسی مقتدر نظام کے ماتحت کام کر رہا ہو' اور تمام مسلمانوں کا صحیح معنوں میں قائم مقام ہو۔ ایسا گروہ تاریخ شاہد ہے کہ قرن اول سے قطع نظر مسلمانوں نے آج تک نہیں بنایا اور اسی لیے میرا یقین ہے کہ امت مرحومہ اس آیہ کبرا کے خدائی مطالب کی تعمیل کرنے سے حتماً قاصر رہی ہے!

اس گروہ کے متعلق ﴿واولئك هم المفلحون﴾ کا ارشاد ہے' فلاح' کے معانی قرآن کریم میں دنیاوی کامرانی کے بھی ہیں...... گویا خدا فرماتا ہے کہ یہی وہ گروہ ہے جو فلاح دارین حاصل کرے گا اور امت کو صحیح معنوں میں قوت دے گا۔ آگے چل کر فرقہ بند امت کے لیے ﴿واولئك لهم عذاب عظيم﴾ کہا گیا ہے۔ گویا یہ عذاب بھی دنیاوی ہی ہے۔ جو ہر اختلاف زدہ امت کو دنیا میں ملتا ہے۔ واولئك' کا تکرار بھی لامحالہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ ''دعوت الی الخیر'' اور ''امر بالمعروف'' کا مفہوم دنیائے اسلام کو ایک مقصد ومنتہا پر قائم و متحد رکھنا ہی ہے۔ اور وہ پیش نہاد دنیوی قوت اور تمکن ہے اس کے ماسوا حتماً کچھ نہیں۔

لیکن اس تمام خارجی استدلال سے صرف نظر کر کے قرآن حکیم کے الفاظ میں داخلی غور وفکر بھی اس نتیجے کی طرف راغب کرتا ہے کہ 'الخیر' المعروف' اور المنکر' کے الٰہی مطالب وہی ہیں جو اوپر بیان ہوئے...... صاحب القرآن تعالیٰ نے اتحاد کے اجتماعی حسن عمل کو یہاں پر لفظ الخیر' سے یاد فرمایا ہے۔ (يدعون الى الخير) المعروف' اور معروف' کے الفاظ بھی کلام الٰہی کے اندر بالالتزام دو شخصوں یا فریقوں کے درمیان مصالحت یا صورت اصلاح واتحاد پیدا کرنے کے معنوں میں استعمال ہوئے ہیں۔ سورہ بقرہ میں خاوند اور عورت کے باہمی تعلقات کی کشیدگی کے بارے میں ہے۔ ﴿واذا طلقتم النساء فبلغن اجلهن فامسكوهن بمعروف او سرحوهن بمعروف ولا تمسكوهن ضرار التحتدوا﴾ (۲۳۱:۲) اور جب تم عورتوں کو طلاق دینے لگو اور ان کی عدت پوری ہونے کو ہو تو یا طلاق کا ارادہ فسخ کر کے ان کو پوری صلح صفائی سے (بمعروف) پھر زوجیت میں رکھ لو' یا ان کو مصالحت سے رخصت کر دو' اور دکھ دینے کی نیت سے ان کو نہ رکھو کہ بعد میں زیادتی کرو۔؟ یہی مضمون اس آیت سے ذرا پہلے بھی ہے: فامسك معروف اوتسريح باحسن یعنی یا صلح صفائی کے ساتھ پھر زوجیت میں لے لینا' یا خوش اسلوبی سے رخصت کر دینا۔ (۲۲۹:۲)

ناسمجھ اور کم عقل یتیموں کے سرپرستوں کو سورہ نساء میں ہدایت ہے: ﴿وقولوا لهم قولا معروفا۝﴾ یعنی انکے ساتھ صلح صفائی ←

← سے برتاؤ کرو۔ (۴:۵) محتاج سرپرست کے بارے میں ہے ﴿ومن کان فقرا فلیا کل بالمعروف﴾ (۴:۶) یعنی "اگر سرپرست کم مقدور ہو تو اس یتیم کے مال میں سے بقدر مناسب (بالمعروف) اپنے گزارے کے لیے لے لے۔" یہاں بقدر مناسب سے مراد یہ ہے کہ دل میں اس یتیم کی طرف نیکی، صلاح روی اور مصالحت کا خیال ہو، اس کو تباہ کرنے اور لوٹنے کی نیت نہ ہو۔

سورہ نساء میں منافقین اسلام کے بارے میں ہے: ﴿لاخیر فی کثیر من نجوھم الامن امر بصدقة او معروف او اصلاح بین الناس﴾ (۴:۱۱۴) "ان لوگوں کی اکثر سرگوشیوں اور خفیہ ریشہ دوانیوں میں متحد کرنے خیر یا صلح وصلاح کی صورت (خیر) بنانے کا تو نام نہیں، ان کا دارومدار ہی نفاق پر ہے، البتہ وہ شخص اس سے مستثنیٰ ہے جس نے اوروں کو ایثار مال کی ترغیب دی (امر بصدقة) مصالحت کا کوئی عنوان قائم کیا (او معروف) یا لوگوں کے درمیان میل ملاپ کا بیج بویا۔" یہاں (معروف سے مقصود اتحاد برخلاف تفرقہ اور نفاق کے ہیں جو منافقوں کی اصلی غایت ہوا کرتی ہے۔ سورہ توبہ میں انہی منافقوں کی تعریف میں ہے: ﴿المنفقون والمنفقت بعضھم من بعض یا مرون بالمنکر وینھون عن المعروف و یقبضون ایدیھم﴾ (۹:۶۷) یعنی "نفاق ڈالنے والے مرد اور نفاق ڈالنے والی عورتیں سب ایک ہی تھیلی کے بٹے ہیں۔ لوگو کو نفاق (المنکر) کی ترغیب دیتے ہیں اور مصالحت اور اتحاد (المعروف) سے باز رکھتے ہیں اور یہی نہیں بلکہ ایثار مال کے موقع پر اپنی مٹھیاں بھینچ لیتے ہیں" ہر صاحب نظر بطور خود دیکھ سکتا ہے کہ 'المعروف' اور المنکر' کا منتہائے نظر اس آیہ کریمہ میں بعینہ وہی ہے جو آیات زیر بحث (یعنی ۳:۱۰۱-۱۰۴) میں ہم نے ظاہر کیا ہے۔ اس نقطہ نظر کی تصدیق حیرت انگیز طور پر آئندہ آیتوں سے ہوتی ہے۔ جو مومنوں کی تعریب میں آئی ہیں: ﴿والمومنون والمومنت بعضھم اولیاء بعض یامرون بالمعروف وینھون عن المنکر و یقیمون الصلوٰة ویوتون الزکوٰة ویطیعون الله ورسوله﴾ (۹:۷۱) "اور ایمان لانے والے مرد اور ایمان لانے والی عورتیں ایک دوسرے کے صحیح معنوں میں دوست ہیں، وہ لوگوں کو باہمدگر متحد ہونے (المعروف) کی دعوت دیتے رہتے ہیں۔ اور نفاق (المنکر) کے مکروہ نتائج سے باز رکھنے کی سعی کرتے ہیں اور الصلوٰة کو قائم کرتے ہیں اور حسب موقع ایثار مال کرتے ہیں اور خدا اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں" سیاق مضمون سے عیاں ہے کہ "بالمعروف" کی دعوت فی الحقیقت اتحاد ہی کی دعوت ہے، اس کے سوا حتماً اور اصلاً کچھ نہیں۔ "المنکر" کی الٰہی اصطلاح تفریق اور مخالفت کے معنوں میں ایک دو اور موقعوں پر استعمال ہوئی ہے جو یہاں لکھ دیئے جاتے ہیں...... سورہ حج میں ہے:

﴿واذا تتلی علیھم ایتنا بینت تعرف فی وجوہ الذین کفر والمنکریکادون یسطون بالذین یتولن علیھم ایتنا﴾ (۲۲:۷۲) یعنی "اے پیغمبر! جب ان منکرین عرب کو ہمارے روشن اور نتیجہ خیز احکام پڑھ کر سنائے جاتے ہیں تو تم ان لوگوں کے چہروں پر مخالفت اور نفاق کے آثار اس شدت سے دیکھتے ہو کہ گویا کوئی دم میں یہ لوگ ہمارے احکام سنانے والوں پر حملہ کر بیٹھیں گے۔" گویا 'المنکر' یہاں پر وہ قلبی انکار ہے جس کا نتیجہ 'تفریق اور اختلاف' ہے۔

سورہ عنکبوت میں خصرت لوط علیہ السلام کا قول اپنی قوم کے بارے میں ہے۔ ﴿ائنکم لتاتون الرجال وتقطعون السبیل وتاتون فی نادیکم المنکر﴾ (۲۹:۲۹) یعنی "کیا تم لوگ عورتوں کو چھوڑ کر لڑکوں کے ساتھ بدفعلی کرتے ہو، شاہراؤں پر ڈاکے مارتے ہو، اور اپنی ٹولیوں میں دنگے مچاتے اور ناچاقیاں پیدا کرتے ہو (المنکر) مفسرین نے جو "المنکر" سے مراد "بے حیائی کے کام" لیا ہے محض بے سبب اور بے سند ہے۔ جب تاتون الرجال اور تعطعون السبیل کے الفاظ میں نوعیت جرم کی پوری تخصیص ہے تو تاتون المنکر میں بھی وہ تخصیص جاری رہنی چاہئے اور وہ اس کو سوا نہیں جو ہم نے بیان کر دی ہے۔ رہزنوں اور لواطت پرست غنڈوں ←

Marfat.com

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا ۠ وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ
اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا ۚ وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ
مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا ۭ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۰۳﴾
وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ
عَنِ الْمُنْكَرِ ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۰۴﴾ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ تَفَرَّقُوْا
وَاخْتَلَفُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَاۗءَھُمُ الْبَيِّنٰتُ ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ لَھُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۰۵﴾

اور سب ایک دوسرے سے گھل مل کر اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑے رہو اور تتر بتر ہرگز نہ ہو جانا۔ اور اللہ کا وہ احسان یاد کرو جب تمہارے دلوں میں ایک دوسرے کے برخلاف عداوتیں اور کینے بھرے پڑے تھے' پھر خدا کو اپنا سچا آقا ماننے کے باعث اس نے تمہارے دل آپس میں جوڑ دیئے' پھر تم اس کی اس نعمت کے باعث بھائی بھائی بن گئے۔ تم اس سے پہلے اس قدر بکھر چکے تھے کہ گویا آگ کے گڑھے کے کنارے جا لگے تھے۔ پھر اس نے تم کو اس سے بچا لیا۔ اس طرح خدا اپنے احکام تم سے کھول کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ تم راہ راست پر آ جاؤ۔ (تذ-۱:۱۴۵) ﴿۱۰۳﴾ اور مسلمانو! (مدینہ کے موجودہ خراب حالات کو مدنظر رکھ کر) تم میں سے ایک گروہ ضرور ایسا ہونا چاہئے جو لوگوں کو خالصۃً (اسی باہمی اتحاد کی) نیکی (الخیر) کی طرف بلاتا رہے اور (مسلمانوں کو) اسی (باہمی عمدہ سلوک (المعروف) کے نیک کام کا حکم دے اور باہمی نفرت (المنکر) کے برے کام سے منع کرتا رہے اور یہی وہ لوگ ہیں جو (بالآخر اس دنیا میں) کامیاب و کامران ہوں گے۔ (تذ-۱:۱۴۵) ﴿۱۰۴﴾ اور دیکھنا ان نفاق ڈالنے والے لوگوں کی مانند نہ ہو جانا جو فرقہ بند ہو گئے اور روشن احکام کے آئے پیچھے ایک دوسرے سے مختلف ہو گئے' ان کے لیے بڑا عذاب ہے۔ (تذ-۲:۵۳) ﴿۱۰۵﴾

← کا شیوہ ہمیشہ سے یہی چلا آتا ہے کہ بات بات پر دنگا کھڑا کر دیتے ہیں اور آپس میں ایک دوسرے کے خلاف گروہ بن جاتے ہیں۔ یہی وہ جرم عظیم تھے جن کی پاداش میں قوم لوط کی تباہی ہوئی تھی۔ لوطت سے بڑھ کر کیا بے حیائی ہو گی جس کا ذکر تاتون الرجال بلکہ اس سے پیشتر کی آیت (۲۹:۲۸) میں انکم لتاتون الفاحشۃ کے الفاظ میں ہو چکا ہے پھر یہ تین دفعہ ایک ہی شے کو بے سب دہرانہ کلام الٰہی کے شان شایان نہیں۔

الغرض جس نقطہ نظر اور درجہ تعلق سے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر والی آیات کو دیکھا جائے ہر صاحب نظر کو ان کا مطالعہ لامحالہ اس نتیجہ پر پہنچاتا ہے کہ کلام الٰہی کی قانونی زبان میں ''المعروف'' کی اصطلاح سے مراد اتحاد اور ''المنکر'' سے مقصود نفاق اور اختلاف ہی ہے۔ ''نیکی'' اور ''برائی'' کے لغوی معانی جو شارحین قرآن نے ان دو اصطلاحوں کے لیے ہیں اس قدر غیر محدود اور بے نتیجہ ہیں کہ ان کے مان لینے کے بعد کسی ایک حکم خدا کے بارے میں مستقل نتائج پر پہنچنا از بس دشوار ہو جاتا ہے۔ (تذ-۱:۱۴۵:۱۵۱)

يَّوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ ۚ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْوَدَّتْ وُجُوْهُهُمْ ۫

اَكَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿١٠٦﴾ وَاَمَّا

الَّذِيْنَ ابْيَضَّتْ وُجُوْهُهُمْ فَفِيْ رَحْمَةِ اللّٰهِ ؕ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿١٠٧﴾

تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ؕ وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿١٠٨﴾

وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ﴿١٠٩﴾ ع كُنْتُمْ ع ۱۱/۸/۲

خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ

وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ؕ وَلَوْ اٰمَنَ اَهْلُ الْكِتٰبِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ

وَاَكْثَرُهُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿١١٠﴾

مسلمانو! یادرکھو کہ ایک دن آنے والا ہے جب بعض کے چہرے سفید ہوں گے اور بعض کے چہرے سیاہ ہوں گے تو سیاہ چہرے ان لوگوں کے ہوں گے جو ایمان لانے کے بعد خدا کے (احکام سے) منکر ہو گئے (تو ہم ان کو کہیں گے) اب اپنے انکار کا مزا اس عذاب کی صورت میں چکھو۔ (تک-۲:۱۲۳) ﴿۱۰۶﴾ اور جن لوگوں کے چہرے سفید ہوں گے ان پر خدا کی مہربانیاں ہوں گی اور وہ ان (جلیل القدر انعاموں میں) ہمیشہ رہیں گے۔ (تک-۲:۱۲۳) ﴿۱۰۷﴾ (اے محمدؐ!) یہ وہ آیات ہیں جو برحق طور پر ہم تم کو پڑھ کر سناتے ہیں (تاکہ مسلمانوں میں شک وشبہ کرنے کی گنجائش نہ رہے) اور خدا تو دنیا جہاں کے لوگوں پر ظلم کرنے کا ارادہ ہی نہیں رکھتا۔ (تک-۲:۱۲۳) ﴿۱۰۸﴾ اور جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے سب خدا ہی کا ہے اور سب کاموں کا رجوع (اور انجام) خدا ہی کی طرف ہے۔ (ف) ﴿۱۰۹﴾ (اے مسلمانو!) تم بہترین گروہ ہو جو بنی نوع انسان (للناس) (کو راہ راست پر لانے) کے لیے نکالا گیا ہے۔ یہ اس لیے کہ تم (لوگوں کو اتحاد اور باہمی عمدہ سلوک کی خاص الخاص) نیکی (المعروف) کا حکم دیتے ہو اور (تفرقہ اور باہمی اختلاف کی خاص الخاص) برائی (المنکر) سے منع کرتے ہو اور خدا (کے حاکم اعلیٰ ہونے) پر ایمان رکھتے ہو۔ لیکن اگر یہ اہل کتاب (مدینہ کے یہود اور نصاریٰ) بھی (جو تمہارے پیچھے پڑے ہیں تمہارے ساتھ) ایمان لے آتے (اور دائرہ اسلام میں داخل ہو جاتے) تو ان کے واسطے بہتر ہوتا۔ ان میں بعض ضرور ایمان (لانے) والے ہیں لیکن ان میں سے اکثر فاسق اور بدکار ہیں۔ (تک-۲:۱۲۳) ﴿۱۱۰﴾[1]

---

[1] المعروف اور المنکر کے صحیح مطالب کے متعلق ایک مبسوط بحث آیات ۱۰۲ تا ۱۰۵ کے نوٹ کے تحت گزر چکی ہے جہاں پر عیاں کر دیا ہے کہ ان الٰہی اصطلاحوں سے مراد بالترتیب اتحاد اور تفرقہ ہے یہاں پر ان معانی کی مزید تائید ہوتی ہے کیونکہ انہی معنوں کو ←

Marfat.com

لَنْ يَّضُرُّوْكُمْ اِلَّآ اَذًى ؕ وَاِنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ يُوَلُّوْكُمُ الْاَدْبَارَ ۟ ثُمَّ لَا يُنْصَرُوْنَ ﴿۱۱۱﴾

(یادرکھو کہ) یہ لوگ (اپنی سازشوں اور ریشہ داوانیوں سے) تمہیں سوائے معمولی سی تکلیف کے (الا اذی) کوئی بڑا ضرر ہرگز نہیں پہنچاسکیں گے اور وہ تم سے جنگ (بھی) کریں گے اور تمہیں پیٹھ (ہی) دکھلائیں گے اور پھران کو کوئی مدد نہ دی جائے گی۔ (تک۔ ۲:۱۲۴)﴿۱۱۱﴾

← پیش نظر رکھ کر اس آیہ جلیلہ کے مطالب مربوط اور نتیجہ خیز ہو سکتے ہیں ورنہ پچھلے حصے کا پہلے حصے سے کچھ تعلق نہیں رہتا۔ ''اخرجت للناس'' کے الفاظ سے مسلمان پر یہی صدر اسلام کی امت کا ''شہداء علی الناس'' بننا مراد ہے جیسا کہ پیشتر کی آیات سے واضح ہے۔ ''امر بالمعروف'' اور ''نہی عن المنکر'' کے لیے کسی انجمن کا بنالینا مراد نہیں' نہ عرب کی امت نے کوئی ''تبلیغی انجمن'' بنائی نہ کوئی وفد رسول خدا کی حین حیات میں بھیجا۔ یہ اعمال صالحہ کا اوروں کے سامنے پیش نظر رہنا اور ان کے ذریعے سے دوسروں پر خاموش اثر ڈالنا ہی بڑی سے بڑی تبلیغ ہے۔ اس کا اثر سریع اور دیرپا ہوتا ہے۔ نہ آجکل کے مسلمانوں کی طرح کہ ''امر بالمعروف اور نہی عن المنکر'' کے زعم میں انجمنیں بنالیتے ہیں' منبروں پر چڑھ چڑھ کر گلا پھاڑتے ہیں اور خلوت میں ''کار دیگر میکنند'' کے مصداق بن کر سب دعوت کو بے اثر کردیتے ہیں۔ اس آیہ شریفہ میں تبلیغ کے اس تدریجی اثر کی طرف اشارہ ہے جو ایک قوم کی ہمسایگت میں رہ کر اس کے اخلاق وافعال پر ڈالتی ہے۔ مثلاً یورپ کہ اپنا تبلیغی اثر مشرق پر ڈال کر سب کو اپنے رنگ میں رنگ رہا ہے اور سب کو اپنی خاموش تبلیغ سے متفرنج کرکے اپنے ساتھ متحد کررہا ہے اور اس اتحاد کی برکت سے اپنا الو سیدھا کرنے میں منہمک ہے۔ (تذ۔۲:۱۱)

اس عظیم الشان مقصد کی روبراہی کے لیے ایک ایسی مستحکم اور منظم جماعت کا ہونا لازمی تھا جو خود ضعف وانتشار کے عیوب سے قطعاً پاک ہوتی' جو اپنے آپ میں مساوات اور اخوت کے اصول شدت سے برقرار رکھتی' جو غلبے کی مقناطیسی کشش کا تالیفی اثر روئے زمین کے ہر حصے پر قائم رکھ سکتی' جو موانع طبیعت سے ہر حالت میں عہد برآ ہونے کے سامان پیدا کرتی' جس کے ہر متنفس میں 'اعلون' بن کر رہنے کی روح' اور ادائے فرض کا احساس جاری وساری ہوتا' جس کے افراد میں نظم ونسق کی صلاحیت بالطبع موجود ہوتی' جس کے نفوس کا میلان عمل' ہیت اجتماعی کے ان لازوال ضوابط واور قواعد کی تعمیل کے درپے ہوتا جو حصول اقتدار اور تکثیر جماعت کے اصل اصول ہیں۔ اسلام نے اس تمام اجتماعی اخلاق کو ایمان وتقویٰ' حسن عمل اور فلاح آخرۃ' اطاعت خدا اور عبادت رب کے حیز اثر میں لاکر' مذہب کے خون کو جسم سیاست کے ہر رگ وپے میں رواں کردیا۔ فرد کے وجود کو بہبودی جماعت اور اتحاد کے نصب العین کے ساتھ اس طور پر مدغم ومنضم کردیا کہ انتشار عمل کی گنجائش باقی نہ رہے۔ (تذ۔۲:۱۱۔۱۲)

ضُرِبَتۡ عَلَیۡہِمُ الذِّلَّۃُ اَیۡنَ مَا ثُقِفُوۡۤا اِلَّا بِحَبۡلٍ مِّنَ اللّٰہِ وَحَبۡلٍ مِّنَ
النَّاسِ وَبَآءُوۡ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰہِ وَضُرِبَتۡ عَلَیۡہِمُ الۡمَسۡکَنَۃُ ؕ ذٰلِکَ بِاَنَّہُمۡ
کَانُوۡا یَکۡفُرُوۡنَ بِاٰیٰتِ اللّٰہِ وَیَقۡتُلُوۡنَ الۡاَنۡۢبِیَآءَ بِغَیۡرِ حَقٍّ ؕ ذٰلِکَ بِمَا عَصَوۡا
وَّکَانُوۡا یَعۡتَدُوۡنَ ﴿۱۱۲﴾ لَیۡسُوۡا سَوَآءً ؕ مِنۡ اَہۡلِ الۡکِتٰبِ اُمَّۃٌ قَآئِمَۃٌ یَّتۡلُوۡنَ
اٰیٰتِ اللّٰہِ اٰنَآءَ الَّیۡلِ وَہُمۡ یَسۡجُدُوۡنَ ﴿۱۱۳﴾ یُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰہِ وَالۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ
وَیَاۡمُرُوۡنَ بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَیَنۡہَوۡنَ عَنِ الۡمُنۡکَرِ وَیُسَارِعُوۡنَ فِی الۡخَیۡرٰتِ ؕ
وَاُولٰٓئِکَ مِنَ الصّٰلِحِیۡنَ ﴿۱۱۴﴾

ان پر (اور بالخصوص یہود پر) جہاں کہیں وہ پائے جائیں گے ذلت لیس دی جائے گی الا یہ کہ وہ اللہ کی طرف سے بھیجی ہوئی رسی کو پکڑنے کی وجہ سے (الا بحبل من اللہ) یا بنی نوع انسان کی طرف سے بھیجی ہوئی اتحاد کی رسی کو پکڑنے کی وجہ سے (وحبل من الناس) اس ذلت سے نجات پا جائیں۔ یہ لوگ خدا کے غیظ و غضب میں آچکے ہیں اور ان پہ محتاجی لیس دی گئی ہے۔ یہ اس لیے کہ وہ خدا کے حکموں کے منکر ہو گئے تھے اور خدا کے انبیاء کو ناحق قتل کرتے تھے۔ نیز اس وجہ سے کہ وہ نافرمانی کرتے رہے اور حد سے بڑھتے رہے تھے۔ (تک-۲:۱۲۴) ﴿۱۱۲﴾ اور اے محمدؐ کے امتیو! باوجود ان تمام باتوں کے جن کا ذکر اوپر ہوا سب اہل کتاب یکساں نہیں، ان میں بھی بلاشبہ ایک استقامت پسند اور صاحب استقلال گروہ موجود ہے جو رات کی خاموشیوں میں احکام خدا پر کماحقہ، غور و غوض کرتے ہیں (یتلون) اور پھر جب ان کی حقیقت ان پر عیاں ہو جاتی ہے تو ہمہ تن تعمیل کے لیے سر تسلیم خم کر دیتے ہیں (یسجدون) (تذ-۲:۱۹۶) ﴿۱۱۳﴾ یہ وہ لوگ ہیں جو خدا اور روز آخرت پر سچے دل سے ایمان رکھتے ہیں (اور اسی ایمان کے زور اثر پر اُخری اعمال کر کے اپنی اپنی جماعتوں کو فائدہ پہنچا رہے ہیں) وہ اپنی جماعت کو اتحاد (المعرف) کی دعوت دیتے اور فرقہ بندی (المنکر) سے منع کرتے ہیں۔ نیک اور مفید قوم کاموں کی طرف لپک لپک کر پہنچتے ہیں اور یہی صحیح معنوں میں صالح اور نیکوکار لوگ ہیں۔ (تذ-۲:۱۹۷) ﴿۱۱۴﴾

لے (۱۱۱، ۱۱۲) پروردگار عالم کا قانون ہر قوم اور زمانے پر اس قدر مطلق العمل اور معین الاثر رہا ہے کہ اس کا مقام یا وقت یا معمول علیہ بدل جانے سے نفس قانون بدل نہیں سکتا، پس خدائے رب العلمین کے نزدیک ہر قوم کے ایمان اور تقویٰ، صبر اور توکل، سعی اور نیت، اصلاح اور احسان کی بھی اس کے عیار عمل کے مطابق قیمت ہے، جزا و سزا کے بھی وہی ڈھنگ ہیں جو کسی دوسری امت کے لیے ہو سکتے ہیں، قومیں بلا امتیاز احدے اسی وقت تک زندہ رہتی ہیں جب تک کہ ان کے مجموعی اعمال و افعال ان کے زندہ رہنے کی قطعی وکالت کرتے رہیں۔ وہ اسی وقت تباہ ہوتی ہیں جب ان کے برخلاف ان کی بداعمالی کی شہادت روشن اور مکمل ہو جائے۔ ﴿لیھلك من ھلك عن بینة و یحییٰ من حی عن بینة وان اللہ لسمیع علیم○﴾ (۴۲:۸) (یہ اس لیے کہ خدا کا منشا یہ ہے کہ جو قوم ہلاک ہو وہ روشن شہادت کے بعد ہلاک ہو اور جو زندہ رہے وہ مکمل ثبوت کے بعد زندہ رہے۔ بے شک خدا معاملات کو بڑا سمجھنے والا (السمیع) اور بڑا باخبر خدا ہے۔) قوموں کے فنا و بقاء میں بھی افراد کی جزا و سزا کی مانند قطعاً کوئی ظلم نہیں ہوتا۔ سب جو کچھ ہو رہا ہے کسی آئین و اصول کے ماتحت ہو رہا ہے۔ احکام خدا کی نافرمانی کے بعد ہو رہا ہے۔ (تذ-۲:۱۹۹-۲۰۰)

Marfat.com

وَمَا يَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ يُكْفَرُوهُ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِالْمُتَّقِينَ ﴿١١٥﴾ إِنَّ الَّذِينَ
كَفَرُوا لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ أَمْوَالُهُمْ وَلَا أَوْلَادُهُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا ۖ وَأُولَٰئِكَ
أَصْحَابُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿١١٦﴾ مَثَلُ مَا يُنْفِقُونَ فِي هَٰذِهِ الْحَيَاةِ
الدُّنْيَا كَمَثَلِ رِيحٍ فِيهَا صِرٌّ أَصَابَتْ حَرْثَ قَوْمٍ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ
فَأَهْلَكَتْهُ ۚ وَمَا ظَلَمَهُمُ اللَّهُ وَلَٰكِنْ أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ﴿١١٧﴾ يَا أَيُّهَا
الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا بِطَانَةً مِنْ دُونِكُمْ لَا يَأْلُونَكُمْ خَبَالًا ۚ وَدُّوا
مَا عَنِتُّمْ ۚ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَاءُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ وَمَا تُخْفِي صُدُورُهُمْ
أَكْبَرُ ۚ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْآيَاتِ ۖ إِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُونَ ﴿١١٨﴾ هَا أَنْتُمْ أُولَاءِ
تُحِبُّونَهُمْ وَلَا يُحِبُّونَكُمْ وَتُؤْمِنُونَ بِالْكِتَابِ كُلِّهِ وَإِذَا لَقُوكُمْ قَالُوا
آمَنَّا وَإِذَا خَلَوْا عَضُّوا عَلَيْكُمُ الْأَنَامِلَ مِنَ الْغَيْظِ ۚ قُلْ مُوتُوا بِغَيْظِكُمْ ۗ
إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ﴿١١٩﴾

اور یہ لوگ کوئی بھی مصلح قوم عمل (من خیر) کریں ایسا ہرگز نہ ہوگا کہ ان کے اس عمل کی قدر نہ کی جائے گی اور خدا تو اپنے قانون سے ڈرنے والوں کو خوب جانتا ہے۔ (تذ-۱:۱۳۷) ﴿۱۱۵﴾ لیکن جو لوگ قانون خدا سے منکر ہیں، وہ اپنی جماعت کی خاطر ایثار مال نہیں کرتے اور اولاد کی محبت میں غفلت زدہ رہتے ہیں، ان کے مال اور ان کی اولاد خدا کے ہاں اجتماعی سزا کے وقت کچھ کام نہ آسکیں گی اور یہی لوگ آخرت میں دوزخی ہیں اور یہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ (تذ-۲:۱۹۷) ﴿۱۱۶﴾ یہ جو مال دنیا کی زندگی میں خرچ کرتے ہیں اس کی مثال ہوا کی سی ہے جس میں سخت سردی ہو اور وہ ایسے لوگوں کی کھیتی پر جو اپنے آپ پر ظلم کرتے تھے چلے اور اسے تباہ کر دے اور خدا نے ان پر کچھ ظلم نہیں کیا بلکہ یہ خود اپنے اوپر ظلم کر رہے ہیں۔ (ف) ﴿۱۱۷﴾ اے ایمان والو! کسی (غیر قوم کے) شخص کو اپنوں کے سوا راز دار نہ بناؤ کیونکہ (یہ یہود اور نصاریٰ) تمہیں نقصان دینے میں کمی نہیں کرتے وہ چاہتے ہیں تمہیں تکلیف ہو ان کی دشمنی ان کے مونہوں سے آشکارا ہو چکی ہے اور جو کچھ ان کے سینوں میں چھپا ہے وہ اس سے بھی بڑھ کر ہے۔ اگر تم سمجھ رکھتے ہو تو ہم نے اپنے احکام تم پر کھول کھول کر بیان کر دیئے ہیں۔ (تک-۲:۱۲۵) ﴿۱۱۸﴾ تم وہ ہو جو ان سے محبت کرتے ہو لیکن وہ تم سے محبت نہیں کرتے حالانکہ تم خدا کے قانون (یعنی الکتٰب) کو جن جن نبیوں پر نازل ہوئی پورے کا پورا مانتے ہو اور یہ جب تم سے ملتے ہیں تو منہ سے کہہ دیتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے لیکن جب علیحدہ ہوتے تو غصے کے مارے اپنی انگلیاں کاٹتے ہیں۔ اے محمدؐ! انہیں کہہ دو کہ اپنے غصہ میں مر جاؤ اللہ تمہارے سینوں کے راز پورے طور پر جانتا ہے۔ (تک-۲:۱۲۵) ﴿۱۱۹﴾

إِن تَمۡسَسۡكُمۡ حَسَنَةٞ تَسُؤۡهُمۡ وَإِن تُصِبۡكُمۡ سَيِّئَةٞ يَفۡرَحُواْ بِهَاۖ وَإِن
تَصۡبِرُواْ وَتَتَّقُواْ لَا يَضُرُّكُمۡ كَيۡدُهُمۡ شَيۡـًٔاۗ إِنَّ ٱللَّهَ بِمَا يَعۡمَلُونَ مُحِيطٞ ﴿١٢٠﴾ ع ۱۲
وَإِذۡ غَدَوۡتَ مِنۡ أَهۡلِكَ تُبَوِّئُ ٱلۡمُؤۡمِنِينَ مَقَٰعِدَ لِلۡقِتَالِۗ وَٱللَّهُ
سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿١٢١﴾ إِذۡ هَمَّت طَّآئِفَتَانِ مِنكُمۡ أَن تَفۡشَلَا وَٱللَّهُ وَلِيُّهُمَاۗ
وَعَلَى ٱللَّهِ فَلۡيَتَوَكَّلِ ٱلۡمُؤۡمِنُونَ ﴿١٢٢﴾ وَلَقَدۡ نَصَرَكُمُ ٱللَّهُ بِبَدۡرٖ وَ
أَنتُمۡ أَذِلَّةٞۖ فَٱتَّقُواْ ٱللَّهَ لَعَلَّكُمۡ تَشۡكُرُونَ ﴿١٢٣﴾ إِذۡ تَقُولُ لِلۡمُؤۡمِنِينَ أَلَن
يَكۡفِيَكُمۡ أَن يُمِدَّكُمۡ رَبُّكُم بِثَلَٰثَةِ ءَالَٰفٖ مِّنَ ٱلۡمَلَٰٓئِكَةِ مُنزَلِينَ ﴿١٢٤﴾

اگر تمہیں کوئی بھلائی پہنچتی ہے تو ان کو بری لگتی ہے اور اگر تمہیں کوئی برائی (مثلاً غزوۂ احد میں شکست) پہنچتی ہے تو خوش ہو جاتے ہیں اور اگر تم لوگ ڈٹے رہو (تصبرو) یعنی ایمان کو کمزور نہ کرو اور خدا کا ڈر دل میں لگائے رکھو (وتتقوا) تو ان کے مکروفریب تم کو کچھ ضرر نہ پہنچا سکیں گے (تک-۲:۱۲۶) یہ جو کچھ کرتے ہیں خدا اس پر احاطہ کیے ہوئے ہے۔ (ف) ﴿۱۲۰﴾ اور اے محمدؐ! جنگ احد کے موقع پر جب تم صبح کے وقت گھر سے نکل کر مسلمانوں کو لڑائی کے لیے اپنی اپنی جگہوں پر بٹھا رہے تھے (اور کہا تھا کہ جب تک حکم نہ ملے یہاں سے نہ ہلیں اور ڈٹ کر مقابلہ کریں) (تک-۲:۱۲۶) اور خدا سب کچھ سنتا اور جانتا ہے۔ (ف) ﴿۱۲۱﴾ اس وقت تم میں سے دو گروہوں نے ہمت ہار کر نرم پڑ جانے کا ارادہ کرلیا تھا (تک-۲:۱۲۶) مگر خدا ان کا مددگار تھا اور مومنوں کو خدا ہی پر بھروسہ رکھنا چاہیے۔ (ف) ﴿۱۲۲﴾ حالانکہ تمہیں خوب یاد ہے کہ غزوۂ بدر میں اللہ نے کمزور ہوتے ہوئے بھی تمہاری مدد (کئی ہزار فرشتوں کو بھیج کر اس طرح پر) کی تھی (کہ مضبوطی ایمان اور خوف خدا کی وجہ سے ہی تم کو محسوس ہو رہا تھا کہ "فرشتے" (یعنی ربانی طاقتیں تمہاری مدد کر رہے ہیں) تو (اس جنگ احد کے موقع پر بھی ہم نے تم کو کہا تھا کہ) اللہ سے ڈرتے رہو۔ (اور ہمت نہ ہارو) تاکہ تم (بالآخر فتح مند ہو کر اللہ کی دی ہوئی فتح کا) شکر ادا کرو (فاتقوا اللہ لعلکم تشکرون) (لیکن تم نے خدا کا خوف دل سے نکال دیا اور شکست کھائی) (تک-۲:۱۲۶) ﴿۱۲۳﴾ اے محمدؐ! وہ وقت یاد کر جب تو (غزوۂ احد کے موقع پر بھی) مومنوں کو کہہ رہا تھا (کہ بزدلی نہ دکھلاؤ) کیا تمہارے لئے کافی نہیں کہ اللہ (جنگ بدر کی طرح اب بھی) تمہیں تین ہزار فرشتوں کو اتار کر تمہاری مدد کرے۔ (لیکن تم نے رسول کے حکم کو نہ سنا اور ڈٹ کر مقابلہ نہ کیا) (تک-۲:۱۲۶) ﴿۱۲۴﴾

Marfat.com

بَلٰٓى ۙ اِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا وَيَاْتُوْكُمْ مِّنْ فَوْرِهِمْ هٰذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ
اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُسَوِّمِيْنَ ﴿۱۲۵﴾ وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى لَكُمْ وَلِتَطْمَئِنَّ
قُلُوْبُكُمْ بِهٖ ۗ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ﴿۱۲۶﴾ لِيَقْطَعَ طَرَفًا
مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْ يَكْبِتَهُمْ فَيَنْقَلِبُوْا خَآئِبِيْنَ ﴿۱۲۷﴾ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ
شَيْءٌ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۲۸﴾ وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ
وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۲۹﴾
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰوٓا اَضْعَافًا مُّضٰعَفَةً ۠ وَاتَّقُوا اللّٰهَ
لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۱۳۰﴾ وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْٓ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۳۱﴾

توہاں سنو! اگر تم ڈٹے رہتے (ان تصبروا) اور خدا کا خوف دل میں بسائے رکھتے (وتتقوا) اور دشمن تم پر فوری حملہ بھی کر دیتا تو ضرور تمہارا پروردگار تین کی بجائے پانچ ہزار "فرشتوں" سے جو نشان لگائے ہوئے ہوتے تمہاری مدد کرتا (لیکن تم لوگ جی ہار گئے اور شکست کھائی پھر خدا تمہاری کیا مدد کرتا۔) (تک-۲:۱۲۶) ﴿۱۲۵﴾ اور اے مسلمانو! یہ فرشتوں کے آسمان سے اترنے کا تخیل (جو جنگ بدر میں تمہارے ذہنوں میں) نہیں پیدا کیا تھا مگر اس لیے کہ تمہارے لیے خوشخبری کے طور پر ہو اور تاکہ تمہارے دلوں کو اطمینان ہو جائے (کہ خدا تمہاری مدد ضرور کر رہا ہے) اور (خوب جان لو کہ) مدد تو عزت اور حکمت والے خدا کے سوا کسی اور طرف سے آیا نہیں کرتی۔ (تک-۲:۱۲۶) ﴿۱۲۶﴾ (اور یہ فرشتوں کی مدد کا تخیل دے کر تمہاری ہمتوں کو بلند کرنے کا مقصد غزوۂ احد میں یہ تھا) کہ خدا کفار مکہ کے لشکر کا ایک حصہ کاٹ کر رکھ دے یا ان کو ذلیل کرے تاکہ وہ نامراد ہو کر واپس ہوں (لیکن تم مسلمانوں نے بزدلی دکھلا کر خدا کی یہ چال چلنے نہ دی اور شکست کھا گئے) (تک-۲:۱۲۶) ﴿۱۲۷﴾ اب اے محمدؐ! تجھے تو کوئی اختیار ہی نہیں (خدا ہی کو اختیار ہے کہ) وہ ان مسلمانوں کی توبہ قبول کرے یا ان کو عذاب دے کیونکہ درحقیقت وہ ظالم ہیں (اور سزا کے مستوجب یقینی طور پر ہیں)۔ (تک-۲:۱۲۷) ﴿۱۲۸﴾ جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب خدا ہی کا ہے۔ وہ جسے چاہے بخش دے اور جسے چاہے عذاب کرے اور خدا بخشنے والا مہربان ہے۔ (ف) ﴿۱۲۹﴾ اے ایمان والو! (خدا تمہارا ستیاناس کرے کہ تم نے نڈر ہو کر اب قرض پر بے اندازہ سود لینا بھی یہود کی طرح شروع کر دیا ہے) اس لیے الربوا نہ کھاؤ جو قرض کو کئی گناہ کر دیتا ہے اور اللہ کا (وہی پہلا) ڈر پیدا کر لو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ (غزوۂ احد میں تمہاری شکست کی وجہ یہی نڈری ہے) (تک-۲:۱۲۷) ﴿۱۳۰﴾

Marfat.com

وَ اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَ الرَّسُوْلَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۱۳۲﴾ وَسَارِعُوْٓا اِلٰی مَغْفِرَۃٍ مِّنْ
رَّبِّکُمْ وَجَنَّۃٍ عَرْضُھَا السَّمٰوٰتُ وَ الْاَرْضُ ۙ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِیْنَ ﴿۱۳۳﴾ الَّذِیْنَ
یُنْفِقُوْنَ فِی السَّرَّآءِ وَ الضَّرَّآءِ وَ الْکٰظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَ الْعَافِیْنَ
عَنِ النَّاسِ ؕ وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۱۳۴﴾ وَ الَّذِیْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَۃً
اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَھُمْ ذَکَرُوا اللّٰہَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِھِمْ ۠ وَمَنْ یَّغْفِرُ
الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰہُ ۠ۙ وَلَمْ یُصِرُّوْا عَلٰی مَا فَعَلُوْا وَھُمْ یَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳۵﴾
اُولٰٓئِکَ جَزَآؤُھُمْ مَّغْفِرَۃٌ مِّنْ رَّبِّھِمْ وَجَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا
الْاَنْھٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْھَا ؕ وَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِیْنَ ﴿۱۳۶﴾ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِکُمْ
سُنَنٌ ۙ فَسِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا کَیْفَ کَانَ عَاقِبَۃُ الْمُکَذِّبِیْنَ ﴿۱۳۷﴾

اور اس جہنم کی آگ سے ڈرو جو کفار کے لیے تیار کر رکھی ہے۔ (تک-۲:۱۲۷) ﴿۱۳۱﴾ اور (پھر کہتا ہوں کہ) اللہ اور رسول کا حکم مانو (کیونکہ یہی وجہ تمہارے غزوہ احد میں شکست کھانے کی تھی) تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔ (تک-۲:۱۲۷) ﴿۱۳۲﴾ اور (یہ باتیں اپنے اندر پھر پیدا کر کے) اپنے پروردگار کی معافی اور بخشش کی طرف لپکو اور اس باغ کی بادشاہت کی طرف دوڑو جس کی چوڑائی زمین اور آسمان کے برابر ہے اور جو (صرف) خدا سے ڈرنے والوں کے لیے تیار کیا گیا ہے۔ (گویا یہاں باریک اشارہ ہے کہ انسان کو بالآخر تمام کائنات پر بادشاہت کا انعام ملے گا) (تک-۲:۱۲۷) ﴿۱۳۳﴾ اور خدا سے ڈرنے والے وہ لوگ ہیں جو خوشحالی اور تنگ دستی دونوں حالتوں میں حتی الوسع ایثار مال کرتے ہیں، اپنے غصے کو تا بحد امکان روکتے اور لوگوں کے قصوروں سے درگزر کرتے رہتے ہیں اور خدا بھی ایسے ہی حسن عمل کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ (تذ-۲:۱۶۰) ﴿۱۳۴﴾ وہ لوگ جو ایسے نیک نیت اور نیک باطن ہیں کہ اگر بہ تقاضائے بشریت مغلوب النفس ہو کر کوئی بے حیائی کا کام کر بیٹھتے ہیں یا کوئی اور بے جا بات کر کے اپنے پاؤں پر آپ کلہاڑی مارتے ہیں تو معاً خدا کا حس اپنے اندر تازہ کر کے اپنی خطا پوشی کی درخواست کرتے ہیں اور خدا کے سوا خطا پوشی کا سزاوار بھی کون ہے اور پھر جب تک ہوش و حواس قائم ہیں اس قصور کو دہراتے نہیں۔ (تذ-۲:۱۶۰) ﴿۱۳۵﴾ یہی لوگ ہیں جن کا بدلہ خدا کے ہاں سے مغفرت ہے اور مغفرت کے علاوہ خوشگوار باغوں کی حکومت جن کے میدانوں میں دریا بہہ رہے ہوں گے وہ ان میں ایک مدت مدید تک رہیں گے اور نیک عمل کرنے والوں کا اجر کیسا ہی اچھا ہے۔ (تذ-۲:۱۶۱) ﴿۱۳۶﴾ مسلمانو! تم سے پہلے (امتوں پر) واقعات گزر چکے ہیں تو جاؤ زمین میں چل پھر کر دیکھو کہ ان قوموں کا کیا حال ہوا جنہوں نے خدا کے احکام پر عمل نہ کر کے ان کو جھٹلایا تھا۔ (تک-۲:۱۲۸) ﴿۱۳۷﴾

Marfat.com

هٰذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿١٣٨﴾ وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا
وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٣٩﴾ اِنْ يَّمْسَسْكُمْ قَرْحٌ فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ
قَرْحٌ مِّثْلُهٗ ؕ وَتِلْكَ الْاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ ۚ وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
وَيَتَّخِذَ مِنْكُمْ شُهَدَآءَ ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٤٠﴾ وَلِيُمَحِّصَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا وَيَمْحَقَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿١٤١﴾ اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ
الَّذِيْنَ جٰهَدُوْا مِنْكُمْ وَيَعْلَمَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿١٤٢﴾ وَلَقَدْ كُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ الْمَوْتَ
مِنْ قَبْلِ اَنْ تَلْقَوْهُ ۖ فَقَدْ رَاَيْتُمُوْهُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ﴿١٤٣﴾ ع

یہ قرآن تو بنی نوع انسان کے لیے ایک روشن دستور العمل ہے (بَیَانٌ) اور خدا سے ڈرنے والی قوموں کے لیے ہدایت اور نصیحت ہے۔ (تذ-۲:۲۰۲) ﴿۱۳۸﴾ اور مسلمانو! اپنے ارادوں میں نرم نہ پڑ جاؤ نہ ہاتھ پر ہاتھ دھر کر غم کھاتے رہو (کیونکہ) اگر درحقیقت تم ایمان والے ہو تو تم ہی سب پر غالب آ کر رہو گے۔ (تذ-۲:۲۴۶) ﴿۱۳۹﴾ اگر تمہیں اس لڑائی میں شکست کا زخم لگا تو اس سے پہلے فریق مخالف کو بھی ایسا ہی زخم لگ چکا ہے اور یہ فتح و شکست کے دن تو ہم بقدر مناسب کبھی ادھر اور کبھی ادھر پھیرتے ہی رہتے ہیں اور یہ اس واسطے بھی کہ ہم جان لیں کہ خدا پر سچا ایمان رکھنے والا کون ہے اور نیز اس لیے کہ اللہ تعالیٰ تم میں سے اپنے سچے گواہوں کو منتخب کرے ورنہ کچے ایمان والوں کو تو محبت ہی نہیں کرتا۔ (تذ-۱:۱۲۰) (تک-۲:۱۱۱، ۱۲۸) ﴿۱۴۰﴾ اللہ اس طریق عمل سے ایمان والوں کو اپنے متعلق شک و شبہ کی میل کچیل سے نکھار دینا چاہتا ہے اور پھر اپنے اصلی محب پیدا کر کے منکرین کے زور کو توڑ دینا اور تمہاری جماعت میں سے شائبہ شک و کفر کو دور کر دینا چاہتا ہے۔ (تذ-۱:۱۲۰) (تک-۲:۱۱۲، ۱۲۹) ﴿۱۴۱﴾ کیا تم نے یہ سمجھ لیا ہے کہ (خدا کو منہ سے خدا کہہ کر) الجنت میں داخل ہو گے حالانکہ ابھی تک تو اللہ نے ان لوگوں کو جانچا ہی نہیں جو تم میں سے اس کی حمایت میں ثابت قدم ہو کر لڑنے والے اور مصیبتوں کو برداشت کرنے والے ہیں۔ (تذ-۱:۱۲۰) (تک-۲:۱۱۲، ۱۲۹) ﴿۱۴۲﴾ اور تم تو موت کے آنے سے پہلے ہی (میری محبت کے جوش میں) مرنے کی آرزوئیں کیا کرتے تھے تو آج تم نے اس کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا (اور پھر ہاتھ پر ہاتھ دھر کر بیٹھے انتظار کر رہے ہو) تذ-۱:۱۲۰) (تک-۲-۱۱۲، ۱۲۹) ﴿۱۴۳﴾[1]

---

[1] (۱۴۱ تا ۱۴۳) بدر کی شکست کے بعد قریش کو صبر کہاں تھا کہ وہ چپ بیٹھے رہیں۔ ابوسفیان کا خون انتقام کے جوش میں ابل رہا تھا اور وہ برابر اس فکر میں تھا کہ کسی نہ کسی طرح اس شکست کا بدلہ لے...... ابوسفیان کی بیوی ہندہ اپنے باپ اور بھائی کے انتقام کے جوش میں سرگرداں تھی اور بار بار اپنے خاوند کو آمادہ جنگ کر رہی تھی۔ عکرمہ بن ابوجہل بھی رات دن اسی فکر میں تھا کہ بڑی سے بڑی فوج ←

تیار کر کے مدینہ والوں سے اپنے باپ کے قتل کا انتقام لے۔ الغرض ۳ ھ کے ماہ شوال تک ابوسفیان کے پاس تین ہزار آدمیوں کا لشکر جمع ہوگیا جس میں اکثر قبیلہ قریش میں سے تھے۔ ...... حضرت عباس نے جو اس وقت مکہ میں تھے اس جوش وخروش کو دیکھ کر اپنے بھتیجے رسول صلعم کے پاس اس خیال سے کہ کہیں یہ لشکر ناگہاں ان پر آ پڑے' ایک تیز رو قاصد ان کو خبردار کرنے کے لیے بھیجا۔ رسول صلعم اس وقت قبا میں تھے۔ انہوں نے فوراً مدینہ آ کر مجلس مشورت بلائی۔ یہ سوچ کر کہ مجاہدین کی تعداد زیادہ نہیں اپنی رائے یہ ظاہر کی کہ مدینہ میں ہی بیٹھ کر اس لشکر کا مقابلہ کیا جائے کیونکہ اس صورت میں عورتیں اور بچے بھی گھروں کے اوپر سے تیر اور پتھر برسا کر اس جنگ میں مدد دے سکتے ہیں۔ مدینہ کے بڑی عمر کے مسلمانوں نے اس تجویز سے اتفاق کیا لیکن ان جوشیلے نوجوانوں نے جو جنگ بدر میں شرکت کرنے سے محروم رہ گئے تھے باصرار کہا کہ ہمیں باہر نکل کر کفار کا مقابلہ کرنا چاہیے۔ ان کے بار بار اصرار پر رسول گھر گئے۔ اور ہتھیار پہن کر باہر آئے۔ بعد میں یہ مسلمان نادم ہوئے کہ انہوں نے رسول کو کھلے میدان میں لڑائی کرنے پر مجبور کیا تھا وہ کہنے لگے کہ نہیں حضور ہم آپ کو میدان میں لڑائی کرنے پر مجبور نہیں کرتے آپ اپنی رائے کے مطابق عمل کریں۔ رسول نے جواب دیا کہ اب جبکہ ہتھیار پہن کر آ چکا ہوں کسی نبی کے لیے یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ ہتھیار پہننے کے بعد انہیں اتار دیے جب تک کہ خدا اس کے اور اس کے دشمنوں کے درمیان فیصلہ نہ دے'' یہ کہہ کر انہوں نے فوج کی کمان سنبھالی۔

رسول کی فوج کم وبیش ایک ہزار آدمیوں پر مشتمل تھی جن میں یہودی اور عبد اللہ ابن ابی کے خزرجی بھی شامل تھے۔ رسول صلعم نے یہودیوں کی مدد لینے سے انکار کر دیا کہ جب تک کہ وہ اسلام نہ لے آئیں۔ اس پر مقام شوط میں عبد اللہ ابن ابی نے اپنے خزرجی بھی واپس اس بہانے پر لے لیے کہ رسول نے ان کی تجویز نہ مانی تھی۔ اس تین سو کی تعداد نکل جانے کے بعد رسول کے پاس صرف سات سو آدمی رہ گئے۔

اس مختصر فوج کے ساتھ رسول احد کی پہاڑی کی طرف بڑھے جو مدینہ سے تقریباً چھ میل کے فاصلہ پر تھی...... احد کے پہاڑ کو اپنے پس پشت رکھا۔ مسلمانوں کو حکم دیا کہ جب تک میں اجازت نہ دوں لڑائی شروع نہ ہو...... دوسرے روز ۷ شوال ۳ ھ کو صف بندی کی۔ فوج کے دائیں اور بائیں حصہ کی حفاظت کے لیے تیر انداز مقرر کیے گئے تاکہ گھوڑ سواروں کے حملوں سے بچ سکیں۔ تیر اندازوں کا افسر عبد اللہ بن جبیر مقرر کیا اور ہدایت کی کہ آخر دم تک اس درے کو نہ چھوڑنا خواہ ہماری ساری فوج ہلاک ہو جائے اور پرندے ہمارا گوشت نوچنے لگیں۔ تم کافروں پر تیر برساتے رہنا تاکہ وہ عقب سے ہم پر حملہ نہ کر سکیں۔ تم اپنی جگہ سے نہ ہلنا جب تک میں خود تم کو طلب کرنے کے لیے اپنا آدمی نہ بھیجوں۔

ان سخت اور قطعی ہدایتوں کے بعد رسول خدا نے فوج کو حکم دیا کہ وہ خود جنگ نہ شروع کریں بلکہ اپنی اونچی جگہ پر مضبوطی سے قائم رہیں...... لڑائی شروع ہوئی تو اول اول قریش کا علم بردار طلحہ نکلا۔ حضرت علی اس کے مقابلے کو گئے اور ایک ہی وار میں اس کا کام تمام کر دیا۔ پھر اس کا بیٹا عثمان سامنے آیا۔ حضرت حمزہ مقابلے کو بڑھے اور ایسی تلوار ماری کہ سر سے کمر تک اتر گئی۔ اب عام لڑائی شروع ہوگئی۔...... قریش کے سات علم بردار باری باری مارے گئے اور قریب تھا کہ فوج کا تمام قلب ہتھیار ڈال دے مسلمان تیر اندازوں نے یہ سمجھ کر کہ فتح ہماری ہو چکی' رسول خدا کے حکم کو کہ وہ اپنی جگہ پر ڈٹے رہیں جب تک وہ خود طلبی کے احکام نہ بھیجیں' نظر انداز کر کے اپنی جگہ چھوڑ دی اور غنیمت غنیمت کا نعرہ لگاتے ہوئے فوج کے قلب پر پل پڑے...... خالد بن ولید نے یہ موقع غنیمت سمجھ کر کہ دشمن کی فوج کا بازو ننگا ہو گیا ہے اپنے دو سو گھوڑ سواروں کو جمع کیا اور تیر اندازوں کی جگہ پر قبضہ کر کے فوج کے عقب سے شدید حملہ کیا بہتوں کو بھگا دیا اور باقیوں میں سخت افراتفری پیدا کر دی۔ لڑائی کا رخ اچانک اس طرح بدلا کہ کسی کو اس کا سان گمان نہ تھا۔

Marfat.com

مسلمان اس عقب کے حملہ سے ہر طرف سے گھر گئے۔ رسول خدا طلحہ اور سعد کے ساتھ پیچھے کھڑے اس افسوس ناک منظر کو دیکھ رہے تھے۔ مسلمانوں کی فوج کی ترتیب بگڑ چکی تھی۔ وہ ایسے پریشان ہوئے کہ آپس میں ہی ایک دوسرے پر وار کرنے لگے...... ایک کافر نے مصعب بن عمیر علمبردار اور رسول خدا کے محافظ کو...... قتل کیا اور چونکہ مصعب کی شکل وصورت رسول خدا سے ملتی جلتی تھی ابن قیمیہ نے اونچی آواز سے چیخنا شروع کر دیا کہ میں نے محمدؐ کو قتل کر دیا...... اس اعلان کی گونج کفار کی فوج کے ہر گوشے میں پہنچی اور مسلمان مایوسی میں حضرت ابوبکرؓ اور عمرؓ کو جو زخمی ہو گئے تھے ساتھ لے کر بھاگنے لگے لیکن رسول خدا نے بلند آواز سے اعلان کرنا شروع کر دیا اللہ کا رسول زندہ ہے اللہ کے بندو! میری طرف آؤ...... بالآخر حضرت طلحہ بن عبید اللہ رسول کو اٹھا کر پہاڑی کی چوٹی پر لے گئے تو مسلمان کچھ تھمے اور آخری وار کے لیے تیار ہوئے۔

رسول خدا کے زندہ ہونے کی خبر ابوسفیان تک پہنچ گئی تھی اور وہ مزید مقابلے سے اپنی فتح کو شکست میں تبدیل نہ کرنا چاہتا تھا وہ سمجھتا تھا کہ مسلمانوں میں بے پناہ ایمانی طاقت ہے اور جب تک محمدؐ زندہ ہے میدان جنگ میں اس کا مقابلہ کرنا آسان نہیں۔ جنگ میں صرف ستر کے قریب صحابی قتل ہوئے تھے جن میں حمزہؓ بھی تھے اور کفار کی کم وبیش ایک ہزار لاشیں میدان میں کھلے طور پر نظر آ رہی تھیں۔ ابوسفیان کے لیے یہ بھی غیر معمولی کارنامہ تھا۔ ان وجوہات کی بنا پر غیر متوقع طور پر اور جنگ کی اس غیر یقینی منزل پر قریش واپس ہوتے گئے اور میدان جنگ خالی ہو گیا۔ قریش پر لازم آتا تھا کہ وہ اس حالت میں کہ رسول خدا زخمی ہو چکے تھے اور اسلامی فوج میں انتشار پیدا ہو چکا تھا وہ کسی قیمت پر اپنی فتح کو ادھورا نہ چھوڑتے۔ لیکن مسلمانوں کی شجاعت کے ان کارناموں سے جو وہ جنگ میں دیکھ چکے تھے خوفزدہ تھے اور ان کی ہمت نہ بندھی کہ وہ میدان جنگ میں آخر تک رہیں اور مسلمانوں کو حقیقی طور پر ختم کر دیں۔

رسول کے حکم کی نافرمانی کے باعث غزوہ احد کے اس برے انجام نے مدینہ کے مسلمانوں میں ضرور مایوسی اور منافقین میں ضرور خوشی اور حوصلے پیدا کر دیئے لیکن ابوسفیان کے اس طرح پر جنگ کو غیر مختتم چھوڑ دینے نے اور صحابہ کے حیرت انگیز کارناموں نے بالخصوص اس حقیقت نے کہ قریباً ایک ہزار کفار مقتولین کے بالمقابل مسلمانوں کے مقتولین کی تعداد صرف ستر تھی اور صرف سات سو مسلمان تین ہزار کے مقابلے میں تھے مسلمانوں کی ڈھارس بندھا دی کہ کافر ان کے مقابلے میں سخت بزدل ہیں اور زیادہ دیر تک ان کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ ادھر اس ناگوار واقعہ سے رسول خدا کے احکام کی حرف بحرف تعمیل پر یقین اس طرح بڑھتا گیا کہ گویا ان کے زبانی اور وقتی احکام بھی اسی طرح واجب العمل اور من اللہ ہیں جس طرح کہ خدا کے وحی کے احکام قرآن میں ہیں۔ رسول خدا کی بار بار تاکید کہ درے کے تیر انداز کسی حالت پر اپنی جگہ نہ چھوڑیں جب تک کہ رسول کا قاصد ان کی طلبی کا حکم نہ دے' بار بار ان کے سامنے آتا اور وہ من یطع الرسول فقد اطاع اللہ کے قرآنی الفاظ کے صحیح مفہوم اب سمجھ کر رسول کے ہر زبانی حکم کو بھی منجانب اللہ تصور کر کے اس آیت کی حکمت تک پہنچے' انہوں نے اب رسول کو محض ایک پیغامبر اور وحی لانیوالے شخص کی حیثیت میں ہی نہ سمجھا بلکہ ان کو ایک اعلیٰ ترین مجوز اور مدبر اور ایک بہترین ماہر جنگ کی حیثیت سے بھی دیکھا۔ اسی اثنا میں جب خدا کی طرف سے حسب ذیل (۱۴۰۔۱۴۳) زبر وتوبیخ کی آیتیں غزوہ احد کی ناکامی کے بارے میں نازل ہوئیں تو مسلمانوں کو اور بھی انتہائی رنج اپنی نافرمانی کے گناہ کے بارے میں ہوا اور وہ مدت تک اپنی واماندگیوں کو یاد کر کے روتے رہے اور اطاعت امیر میں پختہ تر ہوتے گئے قرآن نے ﴿والتقوا فتنة لاتضیبن الذین ظلموا منکم خاصة﴾ (۸:۲۵) کہہ کر مسلمانوں پر واضح کر دیا تھا کہ نافرمانی' نااتفاقی اور انتشار کا ظلم وہ ظلم ہوتا ہے جو صرف ظلم کرنیوالوں کو ہی خاص کر نقصان نہیں پہنچاتا بلکہ اس سے تمام قوم اس انتشار کا خمیازہ اٹھاتی ہے۔ اور غزوہ احد کی شکست سے تو خدا نے ثابت کر دیا کہ کوئی قوم اس کی لاڈلی اور چہیتی نہیں بلکہ فتح وشکست کے ایام کبھی ادھر کبھی ادھر بدلتے ہی رہتے ہیں اور خدا' جس نے اس دنیائے اسباب میں انسان کو پیدا کیا ہے' وہ خدا مومنوں کو کافروں سے الگ کر کے ان کو پاک صاف کرنا چاہتا تھا۔

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوۡلٌ ۚ قَدۡ خَلَتۡ مِنۡ قَبۡلِهِ الرُّسُلُ ؕ اَفَا۟ئِنۡ مَّاتَ اَوۡ قُتِلَ انۡقَلَبۡتُمۡ عَلٰۤى اَعۡقَابِكُمۡ ؕ وَمَنۡ يَّنۡقَلِبۡ عَلٰى عَقِبَيۡهِ فَلَنۡ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيۡـًٔـا ؕ وَسَيَجۡزِى اللّٰهُ الشّٰكِرِيۡنَ ﴿۱۴۴﴾

اور اے لوگو! محمدؐ اس سے بڑھ کر اور کیا ہے کہ تمہاری طرف ہمارا بھیجا ہوا ایک بندہ ہے اور بس۔ وہ کوئی انوکھا رسول یا مافوق الفطرت بشر نہیں ہے جو تم ہر بات میں اسی پر تکیہ لگائے بیٹھے رہو۔ اس سے پہلے اور بھی اسی قطع کے رسول ہو گزرے ہیں اور مر چکے ہیں تو اگر یہ اپنی طبعی موت سے مر جائیں یا بالفرض مارے جائیں تو کیا تم اس کی برسوں میں دی ہوئی ہدایات قرآن پر پیدا کیا ہوا عمل چھوڑ کر الٹے پیروں کفر کی طرف پھر لوٹ جاؤ گے یا ہاتھ پر ہاتھ دھر کر ایک دوسرے کے مونہوں کو تکتے رہو گے اور یاد رکھو کہ جو شخص رسول خدا کے بعد پھر اپنی آبائی بداعمالیوں اور غفلتوں کی طرف لوٹ گیا وہ خدا کا تو کچھ بھی نہیں بگاڑ سکے گا اور خدا عنقریب انہی لوگوں کو نیک عوض دے گا جو احکام الٰہی کی دل سے قدر کر کے ان پر عمل کرتے ہیں۔ (تذ-۲:۲۹۸) ﴿۱۴۴﴾

← یہ تنبیہ خالص اس قسم کی تھی کہ مسلمانوں کے دل لرز اٹھے۔ ہر ایک کو اپنے متعلق شک گزرتا تھا کہ آیا وہ خدا کے نزدیک مومن ہے یا کافر ہے اور انہوں نے قانون خدا کو نہایت مختلف نظروں سے دیکھنا شروع کر دیا۔

مسلمانوں کے دلوں کی تو یہ کیفیت تھی جو اوپر بیان ہوئی لیکن قرن اول کے کفار و یہود بلکہ آج تک کی باقی غیر مسلم دنیا غزوہ احد کے واقعات کو اس نظر سے کیونکر دیکھ سکتے تھے۔ تاریخ کے اوراق پر جہاں بھی یہ واقع ثبت ہے اس کو ہر دوست دشمن شخص شکست کے نام سے تعبیر کرتا ہے لیکن نئے نئے اور قانون فطرت سے ناوقف مسلمانوں کو خدا نہایت مہنگی قیمت کی وصولی کے بعد قانون خدا اور قرآن کی حکمت سے واقف کر کے ان کو آئندہ کئی صدیوں تک غالب کرنا چاہتا تھا' وہ اطاعت امیر کے عظیم الشان فطری اصول کو دین اسلام کا رکن رکین بنا کر اسلام کی ماہیت کو واضح کرنا چاہتا تھا تاکہ اسلام ابدالآباد تک اس دنیا میں غالب رہے۔ اور ﴿هو الذى ارسل رسوله بالهدىٰ و دين الحق ليظهره على الدين كله ولو كره المشر كون﴾ (۹:۶۱) کا صحیح مصداق بن سکے۔ یہ تعلیم آسانی سے بشر کے دل میں نہ بیٹھ سکتی تھی جب تک کہ خدا مسلمانوں کو شکست کا دردناک منظر نہ دکھاتا اور خاص کر اس حالت میں کہ ویسے تو مسلمانوں کا جوش ایمان غزوہ احد میں یہ ظاہر ہوا کہ ستر شہیدوں کے بدلے مسلمانوں نے قریباً ایک ہزار کافر قتل کئے' یعنی ایک کے بدلے میں مسلمانوں نے چودہ جانیں لیں لیکن بایں ہمہ ذرا سی غلطی کے بدلے کہ انہوں نے رسول کے حکم کو نہ مانا' وہ ایسی شکست کھا گئے کہ چودہ سو برس سے تاریخ اس شکست کو دہرا کر ان کے ماتھے پر کلنک کا ٹیکہ لگا رہی ہے۔ آج کل کے مسلمان دین اسلام کو جو مرضی ہے سمجھیں لیکن قرن اول اور اس کے بعد کئی قرنوں بلکہ صدیوں تک اسلام ایک زندہ مذہب بلکہ حرکت رہا۔ اور اس وقت اتقوا الله (خدا سے ڈرو) کے معنی تسبیحیں پھیر کر یا لمبی ڈاڑھیاں چھوڑ کر ''متقی'' اور ''پرہیزگار'' بننا نہ تھا بلکہ اس کے معنی یہ تھے کہ قانون خدا سے ڈرو اور اس سے سرتابی نہ کرو ورنہ سزا پاؤ گے۔ یہ نکتہ غزوہ احد کے بعد مسلمانوں کے قلب میں اس قدر پختہ ہو گیا کہ قرنوں اور صدیوں تک کسی مسلمان فوج نے اپنے امیر کے حکم سے سرتابی نہ کی۔

الغرض غزوہ احد نہ صرف فریقین کے نقصان جان کے اعتبار سے بلکہ اس اعتبار سے کہ ابوسفیان جنگ چھوڑ کر اسی دن یعنی ۷ شوال ۳ھ کو بھاگ گیا شکست نہ تھی بلکہ بدر کے بعد مسلمانوں کی دوسری عظیم الشان فتح تھی' بلکہ یہ شکست' اگر اس کو شکست کا نام ہی دینا ہے' مسلمانوں کے حق میں بڑی سے بڑی رحمت اور مسلمانوں کے آئندہ تین سو برس تک ناقابل شکست بن جانے کا پیش خیمہ تھی۔ اس کے بعد مسلمان برابر کئی سو برس تک اپنی مختصر سی فوجوں کے ساتھ عظیم التعداد کفار فوجوں پر ہمیشہ فتح پاتے رہے۔ (تک-۲:۱۰۲-۱۱۴)

Marfat.com

وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ كِتٰبًا مُّؤَجَّلًا ۭ وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ
الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا ۚ وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الْاٰخِرَةِ نُؤْتِهٖ مِنْهَا ۭ وَسَنَجْزِي
الشّٰكِرِيْنَ ﴿۱۴۵﴾ وَكَاَيِّنْ مِّنْ نَّبِيٍّ قٰتَلَ ۙ مَعَهٗ رِبِّيُّوْنَ كَثِيْرٌ ۚ فَمَا وَهَنُوْا
لِمَآ اَصَابَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَمَا ضَعُفُوْا وَمَا اسْتَكَانُوْا ۭ وَاللّٰهُ يُحِبُّ
الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۴۶﴾ وَمَا كَانَ قَوْلَهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوْا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا
وَاِسْرَافَنَا فِيْٓ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَي الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۴۷﴾
فَاٰتٰىھُمُ اللّٰهُ ثَوَابَ الدُّنْيَا وَحُسْنَ ثَوَابِ الْاٰخِرَةِ ۭ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۴۸﴾ ع ۵
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تُطِيْعُوا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَرُدُّوْكُمْ عَلٰٓي اَعْقَابِكُمْ
فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿۱۴۹﴾ بَلِ اللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ ۚ وَھُوَ خَيْرُ النّٰصِرِيْنَ ﴿۱۵۰﴾

اور کسی شخص میں طاقت نہیں کہ خدا کے حکم کے بغیر مر جائے (ف) یاد رکھو موت کا ایک وقت مقرر ہے اس لیے موت سے ڈرنا بے سود ہے۔ (تک-۲:۱۳۰) اور جو شخص دنیا میں (اپنے اعمال) کا بدلہ چاہے اس کو ہم یہیں بدلہ دے دیں گے اور جو آخرت میں طالب ثواب ہو اس کو وہاں اجر عطا کریں گے اور ہم شکر گزاروں کو عنقریب (بہت اچھا) صلہ دیں گے۔ (ف) ﴿۱۴۵﴾ اور (لوگو!) بہت سے پیغمبر ہو گزرے ہیں جن کی معیت میں خدا کا آوازہ بلند کرنے والے لوگ بتعداد کثیر دشمنوں سے لڑے تو جو مصیبتیں ان کو راہ خدا میں پہنچیں ان کی وجہ سے نہ تو انہوں نے ہمت ہاری اور نہ ان کے حوصلے پست ہوئے اور نہ دشمنوں کے آگے عاجزی کا اظہار کیا اور خدا تو انہی کو دوست رکھتا ہے جو مصیبت میں مستقل مزاج رہیں۔ (تک-۲:۱۱۶) ﴿۱۴۶﴾ اور ان جانکاہ مصائب ونوائب جھیلتے وقت ان کی زبانوں سے نکلا تو یہی نکلا کہ اے ہمارے پروردگار! ہماری پچھلی واماندگیوں اور غفلتوں پر پردہ ڈال' ہمارے کاموں میں جو زیادتیاں ہوگئی ہیں اور جن کی پاداش میں دشمن نے ہم کو آ دبوچا ہے اور جن کی وجہ سے اس کو ہم پر دست درازی کا موقع مل گیا ہے ان سے درگزر فرما اور اب ہمارے پاؤں جمائے رکھ اور اس گروہ پر جو تیرے وجود اور تیرے قانون سے منکر ہیں ہم کو فتح دے۔ (تذ-۲:۱۱۷) ﴿۱۴۷﴾ پھر خدا نے ان کو اس دنیا میں بہترین اجر دیا' ان کو قوت اور عزت دی اور آخرت میں بھی بہترین بدلہ دیا۔ اور خدا تو خلوص دل سے کام کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ (تذ-۲:۱۱۷) ﴿۱۴۸﴾ اے ایمان والو! (یہ یہود اور نصاریٰ تو تمہاری دشمنی میں اس قدر بڑے ہیں کہ) اگر تم ان کافروں کی بات مانو گے تو وہ تمہیں پھر کفر کی طرف واپس کر لیں گے تاکہ تم گھاٹا پانے والوں میں سے ہو جاؤ۔ (تک-۲:۱۳۰) ﴿۱۴۹﴾ (یہ تمہارے مددگار نہیں ہیں) بلکہ خدا تمہارا مددگار ہے اور وہ سب سے بہتر مددگار ہے۔ (ف) ﴿۱۵۰﴾

Marfat.com

سَنُلۡقِیۡ فِیۡ قُلُوۡبِ الَّذِیۡنَ کَفَرُوا الرُّعۡبَ بِمَاۤ اَشۡرَکُوۡا بِاللّٰہِ مَا لَمۡ یُنَزِّلۡ
بِہٖ سُلۡطٰنًا ۚ وَ مَاۡوٰىہُمُ النَّارُ ؕ وَ بِئۡسَ مَثۡوَی الظّٰلِمِیۡنَ ﴿۱۵۱﴾ وَ لَقَدۡ
صَدَقَکُمُ اللّٰہُ وَعۡدَہٗۤ اِذۡ تَحُسُّوۡنَہُمۡ بِاِذۡنِہٖ ۚ حَتّٰۤی اِذَا فَشِلۡتُمۡ
وَ تَنَازَعۡتُمۡ فِی الۡاَمۡرِ وَ عَصَیۡتُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ مَاۤ اَرٰىکُمۡ مَّا تُحِبُّوۡنَ ؕ
مِنۡکُمۡ مَّنۡ یُّرِیۡدُ الدُّنۡیَا وَ مِنۡکُمۡ مَّنۡ یُّرِیۡدُ الۡاٰخِرَۃَ ۚ ثُمَّ صَرَفَکُمۡ
عَنۡہُمۡ لِیَبۡتَلِیَکُمۡ ۚ وَ لَقَدۡ عَفَا عَنۡکُمۡ ؕ وَ اللّٰہُ ذُوۡ فَضۡلٍ عَلَی الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ﴿۱۵۲﴾
اِذۡ تُصۡعِدُوۡنَ وَ لَا تَلۡوٗنَ عَلٰۤی اَحَدٍ وَّ الرَّسُوۡلُ یَدۡعُوۡکُمۡ فِیۡۤ
اُخۡرٰىکُمۡ فَاَثَابَکُمۡ غَمًّۢا بِغَمٍّ لِّکَیۡلَا تَحۡزَنُوۡا عَلٰی مَا فَاتَکُمۡ وَ لَا مَاۤ
اَصَابَکُمۡ ؕ وَ اللّٰہُ خَبِیۡرٌۢ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۱۵۳﴾

ہم عنقریب ان کافروں کے دلوں میں تمہارا رعب اور خوف ڈال دیں گے کیونکہ انہوں نے تمہاری غیر مانند خدا کے ساتھ کئی بے سند خدا لگا رکھے ہیں۔ ان کا آخری ٹھکانا جہنم ہے جو ظالموں کے لیے برا ٹھکانا ہے۔ (تک-۲:۱۳۰) ﴿۱۵۱﴾ (غزوۂ احد میں) خدا نے تو اپنا فتح دینے کا وعدہ سچ کر ہی دکھایا تھا جب تم شروع شروع میں دشمن کے جم غفیر کو کاٹ کاٹ کر الگ کر رہے تھے یہاں تک کہ تم بددل ہو گئے اور آپس میں جھگڑنے لگے اور رسول کے حکم کی نافرمانی کی وہ اس لیے کہ تم کو مال غنیمت کا لالچ ہوا جس کو تم پسند کرتے تھے تو شکست بھی اسی لالچ کی وجہ سے ہوئی۔ (تک-۲:۱۳۰) تاکہ تمہاری آزمائش کرے اور اس نے تمہارا قصور معاف کر دیا اور خدا مومنوں پر بڑا فضل کرنے والا ہے۔ (ف) ﴿۱۵۲﴾ اور جب تم مال غنیمت حاصل کرنے کی لالچ میں بھاگے چلے جا رہے تھے اور مڑ کر کسی کی طرف بھی نہ دیکھتے تھے درآنحالیکہ رسول تمہارے پیچھے سے پکار پکار کر تمہیں بلا رہا تھا کہ واپس آ جاؤ اور تم نہ آتے تھے۔ پھر رسول کے اس غم کے بدلے میں کہ تم اپنی جگہ چھوڑ گئے تھے خدا نے تمہیں شکست کا غم دیا تاکہ تم جو کچھ ہو چکا تھا یا جو مصیبت آنے والی تھی اس کا غم نہ کھاؤ۔ (تک-۲:۱۳۰) اور خدا تمہارے سب اعمال سے خبردار ہے۔ (ف) ﴿۱۵۳﴾

Marfat.com

ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا يَّغْشٰى طَآئِفَةً
مِّنْكُمْ ۙ وَطَآئِفَةٌ قَدْ اَهَمَّتْهُمْ اَنْفُسُهُمْ يَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ
الْجَاهِلِيَّةِ ۭ يَقُوْلُوْنَ هَلْ لَّنَا مِنَ الْاَمْرِ مِنْ شَيْءٍ ۭ قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ كُلَّهٗ
لِلّٰهِ ۭ يُخْفُوْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ مَّا لَا يُبْدُوْنَ لَكَ ۭ يَقُوْلُوْنَ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ
الْاَمْرِ شَيْءٌ مَّا قُتِلْنَا هٰهُنَا ۭ قُلْ لَّوْ كُنْتُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِيْنَ
كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ اِلٰى مَضَاجِعِهِمْ ۚ وَلِيَبْتَلِيَ اللّٰهُ مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ
وَلِيُمَحِّصَ مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۱۵۴﴾ اِنَّ
الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا مِنْكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ ۙ اِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطٰنُ
بِبَعْضِ مَا كَسَبُوْا ۚ وَلَقَدْ عَفَا اللّٰهُ عَنْهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿۱۵۵﴾ ع ۱۶/۷

پھر اس غم کے بعد تمہارے ایک گروہ کو مال لوٹنے کی بیہوشی دے دی اور دوسرا گروہ بھی تم میں تھا اور جن کو اپنی جانوں کی فکر لگی تھی اور وہ خدا پر طرح طرح کے زمانہ جاہلیت گمان ناحق طور پر کر رہے تھے کہ جنگ کے معاملے میں ہماری رائے کی تو کچھ وقعت نہیں اے محمدؐ! انہیں کہہ دو کہ حکم تو صرف اللہ کا ہے وہ تمہاری رائے پر کیوں چلے۔ یہ لوگ تو اپنے دلوں میں موت کے خوف کو تم سے چھپاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اگر ہماری رائے مانی جاتی تو ہم کیوں اس جگہ اس کثرت سے قتل ہوتے۔ انہیں کہہ دو کہ اگر تم اپنے گھروں میں بھی چھپ کر بیٹھے رہتے تو جن کا قتل ہونا لکھا جا چکا تھا وہ ضرور قتل ہوتے اور ہمارا مقصد تو اس شے کا امتحان لینا تھا جو تمہارے سینوں کے اندر تھی اور تمہارے دلوں کو بزدلی سے پاک کرنا تھا۔ (تک-۲:۱۵۴) ﴿۱۵۴﴾ تو جو لوگ اس مٹھ بھیڑ کے دن جب کہ لشکر آمنے سامنے ہوئے تو واپس چلے گئے ان کو شیطان نے پھسلایا تھا تو اب اللہ نے ایسے بزدلوں سے (باہمیں مردمان بباید ساخت کو مدنظر رکھ کر) درگزر کیا اور خدا بڑا معاف کرنے والا ہے۔ (تک-۲:۱۳۱) ﴿۱۵۵﴾

يَآيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَكُوۡنُوۡا كَالَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا وَقَالُوۡا لِاِخۡوَانِهِمۡ اِذَا
ضَرَبُوۡا فِى الۡاَرۡضِ اَوۡ كَانُوۡا غُزًّى لَّوۡ كَانُوۡا عِنۡدَنَا مَا مَاتُوۡا وَمَا
قُتِلُوۡا ۚ لِيَجۡعَلَ اللّٰهُ ذٰلِكَ حَسۡرَةً فِىۡ قُلُوۡبِهِمۡ ؕ وَاللّٰهُ يُحۡىٖ وَيُمِيۡتُ ؕ
وَاللّٰهُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ بَصِيۡرٌ ﴿۱۵۶﴾ وَلَئِنۡ قُتِلۡتُمۡ فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ اَوۡ مُتُّمۡ
لَمَغۡفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَحۡمَةٌ خَيۡرٌ مِّمَّا يَجۡمَعُوۡنَ ﴿۱۵۷﴾ وَلَئِنۡ مُّتُّمۡ اَوۡ قُتِلۡتُمۡ
لَاِلَى اللّٰهِ تُحۡشَرُوۡنَ ﴿۱۵۸﴾ فَبِمَا رَحۡمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنۡتَ لَهُمۡ ۚ وَلَوۡ كُنۡتَ فَظًّا
غَلِيۡظَ الۡقَلۡبِ لَانْفَضُّوۡا مِنۡ حَوۡلِكَ ۖ فَاعۡفُ عَنۡهُمۡ وَاسۡتَغۡفِرۡ لَهُمۡ وَشَاوِرۡهُمۡ
فِى الۡاَمۡرِ ۚ فَاِذَا عَزَمۡتَ فَتَوَكَّلۡ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الۡمُتَوَكِّلِيۡنَ ﴿۱۵۹﴾

اے ایمان والو! ان بدبخت کافروں کی طرح نہ بن جاؤ جو اپنے بھائیوں کو جو جہاد بالسیف کی غرض سے دور دور کے سفر کرتے ہیں افسوس دلا دلا کر کہتے ہیں کہ اگر تم ہمارے ساتھ یہیں رہتے تو ہرگز نہ مرتے نہ قتل کیے جاتے۔ضروری ہے کہ اللہ ایک نہ ایک دن اس جہاد بالسیف کو فتح عظیم کا پیش خیمہ اور بے شمار مال غنیمت کا وسیلہ بنا کر ان کے دلوں میں حسرت انگیز پچھتاوا پیدا کر دے گا۔ اور قتال کا تخیل جو اس وقت ان میں مردنی پیدا کر رہا ہے نئے سرے سے زندگی پیدا کر دیگا اور دراصل خدا ہی ہے جو قوموں کو زندہ کرتا ہے یا ان کو بے حس کر دیتا ہے اور وہی خدا ہے جو نہایت غور سے تمہارے عمل کو دیکھ رہا ہے۔ (تذ-۱۲:۱۸۶) ﴿۱۵۶﴾ انہیں کہہ دو کہ اگر تم خدا کی راہ میں قتل ہو جاؤ یا مر جاؤ تو اس نفع سے جو تم گھر بیٹھے جمع کر رہے ہو ہزار درجے تمہارا قتل ہو کر مغفرۃ پا جانا بہتر ہے۔ (تک-۲:۱۳۱) ﴿۱۵۷﴾ اور اگر تم مر جاؤ یا مارے جاؤ خدا کے حضور میں ضرور اکٹھے کیے جاؤ گے۔ (ف) ﴿۱۵۸﴾ اے محمدؐ! (اس حالت میں کہ مسلمانوں میں یہ کمزور ایمان والا گروہ موجود ہے) تم نے شکست کے بعد ان سے نرمی کا برتاؤ کیا ہے اور حقیقت تو یہ ہے کہ اگر تو درشت خو اور سخت دل ہوتا تو یہ لوگ تم سے بھاگ جاتے۔ اس لیے ان سے درگزر کرو اور خدا سے ان کی بخشش کی دعا کرو اور ان سے مشورہ (بھی) لے لیا کرو (تاکہ یہ خدا کے کام شوق سے کریں) پھر جب تو نے کسی کام کرنے کا ارادہ کر لیا (تو ان کی تمام رائے زنی کے باوجود) خدا کو اپنی باگ ڈور سپرد کر دے کیونکہ خدا توکل کرنے والوں کو ہی پسند کرتا ہے۔ (تک-۲:۱۳۱) ﴿۱۵۹﴾

Marfat.com

اِنْ يَّنْصُرْكُمُ اللّٰهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ ۚ وَاِنْ يَّخْذُلْكُمْ فَمَنْ ذَا الَّذِىْ يَنْصُرُكُمْ
مِّنْۢ بَعْدِهٖ ۗ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝١٦٠ وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّغُلَّ ۗ
وَمَنْ يَّغْلُلْ يَاْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ
وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝١٦١ اَفَمَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَ اللّٰهِ كَمَنْۢ بَآءَ بِسَخَطٍ مِّنَ
اللّٰهِ وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ۗ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝١٦٢ هُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ اللّٰهِ ۗ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ
بِمَا يَعْمَلُوْنَ ۝١٦٣ لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ
اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۚ وَاِنْ
كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝١٦٤

النصف

(حقیقت تو یہ ہے کہ) اگر خدا تمہاری مدد کرے گا تو تم پر غالب آنے والا کوئی نہیں اور اگر تم کو رسوا کرے تو کون ہے جو اس کے بعد تمہاری مدد کرے گا اس لیے مومنوں کو خدا ہی کے سپرد (اپنے سب کام) کر دینے چاہئیں (کہ وہ خدا ہی کو کارساز سمجھ کر اس کے حکموں پر تندہی سے عمل کرتے جائیں) (تک-۲:۱۳۱) ۝۱۶۰ نبی کے شایان شان نہیں کہ وہ اس حکم میں جو خدا کی طرف سے اس کو امانت کے طور پر ملا ہو خیانت کرے اور لوگوں سے ڈر کر اس حکم کو کم کر کے دکھلائے۔ (تک-۲:۱۳۱) اور خیانت کرنے والوں کو قیامت کے دن خیانت کی ہوئی چیز (خدا کے روبرو) لا حاضر کرنی ہوگی پھر ہر شخص کو اس کے اعمال کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا اور بے انصافی نہیں کی جائے گی۔ (ف) ۝۱۶۱ بھلا جو شخص خدا کی خوشنودی کا تابع ہو وہ اس شخص کی طرح (مرتکب خیانت) ہو سکتا ہے جو خدا کی طرف ناخوشی میں گرفتار ہو اور جس کا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ برا ٹھکانا ہے۔ (ف) ۝۱۶۲ ان لوگوں کے خدا کے ہاں (مختلف اور متفاوت) درجے ہیں اور خدا ان سب کے اعمال دیکھ رہا ہے۔ (ف) ۝۱۶۳ لوگو! اس خدائے عظیم نے ایمان والوں پر بڑا ہی احسان کیا کہ ان بے علم اور اجڈ ان پڑھ اور انجان اہل عرب میں ان ہی میں کا' اور حسب پسند ایک رسول بھیجا جو آپ فرستادۂ خدا ہونے کے باعث اس قدر صاحب علم ہو گیا ہے کہ ان پر خدا کے عالم آرا احکام واضح کر رہا ہے' ان کو آلائش گناہ سے پاک صاف کر رہا ہے' ان کو قانون الٰہی (الکتب) کا علم دے رہا ہے' خدائے حکیم کی حکمت سکھلا رہا ہے' ورنہ اس سے پہلے تو یہ جاہل لوگ صریح گمراہی میں تھے۔ (تذ-۱:۵۴) ۝۱۶۴

Marfat.com

اَوَلَمَّآ اَصَابَتۡكُمۡ مُّصِيۡبَةٌ قَدۡ اَصَبۡتُمۡ مِّثۡلَيۡهَا ۙ قُلۡتُمۡ اَنّٰى هٰذَا ؕ قُلۡ
هُوَ مِنۡ عِنۡدِ اَنۡفُسِكُمۡ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ ﴿۱۶۵﴾ وَمَآ اَصَابَكُمۡ
يَوۡمَ الۡتَقَى الۡجَمۡعٰنِ فَبِاِذۡنِ اللّٰهِ وَلِيَعۡلَمَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿۱۶۶﴾ وَلِيَعۡلَمَ الَّذِيۡنَ
نَافَقُوۡا ۖۚ وَقِيۡلَ لَهُمۡ تَعَالَوۡا قَاتِلُوۡا فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ اَوِ ادۡفَعُوۡا ؕ قَالُوۡا
لَوۡ نَعۡلَمُ قِتَالًا لَّا تَّبَعۡنٰكُمۡ ؕ هُمۡ لِلۡكُفۡرِ يَوۡمَئِذٍ اَقۡرَبُ مِنۡهُمۡ لِلۡاِيۡمَانِ ۚ
يَقُوۡلُوۡنَ بِاَفۡوَاهِهِمۡ مَّا لَيۡسَ فِىۡ قُلُوۡبِهِمۡ ؕ وَاللّٰهُ اَعۡلَمُ بِمَا يَكۡتُمُوۡنَ ﴿۱۶۷﴾ۚ
اَلَّذِيۡنَ قَالُوۡا لِاِخۡوَانِهِمۡ وَقَعَدُوۡا لَوۡ اَطَاعُوۡنَا مَا قُتِلُوۡا ؕ قُلۡ فَادۡرَءُوۡا
عَنۡ اَنۡفُسِكُمُ الۡمَوۡتَ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ ﴿۱۶۸﴾

مسلمانو! تم بھی عجیب لوگ ہو کہ جب تم پر جنگ احد میں شکست کی مصیبت آ پڑی' حالانکہ تم ہی جنگ بدر میں دشمنوں پر اس سے دگنی مصیبت ڈال چکے تھے' تو تمہارے چھکے چھوٹ گئے اور بے دل ہو کر لگے کہنے کہ ہیں! یہ آفت کہاں سے آ گئی۔ اے محمدؐ! ان سے کہہ دو کہ مصیبت آئی تو تمہارے اپنے کیئے سے آئی' اپنی نامرادی اور بزدلی سے آئی اور خدا تو اس قدر باحوصلہ اور بے نیاز ہے کہ اپنے بندوں کے کسی گروہ پر بے جا رعایت نہیں کرتا اور اس پر بھی قادر ہے کہ تمہارے اعمال کو دیکھ کر تمہیں شکست دے۔ (تذ-۱:۱۲۴) ﴿۱۶۵﴾ اور یاد رکھو کہ جس دن مقام احد میں دونوں فریق بھڑ گئے اور تم کو شکست کی مصیبت پہنچی تو یہ بھی خدا کے حکم سے تھا اور غرض یہ تھی کہ خدا ایمان والوں کو الگ معلوم کر لے۔ (تذ-۱:۱۲۵) ﴿۱۶۶﴾ اور ظاہری مسلمان بننے والوں لیکن دل میں نفاق رکھنے والوں کو الگ پہچان لے۔ (تذ-۱:۱۲۵) اور کون منافق ہے۔ اس دن ان کو کہا گیا تھا کہ آؤ خدا کی راہ میں قتال کرو یا سرے سے چلے جاؤ اور انہوں نے کہا کہ اگر ہم کو قتال کے عمدہ نتیجے کا علم ہوتا تو ہم ضرور تمہاری متابعت کرتے۔ یہ وہ دودلے اور غدار لوگ ہیں جو صرف ذاتی نفع کے پیچھے لگے ہیں اور قومی تقویت کی ان کو کوئی پرواہ نہیں تو ایسے لوگ اس دن ایمان سے زیادہ کفر کے قریب ہو گئے تھے اور وہ مونہوں سے وہ باتیں کرتے تھے جو ان کے دلوں میں نہ تھیں اور اللہ خوب جانتا تھا کہ یہ دلوں کے اندر کیا چھپا رہے ہیں۔ (تذ-۲:۱۸۷) ﴿۱۶۷﴾ یہی وہ لوگ ہیں جو اپنے بھائیوں سے کہتے ہیں کہ اگر تم ہماری بات مانتے تو قتل نہ کیے جاتے۔ اے محمدؐ! انہیں کہہ دو کہ اگر تم سچے ہو تو اپنی جانوں سے ہی موت کو ٹال دو۔ (تک-۲:۱۳۲) ﴿۱۶۸﴾

Marfat.com

وَلَا تَحۡسَبَنَّ الَّذِیۡنَ قُتِلُوۡا فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ اَمۡوَاتًا ؕ بَلۡ اَحۡیَآءٌ عِنۡدَ رَبِّہِمۡ
یُرۡزَقُوۡنَ ﴿۱۶۹﴾ۙ فَرِحِیۡنَ بِمَاۤ اٰتٰہُمُ اللّٰہُ مِنۡ فَضۡلِہٖ ۙ وَ یَسۡتَبۡشِرُوۡنَ بِالَّذِیۡنَ
لَمۡ یَلۡحَقُوۡا بِہِمۡ مِّنۡ خَلۡفِہِمۡ ۙ اَلَّا خَوۡفٌ عَلَیۡہِمۡ وَلَا ہُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ ﴿۱۷۰﴾ وقف لازم
یَسۡتَبۡشِرُوۡنَ بِنِعۡمَۃٍ مِّنَ اللّٰہِ وَ فَضۡلٍ ۙ وَّ اَنَّ اللّٰہَ لَا یُضِیۡعُ اَجۡرَ
الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ﴿۱۷۱﴾ۚۛ اَلَّذِیۡنَ اسۡتَجَابُوۡا لِلّٰہِ وَ الرَّسُوۡلِ مِنۡۢ بَعۡدِ مَاۤ اَصَابَہُمُ ع ۸
الۡقَرۡحُ ۟ؕ لِلَّذِیۡنَ اَحۡسَنُوۡا مِنۡہُمۡ وَ اتَّقَوۡا اَجۡرٌ عَظِیۡمٌ ﴿۱۷۲﴾ۚ اَلَّذِیۡنَ قَالَ مع
لَہُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدۡ جَمَعُوۡا لَکُمۡ فَاخۡشَوۡہُمۡ فَزَادَہُمۡ اِیۡمَانًا ٭ۖ
وَّ قَالُوۡا حَسۡبُنَا اللّٰہُ وَ نِعۡمَ الۡوَکِیۡلُ ﴿۱۷۳﴾ فَانۡقَلَبُوۡا بِنِعۡمَۃٍ مِّنَ اللّٰہِ وَ فَضۡلٍ لَّمۡ
یَمۡسَسۡہُمۡ سُوۡٓءٌ ۙ وَّ اتَّبَعُوۡا رِضۡوَانَ اللّٰہِ ؕ وَ اللّٰہُ ذُوۡ فَضۡلٍ عَظِیۡمٍ ﴿۱۷۴﴾ اِنَّمَا ذٰلِکُمُ
الشَّیۡطٰنُ یُخَوِّفُ اَوۡلِیَآءَہٗ ۪ فَلَا تَخَافُوۡہُمۡ وَ خَافُوۡنِ اِنۡ کُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِیۡنَ ﴿۱۷۵﴾

اور لوگو! جو شخص راہ خدا میں قتل کیے گئے ان کو مردہ شمار نہ کرو وہ تو فی الحقیقت زندہ ہیں اور خدا کے پاس بیٹھے ہوئے اس کی نعمتوں اور رحمتوں سے مالا مال ہو رہے ہیں۔ (تذ-۱:۱۲۶!) ﴿۱۶۹﴾ بلکہ خوش ہیں اس عزت پر جو خدا نے انہیں دی اور خوشخبری ان لوگوں کو دے رہے ہیں جو ابھی تک قتل ہو کر ان میں جا ملے نہیں کہ ان کو کوئی خوف اور غم لاحق نہیں ہوگا۔ (تک-۲:۱۳۲) ﴿۱۷۰﴾ اور خدا کے انعامات اور فضل سے خوش ہو رہے ہیں اور اس سے کہ خدا مومنوں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔ (ف) ﴿۱۷۱﴾ جنہوں نے باوجود زخم کھانے کے خدا اور رسول کے حکم کو قبول کیا جو لوگ ان میں نیکوکار اور پرہیزگار ہیں ان کے لیے بڑا ثواب ہے۔ (ف) ﴿۱۷۲﴾ ان لوگوں نے آ کر بیان کیا کہ کفار نے تمہارے (مقابلے کے) لیے (لشکر کثیر) جمع کیا ہے تو ان سے ڈرو۔ تو ان کا ایمان اور زیادہ ہو گیا اور کہنے لگے ہم کو خدا کافی ہے اور وہ بہت اچھا کارساز ہے۔ (ف) ﴿۱۷۳﴾ پھر اسلام کا جرار لشکر اور ان کے بہادر سرخیل لوٹے تو اس شان سے لوٹے کہ خدا کی نعمتوں اور اس کے فضل و کرم سے لدے ہوئے تھے' بدر کے میدان میں تین دن رات پڑے رہنے کے باوجود ان کا بال تک بیکا نہ ہوا۔ وہ خدا کی خوشنودی پر کاربند ہوئے تھے اور خدا بڑا ہی صاحب فضل و کرم ہے جو پل میں کچھ کا کچھ کر دیتا ہے۔ ﴿۱۷۴﴾ (تذ-۱:۲۱۶) یہ صرف شیطان ہے جو اپنے دوستوں کو موت سے ڈراتا رہتا ہے اس لیے اے مسلمانو! تم ایسے دوستوں سے نہ ڈرو بلکہ اگر صحیح معنوں میں مومن ہو تو مجھی سے ڈرو۔ ﴿۱۷۵﴾ (تک-۲:۱۳۲)

وَلَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ ۚ اِنَّهُمْ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ
شَيْـًٔا ۗ يُرِيْدُ اللّٰهُ اَلَّا يَجْعَلَ لَهُمْ حَظًّا فِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۷۶﴾
اِنَّ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْـًٔا ۚ وَلَهُمْ
عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۷۷﴾ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّمَا نُمْلِيْ لَهُمْ خَيْرٌ لِّاَنْفُسِهِمْ ۗ
اِنَّمَا نُمْلِيْ لَهُمْ لِيَزْدَادُوْٓا اِثْمًا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۱۷۸﴾ مَا كَانَ
اللّٰهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتّٰى يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ
مِنَ الطَّيِّبِ ۗ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ
رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۠ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۚ وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَلَكُمْ
اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۷۹﴾ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ
هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ ۗ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ ۗ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۗ
وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۗ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۱۸۰﴾ ع ۱۸ ۹

اور جو لوگ کفر میں جلدی کرتے ہیں ان (کی وجہ) سے غمگین نہ ہونا۔ یہ خدا کا کچھ نقصان نہیں کر سکتے' خدا چاہتا ہے کہ آخرت میں ان کو کچھ حصہ نہ دے اور ان کے لیے بڑا عذاب تیار ہے۔ ﴿۱۷۶﴾ (ف) جن لوگوں نے ایمان کے بدلے کفر خریدا وہ خدا کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے اور ان کو دکھ دینے والا عذاب ہوگا۔ ﴿۱۷۷﴾ (ف) اور کافر لوگ یہ نہ خیال کریں کہ ہم جو ان کو دیئے جاتے ہیں یہ ان کے حق میں اچھا ہے۔ (ف) ہم ان کو سزا دینے میں ڈھیل دے رہے ہیں کہ وہ گناہ اور زیادہ کریں اور انہیں بالآخر رسوا کرنے والا عذاب لاحق ہوگا۔ ﴿۱۷۸﴾ (تک-۲:۱۳۲) (لوگو) جب تک خدا ناپاک کو پاک سے الگ نہ کر دے گا مومنوں کو اس حال میں جس میں تم ہو ہرگز نہیں رہنے دے گا۔ اور اللہ تم کو غیب کی باتوں سے بھی مطلع نہیں کرے گا۔ البتہ خدا اپنے پیغمبروں میں سے جسے چاہتا ہے انتخاب کر لیتا ہے' تو تم خدا پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ اور اگر ایمان لاؤ گے اور پرہیزگاری کرو گے تو تم کو اجر عظیم ملے گا۔ ﴿۱۷۹﴾ (ف) اور جن مسلمان لوگوں کو خدا نے اپنے فضل و کرم سے توفیق دی ہے اور وہ راہ خدا میں مال خرچ کرنے میں بخل کرتے ہیں وہ اس بخل کو اپنے حق میں کچھ بہتر نہ سمجھیں بلکہ وہ تو ان کے حق میں بدتر ہے۔ جس مال کا بخل وہ کرتے ہیں عنقریب قیامت کے دن اس کا طوق بنا کر ان کے گلے میں پہنایا جائے گا اور لوگو! یہ مال جو تم سے مانگا جاتا ہے کچھ ہمارے نفع کے لیے نہیں۔ یہ تمہاری اپنی جماعت کی بہتری اور تقویت کے لیے ہے اور خدا کے پاس تو آسمانوں اور زمین کے خزانے ہیں اور جو کچھ بھی تم لوگ ایثار کر رہے ہو خدا اس کو موبمو جانتا ہے۔ ﴿۱۸۰﴾ (تذ-۲:۲۴۵-۲۴۶)

Marfat.com

لَقَدۡ سَمِعَ اللّٰهُ قَوۡلَ الَّذِيۡنَ قَالُوۡۤا اِنَّ اللّٰهَ فَقِيۡرٌ وَّنَحۡنُ اَغۡنِيَآءُ ۘ م
سَنَكۡتُبُ مَا قَالُوۡا وَقَتۡلَهُمُ الۡاَنۡۢبِيَآءَ بِغَيۡرِ حَقٍّ ۙ وَّنَقُوۡلُ ذُوۡقُوۡا عَذَابَ
الۡحَرِيۡقِ ﴿۱۸۱﴾ ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتۡ اَيۡدِيۡكُمۡ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيۡسَ بِظَلَّامٍ لِّلۡعَبِيۡدِ ۚ ﴿۱۸۲﴾
اَلَّذِيۡنَ قَالُوۡۤا اِنَّ اللّٰهَ عَهِدَ اِلَيۡنَاۤ اَلَّا نُؤۡمِنَ لِرَسُوۡلٍ حَتّٰى يَاۡتِيَنَا
بِقُرۡبَانٍ تَاۡكُلُهُ النَّارُ ؕ قُلۡ قَدۡ جَآءَكُمۡ رُسُلٌ مِّنۡ قَبۡلِىۡ بِالۡبَيِّنٰتِ وَبِالَّذِىۡ
قُلۡتُمۡ فَلِمَ قَتَلۡتُمُوۡهُمۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ ﴿۱۸۳﴾ فَاِنۡ كَذَّبُوۡكَ فَقَدۡ كُذِّبَ
رُسُلٌ مِّنۡ قَبۡلِكَ جَآءُوۡ بِالۡبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ وَالۡكِتٰبِ الۡمُنِيۡرِ ﴿۱۸۴﴾ كُلُّ نَفۡسٍ
ذَآئِقَةُ الۡمَوۡتِ ؕ وَاِنَّمَا تُوَفَّوۡنَ اُجُوۡرَكُمۡ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ ؕ فَمَنۡ زُحۡزِحَ عَنِ النَّارِ
وَاُدۡخِلَ الۡجَنَّةَ فَقَدۡ فَازَ ؕ وَمَا الۡحَيٰوةُ الدُّنۡيَاۤ اِلَّا مَتَاعُ الۡغُرُوۡرِ ﴿۱۸۵﴾

وقف لازم

اللہ نے ان لوگوں کی بکواس سن لی ہے جو تمہیں طنزاً کہتے ہیں کہ تمہارا اللہ تو محتاج ہے جو قرض مانگتا رہتا ہے اور ہم مالدار ہیں ہم ان کی ان گستاخیوں کو لکھ رکھیں گے اور ان کے پیغمبروں کے ناحق قتل کو بھی۔ پھر جس دن ہمارے غضب کا دریا جوش مارے گا ہم کہیں گے کہ اس بھسم کر دینے والے عذاب کا مزہ چکھو۔ ﴿۱۸۱﴾ (تذ-۱:۱۳۹) یہ وہ متاع ہے جو تمہارے دونوں ہاتھوں نے کما کر اپنی فلاح کے لیے آگے بھیجی ہے (تو اب اسی متاع کو دیکھ کر تمہارے متعلق فیصلہ کر دیا جائے گا کہ تم کس شے کے مستحق ہو) اور یہ تو قطعی طور پر درست ہے کہ خدا اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرتا۔ (تذ-۲:۱۸۲) ﴿۱۸۲﴾ لوگ کہتے ہیں کہ خدا نے ہمیں حکم بھیجا ہے کہ جب تک کوئی پیغمبر ہمارے پاس ایسی نیاز لے کر نہ آئے جس کو آگ آ کر کھا جائے تو تب تک ہم اس پر ایمان نہ لائیں گے (اے پیغمبر ان سے) کہہ دو کہ مجھ سے پہلے کئی پیغمبر تمہارے پاس کھلی ہوئی نشانیاں لے کر آئے اور وہ (معجزہ) بھی لائے جو تم کہتے ہو تو اگر سچے ہو تو تم نے ان کو قتل کیوں کیا؟ ﴿۱۸۳﴾ (ف) پھر اگر یہ لوگ تم کو سچا نہ سمجھیں تو تم سے پہلے بہت سے پیغمبر کھلی ہوئی نشانیاں اور صحیفے اور روشن کتابیں لے کر آ چکے ہیں اور لوگوں نے ان کو بھی سچا نہیں سمجھا۔ ﴿۱۸۴﴾ (ف) اے لوگو! ہر متنفس نے ایک نہ ایک دن موت کا مزا چکھنا ہے (تو اس سے پہلے جو کچھ کرنا ہے کر لو اور اس کا اجر لے لو اور اگر اس اجرت میں سے کچھ بچ بچا کر رہ گیا) تو روز قیامت کو تمہاری اجرتوں کا بقیہ ادا کر دیا جائے گا پھر اس دن جو شخص دوزخ کی آگ سے پرے ہٹا دیا گیا اور جنت میں داخل کر دیا گیا وہ تو اپنی مراد کو پہنچ گیا۔ اور (اگر لذت دنیوی میں پھنس کر تم بدکار ہو گئے اور اپنی جماعت کی تقویت کی خاطر جہاد بالسیف نہ کیا (۳:۱۸۰) تو جان لو کہ) دنیاوی لذتیں تو دھوکے کے مال کے سوا کچھ نہیں اس کا انجام دونوں جگہ عذاب ہی عذاب ہے اگرچہ اس کی ابتدا بظاہر خوش کن ہے۔ ﴿۱۸۵﴾ (تذ-۲:۱۳۳)

Marfat.com

لَتُبْلَوُنَّ فِيْٓ اَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ۣ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ
مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا اَذًى كَثِيْرًا ۭ وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا
فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ﴿۱۸۶﴾ وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا
الْكِتٰبَ لَتُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُوْنَهٗ ۡ فَنَبَذُوْهُ وَرَاۗءَ ظُهُوْرِهِمْ وَاشْتَرَوْا
بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۭ فَبِئْسَ مَا يَشْتَرُوْنَ ﴿۱۸۷﴾ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ بِمَآ
اَتَوْا وَّيُحِبُّوْنَ اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا فَلَا تَحْسَبَنَّھُمْ بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ ۚ
وَلَھُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۸۸﴾ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيْرٌ ﴿۱۸۹﴾ اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ ع ۱۹/۱۰
لِّاُولِي الْاَلْبَابِ ﴿۱۹۰﴾ ع

(اے اہل ایمان) تمہارے مال و جان میں تمہاری آزمائش کی جائے گی اور تم اہل کتاب سے اور ان لوگوں سے جو مشرک ہیں بہت سی ایذا کی باتیں سنو گے تو اگر صبر اور پرہیز گاری کرتے رہو گے تو یہ بڑی ہمت کے کام ہیں۔ ﴿۱۸۶﴾ (ف) اور (وہ وقت یاد کرو) جب خدا نے ان لوگوں سے پکا وعدہ لیا جن کو الکتٰب دی گئی تھی کہ تم ضرور اس (کے احکام) کو اچھی طرح (اور بغیر لاگ لپیٹ) لوگوں پر روشن کر دینا (اور کوئی غلط فہمی کی گنجائش نہ چھوڑنا) اور ہرگز اس کو چھپانا نہیں تو پھر (باوجود اتنی تاکید کے) ان لوگوں نے اس الکتٰب کو اپنی پیٹھوں کے پیچھے چھوڑ دیا (اور لوگوں کو اناپ شناپ اور آسان باتیں بنا کر الکتٰب سے غافل کر دیا) اور تھوڑے سے دنیاوی فائدے (یعنی اپنی ہر دل عزیزی یا ذاتی محبت) کے عوض میں الکتٰب کو بیچ دیا۔ تو (یاد رکھو کہ) یہ جو کچھ خریدتے ہیں وہ بہت ہی برا ہے (کیونکہ اس کے عوض میں قوم غافل ہو کر بربادی اور ہلاکت کے کنارے پر آ لگے گی) (حد:۱۱۴) ﴿۱۸۷﴾ جو لوگ اپنے (ناپسند) کاموں سے خوش ہوتے ہیں اور (پسندیدہ کام) جو کرتے نہیں ان کے لیے چاہتے ہیں کہ ان کی تعریف کی جائے ان کی نسبت خیال نہ کرنا کہ وہ عذاب سے رستگار ہو جائیں گے۔ اور انہیں درد دینے والا عذاب ہوگا۔ (ف) ﴿۱۸۸﴾ آسمانوں اور زمین کی بادشاہی خدا ہی کو ہے اور خدا ہر چیز پر قادر ہے۔ ﴿۱۸۹﴾ (ف) صاحب دانش لوگوں کے لیے آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں اور دن رات کے اختلاف میں بہت سے اشارے موجود ہیں۔ ﴿۱۹۰﴾ (حد-۲۷)

Marfat.com

الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ
خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبْحٰنَكَ فَقِنَا
عَذَابَ النَّارِ ﴿۱۹۱﴾ رَبَّنَآ اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ ۭ وَمَا
لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ﴿۱۹۲﴾ رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا
بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ڰ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ
الْاَبْرَارِ ﴿۱۹۳﴾ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰي رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ
اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ﴿۱۹۴﴾

اور یہ وہ لوگ ہیں جو کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے (صحیفہ فطرت پر کمال غور کرتے کرتے) خدا کو یاد کرتے رہتے ہیں اور آسمانوں اور زمین کی پیدائش سے بے شمار ایجادات حاصل کرتے کرتے چونک اٹھتے ہیں کہ اے پروردگار! تو نے اس کارخانہ قدرت کو رائگاں اور باطل پیدا نہیں کیا بلکہ مظہر عجائب بنا کر انسان کے لیے لازوال نفع کا منبع بنا دیا ہے۔ تو پاک ذات ہے ہمیں توفیق دے کہ ہم تیرے اس صحیفہ فطرت سے لاتعداد فائدے حاصل کر سکیں اور (اس صورت میں کہ ہم اس کو بے کار اور باطل سمجھیں) ہمیں عذاب جہنم سے بچا۔ ﴿۱۹۱﴾ (تک-۲:۱۳۳) اے ہمارے پروردگار بے شک جن کو تو جہنم میں پھینکے گا وہ تو ضرور ذلیل ہوا اور ظلم کار لوگوں کا تو کوئی مددگار ہی نہیں۔ (حد:۱۷) ﴿۱۹۲﴾ اے ہمارے پروردگار! ہم نے بے شک ایک پکارنے والوں کو سن لیا جو لوگوں کو فاطر السموات والارض پر ایمان لانے کی پکار (اس سرزمین عرب میں) پیدا کر رہا ہے اور کہتا ہے کہ ایسی جلیل القدر ذات پر مکمل ایمان لا کر اس کی ملازمت اختیار کرو۔ ہم ایمان لے آئے ہیں تو اے ہمارے پروردگار! ہمارے گناہوں سے درگزر کر اور ہماری قومی بدحالیوں کو (جو خدا کے احکام کی طرف غفلت کرنے سے پیدا ہوئی ہیں) دور کر دے اور ہم کو ان زندہ قوموں کے ساتھ شریک کر کے ہماری زندگی کو مکمل کر جو اس زمین پر حسن عمل کرتی رہی ہیں۔ ﴿۱۹۳﴾ (تک-۲:۱۳۳) اے ہمارے پروردگار! آئندہ خوشحالی اور سلامتی کے جو وعدے تو نے اپنے بھیجے ہوئے پیغمبروں کے ساتھ اپنی ملازمت اختیار کرنے کے نتائج کے طور پر کیے ہیں ان کو پورا کر اور روز جزا و سزا کو ہمیں رسوا نہ کر' کیونکہ تو اپنے وعدوں کے خلاف ہرگز نہیں کرتا۔ ﴿۱۹۴﴾ (تک-۲:۱۳۲)

Marfat.com

فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّيْ لَآ اُضِيْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ
اَوْ اُنْثٰى ۚ بَعْضُكُمْ مِّنْ بَعْضٍ ۚ فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ
وَاُوْذُوْا فِيْ سَبِيْلِيْ وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ
وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ
عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ ﴿۱۹۵﴾ لَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِي الْبِلَادِ ﴿۱۹۶﴾
مَتَاعٌ قَلِيْلٌ ۟ ثُمَّ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۱۹۷﴾ لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا
رَبَّهُمْ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا نُزُلًا مِّنْ عِنْدِ
اللّٰهِ ؕ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّلْاَبْرَارِ ﴿۱۹۸﴾

پھر خدا نے اس طرح پر ایمان لانے والی قوم کی دعا قبول کر لی اور کہا میں تم میں سے کسی عمل کرنے والے کے عمل کو ضائع نہیں کروں گا مرد وعورت' تم سب ایک دوسرے کے جز ہو۔ تو جن لوگوں نے میری راہ میں اور مجھے اس زمین پر غالب کرنے کی خاطر ہجرت وطن اختیار کی اور جو لوگ راہ خدا کا بول بالا کرنے عوض میں اپنے گھروں سے نکال گئے اور جنہوں نے میری راہ میں کفار کی درد ناک ایذائیں برداشت کیں اور جنہوں نے تلوار سے قتال کیا اور قتل ہوئے تو میں اس قوم کی تمام خستہ حالیاں اور واماندگیاں ان سے دور کر دوں گا اور ان کو ایسی سرسبز زمینوں میں داخل کروں گا جن کے میدانوں میں عظیم الشان دریا بہہ رہے ہوں گے یہ خدا کی طرف سے ان کے عمل کی اجرت ہوگی اور خدا کے پاس ہی بہترین اجرت ہے۔ ﴿۱۹۵﴾ (تک-۲:۱۳۴) اے پیغمبر! دشمنان خدا کا ان تمہارے شہروں میں چلنا پھرنا اور ایمان والوں کے بالمقابل دنیا میں آرام و آسائش سے رہنا تمہیں کہیں مغالطے میں نہ ڈال دے۔ ﴿۱۹۶﴾ (تذ-۱:۱۵۳) یہ سب ایک قلیل فائدہ اور چند روزہ مہلت ہے جو ان کو دی جا رہی ہے۔ پھر دیکھ لینا ان کا ٹھکانا جہنم ہے اور وہ بہت ہی بری جگہ ہے۔ ﴿۱۹۷﴾ (تذ-۱:۱۵۳) لیکن وہ لوگ جو قانون خدا سے خوف زدہ ہو کر اس پر تندہی سے چلتے رہے ان کے لیے سرسبز زمینوں کی بادشاہت ہے جن کے دامن میں بڑے بڑے دریا بہہ رہے ہوں گے۔ یہ خدا کی طرف سے ان کی مہمانی (نزلا) ہوگی اور جو کچھ حسن عمل کرنے والوں کے لیے خدا کے پاس جمع کر رکھا ہے وہ اس مہمانی سے کہیں بہتر ہے۔ ﴿۱۹۸﴾ (تک-۲:۱۳۴)

Marfat.com

وَاِنَّ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَمَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ وَمَآ اُنْزِلَ
اِلَيْهِمْ خٰشِعِيْنَ لِلّٰهِ ۙ لَا يَشْتَرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ
اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۱۹۹﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا
اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا ۫ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۲۰۰﴾

اور اے محمدؐ! یہ ایک حقیقت ہے کہ اہل کتاب میں سے ایسے لوگ ضرور ہیں جو خدا پر پورا یقین کرتے ہیں اور جو تم پر نازل ہوا اور تم سے پہلے خدا کی طرف سے نازل ہوا اس پر خدا کے حضور میں گڑگڑا کر پورا ایمان رکھتے ہیں اور قلیل دنیاوی فائدے کے بدلے خدا کی آیات کو بھی نہیں بیچتے۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کو پوری اجرت ان کے کیے کی ملے گی کیونکہ خدا جلد حساب کرنے والا ہے تاکہ مزدوروں کی اجرت جلد چکا دے۔ ﴿۱۹۹﴾ (تک-۲:۱۳۵) اے ایمان والو! دشمن کے بالمقابل ڈٹ جاؤ (اصبروا) اور ایک دوسرے کو مستقل مزاج رہنے کی تلقین کرو (صابروا) اور آپس میں اپنے دل جوڑ کر ناقابل شکست بن جاؤ۔ (ورابطوا) اور سب سے بڑھ کر یہ کہ خدا سے ڈرو (واتقوا اللہ) تاکہ تم بالآخر کامیاب ہو جاؤ۔ (تک-۲:۱۳۵) ﴿۲۰۰﴾

❀❀❀

Marfat.com

آیاتها ۱۷۶ ۔ ۴ سورۃ النساء مدنیۃ ۱۰۰ ۔ رکوعاتها ۲۴

ترجمہ المشرقیؒ: ۱۴۸ آیات ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۔ ترجمہ مولانا جالندھریؒ: ۲۸ آیات

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوۡا رَبَّكُمُ الَّذِىۡ خَلَقَكُمۡ مِّنۡ نَّفۡسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ
مِنۡهَا زَوۡجَهَا وَبَثَّ مِنۡهُمَا رِجَالًا كَثِيۡرًا وَّنِسَآءً‌ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِىۡ
تَسَآءَلُوۡنَ بِهٖ وَالۡاَرۡحَامَ‌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيۡكُمۡ رَقِيۡبًا ①

تعارفی نوٹ

اس سورت کے چوبیں میں سے پہلے چھ بلکہ سات رکوعوں میں سورہ بقرہ کی طرح معاشری احکام ہیں جن کا مقصد مسلمانوں کی جماعت میں وہ خانگی اور اجتماعی نظام پیدا کرنا تھا جس میں وہ خرابیاں نہ ہوں جو یہود اور نصاریٰ میں خانگی معاملات اور بالخصوص ورثہ اور ازدواجی معاملات کے ڈھیلے ڈھالے ہونے کی وجہ سے پیدا ہو گئی تھیں۔ خمر اور میسر (شراب اور جوئے) کے متعلق سورہ بقرہ کے ۲۷ ویں رکوع میں صرف اس قدر کہا گیا تھا کہ ان دونوں میں بڑا گناہ ہے اور لوگوں کے لیے اس میں کچھ فائدے بھی ہیں لیکن ان کا گناہ ان کے نفع سے زیادہ بڑا ہے۔

﴿یسئلونك عن الخمرو المیسر قل فیهما اثم کبیر ومنافع للناس واثمهما اکبرمن نفعهما﴾ (۲: ۲۱۹) لیکن ان دونوں خرابیوں کو اس وقت تک حرام قرار نہ دیا تھا۔ یہ اس لیے کہ شراب اور جوئے کی لت اس وقت عرب میں زوروں پر تھی اور سب گروہوں میں یکساں تھی۔ بلکہ شراب کی لت زیادہ تر نصرانیوں کے مدینہ میں کافی تعداد میں ہونے کی وجہ سے تھی اور یہود اور نصاریٰ سے بعض مسلمانوں کی خطرناک دوستی بلکہ ان کو اپنا راز دار بنانے کی عادت غالباً انہی دو برائیوں کی وجہ سے تھی کہ وہ شراب اور جوا اکھٹے پیتے اور کھیلتے تھے۔ اس لحاظ سے سورہ النساء کے ساتویں رکوع میں شراب کے متعلق نرم الفاظ میں حکم دیا کہ اے ایماندارو! نشے کی حالت میں نماز کے نزدیک اس وقت تک نہ جاؤ جب تک کہ تمہارا نشہ اتر نہ جائے اور جو کچھ تم نماز میں کہتے ہو اس کو پورے طور پر سمجھ کر نہ بولو: ﴿یایها الذین امنوا لاتقربو الصلوٰة و انتم سکری حتیٰ تعلموا ماتقولون﴾ (۴: ۴۳) مسلمانوں کے بارے میں ۴ ہجری کے شروع تک ایسا نرم حکم تعجب خیز اس لیے معلوم دیتا ہے کہ آج کے مسلمانوں کو ان مشکلات کا علم نہیں رہا جو رسول خدا کو مدینہ میں درپیش تھیں اور یہ اسی جلیل القدر رہنما کی بے مثال تجویز و تدبیر تھی جس نے عرب کے انتہائی درجہ کے منافق، اجڈ، گناہوں میں شرابور، انتہائی طور پر زناکار اور بدکار لوگوں کو خدا کی راہ پر لگا کر بالآخر ان کو تمام دنیا پر غالب کر دکھایا تھا۔

(پہلے چھ رکوعوں میں ان معاشری احکام کی حقیقت واضح ہو جاتی ہے جو رسولؐ خدا نے مسلمانانِ مدینہ پر ان کی معاشری زندگی کو اہل کتاب کی خانگی زندگی سے بدرجہا مضبوط تر کرنے کے لیے وحی کے ذریعے سے دیئے۔ (۱۷۳)

سورہ النساء کے ساتویں، آٹھویں اور بعد کے رکوؤں میں پھر اہل کتاب کی طرف رجوع اور اطاعت رسول پر زور دے کر مسلمانوں کو قتال بالسیف کی طرف رغبت دلائی ہے جو گیارہویں بلکہ بارہویں رکوع تک چلی جاتی ہے، تیرہویں سے چوبیسویں رکوع تک میں ہجرت کے احکام، میدانِ جنگ میں ہتھیار پکڑنے کے حکم، دین ابراہیمی کی طرف رجوع کی ترغیبیں، یہود و نصاریٰ اور کفار سے ترک دوستی کی تاکید، منافقین کو عذاب کی دھمکیاں ہیں جن پر یہ سورت ختم ہوتی ہے۔ (تک۔ ۲: ۱۴۸۔۱۴۹)

اے بنی نوع انسان! اپنے پروردگار سے ڈرو جس نے (تمہاری دو ارب انسانوں کی پوری نوع کو) ایک مطلق جان (یعنی=

Marfat.com

وَاٰتُوا الْيَتٰمٰٓى اَمْوَالَهُمْ وَلَا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِيْثَ بِالطَّيِّبِ ۪ وَلَا تَاْكُلُوْٓا
اَمْوَالَهُمْ اِلٰٓى اَمْوَالِكُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حُوْبًا كَبِيْرًا ۝۲ وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا
فِى الْيَتٰمٰى فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ۚ فَاِنْ خِفْتُمْ
اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ؕ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَلَّا تَعُوْلُوْا ۝۳
وَاٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً ؕ فَاِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَىْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوْهُ
هَنِيْٓـًٔا مَّرِيْٓـًٔا ۝۴

=نفس واحد) سے پیدا کیا۔ پھر اس مطلق جان سے اس کا جوڑا پیدا کیا اور پھر ان دونوں جانوں سے بڑی تعداد میں مرد اور عورتیں (روئے زمین پر) پھیلا دیں۔ تو اس خدا سے ڈرتے رہو جس کے ذریعے سے تم (آج) ایک دوسرے سے پرسش کرتے ہو (یعنی اس قابل ہوئے ہو کہ انسان کو گناہ کے متعلق قابل گرفت سمجھو) اور انسانی رشتہ داری (کے خراب ہو جانے) سے (بھی) بچ کر رہو کیونکہ خدا تم پر نگران ہے (اور تمہارے اعمال کو بغور دیکھ رہا ہے)۔ (تک۔۲۔۱۶۲) ① اور یتیم کو جو مال ان کا ہے (بلاکم وکاست) دے دیا کرو اور عمدہ شے کو ناپاک شے سے نہ بدلو اور ان کے مالوں کو اپنے مالوں میں گڈمڈ کر کے نہ کھا جاؤ کیونکہ یہ درحقیقت گناہ عظیم ہے۔ (تک ۲۔ ۱۶۷) ② اور اگر تم کو یتیم لاوارث لڑکیوں سے (نکاح کر لینے میں پورے طور پر) عدل و انصاف نہ کرنے کا خوف (اسلئے) ہو (کہ ان کو انکا پورا حق دلانے کیلئے ان کا کوئی جھگڑا کرنے والا والی وارث موجود نہیں) تو ان کو چھوڑ دو تا کہ کوئی اور منصف مزاج شخص ان سے انصاف کرے اور دوسری) عورتوں میں سے جو تمہیں پسند آئیں دو دو' تین تین' (حد) چار چار نکاح کر لو۔ پھر اگر تمہیں ڈر ہو کہ ان بیویوں میں عدل نہ کرسکو گے تو پھر ایک ہی بیوی رکھو۔ پھر ان لونڈیوں سے نکاح کر لو جن پر میدان جنگ میں تمہارے دونوں ہاتھوں نے قبضہ کیا ہو۔ یہ اس لئے کہ تم ظلم نہ کرسکو۔ (تک۔۲: ۱۶۷) ③ اور عورتوں کو خوشی سے ان کی وہ شرائط (مہر وغیرہ) پوری کر دو جن کی تصدیق تحریری طور پر کر دی ہو۔ پھر اگر وہ اس میں سے کوئی شے چھوڑ دیں تو وہ تمہارے لئے حلال ہے۔ (تک۔۲: ۱۶۷) ④

Marfat.com

وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَاۤءَ اَمْوَالَكُمُ الَّتِیْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ قِیٰمًا وَّارْزُقُوْهُمْ
فِیْهَا وَاكْسُوْهُمْ وَقُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ⑤ وَابْتَلُوا الْیَتٰمٰی حَتّٰۤی اِذَا
بَلَغُوا النِّكَاحَ ۚ فَاِنْ اٰنَسْتُمْ مِّنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوْۤا اِلَیْهِمْ اَمْوَالَهُمْ ۚ وَلَا
تَاْكُلُوْهَاۤ اِسْرَافًا وَّبِدَارًا اَنْ یَّكْبَرُوْا ؕ وَمَنْ كَانَ غَنِیًّا فَلْیَسْتَعْفِفْ ۚ
وَمَنْ كَانَ فَقِیْرًا فَلْیَاْكُلْ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ فَاِذَا دَفَعْتُمْ اِلَیْهِمْ
اَمْوَالَهُمْ فَاَشْهِدُوْا عَلَیْهِمْ ؕ وَكَفٰی بِاللّٰهِ حَسِیْبًا ⑥ لِلرِّجَالِ نَصِیْبٌ مِّمَّا
تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ ۪ وَلِلنِّسَاۤءِ نَصِیْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ
مِمَّا قَلَّ مِنْهُ اَوْ كَثُرَ ؕ نَصِیْبًا مَّفْرُوْضًا ⑦ وَاِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ اُولُوا الْقُرْبٰی
وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰكِیْنُ فَارْزُقُوْهُمْ مِّنْهُ وَقُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ⑧

اور نادان انسانوں کے حوالے انکا مال نہ کرو جس پر تمہارا اختیار ہے' ہاں ان کو کھلاؤ اور پہناؤ اور ان سے عمدہ سلوک کرو۔ (تک۔ ۱۶۷:۲) ⑤ اور یتیموں کو جب تک وہ نکاح کی عمر کو پہنچیں امتحان میں ڈالتے رہو (تا کہ ان کو محنت اور مشقت کی عادت پڑ جائے) پھر اگر تم ان میں تمیز اور ہوشیاری دیکھو تو ان کے مال ان کے سپرد کر دو اور اس خیال سے کہ بڑے نہ ہو جائیں ان کے مال فضول خرچی سے یا جلدی کرتے ہوئے (یعنی بے ضرورت) نہ کھاتے جاؤ۔ تو جو دولت مند ہے ان باتوں سے بچے اور جو غریب ہے وہ ان کی نگہداری اور ان کی داشت کا خرچ حسن سلوک سے ان کے مالوں سے لے اور جب ان کے سپرد ان کا مال کرو تو گواہ ٹھیرا لیا کرو۔ (تا کہ سند رہیں)۔ (تک۔۲:۱۶۷) اور حقیقت میں تو خدا ہی گواہ (اور) حساب لینے والا کافی ہے۔ (ف) ⑥ [1] مردوں اور عورتوں کیلئے جو کچھ ان کے والدین اور عزیزوں نے تھوڑا یا بہت چھوڑا ہو ایک مقرر حصہ ہے۔ (تک۔۲:۱۶۸) ⑦ اور جو عزیز و اقربا یتیم اور مسکین تقسیم کے وقت موجود ہوں ان کو اس ترکہ میں سے حصہ دو اور ان سے عمدہ سلوک کرو۔ (تک۔۲:۱۶۸) ⑧

[1] یہاں بقدر مناسب سے مراد یہ ہے کہ دل میں اس یتیم کی طرف نیکی' صلاح روی' اور مصالحت کا خیال ہو' اس کو تباہ کرنے اور لوٹنے کی نیت نہ ہو' اس کے بارے میں عداوت اور مخالفت کے جذبات موجزن نہ ہوں۔ (تذ۔۱:۱۴۹)

Marfat.com

وَلْيَخْشَ الَّذِينَ لَوْ تَرَكُوا مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّةً ضِعٰفًا خَافُوا عَلَيْهِمْ ۖ فَلْيَتَّقُوا اللّٰهَ
وَلْيَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا ﴿۹﴾ إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا إِنَّمَا
يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ نَارًا ۖ وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيرًا ﴿۱۰﴾ يُوصِيكُمُ اللّٰهُ فِي أَوْلَادِكُمْ ۖ
لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ ۚ فَإِنْ كُنَّ نِسَاءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا
مَا تَرَكَ ۖ وَإِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ ۚ وَلِأَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا
السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ إِنْ كَانَ لَهُ وَلَدٌ ۚ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ وَلَدٌ وَوَرِثَهُ أَبَوَاهُ
فَلِأُمِّهِ الثُّلُثُ ۚ فَإِنْ كَانَ لَهُ إِخْوَةٌ فَلِأُمِّهِ السُّدُسُ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ
يُوصِي بِهَا أَوْ دَيْنٍ ۗ آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ لَا تَدْرُونَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ لَكُمْ
نَفْعًا ۚ فَرِيضَةً مِنَ اللّٰهِ ۗ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا ﴿۱۱﴾

اور حصہ دینے والوں کو ڈرتے رہنا چاہیے کہ اگر وہ اپنے مرنے کے بعد کمزور اولاد چھوڑ جائیں (تو ان سے کوئی دوسرا شخص برا سلوک نہ کرے)۔ (تک۔۲۔:۱۶۸) پس چاہیے کہ یہ لوگ خدا سے ڈریں اور معقول بات کہیں۔ (ف) ⑨ جو لوگ یتیموں کا مال ظلم سے کھا جاتے ہیں وہ صرف اپنے پیٹوں میں آگ بھرتے ہیں اور ان کو عنقریب جہنم کی آگ ملے گی۔ (تک ۲:۱۶۸) ⑩ خدا تمہارے بچوں کے متعلق حکم دیتا ہے کہ مرد کا حصہ دو عورتوں کے برابر ہے۔ پھر اگر دو سے زیادہ لڑکیاں ہوں تو ان کو ترکہ کا دو تہائی حصہ ہوگا اور اگر ایک ہی لڑکی ہو تو نصف ہوگا اور اس کے ماں باپ میں سے ہر ایک کو ترکے کا چھٹا حصہ درآنحالیکہ اس کی کوئی اولاد ہو۔ لیکن اگر کوئی اولاد نہ ہو اور اس کے وارث اس کے ماں باپ ہوں تو اس کی ماں کو ترکہ کا تیسرا حصہ ملے گا۔ پھر اگر اس کے بھائی ہوں تو اس کی ماں کو اس کی وصیت اور اس کے قرض کی ادائیگی کے بعد چھٹا حصہ ملے گا۔ تم نہیں جانتے کہ تمہارے باپوں اور بیٹوں میں سے کون تمہارے لئے مفید ہے۔ یہ حصہ بطور قرض کے تم پر عائد ہیں اور خدا ہی بڑا جاننے والا اور حکمت والا ہے۔ (تک۔۲:۱۶۸)۔ ⑪

Marfat.com

وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ اَزْوَاجُكُمْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُنَّ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ كَانَ
لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْنَ بِهَآ
اَوْ دَيْنٍ ؕ وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّكُمْ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ
وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوْصُوْنَ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ؕ
وَاِنْ كَانَ رَجُلٌ يُّوْرَثُ كَلٰلَةً اَوِ امْرَاَةٌ وَّلَهٗۤ اَخٌ اَوْ اُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ
مِّنْهُمَا السُّدُسُ ۚ فَاِنْ كَانُوْۤا اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَهُمْ شُرَكَآءُ فِى الثُّلُثِ مِنْۢ
بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصٰى بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ۙ غَيْرَ مُضَآرٍّ ۚ وَصِيَّةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ
عَلِيْمٌ حَلِيْمٌ ؕ ⑫ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ؕ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِىْ
مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ⑬ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ
وَرَسُوْلَهٗ وَيَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيْهَا ۪ وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ⑭ ع۲

اور (مسلمانو!) تمہاری بیویوں کے ترکے میں سے اگر ان کی کوئی اولاد نہ ہوتمہارا حصہ آدھا ہے لیکن اگر ان کی کوئی اولاد ہو تو تمہیں چوتھائی ملے گا لیکن یہ ان کی وصیت اور قرضے کی ادائیگی کے بعد ہوگا اور تمہارے ترکے میں سے تمہاری بیویوں کو چوتھا حصہ ملے گا اور اگر کوئی مرد یا عورت لاولد ہو اور اس کا کوئی بھائی یا بہن ہو تو ان میں سے ہر ایک کو ترکہ کا چھٹا حصہ ملے گا پھر اگر بھائی یا بہن ایک سے زیادہ ہوں تو وصیت اور قرض کی ادائیگی کے بعد سب اس ترکے کی ایک تہائی میں شریک ہیں بشرطیکہ وصیت کسی کو نقصان دہ نہ ہو (تہائی سے زیادہ نہ ہو) یہ حکم خدا کا ہے اور یہ اللہ کی حدیں ہیں۔ (تک۔۲: ۱۶۸) اور خدا نہایت علم والا اور حلم والا ہے۔

(ف) (۱۲) تو جس نے خدا اور اس کے رسول کی اطاعت کی وہ قوم سرسبز باغوں کی بادشاہت کرے گی جن کے میدانوں میں دریا بہہ رہے ہوں گے وہ ان میں ہمیشہ رہینگے۔ (ف) اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔ (تک۔۲: ۱۶۹) (۱۳) اور جس نے خدا اور رسول کی نافرمانی کی تو اس قوم کیلئے ہمیشہ کی آگ ہے اور دردناک عذاب ہے۔ (تک۔۲: ۱۶۹) (۱۴)

Marfat.com

وَالّٰتِيْ يَاْتِيْنَ الْفَاحِشَةَ مِنْ نِّسَآئِكُمْ فَاسْتَشْهِدُوْا عَلَيْهِنَّ اَرْبَعَةً مِّنْكُمْ
فَاِنْ شَهِدُوْا فَاَمْسِكُوْهُنَّ فِي الْبُيُوْتِ حَتّٰى يَتَوَفّٰهُنَّ الْمَوْتُ اَوْ يَجْعَلَ
اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا ﴿۱۵﴾ وَالَّذٰنِ يَاْتِيٰنِهَا مِنْكُمْ فَاٰذُوْهُمَا ۚ فَاِنْ تَابَا وَاَصْلَحَا
فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ﴿۱۶﴾ اِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللّٰهِ
لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوْبُوْنَ مِنْ قَرِيْبٍ فَاُولٰٓئِكَ يَتُوْبُ
اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۱۷﴾ وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ
السَّيِّاٰتِ ۚ حَتّٰى اِذَا حَضَرَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ اِنِّيْ تُبْتُ الْئٰنَ وَلَا الَّذِيْنَ
يَمُوْتُوْنَ وَهُمْ كُفَّارٌ ؕ اُولٰٓئِكَ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۱۸﴾

تمہاری بیویوں میں سے جو عورتیں بدکاری کریں تو ان پر چار آدمی گواہ طلب کرو پھر اگر وہ گواہی دے دیں تو ان کو اپنے گھروں میں بند رکھو یہاں تک کہ ان پر موت آجائے یا خدا ان کے لئے کوئی اور سبیل پیدا کرے۔ (تک۔۲:۱۶۹) ﴿۱۵﴾ اور اگر مرد اور عورت ایسا ناجائز فعل کریں تو ان دونوں کو ایذائیں دو (کہ باز آئیں) پھر اگر توبہ کرلیں اور درست ہو جائیں تو ان کو چھوڑ دو کیونکہ خدا بڑا توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ (تک۔۲:۱۶۹) ﴿۱۶﴾ یہ حکم صرف ان لوگوں کیلئے ہے جو نادانی سے کوئی برا کام کر بیٹھے ہیں پھر فوراً پشیمان ہو کر اس کام سے رک جاتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کی توبہ خدا قبول کرلیتا ہے اور اللہ بڑا صورت حال کو جاننے والا اور حکمت والا ہے۔ (تک۔۲:۱۶۹) ﴿۱۷﴾ اور یہ کوئی توبہ تو ہے نہیں کہ لوگ عمر بھر برے کام کرتے رہے اور اصلاح کی مطلق سعی نہ کی' یہاں تک کہ ان میں سے جب کسی کے سامنے موت آکھڑی ہوئی تو ایک رسمی طور پر اور خدا کو دھوکا دینے کیلئے کہہ دیا کہ اب میری توبہ۔ علی ہذا القیاس وہ جو مرتے دم تک احکام خدا سے عملاً منکر رہتے ہیں اور یہ رسمی توبہ بھی نہیں کرتے اسی فہرست میں داخل ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے ہم نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔ (تذ۔۲:۱۶۱) ﴿۱۸﴾

Marfat.com

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَرِثُوا النِّسَآءَ كَرْهًا ؕ وَلَا
تَعْضُلُوْهُنَّ لِتَذْهَبُوْا بِبَعْضِ مَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ
مُّبَيِّنَةٍ ۚ وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ فَاِنْ كَرِهْتُمُوْهُنَّ فَعَسٰٓى اَنْ
تَكْرَهُوْا شَيْـًٔا وَّيَجْعَلَ اللّٰهُ فِيْهِ خَيْرًا كَثِيْرًا ﴿۱۹﴾ وَاِنْ اَرَدْتُّمُ اسْتِبْدَالَ
زَوْجٍ مَّكَانَ زَوْجٍ ۙ وَّاٰتَيْتُمْ اِحْدٰىهُنَّ قِنْطَارًا فَلَا تَاْخُذُوْا مِنْهُ شَيْـًٔا ؕ
اَتَاْخُذُوْنَهٗ بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ﴿۲۰﴾ وَكَيْفَ تَاْخُذُوْنَهٗ وَقَدْ اَفْضٰى
بَعْضُكُمْ اِلٰى بَعْضٍ وَّاَخَذْنَ مِنْكُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ﴿۲۱﴾ وَلَا تَنْكِحُوْا
مَا نَكَحَ اٰبَآؤُكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ؕ اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً
ع ۸ ۱۴ وَّمَقْتًا ؕ وَسَآءَ سَبِيْلًا ﴿۲۲﴾ ع

اے ایمان والو! تم پر حرام ہے کہ تم جبر سے اپنی عورتوں کے ترکے کے وارث بن جاؤ۔ اور جب تک وہ کھلم کھلا کوئی بے حیائی (یعنی بدکاری) نہ کریں ان کو اس لئے نہ (اپنے گھروں میں) روکے رکھو کہ تم اپنے مال کو جو تم نے ان کو دیا تھا پھر واپس لے لو بلکہ ان کے ساتھ حسن سلوک سے رہو۔ پھر اگر تم (کسی وجہ سے) ان کو ناپسند کرو تو بہت ممکن ہے کہ تم کسی شے کو ناپسند کرو اور خدا اس میں تمہاری بہت سی بھلائی کر دے۔ (تک ۲:۱۶۹) ﴿۱۹﴾ اور اگر تم نے ایک بیوی کو دوسری بیوی کی بدلی کرنے کی ٹھان لی ہے اور تم نے ان میں سے کسی کو بہت سا مال بھی دے دیا ہے تو وہ مال اس سے (بالکل) واپس نہ لو۔ کیا تم اس مال کو ناحق اور کھلے گناہ کے طور پر لینا چاہتے ہو۔ (تک ۔۲:۱۶۹) ﴿۲۰﴾ اور تم کس طرح اس مال کو لے سکتے ہو حالانکہ تم ایک دوسرے سے خلوت کر چکے ہو اور ان عورتوں نے تم سے (خلوت کرتے وقت) مضبوط اقرار باندھا تھا (کہ تم ان کے ہمیشہ کے ساتھی بنے رہو گے) (تک ۔۲:۱۷۰) ﴿۲۱﴾ اور (خبردار ہو کر سنو کہ) ان عورتوں کو جن سے تمہارے باپوں نے نکاح کیا ہو اپنے نکاح میں نہ لاؤ البتہ جو کچھ اس سے پہلے ہو چکا ہو چکا۔ کیونکہ یہ بے حیائی کی بات ہے اور گناہ ہے اور برا رستہ ہے۔ (تک ۔۲:۱۷۰) ﴿۲۲﴾

Marfat.com

حُرِّمَتۡ عَلَیۡكُمۡ اُمَّهٰتُكُمۡ وَبَنٰتُكُمۡ وَاَخَوٰتُكُمۡ وَعَمّٰتُكُمۡ وَخٰلٰتُكُمۡ وَبَنٰتُ الۡاَخِ وَبَنٰتُ الۡاُخۡتِ وَاُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِیۡۤ اَرۡضَعۡنَكُمۡ وَاَخَوٰتُكُمۡ مِّنَ الرَّضَاعَةِ وَاُمَّهٰتُ نِسَآئِكُمۡ وَرَبَآئِبُكُمُ الّٰتِیۡ فِیۡ حُجُوۡرِكُمۡ مِّنۡ نِّسَآئِكُمُ الّٰتِیۡ دَخَلۡتُمۡ بِهِنَّ فَاِنۡ لَّمۡ تَكُوۡنُوۡا دَخَلۡتُمۡ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَیۡكُمۡ وَحَلَآئِلُ اَبۡنَآئِكُمُ الَّذِیۡنَ مِنۡ اَصۡلَابِكُمۡ وَاَنۡ تَجۡمَعُوۡا بَیۡنَ الۡاُخۡتَیۡنِ اِلَّا مَا قَدۡ سَلَفَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوۡرًا رَّحِیۡمًا ﴿۲۳﴾

(اے مسلمانو) تم پر تمہاری مائیں اور بیٹیاں اور بہنیں اور پھوپھیاں اور خالائیں اور بھائیوں کی بیٹیاں اور بہنوں کی بیٹیاں اور جن ماؤں نے تمہیں دودھ پلایا ہے اور تمہاری رضاعی بہنیں اور تمہاری ساسیں اور تمہاری ان عورتوں کے بطن سے جن کے ساتھ تم صحبت کر چکے ہو تمہاری لے پالکیں جن کی پرورش تمہاری گود میں ہوئی ہے سب کی سب حرام کر دی گئی ہیں۔ لیکن اگر تم ان عورتوں سے (جن کے بطن سے کوئی لے پالک تمہاری گودوں میں پرورش پا رہی ہے) کوئی صحبت نہیں کی تو ایسی لے پالک سے نکاح کرنے میں کوئی گناہ نہیں۔ (علاوہ ازیں) تمہارے صلب سے تمہارے بیٹوں کی بیویاں بھی تم پر حرام ہیں اور یہ بھی حرام ہے کہ تم نکاح کرو دو سگی بہنوں سے۔ البتہ جو کچھ پہلے ہو چکا ہو چکا کیونکہ خدا بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔ (تک۔۲:۱۷۰) ﴿۲۳﴾

❀❀❀❀

Marfat.com

۵ والمحصنٰت ۵ وَّ الْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۚ كِتٰبَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ۚ
وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ مُّحْصِنِيْنَ غَيْرَ
مُسٰفِحِيْنَ ؕ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ فَرِيْضَةً ؕ
وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا تَرٰضَيْتُمْ بِهٖ مِنْۢ بَعْدِ الْفَرِيْضَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ
كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۲۴﴾ وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلًا اَنْ يَّنْكِحَ الْمُحْصَنٰتِ
الْمُؤْمِنٰتِ فَمِنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِّنْ فَتَيٰتِكُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ
بِاِيْمَانِكُمْ ؕ بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۚ فَانْكِحُوْهُنَّ بِاِذْنِ اَهْلِهِنَّ وَاٰتُوْهُنَّ
اُجُوْرَهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ مُحْصَنٰتٍ غَيْرَ مُسٰفِحٰتٍ وَّلَا مُتَّخِذٰتِ اَخْدَانٍ ۚ فَاِذَآ
اُحْصِنَّ فَاِنْ اَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنٰتِ مِنَ
الْعَذَابِ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ الْعَنَتَ مِنْكُمْ ؕ وَاَنْ تَصْبِرُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ
ع ۴ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۵﴾

اور (ان اوپر کی حرام کی ہوئی عورتوں کے علاوہ) (دوسرے لوگوں کی) بیاہی ہوئی گھریلو عورتیں بھی تم پر حرام ہیں ماسوا ان میدان جنگ سے اپنے دونوں ہاتھوں سے قبضہ کی ہوئی عورتوں کے (خواہ وہ بیاہی ہوئی ہوں یا کنواری) جو تم پر حلال ہیں یہ خدا کی طرف سے تم پر فرض (عائد) ہے۔ (جس کو کسی صورت میں تم توڑ نہیں سکتے) اور اس کے سوا جو کچھ ہے تم پر حلال ہے تاکہ تم اپنے مالوں کے ذریعہ سے خانہ آبادی کی نیت سے' نہ شہوت رانی کی خاطر' عورتوں کی تلاش کرو۔ پھر جب اپنے مال کے ذریعے سے جن عورتوں سے تم نے صحبت کا نفع اٹھالیا ہو ان کو بطور فرض کے ان سے صحبت کرنے کی اجرتیں (مقررہ مہر) ادا کردو۔ پھر اگر مقررہ مہر کے بعد دونوں فریق آپس میں کسی بات پر راضی ہو جائیں تو کوئی گناہ نہیں (کہ تم مہر کم دو یا نہ دو) (تک۔۲:۱۷۰) بیشک خدا سب کچھ جاننے والا (اور) حکمت والا ہے۔ (ف) ﴿۲۴﴾ اور اگر تم میں سے کوئی شخص گھریلو اور خانہ بند عورتوں کو (مہر دے کر) نکاح کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو تو اس کو چاہیے کہ میدان جنگ میں اپنے دونوں ہاتھوں سے قبضہ کی ہوئی جوان مسلمان لڑکیوں سے نکاح کرلے (اور گھریلو عورتوں سے مہر کے عوض نکاح کرنے کی ٹھانی ہے تو) ان سے ان کے گھر والوں کی رضامندی سے نکاح کرلو اور ان سے صحبت کرلینے کے بعد حسن سلوک سے ان کو اجرتیں گھر والیاں سمجھتے ہوئے نہ کہ شہوت رانی کی نیت سے صحبت کرنے والیاں سمجھتے ہوئے ادا کردو اور نہ =

Marfat.com

يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ وَيَهْدِيَكُمْ سُنَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَيَتُوْبَ
عَلَيْكُمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۶﴾ وَاللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْكُمْ ۣ وَيُرِيْدُ الَّذِيْنَ
يَتَّبِعُوْنَ الشَّهَوٰتِ اَنْ تَمِيْلُوْا مَيْلًا عَظِيْمًا ﴿۲۷﴾ يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّخَفِّفَ
عَنْكُمْ ۚ وَخُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِيْفًا ﴿۲۸﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ
بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ ۣ وَلَا تَقْتُلُوْٓا
اَنْفُسَكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا ﴿۲۹﴾ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ عُدْوَانًا وَّظُلْمًا فَسَوْفَ
نُصْلِيْهِ نَارًا ۭ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ﴿۳۰﴾

= یہ سمجھتے ہوئے کہ (انہوں نے تم سے یارانہ گانٹھنے کی نیت سے صحبت کی ہے (۔۔۔) پھر جب وہ (یعنی میدان جنگ میں دونوں ہاتھوں سے قبضہ کی ہوئی) عورتیں خانہ بند ہوکر خانہ آبادی کا باعث ہوگئیں اور اس کے بعد انہوں نے کوئی بے حیائی کا کام کیا تو ان پر عام گھریلو نکاح شدہ عورتوں (کی بدکاری) کی آدھی سزا مقرر ہے۔ (تک۔۲:۱۷۱) یہ لونڈی کے ساتھ نکاح کرنے کی اجازت اس شخص کو ہے جسے گناہ کر بیٹھنے کا اندیشہ ہو اور اگر صبر کرو تو تمہارے لئے اچھا ہے۔ اور خدا بخشنے والا مہربان ہے۔ (ف) ﴿۲۵﴾ خدا یہ چاہتا ہے کہ تم پر احکام روشن کردے اور تم کو انہی طریقوں پر چلائے جو پہلوں کے تھے۔ (تک۔۲:۱۷۱) اور تم پر مہربانی کرے اور خدا جاننے والا اور حکمت والا ہے۔ (ف) ﴿۲۶﴾ اور اللہ تو ارادہ کرلیتا ہے کہ تمہیں سزا دینے سے پھر جائے لیکن جو لوگ شہوات اور لذات کی پرستش میں لگے ہیں وہ ارادہ کرلیتے ہیں کہ پورے طور پر شہوتوں کی طرف جھک جائیں۔ ﴿۲۷﴾ (تذ۔۲:۱۷)[۱] خدا چاہتا ہے کہ تم پر بوجھ ہلکا کرے کیونکہ انسان پیدا ہی کمزور ہوا ہے۔ ﴿۲۸﴾ (تک۔۲:۱۷۱) اے ایماندارو! آپس میں ایک دوسرے کا مال حرام طور پر نہ کھاؤ الا یہ کہ وہ مال رضامندی سے تمہاری آپس میں تجارت کے طور پر ہو اور بددیانتی اور حرام خوری سے اپنی قوم کی جانوں کو ہلاکت میں نہ ڈالو کیونکہ خدا تم پر رحم کرنا چاہتا ہے۔ ﴿۲۹﴾ (تک۔۲:۱۷۱) اور جو تعدی سے ایسا کرے گا ہم اس کو عنقریب جہنم میں داخل کریں گے۔ (ف) اور یہ بات کرنا خدا کیلئے بے حد آسان ہے۔ ﴿۳۰﴾ (تذ۔۱:۱۸۹)

[۱] تن آسانی اور نفس پروری کو خدا کی خالص عبادت اور امت کی تقویت میں حائل کردینا' سونے چاندی اور شہوت پرستی کو شریک خدا کرکے اس کی محبت میں گرفتار رہنا حکمت نہیں ہے۔ قوم کی ترقی کا انحصار اسی پر ہے کہ ہر چیز اعتدال پر رہے: لیقوم الناس بالقسط (۲۶:۵۷) ''تاکہ وہ لوگ میانہ روی پر قائم رہیں'' کوئی قوت بیکار نہ ہونے پائے ترقی کی انتہائی منازل تک پہنچنے پر بھی کوئی دقت نہ آئے' جماعت کو بالآخر ذلت کا دن اور رسوائی کا منہ نہ دیکھنا پڑے۔ وہ روز نصیب نہ ہو جب کہ شکست وضعف ہر طرف سے طاری ہو جائیں محکومیت اور افلاس کی سیاہی چہروں پر چھا جائے۔ مگر مفاجات کا خوف ہر وقت دامن گیر ہو۔ (تذ۔۲:۱۷)

Marfat.com

إِنْ تَجْتَنِبُوا كَبَائِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ مُدْخَلًا
كَرِيمًا ﴿۳۱﴾ وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللَّهُ بِهِ بَعْضَكُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ ۚ لِلرِّجَالِ
نَصِيبٌ مِمَّا اكْتَسَبُوا ۖ وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِمَّا اكْتَسَبْنَ ۚ وَاسْأَلُوا اللَّهَ مِنْ
فَضْلِهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ﴿۳۲﴾ وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ
وَالْأَقْرَبُونَ ۚ وَالَّذِينَ عَقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ فَآتُوهُمْ نَصِيبَهُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ
عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدًا ﴿۳۳﴾ الرِّجَالُ قَوَّامُونَ عَلَى النِّسَاءِ بِمَا فَضَّلَ اللَّهُ ٥ ع ٨ ٤
بَعْضَهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ وَبِمَا أَنْفَقُوا مِنْ أَمْوَالِهِمْ ۚ فَالصَّالِحَاتُ قَانِتَاتٌ حَافِظَاتٌ
لِلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللَّهُ ۚ وَاللَّاتِي تَخَافُونَ نُشُوزَهُنَّ فَعِظُوهُنَّ وَاهْجُرُوهُنَّ
فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوهُنَّ ۖ فَإِنْ أَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوا عَلَيْهِنَّ سَبِيلًا ۗ
إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيرًا ﴿۳۴﴾

اگر تم ان بڑے بڑے گناہوں سے جن سے تمہیں منع کیا جارہا ہے پرہیز کرو گے تو ہم تمہاری اجتماعی بدحالیاں تم سے دور کر دینگے اور تمہیں انتہائی باعزت مقام پر جگہ دینگے۔
﴿۳۱﴾ (تک۔۲:۱۷۱) اور (مسلمانو!) تم ایک دوسرے سے مالی حیثیت میں بڑھ جانے کی تمنائیں نہ کیا کرو (کیونکہ اس سے سرمایہ داری کی لعنت پیدا ہوتی ہے (جانتے رہو کہ) مردوں کو جو کمائی انہوں نے کی اپنا حصہ ملتا ہے اور عورتوں کو ان کا اپنا حصہ مل رہتا ہے اور صرف اللہ سے مانگا کرو کہ وہ تمہاری دولت زیادہ کرے (اور اس کے وسائل پیدا کرے کیونکہ حلال دولت بددیانتی سے یا دوسرے سرمایہ داروں پر سبقت لے جانے کی ضد سے پیدا نہیں ہوسکتی)۔ (تک۔۲:۱۷۱) خدا لامحالہ ہر شے سے موبمو واقف ہے۔
﴿۳۲﴾ (تذ۔۱:۱۸۹) اور جو کچھ باپوں اور عزیزوں نے ورثہ چھوڑا ہو اس میں سے ہر ایک کیلئے ہم نے والی مقرر کر دیئے ہیں تو جن لوگوں کیساتھ تمہارے دونوں ہاتھوں نے رشتہ دار ہونے کا پیمان باندھا ہے (یعنی عزیز واقارب) ان کو اس ورثہ سے حصہ دو کیونکہ خدا سب کچھ دیکھ رہا ہے۔ (تک۔۲:۱۷۲) بیشک خدا ہر شے پر پوری نگرانی کر رہا ہے۔
﴿۳۳﴾ (تذ۔۱:۱۸۹) اے مسلمانو! مرد عورتوں پر (بطور محافظ اور منتظم) کھڑے ہیں اس لئے کہ (فطرتاً) خدا نے ایک صنف کو دوسری صنف پر فضیلت دی ہے اور نیز اس لئے کہ وہ اپنے کمائے ہوئے مالوں سے (خانہ داری پر) خرچ کرتے ہیں (اور عورتیں بالعموم کچھ نہیں کماتیں یا بسبب خانگی امور کے سرانجام دینے کے کمائی کرنے سے معذور ہیں) پس نیک بیویاں تو وہ ہیں جو فرمانبردار ہیں اور خداوندوں کے مال کی حفاظت کریں لیکن وہ عورتیں جن کے متعلق تمہیں ان کی نافرمانی کا ڈر ہو تو ان کو (سب سے پہلے) نصیحت کریں (کہ راہ راست پر آجائیں پھر اگر وہ باز نہ =

Marfat.com

وَاِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوْا حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَحَكَمًا مِّنْ
اَهْلِهَا ۚ اِنْ يُّرِيْدَآ اِصْلَاحًا يُّوَفِّقِ اللّٰهُ بَيْنَهُمَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا
خَبِيْرًا ﴿۳۵﴾ وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا وَّ بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِي
الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ
بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ
كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرَا ۨ ﴿۳۶﴾ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ وَيَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ
وَيَكْتُمُوْنَ مَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ۚ ﴿۳۷﴾
وَالَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ
الْاٰخِرِ ؕ وَمَنْ يَّكُنِ الشَّيْطٰنُ لَهٗ قَرِيْنًا فَسَآءَ قَرِيْنًا ﴿۳۸﴾

==آئیں تو) ان سے ہم بستری چھوڑ دو اور (اگر اس سے بھی کچھ نتیجہ نہ پیدا ہو تو) جسمانی سزا دو۔ پھر اگر فرمانبردار ہو جائیں تو ان کو (نکال دینے کا) کوئی بہانہ تلاش نہ کرو کیونکہ خدا (اس سے) بہت بلند اور بالا تر ہے۔ (کہ بلاوجہ انتقام لے) ﴿۳۴﴾ (تک۔۱:۱۷۲) اور اگر تم کو میاں بیوی میں سخت مخاصمت اور ان کے باہمی تعلق کے انقطاع کا ڈر ہو تو ایک منصف اس کے گھر سے اور ایک اپنے گھر سے مقرر کرو تا کہ اگر دونوں صلح صفائی چاہیں تو خدا ان دونوں کو پھر موافق کردے۔ (تک۔۱:۱۷۲) خدا بیشک بڑا صاحب علم و خبر ہے۔
﴿۳۵﴾ (تذ۔۱:۱۸۹) اور خدا ہی کی ملازمت اختیار کرو اور کسی دوسرے کو اس کے ساتھ حاکم نہ بناؤ اور ماں باپ سے' رشتہ داروں سے' یتیموں اور مسکینوں سے حتیٰ کہ عزیزوں اور ناواقفوں کے ہمسایوں سے اور ہم مجلسوں اور مسافروں سے عمدہ سلوک کرو اور بالخصوص ان قیدی مردوں اور عورتوں سے جن پر تمہارے دونوں ہاتھوں نے میدان جنگ میں قبضہ کیا ہے عمدہ سلوک کرو کیونکہ خدا کسی اکڑ باز اور شیخی خورے کو پسند نہیں کرتا جو اترائے اور بڑائی مارتا پھرے۔ ﴿۳۶﴾ (تذ۔۱:۱۸۹) بے شک وہ لوگ جو بخل کرتے ہیں اور دوسروں کو قومی بہتری کی خاطر مال نہ خرچ کرنے کی ترغیب دیتے ہیں اور جو کچھ خدا نے ان کو کشائش دے رکھی ہے اس کو اس لئے چھپاتے ہیں کہ مال نہ دینا پڑے (ایسے لوگ قوم کے بدترین دشمن ہیں اور سخت ترین سزا کے مستحق) تو ہم نے بھی ایسے کافروں کیلئے رسوا کرنے والا عذاب رکھا ہے۔ ﴿۳۷﴾ (تذ۔۲:۱۸۶) اور وہ لوگ جو صرف دکھلاوے کیلئے اپنا مال (چند بھک منگوں کو) دیکر اپنی نیک نامی چاہتے ہیں اور خدا اور روز آخرت پر ایمان نہ رکھ کر باضابطہ انفاق مال سے امت کو کسی غلبے کے مقام تک نہیں پہنچاتے (وہ دردناک سزا کے مستحق ہیں) اور جس کا دوست شیطان ہو تو وہ بہت ہی برا ساتھی ہے۔ ﴿۳۸﴾ (تذ۔۲:۱۸۶)

وَمَاذَا عَلَيْهِمْ لَوْ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ ؕ
وَكَانَ اللّٰهُ بِهِمْ عَلِيْمًا ﴿۳۹﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ ۚ وَاِنْ تَكُ حَسَنَةً
يُّضٰعِفْهَا وَيُؤْتِ مِنْ لَّدُنْهُ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۴۰﴾ فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍۢ
بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَاۤءِ شَهِيْدًا ؕ﴿۴۱﴾ يَوْمَئِذٍ يَّوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَعَصَوُا
الرَّسُوْلَ لَوْ تُسَوّٰى بِهِمُ الْاَرْضُ ؕ وَلَا يَكْتُمُوْنَ اللّٰهَ حَدِيْثًا ﴿۴۲﴾ ع يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ وَلَا جُنُبًا
اِلَّا عَابِرِيْ سَبِيْلٍ حَتّٰى تَغْتَسِلُوْا ؕ وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰۤى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ
اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا
صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُوْرًا ﴿۴۳﴾

وقف النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اور ان کو کونسی تباہی آجاتی اگر وہ اللہ اور عمدہ انجام کے دن کو سامنے رکھ کر جو کچھ مال خدا نے ان کو دیا بے دریغ خرچ کرتے اور اللہ تو ان کی بدنیتی سے پورے طور پر واقف ہیں۔ ﴿۳۹﴾ (تذ-۲:۱۸۶) [۱] بیشک خدا ذرے کے برابر بھی ظلم نہیں کرتا بلکہ اگر کوئی نیکی ہو تو اس کو کئی گنا زیادہ کر دیتا ہے اور اپنی طرف سے اس کا بڑا اجر دیتا ہے۔ ﴿۴۰﴾ (تذ-۲:۱۳۲) [۲] تو کیا برا حال ہوگا ان لوگوں کا جب ہم ہر گروہ سے ایک گواہ طلب کرینگے (کہ ان کی کارگزاریوں کی شہادت دیں) اور تم (رسول خدا) کو ان سب پر گواہ ٹھہرائیں گے۔ ﴿۴۱﴾ (تک-۲:۱۷۳) اے ایماندارو! نشے کی حالت میں نماز کے نزدیک اس وقت تک نہ جاؤ جب تک کہ تمہارا نشہ اتر نہ جائے اور جو کچھ تم نماز میں کہتے ہو اس کو پورے طور پر سمجھ کر نہ بولو۔ بیویوں سے مباشرت کرنے کے بعد اپنی نماز غسل کے بعد ادا کرو اور تم مریض ہو یا مسافر ہو، یا جائے ضرورت سے آؤ یا عورتوں سے مباشرت کی ہو اور پانی نہ ملے تو اس حالت میں پاکیزہ مٹی سے اپنے مونہوں اور ہاتھوں کا مسح کرکے تیمم کرو اور تیمم کے بعد نماز پڑھ لو۔ (تک-۲:۱۴۹) بیشک خدا معاف کرنے والا اور بخشنے والا ہے۔ ﴿۴۳﴾ (ف) [۳]

---

۱ تقویت اسلام کی خاطر بخل مال کرنا کفر ہے۔ (تذ-۲:۲۵۱)
بڑا کافر وہ ہے جو بہبودی قوم کی خاطر، مال دینے میں بخل کرتا رہا اور جس نے منگتوں کو سوال کی لت لگا کر، امت کو کمزور کر دیا۔ (تذ-۲:۱۸۶)

۲ خدا بے ہمتا کامل عدل ہے اور اپنے بندوں پر کسی حالت میں ظلم روا نہیں رکھتا۔ (تذ-۲:۱۳۲)

۳ مسلمانوں کے بارے میں ۴ ہجری کے شروع تک ایسا نرم حکم تعجب خیز اس لیے معلوم دیتا ہے کہ آج کے مسلمانوں کو ان مشکلات کا علم نہیں رہا جو رسول خدا کو مدینہ میں درپیش تھیں۔ اور یہ اسی جلیل القدر رہنما کی بے مثال تجویز و تدبیر تھی جس نے عرب کے انتہائی درجے کے منافق، اجڈ، گناہوں میں شرابور، انتہائی طور پر زناکار اور بدکردار لوگوں کو خدا کی راہ میں لگا کر بالآخر ان کو تمام دنیا پر غالب کر دکھایا تھا۔ (تک-۲:۱۴۹)

Marfat.com

اَلَمۡ تَرَ اِلَى الَّذِيۡنَ اُوۡتُوۡا نَصِيۡبًا مِّنَ الۡكِتٰبِ يَشۡتَرُوۡنَ الضَّلٰلَةَ
وَيُرِيۡدُوۡنَ اَنۡ تَضِلُّوا السَّبِيۡلَ ﴿۴۴﴾ وَاللّٰهُ اَعۡلَمُ بِاَعۡدَآئِكُمۡ‌ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَلِيًّا ۙ
وَّكَفٰى بِاللّٰهِ نَصِيۡرًا ﴿۴۵﴾ مِنَ الَّذِيۡنَ هَادُوۡا يُحَرِّفُوۡنَ الۡـكَلِمَ عَنۡ
مَّوَاضِعِهٖ وَيَقُوۡلُوۡنَ سَمِعۡنَا وَعَصَيۡنَا وَاسۡمَعۡ غَيۡرَ مُسۡمَعٍ وَّرَاعِنَا لَـيًّۢا
بِاَلۡسِنَتِهِمۡ وَطَعۡنًا فِى الدِّيۡنِ‌ؕ وَلَوۡ اَنَّهُمۡ قَالُوۡا سَمِعۡنَا وَاَطَعۡنَا وَاسۡمَعۡ
وَانۡظُرۡنَا لَـكَانَ خَيۡرًا لَّهُمۡ وَاَقۡوَمَ ۙ وَلٰـكِنۡ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفۡرِهِمۡ فَلَا
يُؤۡمِنُوۡنَ اِلَّا قَلِيۡلًا ﴿۴۶﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اُوۡتُوا الۡكِتٰبَ اٰمِنُوۡا بِمَا نَزَّلۡنَا مُصَدِّقًا
لِّمَا مَعَكُمۡ مِّنۡ قَبۡلِ اَنۡ نَّطۡمِسَ وُجُوۡهًا فَنَرُدَّهَا عَلٰٓى اَدۡبَارِهَاۤ اَوۡ نَلۡعَنَهُمۡ
كَمَا لَعَنَّاۤ اَصۡحٰبَ السَّبۡتِ‌ؕ وَكَانَ اَمۡرُ اللّٰهِ مَفۡعُوۡلًا ﴿۴۷﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغۡفِرُ
اَنۡ يُّشۡرَكَ بِهٖ وَيَغۡفِرُ مَا دُوۡنَ ذٰ لِكَ لِمَنۡ يَّشَآءُ‌ ۚ وَمَنۡ يُّشۡرِكۡ بِاللّٰهِ فَقَدِ
افۡتَـرٰۤى اِثۡمًا عَظِيۡمًا ﴿۴۸﴾

اے محمدؐ! کیا تو نے یہود اور نصاریٰ کی طرف نہیں دیکھا کہ وہ (کھلم کھلا) گمراہی کو مول لیتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ تم بھی راہ راست سے بھٹک جاؤ۔ ﴿۴۴﴾ (تک۔۲:۱۵۰) اور خدا تو تمہارے دشمنوں کو خوب جانتا ہے۔ (تک۔۲:۱۵۰) اور خدا ہی کافی کارساز اور کافی مددگار ہے۔ ﴿۴۵﴾ (ف) اور یہ یہودی تو مکار لوگ ہیں کہ تورات میں جو کلمات خدا کے ہیں ان کو محرف کر کے کچھ کا کچھ مطلب بنا لیتے ہیں اور اوپر سے کہتے ہیں کہ مان لیا لیکن دراصل وہ منکر ہیں اور اپنی زبانوں کو مروڑ مروڑ کر انکار کے الفاظ منہ سے نکالتے ہیں تاکہ دین اسلام پر طعنہ زنی کریں۔ (تم سے گفتگو کے وقت) راعنا کہتے ہیں اور اگر (یوں) کہتے کہ ہم نے سن لیا اور مان لیا اور (صرف) اسمع اور (راعنا کی جگہ) اُنظرنا (کہتے) تو ان کے حق میں بہتر ہوتا۔ ﴿۴۵﴾ (ف) اے اہل کتاب! اس قرآن پر ایمان لے آؤ جو تمہاری تورات اور انجیل کی تصدیق کرتا ہے پیشتر اس کے کہ ہم تمہارے چہروں کو مسخ کر کے ان کو تمہاری پیٹھوں کی طرف موڑ دیں یا تم پر ایسی پھٹکار ڈالیں جیسا کہ اصحاب سبت پر ڈالی تھی۔ (تک۔۲:۱۵۰) اور خدا نے جو حکم فرمایا سو (سمجھ لو کہ) ہو چکا۔ ﴿۴۷﴾ (ف) لوگو! بگوش ہوش سن رکھو کہ وہ خدائے عظیم اس بات سے چشم پوشی ہرگز نہیں کرتا کہ اس کے برابر کسی دوسری شے کی اطاعت کی جائے یا اس سے محبت رکھی جائے۔ ہاں اس کے سوا اگر کوئی اور گناہ ہو تو جس کو مناسب سمجھے معاف کر سکتا ہے۔ اور لوگو! جس شخص نے خدا کیساتھ ماسوا کو برابر کر دیا تو اس نے اپنے پلے ایک گناہ عظیم باندھ لیا۔ ﴿۴۸﴾ (تذ۔۱:۱۲۰)

Marfat.com

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِیْنَ یُزَكُّوْنَ اَنْفُسَهُمْ ؕ بَلِ اللّٰهُ یُزَكِّیْ مَنْ یَّشَآءُ وَ لَا یُظْلَمُوْنَ
فَتِیْلًا ﴿۴۹﴾ اُنْظُرْ كَیْفَ یَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ وَ كَفٰى بِهٖۤ اِثْمًا
مُّبِیْنًا ﴿۵۰﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِیْنَ اُوْتُوْا نَصِیْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ یُؤْمِنُوْنَ بِالْجِبْتِ ع ۴
وَ الطَّاغُوْتِ وَ یَقُوْلُوْنَ لِلَّذِیْنَ كَفَرُوْا هٰۤؤُلَآءِ اَهْدٰى مِنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
سَبِیْلًا ﴿۵۱﴾ اُولٰٓىِٕكَ الَّذِیْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ ؕ وَ مَنْ یَّلْعَنِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ
نَصِیْرًا ﴿۵۲﴾ اَمْ لَهُمْ نَصِیْبٌ مِّنَ الْمُلْكِ فَاِذًا لَّا یُؤْتُوْنَ النَّاسَ نَقِیْرًا ﴿۵۳﴾
اَمْ یَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰى مَاۤ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ فَقَدْ اٰتَیْنَاۤ
اٰلَ اِبْرٰهِیْمَ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَ اٰتَیْنٰهُمْ مُّلْكًا عَظِیْمًا ﴿۵۴﴾ فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ
بِهٖ وَ مِنْهُمْ مَّنْ صَدَّ عَنْهُ ؕ وَ كَفٰى بِجَهَنَّمَ سَعِیْرًا ﴿۵۵﴾

اے محمدؐ! کیا تو نہیں دیکھتا کہ یہ لوگ کس طرح اپنے آپ کو پاک سمجھتے ہیں حالانکہ پاک وہ ہے جس کو خدا پاک بنائے۔ (تک۔ ۲: ۱۵۰) اور ان پر دھاگے برابر بھی ظلم نہیں ہوگا۔ ﴿۴۹﴾ (ف) اے محمدؐ! دیکھ یہ کس طرح خدا پر جھوٹے الزام لگاتے ہیں۔ (تک۔ ۲: ۱۵۰) اور یہی گناہ صریح کافی ہے۔ ﴿۵۰﴾ (ف) کیا تو نے ان لوگوں کی طرف نہیں دیکھا جن کو (خدا کی بھیجی ہوئی) الکتب کا ایک حصہ (اس سے پہلے) مل چکا ہے کہ وہ گمراہی کو خرید رہے ہیں۔ (تک ۲: ۱۱۵) کس طرح بتوں اور شیطان پر ایمان لاتے ہیں اور کس طرح کافروں کے متعلق کہتے ہیں کہ مسلمانوں سے زیادہ وہ سیدھی راہ پر ہیں۔ ﴿۵۱﴾ (تک۔ ۲: ۱۵۰) یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی اور جس پر خدا نے لعنت کی اس کا کوئی وارث اس دنیا میں نہیں ہوگا۔ ﴿۵۲﴾ (تک۔ ۲: ۱۵۰) کیا آج ان یہود کے پاس کوئی حکومت باقی رہی ہے کہ لوگوں کو ایک کھجور کے چھلکے کے برابر دینے کے روادار نہیں۔ ﴿۵۳﴾ (تک۔ ۲: ۱۵۰) کیا یہ لوگ ساکنان زمین سے اس بارے میں حسد کر رہے ہیں جو خدا نے ان کو اپنے فضل میں سے عطا کیا ہے تو (ان کا یہ بغض و حسد ہم پر کوئی اثر نہیں رکھتا کیونکہ) درحقیقت ہم نے ابراہیمؑ کی اولاد کو (نہ صرف دنیاوی فضیلت دی بلکہ (صحیفہ فطرت کے علم پر مشتمل) الکتب اور (خدا کے عظیم الشان علم کی حامل) حکمت دی اور انہی دونوں موہبتوں کی برکت سے) ان کو ایک بہت بڑی سلطنت بھی دی۔ ﴿۵۴﴾ (حد: ۱۶۹) پھر لوگوں میں سے کسی نے تو اس کتاب کو مانا اور کوئی اس سے رکا اور ہٹا رہا تو ان نہ ماننے والوں (کے جلانے) کو دوزخ کی جلتی ہوئی آگ کافی ہے۔ ﴿۵۵﴾ (ف)

Marfat.com

اِنَّ الَّذِیۡنَ كَفَرُوۡا بِاٰیٰتِنَا سَوۡفَ نُصۡلِیۡهِمۡ نَارًا ؕ كُلَّمَا نَضِجَتۡ جُلُوۡدُهُمۡ
بَدَّلۡنٰهُمۡ جُلُوۡدًا غَیۡرَهَا لِیَذُوۡقُوا الۡعَذَابَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَزِیۡزًا حَكِیۡمًا ﴿۵۶﴾
وَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدۡخِلُهُمۡ جَنّٰتٍ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِهَا
الۡاَنۡهٰرُ خٰلِدِیۡنَ فِیۡهَاۤ اَبَدًا ؕ لَهُمۡ فِیۡهَاۤ اَزۡوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۫ وَّ نُدۡخِلُهُمۡ
ظِلًّا ظَلِیۡلًا ﴿۵۷﴾ اِنَّ اللّٰهَ یَاۡمُرُكُمۡ اَنۡ تُؤَدُّوا الۡاَمٰنٰتِ اِلٰۤی اَهۡلِهَا ۙ وَ اِذَا
حَكَمۡتُمۡ بَیۡنَ النَّاسِ اَنۡ تَحۡكُمُوۡا بِالۡعَدۡلِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا یَعِظُكُمۡ بِهٖ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِیۡعًۢا بَصِیۡرًا ﴿۵۸﴾

یادرکھو کہ جو لوگ ہماری بھیجی ہوئی آیات کے منکر ہوئے ان کو مستقبل قریب میں ہم جہنم کی آگ میں جھونک دینگے۔ یہاں تک کہ جب ان کی کھالیں جل جائیں گی تو ان کو نئی کھالیں پہنا دینگے تاکہ عذاب کا مزا خوب چکھتے رہیں (تک۔۲:۱۵۰) بے شک خدا غالب حکمت والا ہے۔ ﴿۵۶﴾ (ف) اور باایمان اور صالح العمل قوم کو عنقریب ہم ان باغات میں داخل کر دینگے جن کے نیچے دریا پڑے بہ رہے ہونگے وہ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ ان کے (آرام کے) لئے پاکیزہ (صورت وسیرت) بیویاں ہوں گی اور ہم ان کو گھنے سایوں میں رکھیں گے (یہ منظر بھی خالصۃً دنیاوی ہے ورنہ لازم آتا ہے کہ آخرت میں بھی مردانہ شہوت ہوگی اور وہاں بھی دنیا کا یہی لچ پنا ہوگا)۔ ﴿۵۷﴾ (حد۔۱۶۰) اے مسلمانو! خدا تم کو حکم دیتا ہے کہ امانتوں کو ان کے مالکوں کے حوالے کر دیا کرو اس کارگاہ سعی وعمل میں خائن ہونے کے مجرم ہرگز نہ بنو اور جب تم اپنی رعیت کے درمیان فیصلہ کرنے لگو تو نہایت دیانت داری اور انصاف کیساتھ فیصلہ کرو۔ اس میں شک نہیں کہ خدا جو یہ نصیحت تم کو کر رہا ہے تمہاری معاشری اور اجتماعی ترقی کے حق میں بہت اچھی ہے کیونکہ بلاشبہ وہ اس کارگاہ فنا و بقا کے قانون کو بڑا سمجھنے والا اور اسکی باریکیوں کو خوب پرکھنے والا ہے۔ ﴿۵۸﴾ [1] (تذ۔۱:۲۴۱)

[1] احکام خدا کی اجتماعی اور سیاسی مصلحتوں کو زیادہ شائستہ الفاظ میں ادا کیا ہے اور ان کی سیاسی حکمت عملی بھی بالصراحت بیان کر دی ہے۔ (تذ۔۱۔۲۴۱)

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَطِيۡعُوا اللّٰهَ وَاَطِيۡعُوا الرَّسُوۡلَ وَاُولِى الۡاَمۡرِ
مِنۡكُمۡ‌ۚ فَاِنۡ تَنَازَعۡتُمۡ فِىۡ شَىۡءٍ فَرُدُّوۡهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوۡلِ اِنۡ
كُنۡتُمۡ تُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰهِ وَالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ‌ؕ ذٰ لِكَ خَيۡرٌ وَّاَحۡسَنُ تَاۡوِيۡلًا ﴿۵۹﴾ ع ۵

اے وہ لوگو جو سچی طور پر ایمان لائے ہو اللہ کے قرآنی احکام کی کماحقہٗ تعمیل کرو اور رسول کے بالمشافہ احکام نیز تم میں سے جو حاکم مقرر ہوں ان کے زبانی احکام کی مکمل تعمیل کرو۔ پھر اگر کسی معاملے میں تم میں آپس میں اختلاف پیدا ہو جائے تو اگر تم فی الحقیقت اللہ اور روز آخرت پر سچا ایمان رکھتے ہو تو اس اختلافی معاملے کو اپنے حکام بالا یعنی اللہ اور رسول کے سپرد کردو کہ وہ اس کا فیصلہ کریں۔ (اور تم بدستور مکمل اطاعت کرتے رہو) کیونکہ (امت کو ہلاکت سے بچانے کیلئے) یہی تمہارے لئے بہتر ہے۔ اور یہی تہہ تک پہنچنے کی بہتر ترکیب ہے۔ ﴿۵۹﴾[۱] (تذ۔۲: ۲۴۷)

---

[۱] فطرت کے اس لازوال عالم آرا اور محکم قانون کو مدنظر رکھ کر' حفظ جماعت کا سب سے مقدم اور اولیں اصول جو شارع تعالیٰ طبیعت نے تقویت اسلام اور غلبہ دین کی خاطر احکام شریعت میں داخل کر دیا تھا یہ تھا کہ جماعت کے اپنے اعضا میں قطعاً کوئی اختلاف و انتشار پیدا نہ ہو۔ اس بنا پر ہر مسلمان کی روئے زمین کے سب مسلمانوں سے کامل مصالحت ایمان کی لازمی شرط ٹھہرا دی: ﴿فاتقوا الله واصلحو والطیعوا اله ان کتم مومنین○﴾ (۸:۱) (تو اے مسلمانو! اگر تم ایمان والے ہو تو اس احکم الحاکمین سے ڈرتے رہا کرو' اور آپس میں کامل مصالحت اور اتفاق سے رہو کیونکہ خدا کا سچا ڈر یہی ہے۔ اور اللہ کے احکام کی ہمہ تن تعمیل کرو اور اس کے علاوہ رسول خدا بھی جس کام کے لیے بالمشافہ حکم دیں تو فوراً کرو) اس مقصد کو حاصل کرنے کے لیے مومن پر خدا اور رسول کے مقرر شدہ احکام وہدایات کی متابعت کے بعد' اطاعت امیر قصداً اور حتماً لازم کر دی' اور وقتی اور مصلحتی احکام کی تعمیل میں مومن کو اس قدر قربانی' اس قدر تحمل اور اپنے پر اس قدر جبر کرنے کے لیے حکم دیا کہ جو شے بھی فریقین' یا صاحب امر اور رعیت کے درمیان بنائے نزاع ہو اس کا معاملہ خدا اور رسول پر سردست اس خیال سے چھوڑ دیا جائے کہ روز جزا کو اس کا مرافعہ خدا کی جناب' اور رسول کریم کی وکالت میں بہترین طریقے پر پیش ہوگا۔

میرے نزدیک اس آیہ جلیلہ کی جس کے مطالب میں (منکم کے نفرت انگیز اختلاف سے قطع نظر) آج اس قدر افسوسناک اور تفرقہ انداز نزاع قائم ہوگیا ہے یہی ایک امن افزا تشریح ہوسکتی ہے جو اوپر کی گئی ہے...... درحقیقت اس آیہ کریمہ میں رسول خدا کے ان بالمشافہ احکام کا ذکر ہے جو وہ وقتاً فوقتاً رہنما اور امیر جماعت کی حیثیت میں امت کو دیتے رہے......

رسول خدا کے بعد اطیعوا الرسول کا مقام خلفائے راشدین کو ہی مل سکتا ہے یا اس شخص واحد کو جو مسلمانان عالم کی جماعت کا امیر انہی معنوں میں مقرر ہو۔ اور اولوالامر اس صورت میں وہ حکام اور عامل ہیں جو خلیفۃ الرسولؐ مسلمانوں کے گروہ پر مقرر کریں۔ اطاعت اولوالامر ہر صورت میں فرض ہے۔ اس نہایت شاذ صورت میں کہ کوئی امیر عمداً احکام خدا کے برخلاف عام حکم دے خلیفۃ الرسول کا فرض ہے (نہ کہ عام مسلمانوں کا) کہ اس سے فوراً مواخذہ کرے یا اس کو برطرف کر دے۔ مگر امیر کے احکام کی تعمیل سے جب تک وہ امیر ہے ایک مومن کو کسی حال میں مفر نہیں۔ اسلام کا نصب العین تنظیم جماعت ہے اور اطاعت امیر اس نظم کا رکن رکین۔ اس استثنائی ←

Marfat.com

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يَزْعُمُوْنَ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ
مِنْ قَبْلِكَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَحَاكَمُوْٓا اِلَى الطَّاغُوْتِ وَقَدْ اُمِرُوْٓا اَنْ يَّكْفُرُوْا
بِهٖ ؕ وَيُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّضِلَّهُمْ ضَلٰلًا بَعِيْدًا ۝۶۰ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ
تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ رَاَيْتَ الْمُنٰفِقِيْنَ يَصُدُّوْنَ
عَنْكَ صُدُوْدًا ۝۶۱

اے محمدؐ! کیا تم نے نہیں دیکھا کہ یہ لوگ جو تمہارے قرآن پر اور پہلی کتابوں پر ایمان لانے کا دعویٰ کرتے ہیں شیطان کو اپنا منصف بنانا چاہتے ہیں۔ حالانکہ ان کو شیطان سے منکر ہونے کا حکم مل چکا ہے اور شیطان تو ان کو حقیقت سے بہت دور گمراہی کی طرف لے جانا چاہتا ہے۔ ۶۰ (تک۔۲:۱۵۱) اور تو دیکھ رہا ہے کہ جب ان لوگوں کو کہا جاتا ہے کہ آؤ جو کچھ اللہ نے رسول پر نازل کیا ہے اس کو تہ دل سے مانو تو یہ منافق تم سے بہت کتراتے ہیں۔ ۶۱ (تک۔۲:۱۵۲)

← صورت میں کہ امیر قابل اعتراض ثابت ہو جائے امت کو چاہئے کہ یک جان و یک زبان ہو کر ان کو معزول کر دینے کی درخواست خلیفۃ الرسولؐ سے کرے مگر سرے دست اس کی اطاعت سے منحرف ہو جانا وہ فتنہ و شر کی صورت پیدا کرنا ہے جس کا نتیجہ موت و تفریق کے سوا کچھ نہیں آج اسی شوق فساد کے باعث مسلمانان عالم کی نہ جماعت ہی باقی رہی ہے نہ امیر۔ نہ امر امیر رہا ہے نہ اطاعت۔ تاہم یمن کی چادروں والا قصہ زبان زد عوام اس قدر ہے کہ اس منافق اور ننگ اسلام اعرابی کے فعل کو جس نے فاروق اعظمؓ کی دیانت پر دھبا لگانا چاہا تھا سند مان کر ہر مسلمان شوق سے دوسرے مسلمان کی دیانت پر نکتہ چینی کرنے کا مدعی بنا ہوا ہے گویا امیر جماعت کو بددیانت ثابت کرنے کی کوشش کرنا اور اس کے متعلق طرح طرح کے شکوک پھیلانے کی تجویزیں کرنا بھی داخل مسلمانی ہے: ﴿یایھا الذین امنوا جتنبوا کثیرا من الظن ان بعض الظن اثم﴾ (۴۹:۱۲) (اے ایمان والو! اکثر قسم کے ظن سے بچتے رہا کرو کیونکہ بعض ظن داخل گناہ ہیں۔ تد-۱:۷۵) اطاعت امیر ہی وہ شے ہے کہ اگر مسلمانان عالم میں آج بھی صحیح معنوں میں قائم ہو جائے اور اس کا عمل ادنے سے ادنے امیر سے لے کر بڑے سے بڑے امیر تک مطلق ہو جائے تو ان کی بگڑی کے بن جانے میں آج بھی کچھ دیر نہیں لگتی۔ مسلمان کو چاہئے کہ اس آیہ کریمہ کے مطالب پر آپ ٹھنڈے دل سے غور کریں اور زید و عمر کے کہنے پر نہ چلیں۔ (تذ۔۲:۳۴۔۳۵)

قرآن کریم کے نصی احکام کی عملی متابعت' رسول کریمؐ کے شخصی اور شرعی' سیاسی اور اجتماعی احکام کے کامل التزام' بلکہ امیر وقت کے اوامر و نواہی کے فوری اور بلا حیل و حجت پیروی کے بغیر کوئی مسلمان مسلمان نہیں۔ خدمت اسلام کے لیے ہر وقت مستعد رہے' اور کسی امر جامع کے متعلق خلیفہ وقت کے احکام کی بلا عذر تعمیل کرنے کے بدون کسی فرد واحد کا ایمان درست نہیں...... امیر جماعت کے فرمان خسروی نافذ ہو جانے کے بعد ہر مرد و زن کا اپنے آپ کو معاً پابند عمل کر دینا ایمان کی شرط لاینفک ہے۔ (تذ۔۲:۲۴۷۔۲۴۸)

جس (قوم) نے خودرائی اور نفس پسندی کے بت کو ہر دم توڑ کر اپنے اخلاق و اجمال میں ایک لازوال متانت اور توازن پیدا کر لیا اس کے سب افراد کا ایک امیر کے ماتحت ہو جانا اٹل ہے' حکم امیر پر فی الفور لبیک کہہ دینا ان کی نظروں میں درحقیقت خدا ہی کی اطاعت ہے' اولی الامر منکم'' کے آگے گردن تسلیم خم کر دینا دراصل رب بے نیاز کے ایک اہم ترین اور مشروط بالایمان حکم کو نباہنا ہے' قرون اولیٰ کے عرب کی مانند رسول خدا اور امیر المومنین کی اطاعت ان کی نظروں میں خدا کی اطاعت ہے: ﴿من یطع الرسول فقد اطاع اللہ﴾۔ (۴:۸۰) (تذ۔ا۔د:۱۲۵)

Marfat.com

فَكَيْفَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ثُمَّ جَآءُوْكَ يَحْلِفُوْنَ ۖ
بِاللّٰهِ اِنْ اَرَدْنَآ اِلَّآ اِحْسَانًا وَّتَوْفِيْقًا ﴿۶۲﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَعْلَمُ اللّٰهُ مَا فِيْ
قُلُوْبِهِمْ ۗ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَعِظْهُمْ وَقُلْ لَّهُمْ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ قَوْلًاۢ بَلِيْغًا ﴿۶۳﴾
وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا
اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ
تَوَّابًا رَّحِيْمًا ﴿۶۴﴾ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ
ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ﴿۶۵﴾

تو پھر ان منافقوں کی کیا ہی بری حالت ہوگی جب ان ہی کے اپنے کرتوت کی وجہ سے ان پر کوئی مصیبت نازل ہو تو تمہارے پاس قسمیں کھاتے ہوئے دوڑے آئیں کہ بخدا ہماری غرض تو یہی تھی کہ میل ملاپ اور اتحاد پیدا ہو۔ ﴿۶۲﴾ (تذ۔۱:۱۲۵) ایسے لوگوں کے دلوں کی بات خدا خوب جانتا ہے اس لئے ان سے ہٹ کر رہو اور ان کو نصیحت کرو اور وہ باتیں کرو جو ان کے دلوں تک پہنچ جائیں ﴿۶۳﴾ (تک۔۲:۱۵۲) ہم نے آج تک کوئی رسول ہی نہیں بھیجا مگر یہ کہ اس کے بھیجنے سے ہمارا مقصود ہمیشہ یہی رہا ہے کہ لوگ ہمارے حکم سے اس کی اطاعت بے چون و چرا کریں اور اگر یہ منافق بھی علی ہذا القیاس اس ظلم کے بعد جو انہوں نے تمہاری نافرمانی کے باعث اپنی جانوں پر کیا تھا اللہ سے معافی مانگتے اور تم بھی اس درخواست میں اس کے شریک حال ہوتے تو ان کو معلوم ہو جاتا کہ خدا بھی فی الحقیقت بڑا ہی توبہ قبول کرنے والا اور ظلم کار انسان پر بڑا ہی رحم کرنے والا ہے۔ ﴿۶۴﴾ (تذ۔۱:۲۴۵)[۱] تو خدا کی قسم یہ منافق لوگ اس وقت تک مومن شمار نہ ہوں گے جب تک اپنے ہر خانگی معاملے اور جھگڑے میں تمہیں اپنا منصف نہ بنائیں اور پھر جو فیصلہ تم کرو اس کو بطیب خاطر منظور اور تسلیم نہ کریں۔ (تک۔۲:۱۵۲) ﴿۶۵﴾

۱ گویا رسول کا مقام من حیث الجماعت کسی سپہ سالار یا حاکم اعلیٰ کا مقام ہے اور اس کے اس دنیا میں بھیجے جانے کی غرض و غایت اکثر یہی ہوئی ہے کہ سب لوگوں کو ایک حاکم اور حکم کے حلقہ اطاعت میں لا کر منظم اور منسلک کر دے اور جب آپ اس دنیا سے رخصت ہو جائے تو یہ اطاعت کا مادہ ارکان امت میں بدستور جاری رہے اور اس کی بجائے اولوالامر منکم کی طرف ہوتا رہے۔ اس مقام نظر سے رسالت کا مقصود افراد امت میں اطاعت پیدا کرنا ہے اور بس۔ (تذ۔۱:۲۴۵)

Marfat.com

وَلَوۡ اَنَّا كَتَبۡنَا عَلَيۡهِمۡ اَنِ اقۡتُلُوۡۤا اَنۡفُسَكُمۡ اَوِ اخۡرُجُوۡا مِنۡ دِيَارِكُمۡ مَّا
فَعَلُوۡهُ اِلَّا قَلِيۡلٌ مِّنۡهُمۡ‌ؕ وَلَوۡ اَنَّهُمۡ فَعَلُوۡا مَا يُوۡعَظُوۡنَ بِهٖ لَكَانَ خَيۡرًا
لَّهُمۡ وَاَشَدَّ تَثۡبِيۡتًا ﴿٦٦﴾ وَّاِذًا لَّاٰتَيۡنٰهُمۡ مِّنۡ لَّدُنَّاۤ اَجۡرًا عَظِيۡمًا ﴿٦٧﴾ وَّلَهَدَيۡنٰهُمۡ
صِرَاطًا مُّسۡتَقِيۡمًا ﴿٦٨﴾ وَمَنۡ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ الرَّسُوۡلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيۡنَ اَنۡعَمَ
اللّٰهُ عَلَيۡهِمۡ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَ الصِّدِّيۡقِيۡنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيۡنَ‌ۚ وَحَسُنَ
اُولٰٓئِكَ رَفِيۡقًا ﴿٦٩﴾ ذٰلِكَ الۡفَضۡلُ مِنَ اللّٰهِ‌ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ عَلِيۡمًا ﴿٧٠﴾ ع ۹ ۱۱

اور اگر ہم ان کمزور ایمان والے مسلمان نما منافقوں کو حکم دیتے کہ تم اپنی جانوں کو اللہ کی حمایت میں لڑادو' یا اپنے وطن سے ہجرت کر جاؤ مگر دشمن سے کمزور صلح نہ کرو تو ان میں سے چند آدمیوں کے سوا بہتیرے ہمارے اس حکم کی تعمیل نہ کرتے اور اگر جو کچھ ان کو سمجھایا جاتا ہے کرتے تو ان کی اپنی ہی بہتری کی بات تھی کیونکہ ان کی جماعت اور بھی مضبوط اور طاقتور بن جاتی۔ (تذ۔ا:۲۴۳) ﴿٦٦﴾ اور اس صورت میں ہم ان کو ضرور اپنی طرف سے بڑا اچھا بدلہ دیتے۔ ﴿٦٧﴾ (تذ۔ا:۲۴۳) (ان کی جماعت غالب رہتی) اور حفظ نفس کا صراط مستقیم ان کو ہم دکھا دیتے۔ ﴿٦٨﴾ (تذ۔ا:۲۴۳) مسلمانو! تم میں سے جس شخص نے اپنے آپ کو احکام خدا کی متابعت کے لئے وقف کر دیا اور جس نے رسول کے بالمشافہ احکام کی تعمیل تندہی اور خلوص نیت سے کی تو یہی وہ لوگ ہیں جو ان لوگوں کے دوش بدوش چل رہے ہیں اور مثل ان کے اخروی اجر کے مستحق ہونگے جن پر اللہ نے اپنا خاص احسان کیا' مثلاً وہ انبیاء کرام جنہوں نے راہ حق میں جہاد کئے یا وہ صادق' لوگ جنہوں نے عمل سے اپنے ایمان کو سچ کر دکھایا یا وہ شہدائے' خدا جو اپنے بلا مزد اعمال سے خدا کی گواہی دیتے دیتے چل بسے' یا وہ صالح العمل' لوگ جنہوں نے اپنی جماعت کی حالت درست کی اور یہ لوگ کیا ہی اچھے ساتھی ہیں۔ ﴿٦٩﴾ (تذ۔ا:۲۲۰) یہ توفیق عمل محض اللہ کی طرف سے ہے اور اللہ ہر شخص کی نیت دل جاننے کیلئے بس ہے۔ ﴿٧٠﴾ (تذ۔ا:۲۴۳)[1]

---

[1] (٦٦ تا ٧٠) شارحین قرآن نے ان آیات کے سیاق کو نظر انداز کر کے آیہ (۴:٦٨) کے مطالب پر وہ عجیب و غریب اور ظلمت انگیز بحثیں کی ہیں اطاعت خدا اور رسول کو روحانی مجاہدے فرض کر کے بہشت اور آخرت میں انبیاء و صالحینؒ کی مصاحبت کے متعلق افسانوں کا وہ طومار عظیم مطالب کے گرداگرد کھڑا کر دیا ہے کہ ان کی طرفہ نوازی کو دیکھ کر بعض اوقات عقل حیران ہو جاتی ہے...... آیہ (۴:٦٦) میں بودے ایمان والے منافقوں کے بارے میں کہا گیا ہے کہ ان کے حوصلے اس قدر بلند نہیں کہ وہ خدا اور رسول کے حکم سے اعلائے جماعت کی خاطر اپنی جانوں کو لڑادیں' یا اپنے گھروں کو چھوڑ کر جہاد بالسیف کریں' حالانکہ یہ جہاد اور ترک وطن ان کی اپنی بہتری کی خاطر ہے' اور جماعتی حفظ نفس کا صراط مستقیم ہے (۴:٦٧:٦٨) آیہ (۴:٦٩) میں صرف اس قدر کہا ہے کہ نبیؐ اور صدیق اور شہید اور صالحین کا بلند مقام حاصل کرنے کے لیے جان و مال کی ایسی ہی انتہائی قربانی کی ضرورت ہے ورنہ اس کے بغیر جنت کا حاصل کرنا اور انبیاء و صالحینؒ وغیرہ کے برابر اجر پانا محال ہے۔...... ﴿یطع اللہ والرسول﴾ کا قرآنی مفہوم صدر اسلام میں رسول خدا صلعم کے ←

Marfat.com

يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا خُذُوْا حِذْرَكُمْ فَانْفِرُوْا ثُبَاتٍ اَوِ انْفِرُوْا جَمِيْعًا ﴿۷۱﴾
وَاِنَّ مِنْكُمْ لَمَنْ لَّيُبَطِّئَنَّ ۚ فَاِنْ اَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالَ قَدْ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيَّ
اِذْ لَمْ اَكُنْ مَّعَهُمْ شَهِيْدًا ﴿۷۲﴾ وَلَئِنْ اَصَابَكُمْ فَضْلٌ مِّنَ اللّٰهِ لَيَقُوْلَنَّ كَاَنْ
لَّمْ تَكُنْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهٗ مَوَدَّةٌ يّٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ مَعَهُمْ فَاَفُوْزَ فَوْزًا عَظِيْمًا ﴿۷۳﴾

اپنے جنگ کے ہتھیار پکڑلو اور دستے دستے بن کر یا اکٹھے ہوکر (جہاں رسول حکم دیتا ہے) کوچ کرتے جاؤ۔ ﴿۷۱﴾ (تک۔۲: ۱۵۳) مسلمانو! تم میں ضرور ایسے لوگ بھی ہیں جو ارادہ کر بیٹھتے ہیں کہ ہم ضرور کسی نہ کسی طرح جہاد سے پیچھے ہٹے رہیں گے' پھر اگر لڑائی میں تم پر شکست کی مصیبت آ پڑتی ہے تو دل ہی دل میں کہتے ہیں کہ خدا نے مجھ پر بڑا ہی احسان کیا جو میں ان لوگوں کیساتھ لڑائی میں موجود نہ تھا۔ ﴿۷۲﴾ (تذ۔۱: ۱۲۵) اور اگر تمہیں میدان جنگ میں فتح ہوتی ہے تو اس طرح کے اَن جان بن کر گویا تمہاری ان کی جان پہچان ہی نہ تھی وہ کہتے ہیں کہ کاش کہ میں ان کیساتھ ہوتا اور یہ بڑی کامیابی حاصل کرتا۔ ﴿۷۳﴾ (تک۔۲: ۱۵۳)

← وقتی اور مقامی احکام کی تعمیل تھی۔ علی ہذا القیاس یہاں پر بھی یہی مطلب ہے کہ رسولؐ جو ان کو وقتاً فوقتاً حسب موقع لڑائیاں لڑنے اور مال و اولاد سے مفارقت اختیار کرنے کا حکم دیتا ہے اور وہ ان احکام کی تعمیل سے اکثر کتراتے ہیں' اگر ان میں اطاعت رسول کی توفیق پیدا ہو جاتی تو ان کے درجے بھی ایسے ہی بلند ہو جاتے جیسے کہ انبیائے کرام کے جنہوں نے اپنی تمام عمریں اصلاح انسانی میں صرف کر دیں یا ان صدیق اور شہد اور صالح العمل لوگوں کے جنہوں نے جماعت کی خاطر قربانیاں کیں۔ اس سے زیادہ ان آیات کا کچھ مطلب نہیں رہا یہ امر کہ ﴿اولئك مع الذين انعم الله عليهم﴾ سے کس طرح کی معیت اور رفاقت مراد ہے اس کے متعلق بحث کرنا عبث ہے کیونکہ آخرت کی کیفیت کا علم خدا ہی کو ہے انسان کو اس میں دخل دینے کی ضرورت نہیں (تذ۔۱: ۲۴۳' ۲۴۴)

انعم الله عليهم سے مراد یہاں پر بھی وہ توفیق عمل ہے جو ایمان کا جزو لاینفک ہے اور جس کا اس دنیا میں نتیجہ فلاح قوم' اور آگے چل کر فلاح آخرت ہے۔ اس کے ماسوا کچھ نہیں۔ جن لوگوں نے اسلامی اوامر و نواہی کے اجتماعی مقاصد کو نظر انداز کر دیا ہے اور بعد ازاں ان میں سے چند سہل احکام مثلاً نماز روزہ کو اپنے لیے پسند فرما کر ان کی انفرادی مشق پیدا کر لی ہے اور زہد و تورع کی اس عامیانہ شان کو ''روحانیت'' فرض کر کے اپنے آپ کو انعم الله عليهم کا مصداق مانا ہے ان کے لیے یہ آیت از بس سبق آموز ہے۔ صدیق' اور شہداء اور صالحین اور انبیاء کی ہمدوشی کا مقام حاصل کرنے کے لیے انتہائی سعی و عمل شرط ہے' جان و مال کی قربانی شرط ہے' خدمت عباد شرط ہے وغیرہ وغیرہ' پس وہی شخص انعم الله عليه کا صحیح مصداق ہو سکتا ہے جو ان جیسے نتیجہ خیز اور غلبہ اندوز' مصلح قوم اور محرک اعضا کام کر رہا ہے۔ (تذ۔۱: ۲۲۰)

الصدیقین: از روئے قرآن صدیق وہ شخص ہے جو اپنے ایمان کی تصدیق ہر لحظ اور بہر حال عمل سے کرتا ہے۔ (نیز دیکھیے ۴۹: ۱۵ کا نوٹ)

الشہداء: شاہد خدا' وہی شخص ہے جو اپنے کاموں کے ذریعے سے خدا کے نوکر ہونے کی شہادت ہر وقت دیتا رہتا ہے' اور جان و مال کو آقا کی خدمت میں پیش کرتے رہنا اس نوکری کی اہم شرط ہے' (نیز دیکھیے ۲: ۱۴۳ کا نوٹ) (تذ۔۱: ۲۴۴)

Marfat.com

فَلْيُقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ الَّذِينَ يَشْرُونَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ ط
وَمَنْ يُّقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَيُقْتَلْ اَوْ يَغْلِبْ فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ اَجْرًا عَظِيمًا ﴿۷۴﴾
وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاۗءِ
وَالْوِلْدَانِ الَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ
اَهْلُهَا ج وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ۚ وَّاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيرًا ط ﴿۷۵﴾
اَلَّذِينَ اٰمَنُوا يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ۚ وَالَّذِينَ كَفَرُوا يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ
الطَّاغُوتِ فَقَاتِلُوٓا اَوْلِيَاۗءَ الشَّيْطٰنِ ج اِنَّ كَيْدَ الشَّيْطٰنِ كَانَ ضَعِيفًا ع ﴿۷۶﴾ ع
اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِينَ قِيلَ لَهُمْ كُفُّوٓا اَيْدِيَكُمْ وَاَقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا
الزَّكٰوةَ ج فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ اِذَا فَرِيقٌ مِّنْهُمْ يَخْشَوْنَ النَّاسَ
كَخَشْيَةِ اللّٰهِ اَوْ اَشَدَّ خَشْيَةً ج وَقَالُوا رَبَّنَا لِمَ كَتَبْتَ عَلَيْنَا الْقِتَالَ ج
لَوْلَآ اَخَّرْتَنَآ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيبٍ ط قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيلٌ ج وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ
لِّمَنِ اتَّقٰى تف وَلَا تُظْلَمُونَ فَتِيلًا ﴿۷۷﴾

پس ان لوگوں کو جو آخرت کے بدلے دنیا بیچنا چاہتے ہیں ضرور چاہیے کہ خدا کی راہ میں قتال بالسیف کریں اور جو شخص اس راہ خدا کے قتال میں قتل ہو جائے گا (یا غلبہ پائے (ف) تو اس کو ہم بڑا اجر دینگے۔ ﴿۷۴﴾ (تک ـ۲: ۱۵۳) اور لوگو! تمہیں کیا ہوگیا ہے کہ خدا کی راہ میں ان بے بس مردوں اور عورتوں اور بچوں کی خاطر دشمنوں سے نہیں لڑتے جو عاجز آ کر خدا سے دعائیں مانگ رہے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار! ہم کو اس بستی سے نجات دے جس کے رہنے والے ہم پر طرح طرح کے ظلم کر رہے ہیں اب اپنی ہی جناب سے کوئی ہمارا حامی بنا اور اپنی ہی طرف سے کسی کو ہمارا مددگار بنا (کیونکہ ظلم حد تک پہنچ چکا ہے اور ہم میں حفظ نفس کی استطاعت باقی نہیں) ﴿۷۵﴾ (تذ ـ۲: ۱۱۸) جو لوگ ایمان لے آئے وہ تو اللہ کی راہ میں قتال بالسیف کرتے ہیں اور جو کافر ہیں وہ شیطان کی راہ میں لڑتے ہیں تو اے ایمان والو! شیطان کے دوستوں سے قتال کر کے ان پر غالب آ جاؤ کیوں کہ شیطان کا مکر تو بڑا کمزور مکر ہے۔ ﴿۷۶﴾ (تذ ـ۲: ۱۲۰) اے محمدؐ! کیا تم نے ان مکہ کے مسلمان لوگوں کی طرف نظر نہیں کی جن کو (اس سے پہلے) کہا گیا تھا کہ ابھی کفار کے مقابلے میں اپنے ہاتھ روکے رکھو اور صرف الصلوة اور الزکوٰة پر قائم رہو لیکن جب (ان کو مدینہ کی طرف ہجرت کا حکم دے کر) ان پر قتال فرض کر دیا گیا تو ان میں سے ایک گروہ مکہ کے ==

Marfat.com

اَیۡنَ مَا تَکُوۡنُوۡا یُدۡرِکۡکُّمُ الۡمَوۡتُ وَلَوۡ کُنۡتُمۡ فِیۡ بُرُوۡجٍ مُّشَیَّدَۃٍ ؕ وَ اِنۡ تُصِبۡهُمۡ
حَسَنَۃٌ یَّقُوۡلُوۡا هٰذِهٖ مِنۡ عِنۡدِ اللّٰهِ ۚ وَ اِنۡ تُصِبۡهُمۡ سَیِّئَۃٌ یَّقُوۡلُوۡا هٰذِهٖ مِنۡ
عِنۡدِكَ ؕ قُلۡ کُلٌّ مِّنۡ عِنۡدِ اللّٰهِ ؕ فَمَالِ هٰۤؤُلَآءِ الۡقَوۡمِ لَا یَکَادُوۡنَ یَفۡقَهُوۡنَ
حَدِیۡثًا ﴿۷۸﴾ مَاۤ اَصَابَكَ مِنۡ حَسَنَۃٍ فَمِنَ اللّٰهِ ۫ وَ مَاۤ اَصَابَكَ مِنۡ سَیِّئَۃٍ فَمِنۡ
نَّفۡسِكَ ؕ وَ اَرۡسَلۡنٰكَ لِلنَّاسِ رَسُوۡلًا ؕ وَ کَفٰی بِاللّٰهِ شَهِیۡدًا ﴿۷۹﴾ مَنۡ یُّطِعِ الرَّسُوۡلَ
فَقَدۡ اَطَاعَ اللّٰهَ ۚ وَ مَنۡ تَوَلّٰی فَمَاۤ اَرۡسَلۡنٰكَ عَلَیۡهِمۡ حَفِیۡظًا ﴿۸۰﴾ وَ یَقُوۡلُوۡنَ
طَاعَۃٌ ۫ فَاِذَا بَرَزُوۡا مِنۡ عِنۡدِكَ بَیَّتَ طَآئِفَۃٌ مِّنۡهُمۡ غَیۡرَ الَّذِیۡ تَقُوۡلُ ؕ
وَ اللّٰهُ یَکۡتُبُ مَا یُبَیِّتُوۡنَ ۚ فَاَعۡرِضۡ عَنۡهُمۡ وَ تَوَکَّلۡ عَلَی اللّٰهِ ؕ وَ کَفٰی بِاللّٰهِ وَکِیۡلًا ﴿۸۱﴾

= کفار سے اسی طرح ڈرنے لگا جیسا کہ اللہ سے ڈرا جاتا ہے بلکہ اس سے بھی بڑھ کر اور وہ دلوں میں کہتے ہیں کہ اے رب تو نے ہم پر قتال کیوں فرض کر دیا۔ کیوں نہ ہمیں کچھ تھوڑی مدت تک اور مہلت دی۔ اے محمدؐ! کہہ دے کہ دنیا کا آرام چند روزہ ہے اور انجام اسکا اچھا ہے جو خدا سے ڈرتا رہا۔ (تک۔۲:۱۵۲) اور تم پر دھاگے برابر بھی ظلم نہیں کیا جائے گا۔ ﴿۷۷﴾ (ف) موت تو تمہیں جہاں کہیں بھی ہو آ دبوچے گی خواہ تم مضبوط قلعوں میں چھپے ہوئے ہو گے اور یہ ایسے عجیب مسلمان ہیں کہ اگر ان کو کوئی بھلائی پونہچتی ہے تو کہہ دیتے ہیں یہ اللہ کی طرف سے ہے اور اگر کوئی برائی پہنچتی ہے تو تمہارے سر تھوپ دیتے ہیں۔ ان کو اے محمدؐ! کہہ دو کہ سب کچھ اللہ کی طرف سے ہے اور اس قوم کو کیا ہو گیا ہے کہ بات کی تہہ تک پہنچنے کی کوشش ہی نہیں کرتے۔ ﴿۷۸﴾ (تک۔۲:۱۵۴) اصل بات تو یہ ہے کہ اگر تجھے کوئی بھلائی پہنچے تو یہ خدا (کے قانون پر چلنے) کی وجہ سے ہے۔ اور اگر تجھے کوئی گزند پہنچے تو یہ تیرے نفس (کی سرکشی) کی وجہ سے ہے۔ اور ہم نے تجھ کو تمام بنی نوع انسان کیلئے رسول بنا کر بھیجا ہے اور اس کا گواہ خدا ہی کافی ہے۔ ﴿۷۹﴾ (تک۔۲:۱۵۴) جس نے رسول کے کہے کی تعمیل کی اس نے گویا خدا کا حکم مانا اور جس نے روگردانی کی تو (وہ اس کی سزا آپ بھگتے گا۔ اے پیغمبر! تمہارا کام کہہ دینا اور بس کیونکہ) ہم نے تم کو کچھ ان لوگوں کا چوکیدار بنا کر نہیں بھیجا۔ ﴿۸۰﴾ (تذ۔۲: ۳۷) یہ لوگ منہ سے تو بیشک طاعت طاعت پکارتے رہتے ہیں لیکن جب تمہارے پاس سے اٹھ کر باہر نکلتے ہیں تو معاً ان میں ہی کا ایک (مفسد پرداز) گروہ نہایت اعتنا و اہتمام سے راتوں کو بیٹھ بیٹھ کر تمہارے حکموں کے برخلاف مشورے کرتا ہے۔ جو جو سازشیں یہ تمہارے برخلاف راتیں کاٹ کاٹ کر کرتے ہیں اللہ لکھتا جاتا ہے تو تم ان سے الگ ہو جاؤ (اور کوئی کام کرنے کیلئے بھی نہ کہو) اللہ پر بھروسہ رکھو وہی تمہارا کارساز بس ہے۔ ﴿۸۱﴾ (تذ۔۲:۳۷)

Marfat.com

أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ ۚ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللَّهِ لَوَجَدُوا فِيهِ
اخْتِلَافًا كَثِيرًا ﴿٨٢﴾ وَإِذَا جَاءَهُمْ أَمْرٌ مِنَ الْأَمْنِ أَوِ الْخَوْفِ أَذَاعُوا بِهِ ۖ
وَلَوْ رَدُّوهُ إِلَى الرَّسُولِ وَإِلَىٰ أُولِي الْأَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِينَ يَسْتَنْبِطُونَهُ
مِنْهُمْ ۗ وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ لَاتَّبَعْتُمُ الشَّيْطَانَ إِلَّا قَلِيلًا ﴿٨٣﴾
فَقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ لَا تُكَلَّفُ إِلَّا نَفْسَكَ ۚ وَحَرِّضِ الْمُؤْمِنِينَ ۖ عَسَى
اللَّهُ أَنْ يَكُفَّ بَأْسَ الَّذِينَ كَفَرُوا ۚ وَاللَّهُ أَشَدُّ بَأْسًا وَأَشَدُّ تَنْكِيلًا ﴿٨٤﴾
مَنْ يَشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَكُنْ لَهُ نَصِيبٌ مِنْهَا ۖ وَمَنْ يَشْفَعْ شَفَاعَةً
سَيِّئَةً يَكُنْ لَهُ كِفْلٌ مِنْهَا ۗ وَكَانَ اللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ مُقِيتًا ﴿٨٥﴾

تو کیا یہ لوگ قرآن کے مقاصد و مطالب پر غور نہیں کرتے اور نہیں دیکھتے کہ وہ آپس میں متحد اور متفق ہیں۔ کیا ان کو اتنا بھی شعور نہیں کہ سمجھیں کہ اگر یہ کسی غیر خدا کا بنایا ہوا قانون ہوتا تو لامحالہ اس میں بیحد اختلاف پاتے۔ ﴿۸۲﴾ (تذ۔ا:۵۸)[1] اور یہ (منافق) لوگ (اس پست اخلاق کے ہیں کہ) جب ان کو کوئی بات (کہیں سے) امن یا خوف کی ملتی ہے تو ہر طرف جا جا کر مشہور کر دیتے ہیں (تا کہ فتنہ پیدا ہو) اور اگر اس بات کو اپنے رسول یا اپنے امیروں تک پہنچاتے تو اس سے نتیجہ اخذ کرنے والے معلوم کر لیتے کہ حقیقت کیا ہے اور ان حالات میں کیا کرنا چاہیے اور اے (کمزور اخلاق کے منافقو!) اگر اللہ کا فضل اور رحمت تم پر نہ ہوتی تو سوائے چند ایک کے تم شیطان کے پیرو ہو جاتے۔ ﴿۸۳﴾ (تک۔۲:۱۵۵) تو اے پیغمبر! تم اللہ کی راہ میں دشمنوں سے لڑتے جاؤ۔ (دوسرے لوگ آمادہ ہوں یا نہ ہوں) تم پر اپنی ذات کے ماسوا کسی کی ذمہ داری نہیں۔ ہاں! ایمان والوں کو قتال کیلئے ابھارتے رہا کرو۔ عجب نہیں کہ خدا اس ترکیب سے کافروں کے زور کو روک دے اور اللہ کا زور سب سے زیادہ قوی اور اس کی سزا سب سے زیادہ سخت ہے۔ ﴿۸۴﴾ (تذ۔۲:۱۱۹)[2] جو شخص نیک بات کی سفارش کرے تو اس کو اس (کے ثواب) میں سے حصہ ملے گا۔ اور جو بری بات کی سفارش کرے اس کو اس (کے عذاب) میں سے حصہ ملے گا اور خدا ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ ﴿۸۵﴾ (ف)

۱ ہادی دین اور ماحئ اختلاف خدا نے قرآن کو تضاد کے بدنما اور بشری عیب سے قطعاً بلند تر ٹھہرایا تھا مگر اس بات کو بوجہ احسن واضح کر دیا تھا کہ اگر انسان کو اس کی آیات بینات میں کسی جگہ اختلاف کا شائبہ نظر آتا ہے' یا نقص وضد کا گمان گزرتا ہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کے ظاہر اور باطن' سیاق بحث اور سیاق کلام یا محل وقوع اور شان نزول پر غائر نظر نہیں ڈالی گئی' جس قدر اس کے مطالب میں تدبر اور صحیح استدلال کیا جائے گا اس کا اختلاف مٹتا جائے گا۔ (تذ۔ا۔۵۸)

۲ ان ایمان داروں کا منتہائے عمل اپنے آپ کو آمادہ قتال کر کے اسلامی جماعت کو کفار کے دست قدرت اور خوف سے نجات دلانا تھا...... اسلام نے اعلائے کلمۃ الحق' حفاظت دین' حفظ نفس' اور غلبہ اسلام کی چار قریب المعانی توجیہات کی بنا پر قتال ہجرت اور اس کے متعلقہ مصائب والام کو لازمہ ایمان قرار دے کر' "سبیل اللہ" کے مفہوم کو اس قدر واضح کر دیا تھا کہ بعد ازیں کسی غلط فہمی کی گنجائش ممکن نہ تھی۔ (تذ۔۲:۱۱۹)

Marfat.com

وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَآ اَوْ رُدُّوْهَا ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰي كُلِّ
شَيْءٍ حَسِيْبًا ﴿۸۶﴾ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ لَيَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ
فِيْهِ ۭ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِيْثًا ﴿۸۷﴾ فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنٰفِقِيْنَ فِئَتَيْنِ
وَاللّٰهُ اَرْكَسَهُمْ بِمَا كَسَبُوْا ۭ اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَهْدُوْا مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ ۭ وَمَنْ
يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا ﴿۸۸﴾ وَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ كَمَا كَفَرُوْا
فَتَكُوْنُوْنَ سَوَاۗءً فَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ اَوْلِيَاۗءَ حَتّٰي يُھَاجِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ
فَاِنْ تَوَلَّوْا فَخُذُوْھُمْ وَاقْتُلُوْھُمْ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْھُمْ ۠ وَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْھُمْ
وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿۸۹﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ اِلٰى قَوْمٍۢ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَھُمْ مِّيْثَاقٌ
اَوْ جَاۗءُوْكُمْ حَصِرَتْ صُدُوْرُھُمْ اَنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ اَوْ يُقَاتِلُوْا قَوْمَھُمْ ۭ وَلَوْ شَاۗءَ
اللّٰهُ لَسَلَّطَھُمْ عَلَيْكُمْ فَلَقٰتَلُوْكُمْ ۚ فَاِنِ اعْتَزَلُوْكُمْ فَلَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ وَاَلْقَوْا اِلَيْكُمُ
السَّلَمَ ۙ فَمَا جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ عَلَيْهِمْ سَبِيْلًا ﴿۹۰﴾

النصف ع ۱۱

اور اے مسلمانو! جب تم آپس میں ایک دوسرے کو سلام کا تحفہ دو تو جواب میں اس سے اچھا تحفہ دیا کرو یا ویسا ہی اس سلام کو لوٹا دو (تاکہ تم میں باہمی محبت کے جذبے ابھر آئیں) تک (۲۰:۱۵۵) بے شک خدا ہر چیز کا حساب لینے والا ہے۔ ﴿۸۶﴾ (ف) خدا (وہ معبود برحق ہے کہ) اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ قیامت کے دن تم سب کو ضرور جمع کرے گا اور خدا سے بڑھ کر بات کا سچا کون ہے۔ ﴿۸۷﴾ (ف) مسلمانو! تمہیں کیا ہوگیا ہے کہ منافقوں کے بارے میں دو فریق ہو رہے ہو۔ حالانکہ خدا نے ان کے کرتوتوں کی سزا میں ان کی عقلوں کو اوندھا کر دیا ہے کیا تم چاہتے ہو کہ جن کو خدا نے گمراہ کر دیا ہو ان کو راہ راست پر لے آؤ حالانکہ جن کو خدا گمراہ کر دیتا ہے تو اس کے لئے تو کوئی صحیح رستہ نہ پاؤ گا۔ ﴿۸۸﴾ (تذ۔۲:۲۵۰) ان کی تو خواہش ہے کہ جس طرح وہ کافر ہوگئے ہیں تم بھی کافر ہو کر ان کے برابر ہو جاؤ تو ہرگز ان میں سے کسی کو دوست نہ پکڑو جب تک کہ خدا کی راہ میں ترک وطن نہ کریں۔ پھر اگر ہجرت سے منہ موڑیں تو ان کو پکڑ لو اور جہاں پاؤ ان کو قتل کر دو اور ان میں سے کسی کو اپنا دوست نہ بناؤ نہ ان سے کوئی مدد طلب کرنا۔ ﴿۸۹﴾ (تذ۔۲:۲۵۰) مگر ان منافقوں کو قتل نہ کرو جو تمہارے کافر حلیفوں سے میل ملاپ رکھتے ہیں یا ان کو جو تم سے قتال کرنا نہیں چاہتے یا اپنی قوم کے خلاف تم سے لڑنا نہیں چاہتے۔ ﴿۹۰﴾ (تک۔۲:۱۵۶)

Marfat.com

سَتَجِدُوْنَ اٰخَرِيْنَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّاْمَنُوْكُمْ وَيَاْمَنُوْا قَوْمَهُمْ ؕ كُلَّمَا رُدُّوْۤا
اِلَى الْفِتْنَةِ اُرْكِسُوْا فِيْهَا ۚ فَاِنْ لَّمْ يَعْتَزِلُوْكُمْ وَيُلْقُوْۤا اِلَيْكُمُ السَّلَمَ
وَيَكُفُّوْۤا اَيْدِيَهُمْ فَخُذُوْهُمْ وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ ؕ وَاُولٰٓئِكُمْ جَعَلْنَا
لَكُمْ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ﴿۹۱﴾ وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ اَنْ يَّقْتُلَ مُؤْمِنًا اِلَّا خَطَـًٔا ۚ ع ۱۲
وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَـًٔا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَّدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَهْلِهٖٓ
اِلَّآ اَنْ يَّصَّدَّقُوْا ؕ فَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَّكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيْرُ
رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ؕ وَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ فَدِيَةٌ
مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَهْلِهٖ وَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۚ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ
شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ ۫ تَوْبَةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۹۲﴾

مگر جو لوگ ایسے لوگوں سے جا ملے ہوں جن میں اور تم میں (صلح کا) عہد ہو اس حال میں کہ ان کے دل تمہارے ساتھ یا اپنی قوم کے ساتھ لڑنے سے رک گئے ہوں تمہارے پاس آ جائیں (تو احتراز ضرور نہیں) اور اگر خدا چاہتا تو ان کو تم پر غالب کر دیتا تو وہ تم سے ضرور لڑتے۔ پھر اگر وہ تم سے (جنگ کرنے سے) کنارہ کشی کریں اور لڑیں نہیں اور تمہاری طرف صلح کا پیغام بھیجیں تو خدا نے تمہارے لئے ان پر (زبردستی کرنے کی) کوئی سبیل مقرر نہیں کی۔ (ف) تم کچھ اور لوگ ایسے بھی پاؤ گے جو یہ چاہتے ہیں کہ تم سے بھی امن میں رہیں۔ اور اپنی قوم سے بھی امن میں رہیں۔ لیکن جب فتنہ انگیزی کو بلائے جائیں تو اس میں اندھے منہ گر پڑیں۔ تو ایسے لوگ اگر تم سے (لڑنے سے) کنارہ کشی نہ کریں اور نہ تمہاری طرف (پیغام) صلح بھیجیں اور نہ اپنے ہاتھوں کو روکیں تو ان کو پکڑ لو اور جہاں پاؤ قتل کر دو۔ ان لوگوں کے مقابلے میں ہم نے تمہارے لئے سند صریح مقرر کر دی۔ ﴿۹۱﴾ (ف) کوئی مسلمان کسی مسلمان کو الا یہ کہ وہ غلطی سے کر بیٹھے قتل نہیں کر سکتا اور جس نے ایسا کیا وہ ایک مسلمان غلام کو آزاد کرے اور مقتول کے وارثوں کو خون بہا دے لیکن اگر وہ وارث خون بہا معاف کر دیں تو کچھ لازم نہیں آتا۔ پھر اگر وہ مقتول اس قوم سے ہو جو تمہاری دشمن ہے اور مقتول خود مسلمان ہو تو صرف ایک مسلمان غلام آزاد کر دے۔ اور اگر وہ مقتول تمہاری حلیف قوم سے ہو تو بھی خون بہا ادا کر دے اور اگر غلام آزاد نہ کر سکے یا خون بہا ادا نہ کر سکے تو دو مہینوں کے متواتر روزے رکھے۔ (تک ۔۲:۱۵۶) یہ (کفارہ) خدا کی طرف سے (قبول) توبہ (کیلئے) ہے اور خدا (سب کچھ) جانتا (اور) بڑی حکمت والا ہے۔ ﴿۹۲﴾ (ف)

Marfat.com

وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِيْهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا ﴿۹۳﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا ضَرَبْتُمْ
فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَتَبَيَّنُوْا وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰۤى اِلَيْكُمُ السَّلٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا ج
تَبْتَغُوْنَ عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ز فَعِنْدَ اللّٰهِ مَغَانِمُ كَثِيْرَةٌ ط كَذٰلِكَ كُنْتُمْ
مِّنْ قَبْلُ فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَتَبَيَّنُوْا ط اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿۹۴﴾
لَا يَسْتَوِي الْقٰعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ وَالْمُجٰهِدُوْنَ
فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ط فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ بِاَمْوَالِهِمْ
وَاَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ دَرَجَةً ط وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ط
وَفَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۹۵﴾ دَرَجٰتٍ مِّنْهُ
۱۳ ع ۱۰ وَمَغْفِرَةً وَّرَحْمَةً ط وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۹۶﴾ ع

اور جس مسلمان نے کسی مسلمان کو عمداً قتل کر دیا تو اس کی سزا جہنم ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا اور اس کے علاوہ اللہ کا غضب اس پر ہے اور لعنت خدا کی ہے اور خدا نے اس کیلئے بڑا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ ﴿۹۳﴾ (تک۔۲:۱۵۶) مومنو! جب تم خدا کی راہ میں باہر نکلا کرو تو تحقیق سے کام لیا کرو اور جو شخص تم سے سلام علیکم کرے اس سے یہ نہ کہو کہ تم مومن نہیں ہو اور اس سے تمہاری غرض یہ ہو کہ دنیا کی زندگی کا فائدہ حاصل کرو۔ سو خدا کے پاس بہت سی غنیمتیں ہیں' تم بھی تو پہلے ایسے ہی تھے۔ پھر خدا نے تم پر احسان کیا تو (آیندہ) تحقیق کر لیا کرو' اور جو عمل تم کرتے ہو خدا کو سب کی خبر ہے۔ ﴿۹۴﴾ (ف) مسلمانوں میں جہاد کے وقت پیچھے بیٹھ رہنے والے جنہیں کوئی تکلیف نہ ہو ان کے برابر ہرگز نہیں ہو سکتے جو جہاد کرنے والے ہیں۔ اللہ نے مال و جان سے جہاد کرنے والوں کو قاعدین پر کئی درجے فضیلت دی ہے۔ (تک۔۲:۱۵۶) اور گو نیک وعدہ سب سے ہے' لیکن اجر عظیم کے لحاظ سے خدا نے جہاد کرنے والوں کو بیٹھ رہنے والوں پر کہیں فضیلت بخشی ہے۔ (ف) ﴿۹۵﴾ (یعنی) خدا کی طرف سے درجات میں اور بخشش میں اور رحمت میں۔ اور خدا بڑا بخشنے والا اور مہربان ہے۔ (ف) ﴿۹۶﴾

Marfat.com

اِنَّ الَّذِیْنَ تَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓىِٕكَةُ ظَالِمِیْۤ اَنْفُسِهِمْ قَالُوْا فِیْمَ كُنْتُمْ ؕ
قَالُوْا كُنَّا مُسْتَضْعَفِیْنَ فِی الْاَرْضِ ؕ قَالُوْۤا اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً
فَتُهَاجِرُوْا فِیْهَا ؕ فَاُولٰٓىِٕكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَسَآءَتْ مَصِیْرًا ۙ﴿۹۷﴾
اِلَّا الْمُسْتَضْعَفِیْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ
حِیْلَةً وَّلَا یَهْتَدُوْنَ سَبِیْلًا ۙ﴿۹۸﴾ فَاُولٰٓىِٕكَ عَسَى اللّٰهُ اَنْ یَّعْفُوَ عَنْهُمْ ؕ
وَكَانَ اللّٰهُ عَفُوًّا غَفُوْرًا ﴿۹۹﴾ وَمَنْ یُّهَاجِرْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ یَجِدْ فِی
الْاَرْضِ مُرٰغَمًا كَثِیْرًا وَّسَعَةً ؕ وَمَنْ یَّخْرُجْ مِنْۢ بَیْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى
اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ یُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَانَ
اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ﴿۱۰۰﴾ وَاِذَا ضَرَبْتُمْ فِی الْاَرْضِ فَلَیْسَ عَلَیْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ ع
تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ ۖۗ اِنْ خِفْتُمْ اَنْ یَّفْتِنَكُمُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا ؕ اِنَّ الْكٰفِرِیْنَ
كَانُوْا لَكُمْ عَدُوًّا مُّبِیْنًا ﴿۱۰۱﴾

جو لوگ اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں جب فرشتے ان کی جان قبض کرنے لگتے ہیں تو ان سے پوچھتے ہیں کہ تم کس حال میں تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم ملک میں عاجز وناتواں تھے' فرشتے کہتے ہیں کیا خدا کا ملک فراخ نہیں تھا کہ تم اس میں ہجرت کر جاتے' ایسے لوگوں کا ٹھکانا' دوزخ ہے اور وہ بری جگہ ہے۔ ﴿۹۷﴾ (ف) (جو ہجرت نہیں کرتے وہ ظالم ہیں ان کا ٹھکانا جہنم ہے) اس سے صرف وہ لوگ مستثنیٰ ہیں جو نہایت کمزور مرد (یعنی بوڑھے) اور عورتیں اور بچے ہیں جن کا کوئی حیلہ نہیں۔ ﴿۹۸﴾ (تک۔۲:۱۵۶) قریب ہے کہ خدا ایسوں کو معاف کر دے اور خدا معاف کرنے والا (اور بخشنے) والا ہے۔ ﴿۹۹﴾ (ف) اور جو شخص خدا کی راہ میں گھر بار چھوڑ جائے وہ زمین میں بہت سی جگہ اور کشائش پائے گا' اور جو شخص خدا اور اس کے رسول کی طرف ہجرت کر کے گھر سے نکل جائے پھر اس کو موت آ پکڑے تو اس کا ثواب خدا کے ذمے ہو چکا اور خدا بخشنے والا مہربان ہے۔ ﴿۱۰۰﴾ (ف) اگر جہاد کی غرض سے تم سفر کر رہے ہو اور تمہیں ڈر ہے کہ کافر تمہاری جان کو خطرے میں ڈال دینگے تو (بیشک) اپنی نماز قصر کر دو (تک۔۲:۱۵۶) بے شک کافر تمہارے کھلے دشمن ہیں۔ ﴿۱۰۱﴾ (ف)

وَاِذَا كُنْتَ فِيْهِمْ فَاَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ فَلْتَقُمْ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ مَّعَكَ
وَلْيَاْخُذُوْٓا اَسْلِحَتَهُمْ ۫ فَاِذَا سَجَدُوْا فَلْيَكُوْنُوْا مِنْ وَّرَآئِكُمْ ۠ وَلْتَاْتِ
طَآئِفَةٌ اُخْرٰى لَمْ يُصَلُّوْا فَلْيُصَلُّوْا مَعَكَ وَلْيَاْخُذُوْا حِذْرَهُمْ
وَاَسْلِحَتَهُمْ ۚ وَدَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ تَغْفُلُوْنَ عَنْ اَسْلِحَتِكُمْ وَ
اَمْتِعَتِكُمْ فَيَمِيْلُوْنَ عَلَيْكُمْ مَّيْلَةً وَّاحِدَةً ۭ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ
كَانَ بِكُمْ اَذًى مِّنْ مَّطَرٍ اَوْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَنْ تَضَعُوْٓا اَسْلِحَتَكُمْ ۚ
وَخُذُوْا حِذْرَكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ﴿۱۰۲﴾ فَاِذَا قَضَيْتُمُ
الصَّلٰوةَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰي جُنُوْبِكُمْ ۚ فَاِذَا اطْمَاْنَنْتُمْ فَاَقِيْمُوا
الصَّلٰوةَ ۚ اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَي الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ﴿۱۰۳﴾

اور جب جہاد کی حالت میں اے محمدؐ! تم نماز کے لئے خود کھڑے ہو تو ایک گروہ تم میں سے اپنے ہتھیار پکڑ کر تمہارے ساتھ کھڑا ہو جائے اور جب تم سجدہ کر دو تو ایک گروہ تمہارے پیچھے حفاظت کیلئے ہونا چاہیے جو بعد میں نماز پڑھ لے۔ کافر تو یہ چاہتے ہیں کہ تم جب اپنے ہتھیاروں سے غافل ہو جاؤ تو یک دم تم پر حملہ کر دیں۔ (تک۔۲:۱۵۶) اگر تم بارش کے سبب تکلیف میں ہو یا بیمار ہو تو تم پر کچھ گناہ نہیں کہ ہتھیار اتار رکھو مگر ہشیار ضرور رہنا' خدا نے کافروں کیلئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ ﴿۱۰۲﴾ (ف)

اس میں کوئی شک نہیں کہ نماز وہ حکم آلہی ہے جو ایمان والوں پر بقید وقت فرض ہے۔ (تذ۔۱:۱۸۹)[1] پھر جب میدان جنگ میں نماز کے ارکان کو افراتفری اور گھبراہٹ میں ادا کر چکو تو اس کے بعد کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے جس طرح بھی ہو سکے خدا کا کھٹکا دل میں پیدا کر لو۔ (کہ یہی مقصود دراصل نماز کا ہے) پھر جب دشمن کی طرف سے بے خوف وخطر ہو جاؤ تو اسی اصلی کھٹکے والی اور یاد پیدا کرنے والی نماز (الصلوٰۃ) کو پھر قائم کرو (اور یہ جو میدان جنگ میں بھی تم کو نماز پڑھنے کیلئے کہا گیا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ صاحب ایمان بندوں پر یہ پنجوقتہ حاضری بقید وقت فرض ہے۔ (نہ یہ کہ جب جی میں آیا اور قلب مطمئن ہوا پڑھ لی اور جب چاہا ملتوی کر دی) ﴿۱۰۳﴾۔ (تذ۔۱:۲۳۰)

[1] اس آیہ شریفہ کے معانی نہایت غور طلب ہیں اور ان مطالب سے جو پیش کئے گئے ہیں بعض اہم نتائج مترشح ہوتے ہیں: اولاً مناسک صلوٰۃ کو انتہائی خطرے کے وقت بھی ادا کر لینا اس لیے ضروری ہے کہ پابندی وقت کا درس جو قرآن حکم نے الصلوٰۃ کی تہ میں رکھا تھا نہ بھولنے پائے۔ ثانیاً الصلوٰۃ ایمان والوں کے لیے "موقت" اس لیے بھی ہے کہ بادشاہ زمین وآسمان کے حضور میں بروقت حاضر نہ ہونا آداب شہنشہی کے برخلاف اور اطاعت کے منافی ہے۔ ثالثاً صرف مراسم یعنی قومہ اور قعدہ کر لینے سے نماز ادا نہیں ہوتی بلکہ اس کے بعد خدا کی ٹیس دل میں بیدار رکھنا لابدی ہے۔ (تذ۔۱:۲۳۰)

←

Marfat.com

وَلَا تَهِنُوا فِي ابْتِغَاءِ الْقَوْمِ ۖ إِنْ تَكُونُوا تَأْلَمُونَ فَإِنَّهُمْ يَأْلَمُونَ كَمَا تَأْلَمُونَ ۖ
وَتَرْجُونَ مِنَ اللَّهِ مَا لَا يَرْجُونَ ۗ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ﴿١٠٤﴾ إِنَّا أَنْزَلْنَا ۱۵ ع ۱۲
إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَا أَرَاكَ اللَّهُ ۚ وَلَا تَكُنْ لِلْخَائِنِينَ
خَصِيمًا ﴿١٠٥﴾ وَاسْتَغْفِرِ اللَّهَ ۖ إِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَحِيمًا ﴿١٠٦﴾ وَلَا تُجَادِلْ
عَنِ الَّذِينَ يَخْتَانُونَ أَنْفُسَهُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ خَوَّانًا أَثِيمًا ﴿١٠٧﴾
يَسْتَخْفُونَ مِنَ النَّاسِ وَلَا يَسْتَخْفُونَ مِنَ اللَّهِ وَهُوَ مَعَهُمْ إِذْ يُبَيِّتُونَ
مَا لَا يَرْضَىٰ مِنَ الْقَوْلِ ۚ وَكَانَ اللَّهُ بِمَا يَعْمَلُونَ مُحِيطًا ﴿١٠٨﴾ هَا أَنْتُمْ هَٰؤُلَاءِ
جَادَلْتُمْ عَنْهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فَمَنْ يُجَادِلُ اللَّهَ عَنْهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
أَمْ مَنْ يَكُونُ عَلَيْهِمْ وَكِيلًا ﴿١٠٩﴾ وَمَنْ يَعْمَلْ سُوءًا أَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهُ ثُمَّ
يَسْتَغْفِرِ اللَّهَ يَجِدِ اللَّهَ غَفُورًا رَحِيمًا ﴿١١٠﴾

اے ایمان والو! دشمن قوم کی تسخیر وتعاقب میں نرم نہ پڑ جاؤ' اگر لڑائی میں تم کو تکلیف پہنچ رہی ہے تو جیسے تم کو پہنچتی ہے ان کو بھی پہنچ رہی ہے اور تم کو تو خدا سے وہ وہ امیدیں ہیں جو ان کو ہرگز ہرگز نہیں۔ اور اللہ طرفین کے سب حالات سے اور قتال کی حکمت عملی سے خوب واقف ہے۔ ﴿۱۰۴﴾ (تذ۔۱:۱۶۴) اور اے پیغمبر ہم نے تم پر سچی کتاب نازل کی ہے تاکہ خدا کی ہدایات کے مطابق لوگوں کے مقدمات فیصل کرو' اور (دیکھو) دغابازوں کی حمایت میں کبھی بحث نہ کرنا۔ ﴿۱۰۵﴾ (ف) اور خدا سے بخشش مانگنا' بیشک خدا بخشنے والا مہربان ہے۔ ﴿۱۰۶﴾ (ف) اور جو لوگ اپنے ہم جنسوں کی خیانت کرتے ہیں ان کی طرف سے بحث نہ کرنا' کیونکہ خدا خائن اور مرتکب جرائم کو دوست نہیں رکھتا۔ ﴿۱۰۷﴾ (ف) یہ لوگوں سے تو چھپتے ہیں اور خدا سے نہیں چھپتے حالانکہ جب وہ راتوں کو ایسی باتوں کے مشورے کیا کرتے ہیں جن کو وہ پسند نہیں کرتا تو ان کے ساتھ ہوا کرتا ہے اور خدا ان کے (تمام) کاموں پر احاطہ کئے ہوئے ہے۔ ﴿۱۰۸﴾ (ف) بھلا تم لوگ دنیا کی زندگی میں تو ان کی طرف سے بحث کر لیتے ہو قیامت کو ان کی طرف سے خدا کے ساتھ کون جھگڑے گا اور کون ان کا وکیل بنے گا۔ ﴿۱۰۹﴾ (ف) اور جو شخص کوئی برا کام کر بیٹھے یا اپنے حق میں ظلم کر لے پھر خدا سے بخشش مانگے تو خدا کو بخشنے والا اور مہربان پائے گا۔ ﴿۱۱۰﴾ (ف)

← ادھر قرآن حکیم کی بالغ اور دور رس حکمت نے ان الصلوٰۃ کانت علی المومنین کتابا موقوتا○ کے الفاظ یعنی بے شک الصلوٰۃ ایمان داروں کے لیے ایک فرض ہے جو بقید وقت عائد ہے' کہہ کر نماز کے بارے میں پابندی وقت لازم کر دی تاکہ اردگرد کے تمام مسلمان اس کو بہ یک وقت ادا کریں اور دین اسلام کا مزید بول بالا ہو...... ''کتاباً'' کا لفظ کہہ کر الصلوٰۃ کا عمل اس قدر لازم اور فرض عین کر دیا کہ مسلمان کو اس سے ہٹنے کی گنجائش باقی نہ رہی۔ (تذ۔۲:۵)

Marfat.com

وَمَنْ يَّكْسِبْ اِثْمًا فَاِنَّمَا يَكْسِبُهٗ عَلٰى نَفْسِهٖ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا
حَكِيْمًا ﴿١١١﴾ وَمَنْ يَّكْسِبْ خَطِيْٓـئَةً اَوْ اِثْمًا ثُمَّ يَرْمِ بِهٖ بَرِيْٓــًٔا فَقَدِ احْتَمَلَ بُهْتَانًا
ع ۱۶/۸/۱۲ وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ﴿١١٢﴾ ع وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهٗ لَهَمَّتْ طَّآئِفَةٌ
مِّنْهُمْ اَنْ يُّضِلُّوْكَ ؕ وَمَا يُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَضُرُّوْنَكَ مِنْ شَيْءٍ ؕ
وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ؕ وَكَانَ
النّصف فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا ﴿١١٣﴾ لَا خَيْرَ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنْ نَّجْوٰىهُمْ اِلَّا مَنْ اَمَرَ
بِصَدَقَةٍ اَوْ مَعْرُوْفٍ اَوْ اِصْلَاحٍۢ بَيْنَ النَّاسِ ؕ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ ابْتِغَآءَ
مَرْضَاتِ اللّٰهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿١١٤﴾ وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ
بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى
ع ۱۷/۹/۱۴ وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ؕ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ﴿١١٥﴾ ع

اور جو کوئی گناہ کرتا ہے تو اس کا وبال اسی پر ہے اور خدا جاننے والا (اور) حکمت والا ہے۔ ﴿۱۱۱﴾ (ف) جو لوگ خود خطا کر کے اس کی تہمت کسی بے گناہ پر لگاتے ہیں وہ صریحاً گناہ کرتے ہیں۔ ﴿۱۱۲﴾ (تک۔۲: ۱۵۷) اور اگر تم پر خدا کا فضل اور مہربانی نہ ہوتی تو ان میں سے ایک جماعت تم کو بہکانے کا مقصد کر ہی چکی تھی' اور یہ اپنے سوا (کسی کو) بہکا نہیں سکتے' اور نہ تمہارا کچھ بگاڑ سکتے ہیں۔ (ف) ﴿۱۱۳﴾ اور اے محمدؐ! اس خدائے ذوالجلال کا تم پر بڑا ہی فضل ہوا جو اس نے اپنی کمال عاطفت سے یہ کتاب عظیم تم پر اتاری۔ اور یہ کتاب کیا ہے دراصل مجسمہ حکمت ہے جس کے ذریعے سے خدائے علیم و حکیم نے تم کو وہ حقائق عالیہ سکھلائے ہیں جن کا تم کو اس سے پیشتر علم نہ تھا۔ ﴿۱۱۴﴾ (تذ۔۱: ۵۴) ان منافقین امت کی اکثر سرگوشیوں میں جو وہ (چھپ چھپ کر امت میں نفاق ڈالنے کی غرض سے) کرتے رہتے ہیں کوئی بھلائی (کا عنوان) نہیں البتہ وہ لوگ جو قربانی مال یا صلح و اتحاد یا جماعت کے مابین اتفاق اور مصالحت کی تجویزیں کرتے ہیں (اس سے مستثنٰی ہیں) اور جس نے خدا کی خوشنودی کی تلاش میں اس طرح کا کام کیا تو عنقریب ہم ان کو بڑا اجر دیں گے۔ ﴿۱۱۵﴾ (تذ۔۲: ۵۴) اور جس نے ہدایت کے بین اور واضح ہوئے پیچھے رسول کی مخالفت کی اور ایمان والوں کے رستے کے سوا کوئی دوسرا رستہ اختیار کیا تو ہم اس کو اسی رستے پر چلاتے جائیں گے حتّٰی کہ وہ جہنم واصل ہو جائے اور وہ بہت ہی بری جگہ ہے۔ (تذ۔۲: ۵۴)

إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَٰلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ ۚ وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا بَعِيدًا ﴿١١٦﴾ إِنْ يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ إِلَّا إِنَاثًا وَإِنْ يَدْعُونَ إِلَّا شَيْطَانًا مَرِيدًا ﴿١١٧﴾ لَعَنَهُ اللَّهُ ۘ وَقَالَ لَأَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيبًا مَفْرُوضًا ﴿١١٨﴾

بے شک اللہ اس بات سے چشم پوشی ہرگز نہیں کرسکتا کہ اس کے مقام و منصب میں کسی دوسرے کو شریک اطاعت اور شریک محبت کیا جائے۔ اس کے ماسوا جو تقصیریں انسان کرے ان کو اگر مناسب سمجھے نظر انداز کرسکتا ہے اور جس شخص نے اپنی محبت میں غیر اللہ کو شریک کیا وہ فی الحقیقت اپنی بہتری کے راہ راست سے بہت دور بھٹک گیا۔ ﴿۱۱۶﴾ (تذ۔۱:۱۱۹)[1] یہ جو خدا کے سوا پرستش کرتے ہیں تو عورتوں ہی کی۔ اور پکارتے ہیں تو شیطان سرکش ہی کو ﴿۱۱۷﴾ (ف)! جس پر خدا نے لعنت کی ہے (جو خدا سے) کہنے لگا میں تیرے بندوں سے (غیر خدا کی نذر دلوا کر مال کا) ایک مقرر حصہ لے لیا کرونگا۔ ﴿۱۱۸﴾ (ف)

[1] (۱۱۴ تا ۱۱۶) دین حنیف میں تفرقہ ڈال کر گھر گھر میں خدائے واحد کا نیابت پوجنا' اور تخیل کی نئی تصویر کو رہنما مان کر جماعت میں انتشار پیدا کرنا حقیقی شرک و کفر تھا:...... اسی ائتلاف امت کے قیام میں خدائے بے مثال کی محبت کی صحیح آزمائش' غیر اللہ سے بے اعتنائی کا یقینی ثبوت' ذاتیات کے جھگڑوں کا پورا امتحان' دلوں کی کدورتوں کی کامل تطہیر' اور طہارت نفس و تہذیب اخلاق کی عملی شہادت مل سکتی تھی اور یہی امت کے اعضا میں داخلی فساد' منافقانہ طریق عمل' نسیان مقام خدا اور عداوت رسول' اسلام کے رسمی کلمہ گویوں کا وہ ظلم عظیم اور شرک جلی تھے جس کی سزا جہنم کے دہکتے ہوئے انگارے تھے' اور جس کی بخشش کا قطعاً کوئی امکان نہ تھا۔

یہی منافقت کے مشورے' اور تفریق کی مجلس آرائیاں ایک سطحی مسلمان کا گناہ کبیرہ اور شریر ترین اعمال تھے...... اسی تشتت و افتراق نے' ظہور اسلام سے پہلے' اہل عرب کو اس دنیا میں ہی جہنم کے گڑھے پر لا کھڑا کر دیا تھا...... الغرض اسلام کی توحید کا سچا اور نتیجہ خیز تخیل وحدت جماعت اور وحدت اعمال' وحدت خیال اور وحدت اعتقاد وحدت اطاعت اور وحدت مطاع کے ساتھ اس طرح پر توام تھا کہ آج کلام الہی کے بغور مطالعہ کے بغیر اس کی صورت پہچاننی محال ہے۔ (تذ۔۲:۵۳۔۵۴)

غَفَرَ کے معانی دراصل پردہ پوشی کرنے کے ہیں۔ اسی سے مغفار بمعنی زرہ کے ہیں۔ لوگوں نے مجازاً بخشش کے لیے ہیں اور فرض کرلیا ہے کہ یہ تمام بخشش قیامت کے دن ہوگی۔ اس سے پہلے نہیں ہوسکتی۔ اور علی ہذا القیاس سزا بھی شرک کرنے والوں کو اسی دن ہوگی مگر اس فرضی داستان کی کوئی سند نہیں۔ ''یغفر'' کا صیغہ حال اور مستقبل دونوں کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ اس لیے کوئی وجہ نہیں کہ بخشش اور سزا' یا انعام اور عذاب کسی شخص یا قوم کو یوم آخرت سے پہلے نہ مل سکیں۔ بلکہ تعجب ہوتا ہے کہ گناہ اس قدر ناقابل معافی ہے تو سزا میں کیوں اتنی ڈھیل دے دی جائے کہ لکھوکھا برس کا فرق پڑ جائے اور ہر شخص کو خواہ نخواہ شرک کرنے پر جرات ہو! درصل یہ تمام ناروا اور بے سند تاویل ''شرک'' کے صحیح معانی نہ سمجھنے کی وجہ سے ہے۔ اور جب آج مسلمانوں کے بنانے ہوئے اصلاحی ''مشرکوں'' کو اس دنیا میں سزا کی بجائے پے در پے انعام مل رہے ہیں تو ان کے لیے روز قیامت کے متعلق یہ دل خوش کن داستان گھڑ لینا بھی ازبس ضروری ہو چکا ہے۔ گویا ان کے نزدیک خدا کی حکومت (العیاذ باللہ) اس دنیا پر قائم نہیں ہے اور وہ اگرچہ مشرکین سے بے حد ناراض ہے مگر ان کو معاً سزا دے دینا اس کے بس کی بات نہیں رہی۔ (تذ۔۱:۱۱۹)

Marfat.com

وَّلَاُضِلَّنَّهُمْ وَلَاُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ
فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ ۭ وَمَنْ يَّتَّخِذِ الشَّيْطٰنَ وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَقَدْ خَسِرَ
خُسْرَانًا مُّبِيْنًا ﴿۱۱۹﴾ يَعِدُهُمْ وَيُمَنِّيْهِمْ ۭ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ﴿۱۲۰﴾
اُولٰۗىِٕكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۡ وَلَا يَجِدُوْنَ عَنْهَا مَحِيْصًا ﴿۱۲۱﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ
فِيْهَآ اَبَدًا ۭ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ۭ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيْلًا ﴿۱۲۲﴾

اور انکو گمراہ کرتا اور امیدیں دلاتا رہونگا اور یہ سکھاتا رہوں گا کہ جانوروں کے کان چرتے رہیں اور (یہ بھی) کہتا رہونگا اور یہ سکھاتا
رہوں گا کہ وہ خدا کی بنائی ہوئی صورتوں کو بدلتے رہیں۔ (ف) تو جس نے خدا کو چھوڑ کر شیطان کو اپنا دوست بنایا تو اس نے اپنا
صریح نقصان کیا۔ ﴿۱۱۹﴾ (تذ۔۲:۹۸) شیطان ان سے جھوٹے وعدے کرتا ہے اور جھوٹی امیدیں دلاتا ہے اور سوائے دھوکہ کے اور
کوئی وعدہ نہیں کرتا۔ ﴿۱۲۰﴾ (تذ۔۲:۹۸) ایسے لوگوں کا ٹھکانا جہنم ہے اور وہ وہاں سے مخلصی نہیں پاسکیں گے۔ ﴿۱۲۱﴾ (ف) اور جو قوم
ایماندار ہوگئی اور جس نے ساتھ ہی مناسب اعمال کئے تو ان کو عنقریب ہم ان عظیم الشان باغات کی حکومت عطا کریں گے جن کے
نیچے عظیم الشان دریا بہ رہے ہونگے۔ وہ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ یہ خدا کا سچا وعدہ ہے اور اپنے قول میں خدا سے زیادہ سچا کون
ہے ﴿۱۲۲﴾ (حد:۱۵۹)[۱]

---

[۱] جنت کا یہ منظر دنیاوی ہے اور بعینہ وہی ہے جو ہر بادشاہ قوموں کے حاکم آئے دن کرتے ہیں حتیٰ کہ حضرت عمرؓ نے فتح عراق کے موقع پر الدجلة والفرات نهران من انهار الجنت کے الفاظ کہے یعنی دجلہ اور فرات کے دریا جنت کے دو دریاؤں میں سے ہیں اور ان کے مقرر کردہ حاکموں نے اس موقع پر شہنشاہ ایران کے سونے کے کنگن پہن کر کہا کہ خدائے عظیم کا قرآنی وعدہ پورا ہوا۔ ان واقعات سے جو تاریخی ہیں اور جن میں کوئی شک وشبہ کی گنجائش نہیں' ثابت ہے کہ بعد میں اسلام کو دین کے مولویوں نے کس قدر تنگ کر دیا اور ریشم اور لباس فاخرہ کا پہننا حرام قرار دیا قرآن حکیم جہاں کسی خدا کی بنائی ہوئی دنیاوی زینت کو ممنوع قرار نہیں دیتا وہاں یہ بھی تنبیہ کرتا ہے لذات دنیوی میں پڑنے والی قوم بالآخران نعمتوں کو کھو بیٹھے گی اس لیے یہ اشیاء اسی حد تک جائز ہیں کہ میانہ روی سے چلا جائے۔

رہا یہ سوال کہ پاکستان کے موجودہ حاکموں کو یہ نعمتیں کس ''حسن عمل'' کے سلسلہ میں ملیں اور یہ نعمتیں کب تک برقرار رہیں گی تو اس کا جواب خدا کا وہ اٹل قانون ہے جس کی رو سے خدا بلا لحاظ ہر برے اور اچھے کو اس کے عمل کی پاداش میں اس کا حق دے دیتا ہے۔ ممکن ہے آج کل کے حاکموں کو یہ جنت انگریز سے وفاداری کے صلے میں ملا ہو اور ساتھ ہی مقصد مسلمان قوم کو ان کے گناہوں کی پاداش میں دردناک سزا دینا ہو۔ فتدبر۔ رہا یہ امر کہ کیا اسلام صرف یہ چاہتا ہے کہ مسلمان حاکم تو سونے کے کنگن'' اور ریشمی کپڑے'' پہنے ہوئے ہوں اور رعیت چیتھڑوں میں چیخیں مار رہی ہو تو اس کا جواب یورپ کی زندہ قوموں کی عام خوشحالی ہے جہاں ہر شخص برسرعام ''ریشم'' پہنتا ہے صرف چند اوپر کے حاکم نہیں (حد:۱۵۹) (نوٹ یہ الفاظ نومبر ۱۹۶۲ میں لکھے گئے۔ مرتب)

لَيْسَ بِاَمَانِيِّكُمْ وَلَآ اَمَانِيِّ اَهْلِ الْكِتٰبِ ؕ مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا يُّجْزَ بِهٖ ۙ
وَلَا يَجِدْ لَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿۱۲۳﴾ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ
مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ
نَقِيْرًا ﴿۱۲۴﴾ وَمَنْ اَحْسَنُ دِيْنًا مِّمَّنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ
وَّاتَّبَعَ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ؕ وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا ﴿۱۲۵﴾ وَلِلّٰهِ مَا فِي
السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطًا ﴿۱۲۶﴾ ع وَيَسْتَفْتُوْنَكَ ١٨ ع ١٥ ١١
فِي النِّسَآءِ ؕ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِيْهِنَّ ۙ وَمَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ فِيْ يَتٰمَى
النِّسَآءِ الّٰتِيْ لَا تُؤْتُوْنَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُوْنَ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ
وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْوِلْدَانِ ۙ وَاَنْ تَقُوْمُوْا لِلْيَتٰمٰى بِالْقِسْطِ ؕ وَمَا تَفْعَلُوْا
مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِهٖ عَلِيْمًا ﴿۱۲۷﴾

(نجات) نہ تمہاری آرزوؤں پر ہے اور نہ اہل کتاب کی آرزوؤں پر' جو شخص برے عمل کرے گا اسے (اسی) طرح کا بدلا دیا جائے گا اور وہ خدا کے سوا نہ کسی کو حمایتی پائے گا اور نہ مددگار۔ ﴿۱۲۳﴾ (ف) اور جو نیک کام کرے گا مرد ہو یا عورت اور وہ صاحب ایمان بھی ہوگا تو ایسے لوگ بہشت میں داخل ہونگے اور ان کی تل برابر حق تلفی نہ کی جائے گی۔ ﴿۱۲۴﴾ (ف) بہترین دین تو اسی کا ہے جس نے اللہ کے سامنے اپنا سر جھکا دیا اور ملت ابراہیمؑ کی پیروی کر کے خالصتہً خدا ہی کا ہو رہا۔ (تک ۲:۱۵۷) اور خدا نے ابراہیمؑ کو اپنا دوست بنایا تھا۔ ﴿۱۲۵﴾ (ف) آسمان اور زمین میں جو کچھ ہے سب خدا ہی کا ہے' اور خدا ہر چیز پر احاطہ کئے ہوئے ہے۔ ﴿۱۲۶﴾ (ف) (اے پیغمبر) لوگ تم سے (یتیم) عورتوں کے بارے میں فتویٰ طلب کرتے ہیں' کہہ دو کہ خدا تم کو ان کے (ساتھ نکاح کرنے کے) معاملے میں اجازت دیتا ہے اور جو حکم اس کتاب میں پہلے دیا گیا ہے وہ ان یتیم عورتوں کے بارے میں ہے جن کو تم ان کا حق دیتے نہیں اور خواہش رکھتے ہو کہ ان کے ساتھ نکاح کرلو اور (نیز) بے چارے بیکس بچوں کے بارے میں اور یہ (بھی حکم دیتا ہے) کہ یتیموں کے بارے میں انصاف پر قائم رہو' اور جو بھلائی تم کرو گے خدا اس کو جانتا ہے۔ (ف) تم لوگ ان کی موروثہ دولت کو ہضم کرنے کیلئے اور ان کو ان کا مہر ادا نہ کرنے کی خاطر ان سے نکاح کرنا چاہتے ہو تو جان لو کہ ان کے ساتھ انصاف کرنا اور نیک سلوک کرنا لازم ہے۔ ﴿۱۲۷﴾ (تک۔۲:۱۵۷)

Marfat.com

وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ
اَنْ يُّصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا ؕ وَالصُّلْحُ خَيْرٌ ؕ وَاُحْضِرَتِ الْاَنْفُسُ الشُّحَّ ؕ
وَاِنْ تُحْسِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿۱۲۸﴾ وَلَنْ
تَسْتَطِيْعُوْٓا اَنْ تَعْدِلُوْا بَيْنَ النِّسَآءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ فَلَا تَمِيْلُوْا كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوْهَا
كَالْمُعَلَّقَةِ ؕ وَاِنْ تُصْلِحُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۱۲۹﴾
وَاِنْ يَّتَفَرَّقَا يُغْنِ اللّٰهُ كُلًّا مِّنْ سَعَتِهٖ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ وَاسِعًا حَكِيْمًا ﴿۱۳۰﴾
وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَلَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ
مِنْ قَبْلِكُمْ وَاِيَّاكُمْ اَنِ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ وَاِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ
وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَنِيًّا حَمِيْدًا ﴿۱۳۱﴾

جس عورت کو اپنے خاوند سے سختی اور بے توجہی کا ڈر (اس وجہ سے) ہو (کہ وہ لڑائی کرتی ہے) تو دونوں پر لازم ہے کہ آپس میں صلح کرلیں۔ میاں بیوی پر کچھ گناہ نہیں کہ آپس میں کسی قرارداد پر صلح کرلیں' اور صلح خوب (چیز) ہے' اور طبیعتیں تو بخل کی طرف مائل ہوتی ہیں' اور اگر تم نکوکاری اور پرہیزگاری کرسکے تو خدا تمہارے سب کاموں سے واقف ہے۔ ﴿۱۲۸﴾ (ف) اور اگر تمہاری ایک سے زیادہ بیویاں ہوں تو اگر تم چاہو بھی تو عورتوں میں پورا انصاف ہرگز نہ کرسکو گے اس لئے بہتر یہی ہے کہ ایک طرف کو پورا نہ جھک جاؤ کہ دوسری عورت کو لٹکی ہوئی چھوڑ دو۔ پھر اگر خدا سے ڈرتے رہو تو وہ تمہاری مجبوری زیادتی سے درگذر کرے گا۔ ﴿۱۲۹﴾ (تک۔۲: ۱۵۷) اور اگر مجبوراً میاں بیوی کے تعلقات اسقدر خراب ہو جائیں کہ وہ الگ ہونے پر آئیں تو اس کا بھی علاج یہ ہے کہ ایک دوسرے سے بے پرواہ ہو جائے اور الگ ہو جائے۔ (تک۔۲: ۱۵۷) تو خدا ہر ایک کو اپنی دولت سے غنی کر دے گا' اور خدا بڑی کشائش والا اور حکمت والا ہے۔ ﴿۱۳۰﴾ (ف) جو کچھ زمین اور آسمانوں میں ہے وہ خدا کی ملکیت ہے اور اسی لئے ہم نے پہلے زمانوں کے اہل کتاب کو اور تم کو بھی یہی حکم دیا کہ اللہ سے ڈرتے رہو اور اگر تم خدا سے منکر ہو گئے تو پھر بھی جو کچھ زمین اور آسمانوں میں ہے خدا ہی کی ملکیت رہے گا اور وہ تم سے بے نیاز ہے۔ (تک۔۲: ۱۵۷) اور سزاوار حمد وثناء ہے۔ ﴿۱۳۱﴾ (ف)

Marfat.com

وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿۱۳۲﴾ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ
اَيُّهَا النَّاسُ وَيَاْتِ بِاٰخَرِيْنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى ذٰلِكَ قَدِيْرًا ﴿۱۳۳﴾ مَنْ كَانَ
يُرِيْدُ ثَوَابَ الدُّنْيَا فَعِنْدَ اللّٰهِ ثَوَابُ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا
بَصِيْرًا ﴿۱۳۴﴾ ع يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوْ ۱۹ع
عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ ۚ اِنْ يَّكُنْ غَنِيًّا اَوْ فَقِيْرًا فَاللّٰهُ اَوْلٰى
بِهِمَا ۫ فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰۤى اَنْ تَعْدِلُوْا ۚ وَاِنْ تَلْوٗۤا اَوْ تُعْرِضُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ
كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿۱۳۵﴾

اور (پھر سن رکھو کہ) جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے سب خدا ہی کا ہے' اور خدا ہی کارساز کافی ہے۔ ﴿۱۳۲﴾ (ف) اے لوگو! اگر خدا مناسب سمجھے گا تو تمہاری نوع کو (زمین پر سے) اٹھا لے جائیگا اور دوسروں کو (یعنی نئی مخلوق کو) لے آئیگا۔ (حد:۵۸) اور خدا اس بات پر قادر ہے۔ ﴿۱۳۳﴾ (ف) جو شخص دنیا (میں عملوں) کی جزا کا طالب ہو تو خدا کے پاس دنیا اور آخرت (دونوں) کے لئے اجر (موجود) ہیں' اور خدا سنتا دیکھتا ہے۔ ﴿۱۳۴﴾ (ف) اے ایمان والو! انصاف اور اعتدال پر مضبوطی سے جمے رہو تاکہ تم خدا کے موجود ہونے کے (زندہ) گواہ بن جاؤ اور یہ اعتدال اور انصاف اس وقت بھی قائم رہے جبکہ اپنے ذاتی معاملے میں ہو یا اپنے ماں باپ اور عزیزوں کے بارے میں ہو' خواہ وہ انصاف کسی دولتمند کے بارے میں یا فقیر ومحتاج کے بارے میں اور ایک طرف جھک جانے کیلئے نفسانی خواہشات کی پیروی نہ کرو۔ اور اگر تم انصاف کے بارے میں اپنی زبان مروڑ دیا اس سے اعراض کرو تو خدا تمہاری کارستانیوں سے خوب واقف ہے۔ ﴿۱۳۵﴾ (تک ۲:۱۵۸)[1]

---

[1] مسلمان ہر حالت میں انصاف واعتدال پر قائم رہے۔ (تک۔۲:۱۵۸) قرآن کی تمام تعلیم کا نفاذ مرفوع اور بہر حال ﴿کونو قوامین بالقسط شهداء الله﴾ کی عام حکمت کے ماتحت رہ کر ہے۔ اس کے کسی امر و نہی میں قسط و اعتدال کو ہاتھ سے چھوڑ دینا' یا اس کی تکمیل میں حد سے متجاوز ہونا بھی فی الحقیقت اس تعلیم کے منتہا کی تغلیط کرنا ہے۔ (تذ۔۱:۲۵۷)

Marfat.com

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِیْ نَزَّلَ عَلٰى
رَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِیْۤ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ ؕ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ
وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًاۢ بَعِيْدًا ﴿۱۳۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ثُمَّ
كَفَرُوْا ثُمَّ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا
لِيَهْدِيَهُمْ سَبِيْلًا ﴿۱۳۷﴾ؕ بَشِّرِ الْمُنٰفِقِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۱۳۸﴾ۙ الَّذِيْنَ
يَتَّخِذُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ اَيَبْتَغُوْنَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ
فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ﴿۱۳۹﴾ؕ وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِى الْكِتٰبِ اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰيٰتِ
اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَاُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِىْ
حَدِيْثٍ غَيْرِهٖۤ ۖ اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ جَامِعُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْكٰفِرِيْنَ فِىْ
جَهَنَّمَ جَمِيْعًا ۙ﴿۱۴۰﴾

اے ایمان والو! ایمان لے آؤ اللہ پر (یعنی اس کے احکام عملاً مانو) اور اس الکتٰب پر جو اس کے رسول (محمدؐ) پر اتری اور اس الکتٰب
پر جو اس سے پہلے اتری (یعنی اس الکتٰب پر ایمان لانا بھی اس کے احکام پر عمل کرنا ہے اس کے سوا کچھ نہیں) (حد۔ ۱۱۶) اور جو
شخص خدا اور اسکے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے پیغمبروں اور روز قیامت سے انکار کرے وہ رستے سے بھٹک کر دور جا
پڑا۔ ﴿۱۳۶﴾ (ف) جو لوگ بار بار ایمان لاتے ہیں اور پھر کافر ہو جاتے ہیں ایسے ڈھلمل یقین والے انسانوں کو خدا کبھی معاف نہ کرے
گا نہ کوئی راہ دکھلائے گا۔ ﴿۱۳۷﴾ (تک۔۲: ۱۵۸) (اے پیغمبر!) منافقوں کو خوشخبری دے دو کہ ان کیلئے درد ناک عذاب ہے۔
﴿۱۳۸﴾ (تذ۔۲: ۶۰) یہ وہ ہیں جو مومنوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست بناتے ہیں۔ کیا وہ کافروں کے پاس عزت کے طالب ہیں حالانکہ
عزت تو درحقیقت سب کی سب اللہ کے پاس ہے۔ ﴿۱۳۹﴾ (تذ۔۲: ۶۰) اور خدا تم پر الکتٰب میں نازل کر چکا ہے کہ تم اگر کانوں سے
سن لو کہ اللہ کی آیتوں کا انکار کیا جا رہا ہے اور ان کا مخول اڑایا جا رہا ہے تو ان کے پاس مت بیٹھو جب تک کہ وہ کسی دوسری بات کی
طرف متوجہ نہ ہوں ورنہ تم بھی ان ہی کی طرح کے کافر بن جاؤ گے اور (یاد رکھو کہ) خدا تو سب منافقوں اور کافروں کو اکٹھا کر کے
جہنم میں جھونکنے والا ہے۔ ﴿۱۴۰﴾ (تذ۔۲: ۶۰)

Marfat.com

الَّذِينَ يَتَرَبَّصُونَ بِكُمْ فَإِنْ كَانَ لَكُمْ فَتْحٌ مِّنَ اللَّهِ قَالُوا أَلَمْ نَكُن مَّعَكُمْ
وَإِن كَانَ لِلْكَافِرِينَ نَصِيبٌ قَالُوا أَلَمْ نَسْتَحْوِذْ عَلَيْكُمْ وَنَمْنَعْكُم مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ
فَاللَّهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَن يَجْعَلَ اللَّهُ لِلْكَافِرِينَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ
سَبِيلًا ﴿۱۴۱﴾ إِنَّ الْمُنَافِقِينَ يُخَادِعُونَ اللَّهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ وَإِذَا قَامُوا إِلَى
الصَّلَاةِ قَامُوا كُسَالَىٰ يُرَاءُونَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُونَ اللَّهَ إِلَّا قَلِيلًا ﴿۱۴۲﴾
مُّذَبْذَبِينَ بَيْنَ ذَٰلِكَ لَا إِلَىٰ هَٰؤُلَاءِ وَلَا إِلَىٰ هَٰؤُلَاءِ وَمَن يُضْلِلِ اللَّهُ
فَلَن تَجِدَ لَهُ سَبِيلًا ﴿۱۴۳﴾

اور یہ وہ لوگ ہیں جو کسو نہیں ہوتے بلکہ انتظار کرتے رہتے ہیں۔ پھر اگر تمہیں خدا کی طرف سے فتح حاصل ہو تو کہہ دیتے ہیں کہ کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تھے۔ اور اگر کافروں کو کچھ مل جائے تو کہتے ہیں کہ کیا ہمیں نے تم کو مسلمانوں سے بچایا نہ تھا۔ (تک۔۲:۱۵۸) تو خدا تم میں قیامت کے دن فیصلہ کر دے گا اور خدا کافروں کو مومنوں پر ہرگز غلبہ نہیں دے گا۔ ﴿۱۴۱﴾ (ق) اسلامی جماعت میں نفاق ڈالنے والے اور فرقہ بند لوگ تو گویا اپنی ظاہرداری سے خدا کو دھوکا دینا چاہتے ہیں' حالانکہ حقیقت میں خدا ہی ان کی بد اعمالیوں کو ان کی نظروں میں اچھا دکھا دکھا کر ان کو دھوکا دے رہا ہے۔ ان کی نشانی یہ ہے کہ جب نماز کیلئے کھڑے ہوتے ہیں تو بیدلی سے اور الکساتے ہوئے کھڑے ہوتے ہیں۔ محض دکھلاوے کی نمازیں پڑھتے ہیں' ورنہ خدا کا احساس ان کے دل میں فی الحقیقت بہت ہی کم ہے۔ ﴿۱۴۲﴾ (تذ۔۱:۲۵۳) انہیں خدا کا یقین تو ہے نہیں' کفر اور ایمان کے بین بین رہ کر متذبذب سے رہتے ہیں۔ نہ پورے ادھر کے نہ ادھر کے۔ سو جن کو خدا گمراہ کر دے انہیں کوئی مستقل طریق عمل کبھی نہیں ملتا۔ ﴿۱۴۳﴾ (تذ۔۱:۲۵۳)[1]

[1] (۱۴۲'۱۴۳) یہاں الصلوٰۃ کا پیش نہاد وہی اتحاد اور اصلاح بین الناس ظاہر کیا ہے۔ نفاق پیدا کرنے والے لوگوں کی بابت کہا ہے کہ نماز میں الکسائے ہوئے شامل ہوتے ہیں اس لیے کہ الصلوٰۃ کا مطمع نظر اتحاد ہے اور یہ لوگ تفریق پیدا کرنے کے درپے ہیں' بدیں وجہ نماز ان کو کچھ بھلی نہیں لگتی۔ ان کی نماز بھی اسی لیے محض دکھلاوے کی ہیں۔ یعنی غرض لوگوں کو دھوکا دینا ہے۔ یرآءون کا لفظ یہاں پر آیا ہے اور صاف ظاہر ہے کہ اس سے مراد یہاں بھی دکھلاوے کی نماز پڑھنا مراد ہے...... عبرت کا مقام ہے کہ آج عالم اسلام میں کتنے لوگ ہیں جو نماز میں الکسائے ہوئے ہوتے ہیں اور از روئے قرآن وہ کس گروہ میں شامل ہیں جس کی بابت اسی آیت سے ذرا آگے آیا ہے:...... (۴:۱۴۵) یعنی جماعت میں نفاق پیدا کرنے والے لوگ جہنم کے سب سے نچلے درجے میں ہوں گے۔
ضمناً یہاں اس بات کا فیصلہ بھی ہو گیا کہ منافقوں کی سی نماز پڑھنا ذکر خدا قطعاً نہیں ہے۔ ﴿ولایذ کرون الله الاقلیلا○﴾ نہیں بلکہ ذکر سے مراد تسبیحیں چلانا بھی نہیں بلکہ وہی خدا کا کھٹکا دل میں لگائے رکھنا ذکر خدا ہے۔ (تذ۔۱:۲۵۳)
مقصود یہ تھا کہ تمام قوم کی قوم انتہا درجہ کی چست' انتہا درجہ کی فرمانبردار' فوج کی طرح چاق و چوبند' سردار کے حکم کو کان دھر کر ←

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ
اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ﴿۱۴۴﴾ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ
فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيْرًا ﴿۱۴۵﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ
تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَاعْتَصَمُوْا بِاللّٰهِ وَاَخْلَصُوْا دِيْنَهُمْ لِلّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ
الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ وَسَوْفَ يُؤْتِ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۱۴۶﴾ مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ
بِعَذَابِكُمْ اِنْ شَكَرْتُمْ وَاٰمَنْتُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ شَاكِرًا عَلِيْمًا ﴿۱۴۷﴾

اے ایمان والو! مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں اور اعدائے اسلام کو اپنا دوست نہ بناؤ۔ کیا ان سے رابطہ الفت قائم کر کے یہ چاہتے ہو کہ اپنے برخلاف شدید العقاب خدا کے عذاب الیم کی بیّن سند قائم کرو۔ ﴿۱۴۴﴾ (تذ۔۲:۲۴۱) اس میں شک نہیں کہ منافق اور ریا کار مسلمان دوزخ کے سب سے نچلے درجے میں ہونگے اور اے پیغمبر تم وہاں پر کسی کو ان کا مددگار نہ پاؤ گے۔ ﴿۱۴۵﴾ (تذ۔۲:۲۴۱) ہاں البتہ جن لوگوں نے اسلام سے منافقت اور ریا کاری کا برتاؤ کئے پیچھے توبہ کی اور اپنے اعمال کی اصلاح کر لی اور خدا کے دیئے ہوئے قانون کو مضبوطی سے پکڑا اور اپنی تمام عقیدت مندی اور ارادت کو خالصتہً احکام خدا کی اطاعت کیلئے وقف کر دیا تو یہ لوگ ایمان والوں کیساتھ شامل ہونگے اور مومن شمار ہونگے اور کوئی دن گزرتا ہے کہ خدا ایمان والوں کو ان کے مخلصانہ اعمال کے عوض میں اجر عظیم دے کر رہیگا۔ ﴿۱۴۶﴾ (تذ۔۲:۲۴۱) اے لوگو! اگر تم احکام خدا کی قدر کرو ان کی اہمیت کو سمجھ کر عمل شروع کر دو اور خدا کی خدائی پر ایمان لے آؤ تو خدا کو تمہیں عذاب دے کر کیا کرنا ہے۔ بلکہ وہ تو قدر دان لوگوں کا بڑا قدر دان اور ان کے اعمال سے بڑا واقف ہے۔ ﴿۱۴۷﴾ (تذ۔۲:۲۴۱)

← سننے والی...... جلد سے جلد بن جائے۔ خدا مسلمانوں میں نماز جاری کرنے سے پہلے بھی خدا تھا۔ اس لیے وہ جاہل اور بے وقوف مسلمان جو چند بے وقت' بے ربط اور بے معنی ٹکریں زمین پر مار کر خدا پر نماز پڑھنے کا احسان دھرتا ہے اور باقی تمام انسانوں کو کافر سمجھتا ہے' ان احکام کی جو نماز کے متعلق دیئے گئے تھے' حکمت کیا جانے۔ اگر خدا مسلمانوں پر رحیم' اس کا رسول مومنوں کے ساتھ رحیم اور قرآن حکیم پہلے مسلمانوں کے لیے رحمت تھا' تو صرف انہی معنوں میں کہ وہ قرآن کی حکمت کو سمجھتے تھے...... اور اگر آج مسلمان کو اس نماز سے کچھ رحمت حاصل نہیں ہوتی تو اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ ﴿ویل للمصلین ھم عن صلاتھم ساھون﴾ کے ماتحت اپنی تمام نماز بھول چکا ہے۔ (م۔۱:۸۲۔۸۳)

Marfat.com

لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الۡجَهۡرَ بِالسُّوۡٓءِ مِنَ الۡقَوۡلِ اِلَّا مَنۡ ظُلِمَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيۡعًا
عَلِيۡمًا ﴿۱۴۸﴾ اِنۡ تُبۡدُوۡا خَيۡرًا اَوۡ تُخۡفُوۡهُ اَوۡ تَعۡفُوۡا عَنۡ سُوۡٓءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا
قَدِيۡرًا ﴿۱۴۹﴾ اِنَّ الَّذِيۡنَ يَكۡفُرُوۡنَ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَيُرِيۡدُوۡنَ اَنۡ يُّفَرِّقُوۡا بَيۡنَ اللّٰهِ
وَرُسُلِهٖ وَيَقُوۡلُوۡنَ نُؤۡمِنُ بِبَعۡضٍ وَّنَكۡفُرُ بِبَعۡضٍ ۙ وَّيُرِيۡدُوۡنَ اَنۡ يَّتَّخِذُوۡا بَيۡنَ
ذٰلِكَ سَبِيۡلًا ۙ﴿۱۵۰﴾ اُولٰٓئِكَ هُمُ الۡكٰفِرُوۡنَ حَقًّا ۚ وَاَعۡتَدۡنَا لِلۡكٰفِرِيۡنَ عَذَابًا مُّهِيۡنًا ﴿۱۵۱﴾

خدا ہرگز پسند نہیں کرتا کہ بدی اور برائی کو جو زبان زد خلائق ہو آشکارا طور پر کیا جائے (تاکہ اس برائی کی ترغیب عوام الناس کو ہو اور سب قوم بری ہو جائے) الا یہ کہ اس برائی کرنے والے پر اس برائی کو آشکارا طور پر کرنے کا ظلم (کسی بیرونی طاقت کے جبر سے) ہوا ہو۔ تو اس حالت میں خدا غور سے سننے والا اور کرنے والے کی نیت جاننے والا ہے۔ ﴿۱۴۸﴾[۱] (تک۔۲:۱۵۹) اگر تم کسی نیک کام کو روز روشن میں کرو یا اس نیکی کو چھپ چھپا کر کرو یا کسی کو علانیہ برا کرتے دیکھ کر اس برائی سے درگذر کرو (اور اس سے خود برائی کرنے کی ترغیب نہ لو) تو خدا بھی بڑا معاف کرنے والا ہے اور بڑی طاقت رکھتا ہے (کہ تم کو برائی سے جو آشکارا کی گئی ہے باز رکھے) ﴿۱۴۹﴾ (تک۔۲:۱۵۹) بے شک وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول کے منکر ہیں (یعنی ان کے دیئے ہوئے احکام پر عمل نہیں کرتے) اور چاہتے ہیں کہ (الگ الگ نبیوں کو علیحدہ علیحدہ مان کر یہ ثابت کردیں کہ) اللہ اور اس کے نبیوں کے درمیان دشمنی تھی (اسی لئے اس نے الگ الگ پیغام بھیجے) اور یہ (بھی) کہتے ہیں کہ ہم بعض نبیوں کو مانتے ہیں اور بعض کو نہیں مانتے گویا چاہتے ہیں کہ (اس بارے میں قطعی اور کلّی رستہ نہیں بلکہ) ایک درمیانی رستہ پکڑلیں (جو خدا کو نیم راضی کردے)۔ ﴿۱۵۰﴾ (حد:۱۱۷۔۱۱۸) تو ایسے لوگ سچے معنوں میں کافر ہیں اور ہم نے ایسے کافروں کیلئے دردناک اور رسوا کرنے والا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ ﴿۱۵۱﴾[۲] (تک۔۲:۱۶۰)

[۱] ﴿الجهر بالسوء﴾ کے معنی کسی برائی کو آشکارا کرنا ہے۔ مثلاً شراب ظاہراطور پر لوگوں میں بیٹھ کر پینا یا کھلے طور پر بے حیائی یا بدمعاشی کرنا' جس سے لوگوں کو ترغیب ہو کہ وہ بھی ایسا کریں اور اس طرح برائی کا رواج ہر طرف عام ہو جائے۔ لیکن الجهر بالسوء من القول کے معنی سوائے اس کے نہیں ہو سکتے کہ وہ برائی ایسی ہو جو زبان زد خلق ہو اور لوگ اس کا چرچا عام و خاص کرتے ہوں۔ مثلاً اگر عوام میں چرچا ہو کہ لوگ جھوٹ بولتے یا کم تولتے ہیں یا دھوکا کرتے ہیں تو ایسی برائیوں کو ظاہراطور پر اس لیے بھی کہ ان کا عام طور پر چرچا ہے اس لیے ان کے کرنے میں مضائقہ نہ ہونا چاہئے تو خدا کہتا ہے کہ اس طرح کی آشکار اطور پر برائی مجھے ہرگز پسند نہیں۔ (تک۔۲: ۱۵۹)

[۲] (۱۵۰'۱۵۱) اس دین متین کا رکن اعظم میرے نزدیک اتحاد ہے...... نہیں یہود کے موسیٰ علیہ السلام کو مان کر یہود کو اپنی طرف جذب کر لینا ہے' نصاریٰ کے مسیح علیہ السلام کو تسلیم کر کے نصاریٰ کو کھینچنا ہے' ہنود کے کرشن علیہ السلام کے مقر ہو کر ہنود کو مرحبا کہنا ہے' گبرو برہمن کو' بدھ اور شدھ کو' افریقہ کے جن پرست کو اور قطلب کے اسکیمو کو' امریکہ کے ہندوئے احمر اور مردم خور وحشی کو' ساکن براور مکین بحر کو اپنی آغوش لطف و مرحبا میں لے کر اسلامی جماعت کو اس قدر تنومند' اس قدر غالب' اس قدر عالمگیر اور وسیع' اس قدر جہانبان کر دینا ہے کہ دشمن کو آنکھ اٹھا کر دیکھنے کا یارا نہ رہے! میرے نزدیک اصل اسلام یہی ہے' یہی قرآن کا اسلام ہے' یہی قرن اولیٰ کا اسلام تھا' مگر واحسرتا کہ نااہل اور ناشناس لوگوں نے اس کو اس قدر تنگ کر دیا! باہر سے راہ مسدود کر دی ہے' اندر سے ٹکڑے ٹکڑے کر گئے' ہر شخص مدعی ←

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَلَمْ يُفَرِّقُوْا بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ اُولٰٓئِكَ سَوْفَ
يُؤْتِيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۱۵۲﴾ يَسْئَلُكَ اَهْلُ الْكِتٰبِ اَنْ ع۱۱
تُنَزِّلَ عَلَيْهِمْ كِتٰبًا مِّنَ السَّمَآءِ فَقَدْ سَاَلُوْا مُوْسٰٓى اَكْبَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَقَالُوْٓا
اَرِنَا اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ بِظُلْمِهِمْ ۚ ثُمَّ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ مِنْ
بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ فَعَفَوْنَا عَنْ ذٰلِكَ ۚ وَاٰتَيْنَا مُوْسٰى سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ﴿۱۵۳﴾

اور جو لوگ خدا اور اس کے پیغمبروں پر ایمان لائے اور ان میں سے کسی میں فرق نہ کیا (یعنی سب کو مانا ایسے لوگوں کو وہ عنقریب ان (کی نیکیوں) کے صلے عطا فرمائے گا' اور خدا بخشنے والا مہربان ہے۔ ﴿۱۵۲﴾ (ف) اہل کتاب تجھ سے (تمسخر) سے مطالبہ کرتے ہیں کہ اس قرآن کو آسمان سے اترتا ہوا ہم کو دکھلا دے تاکہ ہم اس پر ایمان لے آئیں۔ (ان کو کہو کہ) تم نے موسیٰؑ سے اس سے بھی بڑا مطالبہ کیا تھا اور وہ یہ تھا کہ ہم کو آشکارا طور پر خدا دکھلا دے۔ پھر ان لوگوں کو (جو خدا دیکھنے کیلئے موسیٰؑ کیساتھ کوہ طور پر آئے تھے) ان کے اس ظلم کی وجہ سے بجلی نے پکڑ لیا۔ پھر انہی یہودیوں نے روشن آیات آئے پیچھے بچھڑے کو اپنا معبود بنا لیا' پھر بھی ہم نے ان سے درگذر کیا اور موسیٰؑ کو ان کے نبی ہونے کی روشن دلیل تورات کی صورت میں عطا کی۔ ﴿۱۵۳﴾ (تک ۲:۱۶۰)

← تجدید بن کر مٹھی بھر لوگوں کو اپنے اپنے پیچھے لگا گیا' خلق خدا کے وسیع دائرے سے نفرت پیدا کر گیا' اشاعت اسلام سرتاپا رک گئی' امت کمزور ہوتی چلی گئی' پھر اعلون' رہ کر مومن بننے کا نصب العین بھی نگاہوں سے اوجھل ہو گیا' مسلمان دنیا سے یکسر متنفر ہوتے گئے' بعض رسل کو مانا بعضوں سے انکار پیدا کر کے خلق خدا سے عداوت اور تنگ چشمی مول لے لی' پھر خدائے زمین و آسمان نے بھی اس صریح کفر کی پاداش میں عذاب مہین بھیجا' اور اس الکتب کے آخری وارثین سے جی بھر کر بدلہ لیا! جب اسلام کے پیش نظر خارجی اتحاد اس قدر ہے تو بعینہ اسی بنا پر ختم رسل علیہ الصلوٰۃ والاسلام کے بعد اسلامی جماعت کے اندر کوئی ذراسی تفریق پیدا کرنا بھی میرے نزدیک صحیح معنوں میں کفر ہے' جو دعی ہے کفر کا مرتکب ہے' فقہ کی تفریق' شریعت کی تفریق' مسلہ و مسائل کی تفریق' طریقت اور سلسلوں کی تفریق' پیروں اور سجادہ نشینوں' اولیاء اور خانہ نشینوں کی تفریق' مزار پرستی اور اولیاء پرستی کی تفریق سب کفر ہیں' سب انکار خدا ہے' سب عبادت طاغوت ہے۔ (تذ۔ا۔د۔۶۳۔۶۴)
جو عظیم الشان رواداری دین اسلام نے انسان کو عالمگیر غلبہ حاصل کرانے اور فطرت کا منشا پورا کرنے کے لیے دی یہ تھی کہ علی الاعلان کہہ دیا کہ تمام انبیا ایک ہی پیغام لائے' وہ سب کے سب خدا کی طرف سے تھے ہر فرقہ میں خدا کا کوئی نہ کوئی پیغمبر آیا' ہر امت میں کوئی نہ کوئی نذیر خدا کی طرف سے پہنچا' سب پیغمبروں کی شان یکساں تھی' جو لوگ ایک پیغمبر اور دوسرے پیغمبر کے درمیان فرق کرتے ہیں وہ گویا خدا اور پیغمبروں کے درمیان پھوٹ ڈالنا چاہتے ہیں اور وہی دنیا میں سچے کافر ہیں۔ (حد۔۲۴۷)
قرآن کے طول و عرض میں سوائے اس موقعہ کے جو سورۃ النسا میں ہے کسی اور جگہ ''سچے کافروں'' یعنی اولئک هم الکفرون حقاً نہیں آئے۔ نہ سچے کافروں کی کوئی اور تعریف کی گئی ہے۔ اس سے اخذ ہوتا ہے کہ دین اسلام انبیاء کی وجہ سے پیدا ہوئی انسانی تفریق کو قطعی طور پر مٹا کر بنی نوع انسان کو ایک امت بنانے کے درپے تھا تاکہ پوری بنی نوع انسانی ایک ہو کر مقصد پیدائش کائنات کی طرف لگ جائے جو تسخیر کائنات کے بعد ملاقات خدا ہے!! (تک۔۲:۱۶۰)

اب مسلمان کے ہاتھوں اتحاد عالم کا یہ سب سلسلہ ہی بدل چکا ہے مسلمانوں نے دنیا میں تبلیغ چھوڑ دی اس لیے تمام دنیا کو اپنے ←

Marfat.com

وَرَفَعْنَا فَوْقَهُمُ الطُّوْرَ بِمِيْثَاقِهِمْ وَقُلْنَا لَهُمُ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُلْنَا لَهُمْ
لَا تَعْدُوْا فِي السَّبْتِ وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ﴿۱۵۴﴾ فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ
وَكُفْرِهِمْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَقَتْلِهِمُ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَّقَوْلِهِمْ قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ؕ بَلْ طَبَعَ
اللّٰهُ عَلَيْهَا بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۱۵۵﴾ وَّبِكُفْرِهِمْ وَقَوْلِهِمْ عَلٰى مَرْيَمَ
بُهْتَانًا عَظِيْمًا ﴿۱۵۶﴾ وَّقَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ۚ
وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ ؕ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِيْ
شَكٍّ مِّنْهُ ؕ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا ﴿۱۵۷﴾

یہودیوں کے سامنے طور کا عظیم الشان پہاڑ ان سے خدا کی فرمانبرداری کا مضبوط اقرار لینے کی غرض سے کھڑا کر دیا اور ان کو کہا کہ (شہر اریحا کے) دروازے کے اندر جھک کر چلا کرو (تا کہ خدا کی عبودیت کا نشان تمہارے جسموں سے ظاہر ہو) اور سبت کے دن (مچھلی کے شکار سے) پرہیز کرو (تا کہ کسی ایک قومی شعار کے ہونے سے تمہاری قوم مضبوط ہو جائے) اور ہم نے ان سے (تورات پر عمل کے بارے میں) گاڑھا عہد لے لیا تھا۔ ﴿۱۵۴﴾ (تک ـ ۲۰۱) لیکن انہوں نے عہد کو توڑ ڈالا) تو ان کے عہد توڑ دینے اور خدا کی آیتوں سے کفر کرنے اور انبیاء کو ناحق مار ڈالنے اور یہ کہنے کے سبب کہ ہمارے دلوں پر پردے (پڑے ہوئے) ہیں (خدا نے ان کو مردود کر دیا اور ان کے دلوں پر پردے نہیں ہیں) بلکہ ان کے کفر کے سبب خدا نے ان پر مہر کر دی ہے تو یہ کم ہی ایمان لاتے ہیں۔ ﴿۱۵۵﴾ (ف) (اس کے علاوہ) انہوں نے مریم پر (تہمت فروشی کا) بہتان عظیم لگایا۔ ﴿۱۵۶﴾ (تک ـ ۱۶۰) پھر یہ دعویٰ کیا کہ ہم نے مسیح ابن مریم کو صلیب دی حالانکہ انہوں نے ہرگز نہ اس کو قتل کیا تھا نہ صلیب پر چڑھایا تھا بلکہ ان کو شبہ ہو گیا تھا اور جو لوگ اس بارے میں آپس میں مختلف ہو گئے تھے اب تک شک میں پڑے ہیں اور یہ ایک قطعی بات ہے کہ مسیح ابن مریم قتل نہیں ہوا ﴿۱۵۷﴾[1] (تک ـ ۲۰۳)

← دنیا میں تمام بڑے بڑے مذہبی لوگ یہ ... جیسے قوموں کی قومیں دائرہ اسلام میں اس لیے داخل ہو جاتی تھیں کہ مسلمانوں کے اپنے اعمال حیرت انگیز حد تک عمدہ اور کتاب خدا کے احکام کے مطابق تھے لوگ جب ان کے کردار دیکھتے تھے اسلامی جماعت میں داخل ہو جاتے۔ اب کردار بے انتہا خراب ہو گئے ادھر مسلمان خود بیسیوں فرقوں میں بٹ گئے۔ وہ ایک دوسرے پر کفر کے فتوے لگاتے ہیں حتیٰ کہ اسی داخلی جنگ کی وجہ سے بعض فرقوں کو بعض پر فوقیت بھی ہوتی ہے کہ وہ ختم القرآن کے بعد بھی اور نبیوں کے آنے کو ممکن سمجھتے ہیں۔ اب جب تک اس تمام قوم کی تجدید اور ... نہ ہو موجودہ مسلمانوں سے یہ امید کہ وہ تمام دنیا کو ایک وحدت میں پرو دیں گے نہایت مشکل ہے۔ البتہ ایک صورت ممکن ہے کہ اگر مسلمان مشاہدہ فطرت کو پیش رو لے سے یہ خطرناک کر دیا کی باقی قوموں پر گوئے سبقت لے جائیں تو اگلے سو دو سو سال میں امید ہو سکتی ہے کہ وہ تمام دنیا پر غالب آ کر ایک وحدت پیدا کر سکیں۔ قرآنی فلسفہ کے تحریرات اس وقت صرف یہ ہے کہ دنیا پر وحدت حکومت کا ... ہو جائے۔ (ص ۲۶) (یہ اقتباسات نومبر ۱۹۵۲ء میں لکھے گئے۔ مرتب)

[1] حضرت عیسیٰ ؑ کی شخصیت کے متعلق حال ہی میں (۱۹۷۵ء۔ مرتب) ایک عجیب و غریب شہادت دستیاب ہوئی ہے جو اس ←

اولوالعزم نبی کی حیثیت کو صحیح طور پر سمجھنے میں بہت کچھ مدد دیتی ہے یہ شہادت ایک لوح مکتوب میں درج ہے جو حضرت کے ایک ہمعصر اور واقعہ صلیب کے عینی شاہد نے اپنے سلسلے کے احباب کو مصر میں لکھا' اور جو سکندریہ کے ایک پرانے مکان میں ملک حبش (ابی سینیا) کی ایک تجارتی شرکت کے رکن کو دوران سیاحت میں ملا۔ محکمہ آثار قدیمہ مصر نے اس امر کی تصدیق کی ہے کہ یہ پرانا مکان زمانہ قدیم میں ''اسیری'' فرقے کا مسکن تھا جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں علمائے فطرت کا ایک مقتدر' باخدا اور باعمل خفیہ گروہ تھا۔ اسی مکان کے اندر اس فرقے کا الواحی کتب خانہ بھی تھا او یہ پتھر بھی اسی کتب خانے کا بقیہ ہے' اور بظاہر غیر مشکوک اور اصلی ہے۔ آج یہ لوح فری میسن جماعت کی وساطت سے المانیہ (جرمنی) کی ایک علمی انجمن کے قبضے میں ہے اور چونکہ اس کے اندر حضرت عیسیٰؑ کے صلیب پر جان دینے اور تمام عالم کے گناہوں کے کفارہ ہونے کے عیسائی عقاید کی تغلیط ہوتی ہے اس لیے عیسائی پادریوں کی دستبرد سے فی الجملہ محفوظ ہے مکتوب میں راقم نے اس امر کا دعویٰ کیا ہے کہ وہ حضرت عیسیٰؑ کے مصلوب ہونے کے وقت عینی شاہد تھا' حضرت کو یہود کے سامنے پلاطوس حاکم گلیل کے فرمان کے مطابق صلیب دی گئی۔ لیکن چونکہ یوم سبت کی رات ہونے کی وجہ سے ان کو سر شام چند گھنٹوں کے بعد صلیب سے اتار لیا گیا اور ان کی ہڈیاں بھی نہیں توڑی گئیں' اس لیے وہ مرے نہیں اگرچہ یہود کو اطمینان ہو گیا تھا کہ وہ مر گئے ہیں اور پہرے دار نے بھی اس امر کی تصدیق کر دی تھی۔ جلاد سپاہیوں کا حضرت عیسیٰؑ کے بدن میں برچھی کا چھبونا اور اس سے خون اور پانی کا نکلنا بھی (جس کا ذکر انجیل میں ہے) اس امر کی تصدیق ہے کہ حضرت دراصل مرے نہیں تھے لیکن یہود کو گمان ہو گیا تھا کہ وہ مر گئے ہیں۔ قرآن حکیم میں اس واقعہ کی حیرت انگیز طور پر تصدیق ہوتی ہے' اور تیرہ سو برس کے بعد اس کا ایک ہمعصر شہادت سے مصدق ہونا صاحب نظر کے لیے قرآن کے انسانی کلام نہ ہونے کی ایک مبرین دلیل ہے......

راقم مکتوب اس امر پر زور دیتا ہے کہ نقادیمس حکیم نے جو اسیری فرقے کا ایک اعلیٰ رکن تھا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مناسب علاج سے یوسف کے باغ والی قبر میں اچھا کیا۔ وہ تیسرے دن اسی جسم اور بدن سے اٹھ کھڑے ہوئے' اور باوجود انتہائی نقاہت کے اپنے حواریوں سے ملے وغیرہ وغیرہ۔ جو فرشتے سفید لباس میں اس اثناء میں (از روئے انجیل) قبر کی حفاظت کرتے رہے وہ بھی اسیری فرقے کے خفیہ فریسندے تھے جو ان کی تیمارداری پر متعین کیے گئے تھے۔ راقم کہتا ہے کہ یہ خط اس لیے لکھا گیا ہے کہ وہ اختلاف جو حضرت کی وفات کے متعلق عوام میں پڑ گیا ہے اور جس کی وجہ سے طرح طرح کے اوہام باطلہ اور خرق عادت کے ظنون جہلا میں پھیل گئے دور ہو جائیں: وان الذین اختلفوا فیه لفی شك منه (اور جن لوگوں نے اس کے بارے میں اختلاف کیا ہے وہ بھی دراصل شک میں مبتلا ہیں۔) جیسا کہ قرآن حکیم میں ہے۔ (تذ۔ا۔د:١٦)

لیکن اس حکایت سے قطع نظر جس کے جزئیات کا انجیل کے بیان سے حیرت انگیز طور پر تطابق ہے جو مستقل سبق اس مکتوب سے اخذ ہوتا ہے یہ ہے کہ یہ اسیری فرقہ جس کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک مقتدر رکن تھے' علم حقائق الاشیاء میں حیرت انگیز طور پر ماہر اور قانون فطرت سے بڑا باخبر گروہ تھا۔ خدمت عباد اس کے عمل کا جزو اعظم تھا۔ روئے زمین کے ہر قریے میں اس کے کارندے موجود تھے۔ (تذا۔د:١٦۔١٧)

اس خط میں ہے کہ حضرت عیسیٰؑ اسیری فرقہ کے جو تمام دنیا میں ماہر طبیبوں کا ایک گروہ تھا رکن اعظم تھے اور وہ صحیفہ فطرت کے اکثر علوم کے ماہر اتنی چھوٹی عمر میں ہو گئے تھے۔ الغرض خدا نے حضرت عیسیٰؑ پر یہ احسان صحیح جتلائے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ ٣٢ برس کی عمر میں ہی ان کا پیغام تمام دنیا میں پھیل گیا اور انبیاء میں سب سے چھوٹی عمر کے تھے۔ (تک۔٢:٣٩٩)

Marfat.com

بَلۡ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيۡهِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيۡزًا حَكِيۡمًا ﴿۱۵۸﴾ وَاِنۡ مِّنۡ اَهۡلِ الۡكِتٰبِ
اِلَّا لَيُؤۡمِنَنَّ بِهٖ قَبۡلَ مَوۡتِهٖ ۚ وَيَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ يَكُوۡنُ عَلَيۡهِمۡ شَهِيۡدًا ۚ ﴿۱۵۹﴾ فَبِظُلۡمٍ
مِّنَ الَّذِيۡنَ هَادُوۡا حَرَّمۡنَا عَلَيۡهِمۡ طَيِّبٰتٍ اُحِلَّتۡ لَهُمۡ وَبِصَدِّهِمۡ عَنۡ سَبِيۡلِ
اللّٰهِ كَثِيۡرًا ۙ ﴿۱۶۰﴾ وَّاَخۡذِهِمُ الرِّبٰوا وَقَدۡ نُهُوۡا عَنۡهُ وَاَكۡلِهِمۡ اَمۡوَالَ النَّاسِ
بِالۡبَاطِلِ ؕ وَاَعۡتَدۡنَا لِلۡكٰفِرِيۡنَ مِنۡهُمۡ عَذَابًا اَلِيۡمًا ﴿۱۶۱﴾ لٰكِنِ الرّٰسِخُوۡنَ فِى الۡعِلۡمِ
مِنۡهُمۡ وَالۡمُؤۡمِنُوۡنَ يُؤۡمِنُوۡنَ بِمَاۤ اُنۡزِلَ اِلَيۡكَ وَمَاۤ اُنۡزِلَ مِنۡ قَبۡلِكَ وَالۡمُقِيۡمِيۡنَ
الصَّلٰوةَ وَالۡمُؤۡتُوۡنَ الزَّكٰوةَ وَالۡمُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰهِ وَالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ ؕ اُولٰٓئِكَ سَنُؤۡتِيۡهِمۡ
ع ۲۲/۲ اَجۡرًا عَظِيۡمًا ﴿۱۶۲﴾ اِنَّاۤ اَوۡحَيۡنَاۤ اِلَيۡكَ كَمَاۤ اَوۡحَيۡنَاۤ اِلٰى نُوۡحٍ وَّالنَّبِيّٖنَ مِنۡۢ بَعۡدِهٖ ۚ
وَاَوۡحَيۡنَاۤ اِلٰۤى اِبۡرٰهِيۡمَ وَاِسۡمٰعِيۡلَ وَاِسۡحٰقَ وَيَعۡقُوۡبَ وَالۡاَسۡبَاطِ وَعِيۡسٰى وَاَيُّوۡبَ
وَيُوۡنُسَ وَهٰرُوۡنَ وَسُلَيۡمٰنَ ۚ وَاٰتَيۡنَا دَاوٗدَ زَبُوۡرًا ۚ ﴿۱۶۳﴾

بلکہ اللہ نے اسکو اپنی طرف اٹھالیا تھا اور خدا بے حد غالب اور حکمت والا ہے۔ ﴿۱۵۸﴾ (تک۔۲:۱۶۱) اور کوئی اہل کتاب نہیں ہوگا مگر ان کی موت سے پہلے ان پر ایمان لے آئے گا' اور وہ قیامت کے دن ان پر گواہ ہونگے۔ ﴿۱۵۹﴾ (ف) تو ہم نے یہودیوں کے ظلموں کے سبب (بہت سی) پاکیزہ چیزیں جو ان کو حلال تھیں ان پر حرام کر دیں۔ اور اس سبب بھی کہ وہ اکثر خدا کے رستے سے (لوگوں کو) روکتے تھے۔ ﴿۱۶۰﴾ (ف) پھر ان یہودیوں کا جرم یہ ہے کہ وہ الربوٰ لیتے ہیں حالانکہ ان کو اس سے منع کیا گیا تھا اور لوگوں کا مال ناجائز طور پر ہضم کر جاتے ہیں۔ (تک۔۲:۱۶۱) اور ان میں سے جو کافر ہیں ان کیلئے ہم نے درد دینے والا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ ﴿۱۶۱﴾ (ف) البتہ ان میں سے وہ یہودی جو علم میں راسخ ہیں وہ اور مومن اس قرآن پر اور سب آسمانی کتابوں پر جو پہلے نازل ہوئیں ایمان لاتے ہیں اور نماز اور زکوٰۃ کو قائم رکھنے والے ہیں۔ (تک۔۲:۱۶۱) اور خدا اور روز آخرت کو مانتے ہیں' ان کو ہم عنقریب اجر عظیم دینگے۔ ﴿۱۶۲﴾[1] (ف) ہم نے تم پر اسی طرح وحی کی جس طرح کہ نوحؑ اور اس کے بعد کے نبیوں پر اور ہم نے ابراہیمؑ اور اسمٰعیلؑ اور اسحاقؑ اور یعقوبؑ اور اس کی اولاد پر اور عیسٰیؑ اور ایوبؑ اور یونسؑ اور ہارونؑ اور سلیمانؑ پر اسی طرح وحی کی اور ہم نے داؤدؑ کو زبور دی۔ ﴿۱۶۳﴾ (تک۔۲:۱۶۱)

---

1 اس قطع کی آیتوں سے جو قرآن عظیم میں یہود و نصاریٰ کی نماز اور زکوٰۃ کے متعلق ہیں اخذ ہوتا ہے کہ نماز سے مراد خدا کی ملازمت کا پیہم اقرار اور زکوٰۃ سے مراد راہ خدا میں قربانی مال تھا۔ (تک۔۲:۱۶۱)

وَ رُسُلًا قَدۡ قَصَصۡنٰهُمۡ عَلَيۡكَ مِنۡ قَبۡلُ وَ رُسُلًا لَّمۡ نَقۡصُصۡهُمۡ عَلَيۡكَ ؕ
وَ كَلَّمَ اللّٰهُ مُوۡسٰى تَكۡلِيۡمًا ﴿۱۶۴﴾ رُسُلًا مُّبَشِّرِيۡنَ وَمُنۡذِرِيۡنَ لِئَلَّا يَكُوۡنَ لِلنَّاسِ
عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌ ۢ بَعۡدَ الرُّسُلِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيۡزًا حَكِيۡمًا ﴿۱۶۵﴾ لٰـكِنِ اللّٰهُ يَشۡهَدُ
بِمَاۤ اَنۡزَلَ اِلَيۡكَ اَنۡزَلَهٗ بِعِلۡمِهٖ‌ ۚ وَالۡمَلٰۤـئِكَةُ يَشۡهَدُوۡنَ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيۡدًا ؕ ﴿۱۶۶﴾
اِنَّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا وَصَدُّوۡا عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ قَدۡ ضَلُّوۡا ضَلٰلًاۢ بَعِيۡدًا ﴿۱۶۷﴾ اِنَّ
الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا وَظَلَمُوۡا لَمۡ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَـغۡفِرَ لَهُمۡ وَلَا لِيَـهۡدِيَهُمۡ طَرِيۡقًا ۙ ﴿۱۶۸﴾
اِلَّا طَرِيۡقَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَاۤ اَبَدًا ؕ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيۡرًا ﴿۱۶۹﴾

اور کئی رسولوں کا ذکر جو تم سے پہلے آئے تھے ہم نے تم سے کر دیا اور کئی رسول ایسے بھی ہیں جن کا ذکر تم سے نہیں کیا اور خدا نے تو موسیٰ سے ہم کلامی بھی کی تھی۔ ﴿۱۶۴﴾ (تک ۔۲: ۱۶۱) ہم نے (دنیاوی خوشحالی کی) خوشخبری دینے والے اور (اجتماعی ہلاکت سے) ڈرانے والے پیغمبر بھیجے تاکہ لوگوں کو ان رسولوں کے بعد خدا پر کوئی حجت باقی نہ رہے اور خدا تو دراصل بڑا غالب اور صاحب حکمت ہے (جو کوئی قابل اعتراض بات نہیں کرتا) ﴿۱۶۵﴾ (تذ ۔۲: ۱۴۰) ہاں اللہ گواہی اس امر کی دیتا ہے کہ جو کچھ تم پر اتارا وہ خدا کے علم کو لے کر اترا ہے اور خدا کی ربانی طاقتیں یعنی فرشتے بھی اس امر کے گواہ ہیں اگرچہ اس مطلب کیلئے اللہ کی گواہی ہی کافی ہے۔ ﴿۱۶۶﴾ (تک ۔۲: ۱۶۱) بے شک جن لوگوں نے دین اسلام سے انکار کیا اور راہ خدا سے دوسروں کو بھی روکا وہ راہ راست سے بڑی دور بھٹک گئے۔ ﴿۱۶۷﴾ (تذ ۔۲: ۲۱۹) جو لوگ کفر کرتے رہے اور (کفر کے ساتھ بت پرستی کا) ظلم بھی کرتے رہے ان کو خدا نہ تو بخشے ہی گا اور نہ ان کو کوئی رستہ دکھائے گا۔ ﴿۱۶۸﴾ (تذ ۔۲: ۲۱۹) سوائے جہنم کے راستے کے جس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے اور اللہ کے نزدیک یہ بات بیحد آسان ہے۔ ﴿۱۶۹﴾[ل] (تذ ۔۲: ۲۱۹)

ل (۱۶۷ تا ۱۶۹) اگر سبیل اللہ پر چلنے کا مطالب بھی یہی رسمی اور اعتقادی طور پر کلمہ شہادت صحیح پڑھ لینا' اور شرعی اور عرف عام مسلمانیت کو نباہتے رہنا ہے تو آج یہی کافر اور ظالم بے ایمان اور نامسلم مسیحی' یہی دشمنان سبیل خدا اور بیخ کنان امت رسول کیوں اپنے بے مثال تسلط اور تمکن فی الارض سے تمام دنیائے اسلام کو عاجز کر رہے ہیں؟ آج کیوں ان کو اس دنیا میں قوت اور زور سے رہنے کے ہزاروں طلسم خود بخود دل رہے ہیں؟ آج کیوں مسکنت کی کالی گھٹائیں مومنوں پر چھا رہی ہیں اور کیوں خدا کے ان نام لیواؤں پر معیشت تنگ ہو رہی ہے اور قیامت تو خیر یہاں پر نہیں سوجھتا کہ کیا کریں اور کدھر جائیں!
ان سب آیتوں میں جہاں ''سبیل اللہ''، ''کفر''، ''شرک''، ''ظلم''، ''ذکر'' وغیرہ کے بگڑے ہوئے معانی مسلمان کے ذہن میں پختہ ہو چکے ہیں رسمی مسلمان کو گمان تک نہیں ہوتا کہ ان گناہوں کا مجرم وہ خود ہے اور اسی لیے عذاب الٰہی ان پر آ رہا ہے زندہ قومیں ''خدا کی راہ'' پر چل کر خدا سے انعام حاصل کر رہی ہیں۔ اس بنا پر قرآن کا کہا غلط نہیں اس کی اپنی سمجھ میں کسر ہے۔ فتدبر! (تذ ۔۲: ۲۱۸)

Marfat.com

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الرَّسُوْلُ بِالْحَقِّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَاٰمِنُوْا خَيْرًا لَّكُمْ ؕ
وَاِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۱۷۰﴾
يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِىْ دِيْنِكُمْ وَلَا تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَـقَّ ؕ اِنَّمَا
الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗ ۚ اَلْقٰهَاۤ اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ ۫
فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۚ وَلَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ ؕ اِنْتَهُوْا خَيْرًا لَّكُمْ ؕ اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ
وَّاحِدٌ ؕ سُبْحٰنَهٗۤ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ وَلَدٌ ۘ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ؕ
وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿۱۷۱﴾ لَنْ يَّسْتَنْكِفَ الْمَسِيْحُ اَنْ يَّكُوْنَ عَبْدًا لِّلّٰهِ وَلَا الْمَلٰۤئِكَةُ
الْمُقَرَّبُوْنَ ؕ وَمَنْ يَّسْتَنْكِفْ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيَسْتَكْبِرْ فَسَيَحْشُرُهُمْ اِلَيْهِ
جَمِيْعًا ﴿۱۷۲﴾ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ وَيَزِيْدُهُمْ
مِّنْ فَضْلِهٖ ۚ وَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْتَنْكَفُوْا وَاسْتَكْبَرُوْا فَيُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ وَّلَا
يَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿۱۷۳﴾

اے ساکنانِ زمین! خدائے عظیم کا خاص الخاص پیغامبر تمہارے پروردگار کے عالم آرا اور حقیقت کشا قانون کو لیکر تمہارے پاس پہنچ چکا ہے اب اگر تم اس قانون کو صحیح مان کر اس پر عمل شروع کردو گے تو تمہارے لئے بہتر ہوگا اور اگر تم نے انکار کیا تو یاد رکھو کہ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اس کی ملکیت ہے وہ جو چاہے تم سے سلوک کرے' زمین و آسمان کی سب حکمبردار قوتیں اسی کے ماتحت ہیں اور خدا تو بڑا صاحب علم اور بڑا صاحب حکمت ہے۔ ﴿۱۷۰﴾ (تذ۔۲:۲۰۸) اے اہل کتاب! اپنے دین میں غلو نہ کرو اور خدا کے متعلق جو بات کہو سچی کہو' مسیح بن مریم تو صرف خدا کا رسول تھا (اس کا بیٹا نہ تھا) البتہ خدا کا کلمہ ضرور تھا جس کو اس نے مریم کی طرف ڈالا اور خدا کی روح تھا اس لئے خدا کو تین نہ کہو اور باز آؤ کہ یہ تمہارے لئے اچھا ہوگا۔ خدا تو بس ایک ہی ہے وہ اس سے بالاتر اور پاک ہے کہ اس کا کوئی بیٹا ہو' جو کچھ زمین اور آسمانوں میں ہے اسی کا ہے۔ (تک۔۲:۱۶۱۔۱۶۲) اور خدا ہی کارساز کافی ہے۔ ﴿۱۷۱﴾ (ف) مسیح خود تو ہرگز اس سے انکار نہ کرے گا کہ وہ اللہ کا بندہ ہے۔ (تک۔۲:۱۶۲) اور نہ مقرب فرشتے (عار رکھتے ہیں)' اور جو شخص خدا کا بندہ ہونے کا موجب عار سمجھے اور سرکشی کرے تو خدا سب کو اپنے پاس جمع کرلے گا۔ ﴿۱۷۲﴾ (ف) تو با ایمان اور عمل صالح والی قوم جو ہوگی اس کو تو خدا ان کی اجرتیں (اور مزدوریاں) پوری کردے گا اور ان کو اپنی رحمت کے انعاموں سے زد فزود کرتا جائیگا۔ لیکن وہ لوگ جنہوں نے (اس کے قانون سے) کنارہ کشی کی اور (اس کو لاشئے سمجھ کر) اکڑ گئے تو ان کو دردناک سزا کا عذاب دیگا۔ ﴿۱۷۳﴾ (حد:۱۵۷)

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدۡ جَآءَكُمۡ بُرۡهَانٌ مِّنۡ رَّبِّكُمۡ وَاَنۡزَلۡنَاۤ اِلَيۡكُمۡ نُوۡرًا
مُّبِيۡنًا ﴿١٧٤﴾ فَاَمَّا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا بِاللّٰهِ وَاعۡتَصَمُوۡا بِهٖ فَسَيُدۡخِلُهُمۡ فِىۡ رَحۡمَةٍ مِّنۡهُ
وَفَضۡلٍ ۙ وَّيَهۡدِيۡهِمۡ اِلَيۡهِ صِرَاطًا مُّسۡتَقِيۡمًا ﴿١٧٥﴾ يَسۡتَفۡتُوۡنَكَ ؕ قُلِ اللّٰهُ يُفۡتِيۡكُمۡ
فِى الۡكَلٰلَةِ ؕ اِنِ امۡرُؤٌا هَلَكَ لَيۡسَ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَهٗۤ اُخۡتٌ فَلَهَا نِصۡفُ
مَا تَرَكَ ۚ وَهُوَ يَرِثُهَاۤ اِنۡ لَّمۡ يَكُنۡ لَّهَا وَلَدٌ ؕ فَاِنۡ كَانَتَا اثۡنَتَيۡنِ فَلَهُمَا
الثُّلُثٰنِ مِمَّا تَرَكَ ؕ وَاِنۡ كَانُوۡۤا اِخۡوَةً رِّجَالًا وَّنِسَآءً فَلِلذَّكَرِ مِثۡلُ حَظِّ
الۡاُنۡثَيَيۡنِ ؕ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمۡ اَنۡ تَضِلُّوۡا ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَىۡءٍ عَلِيۡمٌ ﴿١٧٦﴾ ع ٥ ٢٤

اے ساکنان زمین! یہ قرآن حکیم تمہارے پاس کیا آیا ہے فی الحقیقت تمہارے پروردگار اور مالک زمین و آسمان کی جناب سے ایک مجسم دلیل آئی ہے اور ہم نے تمہاری طرف یہ کتاب نہیں بلکہ ایک حقیقت کشا نور اتارا ہے جس کے ذریعے سے پہنائے زمین و آسمان کے قانون جاری کا راز کھولنا کچھ مشکل نہیں بشرطیکہ تم اس کی تہہ کو پہنچ سکو، اس کا حق تلاوت ادا کرسکو۔ ﴿١٧٤﴾[1] (تذ۔٢:٢٢٤) سو جن لوگوں نے خدا کو اپنا آقا مان لیا اور جم کر اسکے قانون کی تعمیل کرتے رہے انہیں عنقریب اپنی مہربانیوں اور بخششوں سے مالا مال کرے گا۔ اور انہیں دنیاوی مرفہ الحالی کی طرف مختصر سے مختصر اور قریب سے قریب راستے سے لے آئیگا۔ ﴿١٧٥﴾[2] (تذ۔١:٢٢٤) اے محمدؐ! تجھ سے خاوند کے متعلق پوچھتے ہیں کہ اگر کوئی آدمی مر گیا اور اس کی کوئی اولاد نہیں اور اس کی ایک بہن ہے (تو اس کو ورثہ میں سے کیا ملے گا) اس کو اس ورثہ کا نصف ملے گا اور وہ خود اس بہن کا وارث بھی ہے بشرطیکہ اس کا کوئی بچہ نہ ہو (اور وہ زندہ ہو) پھر اگر اس کی دو بہنیں ہوں اور وہ مر گیا تو ان دونوں کو علیحدہ علیحدہ اس کے ورثہ کی تہائی ملے گی۔ اور اسکے کئی بہن بھائی مرد اور عورتیں ہوں تو مرد کو دو عورتوں کا حصہ ملے گا۔ خدا تمہیں اپنے احکام کھول کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ کوئی غلطی نہ کر بیٹھو اور جانے رہو کہ خدا ہر شے سے پورے طور پر واقف ہے۔ ﴿١٧٦﴾ (تک۔٢:١١٢)

---

[1] قرآن نے واشگاف الفاظ میں اعلان کر دیا تھا کہ اے دنیا جہان کے لوگو! یقین رکھو کہ یہ قرآن تمہارے پاس کوئی اٹکل پچو بات کرانے یا بے معنی اور بے نتیجہ زبان کے منتر سکھانے یا ہاتھ پاؤں کی رسمی حرکتیں کرانے کے لیے نہیں آیا بلکہ یہ تمہارے سامنے مجسم دلیل اور زندہ ثبوت بن کر آیا ہے تاکہ تم ان آنکھوں سے اس کے بتائے ہوئے حکموں پر عمل کرنے کے فوری نتیجے اس دنیا میں دیکھ سکو اور صاف دیکھ لو کہ یہ ایک روشن نور ہے جو تمہیں قوت اور عزت، غلبے اور روئے زمین پر حکومت کے صراط مستقیم کی طرف لے جا رہا ہے۔ قرون اولیٰ میں قرآنی احکام ہر مسلمان کے سامنے ایک برہان اور روشن حقیقت کے طور پر تھے جن پر عمل مسلمان ان حکموں کو روشن اور مدلل سمجھ کر کرتا تھا۔ (تذ۔٢:١٧٥)

[2] اس آیہ کریمہ میں الفاظ ﴿یھدیھم الیه صراطا مستقیما○﴾ اس امر کی شہادت ہیں کہ صراط مستقیم کا الٰہی مفہوم مختصر سے مختصر اور قریب سے قریب راستہ بھی ہے دو مقامات کے درمیان سب سے مختصر راستہ خط مستقیم ہے اور ایک شے کو دوسری شے کی طرف سیدھے راستے سے لے جانے میں اختصار اور سرعت نقل و حرکت دونوں مدنظر ہوتی ہیں ٹیڑھا راستہ اختیار کرنے میں لامحالہ طوالت اور دیری دونوں کا خوف لاحق ہے۔ (تذ۔١:٢٢٤)

Marfat.com

رُكُوعَاتُهَا ١٦ | ٥ سُوۡرَةُ الۡمَآئِدَةِ مَدَنِيَّةٌ ١١٤ | اٰيَاتُهَا ١٢٠

ترجمہ مولانا جالندھریؒ: ۱۱ آیات | بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ | ترجمہ المشرقیؒ: ۱۰۹ آیات

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَوۡفُوۡا بِالۡعُقُوۡدِ ؕ اُحِلَّتۡ لَـكُمۡ بَهِيۡمَةُ الۡاَنۡعَامِ اِلَّا مَا يُتۡلٰى عَلَيۡكُمۡ غَيۡرَ مُحِلِّى الصَّيۡدِ وَاَنۡتُمۡ حُرُمٌ ‌ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَحۡكُمُ مَا يُرِيۡدُ ①

تعارفی نوٹ

غزوہ تبوک کے بعد سورہ المائدہ (۵) ۰۹ھ کے ماہ رجب میں نازل ہوئی جو ترتیب نزول کے اعتبار سے ۱۱۴ ویں اور آخری وحی اور مدنی سورتوں کے لحاظ سے ۲۴ ویں وحی ہے......اس سورت کے مجموعی مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ باوجود اس تمام غلبے اور فضیلت کے جو مسلمانوں کو فتح مکہ کے بعد حاصل ہوئی تھی اور جس کی وجہ سے قریباً تمام عرب دائرہ اسلام میں داخل ہو گیا تھا' یہود اور نصاریٰ کے مجموعی طور پر دین اسلام میں شامل ہونے کا مسئلہ بڑی مشکلات کا حامل رہا اور قرآن کو بالآخر ان دو قوموں سے نبٹنے کے لیے آخری دم تک دلیلیں دینی پڑیں حتیٰ کہ خلفائے راشدین کو رسول خدا کی وفات کے بعد بھی طرح طرح کی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ خدا کے بھیجے ہوئے نبیوں کے پیچھے شخصی طور پر لگنے کا تعصب انسان کی گھٹی میں اس قدر پڑا ہوا ہے کہ اس متقدم اور متنور زمانے میں ایٹم بم اور ٹینک بنانے والی قوموں کے افراد بلکہ خود عالمان فطرت بھی حضرت عیسیٰؑ کو خدا کا بیٹا سمجھنے سے نہیں جھجکتے۔ اس لحاظ سے رسول خدا کے اپنے زمانے کی مشکلات کو سمجھنا آسان ہو جاتا ہے لیکن نبیؐ نے جس مکمل تجویز و تدبیر سے یہ معاملہ سر کیا تاریخ میں کسی دین کے مکمل طور پر غالب آ جانے کی واحد مثال ہے۔ (تک۔۲:۳۸۱)

(اس سورۃ میں) ان تمام قسما قسم کی تنبیہوں کے بعد جو رسولؐ خدا اور خدا کو وحی کے ذریعے سے یہود اور نصاریٰ کو مکہ کی بے مثال فتح کے بعد دینی پڑیں یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ رسولؐ خدا بڑے دل گردہ کے مالک تھے کہ یہ ''گزارشیں'' یہود سے آخری دم تک کرتے رہے۔ بالآخر اسی رسولؐ کو ﴿اخرجوا الیهود والنصاریٰ من جزیر العرب﴾ یعنی ''یہود اور نصاریٰ کو جزیرۃ العرب سے نکال دو'' کا حکم دینا پڑا اور تیئیس برس کا یہ قصہ ختم ہو کر رہا۔ (تک۔۲:۴۰۲)

....

اے ایمان والو! اپنے عہدوں کو (جو تم نے دین اسلام میں آ کر اپنے خدا اور اپنے دینی بھائیوں سے کیے ہیں) پورا کرو۔ تمہارے لئے چارپائے مویشی حلال کیے گئے ہیں الاّ وہ جو بیان کر دیئے جائینگے مگر احرام کی حالت میں (جانوروں کا) شکار نہ کرو۔ (تک۔۲:۳۸۱) خدا جیسا چاہتا ہے حکم دیتا ہے۔ ①(ف)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحِلُّوْا شَعَآئِرَ اللّٰهِ وَلَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَلَا الْهَدْيَ
وَلَا الْقَلَآئِدَ وَلَآ آٰمِّيْنَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّهِمْ
وَرِضْوَانًا ؕ وَاِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوْا ؕ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ اَنْ صَدُّوْكُمْ
عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَنْ تَعْتَدُوْا م وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ص وَلَا تَعَاوَنُوْا (وقف لازم)
عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ص وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ② حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ
الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ وَالْمُنْخَنِقَةُ (الربع)
وَالْمَوْقُوْذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيْحَةُ وَمَآ اَكَلَ السَّبُعُ اِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ قف
وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَاَنْ تَسْتَقْسِمُوْا بِالْاَزْلَامِ ؕ ذٰلِكُمْ فِسْقٌ ؕ اَلْيَوْمَ يَئِسَ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ دِيْنِكُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ ؕ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ
وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ؕ فَمَنِ اضْطُرَّ فِيْ
مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِّاِثْمٍ ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ③

اے ایمان والو! شعائر خدا اور حرمت والے مہینوں کی بے حرمتی نہ کرو نہ قربانی اور پٹے والے جانوروں کی نہ ان حاجیوں کے لئے جو کعبہ کو تجارت کے علاوہ رضائے خدا کیلئے جا رہے ہوں رکاوٹیں پیدا کرو اور جب احرام کھول دو تو شکار بھی کرو اور نہ کسی قوم کی دشمنی جنہوں نے تمہیں خانہ کعبہ سے روکا تھا تمہیں زیادتی کرنے پر ابھارے (کیونکہ اب حتی الوسع ان سے تالیف قلوب کرنی ہے تاکہ سب دائرہ اسلام میں داخل ہو جائیں) اور نیکی اور مصالحت کے کاموں میں تعاون کرو اور گناہ اور ظلم کے کاموں میں تعاون نہ کرو اور خدا سے ڈرتے رہو کیونکہ خدا سخت انتقام لینے والا ہے۔ ② (تک ۲:۱۸۲) تم پر مردار اور خون اور سور کا گوشت اور وہ حیوانات جو خدا کے نام پر ذبح نہ کئے جائیں اور گردن مروڑے ہوئے چوٹ لگنے سے مرے ہوئے اوپر سے گر کر مرے ہوئے سینگ لگ کر مرے ہوئے درندوں کے ہاتھ سے مارے ہوئے جانوروں کا گوشت حرام کر دیا گیا ہے الا یہ کہ یہ جانور (مرنے سے پہلے) ذبح کئے گئے ہوں۔ اور وہ جانور بھی حرام ہیں جو بتوں کے تھانوں پر ذبح کئے گئے ہوں اور وہ گوشت جو جوئے کے تیروں سے تقسیم کیا گیا ہو یہ بدکاری ہے (کیونکہ یہ کافروں کے رویے ہیں)۔ آج (جبکہ تم کافروں پر غالب آ چکے ہو تمہارا کفار کی رسموں کی نقل کرنا تمہارے شایان شان نہیں) کافر تمہارے دین سے مایوس ہو چکے ہیں اس لئے ان سے ڈر کر (ان کی پیروی نہ کرو) اور مجھی سے ڈرو کیونکہ (ان چھوٹی چھوٹی سی چیزوں کے متعلق بھی مخصوص =

Marfat.com

يَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَآ اُحِلَّ لَهُمْ ؕ قُلْ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ ۙ وَمَا عَلَّمْتُمْ مِّنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِيْنَ تُعَلِّمُوْنَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ ؗ فَكُلُوْا مِمَّاۤ اَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ ۠ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۴

=احکام دے کر) میں نے تمہارا دین مکمل کر دیا ہے اور تم پر (ہر بات کے متعلق تمہارا امتیاز قائم کر کے) میں نے اپنی نعمت کو مکمل کر دیا ہے اور تمہارے لئے اسلام بطور دین پسند کیا ہے۔ پھر جو شخص گناہ کی طرف مائل نہ ہوتے ہوئے بھوک سے مجبور ہو جائے (اور کوئی حلال شے اس کو میسر نہ ہو سکے تو اس کو ان حرام کھانوں کا کھا لینا جائز ہے کیونکہ) خدا بڑا درگذر کرنے والا اور رحیم ہے۔ ۳ [1] (تک۔۲:۳۸۲) (اے محمدؐ!) تم سے پوچھتے ہیں کہ ان کیلئے کیا حلال ہے ان کو کہہ دو کہ تم پر (صرف) پاکیزہ چیزیں حلال ہیں اور سکھائے ہوئے جانوروں کا پکڑا ہوا شکار جن کو تم نے شکار کرنے کے طریقے سکھلائے ہیں اور خدا کا نام ان پر لیا گیا ہو' تمہارے لئے حلال ہے اور خدا سے ڈرتے رہو کیونکہ وہ جلد سزا دینے والا ہے۔ ۴ (تک۔۲:۳۸۲)

---

[1] پوری آیت کے مطالعے سے ظاہر ہے کہ مردار شے کے کھانے سے بچنا' لہو جیسی کراہت انگیز شے سے پرہیز کرنا' یا لحم خنزیر سی پلید اور مضر صحت چیز کو حرام سمجھنا' یا باقی اشیاء جن کی حرمت کی تصریح اس آیت میں ہوئی ہے ان کے کھانے سے گریز کرنا فی الحقیقت انسان کی معاشری اور دنیاوی زندگی کی اصلاح کا ایک منظر ہی ہے' ان کو روحانیت سے حتماً کوئی تعلق نہیں' اور اسی لیے اتمام نعمت کا مفہوم یہاں پر بھی دنیاوی ہے۔ (تذ۔۱:۲۱۷)

﴿الیوم اکملت لکم دینکم﴾ ......اگر رسول خدا کی آخری وحی یہی تھی جیسا کہ کئی مورخ بیان کرتے ہیں تو میں نے ان الفاظ کا مکمل مفہوم اوپر کے الفاظ (ترجمہ) میں حرف بحرف بیان کر دیا ہے۔ اس مفہوم کی صحت کی تصدیق ہر اہل نظر الفاظ وحی پر پورے طور پر غور کرنے سے کر سکتا ہے اور مقصد یہ کہنا ہے کہ اگر ایک شخص کو یقین ہو چکا تھا کہ میں کوئی پیغام بنی نوع انسان کے لیے لایا تھا اور اس پر ایک گروہ کو چلا کر کامیابی کی پہلی منزل تک پہنچا چکا ہوں جس کے بعد وہ منزل مقصود تک پہنچنے کے اہل خود بخود بنتے جائیں گے' تو اس قاصد کے پیغام دینے کا فعل پورا ہو چکا اور اس پر لازم ہے کہ اپنے پیدا کئے گروہ کو آخری منزل تک پہنچنے کا موقع دے اور خود الگ ہو جائے!
یہ توجیہہ رسول خدا کے اس دنیا سے رخصت ہو جانے کی ہو سکتی ہے اور ممکن ہے کہ قدرت کا منشا بھی یہی ہو لیکن تھوڑے مزید غور کے بعد اس نتیجہ پر پہنچنا مشکل نہیں کہ ایسا پیغام لانے والا شخص کبھی برداشت نہ کرے گا کہ جس زہرہ گداز محنت سے اس نے انسانوں کی ایک جماعت تیئیس برس میں ایک مقصد کے لیے تیار کی' وہ محنت کسی آئندہ وقت انسان کے اپنے ظلم یا مکر سے برباد ہو جائے اور وہ جماعت اس مقصد کو حاصل کرنے والی نہ رہے۔ اس مکاری کے بارے میں ایسے محنت کرنے اور کرانے والے روکھے پھیکے شخص کا فتویٰ جو اپنے مرنے سے چند دن پہلے شام پر حملہ کرنے کی تیاری میں مصروف تھا' جو چند ماہ پہلے تیس ہزار انسانوں کو اس شدت کی گرمی اور تنگی میں (ناکاروں کے شدید احتجاج کے باوجود) تبوک تک لے جا کر مظفر و منصور واپس لایا تھا یہی ہو سکتا ہے کہ میرے بعد اگر مسلمان دنیا پر غالب نہ آئے تو چالیس کروڑ یا ساٹھ کروڑ انسانوں کی یہ بھیڑ' مومن اور مسلمان تو کیا' خدا' قرآن اور اس کے رسول کے نزدیک قطعی طور پر جہنمی ہے اور ان میں سے ایک فرد واحد پر بھی کسی معنوں میں قرآن کے یایھا الذین امنوا کے الفاظ کا اطلاق نہیں ہو سکتا۔ اس فتوے کے بعد رسول کا نام چومنے والے آج کے مکار مسلمان سوچیں کہ ان کے اس مکر کی رسول خدا کے نزدیک کیا وقعت ہے۔ (تک۔۲:۴۲۵)

Marfat.com

اَلْیَوْمَ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّیِّبٰتُ ؕ وَطَعَامُ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حِلٌّ لَّكُمْ ۪ وَطَعَامُكُمْ
حِلٌّ لَّهُمْ ؗ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا
الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ اِذَاۤ اٰتَیْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ مُحْصِنِیْنَ غَیْرَ مُسٰفِحِیْنَ وَلَا مُتَّخِذِیْۤ
اَخْدَانٍ ؕ وَمَنْ یَّكْفُرْ بِالْاِیْمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ ؗ وَهُوَ فِی الْاٰخِرَةِ مِنَ
الْخٰسِرِیْنَ ۝۵ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ ع
وَاَیْدِیَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَیْنِ ؕ وَاِنْ
كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا ؕ وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰۤى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ
مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَیَمَّمُوْا صَعِیْدًا طَیِّبًا
فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَیْدِیْكُمْ مِّنْهُ ؕ مَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیَجْعَلَ عَلَیْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ
وَّلٰكِنْ یُّرِیْدُ لِیُطَهِّرَكُمْ وَلِیُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَیْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝۶

آج تم پر تمام پاکیزہ چیزیں حلال کر دی گئی ہیں' نیز اہل کتاب کا کھانا پینا تم پر حلال ہے اور تمہارا کھانا بھی ان پر حلال ہونا چاہیے اور تم پر حلال ہیں مسلمان عورتیں بشرطیکہ تم ان کے مہران کو نکاح کرنے کی غرض سے' نہ شہوت رانی یا یارانہ گانٹھنے کی غرض سے ادا کر دو اور جس نے ایمان کا انکار کیا اس کے عمل ضائع ہو گئے اور وہ بالا آخر گھاٹے والوں میں سے ہوگا۔ ⑤ (تک۔۲: ۳۸۳) اے ایمان والو (اوپر کے احکام کی لم یہ ہے کہ مسلمانوں کی ہیئت اجتماعی میں معاشرتی امتیازات دوسری قوموں کے بالمقابل پیدا ہوں اور تم دنیا میں پاکیزگی خوراک کے لحاظ سے ایک ممتاز جماعت نظر آؤ۔ تو اب دوسرا حکم یہ ہے کہ) جب تم الصلوٰۃ کیلئے (باجماعت) کھڑے ہو تو (نماز سے پہلے) اپنے مونہوں اور دونوں ہاتھوں کو کہنیوں تک دھو ڈالو اور اپنے سروں پر (پانی سے صرف) مسح کر لو' (اس کے بعد) اپنے پاؤں کو ٹخنوں تک دھوؤ۔ اور اگر تم (نے اپنی عورتوں سے مباشرت کی ہو اور) جنابت کی حالت ہو تو (پورے بدن کو) غسل کر کے پاکیزہ کرو۔ اور اگر تم بیمار ہو یا تم میں سے کوئی بیت الخلاء سے آیا ہو یا عورتوں سے مجامعت کی ہو اور پانی تمہیں مل نہ سکے (یا بیماری کی حالت میں نہانا نقصان دہ ہو) تو پاک مٹی سے اپنے مونہوں اور ہاتھوں کا مسح کر کے تیمم کر لو۔ خدا تم پر کوئی تنگی نہیں کرنا چاہتا' البتہ یہ چاہتا ہے کہ تمہیں (ظاہری طور بھی بدنی) پاکیزگی عطا کرے (تاکہ تم ایک ممتاز قوم نظر آؤ اور حیوان نما انسان کو جو بغیر ہدایت کے اپنے بدن کو صاف کرنے کے طریقے خود بخود نہیں جانتا) تم پر اپنی نعمت پوری کر دے تاکہ تم اس کے احکام کی قدر کرو۔ ⑥[1] (تک۔۲: ۳۸۳)

---

[1] یہاں بھی نعمت سے دنیاوی نعمت (یعنی جسمانی صحت) مقصود ہے' محض بدن کو دھو لینا کسی شخص میں روحانیت پیدا نہیں کر سکتا اور نہ وضو سے اس روحانیت کا اتمام پیش نظر ہے۔ (تذ۔۱: ۲۱۷)

Marfat.com

وَاذۡكُرُوۡا نِعۡمَةَ اللّٰهِ عَلَيۡكُمۡ وَمِيۡثَاقَهُ الَّذِىۡ وَاثَقَكُمۡ بِهٖۤ ۙ اِذۡ قُلۡتُمۡ سَمِعۡنَا وَاَطَعۡنَا ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيۡمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوۡرِ ⑦ يٰۤـاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا كُوۡنُوۡا قَوّٰمِيۡنَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَ بِالۡقِسۡطِ ۚ وَلَا يَجۡرِمَنَّكُمۡ شَنَاٰنُ قَوۡمٍ عَلٰٓى اَلَّا تَعۡدِلُوۡا ؕ اِعۡدِلُوۡا هُوَ اَقۡرَبُ لِلتَّقۡوٰى ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيۡرٌۢ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ ⑧

اے مسلمانو! وضو کے بارے میں اس آلٰہی حکم کو بے سبب یا بے نتیجہ نہ سمجھو بلکہ اس اجتماعی راحت اور قوت کو خیال میں لاؤ جو تم کو خدا کے ہاں سے دمبدم نصیب ہوتی رہی ہے' نیز اس آلٰہی عہدو پیمان کے قوت انگیز نتائج پر غور کرو جس کے ساتھ اس نے کچھ مدت ہوئی تم کو وابستہ کر دیا تھا اور جس کی نتیجہ خیز اہمیت کو پیش نظر رکھ کر تم نے بھی اس کے مشمولہ احکام کے آگے سر تسلیم خم کر دینے کی ٹھان لی تھی اور دیکھو! خدائے قاہر کے قہر وغضب سے ڈر کر اس کے ہر حکم کی بطیّب خاطر تعمیل کیا کرو کیونکہ وہ تمہارے دلوں کی کشمکش اور سینوں کی شش و پنچ کو بھی مو بمو جانتا ہے۔ ⑦[1] (تذ۔ا: ۲۱۸) اے ایمان والو! انصاف کے شاہد بن کر خدا کی حمایت میں جم کر کھڑے ہو جاؤ اور کسی قوم کی عداوت بھی تم کو بے انصافی کے ارتکاب کی باعث نہ ہو۔نہیں! بہر حال انصاف کرو' یہی تقویٰ ہے اور خوف خدا سے قریب تر ہے۔ اور اللہ سے ہر دم ڈرتے رہو' وہ جو کچھ تم کر رہے ہو اچھی طرح جانتا ہے۔ ⑧[2] (تذ۔ا: ۲۰۲)

---

[1] اس آیت کا ربط پہلی آیت کے ساتھ نہایت غور طلب ہے' لیکن ظاہر ہے کہ خدائے عزوجل نے صفائی بدن کی اہمیت کو دل نشین کر دینے کی غرض سے قرون اولیٰ کے مسلمانوں کو ثبوت کے طور پر وہ اجتماعی فائدے (نعمت) یاد دلائے جو احکام خدا کی تعمیل کے باعث اس سے پیشتر مل چکے تھے۔ گویا یہاں پر ترغیب وتحریص کا بعینہٖ وہی رنگ ہے جیسے کوئی بادشاہ اپنی رعیت کو کہے کہ فلاں کام بھی اسی انہماک اور سرگرمی سے کرو جیسا کہ اور حکم مانتے آئے ہو اور ذرا خیال میں لے آؤ کہ پہلے حکموں کی تعمیل کے باعث تم کو کیا کیا فائدے حاصل ہوتے ہیں۔ اس مقام نظر سے صاف ظاہر ہے کہ یہاں پر بھی نعمت سے مراد دنیاوی تمتعات ہی ہیں۔ (تذ۔ا: ۲۱۸)

[2] یہاں ہر معاملے میں قسط و اعتدال پر قائم رہنے اور عدل کو بہر حال اور بلا امتیاز احدے رہنمائے حیات بنانے کو اتقائے خدا پر محمول کیا گیا ہے گویا وہی شخص خدا کے وجود کا صحیح معنوں میں شاہد ہے وہی اس کا نوکر اور اس سے بیگماں ڈرتا ہے جو بڑی سے بڑی آزمائش اور ذاتی مفاد کے موقع پر بھی ناانصافی نہیں کرتا' بلکہ ہر آن اس کو حاضر و ناظر یقین کر کے اس کے قانون کے مطابق فیصلہ کرتا ہے۔

آہ! صدر اسلام کا عالم انگیز زمانہ تو درکنار' نزول قرآن کے کامل سات سو برس بعد تک بھی مسلمانوں نے فخر رسلؐ کے اس آسمان سے لائے ہوئے پیغام پر عمل کرنا اس قدر ضروری سمجھا ہوا تھا کہ محمد شاہ تغلق بادشاہ ہند کی انصاف پسندی کا ذکر کرتے ہوئے مشہور مسافر ابن بطوطہ (المتوفی ۷۷۹ھ ۱۳۷۰ء) اپنا چشم دید واقعہ (۷۴۱ھ) بیان کرتا ہے کہ ایک دفعہ کسی امیر کے لڑکے نے دعویٰ کیا کہ بادشاہ نے بلا سبب اس کو مارا ہے' قاضی نے حکم دیا کہ بادشاہ یا لڑکے کو راضی کرے' ورنہ قصاص دے' ابن بطوط ذکر کرتا ہے کہ شاہ تغلق نے لڑکے کو دربار میں بلایا اور لکڑی اس کے ہاتھ میں دے کر کہا کہ اپنا عوض لے لے۔ پھر اپنے سر کی قسم دلا کر کہا کہ جیسا میں نے تجھ ←

Marfat.com

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿٩﴾
وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿١٠﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ هَمَّ قَوْمٌ اَنْ يَّبْسُطُوْٓا اِلَيْكُمْ اَيْدِيَهُمْ
فَكَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿١١﴾ ع

جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کرتے رہے ان سے خدا نے وعدہ فرمایا ہے کہ ان کیلئے بخشش اور اجر عظیم ہے۔ ⑨ (ف) اور جنہوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا وہ جہنمی ہیں۔ ⑩ (ف) اے ایمان والو! اللہ کے اس احسان کو یاد کرو جب ایک دشمن قوم نے تم پر اپنا دست تعدی دراز کرنے کا تہیہ کر لیا تھا اور اللہ نے تمہیں صبر و استقلال، تہور اور اتحاد کا سبق دے کر تم سے ان کے ہاتھوں کو روک دیا۔ اور اے مسلمانو! مقام خدا کا خوف دل میں ہر آن رکھ کر اس کے احکام کی متابعت کرتے رہو کیونکہ دشمن پر غالب آ جانے کا راز اسی تقویٰ میں ہے اور ایمان والوں کو چاہیے کہ اپنی حتی الامکان سعی کے بعد نتائج کے بارے میں خدا ہی پر توکل کیا کریں۔ ⑪[1] (تذ۔ا:١٧٨)

← کو مارا ہے تو بھی مار۔ لڑکے نے ہاتھ میں لکڑی لے کر اکیس بید بادشاہ کے لگائے حتیٰ کہ ایک دفعہ اس کی کلاہ بھی سر سے گر پڑی۔!! ہاں، لیکن جہاں اس زمانے میں حکم خدا کی تعمیل یہ تھی، جہاں خوف خدا اس اوج کمال تک پہنچ چکا تھا وہاں بارگاہ خدا سے انعام بھی یہ تھا کہ مسلمانان عالم دنیا کے طول و عرض کے بادشاہ بن گئے تھے، دنیا ان کے رعب و وقار کے آگے لرزہ براندام رہا کرتی تھی۔ آج جبکہ قرآن چوم چوم کر بالائے طاق رکھنا اسلام کا ماحصل بن چکا ہے تو خدا بھی کان سے پکڑ پکڑ کر ملکوں سے نکال رہا ہے۔ فاعتبروا یا ولی الابصار۔ (تذ۔ا:٢٠٢)

[1] قابل لحاظ بات یہ ہے کہ اس میں دشمن سے بچ نکلنے کو نعمت خدا سے تعبیر کیا گیا ہے اور ظاہر کر دیا ہے کہ قانون خدا پر چلنا ہی دشمن کے دست تشدد سے بچنے کا بہترین ذریعہ ہے نہیں بلکہ قرآن حکیم کی حکمت جامعہ نے حفظ نفس کا تیر بہدف نسخہ ''واتقوا اللہ'' کے جامع اور مانع الفاظ کے اندر بند کر دیا ہے۔ گویا جس قوم کے افراد میں ''اتقا'' کی صلاحیتیں موجود ہیں، جو قوم متحد اور متفق بن کر رہی، جس نے تفرقے سے اپنے آپ کو بچائے رکھا اور حفظ ماتقدم کے طور پر اپنے آپ کو بہمہ وجوہ تیار کیا وغیرہ وغیرہ اس پر کسی دشمن کی دست درازی عبث ہے۔ آیت کے آخری حصے سے 'توکل' کے معنی کی ایک جھلک نظر آتی ہے۔ گویا توکل یہ ہے کہ انسان قانون خدا پر کماحقہ، چل کر نتائج کا منتظر رہے، عافیت پسند مسلمانوں نے آج توکل کے معانی ہاتھ پر ہاتھ دھر کر بیٹھنا سمجھ لیے ہیں۔ (تذ۔ا:١٧٨)

Marfat.com

وَلَقَدۡ اَخَذَ اللّٰهُ مِيۡثَاقَ بَنِىۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ‌ۚ وَبَعَثۡنَا مِنۡهُمُ اثۡنَىۡ عَشَرَ نَقِيۡبًا‌ؕ
وَقَالَ اللّٰهُ اِنِّىۡ مَعَكُمۡ‌ؕ لَئِنۡ اَقَمۡتُمُ الصَّلٰوةَ وَاٰتَيۡتُمُ الزَّكٰوةَ وَاٰمَنۡتُمۡ
بِرُسُلِىۡ وَعَزَّرۡتُمُوۡهُمۡ وَاَقۡرَضۡتُمُ اللّٰهَ قَرۡضًا حَسَنًا لَّاُكَفِّرَنَّ عَنۡكُمۡ سَيِّاٰتِكُمۡ
وَلَاُدۡخِلَـنَّكُمۡ جَنّٰتٍ تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ‌ۚ فَمَنۡ كَفَرَ بَعۡدَ ذٰ لِكَ
مِنۡكُمۡ فَقَدۡ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيۡلِ ﴿۱۲﴾ فَبِمَا نَقۡضِهِمۡ مِّيۡثَاقَهُمۡ لَعَنّٰهُمۡ وَجَعَلۡنَا
قُلُوۡبَهُمۡ قٰسِيَةً‌ ۚ يُحَرِّفُوۡنَ الۡـكَلِمَ عَنۡ مَّوَاضِعِهٖ‌ ۙ وَنَسُوۡا حَظًّا مِّمَّا
ذُكِّرُوۡا بِهٖ‌ ۚ وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلٰى خَآٮِٕنَةٍ مِّنۡهُمۡ اِلَّا قَلِيۡلًا مِّنۡهُمۡ‌ فَاعۡفُ
عَنۡهُمۡ وَاصۡفَحۡ‌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الۡمُحۡسِنِيۡنَ ﴿۱۳﴾

(اسی طرح کہ تم سے عہد لیا ہے) خدا نے بنی اسرائیل سے بھی عہد لیا تھا اور ان میں سے بارہ محافظ (بطور سرداران کے اعمال کی محافظت کیلئے) مقرر کئے اور خدا نے ان سے کہا کہ لوگو! میں تمہارے ساتھ ہوں اگر تم نے الصلوٰۃ قائم کی اور الزکوٰۃ کو دیتے رہے اور میرے رسولوں پر ایمان لائے اور (قوم کو مضبوط اور ناقابل شکست بنانے میں تاکہ ان پر کوئی دست درازی نہ کر سکے) تم نے ان کی مدد کی اور تم نے (اپنے مال و دولت اور آرام کا) عمدہ ٹکڑا (قرضا حسنا) اللہ کو کاٹ دیا (قرضتم اللہ) تو میں ضرور تمہاری (اجتماعی) بدحالیوں کو تم سے دور کردونگا اور ضرور تم کو ایسے سرسبز باغوں میں جن کے نیچے بڑے بڑے دریا بہہ رہے ہونگے داخل کردونگا۔ پھر اس کے بعد تم میں سے جس نے خدا سے انکار کر کے ان نعمتوں کی بے قدری کی (فمن کفر) تو وہ یقیناً راہ راست سے بھٹک گیا۔ ⑫ (تک۔۲: ۳۸۴) لیکن بنی اسرائیل کے اس میثاق الٰہی کو توڑ دینے کے باعث ہم نے ان پر ذل و ادبار کی لعنت برسادی' ان کے دلوں کو اپنے احکام کی تعمیل کیلئے پتھر کر دیا' پھر وہ اس قدر جمود زدہ اور غافل ہو گئے کہ ہمارے کلمات اور احکام کو ان کے مناسب موقعوں سے ہٹا کر ان کے الٰہی مقاصد میں حسب مطلب ردو بدل کرنے لگے۔ مکر و تاویل سے اپنے آرام کیلئے ان میں معنوی تحریفیں پیدا کیں' اور یہی نہیں بلکہ اسی تن آسانی اور آرام پسندی کے باعث رفتہ رفتہ اس درس الٰہی کے ایک اہم حصے کو بھول گئے جو ان کو اچھی طرح یاد دلایا گیا تھا' اور اے محمدؐ! تم ان میں سے محدودے چند کے ماسوا نت نئے دن کسی نہ کسی ایسے مکار کی اطلاع پاتے رہو گے جس نے صریح خیانت اور بدمعاشی سے احکام خدا کے مقاصد میں ردوبدل کر کے اپنی امت کو گمراہ کیا ہو تو ان خائنوں اور مکاروں کا علاج سوا اس کے کچھ نہیں کہ تم ان سے ہٹے رہو' ان سے قطعاً کنارہ کشی اختیار کرو' خدائے عزوجل تو انہی لوگوں کو پسند کرتا ہے جو سعی و عمل کر کے اپنی امت کو قوت اور عزت کے مدارج علیا تک پہنچا دیتے ہیں۔ ⑬[1] (تذ۔۱: ۲۶۶)

[1] (۱۲۔۱۳) بنی اسرائیل سے میثاق ایزدی بندھا تو یہی بندھا کہ قانون خدا پر چلتے رہو گے تو اجتماعی بدحالیاں سب دور کردوں گا۔ ←

وَمِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰٓى اَخَذْنَا مِيْثَاقَهُمْ فَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ ۠
فَاَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاۗءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۭ وَسَوْفَ يُنَبِّئُهُمُ اللّٰهُ بِمَا
كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ﴿١٤﴾ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَاۗءَكُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيْرًا مِّمَّا
كُنْتُمْ تُخْفُوْنَ مِنَ الْكِتٰبِ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ڛ قَدْ جَاۗءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ
مُّبِيْنٌ ﴿١٥﴾ يَّهْدِيْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلٰمِ وَيُخْرِجُهُمْ
مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِهٖ وَيَهْدِيْهِمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿١٦﴾

اور اسی طرح ہم نے (یہود کے علاوہ) ان لوگوں سے عہد باندھا تھا جو اپنے آپ کو (نصرانی مسیح کے پیرو بن کر) نصرانی کہتے ہیں تو وہ بھی اس سبق کا (بڑا) حصہ بھول گئے جو ہم نے ان کو (کبھی) خوب یاد کرایا تھا۔ (تو جب وہ باہمی اخوت اور اتحاد اور میدان جنگ میں جم کر لڑنے وغیرہ کے حکم بھول گئے) ہم نے ان کے آپس میں دشمنی اور کینے ہمیشہ کیلئے ڈال دیئے اور اب خدا ان کو ان کے عمل کے متعلق جو وہ کر رہے تھے بتا دے گا۔ ﴿١٤﴾ (تک ٢: ٣٨٥) اے اہل کتاب! تمہارے پاس ہمارا رسول درحقیقت آ چکا ہے جو اکثر ان احکام کو جو تم (اپنی غفلت شعاری، فراموش کاری اور سہل انگاری کے باعث) کتاب میں سے چھپاتے رہے ہو (یا بھول گئے ہو) تم پر کھول کھول کر بیان کرتا ہے اور (تبدیلی حالات کے باعث) اکثر (احکام) ایسے بھی ہیں جن سے درگذر کر رہا ہے۔ نہیں اللہ کی طرف سے تمہارے پاس درحقیقت نور آیا ہے اور کتاب مبین آئی ہے۔ ﴿١٥﴾ (تذ ۔ ٢: ٢١) جس کے (الکتٰب) ذریعے سے خدا اس قوم کو جو رضائے الٰہی کی متابعت کرتی ہے، قیام فی الارض اور سلامتی کے رستوں پر لے جائیگا، انہیں اپنے فضل و کرم سے جہالت اور ناانجام شناسی کی ظلمتوں سے نکال کر حفظ نفس، علم اور تمکن کے نور کی طرف لائیگا اور ان کو قیام و بقا کے صراط مستقیم پر ڈال دے گا۔ ﴿١٦﴾[1] (تذ ۔ ١: ٢٣٥)

← جنات زمین کے وارث بن جاؤ گے...... زمین کی ابدی سلطنت تمہارے حصے میں رہے گی، آسمان سے فتح باب ہوا کرے گا۔ زمین کے دروازے کھل جائیں گے۔ (تذ ۔ ا ۔ د: ٦٧) یہی وہ قوت انگیز اور غلبہ انداز ''الصلوٰۃ'' تھی جس کا الٰہی میثاق بنی اسرائیل سے جب بندھا تو امت چشم زدن میں نہال ہو گئی، اس کی اجتماعی بدحالیاں یکسر کافور ہو گئیں، جنات زمین قدموں پر نثار ہونے لگے، نیچے سے نہریں پھوٹ بہیں، قوت اور حکومت، عزت اور امن قوم کے گہوارے ہو گئے، خدا دوست بن گیا۔ لیکن جب قوم اس عہد خداوندی کو بھول گئی، جب دلوں کی زمینیں تنگ ہو ہو کر سخت ہو گئیں، جب مسامحت اور رواداری، خوف خدا اور ہدایت اتقا اور ایمان کا آب زلال باقی نہ رہا اور قلوب کے اندر حسد اور نفاق کا چور، کبر اور ریا کا چور، تھڑ دلی اور بے مرادی کا چور، بخل اور کم ظرفی کا چور، الفحشا اور المنکر کا چور گھر کر گیا، ہاں جب قوم خدا کے اس دیئے ہوئے درس کو بھول گئی، جب غرض مند رہنما اور کبرائے خلق ضد اور بغاوت سے مقصود خدا کو محرف کرنے لگے، احبار اور رہبان نے لوگوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے اپنے پیچھے صفیں کھڑی کر لیں، مشترک خدا کے مشترک خوف اور اطاعت کو چھوڑ کر آپ رب بن بیٹھے اور پیغام خدا میں خیانت کرنا قوم کا شعار بن گیا، اسی دن سے میثاق ٹوٹ گیا، جنات زمین چھین لیے گئے، ذلت اور محتاجی لیس دی گئی، لعنت مونہوں پر برسنے لگی، آوارہ جہاں ہو گئے، مردود زماں بن گئے، قسمت بگڑ گئی، خدا دشمن بن گیا۔ (تذ ۔ ١: ٢٦٤، ٢٦٥)

[1] (١٥ ۔ ١٦) اس کا (کتاب مبین) مطمح نظر فراموش کار اور سہل انگار انسان کو اس کا بھولا ہوا سبق یاد دلا کر، اور اطاعت گزار اور مومن قوم کے ہر متنفس ←

Marfat.com

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ؕ قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا اِنْ اَرَادَ اَنْ يُّهْلِكَ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ؕ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ؕ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۷﴾ وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصٰرٰى نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ وَاَحِبَّآؤُهٗ ؕ قُلْ فَلِمَ يُعَذِّبُكُمْ بِذُنُوْبِكُمْ ؕ بَلْ اَنْتُمْ بَشَرٌ مِّمَّنْ خَلَقَ ؕ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ؗ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ﴿۱۸﴾

وہ لوگ بے شک کافر ہیں جو کہتے ہیں کہ مسیحؑ بن مریمؑ خدا ہے۔ اے محمدؐ! انہیں کہہ دو کہ کس کو طاقت ہے کہ اللہ کو روک دے اگر وہ مسیحؑ بن مریمؑ اور اس کی ماں کو (جہاں کہیں وہ اس وقت ہیں) ہلاک کر دے بلکہ سب مخلوق کو جو زمین پر ہے اس کو بھی ہلاک کر دے۔ آسمانوں اور زمین کی اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے سلطنت تو اسی کی ہے وہ جو مناسب سمجھتا ہے پیدا کر دیتا ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے۔ ﴿۱۷﴾ (تک۔۲:۳۸۵) یہود اور نصاریٰ کہتے ہیں کہ ہم اللہ کے بیٹے اور اس کے محبوب ہیں۔ اے محمدؐ! انہیں کہو کہ پھر خدا تمہارے گناہوں کا عذاب کیوں دے رہا ہے بلکہ تم بھی اسی طرح کے انسان ہو جس طرح کے اور خدا نے پیدا کیے۔ تو جس کو مناسب سمجھے گا معاف کر دے گا اور جس کو اہل سمجھے گا عذاب دے گا اور آسمانوں اور زمین کی اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اس کی بادشاہت تو اسی کی ہے اور آخری رجوع تو اسی کی طرف ہے۔ ﴿۱۸﴾ (تک۔۲:۳۸۵۔۳۸۶)

← میں ایمان کی فضیلتیں اور اتحاد کی استواریاں از سر نو پیدا کر کے قوت و امن کے صراط مستقیم پر لے جانا اور حفاظت نفس سکھانا تھا۔ (تذ۔۲:۲۰)
جو (کتاب مبین) ہر قوم کو اپنے نور ہدایت اور بین احکام سے اجتماعی سلامتی اور حفظ نفس کے صراط مستقیم پر لے جایا کرتی تھی۔ (تذ۔۲:۱۵)
''سبل السلم'' کے الفاظ سے ظاہر ہے کہ قرآن حکیم کا منتہا اقوام عالم کو متمکن فی الارض اور حفظ نفس کے اصول سکھلانا ہے۔
''ظلمت'' کا صحیح مفہوم بھی جہالت اور عدم تعقل قانون خدا کی تاریکیوں کے سوا کچھ نہیں ہو سکتا۔ قرآن کا تغرائے امتیاز اس کا علم ہی ہے...... ''روحانی ظلمتوں'' اور ''روحانی نور'' کا ذکر جو بعض ناقرآن شناس مسلمان کرتے ہیں ایک بے معنی سی اور بے نتیجہ بات ہے۔
ضمناً ان آیات کبریٰ سے یہ بھی مستنبط ہوتا ہے کہ ''سبل السلم'' یعنی حفظ نفس کی راہوں پر چلنا اور جہالت کی ظلمتوں سے نکل کر علم کی منور راہوں پر گامزن ہونا ہی ''صراط مستقیم'' ہے۔ (تذ۔۲:۱۷۶)
گویا اس آیہ کریمہ سے صاف ظاہر ہے کہ ''اظلمت'' کا الٰہی مفہوم وہ تاریکیاں ہیں جو اقوام کو سلامتی اور بقا کے راستوں سے پرے ہٹا دیتی ہیں اور ﴿انعمت علیھم﴾ والے صراط مستقیم سے ورغلا کر ﴿المغضوب علیھم﴾ اور ﴿الضالین﴾ بنا دیتی ہیں۔ اور ''النور'' وہ روشنی ہے جو اقوام کو اس دنیا میں بے خوف خطر کر دیتی ہے اور صراط مستقیم پر چلائے رکھتی ہے۔ اس نقطہ نظر سے ''الظلمت'' دراصل قانون خدا کو نہ سمجھنے یا اس پر عامل نہ ہونے کی تاریکیاں ہی ہیں اور ''النور'' وہ قانون خدا کا تعقل اور اس کی تعمیل ہے جس کا نتیجہ اجتماعی دوام و بقا ہے اور اسی لحاظ سے خود قرآن (یعنی قانون خدا) کو بھی نور کہا گیا ہے۔ (تذ۔۱:۲۷۰)

Marfat.com

يٰۤاَهۡلَ الۡكِتٰبِ قَدۡ جَآءَكُمۡ رَسُوۡلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمۡ عَلٰى فَتۡرَةٍ مِّنَ الرُّسُلِ
اَنۡ تَقُوۡلُوۡا مَا جَآءَنَا مِنۡۢ بَشِيۡرٍ وَّلَا نَذِيۡرٍ فَقَدۡ جَآءَكُمۡ بَشِيۡرٌ وَّنَذِيۡرٌ
وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ ﴿١٩﴾ وَاِذۡ قَالَ مُوۡسٰى لِقَوۡمِهٖ يٰقَوۡمِ اذۡكُرُوۡا نِعۡمَةَ ع
اللّٰهِ عَلَيۡكُمۡ اِذۡ جَعَلَ فِيۡكُمۡ اَنۡۢبِيَآءَ وَجَعَلَكُمۡ مُّلُوۡكًا ۖ وَّاٰتٰٮكُمۡ مَّا لَمۡ يُؤۡتِ
اَحَدًا مِّنَ الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿٢٠﴾ يٰقَوۡمِ ادۡخُلُوا الۡاَرۡضَ الۡمُقَدَّسَةَ الَّتِىۡ كَتَبَ اللّٰهُ
لَكُمۡ وَلَا تَرۡتَدُّوۡا عَلٰٓى اَدۡبَارِكُمۡ فَتَنۡقَلِبُوۡا خٰسِرِيۡنَ ﴿٢١﴾

اے اہل کتاب! (عیسیٰؑ کے مبعوث ہونے کے بعد چھ سو برس تک) سلسلہ انبیاء کے منقطع ہونے کے باوجود آخر کار (اب) تمہارے پاس ہمارا رسول یقیناً آ ہی چکا ہے جو تم پر (بھولی ہو باتیں پھر) واضح کرتا ہے۔ یہ اس لئے کہ تم یہ نہ کہو کہ ہمارے پاس تو (کم از کم) کوئی خوشخبری دینے والا نہ آیا تھا۔ تو اب تو یقیناً ایسا بشیر اور نذیر آ چکا ہے۔ (اب بتلاؤ کہ خدا کی راہ پر نہ آنے کا کونسا بہانہ تلاش کرو گے)۔ (تک۔۳۸۶) اور خدا ہر چیز پر قادر ہے۔ ⑲ (ف) اور ایک وہ وقت تھا کہ موسیٰؑ نے اپنی قوم سے کہا کہ اے لوگو! خدا کی اس عظیم الشان نعمت کو یاد کرو جبکہ اس نے تم ہی میں کے پے در پے کئی پیغمبر تمہاری ہدایت کیلئے بھیجے پھر تم کو بادشاہ بنا دیا اور وہ وہ انعامات عطا فرمائے جو دنیا جہان میں کسی قوم کو نہ دیئے تھے۔ ⑳ [1] (تذ۔۱: ۲۱۵) اے قوم! (چلو ہمت کر کے) اس پاک سرزمین میں داخل ہو جاؤ جو اللہ نے تمہارے لئے ہی لکھ رکھی ہے اور پیٹھ نہ پھیرو کہ گھاٹا کھا کر الٹو۔ ㉑ [2] (تک۔۲: ۳۸۶)

---

[1] یہاں ایک سطح بین شخص کہہ سکتا ہے کہ انبیاء کا بنی اسرائیل میں مبعوث ہونا ایک روحانی نعمت تھی۔ لیکن ادنیٰ تامل بھی اس نتیجے پر پہنچا دیتا ہے کہ ان انبیاء کا آنا درحقیقت اس قوم کی اجتماعی اور دنیاوی بہتری کے لیے ہی تھا جیسا کہ جعلکم ملوکا اور اتکم مالم یوت احدا من العلمین کے الفاظ سے ظاہر ہے۔ خود موسیٰ علیہ السلام کا پیش نہاد بھی بنی اسرائیل کو فراعنہ مصر کے مظالم سے نجات دینا اور اس قوم کو قانون خدا کا پابند بنا کر بادشاہ بنانا ہی تھا۔ جیسا کہ...... اس آیت سے بعد کی آیتیں (یعنی ۵: ۲۱۔۲۶) جس میں موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو ارض مقدس پر حملہ کرنے اور دشمن سے مردانہ وار لڑ کر بادشاہت زمین حاصل کرنے کی زبردست ترغیب دی ہے' پیغمبری کے منتہا اور جعل فیکم انبیاء کی نعمت کے مفہوم کو اظہر من الشمس کر دیتی ہے...... ہر صاحب نظر بطو خود دیکھ سکتا ہے کہ بنی اسرائیل کے پیغمبر بشمول موسیٰ علیہ السلام' اس قوم کو اس دنیا میں متمکن اور متسلط کرنے کے لیے ہی مبعوث ہوئے تھے اور یہ اجتماعی بقا کی بشارت دینا ہی ہر مرسل کا پیغام جلیل ہوا کرتا ہے...... نبی اپنی قوم کے لیے یا تمام دنیا کے لیے چند روشن احکام خدا کے ہاں سے لے آتا ہے' پھر جب تک لوگ ان پر عامل رہتے ہیں اجتماعی بقا کی بشارت ان کو ملتی رہتی ہے۔ جب اس راہ سے ہٹ جاتے ہیں ہلاک ہو جاتے ہیں' یہی سچی روحانیت اور صحیح معنوں میں نعمت ہے۔ (تذ۔۱: ۲۱۵)

[2] موسیٰ علیہ السلام نے بزدل اور غلامی میں پلی ہوئی بنی اسرائیل کو چالیس برس کی الٰہی تعلیم کے بعد سینا کے جنگلوں میں اگر کچھ کہا تو یہی کہا کہ ارض ←

Marfat.com

قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِنَّ فِيْهَا قَوْمًا جَبَّارِيْنَ ۖ وَاِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَا حَتّٰى يَخْرُجُوْا مِنْهَا ۚ
فَاِنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا فَاِنَّا دٰخِلُوْنَ ﴿۲۲﴾ قَالَ رَجُلٰنِ مِنَ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْعَمَ
اللّٰهُ عَلَيْهِمَا ادْخُلُوْا عَلَيْهِمُ الْبَابَ ۚ فَاِذَا دَخَلْتُمُوْهُ فَاِنَّكُمْ غٰلِبُوْنَ ۚ وَعَلَى اللّٰهِ
فَتَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۲۳﴾

ان (بزدل) لوگوں نے کہا کہ اے موسیٰ (تجھے تو معلوم ہی نہیں کہ) اس سرزمین میں بڑے طاقتور لوگ رہتے ہیں اور ہم تو (اپنے زور سے) کبھی داخل ہی نہیں ہو سکتے جب تک کہ وہ خود وہاں سے نہ نکل جائیں تو اگر وہ خود نکل جائیں پھر ہم اس میں چلے جائینگے۔ (تک۔۲:۳۸٦) (بنی اسرائیل کے اس بیہودہ عذر پر) خدا سے صحیح معنوں میں ڈرنے والوں اور اس کا سچا تقویٰ کرنے والوں میں سے دو شخصوں نے جن پر خدا نے خاص احسان کیا تھا کہا کہ اے نامردو! دشمنوں کی ظاہری ڈیل ڈول کی کچھ پرواہ نہ کرو ان کے گرانڈیل قد دیکھ کر بزدل نہ بن جاؤ۔ ﴿۲۲﴾[1] تم جس طرح بن پڑے چڑھائی کر کے شہر کے دروازے میں گھسو اور جب دروازے پر قبضہ کرلیا تو بلاشبہ فتح تمہاری ہی ہے اور یاد رکھو کہ اگر تم میں ایمان موجود ہے تو (یک دم آمادہ سعی ہو کر) نتائج کو خدا پر چھوڑ دو۔ ﴿۲۳﴾[2] (تذ۔۱:۲۱۹)

← مقدس پر جارحانہ حملہ کردو اس پر یک دم ہلہ کرو اور پیٹھ نہ پھیرو داخل ہو جاؤ گے تو غالب آ جاؤ گے...... ورنہ گھاٹے میں رہو گے۔ (تذ۔۱:د:٦۷)

۱ بنی اسرائیل کے خروج کے بعد موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو اس بات پر ابھارا تھا کہ اپنی تمام قوتوں کو مجتمع کر کے اور پوری ہمت دکھلا کر ارض مقدس پر حملہ کر دیں دشمن کے بالمقابل جم کر لڑیں اور کسی حالت میں پیٹھ نہ دکھلائیں' مگر صدیوں کی یہ محکوم قوم اپنی موروثہ بزدلی اور جبن کے باعث اس "زبردست دشمن" (قوما جبارین) پر ہجوم کرنے کے لیے آمادہ نہ ہو سکی اور لنگ عذرات پیش کر کے ٹال دیا۔ (تذ۔۱:۲۱۹)

۲ تمام رکوع کا سیاق وسباق یہی ظاہر کرتا ہے کہ انعم اللہ سے مراد وہ ہمت مردانہ اور وہ عزم صمیم ہے جو ان بندگان خدا کو تمام قوم کے جمود وسکون کے بالمقابل بارگاہ خدا سے عطا ہوا تھا اور یہی وہ قوت ایمانی تھی جس کو بعض مجمل پسند اصحاب نے روحانت سے تعبیر کیا ہے۔ ادنیٰ تامل بھی ہر شخص کو اس نتیجے پر پہنچا دیتا ہے کہ روحانی نعمت دراصل انسان کی اس اخلاقی برتری' اس کے اس علو ہمت اور تربیت نفس کا دوسرا نام ہے جس کا نتیجہ دنیاوی تمکن اور امن ہی ہے اس سے کمتر کچھ نہیں۔ اس آیہ شریفہ میں یوشع اور کالب کی 'روحانیت' یا بعبارت اخریٰ ان پر خدا کا انعام یہی تھا کہ انہوں نے اپنے پیغمبر کے حکم کی اطاعت کرنا اپنا فرض عین سمجھ لیا تھا اور اس کی تعمیل میں اپنی جانوں کو لڑا دینے سے نہیں جھجکتے تھے۔ پس نعمت سے مراد یہاں پر بھی وہ توفیق عمل ہے جس کا نتیجہ قوم کی دنیاوی راحت ہی ہے وہ کوئی اعتکافی کسرت یا تسبیحی ورزش نہیں جس کا اس دنیا میں بظاہر کوئی نتیجہ مرتب نہیں ہوتا۔ ایمان اور علو اخلاق کی یہی وہ عملی اور نفع مند حیثیت ہے جس کی بنا پر خدائے عزوجل نے احکام الٰہی کے عاملوں اور رسول کے بالمشافہ احکام کی تعمیل کرنے والوں کو ﴿انعم اللہ علیھم﴾ کا لقب عطا فرمایا۔ (تذ۔۱:۲۱۹۔۲۲۰)

Marfat.com

قَالُوۡا يٰمُوۡسٰۤى اِنَّا لَنۡ نَّدۡخُلَهَاۤ اَبَدًا مَّا دَامُوۡا فِيۡهَا فَاذۡهَبۡ اَنۡتَ وَرَبُّكَ
فَقَاتِلَاۤ اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوۡنَ ﴿۲۴﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّىۡ لَاۤ اَمۡلِكُ اِلَّا نَفۡسِىۡ وَاَخِىۡ
فَافۡرُقۡ بَيۡنَنَا وَبَيۡنَ الۡقَوۡمِ الۡفٰسِقِيۡنَ ﴿۲۵﴾ قَالَ فَاِنَّهَا مُحَرَّمَةٌ عَلَيۡهِمۡ اَرۡبَعِيۡنَ
سَنَةً ۚ يَتِيۡهُوۡنَ فِى الۡاَرۡضِ ؕ فَلَا تَاۡسَ عَلَى الۡقَوۡمِ الۡفٰسِقِيۡنَ ﴿۲۶﴾ وَاتۡلُ
عَلَيۡهِمۡ نَبَاَ ابۡنَىۡ اٰدَمَ بِالۡحَـقِّ ۘ اِذۡ قَرَّبَا قُرۡبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنۡ اَحَدِهِمَا وَلَمۡ يُتَقَبَّلۡ
مِنَ الۡاٰخَرِ ؕ قَالَ لَاَقۡتُلَـنَّكَ ؕ قَالَ اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الۡمُتَّقِيۡنَ ﴿۲۷﴾ لَئِنۡۢ
بَسَطْتَّ اِلَىَّ يَدَكَ لِتَقۡتُلَنِىۡ مَاۤ اَنَا بِبَاسِطٍ يَّدِىَ اِلَيۡكَ لِاَقۡتُلَكَ ۚ اِنِّىۡۤ
اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۲۸﴾

ع ۴ وقف لازم النصف

قوم نے جواب دیا کہ اے موسیٰ ہم تو ہرگز اس میں ابدلا باد تک داخل نہ ہوں گے جب تک کہ وہ اس میں موجود ہیں تو تو جا اور تیرا رب جائے اور دونوں جنگ کریں ہم تو یہی بیٹھے ہیں۔ ﴿۲۴﴾ (تک۔۲:۳۸۶) موسیٰ نے کہا کہ میرے قابو میں تو صرف میری جان اور میرا بھائی ہے تو مجھے ناہنجار اور بدکار قوم سے علیحدگی ہی دلوا دے۔ ﴿۲۵﴾ (تک۔۲:۳۸۶) خدا نے کہا کہ وہ سرزمین چالیس برس تک ان پر حرام ہے (کہیں اگلی پود میں مسلسل مصیبت اور تکلیف کے بعد ایسے لوگ پیدا ہونگے جو اس سرزمین کو فتح کرکے اپنی مصیبتوں کو کم کرنے کا ارادہ کرلیں اس سے پہلے تو) وہ اس ملک میں سرگرداں ہی رہینگے۔ تو بدکار قوم کے متعلق غم نہ کرو۔ (ان کا ایسا ہی برا حال ہوا کرتا ہے)۔ ﴿۲۶﴾ (تک۔۲:۳۸۷) اے محمدؐ! اپنی قوم پر ان دو آدم کے بیٹوں کا سچا قصہ بھی بیان کر جبکہ دونوں نے قربانی جان و مال کرنے کی ٹھان لی تو ایک کی قربانی خدا کی طرف سے منظور کی گئی (کیونکہ وہ صحیح تدبیر و تجویز سے تھی) اور دوسرے کی قبول نہ ہوئی (کیونکہ بے اصولی تھی) تو دوسرے نے پہلے کو (غصے میں آکر) کہا کہ میں تجھ کو قتل کردونگا تو پہلے نے جواب دیا کہ خدا تو صرف صحیح معنوں میں ڈرنے والوں کی قربانی قبول کیا کرتا ہے (تم نے اپنی قربانی کو غلط اصولوں پر اور خدا کے قاعدوں کے خلاف چل کر کیا ہوگا) ﴿۲۷﴾ (تک۔۲:۳۸۷) اور اگر تو نے (مجھ سے ناحق حسد کرکے) مجھ پر دست درازی کی کہ مجھے قتل کردے تو میں تو تم پر کبھی اقدام نہ کرونگا کہ تجھ کو (ناحق) قتل کردوں کیونکہ میں تو دنیا جہان کے پروردگار خدا سے ڈرتا ہوں۔ ﴿۲۸﴾ (تک۔۲:۳۸۷)

Marfat.com

اِنِّیۡۤ اُرِیۡدُ اَنۡ تَبُوۡٓاَ بِاِثۡمِیۡ وَ اِثۡمِكَ فَتَكُوۡنَ مِنۡ اَصۡحٰبِ النَّارِ ۚ وَ ذٰلِكَ

جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِیۡنَ ۚ ﴿٢٩﴾ فَطَوَّعَتۡ لَهٗ نَفۡسُهٗ قَتۡلَ اَخِیۡهِ فَقَتَلَهٗ فَاَصۡبَحَ مِنَ

الۡخٰسِرِیۡنَ ﴿٣٠﴾ فَبَعَثَ اللّٰهُ غُرَابًا یَّبۡحَثُ فِی الۡاَرۡضِ لِیُرِیَهٗ كَیۡفَ یُوَارِیۡ

سَوۡءَةَ اَخِیۡهِ ؕ قَالَ یٰوَیۡلَتٰۤی اَعَجَزۡتُ اَنۡ اَكُوۡنَ مِثۡلَ هٰذَا الۡغُرَابِ فَاُوَارِیَ

سَوۡءَةَ اَخِیۡ ۚ فَاَصۡبَحَ مِنَ النّٰدِمِیۡنَ ۚۛ ﴿٣١﴾ مِنۡ اَجۡلِ ذٰلِكَ ۚۛ كَتَبۡنَا عَلٰی بَنِیۡۤ

اِسۡرَآءِیۡلَ اَنَّهٗ مَنۡ قَتَلَ نَفۡسًۢا بِغَیۡرِ نَفۡسٍ اَوۡ فَسَادٍ فِی الۡاَرۡضِ فَكَاَنَّمَا

قَتَلَ النَّاسَ جَمِیۡعًا ؕ وَمَنۡ اَحۡیَاهَا فَكَاَنَّمَاۤ اَحۡیَا النَّاسَ جَمِیۡعًا ؕ وَلَقَدۡ

جَآءَتۡهُمۡ رُسُلُنَا بِالۡبَیِّنٰتِ ۫ ثُمَّ اِنَّ كَثِیۡرًا مِّنۡهُمۡ بَعۡدَ ذٰلِكَ فِی الۡاَرۡضِ

لَمُسۡرِفُوۡنَ ﴿٣٢﴾

معانقہ ؞ وقفۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میں تو چاہتا ہوں کہ میرے اور اپنے دونوں کے گناہ کو تو ہی اٹھالے تا کہ تو جہنم والوں سے ہو جائے۔ (تک۔٢:٣٨٧) اور ظالموں کی یہی سزا ہے۔ ﴿٢٩﴾ (ف) پھر اس دوسرے شخص کے نفس نے اس کو آمادہ کرلیا کہ اپنے بھائی کو قتل کر دے سو اس کو قتل کر دیا اور خسارہ اٹھانے والوں میں سے ہوگیا۔ ﴿٣٠﴾ (تک۔٢:٣٨٧) پھر خدا نے وہاں ایک کوا بھیج دیا جو اپنے پاؤں سے کرید کرید کر قاتل کر دکھاتا تھا کہ کسی طرح وہ اپنے بھائی کی لاش کو زمین کے اندر چھپا دے (لیکن وہ یہ بھی نہ کر سکا اور) کہنے لگا کہ افسوس مجھ پر کہ میں اب اتنا کرنے سے بھی عاجز ہوں کہ اس کوے کی طرح ہو جاؤں تا کہ اپنے بھائی کی لاش ہی کو زمین میں دفن کر دوں تو وہ شرمندہ ہونے والوں میں سے ہوگیا۔ ﴿٣١﴾[1] (تک۔٢:٣٨٧) اسی وجہ سے ہم نے بنی اسرائیل کو قطعی حکم دیا تھا کہ جس نے کسی انسان کو بغیر کسی اہم فرض کے یا مفسد نہ ہونے کے باوجود قتل کیا تو اس نے گویا سب انسانی جماعت کو قتل کر دیا اور جس نے کسی انسان کو زندہ رکھنے میں مدد کی تو اس نے گویا تمام بنی نوع انسان کو زندہ کر دیا۔ اور بے شک اور بالضرور ہمارے پیغمبران کے پاس روشن احکام لیکر پہنچے تھے پھر باوجود اس کے ان میں سے اکثر اس زمین پر حد سے تجاوز کر گئے۔ ﴿٣٢﴾[2] (تذ۔٢:١٧)

[1] (٢٧۔٣١) اس قصے کے بیان کرنے (سے سمجھایا) کہ دیکھو قربانیاں بھی کسی صحیح تجویز و تدبیر سے ہوا کرتی ہیں جو لوگ اپنی ناکامیوں کے طیش میں آ کر کامیاب لوگوں سے ناحق حسد کر کے ان کو فنا کرنا چاہتے ہیں اور خود کامیاب ہونے کی سعی نہیں کرتے وہ اس قاتل کی طرح اپنے کیے کو چھپا نہیں سکتے اور بالآخر نادم ہو کر رہ جاتے ہیں۔ اس لیے اے لوگو! بنی اسرائیل کی طرح بزدل نہ بنو اور کہو کہ ہم قتال بالسیف کر کے غالب نہیں آ سکتے بلکہ اگر ہمارے دشمن خود کسی ملک کو چھوڑ دیں گے تو ہم اس پر قبضہ کرلیں گے۔ یا ان دو بھائیوں میں سے قاتل بھائی کی طرح نہ بنو جس نے اپنے بھائی کو حسد میں آ کر ہلاک کر دیا تھا بلکہ اپنی ہمت سے کامیاب اور فتح مند ہو کر دکھلاؤ کیونکہ خدا سے صحیح معنوں میں ڈرنے والی اور دوسروں کو ناحق قتل نہ کرنے والی قوم ہی بالآخر منظور خدا ہوتی ہے۔ (تک۔٢:٣٨٧۔٣٨٨)

[2] جس شخص نے کسی دوسرے شخص کے قتل میں بلاوجہ اقدام کیا اس نے گویا تمام مجمع انسانی کو قتل کیا' اور جس نے اپنے نیک اخلاق' ←

Marfat.com

اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَسْعَوْنَ فِي الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ
يُّقَتَّلُوْٓا اَوْ يُصَلَّبُوْٓا اَوْ تُقَطَّعَ اَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافٍ اَوْ يُنْفَوْا
مِنَ الْاَرْضِ ؕ ذٰلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِي الدُّنْيَا وَلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ
عَظِيْمٌ ﴿۳۳﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَقْدِرُوْا عَلَيْهِمْ ۚ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ
غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۳۴﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْٓا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ ع ۵ ۸ ۹
وَجَاهِدُوْا فِيْ سَبِيْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۳۵﴾

تو (اے ایمان والو!) ان یہود اور نصاریٰ کی سزا جو آج اللہ اور اس کے رسول سے برسرپیکار ہیں اور دنیا میں (مسلمانوں کے ساتھ ایک نہ ہو کر) فساد مچا رہے ہیں (اور فتح مکہ کے بعد بھی مخالفت پر اڑے ہوئے ہیں) یہ ہے کہ ان کو قتل کر دیا جائے یا ان کو پھانسی دے دی جائے یا ان کے ہاتھ اور پاؤں الٹی طرف سے کاٹ دیئے جائیں یا ان کو جلاوطن کر دیا جائے۔ یہ ان کی رسوائی اس دنیا میں ہے اور آخرت میں تو ان کو بڑا عذاب ہوگا۔ ﴿۳۳﴾ (تک۔۲: ۳۸۸) البتہ وہ لوگ جو باز آ جائیں ان سے خدا عفو و درگذر کرے گا۔ ﴿۳۴﴾ (تک۔۲: ۳۸۸) اے ایمان والو! مقام خدا سے ڈرتے رہا کرو۔ اور پسندیدہ خدا کاموں کے وسیلے سے اس سے قرب حاصل کرنے کی سعی کرو۔ اور اس کی حمایت میں جانیں لڑا دو تا کہ تم آخرکار اس دنیا میں کامیابی اور آگے چل کر فلاح حاصل کرو۔ ﴿۳۵﴾[1] (تذ۔۱: ۱۵٦)

← حسن سلوک، ملائمت اور تسامح سے اس کو آسائش اور زندہ رہنے میں مدد دی اس نے گویا تمام جماعت کو زندہ رکھا۔ (تذ۔۲: ۷۰)

[1] جس حیرت انگیز نادانی بلکہ تجاہل عارفانہ سے بعض ناعاقبت اندیش اور فرقہ بند مسلمانوں نے اس آیت الٰہی کے مطالب میں قصداً تحریف کر کے ﴿ابتغوا الیه الوسیلة﴾ کے الفاظ کو اپنے اپنے انسانی کارفرماؤں اور پیروں کی تلاش، اور ان کے توسل سے ''قرب خدا'' حاصل کرنے پر محمول کیا ہے اور جس ظاہری سکوت اور باطنی اطمینان سے پیر حضرات نے بھی اس آیت کو اپنی طرف منسوب دیکھ کر دنیائے اسلام کی صدرنشینی خود بخود قبول کر لی ہے، اس سے کم از کم یہ پتہ چلتا ہے کہ جہاں مسلمانان عالم نے قرآن حکیم کے الفاظ کی حفاظت میں اس شدومد سے حصہ لیا کہ باقی دنیا ان کے اس کارنامے پر ہمیشہ رشک کرتی رہے گی، وہاں کتاب الٰہی کے مطالب کی حفاظت کی طرف سے کامل بے اعتنائی اور بے حسی اختیار کر کے دین اسلام کی روح کو نہایت سرعت سے فنا کر رہے ہیں...... آج یہی آیہ ''وسیلة'' پیر پرستی کی سند میں ہر موقع پر اس تیقن اور التزام کے ساتھ پیش کر دی جاتی ہے، قرآن سے دن رات سروکار رکھنے والے مسلمان اور پیروں کے پڑھائے ہوئے مرید خدا تک پہنچنے کے لیے پیروں کے توسل کو اس قدر ناگزیر سمجھتے ہیں کہ ان کے طرز استدلال اور تعقل، ان کی قرآن فہمی اور تکبر کو دیکھ کر عقل کانپ اٹھتی ہے۔ لیکن یہ خدا کے اس آخری کلام کا زندہ معجزہ ہے کہ جس جس آیت کے مطالب مسلمانوں نے اپنا مطلب نباہنے کے لیے محرف کر لیے ہیں اس کی تغلیط کا پورا سامان خود قرآن کے اندر حیرت انگیز استقلال کے ساتھ موجود ہے...... آیہ وسیلة کے اس ناروا معانی کا پورا رد سورہ بنی اسرائیل کے اندر موجود ہے اور یہ رد اس درجہ مسکت ہے کہ کسی بڑے سے بڑے پیر پرست کو اس کے آگے دم مارنے کی مجال نہیں۔ بشرطیکہ ذہن کو کام میں لانے کی توفیق اس کو ارزانی ہو جائے! (دیکھیے ۱۷: ۵٦۔۵۷ نوٹ) (تذ۔۱: ۱۵٦)

Marfat.com

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ أَنَّ لَهُم مَّا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا وَمِثْلَهُ مَعَهُ لِيَفْتَدُوا
بِهِ مِنْ عَذَابِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَا تُقُبِّلَ مِنْهُمْ ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٣٦﴾ يُرِيدُونَ
أَن يَخْرُجُوا مِنَ النَّارِ وَمَا هُم بِخَارِجِينَ مِنْهَا ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيمٌ ﴿٣٧﴾
وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا جَزَاءً بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ
اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿٣٨﴾ فَمَن تَابَ مِن بَعْدِ ظُلْمِهِ وَأَصْلَحَ فَإِنَّ
اللَّهَ يَتُوبُ عَلَيْهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٣٩﴾ أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ لَهُ
مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ يُعَذِّبُ مَن يَشَاءُ وَيَغْفِرُ لِمَن يَشَاءُ ۗ
وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٤٠﴾

منکرین خدا اور رسول تو اگر جو کچھ زمین میں ہے اور اس کے ساتھ اتنا ہی اور بھی ہو بطور فدیہ دے کر یوم قیامت کے عذاب سے چھوٹنا چاہیں تو یہ فدیہ قبول نہ کیا جائیگا اور ان کو دردناک عذاب ہے۔ ﴿۳۶﴾ (تک۔۲:۳۸۹) (جب ان کو عذاب ملے گا تو) یہ چاہیں گے کہ اس جہنم سے نکل جائیں لیکن وہ نہ نکل سکیں گے اور ان کو دائمی عذاب ہے۔ ﴿۳۷﴾ (تک۔۲:۳۸۹) اور چور مرد اور چور عورت کے دونوں ہاتھوں کو (ہتھکڑی لگا کر) کاٹ دو (یعنی بیکار کردو) یہ ان کے کئے کی سزا بطور عبرت کے خدا کی طرف سے ہے اور خدا بڑا غالب اور حکمت والا ہے۔ ﴿۳۸﴾ (تک۔۲:۳۸۹) اور جو چور اس ظلم کے بعد باز آجائے اور درست ہو جائے تو خدا بیشک اس کو معاف کردے گا کیونکہ وہ حقیقت میں بڑا درگذر کرنے والا مہربان ہے۔ ﴿۳۹﴾[ل] (تک۔۲:۳۸۹) کیا تو نہیں جانتا کہ زمین و آسمان کی ملکیت خدا کی ہے اس لئے وہ جس کو مناسب سمجھے عذاب دے اور جس کو چاہیے معاف کردے۔ (تک۔۲:۳۸۹) اور خدا ہر چیز پر قادر ہے۔ ﴿۴۰﴾ (ف)

[ل] (۳۸، ۳۹) اگر چور کے ہاتھ فی الحقیقت کاٹ دیئے گئے تو پھر اس کے چوری سے توبہ کرنے پر خدا اس کو کیا معاف کر سکے گا' اگر معاف بھی کیا تو چور اس کو کیا معافی سمجھے گا اس لیے ﴿فاقطعوا ایدیھما﴾ کے معنی فی الحقیقت ہاتھ کاٹنے کے نہیں بلکہ یہ کہ اس کو ہتھکڑی لگا کر اس کی چوری کے فعل کو منقطع کر دیا ہے ورنہ چوری کے معمولی فعل پر کسی انسان کے ہاتھ کاٹ دینا بڑی ظالمانہ سزا ہے۔ (تک:۲: ۳۸۹)

يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ لَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ مِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْۤا
اٰمَنَّا بِاَفْوَاهِهِمْ وَلَمْ تُؤْمِنْ قُلُوْبُهُمْ ۛۚ وَمِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا ۛۚ سَمّٰعُوْنَ
لِلْكَذِبِ سَمّٰعُوْنَ لِقَوْمٍ اٰخَرِيْنَ ۙ لَمْ يَاْتُوْكَ ؕ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ مِنْۢ بَعْدِ
مَوَاضِعِهٖ ۚ يَقُوْلُوْنَ اِنْ اُوْتِيْتُمْ هٰذَا فَخُذُوْهُ وَاِنْ لَّمْ تُؤْتَوْهُ
فَاحْذَرُوْا ؕ وَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ فِتْنَتَهٗ فَلَنْ تَمْلِكَ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ
اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَمْ يُرِدِ اللّٰهُ اَنْ يُّطَهِّرَ قُلُوْبَهُمْ ؕ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ ۖۚ
وَّلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۴۱﴾ سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ اَكّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ ؕ
فَاِنْ جَآءُوْكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ اَوْ اَعْرِضْ عَنْهُمْ ۚ وَاِنْ تُعْرِضْ عَنْهُمْ
فَلَنْ يَّضُرُّوْكَ شَيْـًٔا ؕ وَاِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ
الْمُقْسِطِيْنَ ﴿۴۲﴾

مع ۔ الوقف علی الاول لا یجوز ۱۲

اے رسول! تم ان لوگوں کا غم نہ کرو جو کفر کی طرف دوڑ رہے ہیں' منہ سے کہتے ہیں کہ ایمان لے آئے لیکن ان کے دل نہیں مانتے اور ان یہودیوں میں سے (تو کیا کہا جائے) وہ لوگ ہیں جو بڑے جھوٹ کے سننے والے اور دوسروں لوگوں (کی طرف سے فساد پیدا کرانے) کیلئے (خبروں کے) بڑے سننے والے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو (ابھی) تمہیں نہیں ملے۔ وہ (سنتے کچھ ہیں اور) بات کو اس کے موقعوں اور مقاموں سے سن لینے کے بعد توڑ مروڑ کر (اور مبالغہ کا رنگ دے کر) نشر کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ اگر تم کو یہ بات پیش کی جائے تو مان لو اور اگر نہ دی جائے تو اجتناب کرو۔ اور جس کو اللہ فتنہ میں ڈالنا چاہے تو تو اسے اللہ سے کچھ بچانہ سکے گا۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے دل خدا پاک نہیں کرنا چاہتا ان کو اس دنیا میں رسوائی ہے اور بالآخر بڑا عذاب ہے۔ ﴿۴۱﴾ (تک۔۲:۳۸۹) یہ لوگ بڑے جھوٹ کے سننے والے ہیں' (بڑے) حرام کھانے والے ہیں تو اگر یہ تمہارے پاس (کسی جھگڑے کو طے کرانے کیلئے) آئیں تو ان کے درمیان فیصلہ کر دیا کرو لیکن ان سے الگ الگ رہو اور اگر تو ان کے باہمی جھگڑوں کا فیصلہ کرے تو عدل و انصاف سے فیصلہ کیا کر (تا کہ یہ تیرے انصاف سے متاثر ہو کر تیری طرف مائل ہوں) کیونکہ خدا انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔ ﴿۴۲﴾ (تک۔۲:۳۸۹)

Marfat.com

وَكَيْفَ يُحَكِّمُوْنَكَ وَعِنْدَهُمُ التَّوْرٰىةُ فِيْهَا حُكْمُ اللّٰهِ ثُمَّ يَتَوَلَّوْنَ مِنْ
بَعْدِ ذٰلِكَ ؕ وَمَآ اُولٰٓئِكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۴۳﴾ اِنَّآ اَنْزَلْنَا التَّوْرٰىةَ فِيْهَا هُدًى وَّنُوْرٌ ۚ
يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّوْنَ الَّذِيْنَ اَسْلَمُوْا لِلَّذِيْنَ هَادُوْا وَالرَّبّٰنِيُّوْنَ
وَالْاَحْبَارُ بِمَا اسْتُحْفِظُوْا مِنْ كِتٰبِ اللّٰهِ وَكَانُوْا عَلَيْهِ شُهَدَآءَ ۚ فَلَا تَخْشَوُا
النَّاسَ وَاخْشَوْنِ وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِىْ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ
بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۴۴﴾

(اور اصل بات تو یہ ہے کہ وہ تمہیں اچھی نیت سے حَکَم اور منصف مقرر نہیں کرتے) اور کس طرح وہ مقرر کریں حالانکہ ان کے پاس (ان کی اپنی الہامی کتاب) تورات موجود ہے (اس کا ثبوت یہ ہے کہ) وہ پھر تمہارے دینے کے بعد تم سے منہ پھیر لیتے ہیں اور یہ لوگ ایمان لانے والے ہیں ہی نہیں۔ ﴿۴۳﴾ (تک۔۲:۳۹۰) بے شک ہم نے تورات کو اتارا۔ اس میں ہدایت اور روشنی ہے۔ اسی سے اللہ کو تسلیم کرنے والے انبیا یہودیوں کیلئے اور (ان کے بعد) ان کے ربانی اور احبار لوگ فیصلے کرتے رہے اس لئے کہ کتاب خدا کی حفاظت ان سے مطلوب تھی اور وہ یہودیوں کے اعمال کے گواہ مقرر تھے اور (ان کو کہا گیا تھا کہ) لوگوں سے نہ ڈرو بلکہ خدا ہی سے ڈرتے رہو اور میری آیات کو تھوڑے سے ذاتی فائدے کے بدلے نہ بیچو (لیکن انہوں نے ایسا نہ کیا اور غلط سلط فیصلے جیسے ان کے نفس چاہتے تھے دیتے رہے) تو جو خدا کے نازل کئے ہوئے احکام کے مطابق فیصلہ نہیں کرتا وہی کافر ہے۔ ﴿۴۴﴾[1] (تک۔۲:۳۹۰)

[1] تورات کے متعلق جو دعاوی قرآن کریم نے کئے ہیں مفصلہ ذیل حوالوں سے ظاہر ہیں: (سورہ مائدہ ۴۴ کے علاوہ) سورہ انعام میں ہے ﴿قل من انزل الکتب الذی جآء بہ موسیٰ نورا وھدی للناس﴾ (۹۱:٦) ''ان سے پوچھو کہ وہ کتاب کس نے اتاری تھی جس کو موسیٰ لایا تھا اور جو ساکنان عالم کے لیے نور اور ہدایت تھی'' اسی سورۃ میں توراۃ کے متعلق ہے ﴿تماما علی الذی احسن و تفصیلًا لکل شیء وھدی ورحمۃ﴾ (۱۵۴:٦) ''تمام خوبیوں پر مشتمل ہے اور تمام اشیاء کی تفصیل ہے اور ہدایت اور رحمت ہے۔'' اگر ان خوبیوں میں ادبی بلاغت اور شاعرانہ فصاحت بھی شامل ہے تو مسلمان کیوں آج اس کو فصیح و بلیغ نہیں کہتے۔ سورہ اعراف میں الواح موسیٰ کے بارے میں ہے: ﴿وفی نسختھا ھدی ورحمۃ للذین ھم لربھم یرھبون○﴾ (۱۵۴:۷) 'اور ان الواح کے متن میں ان لوگوں کے لیے جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں ہدایت اور رحمت تھی۔'' سورہ بنی اسرائیل میں (علی ھذا القیاس) ﴿واتینا موسی الکتب وجعلنہ ھدی لبنی اسرائیل﴾ (۲:۱۷) ہے: یعنی ''ہم نے کتاب موسیٰ کو بنی اسرائیل کے لیے ہدایت بنا دیا ہے۔'' سورہ قصص میں اسی تورات کے بارے میں ﴿بصآئر للناس وھدی ورحمۃ لعلھم یتذکرون○﴾ (۴۳:۲۸) آیا ہے۔ یعنی ''تمام عالم کے لیے بصیرت اور تدبیر کی باتیں ہیں اور ہدایت اور رحمت ہے تاکہ لوگ اس سے عبرت حاصل کریں۔'' سورہ سجدہ میں پھر ﴿وجعلنہ ھدی لبنی اسراءیل○﴾ (۲۳:۳۲) آیا ہے۔ سورہ مومن میں ﴿ھدی وذکری لاولی الالباب﴾ (۴۰۔۵۴) فرمایا ہے۔ یعنی ''دانا اور صاحب عقل لوگوں کے لیے ہدایت اور عبرت ہے۔'' سورہ احقاف میں ''امام'' کا عزیز القدر ←

Marfat.com

وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيهَآ أَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ ۙ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْأَنْفَ بِالْأَنْفِ وَالْأُذُنَ بِالْأُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ ۙ وَالْجُرُوحَ قِصَاصٌ ۚ فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهِۦ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهُۥ ۚ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ أَنْزَلَ اللّٰهُ فَأُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُونَ ﴿۴۵﴾

اور ہم نے ان یہودیوں پر قطعی طور پر فرض کر دیا تھا کہ (انسانی جان کے پورے احترام کی خاطر) ہر جان کے بدلے جان' آنکھ کے بدلے آنکھ' ناک کے بدلے ناک' کان کے بدلے کان اور دانت کے بدلے دانت لیا جائے اور باقی زخموں میں بھی قصاص ہو۔ پھر جس نے معاف کر دیا قصاص کو تو یہ معاف کر دینا اس کے گناہوں کا کفارہ ہے (اس قطعی حکم پر عمل کرنے سے یہودیوں میں سب برائیاں اور لڑائی جھگڑے ختم ہو جاتے اور وہ ایک غالب قوم بن جاتی لیکن انہوں نے ایسا نہ کیا) تو جو قوم خدا کے احکام کے مطابق فیصلے نہیں کرتی وہی ظالم قوم ہے۔ ﴿۴۵﴾[ا] (تک۔۲:۳۹) اور جو لوگ ہر اہم معاملے میں کلام اللہ کو حکم نہیں ٹھہراتے وہی ظالم ہیں (اور ہلاکت کے مستوجب) تذ۔۱:۹۶)

← لقب بھی اسی کتاب کے بارے میں آیا ہے۔ ﴿ومن قبله كتب موسىٰ اماما ورحمة﴾ (۱۲:۴۵) سورہ انبیاء میں ﴿ضيآء وذكر اللمتقين ○﴾ (۲۱:۴۸) یعنی ''ڈرنے والوں کے لیے نور اور عبرت ہے۔ (تذ۔۱:۸۹)
انجیل کا تعارف رب زمین وآسمان نے ان الفاظ میں کرایا ہے۔
سورہ آل عمران میں ہے: ﴿وانزل التورية والانجيل من قبل هدى للناس﴾ (۳:۳) یعنی ''اسی نے توراۃ اور انجیل کی الہامی کتابیں بھیجیں جو قرآن سے پیشتر ساکنان زمین کے لیے ہدایت تھیں۔''
قرآن کے متعلق (اس قسم کے دعاوی) قرآن کے طول وعرض میں مختلف مواقع پر آئے ہیں خدا کی نظروں میں تورات' انجیل اور قرآن کی مشترک خوبی ان کی بے مثال ہدایت میں ہے۔ یہی ان کا جزو اعظم ہے۔ کسی ادبی یا لغوی' سطحی یا رسمی تفوق کا ان آیات میں ذکر تک نہیں۔ جس شے پر بجا فخر ہے وہ ان کے نفس موضوع پر ہے' ہدایت اور نور پر ہے' رحمت اور بشارت پر ہے' عبرت اور موعظت پر ہے' برکت اور شفا پر ہے' علم اور بصیرت پر ہے' حکمت اور امامت' تفصیل اور جامعیت پر ہے' استقلال اور کمال پر ہے۔ اس کے ماسوا کسی دوسری شے پر نہیں۔ (تذ۔۱:۸۹۔۹۰)

ا کتاب خدا کا حکم ٹھہرانے کے معنی یہی ہیں کہ تمام اعمال میں قانون خدا کی عملی متابعت ہو جو آج کل کے نام نہاد مسلمانوں میں قطعاً نہیں رہی۔ آج قانون امم کی یہ مفصل کتاب' یہ سنت خدا کا ''ناممکن البدل'' مرقع' یہ الٰہی محکمہ قضا وقدر' یہ علمی معجزات کا سحرستان حلال' انسان کی قرنہا قرن کی باطل آرائی' طرفہ اندیشی اور عجائب نوازی کے بعد طاق نسیاں وریا کا وہ ناقابل فہم اور ناکار برآر دفتر بن چکا ہے کہ اس کے بارے میں امت حاضرہ کی غلط روی کو دیکھ کر عقل کانپ اٹھتی ہے اس کی تعلیم و تعظیم کے اکثر مدعی آج کشور کشائی اور جہاں بانی' قوت اور امن' تمکن اور تغلب کے سب اگلے اور لشکر انگیز ارمانوں کو پاؤں سے ٹھکرا کر خوف ومسکنت' ذل واساک اور عجز وخمول کے عبرت انگیز ماحول میں' حجروں کے اندر بیٹھے' کبر مولویت میں مگن ہیں۔ اس کی رواں تلاوت کو دار آخرت کی طلسمی کلید سمجھتے ہیں' ←

Marfat.com

وَقَفَّيْنَا عَلَىٰ آثَارِهِم بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرَاةِ ۖ وَآتَيْنَاهُ الْإِنجِيلَ فِيهِ هُدًى وَنُورٌ وَمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرَاةِ وَهُدًى وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِينَ ﴿٤٦﴾ وَلْيَحْكُمْ أَهْلُ الْإِنجِيلِ بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فِيهِ ۚ وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ﴿٤٧﴾

پھر ہم نے ان کے پیچھے قدم بہ قدم عیسٰی بن مریم کو بھیجا جو اس تورات کی تصدیق کرتا تھا جو ان کے سامنے تھی اور اس کو انجیل دی جس میں (بھی) ہدایت اور نور تھے اور وہ انجیل بھی تورات کی تصدیق کرتی تھی جو اس کے سامنے تھی اور خدا سے ڈرنے والوں کیلئے ہدایت اور نصیحت تھی۔ ﴿٤٦﴾ (تک۲: ۳۹۰) اور وہ اس واسطے بھی تھی کہ اہل انجیل ان احکام کے مطابق فیصلے کریں جو اس میں خدا نے اتارے تھے اور جو قوم خدا کے احکام کے مطابق فیصلے نہیں کرتی وہ بدکار قوم ہے۔ ﴿٤٧﴾ (تک۔۲: ۳۹۰)

← اس کو اکثر بجھارت اور چیستان بنائے بیٹھے ہیں، کہیں اس کو پڑیوں میں لپیٹ کر بیچا جا رہا ہے، کہیں اس کے تعویذ بن کر گلے کا ہار ہو رہے ہیں، کہیں اس کی خوب خوانی پیٹ کا ایندھن بن رہی ہے، کہیں خوش اعتقاد اس کو گھول گھول کر پی رہے ہیں، کہیں ستم ظریف پھونکیں مار مار کر اڑا رہے ہیں، کہیں اس کے اوراق میں کسی اسم اعظم کی تلاش ہے، کہیں اس کو رٹ رٹ کر بے اثر کیا جا رہا ہے، کہیں اس سے مردے کو ثواب پہنچ رہا ہے، کہیں خدا کو داد سخن مل رہی ہے، کہیں تحسین ناشناس اور جاہل کی واہ واہ ہے! نہ غرض و مطلب سے بحث ہے، نہ مقصود سے سروکار ہے، نہ تعمیل پیش نظر ہے۔ اس کتاب جلیل سے لے دے کر اگر کچھ اخذ ہو رہا ہے تو یہی استخارے اور فالنامے ہیں، تمائم اور ٹوٹکے ہیں، فسونی اور سحری اعمال ہیں، اور اگر کوئی طبقہ ان مہلک اثرات سے نسبتاً محفوظ ہے تو اس میں مقاصد قرآن کے بارے میں ہولناک افتراق ہے۔ ذہنی ویرانیاں اور غوغائے قیامت ہے، سطحی حیص بیص اور لفظی تنازعے ہیں تفریق آراء ہے، انتشار نظر ہے، تشتت عمل ہے! ایسا تختۂ مشق اختلاف قرآن، ایسا مجموعۂ شعر و سخن قرآن، ایسا سحری اور طلسماتی جدول، ایسا کاہنی بساط عمل، امت کے افراد میں کیا امتثال امر اور کیا اتحاد کار پیدا کر سکتا ہے۔ ان کی نظروں میں یہ اختلاف و شکست ہی قرآن کی اکثر ہدایت ہے، بشارت اور رحمت ہے، نور و شفا ہے! (تذ۔۱: ۹۶۔۹۸)

Marfat.com

وَ اَنۡزَلۡنَاۤ اِلَیۡکَ الۡکِتٰبَ بِالۡحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیۡنَ یَدَیۡہِ مِنَ الۡکِتٰبِ وَ مُہَیۡمِنًا عَلَیۡہِ فَاحۡکُمۡ بَیۡنَہُمۡ بِمَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰہُ وَ لَا تَتَّبِعۡ اَہۡوَآءَہُمۡ عَمَّا جَآءَکَ مِنَ الۡحَقِّ ؕ لِکُلٍّ جَعَلۡنَا مِنۡکُمۡ شِرۡعَۃً وَّ مِنۡہَاجًا ؕ وَ لَوۡ شَآءَ اللّٰہُ لَجَعَلَکُمۡ اُمَّۃً وَّاحِدَۃً وَّ لٰکِنۡ لِّیَبۡلُوَکُمۡ فِیۡ مَاۤ اٰتٰىکُمۡ فَاسۡتَبِقُوا الۡخَیۡرٰتِ ؕ اِلَی اللّٰہِ مَرۡجِعُکُمۡ جَمِیۡعًا فَیُنَبِّئُکُمۡ بِمَا کُنۡتُمۡ فِیۡہِ تَخۡتَلِفُوۡنَ ﴿۴۸﴾

اب ہم نے تم پر کتاب اتاری ہے جو برحق ہے' یہ بھی اس کی تصدیق کر رہی ہے جو اس کے سامنے کتاب خدا (یعنی صحیفہ فطرت میں سے ہے) اور اسی کی محافظ ہے۔ تو اے محمدؐ! تو بھی خدا کے احکام کے مطابق فیصلے کیا کر اور ان کی نفسانی خواہشات کی پیروی حق بات کو چھوڑ کر نہ کرنا۔ ہم نے تم میں سے ہر قوم کیلئے ایک (مخصوص) چلن اور راستہ مقرر کر دیا ہے اور اگر خدا اپنی مرضی کے مطابق کرتا تو ضرور تم بنی نوع انسان کو ایک امت بنا دیتا (لیکن تم وہ بدکار نسل ہو کہ مکہ کا رسول تم کو تیئس برس سے پکار پکار کر ایک امت بنانے کے درپے ہے لیکن تم نہیں بنتے اور تمہارے ایک امت بننے کی امید ہی نہیں رہی۔ اس لئے اب لاچار تم میں سے ہر قوم کیلئے ایک مخصوص شریعت اور مناج مقرر کر دیا ہے) تاکہ وہ تمہیں اس بات میں آزمائے جو تمہیں دی ہے تو اب تم سب قومیں (الگ الگ رہ کر) نیک کاموں کی طرف لپک لپک کر لگ جاؤ۔ تم سب کو بالآخر خدا کی طرف لوٹنا ہے پھر اس وقت تمہارے اختلافات کے بارے میں تم کو خبر دے گا (کہ یہ کس قدر مکروہ تھے اور ان اختلافات نے تم کو کس قدر نقصان پہنچایا اور تم مقصد پیدائش کائنات حاصل کرنے سے محروم رہے) ﴿۴۸﴾[۱] (تک۔۲:۳۹۱)

---

۱ اس آیہ کریمہ سے اور بھی واضح طور پر عیاں ہو جاتا ہے کہ اختلاف کا اصل باعث خود انسان ہی ہے ﴿بما کنتم فیہ تختلفون﴾ اور خدا کی عین مرضی یہ ہے کہ بنی نوع انسان متحد ہو کر رہے۔ (تذ۔۱:۱۹۳)

الخیرات سے مراد یہاں پر وہ اجتماعی انعامات ہی ہیں جو اقوام عالم کو ان کے سعی و عمل کے بدلے میں خدا کی جناب سے ملتے ہیں' اور انہی انعامات پر قبضہ کرنے کے لیے استبقوا کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ ''نیکیوں'' کی طرف لپکنا' جیسا کہ اکثر شارحین نے سمجھ لیا ہے محض بے نتیجہ اور بے ربط ہے۔ کیونکہ سعی و عمل کے متعلق تمام ترغیب و تحریص کسی مستقل انعام کو پیش نظر رکھ کر ہو سکتی ہے سعی بے حاصل کو فی نفسہ مال سعی سمجھنا محض ایک شاعرانہ تخیل ہے' جس کی حقیقت از روئے عمل کچھ نہیں یہی مفہوم الخیرات کا سورہ فاطر کی اس معنی خیز آیت میں ہے۔ (۳۵:۳۲)......

''الخیرات'' کے اس مفہوم سے قطع نظر قرآن حکیم میں چند مواقع ایسے ہیں جہاں پر اس اصطلاح سے مراد (حسنات' کے مفہوم کی طرح) وہ اعمال ہیں جن کا نتیجہ افضال و اکرام ہے۔ ۲:۱۴۸' ۳:۱۱۳' ۱۱۴' ۲۱:۹۰' ۲۳......

الغرض ان تمام آیات الٰہی کے غائر مطالعے کے بعد یہ مستنبط ہو جاتا ہے کہ ''خیرات'' کی جامع و مانع اصطلاح کا الٰہی مفہوم بھی ''حسنات'' کی طرح وہ اجتماعی انعامات ہیں جو منعم حقیقی اقوام عالم کو ان کے حسن عمل کے صلے میں عطا فرماتا ہے۔ جو اعمال ←

Marfat.com

وَاَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ وَاحْذَرْهُمْ
اَنْ يَّفْتِنُوْكَ عَنْۢ بَعْضِ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكَ ؕ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمْ اَنَّمَا
يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّصِيْبَهُمْ بِبَعْضِ ذُنُوْبِهِمْ ؕ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ
لَفٰسِقُوْنَ ﴿۴۹﴾ اَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُوْنَ ؕ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ حُكْمًا
لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ﴿۵۰﴾ ع ۷

اور (ہم پھر تاکید کرتے ہیں کہ) جو حکم خدا نے نازل فرمایا ہے اسی کے مطابق ان میں فیصلہ کرنا اور ان کی خواہشوں کی پیروی نہ کرنا اور ان سے بچتے رہنا کہ کسی حکم سے جو خدا نے تم پر نازل فرمایا ہے یہ کہیں تم کو بہکا نہ دیں' اگر یہ نہ مانیں تو جان لو کہ خدا چاہتا ہے کہ ان کے بعض گناہوں کے سبب ان پر مصیبت نازل کرے' اور اکثر لوگ تو نافرمان ہیں۔ ﴿۴۹﴾ (ف) یہ لوگ جاہلیت کا فیصلہ چاہتے ہیں (یعنی وہ فیصلے چاہتے ہیں جنکے باعث رفتہ رفتہ ان کی روشنی سلب ہوچکی ہے اور وہ جاہلیت کے اندھیرے میں پڑے ہیں) تو علم ویقین والی قوم کیلئے خدا سے بہتر فیصلہ کرنے والا کون ہوسکتا ہے۔ ﴿۵۰﴾ (تک۔۲:۳۹۱)

← ان انعامات کے ملنے کا پیشہ خیمہ ہیں وہ بھی ازروئے قرآن ''الخیرات'' میں داخل ہیں خواہ ان کی جزاء اجتماعی انعام کی صورت عالم کی حین حیات میں ملے یا نہ ملے۔ اسلام کی رو سے سب سعی وعمل جماعت کی بہتری اور تقویت کے لیے ہی ہے جو عمل اس دنیا میں اس طرح نتیجہ خیز نہیں وہ داخل خیرات وحسنات نہیں' جو بہودی قوم کی نیت سے کیا نہیں گیا وہ داخل سعی وعمل ہرگز نہیں۔ انفرادی جدوجہد اور اجتماعی حسن عمل کا یہ وہ عالم انگیز فلسفہ تھا جس کی صحیح تعلیم نے قرون اولیٰ کی اسلامی جماعت کے ہر فرد میں اضطراب عمل اس حد تک پیدا کر دیا تھا کہ لوگ برسوں اور عمروں تک ایک امیر اور ایک نظام ایک جماعت اور ایک مرکز کے ماتحت سر بکف اور تیغ بر پھر کر بھی اپنے آپ کو استبقوا الخیرت کا مصداق نہیں سمجھتے تھے' اور آج جب کہ وہ نبوی اور الٰہی درس ذہنوں سے قطعاً نکل چکا ہے' انحطاط عمل کی یہ حالت ہے کہ کسی بھیک منگے کو دو پیسے دے کر' یا تسبیح پر چند بار نام خدا رٹ رٹ کر ''استبقوا الخیرت'' کے مصداق اور جنت کے حقدار بنے بیٹھے ہیں مگر ہوش مند نظروں میں آج ''نیکی'' کے اس پست تخیل کا نتیجہ عالم اسلام کے حق میں یہ پست کن ثابت ہوا ہے کہ جہاں قرون اولیٰ کے نیکوکار مسلمانوں کو روئے زمین کی بادشاہت انعام میں ملی تھی وہاں زمانہ حال کے نسیہ پسند تسبیح برداروں اور صالح العمل ''پاکبازوں'' سے سلطنتیں چھینی جارہی ہیں اور ذل ومسکنت سب طرف سے یوں لبیک کہہ رہی ہے کہ پیٹ بھر کر کھانے کو نہیں ملتا۔ (تذ۔۱:۱۳۵۔۱۳۸)

Marfat.com

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰٓى اَوْلِيَآءَ ۘ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ
بَعْضٍ ؕ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ
الظّٰلِمِيْنَ ﴿۵۱﴾ فَتَرَى الَّذِيْنَ فِىْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ يُّسَارِعُوْنَ فِيْهِمْ يَقُوْلُوْنَ
نَخْشٰٓى اَنْ تُصِيْبَنَا دَآئِرَةٌ ؕ فَعَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِىَ بِالْفَتْحِ اَوْ اَمْرٍ
مِّنْ عِنْدِهٖ فَيُصْبِحُوْا عَلٰى مَآ اَسَرُّوْا فِىْٓ اَنْفُسِهِمْ نٰدِمِيْنَ ﴿۵۲﴾ وَيَقُوْلُ
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَهٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ ۙ اِنَّهُمْ
لَمَعَكُمْ ؕ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَاَصْبَحُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿۵۳﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَنْ
يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَسَوْفَ يَاْتِى اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗٓ ۙ اَذِلَّةٍ
عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ز يُجَاهِدُوْنَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا
يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ ؕ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ
وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۵۴﴾

وقف لازم، وقف غفران، وقف منزل، عند البعض

الثلثة

اے ایمان والو! یہود اور نصاریٰ کو اپنے معاشرتی معاملات میں دوست نہ بناؤ' ان کے ساتھ کسی قسم کا رابطہ مودت قائم نہ کرو' باہمی الفت نہ بڑھاؤ۔ یہ لوگ تمہاری مخالفت میں باہم ایک دوسرے کے دوست ہیں' تو تم بھی ان کے برخلاف آپس میں مجتمع ہو کر رہو۔ اور جو کوئی تم میں سے ان کیساتھ رشتہ الفت و موالات قائم کرے گا تو وہ لامحالہ ان ہی میں کا ایک نفر شمار ہوگا اس کو اسلام سے کچھ واسطہ نہ رہے گا۔ اس میں شک نہیں کہ خدا ایسے ظالموں کو حفظ نفس کی راہ نہیں دکھاتا۔ ﴿۵۱﴾ (تذ۔۲: ۲۴۰) تو دیکھتا ہے کہ مسلمانوں میں سے جن کے دلوں میں بیماری ہے وہ دوڑ کر ان سے ملتے ہیں اور عذر یہ کرتے ہیں کہ (ان سے بنا کر رکھنی چاہیے) ہم ڈرتے ہیں کہ کہیں ہم پر کوئی مصیبت نہ آ جائے۔ سو قریب ہے کہ خدا (فتح مکہ کے علاوہ تمام عرب پر تمہیں) فتح دے یا کوئی دوسرا حکم اپنی طرف سے دے پھر یہ لوگ اس دشمن پر جو چھپاتے ہیں پچتائیں۔ ﴿۵۲﴾ (تک۔۲: ۳۹۱) اور ایمان والے (تو اسقدر بھولے بھالے ہیں کہ) کہتے ہیں ان لوگوں نے تو اپنی پوری طاقت سے قسمیں کھائی ہیں کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں۔ ان کے اعمال ضائع ہو گئے اور گھاٹے میں آ گئے۔ ﴿۵۳﴾ (تک۔۲: ۳۹۱) اے ایمان والو! (تم میں سے جو اپنے دین سے پھر جائے گا تو (وہ جہنم میں جائے تم ان کی پروا نہ کرو) عنقریب خدا ایک ایسی جماعت کو پیدا کر دے گا جن کو وہ پیار کرے گا اور وہ خدا کے دوست ہونگے' مومنوں پر بڑے نرم دل اور کافروں پر بڑے سخت ہونگے' وہ خدا کی راہ کو قائم کرنے کیلئے جہاد بالسیف کرینگے اور کسی دشمن کی ملامت سے نہ ڈریں گے۔ یہ خدا کا بڑا فضل ہوگا۔ (تک۔۲: ۳۹۳) وہ جسے چاہتا ہے دیتا ہے اور خدا بڑی کشائش والا اور جاننے والا ہے۔ ﴿۵۴﴾ (ف)

Marfat.com

اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوا الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ وَھُمْ رٰکِعُوْنَ ﴿۵۵﴾

اے ایمان والو! تمہارا دوست اور مددگار تو خدا ہی ہے (جو تمہیں قوت افزا احکام دے رہا ہے) اور اس کا رسول (جو تمہیں راہ راست پر لے جا رہا ہے) اور باقی ایمان والے (جو عملاً ایک دوسرے کی مدد کر رہے ہیں) اور یہ وہ لوگ ہیں جو نماز پر قائم رہتے ہیں اور قربانی مال کرتے ہیں اور قانون خدا کے آگے عملاً سر تسلیم خم کرتے ہیں۔ ﴿۵۵﴾[1] (تذ۔ا:١٠٧)

---

[1] رکوع کا لفظ بھی جس کے معانی اصطلاحاً آج نماز میں گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر جھکنے کے ہیں قرآن میں ان معنوں میں نہیں آیا۔ اس کا قرآنی مقصود بھی اطاعت اور تعمیل احکام الٰہی ہے۔ یہ آخری الفاظ قافیے کی ضرورت کے لیے (معاذ اللہ) نہیں بڑھائے اور نہ یہ ایک بیہودہ تکرار ہے جو ''الصلوٰۃ'' کے بعد کر دی ہے اور جس میں رکوع لامحالہ شامل ہے بلکہ ''راکعون'' کے اصلی معانی بھی اطاعت احکام خدا ہی تھے یا کم از کم کلام الٰہی کی اصطلاح میں یہ تھے۔ ''رکوع'' بمعنی رکن نماز بعد میں لوگوں نے وضع کر لیا اور زبان زد عوام اس قدر ہوا کہ اصلی معانی مسخ ہو گئے اب انسانی لغت اس حقیقت کو منکشف کرنے سے عاجز ہے...... یہی بات: ﴿واقیموا الصلوٰۃ واتوا الزکوٰۃ وارکعوا مع الرکعین○﴾ (٢:٤٣) سے ظاہر ہے یعنی ''الصلوٰۃ'' پر قائم رہو اور الزکوٰۃ کو دیا کرو۔ (اور سب سے اہم یہ امر کہ) قانون خدا کو تسلیم کرنے والوں کے ساتھ تم بھی سر تسلیم خم کر دو۔ سورہ مرسلت میں ذرا زیادہ وضاحت کے ساتھ ہے: ﴿واذا قیل لھم ارکعوا لایرکعون○ ویل یومئذ للمکذبین○﴾ (٧٧:٤٨، ٤٩) اور یہ وہ لوگ تھے کہ جب انکو کہا جاتا ہے کہ قانون خدا کے آگے جھک جاؤ تو اس کی تعمیل کرنے سے کتراتے ہیں تو لوگو! اس دن ان جھٹلانے والوں کے حال پر افسوس ہے۔'' گویا رکوع (تسلیم) نہ کرنا تکذیب پیغام رسل ہے۔

اکثر شارحین کلام الٰہی نے ﴿ارکعو مع الرکعین○﴾ کے الفاظ سے باجماعت نماز کا حکم مستنبط کیا ہے اور اس لحاظ سے رکوع کے معانی اسلامی نماز کے متعارف رکن کے لیے ہیں۔ نماز کے باجماعت ادا کرنے کے وجوب ولزوم سے کسی شخص کو انکار نہیں ہو سکتا۔ لیکن ان الفاظ کو باجماعت نماز ادا کرنے کی سند گردانا حتماً ناروا ہے کیونکہ ''رکوع'' کا لفظ رکن نماز کے معنوں میں قرآن میں کہیں نہیں آیا۔ چنانچہ حضرت مریم کے بارے میں یہ آیت اس امر کا قطعی فیصلہ کر دیتی ہے: ﴿یمریم اقنتی لربك واسجدی وارکعی مع الرکعین○﴾ (٣:٤٣) یعنی ''اے مریم: تم اپنے پروردگار کی کامل حکم برداری کرتی رہو اس کے احکام کے سر تسلیم خم کر دو۔ (واسجدی) اور قانون خدا کو تسلیم کرنے والوں کے ساتھ تم بھی کامل طور پر مطیع بن جاؤ۔'' حضرت مریم کو یہاں پر نماز باجماعت ادا کرنے کا حکم نہیں دیا گیا' اور نہ اسلامی رکوع یہودیوں یا عیسائیوں کا جزو نماز کبھی ہوا ہے اس پر طرہ یہ کہ عورتوں کے لیے نماز باجماعت ادا کرنا اسلام میں بھی فرض نہیں اگرچہ رسول خدا کی امامت میں مستورات کا مردوں کے پیچھے صف باندھ کر نماز ادا کرنا مذکور ہے۔ اس آیہ شریفہ سے بہرنوع ظاہر ہے کہ ''قنوت'' اور ''سجود'' اور ''رکوع'' سے مراد احکام خدا کی تعمیل اور تکیف اطاعت کا پیدا کرنا ہی ہے' اس کے ماسوا کچھ نہیں۔ (تذ۔ا:١٠٧۔١٠٨)

وَمَنْ يَّتَوَلَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿۵۶﴾ ع ع ۸ ۴ ۱۲
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَكُمْ هُزُوًا وَّ
لَعِبًا مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَالْكُفَّارَ اَوْلِيَآءَ ۚ وَاتَّقُوا
اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۵۷﴾

اور جو اللہ کا دوست اور رسول کا معاون بنا رہا اور جس نے ایمان والوں کے ساتھ اتحاد قائم کیا وہ اللہ کے گروہ میں سے ہے اور اللہ کا گروہ ہی تو غالب گروہ ہے۔ ﴿۵۶﴾ (تذ۔ا: ۱۵۰) اے ایمان والو! جن لوگوں نے تمہارے دین کو خدا کی متابعت میں تمہارے طریق عمل کو اللہ کے کہنے پر تمہارے اٹھنے دوڑنے اور تمہاری تگ و دو کو ہنسی اور کھیل سمجھ رکھا ہے اور یہ وہی لوگ ہیں جن کو تم سے پہلے کتاب خدا دی جا چکی ہے۔ (اور وہ دل میں خوب سمجھتے ہیں کہ یہی سعی و عمل منشائے خدا ہے) اور وہ لوگ جو خدا کے منکر ہیں' ان میں سے کسی کو اپنا دوست نہ بناؤ۔ ایسا کرو گے تو خود بے ہمت بن جاؤ گے اور اگر تم فی الواقع صاحب ایمان ہو تو خدا سے ڈرتے رہو اور اس کے احکام کی صورتاً اور معناً تعمیل کرو۔ ﴿۵۷﴾[1] (تذ۔۲: ۲۴۰۔۲۴۱)

---

[1] ان احکام الٰہی میں ان اعدائے اسلام کے ساتھ جو مناسک دین کا تمسخر اڑائیں' جو ان کی تخفیف و توہین کر کے مسلمانوں کو اس سے بیزار کرنے کی سعی کریں' کسی قسم کی دوستی اور موالات نہ رکھنے کو اتقائے الٰہی اور ایمان پر محمول کیا گیا ہے' اور صاف لفظوں میں بیان فرمایا ہے کہ ایسا کرنا ایمان کا جزو لاینفک ہے۔ گویا جو شخص یا جماعت ان سے موالات اختیار کرتی ہے اس کے ایمان میں خلل ہے' اور اس کے مومن ہونے کا ادعا محض باطل ہے: ﴿ان کنتم مومنین﴾ جو جماعت اس صورت حال کو دیکھ کر بھی ایسی جماعت سے سروکار رکھتی ہے' جو اس کے ساتھ تجارتی کاروبار یا روزانہ تعامل' مراسم حب یا تعاون برقرار رکھنا کچھ عجیب نہیں سمجھتی وہ لامحالہ شدید العقاب خدا کی دردناک سزاؤں کا کچھ خوف (اتقا) نہیں کرتی' اس کو اس اجتماعی ضعف و شکست کا کچھ باک نہیں رہا جس کا ایسی حالت میں امت پر خدا کے ہاں سے نازل ہونا قطعی ہے' اور اسی لیے ایسا گروہ کچھ متقی بلکہ کچھ مومن نہیں۔ جو قوم اعلون کے نصب العین سے پرے ہٹ رہی ہے' جس کے اعمال امت کی اجتماعی قوت کو ضعف پہنچا رہے ہیں' اس کا ایمان دار بنے رہنا از روئے قرآن بہت مشکوک ہے۔ مسلمانوں نے آج ''موالات'' کے معانی میں بھی عافیت دہ تاویلیں پیدا کر لی ہیں حالانکہ آیہ (۵: ۵۷) سے صاف ظاہر ہے کہ اس ترک دوستی سے غرض دشمن قوم کی مختصر تلقین و تعلیم کے اثرات سے محفوظ رہنا اور ضمناً ان کو اس ترک دوستی کے باعث انتہائی مالی اور اقتصادی نقصان پہنچا کر اپنی قوت کو محفوظ رکھنا ہی ہے۔

حفظ نفس کا اصل اصول قرآن حکیم کے ہر ورق پر لکھا ہے۔ یہی اسلام کی اصلی تعلیم ہے یہی ایمان و تقویٰ ہے! اپنی انتہائی حفاظت کرنا اور دشمن کو انتہائی ضرر پہنچانا۔ اس دنیا کو خوش اسلوبی سے نباہنے کا وہ صراط مستقیم ہے جو جریدہ کائنات کے ہر شعبہ بقا پر جلی حروف میں لکھا ہے......ادنیٰ مخلوق سے لے کر اعلیٰ سے اعلیٰ مخلوق تک سب اسی پر عمل پیرا ہیں' قانون فطرت کا لب لباب یہی ہے' یہی فطرت اللہ التی فطر الناس علیہا ہے' یہی دین اسلام ہے اور یہی دفاعی حکمت عملی الصلوٰۃ کے قیام میں مضمر ہے۔ (تذ۔ا: ۲۵)

وَ اِذَا نَادَيْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ اتَّخَذُوْهَا هُزُوًا وَّ لَعِبًا ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا
يَعْقِلُوْنَ ﴿۵۸﴾ قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ هَلْ تَنْقِمُوْنَ مِنَّاۤ اِلَّاۤ اَنْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ
وَمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَاۤ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلُ ۙ وَاَنَّ اَكْثَرَكُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۵۹﴾ قُلْ
هَلْ اُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكَ مَثُوْبَةً عِنْدَ اللّٰهِ ؕ مَنْ لَّعَنَهُ اللّٰهُ وَ غَضِبَ
عَلَيْهِ وَ جَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَ الْخَنَازِيْرَ وَعَبَدَ الطَّاغُوْتَ ؕ اُولٰٓئِكَ
شَرٌّ مَّكَانًا وَّ اَضَلُّ عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ ﴿۶۰﴾ وَ اِذَا جَآءُوْكُمْ قَالُوْۤا
اٰمَنَّا وَقَدْ دَّخَلُوْا بِالْكُفْرِ وَهُمْ قَدْ خَرَجُوْا بِهٖ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا
كَانُوْا يَكْتُمُوْنَ ﴿۶۱﴾ وَتَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يُسَارِعُوْنَ فِى الْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ
وَ اَكْلِهِمُ السُّحْتَ ؕ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۶۲﴾

اور یہ بالتخصیص وہ قومیں ہیں کہ جب تم لوگوں کو نماز کی طرف بلاتے ہو تو یہ لوگ اس کو ہنسی اور تخول بنانے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتے اور یہ اس لئے کہ ان ناسمجھوں اور بے وقوفوں کو نماز کی مہتم بالشان اہمیت کا کچھ اندازہ ہی نہیں' (یا محض تجاہل عارفانہ کر کے تمہارے دلوں میں اس کی اہمیت کو کم کرنا چاہتے ہیں)۔ ﴿۵۸﴾ (تذ۔۱:۲۵۱) اے محمدؐ! ان اہل کتاب کو کہہ دو کہ کیا تم ہم سے اس لئے بیر لیتے ہو کہ ہم خدا پر ایمان لے آئے اور اس پر بھی جو ہم پر اتارا اور جو اس سے پہلے تم پر اتارا تھا اور تم میں سے اکثر بدکار لوگ ہیں۔ ﴿۵۹﴾ (تک۔۲:۳۹۲) کہہ دے کیا میں تم کو اس سے بھی بدتر بات بتاؤں جو خدا کے نزدیک جزا کے اعتبار سے ہے۔ وہ وہ قوم ہے جس پر اللہ نے لعنت بھیج کر اور اس پر اپنا غضب نازل کر کے ان کو بندر اور سؤر اور شیطان کے بندے بنا دیا۔ (جیسا کہ تم سے پہلے اہل کتاب کو بنا دیا تھا) (تک۔۲:۳۹۲) ایسے لوگوں کا برا ٹھکانا ہے اور وہ سیدھے رستے سے بہت دور ہیں۔ ﴿۶۰﴾ (ف) اور جب یہ لوگ تمہارے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے حالانکہ کفر لے کر آتے ہیں اور اسی کو لے کر جاتے ہیں' اور جن باتوں کو یہ مخفی رکھتے ہیں خدا ان کو خوب جانتا ہے۔ ﴿۶۱﴾ (ف) تو ان میں سے اکثر کو دیکھے گا کہ گناہوں اور ظلم کی طرف لپکتے ہیں اور حرام کھاتے ہیں۔ (تک۔۲:۳۹۲) بے شک یہ جو کچھ کرتے ہیں برا کرتے ہیں۔ ﴿۶۲﴾ (ف)

Marfat.com

لَوْلَا يَنْهٰهُمُ الرَّبّٰنِيُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ عَنْ قَوْلِهِمُ الْاِثْمَ وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ ؕ
لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ﴿۶۳﴾ وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ يَدُ اللّٰهِ مَغْلُوْلَةٌ ؕ غُلَّتْ اَيْدِيْهِمْ
وَلُعِنُوْا بِمَا قَالُوْا ۘ بَلْ يَدٰهُ مَبْسُوْطَتٰنِ ۙ يُنْفِقُ كَيْفَ يَشَآءُ ؕ وَلَيَزِيْدَنَّ كَثِيْرًا
مِّنْهُمْ مَّآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ؕ وَاَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ
وَالْبَغْضَآءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ؕ كُلَّمَآ اَوْقَدُوْا نَارًا لِّلْحَرْبِ اَطْفَاَهَا اللّٰهُ ۙ وَيَسْعَوْنَ
فِى الْاَرْضِ فَسَادًا ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۶۴﴾ وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْكِتٰبِ اٰمَنُوْا
وَاتَّقَوْا لَكَفَّرْنَا عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاَدْخَلْنٰهُمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿۶۵﴾ وَلَوْ اَنَّهُمْ اَقَامُوا
التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ مِّنْ رَّبِّهِمْ لَاَكَلُوْا مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ
تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ ؕ مِنْهُمْ اُمَّةٌ مُّقْتَصِدَةٌ ؕ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ سَآءَ مَا يَعْمَلُوْنَ ﴿۶۶﴾ ع ۹ / ۱۲

ان کے مذہبی رہنما ان کو کیوں جھوٹ بولنے اور حرام کھانے سے نہیں روکتے۔ (تک۔۲:۳۹۲) بلاشبہ وہ بھی برا کرتے ہیں۔ ﴿۶۳﴾ (ف) یہود کہتے ہیں کہ خدا تو بڑا کنجوس ہے (جو مسلمانوں کو تنگ رکھتا ہے)۔ خدا انہی کے ہاتھوں ان کو غارت کرے اور ان کے اس قول کی وجہ سے ان پر لعنت کی گئی ہے۔ خدا کے ہاتھ بالکل کھلے ہوئے ہیں وہ تو جس طرح مناسب سمجھتا ہے مسلمانوں کو دے رہا ہے اور ضرور ہے کہ خدا ان میں سے اکثر کو تمہارے پیغام کے متعلق زیادہ سرکش اور منکر کر دے۔ ہم نے یوم قیامت تک ان کے درمیان عداوت اور کینہ ڈال دیا ہے۔ جب جب وہ تمہارے خلاف آتش جنگ بھڑکاتے ہیں خدا اس آگ کو بجھا دیتا ہے اور وہ زمین میں فساد پھیلا رہے ہیں۔ (تک۔۲:۳۹۲) خدا فساد کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔ ﴿۶۴﴾ (ف) اور اگر یہ الکتٰب کے (پرانے) وارث (اسی طرح) ایمان لے آتے (جس طرح کہ محمد صلعم کے نئے وارث قرآن پر عمل کر کے لے آئے ہیں) اور (اسی طرح) ڈرتے (جس طرح کہ رسولؐ کے پیرو ڈرتے ہیں) تو ہم ضرور ان سے ان کی بدحالیاں دور کر دیتے اور ضرور ہم ان کو نعمت سے بھرے ہوئے باغوں میں داخل کر کے (بادشاہ بنا کر) رکھتے۔ ﴿۶۵﴾ (حد۔۱۱۵) اور اگر وہ (قرآن نہ سہی صرف) تورات اور انجیل پر (ہی) قائم رہتے (جیسا کہ قائم رہنے کا حق ہے) اور اس پر عمل کرتے جو اللہ نے ان کی طرف اتارا تھا تو یقینی طور پر اوپر سے اور اپنے پاؤں کے نیچے سے خدا کی نعمتوں سے مالا مال ہو جاتے۔ (یہ ضرور ہے کہ) ان میں سے ایک گروہ ہے جو میانہ روی کر رہا ہے (یعنی نہ بہت سرگرمی سے عمل کر رہا ہے نہ بالکل غافل ہے لیکن) بہت سے ان میں سے ایسے ہیں کہ برا ہے جو عمل کر رہے ہیں۔ ﴿۶۶﴾ (حد۔۱۱۵)

Marfat.com

يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوۡلُ بَلِّغۡ مَاۤ اُنۡزِلَ اِلَيۡكَ مِنۡ رَّبِّكَ‌ ؕ وَاِنۡ لَّمۡ تَفۡعَلۡ فَمَا بَلَّغۡتَ
رِسٰلَـتَهٗ‌ ؕ وَاللّٰهُ يَعۡصِمُكَ مِنَ النَّاسِ‌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهۡدِى الۡقَوۡمَ الۡـكٰفِرِيۡنَ ﴿۶۷﴾
قُلۡ يٰۤـاَهۡلَ الۡـكِتٰبِ لَسۡتُمۡ عَلٰى شَىۡءٍ حَتّٰى تُقِيۡمُوا التَّوۡرٰٮةَ وَالۡاِنۡجِيۡلَ وَمَاۤ
اُنۡزِلَ اِلَيۡكُمۡ مِّنۡ رَّبِّكُمۡ‌ ؕ وَلَيَزِيۡدَنَّ كَثِيۡرًا مِّنۡهُمۡ مَّاۤ اُنۡزِلَ اِلَيۡكَ مِنۡ رَّبِّكَ
طُغۡيَانًا وَّكُفۡرًا‌ ۚ فَلَا تَاۡسَ عَلَى الۡقَوۡمِ الۡكٰفِرِيۡنَ ﴿۶۸﴾ اِنَّ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا
وَالَّذِيۡنَ هَادُوۡا وَالصّٰبِئُوۡنَ وَالنَّصٰرٰى مَنۡ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَعَمِلَ
صَالِحًـا فَلَا خَوۡفٌ عَلَيۡهِمۡ وَلَا هُمۡ يَحۡزَنُوۡنَ ﴿۶۹﴾ لَقَدۡ اَخَذۡنَا مِيۡثَاقَ
بَنِىۡۤ اِسۡرَاۤءِيۡلَ وَاَرۡسَلۡنَاۤ اِلَيۡهِمۡ رُسُلًا‌ ؕ كُلَّمَا جَآءَهُمۡ رَسُوۡلٌ ۢبِمَا لَا تَهۡوٰٓى
اَنۡفُسُهُمۡ ۙ فَرِيۡقًا كَذَّبُوۡا وَفَرِيۡقًا يَّقۡتُلُوۡنَ ﴿۷۰﴾

اے رسول جو کچھ تم پر تمہارے پروردگار کی طرف سے اتارا گیا ہے اس کو (لوگوں تک) پہنچا دے اور اگر تو نے ایسا نہ کیا تو اس کا پیغام کچھ نہ پہنچایا اور اللہ تجھ کو لوگوں (کی شرارتوں سے) بچائے رکھے۔ خدا کسی کافر قوم کو راہ راست نہیں دکھلاتا۔ ﴿۶۷﴾ (تک۔۲: ۳۹۳) ان (پرانے) الکتٰب کے وارثوں کو (اے پیغمبر) کہہ دو کہ تم ہرگز کسی (قابل توجہ) بات پر نہیں ہو جب تک کہ تورات اور انجیل پر اور جو تم پر تمہارے پروردگار کی طرف سے اتارا گیا تھا (صحیح معنوں میں) قائم نہ ہو جاؤ (جیسا کہ قائم ہو جانے کا حق ہے) اور ضرور ہے کہ ان میں سے بہت تمہاری طرف اتارے ہوئے احکام سے زیادہ بغاوت اور سرکشی کریں گے (کیونکہ وہ زیادہ نئے اور تکلیف دہ ہیں۔ اس لئے ہم ان کو تورات اور انجیل سے زیادہ ماننے کیلئے بھی نہیں کہتے۔ وہ اتنا بھی نہ مان سکیں گے اس لئے) تم ان لوگوں پر جو منکر ہیں (اور عمل کی نیت ہی نہیں رکھتے) افسوس نہ کرو۔ ﴿۶۸﴾ (حد۔۱۱۶) (ہمیں تمہیں مسلمانوں کی جماعت میں رسماً داخل کرنا بھی ضروری نہیں بلکہ ہم تو یہاں تک ہیں کہ) بے شک وہ لوگ جو (رسمی طور پر بطور مسلمان) ایمان لائے یا جو ''یہودی'' بن گئے یا ''صابئین'' بن گئے یا ''نصاریٰ'' بن گئے' ان میں سے جو کوئی بھی (صحیح معنوں میں) اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لے آیا اور اس نے عمدہ عمل کئے تو (بلا لحاظ اس کے کہ وہ کس فرقے سے ہے) ان کو کوئی خوف نہیں ہوگا' نہ کوئی غم۔ (خدا تو تمام انسانوں کی ایک امت اور احکام پر دیانتدارانہ عمل چاہتا ہے اور بس) ﴿۶۹﴾ (حد:۱۱۶) ہم نے بنی اسرائیل سے فی الحقیقت عہد باندھا تھا اور ان کی طرف (کئی) رسول بھی بھیجے لیکن جب جب ان کے پاس کوئی رسول ایسا آیا جو ان کی مرضی کے مطابق نہ تھا تو ایک گروہ نے اس کو جھٹلایا اور ایک گروہ نے قتل کر دیا۔ ﴿۷۰﴾ (تک۔۲: ۳۹۳۔۳۹۴)

Marfat.com

وَحَسِبُوْٓا اَلَّا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ فَعَمُوْا وَصَمُّوْا ثُمَّ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ثُمَّ عَمُوْا
وَصَمُّوْا كَثِيْرٌ مِّنْهُمْ ۭ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ﴿٧١﴾ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ
قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ۭ وَقَالَ الْمَسِيْحُ يٰبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ اعْبُدُوا
اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ ۭ اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ
وَمَاْوٰىهُ النَّارُ ۭ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ﴿٧٢﴾ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ
وقف لازم اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ ۘ وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّآ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۭ وَاِنْ لَّمْ يَنْتَهُوْا
عَمَّا يَقُوْلُوْنَ لَيَمَسَّنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٧٣﴾ اَفَلَا يَتُوْبُوْنَ
اِلَى اللّٰهِ وَيَسْتَغْفِرُوْنَهٗ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٧٤﴾ مَا الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ
اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ۭ وَاُمُّهٗ صِدِّيْقَةٌ ۭ كَانَا
يَاْكُلٰنِ الطَّعَامَ ۭ اُنْظُرْ كَيْفَ نُبَيِّنُ لَهُمُ الْاٰيٰتِ ثُمَّ انْظُرْ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ﴿٧٥﴾

انہوں نے سمجھا تھا کہ (اس طرح پر) فتنہ تھم جائے گا پھر اندھے اور بہرے ہوگئے۔ (تک۔۲:۳۹۴) پھر خدا نے ان پر مہربانی
فرمائی (لیکن) پھر ان میں سے بہت سے اندھے اور بہرے ہوگئے' (ف) اور اللہ جو کچھ وہ کر رہے تھے اس کو بغور دیکھ رہا تھا۔
﴿۷۱﴾ (تک۔۲:۳۹۴) بیشک وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ مسیح ابن مریم خدا ہے کافر ہیں' حالانکہ مسیح نے کہا تھا کہ اے بنی اسرائیل خدا کی
عبادت کرو جو میرا اور تمہارا دونوں کا پروردگار ہے اور بیشک جو اللہ کیساتھ کسی دوسرے کو شریک گردانتا ہے تو خدا نے بالیقین اس پر
جنت حرام کر دی اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہے۔ ﴿۷۲﴾ (تذ۔۲:۴۳) (علیٰ ہذا القیاس) وہ لوگ بھی کافر ہیں جو کہتے ہیں کہ اللہ تو تین
خداؤں میں تیسرے درجے پر ہے حالانکہ حاکم سوائے اللہ کے دوسرا نہیں۔ تو اگر وہ اس قول سے باز نہ آئے تو ان میں سے جو کافر
ہیں ان کو دردناک عذاب ملے گا۔ ﴿۷۳﴾ (تک۔۲:۳۱۴) کیا یہ لوگ اللہ کی طرف واپس نہیں آتے اور اس سے معافی نہیں مانگتے
حالانکہ خدا بڑا درگذر کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ ﴿۷۴﴾ (تک۔۲:۳۹۴) اور مسیح بن مریمؑ تو صرف ایک رسول تھا جس سے پہلے
کئی رسول گذر چکے اور اس کی ماں اپنے عمل سے ایمان کی تصدیق کرنے والی تھی۔ دونوں کھانا کھایا کرتے تھے (پھر کس طرح خدا
ہوسکتے تھے)۔ دیکھ ہم کس طرح اپنی آیتیں ان کو کھول کھول کر بیان کرتے ہیں۔ پھر دیکھ کر وہ کس طرف بہکے جا رہے ہیں۔
﴿۷۵﴾ (تک۔۳:۳۹۴)

Marfat.com

قُلْ اَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا ؕ وَاللّٰهُ
هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ ٧٦ قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ غَيْرَ
الْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعُوْۤا اَهْوَآءَ قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوْا مِنْ قَبْلُ وَاَضَلُّوْا
كَثِيْرًا وَّضَلُّوْا عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ ۝ ٧٧ لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْۢ ع ۱۱ ۱۴
بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ؕ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا
يَعْتَدُوْنَ ۝ ٧٨

اے محمدؐ! لوگوں سے کہو کہ کیا تم خدا کو چھوڑ کر ان چیزوں کی غلامی کر رہے ہو جن کے اختیار میں تمہارا نفع ونقصان کچھ بھی نہیں (حتّٰی کہ اس کے سمجھنے اور جاننے کی صلاحیت ہی نہیں) اور خدا ہی تمہاری آرزوؤں کو بڑا سمجھنے والا اور خواہشوں کا بڑا علم رکھنے والا ہے۔ ۷۶[1] (تذ۔۲:۱۶۶) اے پیغمبر! کتاب خدا کے وارثوں کو کہہ دو کہ اے اہل کتاب! خدا کے بتائے ہوئے دین میں ناروا غلو نہ کرو۔ اس کے سیدھے سادھے احکام میں ناحق پیچیدگیاں اور ناجائز مشکلیں پیدا نہ کرو' ان کی دور از کار تاویلیں نہ کرو' ذرہ ذرہ سی بات پر بال کی کھال نہ نکالا کرو۔ اور ان لوگوں کی ذاتی خواہشوں اور نفسانی اغراض پر نہ چلو جو تم سے پہلے راہ راست سے بھٹک گئے ہیں' کئی پشتوں اور قرنوں کو گمراہ کر چکے ہیں اور ہموار رستے سے بھٹک کر غلو' تاویل' تفریق اور تقلید کے ناہموار رستوں پر چل رہے ہیں۔ ۷۷ (تذ۔۲:۲۹۹) مسلمانو! بگوش ہوش سن رکھو کہ بنی اسرائیل میں سے بھی جن لوگوں نے احکام خدا کا عملاً انکار کیا تھا' غلو فی الدین کر کے مذہب کی صورت مسخ کر دی تھی اور اسی وجہ سے کفر کی حد تک پہنچ چکے تھے ان پر ان کے اپنے پیغمبروں یعنی داؤد اور عیسٰی علیہما السلام کی درشت گوئیوں اور بدعاؤں کی وجہ سے خدا کی پھٹکار پڑی تھی' خدا نے ان کو بدحال کر کے ہلاک کر دیا تھا اور یہ اس لئے تھا کہ وہ لوگ احکام خدا کی صریح نافرمانی کرتے تھے اور غلو فی الدین کر کے حد سے بڑھے جاتے تھے۔ ۷۸ (تذ۔۲:۲۹۹)

[1] خدا کے دست قدرت کو انسان کے دل میں بٹھانے نہیں بلکہ ملاقات خدا کے نصب العین کو محکم طور پر دل نشین کرنے کے لیے خدا کو مالک نفع وضرر بتلا کر غیر خدا کی ملازمت سے برگشتہ ہو جانے کی مدلل ترغیب دی۔ (تذ۔۲:۱۶۶)

Marfat.com

كَانُوْا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ ۭ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿٧٩﴾ تَرٰى
كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يَتَوَلَّوْنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ اَنْفُسُهُمْ
اَنْ سَخِطَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَفِي الْعَذَابِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ﴿٨٠﴾ وَلَوْ كَانُوْا يُؤْمِنُوْنَ
بِاللّٰهِ وَالنَّبِيِّ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوْهُمْ اَوْلِيَاۗءَ وَلٰكِنَّ كَثِيْرًا
مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿٨١﴾ لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الْيَهُوْدَ
وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ۚ وَلَتَجِدَنَّ اَقْرَبَهُمْ مَّوَدَّةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ قَالُوْٓا
اِنَّا نَصٰرٰى ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّ مِنْهُمْ قِسِّيْسِيْنَ وَرُهْبَانًا وَّاَنَّهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿٨٢﴾

منع کی ہوئی باتوں کو ایک بار کر کے پھر اس سے باز نہ آتے تھے اور جو کچھ کرتے تھے بہت ہی برا کرتے تھے۔ مسلمانو! تم ان افعال شنیعہ سے قطعاً احتراز کرتے رہو ایسا نہ ہو کہ تمہارے اپنے پیغمبر ہی کی بددعا سے تم بھی پھٹکارے جاؤ) ﴿٧٩﴾ (تذ۔۲:۲۹۹۔۳۰۰) اے پیغمبر! آج تو ان یہودیوں کو دیکھ رہا ہے (اور انہی کو نہیں بلکہ عہد حاضر کے مسلمانوں کو بھی) کہ اپنی جماعت کو چھوڑ کر کفار اور غیر جماعت کے لوگوں سے دوستی رکھتے ہیں ان کیساتھ محبت اور موالات سے پیش آتے ہیں حالانکہ اغیار سے موالات کر کے اپنی جماعت کو نقصان پہنچانا ایمان کے نقیص ہے۔ آہ! انہوں نے اپنے حق میں بہت ہی بری تمہید اٹھائی ہوئی ہے' اپنی ہلاکت کی راہ میں خوب کانٹے بوئے ہیں' جس کا نتیجہ یہ ہوگیا ہے کہ خدا ان سے ناراض ہوگیا ہے اور یہ لوگ عذاب میں ہمیشہ ہمیشہ رہینگے۔ ﴿٨٠﴾ (تذ۔۲:۳۰۰) اور اگر یہ لوگ صحیح معنوں میں اللہ اور نبی (موسیٰ علیہ السلام) پر ایمان لاتے اور اس تورات پر عمل کرتے جو ان پر اتاری گئی تو کبھی اپنوں کو چھوڑ کر غیروں کے دوست نہ بنتے لیکن ان میں فاسق ہیں اور ان کی اجتماعی ہلاکت کا فیصلہ ہو چکا ہے۔ ﴿٨١﴾ (تذ۔۲:۳۰۰) (اے محمدؐ!) تو یہودیوں اور مشرکوں کو مسلمانوں سے عداوت کرنے میں سب سے زیادہ سخت پائے گا اور محبت میں سب سے زیادہ قریب ان لوگوں کو پائے گا جو اپنے آپ کو نصاریٰ کہتے ہیں۔ یہ اس لئے کہ ان نصاریٰ میں عالم اور گوشہ نشین لوگ ہیں (جو خوف خدا کرتے رہتے ہیں) اور اس لئے بھی کہ (حق بات کو تسلیم کر لیتے ہیں اور) اکڑ باز نہیں۔ ﴿٨٢﴾ (تک۔۲:۳۹۵) ف

Marfat.com

وَإِذَا سَمِعُوا مَا أُنزِلَ إِلَى الرَّسُولِ تَرَىٰ أَعْيُنَهُمْ تَفِيضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا
عَرَفُوا مِنَ الْحَقِّ ۖ يَقُولُونَ رَبَّنَا آمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِينَ ﴿٨٣﴾ وَمَا لَنَا
لَا نُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَمَا جَاءَنَا مِنَ الْحَقِّ وَنَطْمَعُ أَن يُدْخِلَنَا رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ
الصَّالِحِينَ ﴿٨٤﴾ فَأَثَابَهُمُ اللَّهُ بِمَا قَالُوا جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ
خَالِدِينَ فِيهَا ۚ وَذَٰلِكَ جَزَاءُ الْمُحْسِنِينَ ﴿٨٥﴾ وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا
أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ ﴿٨٦﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُحَرِّمُوا طَيِّبَاتِ مَا
أَحَلَّ اللَّهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ ﴿٨٧﴾ وَكُلُوا مِمَّا
رَزَقَكُمُ اللَّهُ حَلَالًا طَيِّبًا ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي أَنتُم بِهِ مُؤْمِنُونَ ﴿٨٨﴾

بلکہ (وہ اسقدر نرم دل لوگ ہیں کہ) جب وہ رسول سے جو کچھ اس پر اتارا گیا سنتے ہیں تو دیکھے گا کہ ان کی آنکھیں آنسوؤں سے ابل رہی ہیں اس لئے کہ انہوں نے حقیقت کو پہچان لیا اور کہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار! ہم ایمان لے آئے اس لئے ہمارا نام گواہوں میں لکھ لے۔ ﴿٨٣﴾ (تک۔۲: ۳۹۵) اور وہ کہتے ہیں کہ ہمیں ایمان لانے میں کون سا عذر ہے اور اس سچائی پر جو ہمارے پاس آئی ہے اور ہم بھی اس کی طمع رکھتے ہیں کہ ہمارا پروردگار ہم کو صالح قوم کیساتھ شامل کرلے۔ ﴿٨٤﴾ (تک۔۲: ۳۹۵) تو ایسے لوگوں کو خدا ان سرسبز باغوں میں داخل کرتا ہے جن کے میدانوں میں بڑے بڑے دریا بہہ رہے ہونگے اور حسن عمل کرنے والوں کی جزا یہی ہے۔ ﴿٨٥﴾ (تک۔۲: ۳۹۶) اور جن لوگوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا وہ جہنمی ہیں۔ ﴿٨٦﴾ (ف) اے ایمان والو! پاک چیزوں کو جو خدا نے تم پر حلال کی ہیں حرام نہ ٹھہراؤ (مثلاً تم میں سے بعض نے جو ناطق طور پر قسم کھا کر ارادہ کرلیا ہے کہ وہ پیٹ بھر کر نہ کھائیں گے، نہ عورتوں سے ہم بستری کرینگے وغیرہ وغیرہ یہ سب ارادے ناجائز ہیں) (ہاں البتہ) حد سے نہ بڑھو کیونکہ خدا حد سے بڑھ جانے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ ﴿٨٧﴾ (تک۔۲: ۳۹۵۔۳۹۶) اور جو کچھ خدا نے تمہیں دیا ہے اس میں سے حلال اور پاکیزہ اشیاء کھاؤ اور اس اللہ سے ڈرتے رہو جس پر تم ایمان لائے ہو۔ ﴿٨٨﴾ (تک۔۲: ۳۹۶)

Marfat.com

لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَيْمَانَ ۚ
فَكَفَّارَتُهٗٓ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰكِيْنَ مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَهْلِيْكُمْ اَوْ كِسْوَتُهُمْ
اَوْ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ ۭ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ ۭ ذٰلِكَ كَفَّارَةُ اَيْمَانِكُمْ اِذَا
حَلَفْتُمْ ۭ وَاحْفَظُوْٓا اَيْمَانَكُمْ ۭ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿٨٩﴾
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ
الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿٩٠﴾ اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ
وَالْبَغْضَاۗءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ ۚ فَهَلْ
اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ﴿٩١﴾ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاحْذَرُوْا ۚ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ
فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا عَلٰي رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿٩٢﴾ لَيْسَ عَلَي الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا
الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْٓا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاَحْسَنُوْا ۭ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٩٣﴾ ع ۱۲/۷

خداتمہاری بیہودہ قسموں کے توڑنے پر گرفت نہیں کرتا البتہ ان پر گرفت کرتا ہے جوتم نے پختہ (وجوہات کو سامنے رکھ کر کسی مستقل ارادے سے) کھائی ہوں تو ایسی قسموں کا کفارہ دس مسکینوں کو اوسط درجہ کا کھانا کھلانا ہے جیسا کہ تم اپنے اہل وعیال کو کھلاتے ہو یا ان کو کپڑے دے دینا یا ایک گردن (یعنی ایک غلام) کو آزاد کرنا ہے۔ لیکن جس کو یہ میسر نہ ہو تو تین دن کے روزے رکھے۔ یہ کفارہ ہے تمہاری قسموں کا۔ اور اپنی قسموں کی حفاظت کیا کرو۔ اس طرح خدا تمہیں اپنے احکام کھول کھول کر بیان کرتا ہے۔ تاکہ تم اس کی قدر کرو۔ ﴿۸۹﴾ (تک۔۲:۳۹۶) اے ایمان والو! بے شک شراب اور جوا بازی اور انصاب[۱] اور ازلام[۲] سب کے سب ناپاک شیطانی اعمال ہیں اس لئے ان سب سے بچو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔ ﴿۹۰﴾ (تک۔۲:۳۹۶) شیطان تو صرف یہ چاہتا ہے کہ ان ناجائز مجلسوں اور اتفاقی کھیلوں یعنی شراب اور جوئے سے تمہارے مابین دشمنی اور بغض ڈال دے اور تمہیں خدا کے کھٹکے کو دل میں رکھنے سے اور الصلوٰۃ سے ہٹا دے تو تم اب باز آ جاؤ گے۔ ﴿۹۱﴾ (تک۔۲:۳۹۷) اور اللہ اور اس کے رسول کے حکموں کی بلا چون و چرا تعمیل کرتے جاؤ اور نافرمانی سے ڈرتے رہو۔ پھر اگر تم روگردانی کرو تو جان لو کہ ہمارے رسول کا ذمہ تو صرف اسقدر ہے کہ واضح طور پر پیغام پہنچا دے۔ ﴿۹۲﴾ (تک۔۲:۳۹۷) ایمان اور عمل صالح والی جماعت جو حرام شے اس سے پہلے کھا چکی اور بعد ازاں بچتی رہی اس پر کوئی گناہ نہیں۔ (تک۔۲:۳۹۷) اور خدا نیکوکاروں کو دوست رکھتا ہے۔ ﴿۹۳﴾ (ف)

[۱] بتوں کی تعظیم کے لیے ان کے تھانوں پر جانور ذبح کرنا۔ [۲] پانسے کے تیروں سے گوشت وغیرہ تقسیم کرنا۔

Marfat.com

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَيَبۡلُوَنَّكُمُ اللّٰهُ بِشَىۡءٍ مِّنَ الصَّيۡدِ تَنَالُهٗۤ اَيۡدِيۡكُمۡ
وَرِمَاحُكُمۡ لِيَعۡلَمَ اللّٰهُ مَنۡ يَّخَافُهٗ بِالۡغَيۡبِ ۚ فَمَنِ اعۡتَدٰى بَعۡدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ
عَذَابٌ اَلِيۡمٌ ﴿٩٤﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَقۡتُلُوا الصَّيۡدَ وَاَنۡتُمۡ حُرُمٌ ؕ وَمَنۡ قَتَلَهٗ
مِنۡكُمۡ مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآءٌ مِّثۡلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ يَحۡكُمُ بِهٖ ذَوَا عَدۡلٍ مِّنۡكُمۡ
هَدۡيًاۢ بٰلِغَ الۡكَعۡبَةِ اَوۡ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسٰكِيۡنَ اَوۡ عَدۡلُ ذٰلِكَ صِيَامًا لِّيَذُوۡقَ
وَبَالَ اَمۡرِهٖ ؕ عَفَا اللّٰهُ عَمَّا سَلَفَ ؕ وَمَنۡ عَادَ فَيَنۡتَقِمُ اللّٰهُ مِنۡهُ ؕ وَاللّٰهُ
عَزِيۡزٌ ذُو انۡتِقَامٍ ﴿٩٥﴾ اُحِلَّ لَكُمۡ صَيۡدُ الۡبَحۡرِ وَطَعَامُهٗ مَتَاعًا لَّكُمۡ وَلِلسَّيَّارَةِ ۚ
وَحُرِّمَ عَلَيۡكُمۡ صَيۡدُ الۡبَرِّ مَا دُمۡتُمۡ حُرُمًا ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِىۡۤ اِلَيۡهِ
تُحۡشَرُوۡنَ ﴿٩٦﴾ جَعَلَ اللّٰهُ الۡكَعۡبَةَ الۡبَيۡتَ الۡحَرَامَ قِيٰمًا لِّلنَّاسِ وَالشَّهۡرَ
الۡحَرَامَ وَالۡهَدۡىَ وَالۡقَلَآئِدَ ؕ ذٰلِكَ لِتَعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰهَ يَعۡلَمُ مَا فِى السَّمٰوٰتِ
وَمَا فِى الۡاَرۡضِ وَاَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَىۡءٍ عَلِيۡمٌ ﴿٩٧﴾

مومنو! کسی قدر شکار سے جن کو تم ہاتھوں اور نیزوں سے پکڑ سکو خدا تمہاری آزمائش کرے گا (یعنی حالت احرام میں شکار کی ممانعت سے) تاکہ معلوم کرے کہ اس سے غائبانہ کون ڈرتا ہے' تو جو اس کے بعد زیادتی کرے اس کے لئے دکھ دینے والا عذاب تیار ہے۔
﴿٩٤﴾ (ف) حالت احرام میں شکار نہ کرو تو جو ایسا کرے اس کو دو انصاف کرنے والوں کے فیصلے کے مطابق اس شکار کے برابر قربانی ادا کرنی لازم ہے یا چند مسکینوں کو کھانا دینا یا اس کے برابر چند روزے رکھنا۔ (تک۔۲:۳۹۷) تاکہ اپنے کام کی سزا (کا) مزہ چکھے۔ (اور) جو پہلے ہو چکا وہ خدا نے معاف کر دیا' اور جو پھر (ایسا کام) کرے گا تو خدا اس سے انتقام لے گا' اور خدا غالب اور انتقام لینے والا ہے۔
﴿٩٥﴾ (ف) تم پر سمندر یا دریا کا شکار مسافرین اور تمہارے لئے حلال کر دیا گیا اور خشکی کا شکار جب تک کہ احرام باندھے ہوئے ہو حرام کر دیا گیا۔ (تک۲۰:۳۹۷) اور خدا سے جس کے پاس تم (سب) جمع کئے جاؤ گے ڈرتے رہو۔ ﴿٩٦﴾ (ف) خدا نے خانہ کعبہ کو بیت الحرام قرار دیا ہے تمام بنی نوع انسان کیلئے اور چار حرمت والے مہینوں (یعنی شوال' ذیقعدہ' ذی الحجہ اور محرم) کو قابل تعظیم قرار دیا ہے اور (اسی طرح) قربانی کے جانوروں اور پٹے ڈالے ہوئے جانوروں کو جو قربانی کیلئے مخصوص ہوتے ہیں قابل تعظیم قرار دیا ہے۔ (تاکہ تمام قوم اس مجموعی اور اجتماعی عمل سے ایک راہ پر لگے اور) تاکہ تم بھی جان لو کہ خدا آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے اس کا پورا علم رکھتا ہے اور انسانی قوموں کو جو نصیحت کرنے سے متحد نہیں ہوتیں رسموں کو جاری کرنے سے اتحاد پیدا کرنا بھی جانتا ہے۔ ﴿٩٧﴾ (تک۔۲۲:۳۹۷)

اِعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ وَ اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۹۸﴾ مَا عَلَى الرَّسُوْلِ
اِلَّا الْبَلٰغُ ؕ وَ اللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا تَكْتُمُوْنَ ﴿۹۹﴾ قُلْ لَّا يَسْتَوِي الْخَبِيْثُ
وَالطَّيِّبُ وَلَوْ اَعْجَبَكَ كَثْرَةُ الْخَبِيْثِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ
تُفْلِحُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْـَٔلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ
تَسُؤْكُمْ ۚ وَاِنْ تَسْـَٔلُوْا عَنْهَا حِيْنَ يُنَزَّلُ الْقُرْاٰنُ تُبْدَ لَكُمْ ؕ عَفَا اللّٰهُ عَنْهَا ؕ
وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿۱۰۱﴾ قَدْ سَاَلَهَا قَوْمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ ثُمَّ اَصْبَحُوْا بِهَا
كٰفِرِيْنَ ﴿۱۰۲﴾ مَا جَعَلَ اللّٰهُ مِنْۢ بَحِيْرَةٍ وَّلَا سَآئِبَةٍ وَّلَا وَصِيْلَةٍ وَّلَا حَامٍ ۙ
وَّلٰكِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ وَاَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۱۰۳﴾ وَاِذَا
قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ قَالُوْا حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا
عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ شَيْـًٔا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ ﴿۱۰۴﴾

جان رکھو کہ خدا سخت عذاب دینے والا ہے اور یہ کہ خدا بخشنے والا مہربان بھی ہے۔ ﴿۹۸﴾ (ف) پیغمبر کے ذمے تو صرف (پیغام خدا کا) پہنچا دینا ہے' اور جو کچھ تم ظاہر کرتے ہو اور جو کچھ مخفی کرتے ہو خدا کو سب معلوم ہے۔ ﴿۹۹﴾ (ف) کہہ دو کہ ناپاک چیزیں اور پاک چیزیں برابر نہیں ہوتیں گو ناپاک چیزوں کی کثرت تمہیں خوش ہی لگے' تو عقل والو خدا سے ڈرتے رہو تاکہ رستگاری حاصل کرو۔ ﴿۱۰۰﴾ (ف) مومنو ایسی چیزوں کے بارے میں مت سوال کرو کہ اگر (ان کی حقیقتیں) تم پر ظاہر کر دی جائیں تو تمہیں بری لگیں' اور اگر قران کے نازل ہونے کے ایام میں ایسی باتیں پوچھو گے تو تم پر ظاہر بھی کر دی جائیں گی' (اب تو) خدا نے ایسی باتوں (کے پوچھنے) سے درگزر فرمایا ہے' اور خدا بخشنے والا بردبار ہے۔ ﴿۱۰۱﴾ (ف) اس طرح کی باتیں تم سے پہلے لوگوں نے بھی پوچھی تھیں (مگر جب بتائی گئی تو) پھر ان سے منکر ہو گئے۔ ﴿۱۰۲﴾ (ف) یہ بت پرست لوگ جو مختلف قسم کی اونٹنیوں اور اونٹوں کو بتوں کے نام پر چھوڑتے (یعنی آزاد کر دیتے) ہیں اور انکا دودھ' گوشت اور ان پر سواری کرنا حرام سمجھتے ہیں یہ سب لغو باتیں خدا پر تہمت کے طور پر ہیں۔ خدا نے ان میں سے کسی کو حرام نہیں کیا۔ اور یہ اس لئے کہ وہ اکثر بے عقل لوگ ہیں۔ ﴿۱۰۳﴾ (تک۔۲: ۳۹۸) اور جب ان لوگوں کو کہا جاتا ہے کہ آؤ اس طرف جو اللہ نے رسول پر اتارا تو کہتے ہیں کہ ہمیں تو وہی کافی ہے جن باتوں پر ہمارے باپ دادا قائم تھے حالانکہ ان کے باپ دادا جاہل مطلق اور گمراہ تھے۔ ﴿۱۰۴﴾ (تک۔۲: ۳۹۸)

Marfat.com

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ ۚ لَا يَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ ؕ
اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۰۵﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ حِيْنَ الْوَصِيَّةِ اثْنٰنِ ذَوَا عَدْلٍ
مِّنْكُمْ اَوْ اٰخَرٰنِ مِنْ غَيْرِكُمْ اِنْ اَنْتُمْ ضَرَبْتُمْ فِى الْاَرْضِ فَاَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةُ
الْمَوْتِ ؕ تَحْبِسُوْنَهُمَا مِنْ بَعْدِ الصَّلٰوةِ فَيُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ اِنِ ارْتَبْتُمْ لَا نَشْتَرِىْ بِهٖ
ثَمَنًا وَّلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ۙ وَلَا نَكْتُمُ شَهَادَةَ ۙ اللّٰهِ اِنَّاۤ اِذًا لَّمِنَ الْاٰثِمِيْنَ ﴿۱۰۶﴾ فَاِنْ عُثِرَ
عَلٰۤى اَنَّهُمَا اسْتَحَقَّاۤ اِثْمًا فَاٰخَرٰنِ يَقُوْمٰنِ مَقَامَهُمَا مِنَ الَّذِيْنَ اسْتَحَقَّ عَلَيْهِمُ
الْاَوْلَيٰنِ فَيُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ لَشَهَادَتُنَاۤ اَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا وَمَا اعْتَدَيْنَاۤ ۖ
اِنَّاۤ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۰۷﴾ ذٰلِكَ اَدْنٰۤى اَنْ يَّاْتُوْا بِالشَّهَادَةِ عَلٰى وَجْهِهَاۤ اَوْ يَخَافُوْۤا
اَنْ تُرَدَّ اَيْمَانٌۢ بَعْدَ اَيْمَانِهِمْ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاسْمَعُوْا ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ
الْفٰسِقِيْنَ ﴿۱۰۸﴾

اے مسلمانو! اپنی حفاظت کرو گمراہ لوگ تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکتے اگر تم راہ راست پر رہو۔ (تک۔۲: ۳۹۸) تم سب کو خدا کی طرف لوٹ کر جانا ہے اس وقت وہ تم کو تمہارے سب کاموں سے جو (دنیا میں) کئے تھے آگاہ کرے گا (اور ان کا بدلا دے گا) ﴿۱۰۵﴾ (ف) اے مسلمانو! جب تمہیں موت آجائے تو وصیت کرنے کے وقت دو معتبر اور انصاف والے گواہوں کی شہادت لو جو تم مسلمانوں میں سے ہوں یا اگر تم کو سفر کی حالت میں موت آجائے تو دو غیر مسلم معتبروں کی شہادت ہی کافی ہے۔ بشرطیکہ نماز کے بعد تم ان سے خدا کی قسم لو کہ ہم اس شہادت کو تھوڑے سے نفع کے بدلے نہ بیچیں گے خواہ وہ ہمارے عزیز ہی کیوں نہ ہوں اور نہ اس شہادت کو چھپائیں گے۔ (تک۔۲: ۳۹۸) اگر ایسا کریں گے تو گنہگار ہوں گے۔ ﴿۱۰۶﴾ (ف) پھر اگر تمہیں ان کے پھر جانے کے متعلق شک ہو تو دو اور معتبر گواہ لو جو اسی طرح کی قسمیں کھائیں۔ (تک۔۲: ۳۹۸) پھر اگر معلوم ہو جائے کہ ان دونوں نے (جھوٹ بول کر) گناہ حاصل کیا ہے تو لوگوں کا انہوں نے حق مارنا چاہا تھا ان میں سے ان کی جگہ اور دو گواہ کھڑے ہوں جو (میت سے قرابت قریبہ) ہوں۔ پھر وہ خدا کی قسمیں کھائیں کہ ہماری شہادت ان کی شہادت سے بہت سچی ہے اور ہم نے کوئی زیادتی نہیں کی' ایسا کیا ہو تو ہم بے انصاف ہیں۔ ﴿۱۰۷﴾ (ف) اس طریق سے بہت قریب ہے کہ یہ لوگ صحیح صحیح شہادت دیں یا اس بات سے خوف کریں کہ (ہماری) قسمیں ان قسموں کے بعد رد کر دی جائیں گی' اور خدا سے ڈرو اور (اس کے حکموں کو گوش ہوش سے) سنو اور خدا نافرمان لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔ ﴿۱۰۸﴾ (ف)

Marfat.com

يَوْمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ الرُّسُلَ فَيَقُوْلُ مَاذَآ اُجِبْتُمْ ؕ قَالُوْا لَا عِلْمَ لَنَا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ
عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ﴿۱۰۹﴾ اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ اذْكُرْ نِعْمَتِيْ عَلَيْكَ وَعَلٰى
وقف لازم وَالِدَتِكَ ۘ اِذْ اَيَّدْتُّكَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ۣ تُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا ۚ
وَاِذْ عَلَّمْتُكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ۚ وَاِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّيْنِ كَهَيْـَٔةِ
الطَّيْرِ بِاِذْنِيْ فَتَنْفُخُ فِيْهَا فَتَكُوْنُ طَيْرًا بِاِذْنِيْ وَتُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ
بِاِذْنِيْ ۚ وَاِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتٰى بِاِذْنِيْ ۚ وَاِذْ كَفَفْتُ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَنْكَ اِذْ جِئْتَهُمْ
بِالْبَيِّنٰتِ فَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۱۰﴾

ایک دن آنے والا ہے کہ خدا سب رسولوں کو اکٹھا کر کے ان سے پوچھے گا کہ بنی نوع انسان نے ہمارے دیئے ہوئے پیغام کو کس طرح قبول کیا۔ وہ کہیں گے ہمیں تو کوئی علم نہیں کہ ہمارے پیچھے کس ہدایت یا گمراہی میں رہے۔ تو ہی چھپی باتوں کا جاننے والا ہے۔ ﴿۱۰۹﴾ (تک ۲:۳۹۸) اور وہ وقت بھی آنے والا ہے جب خدا عیسیٰؑ بن مریمؑ سے کہے گا کہ اے عیسیٰؑ بن مریمؑ! میرے احسان کو جو میں نے تم پر اور تمہاری ماں پر کیا تھا۔ یاد کرو جبکہ میں نے روح القدس (عقل اول یعنی حضرت جبرئیل) کو تمہاری مدد کیلئے دیا تھا (بتیس برس کی چھوٹی سی عمر میں ہی تمہارے دیئے ہوئے پیغام کو تمام دنیا میں پھیلا دے) اور تو بھی اسقدر ذہین اور صاحب ہوش و فہم تھا کہ) لوگوں سے گہوارے میں لیٹ کر باتیں کرتا تھا اور بڑی عمر میں بھی اور جب میں نے (تمہاری چھوٹی سی عمر میں ہی) تم کو الکتٰب (قانون الٰہی) اور الحکمۃ سکھلا دی اور تورات اور انجیل کا علم دے دیا' اور جب تو (بڑا ہو کر لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرنے کیلئے) مٹی سے پرندے کا ایک بت سا بنا کر پھونکا کرتا تھا تو وہ بت میرے حکم سے زندہ پرندہ بن جاتا تھا۔ اور جب تو (طبیبوں اور حکیموں کے مشہور اسیری فرقہ کے ایک ممتاز رکن ہونے کی حیثیت سے حکمت اور طبابت میں اسقدر ماہر ہو گیا تھا کہ) مادر زاد اندھے کو بصارت دے دیا کرتا تھا اور کوڑھوں کو میرے حکم سے صحت مند کر دیتا تھا۔ اور وہ وقت یاد کرو جبکہ تو اپنے بے مثال طبیب ہونے کے باعث قریب المرگ انسانوں (بلکہ بظاہر مرے ہوئے انسانوں) کو میرے حکم سے اپنی دوا دے کر زندہ کر دیتا تھا۔ اور جب میں نے بنی اسرائیل کے ظلم کو جو وہ تم پر کر رہے تھے روک دیا تھا جبکہ تو ان کے پاس روشن آیات لے کر آیا تھا اور کافر لوگ جو ان میں سے تھے وہ (تو تمہارا تمسخر اڑاتے تھے اور) کہتے تھے کہ یہ تو کھلا جادو (اور جھوٹ) ہے۔ ﴿۱۱۰﴾ [1] (تک ۲-۳۹۸-۳۹۹)

[1] اوقاف قرآن کے رموز کو جاننے والے غور و خوض کے بعد اس نتیجے پر بطور خود پہنچ سکتے ہیں کہ آیہ شریفہ میں اذ قال اللہ سے علی والدتک" تک ایک مستقل بیان ہے جس میں خدائے عظیم نے احتسابا بلکہ تہدید آمیز لہجے میں حضرت عیسیٰؑ کی توفیق عمل اور استعداد نبوت کو ان پر بلکہ ان کی ماں پر بھی احسان کے طور پر بتلایا ہے اس دعویٰ کی تائید علامت م سے ہوتی ہے جو والدتک کے بعد ←

Marfat.com

وَاِذْ اَوْحَيْتُ اِلَى الْحَوَارِيّٖنَ اَنْ اٰمِنُوْا بِيْ وَبِرَسُوْلِيْ ۚ قَالُوْٓا اٰمَنَّا وَاشْهَدْ
بِاَنَّنَا مُسْلِمُوْنَ ﴿۱۱۱﴾ اِذْ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ هَلْ يَسْتَطِيْعُ رَبُّكَ
اَنْ يُّنَزِّلَ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ ۭ قَالَ اتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۱۲﴾

اور وہ وقت یاد کرو جب میں نے تمہارے (بارہ) حواریوں کے دلوں میں وحی کر دی (یعنی ان کے دلوں میں ڈال دیا) کہ مجھ پر اور میرے رسول پر ایمان لے آؤ تو انہوں نے اقرار کرلیا کہ ہم ایمان لے آئے اور اے خدا گواہ رہ کہ ہم ایمان لانے والے ہیں۔ ﴿۱۱۱﴾ (تک۔۲: ۳۹۹) اور اے محمدؐ! لطف خدا کے امیدوار امتیوں کو وہ واقع بھی یاد دلاؤ جب عیسٰی ابن مریم علیہما السلام کے باعمل اور حکمبر دار حواریوں نے ان سے عرض کی کہ یا حضرت! کیا ان تمام اعمال اور جدوجہد کے عوض میں جو ہم نے آپ کی متابعت میں کی ہے رب لطیف وخبیر کی جناب سے ممکن ہے کہ وہ ہم پر آسمان سے نعمائے الٰہی نازل کرے دنیا کی رنگارنگ نعمتوں سے سرفراز کرے حکومت اور عزت دے قوت اور بادشاہت دے رزق اور فراخی نصیب کرے (مائدۃ من السما) تو عیسٰی علیہ السلام نے جواب دیا کہ ہاں یہ بات ممکن ہی نہیں بلکہ فی الواقع ہو کر رہے گی اور اس کے حاصل کرنے کی شرط اولین یہ ہے کہ اس احکم الحاکمین کا خوف اس کے قانون کا خوف اس کے احکام کی کامل متابعت کا ہول اپنے اندر پیدا کرو اگر تم صحیح معنوں میں ایماندار اور ایمان کار ہو۔ ﴿۱۱۲﴾ (تذ۔۲: ۲۴۸)

← ہے اور جس سے مراد یہ ہے کہ اس کے بعد ٹھیر جانا لازمی ہے۔ ورنہ بعد کی عبارت سے ملا کر پڑھنے سے مطالب کے بگڑ جانے (حتٰی کہ بعض ظاہر پرست اشخاص کے نزدیک کفر کے مرتکب ہونے) کا خوف ہے! گویا "تم جیسے باعمل اور کارکن شخص کا ہونا ہی تم پر خدا کا یک احسان عظیم تھا' اور بالخصوص اس ماں پر جس نے ایسا سپوت جنا" ماں اور بیٹے دونوں کو احسان جتلانے کا سبب سولہویں رکوع کے شروع میں ظاہر ہوتا ہے جہاں پندرہویں رکوع کے بعد انبیائے جہاں کے بھرے مجمع میں فرمایا ہے کہ "اے مریمؑ کے بیٹے عیسٰیؑ! کیا تم نے فی الحقیقت لوگوں کو کہا تھا کہ خدا کو چھوڑ کر مجھے اور میری ماں کو خدا بنالو؟" حالانکہ میں نے ہی تم کو بنی اسرائیل کا سردار بنایا تھا اور تمہاری ماں کو ایسا کارکن بیٹا دیا تھا۔ اکثر شارحین نے کلام خدا کے ربط کو نظر انداز کر کے آیہ (۵: ۱۱۰) میں والدتك کے بعد کی عبارت کو متذکورہ صدر ٹکڑے سے ملا کر اذ ايدتك بروح القدس تكلم الناس في المهد و كهلا وغیرہ وغیرہ کو نعمت قرار دیا ہے۔ یہ واقعات یعنی تائید روح القدس اور کلام فی المہد وغیرہ خواہ ان کا مفہوم کچھ ہی ہو حضرت عیسٰیؑ پر بطور احسان کے عائد ہو سکتے مگر حضرت مریم پر ان کا جتانا کچھ بے معنی سا ہے۔ یہ آیت اس امر کی بہترین مثال ہے کہ قرآن حکیم کے اوقاف اور نشانات رکوع جو علمائے سلف نے حجاج ابن یوسف کے زمانے میں لگائے تھے کس حزم واحتیاط سے لگائے اور ان کو کلام الٰہی کے صحیح مطالب پر کتنا عبور تھا۔ اس بنا پر میرا غالب گمان بلکہ یقین یہی ہے کہ آیہ (۵: ۱۱۰) میں بھی نعمت سے مراد حضرت کی وہ حیرت انگیز روح عمل تھی جس نے اس کو مثلاً لبنی اسراءیل (۴۳: ۵۹) بنا دیا تھا اور نوعیت احسان حضرت مریمؑ پر یہی ہے کہ ایسے جلیل الشان نبی کی ماں تھیں۔ (تذ۔۱: ۲۲۱۔۲۲۲) نیز دیکھئے نوٹ آیت ۴: ۱۵۷

Marfat.com

قَالُوا نُرِيدُ أَن نَّأْكُلَ مِنْهَا وَتَطْمَئِنَّ قُلُوبُنَا وَنَعْلَمَ أَن قَدْ صَدَقْتَنَا

الربع وَنَكُونَ عَلَيْهَا مِنَ الشَّاهِدِينَ ﴿١١٣﴾ قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا أَنزِلْ

عَلَيْنَا مَائِدَةً مِّنَ السَّمَاءِ تَكُونُ لَنَا عِيدًا لِّأَوَّلِنَا وَآخِرِنَا وَآيَةً مِّنكَ ۖ وَارْزُقْنَا

وَأَنتَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ ﴿١١٤﴾ قَالَ اللَّهُ إِنِّي مُنَزِّلُهَا عَلَيْكُمْ ۖ فَمَن يَكْفُرْ بَعْدُ

ع۱۵ مِنكُمْ فَإِنِّي أُعَذِّبُهُ عَذَابًا لَّا أُعَذِّبُهُ أَحَدًا مِّنَ الْعَالَمِينَ ﴿١١٥﴾ وَإِذْ قَالَ

اللَّهُ يَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ أَأَنتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُونِي وَأُمِّيَ إِلَٰهَيْنِ مِن

دُونِ اللَّهِ ۖ قَالَ سُبْحَانَكَ مَا يَكُونُ لِي أَنْ أَقُولَ مَا لَيْسَ لِي بِحَقٍّ ۚ إِن كُنتُ قُلْتُهُ

فَقَدْ عَلِمْتَهُ ۚ تَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِي وَلَا أَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِكَ ۚ إِنَّكَ أَنتَ عَلَّامُ

الْغُيُوبِ ﴿١١٦﴾

وقف النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تو حواریوں نے کہا کہ (یہ فرمائش تم سے اس لئے کرتے ہیں کہ) علاوہ اس کے کہ ہم اس خوان نعمت میں سے عمدہ عمدہ چیزیں بھی کھائیں گے (لیکن اصل مقصد یہ ہے کہ) ہمارے دل مطمئن ہو جائیں اور ہمیں اس امر کا یقینی علم ہو جائے کہ تو نے اپنے نبی ہونے کے دعوے کو سچ کر دکھایا اور تاکہ ہم تمہارے نبی ہونے پر (عینی) گواہ ہو جائیں۔ ﴿۱۱۳﴾ (تک۔۲: ۳۹۹/ ۴۰۰) تو عیسیٰؑ بن مریم نے خدا کے حضور میں درخواست کی کہ اے میرے پروردگار اللہ! ضرور ہم پر آسمان سے ایک خوان نعمت نازل کر تاکہ میرے حواریوں کیلئے (جو مجھ پر پورا ایمان نہیں رکھتے اور میرے نبی ہونے پر شک کرتے ہیں) یہ خوان نعمت ہمارے پہلوں اور پچھلوں کیلئے خوشی کا سامان اور عید بن جائے اور تیری طرف سے (میرے نبی ہونے کی) ایک نشانی بن جائے اور ہمیں یہ نعمت عطا فرما کیونکہ تو بہترین رزق دینے والا ہے۔ ﴿۱۱۴﴾ (تک۲: ۴۰۰) تو خدا نے عیسیٰؑ کو کہا کہ میں بیشک اس خوان نعمت کو تمہارے پیروؤں پر اتارنے والا ہوں لیکن اگر اس (تعجب انگیز نشانی کے نازل ہونے) کے بعد بھی تمہارے پیروؤں نے میرا انکار کیا (اور تمہیں نبی نہ مانا) تو میں ان کو ایسا دردناک عذاب دوں گا کہ اہل عالم میں سے کسی اور کو اس طرح کا عذاب نہ دیا ہوگا۔ ﴿۱۱۵﴾ (تک۔۲: ۴۰۰) اے عیسیٰؑ بن مریمؑ! کیا (میرے ان تمام احسانوں کے بعد جو میں نے تم پر کئے) تم نے لوگوں کو کہا تھا کہ اللہ کو چھوڑ کر مجھے اور میری والدہ مریمؑ بنت عمران کو خدا بنالو۔ تو عیسیٰؑ نے کہا اے خدا تو پاک اور برگزیدہ ہے (میں اس الزام سے قطعاً بری ہوں) میری بساط کیا تھی کہ میں ایسی بات کہتا جس کا مجھے کوئی حق نہ تھا۔ اگر میں نے درحقیقت (یہ عظیم الشان افترا تجھ پر باندھا تھا) اور یہ کہا تھا تو تجھے اس کا ضرور علم ہوتا۔ تو جو کچھ میرے جی میں ہے خوب جانتا ہے حالانکہ میں ہرگز نہیں جانتا جو کچھ تیرے جی میں ہے۔ تو ہی ہے جو چھپی بات جانتا ہے۔ ﴿۱۱۶﴾ (تک۔۲: ۴۰۱)

مَا قُلْتُ لَهُمْ اِلَّا مَآ اَمَرْتَنِیْ بِهٖٓ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّیْ وَ رَبَّكُمْ ۚ وَ كُنْتُ
عَلَیْهِمْ شَهِیْدًا مَّا دُمْتُ فِیْهِمْ ۚ فَلَمَّا تَوَفَّیْتَنِیْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِیْبَ عَلَیْهِمْ ؕ
وَ اَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ شَهِیْدٌ ﴿۱۱۷﴾ اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ ۚ وَ اِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ
اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ﴿۱۱۸﴾ قَالَ اللّٰهُ هٰذَا یَوْمُ یَنْفَعُ الصّٰدِقِیْنَ صِدْقُهُمْ ؕ لَهُمْ
جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَآ اَبَدًا ؕ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا
عَنْهُ ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ﴿۱۱۹﴾ لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ مَا فِیْهِنَّ ؕ وَ هُوَ عَلٰى
كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۱۲۰﴾

میں نے وہی کچھ کہا جس کا حکم تو نے مجھے دیا تھا کہ میرے پروردگار اللہ کے ملازم بن جاؤ جو تمہارا پروردگار بھی ہے۔ اور میں (اپنے اعمال ہمہ تن تیرے احکام کے لئے وقف کر کے) جب تک زندہ رہا ان پر تیرے موجود ہونے کا گواہ بنا رہا۔ پھر جب تو نے میری عمر پوری کر دی تو تو ہی ان لوگوں کا نگران رہا اور تو خود ہر شے کا گواہ ہے۔ ﴿۱۱۷﴾ (تک ۲:۴۰۱) (اے میرے رب! میری اس تشریح کے بعد) اگر تو ان (پرستاران مسیحؑ اور تثلیث والوں) کو عذاب دیتا ہے تو وہ تیری مخلوق ہیں (تجھے پورا اختیار ہے) اور اگر تو ان کی شدید گمراہی سے درگذر کرنا چاہے تو بھی تو بڑا غالب اور حکمت والا ہے۔ ﴿۱۱۸﴾ (تک ۔۲:۴۰۲) یہی وہ وقت ہے کہ عمل کے ذریعے سے ایمان کی تصدیق کرنے والے لوگوں کو ان کی سچائی نفع دے گی اور وہ نفع سرسبز باغوں کی ابدی بادشاہت ہوگی جنکے میدانوں میں عظیم الشان دریا بہہ رہے ہونگے۔ یہ اس لئے کہ اللہ ایسے لوگوں سے راضی ہوگیا اور وہ اس سے راضی ہوگئے اور یہی سب سے بڑی کامیابی ہے۔ ﴿۱۱۹﴾ (تک ۔۲:۴۰۲) (اور لوگوں یاد رکھو کہ) آسمانوں اور زمین کی پوری سلطنت اللہ کی ہے اور جو کچھ ان میں ہے اس کی ملکیت اور وہ اللہ ہر شے پر قادر ہے۔ ﴿۱۲۰﴾ (تک ۔۲:۴۰۲)

آیاتھا ۱۶۵ ۔ ۶ سُوْرَۃُ الْاَنْعَامِ مَكِّيَّةٌ ۸۹ ۔ رکوعاتھا ۲۰

ترجمہ المشرقیؒ: ۱۰۵ آیات ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ ترجمہ مولانا جالندھریؒ: ۶۰ آیات

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَ جَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَ النُّوْرَ ؕ ثُمَّ
الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ یَعْدِلُوْنَ ﴿۱﴾

ہر طرح کی تعریف خدا ہی کو سزاوار ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور اندھیرا اور روشنی بنائی، پھر بھی کافر (اور چیزوں کو) خدا کے برابر ٹھہراتے ہیں۔ ﴿۱﴾ (ف)

Marfat.com

هُوَ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ طِیْنٍ ثُمَّ قَضٰۤی اَجَلًا ؕ وَ اَجَلٌ مُّسَمًّی عِنْدَهٗ ثُمَّ اَنْتُمْ
تَمْتَرُوْنَ ② وَهُوَ اللّٰهُ فِی السَّمٰوٰتِ وَفِی الْاَرْضِ ؕ یَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَجَهْرَكُمْ
وَیَعْلَمُ مَا تَكْسِبُوْنَ ③ وَمَا تَاْتِیْهِمْ مِّنْ اٰیَةٍ مِّنْ اٰیٰتِ رَبِّهِمْ اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا
مُعْرِضِیْنَ ④ فَقَدْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ ؕ فَسَوْفَ یَاْتِیْهِمْ اَنْۢبٰٓؤُا
مَا كَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ ⑤ اَلَمْ یَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ
مَّكَّنّٰهُمْ فِی الْاَرْضِ مَا لَمْ نُمَكِّنْ لَّكُمْ وَاَرْسَلْنَا السَّمَآءَ عَلَیْهِمْ مِّدْرَارًا ۪
وَّجَعَلْنَا الْاَنْهٰرَ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهِمْ فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَاَنْشَاْنَا مِنْۢ
بَعْدِهِمْ قَرْنًا اٰخَرِیْنَ ⑥

وہ فاطر زمین و آسمان ہے جس نے تم کو مٹی (کے ابتدائی قوام) سے (جو نفس واحدہ تھا) پیدا کیا۔ پھر (اس کیلئے) ایک مدت کا فیصلہ
کیا (کہ اس مدت کے بعد وہ وجود ختم ہو جائے) اور مدت کے متعین کرنے (کا علم تو) اسی کے پاس ہے۔ پھر (حیرت ہے کہ تم اس
کے بعد بھی کہ تم صرف ایک مقرر مدت کیلئے زندہ ہو۔ خدا کے ہونے کے بارے میں) شک کر رہے ہو۔ ② (تک۔۱: ۳۶۲) اے
لوگو! وہ خدائے عظیم آسمانوں کی ناپید کنار دوریوں تک کا بادشاہ ہے اور وہی زمین پر حکومت کر رہا ہے کوئی شے اس کے حیطہ علم سے
خارج نہیں، وہ تمہارے دلوں کے اندرونی بھیدوں اور زبانی اقراروں کو پورے طور پر جانتا ہے اور جو کچھ تم کر رہے ہو اس کو خوب
دیکھ رہا ہے۔ ③ (تذ۔۲: ۲۰۲۔۲۰۳) اور لوگوں کا یہ حال ہے کہ جب جب ان کے پاس قانون خدا میں سے کوئی حکم تعمیل کیلئے پہنچتا
ہے تو وہ اس سے روگردانی کرتے ہیں۔ ④ (تذ۔۲: ۲۰۳) آج اہل عرب نے اس قانون برحق کی تعمیل سے انکار کر کے اس کو یقیناً
جھٹلایا ہے تو جس آئین جلیل کو یہ لوگ آج مخول میں اڑا رہے ہیں اس کی حقیقت ان کو عنقریب معلوم ہو جائے گی۔ ⑤ (تذ۔۲:
۲۰۳) کیا ان اجل زدوں نے اس بات پر نظر نہیں کی کہ ہم نے ان سے پہلے اس روئے زمین کی کتنی امتوں کو ہلاک کر مارا جن کو ہم
نے (انکی ترقی کے ابتدائی ایام میں) اس زمین پر وہ استحکام عطا کیا تھا جو تم کو بھی نہ کیا تھا اور ہمارے لطف و کرم کی بارش (کسی
زمانے میں) ان پر موسلا دھار برسا کرتی تھی۔ بلکہ ہم نے ان کے میدانوں میں جن پر وہ حکومت کرتے تھے دریا بہا دیئے تھے پھر
آخر کار ان کے ناخلف جانشینوں کو ان کی غفلتوں اور نافرمانیوں کی پاداش میں ہم نے ہلاک کر مارا اور ان کے بعد دوسری مستعد اور
صالح العمل قوموں کی ابتدا کر دی۔ ⑥[ل] (تذ۔۲: ۲۰۳)

ل سطح زمین پر قوموں کا بدل جانا کوئی مستبدانہ رد و بدل یا روایتی مداوات ایام نہیں جس کی وجہ سے اچھے دن خود بخود برے دن بلا ←

Marfat.com

وَلَوْ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ كِتٰبًا فِيْ قِرْطَاسٍ فَلَمَسُوْهُ بِاَيْدِيْهِمْ لَقَالَ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۷﴾ وَقَالُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ مَلَكٌ ط
وَلَوْ اَنْزَلْنَا مَلَكًا لَّقُضِيَ الْاَمْرُ ثُمَّ لَا يُنْظَرُوْنَ ﴿۸﴾

اور اگر ان کافروں کو ہم کاغذ پر لکھی ہوئی کتاب بھی آسمان سے نازل کر دیتے اور یہ اس کتاب کو ہاتھوں سے بھی چھو لیتے تو یقیناً کہتے کہ یہ تو ایک کھلا جادو ہے۔ ﴿۷﴾ (تک ۱: ۳۶۲) اور کہتے ہیں کہ ان (پیغمبروں) پر فرشتہ کیوں نازل نہ ہوا (جو ان کی تصدیق کرتا) اگر ہم فرشتہ نازل کرتے تو کام ہی فیصل ہو جاتا پھر انہیں (مطلق) مہلت نہ دی جاتی۔ ﴿۸﴾ (ف)

← استحقاق پھر جاتے ہیں۔ یہ چرخ دوار کی مشق ستم گاری' یا گردش ایام کی ابلق نمائی نہیں جس کے باعث زمانے کے رنگ خود بخود اور بلا وجہ بدلتے رہتے ہیں بلکہ قوموں کا عروج ان کی اپنی پیدا کی ہوئی قوت کے کرشمے' ان کے اپنے ہاتھوں سے پیدا کئے ہوئے اتحاد عمل کے شعبدے ہیں جو وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتے رہتے ہیں' خدا کی اس عجائب نمائی اور رد و بدل میں وہ صورت عدل و انصاف ہے جس کے خلاف معترض کو دم مارنے کی مجال نہیں۔ (تذ: ۲: ۲۰۳)

پس انسانی اعمال و اشغال کے نتائج پیدا کرنے کے بارے میں' حوادث دہر کے واقع ہونے اور نتائج احوال کے ظہور میں' یا اقوام عالم کے عرج و زوال میں خدائے رحیم کی طرف سے قطعاً کوئی ظلم نہیں ہوتا۔ ......(۴۰: ۲۰)

قرآن پاک کی تعلیم کے مطابق ہر شخص کے نیک و بد عمل میں اس کی اپنی ہی بہتری یا برائی ہے' خدا کی ذات پر اس کا مطلق اثر نہیں۔ اگر اعمال نیک ہیں تو اس کا نیک نتیجہ اس متنفس کی ذات کو ملتا ہے' اس کی جماعت کو پہنچے تو بالواسطہ پھر اسی کو پہنچ رہتا ہے' اور اگر اس دنیا میں نہیں ملا تو روز جزا کو مل رہے گا: ﴿من عمل صالحاً فلنفسه ومن اسآء فعليتها ومابك بظلم للعبيد○﴾ (۴۶:۴۱) "جس نے کوئی صالح عمل کیا تو وہ اپنی ذات کے فائدے کے لیے کیا اور جس نے برا کیا تو اس کی ذمہ داری اس پر ہے اور تیرا پروردگار بندوں پر ہرگز ظلم نہیں کرتا۔" اگر کسی شخص کو اپنی سعی اور زور بازو سے راہ راست مل گیا ہے' یا غفلت اور کج بینی کے باعث غلط راستے پر چل رہا ہے تو یہ اس کا اپنا معاملہ ہے۔ خدا کا اس میں کوئی دخل نہیں' وہ آپ اس کو بھگتے گا کوئی دوسرا اس کے بوجھ کو ہلکا نہیں کر سکتا۔ اگر کوئی شخص یا قوم خدا کی عطا کی ہوئی چیزوں کی قدر کرتی ہے تو اپنے لئے' اور ان کا ناجائز اور نامناسب استعمال کر کے کفران نعمت کر رہی ہے تو اپنی ذمہ داری پر......(۱۲:۳۱)

اگر آدمی کوشش کر رہا ہے تو صرف اپنی بہتری کی خاطر' خدا کی اس میں کوئی پوشیدہ غرض نہیں۔......(۶:۲۹)

اگر بصیرت حاصل کرتا ہے تو اپنے فائدے اور نفع کی خاطر' خدا اس بات کا ضامن نہیں کہ ہدایت پہنچنے کے بعد' لوگوں کو اس کے قبول کرنے پر مجبور کرے۔......(۱۰: ۱۰۴ نیز ۲۹: ۳۱)

اگر خدائے بے نیاز کے ہاں سے حسن عمل کی تلقین کی جا رہی ہے تو محض اس کے اپنے فائدے کے لیے (۱۷: ۷) اور اگر باایں ہمہ وہ اس کو رد کرتا ہے تو اپنی ذمہ داری پر۔ (تذ۔ ۱: ۲۰۶۔ ۲۰۷)

جو سزا مل رہی ہے اس لفظی اور نمائشی "خدا پرستی" اور باطنی بت آرائی کے باعث مل رہی ہے جس کا قطعی اور طبعی نتیجہ موت ہے' ہلاک اقوام ہے' تخریب دیار ہے' اضمحلال و شکست ہے۔ (تذ۔ ۲: ۲۰۲)

Marfat.com

وَلَوْ جَعَلْنٰهُ مَلَكًا لَّجَعَلْنٰهُ رَجُلًا وَّلَلَبَسْنَا عَلَيْهِمْ مَّا يَلْبِسُوْنَ ⑨ وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ
بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِيْنَ سَخِرُوْا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ⑩ ع
قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ ثُمَّ انْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ⑪ قُلْ
لِّمَنْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ قُلْ لِّلّٰهِ ؕ كَتَبَ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ؕ لَيَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰى
يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ؕ اَلَّذِيْنَ خَسِرُوْا اَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ⑫ وَلَهٗ
مَا سَكَنَ فِي الَّيْلِ وَالنَّهَارِ ؕ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ⑬ قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَتَّخِذُ وَلِيًّا
فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ ؕ قُلْ اِنِّيْٓ اُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ
اَوَّلَ مَنْ اَسْلَمَ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ⑭ قُلْ اِنِّيْٓ اَخَافُ اِنْ
عَصَيْتُ رَبِّيْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ⑮

اور اگر ہم کوئی فرشتہ بھی انسانی صورت میں اتارتے تو اس وقت بھی یہ شبہ میں رہتے جیسا کہ اب شبہ کرتے ہیں ⑨ (تک ۔ا: ۳۶۲) تم سے پہلے کے رسولوں سے بھی اسی طرح تمسخر کیا گیا تو ان پر عذاب آیا۔ ⑩ (تک ا: ۳۶۲) ان کو کہو جاؤ زمین میں چلو پھرو اور دیکھو کہ کیا انجام ایسے لوگوں کا ہوا۔ ⑪ (تک ۔ا: ۳۶۲) (ان سے) پوچھو کہ آسمان اور زمین میں جو کچھ ہے کس کا ہے کہہ دو خدا کا۔ اس نے اپنی ذات (پاک) پر رحمت کو لازم کرلیا ہے۔ وہ تم سب کو قیامت کے دن جس میں کچھ بھی شک نہیں ضرور جمع کرے گا، جن لوگوں نے اپنے تئیں نقصان میں ڈال رکھا ہے وہ ایمان نہیں لاتے۔ ⑫ (ف) اور جو مخلوق رات اور دن میں بستی ہے سب اسی کی ہے اور وہ سنتا اور جانتا ہے۔ ⑬ (ف) کہو کیا یہ ممکن ہے کہ میں اپنا مددگار اور آقا اس کے سوا کس کو بناؤں جس نے زمین وآسمان کو پیدا کیا اور جو مجھے رزق دیتا ہے اور کوئی اس کو رزق نہیں دیتا۔ (تک ۔ا: ۳۶۳) (یہ بھی) کہہ دو کہ مجھے یہ حکم ہوا ہے کہ میں سب سے پہلے اسلام لانے والا ہوں۔ اور یہ کہ تم (اے پیغمبر) مشرکوں میں نہ ہونا۔ ⑭ (ف) یہ بھی کہہ دو کہ اگر میں اپنے پروردگار کی نافرمانی کروں تو مجھے بڑے دن کے عذاب کا خوف ہے۔ ⑮ (ف)

Marfat.com

مَنْ يُّصْرَفْ عَنْهُ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمَهٗ ؕ وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْمُبِيْنُ ⑯ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ
اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ ؕ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيْرٌ ⑰ وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ ؕ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ⑱ قُلْ اَيُّ شَيْءٍ
اَكْبَرُ شَهَادَةً ؕ قُلِ اللّٰهُ ۙ شَهِيْدٌۢ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ۚ وَاُوْحِيَ اِلَيَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَكُمْ بِهٖ وَمَنْۢ بَلَغَ ؕ اَئِنَّكُمْ لَتَشْهَدُوْنَ اَنَّ مَعَ اللّٰهِ اٰلِهَةً اُخْرٰى ؕ
قُلْ لَّآ اَشْهَدُ ۚ قُلْ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّاِنَّنِيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ⑲
اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ ۘ اَلَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا
اَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ⑳

وقف لازم باختلاف — وقف لازم — ع ۲

جس شخص سے اس روز عذاب ٹال دیا گیا اس پر خدا نے (بڑی) مہربانی فرمائی' اور یہ کھلی کامیابی ہے۔ ⑯ (ف) اور اگر خدا تم کو کوئی سختی پہنچائے تو اس کے سوا اس کو کوئی دور کرنے والا نہیں' اور اگر نعمت اور راحت عطا کرے تو (کوئی اس کو روکنے والا نہیں) وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ ⑰ (ف) اور وہ خدا ہے جس نے (انسان کے جسم اور بدن کی تمام بہتری اور خرابی اور باوجود اس کے کہ تمہارے جسم کا ہر حصہ بادی النظر میں تمہاری ملکیت ہے اور وہ تمہارا جسم کہلاتا ہے لیکن تمہارے معدے' تمہارے دل' تمہارے جگر وغیرہ کے سب افعال یا تمہیں صحت مند کر دینا یا بیمار کر کے موت کے کنارے تک پہنچا دینا وغیرہ وغیرہ سب کی سب چیزیں خدا نے اپنے قابو میں مکمل طور پر کر کے) اپنے بندوں پر پورے طور سے غلبہ حاصل کیا ہوا ہے۔ اور وہی بڑی حکمت والا اور باخبر خدا ہے (جس نے انسان کو صاحب اختیار پیدا کر کے بھی اس کی پوری جان اپنی انتہائی حکمت کے باعث اپنے قابو میں کر رکھی ہے تاکہ انسان اس سے سرکش نہ ہو جائے) ⑱ (تک۔ا: ۳۶۳) ان کافروں کو کہو کہ خدا سے بڑی شہادت کس کی ہو سکتی ہے۔ وہی خدا میرے اور تمہارے درمیان اس بات کا گواہ ہے کہ یہ قرآن تم کو عذاب الٰہی سے ڈرانے کیلئے وحی کیا گیا ہے۔ تم کم بخت تو اس کی گواہی دیتے ہو کہ خدا کے سوا اور معبود بھی ہیں۔ میں کس طرح اس لغو بات کی گواہی دے دوں۔ (تک۔ا: ۳۶۴) کہہ دو کہ صرف وہی ایک معبود ہے اور جن کو تم لوگ شریک بناتے ہو میں ان سے بیزار ہوں۔ ⑲ (ف) جن لوگوں کو تم سے پہلے الکتٰب دی گئی ہے وہ تو خدا کے دئے ہوئے قانون کو اسی طرح پہچانتے ہیں جس طرح کہ اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں (مقصد یہ ہے کہ خدا کے قانون کو پہچاننے والے اس کو جس زبان میں وہ آئے اسی طرح پہچان لیتے ہیں جس طرح کہ باپ اپنے بیٹے کو پہچان لیتا ہے خواہ وہ کسی لباس میں ہو) (تک۔ا: ۳۶۴) جنہوں نے اپنے تئیں نقصان میں ڈال رکھا ہے وہ ایمان نہیں لاتے۔ ⑳ (ف)

Marfat.com

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ بِآيَاتِهِ ۗ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ
الظَّالِمُونَ ﴿٢١﴾ وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا ثُمَّ نَقُولُ لِلَّذِينَ أَشْرَكُوا أَيْنَ شُرَكَاؤُكُمُ
الَّذِينَ كُنتُمْ تَزْعُمُونَ ﴿٢٢﴾ ثُمَّ لَمْ تَكُن فِتْنَتُهُمْ إِلَّا أَن قَالُوا وَاللَّهِ رَبِّنَا
مَا كُنَّا مُشْرِكِينَ ﴿٢٣﴾ انظُرْ كَيْفَ كَذَبُوا عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ وَضَلَّ عَنْهُم مَّا كَانُوا
يَفْتَرُونَ ﴿٢٤﴾ وَمِنْهُم مَّن يَسْتَمِعُ إِلَيْكَ ۖ وَجَعَلْنَا عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ أَكِنَّةً أَن
يَفْقَهُوهُ وَفِي آذَانِهِمْ وَقْرًا ۚ وَإِن يَرَوْا كُلَّ آيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوا بِهَا ۚ حَتَّىٰ إِذَا
جَاءُوكَ يُجَادِلُونَكَ يَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ هَٰذَا إِلَّا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ﴿٢٥﴾
وَهُمْ يَنْهَوْنَ عَنْهُ وَيَنْأَوْنَ عَنْهُ ۖ وَإِن يُهْلِكُونَ إِلَّا أَنفُسَهُمْ وَمَا
يَشْعُرُونَ ﴿٢٦﴾ وَلَوْ تَرَىٰ إِذْ وُقِفُوا عَلَى النَّارِ فَقَالُوا يَا لَيْتَنَا نُرَدُّ وَلَا نُكَذِّبَ
بِآيَاتِ رَبِّنَا وَنَكُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿٢٧﴾

اور اس سے بڑا ظالم کون ہوسکتا ہے جو خدا پر جھوٹ باندھتا ہے۔ (تک ا:۳۶۴) یا اس کی آیتوں کو جھٹلایا' کچھ شک نہیں کہ ظالم لوگ نجات نہیں پائیں گے۔ ﴿۲۱﴾ (ف) اور جس دن ہم سب لوگوں کو جمع کرینگے پھر مشرکوں سے پوچھیں گے کہ (آج) وہ تمہارے شریک کہاں ہیں جن کا تمہیں دعویٰ تھا۔ ﴿۲۲﴾ (ف) ان سے کچھ عذر نہ بن پڑے گا (اور) بجز اس کے (کچھ چارہ نہ ہوگا) کہ کہیں خدا کی قسم جو ہمارا پروردگار ہے ہم شریک نہیں بناتے تھے۔ ﴿۲۳﴾ (ف) دیکھو انہوں نے اپنے اوپر کیسا جھوٹ بولا اور جو کچھ یہ افترا کیا کرتے تھے سب ان سے جاتا رہا۔ ﴿۲۴﴾ (ف) اور ان کافروں میں سے بعض ایسے ہیں جو تمہاری بات سننے کیلئے تمہارے پاس آتے ہیں لیکن ان کے دماغوں پر پردے پڑے ہوئے ہیں اور کان بہرے ہیں کہ سنتے ہی نہیں تو ایسے لوگ وحی کی جس بات کو پورے طور پر جان بوجھ کر بھی تم سے بحث کرتے ہیں اور آخر یہ کہہ کر اٹھ جاتے ہیں کہ یہ تو پرانے لوگوں کے ڈھکوسلے ہیں۔ ﴿۲۵﴾ (تک۔ا:۳۶۴) وہ اس سے (اوروں کو بھی) روکتے ہیں اور خود بھی پرے رہتے ہیں مگر (ان باتوں سے) اپنے آپ ہی کو ہلاک کرتے ہیں اور (اس سے) بے خبر ہیں۔ ﴿۲۶﴾ (ف) ایسے لوگوں کو جب دردناک عذاب پہنچا تو یہ پچھتائیں گے کہ اے کاش! ہم پہلی حالت کی طرف لوٹ جاتے تو ضرور ایمان لے آتے۔ ﴿۲۷﴾ (تک ا:۳۶۴)

Marfat.com

بَلْ بَدَا لَهُمْ مَّا كَانُوْا يُخْفُوْنَ مِنْ قَبْلُ ؕ وَلَوْ رُدُّوْا لَعَادُوْا لِمَا نُهُوْا عَنْهُ
وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۲۸﴾ وَقَالُوْۤا اِنْ هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِيْنَ ﴿۲۹﴾
وَلَوْ تَرٰۤى اِذْ وُقِفُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ ؕ قَالَ اَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ ؕ قَالُوْا بَلٰى وَرَبِّنَا ؕ
قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿۳۰﴾ قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِلِقَآءِ
اللّٰهِ ؕ حَتّٰۤى اِذَا جَآءَتْهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً قَالُوْا يٰحَسْرَتَنَا عَلٰى مَا فَرَّطْنَا فِيْهَا ۙ
وَهُمْ يَحْمِلُوْنَ اَوْزَارَهُمْ عَلٰى ظُهُوْرِهِمْ ؕ اَلَا سَآءَ مَا يَزِرُوْنَ ﴿۳۱﴾ وَمَا الْحَيٰوةُ
الدُّنْيَاۤ اِلَّا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ ؕ وَلَلدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۳۲﴾
قَدْ نَعْلَمُ اِنَّهٗ لَيَحْزُنُكَ الَّذِيْ يَقُوْلُوْنَ فَاِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ وَلٰكِنَّ الظّٰلِمِيْنَ
بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ﴿۳۳﴾

ہاں یہ جو کچھ پہلے چھپایا کرتے تھے (آج) ان پر ظاہر ہو گیا ہے اور اگر یہ (دنیا میں) لوٹائے بھی جائیں تو جن (کاموں) سے ان
کو منع کیا گیا تھا وہی پھر کرنے لگیں۔ کچھ شک نہیں کہ یہ جھوٹے ہیں۔ ﴿۲۸﴾ (ف) اور کہتے ہیں کہ ہماری جو دنیا کی زندگی ہے بس یہی
زندگی ہے اور ہم (مرنے کے بعد) پھر زندہ نہیں کیے جائینگے۔ ﴿۲۹﴾ (ف) اور کاش تم (ان کو اس وقت) دیکھو جب یہ اپنے پروردگار
کے سامنے کھڑے کیے جائینگے اور وہ فرمائے گا کیا یہ (دوبارہ زندہ ہونا) برحق نہیں تو کہیں گے کیوں نہیں پروردگار کی قسم (بالکل برحق
ہے) خدا فرمائے گا اب کفر کے بدلے (جو دنیا میں کرتے تھے) عذاب (کے مزے) چکھو۔ ﴿۳۰﴾ (ف) وہ لوگ یقیناً گھاٹے میں
رہینگے جنہوں نے خدا کی ملاقات کو جھوٹ سمجھا (اور اس کے ہونے کی شرائط پر عمل نہ کیا) یہاں تک کہ وہ وقت ملاقات ان پر اچانک
آ جائے گا تو وہ کہیں گے کہ واحسرتا ہم نے جس شے میں کمی کی تھی (یعنی سعی و عمل) اس پر افسوس کر رہے ہیں اور وہ ان گراں ذمہ
داریوں کو اپنی پیٹھوں پر لادے ہونگے۔ خبردار رہو کہ اس وقت جو بوجھ ان پر ہوگا نہایت ہی برا ہوگا۔ ﴿۳۱﴾ (حد-۵۹) (اور یاد رکھو
کہ دنیاوی لذت میں پھنس کر سعی و عمل نہ کرنا اور غافل رہنا بڑا ہی برا ہے کیونکہ) حیات دنیا تو ایک کھیل کود ہے اور آخرت کا گھر
(جہاں سعی و عمل کا نتیجہ ملے گا) ہی بہترین ہے ان لوگوں کیلئے جو خدا (کے قانون) سے خوفزدہ رہے تو کیا اس بات کا تعقل نہیں
رکھتے۔ ﴿۳۲﴾ (حد-۵۹) ہمیں معلوم ہے کہ کافروں کا تم سے یہ سلوک تم کو سخت دکھ دیتا ہے۔ لیکن دراصل وہ تمہیں تو نہیں جھٹلاتے وہ
تو خدا کی بھیجی ہوئی آیتوں کو جھٹلاتے ہیں۔ (تم رنجیدہ نہ ہو خدا ان سے خود نبٹ لے گا) ﴿۳۳﴾ (تک-۱:۳۶۴)

وَلَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ فَصَبَرُوْا عَلٰى مَا كُذِّبُوْا وَاُوْذُوْا حَتّٰى

اَتٰهُمْ نَصْرُنَا ۚ وَلَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ۚ وَلَقَدْ جَآءَكَ مِنْ نَّبَاِی الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۳۴﴾

وَاِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكَ اِعْرَاضُهُمْ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَبْتَغِيَ نَفَقًا فِي الْاَرْضِ

اَوْ سُلَّمًا فِي السَّمَآءِ فَتَاْتِيَهُمْ بِاٰيَةٍ ۗ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَمَعَهُمْ عَلَى الْهُدٰى

النصف

فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ﴿۳۵﴾ اِنَّمَا يَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ يَسْمَعُوْنَ ؔ وَالْمَوْتٰى يَبْعَثُهُمُ

اللّٰهُ ثُمَّ اِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ ﴿۳۶﴾ وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۗ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ

قَادِرٌ عَلٰٓى اَنْ يُّنَزِّلَ اٰيَةً وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۷﴾ وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي

الْاَرْضِ وَلَا طٰٓئِرٍ يَّطِيْرُ بِجَنَاحَيْهِ اِلَّآ اُمَمٌ اَمْثَالُكُمْ ۗ مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتٰبِ مِنْ

شَيْءٍ ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ يُحْشَرُوْنَ ﴿۳۸﴾

اورتم سے پہلے بھی پیغمبر جھٹلائے جاتے رہے تو وہ تکذیب اور ایذا پر صبر کرتے رہے یہاں تک کہ ان کے پاس ہماری مدد پہنچتی رہی' اور خدا کی باتوں کو کوئی بھی بدلنے والا نہیں' اور تم کو پیغمبروں (کے احوال) کی خبریں پہنچ چکی ہیں (تو تم بھی صبر سے کام لو) ﴿۳۴﴾ (ف) اور اگر انکا منہ موڑنا تم پر سخت گراں گزر رہا ہے تو زمین کے اندر سرنگ لگا یا اگر تجھ سے ہو سکے سیڑھی رکھ کر آسمان پر چڑھ جا اور وہاں سے کوئی آیت لے آ پھر بھی یہ لوگ نہ مانیں گے۔ تو جاہل نہ بن اور دکھ نہ اٹھا۔ خدا ہی چاہے گا تو یہ لوگ راہ راست پر جمع ہو جائیں گے ورنہ ہرگز نہیں۔ ﴿۳۵﴾ (تک۔۱:۳۶۴) خدا کو تو وہی لوگ مانتے ہیں جو سنتے ہیں اور مُردوں کو تو خدا ہی زندہ کرسکتا ہے۔ پھر وہ اسی کی طرف لوٹائے جائیں گے۔ ﴿۳۶﴾ (تذ۔۲:۲۸۶) اور کہتے ہیں کہ ان پر ان کے پروردگار کے پاس سے کوئی نشانی کیوں نازل نہیں ہوتی' کہہ دو کہ خدا نشانی اتارنے پر قادر ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ ﴿۳۷﴾ (ف) اور زمین میں کوئی جانور ایسا نہیں' نہ کوئی پرندہ ہے جو اپنے دو پروں سے اڑتا ہے مگر یہ کہ یہ سب انواع واجناس تمہاری ہی طرح کی امتیں ہیں (جو کشمکش حیات اور جہد البقا کے مخمصوں میں اسی طرح کہ تم لگے ہوگی ہیں انہی امتوں کے بواعث عروج وفنا کے مطالعے سے تم اپنے لئے لائحہ عمل وضع کرسکتے ہو۔ اور اگر تم غور سے ہماری اس توضیح کی تہ تک پہنچ سکے تو تم کو ماننا پڑے گا کہ) ہم نے اس قرآن میں (تم کو قانون فطرت سے خبردار کرنے کیلئے) کوئی چھوٹی موٹی شے بھی چھوڑی نہیں (جس سے تم کو بروقت آگاہ کرنا ضروری ہو۔ تو سمجھ لو کہ قانون خدا کو اس مکمل طور پر واضح کر دینے کے بعد) تم اپنے پروردگار کے حضور میں (اپنے اعمال کی جواب دہی اور اجر لینے یا سزا بھگتنے کیلئے جمع کر دیئے جاؤ گے۔ ﴿۳۸﴾ (تک ۳۶۵)

وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا صُمٌّ وَّبُكْمٌ فِى الظُّلُمٰتِ ؕ مَنْ يَّشَاِ اللّٰهُ يُضْلِلْهُ ؕ وَمَنْ يَّشَاْ يَجْعَلْهُ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۳۹﴾

اور (یاد رکھو کہ) جن لوگوں نے ہماری (صحیفہ فطرت سے اخذ کی ہوئی) آیتوں کو (یا ان اشاروں کو جو ہم کتاب وحی میں تمہاری بہتری کیلئے دے رہے ہیں) جھوٹ سمجھا (یا ان کو مخول سمجھ کر ان سے بے پرواہی اختیار کی) تو وہ گونگے اور بہرے ہیں جو اندھیرے میں پڑے (بھٹک رہے) ہیں۔ خدا جس کو مناسب سمجھتا ہے گمراہ کر دیتا ہے اور جس کو مناسب سمجھتا ہے صراط مستقیم پر لے جاتا ہے۔ ﴿۳۹﴾[ا] (تک۔ا:۳۶۵)

ا (۳۸'۳۹) بنی نوع انسان کے لئے روئے زمین پر' انفرادی مسئلوں سے قطع نظر' سب سے بڑا مسئلہ انسانی امتوں کے عروج وزوال کا مسئلہ ہے۔ طبقات الارض کے مطالعے سے یہ مستنبط ہوا ہے کہ ابتدائے آفرینش سے اس وقت تک ہزار در ہزار حیوانی اجناس بلکہ انواع بھی کشمکش حیات سے نامکمل مقابلے یا عدم صلاحیت کے باعث روئے زمین پر ناپید ہوتی گئیں اور ان کی جگہ صالح تر اجناس وانواع نے لے لی۔ انتخاب طبعی یا بقائے اصلح کے اس عمل میں جو بواعث صالح تر اجناس وانواع کے افراد میں کارفرما رہے ان کا مطالعہ نسل انسانی کے لیے ایک مستقل سبق ہے اور چونکہ اس مطالعے سے فطرت کا منشا انسان پر واضح ہوتا ہے' صحیفہ فطرت کا اس نظر سے مطالعہ انسان کے لئے مادی ترقی اور بقا کے وہ نئے دروازے کھول دیتا ہے جو اور کسی طرح کے علم حاصل کرنے سے نہیں کھل سکتے۔ قرآن حکیم نے اس اہم نکتے کو پیش نظر رکھ کر انسان کی توجہ بقا وفنا کے اس اہم ترین مسئلے پر (ان آیات ۶:۳۸: ۳۹) میں دلائی جس کی تہ کو پہنچ کر ماہر فطرت کا حیرت زدہ ہو کر رہ جانا لازمی ہے۔ (حد: ۲۱۵)

کتاب خدا میں کسی شے کے حذف نہ کرنے کے اعلان سے واضح ہے کہ قرآن کا انسانی امتوں کو حیوانی امتوں کے بقا وفنا کے بواعث سے سبق لینے کی تلقین کرنا انسانی تعلیم کا کس قدر اہم حصہ ہے اور قرآن کس وثوق سے اس امر کی طرف اشارہ کر رہا ہے کہ خدا کے قانون کو سمجھ کر اگر بقا وخلود کے اعلیٰ ترین مقام پر پہنچنا چاہتے ہو تو صحیفہ فطرت کا مطالعہ کرو۔ اسی روشن کتاب کے اندر قوم کے عروج و زوال کے اسباب جلی حروف سے لکھے ہیں۔ کسی اور طریقے سے انسانی ذہنوں میں اس عظیم الشان قانون پر عمل کا احساس پیدا نہیں ہو سکتا۔ نہیں بلکہ واضح طور پر اعلان کر دیا کہ اگر صحیفہ فطرت سے اخذ کی ہوئی آیات کو بے حقیقت اور ناقابل توجہ سمجھو گے تو گونگے' بہرے اور اندھے بن کر گمراہ ہو جاؤ گے۔ اس کارخانہ قدرت میں صراط مستقیم ایک ہی ہے اور وہ صحیفہ فطرت کا مطالعہ ہے اور انسانی امتوں کے لیے صراط مستقیم ادنیٰ مخلوق کے کردار واعمال کا صحیح مطالعہ کرنا بھی ہے۔ (حد: ۲۱۶)

حیرت انگیز بات یہ ہے کہ یہ دقیق مضمون رسول صلعم کے قلب پر اس وقت نازل ہوا جب کہ مصائب کے طوفان میں رسولؐ کی چھوٹی سی جماعت کو اس پر غور کرنے کا کوئی موقع ہی نہ تھا۔ حیرانی پر حیرانی یہ ہے کہ آج کا ترقی یافتہ انسان بھی اس ارشاد الٰہی کے مفہوم کو پورے طور پر سمجھنے سے قاصر ہے۔ اور ابھی دنیا کے سائنسدانوں کو انسانوں کے لیے سچا دستور العمل اور صراط مستقیم وضع کرنے میں خدا جانے کتنی صدیاں درکار ہوں۔ (تک ا: ۵۷)

قُلۡ اَرَءَيۡتَكُمۡ اِنۡ اَتٰٮكُمۡ عَذَابُ اللّٰهِ اَوۡ اَتَتۡكُمُ السَّاعَةُ اَغَيۡرَ اللّٰهِ تَدۡعُوۡنَ‌ۚ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ ﴿۴۰﴾ بَلۡ اِيَّاهُ تَدۡعُوۡنَ فَيَكۡشِفُ مَا تَدۡعُوۡنَ اِلَيۡهِ اِنۡ شَآءَ وَتَنۡسَوۡنَ مَا تُشۡرِكُوۡنَ ﴿۴۱﴾ وَلَـقَدۡ اَرۡسَلۡنَاۤ اِلٰٓى اُمَمٍ مِّنۡ قَبۡلِكَ فَاَخَذۡنٰهُمۡ بِالۡبَاۡسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمۡ يَتَضَرَّعُوۡنَ ﴿۴۲﴾ فَلَوۡلَاۤ اِذۡ جَآءَهُمۡ بَاۡسُنَا تَضَرَّعُوۡا وَلٰـكِنۡ قَسَتۡ قُلُوۡبُهُمۡ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيۡطٰنُ مَا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ ﴿۴۳﴾ فَلَمَّا نَسُوۡا مَا ذُكِّرُوۡا بِهٖ فَتَحۡنَا عَلَيۡهِمۡ اَبۡوَابَ كُلِّ شَىۡءٍ ؕ حَتّٰۤى اِذَا فَرِحُوۡا بِمَاۤ اُوۡتُوۡۤا اَخَذۡنٰهُمۡ بَغۡتَةً فَاِذَا هُمۡ مُّبۡلِسُوۡنَ ﴿۴۴﴾ فَقُطِعَ دَابِرُ الۡقَوۡمِ الَّذِيۡنَ ظَلَمُوۡا‌ ؕ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۴۵﴾

کہو (کافرو) بھلا دیکھو تو اگر تم پر خدا کا عذاب آجائے یا قیامت آموجود ہو تو کیا تم (ایسی حالت میں) خدا کے سوا کسی اور کو پکارو گے۔ ﴿۴۰﴾ (ف) (نہیں) بلکہ (مصیبت کے وقت تم) اسی کو پکارتے ہو تو جس دکھ کیلئے اسے پکارتے ہو وہی اگر چاہتا ہے تو اس کو دور کر دیتا ہے اور جن کو تم شریک بناتے ہو (اس وقت) انہیں بھول جاتے ہو۔ ﴿۴۱﴾ (ف) اور اے محمدؐ بالتحقیق ہم نے تم سے پہلے بھی کئی قوموں میں اپنے ایلچی بھیجے' پھر ہم نے ان قوموں کو تنگیاں اور مصیبتیں دے کر پکڑا کہ شاید وہ ہمارے حضور میں عاجزی کر کے اپنے گناہوں کو چھوڑ دیں اور عمدہ اعمال کریں۔ ﴿۴۲﴾ (تک ا: ۳۶۷) تو جب ان کو ہماری (چھوٹی چھوٹی) مصیبتیں پہنچتی تھیں وہ کیونکر نہیں گڑگڑائے اس کی وجہ یہ تھی کہ ان کے دل پتھر ہو گئے تھے اور شیطان نے ان کے عملوں کو بھلا بنا کر گمراہ کر دیا تھا۔ ﴿۴۳﴾ (تک۔ا: ۳۶۷) پھر جب یہ امت رفتہ رفتہ اس تمام دستور العمل کو بھول گئی جو ہم نے ان کو کبھی اچھی طرح یاد دلایا تھا تو ہم نے بھی ان کو مغالطے ڈالنے کی غرض سے ان پر تمام دنیاوی نعمتوں کے دروازے چوپٹ کھول دیئے' یہاں تک کہ جب وہ ان نعمتوں کے نشے میں اچھی طرح مست ہو گئے اور یقین کرنے لگے کہ یہی طریق عمل فرمودۂ خدا ہے' اور ہم ہی اس دنیا کے اندر خدا کے چہیتے ہیں' تو ہم نے یک لخت ان کو آدبوچا۔ اور عذاب کا آنا تھا کہ اب وہ بے آس ہیں اور ہمارے حضور میں کراہ رہے ہیں۔ ﴿۴۴﴾ (تذ۔ا: ۲۵۴) الغرض اس ظالم قوم کی جڑ کاٹ دی گئی اور شکر ہے پروردگار عالم کا (کہ اس نے خس کم کر کے جہاں پاک کر دیا!) ﴿۴۵﴾[1] (تک۔ا: ۳۶۷)

[1] (۴۲-۴۵) امتوں کی ہلاکت کا باعث قساوت قلب (یعنی دلوں کی سختی) ہے!! ایک نہایت قابل غور و عبرت حقیقت حال بیان کی کہ خدا کے قہر میں آئی ہوئی قوموں میں جب خدا سزا کی ابتدائی سختیاں اور تکلیفیں (مثلاً رزق کی تنگیاں' قحط' وبائیں' سیلاب' طوفان' پھلوں کا ناقص ہو جانا' اشیاء کا نایاب ہو جانا' دھوکہ بازی' رشوتوں' جھوٹ فریب اور کم تولنے کی وجہ سے عوام کو مصیبت ←

Marfat.com

قُلۡ اَرَءَيۡتُمۡ اِنۡ اَخَذَ اللّٰهُ سَمۡعَكُمۡ وَ اَبۡصَارَكُمۡ وَخَتَمَ عَلٰى قُلُوۡبِكُمۡ مَّنۡ
اِلٰهٌ غَيۡرُ اللّٰهِ يَاۡتِيۡكُمۡ بِهٖ ؕ اُنۡظُرۡ كَيۡفَ نُصَرِّفُ الۡاٰيٰتِ ثُمَّ هُمۡ يَصۡدِفُوۡنَ ﴿۴۶﴾
قُلۡ اَرَءَيۡتَكُمۡ اِنۡ اَتٰٮكُمۡ عَذَابُ اللّٰهِ بَغۡتَةً اَوۡ جَهۡرَةً هَلۡ يُهۡلَكُ اِلَّا
الۡقَوۡمُ الظّٰلِمُوۡنَ ﴿۴۷﴾ وَمَا نُرۡسِلُ الۡمُرۡسَلِيۡنَ اِلَّا مُبَشِّرِيۡنَ وَمُنۡذِرِيۡنَ ۚ
فَمَنۡ اٰمَنَ وَ اَصۡلَحَ فَلَا خَوۡفٌ عَلَيۡهِمۡ وَلَا هُمۡ يَحۡزَنُوۡنَ ﴿۴۸﴾ وَالَّذِيۡنَ كَذَّبُوۡا
بِاٰيٰتِنَا يَمَسُّهُمُ الۡعَذَابُ بِمَا كَانُوۡا يَفۡسُقُوۡنَ ﴿۴۹﴾

ان کافروں سے کہو کہ بھلا دیکھو تو اگر خدا تمہارے کان اور آنکھیں چھین لے اور تمہارے دلوں پر مہر لگا دے تو خدا کے سوا کون سا معبود ہے جو تمہیں یہ نعمتیں بخشے؟ دیکھو ہم کس کس طرح اپنی آیتیں بیان کرتے ہیں پھر بھی یہ لوگ روگردانی کرتے ہیں۔ ﴿۴۶﴾ (ف) اے محمدؐ! تم عذاب خدا کے متعلق ان کٹ حجتی لوگوں کو کہہ دو کہ اے قانون خدا سے بے خبر انسانو! کیا تم نے اس بات پر غور کیا ہے کہ اگر عذاب خدا آج یکدم یا آشکارا طور پر اس سطح زمین پر رونما ہو جائے تو کیا یہ ممکن ہے سوائے ظالم[1] قوم کے کوئی اور قوم بھی ہلاک ہو سکے گی۔ ﴿۴۷﴾[1] (تذ۔۲: ۱۹۶) اور قاصدوں کو تو ہم اسی لئے بھیجتے ہیں کہ بنی نوع انسان کے آگے خوشحالی اور عذاب کی دونوں صورتیں پیش کر دیں پھر اس کے بعد جو قوم قانون خدا پر ایمان لے آئی اور جس نے ایک اقل قلیل مدت میں اپنی حالت کی اصلاح کر لی تو اس روئے زمین پر اس کی زندگی بے خوف و خطر ہے۔ ﴿۴۸﴾ (تذ۔۲: ۱۹۶) اور اے لوگو! جس قوم نے ہمارے احکام کو جھوٹ سمجھ کر ان کی تعمیل سے انکار کیا ان کو لامحالہ ان کی نافرمانیوں کے عوض میں عذاب پہنچ کر رہے گا۔ ﴿۴۹﴾ (تذ۲: ۲۰۲)

← کے عذاب وغیرہ، پے در پے رواں کرتا ہے تو عوام بھی اس قدر پتھر دل اور بے حس ہو جاتے ہیں کہ وہ خدا کے حضور میں اپنی مصیبتوں کو دور کرانے کے لیے گڑگڑاتے بھی نہیں۔ تو پھر جب وہ قوم اس سبق کو بھول جاتی ہے جو اس کو کسی زمانے میں یاد کرایا گیا تھا تو ہم ان کو اچانک پکڑ لیتے ہیں اور اس قوم کی جڑ کاٹ کر رکھ دیتے ہیں۔ (تک۔۱: ۳۶۶)

[1] ''ظلم'' کی جامع ومانع اصطلاح کے الٰہی مفہوم کے بارے میں از روئے قرآن میدان جنگ میں جم کر نہ لڑنا اور نامردی ظاہر کرنا ''ظلم'' ہے۔ (آیہ ۳: ۱۳۹) کچے ایمان والے اور بزدل بننا ''ظلم'' ہے (آیہ ۱۴: ۲۷) امیر جماعت کی نافرمانی کر کے جماعت کو شکست و ریخت کی طرف گھسیٹنا ''ظلم'' ہے۔ (آیہ ۸: ۲۵، ۴: ۶۴) جماعت کے اندر تفریق و انتشار پیدا کرنا ظلم ہے (آیہ ۹: ۱۰۹) جو قوم ان اجتماعی جرائم کی مرتکب ہے اس کی ہلاکت کا ایک نہ ایک دن واقع ہونا قطعی ہے۔ اور اسی بنا پر ﴿هل يهلك الا القوم الظلمون○﴾ (۶۔۴۷) کا محاکمہ قرآن میں بالالزام موجود ہے۔ (تذ۔۱: ۲۵۶)

Marfat.com

قُلْ لَّآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِىْ خَزَآىِٕنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ اِنِّىْ
مَلَكٌ ۚ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَىَّ ؕ قُلْ هَلْ يَسْتَوِى الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ؕ
اَفَلَا تَتَفَكَّرُوْنَ ﴿٥٠﴾ وَاَنْذِرْ بِهِ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْ يُّحْشَرُوْٓا اِلٰى رَبِّهِمْ لَيْسَ
لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ وَلِىٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿٥١﴾ وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ
يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِىِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ ؕ مَا عَلَيْكَ مِنْ
حِسَابِهِمْ مِّنْ شَىْءٍ وَّمَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِمْ مِّنْ شَىْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُوْنَ
مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٥٢﴾ وَكَذٰلِكَ فَتَنَّا بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لِّيَقُوْلُوْٓا اَهٰٓؤُلَآءِ مَنَّ
اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنْ بَيْنِنَا ؕ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِالشّٰكِرِيْنَ ﴿٥٣﴾ وَاِذَا جَآءَكَ الَّذِيْنَ
يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۙ اَنَّهٗ
مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوْٓءًا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْ بَعْدِهٖ وَاَصْلَحَ فَاَنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٥٤﴾

اے محمدؐ! کہہ دو میرے پاس خدا کے خزانے نہیں کہ تم میں تقسیم کرکے تم کو اپنا بنالوں، نہ میں علم غیب جانتا ہوں کہ تم پر عذاب کا وقت مقرر کردوں نہ فرشتہ ہوں کہ تم مجھ پر فوراً ایمان لے آؤ۔ (تک۔١:٣٦٧) میں تو صرف اس حکم پر چلتا ہوں جو مجھے (خدا کی طرف سے) آتا ہے، کہہ دو کہ بھلا اندھا اور آنکھ والا برابر ہوتے ہیں؟ تو پھر تم غور کیوں نہیں کرتے۔ ﴿٥٠﴾ (ف) اور جو لوگ خوف رکھتے ہیں کہ اپنے پروردگار کے روبرو حاضر کئے جائینگے (اور جانتے ہیں کہ) اس کے سوا نہ تو انکا کوئی دوست ہوگا اور نہ سفارش کرنے والا ان کو اس (قرآن) کے ذریعے سے نصیحت کرو تاکہ پرہیزگار بنیں۔ ﴿٥١﴾ (ف) اور جو لوگ صبح و شام اپنے پروردگار سے دعا کرتے ہیں (اور) اس کی ذات کے طالب ہیں ان کو (اپنے پاس سے) مت نکالو، ان کے حساب (اعمال) کی جوابدہی تم پر کچھ نہیں اور تمہارے حساب کی جوابدہی ان پر کچھ نہیں (پس ایسا نہ کرنا) اگر ان کو نکالو گے تو ظالموں میں ہو جاؤ گے۔ ﴿٥٢﴾ (ف) اور اسی طرح ہم نے بعض لوگوں کو بعض سے آزمائش کی ہے کہ (جو دولتمند ہیں وہ غریبوں کی نسبت) کہتے ہیں کیا یہی لوگ ہیں جن پر خدا نے ہم میں سے فضل کیا ہے (خدا نے فرمایا) بھلا خدا شکر کرنے والوں سے واقف نہیں؟ ﴿٥٣﴾ (ف) اور جب تمہارے پاس ایسے لوگ آیا کریں جو ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں تو (ان سے) السلام علیکم کہا کرو، خدا نے اپنی ذات (پاک) پر رحمت کو لازم کرلیا ہے کہ (ف) بیشک تم میں سے جس شخص نے کوئی برائی نادانی سے کی اور اس کے بعد توبہ کرلی اور درست ہوگیا تو پھر بیشک خدا بھی بڑا پردہ پوش اور رحم کرنے والا ہے۔ ﴿٥٤﴾ (تذ۔٢:١٦٠)

Marfat.com

وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ وَلِتَسْتَبِيْنَ سَبِيْلُ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۵۵﴾ قُلْ اِنِّيْ نُهِيْتُ اَنْ
اَعْبُدَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قُلْ لَّآ اَتَّبِعُ اَهْوَآءَكُمْ ۙ قَدْ ضَلَلْتُ
اِذًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ﴿۵۶﴾ قُلْ اِنِّيْ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَكَذَّبْتُمْ
بِهٖ ؕ مَا عِنْدِيْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ يَقُصُّ الْحَقَّ وَهُوَ
خَيْرُ الْفٰصِلِيْنَ ﴿۵۷﴾ قُلْ لَّوْ اَنَّ عِنْدِيْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ لَقُضِيَ الْاَمْرُ
بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿۵۸﴾ وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ
اِلَّا هُوَ ؕ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ؕ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا يَعْلَمُهَا
وَلَا حَبَّةٍ فِيْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ﴿۵۹﴾
وَهُوَ الَّذِيْ يَتَوَفّٰىكُمْ بِالَّيْلِ وَيَعْلَمُ مَا جَرَحْتُمْ بِالنَّهَارِ ثُمَّ يَبْعَثُكُمْ فِيْهِ
لِيُقْضٰٓى اَجَلٌ مُّسَمًّى ۚ ثُمَّ اِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ ثُمَّ يُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۶۰﴾

اور اسی طرح ہم اپنی آیتیں کھول کھول کر بیان کرتے ہیں (تاکہ تم لوگ ان پر عمل کرو) اور اس لئے کہ گنہگاروں کا رستہ ظاہر ہو جائے۔ ﴿۵۵﴾ (ف) اے پیغمبر (کفار سے) کہہ دو کہ جن کو تم خدا کے سوا پکارتے ہو مجھے ان کی عبادت سے منع کیا گیا ہے' (یہ بھی) کہہ دو کہ میں تمہاری خواہش کی پیروی نہیں کرونگا۔ ایسا کرونگا تو گمراہ ہو جاؤں اور ہدایت یافتہ لوگوں میں نہ رہوں۔ ﴿۵۶﴾ (ف) کہہ دو کہ میں تو اپنے پروردگار کی دلیل روشن پر ہوں اور تم اس کی تکذیب کرتے ہو' جس چیز (یعنی عذاب) کیلئے تم جلدی کر رہے ہو وہ میرے پاس نہیں ہے (ایسا) حکم اللہ ہی کے اختیار میں ہے وہ سچی بات بیان فرماتا ہے اور وہ سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے ﴿۵۷﴾ (ف) میرے پاس وہ عذاب بھی نہیں جس کی جلدی تم (تمسخر میں) کر رہے ہو۔ اگر یہ ہوتا تو ابتک تم میں اور مجھ میں فیصلہ ہو گیا ہوتا۔ (تک۔ا: ۳۶۷) اور خدا ظالموں سے خوب واقف ہے۔ ﴿۵۸﴾ (ف) اور جو کچھ مستقبل میں ہوگا اس کی شرح وبسط (کنجی) خدا کے پاس ہے کسی دوسرے کے پاس اس کا علم نہیں۔ وہ جانتا ہے جو کچھ بر و بحر میں ہو رہا ہے۔ حتیٰ کہ ایک پتہ بھی گرنے نہیں پاتا مگر اسے اس کا علم ہے۔ زمین کی ظلمتوں کے اندر ایک حبہ بھی نہیں اور تر و خشک کوئی شے نہیں مگر یہ کہ ایک واضح کتاب میں لکھی ہے۔ ﴿۵۹﴾ (تذ۔۲: ۱۸) وہی ہے جو تم کو رات کے وقت نیند لا کر پورے طور پر ختم کر دیتا ہے پھر تم کو دن کے وقت اٹھا دیتا ہے تاکہ وہ مدت جو تمہارے لئے مقرر کر رکھی ہے پوری ہوتی جائے' پھر بالآخر تم کو اسی کی طرف لوٹ جانا ہے۔ (تک۔ا: ۳۶۸) (اس روز) تم کو تمہارے عمل جو تم کرتے ہو (ایک ایک کر کے) بتائے گا۔ ﴿۶۰﴾ (ف)

Marfat.com

وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ وَيُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً ۭ حَتّٰٓي اِذَا جَاۗءَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ لَا يُفَرِّطُوْنَ ﴿۶۱﴾ ثُمَّ رُدُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ ۭ اَلَا لَهُ الْحُكْمُ ۣ وَهُوَ اَسْرَعُ الْحٰسِبِيْنَ ﴿۶۲﴾

وہ خدا اپنے بندوں پر پورے طور پر غالب ہے (اور در حقیقت انسان جو اپنے اختیار کے باعث اکڑا پھرتا ہے خدا کی غالب طاقت کے آگے محض بے بس ہے) بلکہ وہ خدا تم انسانوں پر اپنے چوکیدار بٹھائے رکھتا ہے (تا کہ وہ تمہارے ہر کام کی نگرانی کریں اور تمہیں کوئی بات از خود نہ کرنے دیں) یہاں تک کہ جب تم انسانوں میں سے کسی پر پوری موت آ جائے (اور تمہارے سب اعضا طاقت کے سلب ہو جانے کے باعث شل ہو جائیں تو ہمارے محافظ چوکیدار اس کو پورا کر دیتے ہیں (اور وہ پورے طور پر بے بس ہو جاتا ہے اور وہ اپنے فرائض میں جو ان کیلئے مقرر کئے گئے ہیں کسی طرح کی کمی نہیں کرتے) ﴿۶۱﴾[۱] (تک۔ا:۳۶۹) پھر لوگو! یہ سب انسان (اسی طریقہ سے جو واضح کیا گیا ہے) اپنے آقا اور مولا کی طرف لوٹا دیئے جائیں گے جو ان کا برحق مالک ہے۔ یاد رکھو! کہ تمام حکم اسی خدا کا ہے۔ (اور انسان کا یہ کہنا کہ میں با اختیار پیدا کیا گیا ہوں اس لئے جو چاہوں کروں محض غلط ہے) اور وہی خدا ہے جو (اپنے قانون فطرت کے اٹل اور مضبوط نفاذ کے باعث جس کی وجہ سے ہر نافرمانی کی فوری سزا فطرت کے محکمہ سزا و جزا سے ہر پیدا کردہ شے کو لازمی طور پر ملتی ہے) سب سے زیادہ جلد حساب کرنے والا ہے۔ ﴿۶۲﴾ (تک۔ا:۳۶۹)

---

[۱] اگر غور سے دیکھا جائے تو انسان کی جسمی قوتوں کا روز بروز کم ہوتے جانا اس کی فطرت کے خلاف زیادتیوں یا ''گناہوں'' کی وجہ سے ہے اور یہی 'گناہ' خدا کے چوکیدار ہیں جو سزائیں دیتے ہیں۔ (تک۔ا:۳۶۸) ہر شخص ان ''چوکیداروں'' کو محسوس کرتا ہے۔ (تک۔ا:۳۶۹)

مسلمانوں کا خدا پر مکمل یقین ہی وہ بے مثال ہتھیار تھا جس کی وجہ سے قرن اول کے مٹھی بھر مسلمانوں نے بے مثال فتوحات حاصل کی تھیں اور خدا کے نہ ہونے کا یقین ہی آج کل کے مسلمانوں میں دین اسلام سے قلبی برگشتگی اور دین سے مکر و فریب پیدا کرنے کا باعث ہے۔ یہی وجہ رسول کو خدا کا سچا رسول نہ ماننے کی بھی ہے۔ ان حالات میں کہ رسول کی شخصی شہادت خدا کے ہونے کے متعلق موجود نہیں قرآن کے اقوال کو سامنے رکھ کر' انسانی جسم کی مکمل بے بسی کی وھو القاهر فوق عباده والی قرآنی دلیل' جو میں نے سائنسدانان* عالم کو پیش کی ہے' خدا کے ہونے کا مکمل اور ناقابل رد ثبوت ہے۔ اور پوری عقل والے انسان کے جسم پر اگر اس کا کوئی اختیار نہیں اور اس کی جان کسی دوسری غالب قوت کے قبضے میں ہے تو یہ لامحالہ اس امر کا ثبوت ہے کہ کوئی قاہر طاقت موجود ہے۔ جس نے سرکش انسان کو مکمل طور پر اپنے قبضے میں کر رکھا ہے اس قرآنی دلیل کے بعد انسان کے لیے گنجائش نہیں رہتی کہ وہ خدا کے وجود سے انکار کرے! (تک۔ا:۷۵)

* دیکھیے ''انسانی مسئلہ'' (ناشر)

Marfat.com

قُلْ مَنْ يُّنَجِّيْكُمْ مِّنْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ تَدْعُوْنَهٗ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ۚ
لَئِنْ اَنْجٰىنَا مِنْ هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۶۳﴾ قُلِ اللّٰهُ يُنَجِّيْكُمْ مِّنْهَا
وَمِنْ كُلِّ كَرْبٍ ثُمَّ اَنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ ﴿۶۴﴾ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰٓى اَنْ يَّبْعَثَ
عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ اَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَّيُذِيْقَ
بَعْضَكُمْ بَاْسَ بَعْضٍ ۭ اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَفْقَهُوْنَ ﴿۶۵﴾
وَكَذَّبَ بِهٖ قَوْمُكَ وَهُوَ الْحَقُّ ۭ قُلْ لَّسْتُ عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ﴿۶۶﴾ۭ لِكُلِّ
نَبَاٍ مُّسْتَقَرٌّ ۡ وَّسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۷﴾ وَاِذَا رَاَيْتَ الَّذِيْنَ يَخُوْضُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا
فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ ۭ وَاِمَّا يُنْسِيَنَّكَ
الشَّيْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۶۸﴾ وَمَا عَلَى الَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ
مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ وَّلٰكِنْ ذِكْرٰى لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿۶۹﴾

کہو بھلا تم کو جنگلوں اور دریاؤں کے اندھیروں سے کون مخلصی دیتا ہے (جب) کہ تم اسے عاجزی اور نیاز پنہائی سے پکارتے ہو (اور کہتے ہو) اگر خدا ہم کو اس (تنگی) سے نجات بخشے تو ہم اس کے بہت شکرگزار ہوں۔ ﴿۶۳﴾ (ف) کہو کہ اللہ ہی تم کو اس (تنگی) سے اور ہر سختی سے نجات بخشتا ہے پھر (تم) اس کے ساتھ شریک کرتے ہو۔ ﴿۶۴﴾ (ف) کہہ دو کہ وہ (اس پر بھی) قدرت رکھتا ہے کہ تم پر اوپر کی طرف سے یا تمہارے پاؤں کے نیچے سے عذاب بھیجے یا تمہیں فرقہ فرقہ کردے اور ایک کو دوسرے (سے لڑا کر آپس) کی لڑائی کا مزہ چکھا دے' دیکھو ہم اپنی آیتوں کو کس کس طرح بیان کرتے ہیں تاکہ یہ لوگ سمجھیں۔ ﴿۶۵﴾ (ف) اور اس (قرآن) کو تمہاری قوم نے جھٹلایا حالانکہ وہ سراسر حق ہے' کہہ دو کہ میں تمہارا داروغہ نہیں ہوں۔ ﴿۶۶﴾ (ف) (سزا کی) ہر خبر کیلئے ایک عارضی وقت مقرر ہے (جو بدلتا رہتا ہے) لیکن عنقریب ہی تم کو علم ہو جائیگا (جبکہ سزا تم پر آ چکی ہوگی) ﴿۶۷﴾ (تک۔ ۱:۳۱۲، ۳۷۷) اور جب تم ایسے لوگوں کو دیکھو جو ہماری آیتوں کے بارے میں بیہودہ بکواس کر رہے ہوں تو ان سے الگ ہو جاؤ یہاں تک کہ اور باتوں میں مصروف ہو جائیں' اور اگر (یہ بات) شیطان تمہیں بھلا دے تو یاد آنے پر ظالم لوگوں کے ساتھ نہ بیٹھو۔ ﴿۶۸﴾ (ف) اور پرہیزگاروں پر ان لوگوں کے حساب کی کچھ بھی جواب دہی نہیں ہاں نصیحت تاکہ وہ بھی پرہیزگار ہوں۔ ﴿۶۹﴾ (ف)

Marfat.com

وَذَرِ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَعِبًا وَّلَهْوًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَذَكِّرْ بِهٖٓ اَنْ تُبْسَلَ نَفْسٌۢ بِمَا كَسَبَتْ ۖ لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ ۚ وَاِنْ تَعْدِلْ كُلَّ عَدْلٍ لَّا يُؤْخَذْ مِنْهَا ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اُبْسِلُوْا بِمَا كَسَبُوْا ۚ لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيْمٍ وَّعَذَابٌ اَلِيْمٌۢ بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ۝۷۰

اور اے محمدؐ! جن مسلمان نما لوگوں نے اپنے دین کو کھیل اور تماشا بنالیا ہے' جنہوں نے اس کو چند ایک رسوم کا مجموعہ اور ظاہر داری سمجھ کر اپنے نفس کو فریب دیا ہے' چند رسومات ادا کر کے جنت کے حقدار بنے بیٹھے ہیں' اور دنیا کی خواب آور لذتوں کی محبت نے ان کو دھوکے میں ڈال رکھا ہے' ان سے قطعاً الگ ہو جاؤ' ان سے کچھ معاشرتی تعلق نہ رکھو اور اس قرآن عظیم کے ذریعے سے باقی مسلمانوں کے کان بھی اچھی طرح کھول دو کہ بہت ممکن ہے کہ تم میں سے کوئی شخص روز قیامت کو یا اس دنیا میں اپنے برے اعمال یا غفلت کی سزا میں مبتلائے عذاب ہو جائے پھر اس وقت خدا کے سوا نہ تمہارا کوئی حامی ہوسکتا ہے نہ شفیع اور یہ وہ ہاتھ سے کھویا ہوا وقت ہوگا اگر وہ اس عذاب سے چھٹنے کیلئے دنیا کے تمام معاوضے بھی دے تاہم اس کی یہ عرضداشت ہرگز منظور نہ ہوگی۔ یہی وہ لوگ ہیں جو اپنے برے اعمال کے باعث ہلاکت میں مبتلا ہوئے ان کو پینے کیلئے جہنم کا کھولتا ہوا پانی ملے گا اور ان کے باطنی کفر اور ظاہری مسلمانی کی پاداش میں دردناک عذاب دیا جائے گا۔ ۝۷۰ [1] (تذ۔۲:۲۱۱)

---

[1] اسلام کے جسم سے اس تمام زوال روح کا بڑا باعث' طبعی اور خارجی اثرات سے قطع نظر' وہ تدریجی اور ارتقائی جہل ہے جو موجودہ علم کلام کی مذہب آرائی اور مختلف نوازی کے تفریق وانتشار نے کتاب الٰہی کے حقیقی مقاصد و مطالب میں پیدا کر دیا ہے۔ مسلمان اب بھی قرآن کا احترام کرتے ہیں' اس کو کھول کر کبھی کبھی پڑھتے ہیں' اس کو سر آنکھوں پر رکھ کر آبائی رسم کے مطابق ''خدا کی بھیجی ہوئی کتاب'' مانتے ہیں' اس کی آیات کو پڑھ کر سبحان اللہ بھی کہتے ہیں' اس کے صیغہ متکلم کو دیکھ کر ایک لمحے کے لیے لرز بھی جاتے ہیں' اس کی فصاحت اور بلاغت پر شنیدہ اعتقاد رکھ کر تحسینِ ناشناس بھی کر دیتے ہیں' ملاّت و مثانی کو سن کر عش عش بھی کر اٹھتے ہیں مگر اس رسمی اور شرعی مطالعے کے بعد وہ جاذب و عامل قوت نہیں پاتے جو قرن اول یا قرون اولیٰ کے اسلامیوں کا طغرائے امتیاز تھی' وہ ہمت عمل نہیں پاتے جس کے باعث ہزاروں میل کا پیدل سفر بھی آسان نظر آتا تھا' وہ نور نہیں دیکھتے جس کے باعث آسمان و زمین کے حجاب کھل گئے تھے' وہ علم و حکمت نہیں دیکھتے جس کی وجہ سے قومیں ابھر گئی تھیں' وہ برکت اور بشارت نہیں پاتے جس کا وعدہ کئی سو برس تک پورا ہوتا رہا' وہ ربط اور تسلسل نہیں دیکھتے جس کے باعث ذہنوں میں جزا کے ملنے کا منطقی یقین پیدا ہو گیا تھا۔ ان کو آج اس کتاب کے درس و وعظ سے جماعت کی کسی بیماری کی دوا نہیں ملتی' کوئی مستقل طریق عمل نظر نہیں آتا' کچھ صحیح اسلوب کا ذہن میں نہیں بیٹھتا۔ وہ رسم و رواج کے مطابق کلمہ ہائے شہادت پڑھتے ہیں' توبہ و استغفار کر لیتے ہیں' خیرات گزار اور پابند صوم و صلوٰۃ بھی ہو جاتے ہیں' کسی کلمہ شرک و کفر کو بھی زبان پر نہ لانے کا آسان عمل بھی کر دیتے ہیں لیکن خدائے قاہر کو کسی عنوان سے راضی نہیں کر سکتے۔ وہ توحید کے مناقب و محاسن' اس کا طاقت افزا اثر' اس کی غلبہ انگیز قوت قرآن عظیم کے ہر ورق پر دیکھتے ہیں لیکن پھر اپنی ہیئت کذائی کو دیکھ کر دم بخود ہو جاتے ہیں۔ وہ نماز و زکوٰۃ کی حیرت انگیز کرامتیں اور قوت آفرین خوبیاں قرآن میں نہایت تاکید و اصرار سے مطالعہ کرتے ہیں۔ مگر اپنی عبادت کے بعد کچھ حاصل ہوا ہوا نہیں دیکھے۔ (تذ۔۲:۲۱۲۔۲۱۳)

Marfat.com

قُلْ اَنَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُنَا وَلَا يَضُرُّنَا وَنُرَدُّ عَلٰٓى اَعْقَابِنَا
بَعْدَ اِذْ هَدٰىنَا اللّٰهُ كَالَّذِى اسْتَهْوَتْهُ الشَّيٰطِيْنُ فِى الْاَرْضِ حَيْرَانَ ۠
لَهٗٓ اَصْحٰبٌ يَّدْعُوْنَهٗٓ اِلَى الْهُدَى ائْتِنَا ۭ قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى ۭ
وَاُمِرْنَا لِنُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٧١﴾ وَاَنْ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّقُوْهُ ۭ وَهُوَ
الَّذِيْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿٧٢﴾ وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۭ
وَيَوْمَ يَقُوْلُ كُنْ فَيَكُوْنُ ڛ قَوْلُهُ الْحَقُّ ۭ وَلَهُ الْمُلْكُ يَوْمَ يُنْفَخُ فِى
الصُّوْرِ ۭ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۭ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ﴿٧٣﴾ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ
لِاَبِيْهِ اٰزَرَ اَتَتَّخِذُ اَصْنَامًا اٰلِهَةً ۚ اِنِّىْٓ اَرٰىكَ وَقَوْمَكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٧٤﴾

اے محمدؐ! لوگوں سے کہہ دو کہ اے نادانو! کیا تم یہ چاہتے ہو کہ ہم خدا کو چھوڑ کر ان چیزوں کو اپنی مدد اور کارسازی کیلئے بلائیں جو ہمیں نہ کچھ فائدہ دے سکتی ہیں نہ نقصان پہنچا سکتی ہیں۔ کیا تم اس بات کے خواہشمند ہو کہ ہدایت حاصل ہوئے پیچھے ہم پھر الٹے پیروں گمراہی کی طرف لوٹ آئیں اور اس شخص کی طرح ہو جائیں جس کو انسان نما شیطانوں کے کسی گروہ نے غلط پتہ دیکر راہ راست سے بھٹکا دیا ہو اور وہ چاروں طرف بیابان میں حیران و پریشان پھر رہا ہو۔ اس کے ساتھی اس کو راہ راست کی طرف پکار پکار کر بلا رہے ہوں کہ چلے آؤ مگر وہ کسی کی ایک نہ سنتا ہو۔ انہیں کہہ دو کہ خدا کی دی ہوئی ہدایت اور اسی کا بتایا ہوا رستہ ہی اصلی رستہ ہے۔ اور ہم کو تو یہی حکم ملا ہے کہ اس رب العٰلمین کے آگے سر اطاعت خم کر دیں۔ ﴿٧١﴾ (تذ۔۲: ۱۶۷) اور نماز پر قائم رہیں اور اسی سے ڈریں کیونکہ اسی کے روبرو ہم نے جوابدہی کیلئے جانا ہے۔ ﴿٧٢﴾ (تذ۔۲: ۱۶۷) وہی اسقدر بااختیار ہے کہ اس نے آسمانوں اور زمین کے اس حیرت انگیز کارخانے کو برحق پیدا کیا اور جس دن اس کارخانے کو بند کرنا چاہے گا۔ بند کر دے گا۔ یہ اس کا برحق وعدہ ہے۔ جس دن صور پھونکا جائیگا حکومت اسی کی ہوگی۔ وہ عظیم الشان ذات بینائے نہاں وعیاں ہے۔ بڑا صاحب حکمت اور بڑی باخبر ذات ہے۔ ﴿٧٣﴾ (تذ۔۲: ۱۶۸) اور وہ (کیا عجیب) وقت تھا جبکہ ابراہیمؑ نے اپنے باپ آذر کو (بالآخر تمام دنیا کی سوچ بچار کے بعد) کہا کہ اے باپ! کیا تم ان پتھروں کو اپنا حاکم بنائے بیٹھے ہو؟ میں (تو سالہا سال کے غور وخوض کے بعد) اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ درحقیقت تو اور تیری قوم (سخت ترین اور) کھلی گمراہی میں مبتلا ہے۔ ﴿٧٤﴾ (تک۔۱: ۳۷۱)

Marfat.com

وَ كَذٰلِكَ نُرِیۡۤ اِبۡرٰهِیۡمَ مَلَكُوۡتَ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ وَ لِیَكُوۡنَ مِنَ
الۡمُوۡقِنِیۡنَ ﴿۷۵﴾ فَلَمَّا جَنَّ عَلَیۡهِ الَّیۡلُ رَاٰ كَوۡكَبًا ۚ قَالَ هٰذَا رَبِّیۡ ۚ فَلَمَّاۤ
اَفَلَ قَالَ لَاۤ اُحِبُّ الۡاٰفِلِیۡنَ ﴿۷۶﴾ فَلَمَّا رَاَ الۡقَمَرَ بَازِغًا قَالَ هٰذَا رَبِّیۡ ۚ
فَلَمَّاۤ اَفَلَ قَالَ لَئِنۡ لَّمۡ یَهۡدِنِیۡ رَبِّیۡ لَاَكُوۡنَنَّ مِنَ الۡقَوۡمِ الضَّآلِّیۡنَ ﴿۷۷﴾
فَلَمَّا رَاَ الشَّمۡسَ بَازِغَةً قَالَ هٰذَا رَبِّیۡ هٰذَاۤ اَكۡبَرُ ۚ فَلَمَّاۤ اَفَلَتۡ قَالَ
یٰقَوۡمِ اِنِّیۡ بَرِیۡٓءٌ مِّمَّا تُشۡرِكُوۡنَ ﴿۷۸﴾ اِنِّیۡ وَجَّهۡتُ وَجۡهِیَ لِلَّذِیۡ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ
وَ الۡاَرۡضَ حَنِیۡفًا وَّ مَاۤ اَنَا مِنَ الۡمُشۡرِكِیۡنَ ﴿۷۹﴾

ہاں! اسی طرح (جس طرح کہ ہم نے اس سورت میں) خدا اور کارخانہ قدرت پر اس کی حکومت کو واضح کیا اور آسمانوں اور زمین کی سلطنت کے قوانین کو واضح کیا) ہم نے ابراہیمؑ کو آسمانوں اور زمین کی سلطنت کی ماہیت آنکھوں سے دکھلا دی تھی تاکہ وہ یقین کرنے والوں میں سے (بن کر اپنے باپ کو اس طرح مخاطب کرنے کا اہل) ہو جائے۔ ﴿۷۵﴾ (تک۔ا:۳۷۱) (ابراہیمؑ نے بالآخر اس سوال کی طرف توجہ کی اس تمام کائنات کا ناظم اعلیٰ اور سردار کون ہے تو پہلے) اس نے ایک ستارے کی طرف غور کیا کہ شاید یہ ناظم اعلیٰ ہو پھر جب وہ غروب ہو گیا تو سمجھ گیا کہ یہ بھی کسی قانون کے تحت ڈوب گیا ہے اس لئے حاکم اعلیٰ نہیں ہو سکتا۔ ﴿۷۶﴾ (تک۔ا:۳۷۲) پھر چاند کو (تک۔ا:۳۷۲) دیکھا کہ چمک رہا ہے تو کہنے لگے یہ میرا پروردگار ہے؟ لیکن جب وہ بھی چھپ گیا تو بول اٹھے کہ اگر میرا پروردگار مجھے سیدھا رستہ نہیں دکھائے گا تو میں ان لوگوں میں ہو جاؤں گا جو بھٹک رہے ہیں۔ ﴿۷۷﴾ (ف) پھر سورج کو دیکھا کہ شاید یہی بڑے ہونے کی وجہ سے اس کارخانہ قدرت کے سردار ہوں وغیرہ وغیرہ۔ وہ بھی ڈوب گئے بالآخر اس نتیجے پر پہنچا کہ ہو نہ ہو اس کارخانے کا چلانے والا وہی ہو سکتا ہے جس نے اس کو پیدا کیا۔ (تک۔ا:۳۷۲) تو کہنے لگے لوگو! جن چیزوں کو تم (خدا کا) شریک بناتے ہو میں ان سے بیزار ہوں۔ ﴿۷۸﴾ (ف) (پھر پکار اٹھا کہ) میں نے (تو سب اشیائے فطرت کو چھوڑ کر) اس وجود کی طرف اپنی تمام تر توجہ کر دی ہے جو زمینوں اور آسمان کو پیدا کرنے والا ہے! (تک۔ا:۳۷۲) اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔ ﴿۷۹﴾ (ف)

Marfat.com

وَحَآجَّهٗ قَوْمُهٗ ؕ قَالَ اَتُحَآجُّوْٓنِّیْ فِی اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنِ ؕ وَلَآ اَخَافُ مَا
تُشْرِكُوْنَ بِهٖٓ اِلَّآ اَنْ یَّشَآءَ رَبِّیْ شَیْـًٔا ؕ وَسِعَ رَبِّیْ كُلَّ شَیْءٍ عِلْمًا ؕ اَفَلَا
تَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۸۰﴾ وَكَیْفَ اَخَافُ مَآ اَشْرَكْتُمْ وَلَا تَخَافُوْنَ اَنَّكُمْ اَشْرَكْتُمْ
بِاللّٰهِ مَا لَمْ یُنَزِّلْ بِهٖ عَلَیْكُمْ سُلْطٰنًا ؕ فَاَیُّ الْفَرِیْقَیْنِ اَحَقُّ بِالْاَمْنِ ۚ
اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۱﴾ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ یَلْبِسُوْٓا اِیْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِكَ
لَهُمُ الْاَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۸۲﴾ ع وَتِلْكَ حُجَّتُنَآ اٰتَیْنٰهَآ اِبْرٰهِیْمَ عَلٰی
قَوْمِهٖ ؕ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ حَكِیْمٌ عَلِیْمٌ ﴿۸۳﴾ وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ
وَیَعْقُوْبَ ؕ كُلًّا هَدَیْنَا ۚ وَنُوْحًا هَدَیْنَا مِنْ قَبْلُ وَمِنْ ذُرِّیَّتِهٖ دَاوٗدَ وَسُلَیْمٰنَ
وَاَیُّوْبَ وَیُوْسُفَ وَمُوْسٰی وَهٰرُوْنَ ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۸۴﴾ وَزَكَرِیَّا وَیَحْیٰی
وَعِیْسٰی وَاِلْیَاسَ ؕ كُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ ﴿۸۵﴾

اوران کی قوم ان سے بحث کرنے لگی تو انہوں نے کہا کہ مجھ سے خدا کے بارے میں (کیا) بحث کرتے ہو اس نے تو مجھے سیدھا رستہ دکھا دیا ہے اور جن چیزوں کو تم اس کا شریک بناتے ہو میں ان سے نہیں ڈرتا ہاں جو میرا پروردگار چاہے میرا پروردگار اپنے علم سے ہر چیز پر احاطہ کئے ہوئے ہے کیا تم خیال نہیں کرتے۔ ﴿۸۰﴾ (ف) اور میں جو شرک تم نے کیا ہے اس سے کیوں ڈروں جب تم اس سے نہیں ڈرتے کہ تم نے اس احکم الحاکمین خدا کیساتھ ایسی چیزوں کو شریک کیا ہے جن کے معبود ہونے کی سند خدا نے نہیں اتاری تو ہم دونوں فریقوں میں سے کونسا فریق امن سے رہنے کا زیادہ حقدار ہے اگر تم اس کو سمجھتے۔ ﴿۸۱﴾ (تذ۔۲: ۹۳۔۹۴) جو لوگ ایمان لے آئے (یعنی مسلمان ہو گئے) اور انہوں نے اپنے ایمان میں بے انصافی (یعنی شرک اور بت پرستی) کی آمیزش نہیں کی یہی لوگ ہیں جو امن کے مستحق ہیں اور یہی لوگ راہ راست پر ہیں۔ ﴿۸۲﴾ (تذ۔۳: ۲۱۷) اور یہی ہماری دلیل تھی جو ہم نے ابراہیمؑ کو اپنی قوم کو قائل کرنے کو دی تھی۔ ہم جس کو مناسب سمجھتے ہیں اس کے درجے بلند کر دیتے ہیں۔ بیشک تیرا پروردگار بڑا صاحب حکمت اور پورے طور پر باخبر خدا ہے۔ ﴿۸۳﴾ (تذ۔۲: ۹۴) اور ہم نے حضرت ابراہیمؑ کو اسحٰقؑ اور یعقوبؑ عطا کیا اور ان سب کو راہ راست پر لگا دیا اور نوحؑ کو ان سے پہلے ہدایت دی اور پھر اس کی اولاد میں داؤدؑ اور سلیمانؑ اور ایوبؑ اور یوسفؑ اور موسیٰؑ اور ہارونؑ کو (راہ راست پر لگایا) اور ہم حسن عمل کرنے والوں کو اسی طرح جزا دیا کرتے ہیں۔ (تک۔۱: ۳۷۳)۔ ﴿۸۴﴾ (وہ۔۲۲۳) اور زکریاؑ اور یحیٰیؑ اور عیسیٰؑ اور الیاسؑ (سب کے سب) خدا کے صالح العمل (یعنی اپنی اپنی قوموں کو ترقی اور تمدن کے فلک الافلاک تک پہنچا دینے والے) لوگ تھے۔ (تک۔۱: ۳۷۳) ﴿۸۵﴾ (وہ۔۲۲۳)

Marfat.com

وَإِسْمٰعِيلَ وَالْيَسَعَ وَيُونُسَ وَلُوطًا ۚ وَكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعٰلَمِينَ ﴿۸۶﴾ وَمِنْ اٰبَآئِهِمْ
وَذُرِّيّٰتِهِمْ وَإِخْوَانِهِمْ ۚ وَاجْتَبَيْنٰهُمْ وَهَدَيْنٰهُمْ إِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿۸۷﴾ ذٰلِكَ
هُدَى اللّٰهِ يَهْدِي بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۚ وَلَوْ أَشْرَكُوْا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا
يَعْمَلُوْنَ ﴿۸۸﴾ أُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ۚ فَإِنْ يَّكْفُرْ بِهَا
هٰٓؤُلَآءِ فَقَدْ وَكَّلْنَا بِهَا قَوْمًا لَّيْسُوْا بِهَا بِكٰفِرِيْنَ ﴿۸۹﴾ أُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ
فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ ۗ قُلْ لَّآ أَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا ۗ إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٰى لِلْعٰلَمِيْنَ ﴿۹۰﴾ ع ۱۶

اور اسمٰعیل اور الیسع اور یونس اور لوط (علیہم السلام) یہ سب ہمارے حکمبر دار رہنمایان خلق تھے۔ اور ہم نے ان سب کو تمام عالم کے لوگوں پر برتری دی۔ ان کو اپنی قوم کا سردار بنایا اور بادشاہت دی۔ ﴿۸۶﴾ (تذ۔ا:۲۳۴) اور نہ صرف انہی کو بلکہ ان کے آباؤ اجداد اور اولاد بھائیوں میں سے بہتیروں کو ان کے علو ہمت' حسن عمل اور شجاعت کے صلے میں دنیا جہان کی قوموں میں سرفراز کیا۔ اور ہم نے ان کو باقی قوموں سے منتخب کر کے ممتاز کر دیا اور ان کو دنیا میں قوت سے رہنے کا صراط مستقیم دکھا دیا۔ ﴿۸۷﴾ (تذ۔ا:۲۳۴) یہ ہے خدا کی وہ عظیم الشان ہدایت اور وہ بے مثال بصیرت عمل جس کو پا کر دنیا کی سب قومیں از سر نو زندہ ہو جاتی ہیں اسی ہدایت پر خدا اپنے بندوں میں سے جس کو مناسب سمجھتا ہے چلا دیتا ہے اور اگر یہ تمام قومیں اور افراد جن کا ذکر اوپر ہوا خدا کو چھوڑ کر کسی دوسرے خدا کی متابعت کرتے' اگر وہ اللہ کے احکام کو خیر باد کہکر شیطان کے حکموں پر چلتے' اگر وہ نفس کے بندے بنتے' مال و جاہ' اولاد ازواج کو بت بناتے' آپس میں فرقہ بند بن جاتے' لذات دنیوی میں مستغرق رہ کر ماسوا کے محکوم بنتے تو ان کے اعمال کچھ نتیجہ خیز نہ ہوتے' ان کا کیا دھرا سب اکارت جاتا۔ ﴿۸۸﴾ (تذ۔۲:۲۵۵) یہی وہ لوگ تھے جن کو ہم نے (صحیفہ فطرت کے عالم آرا قانون یعنی) الکتٰب (کاعلم) دیا' پھر (صحیفہ فطرت کے علم کے زور پر چلائی ہوئی) حکومت دی' پھر (وہ قوم علم اور حکم کے زور پر تمام کی تمام) نبوت (یعنی کمال باخبری میں شرابور کر) دی (گئی) تو اگر یہ (تمہاری قوم یا امت ان عطیات کی قدر نہ کر کے) اس وحی سے منکر ہو گئے تو ہم بھی ضرور اس وحی کو کسی ایسی قوم کے سپرد کر دینگے جو اس سے منکر نہ ہونگے۔ ﴿۸۹﴾ (تک۔ا:۴۷۔۴۸) یہ وہ لوگ تھے جن کو خدا نے راہ راست پر لگا دیا تھا تو اے پیغمبر! تو بھی ان کی ہدایت کی پیروی کر اور اپنی قوم کو کہہ دے کہ میں اس (تمام تگ ودو) کی (جو میں تم کو ترقی کے فلک الافلاک تک پہنچانے کیلئے کر رہا ہوں) کوئی اجرت تم سے نہیں مانگتا۔ یہ قرآن حکیم تو تمام عالم (کی اقوام) کیلئے ایک عبرت ہے۔ (دہ:۲۲۳) ﴿۹۰﴾ [1] (تک۔ا:۴۷)

[1] (۸۴۔۹۰) ان آیات میں اٹھارہ نبیوں کا ذکر کیا گیا ہے جن کی اٹھارہ عظیم الشان اور متمدن قومیں تھیں اور ان پر ان نبیوں کو سردار مقرر کیا گیا تھا۔ ان سب کے متعلق کہا گیا ہے کہ وہ اور ان کی قومیں صحیح راستوں پر تھیں۔ انہی کو الکتاب' الحکم اور نبوۃ عطا کی گئی تھی۔ اور انہی کی قوموں کو اس وقت کی ترقی کے مطابق تمام اقوام پر فضیلت ارزانی کی گئی تھی۔ اخیر میں کہا گیا کہ اسی طرح کی "ہدایت" جیسی ←

کہ ان قوموں کو نبیوں کی سرداری میں حاصل تھی سچی ہدایت ہے' اسی پر محمدؐ کی آخری امت کو عمل کرنا چاہئے' نہیں بلکہ قرآن حکیم تو تمام دنیا کے لیے باعث عبرت ہے۔ (دہ ۲۲۲۔ تک: ۱ ۳۷۴)

گویا ان ۱۸ نبیوں کی قوموں کو کتٰب (صحیفہ فطرت کا علم اور کتاب وحی کا علم) الحکم (حکومت) اور نبوۃ (کمال باخبری) عطا کی گئی تھی اور جو قومیں منکر ہو جاتی ہیں ان سے ہم یہ عطیے چھین لیا کرتے ہیں۔ (تک۔ ۱: ۳۷۴)

(آیت نمبر ۸۹) سے صاف اخذ ہوتا ہے کہ اگر عالمی غلبہ کا نصب العین مسلمانوں نے آنیوالے اوقات میں چھوڑ دیا تو انکا اس دنیا میں کوئی والی وارث نہ رہے گا اور یہی نصب العین دوسری صاحب علم' حاکم اور باخبر قومیں اختیار کر لیں گی اور اس کو اپنی زندگی کا دائمی دستور العمل بنا لیں گی! (تک۔ ۱: ۴۸)

پس اے مسلمانان عالم! آج تمہاری ہلاکت کا سب سے بڑا باعث موجودہ اسلامی فلسفہ ہے......تم میں اسلاف کے کارناموں کے واماندہ ارمان' اور کسی زمانے کے حرکت و عمل کے تحسر انگیز تصور موجود ہیں مگر تمہاری یہ بے معنی اور نا نتیجہ خیز تمنائیں اس لیے بارور نہیں ہوتیں کہ تم کسی عنوان سے تکلیف دہ عمل پر تیار نہیں ہوتے۔ تم بظاہر ملنے کا مکر ضرور کرتے ہو لیکن تمہارے اندر تبیین کا نور اور علم و یقین کی شمع ہدایت نہیں جلتی!......تم رسولؐ کے نام پر تڑپنے کا مظاہرہ کرتے ہو مگر تم میں رسولؐ کے احکام پر فدا ہونے کے حوصلے قائم نہیں رہے! تم اسلام کے نام پر مر مٹنے کے نمائشی دعوے کرتے ہو مگر تم میں مر مٹنے والا عزم پیدا نہیں ہوا۔ تم قرآن کو ''کتاب خدا'' ضرور کہہ دیتے ہو مگر تم میں خدا کی نامہ نگاری کا ولولہ انگیز انہماک ظاہر نہیں ہوتا......تم قرآن کو اپنے لیے بیکار کہہ کر مورد الزام اس لیے بتاتے ہو کہ قرآن خود بخود تمہارے لیے کچھ نہیں کرتا۔ تم اس کو منہ سے ''حکیم'' اور ''شریف'' اور ''مجید'' کہہ چھوڑتے ہو مگر تم اس کی حکمت اور شرف اور مجد کے سچ مچ قائل نہیں رہے۔ تم یورپ کے علمی اور عملی کرشموں کو کام کرتا ہوا دیکھ کر ان کے نادیدہ مومن بن جاتے ہو مگر اللہ کے اس آزمائش شدہ علم و عمل کے کچھ مومن نہیں رہے۔ تم مغرب کے ہر رطب و یابس کو کان دھر کر سنتے ہو مگر خدا کی اس جامع اور جہاں نما کتاب سے قطعاً بگڑ بیٹھے ہو۔ تم ''بشارتیں'' ڈھونڈتے ہو مگر نہیں ملتیں۔ خدا کی رحمت کے منتظر رہتے ہو مگر نہیں آتیں۔ تم ہاتھ پر ہاتھ دھر کر فتح باب کو دیکھ رہے ہو مگر نہیں ہوتا' تم قرآن کو بازو پر باندھ کر شفا کے متلاشی ہو مگر ظالمو! نہیں ہوتی: وننزل من القرآن ماھو شفآء و رحمة للمومنین ولا یزید الظلمین الاخسارا ○ (۱۷۔۸۲) (اور اے مسلمانو! ہم قرآن میں سے جو شے ایمان والوں کے لیے ان کی تمام بیماریوں کی شفا اور رحمت ہے تم پر اتارتے ہیں لیکن ظلم کار لوگوں کے لیے جو قرآن کو چوم چاٹ کر اور اس پر عمل سے گریز کرنے کا مکر کر کے خدا کو دھوکا دینا چاہتے ہیں قرآن گھاٹے کے سوا کچھ نہیں دیتا)۔ تم زیارتوں اور مزاروں میں بھٹکتے پھرتے ہو مگر کچھ کشود کار نہیں ہوتا۔ تم پیروں اور قبر فروشوں کے نذر اپنی دولت کرآتے ہو مگر خدا راضی نہیں ہوتا' تم اپنی ڈیڑھ اینٹ کے جدا صنم خانوں میں سر ٹکراتے ہو مگر چھوٹا نصیب کہیں نہیں جاگتا! تم یورپ کو دیکھ رہے ہو کہ وہ تمہاری ان نمازوں اور ریا کار سجدوں' تمہارے بے جان کلمہ شہادت' بلکہ تمہارے اس آج کل کے ساکن اور جامد قرآن اور خدا کے بدوں نعمت اور فضل' فلاح اور خوشنودئی خدا کے کس معراج اور ترقی کی کس فضیلت پر پہنچ چکا ہے مگر تم کو خبر نہیں کہ وہ قانون فطرت کی اس بے بدل کتاب کے کس قدر تھوڑے حصے کی کس سختی سے پیروی کر رہا ہے۔......ان میں علم ہے' ان میں حکم وحکومت ہے' ان میں اس حیرت انگیز کارگاہ جہاں کی صحیح خبر و نبوۃ ہے۔ ان کے پاس آئیں فطرت کی مقصود بر آر' غلبہ اندوز اور راہ نما کتاب کی حکمت ہے۔ تمہیں کیا خبر کہ قسام ازل نے تم سے کھو کر ان کے سپرد کیا کر دیا ہے اس نے علم دے دیا ہے' اس نے سب جہاں پر فضیلت عطا کی ہے' اس نے حکم دے رکھا

وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖۤ اِذْ قَالُوْا مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى بَشَرٍ مِّنْ شَیْءٍ ؕ قُلْ مَنْ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ الَّذِیْ جَآءَ بِهٖ مُوْسٰى نُوْرًا وَّهُدًى لِّلنَّاسِ تَجْعَلُوْنَهٗ قَرَاطِیْسَ تُبْدُوْنَهَا وَتُخْفُوْنَ كَثِیْرًا ۚ وَعُلِّمْتُمْ مَّا لَمْ تَعْلَمُوْۤا اَنْتُمْ وَلَاۤ اٰبَآؤُكُمْ ؕ قُلِ اللّٰهُ ۙ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِیْ خَوْضِهِمْ یَلْعَبُوْنَ ﴿۹۱﴾

انسان نے خدا کا اندازہ ہی نہیں لگایا جیسا کہ اس کا اندازہ لگانے کا حق تھا۔ (تک۔۱:۴۳) جب انہوں نے کہا کہ خدا نے انسان پر (وحی اور کتاب وغیرہ) کچھ بھی نازل نہیں کیا کہو (ف) ہم نے موسٰی کو کتاب دی جس میں نور اور ہدایت تمام بنی نوع انسان کیلئے تھی، جس کتاب کو تم کاغذ پر لکھ کر اس کے اپنے مطلب کے حصوں کو ظاہر کرتے ہو اور جو حصے تمہارے مطلب کے نہیں ان کو چھپاتے ہو اور جس تورات کے ذریعے سے تم کو نادر چیز کا علم دیا گیا جو تمہارے باپ دادا بھی نہ جانتے تھے۔ (تک۔۱:۳۷۵) انہیں کہہ دو کہ وہ کتاب اللہ ہی نے اتاری تھی۔ پھر ان کو چھوڑ دو کہ اپنی سوچ بچار میں ہی ٹامک ٹوئیے مارتے پھریں۔ ﴿۹۱﴾ (تذ۔۲:۱۶)

← ہے نہیں، بلکہ واللہ العظیم! اس نے تمہیں کافر اور ظالم، مشرک اور مفسد، فاسق اور نااہل مجرم دیکھ کر قرآن کریم بھی تم سے چھین کر انہی کے سپرد کر دیا ہے۔ (تذ۔۲:۲۵۳۔۲۵۴)

تیرہ سو ستر برس کے بعد اسی عالمی غلبے کے نصب العین کو اپنانے والی اور بنی نوع انسان کو ایک امت واحدہ بنانے والی دو قومیں امریکہ اور روس بالآخر ظاہر ہوئی ہیں جو آپس میں ہولناک طور پر دوسرے سے ٹکرانے کو اس لیے ہیں کہ ثابت کر دیں کہ ان میں سے کس کا ایمان اس قرآنی وحی پر زیادہ مضبوط ہے۔ روئے زمین ان دونوں قوموں کے سعی و عمل سے ایک امت بن سکے یا نہ بن سکے یہ سوال دوسرا ہے لیکن جو عظیم الشان عمل پچھلے چالیس برس میں ان دونوں قوموں نے کیا ہے اور جس طرح ہر صحیفہ فطرت کو مسخر کر کے انہوں نے بے پناہ قوت حاصل کی ہے اس امر کی آئینہ دار ہے کہ مسلمانوں کا قرآن مسلمانوں سے اچک لیا گیا اور خالق زمین و آسمان نے وہی قرآن فی الحقیقت امریکہ اور روس کے سپرد کر دیا!

عالمی غلبے کے دعویدار قرن اول میں اور اس کے بعد کئی سو برس تک صرف مسلمان تھے۔ اب ایک کی بجائے دو قومیں روس اور امریکہ ہیں لیکن دونوں اپنے نصب العین کے اعتبار سے نوزائیدہ ہیں...... چونکہ ان دونوں قوموں کے افراد میں صحیفہ فطرت سے شغف کا کوئی روحانی یا نفسیاتی محرک موجود نہیں اور دونوں کے سامنے کائنات کی پیدائش کا کوئی مقصد اس لیے موجود نہیں کہ انکا لگاؤ فاطر السموت والارض سے نہیں اس لیے یقینی امر ہے کہ اس ٹکراؤ میں دونوں ہلاک ہو جائیں۔ وہ وقت دین اسلام کے لیے پھر ایک عظیم الشان عروج کا وقت ہوگا بشرطیکہ مسلمانوں نے خدا اور قرآن سے وہی لگاؤ پیدا کر لیا جو قرن اولیٰ میں تھا۔ (تک۔۱:۴۸۔۴۹)

Marfat.com

وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ مُّصَدِّقُ الَّذِیْ بَیْنَ یَدَیْهِ وَلِتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰی وَمَنْ
حَوْلَهَا ؕ وَالَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ یُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَهُمْ عَلٰی صَلَاتِهِمْ یُحَافِظُوْنَ ﴿۹۲﴾
وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ قَالَ اُوْحِیَ اِلَیَّ وَلَمْ یُوْحَ اِلَیْهِ شَیْءٌ
وَّمَنْ قَالَ سَاُنْزِلُ مِثْلَ مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ ؕ وَلَوْ تَرٰۤی اِذِ الظّٰلِمُوْنَ فِیْ غَمَرٰتِ
الْمَوْتِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَاسِطُوْۤا اَیْدِیْهِمْ ۚ اَخْرِجُوْۤا اَنْفُسَكُمْ ؕ اَلْیَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ
الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَی اللّٰهِ غَیْرَ الْحَقِّ وَكُنْتُمْ عَنْ اٰیٰتِهٖ تَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۹۳﴾
وَلَقَدْ جِئْتُمُوْنَا فُرَادٰی كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّتَرَكْتُمْ مَّا خَوَّلْنٰكُمْ وَرَآءَ
ظُهُوْرِكُمْ ۚ وَمَا نَرٰی مَعَكُمْ شُفَعَآءَكُمُ الَّذِیْنَ زَعَمْتُمْ اَنَّهُمْ فِیْكُمْ شُرَكٰٓؤُا ؕ لَقَدْ
تَّقَطَّعَ بَیْنَكُمْ وَضَلَّ عَنْكُمْ مَّا كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿۹۴﴾ ع

یہ قرآن وہ کتاب ہے جو ہم نے اب اتاری ہے اور یہ بڑی بابرکت کتاب ہے اور صحیفہ فطرت کی جو اس کے سامنے ہے۔ تصدیق کرتی ہے۔ اور اس لئے بھیجی گئی ہے کہ تو مکے کے کافروں کو عذاب الٰہی سے ڈرائے اور اس کے گرداگرد کے لوگوں اور جو مٹھی بھر لوگ آخرت پر ایمان لاکر تمہارے پیچھے لگے ہیں وہ تو ایماندار لوگ ہیں اور وہی الصلوٰۃ کی حفاظت کرتے ہیں۔ ﴿۹۲﴾ (تک۔ا:۳۷۵) اور اس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جو خدا پر جھوٹ افتراء کرے یا یہ کہے کہ مجھ پر وحی آئی ہے حالانکہ اس پر کچھ بھی وحی نہ آئی ہو اور جو یہ کہے کہ جس طرح کی کتاب خدا نے نازل کی ہے اس طرح کی میں بھی بنا لیتا ہوں' اور کاش تم ان ظالم (یعنی مشرک) لوگوں کو اس وقت دیکھو جب موت کی سختیوں میں (مبتلا) ہوں اور فرشتے (ان کی طرف عذاب کے لئے) ہاتھ بڑھا رہے ہوں' کہ نکالو اپنی جانیں' آج تم کو ذلت کے عذاب کی سزا دی جائے گی اس لئے کہ تم خدا پر جھوٹ بولا کرتے تھے اور اس کی آیتوں سے سرکشی کرتے تھے۔ ﴿۹۳﴾ (ف) اور تم ہمارے پاس اکیلے آئے جیسے کہ ہم نے تم کو پہلی دفعہ پیدا کیا تھا۔ (حد:۶۲) اور جو (مال و متاع) ہم نے تمہیں عطا فرمایا تھا وہ سب اپنی پیٹھ پیچھے چھوڑ آئے' اور ہم تمہارے ساتھ تمہارے سفارشیوں کو بھی نہیں دیکھتے جن کی نسبت تم خیال کرتے تھے کہ وہ تمہارے (شفیع اور ہمارے) شریک ہیں' آج تمہارے آپس کے سب تعلقات منقطع ہو گئے اور جو دعوے تم کیا کرتے تھے سب جاتے رہے۔ ﴿۹۴﴾ (ف)

Marfat.com

اِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ الۡحَبِّ وَالنَّوٰى ؕ يُخۡرِجُ الۡحَىَّ مِنَ الۡمَيِّتِ وَمُخۡرِجُ الۡمَيِّتِ مِنَ الۡحَىِّ ؕ
ذٰ لِكُمُ اللّٰهُ فَاَنّٰى تُؤۡفَكُوۡنَ ﴿۹۵﴾ فَالِقُ الۡاِصۡبَاحِ ۚ وَجَعَلَ الَّيۡلَ سَكَنًا وَّالشَّمۡسَ
وَالۡقَمَرَ حُسۡبَانًا ؕ ذٰ لِكَ تَقۡدِيۡرُ الۡعَزِيۡزِ الۡعَلِيۡمِ ﴿۹۶﴾ وَهُوَ الَّذِىۡ جَعَلَ لَـكُمُ النُّجُوۡمَ
لِتَهۡتَدُوۡا بِهَا فِىۡ ظُلُمٰتِ الۡبَرِّ وَالۡبَحۡرِ ؕ قَدۡ فَصَّلۡنَا الۡاٰيٰتِ لِقَوۡمٍ يَّعۡلَمُوۡنَ ﴿۹۷﴾
وَهُوَ الَّذِىۡۤ اَنۡشَاَكُمۡ مِّنۡ نَّفۡسٍ وَّاحِدَةٍ فَمُسۡتَقَرٌّ وَّمُسۡتَوۡدَعٌ ؕ قَدۡ فَصَّلۡنَا
الۡاٰيٰتِ لِقَوۡمٍ يَّفۡقَهُوۡنَ ﴿۹۸﴾

درحقیقت خدا وہ خدا ہے جو (اس) دانہ اور گٹھلی کو (جو زمین پر پڑی ہے اپنی اس بنائی ہوئی فطرت کے قانون کے ذریعے سے اپنی نگرانی میں) پھاڑ کر (ان کے درخت پیدا کرنے والا) ہے وہ مردہ (دانہ) سے زندہ (درخت) پیدا کرتا ہے اور مردہ (دانہ) زندہ (درخت) سے پیدا کرتا ہے۔ یہ ہے تمہارا (انتہائی طور پر کارکن) خدا تو تم کہاں بہکے جا رہے ہو۔ ﴿۹۵﴾ (تک ۱:۳۷۶) وہ صبح (کی روشنی) کو (رات کے اندھیرے سے) پھاڑ کر نکالنے والا ہے اور اسی نے رات کو آرام (کا موقع) بنایا اور سورج اور چاند کو ایک اندازے اور حساب سے (اپنے اپنے مداروں پر چلنے والا) بنایا۔ انتہائی طور پر غالب اور صاحب علم خدا کا یہی اندازہ ان کے بارے میں ہے۔ ﴿۹۶﴾ (تک۔۱:۳۷۵) اور وہی ہے کہ جس نے تمہارے لئے ستارے بنائے تاکہ تم بر و بحر کے زمینی اندھیروں میں (یعنی بیابانوں اور ویرانوں) میں (جہاں تمہیں راہ نہیں ملتی) راستہ تلاش کر سکو (بلکہ ستارے اس لئے بنائے کہ تم کو خدا تک پہنچنے کی راہ مل سکے) ہم نے تو صاحب علم قوم کیلئے آیات کو کھول کھول کر بیان کر دیا ہے۔ ﴿۹۷﴾ (تک۔۱:۳۷۶) (اور فاطر زمین و آسمان خدا تعالیٰ) وہ (عظیم الشان وجود ہے) جس نے (اپنی بے پناہ تجویز و تدبیر سے) تم انسانوں کی پیدائش کی ابتدا ایک مطلق جان سے کی (اور اسی ایک دوربینی خلیے کے اجتماع اور استعمار سے (اس کا) ایک عارضی جائے قرار (مستقر) مقرر کیا حتےٰ کہ (اس دوربینی خلیہ کو) ایک مستقل جائے قرار (مستودع) میں لے آیا (گویا اس خلیے کو ادنیٰ حیوانوں کی ایک پیدائش سے منتقل کر کے دوسری بہتر پیدائش میں منتقل کیا یہاں تک کہ وہ مستقل جائے قرار میں آ کر وہ خلیہ یا نفس واحدہ انسان بن گیا) اے لوگو! ہم نے تفقہ کرنے والی اور سمجھ بوجھ رکھنے والی قوم کیلئے (صحیفہ فطرت کی) آیات کو (ان الفاظ میں) کھول کھول کر بیان کر دیا ہے (اب انسانوں کا فرض ہے کہ اس تفصیل کے بعد جو ہم نے ان چند لفظوں میں کی ہے اپنی پیدائش کے مسئلے میں غور کر کے اور نتیجہ خیز باتوں تک پہنچے)!!۔ ﴿۹۸﴾[1] (تک۔۱:۳۱۳، ۳۷۶)

---

[1] مستقر کے معنی عربی زبان میں وہ جائے قرار ہے جو تھوڑی مدت کے لیے ہے...... لفظ مستودع سے مراد عربی زبان میں مستقل جائے قرار ہے جہاں ایک شے ''ودیعت'' یعنی (ہمیشہ کے لیے سپرد) کی جاتی ہے۔ (تک۔۱:۳۷۷)

Marfat.com

وَهُوَ الَّذِیْۤ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ نَبَاتَ كُلِّ شَیْءٍ فَاَخْرَجْنَا مِنْهُ
خَضِرًا نُّخْرِجُ مِنْهُ حَبًّا مُّتَرَاكِبًا ۚ وَ مِنَ النَّخْلِ مِنْ طَلْعِهَا قِنْوَانٌ دَانِیَةٌ وَّ جَنّٰتٍ
مِّنْ اَعْنَابٍ وَّ الزَّیْتُوْنَ وَ الرُّمَّانَ مُشْتَبِهًا وَّ غَیْرَ مُتَشَابِهٍ ؕ اُنْظُرُوْۤا اِلٰى ثَمَرِهٖۤ
اِذَاۤ اَثْمَرَ وَ یَنْعِهٖ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكُمْ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ﴿۹۹﴾ وَ جَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ
ع الْجِنَّ وَ خَلَقَهُمْ وَ خَرَقُوْا لَهٗ بَنِیْنَ وَ بَنٰتٍۭ بِغَیْرِ عِلْمٍ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَ تَعٰلٰى عَمَّا یَصِفُوْنَ ﴿۱۰۰﴾
بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ اَنّٰى یَكُوْنُ لَهٗ وَلَدٌ وَّ لَمْ تَكُنْ لَّهٗ صَاحِبَةٌ ؕ وَ خَلَقَ
كُلَّ شَیْءٍ ۚ وَ هُوَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ﴿۱۰۱﴾ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ خَالِقُ كُلِّ
شَیْءٍ فَاعْبُدُوْهُ ۚ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ وَّكِیْلٌ ﴿۱۰۲﴾ لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ ؗ وَ هُوَ یُدْرِكُ
الْاَبْصَارَ ۚ وَ هُوَ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ ﴿۱۰۳﴾

وہی قادر مطلق تو ہے جس نے آسمان سے پانی برسایا' پھر ہم ہی نے اس پانی کے ذریعے سے ہر اگنے والی چیز کی بوٹیاں نکالیں' پھر ان بوٹیوں سے ہم ہی نے ہری ہری ٹہنیاں نکالیں۔ ان سے ہم گتھے ہوئے دانے نکالتے ہیں اور کھجور کے گابھے میں پھلوں کے گچھے خوشے جو مارے بوجھ کے جھکے پڑتے ہیں۔ اور انگور کے باغ اور زیتون اور انار ظاہراً شکل وشباہت میں ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہیں مگر مزے اور تاثیر میں جدا جدا ہیں۔ تم اس کے پھل کی طرف بغور دیکھو جب نکل رہا ہو اور پک رہا ہو' بے شک جن میں ایمان ہے ان کیلئے اس مشاہدے میں عجیب وغریب نشانیاں خدا کی قدرت کی موجود ہیں۔ ﴿۹۹﴾ (تذ-ا: ۱۰۳) اور ان لوگوں نے جنوں کو شریک ٹھہرایا حالانکہ ان کو اسی نے پیدا کیا اور بے سمجھے (جھوٹ بہتان) اس کے لئے بیٹے اور بیٹیاں بنا کھڑی کیں' وہ ان باتوں سے جو اس کی نسبت بیان کرتے ہیں پاک ہے اور (اس کی شان ان سے) بلند ہے۔ ﴿۱۰۰﴾ (ف) (وہی) آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا (ہے)' اس کے اولاد کہاں سے ہو جب کہ اس کی بیوی ہی نہیں ہے' اور اس نے ہر چیز کو پیدا کیا ہے' اور وہ ہر چیز سے باخبر ہے۔ ﴿۱۰۱﴾ (ف) یہی (اوصاف رکھنے والا) خدا تمہارا پروردگار ہے' اس کے سوا کوئی معبود نہیں (وہی) ہر چیز کو پیدا کرنے والا (ہے) تو اسی کی عبادت کرو' اور وہ ہر چیز کا نگران ہے۔ ﴿۱۰۲﴾ (ف) (اے انسانو!) خدا کی درک یہ (تمہاری اس وقت کی بنی ہوئی) آنکھیں نہیں لگا سکتیں۔ اور وہی ہے جو تمہاری (اس وقت کی بنی ہوئی) آنکھوں (میں جو نقص باقی ہے اس) کی ورک لگا سکتا ہے اور نہایت باریک بیں اور بڑا باخبر خدا ہے۔ ﴿۱۰۳﴾ (تک-ا: ۳۷۸)

قَدْ جَآءَكُمْ بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنْ اَبْصَرَ فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ عَمِیَ فَعَلَیْهَا ؕ
وَمَآ اَنَا عَلَیْكُمْ بِحَفِیْظٍ ﴿۱۰۴﴾ وَكَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰیٰتِ وَلِیَقُوْلُوْا دَرَسْتَ وَلِنُبَیِّنَهٗ
لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۵﴾ اِتَّبِعْ مَآ اُوْحِیَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ وَاَعْرِضْ
عَنِ الْمُشْرِكِیْنَ ﴿۱۰۶﴾ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَآ اَشْرَكُوْا ؕ وَمَا جَعَلْنٰكَ عَلَیْهِمْ حَفِیْظًا ۚ وَمَآ اَنْتَ
عَلَیْهِمْ بِوَكِیْلٍ ﴿۱۰۷﴾ وَلَا تَسُبُّوا الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَیَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًۢا
بِغَیْرِ عِلْمٍ ؕ كَذٰلِكَ زَیَّنَّا لِكُلِّ اُمَّةٍ عَمَلَهُمْ ۪ ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ مَّرْجِعُهُمْ فَیُنَبِّئُهُمْ
بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۱۰۸﴾

(اے لوگو!) درحقیقت تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے انتہائی غور وخوض اور بصیرت کی باتیں (اس قرآن میں ان الفاظ میں) آچکی ہیں تو جس قوم نے ان بصیرت کی باتوں کو بھانپ لیا تو وہ قوم اپنی ہی بہتری کے سامان پیدا کر رہی ہے اور جو اندھی ہو چکی (اور اس نے ان آیات کو بے معنی سمجھ کر بے پرواہی کی) تو اس کا الزام اسی پر ہے اور میں تم پر کوئی چوکیدار تو نہیں (کہ تم کو ہر دم خبردار کرتا رہوں) ﴿۱۰۴﴾ (تک۔ا:۳۷۸) اور (اے محمدؐ) اس طرح ہم آیات کو پھیر پھیر کر لاتے ہیں اور اس لئے کہ یہ کافرین مکہ تم کو کہیں کہ کیا تو نے خود ان آیات کو (اچھی طرح) پڑھ لیا ہے یا نہیں (اور اگر پڑھ لیا ہے تو ہمیں سمجھاؤ کہ ان میں کیا لکھا ہے) اور نیز اس لئے کہ ہم ان آیتوں کو (یا اس قرآن کو) صاحب علم قوم پر واضح اور روشن کر دیں۔ ﴿۱۰۵﴾ (تک۔ا:۳۷۹) اے محمدؐ! تو جو کچھ تیرے پروردگار کی طرف سے تم پر وحی کیا گیا ہے اسکی پیروی کرتا جا (اور یہ سمجھ لے کہ) سوائے خدا کے کوئی حاکم اعلےٰ نہیں اور کافرین مکہ سے جو خدا کے شریک بنائے بیٹھے ہیں منہ موڑ لے۔ ﴿۱۰۶﴾ (تک۔ا:۳۷۹) اور اگر خدا چاہتا تو یہ لوگ شرک نہ کرتے اور (اے پیغمبر) ہم نے تم کو ان پر نگہبان مقرر نہیں کیا اور نہ تم ان کے داروغہ ہو۔ ﴿۱۰۷﴾ (ف) اور جن لوگوں کو یہ مشرک خدا کے سوا پکارتے ہیں ان کو برا نہ کہنا کہ یہ بھی کہیں خدا کو بے ادبی سے بے سمجھے برا (نہ) کہہ بیٹھیں‘ اس طرح ہم نے ہر ایک فرقے کے اعمال (ان کی نظروں میں) اچھے کر دکھائے ہیں‘ پھر ان کو اپنے پروردگار کی طرف لوٹ کر جانا ہے تب وہ ان کو بتائے گا وہ کیا کیا کیا کرتے تھے۔ ﴿۱۰۸﴾ (ف)

Marfat.com

وَاَقۡسَمُوۡا بِاللّٰهِ جَهۡدَ اَيۡمَانِهِمۡ لَئِنۡ جَآءَتۡهُمۡ اٰيَةٌ لَّيُؤۡمِنُنَّ بِهَا ؕ قُلۡ اِنَّمَا الۡاٰيٰتُ
عِنۡدَ اللّٰهِ وَمَا يُشۡعِرُكُمۡ ۙ اَنَّهَاۤ اِذَا جَآءَتۡ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۱۰۹﴾ وَنُقَلِّبُ اَفۡـئِدَتَهُمۡ
۱۳ وَاَبۡصَارَهُمۡ كَمَا لَمۡ يُؤۡمِنُوۡا بِهٖۤ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّنَذَرُهُمۡ فِىۡ طُغۡيَانِهِمۡ يَعۡمَهُوۡنَ ﴿۱۱۰﴾ ع ۱۹

اور یہ لوگ خدا کی سخت سخت قسمیں کھاتے ہیں کہ اگر ان کے پاس کوئی نشانی آئے تو وہ اس پر ضرور ایمان لے آئیں، کہہ دو کہ نشانیاں تو سب خدا ہی کے پاس ہیں اور (مومنو) تمہیں کیا معلوم ہے (یہ تو ایسے بدبخت ہیں کہ ان کے پاس) نشانیاں آ بھی جائیں تب بھی ایمان نہ لائیں۔ ﴿۱۰۹﴾ (ف) اور ہم ان کے دلوں اور آنکھوں کو الٹ دینگے تو جیسے یہ اس (قرآن) پر پہلی دفعہ ایمان نہیں لائے (ویسے پھر نہ لائینگے) اور ان کو چھوڑ دینگے کہ اپنی سرکشی میں بہکتے رہیں ﴿۱۱۰﴾ (ف)

Marfat.com

وَلَوْ اَنَّنَا نَزَّلْنَآ اِلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ وَكَلَّمَهُمُ الْمَوْتٰى وَحَشَرْنَا عَلَيْهِمْ كُلَّ شَيْءٍ
قُبُلًا مَّا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْٓا اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ يَجْهَلُوْنَ ﴿۱۱۱﴾
وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ يُوْحِيْ بَعْضُهُمْ
اِلٰى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا ؕ وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ ﴿۱۱۲﴾
وَلِتَصْغٰٓى اِلَيْهِ اَفْئِدَةُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَلِيَرْضَوْهُ وَلِيَقْتَرِفُوْا
مَا هُمْ مُّقْتَرِفُوْنَ ﴿۱۱۳﴾ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْتَغِيْ حَكَمًا وَّهُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ اِلَيْكُمُ
الْكِتٰبَ مُفَصَّلًا ؕ وَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ مُنَزَّلٌ مِّنْ
رَّبِّكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ﴿۱۱۴﴾

اور اگر ہم ان پر فرشتے بھی اتار دیتے اور مردے بھی ان سے گفتگو کرنے لگتے اور ہم سب چیزوں کو ان کے سامنے لاموجود بھی کر دیتے تو بھی یہ ایمان لانے والے نہ تھے الا ماشاء اللہ بات یہ ہے کہ یہ اکثر نادان ہیں۔ ﴿۱۱۱﴾ (ف) اور اسی طرح ہم نے شیطان (سیرت) انسانوں اور جنوں کو ہر پیغمبر کا دشمن بنا دیا تھا وہ دھوکا دینے کیلئے ایک دوسرے کے دل میں ملمع کی باتیں ڈالتے رہتے تھے اور اگر تمہارا پروردگار چاہتا تو وہ ایسا نہ کرتے تو ان کو اور جو کچھ یہ افتراء کرتے ہیں اسے چھوڑ دو۔ ﴿۱۱۲﴾ (ف) اور (وہ ایسے کام) اس لئے بھی (کرتے تھے) کہ جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ان کے دل ان کی باتوں پر مائل ہوں اور وہ انہیں پسند کریں اور جو کام وہ کرتے تھے وہی کرنے لگیں۔ ﴿۱۱۳﴾ (ف) تو کیا یہ لوگ یہ چاہتے ہیں کہ میں (یعنی رسولؐ) ماسوا خدا کے کوئی اور حکم تلاش کروں اور تمہارے معاملات کا قرآن کے ماسوا کسی اور کتاب کے مطابق فیصلہ کیا کروں' حالانکہ اسی خدا نے تمہاری طرف مشرح اور مبسوط کتاب بھیجی جس میں ہر طرح کی تفصیل موجود ہے۔ (اسی خدائے پاک نے تمہاری طرف مفصل کتاب اتاری جس کے بعد کسی تشریح کی گنجائش نہیں رہی) (تذ۔ا:۸۹) اور جن لوگوں کیلئے درحقیقت ہم نے یہ کتاب بھیجی ہے وہ تو خوب جانتے ہیں کہ یہ خدا ہی کی طرف سے ہے اور حقائق عالیہ سے پر ہے۔ تو اے پیغمبر! ان کے لغو اعتراضات کو سن کر اس کتاب کے مفصل اور کامل ہونے میں کہیں شک نہ کرنا۔ ﴿۱۱۴﴾ [1] (تذ۔ا:۹۴)

[1] (۱۱۴۔۱۱۷) یعلمون (۱۱۴) اور السمیع العلیم (۱۱۵) اور ان یتبعون الا الظن (۱۱۶) اور اعلم من یضل عن سبیلہ (۱۱۷) کے الفاظ سے ظاہر ہے کہ یہاں پر قرآن حکیم کی فضیلت "علم" بتلائی گئی ہے اور دعویٰ کیا گیا ہے کہ جو لوگ فی الحقیقت اس کتاب عظیم کا "علم" رکھتے ہیں ان کو یقین ہو چکا ہے کہ یہ کتاب اس السمیع العلیم یعنی بڑے سمع رکھنے والے اور بڑے علم والے کے ہاں ←

Marfat.com

سے اتری ہے۔ (۱۱۷) میں قرآن کے مفصل اور مصدر علم ہونے کا دعویٰ ہے تو (۱۱۵) میں اس کے مکمل اور نا قابل بدل، صادق اور عادل ہونے کا ادعا ہے۔ (۱۱۶) میں کہا گیا ہے کہ اس کتاب کا بتایا ہوا دستور العمل ہی ''سبیل خدا'' ہے اس لئے کہ صحیح ''علم'' پر مبنی ہے اور جو شے اس علم کے مخالف یا ماسوا ہے ''ظن'' ہے۔ گمراہی یہی ہے کہ اس لائحہ عمل سے پرے ہٹا جائے اور اس علم کو نظر انداز کر دیا جائے۔ 'ہدایت' یہ ہے کہ اس خزینہ علم کو مستقل دستور العمل بنا لیا جائے۔

ان نکات کو پیش نظر رکھ کر...... ''سبیل'' کے معانی عیاں ہو جاتے ہیں گویا ''سبیل خدا'' وہ ہے جو ''علم'' سے حاصل ہو اور چونکہ علم سمع و بصر اور فواد سے حاصل ہوتا ہے اس لیے جو شے مشاہدے اور تجربے سے حاصل ہو وہ ''سبیل خدا'' ہے السمیع العلیم خدا کا بھیجا ہوا کلام بھی علیٰ ہذا القیاس علم ہے اور اس پر چلنا بھی ''سبیل خدا'' پر چلنا ہے۔

''کلمات خدا'' یا ''کلمات ربی'' کے الفاظ کے متعلق جو قرآن کریم میں تین چار جگہ وارد ہوئے ہیں مولوی صاحبان اور مفسرین نے وہ آئیں بائیں شائیں کی ہے کہ عقل حیران ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کے نزدیک قرآن اور دین کو افسانہ بنا دینے سے اس کے منجانب اللہ ہونے پر زیادہ اطمینان ہو جاتا ہے۔ (۱۱۵) کے الفاظ قطعی طور پر ثابت کرتے ہیں کہ ''کلمات رب'' قرآن حکیم میں صدق اور عدل پر ختم ہو گئے ہیں۔ کوئی بیرونی طاقت خدا کے کلمات کو بدل نہیں سکتی کیونکہ خدا نے جو کچھ کہا ہے انتہائی سوچ بچار اور علم کے زور پر کہا ہے۔ اس لحاظ سے کلمات رب کا پہلا مفہوم واضح طور پر وہ قرآنی آیات ہیں جن میں خدا کا پیغام دیا گیا ہے۔ ان الفاظ کے ہوتے ہوئے قرآن میں دو جگہ کلمٰت رب کا ذکر حسب ذیل الفاظ میں ہے:۔

﴿ولو ان مافی الارض من شجرۃ اقلام والبحر یمدہ من بعدہ سبعۃ ابحر ما نفدت کلمٰت اللہ ان اللہ عزیز حکیم○﴾

''اگر زمین کے تمام درخت قلمیں بن جائیں اور سطح زمین کے سمندر اس کے بعد سات (اور سمندر بن کر ان قلموں کی سیاہی بن جائیں تو کلمٰت خدا ان قلموں سے لکھتے لکھتے کبھی ختم نہ ہوں گے اس لیے کہ درحقیقت خدا بڑا عزت و غلبہ اور بڑا صاحب علم و حکمت ہے۔ (۲۷:۳۱)

ایک دوسری جگہ اسی طرح ہے:

﴿قل لو کان البحر مدادا لکلمٰت ربی لنفد البحر قبل ان تنفد کلمٰت ربی ولوجئنا بمثلہ مددا○﴾ [۱۰۹:۱۸]

''اے پیغمبر کہہ دو کہ اگر سمندر میرے پروردگار کے کلمات کو لکھنے کے لیے سیاہی بن جاتا تو سمندر باوجود اس کے کہ ہم ایک اور سمندر اسی طرح کا اس کی مدد کے لیے لے آتے، ختم ہو جاتا پیشتر اس کے کہ کلمات رب ختم ہو جائیں۔''

ان تصریحات سے واضح ہے کہ آیات قرآنی کے علاوہ کوئی اور ''کلمات رب'' بھی ہیں جو اس کثرت سے ہیں کہ سات سمندروں کی سیاہی اور تمام زمین کے درخت قلم بن کر ان کو لکھ نہیں سکتے۔ ادنیٰ تامل کے بعد یہ نتیجہ لازم آتا ہے کہ یہ کلمات سوائے اس کے ہرگز نہیں ہو سکتے کہ وہ صحیفہ فطرت سے اخذ کی ہوئی وہ لامتناہی ایجادات و اختراعات یا خدا کے کام سے اخذ کئے ہوئے وہ ابدالآباد تک نہ ختم ہونے والے اشارات اور احکام ہیں جو انسان کو آئے دن صحیفہ فطرت کی تلاش و تفتیش کے ضمن میں ملتے رہتے ہیں اور جن پر زمین کی ترقی کا تمام حصر ہے۔ اسی نقطہ کو مدنظر رکھ کر قرآن میں جا بجا صحیفہ فطرت کی تلاش کی ترغیب دے کر ﴿ان فی ذلک لایات لقوم یعلمون○ ویومنون یسمعون﴾ وغیرہ کہا گیا ہے۔ (حد: ۲۱۳-۲۱۴)

Marfat.com

وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَّعَدْلًا ؕ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ
الْعَلِيْمُ ﴿۱۱۵﴾ وَاِنْ تُطِعْ اَكْثَرَ مَنْ فِى الْاَرْضِ يُضِلُّوْكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ
اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ﴿۱۱۶﴾ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ
مَنْ يَّضِلُّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۚ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿۱۱۷﴾ فَكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ
عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ بِاٰيٰتِهٖ مُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۱۸﴾ وَمَا لَكُمْ اَلَّا تَاْكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ
اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ اِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ اِلَيْهِ ؕ
وَاِنَّ كَثِيْرًا لَّيُضِلُّوْنَ بِاَهْوَآئِهِمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِالْمُعْتَدِيْنَ ﴿۱۱۹﴾
وَذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَبَاطِنَهٗ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْسِبُوْنَ الْاِثْمَ سَيُجْزَوْنَ بِمَا كَانُوْا
يَقْتَرِفُوْنَ ﴿۱۲۰﴾

تمہارے پروردگار کے سب کلمات اس کتاب میں صدق وعدل پر ختم ہوگئے ہیں' اب کچھ بات کہنے کے لائق نہیں رہی اور نہ اس
کے کلمات کے صدق وعدل کو کوئی خارجی طاقت ہی بدل سکتی ہے اور وہ خدائے عظیم انسانی ضروریات کو بڑا سمجھنے والا اور آیندہ احوال
کا بڑا علم رکھنے والا ہے۔ (تذ۔۱:۹۴) ﴿۱۱۵﴾ (تذ۔۲:۲۷۲) اور اے پیغمبر! اگر تو اس کتاب خدا کو چھوڑ کر اکثر ان کی جو زمین میں بستے'
ہیں پیروی کرے گا تو وہ تم کو خدا کے راہ راست سے بھٹکا دینگے۔ یہ لوگ تو محض ظنیات کے پیچھے لگے ہوئے ہیں اور نری اٹکلیں
دوڑاتے ہیں' علم ویقین کا ان میں نام تک نہیں۔ ﴿۱۱۶﴾ (تذ۔۱:۹۴) تمہارا پروردگار ہی بہتر جانتا ہے کہ کون اس کے دکھائے ہوئے
رستے سے بھٹک رہا ہے اور کون صراط مستقیم پر ہے۔ ﴿۱۱۷﴾ (تذ۔۱:۹۴) تو جس چیز پر (ذبح کے وقت) خدا کا نام لیا جائے اگر تم اس
کی آیتوں پر ایمان رکھتے ہو تو اسے کھالیا کرو۔ ﴿۱۱۸﴾ (ف) سوائے خدا کے نام پر ذبح کئے ہوئے جانوروں کے دوسرے جانوروں کو
نہ کھاؤ الاّ یہ کہ تم مجبور ہو جاؤ۔ (تک۔۱:۳۸۰) اور سبب کیا ہے کہ جس چیز پر خدا کا نام لیا جائے تم اسے نہ کھاؤ حالانکہ جو چیزیں اس
نے تمہارے لئے حرام ٹھہرا دی ہیں وہ ایک ایک کر کے بیان کر دی ہیں (بیشک ان کو نہیں کھانا چاہیے) مگر اس صورت میں کہ ان
کے (کھانے کے) لئے ناچار ہو جاؤ' اور بہت سے لوگ بے سمجھے بوجھے اپنے نفس کی خواہشوں سے لوگوں کو بہکا رہے ہیں۔ کچھ
شک نہیں کہ ایسے لوگوں کو جو (خدا کی مقرر کی ہوئی) حد سے باہر نکل جاتے ہیں تمہارا پروردگار خوب جانتا ہے۔ ﴿۱۱۹﴾ (ف) اور گناہ
کے ظاہر اور باطن دونوں کو چھوڑ دو (یعنی نہ صرف ظاہرا چھوڑو بلکہ دل سے اس سے نفرت کرو) جو لوگ گناہ کی کمائی کرتے ہیں ان کو
ان کی اس اندوختہ کی مناسب سزا عنقریب ملے گی۔ ﴿۱۲۰﴾ (تذ۔۲:۱۲۸)

Marfat.com

وَلَا تَأْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاِنَّهٗ لَفِسْقٌ ؕ وَاِنَّ الشَّيٰطِيْنَ
لَيُوْحُوْنَ اِلٰٓى اَوْلِيٰٓـِٕهِمْ لِيُجَادِلُوْكُمْ ۚ وَاِنْ اَطَعْتُمُوْهُمْ اِنَّكُمْ لَمُشْرِكُوْنَ ﴿۱۲۱﴾ ع ۱۴/۱۱
اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنٰهُ وَجَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا يَّمْشِيْ بِهٖ فِى النَّاسِ كَمَنْ
مَّثَلُهٗ فِى الظُّلُمٰتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا ؕ كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلْكٰفِرِيْنَ مَا كَانُوْا
يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۲﴾ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا فِىْ كُلِّ قَرْيَةٍ اَكٰبِرَ مُجْرِمِيْهَا لِيَمْكُرُوْا فِيْهَا ؕ وَمَا
يَمْكُرُوْنَ اِلَّا بِاَنْفُسِهِمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۱۲۳﴾ وَاِذَا جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ قَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ
حَتّٰى نُؤْتٰى مِثْلَ مَآ اُوْتِىَ رُسُلُ اللّٰهِ ؔؕ اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ ؕ سَيُصِيْبُ وقف لازم / وقف منزل
الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا صَغَارٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَعَذَابٌ شَدِيْدٌۢ بِمَا كَانُوْا يَمْكُرُوْنَ ﴿۱۲۴﴾

اور جس چیز پر خدا کا نام نہ لیا جائے اسے مت کھاؤ کہ اس کا کھانا گناہ ہے۔ (ف) اور بے شک کافروں میں کا ایک شرانگیز شیطانی گروہ اپنے ساتھیوں کو ترغیب دیتا رہتا ہے کہ وہ تم سے قتال بالسیف کر کے تمہاری طاقت کو نیست و نابود کر دیں اور اگر تم نے ان سے دب کر اطاعت اختیار کر لی تو تم بھی یقیناً مشرک بن جاؤ گے۔ ﴿۱۲۱﴾ (تذ۔۲: ۱۸۵) اے لوگو! کیا وہ شخص جو کبھی مردہ تھا۔ (جس کے سب قلبی حیات فنا ہو چکے تھے' جس کے دل میں زندگی کے آثار ہی نہ تھے) پھر ہم نے اس کو جلا اٹھایا' (ہمارے احساس کے باعث وہ زندہ ہو گیا) اور ہم نے اس (کے قلب) کے اندر (راست روی اور صلاحیت کا) ایک نور پیدا کر دیا جس کی مدد سے وہ اپنی قوم کے لوگوں کے درمیان (مشعل ہدایت بن کر) چل پھر رہا ہے' (ان کو اصلاح پر آمادہ کر رہا ہے' آپ نمونہ عمل بن رہا ہے' ایک عالم کو اپنے ساتھ چلنے کی ترغیب دے رہا ہے)' اس شخص کے برابر ہو سکتا ہے جس کی مثال یہ ہے کہ پے درپے سیاہیوں میں گھرا پڑا ہے اور ان سے نکلنے کی بھی کچھ تمنا نہیں رکھتا۔ (اے لوگو!) کفر کردار قوموں کے اعمال ہم یوں ان کی نظروں میں بھلے کر دکھایا کرتے ہیں اسی طرح قانون خدا کے منکروں کو جو کچھ وہ کر رہے تھے بھلا کر کے دکھایا گیا تھا۔ ﴿۱۲۲﴾ (تذ۔۲: ۹۷) اور اے لوگو! بعینہٖ اس (ظلمت زدہ شخص) کی مانند ہم دنیا کی ہر بستی کے اندر اس کے سر کردہ لوگوں کو اس بستی کے مجرم بنا رکھتے ہیں تا کہ اس کے اندر رہ کر خدا کے احکام سے خوب مکر کیا کریں لیکن وہ فی الحقیقت اپنی جانوں سے مکر کرتے ہیں اور نہیں سمجھتے کہ ایسا کر رہے ہیں۔ ﴿۱۲۳﴾ (تذ۔۲: ۹۲) اور جب خدا کے ہاں سے ان کو کوئی حکم پہنچتا ہے تو کہہ دیتے ہیں کہ جب تک یہی احکام جو پیغمبران خدا کو دیئے گئے ہیں ہم کو (براہ راست) خدا سے نہ پہنچ لیں۔ ہم ایمان نہیں لائیں گے اور نہ ان پر عمل کرینگے۔ انہیں کہہ دو کہ خدا ہی بہتر سمجھتا ہے کہ وہ کہاں اپنا پیغام پہنچائے (تم نالائق اس بات کے اہل کہاں ہوئے) تو لوگو! عنقریب ان نیم دل اور رسماً خدا ماننے والے مردہ دلوں کو خدا کے ہاں سے دردناک ذلت اور سخت مار ان مکروں کی پاداش میں پڑنے والی ہے۔ ﴿۱۲۴﴾ (تذ۔۲: ۹۲۔۹۳)

فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ ۚ وَمَنْ يُّرِدْ اَنْ يُّضِلَّهٗ
يَجْعَلْ صَدْرَهٗ ضَيِّقًا حَرَجًا كَاَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِي السَّمَآءِ ۗ كَذٰلِكَ يَجْعَلُ اللّٰهُ
الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۲۵﴾ وَهٰذَا صِرَاطُ رَبِّكَ مُسْتَقِيْمًا ۗ قَدْ
فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ ﴿۱۲۶﴾ لَهُمْ دَارُ السَّلٰمِ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَهُوَ وَلِيُّهُمْ
بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۷﴾ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ۚ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ قَدِ اسْتَكْثَرْتُمْ
مِّنَ الْاِنْسِ ۚ وَقَالَ اَوْلِيٰٓؤُهُمْ مِّنَ الْاِنْسِ رَبَّنَا اسْتَمْتَعَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ
وَّبَلَغْنَآ اَجَلَنَا الَّذِيْٓ اَجَّلْتَ لَنَا ۗ قَالَ النَّارُ مَثْوٰىكُمْ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ
اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ۗ اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۲۸﴾ وَكَذٰلِكَ نُوَلِّيْ بَعْضَ الظّٰلِمِيْنَ
۱۵ ع ۸ ۲ بَعْضًا بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۱۲۹﴾ ع

لوگو! جس قوم یا فرد کی نسبت خدا ارادہ کرلیتا ہے کہ اس کو کوئی صحیح راہ عمل دکھادے تو ان کے سینے اسلام (اور تسلیم خدا کے مطلق مذہب عمل) کیلئے یکسر کھول دیتا ہے اور جس کو ان کی اپنی ہی بداعمالی کے باعث گمراہ کردینے کا ارادہ کرلیتا ہے تو اس قوم کے سینوں کو بھینچا ہوا اور تنگ کردیتا ہے (ان میں حوصلہ عمل مفقود ہوجاتا ہے) ان کی یہ حالت ہوجاتی ہے کہ گویا احکام خدا کی تعمیل میں آسمانوں کی بلندیوں پر چڑھ کر ہانپ رہے ہیں' جولوگ ہمارے احکام کے مفید ہونے پر ایمان نہیں رکھتے ان پر خدا کی پھٹکاریوں پڑا کرتی ہے۔ ﴿۱۲۵﴾ (تذ-۲:۹۳) اور (اے محمدؐ!) یہ (خدا کو خدا سمجھ کر اپنے سینے اس کے احکام کی تعمیل کیلئے کھول دینا ہی) تیرے پروردگار کا بتایا ہوا صراط مستقیم ہے (یہی عین اسلام ہے) غوروفکر کرنے والی قوم کیلئے ہم نے اپنے حکم کھول کھول کر بیان کردیئے ہیں۔ ﴿۱۲۶﴾ (تذ-۲:۹۳) یہی وہ قوم ہے جن کیلئے اس دنیا کے اندر ان کے پروردگار کے فیصلے کے مطابق (عِنْدَ رَبِّهِمْ) ان کے اعمال کے صلے میں امن وامان کا گھر ہے اور وہی اسی دنیا میں ان کا سچا دوست اور خبرگیراں ان کے عمدہ اعمال کی وجہ سے ہے۔ ﴿۱۲۷﴾ (تذ-۲:۹۳) اے جنوں کے گروہ! قیامت کے دن ہم تم سے پوچھیں گے کہ ہیں! تم نے تو بہت سے انسان اپنے پیچھے لگالیئے۔ (تک ۱:۲۱۱) اور جس دن وہ سب (جن وانس) کو جمع کرے گا (اور فرمائے گا کہ) اے گروہ جنات تم نے انسانوں سے بہت (فائدے) حاصل کیئے' تو جو انسانوں میں ان کے دوستدار ہونگے وہ کہیں گے کہ پروردگار ہم ایک دوسرے سے فائدہ اٹھاتے رہے اور (آخر) اس وقت کو پہنچ گئے جوتو نے ہمارے لئے مقرر کیا تھا' خدا فرمائے گا (اب) تمہارا ٹھکانا دوزخ ہے ہمیشہ اس میں (جلتے) رہو گے مگر جو خدا چاہے' بے شک تمہارا پروردگار دانا اور خبردار ہے۔ ﴿۱۲۸﴾ (ف) اور اسی طرح ہم ظالموں کو ان کے اعمال کے سبب جو وہ کرتے تھے ایک دوسرے پر مسلط کردیتے ہیں۔ ﴿۱۲۹﴾ (ف)

يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ
وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ؕ قَالُوْا شَهِدْنَا عَلٰٓى اَنْفُسِنَا وَغَرَّتْهُمُ
الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَشَهِدُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ ﴿۱۳۰﴾ ذٰلِكَ اَنْ لَّمْ
يَكُنْ رَّبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّاَهْلُهَا غٰفِلُوْنَ ﴿۱۳۱﴾ وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا
عَمِلُوْا ؕ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۳۲﴾ وَرَبُّكَ الْغَنِيُّ ذُو الرَّحْمَةِ ؕ اِنْ
يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَسْتَخْلِفْ مِنْۢ بَعْدِكُمْ مَّا يَشَآءُ كَمَآ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ ذُرِّيَّةِ
قَوْمٍ اٰخَرِيْنَ ﴿۱۳۳﴾ؕ

پھر سزا و جزا کے روز قیامت کو خدا بہ زبان حال ہلاک شدہ امتوں کو فرمائے گا کہ اے انسانی گروہوں کے رہنماؤ (الجن) اور اے عوام الناس لوگو (الانس) کیا تمہارے پاس تمہاری ہی جنس اور تم ہی میں کے (منکم) ہمارے بھیجے ہوئے پیغامبر نہیں آئے تھے جو تم کو ہمارے احکام کھول کھول کر بیان کرتے تھے اور اس روز بد کے آ جانے سے تم کو ڈراتے تھے تو وہ بول اٹھیں گے کہ بیشک ہم اس بات کی اپنے خلاف گواہی دیتے ہیں کہ آئے تھے۔ اور لوگو! حقیقت میں دنیاوی لذاتؒ نے ان لوگوں کو گمراہ کر رکھا تھا اور اب جب حقیقت کھل گئی تو ان کا یہ حال ہے کہ خود اپنے خلاف گواہی دے رہے ہیں کہ وہ فی الحقیقت کافر تھے۔ ﴿۱۳۰﴾ (تذ۔۲:۲۰۴۔۲۰۵) اور اے پیغمبر! یہ پیغمبروں کو بھیج بھیج کر اتمام حجت کرنا اس لئے ہے کہ تمہارا پروردگار بستیوں کو ناحق تباہ نہیں کیا کرتا درآنحالیکہ لوگ اس کے احکام سے بے خبر ہوں۔ ﴿۱۳۱﴾ (تذ۔۲:۲۰۵) اور سب قوموں کیلئے جسقدر وہ عمل کرتی ہیں ان کے عمل کے مطابق درجہ بدرجہ فضیلتیں ہماری طرف سے میسر ہونگی اور خدا جو کچھ وہ کر رہے ہیں اس سے غافل ہرگز نہیں۔ ﴿۱۳۲﴾[1] (تذ۔۲:۱۹۵) اور اے پیغمبر! جہاں تمہارا پروردگار بڑا رحم والا ہے وہاں بڑا بے نیاز بھی ہے' وہ اگر مناسب سمجھے تو تم سب کو دنیا سے اٹھا لے جائے' اور تمہارے بعد جس میں اہلیت دیکھے تمہارا جانشین کر دے' جیسا کہ آخر دوسرے لوگوں کو ہلاک کر کے ان کی بقیہ نسل سے تم کو فروغ دے ہی چکا ہے۔ ﴿۱۳۳﴾[2] (تذ۔۱:۹)

---

[1] اس دنیائے کسب و عمل میں انسانی قومیں عروج کے بام بلند پر چڑھ رہی ہیں تو اس لیے کہ خدا کے احکام پر ہاتھ پاؤں کا عمل کر رہی ہیں' صرف منہ سے خدا کو خدا کہنے اور اس کے احکام پر عمل نہ کر کے ان کو جھٹلانے سے قومیں عروج کی کسی منزل تک نہیں پہنچ سکتیں۔ انہیں آج اگر اس سطح زمین پر امن حاصل ہے تو ان کے پیہم عمدہ اعمال کے بدلے میں...... ان کی ملکوتی فضیلتوں کے عوض میں' ان کے علم و ہنر' محنت و مشقت کے صلے میں۔ وہ آج اگر روئے زمین پر اپنی زندگی کے دن بے خوف و خطر گزار رہی ہیں تو اس وجہ سے کہ ان میں' ان کے اپنے علم و اطلاع کے مطابق' ایمان موجود ہے' اپنے آپ پر اعتماد اور آئین قدرت پر بھروسہ ہے' ان میں عذاب الٰہی کا حس اور حفظ نفس کی صحیح روح ہے' ان میں اعتدال اور دنیاوی نعمتوں کے صحیح استعمال کی صلاحیت موجود ہے' ان میں اجماع و اتحاد کا تقویٰ ہے' ان میں تقویت نفس اور تمرکز عمل کی استعداد ہے' ان میں قربانی جان و مال کی خیرات اور اطاعت امیر کی ''حسنات'' ہیں ان میں تحمل مصائب اور صبر ہے ان میں سعی ہے اور سعی کے بعد توکل بھی ضرور بالضرور ہے! (تذ۔۲:۱۹۵:۱۹۶)

[2] اس کا قانون اٹل ہے' اس کی بخشش کے اصول نپے تلے ہیں' اس کے عذاب کے قواعد مقرر ہیں وہ کسی ایک امت کا دوست نہیں' وہ ←

Marfat.com

إِنَّ مَا تُوعَدُونَ لَآتٍ ۖ وَمَا أَنتُم بِمُعْجِزِينَ ﴿١٣٤﴾ قُلْ يَا قَوْمِ اعْمَلُوا عَلَىٰ مَكَانَتِكُمْ
إِنِّي عَامِلٌ ۖ فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ مَن تَكُونُ لَهُ عَاقِبَةُ الدَّارِ ۗ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ
الظَّالِمُونَ ﴿١٣٥﴾ وَجَعَلُوا لِلَّهِ مِمَّا ذَرَأَ مِنَ الْحَرْثِ وَالْأَنْعَامِ نَصِيبًا فَقَالُوا
هَٰذَا لِلَّهِ بِزَعْمِهِمْ وَهَٰذَا لِشُرَكَائِنَا ۖ فَمَا كَانَ لِشُرَكَائِهِمْ فَلَا يَصِلُ إِلَى
اللَّهِ ۖ وَمَا كَانَ لِلَّهِ فَهُوَ يَصِلُ إِلَىٰ شُرَكَائِهِمْ ۗ سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ ﴿١٣٦﴾ وَكَذَٰلِكَ
زَيَّنَ لِكَثِيرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ قَتْلَ أَوْلَادِهِمْ شُرَكَاؤُهُمْ لِيُرْدُوهُمْ وَلِيَلْبِسُوا
عَلَيْهِمْ دِينَهُمْ ۖ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا فَعَلُوهُ ۖ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُونَ ﴿١٣٧﴾ وَقَالُوا هَٰذِهِ
أَنْعَامٌ وَحَرْثٌ حِجْرٌ لَّا يَطْعَمُهَا إِلَّا مَن نَّشَاءُ بِزَعْمِهِمْ وَأَنْعَامٌ حُرِّمَتْ
ظُهُورُهَا وَأَنْعَامٌ لَّا يَذْكُرُونَ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهَا افْتِرَاءً عَلَيْهِ ۚ سَيَجْزِيهِم
بِمَا كَانُوا يَفْتَرُونَ ﴿١٣٨﴾

کچھ شک نہیں جو وعدہ تم سے کیا جاتا ہے وہ (وقوع) میں آنے والا ہے اور تم (خدا کو) مغلوب نہیں کر سکتے۔ ﴿۱۳۴﴾ (ف) کہہ دو کہ لوگو تم اپنی جگہ عمل کئے جاؤ میں اپنی جگہ عمل کئے جاتا ہوں' عنقریب تم کو معلوم ہو جائے گا کہ آخرت میں (بہشت) کس کا گھر ہوگا' کچھ شک نہیں کہ مشرک نجات نہیں پانے کے۔ ﴿۱۳۵﴾ (ف) اور (یہ لوگ) خدا ہی کی پیدا کی ہوئی چیزوں یعنی کھیتی اور چوپایوں میں خدا کا بھی ایک حصہ مقرر کرتے ہیں اور اپنے خیال (باطل) سے کہتے ہیں کہ یہ (حصہ) تو خدا کا اور یہ ہمارے شریکوں (یعنی بتوں) کا' تو جو حصہ ان کے شریکوں کا ہوتا ہے وہ تو خدا کی طرف نہیں جا سکتا' اور جو حصہ خدا کا ہوتا ہے وہ ان کے شریکوں کی طرف جا سکتا ہے' یہ کیا برا انصاف ہے۔ ﴿۱۳۶﴾ (ف) اسی طرح بہت سے مشرکوں کو ان کے شریکوں نے ان کے بچوں کو جان سے مار ڈالنا اچھا کر دکھایا ہے تاکہ انہیں ہلاکت میں ڈال دیں اور ان کے دین کو ان پر خلط ملط کر دیں' اور اگر خدا چاہتا تو وہ ایسا نہ کرتے تو ان کو چھوڑ دو کہ وہ جانیں اور ان کا جھوٹ ﴿۱۳۷﴾ (ف) اور اپنے خیال سے یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ چارپائے اور کھیتی منع ہے' اسے اس شخص کے سوا جسے ہم چاہیں کوئی نہ کھائے اور (بعض) چارپائے ایسے ہیں کہ ان کی پیٹھ پر چڑھنا منع کر دیا گیا ہے' اور بعض مویشی ایسے ہیں کہ جن پر (ذبح کرتے وقت) خدا کا نام نہیں لیتے' سب خدا پر جھوٹ ہے' عنقریب ان کو ان کے جھوٹ کا بدلہ دے گا۔ ﴿۱۳۸﴾ (ف)

← کسی خاص قوم کا دشمن نہیں۔ وہ انہی کو پیار کرتا ہے جو اس کے قواعد کا احترام کرتے ہیں اس کے قانون پر ایمانداری اور تندہی سے عمل کرتے ہیں۔ وہ انہی سے ناخوش ہے جنہوں نے اس کے حکموں کی تعمیل نہیں کی' جدوجہد کر کے صلاحیت پیدا نہ کی' اپنی جماعت کی قوت کو برقرار نہ رکھا' مشت خاک کی طرح اپنے آپ کو بکھیر دیا' طاقت عمل کو منتشر' اور عملی قوت کو سست کر دیا۔ (تذ۔۲:۱۸۴)

Marfat.com

وَقَالُوا مَا فِي بُطُونِ هَٰذِهِ الْأَنْعَامِ خَالِصَةٌ لِّذُكُورِنَا وَمُحَرَّمٌ عَلَىٰ أَزْوَاجِنَا ۖ
وَإِن يَكُن مَّيْتَةً فَهُمْ فِيهِ شُرَكَاءُ ۚ سَيَجْزِيهِمْ وَصْفَهُمْ ۚ إِنَّهُ حَكِيمٌ عَلِيمٌ ﴿۱۳۹﴾
قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ قَتَلُوا أَوْلَادَهُمْ سَفَهًا بِغَيْرِ عِلْمٍ وَحَرَّمُوا مَا رَزَقَهُمُ
اللَّهُ افْتِرَاءً عَلَى اللَّهِ ۚ قَدْ ضَلُّوا وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ ﴿۱۴۰﴾ وَهُوَ الَّذِي أَنشَأَ
جَنَّاتٍ مَّعْرُوشَاتٍ وَغَيْرَ مَعْرُوشَاتٍ وَالنَّخْلَ وَالزَّرْعَ مُخْتَلِفًا أُكُلُهُ
وَالزَّيْتُونَ وَالرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا وَغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ۚ كُلُوا مِن ثَمَرِهِ إِذَا أَثْمَرَ
وَآتُوا حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِ ۖ وَلَا تُسْرِفُوا ۚ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ ﴿۱۴۱﴾ وَمِنَ
الْأَنْعَامِ حَمُولَةً وَفَرْشًا ۚ كُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ ۚ
إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ ﴿۱۴۲﴾ ثَمَانِيَةَ أَزْوَاجٍ ۖ مِّنَ الضَّأْنِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْمَعْزِ
اثْنَيْنِ ۗ قُلْ آلذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ أَمِ الْأُنثَيَيْنِ أَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ أَرْحَامُ
الْأُنثَيَيْنِ ۖ نَبِّئُونِي بِعِلْمٍ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ﴿۱۴۳﴾

اور یہ بھی کہتے ہیں کہ جو بچہ ان چارپایوں کے پیٹ میں ہے وہ خاص ہمارے مردوں کیلئے ہے عورتوں کو (اس کا کھانا) حرام ہے اور اگر وہ بچہ مرا ہوا ہو تو سب اس میں شریک ہیں (یعنی اسے مرد اور عورتیں سب کھائیں) عنقریب خدا ان کو ان کے ڈھکوسلوں کی سزا دیگا۔ بیشک وہ حکمت والا خبردار ہے۔ ﴿۱۳۹﴾ (ف) جن لوگوں نے اپنی اولاد کو بے وقوفی سے بے سمجھی سے قتل کیا اور خدا پر افتراء کر کے اس کی عطاء فرمائی ہوئی روزی کو حرام ٹھہرایا وہ گھاٹے میں پڑ گئے وہ بے شبہ گمراہ ہیں اور ہدایت یافتہ نہیں ہیں۔ ﴿۱۴۰﴾ (ف) اور وہی قادر مطلق تو ہے جس نے باغ پیدا کئے جن میں سے بعض کی بیلیں منڈھے چڑھتی ہیں اور بعض سطح زمین پر رینگتی رہتی ہیں اور کھجور کے درخت اور کھیتی۔ (تذ۔ا:۱۱۵) جن کے طرح طرح کے پھل ہوتے ہیں اور زیتون اور انار جو (بعض باتوں میں) ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہیں اور (بعض باتوں میں) نہیں ملتے، جب یہ چیزیں پھلیں تو ان کے پھل کھاؤ اور جس دن (پھل توڑو اور کھیتی) کاٹو تو خدا کا حق بھی اس میں سے ادا کرو اور بے جا نہ اڑانا کہ خدا بے جا اڑانے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔ ﴿۱۴۱﴾ (ف) اور چارپایوں میں بوجھ اٹھانے والے (یعنی بڑے بڑے) بھی پیدا کئے اور زمین سے لگے ہوئے (یعنی چھوٹے چھوٹے) بھی، (پس) خدا کا دیا ہوا رزق کھاؤ اور شیطان کے قدموں پر نہ چلو وہ تمہارا صریح دشمن ہے۔ ﴿۱۴۲﴾ (ف) (یہ بڑے چھوٹے چارپائے) آٹھ قسم کے (ہیں) دو (دو) بھیڑوں میں سے اور دو (دو) بکریوں میں سے (یعنی ایک ایک نر اور ایک ایک مادہ) (اے پیغمبر ان سے) پوچھو کہ (خدا نے) دونوں (کے) نروں کو حرام کیا ہے یا دونوں (کی) مادیوں کو یا جو بچہ مادینوں کے پیٹ میں لپٹ رہا ہو اسے، اگر سچے ہو تو مجھے سند سے بتاؤ۔ ﴿۱۴۳﴾ (ف)

Marfat.com

وَمِنَ الْاِبِلِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ ۭ قُلْ ءٰۗالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ
اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ ۭ اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَاۗءَ اِذْ وَصّٰىكُمُ اللّٰهُ
بِهٰذَا ۚ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰي عَلَي اللّٰهِ كَذِبًا لِّيُضِلَّ النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۭ
اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۴۴﴾ قُلْ لَّآ اَجِدُ فِيْ مَآ اُوْحِيَ اِلَيَّ مُحَرَّمًا ع
عَلٰي طَاعِمٍ يَّطْعَمُهٗٓ اِلَّآ اَنْ يَّكُوْنَ مَيْتَةً اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا اَوْ لَحْمَ خِنْزِيْرٍ
فَاِنَّهٗ رِجْسٌ اَوْ فِسْقًا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ
رَبَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۴۵﴾ وَعَلَي الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا كُلَّ ذِيْ ظُفُرٍ ۚ وَمِنَ الْبَقَرِ
وَالْغَنَمِ حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ شُحُوْمَهُمَآ اِلَّا مَا حَمَلَتْ ظُهُوْرُهُمَآ اَوِ الْحَوَايَآ اَوْ مَا
اخْتَلَطَ بِعَظْمٍ ۭ ذٰلِكَ جَزَيْنٰهُمْ بِبَغْيِهِمْ ڮ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ﴿۱۴۶﴾ فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقُلْ
رَّبُّكُمْ ذُوْ رَحْمَةٍ وَّاسِعَةٍ ۚ وَلَا يُرَدُّ بَاْسُهٗ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۱۴۷﴾

اور دو (دو) اونٹوں میں سے اور دو (دو) گائیوں میں سے (ان کے بارے میں بھی ان سے) پوچھو کہ (خدا نے) دونوں (کے) نروں کو حرام کیا ہے یا دونوں (کی) مادئیوں کو یا جو بچہ مادئیوں کے پیٹ میں لپٹ رہا ہو اس کو؟ بھلا جس وقت خدا نے تم کو اس کا حکم دیا تھا تم اس وقت موجود تھے؟ تو اس شخص سے زیادہ کون ظالم ہے جو خدا پر جھوٹ افتراء کرے تا کہ ازراہ بے دانشی لوگوں کو گمراہ کرے' کچھ شک نہیں کہ خدا ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔ ﴿۱۴۴﴾ (ف) کہو کہ جو احکام مجھ پر نازل ہوئے ہیں میں ان میں کوئی چیز جسے کھانے والا کھائے حرام نہیں پاتا بجز اس کے کہ وہ مرا ہوا جانور ہو یا بہتا لہو یا سؤر کا گوشت کہ یہ سب ناپاک ہیں یا کوئی گناہ کی چیز ہو کہ اس پر خدا کے سوا کسی اور کا نام لیا گیا ہو' اور اگر کوئی مجبور ہو جائے لیکن نہ تو نافرمانی کرنے اور نہ حد سے باہر نکل جائے تو تمہارا پروردگار بخشنے والا مہربان ہے۔ (ف) مردار کا کھانا' خون بہتا ہوا کھانا اور سؤر کا گوشت کھانا حرام ہے الا یہ کہ تم ان کے کھانے پر مجبور کیے جاؤ۔ (تک۔ا: ۳۸۱) تو جو شخص نہ باغی ہو اور نہ گناہ پر اصرار کرے اگر وہ کسی گناہ کے کرنے پر مجبور کر دیا گیا ہے تو تیرا پروردگار اس کو بخشنے والا رحیم ہے۔ ﴿۱۴۵﴾ (تذ۔۲: ۱۶۰) یہودیوں پر سب ناخن دار جانور اور گائے اور بکری کی چربی وغیرہ حرام کیا تھا۔ (تک۔ا: ۳۸۱) سوا اس کے جو ان کی پیٹھ پر لگی ہو یا اوجھڑی میں ہو یا ہڈی میں ملی ہو' یہ سزا ہم نے ان کو ان کی شرارت کے سبب دی تھی' اور ہم تو سچ کہنے والے ہیں۔ ﴿۱۴۶﴾ (ف) اور اگر یہ لوگ تمہاری تکذیب کریں تو کہہ دو تمہارا پروردگار صاحب رحمت وسیع ہے' مگر اس کا عذاب گنہگار لوگوں سے نہیں ٹلے گا۔ ﴿۱۴۷﴾ (ف)

Marfat.com

سَيَقُولُ الَّذِينَ أَشْرَكُوا لَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا أَشْرَكْنَا وَلَا آبَاؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا
مِن شَيْءٍ ۚ كَذَٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ حَتَّىٰ ذَاقُوا بَأْسَنَا ۗ قُلْ
هَلْ عِندَكُم مِّنْ عِلْمٍ فَتُخْرِجُوهُ لَنَا ۖ إِن تَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَإِنْ أَنتُمْ
إِلَّا تَخْرُصُونَ ﴿١٤٨﴾ قُلْ فَلِلَّهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ ۖ فَلَوْ شَاءَ لَهَدَاكُمْ أَجْمَعِينَ ﴿١٤٩﴾
قُلْ هَلُمَّ شُهَدَاءَكُمُ الَّذِينَ يَشْهَدُونَ أَنَّ اللَّهَ حَرَّمَ هَٰذَا ۖ فَإِن شَهِدُوا فَلَا
تَشْهَدْ مَعَهُمْ ۚ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَالَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ
بِالْآخِرَةِ وَهُم بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُونَ ﴿١٥٠﴾ ع قُلْ تَعَالَوْا أَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ ۖ ع
أَلَّا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا ۖ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا ۖ وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُم مِّنْ
إِمْلَاقٍ ۖ نَّحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَإِيَّاهُمْ ۖ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا
بَطَنَ ۖ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ ۚ ذَٰلِكُمْ وَصَّاكُم
بِهِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ﴿١٥١﴾

جو لوگ شرک کرتے ہیں وہ کہیں گے کہ اگر خدا چاہتا تو ہم شرک نہ کرتے اور نہ ہمارے باپ دادا (شرک کرتے) اور نہ ہم کسی چیز کو حرام ٹھہراتے' اسی طرح ان لوگوں نے تکذیب کی تھی جو ان سے پہلے تھے یہاں تک کہ ہمارے عذاب کا مزہ چکھ کر رہے' کہہ دو کیا تمہارے پاس کوئی سند ہے۔ (اگر ہے) تو اسے ہمارے سامنے نکالو۔ تم محض خیال کے پیچھے چلتے اور اٹکل سے تیر چلاتے ہو۔ ﴿۱۴۸﴾ (ف) کہہ دو کہ خدا ہی کی حجت غالب ہے' اگر وہ چاہتا تو تم سب کو ہدایت دے دیتا۔ ﴿۱۴۹﴾ (ف) کہو کہ اپنے گواہوں کو لاؤ جو بتائیں کہ خدا نے یہ چیزیں حرام کی ہیں پھر اگر وہ (آ کر) گواہی دیں تو تم ان کے ساتھ گواہی نہ دینا اور نہ ان لوگوں کی خواہشوں کی پیروی کرنا جو ہماری آیتوں کو جھٹلاتے ہیں اور جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے اور (بتوں کو) اپنے پروردگار کے برابر ٹھیراتے ہیں۔ ﴿۱۵۰﴾ (ف) اے محمدؐ! (ان حلال وحرام پر لغو بحثیں کرنے والوں (۶:۱۴۶) کو) کہدو کہ آؤ! میں تمہیں پڑھ کر سناؤں کہ دراصل حرام کیا چیز ہے اور تمہارے پروردگار نے تم پر فی الحقیقت کیا حرام کیا ہے اور وہ یہ ہے کہ اطاعت گذاری اور حکمبر داری میں خدا کیساتھ کسی دوسری شئے کو ہم مقام نہ کرو' اور اپنے ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کرتے رہو' اور مفلسی کے ڈر سے اپنے بچوں کو قتل نہ کرو کیونکہ ہم ہی تمہارے رزق کے اسباب پیدا کرتے ہیں' اور ان کی روزی کے وسائل بھی ہم ہی پیدا کر دینگے' اور تمام ظاہری اور باطنی بداعمالیوں سے بچو' اور انسانی جان جسکا مارنا اللہ نے تم پر حرام کر دیا ہے' ناحق (یعنی ماسوا جہاد کے) نہ لو۔ یہ وہ عظیم =

Marfat.com

وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ ۚ وَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ ۚ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ۚ وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ۚ وَبِعَهْدِ اللّٰهِ اَوْفُوْا ؕ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿۱۵۲﴾ وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ ۚ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ ؕ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۱۵۳﴾

= الشان معاشرتی اصول ہیں جن کا حکم خدا نے تمہیں اس لئے دیا ہے کہ تم دنیا میں مل جل کر رہنے کا طریقہ سمجھو۔ ﴿۱۵۱﴾ (تذ۔ا:۲۴۰) اور یتیم اور بیکس شخص کے مال میں مداخلت بیجا ہرگز نہ کرو' ہاں اگر اس کے حق میں مفید ہے تو اس میں ہمدردانہ تصرف کرو یہانتک کہ وہ اس کو خود سنبھالنے کے قابل ہو جائے اور تمام کاروبار اور لین دین میں انصاف' راست روی اور پورے ماپ تول کو ملحوظ نظر رکھو۔ ہم کسی شخص کو اس کی استطاعت سے بڑھ کر تکلیف نہیں دیتے۔ اس لئے تجارت کے متعلق اور کوئی بندش نہیں کرتے اور جب کسی کے متعلق کچھ کہو تو انصاف کو مدنظر رکھ کر کہو' گو وہ تمہارا عزیز ہی کیوں نہ ہو۔ اور سب سے بڑھ کر یہ عہد خدا (وعدے) کے پابند ہر دم رہو۔ یہ سب کچھ تمہیں اس لئے کہا گیا ہے کہ تم اس کے نتائج پر غور کرو۔ ﴿۱۵۲﴾ (تذ۔ا: ۲۴۰۔۲۴۱) اور بے شک یہی صراط مستقیم ہے جس میں امتوں کی سلامتی اور امن ہے اور اسی کی پیروی کرو۔ اور دوسرے راستوں پر نہ پڑ لینا کہ تم کو امن اور حفظ نفس کے راستے سے بھٹکا کر تمہاری طاقت کو منتشر اور جماعت کو تتر بتر کر دیں۔ یہ تم کو خاص طور پر اس لئے کہا گیا ہے کہ تم شکست وانتشار کے خوفناک نتائج سے بچے رہو۔ ﴿۱۵۳﴾[ل] (تذ۔ا:۲۴۱)

ل (۱۵۱۔۱۵۳) کیا صدر اسلام کا "صراط مستقیم" آج کل کے اسلام کی مانند یہی منہ سے خدا کہہ چھوڑنا' حلال وحرام میں فرق کرنا' سور سے پرہیز کرنا اور ہاتھ پر ہاتھ دھر کر اپنی خانہ بربادی کو دیکھتے رہنا ہی تھا جس کے صلے میں چند برسوں کے اندر روئے زمین کی سرداری مل گئی تھی۔

الغرض صراط مستقیم کی اس شق میں بھی ایمان اور تقویٰ' صبر اور توکل کے اجتماعی اغراض اور اخلاقی مصالح کی طرح' اجتماعی استحکام' تمدن اور سیاست کے جراثیم مخفی تھے۔ اس تمام اصلاحی ترغیب و تاکید کا مآل کار بھی مسلمانان عالم کو جہانگیری سے قطع نظر جہانبانی اور جہانداری کے سیاسی رموز اور بادشاہت اور حکومت کے دقیق اداب و قواعد سے باخبر کر دینا تھا۔ ﴿ذلکم و صکم بہ لعلکم تعقلون○﴾ انصاف پسندی اور بے رو درعایا عدل' ضبط نفس اور حسن سلوک حسن معاملت اور اعتماد باہمی ہی قیام سلطنت کے وہ عبرت آموز اور نصیحت آمیز اصول تھے جن پر سختی سے عمل کرنا ناگزیر اور جن سے تغافل روا رکھنا مجرمانہ خودکشی تھی: ﴿ذلکم وصکم بہ لعلکم تذکرون○﴾ ۶ : ۱۵۳ (تذ۔ا: ۲۴۰۔۲۴۱)

Marfat.com

ثُمَّ اٰتَيۡنَا مُوۡسَى الۡكِتٰبَ تَمَامًا عَلَى الَّذِىۡۤ اَحۡسَنَ وَتَفۡصِيۡلًا لِّكُلِّ شَىۡءٍ
وَّهُدًى وَّرَحۡمَةً لَّعَلَّهُمۡ بِلِقَآءِ رَبِّهِمۡ يُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۱۵۴﴾ وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنۡزَلۡنٰهُ
مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوۡهُ وَاتَّقُوۡا لَعَلَّكُمۡ تُرۡحَمُوۡنَ ﴿۱۵۵﴾ اَنۡ تَقُوۡلُوۡۤا اِنَّمَاۤ اُنۡزِلَ الۡكِتٰبُ
عَلٰى طَآٮِٕفَتَيۡنِ مِنۡ قَبۡلِنَا وَاِنۡ كُنَّا عَنۡ دِرَاسَتِهِمۡ لَغٰفِلِيۡنَ ﴿۱۵۶﴾ اَوۡ تَقُوۡلُوۡا
لَوۡ اَنَّاۤ اُنۡزِلَ عَلَيۡنَا الۡكِتٰبُ لَكُنَّاۤ اَهۡدٰى مِنۡهُمۡ فَقَدۡ جَآءَكُمۡ بَيِّنَةٌ
مِّنۡ رَّبِّكُمۡ وَهُدًى وَّرَحۡمَةٌ فَمَنۡ اَظۡلَمُ مِمَّنۡ كَذَّبَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَصَدَفَ
عَنۡهَا سَنَجۡزِى الَّذِيۡنَ يَصۡدِفُوۡنَ عَنۡ اٰيٰتِنَا سُوۡٓءَ الۡعَذَابِ بِمَا كَانُوۡا يَصۡدِفُوۡنَ ﴿۱۵۷﴾

پھر اے لوگو! ہم نے موسیٰؑ کو قانون الٰہی دیا جو پورے کا پورا بہترین احکام پر مشتمل تھا اور منزل مقصود تک پہنچنے کیلئے ہر شے کی تفصیل دیتا تھا اور ہدایت اور رحمت کا سرچشمہ تھا تاکہ لوگ اپنے پروردگار سے ایک نہ ایک دن کی ملاقات پر ایمان رکھ کر راہ راست پر گامزن ہو جائیں۔ ﴿۱۵۴﴾ (تذ۔۲:۱۵۲) اب یہ قرآن وہ کتاب ہے جو نہایت برکت دینے والی کتاب ہے اس کی پیروی کرو تاکہ خدا کی رحمت تمہارے شامل حال ہو جائے۔ ﴿۱۵۵﴾ (تک۔۱:۳۸۱) (اور اس لئے اتاری ہے) کہ (تم یوں نہ) کہو کہ ہم سے پہلے دو ہی گروہوں پر کتابیں اتری تھیں اور ہم ان کے پڑھنے سے (معذور اور) بے خبر تھے۔ ﴿۱۵۶﴾ (ف) یا تم یہ عذر پیش کرو گے کہ اگر ہم پر بھی الکتٰب نازل ہوتی تو ہم ضرور ان سے زیادہ راہ راست پر ہوتے۔ یہ عذر تو قابل قبول نہیں کیونکہ تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے روشن دلیل یقیناً آ چکی ہے بلکہ جو احکام آئے تھے وہ مجسم ہدایت اور رحمت تھے۔ (تو جان لو کہ تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہارے پاس واضح دلیل آ چکی ہے جو تمہارے لئے ہدایت اور رحمت ہے۔ (تذ۔۱:۹۰) تو لوگو! اس شخص سے بڑھ کر ظالم اور کون ہوگا جس نے خدا کے مستعد رکھنے والے احکام کی عملاً تکذیب کی اور ان سے کنارہ کشی اختیار کی۔ بگوش ہوش سن رکھو کہ جو قومیں ہمارے احکام سے کنارہ کشی اختیار کرتی ہیں کوئی دن گزرتا ہے کہ ہم ان کی کنارہ کشی کے عوض میں ان کو دردناک عذاب دیں گے۔ ﴿۱۵۷﴾ (تذ۔۲:۲۰۵۔۲۰۶)

Marfat.com

هَلْ يَنظُرُونَ إِلَّآ أَن تَأْتِيَهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ أَوْ يَأْتِيَ رَبُّكَ أَوْ يَأْتِيَ بَعْضُ
اٰيٰتِ رَبِّكَ ؕ يَوْمَ يَأْتِي بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ لَا يَنفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ
اٰمَنَتْ مِن قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِيٓ إِيمَانِهَا خَيْرًا ؕ قُلِ انتَظِرُوٓا إِنَّا مُنتَظِرُونَ ۱۵۸
إِنَّ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ ؕ إِنَّمَآ أَمْرُهُمْ
إِلَى اللّٰهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُم بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۱۵۹ مَن جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ
أَمْثَالِهَا ۚ وَمَن جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزٰٓى إِلَّا مِثْلَهَا وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ۱۶۰
قُلْ إِنَّنِي هَدٰىنِي رَبِّيٓ إِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ۚ دِينًا قِيَمًا مِّلَّةَ إِبْرٰهِيمَ
حَنِيفًا ۚ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۱۶۱ قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ
وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ ۱۶۲

یہ اس کے سوا اور کس بات کے منتظر ہیں کہ ان کے پاس فرشتے آئیں یا خود تمہارا پروردگار آئے یا تمہارے پروردگار کی کچھ نشانیاں آئیں' (مگر) جس روز تمہارے پروردگار کی کچھ نشانیاں آجائیں گی تو جو شخص پہلے ایمان نہیں لایا ہوگا اس وقت اسے ایمان لانا کچھ فائدہ نہیں دے گا یا اپنے ایمان (کی حالت) میں نیک عمل نہیں کئے ہونگے' (تو گناہوں سے توبہ کرنا) مفید نہ ہوگا (اے پیغمبر انسے) کہہ دو کہ تم بھی انتظار کرو ہم بھی۔ ۱۵۸ (ف) اے پیغمبر! جن لوگوں نے اپنے دین میں تفرقہ ڈالا اور کئی فرقے بن گئے' تمہارا ان سے کچھ تعلق نہیں۔ انکا معاملہ خدا کے حوالے ہے وہ خود ہی ان کو دردناک سزائیں دے گا اور اس وقت ان کے بداعمال کا نتیجہ موبمو بتلادے گا جبکہ شکست وریخت ان کے سروں پر چھارہی ہوگی۔ ۱۵۹ (تذ۔ا:۱۳۱) جو تنفس اس کارگاہ سعی وعمل سے ایک "حسنتہ" کمالایا تو اس کو اس جیسی دس حسنات انعام میں ملیں گی۔ اور جس نے اپنی جماعت کے حق میں کوئی شکست انگیز عمل کیا تو اس کو صرف اسقدر سزا ملے گی جسقدر اس نے شکست وریخت کی تھی اور ان پر زیادتی تو کسی صورت میں نہ ہوگی۔ ۱۶۰ (تذ۔ا: ۱۳۰) اے پیغمبر! تم علی الاعلان کہدو کہ اس خدائے عظیم نے مجھے صراط مستقیم دکھا دیا ہے اور وہ وہی راہ راست ہے جو ابراہیم کا تھا اور جو خالصتہً خدا ہی کے ہو رہے تھے اسی کے قانون کی عملاً متابعت کیا کرتے تھے اور اطاعت گزاری میں کسی شے کو بھی خدا کے برابر نہ کرتے تھے۔ ۱۶۱ (تذ۔ا:۲۳۱) اے پیغمبر! تم کہہ دو کہ میں تو اس رب زمین و آسمان کے قانون کی عملی اطاعت کی طرف اسی طرح جھک گیا ہوں کہ میرے سب افعال' میرا نماز میں جھکنا' میری ملازمت اور اطاعت کے سب انداز' میری خدمت اور بندگی کے سب ظواہر' میری باطنی اطاعت اور ظاہری عبودیت حتیٰ کہ میرا جینا اور مرنا بھی اسی رب العالمین کے اعلا کیلئے ہے۔ ۱۶۲ (تذ۔ا:۲۳۱)

Marfat.com

لَا شَرِيكَ لَهُ ۚ وَبِذَٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ ﴿١٦٣﴾ قُلْ أَغَيْرَ اللَّهِ أَبْغِي
رَبًّا وَهُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ ۚ وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ إِلَّا عَلَيْهَا ۚ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ
وِزْرَ أُخْرَىٰ ۚ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّكُمْ مَرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ﴿١٦٤﴾
وَهُوَ الَّذِي جَعَلَكُمْ خَلَائِفَ الْأَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجَاتٍ
لِيَبْلُوَكُمْ فِي مَا آتَاكُمْ ۗ إِنَّ رَبَّكَ سَرِيعُ الْعِقَابِ وَإِنَّهُ لَغَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿١٦٥﴾ ع

وہ وہ ذات باری ہے جس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی بات کا مجھے حکم دیا گیا ہے۔ اور میں خدا کو خدا تسلیم کرنے والوں کی پہلی صف میں ہوں۔ ﴿١٦٣﴾ (تذ۔۲:۵۵) اے پیغمبر! کہہ دو کہ کیا میں (اس قدر بے ہوش اور کم عقل ہوں) کہ اللہ کو چھوڑ کر کسی دوسرے رب کو تلاش کروں حالانکہ وہ ہر شے کا پروردگار ہے اور جو کچھ کوئی متنفس کر رہا ہے اس کی ذمہ داری اس پر ہے اور کسی بوجھ اٹھانے والے کو کسی دوسرے کا بوجھ نہیں دیا جائیگا' پھر تم بالآخر سب کے سب خدا کے حضور میں حاضر ہوگے۔ وہاں تم کو جن باتوں میں اختلاف کر رہے ہو ان سے پوری طرح خبردار کر دیا جائے گا۔ ﴿١٦٤﴾ (تذ۔۲:۵۵۔۵۶) اے ساکنان زمین! خدا وہ عظیم الاختیار خدا ہے جس نے تم کو اس زمین میں اپنا نائب اور قائم مقام مقرر کیا ہے (کہ تم اس کی حکومت اور انتظام کو اپنے ہاتھ میں لو) اور تم میں سے ایک قوم کو دوسری قوم پر کئی درجے فضیلت اس لئے دی ہے کہ معیشت کی اس مسابقانہ کشمکش میں وہ تمہاری ان قوتوں اور صلاحیتوں کا امتحان لے جو اس نے تم کو دیں۔ جانے رہو کہ اگر تم اس ابتلا میں پورے نہ اتر سکے اور دوسروں سے پیچھے رہ گئے تو لامحالہ خدا بڑا جلد سزا دینے والا ہے۔ اور اگر اپنی سعی و عمل کے باعث سبقت لے گئے تو اس میں بھی شک نہیں کہ وہ عیوب پر بڑا پردہ ڈالنے والا اور بڑا رحم کرنے والا ہے۔ ﴿١٦٥﴾ (تذ۔۱:۱۳)

آیاتُها ۲۰۶ | ۷ سُورَةُ الْأَعْرَافِ مَكِّيَّةٌ ۸۷ | رُكُوعَاتُهَا ۲۴

ترجمہ المشرقیؒ: ۲۰۶ آیات | بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ | ترجمہ مولانا جالندھریؒ: ۱۳۲ آیات

الٓمٓصٓ ﴿١﴾ كِتَابٌ أُنْزِلَ إِلَيْكَ فَلَا يَكُنْ فِي صَدْرِكَ حَرَجٌ مِنْهُ لِتُنْذِرَ بِهِ
وَذِكْرَىٰ لِلْمُؤْمِنِينَ ﴿٢﴾

الف۔ل۔م۔ص ﴿١﴾ (اے محمدؐ یہ) کتاب (جو) تم پر نازل ہوئی ہے اس سے تم کو تنگدل نہیں ہونا چاہیے (یہ نازل) اس لئے (ہوئی ہے) کہ تم اس کے ذریعے سے (لوگوں کو) ڈر سناؤ اور (یہ) ایمان والوں کیلئے نصیحت ہے۔ ﴿٢﴾ (ف)

اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ ؕ قَلِيْلًا مَّا
تَذَكَّرُوْنَ ﴿٣﴾ وَكَمْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا فَجَآءَهَا بَاْسُنَا بَيَاتًا اَوْ هُمْ قَآئِلُوْنَ ﴿٤﴾
فَمَا كَانَ دَعْوٰىهُمْ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَآ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿٥﴾ فَلَنَسْئَلَنَّ
الَّذِيْنَ اُرْسِلَ اِلَيْهِمْ وَلَنَسْئَلَنَّ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٦﴾ فَلَنَقُصَّنَّ عَلَيْهِمْ بِعِلْمٍ وَّمَا
كُنَّا غَآئِبِيْنَ ﴿٧﴾ وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذِ الْحَقُّ ج فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ
الْمُفْلِحُوْنَ ﴿٨﴾ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ بِمَا كَانُوْا
بِاٰيٰتِنَا يَظْلِمُوْنَ ﴿٩﴾ وَلَقَدْ مَكَّنّٰكُمْ فِي الْاَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ ؕ
قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ﴿١٠﴾ ع وَلَقَدْ خَلَقْنٰكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ
اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ ۖ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ لَمْ يَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ﴿١١﴾

(لوگو) جو (کتاب) تم پر تمہارے پروردگار کے ہاں سے نازل ہوئی ہے اس کی پیروی کرو اور اس کے سوا اور رفیقوں کی پیروی نہ کرو۔ (اور) تم کم ہی نصیحت قبول کرتے ہو۔ ﴿٣﴾ (ف) اور کتنی ہی بستیاں ہیں کہ ہم نے تباہ کر ڈالیں جن پر ہمارا عذاب (یا تو رات کو) آتا تھا جبکہ وہ سوتے تھے یا (دن کو) جب قیلولہ (یعنی دوپہر کو آرام) کرتے تھے۔ ﴿٤﴾ (ف) تو جس وقت ان پر عذاب آتا تھا ان کے منہ سے یہی نکلتا تھا کہ (ہائے) ہم (اپنے اوپر) ظلم کرتے رہے۔ ﴿٥﴾ (ف) تو جن لوگوں کی طرف پیغمبر بھیجے گئے ہم ان سے بھی پرسش کریں گے اور پیغمبروں سے بھی پوچھیں گے۔ ﴿٦﴾ (ف) پھر اپنے علم سے ان کے حالات بیان کر دینگے اور ہم کہیں غائب تو نہیں تھے۔ ﴿٧﴾ (ف) اور اس دن تول (بالکل) سچا ہوگا۔ پھر جن کے تول بھاری ہوئے وہی نجات پانے والے ہونگے۔ ﴿٨﴾ (حد:٦٢) اور جن کے تول ہلکے ہوئے تو وہی ہونگے جنہوں نے اپنے آپ کو گھاٹے میں اس وجہ سے رکھا کہ وہ ہمارے احکام کیساتھ (جو ہم نے دیئے تھے) ظلم کرتے رہتے تھے۔ ﴿٩﴾ (حد:٦٢) اور ہمیں نے زمین میں تمہارا ٹھکانا بنایا اور اس میں تمہارے لئے سامان معیشت پیدا کئے (مگر) تم کم ہی شکر کرتے ہو۔ ﴿١٠﴾ (ف) اور بیشک ہم نے تم کو پیدا کیا پھر تمہیں (موجودہ) صورت میں لائے پھر فرشتوں کو کہا کہ آدم کو سجدہ کرو۔ تو سب نے سوائے ابلیس کے سجدہ کیا اور وہ تیار نہ تھا۔ ﴿١١﴾[1] (حد:١٤)

---

[1] اس آیت سے صاف یقین ہو جاتا ہے کہ آدم کا لفظ نسل انسانی کے لیے استعمال کیا گیا ہے اور ملائی تخیل کہ یہ سوال جواب حضرت آدم سے ہوئے غلط ہے (اس کی واضح دلیل لفظ ''ثم'' سے ظاہر ہے یعنی پہلے انسان کو پیدا کیا' پھر موجودہ صورت بنائی' پھر جب وہ نسل روئے زمین پر پھیل گئی تو ''فرشتوں'' کو کہا کہ اس انسان کے آگے سجدہ کرو) اس آیت سے یہ بھی علم ہوتا ہے کہ موجودہ انسان کے ←

قَالَ مَا مَنَعَكَ اَلَّا تَسْجُدَ اِذْ اَمَرْتُكَ ؕ قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ۚ خَلَقْتَنِيْ مِنْ
نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ ﴿۱۲﴾ قَالَ فَاهْبِطْ مِنْهَا فَمَا يَكُوْنُ لَكَ اَنْ تَتَكَبَّرَ
فِيْهَا فَاخْرُجْ اِنَّكَ مِنَ الصّٰغِرِيْنَ ﴿۱۳﴾ قَالَ اَنْظِرْنِيْۤ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿۱۴﴾ قَالَ
اِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ﴿۱۵﴾ قَالَ فَبِمَاۤ اَغْوَيْتَنِيْ لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ
الْمُسْتَقِيْمَ ﴿۱۶﴾ ثُمَّ لَاٰتِيَنَّهُمْ مِّنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ اَيْمَانِهِمْ
وَعَنْ شَمَآئِلِهِمْ ؕ وَلَا تَجِدُ اَكْثَرَهُمْ شٰكِرِيْنَ ﴿۱۷﴾

کہا کہ جب حکم ملا ہے تو کیوں سجدہ نہیں کرتا۔ کہا میں انسان سے اچھا ہوں' مجھے تو نے آگ سے اور اس کو مٹی سے پیدا کیا۔ ﴿۱۲﴾ (حد: ۱۴) اس پر خدا نے کہا کہ تو جنت سے نکل جا کیونکہ تیرے شایاں نہیں کہ تو یہاں سرکشی کرے پس نکل جا کیونکہ تو ذلیل ہونے والوں میں سے ہے۔ ﴿۱۳﴾ (ار: ۲۱۸) شیطان نے کہا کہ مجھ کو روز قیامت تک مہلت دے۔ ﴿۱۴﴾ (ار: ۲۱۸) خدا نے کہا بہت اچھا تجھے اس وقت تک مہلت ہے۔ ﴿۱۵﴾ (ار: ۲۱۹) پھر شیطان رب زمین و آسمان کی جناب میں یوں گستاخی سے بولا کہ اے مالک کون و مکان! جس طرح تو نے مجھے ناحق ناروا انسان کے مطیع ہوکر نہ رہنے اور اس کے آگے سجدہ نہ کرنے کے جرم میں جنت کے آرام دہ سبزہ زاروں سے نکالا ہے تو میں بھی بنی نوع انسان کی تاک میں تیرے بتائے ہوئے صراط مستقیم پر بیٹھ رہونگا۔ ﴿۱۶﴾ (تذ۔ا: ۱۹۵) پھر ان کو اس صراط مستقیم سے بھٹکانے کی غرض سے طرح طرح کے لباس پہن کر اور قسما قسم کے مکر و فریب کے جبے اوڑھ کر کبھی آگے سے آؤنگا اور پیچھے سے جالمونگا' کبھی داہنی طرف سے آملونگا کبھی بائیں طرف سے آسلام کرونگا اور جس طرح بن پڑے گا۔ سادہ لوح انسان کو بہکا کر رہونگا اور اگر میرا تیر نشانے پر بیٹھ گیا تو انسانوں میں اکثر کو تو اپنا قدردان اور مطیع نہ پائیگا۔ ﴿۱۷﴾[۱] (تذ۔ا: ۱۹۵)

← آباؤ اجداد کی صورتیں اور تھیں اور موجودہ صورت اور ہے۔ یہ تحقیق طبقات الارض کے عالموں نے بڑے زور شور سے کی ہے اور حیرت انگیز طور پر صحیح ہے۔ اس کی تائید قرآن حکیم کی اس آیت سے بھی ہوتی ہے۔ بلکہ اس کے بعد ایک اور آیت سے یہ بھی روشن طور پر ثابت ہے کہ انسان آئندہ بھی اس سے بلند تر مخلوق ضرور بنتا جائے گا۔

ا۔ ﴿مالکم لا ترجون للہ وقارا○ وقد خلقکم اطوارا○﴾

ا ''تمہیں کیا ہوگیا ہے کہ تم اللہ سے عزت کی امید نہیں رکھتے۔ (۷۱۔۱۳) حالانکہ اس نے تم کو کئی پیدائش کے مرحلوں (لفظی طریقوں) سے گزار کر پیدا کیا۔ (۷۱۔۱۴)

ب۔ ﴿لترکبن طبقا عن طبق○﴾

ب۔ .... تم ضرور ایک طبقے سے دوسرے طبقے تک چڑھتے جاؤ گے۔'' (۸۴: ۱۹)

دلیل یہ ہے کہ انسان بڑی مشکل سے اپنی پیدائش کے اس مرحلے اور اس احسن تقویم پر پہنچا۔ دوسرے حیوانات آہستہ آہستہ ترقی کرتے کرتے کروڑہا سالوں میں انسانی پیدائش کے ابتدائی مرحلوں تک پہنچے۔ (اس سلسلے میں دیکھو ''تذکرہ'' صفحہ ۱۱ تا ۳۷) (حد: ۱۴۔۱۵)

[۱] (۱۶' ۱۷) خدائے عظیم سے شیطان کی سرکشی کا مکالمہ قرآن حکیم میں کئی جگہ ہے جس میں اس امر کا اظہار کیا گیا ہے کہ شیطان نے اس ←

Marfat.com

قَالَ اخْرُجْ مِنْهَا مَذْءُوْمًا مَّدْحُوْرًا ؕ لَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ لَاَمْلَئَنَّ
جَهَنَّمَ مِنْكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۸﴾ وَ يٰۤاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ فَكُلَا مِنْ
حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۹﴾ فَوَسْوَسَ
لَهُمَا الشَّيْطٰنُ لِيُبْدِيَ لَهُمَا مَا وٗرِيَ عَنْهُمَا مِنْ سَوْاٰتِهِمَا وَ قَالَ مَا نَهٰكُمَا
رَبُّكُمَا عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ اِلَّاۤ اَنْ تَكُوْنَا مَلَكَيْنِ اَوْ تَكُوْنَا مِنَ
الْخٰلِدِيْنَ ﴿۲۰﴾ وَ قَاسَمَهُمَاۤ اِنِّيْ لَكُمَا لَمِنَ النّٰصِحِيْنَ ﴿۲۱﴾

شیطان کی اس انتہائی گستاخی پر خدائے عزوجل تمتما اٹھا اور فرمایا کہ باغ بہشت سے یکدم نکل باہر ہو اور سدا کیلئے ملعون اور مردود بنا رہو۔ لیکن بنی ونوع انسان میں سے جس جس نے تیری پیروی کی ہوگی تو یہ میرا حتمی وعدہ ہے کہ میں بھی تم سے اور ان سب سے جہنم کو لبالب بھردونگا۔ ﴿۱۸﴾ (تذ۔ا:۱۹۵) اور ہم نے آدم (سے کہا کہ) تم اور تمہاری بیوی بہشت میں رہو سہو اور جہاں سے چاہو (اور جو چاہو) نوش جان کرو مگر اس درخت کے پاس نہ جانا ورنہ گنہگار ہو جاؤ گے۔ ﴿۱۹﴾ (ف) تو شیطان دونوں کو بہکانے لگا تا کہ ان کے ستر کی چیزیں جو ان سے پوشیدہ تھیں کھول دے اور کہنے لگا کہ تم کو تمہارے پروردگار نے اس درخت سے صرف اس لئے منع کیا ہے کہ تم فرشتے نہ بن جاؤ یا ہمیشہ جیتے نہ رہو۔ ﴿۲۰﴾ (ف) اور ان سے قسم کھا کر کہا کہ میں تو تمہارا خیر خواہ ہوں۔ ﴿۲۱﴾ (ف)

← امر کی ٹھانی ہے کہ وہ خلق خدا کو صراط مستقیم سے روز قیامت تک ورغلاتا رہے گا۔ (ار:۲۱۸)
اس تمام حکایت سے جو انتہائی طور پر معنی خیز اور حقیقت سے لبریز ہے بلکہ شیطان کے متعلق واقع الامر کی تفصیل کرنے میں بے مثال ہے ظاہر ہے کہ شیطان نے خدا سے ایک قسم کا ٹھیکہ کر لیا ہے کہ وہ انسان کو تا روز قیامت سیدھے رستے سے ورغلاتا رہے گا۔ (ار:۲۱۹)

شیطان کا متمرد اور خدا سے برگشتہ ملک ہر جگہ اپنے طاغوتی مکروحیل سے انسان کو نقد اجرت کی طمع دے کر اپنے دام میں پھنسانا چاہتا ہے' بنی آدم کی ضعیف الخلق پیدائش کو فوری آرام کی مہلک اعضا ترغیب و تحریض پیش کر کے تھپک تھپک کر سلانے کے درپے ہے' اس کے قلب کے اندر دلفریب بتوں کی ایک بھری محفل لگا کر خدا اور اس کے محرک اعضا احکام سے برگشتہ کرنا چاہتا ہے۔ کبھی آگے سے آتا ہے' کبھی پیچھے سے آ سرکتا ہے' کبھی دائیں سے آ نکلتا ہے' کبھی بائیں سے آ حاضر ہوتا ہے اور سعی و عمل کے صراط مستقیم سے ورغلاتا رہتا ہے...... یہی لازوال طاغوتی طاقت ہے جو ہر وقت اور ہر لحظہ انسان کے درپے ہے اس کو ہر دم اور ہر آن بہکا رہی ہے۔ (تذ۔ا۔د:۱۰۳)

فَدَلّٰىهُمَا بِغُرُوْرٍ ۚ فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ بَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ
عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ ؕ وَنَادٰىهُمَا رَبُّهُمَآ اَلَمْ اَنْهَكُمَا عَنْ تِلْكُمَا
الشَّجَرَةِ وَاَقُلْ لَّكُمَآ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمَا عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۲۲﴾ قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَآ
اَنْفُسَنَا سکتہ وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۲۳﴾ قَالَ
اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ وَلَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ﴿۲۴﴾
قَالَ فِيْهَا تَحْيَوْنَ وَفِيْهَا تَمُوْتُوْنَ وَمِنْهَا تُخْرَجُوْنَ ﴿۲۵﴾ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ قَدْ ع ۲ ۵
اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِيْ سَوْاٰتِكُمْ وَرِيْشًا ؕ وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ۙ ذٰلِكَ خَيْرٌ ؕ
ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿۲۶﴾ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ كَمَآ اَخْرَجَ
اَبَوَيْكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ يَنْزِعُ عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا لِيُرِيَهُمَا سَوْاٰتِهِمَا ؕ اِنَّهٗ يَرٰىكُمْ هُوَ وَقَبِيْلُهٗ
مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ ؕ اِنَّا جَعَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَآءَ لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۲۷﴾

غرض (مردود نے) دھوکا دے کر ان کو (معصیت کی طرف) کھینچ ہی لیا جب انہوں نے اس درخت (کے پھل) کو کھالیا تو ان کے ستر کے چیزیں کھل گئیں اور وہ بہشت کے (درختوں کے) پتے (توڑ توڑ کر) اپنے اوپر چپکانے (اور ستر چھپانے) لگے۔ تب ان کے پروردگار نے ان کو پکارا کہ کیا میں نے تم کو اس درخت (کے پاس جانے) سے منع نہیں کیا تھا اور جتا نہیں دیا تھا کہ شیطان تمہارا کھلم کھلا دشمن ہے۔ ﴿۲۲﴾ (ف) دونوں عرض کرنے لگے کہ پروردگار ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور اگر تو ہمیں نہیں بخشے گا اور ہم پر رحم نہیں کرے گا تو ہم تباہ ہو جائیں گے۔ ﴿۲۳﴾ (ف) (خدا نے) فرمایا (تم سب بہشت سے) اتر جاؤ (اب سے) تم ایک دوسرے کے دشمن ہو۔ (ف) اے انسانو! تمہارے لئے زمین میں ایک عارضی رہنے کی جگہ ہے اور ایک وقت تک سامان رہائش ہے۔ (اس کے بعد تمہاری مستقل جگہ کوئی اور ہوگی ﴿۲۴﴾ (تک۔ ۳۱۳، ۳۷۷) (یعنی) فرمایا کہ اسی میں تمہارا جینا ہوگا اور اسی میں مرنا اور اسی میں (قیامت کو زندہ کر کے) نکالے جاؤ گے۔ ﴿۲۵﴾ (ف) اے نبی آدم ہم نے تم پر پوشاک اتاری کہ تمہارا ستر ڈھانکے اور (تمہارے بدن کو) زینت (دے) اور (جو) پرہیزگاری کا لباس (ہے) وہ سب سے اچھا ہے یہ خدا کی نشانیاں ہیں تاکہ لوگ نصیحت پکڑیں۔ ﴿۲۶﴾ (ف) اے آدم! کہیں شیطان تم کو پھر اسی آزمائش میں نہ ڈالے جس طرح کہ اس نے تمہارے والدین کو بہشت سے نکلوایا تھا' ان کے لباسوں کو بدنوں سے کھینچتا پھرتا تھا کہ ان کے عیوب اور شرمگاہیں ان پر ظاہر ہو جائیں' وہ بمع اپنے چیلے چانٹوں کے تمہاری گھات میں لگا ہے اور تم کو وہاں سے دیکھ رہا ہے جہاں سے تم اس کو نہیں دیکھتے۔ پس تم اس سے حتی الوسع بچتے رہو اور اس کے دام تزویر میں پھنس کر اپنے=

وَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً قَالُوْا وَجَدْنَا عَلَیْهَآ اٰبَآءَنَا وَ اللّٰهُ اَمَرَنَا بِهَا ؕ قُلْ اِنَّ
اللّٰهَ لَا یَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ ؕ اَتَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۸﴾ قُلْ اَمَرَ رَبِّیْ
بِالْقِسْطِ ۫ وَ اَقِیْمُوْا وُجُوْهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّ ادْعُوْهُ مُخْلِصِیْنَ لَهُ
الدِّیْنَ ؕ كَمَا بَدَاَكُمْ تَعُوْدُوْنَ ﴿۲۹﴾ فَرِیْقًا هَدٰى وَ فَرِیْقًا حَقَّ عَلَیْهِمُ الضَّلٰلَةُ ؕ
اِنَّهُمُ اتَّخَذُوا الشَّیٰطِیْنَ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَ یَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۳۰﴾

= آپ کو شکار ہونے اور اپنی شرمگاہوں کو عیاں کرنے کا موقع نہ دو۔ لوگو! ہم نے اس دنیا میں ان کو جو ایمان کی قوت افزا اعمال و خصائص سے بے بہرہ ہیں انہی شیطانوں کا محبّ صمیم بنا رکھا ہے۔ ﴿۲۷﴾ (تذ۔ا:۲۰۷۔۲۰۸) اور یہ بے ایمان لوگ وہ ہیں کہ جب جب کوئی مضر قوم امت کش یا موت افزا عمل (فَاحِشَة) کرتے ہیں تو اپنی عیب پوشی کیلئے یہ بہانہ ایجاد کر لیتے ہیں کہ ہم نے تو اپنے باپ دادا کو شروع سے یہی کرتے دیکھا ہے' بلکہ درحقیقت خدا نے ہم کو اس کام کا حکم دے رکھا ہے' اے محمدؐ! ان نادانوں سے کہہ دو کہ خدا ہرگز کسی بیہودہ کام (اَلْفَحْشَاء) کا حکم نہیں دیتا جس کا انجام ہلاکت ہو' جس کا نتیجہ حفظ و امن کے جنت سے اخراج ہو' کیا تم جھوٹ موٹ خدا پر وہ باتیں تھوپ رہے ہو جن کا تمہیں علم نہیں۔ ﴿۲۸﴾ (تذ۔ا:۲۰۸) اے پیغمبر! ان سے کہہ دو کہ ان بداعتدالیوں کا حکم ہرگز کہیں نہیں دیا گیا بلکہ میرے پروردگار نے تو مجھے بھسر نوع قسط و اعتدال پر رہنے کا حکم دیا ہے اور فرمایا ہے کہ ہر سجدے کے وقت ہمہ تن متوجہ ہو جایا کرو' اور تمام ارادتمندی اور اخلاص اس احکم الحاکمین کیلئے وقف کر کے اس کے حضور میں کرا ہو۔ (تذ۔ا: ۲۰۸) اور درگاہ احکم الحاکمین میں ماتھا رگڑنے کے وقت ہمہ تن توجہ بن جایا کرو اور اپنی تمام ارادتمندی اور عقیدت کو اسی کیلئے مخصوص کر کے اس کو پکارا کرو۔ (تذ۔ا:۲۰۶) جانے رہو کہ تم اسی طرح بے یار و مددگار اس کے حضور میں واپس آؤ گے جس طرح کہ تم روز آفرینش کو تھے۔ ﴿۲۹﴾ (تذ۔ا:۲۰۸) ایک فریق کو تو اس نے ہدایت دی اور ایک فریق پر گمراہی ثابت ہو چکی' ان لوگوں نے خدا کو چھوڑ کر شیطان کو رفیق بنالیا اور سمجھتے (یہ) ہیں کہ ہدایت یاب ہیں۔ ﴿۳۰﴾ (ف)

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّكُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ
اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿۳۱﴾ قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ
وَالطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ ۭ قُلْ هِيَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً
يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿۳۲﴾ قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ
الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْاِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَاَنْ تُشْرِكُوْا
بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَلِكُلِّ
اُمَّةٍ اَجَلٌ ۚ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿۳۴﴾

اے بنی آدم اپنی تمام زینتیں ہر (اجتماع کے موقع پر جو) مسجد میں (ہو) لے جایا کرو (تاکہ دنیا پر اثر ڈال سکو) اور خوب کھاؤ پیو لیکن حد سے نہ بڑھو' خدا فضول خرچوں کو پسند نہیں کرتا۔ ﴿۳۱﴾ (حد: ۲۴۲) اے محمدؐ! کہہ دو کہ کون ہے جس نے اللہ کی دی ہوئی آرائش کی کوئی چیز جو اس نے بندوں کیلئے بنائی ہو تم پر حرام کر دی یا کھانے کی کسی پاکیزہ چیز سے تمہیں منع کیا۔ کہہ دو کہ یہ آرائش' زیب و زینت کے سامان اور عمدہ کھانے تو اللہ نے خالصتہً ایماندار لوگوں کیلئے روز قیامت تک وقف کر دیئے ہیں۔ خدا صاحب علم قوم کے سوچنے کیلئے اپنی آیتیں اس طرح کھول کھول کر بیان کرتا ہے۔ ﴿۳۲﴾[1] (تک۔ا: ۳۵۵) اے محمدؐ! انہیں کہہ دو کہ خدا نے تو جو چیزیں مومنوں پر حرام کردی ہیں وہ یہ ہیں:۔ بے حیائی کی تمام باتیں خواہ وہ کھلے طور پر ہوں یا در پردہ (مثلاً زنا) اور گناہ کے تمام افعال اور (بندوں پر) ناحق ظلم اور یہ کہ تم لوگ خدا کے احکام چھوڑ کر کسی دوسرے کے حکموں کی تعمیل کر کے اس کو خدا کا ساتھی بناؤ جس کی کوئی سند نہیں اور یہ کہ تم اللہ کے متعلق وہ باتیں کہو جن کا تمہیں علم نہیں۔ ﴿۳۳﴾ (تک ا: ۳۵۵۔۳۵۶) اور اے ساکنان زمین! ہر امت کیلئے (اس کے معیار عمل کے مطابق) اس کے زمین پر قائم رہنے کی ایک مدت ہے پھر جب وہ مدت ختم ہو جاتی ہے تو نہ ایک پل پہلے فنا ہو سکتے نہ ایک گھڑی پیچھے رہ سکتے ہیں۔ ﴿۳۴﴾ (تذ۔۲: ۱۹۴)

---

[1] (۳۱۔۳۲) اس وقت کے مسلمان کفار مکہ کی تقلید میں خدا کے حضور میں کھڑے ہوتے وقت زیب و زینت والے لباس سے پرہیز کرتے تھے' کھانے پینے کی مختلف عمدہ چیزوں کو اپنے اوپر حرام سمجھتے تھے اور انہوں نے گمان کر لیا تھا کہ خدا اس طرح کی ''زاہدانہ'' زندگی کو پسند کرتا ہے۔ قرآن نے عام محاکمہ دے دیا کہ خدا سے لگاؤ ان ''باتوں'' سے پیدا نہیں ہوتا۔ (تک۔ا: ۳۵۵)

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ ۙ فَمَنِ اتَّقٰى
وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿٣٥﴾ وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا
وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٣٦﴾ فَمَنْ اَظْلَمُ
مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ يَنَالُهُمْ نَصِيْبُهُمْ مِّنَ
الْكِتٰبِ ؕ حَتّٰٓى اِذَا جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا يَتَوَفَّوْنَهُمْ ۙ قَالُوْٓا اَيْنَ مَا كُنْتُمْ تَدْعُوْنَ مِنْ
دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا وَشَهِدُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ ﴿٣٧﴾

پھر اگر اس وقت کوئی عذر پیش کرے گا تو ہم کہیں گے کہ اے نبی آدم! ہم نے تمہیں پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ جب کبھی ہماری طرف سے تم ہی میں سے ہمارے قاصد تمہارے پاس پہنچیں اور ہمارے احکام تم پر واضح کردیں۔ تو جو قوم ہلاکت سے دامن بچا کر چلی اور جس نے اپنی حالت کی اصلاح کرلی ان کو اس دنیا میں کسی قسم کا خوف وخطر لاحق نہیں ہوگا۔ ﴿۳۵﴾ (تذ۔ا: ۱۷۷) لیکن جس قوم نے عملاً ہمارے احکام کی تکذیب کی، جس نے کما حقہٗ سعی وعمل نہ کرکے ان کو جھٹلایا (ان کے مفید عام ہونے کے متعلق بے یقین سے رہے) اور ان سے سرکشی اختیار کی تو یہی وہ لوگ ہیں جو شکست وریخت کی آگ میں پڑے جلتے رہیں گے اور وہ اس میں ایک مدت مدید تک رہیں گے۔ ﴿۳۶﴾ (تذ۔۲: ۱۹۴) تو اے لوگو! اس شخص سے بڑھ کر کون ظالم ہے جس نے خوف خدا کو بالائے طاق رکھ کر اور خدائی احکام اپنی طرف سے گھڑ کر خدا پر بہتان باندھا ہو۔ یا یقین ہوئے پیچھے خدائی احکام کو جھٹلایا ہو' یہ تو وہ بدنصیب قوم ہے جس کو قانون خدا (الکتٰب) کے محکمہ جزا وسزا سے اس کے کئے کا بدلہ ملے گا۔ یہاں تک کہ جب ہماری لاہوتی طاقتوں کے علمبردار جلاد ان کی روحیں قبض کرنے کیلئے ان کے سامنے آموجود ہونگے تو بزبان حال ان سے پوچھینگے کہ اے غفلت زدو! آج وہ تمہارے معبود کدھر ہیں جن کو تم خدا چھوڑ کر اپنی مدد کیلئے بلایا کرتے تھے' جن کے تم محکوم بنے تھے (آج اس ہیت کذائی اور غربت و افلاس کی حالت میں شیطان تمہاری مدد کیوں نہیں کرتا' اولاد کیوں فائدہ نہیں دیتی' نفسانی بت تمہاری پہلی شوکت اور طاقت کیوں بحال نہیں کرتے' محکومیت اور فقر' خوف اور حزن کیوں دور نہیں کرتے۔) تو وہ لوگ (آہیں بھر بھر کر) کہیں گے کہ آہ! وہ ہمارے معبود آج سب دم دبا کر بھاگ گئے اور پھر نزح کی اس دردناک بیکسی اور ذل ومسکنت کی اس حقیقت کشا حالت میں ان کی آنکھیں کھلیں گی اور وہ خود اپنے برخلاف گواہی دینگے کہ بے شک وہ خدا کے منکر اور صحیح معنوں میں کافر تھے (کیونکہ صرف منہ سے خدا کو مان لینا اور غیر اللہ کی غلامی کرنا ان کیلئے وبال جان ثابت ہوا) ﴿۳۷﴾ (تذ۔۲: ۱۹۴۔۱۹۵)

Marfat.com

قَالَ ادْخُلُوْا فِیْۤ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ فِی النَّارِ ؕ
كُلَّمَا دَخَلَتْ اُمَّةٌ لَّعَنَتْ اُخْتَهَا ؕ حَتّٰۤی اِذَا ادَّارَكُوْا فِیْهَا جَمِیْعًا ۙ قَالَتْ
اُخْرٰىهُمْ لِاُوْلٰىهُمْ رَبَّنَا هٰۤؤُلَآءِ اَضَلُّوْنَا فَاٰتِهِمْ عَذَابًا ضِعْفًا مِّنَ النَّارِ ؕ۬
قَالَ لِكُلٍّ ضِعْفٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۸﴾ وَقَالَتْ اُوْلٰىهُمْ لِاُخْرٰىهُمْ
فَمَا كَانَ لَكُمْ عَلَیْنَا مِنْ فَضْلٍ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ
تَكْسِبُوْنَ ﴿۳۹﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ ع
السَّمَآءِ وَلَا یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰی یَلِجَ الْجَمَلُ فِیْ سَمِّ الْخِیَاطِ ؕ وَكَذٰلِكَ
نَجْزِی الْمُجْرِمِیْنَ ﴿۴۰﴾ لَهُمْ مِّنْ جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَّمِنْ فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ ؕ وَكَذٰلِكَ
نَجْزِی الظّٰلِمِیْنَ ﴿۴۱﴾ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا
وُسْعَهَاۤ ۫ اُولٰٓىِٕكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۴۲﴾

اور خدا فرمائے گا کہ جنوں اور انسانوں کو جو جماعتیں تم سے پہلے ہو گذری ہیں ان ہی کے ساتھ تم بھی داخل جہنم ہو جاؤ' جب ایک جماعت (وہاں) جا داخل ہوگی تو اپنی (مذہبی) بہن (یعنی اپنے جیسی دوسری جماعت) پر لعنت کرے گی یہاں تک کہ جب سب اس میں داخل ہو جائینگے تو پچھلی جماعت پہلی کی نسبت کہے گی کہ اے پروردگار ان ہی لوگوں نے ہم کو گمراہ کیا تھا تو ان کو آتش جہنم کا دگنا عذاب دے خدا فرمائے گا کہ (تم) سب کو دگنا (عذاب دیا جائے گا) مگر نہیں جانتے۔ ﴿۳۸﴾ (ف) اور پہلی جماعت پچھلی سے کہے گی کہ تم کو ہم پر کچھ بھی فضیلت نہ ہوئی تو جو (عمل) تم کیا کرتے تھے اس کے بدلے میں عذاب کے مزے چکھو۔ ﴿۳۹﴾ (ف) جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور ان سے سرتابی کی ان کیلئے نہ آسمان کے دروازے کھولے جائیں گے اور نہ بہشت میں داخل ہونگے یہاں تک کہ اونٹ سوئی کے ناکے میں سے نکل جائے اور گنہگاروں کو ہم ایسی ہی سزا دیا کرتے ہیں۔ ﴿۴۰﴾ (ف) ایسے لوگوں کے لئے (نیچے) بچھونا بھی (آتش) جہنم کا ہوگا اور اوپر سے اوڑھنا بھی (اسی کا) ظالموں کو ہم ایسی ہی سزا دیا کرتے ہیں۔ ﴿۴۱﴾ (ف) اور جو لوگ ایمان لائے اور عمل نیک کرتے رہے اور ہم (عملوں کیلئے) کسی شخص کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے ایسے ہی لوگ اہل بہشت ہیں کہ اس میں ہمیشہ رہینگے۔ ﴿۴۲﴾ (ف)

Marfat.com

وَ نَزَعۡنَا مَا فِىۡ صُدُوۡرِهِمۡ مِّنۡ غِلٍّ تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهِمُ الۡاَنۡهٰرُ ۚ وَقَالُوا
الۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِىۡ هَدٰٮنَا لِهٰذَا ۙ وَمَا كُنَّا لِنَهۡتَدِىَ لَوۡلَاۤ اَنۡ هَدٰٮنَا اللّٰهُ ۚ
لَقَدۡ جَآءَتۡ رُسُلُ رَبِّنَا بِالۡحَقِّ ؕ وَ نُوۡدُوۡۤا اَنۡ تِلۡكُمُ الۡجَـنَّةُ اُوۡرِثۡتُمُوۡهَا
بِمَا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۴۳﴾ وَ نَادٰٓى اَصۡحٰبُ الۡجَـنَّةِ اَصۡحٰبَ النَّارِ اَنۡ قَدۡ
وَجَدۡنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا فَهَلۡ وَجَدْتُّمۡ مَّا وَعَدَ رَبُّكُمۡ حَقًّا ؕ قَالُوۡا
نَعَمۡ ۚ فَاَذَّنَ مُؤَذِّنٌۢ بَيۡنَهُمۡ اَنۡ لَّعۡنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيۡنَ ﴿۴۴﴾ الَّذِيۡنَ
يَصُدُّوۡنَ عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ وَ يَبۡغُوۡنَهَا عِوَجًا ۚ وَهُمۡ بِالۡاٰخِرَةِ كٰفِرُوۡنَ ﴿۴۵﴾
وَ بَيۡنَهُمَا حِجَابٌ ۚ وَعَلَى الۡاَعۡرَافِ رِجَالٌ يَّعۡرِفُوۡنَ كُلًّاۢ بِسِيۡمٰٮهُمۡ ۚ
وَ نَادَوۡا اَصۡحٰبَ الۡجَـنَّةِ اَنۡ سَلٰمٌ عَلَيۡكُمۡ لَمۡ يَدۡخُلُوۡهَا وَهُمۡ يَطۡمَعُوۡنَ ﴿۴۶﴾

اور ہم جو کچھ ان جنتیوں کے سینوں میں میل کچیل ہوگی نکال پھینک دیں گے۔ (ار:۷:۲۱۷) ان کے (محلوں کے) نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی اور کہیں گے کہ خدا کا شکر ہے جس نے ہم کو یہاں کا رستہ دکھایا۔ اور اگر خدا ہم کو رستہ نہ دکھاتا تو ہم رستہ نہ پا سکتے' بے شک ہمارے پروردگار کے رسول حق بات لے کر آئے تھے۔ اور (اس روز) منادی کر دی جائے گی کہ تم ان اعمال کے صلے میں جو (دنیا میں) کرتے تھے اس بہشت کے وارث بنا دیئے گئے ہو۔ ﴿۴۳﴾ (ف) اور اہل بہشت دوزخیوں سے پکار کر کہیں گے کہ جو وعدہ ہمارے پروردگار نے ہم سے کیا تھا ہم نے تو اسے سچا پالیا۔ بھلا جو وعدہ تمہارے پروردگار نے تم سے کیا تھا تم نے بھی اسے سچا پایا؟ وہ کہیں گے ہاں۔ تو (اس وقت) ان میں ایک پکارنے والا پکار دے گا کہ بے انصافوں پر خدا کی لعنت۔ ﴿۴۴﴾ (ف) جو خدا کی راہ سے روکتے اور اس میں کجی ڈھونڈتے اور آخرت سے انکار کرتے تھے۔ ﴿۴۵﴾ (ف) ان دونوں یعنی بہشت اور دوزخ کے درمیان (اعراف نام) ایک دیوار ہوگی اور اعراف پر کچھ آدمی ہونگے جو سب کو ان کی صورتوں سے پہچان لیں گے تو وہ اہل بہشت کو پکار کر کہیں گے کہ تم پر سلامتی ہو۔ یہ لوگ (ابھی) بہشت میں داخل نہیں ہوئے ہونگے مگر امید رکھتے ہونگے۔ ﴿۴۶﴾ (ف)

Marfat.com

وَ اِذَا صُرِفَتْ اَبْصَارُهُمْ تِلْقَآءَ اَصْحٰبِ النَّارِ ۙ قَالُوْا رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ
الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۷﴾ وَ نَادٰۤى اَصْحٰبُ الْاَعْرَافِ رِجَالًا يَّعْرِفُوْنَهُمْ بِسِيْمٰهُمْ
قَالُوْا مَاۤ اَغْنٰى عَنْكُمْ جَمْعُكُمْ وَ مَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۴۸﴾ اَهٰۤؤُلَآءِ الَّذِيْنَ
اَقْسَمْتُمْ لَا يَنَالُهُمُ اللّٰهُ بِرَحْمَةٍ ؕ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمْ وَ لَاۤ اَنْتُمْ
تَحْزَنُوْنَ ﴿۴۹﴾ وَ نَادٰۤى اَصْحٰبُ النَّارِ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ اَفِيْضُوْا عَلَيْنَا مِنَ الْمَآءِ
اَوْ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ؕ قَالُوْۤا اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَهُمَا عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿۵۰﴾ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا
دِيْنَهُمْ لَهْوًا وَّ لَعِبًا وَّ غَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۚ فَالْيَوْمَ نَنْسٰىهُمْ كَمَا نَسُوْا
لِقَآءَ يَوْمِهِمْ هٰذَا ۙ وَ مَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ﴿۵۱﴾ وَ لَقَدْ جِئْنٰهُمْ بِكِتٰبٍ
فَصَّلْنٰهُ عَلٰى عِلْمٍ هُدًى وَّ رَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۵۲﴾

اور جب ان کی نگاہیں پلٹ کر اہل دوزخ کی طرف جائیں گی تو عرض کرینگے کہ ہمارے پروردگار ہم کو ظالم لوگوں کے ساتھ شامل نہ کیجیو۔ ﴿۴۷﴾ (ف) اور اہل اعراف (کافر) لوگوں کو جنہیں ان کی صورتوں سے شناخت کرتے ہوں گے پکاریں گے اور کہیں گے (کہ آج) نہ تو تمہاری جماعت ہی تمہارے کچھ کام آئی اور نہ تمہارا تکبر (ہی سود مند ہوا۔) ﴿۴۸﴾ (ف) (پھر مومنوں کی طرف اشارہ کر کے کہیں گے) کیا یہ وہی لوگ ہیں جن کے بارے میں تم قسمیں کھایا کرتے تھے کہ خدا اپنی رحمت سے ان کی دستگیری نہیں کرے گا (تو مومنو) تم بہشت میں داخل ہو جاؤ تمہیں کچھ خوف نہیں اور نہ تم کو کچھ رنج و اندوہ ہوگا۔ ﴿۴۹﴾ (ف) اور دوزخی بہشتیوں سے (گڑگڑا کر) کہیں گے کہ کسی قدر ہم پر پانی بہاؤ یا جو رزق خدا نے تمہیں عنایت فرمایا ہے اس میں سے (کچھ ہمیں بھی دو) وہ جواب دینگے کہ خدا نے بہشت کا پانی اور رزق کافروں پر حرام کر دیا ہے۔ ﴿۵۰﴾ (ف) جنہوں نے اپنے دین کو تماشا اور کھیل بنا رکھا ہے اور دنیا کی زندگی نے ان کو دھوکے میں ڈال رکھا ہے' تو جس طرح یہ لوگ اس دن کے آنے کو بھولے ہوئے اور ہماری آیتوں سے منکر ہو رہے تھے اسی طرح آج ہم بھی انہیں بھلا دیں گے۔ ﴿۵۱﴾ (ف) اور حقیقت حال یہ ہے کہ ہم ان نادان اور اجڈ اہل عرب کے پاس وہ بے بدل کتاب لائے ہیں جس کی شرح و تفصیل ہم نے 'علم' سے کر دی ہے جو صاحب علم قوم اس قانون جلیل کے حقائق عالیہ کی صحت پر بالالتزام ایمان رکھ کر اس میں تدبر کرتی ہے اس کیلئے تو یہ کتاب سراسر ہدایت اور رحمت ہے۔ ﴿۵۲﴾ (تذ۔ا:۵۸)

Marfat.com

هَلۡ يَنۡظُرُوۡنَ اِلَّا تَاۡوِيۡلَهٗ ؕ يَوۡمَ يَاۡتِىۡ تَاۡوِيۡلُهٗ يَقُوۡلُ الَّذِيۡنَ نَسُوۡهُ مِنۡ
قَبۡلُ قَدۡ جَآءَتۡ رُسُلُ رَبِّنَا بِالۡحَـقِّ ۚ فَهَلۡ لَّنَا مِنۡ شُفَعَآءَ فَيَشۡفَعُوۡا
لَنَاۤ اَوۡ نُرَدُّ فَنَعۡمَلَ غَيۡرَ الَّذِىۡ كُنَّا نَعۡمَلُ ؕ قَدۡ خَسِرُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ وَضَلَّ
عَنۡهُمۡ مَّا كَانُوۡا يَفۡتَرُوۡنَ ۞ ۵۳ اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِىۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ ع ۱۴
فِىۡ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسۡتَوٰى عَلَى الۡعَرۡشِ يُغۡشِى الَّيۡلَ النَّهَارَ يَطۡلُبُهٗ حَثِيۡثًا ۙ
وَّالشَّمۡسَ وَالۡقَمَرَ وَالنُّجُوۡمَ مُسَخَّرٰتٍۭ بِاَمۡرِهٖ ؕ اَلَا لَـهُ الۡخَـلۡقُ وَالۡاَمۡرُ ؕ تَبٰرَكَ
اللّٰهُ رَبُّ الۡعٰلَمِيۡنَ ۞ ۵۴ اُدۡعُوۡا رَبَّكُمۡ تَضَرُّعًا وَّخُفۡيَةً ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ
الۡمُعۡتَدِيۡنَ ۞ ۵۵ وَلَا تُفۡسِدُوۡا فِى الۡاَرۡضِ بَعۡدَ اِصۡلَاحِهَا وَادۡعُوۡهُ خَوۡفًا وَّطَمَعًا ؕ
اِنَّ رَحۡمَتَ اللّٰهِ قَرِيۡبٌ مِّنَ الۡمُحۡسِنِيۡنَ ۞ ۵۶

یہ لوگ اس کے وعدہ عذاب کے منتظر ہیں' جس دن وہ وعدہ آجائے گا تو جو لوگ اس کو پہلے سے بھولے ہوئے ہوں گے وہ بول اٹھیں گے کہ بیشک ہمارے پروردگار کے رسول حق لے کر آئے تھے' بھلا (آج) ہمارے کوئی سفارشی ہیں کہ ہماری سفارش کریں یا ہم (دنیا میں) پھر لوٹا دیے جائیں کہ جو عمل (بد) ہم (پہلے) کرتے تھے (وہ نہ کریں بلکہ) ان کے سوا اور (نیک) عمل کریں' بیشک ان لوگوں نے اپنا نقصان کیا اور جو کچھ یہ افترا کیا کرتے تھے ان سے سب جاتا رہا۔ ۞۵۳ (ف) اور سورج چاند ستارے اس خدائے برتر کے قانون کے مطابق جکڑے ہوئے ہیں۔ خبردار ہو جاؤ کہ مخلوق کا پیدا کرنا اسی سے منسوب ہے اور قانون کا جاری وساری کرنا بھی اسی کی طرف سے ہے' تو بڑا بابرکت ہے وہ خدا جو جہانوں کا پالنے والا ہے۔ (تذ۔۲:۶۴) کچھ شک نہیں کہ تمہارا پروردگار خدا ہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں پیدا کیا پھر عرش پر جا ٹھیرا۔ وہی رات کو دن کا لباس پہناتا ہے کہ وہ اس کے پیچھے دوڑتا چلا آتا ہے اور اسی نے سورج اور چاند اور ستاروں کو پیدا کیا۔ ۞۵۴ (ف) (لوگو) اپنے پروردگار سے عاجزی سے اور چپکے چپکے دعائیں مانگا کرو' وہ حد سے بڑھنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔ ۞۵۵ (ف) اور ملک میں اصلاح کے بعد خرابی نہ کرنا اور (ف) عذاب خدا سے ڈر کر اور انعام کی آس میں دونوں موقعوں پر اسی کو پکارو' بے شک فضل خدا ان لوگوں کے شامل حال ہے جو خلوص دل سے اس کو پکارتے ہیں اور اس کے احکام کی متابعت میں حسن عمل کرتے ہیں۔ ۞۵۶[1] (تذ۔۱:۲۰۵)

[1] یہاں پر خوف اور طمع بھی اجتماعی شکست کا خوف اور اجتماعی راحت کی طمع سے ہے شخصی خوف وطمع مراد نہیں۔ ادعوہ اور محسنین کا جمع کا صیغہ بھی اسی پر دال ہے۔ (تذ۔۱:۲۰۵)

Marfat.com

وَهُوَ الَّذِي يُرْسِلُ الرِّيَاحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ ۖ حَتَّىٰ إِذَا أَقَلَّتْ
سَحَابًا ثِقَالًا سُقْنَاهُ لِبَلَدٍ مَّيِّتٍ فَأَنزَلْنَا بِهِ الْمَاءَ فَأَخْرَجْنَا بِهِ
مِن كُلِّ الثَّمَرَاتِ ۚ كَذَٰلِكَ نُخْرِجُ الْمَوْتَىٰ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ﴿٥٧﴾ وَالْبَلَدُ
الطَّيِّبُ يَخْرُجُ نَبَاتُهُ بِإِذْنِ رَبِّهِ ۖ وَالَّذِي خَبُثَ لَا يَخْرُجُ إِلَّا نَكِدًا ۚ
كَذَٰلِكَ نُصَرِّفُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَشْكُرُونَ ﴿٥٨﴾ لَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ ع ۱۴
قَوْمِهِ فَقَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ ۖ إِنِّي أَخَافُ
عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿٥٩﴾ قَالَ الْمَلَأُ مِن قَوْمِهِ إِنَّا لَنَرَاكَ فِي
ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴿٦٠﴾ قَالَ يَا قَوْمِ لَيْسَ بِي ضَلَالَةٌ وَلَٰكِنِّي رَسُولٌ مِّن
رَّبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٦١﴾ أُبَلِّغُكُمْ رِسَالَاتِ رَبِّي وَأَنصَحُ لَكُمْ وَأَعْلَمُ مِنَ اللَّهِ
مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿٦٢﴾

اور وہی تو ہے جو اپنی رحمت (یعنی مینہ) سے پہلے ہواؤں کو خوشخبری (بنا کر) بھیجتا ہے' یہاں تک کہ جب وہ بھاری بھاری بادلوں کو اٹھالاتی ہے تو ہم اس کو ایک مری ہوئی بستی کی طرف ہانک دیتے ہیں۔ پھر بادل سے مینہ برساتے ہیں۔ پھر مینہ سے ہر طرح کے پھل پیدا کرتے ہیں۔ اسی طرح ہم مردوں کو (زمین سے) زندہ کر کے باہر نکالیں گے۔ (یہ آیات اس لئے بیان کی جاتی ہیں) تا کہ تم نصیحت پکڑو۔ ﴿۵۷﴾ (ف) اور پاکیزہ شہر (یعنی عمدہ زمین) اپنی سبزی کو خدا کے حکم سے زمین سے نکال دیتی ہے اور جو زمین ناپاک (یعنی عمدہ نہ ہو) وہ سوائے ناقص شے کے نہیں نکالتی۔ ہم اس طرح ہیر پھیر کر کے اشارات اور ہدایات اس قوم کو دیتے ہیں جو (صحیفہ فطرت کی ہر حقیقت کی) قدر کرتی ہے۔ ﴿۵۸﴾ (حد:۳۴) ہم نے نوحؑ کو ان کی قوم کی طرف بھیجا تو انہوں نے (ان سے) کہا اے میری برادری کے لوگو خدا کی عبادت کرو اسکے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں' مجھے تمہارے بارے میں بڑے دن کے عذاب کا بہت ہی ڈر ہے۔ ﴿۵۹﴾ (ف) تو جو ان کی قوم میں سردار تھے وہ کہنے لگے کہ ہم تمہیں صریح گمراہی میں (مبتلاء) دیکھتے ہیں۔ ﴿۶۰﴾ (ف) انہوں نے کہا اے قوم مجھ میں کسی طرح کی گمراہی نہیں ہے بلکہ میں پروردگار عالم کا پیغمبر ہوں۔ ﴿۶۱﴾ (ف) تمہیں اپنے پروردگار کے پیغام پہنچاتا ہوں اور تمہاری خیر خواہی کرتا ہوں اور مجھ کو خدا کی طرف سے ایسی باتیں معلوم ہیں جن سے تم بے خبر ہو۔ ﴿۶۲﴾ (ف)

Marfat.com

اَوَعَجِبۡتُمۡ اَنۡ جَآءَكُمۡ ذِكۡرٌ مِّنۡ رَّبِّكُمۡ عَلٰى رَجُلٍ مِّنۡكُمۡ لِيُنۡذِرَكُمۡ
وَلِتَتَّقُوۡا وَلَعَلَّكُمۡ تُرۡحَمُوۡنَ ﴿۶۳﴾ فَكَذَّبُوۡهُ فَاَنۡجَيۡنٰهُ وَالَّذِيۡنَ مَعَهٗ
فِى الۡفُلۡكِ وَاَغۡرَقۡنَا الَّذِيۡنَ كَذَّبُوۡا بِاٰيٰتِنَا ؕ اِنَّهُمۡ كَانُوۡا قَوۡمًا
عَمِيۡنَ ﴿۶۴﴾ وَاِلٰى عَادٍ اَخَاهُمۡ هُوۡدًا ؕ قَالَ يٰقَوۡمِ اعۡبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمۡ ع ۱۵
مِّنۡ اِلٰهٍ غَيۡرُهٗ ؕ اَفَلَا تَتَّقُوۡنَ ﴿۶۵﴾ قَالَ الۡمَلَاُ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا مِنۡ قَوۡمِهٖۤ
اِنَّا لَنَرٰٮكَ فِىۡ سَفَاهَةٍ وَّاِنَّا لَنَظُنُّكَ مِنَ الۡكٰذِبِيۡنَ ﴿۶۶﴾ قَالَ يٰقَوۡمِ لَيۡسَ
بِىۡ سَفَاهَةٌ وَّلٰكِنِّىۡ رَسُوۡلٌ مِّنۡ رَّبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۶۷﴾ اُبَلِّغُكُمۡ رِسٰلٰتِ
رَبِّىۡ وَاَنَا لَكُمۡ نَاصِحٌ اَمِيۡنٌ ﴿۶۸﴾ اَوَعَجِبۡتُمۡ اَنۡ جَآءَكُمۡ ذِكۡرٌ مِّنۡ
رَّبِّكُمۡ عَلٰى رَجُلٍ مِّنۡكُمۡ لِيُنۡذِرَكُمۡ ؕ وَاذۡكُرُوۡۤا اِذۡ جَعَلَكُمۡ خُلَفَآءَ
مِنۡۢ بَعۡدِ قَوۡمِ نُوۡحٍ وَّزَادَكُمۡ فِى الۡخَلۡقِ بَصۜۡطَةً ۚ فَاذۡكُرُوۡۤا اٰلَۤاءَ اللّٰهِ
لَعَلَّكُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ ﴿۶۹﴾ قَالُوۡۤا اَجِئۡتَنَا لِنَعۡبُدَ اللّٰهَ وَحۡدَهٗ وَنَذَرَ مَا كَانَ
يَعۡبُدُ اٰبَآؤُنَا ۚ فَاۡتِنَا بِمَا تَعِدُنَاۤ اِنۡ كُنۡتَ مِنَ الصّٰدِقِيۡنَ ﴿۷۰﴾

کیا تم کو اس بات سے تعجب ہوا ہے کہ تم میں سے ایک شخص کے ہاتھ تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہارے پاس نصیحت آئی تاکہ وہ تم کو ڈرائے اور تاکہ تم پرہیزگار بنو اور تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔ ﴿۶۳﴾ (ف) مگر ان لوگوں نے ان کی تکذیب کی۔ تو ہم نے نوحؑ کو اور جو ان کے ساتھ کشتی میں سوار تھے ان کو تو بچا لیا اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلا دیا تھا انہیں غرق کر دیا' کچھ شک نہیں کہ وہ اندھے لوگ تھے۔
﴿۶۴﴾ (ف) اور (اسی طرح) قوم عاد کی طرف ان کے بھائی ہودؑ کو بھیجا۔ انہوں نے کہا کہ بھائیو خدا ہی کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں' کیا تم ڈرتے نہیں؟ ﴿۶۵﴾ (ف) تو ان کی قوم کے سردار جو کافر تھے کہنے لگے کہ تم ہمیں احمق نظر آتے ہو اور ہم تمہیں جھوٹا خیال کرتے ہیں۔
﴿۶۶﴾ (ف) انہوں نے کہا کہ بھائیو مجھ میں حماقت کی کوئی بات نہیں ہے بلکہ میں رب العالمین کا پیغمبر ہوں۔ ﴿۶۷﴾ (ف) میں تمہیں خدا کے پیغام پہنچاتا ہوں اور تمہارا امانت دار خیر خواہ ہوں۔ ﴿۶۸﴾ (ف) کیا تم کو اس بات سے تعجب ہوا ہے کہ تم میں سے ایک شخص کے ہاتھ تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہارے پاس نصیحت آئی تاکہ وہ تمہیں ڈرائے' اور یاد تو کرو جب اس نے تم کو قوم نوحؑ کے بعد سردار بنایا اور تمہیں پھیلاؤ زیادہ دیا پس خدا کی نعمتوں کو یاد کرو تاکہ نجات حاصل کرو۔ ﴿۶۹﴾ (ف) وہ کہنے لگے کیا تم ہمارے پاس اس لئے آئے ہو کہ ہم اکیلے خدا کی عبادت کریں اور جن کو ہمارے باپ دادا پوجتے چلے آئے ہیں ان کو چھوڑ دیں؟ تو اگر سچے ہو تو جس چیز سے ہمیں ڈراتے ہو اسے لے آؤ۔ ﴿۷۰﴾ (ف)

Marfat.com

قَالَ قَدْ وَقَعَ عَلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ رِجْسٌ وَّغَضَبٌ ؕ اَتُجَادِلُوْنَنِيْ فِيْٓ
اَسْمَآءٍ سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّا نَزَّلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ
فَانْتَظِرُوْٓا اِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ﴿۷۱﴾ فَاَنْجَيْنٰهُ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ
بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَقَطَعْنَا دَابِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَمَا كَانُوْا
مُؤْمِنِيْنَ ﴿۷۲﴾ ع وَاِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا ۘ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ ع ۹ ۸ ۱۶ وقف لازم
مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ قَدْ جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ
اٰيَةً فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِيْٓ اَرْضِ اللّٰهِ وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ
اَلِيْمٌ ﴿۷۳﴾ وَاذْكُرُوْٓا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ مِنْ بَعْدِ عَادٍ وَّبَوَّاَكُمْ فِي الْاَرْضِ
تَتَّخِذُوْنَ مِنْ سُهُوْلِهَا قُصُوْرًا وَّتَنْحِتُوْنَ الْجِبَالَ بُيُوْتًا ۚ فَاذْكُرُوْٓا
اٰلَآءَ اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿۷۴﴾

ہودؑ نے کہا کہ تمہارے پروردگار کی طرف سے تم پر عذاب اور غضب (کا نازل ہونا) مقرر ہو چکا ہے۔ کیا تم مجھ سے ایسے ناموں کے بارے میں جھگڑتے ہو جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے (اپنی طرف سے) رکھ لئے ہیں جن کی خدا نے کوئی سند نازل نہیں کی؛ تو تم بھی انتظار کرو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں۔ ﴿۷۱﴾ (ف) پھر ہم نے ہودؑ کو اور جو لوگ ان کے ساتھ تھے ان کو نجات بخشی اور جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تھا ان کی جڑ کاٹ دی اور وہ ایمان لانے والے تھے ہی نہیں۔ ﴿۷۲﴾ (ف) اور قوم ثمود کی طرف ان کے بھائی صالحؑ کو بھیجا۔ (تو) صالحؑ نے کہا کہ اے قوم! خدا ہی کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔ تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے ایک معجزہ آ چکا ہے (یعنی) یہی خدا کی اونٹنی تمہارے لئے معجزہ ہے۔ تو اسے (آزاد) چھوڑ دو کہ خدا کی زمین میں چرتی پھرے اور تم اسے بری نیت سے ہاتھ بھی نہ لگانا ورنہ عذاب الیم تمہیں پکڑ لے گا۔ ﴿۷۳﴾ (ف) اور یاد تو کرو جب اس نے تم کو قوم عاد کے بعد سردار بنایا اور زمین پر آباد کیا کہ نرم زمین سے (مٹی لے لے کر) محل تعمیر کرتے ہو اور پہاڑوں کو تراش تراش کر گھر بناتے ہو پس خدا کی نعمتوں کو یاد کرو اور زمین میں فساد نہ کرتے پھرو۔ ﴿۷۴﴾ (ف)

قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لِلَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِمَنْ
اٰمَنَ مِنْهُمْ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ صٰلِحًا مُّرْسَلٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ قَالُوْۤا اِنَّا بِمَاۤ اُرْسِلَ
بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ﴿۷۵﴾ قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْۤا اِنَّا بِالَّذِيْۤ اٰمَنْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۷۶﴾
فَعَقَرُوا النَّاقَةَ وَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ وَقَالُوْا يٰصٰلِحُ ائْتِنَا بِمَا تَعِدُنَاۤ
اِنْ كُنْتَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۷۷﴾ فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ﴿۷۸﴾
فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ يٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسَالَةَ رَبِّيْ وَنَصَحْتُ لَكُمْ
وَلٰكِنْ لَّا تُحِبُّوْنَ النّٰصِحِيْنَ ﴿۷۹﴾ وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖۤ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ
مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۸۰﴾ اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً
مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ ؕ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ﴿۸۱﴾ وَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖۤ اِلَّاۤ
اَنْ قَالُوْۤا اَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ قَرْيَتِكُمْ ۚ اِنَّهُمْ اُنَاسٌ يَّتَطَهَّرُوْنَ ﴿۸۲﴾

تو ان کی قوم میں سردار لوگ جو غرور رکھتے تھے غریب لوگوں سے جو ان میں سے ایمان لے آئے تھے کہنے لگے بھلا تم یقین کرتے ہو کہ صالحؑ اپنے پروردگار کی طرف سے بھیجے گئے ہیں؟ انہوں نے کہا ہاں جو چیز وہ دے کر بھیجے گئے ہیں ہم اس پر بلاشبہ ایمان رکھتے ہیں۔ ۷۵(ف) تو (سرداران) مغرور کہنے لگے کہ جس چیز پر تم ایمان لائے ہو ہم تو اس کو نہیں مانتے۔ ۷۶(ف) آخر انہوں نے اونٹنی (کی کونچوں) کو کاٹ ڈالا اور اپنے پروردگار کے حکم سے سرکشی کی اور کہنے لگے کہ صالحؑ! جس چیز سے تم ہمیں ڈراتے تھے اگر تم (خدا کے) پیغمبر ہو تو اسے ہم پر لے آؤ۔ ۷۷(ف) تو پھر ان کو بھونچال نے آ پکڑا اور وہ اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے۔ ۷۸(ف) پھر صالحؑ ان سے (ناامید ہو کر) پھرے اور کہا کہ اے میری قوم! میں نے تم کو خدا کا پیغام پہنچا دیا اور تمہاری خیر خواہی کی مگر تم (ایسے ہو کہ) خیر خواہوں کو دوست ہی نہیں رکھتے۔ ۷۹(ف) اور (اسی طرح جب ہم نے) لوطؑ کو (پیغمبر بنا کر بھیجا تو) اس وقت انہوں نے اپنی قوم سے کہا تم ایسی بے حیائی کے کام کیوں کرتے ہو کہ تم سے پہلے اہل عالم میں سے کسی نے اس طرح کا کام نہیں کیا۔ ۸۰(ف) یعنی خواہش نفسانی پورا کرنے کیلئے عورتوں کو چھوڑ کر لونڈوں پر گرتے ہو حقیقت یہ ہے کہ تم لوگ حد سے نکل جانے والے ہو۔ ۸۱(ف) تو ان سے اس کا جواب کچھ نہ بن پڑا اور بولے کہ ان لوگوں (یعنی لوطؑ اور ان کے گھر والوں) کو اپنے گاؤں سے نکال دو (کہ) یہ لوگ پاک بننا چاہتے ہیں۔ ۸۲(ف)

Marfat.com

فَأَنْجَيْنَاهُ وَأَهْلَهُ إِلَّا امْرَأَتَهُ كَانَتْ مِنَ الْغَابِرِينَ ﴿٨٣﴾ وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَطَرًا ط
فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِينَ ﴿٨٤﴾ وَإِلَىٰ مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْبًا ط قَالَ
يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُمْ مِنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ ط قَدْ جَاءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِنْ
رَبِّكُمْ فَأَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيزَانَ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ أَشْيَاءَهُمْ وَلَا
تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا ط ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿٨٥﴾
وَلَا تَقْعُدُوا بِكُلِّ صِرَاطٍ تُوعِدُونَ وَتَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ مَنْ
آمَنَ بِهِ وَتَبْغُونَهَا عِوَجًا ج وَاذْكُرُوا إِذْ كُنْتُمْ قَلِيلًا فَكَثَّرَكُمْ ص
وَانْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِينَ ﴿٨٦﴾ وَإِنْ كَانَ طَائِفَةٌ مِنْكُمْ آمَنُوا
بِالَّذِي أُرْسِلْتُ بِهِ وَطَائِفَةٌ لَمْ يُؤْمِنُوا فَاصْبِرُوا حَتَّىٰ يَحْكُمَ اللَّهُ
بَيْنَنَا ج وَهُوَ خَيْرُ الْحَاكِمِينَ ﴿٨٧﴾

تو ہم نے ان کو ان کے گھر والوں کو بچا لیا مگر ان کی بی بی (نہ بچی) کو وہ پیچھے رہنے والوں میں تھی۔ ﴿٨٣﴾ (ف) اور ہم نے ان پر (پتھروں کا) مینہ برسایا سو دیکھ لو کہ گنہگاروں کا کیسا انجام ہوا۔ ﴿٨٤﴾ (ف) اور مدین کی طرف ان کے بھائی شعیبؑ کو بھیجا تو انہوں نے کہا اے قوم! خدا ہی کو عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔ (ف) اے لوگو! تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہارے پاس غیر مشکوک اور واضح حکم پہنچ چکا ہے اور وہ یہ ہے کہ (خوف خدا دل میں ہر وقت رکھ کر) اپنے پیمانوں کو پورا ماپا کرو، اپنے ترازوؤں سے پورا تول کر دیا کرو، اور ان لوگوں کو ان کی چیزیں بھی جو وہ خریدتے ہیں دھوکے سے کم نہ دیا کرو اور امن و امان ہوئے پیچھے ملک میں فساد نہ کرو اگر تم فی الحقیقت خدا پر ایمان رکھتے ہو۔ (تذ۔۲:۴۰) تو سمجھ لو کہ یہ بات تمہارے حق میں بہتر ہے۔ ﴿٨٥﴾ (ف) اور تم جو لوگوں کو سیدھی راہ پر چلنے سے روکتے رہتے ہو اور اللہ کے احکام ماننے والوں کو ان کی تعمیل کرنے پر ٹوکتے ہو اور راہ خدا میں کوئی نہ کوئی نقص ثابت کرنے کے درپے رہتے ہو تو ایسا مت کرو اور اس بات کو سوچو کہ تم اس دنیا میں کمزور اور قلیل التعداد تھے پھر (اللہ کی راہ پر چلنے کے باعث) اس نے (تم کو زبردست اور) تمہاری جماعت کو کثیر کر دیا اور اس پر بھی دھیان کرو کہ قانون خدا میں خلل ڈالنے والوں کا انجام کیسا برا ہوا (کہ وہ بالآخر ہلاک کر دئے گے۔) ﴿٨٦﴾ (تذ۔۲:۴۰) اور اگر تم لوگوں میں سے ایک گروہ کو ان احکام خدا پر جن کے منوانے کیلئے میں مقرر کیا گیا ہوں پورا ایمان ہو اور دوسرے کو ایمان نہ ہو تو ذرا انتظار کرو حتیٰ کہ خدا ہمارے درمیان فیصلہ کر دے کہ ہم میں سے کون راہ راست پر ہے (ہمیں تم پر غالب کر دے اور تمہارا استیاناس کر دے) اور وہی درحقیقت بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔ ﴿٨٧﴾ (تذ۔۲:۳۶)

Marfat.com

قَالَ الۡمَلَاُ الَّذِيۡنَ اسۡتَكۡبَرُوۡا مِنۡ قَوۡمِهٖ لَنُخۡرِجَنَّكَ يٰشُعَيۡبُ وَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا
مَعَكَ مِنۡ قَرۡيَتِنَاۤ اَوۡ لَتَعُوۡدُنَّ فِىۡ مِلَّتِنَا ؕ قَالَ اَوَلَوۡ كُنَّا كٰرِهِيۡنَ ۟ۚ ﴿۸۸﴾
قَدِ افۡتَرَيۡنَا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اِنۡ عُدۡنَا فِىۡ مِلَّتِكُمۡ بَعۡدَ اِذۡ نَجّٰنَا اللّٰهُ مِنۡهَا ؕ
وَمَا يَكُوۡنُ لَنَاۤ اَنۡ نَّعُوۡدَ فِيۡهَاۤ اِلَّاۤ اَنۡ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّنَا ؕ وَسِعَ رَبُّنَا كُلَّ
شَىۡءٍ عِلۡمًا ؕ عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلۡنَا ؕ رَبَّنَا افۡتَحۡ بَيۡنَنَا وَبَيۡنَ قَوۡمِنَا بِالۡحَـقِّ وَاَنۡتَ
خَيۡرُ الۡفٰتِحِيۡنَ ﴿۸۹﴾ وَقَالَ الۡمَلَاُ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا مِنۡ قَوۡمِهٖ لَئِنِ اتَّبَعۡتُمۡ شُعَيۡبًا اِنَّكُمۡ
اِذًا لَّخٰسِرُوۡنَ ﴿۹۰﴾ فَاَخَذَتۡهُمُ الرَّجۡفَةُ فَاَصۡبَحُوۡا فِىۡ دَارِهِمۡ جٰثِمِيۡنَ ۟ۖۚ ﴿۹۱﴾ مع
الَّذِيۡنَ كَذَّبُوۡا شُعَيۡبًا كَاَنۡ لَّمۡ يَغۡنَوۡا فِيۡهَا ۛۚ اَلَّذِيۡنَ كَذَّبُوۡا شُعَيۡبًا
كَانُوۡا هُمُ الۡخٰسِرِيۡنَ ﴿۹۲﴾ فَتَوَلّٰى عَنۡهُمۡ وَقَالَ يٰقَوۡمِ لَقَدۡ اَبۡلَغۡتُكُمۡ رِسٰلٰتِ رَبِّىۡ
وَنَصَحۡتُ لَكُمۡ ۚ فَكَيۡفَ اٰسٰى عَلٰى قَوۡمٍ كٰفِرِيۡنَ ﴿۹۳﴾ ع

(تو) ان کی قوم میں جو لوگ سردار اور بڑے آدمی تھے وہ کہنے لگے کہ شعیبؑ (یا تو) ہم تم کو اور جو لوگ تمہارے ساتھ ایمان لائے ہیں ان کو اپنے شہر سے نکال دیں گے یا تم ہمارے مذہب میں آ جاؤ' انہوں نے کہا خواہ ہم (تمہارے دین سے) بیزار ہی ہوں (تو بھی؟) ﴿۸۸﴾ (ف) اگر ہم اس کے بعد کہ خدا ہمیں اس سے نجات بخش چکا ہے تمہارے مذہب میں لوٹ جائیں تو بے شک ہم نے خدا پر جھوٹ افترا باندھا' اور ہمیں شایان نہیں کہ ہم اس میں لوٹ جائیں ہاں خدا جو ہمارا پروردگار ہے وہ چاہے تو (ہم مجبور ہیں) ہمارے پروردگار کا علم ہر چیز پر احاطہ کئے ہوئے ہے ہمارا خدا ہی پر بھروسہ ہے' اے پروردگار ہم میں اور ہماری قوم میں انصاف کے ساتھ فیصلہ کر دے اور تو سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔ ﴿۸۹﴾ (ف) ان کے بڑے اکڑ والے لوگ قوم کو ورغلاتے رہے کہ اگر تم نے شعیبؑ کی پیروی کی تو گھاٹے میں رہو گے۔ ﴿۹۰﴾ (تک ۱:۳۵۶) تو ان کو بھونچال نے آ پکڑا اور وہ اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے۔ ﴿۹۱﴾ (ف) یہ لوگ جنہوں نے شعیبؑ کی تکذیب کی تھی ایسے برباد ہوئے کہ گویا وہ ان میں کبھی آباد ہی نہیں ہوئے تھے (غرض) جنہوں نے شعیبؑ کو جھٹلایا وہ خسارے میں پڑ گئے۔ ﴿۹۲﴾ (ف) تو شعیبؑ ان سے نکل آئے اور کہا کہ بھائیو میں نے تم کو اپنے پروردگار کے پیغام پہنچا دیئے ہیں اور تمہاری خیر خواہی کی تھی تو میں کافروں پر (عذاب نازل ہونے سے) رنج و غم کیوں کروں۔ ﴿۹۳﴾ (ف)

Marfat.com

وَمَآ اَرْسَلْنَا فِیْ قَرْیَةٍ مِّنْ نَّبِیٍّ اِلَّآ اَخَذْنَآ اَهْلَهَا بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ
لَعَلَّهُمْ یَضَّرَّعُوْنَ ۝۹۴ ثُمَّ بَدَّلْنَا مَكَانَ السَّیِّئَةِ الْحَسَنَةَ حَتّٰى عَفَوْا وَّقَالُوْا
قَدْ مَسَّ اٰبَآءَنَا الضَّرَّآءُ وَالسَّرَّآءُ فَاَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ ۝۹۵
وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰۤى اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَیْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ
وَالْاَرْضِ وَلٰكِنْ كَذَّبُوْا فَاَخَذْنٰهُمْ بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ۝۹۶ اَفَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰۤى
اَنْ یَّاْتِیَهُمْ بَاْسُنَا بَیَاتًا وَّهُمْ نَآىٕمُوْنَ ۝۹۷ اَوَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰۤى اَنْ یَّاْتِیَهُمْ
بَاْسُنَا ضُحًى وَّهُمْ یَلْعَبُوْنَ ۝۹۸ اَفَاَمِنُوْا مَكْرَ اللّٰهِ ۚ فَلَا یَاْمَنُ مَكْرَ اللّٰهِ اِلَّا
الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝۹۹ اَوَلَمْ یَهْدِ لِلَّذِیْنَ یَرِثُوْنَ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِ اَهْلِهَآ ع
اَنْ لَّوْ نَشَآءُ اَصَبْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ ۚ وَنَطْبَعُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا یَسْمَعُوْنَ ۝۱۰۰

اور ہم نے کسی شہر میں کوئی پیغمبر نہیں بھیجا مگر وہاں کے رہنے والوں کو (جو ایمان نہ لائے) دکھوں اور مصیبتوں میں مبتلا کیا تاکہ وہ عاجزی اور زاری کریں۔ ۹۴(ف) پھر ہم اس قوم کی ظاہری بدحالی کو خوشحالی اور فارغ البالی سے بدل دیتے ہیں یہانتک کہ وہ لوگ اس کے زعم میں حد سے تجاوز کر جاتے ہیں۔ (تذ۔ ۱:۱۲۷) تو کہنے لگے کہ اس طرح کا رنج و راحت ہمارے بڑوں کو بھی پہنچتا رہا ہے تو ہم نے ان کو ناگہاں پکڑ لیا اور وہ (اپنے حال میں) بے خبر تھے۔ ۹۵(ف) اگر ان بستیوں کے لوگ ایمان لے آتے اور پرہیزگار ہو جاتے تو ہم ان پر آسمان اور زمین کی برکات (کے دروازے) کھول دیتے مگر انہوں نے تو تکذیب کی۔ سو ان کے اعمال کی سزا میں ہم نے ان کو پکڑ لیا۔ ۹۶(ف) کیا بستیوں کے رہنے والے اس سے بے خوف ہیں کہ ان پر ہمارا عذاب رات کو واقع ہو اور وہ (بے خبر) سو رہے ہوں۔ ۹۷(ف) اور کیا اہل شہر اس سے نڈر ہیں کہ ان پر ہمارا عذاب دن چڑھے آنازل ہو اور وہ کھیل رہے ہوں۔ ۹۸(ف) کیا یہ لوگ خدا کے داؤ کا ڈر نہیں رکھتے (سن لو کہ) خدا کے داؤ سے وہی لوگ نڈر ہوتے ہیں جو خسارہ پانے والے ہیں۔ ۹۹(ف) اے ساکنان زمین! تم میں سے جو لوگ ایک امت کے ہلاک ہوئے پیچھے زمین کے وارث بنتے ہیں کیا ان کو اس بات سے بھی کچھ ہدایت اور عبرت نہیں ہوتی کہ اگر ہم مناسب سمجھیں تو پہلی امتوں کی طرح ان کو بھی انکی بداعمالیوں کی سزا میں دھر پکڑیں۔ لیکن آہ! ان لوگوں کو کچھ بھی عبرت نہیں ہوتی۔ ایک اقل قلیل مدت میں ہم ان کے دلوں پر غفلت کے پردے ڈال دیتے ہیں پھر وہ کسی بات کو سمجھتے ہی نہیں۔ ۱۰۰(تذ۔ ۲:۲۹۳)

Marfat.com

تِلْكَ الْقُرٰى نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَآئِهَا ۚ وَلَقَدْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ
بِالْبَيِّنٰتِ ۚ فَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا بِمَا كَذَّبُوْا مِنْ قَبْلُ ۭ كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى
قُلُوْبِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۰۱﴾ وَمَا وَجَدْنَا لِاَكْثَرِهِمْ مِّنْ عَهْدٍ ۚ وَاِنْ وَّجَدْنَآ اَكْثَرَهُمْ
لَفٰسِقِيْنَ ﴿۱۰۲﴾ ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ مُّوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَظَلَمُوْا
بِهَا ۚ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۱۰۳﴾ وَقَالَ مُوْسٰى يٰفِرْعَوْنُ
اِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰۴﴾ حَقِيْقٌ عَلٰٓى اَنْ لَّآ اَقُوْلَ عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ ۭ
قَدْ جِئْتُكُمْ بِبَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَرْسِلْ مَعِيَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿۱۰۵﴾ قَالَ اِنْ كُنْتَ
جِئْتَ بِاٰيَةٍ فَاْتِ بِهَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۱۰۶﴾ فَاَلْقٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِيَ
ثُعْبَانٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۰۷﴾ وَّنَزَعَ يَدَهٗ فَاِذَا هِيَ بَيْضَآءُ لِلنّٰظِرِيْنَ ﴿۱۰۸﴾ قَالَ الْمَلَاُ
مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۰۹﴾ يُّرِيْدُ اَنْ يُّخْرِجَكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ ۚ
فَمَاذَا تَاْمُرُوْنَ ﴿۱۱۰﴾

اے محمدؐ! یہ تھیں وہ عظیم الشان بستیاں جن کا ماجرا آج ہم تم کو سنا رہے ہیں تاکہ تمہاری امت کو تنبیہ ہو سکے' ان کو ہم نے اس دردناک طریقے پر ہلاک کر مارا کہ زمین و آسمان لرز گئے حالانکہ خدا کے پیغامبران کے پاس روشن اور کھلے کھلے احکام لے کر آئے تھے مگر وہ لوگ ایسی سرشت ہی کے نہ تھے کہ جن احکام کی اس سے پہلے بارہا عملاً تکذیب کر چکے ہوں ان پر عملاً ایمان لے آتے۔ منکرین خدا کے دلوں پر خدا اس طرح پردے ڈال دیا کرتا ہے۔ ﴿۱۰۱﴾ (تذ۔۲:۲۹۳) اور ہم نے ان سے اکثروں میں (عہد کا نباہ) نہیں دیکھا اور ان میں اکثروں کو (دیکھا تو) بدکار ہی دیکھا۔ ﴿۱۰۲﴾ (ف) پھر ان (پیغمبروں) کے بعد ہم نے موسیٰ کو نشانیاں دے کر فرعون اور اس کے اعیان سلطنت کے پاس بھیجا۔ تو انہوں نے ان کے ساتھ کفر کیا' سو دیکھ لو کہ خرابی کرنے والوں کا انجام کیا ہوا۔ ﴿۱۰۳﴾ (ف) اور موسیٰؑ نے کہا کہ اے فرعون میں رب العالمین کا پیغمبر ہوں۔ ﴿۱۰۴﴾ (ف) مجھ پر واجب ہے کہ خدا کی طرف سے جو کچھ کہوں سچ ہی کہوں۔ میں تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے نشانی لے کر آیا ہوں۔ سو بنی اسرائیل کو میرے ساتھ جانے کی رخصت دے دیجئے۔ ﴿۱۰۵﴾ (ف) فرعون نے کہا اگر تم نشانی لے کر آئے ہو تو اگر سچے ہو تو لاؤ (دکھاؤ) ﴿۱۰۶﴾ (ف) موسیٰ نے اپنی لاٹھی (زمین پر) ڈال دی تو وہ اسی وقت صریح اژدہا ہو گیا۔ ﴿۱۰۷﴾ (ف) اور اپنا ہاتھ باہر نکالا تو اسی دم دیکھنے والوں کی نگاہوں میں سفید براق (تھا۔) ﴿۱۰۸﴾ (ف) تو قوم فرعون میں جو سردار تھے وہ کہنے لگے کہ یہ بڑا علامہ جادوگر ہے۔ ﴿۱۰۹﴾ (ف) اس کا ارادہ یہ ہے کہ تم کو تمہارے ملک سے نکال دے بھلا تمہاری کیا صلاح ہے؟ ﴿۱۱۰﴾ (ف)

Marfat.com

قَالُوْٓا اَرْجِهْ وَاَخَاهُ وَاَرْسِلْ فِي الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ ﴿۱۱۱﴾ يَاْتُوْكَ بِكُلِّ سٰحِرٍ
عَلِيْمٍ ﴿۱۱۲﴾ وَجَآءَ السَّحَرَةُ فِرْعَوْنَ قَالُوْٓا اِنَّ لَنَا لَاَجْرًا اِنْ كُنَّا نَحْنُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿۱۱۳﴾
قَالَ نَعَمْ وَاِنَّكُمْ لَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿۱۱۴﴾ قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِمَّآ اَنْ تُلْقِيَ وَاِمَّآ اَنْ
نَّكُوْنَ نَحْنُ الْمُلْقِيْنَ ﴿۱۱۵﴾ قَالَ اَلْقُوْا ۚ فَلَمَّآ اَلْقَوْا سَحَرُوْٓا اَعْيُنَ النَّاسِ
وَاسْتَرْهَبُوْهُمْ وَجَآءُوْ بِسِحْرٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۱۶﴾ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنْ اَلْقِ عَصَاكَ ۚ
فَاِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَاْفِكُوْنَ ﴿۱۱۷﴾ فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۱۸﴾
فَغُلِبُوْا هُنَالِكَ وَانْقَلَبُوْا صٰغِرِيْنَ ﴿۱۱۹﴾ وَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ ﴿۱۲۰﴾ قَالُوْٓا
اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۲۱﴾ رَبِّ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿۱۲۲﴾ قَالَ فِرْعَوْنُ اٰمَنْتُمْ بِهٖ
قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ۚ اِنَّ هٰذَا لَمَكْرٌ مَّكَرْتُمُوْهُ فِي الْمَدِيْنَةِ لِتُخْرِجُوْا
مِنْهَآ اَهْلَهَا ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۲۳﴾

انہوں نے (فرعون سے) کہا فی الحال موسیٰؑ اور اس کے بھائی کے معاملے کو معاف رکھئے اور شہروں میں نقیب روانہ کر دیجئے۔ ﴿۱۱۱﴾ (ف) کہ تمام ماہر جادوگروں کو آپ کے پاس لے آئیں۔ ﴿۱۱۲﴾ (ف) (چنانچہ ایسا ہی کیا گیا) اور جادوگر فرعون کے پاس آ پہنچے اور کہنے لگے کہ اگر ہم جیت گئے تو ہمیں صلہ عطا کیا جائے۔ ﴿۱۱۳﴾ (ف) (فرعون نے) کہا ہاں (ضرور) اور (اس کے علاوہ) تم مقربوں میں داخل کر لئے جاؤ گے۔ ﴿۱۱۴﴾ (ف) (جب فریقین روز مقرر پر جمع ہوئے تو) جادوگروں نے کہا کہ موسیٰؑ یا تو تم (جادو کی چیز) ڈالو یا ہم ڈالتے ہیں۔ ﴿۱۱۵﴾ (ف) (موسیٰؑ) نے کہا تم ہی ڈالو۔ جب انہوں نے (جادو کی چیزیں) ڈالیں تو لوگوں کی آنکھوں پر جادو کر دیا۔ (یعنی نظر بندی کردی) اور (لاٹھیوں اور رسیوں کے سانپ بنا بنا کر) انہیں ڈرا ڈرا دیا اور بڑا بھارا جادو دکھایا۔ ﴿۱۱۶﴾ (ف) (اس وقت) ہم نے موسیٰؑ کی طرف وحی بھیجی کہ تم بھی اپنی لاٹھی ڈال دو۔ وہ فوراً (سانپ بن کر) جادوگروں کے بنائے ہوئے سانپوں کو (ایک ایک کر کے) نگل جائے گی۔ ﴿۱۱۷﴾ (ف) (پھر) تو حق ثابت ہوگیا اور جو کچھ فرعونی کرتے تھے باطل ہوگیا۔ ﴿۱۱۸﴾ (ف) اور وہ مغلوب ہوگئے اور ذلیل ہو کر رہ گئے۔ ﴿۱۱۹﴾ (ف) (یہ کیفیت دیکھ کر) جادوگر سجدے میں گر پڑے۔ ﴿۱۲۰﴾ (ف) اور کہنے لگے کہ ہم جہان کے پروردگار پر ایمان لائے۔ ﴿۱۲۱﴾ (ف) (یعنی) موسیٰؑ اور ہارونؑ کے پروردگار پر۔ ﴿۱۲۲﴾ (ف) فرعون نے کہا کہ پیشتر اس کے کہ میں تمہیں اجازت دوں تم اس پر ایمان لے آئے؟ بیشک یہ فریب ہے جو تم نے مل کر شہر میں کیا ہے تاکہ اہل شہر کو یہاں سے نکال دو۔ سو عنقریب (اس کا نتیجہ) معلوم کر لو گے۔ ﴿۱۲۳﴾ (ف)

Marfat.com

لَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ ثُمَّ لَاُصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۲۴﴾ قَالُوْٓا
اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ ﴿۱۲۵﴾ وَمَا تَنْقِمُ مِنَّآ اِلَّآ اَنْ اٰمَنَّا بِاٰيٰتِ رَبِّنَا لَمَّا
جَآءَتْنَا ؕ رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّتَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ ﴿۱۲۶﴾ وَقَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِ
فِرْعَوْنَ اَتَذَرُ مُوْسٰى وَقَوْمَهٗ لِيُفْسِدُوْا فِى الْاَرْضِ وَيَذَرَكَ وَاٰلِهَتَكَ ؕ قَالَ
سَنُقَتِّلُ اَبْنَآءَهُمْ وَنَسْتَحْيٖ نِسَآءَهُمْ ۚ وَاِنَّا فَوْقَهُمْ قٰهِرُوْنَ ﴿۱۲۷﴾ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهِ
اسْتَعِيْنُوْا بِاللّٰهِ وَاصْبِرُوْا ۚ اِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ ۙ يُوْرِثُهَا مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ
وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۲۸﴾ قَالُوْٓا اُوْذِيْنَا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَاْتِيَنَا وَمِنْ بَعْدِ مَا
جِئْتَنَا ؕ قَالَ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّهْلِكَ عَدُوَّكُمْ وَيَسْتَخْلِفَكُمْ فِى الْاَرْضِ فَيَنْظُرَ
كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۹﴾

میں (پہلے تو) تمہارے ایک طرف کے ہاتھ اور دوسری طرف کے پاؤں کٹوا دوں گا۔ پھر تم سب کو سولی چڑھوا دونگا۔ ﴿۱۲۴﴾ (ف) وہ بولے ہم تو اپنے پروردگار کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ ﴿۱۲۵﴾ (ف) اور اس کے سوا تجھ کو ہماری کونسی بات بری لگی ہے کہ جب ہمارے پروردگار کی نشانیاں ہمارے پاس آ گئیں تو ہم ان پر ایمان لے آئے اے پروردگار ہم پر صبر و استقامت کے دہانے کھول دے اور ہمیں (ماریو تو) مسلمان۔ ﴿۱۲۶﴾ (ف) اور قوم فرعون میں جو سردار تھے کہنے لگے کہ کیا آپ موسیٰ اور اس کی قوم کو چھوڑ دیجئے گا کہ ملک میں خرابی کریں اور آپ سے اور آپ کے معبودوں سے دستکش ہو جائیں۔ (ف) اس پر فرعون کے درباریوں نے طعنہ زنی کی کہ یہ لوگ سرزمین مصر پر قابض ہو جائینگے۔ فرعون نے کہا ہم ان کے بیٹوں کو قتل کرینگے اور بیٹیوں کو زندہ رکھیں گے۔ (تک۔ا: ۳۵۷) اور بے شبہ ہم ان پر غالب ہیں۔ ﴿۱۲۷﴾ (ف) موسیٰ نے اس پر اپنی قوم سے کہا کہ تم ان مشکلات کی حالت میں اللہ سے مدد مانگو اور مستقل مزاج بنے رہو۔ زمین تو سب اللہ ہی کی ہے وہی اپنے بندوں میں سے جس کو مناسب سمجھتا ہے وارث بنا دیتا ہے اور بالآخر جیت تو انہی کی ہے جو مقام خدا سے ڈرتے رہتے ہیں۔ ﴿۱۲۸﴾[1] (تذ۔ا: ۳۹) پھر انہوں نے موسیٰ سے کہا کہ ترے آنے سے ہماری ایذاؤں میں کمی نہیں ہوئی۔ (تک۔ا: ۳۵۷) اس پر موسیٰ نے جواب دیا کہ لوگو! اب وہ وقت قریب آ لگا ہے کہ تمہارا خدا تمہارے دشمن کو ہلاک کردے اور تم کو ملک میں اس کا جانشین بنائے پھر دیکھے کہ تم کیا سعی و عمل کرتے ہو۔ ﴿۱۲۹﴾ (تذ۔ا: ۹)

ا اس آیہ کریمہ میں صبر کا انجام اور بھی واضح طور پر وراثت زمین ہے۔ گویا "صبر" کے معنی استقلال اور استقامت سے سب مشکلات کا مقابلہ کرتے رہنا ہے ہاتھ پر ہاتھ دھر کر بیٹھے رہنا اور اپنی بربادی کا تماشہ دیکھنا نہیں۔ (تذ۔ا: ۴۰)

Marfat.com

وَلَقَدْ اَخَذْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ بِالسِّنِيْنَ وَنَقْصٍ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ۝١٣٠
فَاِذَا جَآءَتْهُمُ الْحَسَنَةُ قَالُوْا لَنَا هٰذِهٖ ۚ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَّطَّيَّرُوْا
بِمُوْسٰى وَمَنْ مَّعَهٗ ۭ اَلَآ اِنَّمَا طٰۗىِٕرُهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا
يَعْلَمُوْنَ ۝١٣١ وَقَالُوْا مَهْمَا تَاْتِنَا بِهٖ مِنْ اٰيَةٍ لِّتَسْحَرَنَا بِهَا ۙ فَمَا نَحْنُ لَكَ
بِمُؤْمِنِيْنَ ۝١٣٢ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الطُّوْفَانَ وَالْجَرَادَ وَالْقُمَّلَ وَالضَّفَادِعَ
وَالدَّمَ اٰيٰتٍ مُّفَصَّلٰتٍ ۣ فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ۝١٣٣ وَلَمَّا وَقَعَ
عَلَيْهِمُ الرِّجْزُ قَالُوْا يٰمُوْسَى ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ ۚ لَىِٕنْ كَشَفْتَ
عَنَّا الرِّجْزَ لَنُؤْمِنَنَّ لَكَ وَلَنُرْسِلَنَّ مَعَكَ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ ۝١٣٤ فَلَمَّا كَشَفْنَا
عَنْهُمُ الرِّجْزَ اِلٰٓى اَجَلٍ هُمْ بٰلِغُوْهُ اِذَا هُمْ يَنْكُثُوْنَ ۝١٣٥

اور ہم نے تو فرعون کی قوم کو برسوں کی خشک سالیوں اور کمی پیداوار کی سزا اسی لئے دی تھی کہ وہ لوگ عبرت پکڑیں اور اپنی بداعمالیوں سے باز آئیں۔ ⑬⓪ (تذ۔ا: ۱۲۷) پھر جب ان پر کوئی اجتماعی راحت نازل ہوتی تھی تو کہتے کہ خدا کی طرف سے خوشنودی مزاج کا یہ پروانہ ہمارے ہی نیک اعمال کی وجہ سے ہے اور اگر ان پر کوئی مجموعی آفت آتی تو موسیٰؑ اور اس کے ساتھیوں کے بدافعال کا نتیجہ گردان کر ان کے سر تھوپتے۔ (تذ۔ا: ۱۲۷) دیکھو ان کی بدشگونی خدا کے ہاں (مقدر) ہے لیکن ان میں سے اکثر نہیں جانتے۔ ⑬① (ف) اور کہنے لگے کہ تم ہمارے پاس (خواہ) کوئی ہی نشانی لاؤ تاکہ اس سے ہم پر جادو کرو، مگر ہم تم پر ایمان لانے والے نہیں ہیں۔ ⑬② (ف) پھر طوفان اور ٹڈی دل اور جوؤں اور مینڈکوں اور خون کی وبائیں آئیں۔ (تک۔ا: ۳۵۷) مگر وہ تکبر کرتے رہے اور وہ لوگ تھے ہی گنہگار۔ ⑬③ (ف) تو فرعون نے موسیٰؑ سے کہا ہمارے لئے دعا مانگ پھر جب تیری دعا سے عذاب ہٹ جائیگا تو میں تمہارے ساتھ بنی اسرائیل کو روانہ کر دونگا۔ (تک۔ا: ۳۵۷) اور جب ان پر عذاب واقع ہوتا تو کہتے کہ موسیٰؑ ہمارے لئے اپنے پروردگار سے دعا کرو جیسا اس نے تم سے عہد کر رکھا ہے۔ اگر تم ہم سے عذاب کو ٹال دو گے تو ہم تم پر ایمان بھی لے آئیں گے اور بنی اسرائیل کو بھی تمہارے ساتھ جانے (کی اجازت) دیں گے۔ ⑬④ (ف) پھر جب ہم ایک مدت کیلئے جس تک ان کو پہنچنا تھا ان سے عذاب دور کر دیتے تو وہ عہد کو توڑ ڈالتے۔ ⑬⑤ (ف)

Marfat.com

فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ فِي الْيَمِّ بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا عَنْهَا
غٰفِلِيْنَ ﴿۱۳۶﴾ وَاَوْرَثْنَا الْقَوْمَ الَّذِيْنَ كَانُوْا يُسْتَضْعَفُوْنَ مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَمَغَارِبَهَا
الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا ؕ وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ الْحُسْنٰى عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۙ۬
بِمَا صَبَرُوْا ؕ وَدَمَّرْنَا مَا كَانَ يَصْنَعُ فِرْعَوْنُ وَقَوْمُهٗ وَمَا كَانُوْا يَعْرِشُوْنَ ﴿۱۳۷﴾
وَجٰوَزْنَا بِبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْبَحْرَ فَاَتَوْا عَلٰى قَوْمٍ يَّعْكُفُوْنَ عَلٰٓى اَصْنَامٍ
لَّهُمْ ۚ قَالُوْا يٰمُوْسَى اجْعَلْ لَّنَآ اِلٰهًا كَمَا لَهُمْ اٰلِهَةٌ ؕ قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ
تَجْهَلُوْنَ ﴿۱۳۸﴾ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ مُتَبَّرٌ مَّا هُمْ فِيْهِ وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۳۹﴾
قَالَ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْغِيْكُمْ اِلٰهًا وَّهُوَ فَضَّلَكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۴۰﴾

(تو ہم نے ان سے بدلہ لے کر ہی چھوڑا۔ف) الغرض فرعون اور اس کی فوج سمندر میں غرق کردی گئی۔ (تک۔ا:۳۵۷) اس لئے کہ وہ ہماری آیتوں کو جھٹلاتے اور ان سے بے پرواہی کرتے تھے۔ ﴿۱۳۶﴾ (ف) اور اسی مبارک اور زرخیز سرزمین کے مشرق ومغرب کا وارث بالآخر ہم نے انہی لوگوں کو کیا جو بظاہر کمزور گنے جاتے تھے اور خدائے عظیم کا وعدہ نیک تو بنی اسرائیل کے حق میں اوج تکمیل تک ٹھیک پہنچا کیونکہ انہوں نے نہایت عزم اور استقلال سے دشمن کی سختیوں کی برداشت کی تھی۔ ان کے ظلم وستم کا مردانہ وار مقابلہ کیا تھا اور موسیٰ کی قیادت میں مدافعت کیلئے نکل کھڑے ہوئے تھے (بما صبروا) پھر ہم نے فرعون کے سب منصوبوں کو تہس نہس کردیا۔ اس کی قوم کی سب عظمت خاک میں ملادی اور جو اونچی اونچی عمارتیں وہ بنی اسرائیل کے آدمیوں کو بیگار میں پکڑ پکڑ کر بنواتے تھے۔ (اور انگور کے باغ جو چھتریوں پر چڑھاتے تھے سب کو۔ (ف) ایک اقل قلیل مدت میں خاک میں ملادیں۔
﴿۱۳۷﴾ (تذ۔ا:۱۹) اور ہم نے بنی اسرائیل کو دریا سے پار اتارا تو وہ ایسے لوگوں کے پاس جا پہنچے جو اپنے بتوں (کی عبادت) کیلئے بیٹھے رہتے تھے (بنی اسرائیل) کہنے لگے کہ موسیٰ! جیسے ان لوگوں کے معبود ہیں ہمارے لئے بھی ایک معبود بنادو' موسیٰ نے کہا کہ تم بڑے ہی جاہل لوگ ہو۔ ﴿۱۳۸﴾ (ف) یہ لوگ جس (شغل) میں (پھنسے ہوئے) ہیں وہ برباد ہونے والا ہے اور جو کام یہ کرتے ہیں سب بیہودہ ہیں۔ ﴿۱۳۹﴾ (ف) (اور یہ بھی) کہا کہ بھلا میں خدا کے سوا تمہارے لئے کوئی اور معبود تلاش کروں حالانکہ اس نے تم کو تمام اہل عالم پر فضیلت بخشی ہے۔ ﴿۱۴۰﴾ (ف)

وَاِذۡ اَنۡجَيۡنٰكُمۡ مِّنۡ اٰلِ فِرۡعَوۡنَ يَسُوۡمُوۡنَكُمۡ سُوۡٓءَ الۡعَذَابِ‌ ۚ يُقَتِّلُوۡنَ
اَبۡنَآءَكُمۡ وَيَسۡتَحۡيُوۡنَ نِسَآءَكُمۡ‌ ؕ وَفِىۡ ذٰ لِكُمۡ بَلَاۤءٌ مِّنۡ رَّبِّكُمۡ
عَظِيۡمٌ ﴿۱۴۱﴾ وَوٰعَدۡنَا مُوۡسٰى ثَلٰثِيۡنَ لَيۡلَةً وَّاَتۡمَمۡنٰهَا بِعَشۡرٍ فَتَمَّ مِيۡقَاتُ رَبِّهٖۤ
اَرۡبَعِيۡنَ لَيۡلَةً‌ ۚ وَقَالَ مُوۡسٰى لِاَخِيۡهِ هٰرُوۡنَ اخۡلُفۡنِىۡ فِىۡ قَوۡمِىۡ وَاَصۡلِحۡ
وَلَا تَتَّبِعۡ سَبِيۡلَ الۡمُفۡسِدِيۡنَ ﴿۱۴۲﴾ وَلَمَّا جَآءَ مُوۡسٰى لِمِيۡقَاتِنَا وَكَلَّمَهٗ رَبُّهٗ ۙ
قَالَ رَبِّ اَرِنِىۡۤ اَنۡظُرۡ اِلَيۡكَ‌ ؕ قَالَ لَنۡ تَرٰٮنِىۡ وَلٰـكِنِ انۡظُرۡ اِلَى الۡجَـبَلِ
فَاِنِ اسۡتَقَرَّ مَكَانَهٗ فَسَوۡفَ تَرٰٮنِىۡ‌ ۚ فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلۡجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا
وَّخَرَّ مُوۡسٰى صَعِقًا‌ ۚ فَلَمَّاۤ اَفَاقَ قَالَ سُبۡحٰنَكَ تُبۡتُ اِلَيۡكَ وَاَنَا
اَوَّلُ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿۱۴۳﴾

اور ہمارے (ان احسانوں کو یاد کرو) جب ہم نے تم کو فرعونیوں (کے ہاتھ) سے نجات بخشی وہ لوگ تم کو بڑا دکھ دیتے تھے۔ تمہارے بیٹوں کو تو قتل کر ڈالتے تھے اور بیٹیوں کو زندہ رہنے دیتے تھے اور اس میں تمہارے پروردگار کی طرف سے سخت آزمائش تھی۔ ﴿۱۴۱﴾ (ف) اور ہم نے موسیٰ سے تیس رات کی میعاد مقرر کی اور دس (راتیں) اور ملا کر اسے پورا (چلہ) کر دیا تو اس کے پروردگار کی چالیس رات کی معیاد پوری ہوگئی اور موسیٰ نے اپنے بھائی ہارون سے کہا کہ میرے (کوہ طور پر جانے کے) بعد تم میری قوم میں میرے جانشین ہو (ان کی) اصلاح کرتے رہنا اور شریروں کے رستے پر نہ چلنا۔ ﴿۱۴۲﴾ (ف) اور جب موسیٰ ہمارے مقرر کئے ہوئے وقت پر (کوہ طور پر) پہنچے اور ان کے پروردگار نے ان سے کلام کیا تو کہنے لگے کہ اے پروردگار مجھے (جلوہ) دکھا کہ میں تیرا دیدار (بھی) دیکھوں پروردگار نے فرمایا کہ تم مجھے ہرگز نہ دیکھ سکو گے۔ ہاں پہاڑ کی طرف دیکھتے رہو اگر یہ اپنی جگہ قائم رہا تو تم مجھ کو دیکھ سکو گے جب ان کا پروردگار پہاڑ پر نمودار ہوا تو (تجلی انوار ربانی نے) اس کو ریزہ ریزہ کر دیا اور موسیٰ بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ (پھر جب پروردگار عالم نے اپنا جلوہ کوہ طور پر دکھلایا تو اس پہاڑ کے پرزے اڑ گئے اور موسیٰ لڑکھڑا کر گر پڑا۔ (تک:۱: ۷۰) جب ہوش میں آئے تو کہنے لگے کہ تیری ذات پاک ہے اور میں تیرے حضور میں توبہ کرتا ہوں اور جو ایمان لانے والے ہیں ان میں سب سے اول ہوں۔ ﴿۱۴۳﴾ (ف)

Marfat.com

قَالَ يٰمُوْسٰٓى اِنِّى اصْطَفَيْتُكَ عَلَى النَّاسِ بِرِسٰلٰتِىْ وَبِكَلَامِىْ ۖ فَخُذْ
مَآ اٰتَيْتُكَ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۱۴۴﴾ وَكَتَبْنَا لَهٗ فِى الْاَلْوَاحِ مِنْ كُلِّ شَىْءٍ
مَّوْعِظَةً وَّتَفْصِيْلًا لِّكُلِّ شَىْءٍ ۚ فَخُذْهَا بِقُوَّةٍ وَّاْمُرْ قَوْمَكَ يَاْخُذُوْا
بِاَحْسَنِهَا ۚ سَاُورِيْكُمْ دَارَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۱۴۵﴾ سَاَصْرِفُ عَنْ اٰيٰتِىَ الَّذِيْنَ يَتَكَبَّرُوْنَ
فِى الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۚ وَاِنْ يَّرَوْا كُلَّ اٰيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوْا بِهَا ۚ وَاِنْ يَّرَوْا سَبِيْلَ
الرُّشْدِ لَا يَتَّخِذُوْهُ سَبِيْلًا ۚ وَاِنْ يَّرَوْا سَبِيْلَ الْغَىِّ يَتَّخِذُوْهُ سَبِيْلًا ۚ ذٰلِكَ
بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِيْنَ ﴿۱۴۶﴾ وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا
وَلِقَآءِ الْاٰخِرَةِ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ۚ هَلْ يُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۷﴾ ع

(خدا نے) فرمایا موسیٰ میں نے تم کو اپنے پیغام اور اپنے کلام سے لوگوں سے ممتاز کیا ہے اس پکڑ رکھو اور میرا شکر بجالاؤ۔ ﴿۱۴۴﴾ (ف) اور ہم نے ان کیلئے تختیوں پر ہر اہم بات کے متعلق نصیحت اور ہر ضروری شے کے متعلق تفصیل سے لکھ دیا تھا تو اے پیغمبر! تم ان ہدایتوں کو مضبوطی سے پکڑ لو اور اپنی قوم کو حکم دو کہ وہ ان میں سے بہترین کو پکڑ لیں۔ میں عنقریب تم کو فاسق قوم کا انجام دکھلا دوں گا کہ کسی قدر دردناک ہوتا ہے۔ ﴿۱۴۵﴾ (تذ-۲:۲۵۹) (یہ بھی یاد رکھو کہ) میں عنقریب ان لوگوں کو جو اس زمین میں ناحق اکڑ بازی دکھلا کر (میری صحیفہ فطرت کی آیات کو ناقابل توجہ سمجھتے ہیں اور) بھرے پھرتے ہیں اپنی آیات سے (خود) پھیر دونگا اور ان کی حالت یہاں تک ہو جائے گی کہ اگر وہ (صحیفہ فطرت کی) ان آیات کی حقیقت بھی پوری طرح سمجھ لیں گے تو ہرگز ان پر ایمان نہیں لائینگے اور اگر رشد و ترقی کی کوئی سبیل بھی دیکھ لیں گے تو ہرگز اس پر نہ چلیں گے بلکہ اگر (آنکھیں ہو ہوا کر) ان کو گمراہی کا رستہ نظر بھی آ جائیگا تو (جھٹ) اس کو اختیار کر لیں گے۔ یہ اس لئے کہ درحقیقت انہوں نے ہماری آیات کو جھٹلا دیا اور انہوں نے ان سے غافل ہو کر رہنے کا (خطرناک) مقام حاصل کر لیا۔ ﴿۱۴۶﴾ (حد:۹۴-۹۵) اور وہ لوگ جنہوں نے ہماری (صحیفہ فطرت کی) آئتوں کو اور بالآخر ہم سے ملاقات کو جھوٹ سمجھا تو ان کے سب اعمال ضائع ہو گئے۔ (تو دیکھو) کیا ان کو سوائے اس کے جو وہ عمل کر رہے تھے کسی اور شے کی جزا دی جا رہی ہے۔ ﴿۱۴۷﴾ (حد:۹۵)

وَاتَّخَذَ قَوْمُ مُوْسٰى مِنْۢ بَعْدِهٖ مِنْ حُلِيِّهِمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ ؕ اَلَمْ
يَرَوْا اَنَّهٗ لَا يُكَلِّمُهُمْ وَلَا يَهْدِيْهِمْ سَبِيْلًا ۘ اِتَّخَذُوْهُ وَكَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ﴿۱۴۸﴾ وقف لازم
وَلَمَّا سُقِطَ فِيْۤ اَيْدِيْهِمْ وَرَاَوْا اَنَّهُمْ قَدْ ضَلُّوْا ۙ قَالُوْا لَئِنْ لَّمْ يَرْحَمْنَا
رَبُّنَا وَيَغْفِرْ لَنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۱۴۹﴾ وَلَمَّا رَجَعَ مُوْسٰۤى اِلٰى قَوْمِهٖ
غَضْبَانَ اَسِفًا ۙ قَالَ بِئْسَمَا خَلَفْتُمُوْنِيْ مِنْۢ بَعْدِيْ ۚ اَعَجِلْتُمْ اَمْرَ رَبِّكُمْ ۚ
وَاَلْقَى الْاَلْوَاحَ وَاَخَذَ بِرَاْسِ اَخِيْهِ يَجُرُّهٗۤ اِلَيْهِ ؕ قَالَ ابْنَ اُمَّ اِنَّ الْقَوْمَ
اسْتَضْعَفُوْنِيْ وَكَادُوْا يَقْتُلُوْنَنِيْ ۖؗ فَلَا تُشْمِتْ بِيَ الْاَعْدَآءَ وَلَا تَجْعَلْنِيْ
مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۵۰﴾ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِاَخِيْ وَاَدْخِلْنَا فِيْ رَحْمَتِكَ ۖؗ
وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۱۵۱﴾ ع اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ سَيَنَالُهُمْ غَضَبٌ مِّنْ ع ۱۸
رَّبِّهِمْ وَذِلَّةٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُفْتَرِيْنَ ﴿۱۵۲﴾

اور قوم موسیٰ نے موسیٰ کے بعد اپنے زیور کا ایک بچھڑا بنالیا (وہ) ایک جسم (تھا) جس میں سے بیل کی آواز نکلتی تھی۔ ان لوگوں نے یہ نہ دیکھا کہ وہ نہ ان سے بات کرسکتا ہے اور نہ ان کو رستہ دکھا سکتا ہے۔ اس کو انہوں نے (معبود) بنالیا اور (اپنے حق میں) ظلم کیا۔ ﴿۱۴۸﴾ (ف) اور جب وہ نادم ہوئے اور دیکھا کہ گمراہ ہوگئے تو کہنے لگے کہ اگر ہمارا پروردگار ہم پر رحم نہیں کرے گا اور ہم کو معاف نہیں فرمائے گا تو ہم برباد ہو جائیں گے۔ ﴿۱۴۹﴾ (ف) اور جب موسیٰ اپنی قوم میں نہایت غصے اور افسوس کی حالت میں واپس آئے تو کہنے لگے کہ تم نے میرے بعد بہت ہی بداطواری کی' کیا تم نے اپنے پروردگار کا حکم (یعنی میرا اپنے پاس آنا) جلد چاہا (یہ کہا) اور (شدت غضب سے تورات کی) تختیاں ڈال دیں اور اپنے بھائی کے سر (کے بالوں) کو پکڑ کر اپنی طرف کھینچنے لگے۔ انہوں نے کہا کہ بھائی جان لوگ تو مجھے کمزور سمجھتے تھے اور قریب تھا کہ قتل کردیں۔ تو ایسا کام نہ کیجئے کہ دشمن مجھ پر ہنسیں اور مجھے ظالم لوگوں میں مت ملائیے۔ ﴿۱۵۰﴾ (ف) تب انہوں نے دعا کی کہ اے میرے پروردگار مجھے اور میرے بھائی کو معاف فرما اور ہمیں اپنی رحمت میں داخل کر تو سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔ ﴿۱۵۱﴾ (ف) جن لوگوں نے بچھڑے کی پرستش شروع کردی ہے ان پر عنقریب غضب خدا نازل ہونے والا ہے اور اس دنیا میں ذلت انکے دامنگیر ہوگی۔ (تذ۔ا:۲۲۳) اور ہم افترا پردازوں کو ایسا ہی بدلا دیا کرتے ہیں۔ ﴿۱۵۲﴾ (ف)

Marfat.com

وَالَّذِيْنَ عَمِلُوا السَّيِّاٰتِ ثُمَّ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِهَا وَاٰمَنُوْٓا ۡاِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا
لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٥٣﴾ وَلَمَّا سَكَتَ عَنْ مُّوْسَى الْغَضَبُ اَخَذَ الْاَلْوَاحَ ۚۖ وَفِيْ
نُسْخَتِهَا هُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلَّذِيْنَ هُمْ لِرَبِّهِمْ يَرْهَبُوْنَ ﴿١٥٤﴾ وَاخْتَارَ مُوْسٰى
قَوْمَهٗ سَبْعِيْنَ رَجُلًا لِّمِيْقَاتِنَا ۚ فَلَمَّآ اَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ قَالَ رَبِّ لَوْ شِئْتَ
اَهْلَكْتَهُمْ مِّنْ قَبْلُ وَاِيَّايَ ۭ اَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ السُّفَهَآءُ مِنَّا ۚ اِنْ هِيَ
اِلَّا فِتْنَتُكَ ۭ تُضِلُّ بِهَا مَنْ تَشَآءُ وَتَهْدِيْ مَنْ تَشَآءُ ۭ اَنْتَ وَلِيُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا
وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الْغٰفِرِيْنَ ﴿١٥٥﴾ وَاكْتُبْ لَنَا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي
الْاٰخِرَةِ اِنَّا هُدْنَآ اِلَيْكَ ۭ قَالَ عَذَابِيْٓ اُصِيْبُ بِهٖ مَنْ اَشَآءُ ۚ وَرَحْمَتِيْ
وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ ۭ فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالَّذِيْنَ
هُمْ بِاٰيٰتِنَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿١٥٦﴾ۚ

اور جنہوں نے برے کام کئے پھر اس کے بعد توبہ کرلی اور ایمان لے آئے تو کچھ شک نہیں کہ تمہارا پروردگار اس کے بعد (بخش دے گا کہ وہ) بخشنے والا مہربان ہے۔ ﴿١٥٣﴾ (ف) اور جب موسیٰؑ کا غصہ فرو ہوا تو (تورات کی) تختیاں اٹھالیں (ف) اور ان الواح کے متن میں ان لوگوں کیلئے جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں ہدایت اور رحمت تھی۔ ﴿١٥٤﴾ (تذ۔ا: ۸۹) اور موسیٰؑ نے اس معیاد پر جو ہم نے مقرر کی تھی اپنی قوم کے ستر آدمی منتخب (کر کے کوہ طور پر حاضر) کئے۔ جب ان کو زلزلے نے پکڑا تو موسیٰؑ نے کہا اے پروردگار تو چاہتا تو ان کو اور مجھ کو پہلے ہی سے ہلاک کر دیتا' کیا تو اس فعل کی سزا میں جو ہم میں سے بے عقل لوگوں نے کیا ہے ہمیں ہلاک کر دے گا یہ تو تیری آزمائش ہے اس سے تو جس کو چاہے گمراہ کرے اور جسے چاہے ہدایت بخشے' تو ہی ہمارا کارساز ہے تو ہمیں (ہمارے گناہ) بخش دے اور ہم پر رحم فرما اور تو سب سے بہتر بخشنے والا ہے۔ ﴿١٥٥﴾ (ف) اور انہوں نے کہا کہ اے پروردگار عالم! تو اس دنیا کی بہتری اور آخرت کی فلاح ہمارے نام لکھ دے کیونکہ ہم سب سے الگ ہو کر تیری ہی طرف آ گئے ہیں' تو اللہ نے فرمایا کہ ہم اپنا عذاب تو اسی پر نازل کرتے ہیں جس کو ہم بہمہ وجوہ مستوجب سزا قرار دیتے ہیں۔ لیکن ہماری رحمت تمام عالم پر حاوی ہے تو ہم بہبودی دنیا اور فلاح آخرت عنقریب ان لوگوں کے نام پر لکھ دینگے جو ہم سے سچے طور پر ڈرتے ہیں' جو ہمارا بول بالا کرنے کی غرض سے قربانی مال کرتے ہیں اور جو ہمارے احکام کے نفع مند ہونے پر ایمان رکھ کر ان پر عمل کرتے ہیں۔ ﴿١٥٦﴾ (تذ۔ا: ۱۵۶)

Marfat.com

الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ الَّذِي يَجِدُونَهُ مَكْتُوبًا
عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ يَأْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَاهُمْ عَنِ
الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ
وَالْأَغْلَالَ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِمْ ۚ فَالَّذِينَ آمَنُوا بِهِ وَعَزَّرُوهُ وَنَصَرُوهُ وَاتَّبَعُوا
النُّورَ الَّذِي أُنْزِلَ مَعَهُ ۙ أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿۱۵۷﴾ قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي ع ۱۹
رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ لَا إِلَٰهَ إِلَّا
هُوَ يُحْيِي وَيُمِيتُ ۖ فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ الَّذِي يُؤْمِنُ
بِاللَّهِ وَكَلِمَاتِهِ وَاتَّبِعُوهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ﴿۱۵۸﴾ وَمِنْ قَوْمِ مُوسَىٰ أُمَّةٌ
يَهْدُونَ بِالْحَقِّ وَبِهِ يَعْدِلُونَ ﴿۱۵۹﴾

وہ جو (محمدؐ) رسول (اللہ) کی جو نبی امی ہیں پیروی کرتے ہیں جن (کے اوصاف) کو وہ اپنے ہاں تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں وہ انہیں نیک کام کا حکم دیتے ہیں اور برے کام سے روکتے ہیں اور پاک چیزوں کو ان کے لئے حلال کرتے ہیں اور ناپاک چیزوں کو ان پر حرام ٹھیراتے ہیں اور ان پر سے بوجھ اور طوق جو ان (کے سر) پر (اور گلے میں) تھے اتارتے ہیں' (ف) تو جو لوگ اس رسول کی صداقت اور منجانب اللہ ہونے پر ایمان لائے اور ان کی حمایت کی اور ان کو مدد دی اور بعینہٖ جو راہ ہدایت انہوں نے اس نور عظیم (قرآن) کے ذریعے دکھلائی جو ان کے ساتھ اترا یا جو ان کے قلب میں تھا' اس کی متابعت کرتے رہے تو یہی وہ لوگ ہیں جو اس دنیا میں کامیاب ہونگے۔ ﴿۱۵۷﴾ (تذ۔ا: ۱۷۲) اے محمدؐ! تمام عالم کے لوگوں سے کہہ دو کہ اے لوگو! میں تم سب کی طرف اس خدائے عظیم کا قاصد ہوں جس کی سلطنت تمام آسمانوں اور زمین پر حاوی ہے۔ اس کے سوا کوئی شے لائق عبادت نہیں۔ وہی زندہ کر دیتا ہے' وہی مارتا ہے۔ تو آؤ! اس پاک ذات کو اپنا مالک یقین کرو اور اس کے بھیجے ہوئے امی نبی کو جو اللہ پر ایمان رکھتا ہے اور اس کے احکام بجالاتا ہے اپنا رہنما تسلیم کرو اسی کی پیروی کرو تا کہ تم راہ راست پر آ جاؤ۔ (گویا ایک آقا کو مان کر سب کے سب متحد ہو جاؤ) ﴿۱۵۸﴾ (تذ۔ا: ۲۰۴) اور قوم موسیٰؑ میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو حق کا رستہ بتاتے اور اسی کے ساتھ انصاف کرتے ہیں۔ ﴿۱۵۹﴾ (ف)

Marfat.com

وَ قَطَّعۡنٰهُمُ اثۡنَتَیۡ عَشۡرَةَ اَسۡبَاطًا اُمَمًا ؕ وَ اَوۡحَیۡنَاۤ اِلٰی مُوۡسٰۤی اِذِ اسۡتَسۡقٰىهُ
قَوۡمُهٗۤ اَنِ اضۡرِبۡ بِّعَصَاكَ الۡحَجَرَ ۚ فَانۡۢبَجَسَتۡ مِنۡهُ اثۡنَتَا عَشۡرَةَ عَیۡنًا ؕ
قَدۡ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشۡرَبَهُمۡ ؕ وَ ظَلَّلۡنَا عَلَیۡهِمُ الۡغَمَامَ وَ اَنۡزَلۡنَا عَلَیۡهِمُ
الۡمَنَّ وَ السَّلۡوٰی ؕ كُلُوۡا مِنۡ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقۡنٰكُمۡ ؕ وَ مَا ظَلَمُوۡنَا وَ لٰكِنۡ كَانُوۡۤا
اَنۡفُسَهُمۡ یَظۡلِمُوۡنَ ﴿۱۶۰﴾ وَ اِذۡ قِیۡلَ لَهُمُ اسۡكُنُوۡا هٰذِهِ الۡقَرۡیَةَ وَ كُلُوۡا مِنۡهَا
حَیۡثُ شِئۡتُمۡ وَ قُوۡلُوۡا حِطَّةٌ وَّ ادۡخُلُوا الۡبَابَ سُجَّدًا نَّغۡفِرۡ لَكُمۡ خَطِیۡٓـٰٔتِكُمۡ ؕ سَنَزِیۡدُ
الۡمُحۡسِنِیۡنَ ﴿۱۶۱﴾ فَبَدَّلَ الَّذِیۡنَ ظَلَمُوۡا مِنۡهُمۡ قَوۡلًا غَیۡرَ الَّذِیۡ قِیۡلَ لَهُمۡ
فَاَرۡسَلۡنَا عَلَیۡهِمۡ رِجۡزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوۡا یَظۡلِمُوۡنَ ﴿۱۶۲﴾ ع وَ سۡـَٔلۡهُمۡ عَنِ الۡقَرۡیَةِ
الَّتِیۡ كَانَتۡ حَاضِرَةَ الۡبَحۡرِ ۘ اِذۡ یَعۡدُوۡنَ فِی السَّبۡتِ اِذۡ تَاۡتِیۡهِمۡ حِیۡتَانُهُمۡ
یَوۡمَ سَبۡتِهِمۡ شُرَّعًا وَّ یَوۡمَ لَا یَسۡبِتُوۡنَ ۙ لَا تَاۡتِیۡهِمۡ ۚۛ كَذٰلِكَ ۚۛ نَبۡلُوۡهُمۡ
بِمَا كَانُوۡا یَفۡسُقُوۡنَ ﴿۱۶۳﴾

النصف

اور ہم نے ان کو (یعنی بنی اسرائیل کو) الگ الگ کر کے بارہ قبیلے (اور) بڑی بڑی جماعتیں بنا دیا اور جب موسیٰ سے ان کی قوم نے پانی طلب کیا تو ہم نے ان کی طرف وحی بھیجی کہ اپنی لاٹھی پتھر پر مار دو تو اس میں سے بارہ چشمے پھوٹ نکلے۔ اور سب لوگوں نے اپنا اپنا گھاٹ معلوم کرلیا اور ہم نے ان (کے سروں) پر بادل کا سائبان بنائے رکھا اور ان پر من وسلویٰ اتارتے رہے۔ (اور ان سے کہا کہ) جو پاکیزہ چیزیں ہم تمہیں دیتے ہیں انہیں کھاؤ' اور ان لوگوں نے ہمارا کچھ نقصان نہیں کیا بلکہ (جو) نقصان (کیا) اپنا ہی کیا۔ ﴿۱۶۰﴾ (ف) اور (یاد کرو) جب ان سے کہا گیا کہ اس شہر میں سکونت اختیار کرلو اور اس میں جہاں سے جی چاہے کھانا (پینا) اور (ہاں شہر میں جانا تو) حِطَّةٌ کہنا اور دروازے میں داخل ہونا تو سجدہ کرنا ہم تمہارے گناہ معاف کردیں گے اور نیکی کرنے والوں کو اور زیادہ دیں گے۔ ﴿۱۶۱﴾ (ف) تو لوگو! اس امت میں سے ناحقیقت شناس اور اپنے اوپر ظلم کرنیوالے گروہ نے خوشحالی اور امن کے اس سر عظیم کو جو انکو سکھا دیا گیا تھا بدل کر کچھ اور ہی رویہ اختیار کرلیا اور اس تعلیم کو یکسر فراموش کر دیا تو ہم نے بھی ان کے اس ظلم عظیم کی پاداش میں آسمان سے بلا اتاری اور انکی سب عظمت خاک میں ملا دی۔ ﴿۱۶۲﴾ (تذ۔ا:۲۶۰) اور ان سے اس گاؤں کا حال تو پوچھو جو لب دریا واقع تھا جب یہ لوگ ہفتے کے دن کے بارے میں حد سے تجاوز کرنے لگے۔ (یعنی) اس وقت کہ ان کے ہفتے کے دن مچھلیاں ان کے سامنے پانی کے اوپر آتیں اور جب ہفتے کا دن نہ ہوتا تو نہ آتیں اسی طرح ہم ان لوگوں کو ان کی نافرمانیوں کے سبب آزمائش میں ڈالنے لگے۔ ﴿۱۶۳﴾ (ف)

وَاِذْ قَالَتْ اُمَّةٌ مِّنْهُمْ لِمَ تَعِظُوْنَ قَوْمًا ۙ اللّٰهُ مُهْلِكُهُمْ اَوْ مُعَذِّبُهُمْ
عَذَابًا شَدِيْدًا ؕ قَالُوْا مَعْذِرَةً اِلٰى رَبِّكُمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿۱۶۴﴾ فَلَمَّا نَسُوْا مَا
ذُكِّرُوْا بِهٖۤ اَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ يَنْهَوْنَ عَنِ السُّوْٓءِ وَاَخَذْنَا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا
بِعَذَابٍۭ بَئِيْسٍۭ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿۱۶۵﴾ فَلَمَّا عَتَوْا عَنْ مَّا نُهُوْا عَنْهُ
قُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِـِٕيْنَ ﴿۱۶۶﴾ وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكَ لَيَبْعَثَنَّ عَلَيْهِمْ
اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ يَّسُوْمُهُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ ؕ اِنَّ رَبَّكَ لَسَرِيْعُ الْعِقَابِ ۖۚ
وَاِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۶۷﴾ وَقَطَّعْنٰهُمْ فِى الْاَرْضِ اُمَمًا ۚ مِنْهُمُ الصّٰلِحُوْنَ وَمِنْهُمْ
دُوْنَ ذٰلِكَ ۫ وَبَلَوْنٰهُمْ بِالْحَسَنٰتِ وَالسَّيِّاٰتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۱۶۸﴾

اور جب ان میں سے ایک جماعت نے کہا کہ تم ایسے لوگوں کو کیوں نصیحت کرتے ہو جن کو خدا ہلاک کرنے والا ہے یا عذاب دینے والا ہے تو انہوں نے کہا اس لئے کہ تمہارے پروردگار کے سامنے معذرت کرسکیں اور عجب نہیں کہ وہ پرہیزگاری اختیار کریں۔ ﴿۱۶۴﴾ (ف) جب انہوں نے ان باتوں کو فراموش کردیا جن کی ان کو نصیحت کی گئی تھی تو جو لوگ برائی سے منع کرتے تھے ان کو ہم نے نجات دی اور جو ظلم کرتے تھے ان کو برے عذاب میں پکڑلیا کہ نافرمانی کئے جاتے تھے۔ ﴿۱۶۵﴾ (ف) غرض جن اعمال (بد) سے ان کو منع کیا گیا تھا جب وہ ان (پر اصرار اور ہمارے حکم) سے گردن کشی کرنے لگے تو ہم نے ان کو حکم دیا کہ ذلیل بندر ہو جاؤ۔ ﴿۱۶۶﴾ (ف) اور (اس وقت کو یاد کرو) جب تمہارے پروردگار نے (یہود کو) آگاہ کردیا تھا کہ وہ ان پر قیامت تک ایسے شخص کو مسلط رکھے گا جو ان کو بری بری تکلیفیں دیتا رہے' بیشک تمہارا پروردگار جلد عذاب کرنے والا ہے اور وہ بخشنے والا مہربان بھی ہے۔ ﴿۱۶۷﴾ (ف) اور ہم نے بنی اسرائیل کو بالآخر گروہوں میں تقسیم کرکے سطح زمین پر پھیلا دیا' ان میں سے بعض امتیں صالح بنی رہیں (اور مدت مدید تک ہمارے انعاموں سے بہرہ ور ہوتی رہیں) اور بعض بہت جلد غیر صالح ہوگئیں (اور جلد صفحہ زمین سے محو کردی گئیں) اور ہم نے ان غیر صالح امتوں کی آزمائش طرح طرح کی اجتماعی خوشحالیوں (اَلْحَسَنَات) اور قسم قسم کی جماعتی بدحالیوں (اَلسَّیِّاٰت) سے کی کہ شاید وہ انعاموں کے ملنے کی لم کو سمجھ کر اور سزاؤں کے آنے کی حقیقت کو پا کر ہمارے قانون کی طرف لوٹ آئیں۔ ﴿۱۶۸﴾ (تذ۔۱: ۱۲۷)

Marfat.com

فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ وَّرِثُوا الْكِتٰبَ يَاْخُذُوْنَ عَرَضَ هٰذَا الْاَدْنٰى
وَيَقُوْلُوْنَ سَيُغْفَرُ لَنَا ۚ وَاِنْ يَّاْتِهِمْ عَرَضٌ مِّثْلُهٗ يَاْخُذُوْهُ ؕ اَلَمْ يُؤْخَذْ
عَلَيْهِمْ مِّيْثَاقُ الْكِتٰبِ اَنْ لَّا يَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ وَدَرَسُوْا مَا فِيْهِ ؕ
وَالدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۶۹﴾ وَالَّذِيْنَ يُمَسِّكُوْنَ
بِالْكِتٰبِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ؕ اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ الْمُصْلِحِيْنَ ﴿۱۷۰﴾ وَاِذْ نَتَقْنَا
الْجَبَلَ فَوْقَهُمْ كَاَنَّهٗ ظُلَّةٌ وَّظَنُّوْۤا اَنَّهٗ وَاقِعٌۢ بِهِمْ ۚ خُذُوْا مَاۤ اٰتَيْنٰكُمْ
بِقُوَّةٍ وَّاذْكُرُوْا مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۱۷۱﴾ وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْۢ بَنِيْۤ ع ۹
اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ ۚ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ؕ
قَالُوْا بَلٰى ۛۚ شَهِدْنَا ۛۚ اَنْ تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غٰفِلِيْنَ ﴿۱۷۲﴾ معانقہ

Marfat.com

پھر ان کے بعد ایسے جانشین آئے جو کتاب خدا کے وارث ہوئے اور اس دنیا کے فائدوں کو انھوں نے پکڑلیا اور سمجھ لیا کہ ان پر گناہوں کی گرفت نہ ہوگی۔ (تذ۔۲:۶۶) اور (لوگ ایسوں پر طعن کرتے ہیں) اگر ان کے سامنے بھی ویسا ہی مال آجاتا ہے تو وہ بھی اسے لے لیتے ہیں کیا ان سے کتاب کی نسبت عہد نہیں لیا گیا کہ خدا پر سچ کے سوا اور کچھ نہیں کہیں گے۔ اور جو کچھ اس (کتاب) میں ہے اس کو انھوں نے پڑھ بھی لیا ہے اور آخرت کا گھر پرہیزگاروں کے لئے بہتر ہے کیا تم سمجھتے نہیں۔ ﴿۱۶۹﴾ (ف) اور جو لوگ کتاب کو مضبوط پکڑے ہوئے ہیں اور نماز کا التزام رکھتے ہیں (ان کو ہم اجر دیں گے) ہم نیکوکاروں کا اجر ضائع نہیں کرتے۔ ﴿۱۷۰﴾ (ف) اور (وہ وقت یاد کرو) جب ہم نے پہاڑ (طور) کو ان کے اوپر لا پھینکا گویا کہ وہ ان کا سائبان تھا اور ان کو (نافرمانی کی وجہ سے) ڈر تھا کہ یہ کہیں ان پر گر نہ پڑے (اور ہم نے کہا کہ) جو کچھ ہم نے تم کو دیا ہے اس کو مضبوطی سے پکڑو اور جو کچھ اس میں ہے اس سے عبرت حاصل کرو شاید کہ تم متقی بن جاؤ۔ ﴿۱۷۱﴾ (ار:۲۲۳) اور (وہ وقت یاد کرو) جب تیرے رب نے نوع انسانی سے ان کی پیٹھوں سے ان کی اولاد کو پکڑا اور ان کو اپنے اوپر گواہ ٹھیرا کر پوچھا (کہ بولو) کیا میں تمہارا پروردگار نہیں ہوں تو انہوں نے ''بلیٰ'' (یعنی ہاں) کہکر کہا کہ (ہاں) ہم اس کے گواہ ہیں۔ (یہ عہد اس لئے لیا گیا تھا کہ) یوم قیامت کو تم اقرار کرو کہ ہم درحقیقت اس عہد سے غافل ہوگئے تھے۔ ﴿۱۷۲﴾ (ار:۲۰۷۔۲۰۸)

أَوْ تَقُولُوٓا إِنَّمَآ أَشْرَكَ آبَاؤُنَا مِن قَبْلُ وَكُنَّا ذُرِّيَّةً مِّن بَعْدِهِمْ ج
أَفَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُونَ ﴿۱۷۳﴾ وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ وَلَعَلَّهُمْ
يَرْجِعُونَ ﴿۱۷۴﴾ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ الَّذِيٓ اٰتَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا فَانْسَلَخَ مِنْهَا فَأَتْبَعَهُ
الشَّيْطٰنُ فَكَانَ مِنَ الْغٰوِيْنَ ﴿۱۷۵﴾ وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنٰهُ بِهَا وَلٰكِنَّهُ أَخْلَدَ إِلَى
الْأَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ ج فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ الْكَلْبِ ج إِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ
أَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ ط ذٰلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ج فَاقْصُصِ
الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۱۷۶﴾

یا یہ (نہ) کہو کہ شرک تو پہلے ہمارے بڑوں نے کیا تھا اور ہم تو ان کی اولاد تھے (جو) ان کے بعد (پیدا ہوئے) تو کیا جو کام اہل باطل کرتے رہے اس کے بدلے تو ہمیں ہلاک کرتا ہے۔ ﴿۱۷۳﴾ (ف) اور اسی طرح ہم (اپنی) آیتیں کھول کھول کر بیان کرتے ہیں تاکہ یہ رجوع کریں۔ ﴿۱۷۴﴾ (ف) اور اے محمدؐ! ان ناانجام شناس لوگوں کو اس قوم کی مثال بیان کرو جس کو ہم نے اپنا قانون جلیل اپنی جناب سے عطا فرمایا ہو (اس کو اس کے بطور خود دریافت کرنے کی تکلیف بھی نہ ہوئی ہو) اور وہ پھر اس کو (سانپ کی کینچلی کی طرح) اتار پھینکے اس سے دامن سنبھال کر چلے۔ پھر شیطان اس قوم کے پیچھے لگ کر اس کا ستیاناس کردے اور وہ صحیح معنوں میں گمراہوں میں جاملے۔ ﴿۱۷۵﴾ (تذ۔۲: ۲۶۸) حالانکہ وہ قانون اسقدر برکت انگیز اور قوت آفرین تھا کہ اگر ہم مناسب سمجھتے تو اس کے ذریعے سے ضرور اس کو ترقی کے بام بلند پر چڑھا دیتے' اس کو قوت اور شوکت کے فلک الافلاک پر پہنچا دیتے۔ آہ! لیکن اس قوم نے پستی کی طرف گرنا چاہا' اس نے ذلت اور مسکنت کو اپنا دوست' بنالیا اس نے بلندی کو چھوڑ کر گراوٹ کی راہ لی' طاقت اور امن کے بام بلند کو چھوڑ کر بے بسی اور عجز کے قعر عمیق میں گرگئی اور اپنی خواہشات نفسانی کے پیچھے لگ کر چور چور ہوگئی۔ (تذ۔۲: ۲۶۸) تو لوگو! اس قوم کی مثال بھی اس بے حس اور ذلیل کتے کی ہے اگر تم اس کو دھتکارو تو چپ چاپ کھڑا زبان باہر لٹکائے رہے اور اگر اس کو کچھ نہ کہو اور اپنے حال پر چھوڑ دو تو آنکھیں میچے ہوئے زبان باہر لٹکائے کھڑا رہے اور دنیا اور مافیا کی اس کو کچھ خبر نہ ہو۔ یہی کہاوت ہے اس قوم کی جنہوں نے ہمارے احکام کی عملاً تکذیب کی۔ وہ آج اس کتے کی طرح بے حس اور ذلیل ہیں۔ بیدار اور تومند قوموں کی جھڑکیاں انکا ذلت آمیز سلوک ان کی جھڑکیاں اور ان سے جوت پیزار ان کو ٹس سے مس تک نہیں کرتے۔ کوئی ہدایت یا نصیحت ان کو بیدار نہیں کرسکتی' ان کے سر پر سے پہاڑ گزر جائیں ان کو خبر نہیں ہوتی۔ تو خیر تم ان کو یہ حکایتیں اور مثالیں بیان تو کرو شاید کہ غور کرنے لگیں۔ (تذ۔۲: ۲۶۹) پس تم ان کو یہ باتیں بیان کردو تاکہ ان پر غور کر کے مستقل نصیحت اخذ کریں۔ ﴿۱۷۶﴾ (تذ۔۱: ۸۵)

Marfat.com

سَآءَ مَثَلَا ۨ الۡقَوۡمُ الَّذِیۡنَ كَذَّبُوۡا بِاٰیٰتِنَا وَ اَنۡفُسَهُمۡ كَانُوۡا یَظۡلِمُوۡنَ ﴿۱۷۷﴾ مَنۡ

یَّهۡدِ اللّٰهُ فَهُوَ الۡمُهۡتَدِیۡ ۚ وَ مَنۡ یُّضۡلِلۡ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الۡخٰسِرُوۡنَ ﴿۱۷۸﴾ وَ لَقَدۡ

ذَرَاۡنَا لِجَهَنَّمَ كَثِیۡرًا مِّنَ الۡجِنِّ وَ الۡاِنۡسِ ۖ لَهُمۡ قُلُوۡبٌ لَّا یَفۡقَهُوۡنَ

بِهَا ۫ وَ لَهُمۡ اَعۡیُنٌ لَّا یُبۡصِرُوۡنَ بِهَا ۫ وَ لَهُمۡ اٰذَانٌ لَّا یَسۡمَعُوۡنَ بِهَا ؕ

اُولٰٓئِكَ كَالۡاَنۡعَامِ بَلۡ هُمۡ اَضَلُّ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الۡغٰفِلُوۡنَ ﴿۱۷۹﴾ وَ لِلّٰهِ الۡاَسۡمَآءُ

الۡحُسۡنٰی فَادۡعُوۡهُ بِهَا ۪ وَ ذَرُوا الَّذِیۡنَ یُلۡحِدُوۡنَ فِیۡۤ اَسۡمَآئِهٖ ؕ

سَیُجۡزَوۡنَ مَا كَانُوۡا یَعۡمَلُوۡنَ ﴿۱۸۰﴾ وَ مِمَّنۡ خَلَقۡنَاۤ اُمَّةٌ یَّهۡدُوۡنَ بِالۡحَقِّ

ع ۲۲ ۱۲ وَ بِهٖ یَعۡدِلُوۡنَ ﴿۱۸۱﴾

اے لوگو! جس قوم نے ہمارے احکام کو جھٹلایا انکا اس دنیا میں کیا ہی برا حال ہے اور یاد رکھو کہ اس حکم عدولی سے ہمارا کچھ نہیں بگاڑتے بلکہ اپنی جانوں پر آپ ظلم کررہے ہیں۔ ﴿۱۷۷﴾ (تذ۔۲:۲۶۹) اے لوگو! جس ہوشمند کو خدا راہ راست دیکھنے پر آمادہ کردے وہی ہدایت پاتا ہے اور جس کو گمراہ کردے تو وہی قوم اس دنیا میں گھاٹے میں رہتی ہے۔ ﴿۱۷۸﴾ (تذ۔۲:۲۶۹) اور ہم نے اس دنیا کے بہتیرے صاحب فہم اور عوام الناس' اکثر رہنما اور مقتدی' اکثر خواص وعوام' اکثر جن وانس کو بالآخر جہنم میں جھونکنے کیلئے ہی پیدا کیا ہے ان کے قلوب تو ہیں مگر انسے سمجھنے کا کام نہیں لیتے آنکھیں بھی ہیں مگر ان سے دیکھتے نہیں' کان بھی ہیں مگر ان سے سننے کا کام نہیں لیتے۔ یہی لوگ ہیں جو بالکل حیوانوں اور چارپایوں کی مانند بے خبر ہیں بلکہ اکثر حالات میں ان سے بھی گئے گزرے ہوئے ہیں کیونکہ چارپاؤں میں حفظ نفس کی استعداد تو ایک بہت بڑی حد تک ہے اور یہی وہ لوگ ہیں جو احکام خدا اور قانون فطرت سے بالکل غافل ہیں۔ ﴿۱۷۹﴾ (تذ۔۲:۲۶۹) اور خدا کے سب نام اچھے ہی اچھے ہیں تو اس کو اس کے ناموں سے پکارا کرو۔ اور جو لوگ اس کے ناموں میں کجی (اختیار) کرتے ہیں ان کو چھوڑ دو وہ جو کچھ کررہے ہیں عنقریب اس کی سزا پائیں گے۔ ﴿۱۸۰﴾ (ف) اور اے لوگو! اس روئے زمین پر جو امتیں ہم نے پیدا کی ہیں ان میں سے لامحالہ ایسے گروہ بھی ہیں جو کائنات فطرت کے حقائق عالیہ اور اس کارگاہ جہاں کی مستقل صداقتوں کو اپنا نصب العین اور رہنما قرار دے کر اپنے آپ کو راہ راست پر چلا رہے ہیں اور ان کے تمام کسب وعمل کا میلان ان حقائق ہی کی طرف ہے اور یہی وہ لوگ ہیں جو اس دنیا میں قوت اور امن پا رہے ہیں' شکست وریخت کے جنم سے بچے ہوئے ہیں۔ ﴿۱۸۱﴾ (تذ۔۲:۲۶۶)

Marfat.com

وَالَّذِیۡنَ کَذَّبُوۡا بِاٰیٰتِنَا سَنَسۡتَدۡرِجُهُمۡ مِّنۡ حَیۡثُ لَا یَعۡلَمُوۡنَ ﴿۱۸۲﴾
وَاُمۡلِیۡ لَهُمۡ ؕ اِنَّ کَیۡدِیۡ مَتِیۡنٌ ﴿۱۸۳﴾ اَوَلَمۡ یَتَفَکَّرُوۡا ٜ مَا بِصَاحِبِهِمۡ
مِّنۡ جِنَّةٍ ؕ اِنۡ هُوَ اِلَّا نَذِیۡرٌ مُّبِیۡنٌ ﴿۱۸۴﴾ اَوَلَمۡ یَنۡظُرُوۡا فِیۡ مَلَکُوۡتِ السَّمٰوٰتِ
وَالۡاَرۡضِ وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنۡ شَیۡءٍ ۙ وَّاَنۡ عَسٰۤی اَنۡ یَّکُوۡنَ قَدِ اقۡتَرَبَ
اَجَلُهُمۡ ۚ فَبِاَیِّ حَدِیۡثٍۭ بَعۡدَهٗ یُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۱۸۵﴾ مَنۡ یُّضۡلِلِ اللّٰهُ فَلَا هَادِیَ
لَهٗ ؕ وَیَذَرُهُمۡ فِیۡ طُغۡیَانِهِمۡ یَعۡمَهُوۡنَ ﴿۱۸۶﴾ یَسۡـَٔلُوۡنَکَ عَنِ السَّاعَةِ اَیَّانَ
مُرۡسٰهَا ؕ قُلۡ اِنَّمَا عِلۡمُهَا عِنۡدَ رَبِّیۡ ۚ لَا یُجَلِّیۡهَا لِوَقۡتِهَاۤ اِلَّا هُوَ ؕۘ ثَقُلَتۡ
فِی السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ لَا تَاۡتِیۡکُمۡ اِلَّا بَغۡتَةً ؕ یَسۡـَٔلُوۡنَکَ کَاَنَّکَ حَفِیٌّ عَنۡهَا ؕ
قُلۡ اِنَّمَا عِلۡمُهَا عِنۡدَ اللّٰهِ وَلٰکِنَّ اَکۡثَرَ النَّاسِ لَا یَعۡلَمُوۡنَ ﴿۱۸۷﴾

(وقف لازم / وقف غفران)

لیکن جن لوگوں نے ہمارے احکام اور ہمارے قانون عمل کی عملاً تکذیب کی' اس کو بے حقیقت سمجھا' اس پر کماحقہٗ عمل نہ کیا تو ہم بھی انہیں اس طرح پر کہ ان کو خبر بھی نہ ہو آہستہ آہستہ ہلاکت اور شکست وریخت کی طرف گھسیٹ کر لے جائیں گے۔ ﴿۱۸۲﴾ (تذ۔۲: ۲۶۶) اور کچھ مدت تک ان کو ڈھیل بھی دینگے کہ خوب نیند کر لیں کیونکہ میرا داؤ بیشک بڑا پکا داؤ ہے۔ ﴿۱۸۳﴾ (تذ۔۱: ۹۸) کیا ان لوگوں نے اس بات پر کبھی غور نہیں کیا کہ ان کے پیشوا (یعنی رسولؐ خدا) کے اندر کوئی جن تو ہے نہیں' وہ کوئی پاگل تو ہیں نہیں کہ ان کی بیہودہ اور ان ہونی فرمائشیں قبول کرتے پھریں وہ تو صرف کھلم کھلا اور صاف طور پر عذاب خدا سے ڈرانے والے ہیں اور بس۔ ﴿۱۸۴﴾ (تذ۔۱: ۶۳) کیا انہوں نے آسمان اور زمین کی بادشاہت میں اور جو چیزیں خدا نے پیدا کی ہیں ان پر نظر نہیں کی اور اس بات پر (خیال نہیں کیا) کہ عجب نہیں ان (کی موت) کا وقت نزدیک پہنچ گیا ہو تو اس کے بعد وہ اور کس بات پر ایمان لائیں گے۔ ﴿۱۸۵﴾ (ف) جس شخص کو خدا گمراہ کرے اس کو کوئی ہدایت دینے والا نہیں اور وہ ان (گمراہوں) کو چھوڑے رکھتا ہے کہ اپنی سرکشی میں پڑے بھٹکتے رہیں۔ ﴿۱۸۶﴾ (ف) اے پیغمبر! لوگ تمہیں قیامت کے متعلق سوال کرتے ہیں کہ آخر اس سانحہ عظمٰی کا تھل بیڑا ابھی کہیں ہے' کوئی شناخت کرنے کی علامت یا نشان بھی ہے۔ ان کو کہہ دو کہ اس کا علم تو صرف میرے خدا ہی کے پاس ہے۔ (تذ۔۱: ۸۴) وہی اسے اس کے وقت پر ظاہر کردے گا۔ وہ آسمان اور زمین میں ایک بھاری بات ہوگی۔ اور ناگہاں تم پر آجائے گی۔ یہ تم سے اس طرح دریافت کرتے ہیں کہ گویا تم اس سے بخوبی واقف ہو۔ کہو کہ اس کا علم تو خدا ہی کو ہے لیکن اکثر لوگ یہ نہیں جانتے۔ ﴿۱۸۷﴾ (ف)

Marfat.com

قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ۭ وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ

لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ ۚۖۛ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوْۗءُ ۚ اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌ

معانقہ ۸ ع ۲۳ ۱۳ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۱۸۸﴾ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّجَعَلَ مِنْهَا

زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ اِلَيْهَا ۚ فَلَمَّا تَغَشّٰىهَا حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِيْفًا فَمَرَّتْ بِهٖ ۚ

فَلَمَّآ اَثْقَلَتْ دَّعَوَا اللّٰهَ رَبَّهُمَا لَىِٕنْ اٰتَيْتَنَا صَالِحًا لَّنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۱۸۹﴾

فَلَمَّآ اٰتٰىهُمَا صَالِحًا جَعَلَا لَهٗ شُرَكَآءَ فِيْمَآ اٰتٰىهُمَا ۚ فَتَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا

يُشْرِكُوْنَ ﴿۱۹۰﴾ اَيُشْرِكُوْنَ مَا لَا يَخْلُقُ شَيْـًٔا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ ﴿۱۹۱﴾ وَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ

لَهُمْ نَصْرًا وَّلَآ اَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُوْنَ ﴿۱۹۲﴾ وَاِنْ تَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى لَا يَتَّبِعُوْكُمْ ۭ

سَوَآءٌ عَلَيْكُمْ اَدَعَوْتُمُوْهُمْ اَمْ اَنْتُمْ صَامِتُوْنَ ﴿۱۹۳﴾

کہہ دو کہ میں اپنے فائدے اور نقصان کا کچھ بھی اختیار نہیں رکھتا مگر جو خدا چاہے اور اگر میں غیب کی باتیں جانتا ہوتا تو بہت سے فائدے جمع کر لیتا اور مجھ کو کوئی تکلیف نہ پہنچتی میں تو مومنوں کو ڈر اور خوشخبری سنانے والا ہوں۔ ﴿۱۸۸﴾ (ف) وہ (پاک ذات) ہے جس نے تم انسانوں کو جان (نفس) کی (مطلق) اکائی سے پیدا کیا اور پھر اس مطلق اکائی سے ہی اس جان کے جوڑے کو پیدا کیا تاکہ وہ اس سے آرام اور تسکین لے۔ (حد: ۲۰۸) پھر جب خاوند اپنی بیوی سے لپٹ گیا تو اس کو ذرا سا حمل ٹھہر گیا اور وہ اس کو لئے پھرتی رہی۔ پھر جب زیادہ بوجھل ہو گئی تو خاوند بیوی دونوں خدائے پروردگار سے دعا مانگتے ہیں کہ اے خدا! اگر تو ہم کو تندرست جیتا جاگتا اور بدن کے تمام اعضا درست ہونے والا بچہ دے گا تو ضرور ہم تیرے شکر گزار ہونگے۔ ﴿۱۸۹﴾ (تذ۔۲:۴۷) پھر جب ان دونوں کو وہ خدائے عظیم صحیح اور سالم توانا اور تندرست (صالح) بچہ عطا فرماتا ہے تو اس منعم حقیقی کے ساتھ اسی انعام دی ہوئی چیز کو شریک کرنے لگتے ہیں اس بچے کی محبت میں اسقدر منہمک ہو جاتے ہیں کہ خدا کے برابر اس کو کر دیتے ہیں اسی کو اپنا بت بنا لیتے ہیں۔ تو لوگو! خدائے عظیم اس شے سے بہت ارفع و اعلیٰ ہے جو یہ لوگ اس سے شریک کرتے ہیں۔ ﴿۱۹۰﴾ (تذ۔۱:۴) تو کیا یہ لوگ اس کو میرا شریک بناتے ہیں جو پیدا کر ہی نہیں سکتا اور خود (خدا کے) پیدا کئے ہوئے ہیں۔ ﴿۱۹۱﴾ (تذ۔۲:۴۷) اور نہ ان کی مدد کی طاقت رکھتے ہیں اور نہ اپنی ہی مدد کر سکتے ہیں۔ ﴿۱۹۲﴾ (ف) اگر تم ان کو سیدھے رستے کی طرف بلاؤ تو تمہارا کہا نہ مانیں۔ تمہارے لئے برابر ہے تم ان کو بلاؤ یا چپکے ہو رہو۔ ﴿۱۹۳﴾ (ف)

اِنَّ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ عِبَادٌ اَمْثَالُکُمْ فَادْعُوْھُمْ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا
لَکُمْ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۱۹۴﴾ اَلَھُمْ اَرْجُلٌ یَّمْشُوْنَ بِھَآ ز اَمْ لَھُمْ اَیْدٍ
یَّبْطِشُوْنَ بِھَآ ز اَمْ لَھُمْ اَعْیُنٌ یُّبْصِرُوْنَ بِھَآ ز اَمْ لَھُمْ اٰذَانٌ یَّسْمَعُوْنَ
بِھَا ط قُلِ ادْعُوْا شُرَکَآءَکُمْ ثُمَّ کِیْدُوْنِ فَلَا تُنْظِرُوْنِ ﴿۱۹۵﴾ اِنَّ وَلِیِّ ـَۧ
اللّٰہُ الَّذِیْ نَزَّلَ الْکِتٰبَ ز وَھُوَ یَتَوَلَّی الصّٰلِحِیْنَ ﴿۱۹۶﴾ وَالَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ
مِنْ دُوْنِہٖ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ نَصْرَکُمْ وَلَآ اَنْفُسَھُمْ یَنْصُرُوْنَ ﴿۱۹۷﴾ وَاِنْ تَدْعُوْھُمْ
اِلَی الْھُدٰی لَا یَسْمَعُوْا ط وَتَرٰىھُمْ یَنْظُرُوْنَ اِلَیْکَ وَھُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ ﴿۱۹۸﴾
خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰھِلِیْنَ ﴿۱۹۹﴾ وَاِمَّا یَنْزَغَنَّکَ
مِنَ الشَّیْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰہِ ط اِنَّہٗ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ﴿۲۰۰﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا
اِذَا مَسَّھُمْ طٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّیْطٰنِ تَذَکَّرُوْا فَاِذَا ھُمْ مُّبْصِرُوْنَ ﴿۲۰۱﴾

مشرکو جن کو تم خدا کے سوا پکارتے ہو وہ تمہاری طرح کے بندے ہی ہیں (اچھا) تم ان کو پکارو اگر سچے ہو تو چاہیے کہ وہ تم کو جواب بھی
دیں۔ ﴿۱۹۴﴾ (ف) بھلا ان کے پاؤں ہیں جن سے چلیں یا ہاتھ ہیں جن سے پکڑیں یا آنکھیں ہیں جن سے دیکھیں یا کان ہیں جن
سے سنیں؟ کہہ دو کہ اپنے شریکوں کو بلالو اور میرے بارے میں (جو) تدبیر (کرنی ہو) کرلو اور مجھے کچھ مہلت بھی نہ دو (پھر دیکھو کہ
وہ میرا کیا کرسکتے ہیں)۔ ﴿۱۹۵﴾ (ف) میرا مددگار تو خدا ہی ہے جس نے کتاب (برحق) نازل کی۔ اور نیک لوگوں کا وہی دوستدار
ہے۔ ﴿۱۹۶﴾ (ف) اور جن کو تم خدا کے سوا پکارتے ہو وہ نہ تمہاری ہی مدد کی طاقت رکھتے ہیں اور نہ خود اپنی ہی مدد کرسکتے ہیں۔
﴿۱۹۷﴾ (ف) اور اگر تم ان کو سیدھے رستے کی طرف بلاؤ تو سن نہ سکیں اور تم انہیں دیکھتے ہو کہ (بظاہر) آنکھیں کھولے تمہاری طرف
دیکھ رہے ہیں مگر (فی الواقع) کچھ نہیں دیکھتے۔ ﴿۱۹۸﴾ (ف) (اے محمدؐ) عفو اختیار کرو اور نیک کام کرنے کا حکم دو اور جاہلوں سے کنارا
کرلو۔ ﴿۱۹۹﴾ (ف) اور اگر شیطان کی طرف سے تمہارے دل میں کسی طرح کا وسوسہ پیدا ہو تو خدا سے پناہ مانگو بیشک وہ سننے والا
(اور) سب کچھ جاننے والا ہے۔ ﴿۲۰۰﴾ (ف) جو لوگ پرہیزگار ہیں جب ان کو شیطان کی طرف سے کوئی وسوسہ پیدا ہوتا ہے تو چونک
پڑتے ہیں اور (دل کی آنکھیں کھول کر) دیکھنے لگتے ہیں۔ ﴿۲۰۱﴾ (ف)

وَاِخْوَانُهُمْ يَمُدُّوْنَهُمْ فِي الْغَيِّ ثُمَّ لَا يُقْصِرُوْنَ ﴿۲۰۲﴾ وَاِذَا لَمْ تَاْتِهِمْ بِاٰيَةٍ
قَالُوْا لَوْلَا اجْتَبَيْتَهَا ؕ قُلْ اِنَّمَآ اَتَّبِعُ مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ مِنْ رَّبِّيْ ۚ هٰذَا
بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۲۰۳﴾ وَاِذَا قُرِئَ
الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۲۰۴﴾ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ
فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيْفَةً وَّدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ
وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ ﴿۲۰۵﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ
عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيُسَبِّحُوْنَهٗ وَلَهٗ يَسْجُدُوْنَ ﴿۲۰۶﴾

اوران (کفار) کے بھائی انہیں گمراہی میں کھینچے جاتے ہیں پھر (اس میں کسی طرح کی) کوتاہی نہیں کرتے۔ ﴿۲۰۲﴾ (ف) اور جب تم ان کے پاس (کچھ دنوں تک) کوئی آیت نہیں لاتے تو کہتے ہیں کہ تم نے (اپنی طرف سے) کیوں نہیں بنالی۔ (ف) تم ان لوگوں سے کہہ دو کہ میں تو اسی پر عمل کرتا ہوں جو میرے پروردگار نے مجھ پر وحی کی ہے۔ یہ قرآن تو فی الحقیقت بڑی سوچ سمجھ کی باتیں ہیں جو خدا کی طرف سے نازل ہوئی ہیں۔ ان میں اگر ہدایت اور رحمت ہے تو اس قوم کیلئے جو اس کی حقیقت پر کامل ایمان رکھتے ہوئے اس میں تدبر کرے۔ ﴿۲۰۳﴾ (تذ: ۵۷) اور جب قرآن پڑھا جائے تو توجہ سے سنا کرو اور خاموش رہا کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔ ﴿۲۰۴﴾ (ف) اور اپنے پروردگار کو دل ہی دل میں عاجزی اور خوف سے اور پست آواز سے صبح وشام یاد کرتے رہو اور دیکھنا غافل نہ ہونا۔ ﴿۲۰۵﴾ (ف) جو لوگ تمہارے پروردگار کے پاس ہیں وہ اس کی عبادت سے گردن کشی نہیں کرتے اور اس پاک ذات کو یاد کرتے اور اس کے آگے سجدے کرتے رہتے ہیں۔ ﴿۲۰۶﴾ (ف)

اٰیاتُھا ۷۵ ۸ سُوْرَةُ الْاَنْفَالِ مَدَنِيَّةٌ ۲۶ رُکُوْعَاتُھا ۱۰

ترجمہ المشرقیؒ: ۵۷ آیات — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — ترجمہ مولانا جالندھریؒ: ۱۸ آیات

يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ ؕ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَصْلِحُوْا
ذَاتَ بَيْنِكُمْ ۪ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗٓ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱﴾

اے محمدؐ! مسلمان تم سے مال غنیمت کے متعلق دریافت کرتے ہیں تو ان سے کہہ دو کہ مال غنیمت صرف اللہ اور اس کے رسول کا ہے وہ جس طرح مناسب سمجھے اس کو تقسیم کردے تو تم لوگ مال غنیمت کی تقسیم میں اپنے مابین جھگڑا نہ کرو اور اس غضب اللہ سے ڈرو جو فساد کرنے والی قوم پر نازل ہوتا ہے اور اپنے باہمی تعلقات کو درست کر کے متحد بنے رہو اور اگر تم فی الحقیقت صاحب ایمان لوگ ہو تو اللہ کے حکموں کا اور اس کے رسول کے فیصلوں کے آگے سر تسلیم خم کردو۔ ﴿۱﴾ (تذ۔۱: ۲۶۴)

Marfat.com

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۝۲ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝۳ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ؕ لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝۴

اصلی ایمان دار تو وہی لوگ ہیں کہ جب خدا ان کو یاد دلایا جاتا ہے تو ان کے دل کانپ اٹھتے ہیں اور جب احکام اللہ (اٰیٰتُہٗ) ان کو بتائے جاتے ہیں تو ان کا ان کی تعمیل پر یقین اور آمادگی عمل (اِیْمَانًا) اور بھی بڑھ جاتی ہے اور یہ وہ لوگ ہیں جو حتی الوسع تعمیل کے بعد نتائج کے بارے میں اللہ پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ ② (تذ۔ا:۲۶۴) جو اس تمام اتحاد اور اطاعت اور لرزش، اور مصالحت اور توکل اور سعی و عمل کو پیش نظر رکھ کر الصلوٰۃ کو قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دے رکھا ہے اس میں سے حتی الامکان ایثار مال بھی کرتے ہیں۔ ③ (تذ۔ا:۲۶۴) ایسے لوگ ہی فی الحقیقت سچے ایمان والے ہیں اور یہی وہ ہیں جن کے لیے ان کے پروردگار کے ہاں عزت و مکرمت کے درجے ہیں، جن کی واماندگیوں اور اجتماعی بدحالیوں پر اللہ کی طرف سے پردہ پوشی (مَغْفِرَۃٌ) ہے اور جن کو بالآخر اس دنیا میں عزت اور آبرو کی روزی ہے۔ ④[1] (تذ۔ا:۲۶۴)

[1] (ا۔۴) سب سے پہلے اس امر کو پیش نظر رکھنا ضروری ہے کہ غزوہ بدر کی عظیم الشان فتح کے بعد پہلا سوال جس کے متعلق مسلمانوں کے دلوں کو مطمئن کرنا تھا مال غنیمت کا سوال تھا یہ مسئلہ ایسا نازک تھا کہ وحی کے براہ راست احکام کے بغیر مسلمانوں کی تسلی نہ ہوسکتی تھی۔ (تک۔۲:۸۱) ان آیات الٰہی میں چند امور غور طلب ہیں (ا) پہلی آیت (۸:۱) میں متحد ہوکر اپنے ﴿واصلحو ذات بینکم﴾ اور بہر نوع اطاعت امیر کرنے ﴿واطیعوا اللہ ورسولہ﴾ کو نہ صرف اتقائے الٰہی پر محمول کیا گیا ہے بلکہ ان کو ایمان کی شرط لاینفک قرار دیا ہے۔ گویا جو قوم متحد بن کر نہیں رہتی اور امیر جماعت سے کسی امر کے متعلق (خواہ وہ معاملہ مال غنیمت ہی کا کیوں نہ ہو) نزاع پیدا کرتی ہے اس کا ایمان یکسر ساقط ہے۔ قرآن حکیم میں صرف چند موقعے ہیں جہاں ان کنتم مومنین کے الفاظ آئے ہیں ایک اعلون بن کر رہنا...... آیہ (۳:۱۳۸) دوسرا اتقائے خدا کرنا...... آیہ (۵:۱۱۲) تیسرا اتحاد اور اطاعت امیر...... (۲) آیہ (۸:۲)...... انما المومنون کے الفاظ آئے ہیں...... گویا ایمان کی باقی لاینفک شرطیں جہاد بالمال اور جہاد بالسیف کی شرطوں کے علاوہ لرزش قلب یعنی اتقائے خدا ﴿وجلت قلوبھم﴾ اور تعمیل احکام الٰہی میں استقامتہ ﴿زادتھم ایمانا﴾ اور توکل یعنی نتائج کے (بارے) میں خدا پر اعتماد کرنا بھی (۳) ﴿اولئک ھم المومنون حقا﴾ کے الفاظ قرآن حکیم میں صرف دو جگہ آئے ہیں...... ایک آیہ (۸:۷۴)...... اور ایک زیر بحث آیہ (۸:۴) میں۔ گویا ایمان کی شرط لاینفک تقویت قوم کے لیے ہجرت وطن جہاد بالسیف یا نصرت باہمی کے علاوہ اقامت الصلوٰۃ اور جہاد مال بھی ہے آیہ (۸:۳) الغرض ان تمام آیات الٰہی کو پیش نظر رکھ کر ظاہر ہے ایمان از روائے قرآن وحدت امت ہے، اطاعت امیر ہے دنیا میں اعلون بن کر رہنا ہے، جہاد بالمال ہے، جہاد بالسیف ہے، استقامتہ فی السعی ہے، توکل فی النتائج ہے، ہجرت ہے، باہمی نصرت، مساحت اور رواداری ہے، اور ان سب کے علاوہ اقامت الصلوٰۃ بھی ہے جب یہ سب ایمان کی لاینفک شرطیں ہیں تو ظاہر ہے کہ الصلوٰۃ کو صحیح معنوں میں قائم کرنے والے وہی شخص ہوسکتے ہیں جن میں یہ سب باتیں موجود ہوں نرا ماتھا رگڑنا یقیمون الصلوٰۃ نہیں ہوسکتا۔ (تذ۔ا:۲۶۳) نیز دیکھیے ۴:۵۹

Marfat.com

كَمَآ اَخۡرَجَكَ رَبُّكَ مِنۡۢ بَيۡتِكَ بِالۡحَقِّ ۖ وَاِنَّ فَرِيۡقًا مِّنَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ
لَكٰرِهُوۡنَ ۙ ۵ يُجَادِلُوۡنَكَ فِى الۡحَقِّ بَعۡدَ مَا تَبَيَّنَ كَاَنَّمَا يُسَاقُوۡنَ
اِلَى الۡمَوۡتِ وَهُمۡ يَنۡظُرُوۡنَ ؕ ۶ وَاِذۡ يَعِدُكُمُ اللّٰهُ اِحۡدَى الطَّآئِفَتَيۡنِ
اَنَّهَا لَكُمۡ وَتَوَدُّوۡنَ اَنَّ غَيۡرَ ذَاتِ الشَّوۡكَةِ تَكُوۡنُ لَكُمۡ وَيُرِيۡدُ
اللّٰهُ اَنۡ يُّحِقَّ الۡحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَيَقۡطَعَ دَابِرَ الۡكٰفِرِيۡنَ ۙ ۷ لِيُحِقَّ الۡحَقَّ
وَيُبۡطِلَ الۡبَاطِلَ وَلَوۡ كَرِهَ الۡمُجۡرِمُوۡنَ ۚ ۸ اِذۡ تَسۡتَغِيۡثُوۡنَ رَبَّكُمۡ فَاسۡتَجَابَ
لَكُمۡ اَنِّىۡ مُمِدُّكُمۡ بِاَلۡفٍ مِّنَ الۡمَلٰٓئِكَةِ مُرۡدِفِيۡنَ ۹ وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ
اِلَّا بُشۡرٰى وَلِتَطۡمَئِنَّ بِهٖ قُلُوۡبُكُمۡ ۚ وَمَا النَّصۡرُ اِلَّا مِنۡ عِنۡدِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ
اللّٰهَ عَزِيۡزٌ حَكِيۡمٌ ع ۱۰

ع-۱۵

اے محمدؐ! وہ وقت یاد کرو جب کہ تم مدینہ سے (بدر کی طرف قریش کے مقابلے کے لیے) سچی نیت سے نکلے تھے (یعنی کہ ان کو شکست دیں) لیکن مسلمانوں کا ایک گروہ اس بات کو پسند نہ کرتا تھا (بلکہ چاہتا تھا کہ ابوسفیان کے قافلہ پر حملہ کرے کیونکہ وہ نسبتاً کمزور قافلہ تھا اور ان کو فتح حاصل کرنے کی زیادہ امید تھی)۔ ۵ (تک۔۲:۸۳) وہ گروہ باوجود اس کے کہ (تمہاری طرف سے) حق بات ظاہر ہو چکی تھی جھگڑا کر رہا تھا اور سمجھتا تھا کہ گویا وہ موت کی طرف دھکیلے جا رہے ہیں اور وہ (اس) انتظار میں تھے (کہ تم ان کی بزدلی کی بات مان لو)۔ ۶ (تک۔۲:۸۳) یاد کرو کہ اس وقت خدا تم سے وعدہ کر رہا تھا کہ ان دونوں قافلوں میں سے ایک جماعت تمہارے قبضہ میں (ضرور) آئے گی۔ اور تم چاہتے تھے کہ چلو (ابوسفیان کا) کمزور قافلہ ہی ہمارے ہاتھ آ جائے۔ حالانکہ خدا یہ چاہتا تھا کہ خدا (قریش کی سب سے طاقتور) جماعت کو شکست فاش دے کر اپنے حکم سے سچائی کا بول بالا (ہمیشہ کے لیے) کر دے اور کافروں کی جڑ (اس طرح) کاٹ کر رکھ دے۔ ۷ (تک۔۲:۸۳) اور یہ اس لیے کہ حق کو حق اور باطل کو باطل کر دکھائے اگرچہ ان مجرموں کو برا ہی کیوں نہ لگے جو اس کے احکام کی تعمیل نہیں کرتے۔ ۸ (تذ۔۱:۱۸۵) اور مسلمانو! وہ وقت یاد کرو کہ تم بدر کے میدان جنگ میں چیخیں مار رہے تھے (کہ اے اللہ کافروں پر فتح پانا بہت مشکل ہے اور رسول نے ہمیں ان سے لڑوا کر موت کی طرف دھکیلا ہے) تو خدا نے تمہاری فریاد قبول کر لی کہ میں درحقیقت یکے بعد دیگرے ایک ہزار فرشتوں سے تمہاری مدد کرنے والا ہوں (اس لیے اپنے حوصلے قائم رکھو)۔ ۹ (تک۔۲:۸۳) اور یہ مدد دراصل فتح کی خوش خبری تھی اور اس لیے کہ تمہارے دلوں کو تسلی ہو اور فتح تو صرف اللہ کے ہاں سے ہوا کرتی ہے کیونکہ خدا بڑا غالب اور حکمت والا ہے۔ ۱۰ (تک۔۲:۸۴)

Marfat.com

اِذۡ یُغَشِّیۡکُمُ النُّعَاسَ اَمَنَۃً مِّنۡہُ وَ یُنَزِّلُ عَلَیۡکُمۡ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً
لِّیُطَہِّرَکُمۡ بِہٖ وَ یُذۡہِبَ عَنۡکُمۡ رِجۡزَ الشَّیۡطٰنِ وَ لِیَرۡبِطَ عَلٰی قُلُوۡبِکُمۡ
وَ یُثَبِّتَ بِہِ الۡاَقۡدَامَ ﴿۱۱﴾ اِذۡ یُوۡحِیۡ رَبُّکَ اِلَی الۡمَلٰٓئِکَۃِ اَنِّیۡ مَعَکُمۡ
فَثَبِّتُوا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا ؕ سَاُلۡقِیۡ فِیۡ قُلُوۡبِ الَّذِیۡنَ کَفَرُوا الرُّعۡبَ
فَاضۡرِبُوۡا فَوۡقَ الۡاَعۡنَاقِ وَ اضۡرِبُوۡا مِنۡہُمۡ کُلَّ بَنَانٍ ﴿ؕ۱۲﴾ ذٰلِکَ بِاَنَّہُمۡ
شَآقُّوا اللّٰہَ وَ رَسُوۡلَہٗ ۚ وَ مَنۡ یُّشَاقِقِ اللّٰہَ وَ رَسُوۡلَہٗ فَاِنَّ اللّٰہَ شَدِیۡدُ
الۡعِقَابِ ﴿۱۳﴾ ذٰلِکُمۡ فَذُوۡقُوۡہُ وَ اَنَّ لِلۡکٰفِرِیۡنَ عَذَابَ النَّارِ ﴿۱۴﴾ یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ
اٰمَنُوۡۤا اِذَا لَقِیۡتُمُ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا زَحۡفًا فَلَا تُوَلُّوۡہُمُ الۡاَدۡبَارَ ﴿ۚ۱۵﴾

اور وہ وقت یاد کرو کہ جب (میدان بدر میں) خدا نے (تمہارے دکھ کو کم کرنے کے لیے اور دلوں کو) پرامن کرنے کے لیے اپنی طرف سے تم پر غنودگی سی طاری کردی اور (جب تم اونچی زمین پر قابض ہو چکے تھے تو) آسمان سے بارش برسا دی تاکہ اس بارش کی وجہ سے (تمہارے دلوں کو دشمن کے خوف سے) پاک کردے اور شیطانی (وسوسوں کی) گندگی تم سے اچک لے جائے اور تمہارے دلوں کو آپس میں جوڑ کر طاقتور کردے اور تمہارے قدموں کو (میدان جنگ میں) مضبوط کردے۔ ⑪ (تک۔۲:۸۴) اے محمدؐ! یہ وہ وقت تھا کہ تمہارا پروردگار تمہارا سپہ سالار اعظم خدا ملائکہ کی فوج کو حکم دے رہا تھا کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں تو تم ایمان والوں کے پاؤں میدان جنگ میں جمائے رکھو ان کے حوصلوں کو دہ چند کردو ان کے استقلال کو اور بھی مضبوط کردو' ہم عنقریب منکرین کے دلوں میں انہی مٹھی بھر مسلمانوں کی دہشت ڈال دیں گے' تو مارو ان کی گردنوں پر کہ چور چور ہو جائیں اور لگاؤ ان کی پور پور پر کہ ان سب کے ہاتھ ٹوٹ جائیں۔ ⑫ (تذ۔۱:۱۴۴) کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کو ایذائیں دیں اور جو قوم اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتی ہے تو خدا بڑا بدلہ لینے والا ہے۔ ⑬ (تک۔۲: ۸۵) یہ (مزا تو یہاں) چکھو اور یہ (جانے رہو) کہ کافروں کے لیے (آخرت میں) دوزخ کا عذاب بھی تیار ہے۔ ⑭ (ف) اے وہ ایمان والو جو قانون خدا پر یقین رکھتے ہو جب جب تمہارے لشکر کی ان دشمنان خدا سے مٹھ بھیڑ ہو جو اس کے قانون پر عمل نہیں کرتے تو ہرگز ان کو پیٹھ نہ دکھانا۔ ⑮ (تذ۔۲:۱۹۳)

Marfat.com

وَمَنْ يُّوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهٗٓ اِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ اَوْ مُتَحَيِّزًا اِلٰى فِئَةٍ فَقَدْ بَآءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۱۶﴾ فَلَمْ تَقْتُلُوْهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ قَتَلَهُمْ ۪ وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى ۚ وَلِيُبْلِيَ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْهُ بَلَآءً حَسَنًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۷﴾ ذٰلِكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ مُوْهِنُ كَيْدِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۸﴾

اور یاد رکھو کہ جو شخص ایسے نازک موقع پر دشمنوں کو اپنی پیٹھ دکھائے گا الا یہ کہ وہ لڑائی کے لیے کنی کاٹتا ہوا ایک طرف سے دوسری طرف مڑ رہا ہو یا اپنے ہی لوگوں میں دوبارہ شامل ہونے کے لیے ان کے سامنے سے ٹل رہا ہو تو سمجھ لو کہ وہ خدا کے قہر میں آ گیا اس کا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ بہت ہی بری جگہ ہے۔ ﴿۱۶﴾ (تذ۔۲:۱۹۳) (مسلمانو! یاد رکھو کہ بدر کے میدان جنگ میں) تم نے تو کافروں کو قتل نہ کیا تھا (کیونکہ تم بدر کی طرف آنے پر جھگڑا کرتے تھے) بلکہ خدا (کی تجویز و تدبیر) نے ان کا قتل (عام) کیا اور (اے محمدؐ! تو بھی سن لے کہیں اکڑ میں نہ آ جانا) تم نے تو بدر میں تیر زنی نہ کی تھی جب تم نے تیر مارے تھے وہ تو اللہ نے (وحی کے ذریعے حکم دے کر) تیر مارے تھے تاکہ مسلمانوں کو اپنی طرف سے کسی (ایسی) آزمائش میں نہ ڈالے جس کے نتائج اچھے نہ ہوں کیونکہ اللہ غور سے معاملات کو سمجھنے والا اور حالات کا جاننے والا ہے۔ ﴿۱۷﴾[1] (تک۔۲:۸۵) اور یہ اس لیے تھا کہ خدا کافروں کی تدبیروں کو کمزور کرنے والا ہے۔ ﴿۱۸﴾ (تک۔۲:۸۵)

---

[1] (۱۵۔۱۷) خدائے بے نیاز اور پروردگار عالم کے اٹل قانون کے مطابق وہی امتیں آج تمکنت، جاہ و جلال اور ابہت کی پرامن راہوں پر گامزن ہیں جنھوں نے گروہ در گروہ دشمن اور فوج در فوج مخالفوں کے بالمقابل اپنی پیٹھ نہ پھیری، جنھوں نے اپنے زور ایمان اور روح عمل سے اپنی طاقت کا ڈنکا چاردانگ عالم میں بجا دیا، جو اپنے نصب العین کی حفاظت کی خاطر مدۃ العمر لڑتی رہیں۔ وہی قومیں غضب الٰہی سے محفوظ اور ارضی جہنم کی ہولناک تباہیوں سے بچی ہیں جنھوں نے دانستہ یا نادانستہ احکام فطرت کی قطعی اور غیر مشروط متابعت کی جنھوں نے خدا کے برگزیدہ بندوں، قوم کے جلیل القدر رہنماؤں یا وحی کے علم برداروں کے ذریعے مشیت الٰہی اور فطرت کے لازوال قوانین کی اطلاع پا کر ان پر عمل کیا، (تذ۔۲:۱۹۳) ...... مال غنیمت کی تقسیم کے متعلق جھگڑا نہ کرنے کی ان تنبیوں اور بدر میں خدائی تائید کے ان واقعات کو یاد دلانے کے بعد خدا آئندہ جنگوں کو مدنظر رکھ کر چاہتا تھا کہ کمزور مسلمانوں کو ثابت قدم رکھنے کے لیے مزید دھمکیاں جہنم ملنے کی دے تاکہ مسلمان کہیں پیٹھ نہ پھیر دیں۔

اس بات کو پیش نظر رکھنا چاہیے کہ جہنم کی دھمکیاں مسلمانوں کو دی گئی ہیں بلکہ یہاں تک کہا گیا کہ خدا ہی نے تم کو بدر میں فتح دی تھی تم نے اپنی ہمت سے تو کچھ نہ کیا تھا۔ (تک۔۲:۸۵)

Marfat.com

إِنْ تَسْتَفْتِحُوا فَقَدْ جَاءَكُمُ الْفَتْحُ ۚ وَإِنْ تَنْتَهُوا فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَإِنْ
تَعُودُوا نَعُدْ ۚ وَلَنْ تُغْنِيَ عَنْكُمْ فِئَتُكُمْ شَيْئًا وَّلَوْ كَثُرَتْ ۙ وَأَنَّ
اللّٰهَ مَعَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿۱۹﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَلَا
تَوَلَّوْا عَنْهُ وَأَنْتُمْ تَسْمَعُونَ ﴿۲۰﴾ وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ قَالُوا سَمِعْنَا وَهُمْ
لَا يَسْمَعُونَ ﴿۲۱﴾ إِنَّ شَرَّ الدَّوَابِّ عِنْدَ اللّٰهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِينَ لَا يَعْقِلُونَ ﴿۲۲﴾
وَلَوْ عَلِمَ اللّٰهُ فِيهِمْ خَيْرًا لَّأَسْمَعَهُمْ ۖ وَلَوْ أَسْمَعَهُمْ لَتَوَلَّوْا وَّهُمْ مُّعْرِضُونَ ﴿۲۳﴾
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ ۖ
وَاعْلَمُوا أَنَّ اللّٰهَ يَحُولُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ وَأَنَّهُ إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ﴿۲۴﴾

اگر تم فتح ہی چاہتے تھے تو (دیکھ لو کہ تمہارے رسول سے جھگڑا کرنے کے باوجود) تم پر فتح تو آ چکی (اور یہ اس لیے کہ بالآخر تم نے رسول کا کہنا مان لیا تھا) اور اگر تم (آئندہ کے لیے رسول سے جھگڑا کرنا اور اس کے حکم کو ناپسند کرنا) ختم کردو گے تو تمہارے لیے اچھا ہے اور اگر تم پھر وہی بات کرو تو ہم بھی وہی اپنی بات کریں گے (یعنی کہ تم کو نافرمانی کی وجہ سے جہنم دیں گے) اور پھر تمہاری جمعیت خواہ وہ کتنی ہی بڑی ہوتی جائے تمہارے کچھ کام نہ آئے گی اور یاد رکھو اللہ تو (صرف) ایمان والوں کے ساتھ ہے۔
⑲ (تک۔۲: ۸۶) اے ایمان والو! اللہ کے احکام مانو اور رسول کے بالمشافہ احکام کی بھی بلا حیل حجت تعمیل کیا کرو اور درآنحالیکہ تم اس کا حکم سن رہے ہو (یعنی دیدہ و دانستہ) اس سے سرتابی نہ کیا کرو۔ کیونکہ وہی تمہارا اولوالامر ہے۔ ⑳ (تذ۔۱: ۱۷۰) اور نہ تم ان لوگوں کی مانند بنو جو منہ سے ہاں کہہ چھوڑتے ہیں اور پھر حکم کی تعمیل فوراً نہیں کرتے۔ ㉑ (تذ۔۱: ۱۷۰) اللہ کے نزدیک بدترین حیوانات وہ ڈھیٹھ اور مچلے لوگ ہوتے ہیں جو کچھ نہیں سمجھتے خواہ ان کو کتنا ہی سمجھایا جائے اور اطاعت امیر کی لم سے بے خبر ہیں۔
㉒ (تذ۔۱: ۱۷۰) اور اگر اللہ ان میں نیکی (کا مادہ) دیکھتا تو ان کو سننے کی توفیق بخشتا۔ اور اگر (بغیر صلاحیت ہدایت کے) سماعت دیتا تو وہ منہ پھیر کر بھاگ جاتے۔ ㉓ (ف) اے ایمان والو! جب اللہ اور رسول تمہیں کسی ایسے کام کے لیے بلائیں جو تمہیں زندگی اور قوت بخشتا ہو (یعنی قتال اور متعلقہ فرائض) تو تم ان کے احکام کو بگوش دل سنو اور مستعدی سے ان کی تعمیل کرو۔ اور خوب سمجھ لو کہ اللہ آدمی اور اس کے دل کے درمیان حائل ہے اور جو کچھ ان کے درمیان پخت و پز ہوتی ہے اس کو خوب جانتا ہے اور یہ بھی جانتے رہو کہ ایک دن اس کے حضور میں حاضر کیے جاؤ گے۔ ㉔ (تذ۔۱: ۱۷۱۔۱۷۲)

Marfat.com

وَ اتَّقُوۡا فِتۡنَۃً لَّا تُصِیۡبَنَّ الَّذِیۡنَ ظَلَمُوۡا مِنۡکُمۡ خَآصَّۃً ۚ وَ اعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰہَ شَدِیۡدُ الۡعِقَابِ ﴿۲۵﴾

اور اس اجتماعی موت سے ڈرتے رہا کرو جو امیر جماعت کی حکم عدولیوں اور داخلی فتنہ و فساد سے بالآخر پیدا ہوتی ہے اور جو خاص کر انہی لوگوں پر نازل نہیں ہوگی جنہوں نے تم میں سے سرتابی کی ہے بلکہ تم سب اس کی زد میں آجاؤ گے اور جانتے رہو کہ اللہ کی مار بڑی سخت ہے۔ ﴿۲۵﴾[۱] (تذ۔ا:۱۷۲)

[۱] (۲۰۔۲۵) اطیعوا اللہ ورسولہ کا الٰہی مقصود مرور مدت اور نسیان درس کے باعث مسلمانان جہاں کے ذہنوں سے اس قدر محو ہو گیا ہے کہ وہ آج اس انحطا کے زمانے میں شرعی رسوم اور فقہی مسائل کی ایک نمائشی سی پابندی کو ہی اطاعت خدا و رسول سمجھ کر اپنے آپ کو دین اسلام کے ایک اہم فریضے سے سبکدوش کر رہے ہیں۔ ان کے نزدیک صوم و صلوٰۃ وغیرہ وغیرہ ارکان دین کا شرعی التزام یا کتب حدیث کا مکتبی درس اور سطحی اتباع ہی اطاعت خدا و رسول کا انتہائی مقصود ہے۔ اس کے سوا کوئی دوسری شے ان کے ذہنوں میں سماتی نظر نہیں آتی...... متذکرہ صدر آیات ...... سے ظاہر ہے کہ ''اطاعت خدا'' کا عملی منظر قرن اول میں کچھ ہی ہو لیکن ''اطاعت رسول'' کا مقصود نبی آخرالزماں کے عہد حیات میں اس کے بالمشافہ احکام کی تعمیل ہی تھا۔ آیات (۸: ۲۰،۲۱) میں ﴿وانتم تسمعون﴾ اور ﴿قالوا سمعنا وھم لا یسمعون﴾ کے الفاظ اور آیہ (۸:۲۴) میں ''اذادعاکم'' کی قید اس دعوے کی صریح تائید میں ہے۔ گویا رسول خدا کا کسی بات کا منہ سے کہنا اور صدر اسلام کے مومنوں کا بطیب خاطر اس حکم کی فوری تعمیل کرنا اور لنگ عذرات پیش نہ کرنا ہی ''اطاعت رسول'' تھا...... قرن اول میں رسولؐ خدا مسلمانوں کے قائد اعظم اور سپہ سالار ہونے کی حیثیت میں وقتاً فوقتاً احکام نافذ کیا کرتے تھے جو مصالح وقت کے لحاظ سے مسلمانوں کے اجتماعی دفاع کے لیے ضروری تھے، عرب کے جس جس گوشے میں ان فراحین کی صدائیں پہنچتی تھیں لوگ لبیک لبیک کرتے حاضر ہو جاتے اور اپنا تن من دھن اس نیک سیرت سردارؐ کی خاطر قربان کر دیتے۔ یہ ''اطاعت رسول'' کا صحیح مفہوم تھا۔ رہا یہ امر کہ آج جب کہ رسولؐ خدا بذات خود مصلحت وقت کے مطابق حکم دینے کے لیے موجود نہیں تو ''اطاعت رسول'' کا بدل کیا ہو اور کس کے حکم کی تعمیل فرض ہے، یہ ایک علیحدہ سوال ہے جس کی تصریح اپنے موقع پر کر دی جائے گی مگر اس صحبت میں آیہ (۸: ۲۵) کے مطالب خاص طور پر قابل التفات ہیں جس میں عصیان خدا اور رسول کا نتیجہ وہ فتنۂ عظیم قرار دیا گیا ہے جس کی لپیٹ میں بلا امتیاز احدے ساری کی ساری جماعت آ رہتی ہے یہ فتنہ لامحالہ سیاسی شکست ریخت اور اجتماعی بدنظمی ہی ہے جو امیر جماعت کی نافرمانی اور تشتت آرا سے ہر جا پیدا ہو جاتی ہے اور جو نظام کائنات کا اصل اصول ہے۔ اس نقطہ نظر سے ''اطاعت رسولؐ اور استجابت الرسول کے معانی اور بھی صاف ہو جاتے ہیں اسلامی جماعت کی رہنمائی کے لیے ہر وقت کسی ایسے امیر کا موجود ہونا لازم ملزوم ہو جاتا ہے جو خدا اور رسول کے احکام کی تابعداری حکماً کرائے اور حسب موقع امت کو شکست و ریخت سے بچائے۔ لما یحییکم (۸:۲۴) کے الفاظ بھی اس دعوے کی حتمی تائید کرتے ہیں کہ یہ احیا اجتماعی اور سیاسی قوت کا حاصل کرنا ہی تھا۔

اب رہا یہ امر کہ ﴿اطیعوا اللہ﴾ کا کیا مفہوم ہے اس کا جواب اعتقاداً اور نظریۃً اگرچہ یہی رہا ہے کہ ''جو کچھ کلام الٰہی کے اندر لکھا ہے اس کی پیروی کرنی اطاعت خدا ہے''، مگر عملی مقام نظر سے یہ بات ناممکن العمل اس لیے ہے کہ قرآن حکیم ایسے احکام و قوانین کا مجموعہ ہے جن میں سے اکثر کی بیک وقت پیروی کرنی محال ہو جاتی ہے۔ ان میں بعض (مثلاً جہاد بالسیف اور ہجرت وغیرہ) ←

Marfat.com

وَاذْكُرُوْٓا اِذْ اَنْتُمْ قَلِيْلٌ مُّسْتَضْعَفُوْنَ فِي الْاَرْضِ تَخَافُوْنَ اَنْ يَّتَخَطَّفَكُمُ
النَّاسُ فَاٰوٰىكُمْ وَاَيَّدَكُمْ بِنَصْرِهٖ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۲۶﴾

اور مسلمانو! وہ وقت یاد کرو جب تم اس دنیا میں تعداد میں تھوڑے سے تھے‘ کمزور اور بے بس گنے جاتے تھے‘ اور ہر آن اس خوف کے باعث سہمے رہتے تھے کہ دشمن تمہیں اچک نہ لے جائیں۔ پھر خدائے ذوالجلال نے (تمہارے اعمال کو پسند فرما کر) تم کو اپنی پناہ میں لے لیا‘ اپنی مدد سے تم کو قوی بنایا اور دشمن پر فتح دے کر عمدہ قسم کی دنیاوی نعمتیں بخشیں اور یہ سب اس لیے کہ تم قوت اور امن‘ نعمائے الٰہی اور تائید خدا کی دل سے قدر کرو اور اس کے قوت انگیز احکام پر بدستور عمل کرتے رہو۔ ﴿۲۶﴾ [ا] (تذ۔ا:۱۲۴)

➜ اسے اوامر ہیں جن کا نفاذ وقتی اور مقامی حال واحوال کو دیکھ کر ہوتا ہے اور جو لامحالہ کسی امیر کے ماتحت رہ کر ہی ہو سکتے ہیں۔ اس بنا پر بھی مسلمانوں کی امت کا کسی ایک اولوالامر کے اذن میں رہنا از روئے قرآن ضروری ہے۔ مگر رسولؐ خدا کے عہد حیات میں ”اطاعت خدا“ سے مراد عملاً رسول خدا کے احکام کی تعمیل ہی تھی خواہ وہ احکام بالمشافہ اور مصلحتی تھے یا بذریعہ وحی خدا کے ہاں سے پہنچے تھے حتیٰ کہ سورہ نساء میں ﴿من یطیع الرسول فقد اطاع الله﴾ (۸:۴) کہہ کر اطاعت خدا کو فی الحقیقت اطاعت رسول میں مدغم کر دیا ہے۔ گویا قرون اول کے عرب کو بارگاہ خداوندی سے حکم ہوتا ہے کہ ”جس شخص نے رسول خدا کے کہے کو بلا چوں و چرا مانا اس نے فی الحقیقت خدا ہی کے کہے کو مانا“ پس ﴿اطیعو الله﴾ کا مفہوم بھی صدر اسلام میں ”اطاعت رسول“ ہی تھا۔ اس نکتے کی تائید ولاتولوا عنه (۸:۲۰) اور اذا دعاکم (۸:۲۴) کی واحد غائب ضمیروں سے بھی ہوتی ہے۔ جن کا مرجع رسولؐ ہی ہے...... لیکن ان باتوں سے قطع نظر آیہ (۸:۲۵) میں ﴿ظلموا﴾ کا لفظ سب سے زیادہ قابل غور ہے...... ان آیات (یعنی ۸:۲۴۔۲۵) سے صاف ظاہر ہے کہ شارع کائنات کی نگاہوں میں امیر جماعت کی نافرمانی کرنا ”ظلم“ ہے اور اس کا نتیجہ عذاب خدا اور اجتماعی شکست ہے۔ (تذ۔ا:۱۷۰۔۱۷۲)

ا جنس قوی کی جارحانہ دستبرد اور تشدد اس ابتلا گاہ سعی و عمل میں‘ وہ بھی یہی امر ہے کہ اس کے لیے کسی بڑی چھان بین کی ضرورت نہیں۔ ادنیٰ مخلوق سے لے کر اشرف الخلق انسان تک ہر نوع اس قاعدے پر عمل پیرا ہے۔ قوی ہر جا اپنی طاقت کا استعمال ضعیف جنس پر کر رہا ہے۔ بڑی مچھلی چھوٹی مچھلی کو نگل کر اپنا پیٹ پال رہی ہے کمزور قومیں زور آور قوموں سے ہر دم خوف زدہ ہیں اور ہر طرف ”دست زور بالا“ کی تعمیل بظاہر ہو رہی ہے۔ (اس آیہ ۸:۲۶) میں خدائے عظیم نے قرون اولیٰ کے مسلمانوں کو اسی خوف عدو کا ماحول یاد دلا کر عیاں کر دیا تھا کہ دشمن پر غالب آ کر محفوظ مقام حاصل کر لینا ہی تائید الٰہی ہے۔ (تذ۔ا:۱۲)

وہ خوف کا ماحول ہے جو ہر شکست زدہ امت پر ہر آن حاوی رہتا ہے...... وہ فقر و افلاس ہے جو محکومیت اور ضعف کی حالت میں غلام قوموں کا پیچھا نہیں چھوڑتا...... وہ قلت تعداد ہے جو دشمن کی اکثریت‘ ابہت اور ہجوم کے بالمقابل عجز و بیچارگی پیدا کر دیتی ہے...... وہ قہر خدا ہے جس سے اتنیں قحط اور وبا‘ فاقوں اور بیماریوں کا شکار ہو جاتی ہے جس کے باعث دنیاوی انعام سب اچک لیے جاتے ہیں۔ دشمن ہر وقت تاک میں لگا رہتا ہے اور کمزور کی کمزوری کو دیکھ کر خوش ہوتا ہے۔ گویا یہاں پر بعینہ اس قطع کی مصیبت کے امتحان و ابتلاء کا ذکر ہے جو ”اعلون“ نہ رہنے کے باعث قوموں پر طاری ہو جاتی ہے اور جس کا مصداق آج تمام عالم اسلام ہے قرآن حکیم نے اس قلت تعداد اور ضعف قوت اس خوف عدو اور بیم موت کی تصریح (اس آیہ میں) بھی کی ہے جس میں بوضاحت تمام جتلا دیا ہے کہ کسی قوم کا آزاد ہونا اور دنیوی نعمتوں اور طیبات رزق سے متمتع ہونا ہی نصرت الٰہی ہے۔ (تذ۔ا:۱۲۳۔۱۲۴)

Marfat.com

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ وَتَخُوْنُوْٓا اَمٰنٰتِكُمْ وَاَنْتُمْ
تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۷﴾ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ
اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿۲۸﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا
وَّيُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿۲۹﴾

خدا اور رسول کے حکموں میں خیانت نہ کرو۔ امانتوں میں بھی خیانت نہ کرو۔ (تک۔۲:۸۷) اور تم ان باتوں کو جانتے ہو۔ ﴿۲۷﴾ (ف) اور لوگو! جانتے رہو کہ تمہارے مال اور تمہاری اولاد (اس دنیا میں) ایک بڑی آزمائش ہیں اور خوب سمجھ رکھو کہ اس کڑے امتحان میں خوش اسلوبی سے روبراہ ہونے والے کے لیے خدا کے پاس اجر عظیم ہے۔ ﴿۲۸﴾ [۱] (تذ۔۲:۹۹) اے ایمان والو! اگر تم خدا کا سچا خوف کر کے (متحد بنے) رہو گے تو وہ تمہارے لیے ایک امتیاز پیدا کر دے گا' تمہاری سب اجتماعی واماندگیوں اور دنیاوی خستہ حالیوں کو تم سے دور کر دے گا۔ تمہاری پشتی غفلتوں سے چشم پوشی کرے گا' اور خدا تو فی الحقیقت بڑا فضل کرنے والا ہے بشرطیکہ بندے اس کے حکموں پر چلیں۔ ﴿۲۹﴾ [۲] (تذ۔۱:۱۵۲)

۱۔ ترقی جماعت کا اصل اصول تقویٰ ہے جس شخص نے محبت خدا اور تقویت جماعت کے بلند نصب العین کو بالائے طاق رکھ کر اسباب حیات' مال واولاد اور تعلقات دنیوی کو ترجیح دی' جس نے مقام خدا کا صحیح احساس نہ کر کے حب جاہ واولاد کو اس کے ہم پلہ کر دیا...... جس نے ہجرت کے وقت ہجرت' قتال کے وقت قتال' صرف زر کے موقع پر صرف زر' اذن امیر کے وقت اطاعت امیر' صبر کے مقام پر صبر اور عمل کے موقع پر عمل نہ کر کے اپنے ذاتی مفاد اور فوری منفعت کو اعلائے خدا اور حفظ جماعت کے بالمقابل اہمیت دی اس نے شرک کیا' اس نے خدا کو چھوڑ دیا' اس نے اپنے بیٹوں کو خدا کے شریک کیا' اس نے مال و جاہ کو خدا سے بہتر سمجھا'...... ایسی قوم کا ٹھکانا آگ ہے' ذلت ومسکنت کا سقر ہے' محکومیت اور غلام کا سعیر ہے' انسانوں کی چاکری کا دوزخ ہے۔ (تذ۔۲:۹۹۔۱۰۰)

۲۔ ﴿یکفر عنکم سیاتکم﴾ ...... اس جملے سے صاحب القرآن تعالیٰ کی مراد اجتماعی اور دنیاوی بدحالیوں اور قومی واماندگیوں کا دور کرنا ہے۔ "یجعل لکم فرقانا" کے الفاظ سے ان مطالب کی اور بھی تائید وتصدیق ہوتی ہے کیونکہ "فرقان" یعنی امتیاز باقی اقوام عالم کے بالمقابل' اور دنیاوی حیثیت ہی سے ہوسکتا ہے ورنہ بے معنی ہے' اور اگر یہ امتیاز روز قیامت ہی کو عیاں ہونا' جیسا کہ آج کل کے نابکار مسلمانوں نے فرض کر لیا ہے تو "یغفر لکم" کے الفاظ اس مطلب کو ادا کرنے کے لیے بالکل کافی تھے۔ یہ بات ﴿واللہ ذوالفضل العظیم﴾ سے بھی ظاہر ہے کیونکہ...... "فضل" کے معانی از روئے قرآن دنیاوی افضال ہی کے ہیں۔ (تذ۔۱:۱۵۲)

Marfat.com

وَاِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِيُثْبِتُوْكَ اَوْ يَقْتُلُوْكَ اَوْ يُخْرِجُوْكَ ؕ وَيَمْكُرُوْنَ وَيَمْكُرُ اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ﴿۳۰﴾ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا قَالُوْا قَدْ سَمِعْنَا لَوْ نَشَآءُ لَقُلْنَا مِثْلَ هٰذَاۤ ۙ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّاۤ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۳۱﴾ وَاِذْ قَالُوا اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَآءِ اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۳۲﴾ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ ؕ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَمَا لَهُمْ اَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللّٰهُ وَهُمْ يَصُدُّوْنَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَا كَانُوْۤا اَوْلِيَآءَهٗ ؕ اِنْ اَوْلِيَآؤُهٗۤ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۴﴾

اے محمدؐ! وہ وقت یاد کرو جب یہ کافر (ابھی دو برس نہیں گزرے مکہ میں) سازش کر رہے تھے کہ تجھے قید کر دیں یا تجھے قتل کر دیں یا مکہ سے نکال دیں لیکن اللہ اپنی سازش کر رہا تھا (کہ وہ تمہیں مدینہ لا کر ان کو شکست فاش دے) تو خدا مکر کرنے والوں کے بالمقابل بہتر مکر کرنے والا ہے۔ ﴿۳۰﴾[1] (تک۔۲:۸۷) اور ان نابکار اہل عرب کے انکار کی یہ شان ہے کہ جب ہماری آیتیں ان کو پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو معاً بول اٹھتے ہیں کہ ہاں ہاں ہم نے محمدؐ کے قرآن اور اس کے دعویٰ پیغمبری کی حقیقت کو خوب سمجھا' اگر ہم چاہیں تو ہم بھی ایسی ہی پیش پا افتادہ باتیں بنا لیں' ان میں رکھا ہی کیا ہے یہ تو وہی ڈھکوسلے ہیں جو اگلے لوگ ہم کو ہمیشہ سے سناتے چلے آئے ہیں۔ ﴿۳۱﴾ (تذ۔۱:۱۷) اور جب انہوں نے کہا کہ اے اللہ اگر یہ (قرآن) تیری طرف سے برحق ہے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا یا کوئی اور تکلیف دینے والا عذاب بھیج۔ ﴿۳۲﴾ (ف) کفار مکہ پر تو اس وقت کہ تم مکہ میں تھے عذاب آ ہی نہ سکتا تھا کیونکہ تم وہاں پر تھے اور مسلمان وہاں عذاب نہ لانے کی دعائیں مانگ رہے تھے۔ ﴿۳۳﴾ (تک۔۲:۸۷) اب تو عذاب نہ دینے کی کوئی وجہ باقی نہیں رہی۔ اب کیوں عذاب نہ ملے کیونکہ وہ لوگوں کو مسجد حرام میں جانے سے روک رہے رہیں۔ (تک۔۲:۸۷) اور وہ اس مسجد کے متولی بھی نہیں۔ اس کے متولی تو صرف پرہیزگار ہیں لیکن ان میں سے اکثر نہیں جانتے۔ ﴿۳۴﴾ (ف)

[1] رسول ﷺ نے ہجرت کی تاریخ ۲۷ صفر مقرر کی۔ ادھر ابوسفیانؓ نے بالآخر قریش کے سرداروں کا اجلاس طلب کیا۔ ایک تجویز یہ تھی کہ محمدؐ کو جلاوطن کر دیا جائے لیکن اعتراض یہ کیا گیا کہ اس کے باہر جانے سے وہ قبائل کو اپنی طرف کر کے ہم پر حملہ آور ہوگا۔ دوسری یہ تھی کہ قید کر کے تکلیف میں مار دیا جائے۔ یہ بھی مسترد ہوئی کہ اس میں اس کے بچ کر نکل جانے کا خطرہ تھا۔ ابوجہل نے بالآخر کہا کہ بہترین موثر شے یہ ہے کہ محمدؐ کو قریش کے تمام قبائل کا ایک ایک شخص مل کر قتل کرے تاکہ انتقام لینے کی صورت باقی نہ رہے۔ (اس آیہ ۸:۳۰ میں) اشارہ اس سازش کی انہی تین تجویزوں کی طرف ہے۔ (تک۔۱:۲۱۴)

Marfat.com

وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ اِلَّا مُكَآءً وَّتَصْدِيَةً ؕ فَذُوْقُوا
الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿۳۵﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ
لِيَصُدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ فَسَيُنْفِقُوْنَهَا ثُمَّ تَكُوْنُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ
يُغْلَبُوْنَ ۬ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى جَهَنَّمَ يُحْشَرُوْنَ ﴿۳۶﴾ لِيَمِيْزَ اللّٰهُ الْخَبِيْثَ مِنَ
الطَّيِّبِ وَيَجْعَلَ الْخَبِيْثَ بَعْضَهٗ عَلٰى بَعْضٍ فَيَرْكُمَهٗ جَمِيْعًا فَيَجْعَلَهٗ فِيْ
جَهَنَّمَ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۳۷﴾ قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ يَّنْتَهُوْا يُغْفَرْ لَهُمْ
مَّا قَدْ سَلَفَ ۚ وَاِنْ يَّعُوْدُوْا فَقَدْ مَضَتْ سُنَّتُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۳۸﴾ وَقَاتِلُوْهُمْ
حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ ۚ فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ بِمَا
يَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۳۹﴾ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَوْلٰىكُمْ ؕ نِعْمَ الْمَوْلٰى
وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ﴿۴۰﴾

اوران کافروں کی "نماز" بھی خانہ کعبہ میں سیٹیاں اورتالیاں بجانا رہ گئی ہے۔ (تک۔۲:۸۷) تو تم جو کفر کرتے تھے اب اس کے بدلے عذاب (کا مزہ) چکھو۔ ﴿۳۵﴾ (ف) جو لوگ کافر ہوگئے وہ اپنے مال لوگوں کو راہ خدا میں قتال بالسیف کرنے سے روکنے کی غرض سے خرچ کرتے ہیں تو یہ لوگ عنقریب خرچ تو کردیں گے پھر جب وہ مغلوب ہو جائیں گے اوران کی جماعت شکست کھا جائے گی تو ان کو اس بے جا مال خرچنے کا بڑا پچھتاوا ہوگا اور جو لوگ کافر ہوگئے ان سب کو جہنم میں دھکیل دیا جائے گا۔ ﴿۳۶﴾ (تذ۔۲:۱۸۷) تاکہ خدا ناپاک کو پاک سے الگ کردے اور ناپاک کو ایک دوسرے پر رکھ کر ایک ڈھیر بنادے پھر اس کو دوزخ میں ڈال دے یہی لوگ خسارہ پانے والے ہیں۔ ﴿۳۷﴾ (ف) اے محمدؐ! ان کافروں کو کہہ دو کہ اگر وہ باز آجائیں تو جو کچھ انہوں نے اس وقت تک کیا معاف کردیا جائے گا لیکن اگر وہ پھر مسلمانوں کو دکھ دیں گے تو ان کی جڑ کاٹ کر رکھ دی جائے گی۔ (تک۔۲:۸۷) اگر پھر (وہی حرکات) کرنے لگیں گے تو اگلے لوگوں کا (جو) طریق جاری ہو چکا ہے (وہی) ان کے حق میں ہوتا جائے گا۔ ﴿۳۸﴾ (ف) اور اے ایمان والو! اعدائے جماعت سے اس وقت تک لڑتے جاؤ جب تک کہ فساد کا نام ونشان باقی نہ رہے (ان کو تمہارے برخلاف کچھ کرنے کی مجال نہ رہے) اور چاروں طرف دہائی خدا کی مچی ہو غلغلہ اسی کا بلند ہو رہا ہو پھر اگر اس مجبوری کی حالت میں وہ ہتھیار ڈال دیں تو تم ان سے لڑائی بند کردو اور ان کی آئندہ چالوں کے متعلق شک میں نہ پڑے رہو کیونکہ خدا ان کے اعمال کو نہایت انہماک سے دیکھ رہا ہے۔ ﴿۳۹﴾ (تذ۔۲:۲۴۳) اور اگر روگردانی کریں تو جان رکھو کہ خدا تمہارا حمایتی ہے۔ (اور) وہ خوب حمایتی اور خوب مددگار ہے۔ ﴿۴۰﴾ (ف)

Marfat.com

وَاعۡلَمُوۡۤا اَنَّمَا غَنِمۡتُمۡ مِّنۡ شَیۡءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوۡلِ وَلِذِی الۡقُرۡبٰی
وَالۡیَتٰمٰی وَالۡمَسٰكِیۡنِ وَابۡنِ السَّبِیۡلِ ۙ اِنۡ كُنۡتُمۡ اٰمَنۡتُمۡ بِاللّٰهِ وَمَاۤ اَنۡزَلۡنَا
عَلٰی عَبۡدِنَا یَوۡمَ الۡفُرۡقَانِ یَوۡمَ الۡتَقَی الۡجَمۡعٰنِ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ ﴿۴۱﴾
اِذۡ اَنۡتُمۡ بِالۡعُدۡوَةِ الدُّنۡیَا وَهُمۡ بِالۡعُدۡوَةِ الۡقُصۡوٰی وَالرَّكۡبُ اَسۡفَلَ
مِنۡكُمۡ ؕ وَلَوۡ تَوَاعَدۡتُّمۡ لَاخۡتَلَفۡتُمۡ فِی الۡمِیۡعٰدِ ۙ وَلٰكِنۡ لِّیَقۡضِیَ اللّٰهُ اَمۡرًا
كَانَ مَفۡعُوۡلًا ۬ۙ لِّیَهۡلِكَ مَنۡ هَلَكَ عَنۡۢ بَیِّنَةٍ وَّیَحۡیٰی مَنۡ حَیَّ عَنۡۢ
بَیِّنَةٍ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَسَمِیۡعٌ عَلِیۡمٌ ﴿۴۲﴾ اِذۡ یُرِیۡكَهُمُ اللّٰهُ فِیۡ مَنَامِكَ قَلِیۡلًا ؕ وَلَوۡ اَرٰىكَهُمۡ
كَثِیۡرًا لَّفَشِلۡتُمۡ وَلَتَنَازَعۡتُمۡ فِی الۡاَمۡرِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ سَلَّمَ ؕ اِنَّهٗ عَلِیۡمٌۢ
بِذَاتِ الصُّدُوۡرِ ﴿۴۳﴾

مال غنیمت کا پانچواں حصہ خدا اور رسول کا ہے وہ جس طرح چاہیں تقسیم کریں اور مومنوں کے عزیزوں کا ہے اور یتیموں مسکینوں اور مسافروں کا ہے اگر تم فی الحقیقت ایمان والے ہو۔ (تک۔۲:۸۸) اور اس (نصرت) پر ایمان رکھتے ہو جو (حق و باطل میں) فرق کرنے کے دن (یعنی جنگ بدر میں) جس دن دونوں فوجوں میں بھیڑ ہوگئی اپنے بندے (محمدؐ) پر نازل فرمائی اور خدا ہر چیز پر قادر ہے۔ ﴿۴۱﴾ (ف) جس وقت تم (مدینے سے) قریب کے ناکے پر تھے اور کافر بعید کے ناکے پر اور قافلہ تم سے نیچے (اتر گیا) تھا اور اگر تم (جنگ کے لیے) آپس میں قرارداد کر لیتے تو وقت معین (پر جمع ہونے) میں تقدیم و تاخیر ہو جاتی لیکن خدا کو منظور تھا کہ جو کام ہو کر رہنے والا تھا اسے کر ہی ڈالے۔ (ف) یہ اس لیے کہ اللہ کا منشا یہ ہے کہ جو قوم ہلاک ہو وہ روشن شہادت کے بعد ہلاک ہو اور جو زندہ رہے وہ مکمل ثبوت کے بعد زندہ رہے۔ بے شک خدا معاملات کو بڑا سمجھنے والا بڑا باخبر ہے۔ ﴿۴۲﴾[1] (تذ۔۲:۲۰۰) اس وقت خدا نے تمہیں خواب میں کافروں کو تھوڑی تعداد میں دکھایا اور اگر بہت کر کے دکھاتا تو تم لوگ جی چھوڑ دیتے اور (جو) کام (درپیش تھا) اس میں جھگڑنے لگتے لیکن خدا نے (تمہیں اس سے) بچا لیا۔ بے شک وہ سینوں کی باتوں تک سے واقف ہے۔ ﴿۴۳﴾ (ف)

[1] پروردگار عالم کا قانون ہر قوم اور زمانے پر اس قدر مطلق العمل اور معین الاثر رہا ہے کہ اس کا مقام یا وقت یا معمول علیہ بدل جانے سے نفس قانون بدل نہیں سکتا، پس خدائے رب العالمین کے نزدیک ہر قوم کے ایمان اور تقویٰ، صبر اور توکل، سعی اور نیت، اصلاح اور احسان کی بھی اس کے عیار عمل کے مطابق قیمت ہے اور جزا اور سزا کے بھی وہی ڈھنگ ہیں جو کسی دوسری امت کے لیے ہو سکتے ہیں۔ قومیں بلا امتیاز احدے اسی وقت تک زندہ رہتی ہیں جب تک کہ ان کے مجموعی اعمال و افعال ان کے زندہ رہنے کی قطعی وکالت کرتے ہیں۔ وہ اسی وقت تباہ ہوتی ہیں جب ان کے برخلاف ان کی بداعمالی کی شہادت روشن اور مکمل ہو جائے۔ قوموں کے فنا اور بقا میں بھی افراد کی جزا سزا کی مانند قطعاً کوئی ظلم نہیں ہوتا۔ سب جو کچھ ہو رہا ہے کسی آئین و اصول کے ماتحت ہو رہا ہے۔ (تذ۔۲:۱۹۹۔۲۰۰)

Marfat.com

وَاِذۡ یُرِیۡکُمُوۡهُمۡ اِذِ الۡتَقَیۡتُمۡ فِیۡۤ اَعۡیُنِکُمۡ قَلِیۡلًا وَّیُقَلِّلُکُمۡ فِیۡۤ اَعۡیُنِهِمۡ لِیَقۡضِیَ
اللّٰهُ اَمۡرًا کَانَ مَفۡعُوۡلًا ؕ وَاِلَی اللّٰهِ تُرۡجَعُ الۡاُمُوۡرُ ﴿۴۴﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا ع
اِذَا لَقِیۡتُمۡ فِئَةً فَاثۡبُتُوۡا وَاذۡکُرُوا اللّٰهَ کَثِیۡرًا لَّعَلَّکُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ ﴿۴۵﴾ وَاَطِیۡعُوا
اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوۡا فَتَفۡشَلُوۡا وَتَذۡهَبَ رِیۡحُکُمۡ وَاصۡبِرُوۡا ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ
الصّٰبِرِیۡنَ ﴿۴۶﴾

ہم نے تم مسلمانوں کو پہلی دفعہ (کفار مکہ کے کامیاب مقابلے کے لیے) ان کی تعداد قلیل دکھا کر ابھارا اور کفار کی نگاہوں میں تم کو نہایت قلیل اور حقیر دکھلا کر ابھارا کہ تم سے جنگ کریں اور ان کی بیخ اکھڑ جائے۔ (تک۔۲:۸۸) اور سب کاموں کا رجوع خدا ہی کی طرف ہے۔ ﴿۴۴﴾ (ف) اے ایمان والو! جب دشمن کی کسی فوج کے بالمقابل تم صف آرا ہو جاؤ تو ثابت قدم رہا کرو اور اس وقت خدا کا دھیان اور بھی زیادہ دل میں رکھو تاکہ تمہارے حوصلے بڑھیں اور بالآخر تم دشمن کے بالمقابل کامیاب ہو جاؤ۔ ﴿۴۵﴾ ۱ (تذ......۱:۱۴۳) اے ایمان والو! خدا کے احکام کی کامل متابعت کرو اپنے امیر جماعت (رسول اللہ) کے بالمشافہ حکموں کی بے چوں و چرا اطاعت کرو۔ اپنی جماعت کے افراد کے مابین کوئی نزاع قائم نہ کرو ورنہ نامراد ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی (اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ) جہاد کی تکلیفوں کے بالمقابل استقلال سے جمے رہو (سب مصائب کا مضبوطی سے مقابلہ کرو کیونکہ اللہ بے شک انہی کا ساتھ دیتا ہے جو صبر کرتے ہیں۔ ﴿۴۶﴾ (تذ۔۲:۱۸۹)

---

۱ یہاں ''ایمان'' کو پھر دشمن کے بالمقابل ثابت قدم رہنے پر محمول کیا ہے ﴿واذکروا اللہ کثیرا﴾ کا مقصود یہ ہے کہ جب تم دشمن کے بالمقابل ڈٹ کر کھڑے ہو جاؤ تو اس حاکم اعلیٰ کا خیال دل میں لاؤ جس کی ماتحتی میں تم لڑ رہے ہو۔ پھر جس طرح ہر سپاہی کو اپنے سپہ سالار کی یاد اس کے انعاموں کی یاد اس کی سزاؤں کی یاد میدان جنگ میں اور بھی مستعد کر دیتی ہے اسی طرح تم بھی مالک زمین و آسمان کی یاد کر کے اپنی ہمتوں کو بڑھاؤ تاکہ تم دشمن پر فتح پاؤ ﴿لعلکم تفلحون﴾ گویا یہاں بھی ﴿تفلحون﴾ سے مراد دنیاوی فتح ہے اخروی فلاح مراد نہیں اور نہ ﴿واذکروا کثیرا﴾ سے مقصود یہ ہے کہ گھر بیٹھے تسبیحوں پر خدا کا نام بڑبڑاتے رہو تاکہ قیامت کے دن فلاح پاؤ۔ (تذ۔۱:۱۴۳)

اس صاحب جلال خدا کو...... فی الحقیقت یہ منظور تھا کہ درد دل کے اس نائرہ عمل میں اور مشکلات ومحن کی صبر آزما مجر میں وہ ہر مومن کے قلب کو دنیاوی خطرات اور بدنی مصائب کے خوف سے پاک کر کے ان میں صبر وانگیز کا کشور کشا نور اور قوت کی جلا پیدا کرے...... وہ اپنی ذات پر کامل ایمان اور اپنے جاہ ومنصب کے سچے خوف سے امت کے ہر فرد میں استقلال کا نظم ونسق اور اتحاد عمل کا طریق کار دیکھنا چاہتا تھا...... وہ ایمان کے جرأت انگیز ولولوں اور مقام خدا کے ہمت آفرین تذکروں سے اسلام کے ہر متنفس میں مقابلے کی ناقابل تسخیر روح اور ثبات کا ناقابل شکست جذبہ قائم کرنا چاہتا تھا۔ (تذ۔۱:۱۴۱۔۱۴۲)

Marfat.com

وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ خَرَجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ بَطَرًا وَّرِئَاءَ النَّاسِ
وَيَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ بِمَا يَعْمَلُونَ مُحِيطٌ ﴿٤٧﴾ وَإِذْ زَيَّنَ
لَهُمُ الشَّيْطٰنُ أَعْمَالَهُمْ وَقَالَ لَا غَالِبَ لَكُمُ الْيَوْمَ مِنَ النَّاسِ وَإِنِّي
جَارٌ لَّكُمْ ۚ فَلَمَّا تَرَاءَتِ الْفِئَتٰنِ نَكَصَ عَلٰى عَقِبَيْهِ وَقَالَ إِنِّي بَرِيءٌ
مِّنْكُمْ إِنِّي أَرٰى مَا لَا تَرَوْنَ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ ۚ وَاللَّهُ شَدِيدُ الْعِقَابِ ﴿٤٨﴾ ع
إِذْ يَقُولُ الْمُنٰفِقُونَ وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَّرَضٌ غَرَّ هٰؤُلَاءِ دِينُهُمْ ۗ وَمَنْ
يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿٤٩﴾ وَلَوْ تَرٰى إِذْ يَتَوَفَّى الَّذِينَ كَفَرُوا ۙ
الْمَلٰٓئِكَةُ يَضْرِبُونَ وُجُوهَهُمْ وَأَدْبَارَهُمْ ۚ وَذُوقُوا عَذَابَ الْحَرِيقِ ﴿٥٠﴾
ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيكُمْ وَأَنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيدِ ﴿٥١﴾

اور ان لوگوں جیسے نہ ہونا جو اتراتے ہوئے (یعنی حق کا مقابلہ کرنے کے لیے) اور لوگوں کو دکھانے کے لیے گھروں سے نکل آئے اور لوگوں کو خدا کی راہ سے روکتے ہیں' اور جو اعمال یہ کرتے ہیں خدا ان پر احاطہ کیے ہوئے ہے۔ ﴿٤٧﴾ (ف) اور جب شیطانوں نے ان کے اعمال ان کو آراستہ کر دکھائے اور کہا کہ آج کے دن لوگوں میں سے کوئی تم پر غالب نہ ہوگا اور میں تمہارا رفیق ہوں۔ (لیکن) جب دونوں فوجیں ایک دوسرے کے مقابل (صف آرا) ہوئیں تو پسپا ہو کر چل دیا اور کہنے لگا کہ مجھے تم سے کوئی واسطہ نہیں۔ میں تو ایسی چیزیں دیکھ رہا ہوں جو تم نہیں دیکھ سکتے مجھے تو خدا سے ڈر لگتا ہے اور خدا سخت عذاب کرنے والا ہے۔ ﴿٤٨﴾ (ف) اس وقت منافق اور (کافر) جن کے دلوں میں مرض تھا کہتے تھے کہ ان لوگوں کو ان کے دین نے مغرور کر رکھا ہے اور جو شخص خدا پر بھروسہ رکھتا ہے تو خدا غالب حکمت والا ہے۔ ﴿٤٩﴾ (ف) اور کاش تم اس وقت (کی کیفیت) دیکھو جب فرشتے کافروں کی جانیں نکالتے ہیں ان کے مونہوں اور پیٹھوں پر (کوڑے اور ہتھوڑے وغیرہ) مارتے (ہیں اور کہتے ہیں) کہ (اب) عذاب آتش (کا مزہ) چکھو۔ ﴿٥٠﴾ (ف) یہ وہ متاع ہے جو تمہارے دونوں ہاتھوں نے کما کر اپنی فلاح کے لیے آگے بھیجی ہے۔ (تو اب اسی متاع کو دیکھ کر تمہارے متعلق فیصلہ کر دیا جائے گا کہ تم کس شے کے مستحق ہو) اور یہ تو قطعی طور پر درست ہے کہ خدا اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرتا۔ ﴿٥١﴾ (تذ۔ا۔۱۸۲)

Marfat.com

كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ
بِذُنُوْبِهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۵۲﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ لَمْ يَكُ
مُغَيِّرًا نِّعْمَةً اَنْعَمَهَا عَلٰى قَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ
عَلِيْمٌ ﴿۵۳﴾ كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ
فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَاَغْرَقْنَاۤ اٰلَ فِرْعَوْنَ ۚ وَكُلٌّ كَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ﴿۵۴﴾ اِنَّ
شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿ۖ۵۵﴾ اَلَّذِيْنَ
عٰهَدْتَّ مِنْهُمْ ثُمَّ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَهُمْ فِيْ كُلِّ مَرَّةٍ وَّهُمْ لَا يَتَّقُوْنَ ﴿۵۶﴾
فَاِمَّا تَثْقَفَنَّهُمْ فِي الْحَرْبِ فَشَرِّدْ بِهِمْ مَّنْ خَلْفَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿۵۷﴾
وَاِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ خِيَانَةً فَانْۢبِذْ اِلَيْهِمْ عَلٰى سَوَآءٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا
يُحِبُّ الْخَآئِنِيْنَ ﴿۵۸﴾ ؑ

جیسا حال فرعونیوں کا اور ان سے پہلے لوگوں کا (ہوا تھا ویسا ہی ان کا ہوا کہ) انہوں نے خدا کی آیتوں سے کفر کیا تو خدا نے ان کے گناہوں کی سزا میں ان کو پکڑ لیا' بے شک خدا زبردست اور سخت عذاب دینے والا ہے۔ ﴿۵۲﴾ (ف) یہ اس لیے کہ خدا فی الحقیقت ان نعمتوں کو جو کسی قوم کو دی ہیں بدلنے والا نہیں ہوتا جب تک کہ وہ قوم اپنے اندر کی خاصیتوں کو بدل کر نا اہل ثابت نہ ہو جائے اور یہ ایک اٹل حقیقت ہے کہ خدا بڑا سوچ سمجھ کر فیصلہ کرنے والا ہے اور بڑا باخبر ہے۔ ﴿۵۳﴾ (تذ۔۲:۱۸۳) جیسا حال فرعونیوں اور ان سے پہلے لوگوں کا (ہوا تھا ویسا ہی ان کا ہوا)' انہوں نے اپنے پروردگار کی آیتوں کو جھٹلایا تو ہم نے ان کو ان کے گناہوں کے سبب ہلاک کر ڈالا اور فرعونیوں کو ڈبو دیا' اور وہ سب ظالم تھے۔ ﴿۵۴﴾ (ف) جانداروں میں سب سے بدتر 'خدا' کے نزدیک وہ لوگ ہیں جو کافر ہیں سو ایمان نہیں لاتے۔ ﴿۵۵﴾ (ف) جن لوگوں سے تم نے (صلح کا) عہد کیا ہے پھر وہ ہر بار اپنے عہد کو توڑ ڈالتے ہیں اور خدا سے نہیں ڈرتے۔ ﴿۵۶﴾ (ف) اگر تم ان کو لڑائی میں پاؤ تو انہیں ایسی سزا دو کہ جو لوگ ان کے پس پشت ہیں وہ ان کو دیکھ کر بھاگ جائیں۔ عجب نہیں کہ ان کو (ان سے) عبرت ہو۔ ﴿۵۷﴾ (ف) اور اگر تمہیں کسی قوم سے دغا بازی کا خوف ہو تو (ان کا عہد) انہیں کی طرف پھینک دو (اور) برابر (کا جواب دو) کچھ شک نہیں کہ خدا دغا بازوں کو دوست نہیں رکھتا۔ ﴿۵۸﴾ (ف)

وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَبَقُوْا ۭ اِنَّهُمْ لَا يُعْجِزُوْنَ ۝۵۹ وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا
اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ
وَاٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ ۚ اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ ۭ وَمَا تُنْفِقُوْا
مِنْ شَيْءٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يُوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ۝۶۰ وَاِنْ جَنَحُوْا
لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝۶۱ وَاِنْ يُّرِيْدُوْٓا
اَنْ يَّخْدَعُوْكَ فَاِنَّ حَسْبَكَ اللّٰهُ ۭ هُوَ الَّذِيْٓ اَيَّدَكَ بِنَصْرِهٖ وَبِالْمُؤْمِنِيْنَ ۝۶۲

مطمئن رہو کفار ہرگز تم سے سبقت نہیں لے جاسکتے کیونکہ ان میں تمہیں عاجز کر دینے کی ہمت ہی نہیں۔ ۝۵۹ (تک۔۲:۸۸) اور اے ایمان والو! اپنے دشمن (کا زور توڑنے) کے لیے جہاں تک تمہاری انتہائی طاقت ہے سپاہیانہ قوت کے مظاہروں سے اور جنگی گھوڑوں کی چھاؤنیاں پھیلا پھیلا کر اپنے آپ کو ساز و سامان سے لیس رکھو۔ ایسا کرو گے تو خدا کے دشمنوں اور اپنے دشمنوں پر اپنی دھاک بٹھائے رکھو گے اور نہ صرف ان پر ہی بلکہ آس پاس کے ان دوست نما ہمسایہ سلطنتوں پر بھی تمہارا رعب و وقار قائم رہے گا جن (کے دلی ارادواں) کی تم کو کچھ خبر نہیں اور جن (کی تمہارے برخلاف خفیہ تیاریوں) کو خدا جانتا ہے' اور جو کچھ مالی ایثار بھی تم لوگ حفظ نفس اور حفاظت دین' اعلائے اللہ اور استیلائے جماعت (فی سبیل اللہ) کے لیے کرو گے اس کا اجر تم کو پورا پورا ادا کر دیا جائے گا اور تمہاری کچھ حق تلفی نہ کی جائے گی۔ ۝۶۰ (تذ۔۲:۱۹۲) اور اے محمدؐ! اگر دشمن صلح کرنے پر مائل ہوں اور اپنا ارادہ بالصراحت ظاہر کریں تو پھر تم بھی صلح ہی کی طرف جھکو اور نتائج کے متعلق خدا پر کامل اعتماد رکھو کیونکہ لامحالہ وہ طرفین کی نیتوں کو بڑا سمجھنے والا اور ان کی قدر و قیمت اور اہلیت کو بڑا جانچنے والا ہے۔ ۝۶۱ (تذ۔۲:۱۹۲) پھر اگر تمہارے صلح کر لینے کے بعد ان کا ارادہ تم سے دغا کرنے کا بھی ہو تو خدا دروغ کو کبھی فروغ نہیں دیتا۔ اس کی حمایت تمہارے لیے کافی ہے تم پھر ان سے لڑو اور ان پر یکدم پل پڑو کیونکہ اس کجروی سے صلح پسند ایمان والوں اور راستبازوں کے حوصلے اور بھی بلند ہو جائیں گے' اور تم بالآخر فتح مند ہو گے۔ وہی کارساز تو ہے جس نے اپنی حمایت اور مسلمانوں کی روز افزوں قوت ایمان سے تم کو مدد دی ہے۔ ۝۶۲[۱] (تذ۔۲:۱۹۲)

[۱] (۶۰-۶۲) قرآن حکیم کی حیرت انگیز حکمت جامعہ اور مطلق العمل ہدایت کے مطابق آج بھی وہی قوم اس دنیا میں بے خوف و خطر ہے جس نے بلند اخلاق کی پیدا کی ہوئی طاقت کے علاوہ اپنے آپ کو مادی طاقت کے ہر ممکن ساز و سامان سے لیس رکھا جس نے دشمن کے بالمقابل کامل جنگی تیاری کی' جس نے ہر ناگہاں مصیبت کو پیش نظر رکھ کر حزم و احتیاط سے کام لیا' جو ہر ممکن مقابل کی چالبازیوں سے باخبر رہی جس نے جدال و قتال کو خوش اسلوبی سے سرانجام دینے کے لیے اپنی مملکت کے خزانے معمور رکھے۔ (تذ:۲:۱۹۱-۱۹۲) جنگی ہتھیاروں سے پوری تیاری دشمنوں کے خلاف کی جائے کہ یہ لوگ صرف قوم کے دشمن ہی نہیں بلکہ خدا کے دشمن اس لیے ہیں کہ انسان کے ایک امت ہونے کے خدائی مقصد کو پورا نہیں ہونے نہیں دیتے۔ (حد:۲۳۹) (نیز دیکھئے نوٹ آیت ۱۵-۱۷)

وَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ ؕ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَّاۤ اَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ
وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَيْنَهُمْ ؕ اِنَّهٗ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۶۳﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ
وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۶۴﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَى
الْقِتَالِ ؕ اِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ عِشْرُوْنَ صٰبِرُوْنَ يَغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ ۚ وَاِنْ يَّكُنْ
مِّنْكُمْ مِّائَةٌ يَّغْلِبُوْۤا اَلْفًا مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ﴿۶۵﴾

اے پیغمبر! سب سے بڑا احسان جو خدا نے تم پر کیا ہے یہ ہے کہ اس نے مومنوں کے دل گانٹھ دیے! اگر تم روئے زمین کے خزانوں کو خرچ کر ڈالتے تو بھی ان کے دلوں میں یہ الفت نہ پیدا کر سکتے تھے' لیکن وہ خدا کی مشترک عبودیت ہی تو تھی جس نے ان کو آپس میں جوڑ دیا! بے شک وہ خدا بڑا زبردست اور صاحب تدبیر ہے۔ ﴿۶۳﴾ (تذ۔ا: ۱۶۷) اے پیغمبر! اب تمہیں اللہ اور یہی مومن جو تمہارے تابع فرمان ہیں ہر ایک سے نبٹنے کے لیے کافی ہیں۔ ﴿۶۴﴾[1] (تذ۔ا: ۱۶۷) اے پیغمبر! ایمان والوں کو دشمنان خدا کے برخلاف لڑنے پر برانگیختہ کیا کرو۔ ایمان والوں کی قوت تو اس قدر زبردست ہے کہ اگر تم میں سے برداشت کرنے والے بیس مومن بھی ہوں تو وہ مخالف فریق کے دو سو نفر پر غالب رہیں گے' اور اگر تم میں سے ایسے سو ہوں تو کفار کے ہزار نفر پر غالب رہیں گے' یہ اس لیے کہ یہ قوم ایمان کی غلبہ افزا طاقت کی سمجھتی ہی نہیں۔ ﴿۶۵﴾ (تذ۔ا: ۱۶۴)

---

[1] (۶۳۔۶۴) ائتلاف قلوب کو نعمت خدا کہا گیا ہے اور ﴿الف بین قلوبکم﴾ کے الفاظ نہایت قابل غور ہیں۔ اگرچہ بادی النظر میں اس جملے کے معنی یہی ہیں کہ "خدا نے تمہارے دلوں کے درمیان الفت کی راہ و رسم پیدا کر دی۔" لیکن اگر گہری نظر سے دیکھا جائے تو اس ائتلاف کا واقع ہونا خدا کا کوئی غیبی استبدادی یا تقدیری فعل نہ تھا جس پر آج کل کے مسلمان نہایت تن دہی سے اعتقاد رکھتے ہیں اور بلاسعی و عمل اس کے پھر واقع ہونے کے منتظر رہتے ہیں' بلکہ مقصود یہ ہے کہ اس ایک خدا کی عبودیت ہی تمہارے اتحاد کا باعث ہوئی۔ تم سب نے اس کو صحیح معنوں میں آقا اور حاکم اعلیٰ مان لیا اور پھر اس کے سچے خوف و اتقا کے باعث تمہارے دل آپس میں جڑ گئے۔ گویا اتحاد کا واقع ہونا ایک مسبب الاسباب فعل تھا جس کا بالواسطہ محرک خدائے عظیم کا صحیح معنوں میں ڈر تھا۔ (تذ۔ا: ۱۴۶)

کفایت خدا کا یہ عظیم الشان وعدہ عرب کے بے زر اور بے ضرر نبیؐ سے اس وقت ہوتا تھا جبکہ بعثت کے چھٹے سال میں اسلام کا وہ زبردست اور تند خو دشمن عمرؓ محمدؐ کے خلق عظیم کے آگے سپر ڈال چکا تھا اور عرب کے کل براعظم میں صرف چالیس مرد اور پندرہ عورتیں ایمان لائی تھیں مگر الفت کی دلوں کے بیچ میں چلی ہوئی نہر سلسبیل نے اور طاعت کے پیدا کیے ہوئے ابر بہار نے اس بے نشان اور کمزور پودے کو ایک دن سربفلک درخت بنا کر سایہ پرور اور زمین میں شگاف کر دینا تھا۔ (تذ۔ا: ۱۶۷)

Marfat.com

اَلْـٰٔنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ اَنَّ فِيْكُمْ ضَعْفًا ؕ فَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ
صَابِرَةٌ يَّغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ ۚ وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ اَلْفٌ يَّغْلِبُوْٓا اَلْفَيْنِ بِاِذْنِ
اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۶۶﴾ مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗٓ اَسْرٰى حَتّٰى
يُثْخِنَ فِى الْاَرْضِ ؕ تُرِيْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْيَا ۖۗ وَاللّٰهُ يُرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ؕ وَاللّٰهُ
عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۶۷﴾ لَوْلَا كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيْمَآ اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۶۸﴾

اس وقت اللہ نے اپنے حکم کا بوجھ تم پر سے ہلکا کر دیا ہے اور محسوس کیا ہے کہ ابھی تم میں کمزوری وسائل باقی ہے۔ تو اس کمزوری کی حالت میں بھی تم میں سے ایک سو صابر ہوں گے تو وہ دو سو دشمن نفر پر غالب رہیں گے۔ اور اگر ایک ہزار ہوں گے تو وہ دو ہزار پر غالب رہیں گے اور اللہ تو مستقل مزاج لوگوں ہی کا ساتھی ہے۔﴿۶۶﴾[1] (تذ۔۱:۱۶۴) کسی نبی کو جب تک وہ روئے زمین سے کافروں کا قتل عام کر کے ان کی بیخ نہ اکھڑ دے اپنے پاس قیدیوں کا رکھنا مناسب نہیں۔ تم دنیا کا فائدہ چاہتے ہو اور اللہ انجام کا فائدہ چاہتا ہے اور اللہ غالب اور حکمت والا ہے۔﴿۶۷﴾ (تک۔۲:۶۷) اگر اس امر کا فیصلہ پہلے سے ہی نہ ہوا ہوتا تو جو تاوان تم نے ان سے لیا ہے اس سے یقیناً تم کو بڑا عذاب ملتا۔﴿۶۸﴾[2] (تک۔۲:۶۷)

---

۱ (۶۵-۶۶) یہاں ''صبر'' کے مطالب اس قدر صاف ہو گئے ہیں کہ اس کے بعد کسی مزید تشریح کی حاجت نہیں رہتی۔ ﴿قوم لا یفقھون﴾ کے الفاظ یہاں پھر آئے ہیں اور مقصود یہ ہے کہ یہ لوگ ''صبر'' کے غلبہ افزا نتائج کو نہیں سمجھتے۔ ان ایات میں ''صبر'' کو ایمان پر محمول کیا ہے۔ ﴿حرض المومنین علی القتال﴾ گویا ''ایمان کی ایک شق صبر بھی ہے۔ لیکن جو اہم نتیجہ ان آیات کے مطالعے سے نکلتا ہے یہ ہے کہ جو قوم اس دنیا کے اندر اپنے سے کم تعداد قوم سے پچھڑ رہی ہے اس میں شائبہ کفر ضرور ہے' انتہائی کفر یہ ہے کہ اپنے سے دس گنا کم تعداد سے شکست کھائے لیکن اگر اپنے سے نصف تعداد سے پچھڑے تو بھی کافر ہے۔ انتہائی ایمان یہ ہے کہ ایک مومن دس کو پچھاڑے لیکن اگر ضعف کی حالت میں دو کو بھی ہرا سکے تو ایمان کا کچھ نہ کچھ دعویدار ضرور رہتا ہے! گویا کفر کی ایک اہم شق از روئے قرآن بزدلی ہے' نامرادی ہے' میدان جنگ سے ہارنا ہے! لمبی داڑھیاں نہ رکھنے یا شرعی پاجامے نہ پہننے سے کوئی شخص خدا کے نزدیک کافر نہیں ہو سکتا۔ (تذ۔۱:۱۶۴)

۲ (۶۷-۶۸) (جنگ بدر میں) قیدیوں کے معاملے میں رسولؐ نے مشورہ کیا تو حضرت عمرؓ نے سب کو قتل کرنے کی رائے دی' حضرت ابوبکرؓ نے کہا کہ یہ ہماری قوم کے افراد ہیں شاید کہ اسلام لے آئیں ان سے فدیہ وصول کر کے چھوڑ دیا جائے۔ رسولؐ نے حضرت ابوبکرؓ کی رائے پسند کی اور چار ہزار درہم فی قیدی تاوان مقرر ہوا۔ رؤسا سے زیادہ رقم کا مطالبہ کیا گیا مال غنیمت تقسیم کرتے وقت۔ رسولؐ نے حکم دیا تھا کہ سب مسلمانوں میں برابر تقسیم کیا جائے اور چونکہ عرب میں مدت سے رواج تھا کہ سردار قوم کو چوتھا حصہ دیا جائے رسولؐ نے خود بھی ہر مسلمان کے برابر مال غنیمت لینا منظور کیا۔

قیدیوں کے معاملہ میں رسول خدا نے حضرت ابوبکرؓ کی رائے کو پسند اور حضرت عمرؓ کی رائے کو مسترد کیا تھا لیکن حضرت عبداللہ بن رواحہ نے بھی رائے دی تھی کہ ایک وادی میں بہت سا ایندھن جمع کر کے ان کو زندہ جلا دیا جائے اس لیے عام رائے ان کے قتل کے حق میں تھی' ادھر قرآن میں (آیہ ۸:۶۸) میں رسولؐ کو تنبیہ کی گئی۔

اس وحی کے نازل ہونے پر رسول صلعم اور حضرت ابوبکرؓ دیر تک روتے رہے۔ حضرت عمرؓ کو کہا کہ اگر میں تمہارے مشورے پر عمل کرتا تو خدا مجھ سے ناراض نہ ہوتا۔ (تک۔۲:۶۷)

فَكُلُوْا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلٰلًا طَيِّبًا ۖ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۶۹﴾
يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّمَنْ فِيْۤ اَيْدِيْكُمْ مِّنَ الْاَسْرٰٓى ۙ اِنْ يَّعْلَمِ اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ
خَيْرًا يُّؤْتِكُمْ خَيْرًا مِّمَّاۤ اُخِذَ مِنْكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۷۰﴾
وَاِنْ يُّرِيْدُوْا خِيَانَتَكَ فَقَدْ خَانُوا اللّٰهَ مِنْ قَبْلُ فَاَمْكَنَ مِنْهُمْ ؕ
وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۷۱﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا
بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْۤا
اُولٰٓئِكَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ؕ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يُهَاجِرُوْا
مَا لَكُمْ مِّنْ وَّلَايَتِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ حَتّٰى يُهَاجِرُوْا ۚ وَاِنِ اسْتَنْصَرُوْكُمْ
فِي الدِّيْنِ فَعَلَيْكُمُ النَّصْرُ اِلَّا عَلٰى قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ ؕ وَاللّٰهُ
بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۷۲﴾

اور جو مال غنیمت تم کو ملا ہے اس کھاؤ (کہ وہ تمہارے لیے) حلال طیب (ہے) اور خدا سے ڈرتے رہو بے شک خدا بخشنے والا مہربان ہے۔ ﴿۶۹﴾ (ف) (پھر کافر قیدیوں کو تسلی دی کہ) اگر مسلمانوں کے حق میں تمہاری نیتیں اس شکست کے بعد نیک رہیں تو مال غنیمت اور فدیہ دینے کی وجہ سے جو نقصان تمہیں ہوا ہے اللہ اس کا بہتر اجر تمہیں دے گا اور تمہاری زیادتیوں کو جو تم نے رسول سے کی ہیں معاف کر دے گا۔ ﴿۷۰﴾ (تک۔۲:۹۰) اور اگر یہ لوگ تم سے دغا کرنا چاہیں گے تو یہ پہلے ہی خدا سے دغا کر چکے ہیں تو اس نے ان کو (تمہارے) قبضے میں کر دیا۔ اور خدا دانا حکمت والا ہے۔ ﴿۷۱﴾ (ف) جن ایمان والوں نے مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کی اور بعد ازاں اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے کفار کے خلاف جہاد بالسیف کیا ان کی تو ہر بات میں پوری دوستی ان انصار مدینہ کے ساتھ ہے جنہوں نے مہاجرین مکہ کو پناہ اور مدد دی لیکن جو ایمان والے مکہ میں ہی رہ گئے اور انہوں نے ہجرت نہ کی ان کی دوستی پورے طور پر مدینہ والوں سے اس وقت تک نہیں ہو سکتی جب تک وہ ہجرت نہ کریں۔ ہاں البتہ اگر وہ کفار کی ایذاؤں سے تنگ آ کر تم سے مدد طلب کریں تو کفار کے خلاف ان کی مدد کرنی لازمی ہے الا یہ کہ کسی کافر قوم سے باہمی صلح صفائی رکھنے کے متعلق تمہارا عہد و پیمان ہو چکا ہو۔ (تک۔۲:۹۰) اور خدا تمہارے سب کاموں کو دیکھ رہا ہے۔ ﴿۷۲﴾ (ف)

Marfat.com

وَالَّذِينَ كَفَرُوا بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ ۚ إِلَّا تَفْعَلُوهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي
الْأَرْضِ وَفَسَادٌ كَبِيرٌ ﴿٧٣﴾ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي
سَبِيلِ اللَّهِ وَالَّذِينَ آوَوْا وَّنَصَرُوا أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا ۚ لَّهُم
مَّغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ ﴿٧٤﴾ وَالَّذِينَ آمَنُوا مِن بَعْدُ وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا مَعَكُمْ
فَأُولَٰئِكَ مِنكُمْ ۚ وَأُولُو الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَىٰ بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللَّهِ ۗ إِنَّ
اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿٧٥﴾ ع

ادھر یہ حالت ہے کہ کافر بھی (مسلمانوں کی بیخ و بنیاد اکھیڑ دینے کے بارے میں) ایک دوسرے سے پوری دوستی کا اظہار کرتے ہیں۔ تو اگر تم بھی مسلمانوں سے جہاں کہیں بھی ہوں پوری دوستی نہ کرو گے تو کافر تم پر غالب آ کر بلکہ تمہاری بنیاد اکھیڑ کر زمین میں بڑا فتنہ و فساد پیدا کر دیں گے۔ ﴿٧٣﴾ (تک۔۲:۹۱) اور جن لوگوں نے خدا کو مولا مان کر اس کا آوازہ بلند کرنے کی خاطر ہجرت وطن اختیار کی اور اس کی راہ میں دشمنوں سے لڑے اور جنہوں نے ہجرت کرنے والوں کو پناہ دی اور حصول مقصد میں ان کی حتی الامکان مدد کی تو یہی لوگ سچے ایمان والے ہیں! ان کے لیے میرے ہاں سے ان کی تقصیروں اور گذشتہ واماندگیوں پر پردہ پوشی ہے اور علاوہ ازیں بالآخر عزت و آبرو کی روزی۔ ﴿٧٤﴾[1] (تذ۔۱:۱۱۵) اور وہ لوگ جو مدینہ کی ہجرت کے بعد (رشتہ دار ہونے کی وجہ سے) ایمان لے آئے اور انہوں نے مدینہ کی طرف ہجرت کرنے کے بعد (اپنے کافر رشتے داروں سے) تمہارے ساتھی بن کر جہاد بالسیف کیا وہ تو تم جیسے ہی سچے مسلمان ہیں لیکن رشتہ دار بھی خدا کے فیصلے کے مطابق (فی کتب اللہ) (اپنے سعی و عمل کے لحاظ سے) ایک دوسرے سے افضل ہیں (خواہ انہوں نے پہلے ہجرت کی ہو یا بعد میں) کیونکہ خدا ہر بات سے پوری طرح واقف ہے۔ ﴿٧٥﴾ (تک۔۲:۹۱)

آیاتها ۱۲۹ ﴿۹ سُورَةُ التَّوْبَةِ مَدَنِيَّةٌ ۱۱۳﴾ رکوعاتها ۱۶

ترجمہ المشرقیؒ: ۱۲۵ آیات — ترجمہ مولانا جالندھریؒ: ۴ آیات

بَرَاءَةٌ مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ إِلَى الَّذِينَ عَاهَدتُّم مِّنَ الْمُشْرِكِينَ ﴿١﴾

اللہ اور رسول کی طرف سے مشرکین کے ساتھ جو عہد مسلمانوں نے کئے تھے ان سے دستبرداری کا اعلان ہے۔ ① (تک۔۲:۳۴۱)

[1] یہ پہلا موقعہ ہے کہ مدنی سورتوں میں جہاد فی سبیل اللہ کے الفاظ آتے ہیں اور اگرچہ فی سبیل اللہ کے الفاظ آج اس قدر غلط العام اور بے معنی ہو گئے ہیں کہ کسی فقیر کو چند پیسے خیرات دینا بھی "فی سبیل اللہ" سمجھا جاتا ہے لیکن اس قرآنی اصطلاح کا صحیح مفہوم جس نے کروڑوں جانوں اور پورا مال قربان کر دینے کا ہیجان صدیوں تک مسلمان کی رگ رگ میں جاری کر دیا تھا' دریافت کرنا اس لیے لازمی ہے کہ اس کے بغیر دین اسلام کا نصب العین قائم نہیں ہو سکتا۔ اس مطلب کے لیے قرآن کے طالب العلم کو اس سے پہلے کی وحی یعنی ←

Marfat.com

فَسِيحُوا فِي الْأَرْضِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللَّهِ ۙ وَأَنَّ
اللَّهَ مُخْزِي الْكَافِرِينَ ۝٢ وَأَذَانٌ مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ إِلَى النَّاسِ يَوْمَ
الْحَجِّ الْأَكْبَرِ أَنَّ اللَّهَ بَرِيءٌ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ ۙ وَرَسُولُهُ ۚ فَإِن تُبْتُمْ
فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۖ وَإِن تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللَّهِ ۗ وَبَشِّرِ الَّذِينَ
كَفَرُوا بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ۝٣ إِلَّا الَّذِينَ عَاهَدتُّم مِّنَ الْمُشْرِكِينَ ثُمَّ
لَمْ يَنقُصُوكُمْ شَيْئًا وَلَمْ يُظَاهِرُوا عَلَيْكُمْ أَحَدًا فَأَتِمُّوا إِلَيْهِمْ عَهْدَهُمْ
إِلَىٰ مُدَّتِهِمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِينَ ۝٤

تو اب مشرکو! (شوال، ذی لقعد، ذی الحجہ اور محرم کے) چار امن کے مہینوں میں جہاں چاہو چلو پھرو (ہم تمہیں نہیں روکتے اس کے بعد تم سے جنگ ہے) لیکن جانے رہو کہ تم خدا کو ہرگز ہرا نہیں سکتے اور خدا ضرور کافروں کو رسوا کرنے والا ہے۔ ② (تک۔۲: ۳۴۱) اور حج اکبر کے دن اللہ اور اس کے رسول کا اعلان عام تم انسانوں کی طرف یہ ہے کہ مشرکوں سے (نہ لڑنے یا لڑنے کے سب معاہدے جو اس وقت تک مسلمانوں نے کیے تھے) خدا ان سے دستبردار ہو چکا۔ تو اگر تم توبہ کر لو (اسلام لے آؤ) تو تمہارے لیے اچھا ہے اور تم پھر جاؤ تو جان لو کہ اللہ کا کچھ بگاڑ نہیں کر سکتے اور اے محمدؐ! کافروں کو درد ناک عذاب کی بشارت دے دو۔ ③ (تک۔۲: ۳۴۲۔۳۴۱) ہاں یہ سب کرو لیکن دشمنان دین میں سے جن لوگوں کے ساتھ تم نے صلح کا عہد و پیمان کر رکھا ہے اور بعد ازآں انہوں نے ایفائے عہد میں تمہارے ساتھ کسی طرح کی کمی نہیں کی، اور نہ تمہارے مقابلے میں کسی کی مدد کی، وہ مستثنیٰ ہیں۔ ان کے ساتھ جو عہد و پیمان ہے اسے اس مدت تک جو ان کے ساتھ ٹھیری تھی پورا کرو اور جانے رہو کہ خدائے بے نیاز انہی لوگوں کا دوست ہے جو اس سے صحیح معنوں میں ڈرتے رہتے ہیں اور بہر حال اس کی آبرو کو برقرار رکھتے ہیں۔ ④[ا] (تذ۔۱: ۱۶۹)

← سورہ بقرہ کے ان حصوں کی تعلیم پر غور کرنا لازمی ہے جن میں دین ابراہیمؑ کی وضاحت یہ کی کہ یہ وہ دین ہے جس کی تجدید رسول عربیؐ پھر کئی صدیوں کے بعد کر رہا ہے۔ اس دین کی وضاحت اس امر کا عملاً اقرار تھا کہ ہم سب صرف اللہ کے ملازم ہیں سب انبیاء کو مانتے ہیں، ان میں کوئی فرق نہیں کرتے نہ یہ مانتے ہیں کہ یہ نبی کسی نئے مذہب کو قائم کرنے کے لیے آئے تھے بلکہ سب نوع انسانی کو ایک امت بنانے کے لیے آئے تھے الغرض یہ فی سبیل اللہ کے الفاظ اس دین ابراہیم کو پھر قائم کرنے کے سلسلے میں تھے اور یہ تبھی قائم ہو سکتا تھا یا قائم ہو سکتا ہے اگر تلوار کی لڑائی سے دنیا کے سب دینوں پر غالب آ کر صرف دین ابراہیمؑ پھر روئے زمین پر قائم کیا جائے۔ (تک۔۲: ۹۱)

ا یہاں ایفائے عہد کو اتقائے الٰہی پر محمول کیا گیا ہے گویا جو شخص اپنے قول کا پکا اور معاملے کا راست باز ہے وہ خدا سے صحیح معنوں میں ڈر رہا ہے اس کو اللہ کے ہر دم حاضر و ناظر ہونے کا یقین ہے، وہ فی الحقیقت اس پاک ذات کو اپنے اور فریق ثانی کے درمیان گواہ (یعنی شاہد) اور ضامن ٹھہرا کر عہد کرتا ہے، اور پھر ایسی جلیل القدر ذات کی ضمانت میں اس عہد کو نباہنے کے لیے اپنی ←

Marfat.com

فَاِذَا انۡسَلَخَ الۡاَشۡهُرُ الۡحُرُمُ فَاقۡتُلُوا الۡمُشۡرِكِيۡنَ حَيۡثُ وَجَدۡتُّمُوۡهُمۡ وَخُذُوۡهُمۡ وَاحۡصُرُوۡهُمۡ وَاقۡعُدُوۡا لَهُمۡ كُلَّ مَرۡصَدٍ‌ ۚ فَاِنۡ تَابُوۡا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَخَلُّوۡا سَبِيۡلَهُمۡ‌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ۝۵

تو جب یہ چار مہینے گزر جائیں ان کو جہاں پاؤ قتل کر دو اور ان کو گرفتار کر لو اور ان کو گھیرے میں ڈال لو اور ہر گھات میں ان کی تاک میں بیٹھے رہو پھر اگر اسلام لے آئیں اور نماز اور زکوٰۃ قائم کریں تو ان کا راستہ چھوڑ دو کیونکہ اللہ (پرانے) گناہوں کو در گزر کرنیوالا اور رحم کرنے والا ہے۔⑤ (تک-۳۲۲:۲)

جان تک کی پروا نہیں کرتا۔ ایسا کھرا شخص اور ایسی خوش معاملہ قوم بلاشبہ خدا کی دوستی کے قابل ہے۔ ﴿ان اللہ یحب المتقین﴾ ......(۹۱:۱۶) ...... اسلام نے ایفائے عہد کو ہر حالت میں سختی سے برقرار رکھنا اپنے پر اس قدر لازم کر لیا تھا کہ عین اس وقت جب کہ اکیس برس کی مسلسل سعی و عمل کے بعد مدینے میں مسلمانوں کی اجتماعی طاقت اوج کمال تک پہنچ چکی تھی' جب دشمنان دین کو خدا کی جناب سے قتال کی صلائے عام مل رہی تھی اور براءت کی آیتیں نازل ہو رہی تھیں رب عز و جل نے مسلمانوں کو عہد پورا کرنے کی بہر حال تلقین فرمائی اور کہہ دیا کہ میری دوستی کا تقاضا یہ ہے کہ میری ضمانت رسوا نہ ہونے پائے' جب تک عہد ہو چکا ہے تب تک قائم ہے بعد ازاں تمہارا اختیار ہے لیکن اس سے پہلے دشمنوں کو چھیڑنا اتقائے خدا کے برخلاف ہے۔

عہد و پیمان کو برقرار رکھنا' اس میں ذاتی اغراض کو بہر حال حائل نہ ہونے دینا' ہر دم خدا کو فریق ثالث سمجھتے رہنا اور ایفائے عہد کا اطلاق بلا تفریق رنگ و نسل ہر قوم پر کرنا وہ عظیم الشان سیاسی اصول ہیں جن پر ہر سلطنت کی بنیادیں استوار ہوتی چلی آ رہی ہیں جب تک مسلمانان عالم نے اس اصل اصول کو برقرار رکھا وہ تمام عالم کے بادشاہ بنے رہے جب ان سے یہ حبل متین چھوٹ گئی اور مغربی اقوام کی استواری' عہد کی دھاک بیٹھی تو مغرب کو ایشیائی اقوام پر وہ تسلط اور تمکن' اور رعیت کو ان پر وہ اعتماد و اتکا نصیب ہوا کہ دنیا عش عش کر اٹھی اور آج (۱۹۲۴ مرتب) جب کہ انگلستان کے عدم اتقا اور بدعہدی کا چرچا ہر جا ہو رہا ہے تو اس کے رعب و وقار کی بنیادیں بھی اسی تیزی سے ہل رہی ہیں کہ ہر صاحب نظر قانون خدا کے اٹل ہونے کا ثبوت پا کر کپکپا جاتا ہے۔

قرآن حکیم کے عجائب خانے کے اندر یہ آیتیں وہ عزیز القدر جواہر ریزے ہیں جو تہوں کے اندر لپٹے ہوئے موجود ہیں۔ ان کی قدر و قیمت کا صحیح اندازہ لگانا' ان کی حکمت عالیہ کی تہ تک پہنچنا ناشناس کا کام حتماً نہیں! یہ وہ انمول موتی ہیں جن کو نااہل کا ہاتھ لگنا بھی جائز نہیں' وہ انکو سنگ و خذف سمجھ کر پھینک دے گا' اس کے لیے الٹے سیدھے معانی کر کے دل میں اساطیر الاولین سمجھ لے گا......

سلطنت کے امور عالیہ تو یک طرف' ذاتی اور چھوٹے چھوٹے معاملات میں بھی آج مسلمان کو قطعاً حس نہیں رہا کہ وعدہ کیا شے ہے' اس کے ایفا کے کیا معنی ہیں' وہ کس بیل کا نام ہے' اس کے کرتے ہی کس قدر اہتمام کی ضرورت ہے' خدا کے نزدیک اس کا پورا کرنا کس قدر محبوب ہے' اسلاف صالحین کے نزدیک کریم النفسی بلکہ مردی یہی تھی کہ وعدہ بہر حال وفا ہو خواہ اس کے ایفا میں جان جوکھوں میں پڑے......قول مرداں جان دارد کے مقولے اس کی شہادت میں ہیں۔ لیکن آج بدعہدی اور نا پاسداری کا شیوہ زنان مسلمانوں میں اس قدر رواج پا گیا ہے کہ مرد ایک نظر نہیں آتا۔ یورپ کی قومیں مقابلتہً اب بھی بدرجہا اچھی ہیں ان میں ایفائے عہد کا خاص اہتمام ہے۔ پابندی وقت بے حد ہے' زمین و آسمان ٹل جائے لیکن اوسط مغربی اپنے وعدے کو ٹال دینا نامردی سمجھتا ہے اور اسی لیے صحیح معنوں میں متقی ہے' محبوب خدا ہے اور اسی عبوبیت کے صدقے میں بادشاہت زمین کا انعام پا رہا ہے۔ (تذ-۱:۱۹۸ تا ۲۰۰)

Marfat.com

وَاِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اسْتَجَارَكَ فَاَجِرْهُ حَتّٰى يَسْمَعَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ
اَبْلِغْهُ مَاْمَنَهٗ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْلَمُوْنَ ⑥ كَيْفَ يَكُوْنُ لِلْمُشْرِكِيْنَ ع
عَهْدٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ رَسُوْلِهٖٓ اِلَّا الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۚ
فَمَا اسْتَقَامُوْا لَكُمْ فَاسْتَقِيْمُوْا لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ⑦ كَيْفَ وَاِنْ
يَّظْهَرُوْا عَلَيْكُمْ لَا يَرْقُبُوْا فِيْكُمْ اِلًّا وَّلَا ذِمَّةً ؕ يُرْضُوْنَكُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ
وَتَاْبٰى قُلُوْبُهُمْ ۚ وَاَكْثَرُهُمْ فٰسِقُوْنَ ⑧ اِشْتَرَوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا
فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِهٖ ؕ اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ⑨ لَا يَرْقُبُوْنَ
فِيْ مُؤْمِنٍ اِلًّا وَّلَا ذِمَّةً ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُعْتَدُوْنَ ⑩

اور اگر کوئی مشرک محمدؐ سے پناہ مانگے تو اس کو پناہ دے دو یہاں تک کہ وہ کلام خدا کو تسلیم کر لے۔ پھر اس کو امن کی جگہ پر پہنچا دو اس لیے کہ یہ لوگ معاملہ فہم نہیں۔ ⑥ (تک۔۲:۳۴۲) خدا اور اس کے رسول کے نزدیک ان مشرکوں کو اب مغلوب ہو جانے کے وقت منہ سے اقرار کرنا (کہ وہ پرامن رہیں گے) قابل تسلیم نہیں ہوسکتا سوائے ان مشرکوں کے عہد کے جنہوں نے مسجد حرام میں (نہ لڑنے کا) اقرار (پچھلے سال) کیا تھا تو جب تک وہ تم سے سیدھے رہیں تم ان سے سیدھے چلو کیونکہ خدا ڈرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔ ⑦ (تک۔۲:۳۴۲) کیونکر ہم ان کے اقراروں کو مان لیں حالانکہ اگر وہ تم پر غالب آ جائیں تو وہ تمہارے بارے میں کسی رشتے اور نہ ذمہ داری کا لحاظ کریں گے۔ وہ تو تم سے صرف اپنے مونہوں (کے قول) سے راضی کرنا چاہتے ہیں اور ان کے دل انکاری ہیں اور ان میں سے اکثر بدعہد ہیں۔ ⑧ (تک۔۲:۳۴۲) انہوں نے آیات الٰہی کو تھوڑی سی قیمت پر بیچ دیا ہے تو اب سبیل خدا کے قائم ہونے کی راہ میں رکاوٹ ہیں اور وہ سخت برا کام کر رہے تھے۔ ⑨ (تک۔۲:۳۴۲) وہ مومن کے بارے میں نہ کسی رشتہ داری کا لحاظ کرتے ہیں نہ کسی عہد و پیمان کا اور ایسے ہی لوگ حد سے بڑھ جانے والے لوگ ہیں۔ ⑩ (تک۔۲:۳۴۲)

Marfat.com

فَاِنۡ تَابُوۡا وَ اَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَ اٰتَوُا الزَّکٰوۃَ فَاِخۡوَانُکُمۡ فِی الدِّیۡنِ ؕ وَ نُفَصِّلُ
الۡاٰیٰتِ لِقَوۡمٍ یَّعۡلَمُوۡنَ ﴿۱۱﴾ وَ اِنۡ نَّکَثُوۡۤا اَیۡمَانَہُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ عَہۡدِہِمۡ
وَ طَعَنُوۡا فِیۡ دِیۡنِکُمۡ فَقَاتِلُوۡۤا اَئِمَّۃَ الۡکُفۡرِ ۙ اِنَّہُمۡ لَاۤ اَیۡمَانَ لَہُمۡ لَعَلَّہُمۡ
یَنۡتَہُوۡنَ ﴿۱۲﴾ اَلَا تُقَاتِلُوۡنَ قَوۡمًا نَّکَثُوۡۤا اَیۡمَانَہُمۡ وَ ہَمُّوۡا بِاِخۡرَاجِ
الرَّسُوۡلِ وَ ہُمۡ بَدَءُوۡکُمۡ اَوَّلَ مَرَّۃٍ ؕ اَتَخۡشَوۡنَہُمۡ ۚ فَاللّٰہُ اَحَقُّ اَنۡ تَخۡشَوۡہُ
اِنۡ کُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِیۡنَ ﴿۱۳﴾ قَاتِلُوۡہُمۡ یُعَذِّبۡہُمُ اللّٰہُ بِاَیۡدِیۡکُمۡ وَ یُخۡزِہِمۡ
وَ یَنۡصُرۡکُمۡ عَلَیۡہِمۡ وَ یَشۡفِ صُدُوۡرَ قَوۡمٍ مُّؤۡمِنِیۡنَ ﴿۱۴﴾ وَ یُذۡہِبۡ غَیۡظَ
قُلُوۡبِہِمۡ ؕ وَ یَتُوۡبُ اللّٰہُ عَلٰی مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰہُ عَلِیۡمٌ حَکِیۡمٌ ﴿۱۵﴾

تو اگر یہ لوگ دائرہ اسلام میں داخل ہو جائیں اور نماز اور زکوٰۃ کو قائم کریں تو تمہارے دینی بھائی ہیں، اور ہم صاحب علم قوم کے لیے ہر بات کھول کھول کر بیان کرتے ہیں۔ (تاکہ وہ سمجھ جائیں کہ ان کو رشتہ اخوت میں شامل کرنے کی کیا حکمت ہے۔) ﴿۱۱﴾ (تک۔۲:۳۴۲) اور اگر کفار اپنی قسمیں عہد کر لینے کے بعد توڑ دیں اور تمہارے دین پر طعنہ زنی کریں تو ان کفر کے پیشواؤں کو (بے دریغ) قتل کر دو کیونکہ درحقیقت ان کی قسمیں کوئی قسمیں نہیں تاکہ وہ باز آ جائیں۔ ﴿۱۲﴾ (تک۔۲:۳۰۲) اے ایمان والو! تم ان لوگوں سے دل کھول کر کیوں نہ لڑو جنہوں نے اپنی قسموں کو توڑ ڈالا اور رسول خدا کو وطن بدر کر دینے کا ارادہ کیا اور ایذا دینے میں پہل بھی انہوں نے کی۔ کیا تم ان لوگوں کی طاقت اور تعداد سے ڈرتے ہو؟ پس اگر تم میں ایمان موجود ہے تو خدا ان سے کہیں بڑھ کر حق رکھتا ہے کہ تم اس سے ڈرو۔[1] ﴿۱۳﴾ (تذ۔۱:۱۵۷) تم ان سے بے تامل لڑو خدا تمہارے ہی ہاتھوں ان کو سزا دے گا، ان کو خوار و ذلیل کر کے تم کو فتح دے گا اور ایمان والوں کے کلیجوں کو ٹھنڈا کرے گا۔ ﴿۱۴﴾ (تذ۔۲:۲۴۴:۲۴۳) اور ان کے دلوں میں جو غصہ دشمن کی طرف سے بھرا ہوا ہے اس کی خلش کو مٹا دے گا۔ اور خداوند عالم تو جس قوم کو مناسب سمجھتا ہے اس کی واماندگیوں سے درگزر کرتا ہے اور اس کی دنیاوی حالت درست کرتا ہے (ویتوب اللہ علیٰ من یشآء) اور لوگو! جانے رہو کہ وہ خدائے عظیم بڑا صاحب علم اور بڑا صاحب حکمت ہے۔ (تذ۔۱:۲۴۴) (اور تم کو قتال کی تعلیم دے کر اس کارخانہ فطرت کے قانون بقا و فنا کا عظیم الشان علم اور اس کی بے مثال حکمت سکھلا رہا ہے۔ ﴿۱۵﴾ (تذ۔۲:۲۴۴)

[1] یہاں ایمان کی شرط لائیفک یہ قرار دی گئی ہے کہ انسان خدا کے سوا کسی کمتر ہستی سے خوفزدہ نہ ہو اور دشمن سے بے خوف خطر قتال کرے۔ (تذ۔۱:۱۵۷)

Marfat.com

أَمْ حَسِبْتُمْ أَنْ تُتْرَكُوا وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِينَ جٰهَدُوا مِنْكُمْ وَلَمْ
يَتَّخِذُوا مِنْ دُونِ اللّٰهِ وَلَا رَسُولِهٖ وَلَا الْمُؤْمِنِينَ وَلِيجَةً ط وَاللّٰهُ
خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿١٦﴾ ع مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِينَ أَنْ يَعْمُرُوا مَسٰجِدَ اللّٰهِ
شٰهِدِينَ عَلٰٓى أَنْفُسِهِمْ بِالْكُفْرِ ط أُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ ج وَفِي النَّارِ
هُمْ خٰلِدُونَ ﴿١٧﴾ إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ
وَأَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَلَمْ يَخْشَ إِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰٓى أُولٰٓئِكَ أَنْ يَكُونُوا
مِنَ الْمُهْتَدِينَ ﴿١٨﴾

ع۸

اے ایمان کے دعویدارو! کیا تم نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ منہ سے ایمان ایمان کہہ کر سستے چھوٹ جاؤ گے اور جنت کے منتظر رہو گے حالانکہ خدا نے ان لوگوں کو اچھی طرح جانا پہچانا تک نہیں جو تم میں سے راہ خدا میں قتال کرتے ہیں اور خدا' رسول' اور ایمان والوں کو چھوڑ کر کسی کو اپنا دوست نہیں بناتے اور مسلمانو! جو کچھ کر رہے ہو خدا کو اس کی سب خبر ہے۔ ⑯ (تذ۔۲:۲۴۴) خدا کے ماسوا کسی دوسرے کی بھی اتنی ہی وقعت دل میں رکھنے والوں کی تو یہ طاقت نہیں کہ ان جگہوں کو جو خالص اللہ کی سجدہ گاہیں ہیں آباد اور پر رونق کر سکیں درآنحالیکہ ان کے دورخے اور دوطرفے اعمال واشغال ہی ان کے دلوں کے منکر خدا ہونے کی گواہی دے رہے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کی سب کوششیں بے نتیجہ رہیں گی اور تفریق وانتشار کی آگ میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ ⑰ (تذ۔۲:۲۴) اللہ کی سجدہ گاہوں کی تو وہی شخص رونق بڑھا سکتا ہے اور گروہ در گروہ انسانوں کو خدا کی چاکری پر آمادہ عمل کر کے سربسجود کر سکتا ہے جو آپ صدق دل سے اور یکسو ہو کر خدا کا چاکر بنا رہا۔ جس کو اپنے سب اعمال میں روز حساب کا پیہم احساس رہا' جو ائتلاف جماعت کو پیش نظر رکھ کر نماز پر قائم رہا جو اعلائے خدا اور تقویت جماعت کی خاطر مال خرچ کرتا رہا اور خدا ہی کے احکام کی تعمیل کا ڈر اس کے دل میں جاگزین رہا۔ یہی وہ لوگ ہیں جن سے ترقی اسلام کے متعلق کسی صحیح طریق کار کے مل جانے کی توقع ہو سکتی ہے۔ ⑱ (تذ۔۲:۲۴)

Marfat.com

اَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَآجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ
الْاٰخِرِ وَجٰهَدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ لَا يَسْتَوٗنَ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي
الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٩﴾ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ۙ اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ﴿٢٠﴾
يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَرِضْوَانٍ وَّجَنّٰتٍ لَّهُمْ فِيْهَا نَعِيْمٌ مُّقِيْمٌ ۙ ﴿٢١﴾
خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿٢٢﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
لَا تَتَّخِذُوْٓا اٰبَآءَكُمْ وَاِخْوَانَكُمْ اَوْلِيَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْاِيْمَانِ ؕ
وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿٢٣﴾

کیا بھلاتم نے (شغل اور دل لگی کے طور پر) حاجیوں کو پانی پلا دینا یا عزت سمجھ کر مسجد حرام کو پر رونق بنا دینا ہی اتنی بڑی خدمت سمجھ رکھا ہے کہ تم اس کو اس شخص کی سعی وعمل کے برابر سمجھ رہے ہو جو خدا کا سچا غلام بن کر اور روز جزا پر سچا یقین رکھ کر تن من اور دھن سے اعلائے خدا اور ترقی اسلام میں کوشش کرتا رہا' جس نے دشمن خدا کے بالمقابل اپنی جان ہلاک کر دی۔ خدا کی نظروں میں یہ دو خدمات ہرگز برابر نہیں اور اللہ کچے ایمان والوں کو تو کوئی راہ عمل دکھلاتا ہی نہیں۔ ﴿١٩﴾ (تذ۔٢:٤٥:٤٤) جو لوگ خدا کے خدا ہونے پر ایمان لے آئے' اور جنہوں نے اللہ کی حمایت میں اپنے دیس چھوڑے اور اپنے مال و جان سے اس کی لڑائیاں لڑیں' ان کا اللہ کے ہاں سب سے بڑا درجہ ہے! اور یہی وہ لوگ ہیں جو اس دنیا میں فائز المرام ہونگے۔ ﴿٢٠﴾ (تذ۔١:١١٦) ان کا پروردگار انہیں اپنی رحمت اور خوشنودی کی بشارت دیتا ہے اور نیز ان باغوں (جنت) اور سرسبز زمینوں کی حکومت کی جن میں ان کو دائمی نعمتیں اور آسائشیں حاصل ہوں گی۔ ﴿٢١﴾ (تذ۔١:١١٦) وہ اس میں سدا سدا رہینگے۔ اے لوگو! بیشک ایسے لوگوں کے لیے خدا کے پاس اجر عظیم ہے۔ ﴿٢٢﴾ (تذ۔١:١١٦) اے ایمان والوں! اگر تمہارے باپ اور بھائی ایمان کے بالمقابل کفر کو پسند کریں (اور خدا کی راہ میں کوئی قربانی کرنے کے لیے آمادہ نہ ہوں) تو تم ان کا ساتھ نہ دو' ان کے دوست نہ بنو۔ اور جو شخص تم میں سے ایسے باپ بھائیوں کے ساتھ دوستی کا برتاؤ رکھے گا وہی ظالموں میں شمار ہوگا۔ ﴿٢٣﴾ (تذ۔٢:٤٧)

Marfat.com

قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَ اَبْنَآؤُكُمْ وَ اِخْوَانُكُمْ وَ اَزْوَاجُكُمْ وَ عَشِيْرَتُكُمْ
وَ اَمْوَالُ ۨاقْتَرَفْتُمُوْهَا وَ تِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَ مَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ
اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ جِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ
اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۲۴﴾ لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ فِيْ ۹
مَوَاطِنَ كَثِيْرَةٍ ۙ وَّ يَوْمَ حُنَيْنٍ ۙ اِذْ اَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ
شَيْئًا وَّ ضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّيْتُمْ مُّدْبِرِيْنَ ﴿۲۵﴾ ثُمَّ
اَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَ اَنْزَلَ جُنُوْدًا لَّمْ
تَرَوْهَا وَ عَذَّبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ وَ ذٰلِكَ جَزَآءُ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۶﴾ ثُمَّ يَتُوْبُ
اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۷﴾

اے محمدؐ! ان لوگوں سے کہہ دو کہ اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے تمہارے بھائی اور تمہاری بیبیاں اور اقارب اور مال جو تم نے کمائے ہیں اور تجارت جس کے مندا پڑ جانے کا تم کو اندیشہ ہے اور مکانات جن کو تم پسند کرتے ہو اگر یہ چیزیں اللہ اور اللہ کے رسول اور خدا کی راہ میں جہاد کرنے سے تم کو زیادہ عزیز ہیں تو انتظار کرو یہاں تک کہ خدا اپنا حکم تمہارے سامنے لا موجود کرے اور وہ تو بدعمل اور فاسق قوم کو راہ راست دکھایا ہی نہیں کرتا۔ ﴿۲۴﴾[1] (تذ۔۲:۴۷) خدا نے تمہیں اس سے پہلے بہت سے مرقعوں پر مدد کی اور خاص کر غزوہ حنین کے موقع پر جبکہ تم (بارہ ہزار کی تعداد میں تھے اور) اپنی کثرت پر بہت نازاں تھے اور بنوثقیفہ صرف چار ہزار تھے اور تم کہتے تھے کہ ہم پر کوئی غلبہ نہیں پاسکتا) پھر تمہاری کثرت تمہارے کام کچھ بھی نہ آئی اور تم پر زمین باوجود اس کی فراخی کے تنگ ہوگئی اور تم پیٹھ پھیر کر میدان جنگ سے بھاگ نکلے۔ ﴿۲۵﴾ (تک۔۲:۲۴۴) پھر اللہ نے اپنے رسول اور مومنوں پر تسکین نازل کی اور اتارے وہ لشکر جس کو تم دیکھ نہ سکتے تھے اور کافروں کو عذاب دیا اور یہی ان کی سزا تھی۔ ﴿۲۶﴾ (تک۔۲:۳۲۵) (تم پھر سمجھ لو کہ خدا بے نیاز ہے) وہ اس کے بعد بھی جس کو مناسب سمجھے گا اس کی توبہ قبول کرلے گا۔ اور وہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔ ﴿۲۷﴾ (تک۔۲:۳۲۵)

[1] (۲۳، ۲۴) کلام الٰہی نے حفاظت اسلام کو مسلمانان عالم کا اس قدر اہم اور مقدم فرض، خطرے کے وقت ہر مسلمان کا بلالحاظ عیال واولاد کامل جدوجہد کرنا اس قدر ضروری قرار دے دیا تھا کہ اس میں ذرا سا تساہل روا رکھنا بھی مسلمان کو فسق ظلم اور کفر کا مرتکب قرار دیتا تھا ایسے وقت میں مال و جاہ اور تعلقات دینوی کی ایک لحہ کے لیے بھی پروا کرنا اپنے آپ کو جہنم کی جلتی ہوئی آگ کے حوالے کرنا تھا۔ اسلام کی جماعت میں نفاق ڈالنے والے قربانی مال و جان سے گریز کرنے والے دنیوی علائق کو ترجیح دینے والے مصائب کی برداشت میں عذر لنگ اور امیر کی کامل اطاعت میں نقص و فساد پیدا کرنے والے الغرض وہ سب رسمی کلمہ گو جو اسلام کی اشد شدید ←

Marfat.com

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ إِنَّمَا ٱلْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا۟ ٱلْمَسْجِدَ ٱلْحَرَامَ
بَعْدَ عَامِهِمْ هَٰذَا ۚ وَإِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً فَسَوْفَ يُغْنِيكُمُ ٱللَّهُ مِن فَضْلِهِۦٓ
إِن شَآءَ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿٢٨﴾ قَٰتِلُوا۟ ٱلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِٱللَّهِ
وَلَا بِٱلْيَوْمِ ٱلْءَاخِرِ وَلَا يُحَرِّمُونَ مَا حَرَّمَ ٱللَّهُ وَرَسُولُهُۥ وَلَا يَدِينُونَ دِينَ
ٱلْحَقِّ مِنَ ٱلَّذِينَ أُوتُوا۟ ٱلْكِتَٰبَ حَتَّىٰ يُعْطُوا۟ ٱلْجِزْيَةَ عَن يَدٍ وَهُمْ
صَٰغِرُونَ ﴿٢٩﴾ وَقَالَتِ ٱلْيَهُودُ عُزَيْرٌ ٱبْنُ ٱللَّهِ وَقَالَتِ ٱلنَّصَٰرَى ٱلْمَسِيحُ ٱبْنُ ع ٤ ٥ ١٠
ٱللَّهِ ۖ ذَٰلِكَ قَوْلُهُم بِأَفْوَٰهِهِمْ ۖ يُضَٰهِـُٔونَ قَوْلَ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ مِن قَبْلُ ۚ
قَٰتَلَهُمُ ٱللَّهُ ۚ أَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ ﴿٣٠﴾ ٱتَّخَذُوٓا۟ أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَٰنَهُمْ أَرْبَابًا مِّن
دُونِ ٱللَّهِ وَٱلْمَسِيحَ ٱبْنَ مَرْيَمَ وَمَآ أُمِرُوٓا۟ إِلَّا لِيَعْبُدُوٓا۟ إِلَٰهًا وَٰحِدًا ۖ
لَّآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۚ سُبْحَٰنَهُۥ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿٣١﴾

اے ایمان والوں! صاف سمجھ لو کہ یہ مشرک ناپاک لوگ ہیں اس لیے اس سال کے بعد یہ ہرگز مسجد حرام کے قریب نہ پھٹکنے پائیں اور اگر (ان کے حج وعمرہ نہ کرنے کی وجہ سے) تمہاری آمدنیوں کے کم ہوجانے کا خطرہ ہوتو (خاطر جمع رکھو) خدا عنقریب تم کو خوشحال کر دے گا۔ (تک۔۲:۳۴۴) بیشک خدا سب کچھ جانتا (اور) حکمت والا ہے۔ ﴿٢٨﴾ (ف) اہل کتاب میں سے ان لوگوں سے جو اللہ اور روز آخرت پر ایمان نہیں لاتے اور جو چیزیں اللہ نے حرام کی ہیں ان کو حرام نہیں سمجھتے اور دین برحق پر نہیں چلتے اس وقت تک یہ اپنے ہاتھ سے اور ذلیل ہوکر جزیہ ادا نہ کریں قتال بالسیف کرتے جاؤ۔ ﴿٢٩﴾ (تک۔۲:۳۴۴) یہ یہود تو وہ (بدبخت) لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ عزیر ابن اللہ ہے اور ادھر انصاری کہتے ہیں مسیحؑ ابن اللہ ہے۔ یہ صرف ان کے مونہوں کی بات ہے۔ وہ صرف پہلے کافروں کی رٹ پر چل رہے ہیں خدا ان کو غارت کرے وہ کہاں بہکے جارہے ہیں۔ ﴿٣٠﴾ (تک۔۲:۳۴۴) ان لوگوں نے خدا کو چھوڑ کر اور اس کے احکام کو بالائے طاق رکھ کر اپنے معلمین شریعت اور گوشہ نشین اصحاب کے اقوال واحکام کو اس قدر بے اندازہ وقعت دی کہ ان کو اپنا رب اور آقا بنالیا پھر انہیں کے کہنے پر مسیحؑ ابن مریم کو بھی اپنا خدا تصور کرنے لگے حالانکہ ان کو حکم دیا گیا تھا کہ خدائے واحد کے سوا کسی دوسرے کو اپنا خدا نہ مانیں اس کے سوا کوئی دوسرا لائق خدمت وعبودیت ہی نہیں۔ جن جن کو یہ لوگ اس پاک ذات کے ساتھ ہم مرتبہ کرتے ہیں وہ ان سب سے ارفع واعلیٰ ہے۔ ﴿٣١﴾ (تذ۔۲:۴۴)

← ضرورت کے وقت' اللہ کے صریح احکام کو پس پشت ڈال کر دولت کے اہرمن' حب اولاد کی دیوی' آسائش نفس کی خوشنما مورت' اور خوبصورت مکانوں کے اینٹوں اور پتھروں کی پرستش میں مصروف رہتے ہیں' قرآن کی غیر رسمی اور غیر پیچیدہ لغت کی رو سے خدا کے سرکش' اس کے رعب وجلال سے منکر' اس کی اطاعت سے منحرف' اس کے باغی' مشرک' فاسق اور کافر تھے۔ (تذ۔۲:۴۷-۴۸)

يُرِيدُوْنَ اَنْ يُّطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَ يَاْبَى اللّٰهُ اِلَّاۤ اَنْ يُّتِمَّ نُوْرَهٗ
وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۳۲﴾ هُوَ الَّذِيْۤ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَ دِيْنِ الْحَقِّ
لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ۙ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ﴿۳۳﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّ
كَثِيْرًا مِّنَ الْاَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ لَيَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ
وَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا
يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۳۴﴾

یہ لوگ تو چاہتے ہیں کہ خدا کے نور کو پھونکیں مار کر بجھا دیں اور خدا اپنے نور کو پورا کرنے پر تلا ہوا ہے خواہ کافروں کو ناگوار ہی ہو۔ ﴿۳۲﴾ (تک۔۲:۳۴۵) خدا ہی تو وہ پاک ذات ہے جس نے اپنا رسول ہدایت اور دین حق دے کر بھیجا تاکہ اس کو دنیا کے تمام مذاہب پر غالب کر دے، گو مشرکوں کو یہ بات کیسی ہی ناگوار لگے۔ ﴿۳۳﴾[1] (تذ۔۱:۱۸۴) اے ایمان والو! بہت سے یہودی مذہبی پیشوا اور گوشہ نشین پادری لوگوں کا مال ناجائز طور پر ہضم کرتے ہیں اور خدا کی راہ میں رکاوٹ ہیں اور جو لوگ سونا چاندی جمع کرتے رہتے ہیں اور خدا کی راہ میں خرچ نہیں کرتے تو اے محمدؐ! ان کو دردناک عذاب کی خوشخبری دو۔ ﴿۳۴﴾ (تک۔۲:۳۴۵)

---

[1] ظاہر ہے کہ ﴿لیظهره علی الدین كله﴾ سے مراد اسلام کا اجتماعی اور سیاسی غلبہ ہی ہے' اس کے ماسوا حتماً کچھ نہیں! کافر عرب اسلام کی دنیاوی طاقت ہی کو مٹانا چاہتے تھے۔ وہ اپنی گھٹتی ہوئی قوت کے بالمقابل مسلمانوں کے بڑھتے ہوئے سیلاب کو روکنے کے درپے تھے اور اس سیاسی تمکن ہی کو ''نور اللہ'' کہا گیا ہے جس کے اتمام کا وعدہ خدائے عز و جل کر رہا تھا کفار کو اسلام کی روحانی طاقت سے کچھ حسد یا تعرض نہ تھا۔ جن نام نہاد مسلمانوں نے آج امت کی زبوں حالی اور شرعی وضع قطع کو مذاہب عالم پر اپنی روحانی فتح سمجھ لیا ہے ان کے لیے یہ آیات نہایت سبق آموز ہیں۔ (تذ۔۱:۱۸۴)

تمام قرآن کے طول و عرض میں رسولؐ کے بھیجنے کی واحد غرض یہی غلبہ اسلام لکھی ہے اس کے سوا اور کوئی غرض بتائی نہیں گئی۔ (تذ۔۲:۷)

گویا دوسرے لفظوں میں غلبے کا دین ہی ''دین الحق'' ہے خواہ وہ کسی امت میں ہو رسول خدا بھی اسی دین الحق اور ہدیٰ (قرآن) کو لے کر آئے تھے کہ اس کو باقی سب دینوں پر غالب کر دیں ہر زندہ قوم کا دین آج کل بھی یہی ہے کہ وہ سب قوموں پر غالب آنا چاہتی ہے لیکن ہر قوم کی ہدیٰ (یعنی وہ لائحہ عمل جس کے ذریعے ایک قوم سب پر غالب آتی ہے) الگ الگ ہے اور قرآن کا دعویٰ ہے کہ صرف خدا کی دی ہوئی ہدایت ہی صحیح ہدایت ہے۔ (حد:۲۴۳۔۲۴۴)

Marfat.com

يَّوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَ جُنُوْبُهُمْ
وَظُهُوْرُهُمْ ؕ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ﴿۳۵﴾
اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ يَوْمَ خَلَقَ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ مِنْهَاۤ اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ؕ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ۙ۬ فَلَا تَظْلِمُوْا
فِيْهِنَّ اَنْفُسَكُمْ وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِيْنَ كَآفَّةً كَمَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ
كَآفَّةً ؕ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۳۶﴾ اِنَّمَا النَّسِيْٓءُ زِيَادَةٌ فِي الْكُفْرِ
يُضَلُّ بِهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُحِلُّوْنَهٗ عَامًا وَّيُحَرِّمُوْنَهٗ عَامًا لِّيُوَاطِـُٔوْا عِدَّةَ مَا
حَرَّمَ اللّٰهُ فَيُحِلُّوْا مَا حَرَّمَ اللّٰهُ ؕ زُيِّنَ لَهُمْ سُوْٓءُ اَعْمَالِهِمْ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي
الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۳۷﴾ ع ۵

روز قیامت کو وہی دولت جہنم کی آگ میں رکھ کر تپائی جائے گی اور پھر اس سے ان کے ماتھے' ان کی گردنیں اور ان کی پیٹھیں داغی جائیں گی' اور ان سے کہا جائے گا کہ یہ ہے جو تم نے اپنے لیے جمع کر رکھا تھا تو آج اپنے ڈھیروں کے ڈھیر جمع کر رکھنے کا مزہ چکھو!﴿۳۵﴾ (تذ۔۱:۱۳۹) خدا کے نزدیک مہینے گنتی میں (بارہ ہیں یعنی) اس روز (سے) کہ اس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا۔ کتاب خدا میں (برس کے) بارہ مہینے (لکھے ہوئے) ہیں۔ (ف) مہینوں کی تعداد خدا کے نزدیک صحیح فطرت میں بارہ ہے جن میں سے چار قابل احترام ہیں۔ یہی سیدھا راستہ ہے اس لیے ان مہینوں میں آپس میں جدال کر کے اپنی جانوں پر ظلم نہ کرو اور مشرکین کو سب کے سب مل کر قتل کرو جس طرح کہ وہ سب مل کر تم سے جنگ کرتے ہیں اور جان لو کہ اللہ ڈرنے والوں کے ساتھ ہے۔﴿۳۶﴾ (تک۔۲:۲۲۵) ان مہینوں میں ادل بدل کر دینا کفر میں زیادتی کرنا ہے وہ ایک سال اس رد و بدل کو جائز سمجھتے ہیں پھر دوسرے سال ناجائز کر دیتے ہیں تاکہ جو اللہ نے حرام کیا اس کو حلال کر دکھائیں...... (تک۔۲:۲۲۵) امن کے کسی مہینے کو ہٹا کر آگے پیچھے کر دینا کفر میں اضافہ کرتا ہے اس سے کافر گمراہی میں پڑے رہتے ہیں۔ ایک سال تو اس کو حلال سمجھ لیتے ہیں اور دوسرے سال حرام۔ تاکہ ادب کے مہینوں کی جو خدا نے مقرر کیے ہیں گنتی پوری کر لیں اور جو خدا نے منع کیا ہے اس کو جائز کریں' ان کے برے اعمال ان کو بھلے دکھائی دیتے ہیں اور خدا کافر لوگوں کو ہدایت نہیں دیا کرتا۔﴿۳۷﴾ (ف)

Marfat.com

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَا لَكُمْ اِذَا قِيْلَ لَكُمُ انْفِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اثَّاقَلْتُمْ اِلَى الْاَرْضِ ؕ اَرَضِيْتُمْ بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا مِنَ الْاٰخِرَةِ ۚ فَمَا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا قَلِيْلٌ ﴿۳۸﴾ اِلَّا تَنْفِرُوْا يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ وَّيَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ وَلَا تَضُرُّوْهُ شَيْئًا ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۳۹﴾

اے وہ لوگو جو قانون خدا کے نفع مند ہونے پر ایمان لے آئے ہو تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ جب جب تم سے کہا جاتا ہے کہ راہ خدا میں لڑنے کے لیے نکلو تو بجائے اس کے کہ حکم سنتے ہی سربکف میدان میں نکل پڑو تم زمین میں ڈھیر ہوئے جاتے ہو۔ کیا لذات دنیوی کی فوری اور ناپائدار راحتوں کو تم نے اعمال آخرت کی جزوی تکلیف اور انجام کے قائم تر آرام کے بالمقابل پسند کر لیا ہے' کیا ایک قریب تر نفع کی فوری لذت (الدنیا) کو تم نے انجام (الاخرۃ) کے مستقل فائدوں پر ترجیح دی ہے' کیا آج کا فائدہ (الدنیا) حاصل کرنے کی غرض سے تم نے کل (الاخرۃ) کے نقصان کو منظور کر لیا ہے؟ اگر تمہارا یہ حال ہے تو بگوش ہوش سن رکھو کہ ان نفسانی محبتوں اور شیطانی خواہشوں (متاع الحیوۃ الدنیا) کا انجام بالآخر نہایت بے حقیقت ہے۔ (یہ تمہارے مزے صرف چند روزہ ہیں کیونکہ ہلاکت تمہیں گھور گھور کر دیکھ رہی ہے) ﴿۳۸﴾ (تذ۔۲:۱۹۱) اگر تم آج راہ خدا میں قتال بالسیف کے لیے نہ نکلو گے تو خدا تم کو بڑی دردناک مار دے گا تم کو صفحہ زمین سے یکسر محو کر کے ایک دوسری قوم کو اس زمین میں تمہارا حاکم مقرر کر دے گا' تم محکوم و ذلیل ہو کر ان کے آگے ہاتھ پھیلاتے پھرو گے' عمر بھر ان کے آگے ماتھا رگڑتے اور پیٹ کے بل رینگتے رہو گے' پھر اگر ان کو اس سرزمین سے نکالنا چاہو گے تو تم اس قدر کمزور ہو گے کہ ان کا کچھ بگاڑ بھی نہ سکو گے ان کو کچھ بھی تکلیف نہ پہنچا سکو گے (لاتضروہ شیئا) اور جانے رہو کہ خدائے عظیم ہر بات کے کرنے پر قادر ہے۔ ﴿۳۹﴾[1] (تذ۔۲:۱۹۱)

---

[1] (۳۸'۳۹) اس نفیر عام کے وقت حب جاہ اور محبت اولاد کے مکر کرنا منافی اسلام ہے۔ (تذ۔۲:۲۴۵) کارخانہ طبیعت کے اس صانع اعظیم اور انسانی کردار کے اس واقف حال خدا کے نزدیک آج بھی وہی امت اس دنیا میں قائم رہنے کے لائق ہے جس نے اپنے حفظ و بقا کی خاطر کوئی عملی کوتاہی نہیں کی جس نے حیات و ممات کی اس صبر آزما کشمکش میں دشمن کا مقابلہ جان توڑ کر کیا۔ جس نے بہبودی آخرت اور حسنِ مآل کو پیش نظر رکھ کر آسائش نفس اور تن آسانی کو بالائے طاق رکھا' جس کے ہر متنفس نے فوری آرام کو چھوڑ کر انجام کو دیکھا' جو عذاب الٰہی اور غیر قوم کی محکومیت سے ہر وقت ڈرتی رہی اور ذلت آمیز دنیاوی زندگی پر کبھی مطمئن نہ ہوئی۔ (تذ۔۲:۱۹۰)

Marfat.com

إِلَّا تَنصُرُوهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللَّهُ إِذْ أَخْرَجَهُ الَّذِينَ كَفَرُوا ثَانِيَ اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ إِذْ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا ۖ فَأَنزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ عَلَيْهِ وَأَيَّدَهُ بِجُنُودٍ لَّمْ تَرَوْهَا وَجَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِينَ كَفَرُوا السُّفْلَىٰ ۗ وَكَلِمَةُ اللَّهِ هِيَ الْعُلْيَا ۗ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿٤٠﴾ انفِرُوا خِفَافًا وَثِقَالًا وَجَاهِدُوا بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنفُسِكُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۚ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿٤١﴾ لَوْ كَانَ عَرَضًا قَرِيبًا وَسَفَرًا قَاصِدًا لَّاتَّبَعُوكَ وَلَٰكِن بَعُدَتْ عَلَيْهِمُ الشُّقَّةُ ۚ وَسَيَحْلِفُونَ بِاللَّهِ لَوِ اسْتَطَعْنَا لَخَرَجْنَا مَعَكُمْ يُهْلِكُونَ أَنفُسَهُمْ وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ ﴿٤٢﴾ ع ۱۲ عَفَا اللَّهُ عَنكَ لِمَ أَذِنتَ لَهُمْ حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَكَ الَّذِينَ صَدَقُوا وَتَعْلَمَ الْكَاذِبِينَ ﴿٤٣﴾

اگر تم رسولؐ کی مدد نہ کرو گے تو جان لو کہ خدا نے اس کی اس وقت مدد کی تھی جب کافروں نے اس کو مکہ سے نکال دیا تھا اور دو میں سے دوسرا (یعنی ابوبکرؓ) اس کے ساتھ ایک غار میں چھپا تھا اور رسول اپنے ساتھی کو کہہ رہا تھا کہ غم نہ کرو خدا ہمارے ساتھ ہے۔ پھر اللہ نے اس پر اطمینان نازل کیا اور اس کی مدد ان لشکروں سے کی جن کو تم دیکھ نہ سکتے تھے اور کافروں کو نیچا کر دکھایا اور خدا کا آوازہ بلند رہا اور وہی ہر مشکل میں غالب رہنے والا اور عمدہ تجویز و تدبیر سے ہر کام کو سرانجام دینے والا ہے۔ ﴿۴۰﴾[۱] (تک۔۲:۲۴۶) تم ہلکے پھلکے نکلو یا ہتھیاروں سے خوب لیس ہو کر نکلو اور خدا کی راہ قائم کرنے کے لیے اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد بالسیف کرو یہی تمہارے لیے اچھا ہے اگر تم جانتے ہوتے۔ ﴿۴۱﴾ (تک۔۲:۲۴۶) اے محمدؐ! اگر مال غنیمت جلد حاصل ہونے والا ہوتا اور اس کے لیے کوچ کا فاصلہ بھی درمیانہ سا ہوتا تو ضرور یہ منافق تمہارے ساتھ ہوتے لیکن (اب کی دفعہ) سفر بھی کچھ دور ہی کا نظر آیا اور اب وہ خدا کی قسمیں کھائیں گے کہ اگر ہم میں طاقت ہوتی تو ہم ضرور چل پڑتے۔ یہ لوگ اپنی جانوں کو ہلاکت میں ڈال رہے ہیں اور خدا جانتا ہے کہ یہ جھوٹے ہیں۔ ﴿۴۲﴾ (تک۔۲:۲۴۶) خدا تجھے معاف کرے تم نے کیوں ان کو پیچھے رہ جانے کی اجازت دے دی جب تک تم جھوٹوں کو سچوں سے الگ نہ کر لیتے۔ ﴿۴۳﴾[۲] (تک۔۲:۲۴۶)

[۱] رسولؐ خدا کی مکہ سے حضرت ابوبکرؓ کی معیت میں ہجرت کے وقت جبکہ وہ غار میں چھپے ہوئے تھے وحی کا ''فرشتوں کی مدد'' کا ذکر کرنا غور کرنے والوں کو اس نتیجے پر پہنچاتا ہے کہ خدا کا کسی موقع پر ایسے ''اسباب'' پیدا کر دینا ہی جن کی وجہ سے فتح حاصل ہو جاتی ہے دراصل فرشتوں کی مدد ہوا کرتی ہے۔ بدر کے موقع پر بارش کا بروقت آ جانا' مسلمانوں کا اونچی زمین پر قابض ہو جانا' غزوہ خندق کے موقع پر آندھی یا طوفان کا آنا وغیرہ کو ''فرشتوں کی مدد'' کہا گیا ہے۔ غار میں چھپنے کے وقت تو اس طرح کے اسباب بھی نہ تھے بلکہ صرف غار کے منہ پر مکڑی نے راتوں رات جالا تن دیا تھا جس سے تعاقب کرنے والے بھٹک گئے اور سمجھا کہ اندر کوئی نہیں ہو ←

Marfat.com

لَا يَسْتَأْذِنُكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ
وَاَنْفُسِهِمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالْمُتَّقِيْنَ ﴿۴۴﴾ اِنَّمَا يَسْتَاْذِنُكَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ
بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَارْتَابَتْ قُلُوْبُهُمْ فَهُمْ فِيْ رَيْبِهِمْ يَتَرَدَّدُوْنَ ﴿۴۵﴾
وَلَوْ اَرَادُوا الْخُرُوْجَ لَاَعَدُّوْا لَهٗ عُدَّةً وَّلٰكِنْ كَرِهَ اللّٰهُ انْبِعَاثَهُمْ
فَثَبَّطَهُمْ وَقِيْلَ اقْعُدُوْا مَعَ الْقٰعِدِيْنَ ﴿۴۶﴾ لَوْ خَرَجُوْا فِيْكُمْ مَّا زَادُوْكُمْ
اِلَّا خَبَالًا وَّلَا اَوْضَعُوْا خِلٰلَكُمْ يَبْغُوْنَكُمُ الْفِتْنَةَ ۚ وَفِيْكُمْ سَمّٰعُوْنَ
لَهُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۷﴾ لَقَدِ ابْتَغَوُا الْفِتْنَةَ مِنْ قَبْلُ وَقَلَّبُوْا
لَكَ الْاُمُوْرَ حَتّٰى جَآءَ الْحَقُّ وَظَهَرَ اَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ كٰرِهُوْنَ ﴿۴۸﴾

جو لوگ اللہ اور روز آخرت پر ایمان لاتے ہیں وہ تو جان و مال سے جہاد کرنے کے وقت ہرگز ہرگز پیچھے رہنے کی اجازت نہیں مانگتے۔ خدا تو صحیح معنوں میں ڈرنے والوں کو جانتا ہے۔ ﴿۴۴﴾ (تک۔۲:۳۴۶) نہ شامل ہونے کے لیے لنگ عذر پیش کر کے تم سے خواہانِ اجازت وہی لوگ ہوتے ہیں جو اللہ اور روز حساب کا یقین نہیں رکھتے۔ ان کے دل شک میں پڑے ہیں اور اسی شک میں پڑے تردد کر رہے ہیں کہ کیا کریں اور کیا نہ کریں۔ ﴿۴۵﴾[۱] (تذ۔۱:۱۵۸) اگر وہ تمہارے ساتھ نکلنے کی نیت رکھتے تو ضرور تھوڑا بہت سامان اور اسلحہ بھی تیار کر ہی لیتے لیکن خدا نے ان کا اٹھنا پسند نہ کیا تو ان کو روک دیا اور انہیں کہہ دیا گیا کہ (بدقسمتو!) بیٹھنے والوں کے ساتھ تم بھی بیٹھے ہی رہو۔ ﴿۴۶﴾ (تک۔۲:۳۴۷) اگر وہ تمہارے ساتھ نکلتے تو سوائے خرابی کے تجھے کچھ فائدہ نہ ہوتا اور وہ فتنہ و فساد پیدا کرنے کے لیے تمہارے درمیان دوڑتے پھرتے۔ اور تم میں وہ لوگ بھی ہیں جو مخالفین کو پہنچانے کیلئے (تمہاری اندرونی) باتیں کثرت سے سنتے رہتے ہیں اور اللہ ظالموں کو خوب جانتا ہے[۲] ﴿۴۷﴾ (تک۔۲:۳۴۷) اس سے پہلے بھی انہوں نے فساد ڈلوانا چاہا تھا اور تیرے لیے مشکلات کو الٹ پھیر کرتے رہے ہیں یہاں تک کہ حقیقت ظاہر ہوئی اور خدا کا فیصلہ ان کے بارے میں ظاہر ہو گیا جو ان کی ناگواری کا باعث تھا۔ ﴿۴۸﴾ (تک۔۲:۳۴۷)

← سکتا۔ الغرض خدا کے فرشتوں کی مدد کا صحیح تصور مسلمانوں کے ذہن میں ہونا چاہئے اور اسی بنا پر خدا کو مسبب الاسباب کہا جاتا ہے۔ آندھی، بارش، طوفان، مکڑی کا جالا یہ سب خدائی طاقتیں ہیں جو ہر وقت کام کرتی رہتی ہیں۔ (تک۲:۳۴۶)

[۲] (۴۳) اصل میں معلوم ہوتا ہے کہ عبد اللہ بن ابی کے منافقوں میں بھی منافق تھے جو سچے مسلمان تھے اور رسولؐ کو لحہ لحہ کی خبریں پہنچاتے تھے یہی وجہ تھی کہ رسولؐ کو ان کی زیادہ فکر نہ تھی اور وہ منافقوں اور ابی سے نرمی سے پیش آئے۔ (تک۔۲:۳۶۱)

[۱] (۴۴، ۴۵) یہاں ''ایمان'' کی شرط جہاد بالمال والانفس ہے اور یہی شرط تقویٰ کی ہے۔ ﴿والله عليم بالمتقين﴾۔ گویا خدا جیسے حاکم اعلیٰ سے ڈرنے کے یہی معنی ہیں کہ اس کی راہ میں جان و مال سے دریغ نہ کیا جائے۔ آج یہی شیوہ ہر ملازم کا اپنے مشاہرہ دہ آقا ←

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ ائْذَنْ لِّيْ وَلَا تَفْتِنِّيْ ؕ اَلَا فِي الْفِتْنَةِ سَقَطُوْا ؕ وَاِنَّ
جَهَنَّمَ لَمُحِيْطَةٌۢ بِالْكٰفِرِيْنَ ﴿۴۹﴾ اِنْ تُصِبْكَ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ ۚ وَاِنْ تُصِبْكَ
مُصِيْبَةٌ يَّقُوْلُوْا قَدْ اَخَذْنَآ اَمْرَنَا مِنْ قَبْلُ وَيَتَوَلَّوْا وَّهُمْ فَرِحُوْنَ ﴿۵۰﴾

اور ان منافق برائے نام مسلمانوں میں ایسے نابکار بہانہ تراش بھی ہیں جو اے پیغمبر! تم سے کہتے ہیں کہ ہم کو جہاد سے پیچھے رہنے کی اجازت دے دو اور آزمائشوں میں نہ ڈالو کیونکہ ہم پورے نہ اتر سکیں گے۔ ان کو کہہ دو کہ خبردار رہو تم تو خدا کے عذاب میں پکڑے جا چکے ہو اور بے شک جہنم نے ان کافروں کو چاروں طرف سے گھیر لیا ہے۔ ﴿۴۹﴾ [ا] (تذ۔۲:۴۹۔۵۰) اے محمدؐ! اگر تم کو جنگ میں فائدہ پہنچتا ہے یا غلبہ حاصل ہو رہتا ہے تو ان لوگوں کو برا لگتا ہے' اور اگر تم پر شکست کی مصیبت آ نازل ہوتی ہے تو یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم نے اپنا کام پہلے ہی ٹھیک ٹھاک کر لیا تھا اور تمہارے پاس سے اٹھ کر واپس جاتے ہیں تو ان کی باچھیں کھلی ہوتی ہے۔ ﴿۵۰﴾ (تذ۔۱:۱۶۵)

← سے ہے۔ وہ اگر جانباز سپاہی اور سچا غلام ہے تو اپنے حاکم سے ڈر کر اور اس کی حفاظت میں جان تک لڑا دے گا۔ (تذ۔۱:۱۵۸)

[ا] ان کے صوم و صلوٰۃ' ان کی عبادتیں اور تقویٰ' ان کا ایمان و اسلام' سب کچھ اس وجہ سے اکارت گئے کہ وہ اللہ کے اس آخری اور اہم تر امتحان میں پورے نہ اتر سکے۔ یہی وہ منافقین اسلام' کافرین دین اور فاسقین امت تھے جن سے دفع فساد' اور اسلام کی حفظ ناموس کی خاطر کوئی نذرانہ لینا بھی منع تھا: ''اے پیغمبر! ان سے کہہ دو کہ رضا مندی سے خرچ کر دیا ناپسندیدگی سے مال دو' دونوں حالتوں میں تم سے کوئی نذرانہ ہرگز قبول نہ کیا جائے گا کیونکہ تم درحقیقت ایک بدکار اور فاسق و فاجر گروہ بن چکے ہو اور تجھے کسی شے نے ان کے مال لینے سے منع نہیں کیا مگر اس وجہ سے کہ یہ لوگ درحقیقت خدا کے حاکم اعلیٰ ہونے کے صاف طور پر منکر ہیں اور نماز کی جماعت میں بھی الکسائے ہوئے اور بددلی کی وجہ سے سست سست کھڑے ہوتے ہیں اور مال بھی دیتے ہیں تو نہایت کراہت سے دیتے ہیں (۹:۵۳۔۵۴) جن کے جنازوں پر نماز پڑھنا' حتیٰ کہ قبر پر کھڑا ہونا بھی' ان کے دائرہ اسلام سے خارج ہونے کے باعث قطعاً ممنوع تھا: ''ان میں سے اگر کوئی مر جائے تو ابدالاباد تک ان پر نماز نہ پڑھنا بلکہ اس کی قبر پر جا کر (دعا کے لیے بھی) کھڑا نہ ہونا کیونکہ بے شک انہوں نے خدا کا انکار کیا اور وہ مر گئے درآنحالیکہ فاسق اور بدکار تھے (۹:۸۴)'' جن کے خبث اور فساد سے اسلام کی متحد' یک دل و یک جان جماعت کو محفوظ رکھنا' اور ان کی بیخ و بنیاد اکھاڑ دینا ہر مومن پر فرض تھا: ''اے پیغمبر! کافروں اور منافقوں سے تلوار کی لڑائی لڑو اور ان پر انتہائی سخت ہو جاؤ کیونکہ ان کا ٹھکانا جہنم ہے اور وہ بہت ہی بری جائے پناہ ہے (۹:۷۳)'' جن کی ابلیسانہ فریب کاری اور ناقص ایمان' طاغوتی مکر و ریا اور پلید عمل' باتنی بدنیتی اور ظاہری مصالحت کو غزوہ تبوک کے موقع پر دیکھ کر اس غفار ذنوب اور ارحم الراحمین کی رگ غیظ و غضب بھی اس قدر پھڑک اٹھی تھی کہ اس نے اپنے رسول کو صاف الفاظ میں کہہ دیا تھا کہ اگر تو ان برائے نام مسلمانوں کے بارے میں ستر بار بھی دعائے مغفرت مانگے گا تو میں ہرگز معاف نہ کروں گا: ''اے پیغمبر! خواہ تو ان کی بخشش طلب کرے یا نہ کرے دونوں برابر ہیں اور اگر تو ستر بار بھی ان کی بخشش کی دعا کرے گا تو خدا ان کو ہرگز معاف نہ کرے گا یہ اس لیے کہ انہوں نے خدا اور رسولؐ پر ایمان لانے سے عملاً انکار کیا اور اللہ تو فاسق لوگوں کو راہ راست پر لاتا ہی نہیں (۹:۸۰)'' (تذ۔۲:۵۰۔۵۱)

قُلْ لَّنْ يُّصِيْبَنَآ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا ۚ هُوَ مَوْلٰىنَا ۚ وَعَلَى اللّٰهِ

فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝۵۱ قُلْ هَلْ تَرَبَّصُوْنَ بِنَآ اِلَّآ اِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ ۭ

وَنَحْنُ نَتَرَبَّصُ بِكُمْ اَنْ يُّصِيْبَكُمُ اللّٰهُ بِعَذَابٍ مِّنْ عِنْدِهٖٓ اَوْ بِاَيْدِيْنَا ۡ ۖ

فَتَرَبَّصُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ مُّتَرَبِّصُوْنَ ۝۵۲ قُلْ اَنْفِقُوْا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا لَّنْ يُّتَقَبَّلَ

مِنْكُمْ ۭ اِنَّكُمْ كُنْتُمْ قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ۝۵۳ وَمَا مَنَعَهُمْ اَنْ تُقْبَلَ مِنْهُمْ

نَفَقٰتُهُمْ اِلَّآ اَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَبِرَسُوْلِهٖ وَلَا يَاْتُوْنَ الصَّلٰوةَ اِلَّا

وَهُمْ كُسَالٰى وَلَا يُنْفِقُوْنَ اِلَّا وَهُمْ كٰرِهُوْنَ ۝۵۴ فَلَا تُعْجِبْكَ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ

اَوْلَادُهُمْ ۭ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ بِهَا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَتَزْهَقَ

اَنْفُسُهُمْ وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ۝۵۵

اے محمد! انہیں کہہ دو کہ ہم کو وہی مصیبت پہنچے گی جو (قانون فطرت کے مطابق) خدا نے ہمارے لیے لکھ دی ہے وہی ہمارا آقا ہے اور ایماندار تو اسی خدا پر بھروسہ کرتے ہیں۔ ۝۵۱ (تک۔۲:۳۴۷) انہیں کہو کہ کیا تم ہمارے متعلق دو بھلائیوں میں سے ایک بھلائی کے سوا کا بھی انتظار کر رہے ہو (یعنی ہم اگر مارے گئے تو بھی شہید ہونگے اور اگر فتح پا گئے تو بھی مال غنیمت لائیں گے کیا اس کے سوا بھی کسی اور شے کا انتظار کرتے ہو) لیکن ہم تو تمہارے لیے دو برائیوں کا انتظار کر رہے ہیں یا یہ کہ خدا اپنے ہاں سے تمہیں عذاب دے یا ہمارے ہاتھوں تمہیں عذاب ملے۔ پس تم بھی انتظار کرو ہم بھی منتظر ہیں۔ ۝۵۲ (تک۔۲:۳۴۷) اے پیغمبر! ان سے کہہ دو کہ رضا مندی سے خرچ کرو یا ناپسندیدگی سے مال دو دونوں حالتوں میں تم سے کوئی نذرانہ ہرگز قبول نہ کیا جائے گا کیونکہ تم درحقیقت ایک بدکار اور فاسق و فاجر گروہ بن چکے ہوں۔ ۝۵۳ (تذ۔۲:۵۰) اور تجھے کسی شے نے ان کے مال لینے سے منع نہیں کیا مگر اس وجہ سے کہ یہ لوگ درحقیقت خدا کے حاکم اعلیٰ ہونے کے صاف طور پر منکر ہیں اور نماز کی جماعت میں بھی الکسائے ہوئے اور بددلی کی وجہ سے سست سست کھڑے ہوتے ہیں اور مال بھی دیتے ہیں تو نہایت کراہت سے دیتے ہیں۔ ۝۵۴[1] (تذ۔۲:۵۰) تو اے پیغمبر! نہ تو ان کی کثرت مال تمہیں تعجب میں ڈال دے نہ ان کی کثرت اولاد تمہارے لیے موجب حیرت ہو خدا تو صرف یہ چاہتا ہے کہ یہی مال و اولاد کی کثرت اور بے انداز محبت اس دنیا میں ان کے لیے وبال جان ہو جائے وہ انہی کے غم میں پڑے گھلتے رہیں اور انہی کی فکر میں ان کی جان بھی نکلے اور مرتے دم تک وہ کافر ہی رہیں۔ ۝۵۵[2] (تذ۔۲:۴۸)

---

[1] دیکھئے نوٹ آیت نمبر ۴۹

[2] دیکھئے نوٹ آیت نمبر ۲۴

Marfat.com

وَ يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ اِنَّهُمْ لَمِنْكُمْ ؕ وَمَا هُمْ مِّنْكُمْ وَ لٰكِنَّهُمْ قَوْمٌ يَّفْرَقُوْنَ ۝٥٦
لَوْ يَجِدُوْنَ مَلْجَاً اَوْ مَغٰرٰتٍ اَوْ مُدَّخَلًا لَّوَلَّوْا اِلَيْهِ وَهُمْ يَجْمَحُوْنَ ۝٥٧
وَ مِنْهُمْ مَّنْ يَّلْمِزُكَ فِي الصَّدَقٰتِ ۚ فَاِنْ اُعْطُوْا مِنْهَا رَضُوْا وَاِنْ لَّمْ
يُعْطَوْا مِنْهَاۤ اِذَا هُمْ يَسْخَطُوْنَ ۝٥٨ وَلَوْ اَنَّهُمْ رَضُوْا مَاۤ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ
وَ رَسُوْلُهٗ ۙ وَ قَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ سَيُؤْتِيْنَا اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَ رَسُوْلُهٗۤ ۙ
اِنَّاۤ اِلَى اللّٰهِ رٰغِبُوْنَ ۝٥٩ اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْعٰمِلِيْنَ ع ١٢ ١٣
عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغٰرِمِيْنَ وَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ
السَّبِيْلِ ؕ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝٦٠

اور یہ لوگ خدا کی قسمیں کھا کھا کر کہتے ہیں کہ وہ تم میں سے ہی ہیں حالانکہ وہ تم میں سے نہیں بلکہ وہ ایک تفرقہ انگیز لوگ ہیں۔ ۝٥٦ (تک۔۲: ۳۴۸) اگر ان کو کوئی بچاؤ کی جگہ (جیسے قلعہ) یا غار ومغاک یا (زمین کے اندر) گھسنے کی جگہ مل جائے تو اسی طرف رسیاں تڑاتے ہوئے بھاگ جائیں۔ ۝٥٧ (ف) اور انہی میں سے ہیں جو تمہارے صدقات کے بارے میں (جو تم مسلمانوں سے لیتے ہو) تم پر بددیانتی کا الزام لگاتے ہیں پھر اگر ان کو بھی اس مال سے کچھ دے دیا جائے تو خوش ہو جاتے ہیں اور نہ دیا جائے تو ناراض ہو جاتے ہیں۔ ۝٥٨ (تک۔۲: ۳۴۸) اور اگر وہ اس پر خوش رہتے جو خدا اور اس کے رسول نے ان کو دیا تھا اور کہتے کہ ہمیں خدا کافی ہے اور خدا اپنے فضل سے اور اس کے پیغمبر (اپنی مہربانی سے) ہمیں (پھر) دے دیں گے۔ اور ہمیں تو خدا ہی کی خواہش ہے (تو ان کے حق میں بہتر ہوتا) ۝٥٩ (ف) صدقات کا مال (جو مسلمانوں سے اکٹھا کر کے بیت المال میں داخل کیا جاتا ہے۔ ان) فقرا اور مساکین کا حق ہے (جن کو حکومت وقت نے تسلیم کر لیا ہو)' اور (ان) کارکنوں کا (جو مرکزی حکومت کی طرف سے خیرات وصول کرنے پر متعین ہوں) اور ان لوگوں کا جن کی تالیف قلوب (اجتماعی مصالح کو) پیش نظر (رکھ کر حکومت وقت کرنا چاہئے) اور جو مستحق لوگ انسان کی غلامی میں پھنسے ہوں' اور جو مقروض و مدیون ہوں اور نیز راہ خدا' میں اور مسافروں کی آؤ بھگت اور زاد راہ میں (جو رقم حکومت صرف کرنا پسند کرے) (اے لوگو!) صدقات کے مال کو (خوش اسلوبی اور اہتمام سے یوں مختلف مدوں میں) صرف کرنا خدا کی طرف سے تم پر فرض ہے اور جانے رہو کہ اللہ تمہاری اجتماعی ضروریات کو بڑا جاننے والا اور بڑا صاحب تدبیر ہے جو حکومت کے اصول تم پر واضح کرتا ہے۔ ۝٦٠[1] (تذ۔۲: ۱۱۵: ۱۱۵)

---

[1] قرآن حکیم میں سبیل اللہ کی مد فقرا' مساکین اور ابن السبیل وغیرہم کی شقوں سے اس قدر علیحدہ ہے کہ اس کے ادنیٰ طالب علم کو بھی ←

وَمِنْهُمُ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ النَّبِيَّ وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ اُذُنٌ ؕ قُلْ اُذُنُ خَيْرٍ
لَّكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَيُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَرَحْمَةٌ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
مِنْكُمْ ؕ وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٦١﴾
يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ لِيُرْضُوْكُمْ ۚ وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اَحَقُّ اَنْ يُّرْضُوْهُ اِنْ
كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴿٦٢﴾ اَلَمْ يَعْلَمُوْۤا اَنَّهٗ مَنْ يُّحَادِدِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاَنَّ
لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدًا فِيْهَا ؕ ذٰلِكَ الْخِزْيُ الْعَظِيْمُ ﴿٦٣﴾ يَحْذَرُ الْمُنٰفِقُوْنَ
اَنْ تُنَزَّلَ عَلَيْهِمْ سُوْرَةٌ تُنَبِّئُهُمْ بِمَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ ؕ قُلِ اسْتَهْزِءُوْا ۚ
اِنَّ اللّٰهَ مُخْرِجٌ مَّا تَحْذَرُوْنَ ﴿٦٤﴾

اور انہی منافقوں میں سے بعض ایسے ہیں جو نبی کو یہ کہہ کر دکھ دیتے ہیں کہ رسول تو صرف کان ہے (جو ہر شخص کی بات سن کر تسلیم کر لیتا ہے اور اپنے ذہن کو استعمال نہیں کرتا) انہیں کہہ دو کہ وہ کان ہے تمہاری بھلائی کیلیے وہ رسول خدا پر ایمان رکھتا ہے اور مومنوں (کو سچے سمجھ کر ان کی ہر بات) پر ایمان (یعنی یقین) رکھتا ہے اور وہ ان لوگوں کے لیے رحمت ہے جو تم میں سے ایمان لائے اور جو لوگ (طعنے دے دے کر) خدا کے رسول کو دکھ دیتے ہیں ان کو دردناک عذاب ملے گا۔ ﴿٦١﴾ (تک۔۲:۳۴۸) اور یہ منافق تمہارے سامنے خدا کی قسمیں کھا کھا کر تمہیں راضی کرنا چاہتے ہیں حالانکہ اللہ اور رسول کا حق زیادہ ہے کہ منافق رسول کو راضی کریں اگر وہ صحیح معنوں میں مومن ہیں۔ ﴿٦٢﴾ (تک۔۲:۳۴۸) کیا ان منافقین (اور کفار مکہ) کو علم نہیں ہوا کہ جس شخص نے بھی خدا اور اس کے رسول کی راہ میں رکاوٹ پیدا کی تو فی الحقیقت اور بلاشبہ اس کے لیے جہنم کی آگ ہے جس میں وہ ہمشیہ رہے گا اور یہ انتہائی ذلت اور رسوائی ہے۔ ﴿٦٣﴾ (تذ۔۲:۵۱) منافق اس بات سے ڈرتے ہیں کہ ان پر کوئی سورت نازل ہو جو ان کو اس شے سے باخبر کرے جو ان کے دلوں میں ہے (اے محمدؐ) ان کو کہہ دو کہ مخول (جتنا چاہو) کرتے رہو خدا بالآخر اس بات کو ظاہر کر ہی دے گا جس سے تم ڈر رہے ہو۔ ﴿٦٤﴾ (تک۔۲:۳۴۸)

← اس کے مطالب پر گماں نہیں گزر سکتا۔

''راہ خدا'' جس پر چلنے کا مدعی آج کی غلط العام مہلک اور شر انگیز لغت کی رو سے بازاروں اور گلیوں کا ہر ننگ وجود اور ننگ اسلام گدیہ گر قرار دیا گیا ہے جس کا سالک آج قصبوں اور شہروں میں معلم الملکوت کا ہر فریب کار اور طاغوت پیشہ گداگر ہے' درحقیقت وہ راہ تھی جس پر توحید کے بطل اور دین خدا کے بہادر اپنی جانیں لڑا لڑا کر اور گھر لٹوا لٹوا کر ناموس اسلام کی حفاظت کیا کرتے تھے۔ سبیل اللہ کے صحیح مصداق دین الٰہی کے وہ ناموس بنانے والے جانباز اور سر باختہ جوان تھے جنہیں دین اسلام کے ظہور سے پیشتر یہی خدا کا بول بالا کرنے اور اللہ کا ڈنکا بجانے کے عوض میں دردانگیز مصیبتیں پہنچیں مگر ان کے پائے ثبات میں کچھ لغزش نہ آئی۔ (تذ۔۲:۱۱۶)

Marfat.com

وَلَئِنۡ سَاَلۡتَهُمۡ لَيَقُوۡلُنَّ اِنَّمَا كُنَّا نَخُوۡضُ وَنَلۡعَبُ‌ؕ قُلۡ اَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ
وَرَسُوۡلِهٖ كُنۡتُمۡ تَسۡتَهۡزِءُوۡنَ ﴿۶۵﴾ لَا تَعۡتَذِرُوۡا قَدۡ كَفَرۡتُمۡ بَعۡدَ اِيۡمَانِكُمۡ‌ؕ اِنۡ
نَّعۡفُ عَنۡ طَآئِفَةٍ مِّنۡكُمۡ نُعَذِّبۡ طَآئِفَةًۢ بِاَنَّهُمۡ كَانُوۡا مُجۡرِمِيۡنَ ﴿۶۶﴾ ع
اَلۡمُنٰفِقُوۡنَ وَالۡمُنٰفِقٰتُ بَعۡضُهُمۡ مِّنۡۢ بَعۡضٍ‌ۘ يَاۡمُرُوۡنَ بِالۡمُنۡكَرِ وَيَنۡهَوۡنَ
عَنِ الۡمَعۡرُوۡفِ وَيَقۡبِضُوۡنَ اَيۡدِيَهُمۡ‌ؕ نَسُوا اللّٰهَ فَنَسِيَهُمۡ‌ؕ اِنَّ الۡمُنٰفِقِيۡنَ
هُمُ الۡفٰسِقُوۡنَ ﴿۶۷﴾ وَعَدَ اللّٰهُ الۡمُنٰفِقِيۡنَ وَالۡمُنٰفِقٰتِ وَالۡكُفَّارَ نَارَ
جَهَنَّمَ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَا‌ؕ هِىَ حَسۡبُهُمۡ‌ۚ وَلَعَنَهُمُ اللّٰهُ‌ۚ وَلَهُمۡ عَذَابٌ
مُّقِيۡمٌۙ ﴿۶۸﴾

پھر اگر تو ان سے (ان کے رویئے کے متعلق) باز پرس کرے تو ضرور کہہ دینگے کہ ہم تو باتوں میں لگے ہوئے ہنسی مذاق کر رہے تھے۔ کہو کہ کیا تم اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول سے ٹھٹھا کرتے ہو۔ ﴿۶۵﴾ (تک۔۲:۳۴۸) (منافقو!) بہانے نہ بناؤ تم ایمان لانے کے بعد سچ مچ کافر ہو چکے اور اگر ہم تم میں سے ایک گروہ کو معاف بھی کر دیں تو ضرور دوسرے گروہ کو اس لیے کہ وہ مجرم ہیں عذاب دیں گے۔ (تک۔۲:۳۴۸) کیونکہ وہ گناہ کرتے رہے ہیں۔ ﴿۶۶﴾ (ف) منافق مرد اور منافق عورتیں سب کی ایک دوسرے سے ملی بھگت ہے۔ وہ سب مل جل کر لوگوں کو نفاق (المنکر) کی ترغیب دیتے ہیں اور اتحاد (المعروف) سے منع کرتے ہیں (اور اسی طرح اپنی عیب پوشی کرنا چاہتے ہیں) اور (جب خدا کی راہ میں صرف کرنے کا موقع آتا ہے تو) اپنی مٹھیاں بھینچ لیتے ہیں انہوں نے خدا کو بھلا دیا تو اب خدا بھی ان کو خاطر میں نہیں لاتا۔ کچھ شک نہیں کہ منافق لوگ بدکار اور فاسق ہیں۔ ﴿۶۷﴾ (تذ۔۲:۴۸) ان نفاق ڈالنے والے مردوں اور عورتوں اور منکرین خدا کے حق میں اللہ نے جہنم کی آگ کا وعدہ کر لیا ہے وہ ابدالآباد تک اس میں پڑے جلتے رہیں گے یہی ان کے اعمال کی کافی سزا ہے۔ خدا نے ان کو پھٹکار دیا ہے اور ان کے لیے دائمی عذاب ہے۔ ﴿۶۸﴾ (تذ۔۲:۴۸)

كَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ كَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْكُمْ قُوَّةً وَّاَكْثَرَ اَمْوَالًا وَّاَوْلَادًا ۭ
فَاسْتَمْتَعُوْا بِخَلَاقِهِمْ فَاسْتَمْتَعْتُمْ بِخَلَاقِكُمْ كَمَا اسْتَمْتَعَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ
بِخَلَاقِهِمْ وَخُضْتُمْ كَالَّذِيْ خَاضُوْا ۭ اُولٰۗىِٕكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي
الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۶۹ اَلَمْ يَاْتِهِمْ نَبَاُ الَّذِيْنَ
مِنْ قَبْلِهِمْ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ ڏ وَقَوْمِ اِبْرٰهِيْمَ وَاَصْحٰبِ
مَدْيَنَ وَالْمُؤْتَفِكٰتِ ۭ اَتَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ۚ فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ
وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۷۰ وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاۗءُ
بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ (وقف لازم)
وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَيُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۭ اُولٰۗىِٕكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ۭ
اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۷۱

(اے اسلام کے اندر نفاق ڈالنے والو!) تمہاری بھی وہی مثال ہوئی جو تم سے پہلوں کی تھی۔ وہ تم سے بہت زیادہ زور آور تھے' مال و اولاد بھی تم سے زیادہ رکھتے تھے وہ ایک قلیل مدت تک اپنے حصے کے دنیاوی فائدے اٹھا گئے۔ تم بھی اگلوں کی طرح اپنے حصے کے دنیاوی فائدے ایک قلیل مدت تک اٹھا چکے ہو اور تم بھی وہی باتیں بناتے اور وہی کٹ حجتیاں کرتے ہو جو تمہارے اگلوں نے کی تھیں۔ پھر انہی کا کیا دھرا دنیا اور آخرت میں اکارت ہوا تھا اور وہی گھاٹے میں رہے تھے۔ ۶۹ (تذ۔۲:۴۸) کیا ان لوگوں کو ان سے پہلوں یعنی قوم نوحؑ' عادؑ اور ثمودؑ اور قوم براہیمؑ' وصحاب مدین اور الٹی بستیوں کی خبر نہیں ملی جن کے پاس رسول روشن احکام لے کر آئے تھے تو اللہ ان پر ظلم نہیں کر رہا تھا وہ اپنی جانوں پر آپ ظلم کر رہے تھے۔ ۷۰ (تک۔۲:۳۴۹) اور مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے دوست ہیں۔ وہ اتحاد و اتفاق کا حکم دیتے ہیں (یا مرون بالمعروف) اور تفریق و انتشار سے منع کرتے ہیں (ینھون عن المنکر) اور نماز اور زکوٰۃ کو قائم کرتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کے حکموں کو مانتے ہیں۔ ان پر خدا عنقریب رحم کرے گا کیونکہ اللہ بڑا قوت والا اور حکمت والا ہے۔ ۷۱ (تک۲:۳۴۹)

وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ
خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ؕ وَرِضْوَانٌ مِّنَ
اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۷۲﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ ع ۶ / ۱۵
وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ ؕ وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۷۳﴾
يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوْا ؕ وَلَقَدْ قَالُوْا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَكَفَرُوْا بَعْدَ
اِسْلَامِهِمْ وَهَمُّوْا بِمَا لَمْ يَنَالُوْا ۚ وَمَا نَقَمُوْۤا اِلَّاۤ اَنْ اَغْنٰىهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ
مِنْ فَضْلِهٖ ۚ فَاِنْ يَّتُوْبُوْا يَكُ خَيْرًا لَّهُمْ ۚ وَاِنْ يَّتَوَلَّوْا يُعَذِّبْهُمُ
اللّٰهُ عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَمَا لَهُمْ فِي الْاَرْضِ مِنْ
وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿۷۴﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ عٰهَدَ اللّٰهَ لَئِنْ اٰتٰىنَا مِنْ فَضْلِهٖ
لَنَصَّدَّقَنَّ وَلَنَكُوْنَنَّ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۷۵﴾

خدا نے مومنوں سے ان سرسبز اور شاداب باغوں کی بادشاہت کا وعدہ کیا ہے جن کے میدانوں میں بڑے بڑے دریا بہہ رہے ہیں اور ان عظیم الشان مکانوں میں رہنے کا جو ان دائمی طور پر شگفتہ باغوں میں ہوں گے اور اس سے کہیں بڑھ کر خدا کی خوشنودی کا وعدہ ہے اور یہ بہت ہی بڑی کامیابی ہے۔ ﴿۷۲﴾ (تک۔۲:۳۴۹) اے پیغمبر کافروں اور منافقوں سے تلوار کی لڑائی لڑو اور ان پر انتہائی سخت ہو جاؤ کیونکہ ان کا ٹھکانا جہنم ہے اور وہ بہت ہی بری جائے پناہ ہے۔ ﴿۷۳﴾[1] (تذ۔۲:۵۰) یہ لوگ (مثلاً غزوہ عسرۃ کے موقع پر مقام تبوک میں جلاس بن سوید نے رسولؐ کے سامنے قسم کھائی کہ میں نے نہیں کہا تھا کہ اگر منافق اتنے ہی برے ہیں جتنے کہ محمدؐ کہہ رہا ہے تو ہم گدھوں سے بدتر ہیں) قسمیں کھا کھا کر کہتے ہیں کہ فلاں بات نہیں کہی حالانکہ انہوں نے صریحاً کفر کی بات کہی اور اسلام لانے کے بعد منکر ہوئے اور انہوں نے ارادہ کر لیا تھا اس شے کا جس تک نہ پہنچ سکے (مثلاً تبوک سے واپسی پر بارہ منافقین نے اپنے منہ لپیٹ کر رسول کو پہاڑی پر سے گرا دینے کا ارادہ کیا تھا لیکن وہ کامیاب نہ ہو سکے) اور انہوں نے بدلہ لیا مگر اس بات کا کہ اللہ اور اس کے رسول نے ان کو دولت مند کر دیا تھا (مثلاً یہی بارہ منافقین رسول کی دعا سے دولت مند ہو گئے تھے) تو اگر وہ توبہ کر لیں تو ان کے لیے بہتر ہے اور اگر انکار کریں تو خدا ان کو دنیا اور آخرت میں عذاب دے گا اور ان کا اس زمین میں کوئی مددگار نہ رہے گا۔ ﴿۷۴﴾ (تک۔۲:۳۵۰) اور انہی مخالفین میں سے ایسا بھی ہے (مثلاً ثعلبہ بن حاطب) جس نے اللہ سے اقرار کیا تھا کہ اگر خدا نے مجھے فراخی سے مال عطا کیا تو میں ضرور رسول کو مال بطور صدقہ دونگا۔ (تک۔۲:۳۵۰) اور نیکوکاروں میں ہو جائیں گے۔ ﴿۷۵﴾ (ف)

[1] دیکھئے نوٹ آیت نمبر ۴۹

Marfat.com

فَلَمَّآ اٰتٰىهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ بَخِلُوْا بِهٖ وَتَوَلَّوْا وَّهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝٧٦ فَاَعْقَبَهُمْ
نِفَاقًا فِيْ قُلُوْبِهِمْ اِلٰى يَوْمِ يَلْقَوْنَهٗ بِمَآ اَخْلَفُوا اللّٰهَ مَا
وَعَدُوْهُ وَبِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ ۝٧٧ اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ سِرَّهُمْ
وَنَجْوٰىهُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ۝٧٨ اَلَّذِيْنَ يَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِيْنَ
مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي الصَّدَقٰتِ وَالَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ اِلَّا جُهْدَهُمْ فَيَسْخَرُوْنَ
مِنْهُمْ ۭ سَخِرَ اللّٰهُ مِنْهُمْ ۡ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝٧٩ اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا
تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ۭ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ۭ
ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝٨٠

لیکن جب خدا نے اس کو مالا مال کر دیا تو وہ بخل کرنے لگے اور اعراض کرتے ہوئے الٹے پاؤں پھر گئے۔ ۝٧٦ (تک۔۱: ۳۵۰) پھر اس وعدہ خلافی کا انجام یہ ہوا کہ خدا نے ان کے دلوں میں نفاق اس دن تک بھر دیا جبکہ ان کو ان کی وعدہ خلافی کی سزا ان کے جھوٹے ہونے کے باعث ملے گی۔ (تک۔۲: ۳۵۰) اس لیے کہ انہوں نے خدا سے جو وعدہ کیا تھا اس کے خلاف کیا اور اس کے لیے وہ جھوٹ بولتے تھے۔ ۝٧٧ (ف) کیا وہ نہیں جانتے کہ اللہ ان کی خفیہ ریشہ دوانیوں اور سرگوشیوں کو خوب جانتا ہے کیونکہ وہ مستقبل میں آنے والے تمام واقعات کا بڑا جاننے والا ہے۔ ۝٧٨ (تک۔۲: ۳۵۰) (انہی منافقوں میں سے) وہ لوگ ہیں جو مسلمانوں میں سے خوشی سے رسول کو بطور صدقہ مال دینے والوں پر طعنہ زنی کرتے ہیں (کہ تم کیوں خواہ مخواہ رسول کو مال دے کر اپنا نقصان کرتے ہو) اور جوان لوگوں سے تمسخر کر کے جن کو صرف اپنی محنت مزدوری کی اجرت ملتی ہے۔ (کہتے ہیں کہ تم ناحق اپنی پسینہ کی کمائی کو رسول پر صرف کرتے ہو) تو (سمجھ لو کہ دراصل) اللہ ان منافقین سے تمسخر کر رہا ہے اور ان کو دردناک عذاب ملے گا۔ ۝٧٩ (تک۔۲: ۳۵۱) اے پیغمبر! خواہ تو ان کی بخشش طلب کرے یا نہ کرے دونوں برابر ہیں اور اگر تو ستر بار بھی ان کی بخشش کی دعا کرے گا تو خدا ان کو ہرگز معاف نہ کرے گا۔ یہ اس لیے کہ انہوں نے خدا اور رسول پر ایمان لانے سے عملاً انکار کیا اور اللہ تو فاسق لوگوں کو راہِ راست پر لاتا ہی نہیں۔ ۝٨٠ [1] (تذ۔۲: ۵۱)

[1] دیکھئے نوٹ آیت نمبر ۴۹

Marfat.com

فَرِحَ الْمُخَلَّفُوْنَ بِمَقْعَدِهِمْ خِلٰفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَكَرِهُوْٓا اَنْ يُّجَاهِدُوْا
بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَالُوْا لَا تَنْفِرُوْا فِي الْحَرِّ ؕ قُلْ نَارُ
جَهَنَّمَ اَشَدُّ حَرًّا ؕ لَوْ كَانُوْا يَفْقَهُوْنَ ﴿۸۱﴾ فَلْيَضْحَكُوْا قَلِيْلًا وَّلْيَبْكُوْا كَثِيْرًا ۚ
جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۸۲﴾ فَاِنْ رَّجَعَكَ اللّٰهُ اِلٰى طَآئِفَةٍ مِّنْهُمْ
فَاسْتَاْذَنُوْكَ لِلْخُرُوْجِ فَقُلْ لَّنْ تَخْرُجُوْا مَعِيَ اَبَدًا وَّلَنْ تُقَاتِلُوْا
مَعِيَ عَدُوًّا ؕ اِنَّكُمْ رَضِيْتُمْ بِالْقُعُوْدِ اَوَّلَ مَرَّةٍ فَاقْعُدُوْا مَعَ الْخٰلِفِيْنَ ﴿۸۳﴾
وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ ؕ اِنَّهُمْ كَفَرُوْا
بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَاتُوْا وَهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۸۴﴾ وَلَا تُعْجِبْكَ اَمْوَالُهُمْ وَاَوْلَادُهُمْ ؕ
اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّعَذِّبَهُمْ بِهَا فِي الدُّنْيَا وَتَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۸۵﴾

(میدان جنگ سے) پیچھے رہ جانے والے بھگوڑے اللہ کے رسول کی مرضی کے خلاف اپنے گھروں میں بیٹھے رہنے سے بہت خوش ہوئے ہیں انہوں نے ناپسند کیا کہ اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کریں اور لوگوں کو ورغلاتے رہے کہ اس سخت گرمی میں ہرگز باہر نہ جاؤ۔ اے پیغمبر! ان کو کہہ دو کہ بیوقوفو! کاش تم سمجھتے کہ جہنم کی آگ اس سے بہت زیادہ گرم ہے۔ ﴿۸۱﴾ (تذ۔۲:۴۹) تو اب ان کو چاہئے کہ بہت تھوڑا ہنسیں اور بہت زیادہ اپنی قسمتوں کو روئیں' کیونکہ یہ جہنم کی آگ ان کی بداعمالیوں کی اجرت ہوگی جو ان کو ملے گی۔ ﴿۸۲﴾ (تذ۔۲:۴۹) پھر اگر خدا (اسی غزوہ تبوک سے واپسی کے بعد) تجھے کسی منافقین کے گروہ کی طرف واپس لے آیا (یعنی پھر کوئی گروہ تیری طرف متوجہ ہوا) اور پھر انہوں نے آپ کے ساتھ جہاد کے لیے جانے کی اجازت طلب کی تو تم (صاف) کہہ دو کہ اب ہرگز میرے ساتھ کبھی نہ نکلو اور نہ میرے ساتھ کسی دشمن سے قتال کرو کیونکہ تم نے پہلی دفعہ گھر بیٹھ رہنے کو پسند کیا تھا تو اب پیچھے رہنے والوں کے ساتھ تم بھی گھر بیٹھے رہو۔ ﴿۸۳﴾ (تک۔۲:۳۵۱) اور اے محمدؐ! ان میں سے اگر کوئی مر جائے تو ہرگز اس کے جنازے پر نماز نہ پڑھنا اور نہ اس کی قبر پر (دعا کے لئے) کھڑے ہونا کیونکہ انہوں نے درحقیقت اللہ اور اس کے رسول سے انکار کیا اور وہ مرے درآنحالیکہ وہ فاسق تھے۔ ﴿۸۴﴾[1] (تک۔۲:۳۵۱) اور ان کا مال اور ان کے بال بچے تجھے اس دھوکے میں نہ ڈالیں (کہ خدا ان سے راضی ہے) خدا تو صرف اس کا ارادہ کر رہا ہے کہ ان کو دنیا میں عذاب دے اور ان کی جانیں اس حالت میں نکلیں کہ وہ کافر ہوں۔ ﴿۸۵﴾ (تک۔۲:۳۵۱)

[1] دیکھئے نوٹ آیت نمبر ۴۹

Marfat.com

وَإِذَآ أُنْزِلَتْ سُورَةٌ أَنْ ءَامِنُوا بِاللّٰهِ وَجَاهِدُوا مَعَ رَسُولِهِ اسْتَأْذَنَكَ أُولُوا

الطَّوْلِ مِنْهُمْ وَقَالُوا ذَرْنَا نَكُنْ مَّعَ الْقٰعِدِيْنَ ﴿٨٦﴾ رَضُوا بِأَنْ يَكُونُوا

مَعَ الْخَوَالِفِ وَطُبِعَ عَلٰى قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُونَ ﴿٨٧﴾ لٰكِنِ الرَّسُولُ وَالَّذِيْنَ

ءَامَنُوا مَعَهُ جٰهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ ط وَأُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْخَيْرٰتُ ز

وَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿٨٨﴾ أَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا

الْأَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ط ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿٨٩﴾ وَجَآءَ الْمُعَذِّرُوْنَ ع

مِنَ الْأَعْرَابِ لِيُؤْذَنَ لَهُمْ وَقَعَدَ الَّذِيْنَ كَذَبُوا اللّٰهَ وَرَسُولَهُ ط سَيُصِيْبُ

الَّذِيْنَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ ﴿٩٠﴾ لَيْسَ عَلَى الضُّعَفَآءِ وَلَا عَلَى الْمَرْضٰى

وَلَا عَلَى الَّذِيْنَ لَا يَجِدُونَ مَا يُنْفِقُونَ حَرَجٌ إِذَا نَصَحُوا لِلّٰهِ وَرَسُولِهِ ط مَا

عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ مِنْ سَبِيْلٍ ط وَاللّٰهُ غَفُورٌ رَّحِيْمٌ ﴿٩١﴾

اور جب کوئی سورت اس مضمون کی اتاری جاتی ہے کہ اللہ پر ایمان لاؤ اور اس کے رسول کے ساتھ ہو کر جہاد کرو تو ان منافقین میں سے صاحب مقدور (دولت والے) کہتے ہیں کہ ہمیں چھوڑ ہی دو تاکہ ہم قاعدین (بیٹھنے والوں) کے ساتھ ہو جائیں۔ ﴿٨٦﴾ (تک۔۲:۳۵۱:۳۵۲) یہ لوگ پسند کرتے ہیں کہ ہم پیچھے رہنے والوں کے ساتھ ہوں حالانکہ ان کے دلوں پر مہر لگا دی گئی ہے اور وہ سمجھ سے عاری ہو گئے ہیں۔ ﴿٨٧﴾ (تک۔۲:۳۵۲) لیکن رسول اور جو لوگ اس کی تائید میں ایمان لا کر اپنے مال و جان سے جہاد کرتے رہے یہی ہیں جن کو بہتر سے بہتر چیزیں دی جائیں گی اور یہی کامیاب لوگ ہیں۔ ﴿٨٨﴾ (تذ۔۱:۱۳۴) اللہ نے ان کے لیے باغات تیار کر رکھے ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں' وہ ان میں ایک مدت مدید تک رہیں گے' اور یہ بڑی ہی کامیابی ہے۔ ﴿٨٩﴾ (تذ۔۱:۱۳۴) اور عرب لوگوں میں سے عذر کرنے والے اس واسطے آئے کہ ان کے جہاد پر نہ جانے کے متعلق اجازت لے لی جائے اور جن لوگوں نے خدا اور اس کے رسول کو جھٹلایا وہ پیچھے ہی بیٹھے رہے تو عنقریب ان میں سے جن لوگوں نے کفر کیا ان کو درد ناک عذاب ملے گا۔ ﴿٩٠﴾ (تذ۔۲:۳۵۱) (ہاں البتہ) کمزوروں' بیماروں اور نادار لوگوں پر جو کچھ قربانی مال نہیں کر سکتے کوئی گناہ نہیں (اگر وہ شامل نہ ہوں) نیک کام کرنے والوں پر تو کوئی الزام ہی عائد نہیں ہوتا اور اللہ درگزر کرنیوالا اور رحم کرنے والا ہے۔ ﴿٩١﴾ (تک۔۲:۳۵۲)

Marfat.com

وَّلَا عَلَى الَّذِيْنَ اِذَا مَآ اَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ لَآ اَجِدُ مَآ اَحْمِلُكُمْ
عَلَيْهِ ص تَوَلَّوْا وَّاَعْيُنُهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ حَزَنًا اَلَّا يَجِدُوْا مَا يُنْفِقُوْنَ ﴿۹۲﴾
اِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ يَسْتَاْذِنُوْنَكَ وَهُمْ اَغْنِيَآءُ ج رَضُوْا بِاَنْ
يَّكُوْنُوْا مَعَ الْخَوَالِفِ لا وَطَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۹۳﴾

نہ ان لوگوں کو (مجرم قرار دیا جا سکتا ہے) جو تیرے پاس آئیں کہ تو ان کو (جنگ میں ساتھ جانے کے لئے) سواری مہیا کر اور تو ان کو کہہ دے کہ میرے پاس کوئی سواری نہیں کہ تم کو اس پر سوار کروں۔ پھر وہ واپس اس حالت میں گئے کہ غم کی وجہ سے ان کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے کہ ان کو میسر نہ ہوا جو کچھ وہ خرچ کریں۔ ﴿۹۲﴾ (تک۔۲:۳۵۲) الزام تو صرف ان پر ہے جو دولت مند تم سے رخصت مانگتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ پیچھے رہ جانے والی عورتوں کے ساتھی بنیں' ان کے دلوں پر اللہ نے مہر لگا دی ہے اور وہ نہیں جانتے۔ ﴿۹۳﴾ (تک۔۲:۳۵۲)

Marfat.com

يَعْتَذِرُوْنَ اِلَيْكُمْ اِذَا رَجَعْتُمْ اِلَيْهِمْ ؕ قُلْ لَّا تَعْتَذِرُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ لَكُمْ
قَدْ نَبَّاَنَا اللّٰهُ مِنْ اَخْبَارِكُمْ ؕ وَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُوْلُهٗ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ
اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٩٤﴾ سَيَحْلِفُوْنَ
بِاللّٰهِ لَكُمْ اِذَا انْقَلَبْتُمْ اِلَيْهِمْ لِتُعْرِضُوْا عَنْهُمْ ؕ فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمْ ؕ اِنَّهُمْ
رِجْسٌ ۫ وَّمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿٩٥﴾ يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ لِتَرْضَوْا
عَنْهُمْ ۚ فَاِنْ تَرْضَوْا عَنْهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَرْضٰى عَنِ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ﴿٩٦﴾
اَلْاَعْرَابُ اَشَدُّ كُفْرًا وَّنِفَاقًا وَّاَجْدَرُ اَلَّا يَعْلَمُوْا حُدُوْدَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى
رَسُوْلِهٖ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿٩٧﴾ وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ يَّتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ مَغْرَمًا
وَّيَتَرَبَّصُ بِكُمُ الدَّوَآئِرَ ؕ عَلَيْهِمْ دَآئِرَةُ السَّوْءِ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿٩٨﴾

یہ لوگ جب تم (جنگ تبوک سے) لوٹ کر جاؤ گے عذر پیش کریں گے (کہ ہم نے کیوں ساتھ نہ دیا) (اے محمدؐ!) انہیں کہہ دو کہ بہانے نہ بناؤ (تمہاری نیتیں تو پہلے ہی درست نہ تھیں) اب تو ہم تمہاری باتوں پر یقین نہ کریں گے۔ خدا نے ہمیں تمہارے سب حالات (واشگاف طور پر) بتا دیئے ہیں اور اللہ اور اس کا رسول تمہارے آئندہ اعمال کو دیکھتا رہے گا۔ پھر تمہارا معاملہ عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ خدا کی طرف لوٹا دیا جائے گا اور وہی تم کو تمہارے اعمال کی خبر دے گا۔ ﴿۹۴﴾ (تک۔۲: ۳۵۳۔۳۵۲) جب تم واپس لوٹ کر ان کے پاس جاؤ گے تو یہ لوگ پھر خدا کی قسمیں کھائیں گے کہ تم ان (کو برا کہنے) سے اعراض کرو۔ تو بلکہ ان سے الگ رہو۔ یہ لوگ ناپاک ہیں۔ ان کا ٹھکانا جہنم ہے اور ان کے کئے کی جزا ہے۔ ﴿۹۵﴾ (تک۔۲: ۳۵۳) وہ قسمیں اس واسطے کھائیں گے کہ تو ان سے راضی ہو جائے تو اگر تم راضی ہو جاؤ تو ہو جاؤ لیکن خدا بدکار قوم سے کبھی راضی نہیں ہوتا۔ ﴿۹۶﴾ (تک۔۲: ۳۵۳) یہ جنگلی اور بادیہ نشین لوگ ازروئے کفر ونفاق بڑے سخت ہیں اور درحقیقت اس لائق ہیں کہ کتاب خدا کے احکام کی حدود نہ جانیں اور خدا تو ان کے حالات سے اچھی طرح واقف ہے اور بڑا صاحب حکمت ہے جو انہی کے ذریعے سے اسلام کا بول بالا کر رہا ہے۔ ﴿۹۷﴾ (تذ۔۱: ۸۰) اور انہی بدوؤں میں سے وہ لوگ بھی ہیں جو اس مال کو جو وہ اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں (ایک قسم کا) تاوان اور ہرجانہ سمجھ لیتے ہیں اور تم پر زمانہ کی گردشوں کا انتظار کرتے ہیں (کہ یہ محمدؐ کا بکھیڑا ہی ختم ہو جائے) برائی کا چکر تو انہیں پر چلے گا اور اللہ بڑا معاملہ فہم اور بڑا صورت حال کو جاننے والا ہے۔ ﴿۹۸﴾ (تک۔۲: ۳۵۳)

Marfat.com

وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ قُرُبٰتٍ عِنْدَ
اللّٰهِ وَصَلَوٰتِ الرَّسُوْلِ ؕ اَلَاۤ اِنَّهَا قُرْبَةٌ لَّهُمْ ؕ سَيُدْخِلُهُمُ اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۹۹﴾ وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ
وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ ۙ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ
جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ اَبَدًا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۱۰۰﴾
وَمِمَّنْ حَوْلَكُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ مُنٰفِقُوْنَ ۛؕ وَمِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ۛ مَرَدُوْا عَلَى
النِّفَاقِ ۫ لَا تَعْلَمُهُمْ ؕ نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ ؕ سَنُعَذِّبُهُمْ مَّرَّتَيْنِ ثُمَّ يُرَدُّوْنَ اِلٰى
عَذَابٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۰۱﴾

اورلوگو! ان بدو اعراب میں سے ایک طبقہ ان لوگوں کا ہے جو خدا کو حاکم اعلیٰ مانتے ہیں اور اس کے حضور میں روز قیامت کو جوابدہی کرنے پر یقین کرتے ہیں اور جو ایثار و مال وہ کرتے ہیں اس کو خدا کے تقرب اور رسول کی شاباش (صلوٰت) کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔ اے پیغمبر! ان کے ذہن نشین کر دو کہ یہ مال خرچ کرنا ان کے لیے باعث تقرب ہے۔ اور اگر وہ اس طرح اپنی اجتماعی بہتری کیلئے مال خرچ کرتے رہے تو عنقریب خدا ان کو اپنی رحمت میں لے لے گا۔ اس میں شک نہیں کہ وہ کارکن لوگوں کے حق میں گزشتہ واماندگیوں پر بڑا پردہ ڈالنے والا اور بڑا رحم کرنے والا ہے۔ ﴿۹۹﴾ (تذ۔۱:۱۳۳) مہاجرین اور انصار مدینہ میں سے (محاذ جنگ پر سب سے پہلے رسول کا ساتھ دینے میں) بڑھ بڑھ کر قدم مارنے والے اور جن لوگوں نے نیکی میں ان کی پیروی کی وہ لوگ ہیں جن سے خدا خوش ہو گیا اور وہ خدا سے خوش ہو گئے۔ ایسے لوگوں کے لیے خدا نے سرسبز باغوں کی بادشاہت تیار کر رکھی ہے جن کے میدانوں میں بڑے بڑے دریا بہہ رہے ہوں گے اور وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے اور یہ عظیم الشان کامیابی ہے۔ ﴿۱۰۰﴾ (تک۔۲:۳۵۳) اور ان میں سے جو تمہارے اردگرد بدوؤں میں سے منافق ہیں اور اہل مدینہ میں سے جو منافق ہیں یہ لوگ تو تفریق وانتشار (نفاق) پیدا کرنے پر جم گئے ہیں تو ان کو نہیں جانتا۔ ہم ان کو خوب جانتے ہیں ہم ان کو دو دفعہ عذاب دیں گے اور پھر ایک بڑے عذاب کی طرف لوٹا دیے جائیں گے۔ ﴿۱۰۱﴾ (تک۔۲:۳۵۲، ۳۵۳)

وَ اٰخَرُوۡنَ اعۡتَرَفُوۡا بِذُنُوۡبِهِمۡ خَلَطُوۡا عَمَلًا صَالِحًا وَّ اٰخَرَ سَيِّئًا ؕ عَسَى اللّٰهُ
اَنۡ يَّتُوۡبَ عَلَيۡهِمۡ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ﴿۱۰۲﴾ خُذۡ مِنۡ اَمۡوَالِهِمۡ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمۡ
وَتُزَكِّيۡهِمۡ بِهَا وَصَلِّ عَلَيۡهِمۡ ؕ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمۡ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيۡعٌ عَلِيۡمٌ ﴿۱۰۳﴾
اَلَمۡ يَعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰهَ هُوَ يَقۡبَلُ التَّوۡبَةَ عَنۡ عِبَادِهٖ وَيَاۡخُذُ الصَّدَقٰتِ وَاَنَّ
اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيۡمُ ﴿۱۰۴﴾

اور دوسرے وہ ہیں جنہوں نے اپنے گناہوں کا اعتراف کیا اور اچھے عملوں کے ساتھ برے عمل گڈ مڈ کر دیئے تھے قریب ہے کہ خدا ان کی توبہ قبول ہی کر لے کیونکہ خدا درحقیقت بڑا پردہ پوش اور بڑا رحم کرنیوالا ہے۔ ﴿۱۰۲﴾ (تک۔۲:۳۷۰) اے پیغمبر! ان مشکین اور منافقین عرب سے ان کے مال میں سے کچھ شے بطور صدقہ لے لیا کرو (کہ یہ صدقہ' بادی النظر میں ان کی مزعومہ قلبی کیفیت کی تصدیق کرتا ہے) تم یہ طریقہ اختیار کر کے فی الحقیقت ان کے دلوں کو محبت ماسویٰ سے پاک صاف کر دو گے اور ان کے نفسوں کو آلائش حب زر سے مبرا کر دو گے۔ اور یہی نہیں بلکہ ان کا شکریہ ادا کرو (صل علیھم) ان کو اس ایثار مال کے عوض میں تحسین و آفرین کہو (صل علیھم) ان کو دعائے خیر دو (صل علیھم) کیونکہ تمہاری شاباش (صَلٰوتَکَ) ان کے لیے موجب اطمینان ہوتی ہے اور ان کو ان سے بھی اچھے کاموں کے کرنے پر آمادہ کرتی ہے اور یوں تو خدا ہر شخص کے ظاہر و باطن کو سمجھنے والا اور دلوں کی کیفیات کو خوب جاننے والا ہے۔ ﴿۱۰۳﴾[۱] (تذ۔۱:۱۳۳) کیا ان لوگوں کو اس بات کی خبر نہیں کہ اللہ اپنے غلاموں کی توبہ بھی ہر وقت قبول کرنے کے لیے تیار ہے اور اس توبہ کی تائید و تصدیق میں خیرات کا مال بھی لے لیتا ہے اور وہ بڑا ہی توبہ قبول کرنے والا اور رحم دل ہے۔ ﴿۱۰۴﴾ (تذ۔۱:۱۳۹)

۱ (۱۰۲'۱۰۳) منافقوں کے غزوہ تبوک سے پہلے کے یہ اقوال کہ محمدؐ رومیوں سے شکست کھا کر آئے گا بزبان حال ان کو خدا کے سب سے بڑے دشمن ہونا واضح طور پر ثابت کرتے تھے۔ ان حالات میں کمزور ایمان والوں کی پریشانی بہت بڑھ گئی۔ تبوک سے واپسی پر رسول خدا ﷺ کی طرف سے کوئی ایما ان کے متعلق ظاہر نہ ہوا۔ رسولؐ جب آئے تو سات اشخاص نے اپنے آپ کو مسجد کے ستونوں سے باندھ رکھا تھا اور قسم کھا رکھی تھی کہ جب تک رسول خدا (صلعم) انہیں معاف نہ کریں گے وہ اسی طرح بندھے ہوئے جان دے دیں گے۔ رسولؐ نے ان کو دیکھ کر پوچھا کہ یہ کون ہیں۔ جب بتایا گیا تو کہا کہ خدا ہی ان کے بندوں کو کھول سکتا ہے میں نہیں کھول سکتا۔ اس وقت حکم الٰہی ان الفاظ میں نازل ہوا۔ (تک۔۲:۳۶۹) چنانچہ ان لوگوں کے بند کھولنے کے بدلے میں رسول خدا (صلعم) نے وحی کے بعد ان کے اموال کا تیسرا حصہ ان سے لے لیا تاکہ دین اسلام کی بہتری میں صرف ہو سکے۔ (تک۔۲:۳۷۰)

Marfat.com

وَقُلِ اعْمَلُوْا فَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُوْلُهٗ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ وَسَتُرَدُّوْنَ اِلٰى
عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝١٠٥ وَاٰخَرُوْنَ مُرْجَوْنَ
لِاَمْرِ اللّٰهِ اِمَّا يُعَذِّبُهُمْ وَاِمَّا يَتُوْبُ عَلَيْهِمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝١٠٦
وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَّكُفْرًا وَّتَفْرِيْقًا بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاِرْصَادًا
لِّمَنْ حَارَبَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ مِنْ قَبْلُ ؕ وَلَيَحْلِفُنَّ اِنْ اَرَدْنَآ اِلَّا الْحُسْنٰى ؕ
وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝١٠٧ لَا تَقُمْ فِيْهِ اَبَدًا ؕ لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى
مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ ؕ فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا ؕ وَاللّٰهُ
يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ ۝١٠٨

انہیں کہو کہ عمل کرتے جاؤ خدا اور اس کا رسول اور مومن عنقریب تمہارے عملوں کا امتحان لیں گے اور پھر تم عالم الغیب والشہادۃ خدا کی طرف لوٹا دیئے جاؤ گے جو تمہیں تمہارے عملوں کے متعلق پوری خبر دے گا۔ ۱۰۵ (تک۔۲:۳۵۴) پھر اور دوسرے لوگ ہیں (مثلاً کعب بن مالک اور ہلال بن امیہ اور مرارہ بن اربیع) جو اللہ کے حکم کے انتظار میں چھوڑے گئے کہ خدا ان کو عذاب دے یا ان کو معافی دے تو خدا بڑا ہی احوال کو جاننے والا اور حکمت والا ہے۔ ۱۰۶ (تک۔۲:۳۵۴) اے محمدؐ! تمہاری امت کے جن منافق مسلمانوں نے آج اس غرض سے ایک مسجد بنا کھڑی کی ہے کہ اسلام کو نقصان پہنچائیں، خدا اور رسول کے منکر بنیں، مسلمانوں میں تفرقہ پیدا کر دیں اور ان دشمنان اسلام کو پناہ دیں جو اس سے پہلے خدا اور رسول سے لڑ چکے ہیں اور اگر ان سے پوچھا جائے تو قسمیں کھانے لگیں گے کہ ہم نے تو نیکی کے سوا اور کوئی ارادہ ہی نہیں کیا تھا تو آج اس بات کا خدا گواہ ہے کہ یہ جھوٹے ہیں ۱۰۷ (تذ۔۱:۲۵۶) تم اس مسجد میں ہرگز کبھی نماز نہ پڑھنا بلکہ کھڑے بھی نہ ہونا، وہی مسجد جس کی بنیاد روز اول سے ہی ائتلاف امت اور خوف خدا (تقویٰ) کو پیش نظر رکھ کر ڈالی گئی تھی اس کی اہل ہے کہ تم اس میں امامت کیا کرو۔ اسی مسجد میں ایسے لوگ موجود ہیں جو طہارت نفس کو پسند کرتے ہیں اور اللہ تو حقیقت میں دل صاف رکھنے والے لوگوں کو پیار کرتا ہے۔ ۱۰۸ (تذ۔۱:۲۵۷)

Marfat.com

اَفَمَنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰى تَقْوٰى مِنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٍ خَيْرٌ اَمْ مَّنْ اَسَّسَ
بُنْيَانَهٗ عَلٰى شَفَا جُرُفٍ هَارٍ فَانْهَارَ بِهٖ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي
الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۰۹﴾ لَا يَزَالُ بُنْيَانُهُمُ الَّذِيْ بَنَوْا رِيْبَةً فِيْ قُلُوْبِهِمْ اِلَّآ اَنْ
تَقَطَّعَ قُلُوْبُهُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۱۱۰﴾ ع ۱۳/۳

بھلا جس شخص نے اپنے تمام اعمال کی بنیاد خوفِ احکم الحاکمین اور خوشنودئ خدا پر رکھی وہ اچھا ہے یا وہ کم بخت جس نے اپنی عمارت کی بنیاد تفریق وانتشار کے ایک کھوکھلے گڑھے کے کنارے پر رکھ دی اور جو بعد میں اسکو جہنم کی آگ میں لے گری۔ اور اللہ تو تفریق پیدا کرنے والی ظالم قوم کو کسی مستقل طریق عمل کی طرف ہرگز راہنمائی نہیں کرتا۔ ﴿۱۰۹﴾ (تذ۔۱:۲۵۷) یہ مسجد جو ان لوگوں نے تفرقہ آرائی کی غرض سے تیار کی تھی اب مومنوں کی بجائے خود انہی کے دلوں میں چور پیدا کر دے گی۔ یہاں تک کہ ان سب کے دل ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گے اور ایک ایک کا دشمن بن جائے گا اور اللہ تو بڑا واقف حال اور صاحب حکمت ہے۔ ﴿۱۱۰﴾[1] (تذ۔۱:۲۵۷)

---

[1] (۱۰۷۔۱۱۰) ابھی رسول خدا (صلعم) تبوک کی طرف روانہ ہو رہے تھے کہ ماہ رجب ۹ ہجری میں ابو عامر فاسق، جو آپ کا سخت دشمن تھا، اس نے مدینہ کے یہود کو ایک خط لکھا کہ محمدؐ کے محلے میں ایک مسجد تیار کریں اور فریب سے بلا کر اس کو قتل کر دیں۔ میں بھی روم سے لشکر لے کر آ رہا ہوں۔ چنانچہ منافقین نے یہ مسجد تیار کی اور تبوک کی طرف جانے سے پہلے درخواست کی کہ ہم نے قبا میں مسجد بنائی ہے آپ اس کا افتتاح کریں۔ رسول خدا (صلعم) چونکہ تبوک کی تیاریوں میں مصروف تھے انہوں نے کہا کہ تبوک سے واپسی پر اس کام کو کریں گے۔ اسی اثنا میں وحی نازل ہوئی۔ (۹:۱۰۷ تا ۱۱۰)۔ رسول خدا (صلعم) نے تبوک سے واپسی پر حکم دیا کہ اس مسجد کو آگ لگا دی جائے۔ (تک۔۲:۳۶۶)

آج عالم اسلام کے قریب قریب ہر قریہ و قصبے میں محلوں اور کوچوں کی اکثر مسجدیں صحیح معنوں میں مساجد "ضرار" ہیں وہ سب کی سب دین اسلام کے اندر ہولناک تفرقے ڈال رہی ہیں۔ ہر پیش امام اپنی اپنی دکان سجائے سر بازار بیٹھا ہے۔...... جا و بیجا اپنی ڈیڑھ اینٹ کی جدا مسجد کو سراہتا ہے...... شہر کے کسی بڑے سے بڑے پیش امام کا مقتدی اور مطیع بننا گوارا نہیں کرتا۔ رہنمایان امت اور پیش اماموں میں یہ اطاعت کا فقدان اور یہ عصیان امیر فی الحقیقت وہ "ظلم عظیم" ہے جس کا سم آلود اثر مقتدیوں کی رگ رگ میں بھی اثر کر چکا ہے...... آج مسلمانوں کے ہر محلے میں...... ذاتوں اور پیشوں پر مسجدیں ہیں، اماموں اور پیروں پر مسجدیں ہیں۔ حدیث اور قرآن پر مسجدیں ہیں...... الغرض ہر طرف "ضرار" ہے تفریق بین المسلمین ہے۔

میرے نزدیک اگر آج ان مساجد ضرار کا کوئی علاج ہے اگر ان مارہائے آستین کے مہلک اور سم آلود کا کوئی حتمی تریاق ہے...... تو وہی جو خود فخر رسل اور سید کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی حین حیات میں تجویز کیا تھا وہ یہ کہ ایسی سب مساجد کو بالاتفاق آتشین اصطباغ دے کر امت کو نفاق کی شیطانی آلائش سے ایک دفعہ پھر پاک صاف کر دیا جائے۔

لیکن بڑی بات جو متذکرہ صدر آیات ضرار (۹:۱۰۷:۱۱۰) اور بالخصوص آیہ ﴿واللہ یحب المطھرین﴾ (۹:۱۰۸) سے مستنبط ہوتی ہے یہ ہے کہ از روئے اسلام خدا عظیم کے نزدیک سچی طہارت دلوں کی تفریق و نفاق سے پاک صاف ہونے کی طہارت ہی ہے اور یہی اس کے ہاں محبوب بھی ہے۔ بدنی صفائی کا ذکر ان آیات میں حتما نہیں آیا۔ تمام بحث صرف ←

اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَہُمْ وَاَمْوَالَہُمْ بِاَنَّ لَہُمُ الْجَنَّۃَ ؕ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَیَقْتُلُوْنَ وَیُقْتَلُوْنَ ۟ وَعْدًا عَلَیْہِ حَقًّا فِی التَّوْرٰىۃِ وَالْاِنْجِیْلِ وَالْقُرْاٰنِ ؕ وَمَنْ اَوْفٰی بِعَہْدِہٖ مِنَ اللّٰہِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَیْعِکُمُ الَّذِیْ بَایَعْتُمْ بِہٖ ؕ وَذٰلِکَ ہُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ﴿۱۱۱﴾

بیشک اللہ نے ایمان والوں سے ان کی جانیں اور ان کے مال اس وعدے پر خرید لیے ہیں کہ ان کے بدلے انہیں اخروی جنت دیگا۔ یہ لوگ اب خدا کے نام کا ڈنکا بجانے کی خاطر دشمنوں سے لڑتے ہیں۔ ان کو قتل کرتے ہیں اور آپ بھی قتل ہوتے ہیں۔ یہ خدا کا پکا وعدہ ہے جو تورات اور انجیل اور قرآن میں ہر مومن کے ساتھ برابر چلا آیا ہے اور خدا سے بڑھکر اپنے قول کا پورا اور کون ہوسکتا ہے۔ تو اے ایمان والو! اپنے اس سودے کی جو تم نے خدا کے ساتھ کیا ہے۔ خوشیاں مناؤ اس میں تمہاری بڑی کامیابی ہے۔ اس میں تم کو فلاح دارین ہے۔ ﴿۱۱۱﴾[ا] (تذ۔۱: ۱۴۰) (تذ۔۲: ۳۰۷)

﴿تفریقا بین المومنین﴾ کے متعلق ہو رہی ہے اس لیے طہارت کا الٰہی مفہوم صاف ہے۔ جن لوگوں نے ﴿واللہ یحب المطہرین﴾ سے صرف طہارت بدن مقصود سمجھ کر اپنی زندگیاں استنجاؤں کے درست کرنے اور ڈھیلوں کو نہایت خوش اسلوبی سے آر پار کرنے میں وقف کر دی ہیں اور ائتلاف قلوب اور اتحاد کی اہم حکمت کو غیر ضروری سمجھ لیا ہے ان کو یہ آیات بہ امعان نظر دیکھنی چاہئیں: اس میں شک نہیں کہ بدنی صفائی اور بالخصوص طہارت ایک نہایت ضروری اور نفع مند شے ہے' جسمانی صحت کا اکثر انحصار اسی پاکیزگی پر ہے...... لیکن باایں ہمہ ان فروعات کو نفس اسلام سمجھ کر سارا زور ان کی رسمی تکمیل پر صرف کر دینا اور اہم اوامر کے متعلق خالی الذہن ہو کر اصل دین سے غافل ہو جانا بھی وہ غلو فی الدین ہے جس کا نتیجہ آج مسلمانوں کے حق میں برا ثابت ہو رہا ہے۔ (تذ۔۱: ۲۵۶: ۲۵۷)

ان آیات الٰہی سے ظاہر ہے کہ جماعت کے اندر نفاق پیدا کرنے اور فرقہ بند لوگ قرآن حکیم کی مطلق اصطلاح میں ظالم ہیں اور اس لیے آیات (۵۹:۲۸) (۴۷:۶) اور (۴۵:۱۶) کی رو سے ان کی اجتماعی ہلاکت قطعی ہے۔ ایسے لوگوں کو ''ظالم'' اس لیے کہا گیا ہے کہ وہ تمام جماعت پر اور پھر اس کی وساطت سے اپنے آپ پر ''ظلم'' کرتے ہیں اور نااتفاقی کے باعث سب کو شکست و ریخت کی طرف گھسیٹتے ہیں۔ لائق غور بات یہ ہے کہ یہاں ''ظالمین'' کا اطلاق اس جماعت پر ہوا ہے جو اپنے آپ کو رسماً مسلمان کہتی تھی گویا از روئے قرآن خود اسلام کے اندر فرقہ بندیاں پیدا کرنا بھی حتماً ممنوع ہے اور بلا لحاظ احدے رسمی مسلمان کو نار جہنم کا مستوجب بنا دیتا ہے۔ جو عافیت پسند مسلمان ''کلمہ گو'' مسلمانوں کو انتہائی بداعمالی کے باوجود ''نار جہنم'' سے مستثنیٰ قرار دے کر آج مکر کی نیندیں لے رہے ہیں ان کے لیے یہ آیات اور بالخصوص یہ نار جہنم کے الفاظ (۱۰۹:۹) از بس قابل غور ہیں۔ (تذ۔۱: ۲۵۵۔ ۲۵۶)

[ا] یہ سب اعلانات اس لیے تھے کہ مدینہ کے مسلمان کو دائرہ اسلام میں داخل ہونے کے بعد اصلی مقام پورے طور پر واضح ہو جائے اور وہ اپنی آئندہ زندگی کا مقصد بے غل و غش سمجھ کر اسلام میں داخل ہوں۔ اپنے فرائض کے ادا کرنے میں کسی ڈھیل یا نرمی کے منتظر نہ رہیں۔ مومن کے بلند درجے تک پہنچنے کے لیے اس کو معلوم ہو جائے کہ اس کی پوری جان اور پورا مال بک چکے ہیں اور کسی عنوان سے اس کے اپنے نہیں رہے۔ نہ اس کی الصلوٰۃ اس کی اپنی مرضی کی ''خدا کی بندگی'' رہی ہے' نہ اس کی الزکوٰۃ اس کی اپنی مرضی کی ''خدا کی راہ میں خیرات'' رہی ہے' نہ اس کا صیام ''بھوکا رہ کر خدا کو خوش کرنے کا مذہبی عقیدہ'' ہے' نہ اس کا مکہ کی طرف حج کسی

اَلتَّآئِبُوۡنَ الۡعٰبِدُوۡنَ الۡحٰمِدُوۡنَ السَّآئِحُوۡنَ الرّٰكِعُوۡنَ السّٰجِدُوۡنَ
الۡاٰمِرُوۡنَ بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَالنَّاهُوۡنَ عَنِ الۡمُنۡكَرِ وَالۡحٰفِظُوۡنَ لِحُدُوۡدِ
اللّٰهِ ؕ وَبَشِّرِ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿۱۱۲﴾ مَا كَانَ لِلنَّبِىِّ وَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَنۡ يَّسۡتَغۡفِرُوۡا
لِلۡمُشۡرِكِيۡنَ وَلَوۡ كَانُوۡۤا اُولِىۡ قُرۡبٰى مِنۡۢ بَعۡدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمۡ اَنَّهُمۡ اَصۡحٰبُ
الۡجَحِيۡمِ ﴿۱۱۳﴾ وَمَا كَانَ اسۡتِغۡفَارُ اِبۡرٰهِيۡمَ لِاَبِيۡهِ اِلَّا عَنۡ مَّوۡعِدَةٍ وَّعَدَهَاۤ اِيَّاهُ ۚ
فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗۤ اَنَّهٗ عَدُوٌّ لِّلّٰهِ تَبَرَّاَ مِنۡهُ ؕ اِنَّ اِبۡرٰهِيۡمَ لَاَوَّاهٌ حَلِيۡمٌ ﴿۱۱۴﴾
وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِلَّ قَوۡمًۢا بَعۡدَ اِذۡ هَدٰٮهُمۡ حَتّٰى يُبَيِّنَ لَهُمۡ مَّا يَتَّقُوۡنَ ؕ اِنَّ
اللّٰهَ بِكُلِّ شَىۡءٍ عَلِيۡمٌ ﴿۱۱۵﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلۡكُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ يُحۡىٖ وَيُمِيۡتُ ؕ
وَمَا لَـكُمۡ مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ مِنۡ وَّلِىٍّ وَّلَا نَصِيۡرٍ ﴿۱۱۶﴾

یہ مومن خدا کی طرف مڑ مڑ کر آنے والے (التائبون) خدا کی ملازمت میں رہنے والے (العبدون) خدا کی حمد وثناء کرنے والے (الحمدون) 'جنگ کے لیے سفر کرنے والے (السائحون) خدا کے آگے رکوع وسجود کرنے والے (الراکعون الساجدون) اتفاق واتحاد کا پرچار کرنے والے اور نفاق وانتشار سے منع کرنے والے (الامرون بالمعرف و الناھون عن المنکر) اور خدا کے حدود کی نگہداشت کرنے والے (الحفظون لحدود الله) ہیں اور اے محمد (ﷺ!) (ایسے) مومنوں کو خوشخبری دو (کہ ان کا انجام نہایت درخشاں ہے) ﴿۱۱۲﴾ (تک ۔۲: ۳۵۶) رسول اور ایمان والوں کو مشرکین کے لیے بخشش کی دعا مانگنی مناسب نہیں خواہ وہ ان کے قریبی عزیز ہوں بعد اس کے کہ واضح طور پر کہہ دیا گیا ہے کہ وہ جہنمی ہیں۔ ﴿۱۱۳﴾ (تک ۔۲: ۳۵۶) ابراہیم علیہ السلام کی دعا اپنے باپ (آذر) کے حق میں ایک وعدہ کی وجہ سے تھی جو اس نے کیا تھا' پھر جب ابراہیم علیہ السلام پر ثابت ہوگیا کہ آذر خدا کا دشمن ہے وہ اس سے بیزار ہوگیا بے شک ابراہیم علیہ السلام بڑا نرم دل اور بردبار تھا۔ ﴿۱۱۴﴾ (تک ۲: ۳۵۶) یہ ممکن نہیں کہ خدا کسی قوم کو راہ راست پر لا کر گمراہ کردے جب تک کہ اس قوم پر واضح نہ کردے کہ وہ کس کس (گناہ) سے بچ رہیں۔ (اس وضاحت کے بعد قوم کا گمراہ ہوجانا اس کی اپنی ذمہ داری پر ہے) (تک ۔۲: ۳۵۶) بیشک خدا ہر چیز سے واقف ہے۔ ﴿۱۱۵﴾ (ف) خدا ہی ہے جس کے لیے آسمانوں اور زمین کی بادشاہت ہے' وہی زندگانی بخشتا اور (وہی) موت دیتا ہے اور خدا کے سوا تمہارا کوئی دوست اور مددگار نہیں ہے۔ ﴿۱۱۶﴾ (ف)

← زمانہ جاہلیت کی مقدس رسم'' کے طور پر' بلکہ فتح مکہ کی تمہید ہے اور یہ ''عبادات'' فرض لازم ہونیکی حیثیت سے سب کی سب ایک ہی مقصد کی طرف جا رہی ہیں اور وہ مقصد غلبہ اسلام اور ''رسول کو صرف اس لیے ھدی اور دین الحق دے کر بھیجا گیا کہ وہ اس کو تمام ادیان عالم پر غالب کردے۔'' (۹:۳۳) اس کے سوا کچھ نہیں۔ (تذ۔۲: ۳۰۷)

لَقَدْ تَّابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ فِيْ سَاعَةِ
الْعُسْرَةِ مِنْۢ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيْغُ قُلُوْبُ فَرِيْقٍ مِّنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّهٗ بِهِمْ
رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿١١٧﴾ وَّعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا ؕ حَتّٰۤى اِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ
الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ اَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوْۤا اَنْ لَّا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰهِ
اِلَّاۤ اِلَيْهِ ؕ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوْبُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿١١٨﴾ يٰۤاَيُّهَا
الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿١١٩﴾ مَا كَانَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ
وَمَنْ حَوْلَهُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ اَنْ يَّتَخَلَّفُوْا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ وَلَا يَرْغَبُوْا
بِاَنْفُسِهِمْ عَنْ نَّفْسِهٖ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ لَا يُصِيْبُهُمْ ظَمَاٌ وَّلَا نَصَبٌ وَّلَا مَخْمَصَةٌ
فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَطَـُٔوْنَ مَوْطِئًا يَّغِيْظُ الْكُفَّارَ وَلَا يَنَالُوْنَ مِنْ عَدُوٍّ نَّيْلًا
اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ بِهٖ عَمَلٌ صَالِحٌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿١٢٠﴾

خدا نے (خاص) مہربانی اپنے نبی اور مہاجرین اور ان انصار مدینہ پر کی جنہوں نے غزوہ عُسرہ کے وقت رسول کی پیروی کی (اور اس کا ساتھ ایسے وقت میں دیا کہ) اس تنگی کے باعث جو گرمی کی شدت اور زادراہ کی کمی کی وجہ سے تھی۔ ان میں سے ایک گروہ کے دل پھر جانے کو تھے پھر خدا نے اپنی مہربانی سے ان کو معاف کر دیا۔ (تک ۲۔ ۳۵۶) بیشک وہ ان پر نہایت شفقت کرنے والا اور مہربان ہے۔ ﴿١١٧﴾ (ف) اور بالخصوص ان تین کو جس کا فیصلہ ملتوی کیا گیا تھا (یعنی کعب بن مالک اور ہلال ابن امیہ اور مرارہ بن اربیع کا جن سے مسلمانوں نے کلام سلام چھوڑ رکھا تھا اور کامل پچاس روز تک ان کا معاملہ خدا پر چھوڑ دیا گیا تھا) یہاں تک کہ جب زمین باوجود اس کی فراخی کے ان پر تنگ کر دی گئی اور ان کی جانیں ان پر تنگ ہو گئیں اور ان کو یقین ہو گیا کہ اب خدا کے سوا ان کی کوئی پناہ نہیں تو خدا نے ان پر مہربانی کی کہ وہ توبہ کر لیں۔ (تک ۲۔ ۳۵۶) بیشک خدا توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔ ﴿١١٨﴾ (ف) اے اہل ایمان! خدا سے ڈرتے رہو اور راستبازوں کے ساتھ رہو۔ ﴿١١٩﴾ (ف) اہل مدینہ اور ان کے گردونواح کے دیہاتی بدوؤں کو مناسب نہ تھا کہ رسول خدا کا ساتھ چھوڑ کر پیچھے رہ جائیں اور نہ ان کو سزاوار تھا کہ رسول خدا کی جان کی پروانہ کر کے اپنی جانوں کی فکر میں پڑ جائیں اور یہ اس لیے کہ خدا کی راہ میں جہاد کرنے والوں کا تو یہ حال ہے کہ اگر ان کو اللہ کی راہ میں ذرہ بھر پیاس اور تھکان اور بھوک کی مصیبت شاقہ پہنچتی ہے اور ایسے دشوار گزار مقامات تک سفر کرنا ہوتا ہے جن کی سختیوں کا حال سن کر خدا کے منکر بھی کانوں پر ہاتھ دھرنے اور ناک بھون چڑھانے لگتے ہیں' یا اگر ان کو دشمن سے مال غنیمت بھی ملتا ہے تو تکلیف اور راحت کی دونوں حالتوں میں خدا کے ہاں ان کے لیے ایک نیک عمل کا صلہ لکھ دیا جاتا ہے۔ بیشک خدا خلوص دل سے اسلام کی خدمت کرنے والوں کے اجر کو ضائع نہیں کرتا۔ ﴿١٢٠﴾ (تد۔ ۲: ۱۱۸۔ ۱۱۹)

Marfat.com

وَلَا یُنۡفِقُوۡنَ نَفَقَةً صَغِیۡرَةً وَّلَا كَبِیۡرَةً وَّلَا یَقۡطَعُوۡنَ وَادِیًا اِلَّا كُتِبَ
لَهُمۡ لِیَجۡزِیَهُمُ اللّٰهُ اَحۡسَنَ مَا كَانُوۡا یَعۡمَلُوۡنَ ﴿۱۲۱﴾ وَمَا كَانَ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ لِیَنۡفِرُوۡا كَآفَّةً ؕ
فَلَوۡلَا نَفَرَ مِنۡ كُلِّ فِرۡقَةٍ مِّنۡهُمۡ طَآئِفَةٌ لِّیَتَفَقَّهُوۡا فِی الدِّیۡنِ وَلِیُنۡذِرُوۡا
قَوۡمَهُمۡ اِذَا رَجَعُوۡۤا اِلَیۡهِمۡ لَعَلَّهُمۡ یَحۡذَرُوۡنَ ﴿۱۲۲﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا
قَاتِلُوا الَّذِیۡنَ یَلُوۡنَكُمۡ مِّنَ الۡكُفَّارِ وَلۡیَجِدُوۡا فِیۡكُمۡ غِلۡظَةً ؕ وَاعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ
الۡمُتَّقِیۡنَ ﴿۱۲۳﴾ وَاِذَا مَاۤ اُنۡزِلَتۡ سُوۡرَةٌ فَمِنۡهُمۡ مَّنۡ یَّقُوۡلُ اَیُّكُمۡ زَادَتۡهُ هٰذِهٖۤ
اِیۡمَانًا ۚ فَاَمَّا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا فَزَادَتۡهُمۡ اِیۡمَانًا وَّهُمۡ یَسۡتَبۡشِرُوۡنَ ﴿۱۲۴﴾ وَاَمَّا الَّذِیۡنَ
فِیۡ قُلُوۡبِهِمۡ مَّرَضٌ فَزَادَتۡهُمۡ رِجۡسًا اِلٰی رِجۡسِهِمۡ وَمَاتُوۡا وَهُمۡ كٰفِرُوۡنَ ﴿۱۲۵﴾
اَوَلَا یَرَوۡنَ اَنَّهُمۡ یُفۡتَنُوۡنَ فِیۡ كُلِّ عَامٍ مَّرَّةً اَوۡ مَرَّتَیۡنِ ثُمَّ لَا یَتُوۡبُوۡنَ وَلَا
هُمۡ یَذَّكَّرُوۡنَ ﴿۱۲۶﴾

(علی ہذا القیاس حسن عمل کرنے والوں کی خدا کے ہاں یہ قدر و منزلت ہے کہ) خدا کی راہ میں اور تقویت امت کی خاطر اگر وہ تھوڑی یا بڑی رقم بھی خرچ کرتے ہیں اور مشکل یا آسان میدان بھی طے کرتے ہیں تو ان سب تکلیفوں کا صلہ ان کے حق میں لکھا جاتا ہے تا کہ خدا ان کو ان کی کوششوں کا بہتر سے بہتر اجر عطا فرمائے۔ ﴿۱۲۱﴾ (تد۔۲۔۱۱۹) یہ ضروری نہیں کہ دین اسلام کی سمجھ حاصل کرنے اور لوگوں کو عذاب خدا سے ڈرانے کے لیے تمام کی تمام قوم نکل پڑے۔ (اس صورت میں کوئی شخص جہاد بالسیف کے لیے باقی نہ رہے گا) البتہ ان کے گروہ میں سے کچھ لوگ اس کام کے لیے باہر نکل پڑیں تو مضائقہ نہیں۔ ﴿۱۲۲﴾ (تک۔۲۔۱۷۳) اے ایماندارو! کفار میں سے جو لوگ تمہارے گرداگرد ہیں ان سے تلوار کی لڑائی کرو اور اس معاملے میں ان پر خوب سخت ہو جاؤ اور جانے رہو کہ خدا صرف اس سے ڈرنے والوں کیساتھ ہے۔ ﴿۱۲۳﴾ (تک۔۲: ۳۵۷) اور جب کوئی سورت نازل ہوتی ہے تو ان میں سے ایسے لوگ ہیں جو پوچھتے ہیں کہ تم میں سے کس کا ایمان زیادہ ہوا ہے پھر ایمان والے کہہ دیتے ہین کہ ہمارا ایمان زیادہ ہو گیا ہے اور وہ ایک دوسرے کو خوشخبری دیتے ہیں۔ ﴿۱۲۴﴾ (تد۔۲: ۲۵۰) لیکن جنکے دلوں میں گندگی ہوتی ہے تو ان کی گندگی اس سورت کے نازل ہونے سے اور بڑھ جاتی ہے اور وہ کفر کی حالت میں مرتے ہیں۔ ﴿۱۲۵﴾ (تد۲۔۲۵۰) کیا وہ نہیں دیکھتے کہ وہ ہر سال ایک دفعہ یا دو دفعہ (رسول کے غزووں میں ساتھ دینے کے لئے) آزمائے جاتے ہیں پھر بھی (وہ ہر دفعہ رسول سے رخصت لے لیتے ہیں اور) توبہ نہیں کرتے نہ نصیحت پکڑتے ہیں۔ ﴿۱۲۶﴾ (تک۔۲: ۳۵۷)

وَاِذَا مَاۤ اُنۡزِلَتۡ سُوۡرَةٌ نَّظَرَ بَعۡضُهُمۡ اِلٰى بَعۡضٍ ؕ هَلۡ يَرٰٮكُمۡ مِّنۡ اَحَدٍ ثُمَّ
انْصَرَفُوۡا ؕ صَرَفَ اللّٰهُ قُلُوۡبَهُمۡ بِاَنَّهُمۡ قَوۡمٌ لَّا يَفۡقَهُوۡنَ ﴿۱۲۷﴾ لَقَدۡ جَآءَكُمۡ
رَسُوۡلٌ مِّنۡ اَنۡفُسِكُمۡ عَزِيۡزٌ عَلَيۡهِ مَا عَنِتُّمۡ حَرِيۡصٌ عَلَيۡكُمۡ بِالۡمُؤۡمِنِيۡنَ
رَءُوۡفٌ رَّحِيۡمٌ ﴿۱۲۸﴾ فَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَقُلۡ حَسۡبِىَ اللّٰهُ ۖ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ عَلَيۡهِ تَوَكَّلۡتُ
وَهُوَ رَبُّ الۡعَرۡشِ الۡعَظِيۡمِ ﴿۱۲۹﴾ ع ۵

اور ان لوگوں کا حال یہ ہے کہ جب (پھر) کوئی نئی سورت نازل ہوتی ہے تو (رسول کی مجلس میں اس سورت میں ان پر پھٹکار کو سن کر) ہر منافق دوسرے کی طرف (اس کی کیفیت دل معلوم کرنے کے لئے) دیکھتا ہے۔ پھر (یک لخت وہ اپنی بے عزتی کا اندازہ کرنے کے لیے اپنے سے سوال کرتا ہے کہ) کیا کوئی دوسرا (مسلمان بھی) اس کو دیکھ رہا ہے۔ پھر (وہ رسول کی مجلس سے اٹھ کر) رخصت ہو جاتے ہیں۔ اللہ ان کے دلوں کو پھیر دیتا ہے کیونکہ وہ بے سمجھ قوم ہے ﴿۱۲۷﴾ (تک ۲: ۳۵۷ : ۳۵۸) (اے لوگو!) تمہاری اپنی قوم میں سے تمہارے پاس رسول آ چکا ہے جس کو تمہاری تکلیفیں جو تم راہ خدا میں اٹھا رہے ہو بے حد شاق گزرتی ہین۔ وہ تمہارا چاہنے والا بے حد ہے اور ایمان والوں پر بے حد مہربانی اور رحم کرنے والا ہے۔ ﴿۱۲۸﴾ (تک۔۲: ۳۵۸) پھر اگر تم ایسے مہربان رسول کی اطاعت سے پھر جاؤ تو اے محمد ﷺ کہہ دو کہ مجھے میرا خدا ہی کافی ہے اسی پر میرا توکل ہے اور وہ عرش کا مالک ہے۔ ﴿۱۲۹﴾ (تک۔۲: ۵۸)

آیاتها ۱۰۹ — ۱۰ سورۃ یونس مکیۃ ۸۴ — رکوعاتها ۱۱

ترجمہ المشرقیؒ: ۴۶ آیات — بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ — ترجمہ مولانا جالندھریؒ: ۶۳ آیات

الٓرٰ قف تِلۡكَ اٰيٰتُ الۡكِتٰبِ الۡحَكِيۡمِ ﴿۱﴾ اَكَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا اَنۡ اَوۡحَيۡنَاۤ اِلٰى
رَجُلٍ مِّنۡهُمۡ اَنۡ اَنۡذِرِ النَّاسَ وَبَشِّرِ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَنَّ لَهُمۡ قَدَمَ صِدۡقٍ
عِنۡدَ رَبِّهِمۡ ؕ قَالَ الۡكٰفِرُوۡنَ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ مُّبِيۡنٌ ﴿۲﴾

المنزل الثالث ۳ — رُوَنَّة النبیؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہ احکام الٰہی (آیتٌ) اس قانون جلیل سے ماخوذ ہیں جو ایک مجسمہ قانون فطرت حکمت کتاب ہے۔ ﴿۱﴾ (تذ۔۱: ۵۳) کیا لوگوں کو تعجب ہوا ہے کہ ہم نے انہی میں سے ایک مرد کو حکم بھیجا کہ لوگوں کو ڈر سنا دو اور ایمان لانے والوں کو خوشخبری دے دو کہ ان کے پروردگار کے ہاں ان کا سچا درجہ ہے (ایسے شخص کی نسبت) کافر کہتے ہیں کہ یہ تو صریح جادوگر ہے۔ ﴿۲﴾ (ف)

اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى
الْعَرْشِ يُدَبِّرُ الْاَمْرَ ؕ مَا مِنْ شَفِيْعٍ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ اِذْنِهٖ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ
فَاعْبُدُوْهُ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿٣﴾ اِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا ؕ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ؕ اِنَّهٗ يَبْدَؤُا
الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ بِالْقِسْطِ ؕ وَ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيْمٍ وَّعَذَابٌ اَلِيْمٌۢ بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ﴿٤﴾ هُوَ الَّذِيْ
جَعَلَ الشَّمْسَ ضِيَآءً وَّ الْقَمَرَ نُوْرًا وَّ قَدَّرَهٗ مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِيْنَ
وَ الْحِسَابَ ؕ مَا خَلَقَ اللّٰهُ ذٰلِكَ اِلَّا بِالْحَقِّ ۚ يُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿٥﴾
اِنَّ فِي اخْتِلَافِ الَّيْلِ وَ النَّهَارِ وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ
لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَّقُوْنَ ﴿٦﴾

(لوگو! یاد رکھو کہ) بے شک تمہارا پروردگار وہی ہے جس نے آسمانوں کو چھ (بڑے بڑے لاکھوں کروڑوں برسوں کے) دنوں میں پیدا کیا' پھر وہ تخت حکومت پر جم کر بیٹھ گیا (اور اس سلطنت کو چلا رہا ہے یہ بھی یاد رکھو کہ) وہ قانون (صحیفہ فطرت) کی تدبیر کرتا ہے (جس کی تکمیل ہزاروں اور لاکھوں برس میں جا کر ہوتی ہے) (سمجھ لو کہ اس قانونِ فطرت سے گریز کے بعد) تمہارا کوئی سفارشی نہیں ہو سکتا مگر یہ کہ خدا (عفو و درگزر کر دینے کی صورت میں کسی رعایت کا) حکم دے۔ یہ ہے اللہ تمہارا پروردگار تو بس اسی کی (روز و شب) ملازمت میں ٹکے رہو (اور اس کے بنائے ہوئے قانون فطرت پر پیہم عمل کرتے رہو) تو کیا تم (اس عظیم الشان کارخانے سے جو تمہاری آنکھوں کے سامنے ہے کوئی) عبرت نہیں پکڑتے۔ ③ (حد۔ ۸۹۔۹۰) اے لوگو! تم سب کا رجوع بالآخر اسی کی طرف ہے۔ یہ خدا کا برحق وعدہ تم سے ہے۔ وہی مخلوق کو نیست سے ہست کرتا ہے پھر ایک دن ان کو اپنے حضور میں واپس بلائے گا تاکہ ان ایمان والوں کو جو صالح العمل ہیں کامل انصاف کے ساتھ ان کے کیے کا بدلہ ادا کر دے اور جن لوگوں نے برے اعمال کیے ہوں ان کے کفر کی سزا میں پینے کو کھولتا ہوا پانی اور دردناک عذاب دے۔ ④ (تذ۔۲: ۱۳۵) اور وہ خدا ہے جس نے سورج کو شعلہ بنا دیا ہے اور چاند کو نور اور اس کی منزلیں مقرر کر دیں تاکہ تم سنوں کی گنتی کر سکو اور حساب کر لو۔ خدا نے یہ پیدا نہیں کیا مگر ساتھ حقیقت کے۔ ان اشاروں کو علم والی قوم کے فائدے کے لیے کھول کھول کر بیان کرتا ہے۔ ⑤[ل] (تذ۔۲: ۱۴۵)۔ (حد: ۱۷) بے شک رات اور دن کے اختلاف میں اور جو کچھ اللہ نے آسمانوں اور زمین میں پیدا کیا' بہت سے اشارے اور احکام اس قوم کے لیے موجود ہیں جو خدا کے قانون سے خوفزدہ ہے۔ ⑥ (حد: ۲۶)

ل یہاں صاف اشارہ ہے کہ صحیفہ فطرت سے انتہائی علم حاصل کر کے ترقی کے بام بلند پر چڑھو اور سورج کی روشنی کو ضیا اور چاند کی روشنی کو نور کہہ کر دونوں کے درمیان فرق بتایا ہے کہ ایک اصلی شعلہ ہے اور دوسرے نے محض اس کی شعاع لے کر چمک حاصل کی ہے تیرہ ←

Marfat.com

إِنَّ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا وَرَضُوا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَاطْمَأَنُّوا بِهَا وَالَّذِينَ هُمْ
عَنْ اٰيٰتِنَا غٰفِلُونَ ۝٧ أُولٰٓئِكَ مَأْوٰىهُمُ النَّارُ بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ۝٨ إِنَّ الَّذِينَ
اٰمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ يَهْدِيهِمْ رَبُّهُمْ بِإِيمَانِهِمْ ۚ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهِمُ
الْأَنْهٰرُ فِي جَنّٰتِ النَّعِيمِ ۝٩ دَعْوٰىهُمْ فِيهَا سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمْ فِيهَا
ع سَلٰمٌ ۚ وَاٰخِرُ دَعْوٰىهُمْ أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ ۝١٠ وَلَوْ يُعَجِّلُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ
الشَّرَّ اسْتِعْجَالَهُمْ بِالْخَيْرِ لَقُضِيَ إِلَيْهِمْ أَجَلُهُمْ ۖ فَنَذَرُ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ
لِقَاءَنَا فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ ۝١١

بے شک وہ لوگ جن کو قیامت کے دن ہماری ملاقات کی امید اور ہمارے احتساب کا ڈر نہیں رہا' جو اس دنیا کی زندگی میں مگن ہیں' جو لذت دنیوی میں ہمہ تن مستغرق رہ رہ کر دنیا و مافیا سے مطمئن ہو گئے ہیں اور جو ہمارے احکام کی تعمیل سے غافل ہیں۔ ⑦ (تذ۔ ۲: ۷۵) ان کا ٹھکانا ان کی بداعمالی کے صلے میں جہنم کی بھڑکتی ہوئی آگ ہے۔ ⑧ (تذ۔ ۲: ۷۵) بے شک وہ لوگ جن کی (تمام قوم کی) قوم احکام خدا کے نفع مند ہونے پر ایمان لے آئی اور انہوں نے (استحکام قوم کو مدنظر رکھ کر) مناسب اعمال کیے' تو ان کا پروردگار ان کے (اس) ایمان (یقین کی وجہ) سے (جو ان کو مسلسل عمل پر مستعد کرتا رہتا ہے) ان کو نعمتہائے خداوندی کے ان سرسبز باغوں (کی بادشاہت) کی طرف لے جائے گا جن کے نیچے دریا بہہ رہے ہوں گے۔ ⑨ (حد: ۱۵۶) (جب وہ) ان میں (ان کی نعمتوں کو دیکھیں گے تو بے ساختہ) کہیں گے سبحان اللہ۔ اور آپس میں ان کی دعا سلام علیکم ہوگی اور ان کا آخری قول یہ (ہوگا) کہ خدائے رب العالمین کی حمد (اور اس کا شکر) ہے۔ ⑩ (ف) اور اگر لوگوں کا اپنی بھلائی کے لیے جلدی کرنا خدا سے بھی انسانوں کے حق میں سزا دینے کی جلدی کراتا تو (اس وقت تک) انکی موت آ چکی ہوتی (لیکن وہ اب تک زندہ ہمارے رحم و کرم سے ہیں) اس لیے ہم ان لوگوں کو جو ہم سے ملاقات کی ذرا سی امید بھی نہیں رکھتے ڈھیل دیتے رہتے ہیں کہ وہ اپنی سرکشی میں بھٹکتے پھریں۔ ⑪ (تذ۔ ۲: ۱۳۰)

← سو ستر برس پہلے جب کہ تمام دنیا جہالت میں ڈوبی ہوئی تھی یہ فرق بتانا حیرت انگیز ہے۔ یعلمون کے معنی بھی صاف ہو گئے کہ علم صرف علم فطرت ہی ہے۔ (حد: ۱۷۔۱۸)

Marfat.com

وَإِذَا مَسَّ الْإِنْسَانَ الضُّرُّ دَعَانَا لِجَنْبِهِ أَوْ قَاعِدًا أَوْ قَائِمًا ج فَلَمَّا كَشَفْنَا
عَنْهُ ضُرَّهُ مَرَّ كَأَنْ لَمْ يَدْعُنَا إِلَىٰ ضُرٍّ مَسَّهُ ط كَذَٰلِكَ زُيِّنَ لِلْمُسْرِفِينَ مَا كَانُوا
يَعْمَلُونَ ﴿١٢﴾ وَلَقَدْ أَهْلَكْنَا الْقُرُونَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَمَّا ظَلَمُوا لا وَجَاءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ
بِالْبَيِّنَاتِ وَمَا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا ط كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِينَ ﴿١٣﴾ ثُمَّ
جَعَلْنَاكُمْ خَلَائِفَ فِي الْأَرْضِ مِنْ بَعْدِهِمْ لِنَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُونَ ﴿١٤﴾ وَإِذَا
تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ لا قَالَ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا ائْتِ بِقُرْآنٍ غَيْرِ
هَٰذَا أَوْ بَدِّلْهُ ط قُلْ مَا يَكُونُ لِي أَنْ أُبَدِّلَهُ مِنْ تِلْقَاءِ نَفْسِي ج إِنْ أَتَّبِعُ
إِلَّا مَا يُوحَىٰ إِلَيَّ ج إِنِّي أَخَافُ إِنْ عَصَيْتُ رَبِّي عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿١٥﴾ قُلْ
لَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا تَلَوْتُهُ عَلَيْكُمْ وَلَا أَدْرَاكُمْ بِهِ صلے فَقَدْ لَبِثْتُ فِيكُمْ عُمُرًا
مِنْ قَبْلِهِ ط أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿١٦﴾

اور جب انسان کو تکلیف پہنچتی تو لیٹا اور بیٹھا اور کھڑا (ہر حال میں) ہمیں پکارتا ہے۔ پھر جب ہم اس تکلیف کو اس سے دور کر دیتے ہیں تو (بے لحاظ ہو جاتا اور) اس طرح گزر جاتا ہے کہ گویا کسی تکلیف پہنچنے پر ہمیں کبھی پکارا ہی نہ تھا۔ اسی طرح حد سے نکل جانے والوں کو ان کے اعمال آراستہ کر کے دکھائے گئے ہیں۔ ⑫ (ف) لوگو! تم سے پہلے کتنی امتیں ہو گزریں جن کو جب انہوں نے خدا کو چھوڑ دینے کا ظلم عظیم کیا' خدائی احکام سے غافل ہو گئے اور دنیاوی لذات میں مگن رہ کر اللہ کے شریک بناتے رہے تو ہم نے ان کو ہلاک کر مارا حالانکہ اس سے پیشتر ہمارے پیغامبران کے پاس روشن احکام لے کر آئے تھے لیکن ان پر عمل کرنا انہیں نصیب نہ ہوا۔ مجرم قوموں کو ہم اسی طرح سزا دیا کرتے ہیں۔ ⑬ (تذ۔۲:۲۰۴) پھر ہم نے ان کے ہلاک ہوئے پیچھے تم کو زمین میں ان کا جانشین بنایا تا کہ دیکھیں کہ تم کیا سعی و عمل کرتے ہو۔ ⑭[1] (تذ۔ا۔۱۰۱) اور جب ان لوگوں پر ہماری روشن آیات پڑھی جاتی ہیں تو وہ لوگ جو ہم سے ملاقات کرنے کی امید نہیں رکھتے' وہ تو (اس ملاقات رب کے جھگڑے کو ایک عظیم الشان مصیبت سمجھ کر اور خدا کے احکام اور صحیفہ فطرت میں آیات رب کے ٹٹولنے کے احکام کی لازوال تکلیف کو دیکھ کر پکار اٹھتے ہیں کہ اس (مصیبت میں ڈالنے والے) قرآن کے سوا کوئی اور (آسان سا) قرآن لے آؤ۔ (اے محمدؐ) انہیں کہہ دو کہ یہ میرے شایان شان ہی نہیں کہ میں اس قرآن کو اپنی طرف سے بدل دوں۔ میں تو اسی کی پیروی کرتا ہوں جو مجھ پر وحی کیا گیا ہے۔ تو اگر میں نے اپنے پروردگار کی نافرمانی کی' اس بھاری دن کے عذاب سے ڈر رہا ہوں۔ ⑮ (حد:۷۸۔۷۹) (یہ بھی) کہہ دو کہ اگر خدا چاہتا تو (نہ تو) میں ہی یہ (کتاب) تم کو پڑھ کر سناتا اور نہ ہی تمہیں اس سے واقف کرتا۔=

[1] دیکھیے نوٹ ۶:۶۔

Marfat.com

فَمَنۡ اَظۡلَمُ مِمَّنِ افۡتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوۡ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفۡلِحُ
الۡمُجۡرِمُوۡنَ ﴿۱۷﴾ وَيَعۡبُدُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهُمۡ وَلَا يَنۡفَعُهُمۡ
وَيَقُوۡلُوۡنَ هٰٓؤُلَاۤءِ شُفَعَآؤُنَا عِنۡدَ اللّٰهِ ؕ قُلۡ اَتُنَبِّـُٔوۡنَ اللّٰهَ بِمَا لَا يَعۡلَمُ فِى السَّمٰوٰتِ
وَلَا فِى الۡاَرۡضِ ؕ سُبۡحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشۡرِكُوۡنَ ﴿۱۸﴾ وَمَا كَانَ النَّاسُ اِلَّاۤ اُمَّةً
وَّاحِدَةً فَاخۡتَلَفُوۡا ؕ وَلَوۡلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتۡ مِنۡ رَّبِّكَ لَقُضِىَ بَيۡنَهُمۡ فِيۡمَا فِيۡهِ
يَخۡتَلِفُوۡنَ ﴿۱۹﴾ وَيَقُوۡلُوۡنَ لَوۡلَاۤ اُنۡزِلَ عَلَيۡهِ اٰيَةٌ مِّنۡ رَّبِّهٖ ۚ فَقُلۡ اِنَّمَا
الۡغَيۡبُ لِلّٰهِ فَانۡتَظِرُوۡا ۚ اِنِّىۡ مَعَكُمۡ مِّنَ الۡمُنۡتَظِرِيۡنَ ﴿۲۰﴾ ع ۷

=میں اس سے پہلے تم میں ایک عمر رہا ہوں (اور کبھی ایک کلمہ بھی اس طرح کا نہیں کہا) بھلا تم سمجھتے نہیں۔ ⑯ (ف)

تو اس سے بڑھ کر ظالم کون جو خدا پر جھوٹ افترا کرے اور اس کی آیتوں کو جھٹلائے بے شک گنہگار فلاح نہیں پائیں گے۔ ⑰ (ف) اور یہ (لوگ) خدا کے سوا ایسی چیزوں کی پرستش کرتے ہیں جو نہ ان کا کچھ بگاڑ ہی سکتی ہیں اور نہ کچھ بھلا ہی کر سکتی ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ یہ خدا کے پاس ہماری سفارش کرنے والے ہیں۔ کہہ دو کیا تم خدا کو ایسی چیز بتاتے ہو جس کا وجود اسے نہ آسمانوں میں معلوم ہوتا ہے اور نہ زمین میں۔ وہ پاک ہے اور (اس کی شان) ان کے شریک کرنے سے بہت بلند ہے۔ ⑱ (ف) اور انسان تو فی الحقیقت ایک ہی امت ہیں لیکن انہوں نے اللہ اور کتاب اللہ کے متعلق باہمی ضد اور ہٹ دھرمی سے اختلاف پیدا کر لیا۔ اور اے پیغمبر! اگر تیرے پروردگار نے ان کو ایک معین مدت تک دنیا میں رکھنے کی پہلے سے ہی نہ ٹھان لی ہوتی تو جن باتوں میں یہ لوگ اختلاف کر رہے ہیں اب تک کبھی کا ان کو صفحۂ ہستی سے محروم کر کے فیصلہ کر دیا ہوتا۔ ⑲[ل] (تذ۔ ۱۹۱:۱) اور کہتے ہیں کہ اس پر اس کے پروردگار کی طرف سے کوئی نشانی کیوں نازل نہیں ہوئی۔ کہہ دو کہ غیب (کا علم) تو خدا ہی کو ہے سو تم انتظار کرو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں۔ ⑳ (ف)

ل یہاں بھی ﴿وما کان الناس الا امۃ واحدۃ﴾ سے مقصود ایک واقع الامر کو ظاہر کرنا ہے نہ کسی گزشتہ واقعے کو یاد دلانا اس طرح کا وما کان کا استعمال قرآن میں بعض جگہ ہوا ہے۔ مثلاً (۵۱:۴۲)، (۶۰:۲۷)۔
بہر نوع یہاں بھی صاف ظاہر ہے کہ منشائے خدا تمام عالم کو متحد کرنا ہے اور یہ کہ انسان اپنی خود رائی کے باعث متفرق ہو گیا ہے نیز یہ باہمی اختلاف اور ایک قوم کا دوسری قوم سے مجادلے اور محاربے کرنا رب زمین و آسمان کی نظروں میں وہ مکروہ اعمال ہیں جن کا فیصلہ وہ کسی نہ کسی دن کرے گا اور زیادتی کرنے والوں کو کماحقہ سزا دے گا۔ (تذ۔ ۱۹۱:۱)

Marfat.com

وَاِذَآ اَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً مِّنْۢ بَعْدِ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُمْ اِذَا لَهُمْ مَّكْرٌ فِيْٓ اٰيَاتِنَا ۭ
قُلِ اللّٰهُ اَسْرَعُ مَكْرًا ۭ اِنَّ رُسُلَنَا يَكْتُبُوْنَ مَا تَمْكُرُوْنَ ﴿٢١﴾ هُوَ الَّذِيْ
يُسَيِّرُكُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ۭ حَتّٰٓى اِذَا كُنْتُمْ فِي الْفُلْكِ ۚ وَجَرَيْنَ بِهِمْ
بِرِيْحٍ طَيِّبَةٍ وَّفَرِحُوْا بِهَا جَاۗءَتْهَا رِيْحٌ عَاصِفٌ وَّجَاۗءَهُمُ الْمَوْجُ مِنْ
كُلِّ مَكَانٍ وَّظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ اُحِيْطَ بِهِمْ ۙ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ڬ
لَىِٕنْ اَنْجَيْتَنَا مِنْ هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿٢٢﴾ فَلَمَّآ اَنْجٰىهُمْ اِذَا هُمْ
يَبْغُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۭ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا بَغْيُكُمْ عَلٰٓي اَنْفُسِكُمْ ۙ مَّتَاعَ
الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۡ ثُمَّ اِلَيْنَا مَرْجِعُكُمْ فَنُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٢٣﴾

اور جب ہم نے انسان کو اپنی طرف سے مصیبت کے بعد جو ان پر آپڑی آسائش دی تو فوراً بعد ہی وہ ہمارے احکام سے مکر کرنے لگتے ہیں۔ اے پیغمبر! ان کو کہہ دو کہ خدا تم سے بھی زیادہ جلدی مکر کرنے والا ہے اور ہمارے ایلچی تو تمہارے مکروں کی سب کار گزاری لکھتے جاتے ہیں۔ ﴿۲۱﴾ (تذ۔۲: ۹۸) وہی تو ہے جو تم کو جنگل اور دریا میں چلنے پھرنے اور سیر کرنے کی توفیق دیتا ہے۔ یہاں تک کہ جب تم کشتیوں میں (سوار) ہوتے ہو اور کشتیاں پاکیزہ ہوا (کے نرم نرم جھونکوں) سے سواروں کو لے کر چلنے لگتی ہے اور وہ ان سے خوش ہوتے ہیں تو ناگہاں زناٹے کی ہوا چل پڑتی ہے اور لہریں ہر طرف سے ان پر (جوش مارتی ہوئی) آنے لگتی ہیں اور وہ خیال کرتے ہیں کہ (اب تو) لہروں میں گھر گئے۔ تو اس وقت خالص خدا ہی کی عبادت کر کے اس سے دعا مانگنے لگتے ہیں کہ (اے خدا) اگر تم ہم کو اس سے نجات بخشے تو ہم (تیرے) بہت ہی شکر گزار ہوں۔ ﴿۲۲﴾ (ف) لیکن جب وہ ان کو نجات دے دیتا ہے تو ملک میں ناحق شرارت کرنے لگتے ہیں۔ لوگو! تمہاری شرارت کا وبال تمہاری ہی جانوں پر ہوگا۔ تم دنیا کی زندگی کے فائدے اٹھا لو پھر تم کو ہمارے ہی پاس لوٹ کر آنا ہے۔ اس وقت ہم تم کو بتائیں گے جو کچھ تم کیا کرتے تھے۔ ﴿۲۳﴾ (ف)

Marfat.com

اِنَّمَا مَثَلُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ
الْاَرْضِ مِمَّا يَاْكُلُ النَّاسُ وَالْاَنْعَامُ ؕ حَتّٰٓى اِذَآ اَخَذَتِ الْاَرْضُ زُخْرُفَهَا
وَازَّيَّنَتْ وَظَنَّ اَهْلُهَآ اَنَّهُمْ قٰدِرُوْنَ عَلَيْهَآ ۙ اَتٰىهَآ اَمْرُنَا لَيْلًا اَوْ نَهَارًا
فَجَعَلْنٰهَا حَصِيْدًا كَاَنْ لَّمْ تَغْنَ بِالْاَمْسِ ؕ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ
يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۴﴾ وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلٰى دَارِ السَّلٰمِ ؕ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ
مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۲۵﴾ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ ؕ وَلَا يَرْهَقُ وُجُوْهَهُمْ قَتَرٌ وَّلَا ذِلَّةٌ ؕ
اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۶﴾

اے لوگو! اس دنیا کی زندگی کی مثال تو یہ ہے کہ ہم پانی کو بادلوں سے برسا دیتے ہیں پھر زمین کی بوٹیاں جس پر بالآخر انسان اور چارپائے پلتے ہیں اس پانی کو اپنے اندر جذب کر لیتی ہیں۔ یہاں تک کہ جب زمین سرسبز ہو کر اپنا بناؤ سنگھار کر لیتی ہے اور خوشنما معلوم دیتی ہے اور کھیت والے بھی سمجھ لیتے ہیں کہ اب اس کھیتی سے فائدہ اٹھانے پر قادر ہو گئے تو یکایک ہمارا حکم عذاب اس پر نازل ہوتا ہے پھر ہم اس کا ایسا ناس کر دیتے ہیں کہ گویا کل اس کا نام ونشان ہی نہ تھا غور وفکر کرنے والی قوم کے لیے ہم اپنے احکام یوں کھول کھول کر بیان کرتے ہیں۔ ﴿۲۴﴾[1] (تذ۔۲۔۷۲) اور خدا تو دراصل (اپنے عالم آرا قانون کی تشریح کر کے) لوگوں کی سلامتی اور بقا کی منزل کی طرف لے جا رہا ہے (وہ انہیں وہ قواعد بتلا رہا ہے جن پر چل کر تمام جماعت کا حفظ وامن ہے) اور وہ جس قوم کے افراد میں اہلیت دیکھتا ہے ان کو اس دنیا میں (قوت سے رہنے کا) صراط مستقیم دکھا دیتا ہے۔ ﴿۲۵﴾[2] (تذ۔۲:۷۲) جس قوم نے بحیثیت مجموعی اس دنیا میں اچھے عمل کیے (جو خدا کے سوا کسی دنیاوی شے کی محکوم نہ بنی ان کو اس دنیا میں ویسا ہی اجر ہے' قوت اور استحکام ہے) بلکہ آگے چل کر اور بھی انعام ہے۔ ان کو یہاں پر ذلت اور افلاس کا سامنا نہ ہوگا۔ (فقر افلاس' محکومیت اور غلامی کے باعث) ان کے چہروں پر کلونس نہ چھائی ہوگی۔ یہی لوگ جنت کے حق دار بھی ہیں اور وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ ﴿۲۶﴾ (تذ۔۲:۷۲)

۱ بعینہٖ یہی حالت اس قوم کی ہے جو اس دنیا کی لذات میں ہمہ تن مستغرق رہتی ہے' جو فوری فائدوں کے درپے رہ کر اپنی زندگی خراب کر لیتی ہے' جو سونے چاندی اور شہوات نفسانی کی عملاً محکوم بن جاتی ہے۔ ایسے لوگ عالم اسباب کی وساطت سے چند لمحوں کے لیے اپنے گرد وپیش ایک خوش کن منظر پیدا کر لیتے ہیں مگر ان کا انجام خراب ہے' ان کی تمام سعی بالآخر بیکار ہے۔ (تذ۔۲:۷۲)

۲ پس ''صراط مستقیم'' کیا تھا! تحفظ و بقا تھا! قوم کی سلامتی تھی! امت کا دار السلام تھا: جماعت کا کامل امن اور فرد کا اضطراب عمل تھا! ...... ''دار السلم'' کے الفاظ کو لوگوں نے ''بہشت'' کا نام سمجھ کر اس تمام آیت کو عالم آخرت میں منتقل کر دیا ہے' لیکن اس لچر تاویل کی کوئی سند نہیں ...... ''دار السلم'' ہرگز کوئی اخروی مکان نہیں۔ لیکن اگر ''دار السلم'' جنت کے باغوں میں کوئی بارہ دری ہے تو خوش اعتقاد شارحین سے پوچھنا چاہیے کہ پھر ''سبل السلم'' جو آیہ (۵:۱۶) میں واقع ہوا ہے' کیا وہ بھی جنت کی سڑکیں ہیں۔ افسوس لوگوں نے قرآن حکیم کو یکسر افسانہ بنا لیا ہے۔ (تذ۔۱:۲۳۵)

Marfat.com

وَالَّذِيۡنَ كَسَبُوا السَّيِّاٰتِ جَزَآءُ سَيِّئَةٍۢ بِمِثۡلِهَا ۙ وَتَرۡهَقُهُمۡ ذِلَّةٌ ؕ مَا لَهُمۡ
مِّنَ اللّٰهِ مِنۡ عَاصِمٍ ۚ كَاَنَّمَاۤ اُغۡشِيَتۡ وُجُوۡهُهُمۡ قِطَعًا مِّنَ الَّيۡلِ مُظۡلِمًا ؕ اُولٰٓئِكَ
اَصۡحٰبُ النَّارِ ۚ هُمۡ فِيۡهَا خٰلِدُوۡنَ ﴿٢٧﴾ وَيَوۡمَ نَحۡشُرُهُمۡ جَمِيۡعًا ثُمَّ نَقُوۡلُ
لِلَّذِيۡنَ اَشۡرَكُوۡا مَكَانَكُمۡ اَنۡتُمۡ وَشُرَكَآؤُكُمۡ ۚ فَزَيَّلۡنَا بَيۡنَهُمۡ وَقَالَ
شُرَكَآؤُهُمۡ مَّا كُنۡتُمۡ اِيَّانَا تَعۡبُدُوۡنَ ﴿٢٨﴾ فَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيۡدًاۢ بَيۡنَنَا وَبَيۡنَكُمۡ اِنۡ
كُنَّا عَنۡ عِبَادَتِكُمۡ لَغٰفِلِيۡنَ ﴿٢٩﴾ هُنَالِكَ تَبۡلُوۡا كُلُّ نَفۡسٍ مَّاۤ اَسۡلَفَتۡ
وَرُدُّوۡۤا اِلَى اللّٰهِ مَوۡلٰٮهُمُ الۡحَـقِّ وَضَلَّ عَنۡهُمۡ مَّا كَانُوۡا يَفۡتَرُوۡنَ ﴿٣٠﴾ قُلۡ مَنۡ ع ٣ ١٠ ٨
يَّرۡزُقُكُمۡ مِّنَ السَّمَآءِ وَالۡاَرۡضِ اَمَّنۡ يَّمۡلِكُ السَّمۡعَ وَالۡاَبۡصَارَ وَمَنۡ
يُّخۡرِجُ الۡحَـىَّ مِنَ الۡمَيِّتِ وَيُخۡرِجُ الۡمَيِّتَ مِنَ الۡحَـىِّ وَمَنۡ يُّدَبِّرُ الۡاَمۡرَ ؕ
فَسَيَقُوۡلُوۡنَ اللّٰهُ ۚ فَقُلۡ اَفَلَا تَتَّقُوۡنَ ﴿٣١﴾

لیکن جس قوم نے بداعمالیاں کیں جس نے دنیاوی لذات میں منہمک رہ کر اپنی قوتوں کو نیست کر دیا اس کی سزا بھی ایسی بری ہے' ذلت ان کے مونہوں پر چھا رہی ہوگی' خدا کی مار سے انہیں اس دنیا میں کوئی بچانے والا نہ ہوگا' فقر افلاس سے ان کے چہرے ایسے بے رونق اور سیاہ ہو جائیں گے کہ گویا شب دیجور کی چادر کو پھاڑ کر اس کے ٹکڑے ان کے مونہوں پر اڑھا دیے ہیں۔ یہی قوم آگے چل کر جہنم کی مکین بھی ہے اور وہ اس میں ابدالآباد تک رہیں گے۔ ﴿٢٧﴾ (تذ۔٢:٧٣) اور اس کے علاوہ جس دن ہم ان سب کو اپنے حضور باز پرس کے لیے کھڑا کریں گے تو ہم (ان لوگوں کو جنہوں نے عورتوں اور بیٹوں' گھوڑوں اور چارپایوں' سونے اور چاندی' دنیاوی مرشدوں اور شیطانوں کی محبت کو ہماری محبت اور فرمانبرداری میں شریک کیا تھا) کہیں گے کہ تم اور تمہارے شریک ایک طرف کھڑے ہو جاؤ! پھر وہ ہماری سزا کے خوف سے آپس میں جھگڑا شروع کر دیں گے اور ان کے شریک کہیں گے کہ تم ہماری عبادت تو ہرگز نہیں کیا کرتے تھے۔ ﴿٢٨﴾ (تذ۔٢:٧٣) خدا ہمارے اور تمہارے درمیان گواہ ہے کہ ہم تمہاری عبادت سے قطعاً بے خبر تھے۔ ﴿٢٩﴾ (تذ۔٢:٧٣) پھر اس دن ہر شخص کو اپنے گذشتہ اعمال کی قدر و قیمت معلوم ہو جائے گی اور اپنے سچے مولا اور حقیقی آقا کی طرف لوٹا دیے جائیں گے اور سب جھوٹے آقا ان سے الگ ہو جائیں گے۔ ﴿٣٠﴾ (تذ۔٢:٧٣) اے پیغمبر! کہہ دو کہ کون تمہیں آسمان اور زمین سے رزق دیتا ہے اور کون کانوں اور آنکھوں کا مالک ہے اور کون مردے سے زندہ (بیج سے درخت) اور زندہ سے مردہ (درخت سے بیج) نکالتا ہے اور کون قانون زمین کی تجویز و تدبیر کرتا ہے تو وہ فوراً کہہ دیتے کہ اللہ۔ پھر کہو کہ کیا تم اب بھی اس سے نہیں ڈرتے۔ ﴿٣١﴾ (تذ۔٢:١٤٠)

فَذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمُ الْحَقُّ ۚ فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ اِلَّا الضَّلٰلُ ۚۖ فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ ﴿۳۲﴾
كَذٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِيْنَ فَسَقُوْٓا اَنَّهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۳۳﴾ قُلْ هَلْ
مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ؕ قُلِ اللّٰهُ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ
ثُمَّ يُعِيْدُهٗ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ﴿۳۴﴾ قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ ؕ
قُلِ اللّٰهُ يَهْدِيْ لِلْحَقِّ ؕ اَفَمَنْ يَّهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ اَحَقُّ اَنْ يُّتَّبَعَ اَمَّنْ
لَّا يَهِدِّيْٓ اِلَّآ اَنْ يُّهْدٰى ۚ فَمَا لَكُمْ ۣ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَمَا يَتَّبِعُ اَكْثَرُهُمْ
اِلَّا ظَنًّا ؕ اِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِيْ مِنَ الْحَقِّ شَيْـًٔا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ﴿۳۶﴾
وَمَا كَانَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ اَنْ يُّفْتَرٰى مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِيْ
بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيْلَ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۳۷﴾

یہی خدا تو تمہارا پروردگار برحق ہے اور حق بات کے ظاہر ہونے کے بعد گمراہی کے سوا ہے ہی کیا؟ تو تم کہاں پھرے جاتے ہو۔ ﴿۳۲﴾
(ف) اسی طرح خدا کا ارشاد ان نافرمانوں کے حق میں ثابت ہو کر رہا کہ یہ ایمان نہیں لائیں گے۔ ﴿۳۳﴾ (ف) اے پیغمبر! ان لوگوں
سے کہو کہ کیا تمہارے شریکوں اور ٹھہرائے ہوئے خداؤں میں کوئی ایسا بھی ہے جو مخلوق کو نیست سے ہست کرے اور پھر بار بار ئی
مخلوق پیدا کرتا رہے؟ ان کو کہو کہ خدا ہی مخلوق کو نیست سے ہست کرتا ہے اور پھر اس کو بار بار پیدا کرتا رہتا ہے تو تم کدھر کو بہکے چلے
جارہے ہو۔ ﴿۳۴﴾ (تذ۔۱:۲۴) پوچھو کہ بھلا تمہارے شریکوں میں کون ایسا ہے کہ حق کا راستہ دکھائے۔ کہہ دو کہ خدا ہی حق کا راستہ
دکھاتا ہے۔ بھلا جو حق کا راستہ دکھائے وہ اس قابل ہے کہ اس کی پیروی کی جائے یا وہ کہ جب تک کوئی اسے رستہ نہ بتائے رستہ نہ
پائے تو تم کو کیا ہوا ہے کیسا انصاف کرتے ہو؟ ﴿۳۵﴾ (ف) اور وہ صرف ظن (یعنی وہم وگمان) کے پیچھے لگے ہیں اور یقیناً گمان کسی
طرح سچائی سے بے نیاز نہیں کرتا۔ بے شک خدا تمہارے (سب) افعال سے واقف ہے۔ ﴿۳۶﴾ (ف) اور یہ قرآن ایسا تو نہیں کہ
مالک زمین وآسمان کے بغیر کوئی دوسرا اس کو گھڑ لائے بلکہ یہ تو اس صحیفہ فطرت کی تصدیق ہے جو اس کے سامنے ہے اور پروردگار
عالمیان کے اس قانون کی تفصیل ہے جس میں کوئی شک نہیں۔ ﴿۳۷﴾[1] (تذ۔۲:۲۳)

---

[1] مفسرین نے ﴿الذین بین یدیہ﴾ کے معنی وہ الہامی کتابیں جو قرآن سے پہلے نازل ہوئی تھیں لیے ہیں۔ مثلاً تورات، انجیل وغیرہا
یا اور صحف آسمانی جو ابتدائے آفرینش سے خدا کی طرف سے انبیائے کرام پر نازل ہوتے رہے۔ اس نقطہ نظر سے بین یدیہ ان ←

Marfat.com

اَمۡ یَقُوۡلُوۡنَ افۡتَرٰىهُ ؕ قُلۡ فَاۡتُوۡا بِسُوۡرَةٍ مِّثۡلِهٖ وَادۡعُوۡا مَنِ اسۡتَطَعۡتُمۡ مِّنۡ دُوۡنِ
اللّٰهِ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ ﴿۳۸﴾ بَلۡ كَذَّبُوۡا بِمَا لَمۡ يُحِيۡطُوۡا بِعِلۡمِهٖ وَلَمَّا يَاۡتِهِمۡ
تَاۡوِيۡلُهٗ ؕ كَذٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ فَانۡظُرۡ كَيۡفَ كَانَ عَاقِبَةُ
الظّٰلِمِيۡنَ ﴿۳۹﴾

کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ پیغمبر نے اس کو اپنی طرف سے بنالیا ہے کہہ دو کہ اگر سچے ہو تو تم بھی اسی طرح کی ایک سورت بنالاؤ اور خدا کے سوا جن کو تم بلاسکو بلا بھی لو۔ ﴿۳۸﴾ (ف) حقیقت یہ ہے کہ جس چیز کے علم پر یہ قابو نہیں پاسکے اس کو (نادانی) سے جھٹلا دیا اور ابھی اس کی حقیقت ان پر کھلی ہی نہیں۔ اسی طرح جو لوگ اس سے پہلے تھے انہوں نے تکذیب کی تھی سو دیکھ لو کہ ظالموں کا کیسا انجام ہوا۔ ﴿۳۹﴾ (ف)

← کے نزدیک ظرف زمانی ہے جس کے معنی ''پہلے'' کے ہیں نہ ''آگے'' اور ''سامنے'' کے۔ بین یدیہ کے ان عجیب وغریب اور ناروا معانی کی حمایت کوئی سند پیش نہیں ہوسکتی۔ خود قرآن اس بے ہودہ تاویل کا قطعی مخالف ہے اور مختلف موقعوں پر ان مطالب کی یکسر تغلیط کرتا ہے یہاں پر حتی الامکان مثالیں پیش کر دی جاتی ہیں:۔

(ا) سورہ بقرہ میں ہے: ''پھر ہم نے اس دردناک واقعہ کو ان لوگوں کے جو اس کے سامنے تھے (یعنی اس وقت موجود تھے) اور جو اس کے بعد آئے ایک مستقل عبرت بنا دیا اور خدا سے ڈرنے والوں کے لیے ایک پائندہ نصیحت ہوا۔ (۲:۶۲)'' یہاں ظاہر ہے کہ ''بین یدیھا'' کے معنی ''پہلے لوگوں'' کرنا لغو ہے کیونکہ انہیں کچھ عبرت ہو نہیں سکتی تھی۔

(ب) سورہ رعد میں ہے: ''اس کے آگے اور پیچھے محافظت کرنے والے ہر وقت لگے رہتے ہیں جو اس کو امر خدا سے بچائے رکھتے ہیں۔'' (۱۱:۹۳) یہاں پر بین یدیہ کے معنے ''سامنے'' اور ''آگے'' کے سوا کچھ نہیں ہوسکتے۔

(ج) سورہ سبا میں ہے: ''تو کیا منکرین خدا نے آسمان اور زمین کے اس حصے پر جو ان کے سامنے ہے اور جو ان کے پس پشت ہے غور نہیں کیا اور کیا وہ اس صحیفہ فطرت پر تامل کرنے کے بعد اس نتیجے پر نہیں پہنچے کہ اگر ہم چاہیں گے تو چند لمحوں کے اندر اندر ان کو زمین میں دھنسا دیں گے' یا اور کچھ نہیں تو آسمان سے ایک ٹکڑا بادل یا بجلی کا پھینک کر ہی ہلاک کر دیں گے۔ (۹:۴۴) یہاں بین ایدیھم کی اور کوئی توجیہ محال ہے۔

(د) سورہ حم السجدہ میں ہے: ''باطل کو اس کتاب عظیم سے مقابلہ کرنے کی تاب نہیں' نہ اس کو پیچھے سے وار کرنے کی جرات ہے۔ جھوٹ نہ اس کے سامنے سے آسکتا ہے (من بین یدیہ) نہ پیچھے سے (من خلفہ) نہ آج اس کو کوئی انسانی حکمت جھٹلا سکتی ہے' نہ آج کے بعد اس کو کہیں سے گزند پہنچ سکتا ہے کیونکہ یہ حقیقت عظمیٰ اس حکیم اجل اس استاد ازل کی اتاری ہوئی ہے جس کی حمد وثنا میں ایک عالم رطب اللسان ہے! ۴۲:۴۱ (تذ۔۱:۵۵) ظاہر ہے کہ ''بین یدیہ'' کے معنی یہاں بھی ''سامنے'' اور ''آگے'' کے ہوسکتے ہیں۔ کتاب کے نازل ہونے سے پیشتر اس کا جھٹلایا جانا کچھ معنی نہیں رکھتا...... ان سب مثالوں سے ظاہر ہے کہ قرآن حکیم میں ''بین یدی'' کے الفاظ کہیں بھی ''پیشتر'' کے معنوں میں مستعمل نہیں ہوئے بلکہ ان سے مراد بلا استثنا کسی شے کا 'سامنا'' ہی ہے خواہ وہ شے جسم رکھتی ہو یا تمثیل کے طور پر اس کا جسم فرض کر لیا گیا ہو۔ ﴿تصدیق الذی بین یدیہ﴾ کی اس طویل تشریح کا مقصد یہ ہے کہ خدا کی بھیجی ہوئی کتابیں صحیفہ فطرت کی تصدیق کرتی تھیں اور دین خدا دین فطرت تھا جو انسان نے نہیں سمجھا۔ (تذ۔۲:۲۳ تا ۲۵)

قرآن حکیم کا تمام لائحہ عمل ان تمام واقعات کی تصدیق ہے جو اس زمین پر روزمرہ ہو رہے ہیں۔ الذی بین یدیہ سے مراد تورات اور انجیل وغیرہ کے پہلے صحیفے لے لینا مولویانہ جہالت کی وجہ سے ہے۔ بین یدیہ کے معنے ''سامنے'' کے ہیں ''پہلے'' ہرگز نہیں ہوسکتے۔ (حد:۸۱)

Marfat.com

وَمِنْهُم مَّن يُؤْمِنُ بِهِ وَمِنْهُم مَّن لَّا يُؤْمِنُ بِهِ ۚ وَرَبُّكَ أَعْلَمُ
بِالْمُفْسِدِينَ ﴿٤٠﴾ وَإِن كَذَّبُوكَ فَقُل لِّي عَمَلِي وَلَكُمْ عَمَلُكُمْ ۖ أَنتُم بَرِيئُونَ
مِمَّا أَعْمَلُ وَأَنَا بَرِيءٌ مِّمَّا تَعْمَلُونَ ﴿٤١﴾ وَمِنْهُم مَّن يَسْتَمِعُونَ إِلَيْكَ ۚ
أَفَأَنتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ وَلَوْ كَانُوا لَا يَعْقِلُونَ ﴿٤٢﴾ وَمِنْهُم مَّن يَنظُرُ إِلَيْكَ ۚ
أَفَأَنتَ تَهْدِي الْعُمْيَ وَلَوْ كَانُوا لَا يُبْصِرُونَ ﴿٤٣﴾ إِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ
شَيْئًا وَلَٰكِنَّ النَّاسَ أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ﴿٤٤﴾ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ كَأَن لَّمْ يَلْبَثُوا
إِلَّا سَاعَةً مِّنَ النَّهَارِ يَتَعَارَفُونَ بَيْنَهُمْ ۚ قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِلِقَاءِ
اللَّهِ وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ ﴿٤٥﴾ وَإِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِي نَعِدُهُمْ
أَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَإِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ اللَّهُ شَهِيدٌ عَلَىٰ مَا يَفْعَلُونَ ﴿٤٦﴾

اور ان میں سے کچھ تو ایسے ہیں کہ اس پر ایمان لے آتے ہیں اور کچھ ایسے ہیں کہ ایمان نہیں لاتے اور تمہارا پروردگار شریروں سے خوب واقف ہے۔ ﴿٤٠﴾ (ف) اور اگر یہ تمہاری تکذیب کریں تو کہہ دو کہ مجھ کو میرے اعمال (کا بدلا ملے گا) اور تم کو تمہارے اعمال (کا) تم میرے عملوں کے جوابدہ نہیں ہو اور میں تمہارے عملوں کا جوابدہ نہیں ہوں۔ ﴿٤١﴾ (ف) اور ان میں بعض ایسے ہیں کہ تمہاری طرف کان لگاتے ہیں تو کیا تم بہروں کو سناؤ گے اگرچہ کچھ بھی (سنتے) سمجھتے نہ ہوں۔ ﴿٤٢﴾ (ف) اور بعض ایسے ہیں کہ تمہاری طرف دیکھتے ہیں۔ تو کیا تم اندھوں کو رستہ دکھاؤ گے اگرچہ کچھ بھی دیکھتے (بھالتے) نہ ہوں۔ ﴿٤٣﴾ (ف) خدا ساکنان زمین پر کسی حالت میں قطعاً ظلم نہیں کرتا لیکن یہ لوگ ہی ہیں جو اپنی جانوں پر آپ ظلم روا رکھتے ہیں۔ ﴿٤٤﴾ (تذ۔ا:١٢١) اور جس دن ہم ان کو (غفلتوں کا حساب دینے کے لیے) اکٹھا کریں گے (اور یہ مہلت جس میں اکڑے بیٹھے ہیں جلد اس طرح کٹ جائے گی کہ) گویا وہ دن کا ایک گھنٹہ بھی چھوٹے نہ رہے' (ادھر) ایک دوسرے کو پہچانتے ہوں گے (کہ ہاں ہم سب ایک ڈگر کے تھے' تو یقین ہو جائے گا کہ) بے شک وہی قوم گھاٹے میں رہی جس نے اللہ کی ملاقات کو جھوٹا سمجھا تھا اور وہ راہ راست پر آنے والے ہی نہ تھے۔ ﴿٤٥﴾ (حد:٩٦) اگر ہم کوئی عذاب جس کا ان لوگوں سے وعدہ کرتے ہیں تمہاری آنکھوں کے سامنے (نازل) کریں یا (اس وقت جب) تمہاری مدت حیات ختم کر دیں تو ان کو ہمارے ہی پاس لوٹ کر آنا ہے پھر جو کچھ یہ کر رہے ہیں خدا اس کو دیکھ رہا ہے۔ ﴿٤٦﴾ (ف)

Marfat.com

وَلِكُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولٌ ۖ فَإِذَا جَاءَ رَسُولُهُمْ قُضِيَ بَيْنَهُم بِالْقِسْطِ وَهُمْ لَا
يُظْلَمُونَ ﴿٤٧﴾ وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ﴿٤٨﴾ قُل لَّا
أَمْلِكُ لِنَفْسِي ضَرًّا وَلَا نَفْعًا إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ ۗ لِكُلِّ أُمَّةٍ أَجَلٌ ۚ إِذَا جَاءَ
أَجَلُهُمْ فَلَا يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً ۖ وَلَا يَسْتَقْدِمُونَ ﴿٤٩﴾ قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَتَاكُمْ
عَذَابُهُ بَيَاتًا أَوْ نَهَارًا مَّاذَا يَسْتَعْجِلُ مِنْهُ الْمُجْرِمُونَ ﴿٥٠﴾ أَثُمَّ إِذَا مَا
وَقَعَ آمَنتُم بِهِ ۚ آلْآنَ وَقَدْ كُنتُم بِهِ تَسْتَعْجِلُونَ ﴿٥١﴾ ثُمَّ قِيلَ لِلَّذِينَ
ظَلَمُوا ذُوقُوا عَذَابَ الْخُلْدِ هَلْ تُجْزَوْنَ إِلَّا بِمَا كُنتُمْ تَكْسِبُونَ ﴿٥٢﴾
وَيَسْتَنبِئُونَكَ أَحَقٌّ هُوَ ۖ قُلْ إِي وَرَبِّي إِنَّهُ لَحَقٌّ ۖ وَمَا أَنتُم بِمُعْجِزِينَ ﴿٥٣﴾
وَلَوْ أَنَّ لِكُلِّ نَفْسٍ ظَلَمَتْ مَا فِي الْأَرْضِ لَافْتَدَتْ بِهِ ۗ وَأَسَرُّوا النَّدَامَةَ
لَمَّا رَأَوُا الْعَذَابَ ۖ وَقُضِيَ بَيْنَهُم بِالْقِسْطِ ۚ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴿٥٤﴾

اور ہر امت کے لیے ہمارے ہاں سے ایک رسول مقرر ہے پھر جب اس امت کے پاس رسول آ چکا اور اس نے جو کہنا تھا کہہ دیا تو
گویا ان کے درمیان انصاف کے ساتھ فیصلہ ہو گیا۔ اس کے بعد ان پر ظلم مطلق نہ ہوگا۔ ﴿۴۷﴾ (تذ-۲:۱۴) اور یہ کہتے ہیں کہ اگر تم
سچے ہو تو (جس عذاب کا) یہ وعدہ (ہے وہ آئے گا) کب؟ ﴿۴۸﴾ (ف) کہہ دو کہ میں تو اپنے نقصان اور فائدے کا بھی کچھ اختیار نہیں
رکھتا مگر جو خدا چاہے۔ (ف) ہر امت کے لیے مدت مقرر ہے پھر جب اس کی مدت آ پہنچتی ہے تو وہ ایک گھنٹہ نہ ڈھیل کے طالب
ہو سکتے ہیں نہ ایک گھنٹہ پیش از وقت موت ہونے کے۔ ﴿۴۹﴾ (ار:۲۲۷) کہہ دو کہ بھلا دیکھو تو اگر اس کا عذاب تم پر (ناگہاں)
آ جائے تو رات کو یا دن کو تو پھر گنہگار کس بات کی جلدی کریں گے۔ ﴿۵۰﴾ (ف) کیا جب وہ آ واقع ہوگا تب اس پر ایمان لاؤ گے
(اس وقت کہا جائے گا کہ) اور اب (ایمان لائے؟) اسی کے لیے تو تم جلدی مچایا کرتے تھے۔ ﴿۵۱﴾ (ف) پھر ظالم لوگوں سے کہا
جائے گا کہ عذاب دائمی کا مزہ چکھو (اب) تم انہیں (اعمال) کا بدلا پاؤ گے جو (دنیا میں) کرتے رہے۔ ﴿۵۲﴾ (ف) اور تم سے
دریافت کرتے ہیں کہ آیا یہ سچ ہے۔ کہہ دو ہاں خدا کی قسم سچ ہے اور تم (بھاگ کر خدا کو) عاجز نہیں کر سکو گے۔ ﴿۵۳﴾ (ف) اور اگر
ہر ایک نافرمان شخص کے پاس روئے زمین کی تمام چیزیں ہوں تو (عذاب سے بچنے کے) بدلے میں (سب) دے ڈالے اور جب
وہ عذاب کو دیکھیں گے تو (پچھتائیں گے اور) ندامت کو چھپائیں گے اور ان میں انصاف کے ساتھ فیصلہ کر دیا جائے گا اور (کسی
طرح کا) ان پر ظلم نہیں ہوگا۔ ﴿۵۴﴾ (ف)

Marfat.com

اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اَلَآ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلٰكِنَّ
اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝۵۵ هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝۵۶ يٰۤاَيُّهَا
النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ ۙ۵
وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۝۵۷ قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ
فَلْيَفْرَحُوْا ؕ هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ۝۵۸ قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ لَكُمْ مِّنْ
رِّزْقٍ فَجَعَلْتُمْ مِّنْهُ حَرَامًا وَّحَلٰلًا ؕ قُلْ آٰللّٰهُ اَذِنَ لَكُمْ اَمْ عَلَى
اللّٰهِ تَفْتَرُوْنَ ۝۵۹ وَمَا ظَنُّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ
ع اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُوْنَ ۝۶۰

سن رکھو کہ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب خدا ہی کا ہے' اور یہ بھی سن رکھو کہ خدا کا وعدہ سچا ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ ۝۵۵ (ف) وہی جان بخشتا اور (وہی) موت دیتا ہے اور تم لوگ اسی کی طرف لوٹ کر جاؤ گے۔ ۝۵۶ (ف) اے ساکنان زمین! تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے آخری دستو العمل (مَوْعِظَةٌ) پہنچ چکا ہے' وہ دراصل تمہاری بد باطنیوں اور نفسانی امراض کی شفا ہے' اور جو قوم اس کی صداقت پر ایمان لا کر اس کے احکام پر عمل پیرا ہے اس کے لیے ہدایت اور رحمت ہے۔ ۝۵۷ (تذ۔ا:۹۰) کہہ دو کہ (یہ کتاب) خدا کے فضل اور اس کی مہربانی سے (نازل ہوئی ہے) تو چاہیے کہ لوگ اس سے خوش ہوں' یہ اس سے کہیں بہتر ہے جو وہ جمع کرتے ہیں۔ ۝۵۸ (ف) کہو کہ بھلا دیکھو تو خدا نے تمہارے لیے جو رزق نازل فرمایا تو تم نے اس میں سے (بعض کو) حرام ٹھہرایا اور (بعض کو) حلال (ان سے) پوچھو کیا خدا نے تمہیں اس کا حکم دیا ہے یا تم خدا پر افتراء کرتے ہو۔ ۝۵۹ (ف) اور جو لوگ خدا پر افتراء کرتے ہیں وہ قیامت کے دن کی نسبت کیا خیال رکھتے ہیں؟ بے شک خدا لوگوں پر مہربان ہے لیکن اکثر لوگ شکر نہیں کرتے۔ ۝۶۰ (ف)

وَمَا تَكُوْنُ فِيْ شَاْنٍ وَّمَا تَتْلُوْا مِنْهُ مِنْ قُرْاٰنٍ وَّلَا تَعْمَلُوْنَ مِنْ عَمَلٍ اِلَّا كُنَّا عَلَيْكُمْ شُهُوْدًا اِذْ تُفِيْضُوْنَ فِيْهِ ؕ وَمَا يَعْزُبُ عَنْ رَّبِّكَ مِنْ مِّثْقَالِ ذَرَّةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ وَلَآ اَصْغَرَ مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْبَرَ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ﴿۶۱﴾ اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۶۲﴾ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ﴿۶۳﴾ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ؕ لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۶۴﴾

اور تم جس حال میں ہوتے ہو یا قرآن میں سے کچھ پڑھتے ہو یا تم لوگ کوئی (اور) کام کرتے ہو جب اس میں مصروف ہوتے ہو ہم تمہارے سامنے ہوتے ہیں اور تمہارے پروردگار سے ذرہ برابر بھی کوئی چیز پوشیدہ نہیں ہے نہ زمین میں نہ آسمان میں اور نہ کوئی چیز اس سے چھوٹی ہے یا بڑی مگر کتاب روشن میں (لکھی ہوئی) ہے۔ ﴿۶۱﴾ (ف) لوگو! یاد رکھو کہ خدا کے سچے دوستوں کو نہ تو کسی قسم کا خوف ہے اور نہ آزردہ خاطر ہوتے ہیں۔ ﴿۶۲﴾ (تذ۔ا:۱۵۹) یعنی وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے اور مقام خدا سے ڈرتے رہے۔ ﴿۶۳﴾ (تذ۔ا:۱۵۹) انہیں اس دنیا میں بھی عافیت اور امن کی بشارت ہے اور آخرت میں بھی فلاح ہے۔[ا] خدا کے وعدوں میں رد و بدل کا امکان ہرگز نہیں اور یہ فلاح دارین تو بڑی بھاری کامیابی ہے۔ ﴿۶۴﴾ (تذ۔ا:۱۵۹)

ا یہاں صاف ظاہر ہے کہ متقی قوم کو جہاں آخرت میں کچھ باک نہیں وہاں اس کی دنیا بھی درست ہے۔ کوئی قوم جس کی دنیا درست نہیں "متقی" ہونے کی مصداق نہیں ہو سکتی...... جو قوم متحد ہو کر رہے گی، مصائب کا مردانہ وار مقابلہ کرے گی، "صابروا" اور رابطوا" پر عمل کرے گی، خوشنودی خدا حاصل کرنے کے لیے ابتغائے وسائل کرے گی، ﴿قوموا للہ﴾ نہ بنے گی، اس کی دنیا بہرنوع اور لامحالہ اچھی ہے اور وہی ﴿لا خوف علیھم و لا ھم یحزنون﴾ کی بشارت کی طرح کی اہل ہے اس کو یہاں پر بھی کسی دشمن کا ڈر نہیں اور آگے چل کر تو ابدالآباد تک امن ہے۔ ایسی قوم ہی "اولیاء اللہ" ہونے کی صحیح مصداق ہے۔ وہ بیگماں خدا کی "دوست" ہے۔ اور خدا اس کا "دوست" کیونکہ یہاں پر بھی سب نعمتیں دے رہا ہے اور آگے چل کر بھی بے حساب دے گا۔
مسلمانوں نے نہ معلوم کس بنا پر "اولیاء اللہ" کا خطاب ان دنیا سے الگ تھلگ رہنے والے فقرا اور پریشان مو اصحاب کو دیا ہے جو تمام عمر اپنے اعتکاف خانوں میں بند رہ کر خلق خدا سے بیزار رہے، جنہوں نے امت کو متحد کرنے میں کچھ سعی نہ کی، جنہوں نے خدا کی لڑائیاں لڑنے میں اپنی جان کو پیش نہ کیا، جن کو خدا نے حیاۃ دنیا میں کوئی بشارت نہ دی، جو خلق خدا کو متحد کرنے کی بجائے الٹا اپنے اپنے پیچھے لگا کر متخالف الآرا اور منتشر العمل کر گئے، جن کی تمام تر زندگیاں نہایت رنج و غم اور ذل و مسکنت میں کٹیں۔
خدا کا "دوست وہی ہے جو اس کی خاطر تکلیف اٹھائے لیکن پھر دوستی کا تقاضا یہ ہے کہ وہ مالک الملک خدا اس کو اس تکلیف اٹھانے کے صلے میں سب سے بے خوف خطر کر دے۔ اگر یہ نہیں تو کچھ "اولیائی" نہیں اگرچہ ساری دنیا اس کو "ولی" کہہ کر پکارتی رہے! آج ←

Marfat.com

وَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ ۘ اِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ۭ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿٦٥﴾ وقف لازم
اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ ۭ وَمَا يَتَّبِعُ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ شُرَكَاۗءَ ۭ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا
يَخْرُصُوْنَ ﴿٦٦﴾ هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ۭ
اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ ﴿٦٧﴾ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ ۭ
هُوَ الْغَنِيُّ ۭ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ اِنْ عِنْدَكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ
بِهٰذَا ۭ اَتَقُوْلُوْنَ عَلَي اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٦٨﴾ قُلْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ
عَلَي اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ ﴿٦٩﴾ۭ مَتَاعٌ فِي الدُّنْيَا ثُمَّ اِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ
نُذِيْقُهُمُ الْعَذَابَ الشَّدِيْدَ بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ﴿٧٠﴾ۧ

اور (اے پیغمبر) ان لوگوں کی باتوں سے آزردہ نہ ہونا (کیونکہ) عزت سب خدا ہی کی ہے' وہ (سب کچھ) سنتا (اور) جانتا ہے۔﴿٦٥﴾ (ف) سن رکھو کہ جو مخلوق آسمانوں میں ہے اور جو لوگ زمین میں ہیں سب خدا ہی کے (بندے اور اس کے مملوک) ہیں۔ اور یہ جو خدا کے سوا (اپنے بنائے ہوئے) شریکوں کو پکارتے ہیں وہ (کسی اور چیز کے) پیچھے نہیں چلتے۔ صرف ظن کے پیچھے چلتے ہیں اور محض اٹکلیں دوڑا رہے ہیں۔﴿٦٦﴾ (ف) خدا وہ (پاک ذات) ہے جس نے تمہارے (فائدے کے لیے) رات بنائی تاکہ تم اس میں آرام لے سکو اور دن کو روشن کر دیا۔ بے شک اس (منظر) میں اس قوم کے لیے جو سنتی ہے ضرور (بہت سے) اشارات اور ہدایات موجود ہیں۔﴿٦٧﴾ (حد:۳۲) (بعض لوگ) کہتے ہیں کہ خدا نے بیٹا بنا لیا ہے اس کی ذات (اولاد سے) پاک ہے۔ (اور) وہ بے نیاز ہے۔ جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے سب اسی کا ہے (اے افتراء پردازو) تمہارے پاس اس (قول باطل) کی کوئی دلیل نہیں ہے۔ تم خدا کی نسبت ایسی بات کیوں کہتے ہو جو جانتے نہیں۔﴿٦٨﴾ (ف) کہہ دو کہ جو لوگ خدا پر جھوٹ بہتان باندھتے ہیں فلاح نہیں پائیں گے۔﴿٦٩﴾ (ف) (ان کے لیے جو) فائدے ہیں دنیا میں (ہیں) پھر ان کو ہماری طرف لوٹ کر آنا ہے۔ اس وقت ہم ان کو عذاب شدید (کے مزے) چکھائیں گے کیونکہ کفر (کی باتیں) کیا کرتے تھے۔﴿٧٠﴾ (ف)

← اگر سطح زمین کے طول وعرض میں خدا کا صحیح معنوں میں دوست کوئی ہے تو وہ بندہ خدا اپنی جماعت کی بہتری کی خاطر تن بدن کو تکلیف میں ڈال رہا ہے' جو دشمن کی قوت سے خوف زدہ نہیں ہوتا جو ماسوا سے قطع نظر کر کے خدا ہی سے ڈر رہا ہے جو ﴿فالله احق ان تخشوه﴾ (۱۳:۹)'' (تو خدا ان سے کہیں بڑھ کر حق رکھتا ہے کہ تم اس سے ڈرو۔ (تذ۔ا:۱۵۷) پر عمل کر کے سب سے بے خوف خطر ہو گیا ہو۔ اگر کسی خدا کے بندے میں یہ ڈر اور یہ نڈری' یہ تقویٰ اور یہ بے خوفی' یہ خوف خدا اور لاخوف ولاحزن ماسوا آ چکا ہے تو وہ بلاشبہ ''ولی'' ہے وہ لاریب خدا کا دوست ہے۔ خواہ وہ چین کا رہنے والا ہو یا ہند کا۔ خدا کو اپنی دوستی میں کسی ملک یا مذہب کی کچھ تخصیص نہیں! (تذ۔ا:۱۵۸)

وقف لازم

وَاتۡلُ عَلَيۡهِمۡ نَبَاَ نُوۡحٍ ‌ۘ اِذۡ قَالَ لِقَوۡمِهٖ يٰقَوۡمِ اِنۡ كَانَ كَبُرَ عَلَيۡكُمۡ مَّقَامِىۡ وَتَذۡكِيۡرِىۡ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَعَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلۡتُ فَاَجۡمِعُوۡۤا اَمۡرَكُمۡ وَشُرَكَآءَكُمۡ ثُمَّ لَا يَكُنۡ اَمۡرُكُمۡ عَلَيۡكُمۡ غُمَّةً ثُمَّ اقۡضُوۡۤا اِلَىَّ وَلَا تُنۡظِرُوۡنِ ﴿۷۱﴾ فَاِنۡ تَوَلَّيۡتُمۡ فَمَا سَاَلۡتُكُمۡ مِّنۡ اَجۡرٍ‌ ؕ اِنۡ اَجۡرِىَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ‌ ۙ وَاُمِرۡتُ اَنۡ اَكُوۡنَ مِنَ الۡمُسۡلِمِيۡنَ ﴿۷۲﴾ فَكَذَّبُوۡهُ فَنَجَّيۡنٰهُ وَمَنۡ مَّعَهٗ فِى الۡفُلۡكِ وَجَعَلۡنٰهُمۡ خَلٰٓـئِفَ وَاَغۡرَقۡنَا الَّذِيۡنَ كَذَّبُوۡا بِاٰيٰتِنَا‌ ۚ فَانۡظُرۡ كَيۡفَ كَانَ عَاقِبَةُ الۡمُنۡذَرِيۡنَ ﴿۷۳﴾ ثُمَّ بَعَثۡنَا مِنۡۢ بَعۡدِهٖ رُسُلًا اِلٰى قَوۡمِهِمۡ فَجَآءُوۡهُمۡ بِالۡبَيِّنٰتِ فَمَا كَانُوۡا لِيُؤۡمِنُوۡا بِمَا كَذَّبُوۡا بِهٖ مِنۡ قَبۡلُ‌ ؕ كَذٰلِكَ نَطۡبَعُ عَلٰى قُلُوۡبِ الۡمُعۡتَدِيۡنَ ﴿۷۴﴾ ثُمَّ بَعَثۡنَا مِنۡۢ بَعۡدِهِمۡ مُّوۡسٰى وَهٰرُوۡنَ اِلٰى فِرۡعَوۡنَ وَمَلَا۟ئِهٖ بِاٰيٰتِنَا فَاسۡتَكۡبَرُوۡا وَكَانُوۡا قَوۡمًا مُّجۡرِمِيۡنَ ﴿۷۵﴾

اور ان کو نوحؑ کا قصہ پڑھ کر سنا دو۔ جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ اے قوم! اگر تم کو میرا تم میں رہنا اور خدا کی آیتوں سے نصیحت کرنا ناگوار ہو تو میں خدا پر بھروسہ رکھتا ہوں تم اپنے شریکوں کے ساتھ مل کر ایک کام (جو میرے بارے میں کرنا چاہو) مقرر کر لو اور وہ تمہاری تمام جماعت (کو معلوم ہو جائے اور کسی) سے پوشیدہ نہ رہے پھر وہ کام میرے حق میں کر گزرو اور مجھے مہلت نہ دو۔ ﴿۷۱﴾ (ف) اگر تم نے منہ پھیر لیا تو (تم جانتے ہو کہ) میں نے تم سے کچھ معاوضہ نہیں مانگا۔ میرا معاوضہ تو خدا کے ذمے ہے اور مجھے حکم ہوا ہے کہ میں فرمانبرداروں میں رہوں۔ ﴿۷۲﴾ (ف) لیکن ان لوگوں نے ان کی تکذیب کی تو ہم نے ان کو اور جو لوگ ان کے ساتھ کشتی میں سوار تھے سب کو (طوفان سے) بچا لیا اور انہیں (زمین میں) خلیفہ بنا دیا اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا ان کو غرق کر دیا تو دیکھ لو کہ جو لوگ ڈرائے گئے تھے ان کا کیسا انجام ہوا۔ ﴿۷۳﴾ (ف) پھر نوحؑ کے بعد ہم نے اور پیغمبر اپنی اپنی قوم کی طرف بھیجے تو وہ ان کے پاس کھلی نشانیاں لے کر آئے۔ مگر وہ لوگ ایسے نہ تھے کہ جس چیز کی پہلے تکذیب کر چکے تھے اس پر ایمان لے آتے۔ اسی طرح ہم زیادتی کرنے والوں کے دلوں پر مہر لگا دیتے ہیں۔ ﴿۷۴﴾ (ف) پھر ان کے بعد ہم نے موسیٰؑ اور ہارونؑ کو اپنی نشانیاں دے کر فرعون اور اس کے سرداروں کے پاس بھیجا تو انہوں نے تکبر کیا اور وہ گنہگار لوگ تھے۔ ﴿۷۵﴾ (ف)

Marfat.com

فَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوْٓا اِنَّ هٰذَا لَسِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۷۶﴾ قَالَ مُوْسٰٓى
اَتَقُوْلُوْنَ لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَكُمْ ؕ اَسِحْرٌ هٰذَا ؕ وَلَا يُفْلِحُ السّٰحِرُوْنَ ﴿۷۷﴾ قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا
لِتَلْفِتَنَا عَمَّا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا وَتَكُوْنَ لَكُمَا الْكِبْرِيَآءُ فِى الْاَرْضِ ؕ
وَمَا نَحْنُ لَكُمَا بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿۷۸﴾ وَقَالَ فِرْعَوْنُ ائْتُوْنِىْ بِكُلِّ سٰحِرٍ عَلِيْمٍ ﴿۷۹﴾
فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰٓى اَلْقُوْا مَآ اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ ﴿۸۰﴾ فَلَمَّآ
اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰى مَا جِئْتُمْ بِهِ ۙ السِّحْرُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا
يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۸۱﴾ وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۸۲﴾ ع ۱۲
فَمَآ اٰمَنَ لِمُوْسٰٓى اِلَّا ذُرِّيَّةٌ مِّنْ قَوْمِهٖ عَلٰى خَوْفٍ مِّنْ فِرْعَوْنَ وَمَلَا۠ئِهِمْ
اَنْ يَّفْتِنَهُمْ ؕ وَاِنَّ فِرْعَوْنَ لَعَالٍ فِى الْاَرْضِ ۚ وَاِنَّهٗ لَمِنَ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿۸۳﴾

تو جب ان کے پاس ہمارے ہاں سے حق آیا تو کہنے لگے کہ یہ تو صریح جادو ہے۔ ﴿۷۶﴾ (ف) موسیٰ نے کہا کیا تم حق کے بارے میں جب وہ تمہارے پاس آیا یہ کہتے ہو کہ یہ جادو ہے حالانکہ جادوگر فلاح نہیں پانے کے۔ ﴿۷۷﴾ (ف) وہ بولے کیا تم ہمارے پاس اس لیے آئے ہو کہ جس (راہ) پر ہم اپنے باپ دادا کو پاتے رہے ہیں اس سے ہم کو پھیر دو اور (اس) ملک میں تم دونوں ہی کی سرداری ہو جائے اور ہم تم پر ایمان لانے والے نہیں ہیں۔ ﴿۷۸﴾ (ف) اور فرعون نے حکم دیا کہ سب کامل فن جادوگروں کو ہمارے پاس لے آؤ۔ ﴿۷۹﴾ (ف) جب جادوگر آئے تو موسیٰ نے ان سے کہا کہ جو تم کو ڈالنا ہے ڈالو۔ ﴿۸۰﴾ (ف) جب انہوں نے (اپنی رسیوں اور لاٹھیوں کو) ڈالا تو موسیٰ نے کہا کہ جو چیزیں تم (بنا کر) لائے ہو جادو ہے خدا اس کو بھی نیست نابود کر دے گا خدا شریروں کے کام سنوارا نہیں کرتا۔ ﴿۸۱﴾ (ف) اور خدا اپنے احکام کی قوت افزا وساطت سے حق کو اس دنیا کے اندر مستحکم کر دیتا ہے اگرچہ مجرموں کو جو خدا کی نافرمانی کرتے ہیں برا ہی کیوں نہ لگے۔ ﴿۸۲﴾ (تذ۔۱:۱۸۵) تو موسیٰ پر کوئی ایمان نہ لایا مگر اس کی قوم میں سے چند لڑکے (اور وہ بھی) فرعون اور اس کے اہل دربار سے ڈرتے ڈرتے کہ کہیں وہ ان کو آفت میں نہ پھنسا دے۔ اور فرعون ملک میں متکبر ومتغلب اور (کبر و کفر میں) حد سے بڑھا ہوا تھا۔ ﴿۸۳﴾ (ف)

Marfat.com

وَقَالَ مُوسٰى يٰقَوْمِ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ فَعَلَيْهِ تَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ
مُّسْلِمِيْنَ ﴿۸۴﴾ فَقَالُوْا عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا ۚ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ
الظّٰلِمِيْنَ ﴿۸۵﴾ وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۸۶﴾ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى
مُوسٰى وَاَخِيْهِ اَنْ تَبَوَّاٰ لِقَوْمِكُمَا بِمِصْرَ بُيُوْتًا وَّاجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ قِبْلَةً
وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ۭ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۸۷﴾ وَقَالَ مُوسٰى رَبَّنَآ اِنَّكَ اٰتَيْتَ
فِرْعَوْنَ وَمَلَاَهٗ زِيْنَةً وَّاَمْوَالًا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ رَبَّنَا لِيُضِلُّوْا عَنْ
سَبِيْلِكَ ۚ رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰٓى اَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَلَا
يُؤْمِنُوْا حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ﴿۸۸﴾ قَالَ قَدْ اُجِيْبَتْ دَّعْوَتُكُمَا
فَاسْتَقِيْمَا وَلَا تَتَّبِعٰٓنِّ سَبِيْلَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۸۹﴾

اور موسیٰ نے کہا کہ بھائیو اگر تم خدا پر ایمان لائے ہو تو اگر (دل سے) فرمانبردار ہو تو اسی پر بھروسہ رکھو۔ ﴿۸۴﴾ (ف) تو وہ بولے کہ ہم خدا ہی پر بھروسہ رکھتے ہیں' اے ہمارے پروردگار ہم کو ظالموں کے ہاتھ سے آزمائش میں نہ ڈال۔ ﴿۸۵﴾ (ف) اور اپنی رحمت سے قوم کفار سے نجات بخش۔ ﴿۸۶﴾ (ف) اور ہم نے موسیٰ اور اس کے بھائی کی طرف وحی بھیجی کہ اپنے لوگوں کے لیے مصر میں گھر بناؤ اور اپنے گھروں کو قبلہ (یعنی مسجدیں) ٹھہراؤ اور نماز پڑھو اور مومنوں کو خوشخبری سنا دو۔ ﴿۸۷﴾ (ف) اور موسیٰ نے کہا اے ہمارے پروردگار تو نے فرعون اور اس کے سرداروں کو دنیا کی زندگی میں (بہت سا) ساز و برگ اور مال و زر دے رکھا ہے۔ اے پروردگار ان کا مآل یہ ہے کہ تیرے رستے سے گمراہ ہیں۔ اے پروردگار ان کے مال کو برباد کر دے اور ان کے دلوں کو سخت کر دے کہ ایمان نہ لائیں جب تک عذاب الیم نہ دیکھ لیں۔ ﴿۸۸﴾ (ف) (خدا نے) فرمایا کہ تمہاری دعا قبول کر لی گئی تو تم ثابت قدم رہنا اور بے عقلوں کے رستے نہ چلنا۔ ﴿۸۹﴾ (ف)

Marfat.com

وَجٰوَزْنَا بِبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ الْبَحْرَ فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ وَجُنُوْدُهٗ بَغْیًا
وَّعَدْوًا ؕ حَتّٰٓی اِذَآ اَدْرَكَهُ الْغَرَقُ ۙ قَالَ اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِیْٓ
اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْٓا اِسْرَآءِیْلَ وَ اَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ﴿۹۰﴾ آٰلْـٰٔنَ وَقَدْ عَصَیْتَ
قَبْلُ وَكُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِیْنَ ﴿۹۱﴾ فَالْیَوْمَ نُنَجِّیْكَ بِبَدَنِكَ لِتَكُوْنَ لِمَنْ
خَلْفَكَ اٰیَةً ؕ وَ اِنَّ كَثِیْرًا مِّنَ النَّاسِ عَنْ اٰیٰتِنَا لَغٰفِلُوْنَ ﴿۹۲﴾ وَلَقَدْ بَوَّاْنَا ع ۱۴
بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ مُبَوَّاَ صِدْقٍ وَّرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّیِّبٰتِ ۚ فَمَا اخْتَلَفُوْا حَتّٰی
جَآءَهُمُ الْعِلْمُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ یَقْضِیْ بَیْنَهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فِیْمَا كَانُوْا فِیْهِ
یَخْتَلِفُوْنَ ﴿۹۳﴾ فَاِنْ كُنْتَ فِیْ شَكٍّ مِّمَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَیْكَ فَسْـَٔلِ الَّذِیْنَ یَقْرَءُوْنَ
الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ لَقَدْ جَآءَكَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ
الْمُمْتَرِیْنَ ﴿۹۴﴾ ۙ

اور ہم نے بنی اسرائیل کو دریا سے پار کر دیا تو فرعون اور اس کے لشکر نے سرکشی اور تعدی سے ان کا تعاقب کیا یہاں تک کہ جب اس کو غرق (کے عذاب) نے آ پکڑا تو کہنے لگا میں ایمان لایا کہ جس (خدا) پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں فرمانبرداروں میں ہوں۔ ﴿۹۰﴾ (ف) (جواب ملا کہ) اب (ایمان لاتا ہے) حالانکہ تو پہلے نافرمانی کرتا رہا اور مفسد بنا رہا۔ ﴿۹۱﴾ (ف) تو آج ہم تیرے بدن کو (دریا سے) نکال لیں گے تاکہ تو پچھلوں کے لیے عبرت ہو اور بہت سے لوگ ہماری نشانیوں سے بے خبر ہیں۔ ﴿۹۲﴾ (ف) اور ہم نے بنی اسرائیل کو رہنے کو عمدہ جگہ دی اور کھانے کو پاکیزہ چیزیں عطا کیں' لیکن وہ باوجود علم حاصل ہونے کے اختلاف کرتے رہے' بیشک جن باتوں میں وہ اختلاف کرتے رہے ہیں تمہارا پروردگار قیامت کے دن ان میں ان باتوں کا فیصلہ کر دے گا۔ ﴿۹۳﴾ (ف) اگر تم کو (اس کتاب کے) بارے میں جو ہم نے تم پر نازل کی ہے کچھ شک ہو تو جو لوگ تم سے پہلے کی (اتری ہوئی) کتابیں پڑھتے ہیں ان سے پوچھ لو۔ تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہارے پاس حق آ چکا ہے تو تم ہرگز شک کرنے والوں میں نہ ہونا۔ (ف) وہ تیرے رب کی طرف سے حق ہے۔ ﴿۹۴﴾ (حد: ۱۵)

Marfat.com

وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِ اللَّهِ فَتَكُونَ مِنَ الْخَاسِرِينَ ﴿۹۵﴾
إِنَّ الَّذِينَ حَقَّتْ عَلَيْهِمْ كَلِمَتُ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿۹۶﴾ وَلَوْ جَاءَتْهُمْ كُلُّ
آيَةٍ حَتَّىٰ يَرَوُا الْعَذَابَ الْأَلِيمَ ﴿۹۷﴾ فَلَوْلَا كَانَتْ قَرْيَةٌ آمَنَتْ فَنَفَعَهَا
إِيمَانُهَا إِلَّا قَوْمَ يُونُسَ ط لَمَّا آمَنُوا كَشَفْنَا عَنْهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيَاةِ
الدُّنْيَا وَمَتَّعْنَاهُمْ إِلَىٰ حِينٍ ﴿۹۸﴾ وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ لَآمَنَ مَنْ فِي الْأَرْضِ كُلُّهُمْ
جَمِيعًا ط أَفَأَنْتَ تُكْرِهُ النَّاسَ حَتَّىٰ يَكُونُوا مُؤْمِنِينَ ﴿۹۹﴾ وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ
أَنْ تُؤْمِنَ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ط وَيَجْعَلُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِينَ لَا يَعْقِلُونَ ﴿۱۰۰﴾
قُلِ انْظُرُوا مَاذَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ط وَمَا تُغْنِي الْآيَاتُ وَالنُّذُرُ عَنْ
قَوْمٍ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿۱۰۱﴾

اور اے پیغمبر! ہرگز ان میں سے نہ ہوجانا جنہوں نے خدا کی آیات کو (جو وحی سے یا صحیفہ فطرت سے حاصل ہوتی ہیں) جھٹلایا تاکہ تو گھاٹا اٹھانے والوں میں سے نہ بن جائے۔ ﴿۹۵﴾ (تذ۔۲:۲۶۱) اے پیغمبر! رسمی مشرک اور کافر جو تمہارے پروردگار کے حکم سے عذاب کے مستوجب ٹھہر چکے ہیں وہ تو جب تک دردناک عذاب اپنی آنکھوں سے نہ دیکھ لیں گے کس طرح ایمان نہیں لائیں گے۔ ﴿۹۶﴾ (تذ۔۲:۲۲۰) خواہ دنیا جہان کی تمام نشانیاں ان کے سامنے کیوں نہ آموجود ہوں۔ (تذ۔۲:۲۲۰) جب تک عذاب الیم نہ دیکھ لیں۔ ﴿۹۷﴾ (ف) تو قوم یونسؑ کی بستی کے سوا اور کوئی بستی ایسی کیوں نہ ہوئی کہ نزول عذاب سے پہلے ایمان لے آتی' اور ان کو ایمان لانا فائدہ دیتا۔ کیونکہ وہ لوگ جب عذاب آتا ہوا دیکھ کر جھٹ سے مسلمان ہوگئے تو ہم نے معاً اس دنیا کی زندگی میں ان کی ذلت اور افلاس کو دور کردیا اور ایک دراز مدت تک رسایا بسایا۔ ﴿۹۸﴾ (تذ۔۲:۲۲۰) اور اے پیغمبر! تمہارا پروردگار چاہتا تو جتنے آدمی روئے زمین پر ہیں اسلام میں داخل ہوجاتے تو کیا خدا کی مرضی کے خلاف تم لوگوں کو مجبور کرسکتے کہ وہ سب کے سب ایمان لے آئیں۔ ﴿۹۹﴾ (تذ۔۲:۲۲۰) حالانکہ کسی شخص کی قدرت نہیں ہے کہ خدا کے حکم کے بغیر ایمان لائے' اور جو لوگ بے عقل ہیں ان پر وہ (کفر و ذلت کی) نجاست ڈال دیتا ہے۔ ﴿۱۰۰﴾ (ف) (ان کفار سے) کہو کہ دیکھو تو آسمانوں اور زمین میں کیا کیا کچھ ہے مگر جو لوگ ایمان نہیں رکھتے ان کے نشانیاں اور ڈراوے کچھ کام نہیں آتے۔ ﴿۱۰۱﴾ (ف)

Marfat.com

فَهَلْ يَنْتَظِرُوْنَ اِلَّا مِثْلَ اَيَّامِ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ قُلْ
فَانْتَظِرُوْٓا اِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ﴿۱۰۲﴾ ثُمَّ نُنَجِّيْ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا كَذٰلِكَ ۚ حَقًّا عَلَيْنَا نُنْجِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۰۳﴾ قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ
فِيْ شَكٍّ مِّنْ دِيْنِيْ فَلَآ اَعْبُدُ الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ
اَعْبُدُ اللّٰهَ الَّذِيْ يَتَوَفّٰىكُمْ ۚۖ وَاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۰۴﴾ وَاَنْ
اَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا ۚ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۰۵﴾ وَلَا تَدْعُ
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ ۚ فَاِنْ فَعَلْتَ فَاِنَّكَ اِذًا مِّنَ
الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۰۶﴾ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ ۚ وَاِنْ يُّرِدْكَ
بِخَيْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ ؕ يُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَهُوَ الْغَفُوْرُ
الرَّحِيْمُ ﴿۱۰۷﴾

سو جیسے (برے) دن ان سے پہلے لوگوں پر گزر چکے ہیں اسی طرح کے (دنوں کے) یہ منتظر ہیں کہہ دو کہ تم بھی انتظار کرو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں۔ ﴿۱۰۲﴾ (ف) اے لوگو! پھر جس دن ہمارے عذاب کا وعدہ آ پہنچتا ہے تو ہم اپنے پیغامبروں اور ایمان والوں کو عذاب کی شکست سے نجات دیتے ہیں۔ یہی ہمارا قانون ہے اور ہم نے اپنے اوپر لازم کر لیا ہے کہ ایمان والوں کو بہر نوع نجات دیں۔ ﴿۱۰۳﴾ (تذ۔۱: ۱۶۶) (اے پیغمبر) کہہ دو کہ لوگو اگر تم کو میرے دین میں کسی طرح کا شک ہو تو (سن رکھو کہ) جن لوگوں کی تم خدا کے سوا عبادت کرتے ہو میں ان کی عبادت نہیں کرتا بلکہ میں خدا کی عبادت کرتا ہوں جو تمہاری روحیں قبض کر لیتا ہے اور مجھ کو یہی حکم ہوا ہے کہ ایمان لانے والوں میں ہوں۔ ﴿۱۰۴﴾ (ف) اور یہ کہ اپنے آپ کو خالصتہً دین خدا کی طرف جھکا دو اور مشرکوں میں سے نہ ہو جانا۔ ﴿۱۰۵﴾ (تذ۔۲: ۸۴) اور خدا کے سوا کسی دوسری شے کو جو تم کو نہ نفع دیتی ہے نہ نقصان پہنچا سکتی ہے نہ بلاؤ اور اگر اے محمدؐ! تو نے ایسا کیا تو بے شک تو فوراً ظالموں میں سے ہو گیا۔ ﴿۱۰۶﴾ (تذ۔۲: ۸۴) اور اگر خدا تم کو کوئی تکلیف پہنچائے تو اس کے سوا اس کا کوئی دور کرنے والا نہیں' اور اگر تم سے بھلائی کرنی چاہے تو اس کے فضل کو کوئی روکنے والا نہیں' وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے فائدہ پہنچاتا ہے اور وہ بخشنے والا مہربان ہے۔ ﴿۱۰۷﴾ (ف)

Marfat.com

قُلۡ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ قَدۡ جَآءَکُمُ الۡحَقُّ مِنۡ رَّبِّکُمۡ ۚ فَمَنِ اهۡتَدٰی فَاِنَّمَا
یَهۡتَدِیۡ لِنَفۡسِهٖ ۚ وَمَنۡ ضَلَّ فَاِنَّمَا یَضِلُّ عَلَیۡهَا ۚ وَ مَاۤ اَنَا عَلَیۡکُمۡ
بِوَکِیۡلٍ ﴿۱۰۸﴾ وَاتَّبِعۡ مَا یُوۡحٰۤی اِلَیۡکَ وَاصۡبِرۡ حَتّٰی یَحۡکُمَ اللّٰهُ ۚۖ وَهُوَ خَیۡرُ
الۡحٰکِمِیۡنَ ﴿۱۰۹﴾

اے لوگو! تم پر اپنے پروردگار کی طرف سے سچائی آ چکی ہے تو جو ہدایت پکڑ گیا وہ اپنے ہی فائدے کے لیے پکڑ گیا اور جو گمراہ ہو گیا تو اپنی ذمہ داری سے گمراہ ہوا اور میں تم پر کوئی وکیل تو نہیں کہ تمہیں گمراہی سے روکوں۔ ﴿۱۰۸﴾ (تذ۔۲:۲۰۷) اے پیغمبر! جو کچھ تمہیں وحی کیا جاتا ہے اس کی تعمیل کرو (تک۔۲:۲۹) اور (تکلیفوں پر) صبر کرو۔ یہاں تک کہ خدا فیصلہ کر دے وہ سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔ ﴿۱۰۹﴾ (ف)

۱۱ سُوۡرَۃُ هُوۡدٍ مَّکِّیَّةٌ ۵۲

اٰیَاتُهَا ۱۲۳ رُکُوۡعَاتُهَا ۱۰

ترجمہ المشرقیؒ: ۳۱ آیات — ترجمہ مولانا جالندھریؒ: ۹۲ آیات

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الٓرٰ ۟ قف کِتٰبٌ اُحۡکِمَتۡ اٰیٰتُهٗ ثُمَّ فُصِّلَتۡ مِنۡ لَّدُنۡ حَکِیۡمٍ خَبِیۡرٍ ۙ﴿۱﴾ اَلَّا تَعۡبُدُوۡۤا
اِلَّا اللّٰهَ ؕ اِنَّنِیۡ لَکُمۡ مِّنۡهُ نَذِیۡرٌ وَّ بَشِیۡرٌ ۙ﴿۲﴾

یہ قرآن وہ بے بدل کتاب ہے کہ اس کے احکام دلائل و براہین سے بخوبی ثابت اور مستحکم کیے گئے ہیں اور پھر حکیم و خبیر خدا کے اپنے ہاں سے ان کی مکمل شرح و بسط کی گئی ہے۔ ﴿۱﴾[1] (تذ۔۱:۵۵) لوگو! اس خدائے عظیم کا حکم یہ ہے کہ اللہ کو چھوڑ کر کسی غیر کے اطاعت گزار نہ بنو (کسی دوسرے حاکم کے محکوم نہ بنو اولاد کے بندے نہ رہو دولت کے غلام نہ بنو اللہ کے مستعدر کھنے والے حکموں کو بالائے طاق رکھ کر نفس کے حکموں پر نہ چلو) میں تم کو اللہ کی طرف سے اس کی سزا سے ڈرانے اور انعام کی بشارت دینے آیا ہوں۔ ﴿۲﴾ (تذ۔۲:۹۴)

---

[1] قرآن کی قطعیت اور کفایت کی یہی دلیل بس ہے کہ وہ ایک کامل باعلم اور کامل باخبر ذات کی طرف سے ہے اور اس بنا پر اس کے معارف و حقائق میں کسی ناقص، غیر قائم اور عارضی شے کو دخیل کرنا خدا اور حکمت خدا کو العیاذ باللہ ناقص سمجھنا ہے۔ (تذ۔۱:۵۵)

وَّاَنِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ يُمَتِّعْكُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا اِلٰٓى اَجَلٍ
مُّسَمًّى وَّيُؤْتِ كُلَّ ذِيْ فَضْلٍ فَضْلَهٗ ؕ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ
عَذَابَ يَوْمٍ كَبِيْرٍ ③ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ④
اَلَآ اِنَّهُمْ يَثْنُوْنَ صُدُوْرَهُمْ لِيَسْتَخْفُوْا مِنْهُ ؕ اَلَا حِيْنَ يَسْتَغْشُوْنَ ثِيَابَهُمْ ۙ
يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ۚ اِنَّهٗ عَلِيْمٌ ۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ⑤

اور اے لوگو! اپنے پروردگار سے اپنی پچھلی حکم عدولیوں اور نافرمانیوں کی معافی مانگو' ان کے ناگوار نتائج پر پردہ پوشی کی درخواست کرو (استغفروا) اور بعد ازاں اس کے قانون کی طرف لوٹ آؤ (تُوْبُوْا اِلَيْهِ) اسی کے حکموں کو مانو' ایسا کرو گے تو تم کو اس دنیا میں اچھی طرح (اس) وقت مقرر تک رسائے بسائے گا (جب تک اس کے حکموں پر چلتے رہو گے) اور ہر حسن عمل کرنے والے کو اپنے فضل وکرم سے مالا مال کر دے گا اور اگر تم نے اس کے بتائے ہوئے احکام سے روگردانی کی تو مجھے تمہارے بارے میں ایک روز بد کے دردناک عذاب کا ڈر لگ رہا ہے۔ ③ (تذ۔۲:۹۴۔۹۵) تم (سب) کو خدا کی طرف لوٹ کر جانا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ ④ (ف) دیکھو یہ اپنے سینوں کو دوہرا کرتے ہیں تاکہ خدا سے پردہ کریں' سن رکھو جس وقت یہ کپڑوں میں لپٹ کر تڑپتے ہیں (تب بھی) وہ ان کی چھپی اور کھلی باتوں کو جانتا ہے' وہ تو دلوں تک کی باتوں سے آگاہ ہے۔ ⑤ (ف)

Marfat.com

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا ؕ
كُلٌّ فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۝٦ وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ فِيْ سِتَّةِ
أَيَّامٍ وَّكَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَآءِ لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا ؕ وَلَئِنْ قُلْتَ
إِنَّكُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ مِنْ بَعْدِ الْمَوْتِ لَيَقُوْلَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا إِنْ هٰذَآ إِلَّا
سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝٧

اور (اے لوگو!) کوئی جاندار یا چلنے والا جانور اس زمین پر نہیں ہے الا یہ کہ (کشمکش حیات کے باعث جس امتحان وابتلا میں اس کی نوع گرفتار ہے) اس کو (کافی یا ناکافی مقدار میں) رزق پہنچانے کا ذمہ دار خدا ہے۔ (وہی خدا اس کی جدوجہد کی مقدار کو دیکھ کر بعض حالات میں اس قدر وافر رزق پہنچاتا ہے کہ وہ نوع ارتقاء کر جاتی ہے اور وہی خدا پھر اپنے کارخانہ فطرت میں ایسے وقتی اور مقامی حالات پیدا کر دیتا ہے کہ نوع حیوانی بالآخر کشمکش حیات کے باعث شکست کھا کر فنا ہو جاتی ہے)۔ (یہ اس لیے ہے کہ) اللہ کو اس چوپائے یا چلنے والے جانور کی عارضی جائے قرار کا پورا علم ہے (یعنی وہ خدا ہی ہے جو تخلیق کائنات کی اپنی تجویز کے مطابق جو اس کے ذہن میں ہے اس بات کا علم رکھتا ہے کہ یہ حیوان بالآخر کسی عارضی پیدائش کی طرف ارتقاء کرے گا) اور وہی اللہ اس چوپائے یا چلنے والے جانور کی مستقل جائے قرار کا پورا علم رکھتا ہے۔ (یعنی وہ خدا ہی ہے جو تخلیق کائنات کی اپنی تجویز کے مطابق جو اس کے ذہن میں ہے اس بات کا پورا علم رکھتا ہے کہ اس حیوان کو بالآخر کس مستقل پیدائش کی طرف ارتقاء کرنا ہے) (اس تمام تشریح کا لب لباب یہ ہے کہ خدا رزق کی کمی بیشی کا خود ذمہ دار ہے۔ تم ہرگز نہیں ہو۔ یہ اس لیے کہ خدا کو پورا علم ہے کہ کس مخلوق کو فنا کر دیا جائے اور کس کو ارتقا کی آخری منزل تک پہنچایا جائے)۔ (اور لوگو!) یہ (کافی یا ناکافی رزق پہنچانے کے مسئلہ کی پوری روئداد اور کسی مخلوق کو اس کے مستقر یا مستودع تک ارتقا کرانے کے عظیم الشان تماشے کی پوری حکایت) سب کی سب (صحیفہ فطرت کی) اس کتاب (کے اوراق یعنی طبعات زمین میں واضح حروف) میں (لکھی) ہے۔ جو ایک بیان کرنے والی روشن کتاب ہے۔ ۝٦ (تک۔۲:۳۱۴) اور وہی عظیم الشان خدا ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ (بڑے بڑے کروڑوں برس کی مدت والے) ''دنوں'' میں اس حالت میں پیدا کیا جب کہ اس کا تخت سلطنت پانی پر تھا۔ (یعنی آسمانوں اور زمین کی پیدائش سے پہلے خدا کی حکومت سمندروں پر تھی جن سمندروں کی تہ میں طبقات الارض پیدا ہوتے رہے اور پھر وہی طبقات الارض زمین کے زلزلوں یا اور زمینی انقلاب کی وجہ سے سطح زمین پر نمودار ہو کر مخلوق خدا کا مسکن بن گئے۔ (اور یاد رکھو کہ) یہ (آسمانوں اور زمین کی چھ ''دنوں'' کی پیدائش (محض) اسے لیے کی گئی کہ بنی نوع انسان کو آزمائے کہ تم میں سے کون (اس راز کائنات کو دریافت کرنے اور اخیر تک پہنچانے کے لیے) بہترین عمل (یعنی عملی جدوجہد) کرتا ہے۔ اور اے محمدؐ! اگر تو ان کفار مکہ کو یہ کہے کہ تم لوگ اپنی بدکرداریوں کا حساب دینے کے لیے موت کے بعد پھر اٹھا کر خدا کے سامنے کھڑے کر دیے جاؤ گے تو کفار ضرور کہیں گے کہ محمدؐ کا یہ قول تو کھلا جھوٹ ہے۔ ۝٧ (تک۔ا۔ا:۳۱۵۔۳۱۶)

وَلَئِنۡ اَخَّرۡنَا عَنۡهُمُ الۡعَذَابَ اِلٰۤى اُمَّةٍ مَّعۡدُوۡدَةٍ لَّيَقُوۡلُنَّ مَا يَحۡبِسُهٗ ؕ اَلَا
يَوۡمَ يَاۡتِيۡهِمۡ لَيۡسَ مَصۡرُوۡفًا عَنۡهُمۡ وَحَاقَ بِهِمۡ مَّا كَانُوۡا بِهٖ يَسۡتَهۡزِءُوۡنَ ۸ ع
وَلَئِنۡ اَذَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ مِنَّا رَحۡمَةً ثُمَّ نَزَعۡنٰهَا مِنۡهُ ۚ اِنَّهٗ لَيَـئُوۡسٌ كَفُوۡرٌ ۹
وَلَئِنۡ اَذَقۡنٰهُ نَعۡمَآءَ بَعۡدَ ضَرَّآءَ مَسَّتۡهُ لَيَقُوۡلَنَّ ذَهَبَ السَّيِّاٰتُ عَنِّىۡ ؕ
اِنَّهٗ لَفَرِحٌ فَخُوۡرٌ ۱۰ اِلَّا الَّذِيۡنَ صَبَرُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمۡ
مَّغۡفِرَةٌ وَّاَجۡرٌ كَبِيۡرٌ ۱۱ فَلَعَلَّكَ تَارِكٌ ۢ بَعۡضَ مَا يُوۡحٰۤى اِلَيۡكَ وَضَآئِقٌ ۢ
بِهٖ صَدۡرُكَ اَنۡ يَّقُوۡلُوۡا لَوۡلَاۤ اُنۡزِلَ عَلَيۡهِ كَنۡزٌ اَوۡ جَآءَ مَعَهٗ مَلَكٌ ؕ اِنَّمَاۤ
اَنۡتَ نَذِيۡرٌ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ وَّكِيۡلٌ ۱۲ اَمۡ يَقُوۡلُوۡنَ افۡتَرٰٮهُ ؕ قُلۡ فَاۡتُوۡا
بِعَشۡرِ سُوَرٍ مِّثۡلِهٖ مُفۡتَرَيٰتٍ وَّادۡعُوۡا مَنِ اسۡتَطَعۡتُمۡ مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ اِنۡ كُنۡتُمۡ
صٰدِقِيۡنَ ۱۳

اور اگر ایک مدت معین تک ہم ان سے عذاب روک دیں تو کہیں گے کہ کون سی چیز عذاب کو روکے ہوئے ہے' دیکھو جس روز وہ ان پر واقع ہوگا (پھر) ٹلنے کا نہیں اور جس چیز کے ساتھ یہ استہزا کیا کرتے ہیں وہ ان کو گھیرے گی۔ ۸ (ف) اور اگر ہم انسان کو اپنے پاس سے نعمت بخشیں پھر اس سے اس کو چھین لیں تو ناامید (اور) ناشکر (ہوجاتا) ہے۔ ۹ (ف) اور اگر اس کو تکلیف کے بعد نعمتہائے الٰہی کی لذت چکھائیں تو وہ کہنے لگتا ہے کہ اب میری سب بدحالیاں دور ہوگئیں۔ اس میں شک نہیں کہ انسان بڑا جلد خوش ہوجانے والا اور جلد شیخی میں آجانے والا ہے۔ ۱۰ (تذ۔ ا: ۲۱۴) ہاں جنہوں نے صبر کیا اور عمل نیک کیے یہی ہیں جن کے لیے بخشش اور اجر عظیم ہے۔ ۱۱ (ف) شاید تم کچھ چیز وحی میں سے جو تمہارے پاس آتی ہے چھوڑ دو اور اس (خیال) سے تمہارا دل تنگ ہو کہ (کافر) یہ کہنے لگیں کہ اس پر کوئی خزانہ کیوں نہیں نازل ہوا یا اس کے ساتھ کوئی فرشتہ کیوں نہیں آیا۔ اے محمدؐ! تم صرف نصیحت کرنے والے ہو۔ اور خدا ہر چیز کا نگہبان ہے۔ ۱۲ (ف) کیا قرآن کے منکر کہتے ہیں کہ محمدؐ اس کو اپنی طرف سے گھڑ لایا ہے۔ انہیں کہہ دو کہ ہاں تم بھی ایسی ہی گھڑی ہوئی دس سورتیں لے آؤ۔ اور اگر تم اس الزام دہی میں سچے ہو تو خدا کو چھوڑ کر تمام دنیا جہان کے لوگوں کو' جہاں تک تمہاری طاقت ہے' مدد کے لیے بلاؤ کہ تمہاری بنائی ہوئی سورتیں مقابلے میں پوری اتر سکیں۔ ۱۳ (تذ۔ا:۶۶)

Marfat.com

فَاِلَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اُنْزِلَ بِعِلْمِ اللّٰهِ وَاَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ
فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۴﴾ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا نُوَفِّ
اِلَيْهِمْ اَعْمَالَهُمْ فِيْهَا وَهُمْ فِيْهَا لَا يُبْخَسُوْنَ ﴿۱۵﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَيْسَ لَهُمْ
فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا النَّارُ ۖ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوْا فِيْهَا وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوْا
يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۶﴾ اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ وَيَتْلُوْهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ وَمِنْ
قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰٓى اِمَامًا وَّرَحْمَةً ۭ اُولٰٓئِكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ۭ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ مِنَ
الْاَحْزَابِ فَالنَّارُ مَوْعِدُهٗ ۚ فَلَا تَكُ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْهُ ۤ اِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ وَلٰكِنَّ
اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۷﴾

پھر اگر وہ تمہارے اس مطالبے کا کوئی جواب نہ دیں اور کھسیانے ہو کر خاموش ہو جائیں تو اچھی طرح جان لو کہ یہ قرآن تو صرف خدا کے ناپیدا کنار علم کو لے کر اتارا گیا ہے۔ (تم میں مقدور کہاں کہ تم اس علم کے پاسنگ کے برابر کوئی تحریر پیش کر سکو) اور یاد رکھو کہ کوئی حاکم اعلیٰ سوائے اس خدا کے اس کائنات میں موجود نہیں تو کیا کفار کی اس شکست فاش کے بعد تم ہار مان کر دائرہ اسلام میں داخل ہو جاؤ گے۔ ﴿۱۴﴾ (تک۔ا:۳۱۷) جو لوگ دنیا کی زندگی اور اس کی زیب و زینت کے طالب ہوں ہم ان کے اعمال کا بدلہ انہیں دنیا ہی میں دے دیتے ہیں اور اس میں ان کی حق تلفی نہیں کی جاتی۔ ﴿۱۵﴾ (ف) یہ وہ لوگ ہیں جن کے لیے آخرت میں آتش (جہنم) کے سوا کچھ نہیں اور جو عمل انہوں نے دنیا میں کیے سب برباد اور جو کچھ وہ کرتے رہے سب ضائع۔ ﴿۱۶﴾ (ف) تو کیا وہ شخص جس کو اپنے پروردگار کے ہاں سے اس کارخانہ عالم کی حقیقت کھل چکی ہو جس کو انسان کے متعلق منشائے خدا اور اس دنیا میں رہنے کا صراطِ مستقیم اظہر من الشمس ہو چکا ہو اور پھر خود اس شخص کا قلب سلیم بطور شاہد کے اس قرآن عظیم کا مطالعہ کرے اور اس کے پیش نظر موسیٰؑ کی وہ عظیم الشان کتاب بھی ہو جو ایک عالم کے لیے رہنما اور باعثِ رحمت تھی (۴۹:۲۸) (جس نے بنی اسرائیل جیسی مردہ قوم چشم زدن میں زندہ کر کے مورد الطاف خدا کر دیا تھا) کیا ایسا شخص اس کتاب عظیم سے بے بہرہ رہ سکتا ہے۔ اور اس کو افترا یقین کر سکتا ہے۔ (۱۳:۱۱) نہیں بلکہ یہی لوگ ہیں جو اس پر سچے دل سے ایمان لاتے ہیں اور جو لوگ کفر و انکار کا باطنی پہلو دل میں رکھ کر اس کی تعلیم کے بارے میں مشکک اور مختلف ہو جاتے ہیں ان کا ٹھکانہ آگ ہے' ذلت اور افلاس کا جہنم ہے۔ تو اے محمدؐ! تم کہیں اس کتاب جلیل کی تعلیم اور اس کے نفع مند ہونے کے متعلق شک میں نہ پڑنا۔ یہ تمہارے پروردگار کی طرف سے نری صداقت اور عین حقیقت ہے لیکن اکثر لوگ اس کے حقیقت کشا اور عالم آرا ہونے پر ایمان نہیں لاتے۔ ﴿۱۷﴾ (تد۔۲:۲۲۵)

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ؕ اُولٰٓئِكَ يُعْرَضُوْنَ عَلٰى رَبِّهِمْ
وَيَقُوْلُ الْاَشْهَادُ هٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ ۚ اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ
عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۸﴾ الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ؕ
وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۱۹﴾ اُولٰٓئِكَ لَمْ يَكُوْنُوْا مُعْجِزِيْنَ فِى الْاَرْضِ
وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَآءَ ۘ يُضٰعَفُ لَهُمُ الْعَذَابُ ؕ منزل ۳
مَا كَانُوْا يَسْتَطِيْعُوْنَ السَّمْعَ وَمَا كَانُوْا يُبْصِرُوْنَ ﴿۲۰﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا
اَنْفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۲۱﴾ لَا جَرَمَ اَنَّهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ
هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ ﴿۲۲﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَخْبَتُوْٓا اِلٰى رَبِّهِمْ ۙ
اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۳﴾ مَثَلُ الْفَرِيْقَيْنِ كَالْاَعْمٰى
وَالْاَصَمِّ وَالْبَصِيْرِ وَالسَّمِيْعِ ؕ هَلْ يَسْتَوِيٰنِ مَثَلًا ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۴﴾ ع ۲

اور جو شخص خدا پر جھوٹ بہتان باندھے اس سے بڑھ کر اس دنیا میں ظالم کون ہے یہی وہ لوگ ہیں جو عذاب کے دن اپنے پروردگار کے حضور میں پیش کیے جائیں گے اور ان کے اعضا ان کے اعمال کی گواہی دیں گے کہ یہی ہیں جنھوں نے اپنے پروردگار کے متعلق غلط باتیں بنائی تھیں۔ لوگو! بگوش ہوش سن رکھو کہ خدا کی پھٹکار ایسے ہی ظالموں پر پڑا کرتی ہے۔ ⑱ (تذ۔۲:۱۳۲) جو لوگ اس دنیا میں اور لوگوں کو "خدا کے رستے" (یعنی مروجہ معنوں میں دین اسلام) سے روکتے ہیں اور اس میں کجی پیدا کرنی چاہتے ہیں اور جو آخرت سے بھی منکر ہیں۔ ⑲ (تذ۔۲:۲۱۹) ان کے اس زمین پر مسلمانوں کو عاجز کرنے کا قطعاً امکان نہیں اور خدا کے بالقابل ان کا کوئی دوست نہیں ہوگا جو ان کی حالت درست کر سکے۔ ان کے واسطے عذاب دوہرا کر دیا جائے گا اس لیے کہ مارے حسد کے نہ حق بات سن سکتے تھے اور نہ سیدھا رستہ ان کو سوجھتا تھا۔ ⑳ (تذ۔۲:۲۱۹) یہی وہ لوگ ہیں جنھوں نے آپ اپنا نقصان کر لیا اور جو افترا پردازیاں وہ دنیا میں کرتے تھے وہ سب بے کار ہو گئیں۔ ㉑ (تذ۔۲:۲۱۹) تو ضرور یہی لوگ آخرت میں سب سے زیادہ نقصان اٹھائیں گے۔ ㉒ (تذ۔۲:۲۱۹) جو لوگ ایمان لائے اور عمل نیک کیے اور اپنے پروردگار کے آگے عاجزی کی یہی صاحب جنت ہیں ہمیشہ اس میں رہیں گے۔ ㉓ (ف) دونوں فرقوں (یعنی کافر و مومن) کی مثال ایسی ہے جیسے ایک اندھا بہرہ ہو۔ اور ایک دیکھتا سنتا۔ بھلا دونوں کا حال یکساں ہو سکتا ہے؟ پھر تم سوچتے کیوں نہیں؟ ㉔ (ف)

Marfat.com

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖٓ ۡ اِنِّيْ لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۲۵﴾ اَنْ لَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا
اللّٰهَ ؕ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ اَلِيْمٍ ﴿۲۶﴾ فَقَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
مِنْ قَوْمِهٖ مَا نَرٰىكَ اِلَّا بَشَرًا مِّثْلَنَا وَمَا نَرٰىكَ اتَّبَعَكَ اِلَّا الَّذِيْنَ
هُمْ اَرَاذِلُنَا بَادِيَ الرَّاْيِ ۚ وَمَا نَرٰى لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍۭ بَلْ نَظُنُّكُمْ
كٰذِبِيْنَ ﴿۲۷﴾ قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَاٰتٰىنِيْ
رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِهٖ فَعُمِّيَتْ عَلَيْكُمْ ؕ اَنُلْزِمُكُمُوْهَا وَاَنْتُمْ لَهَا كٰرِهُوْنَ ﴿۲۸﴾
وَيٰقَوْمِ لَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مَالًا ؕ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ وَمَآ اَنَا بِطَارِدِ
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ اِنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَلٰكِنِّيْٓ اَرٰىكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ ﴿۲۹﴾
وَيٰقَوْمِ مَنْ يَّنْصُرُنِيْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ طَرَدْتُّهُمْ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۳۰﴾

اور ہم نے نوحؑ کو ان کو قوم کی طرف بھیجا (تو انہوں نے ان سے کہا) کہ میں تم کو کھول کھول کر ڈر سنانے (اور پیغام پہنچانے) آیا ہوں۔ ﴿۲۵﴾ (ف) کہ خدا کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو' مجھے تمہاری نسبت عذاب الیم کا خوف ہے۔ ﴿۲۶﴾ (ف) تو ان کی قوم کے سردار جو کافر تھے کہنے لگے کہ ہم تم کو اپنے ہی جیسا ایک آدمی دیکھتے ہیں اور یہ بھی دیکھتے ہیں کہ تمہارے پیرو وہی لوگ ہوئے ہیں جو ہم میں ادنیٰ درجے کے ہیں اور وہ بھی رائے ظاہر سے (نہ غور تعمق سے) اور ہم تم میں اپنے اوپر کسی طرح کی فضیلت نہیں دیکھتے بلکہ تمہیں جھوٹا خیال کرتے ہیں۔ ﴿۲۷﴾ (ف) انہوں نے کہا کہ اے قوم! دیکھو تو اگر میں پروردگار کی طرف سے دلیل (روشن) رکھتا ہوں اور اس نے مجھے اپنے ہاں سے رحمت بخشی ہو جس کی حقیقت تم سے پوشیدہ رکھی گئی تو کیا ہم اس کے لیے تمہیں مجبور کر سکتے ہیں اور تم ہو کہ اس سے ناخوش ہو رہے ہو۔ ﴿۲۸﴾ (ف) اور اے قوم! میں اس (نصیحت) کے بدلے تم سے مال و زر کا خواہاں نہیں ہوں' میرا صلہ تو خدا کے ذمے ہے اور جو لوگ ایمان لائے میں ان کو نکالنے والا بھی نہیں ہوں۔ وہ تو اپنے پروردگار سے ملنے والے ہیں لیکن میں دیکھتا ہوں کہ تم لوگ نادانی کر رہے ہو۔ ﴿۲۹﴾ (ف) اور برادرانِ ملت! اگر میں ان کو نکال دوں تو (عذاب) خدا سے (بچانے کے لیے) کون میری مدد کر سکتا ہے' بھلا تم غور کیوں نہیں کرتے؟ ﴿۳۰﴾ (ف)

Marfat.com

وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَآ اَقُوْلُ اِنِّيْ
مَلَكٌ وَّلَآ اَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ تَزْدَرِيْٓ اَعْيُنُكُمْ لَنْ يُّؤْتِيَهُمُ اللّٰهُ خَيْرًا ؕ اَللّٰهُ
اَعْلَمُ بِمَا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ ۚۖ اِنِّيْٓ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۳۱﴾ قَالُوْا يٰنُوْحُ قَدْ جٰدَلْتَنَا
فَاَكْثَرْتَ جِدَالَنَا فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۳۲﴾ قَالَ
اِنَّمَا يَاْتِيْكُمْ بِهِ اللّٰهُ اِنْ شَآءَ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿۳۳﴾ وَلَا يَنْفَعُكُمْ نُصْحِيْٓ
اِنْ اَرَدْتُّ اَنْ اَنْصَحَ لَكُمْ اِنْ كَانَ اللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ يُّغْوِيَكُمْ ؕ هُوَ رَبُّكُمْ ۫
وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۳۴﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ اِنِ افْتَرَيْتُهٗ فَعَلَيَّ اِجْرَامِيْ
وَاَنَا بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُجْرِمُوْنَ ﴿۳۵﴾ ع وَاُوْحِيَ اِلٰى نُوْحٍ اَنَّهٗ لَنْ يُّؤْمِنَ مِنْ
قَوْمِكَ اِلَّا مَنْ قَدْ اٰمَنَ فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿۳۶﴾ ۚ

میں نہ تم سے یہ کہتا ہوں کہ میرے پاس خدا کے خزانے ہیں اور نہ یہ کہ میں غیب جانتا ہوں اور نہ یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں اور نہ ان لوگوں کی نسبت جن کو تم حقارت کی نظر سے دیکھتے ہو یہ کہتا ہوں کہ خدا ان کو بھلائی (یعنی اعمال کی جزائے نیک) نہیں دے گا۔ جو ان کے دلوں میں ہے اسے خدا خوب جانتا ہے اگر میں ایسا کہوں تو بے انصافوں میں ہوں۔ ﴿۳۱﴾ (ف) انہوں نے کہا نوحؑ تم نے ہم سے جھگڑا تو کیا اور جھگڑا بھی بہت کیا۔ لیکن اگر سچے ہو تو جس چیز سے ہمیں ڈراتے ہو وہ ہم پر نازل کرو۔ ﴿۳۲﴾ (ف) نوحؑ نے کہا کہ اس کو تو خدا ہی چاہے گا تو نازل کرے گا اور تم (اس کو کسی طرح) ہرا نہیں سکتے۔ ﴿۳۳﴾ (ف) اور اگر میں یہ چاہوں کہ تمہاری خیر خواہی کروں اور خدا یہ چاہے کہ تمہیں گمراہ کرے تو میری خیر خواہی تم کو کچھ فائدہ نہیں دے سکتی۔ وہی تمہارا پروردگار ہے اور تمہیں اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ ﴿۳۴﴾ (ف) کیا یہ کہتے ہیں کہ رسول قرآن کو اپنے پاس سے گھڑ لایا ہے تو بالآخر ان بحث اور ضد کرنے والوں کو کہدو کہ اگر میں قرآن کو گھڑ لایا ہوں تو میں اپنے جرم کا ذمہ دار ہوں (وہ خدا مجھے خود سزا دے گا) لیکن جو جرم تم کر رہے ہو میں اس کا ذمہ ہرگز نہیں لیتا۔ انتظار کر کے دیکھو کہ تمہارا کیا حشر ہوتا ہے۔ ﴿۳۵﴾ (تک۔۱:۳۱۷۔۳۱۸) اور نوحؑ کی طرف وحی کی گئی کہ تمہاری قوم میں جو لوگ ایمان لا چکے (لا چکے) ان کے سوا اور کوئی ایمان نہیں لائے گا تو جو کام یہ کر رہے ہیں ان کی وجہ سے غم نہ کھاؤ۔ ﴿۳۶﴾ (ف)

وَاصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا وَلَا تُخَاطِبْنِيْ فِي الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۚ اِنَّهُمْ
مُّغْرَقُوْنَ ﴿۳۷﴾ وَيَصْنَعُ الْفُلْكَ ۟ وَكُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ مَلَاٌ مِّنْ قَوْمِهٖ سَخِرُوْا مِنْهُ ۭ
قَالَ اِنْ تَسْخَرُوْا مِنَّا فَاِنَّا نَسْخَرُ مِنْكُمْ كَمَا تَسْخَرُوْنَ ﴿۳۸﴾ فَسَوْفَ
تَعْلَمُوْنَ ۙ مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ﴿۳۹﴾ حَتّٰٓى
اِذَا جَاۗءَ اَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّوْرُ ۙ قُلْنَا احْمِلْ فِيْهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ
وَاَهْلَكَ اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ وَمَنْ اٰمَنَ ۭ وَمَآ اٰمَنَ مَعَهٗٓ اِلَّا
قَلِيْلٌ ﴿۴۰﴾ وَقَالَ ارْكَبُوْا فِيْهَا بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا ۭ اِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ
رَّحِيْمٌ ﴿۴۱﴾ وَهِيَ تَجْرِيْ بِهِمْ فِيْ مَوْجٍ كَالْجِبَالِ ۣ وَنَادٰى نُوْحُۨ ابْنَهٗ وَكَانَ
فِيْ مَعْزِلٍ يّٰبُنَيَّ ارْكَبْ مَّعَنَا وَلَا تَكُنْ مَّعَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۴۲﴾

اور ایک کشتی ہمارے حکم سے ہمارے روبرو بناؤ۔ اور جو لوگ ظالم ہیں ان کے بارے میں ہم سے کچھ نہ کہنا کیونکہ وہ ضرور غرق کر دیے جائیں گے۔ ﴿۳۷﴾ (ف) تو نوحؑ نے کشتی بنانی شروع کر دی اور جب ان کی قوم کے سرداران کے پاس سے گزرتے تو ان سے تمسخر کرتے، وہ کہتے کہ اگر تم ہم سے تمسخر کرتے ہو تو جس طرح تم ہم سے تمسخر کرتے ہو اسی طرح (ایک وقت) ہم بھی تم سے تمسخر کریں گے۔ ﴿۳۸﴾ (ف) اور تم کو جلد معلوم ہو جائے گا کہ کس پر عذاب آتا ہے جو اسے رسوا کرے گا اور کس پر ہمیشہ کا عذاب نازل ہوتا ہے۔ ﴿۳۹﴾ (ف) یہاں تک کہ جب ہمارا حکم آ پہنچا اور تنور جوش مارنے لگا تم ہم نے (نوحؑ کو) حکم دیا کہ ہر قسم (کے جانداروں) میں سے جوڑا جوڑا (یعنی) دو (دو جانور۔ ایک ایک نر اور ایک ایک مادہ) لے لو اور جس شخص کی نسبت حکم ہو چکا ہے (کہ ہلاک ہو جائے گا) اس کو چھوڑ کر اپنے گھر والوں کو اور جو ایمان لایا ہو اس کو کشتی میں سوار کر لو اور ان کے ساتھ ایمان بہت ہی کم لوگ لائے تھے۔ ﴿۴۰﴾ (ف) (نوحؑ نے) کہا کہ خدا کا نام لے کر (کہ اسی کے ہاتھ میں) اس کا چلنا اور ٹھہرنا (ہے) اس میں سوار ہو جاؤ۔ بے شک میرا پروردگار بخشنے والا مہربان ہے۔ ﴿۴۱﴾ (ف) اور وہ ان کو لے کر (طوفان کی) لہروں میں چلنے لگی (لہریں کیا تھیں) گویا پہاڑ (تھے) اس وقت نوحؑ نے اپنے بیٹے کو کہ (کشتی سے) الگ تھا پکارا کہ بیٹا ہمارے ساتھ سوار ہو جا اور کافروں میں شامل نہ ہو۔ ﴿۴۲﴾ (ف)

Marfat.com

قَالَ سَاٰوِیْٓ اِلٰی جَبَلٍ یَّعْصِمُنِیْ مِنَ الْمَآءِ ؕ قَالَ لَا عَاصِمَ الْیَوْمَ مِنْ اَمْرِ
اللّٰهِ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ ۚ وَحَالَ بَیْنَهُمَا الْمَوْجُ فَكَانَ مِنَ الْمُغْرَقِیْنَ ﴿۴۳﴾ وَقِیْلَ
یٰٓاَرْضُ ابْلَعِیْ مَآءَكِ وَیٰسَمَآءُ اَقْلِعِیْ وَغِیْضَ الْمَآءُ وَقُضِیَ الْاَمْرُ وَاسْتَوَتْ
عَلَی الْجُوْدِیِّ وَقِیْلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۴۴﴾ وَنَادٰی نُوْحٌ رَّبَّهٗ فَقَالَ رَبِّ
اِنَّ ابْنِیْ مِنْ اَهْلِیْ وَاِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ وَاَنْتَ اَحْكَمُ الْحٰكِمِیْنَ ﴿۴۵﴾ قَالَ
یٰنُوْحُ اِنَّهٗ لَیْسَ مِنْ اَهْلِكَ ۚ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَیْرُ صَالِحٍ ۖ فَلَا تَسْـَٔلْنِ مَا لَیْسَ لَكَ
بِهٖ عِلْمٌ ؕ اِنِّیْٓ اَعِظُكَ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِیْنَ ﴿۴۶﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِكَ
اَنْ اَسْـَٔلَكَ مَا لَیْسَ لِیْ بِهٖ عِلْمٌ ؕ وَاِلَّا تَغْفِرْ لِیْ وَتَرْحَمْنِیْٓ اَكُنْ مِّنَ
الْخٰسِرِیْنَ ﴿۴۷﴾

اس نے کہا کہ میں (ابھی) پہاڑ سے جا لگوں گا وہ مجھے پانی سے بچا لے گا۔ انہوں نے کہا کہ آج خدا کے عذاب سے کوئی بچانے والا نہیں (اور نہ کوئی بچ سکتا ہے) مگر جس پر خدا رحم کرے۔ اتنے میں دونوں کے درمیان لہر حائل ہوئی اور وہ ڈوب کر رہ گیا۔ ﴿۴۳﴾ (ف) اور حکم دیا گیا کہ اے زمین پانی نگل جا اور اے آسمان تھم جا تو پانی خشک ہو گیا اور کام تمام کر دیا گیا اور کشتی کوہ جودی پر جا ٹھہری اور کہہ دیا گیا کہ بے انصاف لوگوں پر لعنت۔ ﴿۴۴﴾ (ف) اور نوحؑ نے اپنے پروردگار کو پکارا اور کہا کہ پروردگار میرا بیٹا بھی میرے گھر والوں میں ہے (تو اس کو بھی نجات دے) تیرا وعدہ سچا ہے اور تو سب سے بہتر حاکم ہے۔ ﴿۴۵﴾ (ف) خدا نے فرمایا کہ نوحؑ وہ تیرے گھر والوں میں نہیں ہے وہ تو ناشائستہ افعال ہے۔ تو جس چیز کی تم کو حقیقت معلوم نہیں اس کے بارے میں مجھ سے سوال ہی نہ کرو اور میں تم کو نصیحت کرتا ہوں کہ نادان نہ بنو۔ ﴿۴۶﴾ (ف) نوحؑ نے کہا پروردگار میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں کہ ایسی چیز کا تجھ سے سوال کروں جس کی مجھے حقیقت معلوم نہیں۔ اور اگر تو مجھے نہیں بخشے گا اور مجھ پر رحم نہیں کرے گا تو میں تباہ ہو جاؤں گا۔ ﴿۴۷﴾ (ف)

Marfat.com

قِيلَ يٰنُوحُ اهْبِطْ بِسَلٰمٍ مِّنَّا وَبَرَكٰتٍ عَلَيْكَ وَعَلٰٓى اُمَمٍ مِّمَّنْ مَّعَكَ ؕ
وَاُمَمٌ سَنُمَتِّعُهُمْ ثُمَّ يَمَسُّهُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۴۸﴾ تِلْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ
الْغَيْبِ نُوْحِيْهَآ اِلَيْكَ ۚ مَا كُنْتَ تَعْلَمُهَآ اَنْتَ وَلَا قَوْمُكَ مِنْ قَبْلِ
هٰذَا ۛؕ فَاصْبِرْ ۛؕ اِنَّ الْعَاقِبَةَ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۴۹﴾ ع وَاِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا ؕ قَالَ
يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا مُفْتَرُوْنَ ﴿۵۰﴾ يٰقَوْمِ
لَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا ؕ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى الَّذِيْ فَطَرَنِيْ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۵۱﴾
وَيٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا
وَّيَزِدْكُمْ قُوَّةً اِلٰى قُوَّتِكُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِيْنَ ﴿۵۲﴾

ع ۴ معانقہ ۹

حکم ہوا کہ نوحؑ ہماری طرف سے سلامتی اور برکتوں کے ساتھ (جو) تم پر اور تمہارے ساتھ کی جماعتوں پر (نازل کی گئی ہیں) اتر آؤ۔ اور کچھ اور جماعتیں ہوں گی جن کو ہم (دنیا کے فوائد سے) محظوظ کریں گے پھر ان کو ہماری طرف سے عذاب الیم پہنچے گا۔ ﴿۴۸﴾ (ف) یہ (حالات) منجملہ غیب کی خبروں کے ہیں جو ہم تمہاری طرف بھیجتے ہیں۔ اور اس سے پہلے نہ تم ہی ان کو جانتے تھے اور نہ تمہاری قوم (ہی ان سے واقف تھی) تو صبر کرو کہ انجام پرہیزگاروں ہی کا (بھلا) ہے۔ ﴿۴۹﴾ (ف) اور قوم عاد کی طرف ہم نے ان ہی کے ہم قوم بھائی ہودؑ کو اپنا قاصد بنا کر بھیجا۔ انہوں نے اپنی قوم کے لوگوں کو سمجھایا کہ اے بھائیو! اس خدائے زمین و آسمان ہی کے ملازم بن جاؤ (اسی کے احکام کی اطاعت کرو) خدا کے سوا اور کوئی تمہارا مطاع نہیں۔ تم تو نری بہتان طرازیاں کرتے ہو (جو غیروں کے حکموں پر چل رہے ہو' جو مال و اولاد کے محکوم بنے ہو' جو نفس کے بندے بنے ہو۔) ﴿۵۰﴾ (تذ۔۲:۸۶) اے بھائیو! میں تم سے اس نصیحت کے عوض میں اجرت تو نہیں مانگتا (اس میں میرا ذاتی فائدہ تو کچھ ہے نہیں) میری مزدوری تو اسی ذات پاک کے ذمے ہے جس نے مجھے پیدا کیا۔ تو کیا تم یہ بات خیال میں نہیں لاتے۔ ﴿۵۱﴾ (تذ۔۲:۸۶) اور (مکرر) اے بھائیو! اپنے پروردگار سے پچھلے قصوروں اور واماندگیوں کے برے نتائج پر پردہ پوشی کی درخواست کرو اور آگے کو اسی کے قانون کی طرف ہمہ تن لوٹ آؤ اور اسی کے حکموں کی تکمیل کرو۔ ایسا کرو گے تو وہ اپنی جناب سے تم پر لطف و رحمت کا موسلا دھار مینہ برسائے گا اور تمہاری اجتماعی قوت کو اور بھی زیادہ کر دے گا اور میں پھر کہے دیتا ہوں کہ اس کے عالم آرا قانون سے روگردانی کرنے کے مجرم نہ بنو۔ (ورنہ دکھ پاؤ گے)۔ ﴿۵۲﴾ (تذ۔۲:۸۶۔۸۷)

Marfat.com

قَالُوْا يٰهُوْدُ مَا جِئْتَنَا بِبَيِّنَةٍ وَّمَا نَحْنُ بِتَارِكِيْۤ اٰلِهَتِنَا عَنْ قَوْلِكَ وَمَا نَحْنُ لَكَ
بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿۵۳﴾ اِنْ نَّقُوْلُ اِلَّا اعْتَرٰىكَ بَعْضُ اٰلِهَتِنَا بِسُوْٓءٍ ؕ قَالَ اِنِّيْۤ
اُشْهِدُ اللّٰهَ وَ اشْهَدُوْۤا اَنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ﴿۵۴﴾ مِنْ دُوْنِهٖ فَكِيْدُوْنِيْ
جَمِيْعًا ثُمَّ لَا تُنْظِرُوْنِ ﴿۵۵﴾ اِنِّيْ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ رَبِّيْ وَرَبِّكُمْ ؕ مَا مِنْ
دَآبَّةٍ اِلَّا هُوَ اٰخِذٌۢ بِنَاصِيَتِهَا ؕ اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۵۶﴾ فَاِنْ تَوَلَّوْا
فَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ مَّاۤ اُرْسِلْتُ بِهٖۤ اِلَيْكُمْ ؕ وَيَسْتَخْلِفُ رَبِّيْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ۚ وَلَا
تَضُرُّوْنَهٗ شَيْـًٔا ؕ اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَفِيْظٌ ﴿۵۷﴾ وَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا هُوْدًا
وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا ۚ وَنَجَّيْنٰهُمْ مِّنْ عَذَابٍ غَلِيْظٍ ﴿۵۸﴾ وَتِلْكَ
عَادٌ ۟ۙ جَحَدُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَعَصَوْا رُسُلَهٗ وَاتَّبَعُوْۤا اَمْرَ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ ﴿۵۹﴾

وہ بولے ہوڈ تم ہمارے پاس کوئی دلیل ظاہر نہیں لائے اور ہم (صرف) تمہارے کہنے سے نہ اپنے معبودوں کو چھوڑنے والے ہیں اور نہ تم پر ایمان لانے والے ہیں۔ ﴿۵۳﴾ (ف) ہم تو یہ سمجھتے ہیں کہ ہمارے کسی معبود نے تمہیں آسیب پہنچا (کر دیوانہ کر) دیا ہے انہوں نے کہا کہ میں خدا کو گواہ کرتا ہوں اور تم بھی گواہ رہو کہ جن کو تم (خدا کا) شریک بناتے ہو میں ان سے بیزار ہوں۔ ﴿۵۴﴾ (ف) (یعنی جن کی) خدا کے سوا (عبادت کرتے ہوتو) تم سب مل کر میرے بارے میں (جو) تدبیر (کرنی چاہو) کرلو اور مجھے مہلت نہ دو۔ ﴿۵۵﴾ (ف) میں خدا پر جو میرا اور تمہارا (سب کا) پروردگار ہے بھروسا رکھتا ہوں (زمین پر) جو چلنے پھرنے والا ہے وہ اس کو چوٹی سے پکڑے ہوئے ہے۔ بے شک میرا پروردگار سیدھے رستے پر ہے۔ ﴿۵۶﴾ (ف) اس پر ہوڈ نے ان سے کہا کہ اگر تم نے ان احکام سے گریز کیا تو کم از کم میں نے اپنا پیغام تم تک پہنچا دیا۔ اور اس نافرمانی کا نتیجہ لامحالہ یہ ہوگا کہ خدائے عظیم تم کو ہلاک کر کے کسی دوسری قوم کو تمہارا جانشین کردے گا۔ اور وہ اس قدر صاحب قوت ہوں گے کہ تم ان کا کچھ بگاڑ بھی نہ سکو گے۔ اور یاد رکھو کہ میرا پروردگار ہر قوم کے اعمال کو بغور دیکھ رہا ہے۔ ﴿۵۷﴾ (تد ۱: ۹) اور جب ہمارا حکم (عذاب) آ پہنچا تو ہم نے ہوڈ اور جو لوگ ان کے ساتھ ایمان لائے تھے ان کو اپنی مہربانی سے بچا لیا' اور انہیں عذاب شدید سے نجات دی۔ ﴿۵۸﴾ (ف) یہ (وہی) عاد ہیں جنہوں نے خدا کی نشانیوں سے انکار کیا اور اس کے پیغمبروں کی نافرمانی کی' اور ہر متکبر و سرکش کا کہا مانا۔ ﴿۵۹﴾ (ف)

Marfat.com

وَاُتْبِعُوْا فِیْ هٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً وَّيَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ عَادًا كَفَرُوْا رَبَّهُمْ ؕ

اَلَا بُعْدًا لِّعَادٍ قَوْمِ هُوْدٍ ۝۶۰ وَاِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا ۘ قَالَ يٰقَوْمِ (وقف لازم)

اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ هُوَ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ

وَاسْتَعْمَرَكُمْ فِيْهَا فَاسْتَغْفِرُوْهُ ثُمَّ تُوْبُوْۤا اِلَيْهِ ؕ اِنَّ رَبِّيْ قَرِيْبٌ مُّجِيْبٌ ۝۶۱

قَالُوْا يٰصٰلِحُ قَدْ كُنْتَ فِيْنَا مَرْجُوًّا قَبْلَ هٰذَاۤ اَتَنْهٰىنَاۤ اَنْ نَّعْبُدَ

مَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا وَاِنَّنَا لَفِيْ شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَاۤ اِلَيْهِ مُرِيْبٍ ۝۶۲ قَالَ يٰقَوْمِ

اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَاٰتٰىنِيْ مِنْهُ رَحْمَةً فَمَنْ

يَّنْصُرُنِيْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ عَصَيْتُهٗ ۫ فَمَا تَزِيْدُوْنَنِيْ غَيْرَ تَخْسِيْرٍ ۝۶۳ وَيٰقَوْمِ

هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِيْۤ اَرْضِ اللّٰهِ وَلَا

تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ قَرِيْبٌ ۝۶۴

تو اس دنیا میں بھی لعنت ان کے پیچھے لگی رہی اور قیامت کے دن بھی (لگی رہے گی)' دیکھو عاد نے اپنے پروردگار سے کفر کیا' (اور) سن رکھو ہودؑ کی قوم پر پھٹکار ہے۔ ۝۶۰ (ف) اور ثمود کی طرف ان کے بھائی صالحؑ کو (بھیجا) تو انہوں نے کہا کہ اے قوم! خدا ہی کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔ اسی نے تم کو زمین سے پیدا کیا اور اس میں آباد کیا تو اس سے مغفرت مانگو اور اس کے آگے توبہ کرو' بیشک میرا پروردگار نزدیک (بھی ہے اور دعا کا) قبول کرنے والا بھی ہے۔ ۝۶۱ (ف) انہوں نے کہا کہ صالحؑ اس سے پہلے ہم تم سے (کئی طرح کی) امیدیں رکھتے تھے' (اب وہ منقطع ہو گئیں) کیا تم ہم کو ان چیزوں کے پوجنے سے منع کرتے ہو جن کو ہمارے بزرگ پوجتے آئے ہیں؟ اور جس بات کی طرف تم ہمیں بلاتے ہو اس میں ہمیں قوی شبہ ہے۔ ۝۶۲ (ف) صالحؑ نے کہا اے قوم! بھلا دیکھو تو اگر میں اپنے پروردگار کی طرف سے کھلی دلیل پر ہوں اور اس نے مجھے اپنے ہاں سے (نبوت کی) نعمت بخشی ہو تو اگر میں خدا کی نافرمانی کروں تو اس کے سامنے میری کون مدد کرے گا۔ تو تم (کفر کی باتوں سے) میرا نقصان کرتے ہو۔ ۝۶۳ (ف) اور (یہ بھی کہا کہ) اے قوم! یہ خدا کی اونٹنی تمہارے لیے ایک نشانی (یعنی معجزہ) ہے تو اس کو چھوڑ دو کہ خدا کی زمین میں (جہاں چاہے) چرے اور اس کو کسی طرح کی تکلیف نہ دینا ورنہ تمہیں جلد عذاب آ پکڑے گا۔ ۝۶۴ (ف)

Marfat.com

فَعَقَرُوۡهَا فَقَالَ تَمَتَّعُوۡا فِىۡ دَارِكُمۡ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ‌ ؕ ذٰ لِكَ وَعۡدٌ غَيۡرُ مَكۡذُوۡبٍ ﴿۶۵﴾ فَلَمَّا جَآءَ اَمۡرُنَا نَجَّيۡنَا صٰلِحًا وَّالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا مَعَهٗ بِرَحۡمَةٍ مِّنَّا وَمِنۡ خِزۡىِ يَوۡمِئِذٍ‌ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ الۡقَوِىُّ الۡعَزِيۡزُ ﴿۶۶﴾ وَاَخَذَ الَّذِيۡنَ ظَلَمُوا الصَّيۡحَةُ فَاَصۡبَحُوۡا فِىۡ دِيَارِهِمۡ جٰثِمِيۡنَۙ ﴿۶۷﴾ كَاَنۡ لَّمۡ يَغۡنَوۡا فِيۡهَا‌ ؕ اَلَاۤ اِنَّ ثَمُوۡدَا۟ كَفَرُوۡا رَبَّهُمۡ‌ ؕ اَلَا بُعۡدًا لِّـثَمُوۡدَ ﴿۶۸﴾ ع

وَلَقَدۡ جَآءَتۡ رُسُلُنَاۤ اِبۡرٰهِيۡمَ بِالۡبُشۡرٰى قَالُوۡا سَلٰمًا‌ ؕ قَالَ سَلٰمٌ‌ فَمَا لَبِثَ اَنۡ جَآءَ بِعِجۡلٍ حَنِيۡذٍ ﴿۶۹﴾ فَلَمَّا رَاٰۤ اَيۡدِيَهُمۡ لَا تَصِلُ اِلَيۡهِ نَكِرَهُمۡ وَاَوۡجَسَ مِنۡهُمۡ خِيۡفَةً‌ ؕ قَالُوۡا لَا تَخَفۡ اِنَّاۤ اُرۡسِلۡنَاۤ اِلٰى قَوۡمِ لُوۡطٍؕ ﴿۷۰﴾ وَامۡرَاَ تُهٗ قَآئِمَةٌ فَضَحِكَتۡ فَبَشَّرۡنٰهَا بِاِسۡحٰقَ ۙ وَمِنۡ وَّرَآءِ اِسۡحٰقَ يَعۡقُوۡبَ ﴿۷۱﴾

مگر انہوں نے اس کی کونچیں کاٹ ڈالیں۔ تو (صالحؑ نے) کہا اپنے گھروں میں تین دن (اور) فائدے اٹھا لو۔ یہ وعدہ ہے کہ جھوٹا نہ ہوگا۔ ﴿۶۵﴾ (ف) جب ہمارا حکم آ گیا تو ہم نے صالحؑ کو اور جو لوگ ان کے ساتھ ایمان لائے تھے ان کو اپنی مہربانی سے بچا لیا اور اس دن کی رسوائی سے (محفوظ رکھا) بے شک تمہارا پروردگار طاقتور اور زبردست ہے۔ ﴿۶۶﴾ (ف) اور جن لوگوں نے ظلم کیا تھا ان کو چنگھاڑ (کی صورت میں عذاب) نے آ پکڑا تو وہ اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے۔ ﴿۶۷﴾ (ف) گویا کبھی ان میں بسے ہی نہ تھے۔ سن رکھو ثمود نے اپنے پروردگار سے کفر کیا، اور سن رکھو ثمود پر پھٹکار ہے۔ ﴿۶۸﴾ (ف) اور ہمارے فرشتے ابراہیمؑ کے پاس بشارت لے کر آئے تو سلام کہا انہوں نے بھی (جواب میں) سلام کہا ابھی کچھ وقفہ نہیں ہوا تھا کہ ابراہیمؑ ایک بھنا ہوا بچھڑا لے آئے۔ ﴿۶۹﴾ (ف) جب دیکھا کہ ان کے ہاتھ کھانے کی طرف نہیں جاتے (یعنی وہ کھانا نہیں کھاتے) تو ان کو اجنبی سمجھ کر دل میں خوف کیا۔ (فرشتوں نے) کہا کہ خوف نہ کیجئے ہم قوم لوطؑ کی طرف (ان کے ہلاک کرنے کو) بھیجے گئے ہیں۔ ﴿۷۰﴾ (ف) اور ابراہیمؑ کی بیوی (جو پاس) کھڑی تھی ہنس پڑی تو ہم نے اس کو اسحاقؑ کی اور اسحاقؑ کے بعد یعقوبؑ کی خوشخبری دی۔ ﴿۷۱﴾ (ف)

Marfat.com

قَالَتْ يٰوَيْلَتٰٓى ءَاَلِدُ وَاَنَا عَجُوْزٌ وَّهٰذَا بَعْلِىْ شَيْخًا ؕ اِنَّ هٰذَا لَشَىْءٌ
عَجِيْبٌ ﴿۷۲﴾ قَالُوْٓا اَتَعْجَبِيْنَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ رَحْمَتُ اللّٰهِ وَبَرَكٰتُهٗ عَلَيْكُمْ اَهْلَ
الْبَيْتِ ؕ اِنَّهٗ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ﴿۷۳﴾ فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْ اِبْرٰهِيْمَ الرَّوْعُ وَجَآءَتْهُ
الْبُشْرٰى يُجَادِلُنَا فِىْ قَوْمِ لُوْطٍ ؕ﴿۷۴﴾ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ لَحَلِيْمٌ اَوَّاهٌ مُّنِيْبٌ ﴿۷۵﴾
يٰٓاِبْرٰهِيْمُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا ۚ اِنَّهٗ قَدْ جَآءَ اَمْرُ رَبِّكَ ۚ وَاِنَّهُمْ اٰتِيْهِمْ
عَذَابٌ غَيْرُ مَرْدُوْدٍ ﴿۷۶﴾ وَلَمَّا جَآءَتْ رُسُلُنَا لُوْطًا سِىْٓءَ بِهِمْ وَضَاقَ
بِهِمْ ذَرْعًا وَّقَالَ هٰذَا يَوْمٌ عَصِيْبٌ ﴿۷۷﴾ وَجَآءَهٗ قَوْمُهٗ يُهْرَعُوْنَ اِلَيْهِ ؕ
وَمِنْ قَبْلُ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ ؕ قَالَ يٰقَوْمِ هٰٓؤُلَآءِ بَنَاتِىْ هُنَّ اَطْهَرُ
لَكُمْ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا تُخْزُوْنِ فِىْ ضَيْفِىْ ؕ اَلَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَّشِيْدٌ ﴿۷۸﴾
قَالُوْا لَقَدْ عَلِمْتَ مَا لَنَا فِىْ بَنٰتِكَ مِنْ حَقٍّ ۚ وَاِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا نُرِيْدُ ﴿۷۹﴾

اس نے کہا اے ہے میرے بچہ ہوگا؟ میں تو بڑھیا ہوں اور یہ میرے میاں بھی بوڑھے ہیں۔ یہ تو بڑی عجیب بات ہے۔ ﴿۷۲﴾ (ف) انہوں نے کہا کیا تم خدا کی قدرت سے تعجب کرتی ہو؟ اے اہل بیت تم پر خدا کی رحمت اور اس کی برکتیں ہیں۔ وہ سزاوار تعریف اور بزرگوار ہے۔ ﴿۷۳﴾ (ف) جب ابراہیمؑ سے خوف جاتا رہا اور اس کو خوشخبری بھی مل گئی تو قوم لوطؑ کے بارے میں لگے ہم سے بحث کرنے۔ ﴿۷۴﴾ (ف) بیشک ابراہیمؑ بڑے تحمل والے، نرم دل اور رجوع کرنے والے تھے۔ ﴿۷۵﴾ (ف) اے ابراہیمؑ اس کی بات کو جانے دو، تمہارے پروردگار کا حکم آ پہنچا ہے اور ان لوگوں پر عذاب آنے والا ہے جو کبھی نہیں ٹلے گا۔ ﴿۷۶﴾ (ف) اور جب ہمارے فرشتے لوطؑ کے پاس آئے تو ان (کے آنے) سے غمناک اور تنگ دل ہوئے اور کہنے لگے کہ آج کا دن بڑی مشکل کا دن ہے۔ ﴿۷۷﴾ (ف) اور لوطؑ کی قوم کے لوگ ان کے پاس بے تحاشا دوڑتے ہوئے آئے اور یہ لوگ پہلے ہی سے فعل شنیع کیا کرتے تھے۔ لوطؑ نے کہا کہ اے قوم! یہ (جو) میری (قوم کی) لڑکیاں ہیں یہ تمہارے لیے (جائز اور) پاک ہیں تو خدا سے ڈرو اور میرے مہمانوں (کے بارے) میں میری آبرو نہ کھوؤ۔ کیا تم میں کوئی بھی شائستہ آدمی نہیں۔ ﴿۷۸﴾ (ف) وہ بولے تم کو معلوم ہے کہ تمہاری (قوم کی) بیٹیوں کی ہمیں کچھ حاجت نہیں اور جو ہماری غرض ہے اسے تم (خوب) جانتے ہو۔ ﴿۷۹﴾ (ف)

Marfat.com

قَالَ لَوْ اَنَّ لِيْ بِكُمْ قُوَّةً اَوْ اٰوِيْۤ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ ﴿۸۰﴾ قَالُوْا يٰلُوْطُ
اِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ لَنْ يَّصِلُوْۤا اِلَيْكَ فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّيْلِ
وَلَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ اَحَدٌ اِلَّا امْرَاَتَكَ ؕ اِنَّهٗ مُصِيْبُهَا مَاۤ اَصَابَهُمْ ؕ اِنَّ
مَوْعِدَهُمُ الصُّبْحُ ؕ اَلَيْسَ الصُّبْحُ بِقَرِيْبٍ ﴿۸۱﴾ فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِيَهَا
سَافِلَهَا وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهَا حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ ۙ مَّنْضُوْدٍ ﴿۸۲﴾ مُّسَوَّمَةً
عِنْدَ رَبِّكَ ؕ وَمَا هِيَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ بِبَعِيْدٍ ﴿۸۳﴾ وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ؕ النصف ع ۱۵
قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ وَلَا تَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ
وَالْمِيْزَانَ اِنِّيْۤ اَرٰىكُمْ بِخَيْرٍ وَّاِنِّيْۤ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ مُّحِيْطٍ ﴿۸۴﴾
وَيٰقَوْمِ اَوْفُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ
وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿۸۵﴾

لوطؑ نے کہا اے کاش مجھ میں تمہارے مقابلے کی طاقت ہوتی یا میں کسی مضبوط قلعے میں پناہ پکڑ سکتا۔ ﴿۸۰﴾ (ف) فرشتوں نے کہا کہ
لوطؑ ہم تمہارے پروردگار کے فرشتے ہیں۔ یہ لوگ ہرگز تم تک نہیں پہنچ سکیں گے تو کچھ رات رہے سے اپنے گھر والوں کو لے کر چل
دو اور تم میں سے کوئی شخص پیچھے پھر کر نہ دیکھے مگر تمہاری بیوی کہ جو آفت ان پر پڑنے والی ہے وہی اس پر پڑے گی۔ ان کے
(عذاب کے) وعدے کا وقت صبح ہے۔ اور کیا صبح کچھ دور ہے۔ ﴿۸۱﴾ (ف) تو جب ہمارا حکم آیا ہم نے اس (بستی) کو (الٹ کر)
نیچے اوپر کر دیا۔ اور ان پر پتھر کی تہ بتہ (یعنی پے در پے) کنکریاں برسائیں۔ ﴿۸۲﴾ (ف) جن پر تمہارے پروردگار کے ہاں سے
نشان کئے ہوئے تھے اور وہ (بستی ان) ظالموں سے کچھ دور نہیں۔ ﴿۸۳﴾ (ف) اور مدین کی طرف ان کے بھائی شعیبؑ کو (بھیجا) تو
انہوں نے کہا کہ اے قوم! خدا ہی کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں' اور ماپ اور تول میں کمی نہ کیا کرو میں تو تم کو
آسودہ حال دیکھتا ہوں اور (اگر تم ایمان نہ لاؤ گے تو) مجھے تمہارے بارے میں ایک ایسے دن کے عذاب کا خوف ہے جو تم کو گھیر کر
رہے گا۔ ﴿۸۴﴾ (ف) اور اے قوم! ماپ اور تول انصاف کے ساتھ پوری پوری کیا کرو اور لوگوں کو ان کی چیزیں کم نہ دیا کرو اور زمین
میں خرابی کرتے نہ پھرو۔ ﴿۸۵﴾ (ف)

بَقِيَّتُ اللّٰهِ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۚ وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيْظٍ ﴿۸۶﴾
قَالُوْا يٰشُعَيْبُ اَصَلٰوتُكَ تَاْمُرُكَ اَنْ نَّتْرُكَ مَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَآ اَوْ اَنْ نَّفْعَلَ
فِيْٓ اَمْوَالِنَا مَا نَشٰٓؤُا ۭ اِنَّكَ لَاَنْتَ الْحَلِيْمُ الرَّشِيْدُ ﴿۸۷﴾ قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ
كُنْتُ عَلٰي بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَرَزَقَنِيْ مِنْهُ رِزْقًا حَسَنًا ۭ وَمَآ اُرِيْدُ اَنْ اُخَالِفَكُمْ
اِلٰي مَآ اَنْهٰىكُمْ عَنْهُ ۭ اِنْ اُرِيْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ ۭ وَمَا تَوْفِيْقِيْٓ
اِلَّا بِاللّٰهِ ۭ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ ﴿۸۸﴾ وَيٰقَوْمِ لَا يَجْرِمَنَّكُمْ شِقَاقِيْٓ اَنْ
يُّصِيْبَكُمْ مِّثْلُ مَآ اَصَابَ قَوْمَ نُوْحٍ اَوْ قَوْمَ هُوْدٍ اَوْ قَوْمَ صٰلِحٍ ۭ وَمَا قَوْمُ
لُوْطٍ مِّنْكُمْ بِبَعِيْدٍ ﴿۸۹﴾ وَاسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ ۭ اِنَّ رَبِّيْ رَحِيْمٌ وَّدُوْدٌ ﴿۹۰﴾

اے لوگو! وہی اعمال آخرت جن کی اجرت خدا کے پاس جمع ہوتی رہتی ہے تمہارے لیے اچھے ہیں بشرطیکہ تم صاحب ایمان بن جاؤ۔ خدا کے صاحب عدل و انصاف ہونے پر ایمان رکھو' اس کے احکام پر کامل اعتماد رکھ کر ایمان کار بن جاؤ۔ (تد۔۲:۲۴۹) اور میں تمہارا نگہبان نہیں ہوں۔ ﴿۸۶﴾ (ف) انہوں نے کہا شعیبؑ کیا تمہاری نماز تمہیں یہ سکھاتی ہے کہ جن کو ہمارے باپ دادا پوجتے آئے ہیں ہم ان کو ترک کر دیں یا اپنے مال میں جو تصرف کرنا چاہیں تو نہ کریں' تم تو بڑے نرم دل اور راست باز ہو۔ ﴿۸۷﴾ (ف) انہوں نے کہا کہ اے قوم! دیکھو تو اگر میں اپنے پروردگار کی طرف سے دلیل روشن پر ہوں اور اس نے اپنے ہاں سے مجھے نیک روزی دی (تو کیا میں ان کے خلاف کروں گا؟) اور میں نہیں چاہتا کہ جس امر سے میں تمہیں منع کروں' خود اس کو کرنے لگوں۔ (ف) اس پر شعیب علیہ السلام نے اہل مدین سے کہا میں تو حتی الامکان تمہارے اعمال و اخلاق میں اصلاح ہی پیدا کرنا چاہتا ہوں کچھ تم سے اجرات اور رزق نہیں مانگتا۔ میرا اس ارادے میں کامیاب ہونا خدا ہی کے اختیار میں ہے۔ اسی پر توکل کر کے میں نے اپنا کام شروع کیا ہے اور نتائج کے بارے میں میرا رجوع بھی اسی کی طرف ہے۔ ﴿۸۸﴾ (تد۔۱:۳۰۲) اور اے قوم! میری مخالفت تم سے کوئی ایسا کام نہ کرا دے کہ جیسی مصیبت نوحؑ کی قوم یا ہودؑ کی قوم یا صالحؑ کی قوم پر واقع ہوئی تھی ویسی ہی مصیبت تم پر واقع ہو اور لوطؑ کی قوم کا (زمانہ تو) تم سے کچھ دور نہیں۔ ﴿۸۹﴾ (ف) اور اپنے پروردگار سے بخشش مانگو اور اس کے آگے توبہ کرو۔ بیشک میرا پروردگار رحم والا محبت والا ہے۔ ﴿۹۰﴾ (ف)

Marfat.com

قَالُوْا يٰشُعَيْبُ مَا نَفْقَهُ كَثِيْرًا مِّمَّا تَقُوْلُ وَاِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْنَا ضَعِيْفًا ۚ وَلَوْلَا
رَهْطُكَ لَرَجَمْنٰكَ ۡ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْنَا بِعَزِيْزٍ ﴿۹۱﴾ قَالَ يٰقَوْمِ اَرَهْطِيْٓ اَعَزُّ عَلَيْكُمْ
مِّنَ اللّٰهِ ۭ وَاتَّخَذْتُمُوْهُ وَرَآءَكُمْ ظِهْرِيًّا ۭ اِنَّ رَبِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ﴿۹۲﴾
وَيٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰي مَكَانَتِكُمْ اِنِّىْ عَامِلٌ ۭ سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ مَنْ يَّاْتِيْهِ
عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَمَنْ هُوَ كَاذِبٌ ۭ وَارْتَقِبُوْٓا اِنِّىْ مَعَكُمْ رَقِيْبٌ ﴿۹۳﴾ وَلَمَّا
جَاۗءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا شُعَيْبًا وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا ۚ وَاَخَذَتِ
الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دِيَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ﴿۹۴﴾ ۙ كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا
فِيْهَا ۭ اَلَا بُعْدًا لِّمَدْيَنَ كَمَا بَعِدَتْ ثَمُوْدُ ﴿۹۵﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَا ع ۸
وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۹۶﴾ ۙ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ىِٕهٖ فَاتَّبَعُوْٓا اَمْرَ فِرْعَوْنَ ۚ وَمَآ اَمْرُ
فِرْعَوْنَ بِرَشِيْدٍ ﴿۹۷﴾ يَقْدُمُ قَوْمَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَاَوْرَدَهُمُ النَّارَ ۭ وَبِئْسَ الْوِرْدُ
الْمَوْرُوْدُ ﴿۹۸﴾

انہوں نے کہا شعیبؑ تمہاری بہت سی باتیں ہماری سمجھ میں نہیں آتیں اور ہم دیکھتے ہیں کہ تم ہم میں کمزور بھی ہو اور اگر تمہارے بھائی بند نہ ہوتے تو ہم تم کو سنگسار کر دیتے اور تم ہم پر (کسی طرح بھی) غالب نہیں ہو۔ ﴿۹۱﴾ (ف) انہوں نے کہا اے قوم! کیا میرے بھائی بندوں کا دباؤ تم پر خدا سے زیادہ ہے اور اس کو تم نے پیٹھ پیچھے ڈال رکھا ہے' میرا پروردگار تو تمہارے سب اعمال پر احاطہ کئے ہوئے ہے۔ ﴿۹۲﴾ (ف) اور برادران ملت! تم اپنی جگہ کام کئے جاؤ میں (اپنی جگہ) کام کئے جاتا ہوں۔ تم کو عنقریب معلوم ہو جائے گا کہ رسوا کرنے والا عذاب کس پر آتا ہے' اور جھوٹا کون ہے۔ اور تم بھی انتظار کرو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں۔ ﴿۹۳﴾ (ف) اور جب ہمارا حکم آ پہنچا تو ہم نے شعیبؑ کو اور جو لوگ ان کیساتھ ایمان لائے تھے ان کو اپنی رحمت سے بچا لیا اور جو ظالم تھے ان کو چنگھاڑ نے آ دبوچا تو وہ اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے۔ ﴿۹۴﴾ (ف) گویا ان میں کبھی بسے ہی نہ تھے۔ سن رکھو کہ مدین پر (ویسی ہی) پھٹکار ہے۔ جیسی ثمود پر پھٹکار تھی۔ ﴿۹۵﴾ (ف) اور ہم نے موسیٰؑ کو اپنی نشانیاں اور دلیل روشن دے کر بھیجا۔ ﴿۹۶﴾ (ف) (یعنی) فرعون اور اس کے سرداروں کی طرف تو وہ فرعون ہی کے حکم پر چلے اور فرعون کا حکم درست نہیں تھا۔ ﴿۹۷﴾ (ف) وہ قیامت کے دن اپنی قوم کے آگے آگے چلے گا اور ان کو دوزخ میں جا اتارے گا اور جس مقام پر وہ اتارے جائیں گے وہ برا ہے۔ ﴿۹۸﴾ (ف)

Marfat.com

وَاُتْبِعُوْا فِیْ هٰذِهٖ لَعْنَةً وَّیَوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ بِئْسَ الرِّفْدُ الْمَرْفُوْدُ ﴿۹۹﴾ ذٰلِكَ
مِنْ اَنْۢبَآءِ الْقُرٰى نَقُصُّهٗ عَلَیْكَ مِنْهَا قَآىِٕمٌ وَّحَصِیْدٌ ﴿۱۰۰﴾ وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ
وَلٰكِنْ ظَلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ فَمَاۤ اَغْنَتْ عَنْهُمْ اٰلِهَتُهُمُ الَّتِیْ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ
اللّٰهِ مِنْ شَیْءٍ لَّمَّا جَآءَ اَمْرُ رَبِّكَ ؕ وَمَا زَادُوْهُمْ غَیْرَ تَتْبِیْبٍ ﴿۱۰۱﴾ وَكَذٰلِكَ
اَخْذُ رَبِّكَ اِذَاۤ اَخَذَ الْقُرٰى وَهِیَ ظَالِمَةٌ ؕ اِنَّ اَخْذَهٗۤ اَلِیْمٌ شَدِیْدٌ ﴿۱۰۲﴾
اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لِّمَنْ خَافَ عَذَابَ الْاٰخِرَةِ ؕ ذٰلِكَ یَوْمٌ مَّجْمُوْعٌ ۙ لَّهُ
النَّاسُ وَذٰلِكَ یَوْمٌ مَّشْهُوْدٌ ﴿۱۰۳﴾ وَمَا نُؤَخِّرُهٗۤ اِلَّا لِاَجَلٍ مَّعْدُوْدٍ ؕ ﴿۱۰۴﴾
یَوْمَ یَاْتِ لَا تَكَلَّمُ نَفْسٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۚ فَمِنْهُمْ شَقِیٌّ وَّسَعِیْدٌ ﴿۱۰۵﴾ فَاَمَّا
الَّذِیْنَ شَقُوْا فَفِی النَّارِ لَهُمْ فِیْهَا زَفِیْرٌ وَّشَهِیْقٌ ۙ ﴿۱۰۶﴾

اور اس جہان میں بھی لعنت ان کے پیچھے لگا دی گئی اور قیامت کے دن بھی (پیچھے لگی رہے گی) جو انعام ان کو ملا ہے برا ہے۔ ﴿۹۹﴾ (ف) یہ (پرانی) بستیوں کے تھوڑے سے حالات ہیں جو ہم تم سے بیان کرتے ہیں ان میں سے بعض تو باقی ہیں اور بعض کا تہس نہس ہو گیا۔ ﴿۱۰۰﴾ (ف) اور ہم نے ان لوگوں پر ظلم نہیں کیا بلکہ انہوں نے خود اپنے اوپر ظلم کیا غرض جب تمہارے پروردگار کا حکم آ پہنچا تو جن معبودوں کو وہ خدا کے سوا پکارتے تھے وہ ان کے کچھ بھی کام نہ آئے اور تباہ کرنے کے سوا ان کے حق میں اور کچھ نہ کر سکے۔ ﴿۱۰۱﴾ (ف) اور اے مخاطب! اس جابر اور قاہر خدا کی پکڑ ایسی ہی ہوا کرتی ہے جب وہ ان بستیوں کو پکڑتا ہے جو اس کے معیار امتحان کے مطابق ظالم ٹھہرتی ہے اس میں شک نہیں کہ اس کی پکڑ بڑی دردناک اور بڑی ہی سخت ہے۔ ﴿۱۰۲﴾ (تد ۲: ۲۸۲) ان (قصوں) میں اس شخص کے لیے جو عذاب آخرت سے ڈرے عبرت ہے۔ یہ وہ دن ہو گا جس میں سب لوگ اکٹھے کئے جائیں گے اور یہی وہ دن ہو گا جس میں سب (خدا کے روبرو) حاضر کئے جائیں گے۔ ﴿۱۰۳﴾ (ف) اور ہم اس کے لانے میں ایک وقت معین تک تاخیر کر رہے ہیں۔ ﴿۱۰۴﴾ (ف) جس روز وہ آ جائے گا تو کوئی متنفس خدا کے حکم کے بغیر بول بھی نہیں سکے گا پھر ان میں سے کچھ بدبخت ہوں گے اور کچھ نیک بخت۔ ﴿۱۰۵﴾ (ف) تو جو بدبخت ہوں گے وہ دوزخ میں (ڈال دیئے جائیں گے) اس میں ان کو چلانا اور دھاڑنا ہو گا۔ ﴿۱۰۶﴾ (ف)

Marfat.com

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ
فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ﴿۱۰۷﴾ وَاَمَّا الَّذِيْنَ سُعِدُوْا فَفِي الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا
مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ ؕ عَطَآءً غَيْرَ مَجْذُوْذٍ ﴿۱۰۸﴾
فَلَا تَكُ فِيْ مِرْيَةٍ مِّمَّا يَعْبُدُ هٰٓؤُلَآءِ ؕ مَا يَعْبُدُوْنَ اِلَّا كَمَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُهُمْ
مِّنْ قَبْلُ ؕ وَاِنَّا لَمُوَفُّوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ غَيْرَ مَنْقُوْصٍ ﴿۱۰۹﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى
الْكِتٰبَ فَاخْتُلِفَ فِيْهِ ؕ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ؕ
وَاِنَّهُمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ ﴿۱۱۰﴾ وَاِنَّ كُلًّا لَّمَّا لَيُوَفِّيَنَّهُمْ رَبُّكَ
اَعْمَالَهُمْ ؕ اِنَّهٗ بِمَا يَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۱۱۱﴾ فَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ وَمَنْ تَابَ
مَعَكَ وَلَا تَطْغَوْا ؕ اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۱۱۲﴾

وہ لوگ اس عذاب میں ہمیشہ رہیں گے جب تک زمین اور آسمان قائم ہیں۔ (حد: ۶۳) الا یہ کہ تیرا پروردگار (اس کے خلاف) چاہے کیونکہ بیشک تیرا پروردگار جس شے کا ارادہ کر لیتا ہے اس کو بڑی مضبوطی سے کرتا ہے۔ ﴿۱۰۷﴾ (حد۔۲۲۴) اور جو نیک بخت ہوں گے وہ بہشت میں داخل کیے جائیں گے اور (ف) وہ ان جنات زمین میں جب تک زمین و آسمان قائم ہیں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے الا یہ کہ تیرا پروردگار (اس کے خلاف) چاہے۔ (حد: ۲۲۴) یہ (خدا کی) بخشش ہے جو کبھی منقطع نہیں ہوگی۔ ﴿۱۰۸﴾ (ف) تو یہ لوگ جو (غیر خدا کی) پرستش کرتے ہیں اس سے تم خلجان میں نہ پڑنا یہ اسی طرح سے پرستش کرتے ہیں جس طرح پہلے سے ان کے باپ دادا پرستش کرتے آئے ہیں اور ہم ان کو ان کا حصہ پورا پورا بلا کم و کاست دینے والے ہیں۔ ﴿۱۰۹﴾ (ف) اور ہم نے موسیٰؑ کو کتاب دی تو اس میں اختلاف کیا گیا اور اگر تمہارے پروردگار کی طرف سے ایک بات پہلے نہ ہو چکی ہوتی تو ان میں فیصلہ کر دیا جاتا۔ اور وہ تو اس سے قوی شبہے میں (پڑے ہوئے) ہیں۔ ﴿۱۱۰﴾ (ف) اور تمہارا پروردگار ان سب کو (قیامت کے دن) ان کے اعمال کا پورا پورا بدلا دے گا۔ بیشک جو عمل یہ کرتے ہیں وہ اس سے واقف ہے۔ ﴿۱۱۱﴾ (ف) سو (اے پیغمبر) جیسا تم کو حکم ہوتا ہے (اس پر) تم اور جو لوگ تمہارے ساتھ تائب ہوئے ہیں قائم رہو اور حد سے تجاوز نہ کرنا۔ وہ تمہارے سب اعمال کو دیکھ رہا ہے۔ ﴿۱۱۲﴾ (ف)

Marfat.com

وَلَا تَرۡكَنُوۡۤا اِلَى الَّذِيۡنَ ظَلَمُوۡا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ ۙ وَمَا لَـكُمۡ مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ
مِنۡ اَوۡلِيَآءَ ثُمَّ لَا تُنۡصَرُوۡنَ ﴿۱۱۳﴾ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَىِ النَّهَارِ وَزُلَـفًا مِّنَ الَّيۡلِ‌ ؕ
اِنَّ الۡحَسَنٰتِ يُذۡهِبۡنَ السَّيِّاٰتِ‌ ؕ ذٰ لِكَ ذِكۡرٰى لِلذّٰكِرِيۡنَ‌ ۚ ﴿۱۱۴﴾ وَاصۡبِرۡ
فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيۡعُ اَجۡرَ الۡمُحۡسِنِيۡنَ ﴿۱۱۵﴾ فَلَوۡلَا كَانَ مِنَ الۡقُرُوۡنِ
مِنۡ قَبۡلِكُمۡ اُولُوۡا بَقِيَّةٍ يَّنۡهَوۡنَ عَنِ الۡفَسَادِ فِى الۡاَرۡضِ اِلَّا قَلِيۡلًا
مِّمَّنۡ اَنۡجَيۡنَا مِنۡهُمۡ‌ ۚ وَاتَّبَعَ الَّذِيۡنَ ظَلَمُوۡا مَاۤ اُتۡرِفُوۡا فِيۡهِ وَكَانُوۡا مُجۡرِمِيۡنَ ﴿۱۱۶﴾
وَمَا كَانَ رَبُّكَ لِيُهۡلِكَ الۡقُرٰى بِظُلۡمٍ وَّاَهۡلُهَا مُصۡلِحُوۡنَ ﴿۱۱۷﴾ وَلَوۡ شَآءَ
رَبُّكَ لَجَـعَلَ النَّاسَ اُمَّةً وَّاحِدَةً‌ وَّلَا يَزَالُوۡنَ مُخۡتَلِفِيۡنَ ۙ ﴿۱۱۸﴾

اور اے مسلمانو! کفار مکہ کے مظالم سے عاجز اور بے بس ہو کر ہرگز ان کی طرف نرم نہ پڑ جاؤ۔ ایسا نہ ہو کہ (ان کو دوست بناتے بناتے) جہنم کی آگ تم کو چھو جائے کیونکہ اللہ کے سوا تمہارا کوئی مددگار ہے ہی نہیں اور اس حالت میں تم کو کوئی مدد بھی نہ ملے گی۔ ﴿۱۱۳﴾ (تک ۔ ۱: ۳۱۸) اور اے محمد ﷺ! دن کے دونوں طرف یعنی فجر سے پہلے اور مغرب کے وقت اور رات کے پہلے حصے میں "نماز" قائم کرو۔ بے شک نماز کا متحد عمل نیکی بن کر تمہاری بدحالیوں کو دور کر دیگا۔ یہ قرآن تو یاد کرنے والوں کے لیے ایک عبرت ہے۔ ﴿۱۱۴﴾ (تک ۔ ۱: ۳۱۸) اور صبر کیے رہو کہ خدا نیکو کاروں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔ ﴿۱۱۵﴾ (ف) تو لوگو! حیران کن بات یہ ہے کہ جو امتیں تم سے پہلے ہو گذریں ان میں خلق خدا کی خیر خواہی کرنے والے رہنما اور سمجھ دار لوگ کافی تعداد میں کیوں نہ نکلے جو لوگوں کو قانون خدا سے سرکشی اور اس پر امن زمین پر فساد برپا کرنے سے منع کرتے رہتے۔ اگر کچھ ہوئے تو وہ چند ایک جنکو ہم نے ان کے حسن عمل کے باعث نجات دی اور باقی ظالم تو دنیاوی لذتوں کے پیچھے پڑے رہے جو ان کو دی گئی تھیں اور اس وجہ سے مجرم قرار پائے۔ ﴿۱۱۶﴾ (تد ۔ ۲: ۲۰۴) اور اے محمد ﷺ! تمہارا پروردگار ظالم نہیں کہ بستیوں کو ناحق ہلاک کرتا جائے حالانکہ اس کے باشندے اصلاح پر آمادہ ہو گئے ہوں۔ ﴿۱۱۷﴾ (تد ۔ ۲۰۴۲) اور اگر خدا اپنی مرضی کے مطابق کرتا تو بنی نوع انسان کو ضرور ایک امت بنا دیتا۔ لیکن یہ انسان کی کج فہمی اور کور تدبیری ہے کہ وہ اپنی مرضی کے مالک ہو کر آپس میں اختلاف ہی کرتے رہتے ہیں۔ ﴿۱۱۸﴾ (تد ۔ ۲: ۱۷۶)

Marfat.com

اِلَّا مَنۡ رَّحِمَ رَبُّكَ ؕ وَلِذٰلِكَ خَلَقَهُمۡ ؕ وَتَمَّتۡ كَلِمَةُ رَبِّكَ لَاَمۡلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الۡجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجۡمَعِیۡنَ ﴿۱۱۹﴾

ماسوا ان کے جن پر تیرے پروردگار نے اتفاق کا صحیح راہ عمل دکھا کر اپنا رحم کیا۔ اور فی الحقیقت ہم نے انسان کو پیدا ہی اس غرض کے لیے کیا تھا کہ وہ سب کے سب آپس میں مل جل کر رہیں اور اگر یہ نہ ہوا تو تیرے پروردگار کا قول لامحالہ پورا ہو کر رہے گا کہ ضرور بضرور میں جن وانس سب کو جہنم میں بھر کر رہونگا۔ ﴿۱۱۹﴾[۱] (تد۔۲:۳۳)

۱ یہ زمینی مسئلہ کہ نوع انسان ایک امت ہیں اور ان کو پیدا ہی اس غرض کے لیے کیا گیا ہے کہ وہ ایک امت بن کر رہیں' مکی زندگی کے ان مرحلوں میں پیش کیا گیا جبکہ مٹھی بھر مسلمان کفار مکہ کے مظالم سے انتہائی طور پر تنگ آ گئے تھے۔ سورہ المومنون (۵۲:۲۳) اور سورہ انبیاء (۹۲:۲۱) میں یہ حقیقت ابتدائی طور پر ۶۔۰ نبوی میں پیش کی گئی' حتیٰ کہ سورہ ہود میں جو غالباً ۸ نبوی میں نازل ہوئی پورے طور پر واضح کر دیا گیا کہ بنی نوع انسان کے پیدا کرنے کی غرض و غایت ہی یہ ہے کہ وہ ایک امت بن کر رہے' کفار مکہ کے مظالم کے انتہا تک پہنچنے کے وقت اس حقیقت کے ظاہر کرنے سے مقصد یہ تھا کہ مسلمانوں کے سامنے ایک انتہائی طور پر عظیم الشان ذمہ داری بنی نوع انسان کو ایک امت بنانا اور انسان کو انسان کے ظلم سے بچانا واضح ہو جائے اور وہ اس مقصد کو پورا کرنے کے لیے ابھی سے تیار ہو جائیں۔ (تک۔۱:۳۹۹)

اس حقیقت کی بنا پر قرآن کا دعویٰ تھا کہ رسول کو ہدایت اور سچا دین دے کر صرف اس واحد غرض کے لیے بھیجا گیا کہ وہ رسول روئے زمین کے تمام دینوں' مختلف راستوں' علیحدہ علیحدہ مذہبوں اور مسلکوں کو جو مختلف انبیاء کو علیحدہ علیحدہ گرہوں کے رہنما ماننے کی وجہ سے یا رنگ ونسل وغیرہ کے اختلاف کے باعث پیدا ہو گئے ہیں' یکسر مٹا کر بنی نوع انسان کو ایک امت واحدہ بنا دے۔ خواہ یہ بات خدا کے قانون کے منکروں کو ناگوار ہی کیوں نہ ہو۔ (تک۔۱:۴۶) صالح فطرت کی نگاہ میں انسان کے پیدا کرنے کی اصلی غرض و غایت وحدت امت ہی تھی۔ یہی اتحاد اور اتفاق عمل' یہ اعلائے خدا اور اجماع نوع' انسان کی صحیح معنوں میں خدمت خدا اور ''عبادت'' تھے۔ اسی ائتلاف امت میں بنی نوع انسان کے اجتماعی ارتقا و استحکام کا راز مضمر تھا' اور اسی قوت و استقامت میں مجتمعات انسانی کی معاشری بہتری پیش نظر تھی۔ یہی وحدت نصب العین فی الحقیقت بنی نوع انسان کی نظری اور عملی تقدم کی وہ خشت اول تھی جس پر رفتہ رفتہ انسانی بہبودی کی تعمیر و مداومت کا سب دار و مدار مقصود تھا کلام الٰہی نے ...... واشگاف الفاظ میں انسان کے پیدا کرنے کی غرض و غایت وحدت امت قرار دے کر کہا کہ رحمت خدا کی سچی مستحق وہی امت ہے' جس کے افراد کے سب مساعی اسے ایک نصب العین کی طرف لے جا رہے ہوں۔ اگر بنی نوع انسان اپنی خود رائی کے باعث ایک مشترک نہایت کا تتبع' ایک عالم گیر قانون کی پیروی اور ایک لازوال صداقت کو تسلیم نہ کیا' اور اپنے مقاصد میں منتشر السعی اور مختلف العمل رہے تو جنگ و جدل' نزاع و مزاحمت' خوف و حزن کا جہنم ایک مدت مدید تک ان کا حصہ ہے۔ (تذ۔۲:۳۲) بین الاقوامی تفریق کے باعث تمام بنی نوع انسان کا جہنم کے کنارے پر آ کھڑا ہونا تو آج بھی امریکہ اور روس کی آنے والی ایٹمی بم کی جنگ سے ظاہر ہے اور اگر دنیا قرآن کے بتائے ہوئے لائحہ عمل پر چل کر ایک امت نہ بنی تو دوا رب انسانوں کا آئندہ چند سالوں کے اندر اندر ہی پورے طور پر جہنم میں جھونکا جانا اٹل ہے۔ (تک۔۱:۳۲۰)

پس اگر کوئی انسانی گروہ دین اسلام کے اس یقین انگیز لائحہ عمل پر چل کر اور لاکھوں برس کے اس حیرت انگیز تماشے کو جو اس کی آنکھوں کے سامنے ہو رہا ہے بخیر و خوبی اختتام تک پہنچا کر منشائے خدا کو پورا کرنا اور بنی نوع انسان کو نجات کے درجے تک پہنچانا چاہتا ہے تو اس گروہ کا پہلا اور ابتدائی عمل یہ ہے کہ آستینیں چڑھا لے' جان و مال کی پوری قربانی کا مکمل تہیہ کر لے' خون کی ہولی کھیلنے کے لیے ہمہ تن مستعد ہو جائے' اور خدا کے سوا کسی مخالف طاقت سے خوفزدہ نہ ہو کر روئے زمین کی نسل انسانی کو ایک امت اس لیے بنا دے کہ خدا کے انسان کو پیدا کرنے کی غرض و غایت ہی یہی تھی کہ وہ ایک امت بن کر رہیں۔ (تذ۔۱۷۱-۱۷۲)

Marfat.com

وَكُلًّا نَّقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهٖ فُؤَادَكَ ۚ وَجَآءَكَ
فِيْ هٰذِهِ الْحَقُّ وَمَوْعِظَةٌ وَّذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۲۰﴾ وَقُلْ لِّلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ
اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ ؕ اِنَّا عٰمِلُوْنَ ﴿۱۲۱﴾ وَانْتَظِرُوْا ۚ اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ ﴿۱۲۲﴾
وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاِلَيْهِ يُرْجَعُ الْاَمْرُ كُلُّهٗ فَاعْبُدْهُ وَتَوَكَّلْ
عَلَيْهِ ؕ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۳﴾ ع

اور یہ سب جو کچھ ہم تم کو اپنے گذشتہ پیغامبروں کے حال بیان کرتے ہیں (انکی کامیابیوں اور دشمن کی ناکامیوں کی اطلاع دیتے ہیں) اس سے غرض و مطلب یہی ہے کہ ہم تمہارے دل کو مضبوط کر دیں۔ تمہارے عزم کو معصمم کر دیں۔ قانون خدا کی اہمیت کو واضح کر کے تمہارے دل کو اس کی صداقت کے بارے میں مطمئن کر دیں اور اس میں شک نہیں کہ تمہیں اس موضوع کے اندر ایک عظم الشان حقیقت منکشف کر دی گئی ہے۔ (جو تمہارے آئندہ طرز عمل کے لیے مفید ہوگی) اور علاوہ ازیں ایمان والوں کے لیے بھی اس سورت میں نصیحت اور عبرت ہے۔ ﴿۱۲۰﴾ (تذ۔ا:۷۶) اور جو لوگ ایمان نہیں لائے ان سے کہہ دو کہ تم اپنی جگہ عمل کئے جاؤ ہم (اپنی جگہ) عمل کئے جاتے ہیں۔ ﴿۱۲۱﴾ (ف) اور (نتیجہ اعمال کا) تم بھی انتظار کرو ہم بھی انتظار کرتے ہیں۔ ﴿۱۲۲﴾ (ف) اور آسمانوں اور زمین کی چھپی چیزوں کا علم خدا ہی کو ہے اور تمام امور کا رجوع اسی کی طرف ہے۔ تو اسی کی عبادت کرو اور اسی پر بھروسہ رکھو۔ اور جو کچھ تم کر رہے ہو تمہارا پروردگار اس سے بے خبر نہیں۔ ﴿۱۲۳﴾ (ف)

ایاتھا ۱۱۱ | ۱۲ سُوْرَةُ يُوْسُفَ مَكِّيَّةٌ ۷۷ | رکوعاتھا ۱۲

ترجمہ المشرقیؒ: ۱۱ آیات | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | ترجمہ مولانا جالندھریؒ: ۱۰۰ آیات

الٓرٰ ۚ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ﴿۱﴾ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ
تَعْقِلُوْنَ ﴿۲﴾

یہ آیات اس کتاب جلیل کا ایک حصہ ہیں جو واضح ہے اور جس کے مقاصد صاف صاف بیان کر دیئے گئے ہیں۔ ﴿۱﴾ (تذ۔ا:۵۷) اور اس میں شک نہیں کہ ہم نے اس "کتاب مبین" کو اپنے ہاں سے عربی زبان کا لباس پہنا کر عربی اللسان قرآن اس لیے بنایا ہے کہ تم لوگ اس کے اسرار عالیہ کو سمجھ کر عقل مند بن جاؤ۔ ﴿۲﴾ (تذ۔ا:۶۱)

Marfat.com

نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ أَحْسَنَ الْقَصَصِ بِمَآ أَوْحَيْنَآ إِلَيْكَ هٰذَا الْقُرْاٰنَ ۖ
وَإِنْ كُنْتَ مِنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الْغٰفِلِيْنَ ③ إِذْ قَالَ يُوْسُفُ لِأَبِيْهِ يٰٓأَبَتِ إِنِّيْ
رَأَيْتُ أَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَأَيْتُهُمْ لِيْ سٰجِدِيْنَ ④ قَالَ
يٰبُنَيَّ لَا تَقْصُصْ رُءْيَاكَ عَلٰٓى إِخْوَتِكَ فَيَكِيْدُوْا لَكَ كَيْدًا ؕ إِنَّ الشَّيْطٰنَ
لِلْإِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ⑤ وَكَذٰلِكَ يَجْتَبِيْكَ رَبُّكَ وَيُعَلِّمُكَ مِنْ
تَأْوِيْلِ الْأَحَادِيْثِ وَيُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَعَلٰٓى اٰلِ يَعْقُوْبَ كَمَآ أَتَمَّهَا
ع عَلٰٓى أَبَوَيْكَ مِنْ قَبْلُ إِبْرٰهِيْمَ وَإِسْحٰقَ ؕ إِنَّ رَبَّكَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ⑥ لَقَدْ
كَانَ فِيْ يُوْسُفَ وَإِخْوَتِهٖٓ اٰيٰتٌ لِّلسَّآئِلِيْنَ ⑦ إِذْ قَالُوْا لَيُوْسُفُ وَأَخُوْهُ أَحَبُّ
إِلٰٓى أَبِيْنَا مِنَّا وَنَحْنُ عُصْبَةٌ ؕ إِنَّ أَبَانَا لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۚ ⑧ اقْتُلُوْا يُوْسُفَ
أَوِ اطْرَحُوْهُ أَرْضًا يَّخْلُ لَكُمْ وَجْهُ أَبِيْكُمْ وَتَكُوْنُوْا مِنْ بَعْدِهٖ قَوْمًا صٰلِحِيْنَ ⑨

اے محمدؐ! ہم نے تم پر آج تک جو کچھ یہ قرآن وحی کیا گیا ہے اس کی بہترین کہانی بیان کرتے ہیں اگرچہ تو اس سے پہلے اس قصے سے بے خبر تھا۔ ③ (تک۔ا:۳۲۱) جب یوسف علیہ السلام نے اپنے والد سے کہا کہ ابا میں نے (خواب میں) گیارہ ستاروں اور سورج اور چاند کو دیکھا ہے۔ دیکھتا (کیا) ہوں کہ وہ مجھے سجدہ کر رہے ہیں۔ ④ (ف) انہوں نے کہا کہ بیٹا اپنے خواب کا ذکر اپنے بھائیوں سے نہ کرنا نہیں تو وہ تمہارے حق میں کوئی فریب کی چال چلیں گے۔ کچھ شک نہیں کہ شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے۔ ⑤ (ف) اس طرح خدا تم کو تاویل احادیث' کا علم سکھا گیا اور اپنی نعمت کا تم پر اتمام کر گیا۔ (تذ۔ا:۲۱۳) اور اسی طرح خدا تمہیں برگزیدہ (وممتاز) کرے گا اور (خواب کی) باتوں کی تعبیر کا علم سکھائے گا۔ اور جس طرح اس نے اپنی نعمت پہلے تمہارے دادا پر دادا ابراہیمؑ اور اسحاقؑ پر پوری کی تھی اسی طرح تم پر اور اولاد یعقوبؑ پر پوری کرے گا بے شک تمہارا پروردگار (سب کچھ) جاننے والا (اور) حکمت والا ہے۔ ⑥ (ف) ہاں یوسف اور ان کے بھائیوں (کے قصے) میں پوچھنے والوں کے لیے (بہت سی) نشانیاں ہیں۔ ⑦ (ف) جب انہوں نے (آپس میں) تذکرہ کیا کہ یوسفؑ اور اس کا بھائی ابا کو ہم سے زیادہ پیارے ہیں حالانکہ ہم جماعت (کی جماعت) ہیں۔ کچھ شک نہیں کہ ابا صریح غلطی پر ہیں۔ ⑧ (ف) تو یوسف کو (یا تو جان سے) مار ڈالو یا کسی ملک میں پھینک آؤ۔ پھر ابا کی توجہ صرف تمہاری طرف ہو جائے گی۔ اور اس کے بعد تم اچھی حالت میں ہو جاؤ گے۔ ⑨ (ف)

Marfat.com

قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ لَا تَقْتُلُوْا يُوْسُفَ وَاَلْقُوْهُ فِىْ غَيٰبَتِ الْجُبِّ يَلْتَقِطْهُ بَعْضُ
السَّيَّارَةِ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ۝١٠ قَالُوْا يٰۤاَبَانَا مَا لَكَ لَا تَاْمَنَّا عَلٰى يُوْسُفَ
وَاِنَّا لَهٗ لَنٰصِحُوْنَ ۝١١ اَرْسِلْهُ مَعَنَا غَدًا يَّرْتَعْ وَيَلْعَبْ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝١٢
قَالَ اِنِّىْ لَيَحْزُنُنِىْۤ اَنْ تَذْهَبُوْا بِهٖ وَاَخَافُ اَنْ يَّاْكُلَهُ الذِّئْبُ وَاَنْتُمْ
عَنْهُ غٰفِلُوْنَ ۝١٣ قَالُوْا لَئِنْ اَكَلَهُ الذِّئْبُ وَنَحْنُ عُصْبَةٌ اِنَّاۤ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ۝١٤
فَلَمَّا ذَهَبُوْا بِهٖ وَاَجْمَعُوْۤا اَنْ يَّجْعَلُوْهُ فِىْ غَيٰبَتِ الْجُبِّ ۚ وَاَوْحَيْنَاۤ اِلَيْهِ
لَتُنَبِّئَنَّهُمْ بِاَمْرِهِمْ هٰذَا وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝١٥ وَجَآءُوْۤ اَبَاهُمْ عِشَآءً
يَّبْكُوْنَ ۝١٦ قَالُوْا يٰۤاَبَانَاۤ اِنَّا ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ وَتَرَكْنَا يُوْسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا
فَاَكَلَهُ الذِّئْبُ ۚ وَمَاۤ اَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَّنَا وَلَوْ كُنَّا صٰدِقِيْنَ ۝١٧

الثلثة

ان میں سے ایک کہنے والے نے کہا کہ یوسفؑ کو جان سے نہ مارو کسی گہرے کنوئیں میں ڈال دو کہ کوئی راہ گیر نکال (کر اور ملک میں) لے جائے گا۔ اگر تم کو کرنا ہے (تو یوں کرو)۔ ۱۰ (ف) (یہ مشورہ کر کے وہ یعقوبؑ سے) کہنے لگے کہ ابا جان کیا سبب ہے کہ آپ یوسفؑ کے بارے میں ہمارا اعتبار نہیں کرتے حالانکہ ہم اس کے خیر خواہ ہیں۔ ۱۱ (ف) ہمارے ساتھ کل یوسفؑ کو بھیج دو کہ کھائے پیئے اور کھیلے اور ہم اس کی حفاظت کا ذمہ لیتے ہیں۔ ۱۲ (تذ۔ا:۱۶۲) انہوں نے کہا کہ یہ امر مجھے غم ناک کیے دیتا ہے کہ تم اسے لے جاؤ (یعنی وہ مجھ سے جدا ہو جائے) اور مجھے یہ بھی خوف ہے کہ تم (کھیل میں) اس سے غافل ہو جاؤ اور اسے بھیڑیا کھا جائے۔ ۱۳ (ف) وہ کہنے لگے کہ اگر ہماری موجودگی میں کہ ہم ایک طاقت ور جماعت ہیں اسے بھیڑیا کھا گیا تو ہم بڑے نقصان میں پڑ گئے۔ ۱۴ (ف) غرض جب وہ اس کو لے گئے اور اس بات پر اتفاق کر لیا کہ اس کو گہرے کنوئیں میں ڈال دیں تو ہم نے یوسفؑ کی طرف وحی بھیجی کہ (ایک وقت ایسا آئے گا کہ) تم ان کو اس سلوک سے آگاہ کرو گے۔ اور ان کو (اس وحی کی) کچھ خبر نہ ہوگی۔ ۱۵ (ف) (یہ حرکت کر کے) وہ رات کے وقت باپ کے پاس روتے ہوئے آئے۔ ۱۶ (ف) (اور) کہنے لگے کہ ابا جان ہم تو دوڑنے اور ایک دوسرے سے آگے نکلنے میں مصروف ہو گئے اور یوسف کو اپنے اسباب کے پاس چھوڑ گئے۔ تو اسے بھیڑیا کھا گیا۔ اور آپ ہماری بات کو گو ہم سچ ہی کہتے ہوں باور نہیں کریں گے۔ ۱۷ (ف)

Marfat.com

وجاءو على قميصه بدم كذب قال بل سولت لكم انفسكم امرا فصبر
جميل والله المستعان على ما تصفون ۱۸ وجاءت سيارة فارسلوا واردهم
فادلى دلوه قال يبشرى هذا غلم واسروه بضاعة والله عليم بما يعملون ۱۹
وشروه بثمن بخس دراهم معدودة وكانوا فيه من الزاهدين ۲۰
وقال الذي اشتره من مصر لامراته اكرمي مثوىه عسى ان ينفعنا
او نتخذه ولدا وكذلك مكنا ليوسف في الارض ولنعلمه من تاويل
الاحاديث والله غالب على امره ولكن اكثر الناس لا يعلمون ۲۱ ولما
بلغ اشده اتينه حكما وعلما وكذلك نجزي المحسنين ۲۲ وراودته التي
هو في بيتها عن نفسه وغلقت الابواب وقالت هيت لك قال
معاذ الله انه ربي احسن مثواي انه لا يفلح الظلمون ۲۳

اوران کے کرتے پر جھوٹ موٹ کا لہو بھی لگا لائے' یعقوبؑ نے کہا (کہ حقیقۃ الحال یوں نہیں ہے) بلکہ تم اپنے دل سے (یہ) بات بنا لائے ہو اچھا صبر (کہ وہی) خوب (ہے)' اور جو تم بیان کرتے ہو اس کے بارے میں خدا ہی سے مدد مطلوب ہے۔ ۱۸ (ف) (اب خدا کی شان دیکھو کہ اس کنوئیں کے قریب) ایک قافلہ آوراد ہوا اور انہوں نے (پانی کے لیے) اپنا سقہ بھیجا اس نے کنوئیں میں ڈول لٹکایا (تو یوسفؑ اس سے لٹک گئے) وہ بولا زہے قسمت یہ تو نہایت حسین لڑکا ہے۔ اس کو قیمتی سرمایہ سمجھ کر چھپا لیا۔ اور جو کچھ وہ کرتے تھے خدا کو سب کچھ معلوم تھا۔ ۱۹ (ف) اور اس کو تھوڑی سی قیمت (یعنی) معدودے چند درہموں پر بیچ ڈالا' اور انہیں ان (کے بارے) میں کچھ لالچ بھی نہ تھا۔ ۲۰ (ف) اور مصر میں جس شخص نے اس کو خریدا اس نے اپنی بیوی سے (جس کا نام زلیخا تھا) کہا کہ اس کو عزت و اکرام سے رکھو عجب نہیں کہ یہ ہمیں فائدہ دے یا ہم اسے بیٹا بنا لیں' اس طرح ہم نے یوسفؑ کو سر زمین (مصر) میں جگہ دی اور غرض یہ تھی کہ ہم ان کو (خواب کی) باتوں کی تعبیر سکھائیں' اور خدا اپنے کام پر غالب ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ ۲۱ (ف) اور یوسفؑ جب اپنے سن بلوغ میں پہنچا تو ہم نے اس کو حکومت اور علم عطا کیا اور حسن عمل کرنے والوں کو ہم ایسی ہی جزا دیا کرتے ہیں۔ ۲۲ (حد۔۷۸) تو جس عورت کے گھر وہ رہتے تھے اس نے ان کو اپنی طرف مائل کرنا چاہا اور دروازے بند کر کے کہنے لگی (یوسفؑ) جلدی آؤ۔ انہوں نے کہا کہ خدا پناہ میں رکھے وہ (یعنی تمہارے میاں) تو میرے آقا ہیں انہوں نے مجھے اچھی طرح سے رکھا ہے (میں ایسا ظلم نہیں کرسکتا) بے شک ظالم لوگ فلاح نہیں پائیں گے۔ ۲۳ (ف)

وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ ۚ وَهَمَّ بِهَا لَوْلَآ اَنْ رَّاٰ بُرْهَانَ رَبِّهٖ ۭ كَذٰلِكَ لِنَصْرِفَ

عَنْهُ السُّوْۗءَ وَالْفَحْشَاۗءَ ۭ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۲۴﴾ وَاسْتَبَقَا الْبَابَ

وَقَدَّتْ قَمِيْصَهٗ مِنْ دُبُرٍ وَّاَلْفَيَا سَيِّدَهَا لَدَا الْبَابِ ۭ قَالَتْ مَا جَزَاۗءُ مَنْ

اَرَادَ بِاَهْلِكَ سُوْۗءًا اِلَّآ اَنْ يُّسْجَنَ اَوْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۲۵﴾ قَالَ هِيَ رَاوَدَتْنِيْ

عَنْ نَّفْسِيْ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ اَهْلِهَا ۚ اِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ قُدَّ مِنْ قُبُلٍ

فَصَدَقَتْ وَهُوَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۲۶﴾ وَاِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ فَكَذَبَتْ وَهُوَ

مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۲۷﴾ فَلَمَّا رَاٰ قَمِيْصَهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ قَالَ اِنَّهٗ مِنْ كَيْدِكُنَّ ۭ

اِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيْمٌ ﴿۲۸﴾ يُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا ۫ وَاسْتَغْفِرِيْ لِذَنْۢبِكِ ښ

اِنَّكِ كُنْتِ مِنَ الْخٰطِـــِٕيْنَ ﴿۲۹﴾ ع ۹ ۱۴

اور وہ عورت تو یوسفؑ کے ساتھ ارادہ بد کر ہی چکی تھی اور علی ہذا القیاس اگر یوسفؑ کو اپنے خدا کے احکم الحاکمین اور حاضر و ناظر ہونے کی دلیل اس وقت آنکھوں کے سامنے نہ پھر جاتی تو وہ اس عورت کے ساتھ ارادہ بد کر بیٹھتے' اور یہ اسباب ہم نے اس لیے پیدا کر دیے کہ یوسفؑ کو بدکاری اور بے حیائی سے باز رکھیں۔ اس میں شک نہیں کہ وہ ہمارے خالص اطاعت گذاروں میں سے تھا۔ ﴿۲۴﴾ (تذ۔ا:۸۔۲) اور دونوں دروازے کی طرف بھاگے (آگے یوسفؑ پیچھے زلیخا) اور عورت نے ان کا کرتہ پیچھے سے (پکڑ کر جو کھینچا تو) پھاڑ ڈالا اور دونوں کو دروازے کے پاس عورت کا خاوند مل گیا۔ تو عورت بولی کہ جو شخص تمہاری بیوی کے ساتھ برا ارادہ کرے اس کی اس کے سوا کیا سزا ہو کہ یا تو قید کیا جائے یا دکھ کا عذاب دیا جائے۔ ﴿۲۵﴾ (ف) یوسفؑ نے کہا اسی نے مجھ کو اپنی طرف مائل کرنا چاہا تھا۔ اس کے قبیلے میں سے ایک فیصلہ کرنے والے نے یہ فیصلہ کیا کہ اگر اس کا کرتہ آگے سے پھٹا ہو تو یہ سچی اور یوسفؑ جھوٹا۔ ﴿۲۶﴾ (ف) اور اگر کرتہ پیچھے سے پھٹا ہو تو یہ جھوٹی اور وہ سچا۔ ﴿۲۷﴾ (ف) جب اس کا کرتہ دیکھا (تو) پیچھے سے پھٹا تھا (تب اس نے زلیخا سے کہا) کہ یہ تمہارا ہی فریب ہے۔ اور کچھ شک نہیں کہ تم عورتوں کے فریب بڑے (بھاری) ہوتے ہیں۔ ﴿۲۸﴾ (ف) یوسفؑ اس بات کا خیال نہ کر۔ اور زلیخا تو اپنے گناہ کی بخشش مانگ۔ بے شک خطا تیری ہی ہے۔ ﴿۲۹﴾ (ف)

Marfat.com

وَ قَالَ نِسۡوَۃٌ فِی الۡمَدِیۡنَۃِ امۡرَاَتُ الۡعَزِیۡزِ تُرَاوِدُ فَتٰىہَا عَنۡ نَّفۡسِہٖ ۚ قَدۡ شَغَفَہَا
حُبًّا ؕ اِنَّا لَنَرٰىہَا فِیۡ ضَلٰلٍ مُّبِیۡنٍ ﴿۳۰﴾ فَلَمَّا سَمِعَتۡ بِمَکۡرِہِنَّ اَرۡسَلَتۡ اِلَیۡہِنَّ
وَ اَعۡتَدَتۡ لَہُنَّ مُتَّکَاً وَّ اٰتَتۡ کُلَّ وَاحِدَۃٍ مِّنۡہُنَّ سِکِّیۡنًا وَّ قَالَتِ اخۡرُجۡ
عَلَیۡہِنَّ ۚ فَلَمَّا رَاَیۡنَہٗۤ اَکۡبَرۡنَہٗ وَ قَطَّعۡنَ اَیۡدِیَہُنَّ وَ قُلۡنَ حَاشَ لِلّٰہِ مَا ہٰذَا
بَشَرًا ؕ اِنۡ ہٰذَاۤ اِلَّا مَلَکٌ کَرِیۡمٌ ﴿۳۱﴾ قَالَتۡ فَذٰلِکُنَّ الَّذِیۡ لُمۡتُنَّنِیۡ فِیۡہِ ؕ وَ لَقَدۡ
رَاوَدۡتُّہٗ عَنۡ نَّفۡسِہٖ فَاسۡتَعۡصَمَ ؕ وَ لَئِنۡ لَّمۡ یَفۡعَلۡ مَاۤ اٰمُرُہٗ لَیُسۡجَنَنَّ وَ لَیَکُوۡنًا
مِّنَ الصّٰغِرِیۡنَ ﴿۳۲﴾ قَالَ رَبِّ السِّجۡنُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا یَدۡعُوۡنَنِیۡۤ اِلَیۡہِ ۚ وَ اِلَّا
تَصۡرِفۡ عَنِّیۡ کَیۡدَہُنَّ اَصۡبُ اِلَیۡہِنَّ وَ اَکُنۡ مِّنَ الۡجٰہِلِیۡنَ ﴿۳۳﴾ فَاسۡتَجَابَ لَہٗ رَبُّہٗ
فَصَرَفَ عَنۡہُ کَیۡدَہُنَّ ؕ اِنَّہٗ ہُوَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ ﴿۳۴﴾ ثُمَّ بَدَا لَہُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ
مَا رَاَوُا الۡاٰیٰتِ لَیَسۡجُنُنَّہٗ حَتّٰی حِیۡنٍ ﴿۳۵﴾ ع ۱۴

اور شہر میں عورتیں گفتگوئیں کرنے لگیں کہ عزیز کی بیوی اپنے غلام کو اپنی طرف مائل کرنا چاہتی ہے۔ اور اس کی محبت اس کے دل میں گھر کر گئی ہے۔ ہم دیکھتی ہیں کہ وہ صریح گمراہی میں ہے۔ (۳۰) (ف) جب زلیخا نے ان عورتوں کی (گفتگو جو حقیقت میں دیدار یوسفؑ کے لیے ایک) چال (تھی) سنی تو ان کے پاس (دعوت کا) پیغام بھیجا اور ان کے لیے ایک محفل مرتب کی۔ اور (پھل تراشنے کے لیے) ہر ایک کو ایک ایک چھری دی اور (یوسفؑ سے) کہا کہ ان کے سامنے باہر آؤ۔ جب عورتوں نے ان کو دیکھا تو ان کا رعب (حسن) ان پر (ایسا) چھا گیا کہ (پھل تراشتے تراشتے) اپنے ہاتھ کاٹ لیے اور بے ساختہ بول اٹھیں کہ سبحان اللہ (یہ حسن) یہ آدمی نہیں کوئی بزرگ فرشتہ ہے۔ (۳۱) (ف) تب زلیخا نے کہا یہ وہی ہے جس کے بارے میں تم مجھے طعنے دیتی تھیں اور بے شک میں نے اس کو اپنی طرف مائل کرنا چاہا مگر یہ بچا رہا اور اگر یہ وہ کام نہ کرے گا جو میں اسے کہتی ہوں تو قید کر دیا جائے گا اور ذلیل ہو گا۔ (۳۲) (ف) یوسفؑ نے دعا کی کہ پروردگار جس کام کی طرف یہ مجھے بلاتی ہیں اس کی نسبت مجھے قید پسند ہے اور اگر تو مجھ سے ان کے فریب کو نہ ہٹائے گا تو میں ان کی طرف مائل ہو جاؤں گا اور نادانوں میں داخل ہو جاؤں گا۔ (۳۳) (ف) تو خدا نے ان کی دعا قبول کر لی اور ان سے عورتوں کا مکر دفع کر دیا' بے شک وہ سننے (اور) جاننے والا ہے۔ (۳۴) (ف) پھر باوجود اس کے کہ وہ لوگ نشان دیکھ چکے تھے ان کی رائے یہی ٹھہری کہ کچھ عرصے کے لیے ان کو قید ہی کر دیں۔ (۳۵) (ف)

Marfat.com

وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَيٰنِ ؕ قَالَ اَحَدُهُمَاۤ اِنِّیْۤ اَرٰىنِیْۤ اَعْصِرُ خَمْرًا ۚ وَقَالَ
الْاٰخَرُ اِنِّیْۤ اَرٰىنِیْۤ اَحْمِلُ فَوْقَ رَاْسِیْ خُبْزًا تَاْكُلُ الطَّیْرُ مِنْهُ ؕ نَبِّئْنَا بِتَاْوِیْلِهٖ ۚ
اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِیْنَ ۳۶ قَالَ لَا یَاْتِیْكُمَا طَعَامٌ تُرْزَقٰنِهٖۤ اِلَّا نَبَّاْتُكُمَا
بِتَاْوِیْلِهٖ قَبْلَ اَنْ یَّاْتِیَكُمَا ؕ ذٰلِكُمَا مِمَّا عَلَّمَنِیْ رَبِّیْ ؕ اِنِّیْ تَرَكْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ
لَّا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ۳۷ وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ اٰبَآءِیْۤ اِبْرٰهِیْمَ
وَاِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ ؕ مَا كَانَ لَنَاۤ اَنْ نُّشْرِكَ بِاللّٰهِ مِنْ شَیْءٍ ؕ ذٰلِكَ مِنْ فَضْلِ
اللّٰهِ عَلَیْنَا وَعَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَشْكُرُوْنَ ۳۸ یٰصَاحِبَیِ السِّجْنِ
ءَاَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ خَیْرٌ اَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۳۹ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِلَّاۤ
اَسْمَآءً سَمَّیْتُمُوْهَاۤ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ اِنِ الْحُكْمُ
اِلَّا لِلّٰهِ ؕ اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّاۤ اِیَّاهُ ؕ ذٰلِكَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ
لَا یَعْلَمُوْنَ ۴۰

اور ان کے ساتھ دو اور جوان بھی داخل زنداں ہوئے' ایک نے ان میں سے کہا کہ (میں نے خواب دیکھا ہے) دیکھتا (کیا) ہوں کہ شراب (کے لیے انگور) نچوڑ رہا ہوں۔ دوسرے نے کہا کہ (میں نے بھی خواب دیکھا ہے) میں یہ دیکھتا ہوں کہ اپنے سر پر روٹیاں اٹھائے ہوئے ہوں اور جانور ان میں سے کھا رہے ہیں۔ (تو) ہمیں ان کی تعبیر بتا دیجیے کہ ہم تمہیں نیکوکار دیکھتے ہیں۔ ۳۶ (ف) یوسفؑ نے کہا کہ جو کھانا تم کو ملنے والا ہے وہ آنے نہیں پائے گا کہ میں اس سے پہلے تم کو ان کی تعبیر بتا دوں گا۔ یہ ان باتوں میں سے ہے جو میرے پروردگار نے مجھے سکھائی ہیں جو لوگ خدا پر ایمان نہیں لاتے اور روز آخرت کا انکار کرتے ہیں میں ان کا مذہب چھوڑے ہوئے ہوں۔ ۳۷ (ف) اور اپنے باپ دادا ابراہیمؑ اور اسحاقؑ اور یعقوبؑ کے مذہب پر چلتا ہوں ہمیں شایان نہیں ہے کہ کسی چیز کو خدا کے ساتھ شریک بنائیں' یہ اللہ کا فضل ہے ہم پر بھی اور لوگوں پر بھی لیکن اکثر لوگ شکر نہیں کرتے۔ ۳۸ (ف) میرے جیل خانے کے رفیقو! بھلا کئی جدا جدا آقا اچھے یا (ایک) خدائے یکتا و غالب۔ ۳۹ (ف) جن چیزوں کی تم خدا کے سوا پرستش کرتے ہو وہ صرف نام ہی نام ہیں جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے رکھ لیے ہیں خدا نے ان کی کوئی سند نازل نہیں کی۔ (سن رکھو کہ) خدا کے سوا کسی کی حکومت نہیں ہے۔ اس نے ارشاد فرمایا ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔ یہی سیدھا دین ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ ۴۰ (ف)

يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ اَمَّآ اَحَدُكُمَا فَيَسْقِيْ رَبَّهٗ خَمْرًا ۚ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَيُصْلَبُ
فَتَاْكُلُ الطَّيْرُ مِنْ رَّاْسِهٖ ؕ قُضِيَ الْاَمْرُ الَّذِيْ فِيْهِ تَسْتَفْتِيٰنِ ﴿۴۱﴾ وَقَالَ لِلَّذِيْ
ظَنَّ اَنَّهٗ نَاجٍ مِّنْهُمَا اذْكُرْنِيْ عِنْدَ رَبِّكَ ۫ فَاَنْسٰىهُ الشَّيْطٰنُ ذِكْرَ رَبِّهٖ فَلَبِثَ
فِي السِّجْنِ بِضْعَ سِنِيْنَ ﴿۴۲﴾ ع وَقَالَ الْمَلِكُ اِنِّيْٓ اَرٰى سَبْعَ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ ع ۵/۱۵
يَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَّسَبْعَ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّاُخَرَ يٰبِسٰتٍ ؕ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَاُ
اَفْتُوْنِيْ فِيْ رُءْيَايَ اِنْ كُنْتُمْ لِلرُّءْيَا تَعْبُرُوْنَ ﴿۴۳﴾ قَالُوْٓا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ ۚ
وَمَا نَحْنُ بِتَاْوِيْلِ الْاَحْلَامِ بِعٰلِمِيْنَ ﴿۴۴﴾ وَقَالَ الَّذِيْ نَجَا مِنْهُمَا وَادَّكَرَ بَعْدَ
اُمَّةٍ اَنَا اُنَبِّئُكُمْ بِتَاْوِيْلِهٖ فَاَرْسِلُوْنِ ﴿۴۵﴾ يُوْسُفُ اَيُّهَا الصِّدِّيْقُ اَفْتِنَا
فِيْ سَبْعِ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ يَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَّسَبْعِ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّاُخَرَ
يٰبِسٰتٍ ۙ لَّعَلِّيْٓ اَرْجِعُ اِلَى النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۶﴾

میرے جیل خانے کے رفیقو! تم میں سے ایک (جو پہلا خواب بیان کرنے والا ہے وہ) تو اپنے آقا کو شراب پلایا کرے گا۔ اور جو دوسرا ہے وہ سولی دیا جائے گا اور جانور اس کا سر کھا جائیں گے جو امر تم مجھ سے پوچھتے ہو فیصل ہو چکا ہے۔ ﴿۴۱﴾ (ف) اور دونوں شخصوں میں سے جس کی نسبت یوسفؑ نے خیال کیا کہ وہ رہائی پا جائے گا اس سے کہا کہ اپنے آقا سے میرا ذکر بھی کرنا لیکن شیطان نے ان کا اپنے آقا سے ذکر کرنا بھلا دیا اور یوسفؑ کئی برس جیل خانے میں رہے۔ ﴿۴۲﴾ (ف) اور بادشاہ نے کہا کہ میں (نے خواب دیکھا ہے) دیکھتا (کیا) ہوں کہ سات موٹی گائیں ہیں جن کو سات دبلی گائیں کھا رہی ہیں اور سات خوشے سبز ہیں اور (سات) خشک۔ اے سردارو! اگر تم خوابوں کی تعبیر دے سکتے ہو تو مجھے میرے خوابوں کی تعبیر بتاؤ۔ ﴿۴۳﴾ (ف) انہوں نے کہا یہ تو پریشان سے خواب ہیں اور ہمیں ایسے خوابوں کی تعبیر نہیں آتی۔ ﴿۴۴﴾ (ف) اب وہ شخص جو دونوں قیدیوں میں سے رہائی پا گیا تھا اور جسے مدت کے بعد بات یاد آ گئی بول اٹھا کہ میں آپ کو اس کی تعبیر (لا) بتاتا ہوں۔ مجھے (جیل خانے) جانے کی اجازت دیجیے۔ ﴿۴۵﴾ (ف) (غرض وہ یوسفؑ کے پاس آیا اور کہنے لگا) یوسفؑ اے بڑے سچے (یوسفؑ) ہمیں (اس خواب کی تعبیر) بتائیے کہ سات موٹی گایوں کو سات دبلی گائیں کھا رہی ہیں۔ اور سات خوشے سبز ہیں اور سات سوکھے تاکہ میں لوگوں کے پاس واپس جا کر (تعبیر) بتاؤں۔ عجب نہیں کہ وہ (تمہاری قدر) جانیں۔ ﴿۴۶﴾ (ف)

Marfat.com

قَالَ تَزْرَعُوْنَ سَبْعَ سِنِيْنَ دَاَبًا ۚ فَمَا حَصَدْتُّمْ فَذَرُوْهُ فِيْ سُنْۢبُلِهٖۤ اِلَّا قَلِيْلًا
مِّمَّا تَاْكُلُوْنَ ﴿۴۷﴾ ثُمَّ يَاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ سَبْعٌ شِدَادٌ يَّاْكُلْنَ مَا قَدَّمْتُمْ
لَهُنَّ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّا تُحْصِنُوْنَ ﴿۴۸﴾ ثُمَّ يَاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ عَامٌ فِيْهِ يُغَاثُ
النَّاسُ وَفِيْهِ يَعْصِرُوْنَ ﴿۴۹﴾ ع وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُوْنِيْ بِهٖ ۚ فَلَمَّا جَآءَهُ الرَّسُوْلُ
قَالَ ارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَسْـَٔلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ الّٰتِيْ قَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ ؕ اِنَّ
رَبِّيْ بِكَيْدِهِنَّ عَلِيْمٌ ﴿۵۰﴾ قَالَ مَا خَطْبُكُنَّ اِذْ رَاوَدْتُّنَّ يُوْسُفَ عَنْ نَّفْسِهٖ ؕ قُلْنَ
حَاشَ لِلّٰهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ مِنْ سُوْٓءٍ ؕ قَالَتِ امْرَاَتُ الْعَزِيْزِ الْـٰٔنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ ز
اَنَا رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ وَاِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۵۱﴾ ذٰلِكَ لِيَعْلَمَ اَنِّيْ لَمْ اَخُنْهُ
بِالْغَيْبِ وَاَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ كَيْدَ الْخَآئِنِيْنَ ﴿۵۲﴾

انہوں نے کہا کہ تم لوگ سات سال متواتر کھیتی کرتے رہو گے تو جو (غلہ) کاٹو تو تھوڑے سے غلے کے سوا جو کھانے میں آئے اسے خوشوں میں ہی رہنے دینا۔ ﴿۴۷﴾ (ف) پھر اس کے بعد (خشک سالی کے) سات سخت (سال) آئیں گے کہ جو (غلہ) تم نے جمع کر رکھا ہوگا وہ اس سب کو کھا جائیں گے۔ صرف وہی تھوڑا سا رہ جائے گا جو تم احتیاط سے رکھ چھوڑو گے۔ ﴿۴۸﴾ (ف) پھر اس کے بعد ایک ایسا سال آئے گا کہ خوب مینہ برسے گا اور لوگ اس میں رس نچوڑیں گے۔ ﴿۴۹﴾ (ف) (یہ تعبیر سن کر) بادشاہ نے حکم دیا کہ یوسفؑ کو میرے پاس لے آؤ۔ جب قاصد ان کے پاس گیا تو انہوں نے کہا کہ اپنے آقا کے پاس واپس جاؤ اور ان سے پوچھو کہ ان عورتوں کا کیا خیال ہے جنہوں نے اپنے ہاتھ کاٹ لیے تھے۔ بے شک میرا پروردگار ان کے مکروں سے خوب واقف ہے۔ ﴿۵۰﴾ (ف) بادشاہ نے (عورتوں سے) پوچھا کہ بھلا اس وقت کیا ہوا تھا جب تم نے یوسفؑ کو اپنی طرف مائل کرنا چاہا، سب بول اٹھیں کہ ماشا اللہ ہم نے اس میں کوئی برائی معلوم نہیں کی۔ عزیز کی عورت نے کہا اب سچی بات تو ظاہر ہو ہی گئی ہے (اصل یہ ہے کہ) میں نے اس کو اپنی طرف مائل کرنا چاہا تھا اور وہ بے شک سچا ہے۔ ﴿۵۱﴾ (ف) (یوسفؑ نے کہا میں نے) یہ بات اس لیے (پوچھی ہے) کہ عزیز کو یقین ہو جائے کہ میں نے اس کی پیٹھ پیچھے اس کی (امانت میں) خیانت نہیں کی اور اللہ خیانت کرنے والوں کے مکروں کو روبراہ نہیں کرتا۔ ﴿۵۲﴾ (ف)

✿✿✿✿✿

Marfat.com

وَمَآ اُبَرِّئُ نَفۡسِیۡ ۚ اِنَّ النَّفۡسَ لَاَمَّارَۃٌۢ بِالسُّوۡٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّیۡ ؕ اِنَّ رَبِّیۡ
غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ ﴿۵۳﴾ وَ قَالَ الۡمَلِکُ ائۡتُوۡنِیۡ بِہٖۤ اَسۡتَخۡلِصۡہُ لِنَفۡسِیۡ ۚ فَلَمَّا کَلَّمَہٗ
قَالَ اِنَّکَ الۡیَوۡمَ لَدَیۡنَا مَکِیۡنٌ اَمِیۡنٌ ﴿۵۴﴾ قَالَ اجۡعَلۡنِیۡ عَلٰی خَزَآئِنِ
الۡاَرۡضِ ۚ اِنِّیۡ حَفِیۡظٌ عَلِیۡمٌ ﴿۵۵﴾ وَ کَذٰلِکَ مَکَّنَّا لِیُوۡسُفَ فِی الۡاَرۡضِ ۚ یَتَبَوَّاُ
مِنۡہَا حَیۡثُ یَشَآءُ ؕ نُصِیۡبُ بِرَحۡمَتِنَا مَنۡ نَّشَآءُ وَ لَا نُضِیۡعُ اَجۡرَ الۡمُحۡسِنِیۡنَ ﴿۵۶﴾
وَ لَاَجۡرُ الۡاٰخِرَۃِ خَیۡرٌ لِّلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ کَانُوۡا یَتَّقُوۡنَ ﴿۵۷﴾ وَ جَآءَ اِخۡوَۃُ ع ۷
یُوۡسُفَ فَدَخَلُوۡا عَلَیۡہِ فَعَرَفَہُمۡ وَ ہُمۡ لَہٗ مُنۡکِرُوۡنَ ﴿۵۸﴾ وَ لَمَّا جَہَّزَہُمۡ
بِجَہَازِہِمۡ قَالَ ائۡتُوۡنِیۡ بِاَخٍ لَّکُمۡ مِّنۡ اَبِیۡکُمۡ ۚ اَلَا تَرَوۡنَ اَنِّیۡۤ اُوۡفِی
الۡکَیۡلَ وَ اَنَا خَیۡرُ الۡمُنۡزِلِیۡنَ ﴿۵۹﴾ فَاِنۡ لَّمۡ تَاۡتُوۡنِیۡ بِہٖ فَلَا کَیۡلَ لَکُمۡ
عِنۡدِیۡ وَ لَا تَقۡرَبُوۡنِ ﴿۶۰﴾

اور میں اپنے تئیں پاک صاف نہیں کہتا کیونکہ نفس امارہ (انسان کو) برائی ہی سکھاتا رہتا ہے مگر یہ کہ میرا پروردگار بخشنے والا مہربان ہے۔ ﴿۵۳﴾ (ف) بادشاہ نے حکم دیا کہ اُسے میرے پاس لاؤ میں اسے اپنا مصاحب خاص بناؤں گا۔ پھر جب ان سے گفتگو کی تو کہا کہ آج سے تم ہمارے ہاں صاحب منزلت اور صاحب اعتبار ہو۔ ﴿۵۴﴾ (ف) (یوسفؑ نے) کہا مجھے اس ملک کے خزانوں پر مقرر کر دیجیے کیونکہ میں حفاظت بھی کرسکتا ہوں اور اس کام سے واقف ہوں۔ ﴿۵۵﴾ (ف) اس طرح ہم نے یوسف کو ملک (مصر) میں جگہ دی اور وہ اس ملک میں جہاں چاہتے تھے رہتے تھے۔ ہم اپنی رحمت جس پر چاہتے ہیں کرتے ہیں اور نیکوکاروں کے اجر کو ضائع نہیں کرتے۔ ﴿۵۶﴾ (ف) اور جو لوگ ایمان لائے اور ڈرتے رہے ان کے لیے آخرت کا اجر بہت بہتر ہے۔ ﴿۵۷﴾ (ف) اور یوسفؑ کے بھائی (کنعان سے مصر میں غلہ خریدنے کے لیے) آئے تو یوسفؑ کے پاس گئے تو یوسفؑ نے ان کو پہچان لیا اور وہ ان کو نہ پہچان سکے۔ ﴿۵۸﴾ (ف) جب یوسفؑ نے ان کے لیے ان کا سامان تیار کر دیا تو کہا کہ (پھر آنا تو) جو باپ کی طرف سے تمہارا ایک اور بھائی ہے اسے بھی میرے پاس لیتے آنا کیا تم نہیں دیکھتے کہ میں ماپ بھی پوری پوری دیتا ہوں اور مہمان داری بھی خوب کرتا ہوں۔ ﴿۵۹﴾ (ف) اگر تم اسے میرے پاس نہ لاؤ گے تو نہ تمہیں میرے ہاں سے غلہ ملے گا اور نہ تم میرے پاس ہی آسکو گے۔ ﴿۶۰﴾ (ف)

Marfat.com

قَالُوْا سَنُرَاوِدُ عَنْهُ اَبَاهُ وَاِنَّا لَفٰعِلُوْنَ ۝٦١ وَقَالَ لِفِتْيٰنِهِ اجْعَلُوْا
بِضَاعَتَهُمْ فِيْ رِحَالِهِمْ لَعَلَّهُمْ يَعْرِفُوْنَهَآ اِذَا انْقَلَبُوْٓا اِلٰٓى اَهْلِهِمْ لَعَلَّهُمْ
يَرْجِعُوْنَ ۝٦٢ فَلَمَّا رَجَعُوْٓا اِلٰٓى اَبِيْهِمْ قَالُوْا يٰٓاَبَانَا مُنِعَ مِنَّا الْكَيْلُ فَاَرْسِلْ
مَعَنَآ اَخَانَا نَكْتَلْ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝٦٣ قَالَ هَلْ اٰمَنُكُمْ عَلَيْهِ اِلَّا كَمَآ
اَمِنْتُكُمْ عَلٰٓى اَخِيْهِ مِنْ قَبْلُ ؕ فَاللّٰهُ خَيْرٌ حٰفِظًا ۪ وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ۝٦٤
وَلَمَّا فَتَحُوْا مَتَاعَهُمْ وَجَدُوْا بِضَاعَتَهُمْ رُدَّتْ اِلَيْهِمْ ؕ قَالُوْا يٰٓاَبَانَا مَا نَبْغِيْ ؕ
هٰذِهٖ بِضَاعَتُنَا رُدَّتْ اِلَيْنَا ۚ وَنَمِيْرُ اَهْلَنَا وَنَحْفَظُ اَخَانَا وَنَزْدَادُ كَيْلَ
بَعِيْرٍ ؕ ذٰلِكَ كَيْلٌ يَّسِيْرٌ ۝٦٥ قَالَ لَنْ اُرْسِلَهٗ مَعَكُمْ حَتّٰى تُؤْتُوْنِ مَوْثِقًا مِّنَ
اللّٰهِ لَتَاْتُنَّنِيْ بِهٖٓ اِلَّآ اَنْ يُّحَاطَ بِكُمْ ۚ فَلَمَّآ اٰتَوْهُ مَوْثِقَهُمْ قَالَ اللّٰهُ عَلٰى
مَا نَقُوْلُ وَكِيْلٌ ۝٦٦

انہوں نے کہا کہ ہم اس کے بارے میں اس کے والد سے تذکرہ کریں گے اور ہم (یہ کام) کر کے رہیں گے۔ (۶۱)(ف) اور (یوسف نے) اپنے خدام سے کہا کہ ان کا سرمایہ (یعنی غلے کی قیمت) ان کے شلیتوں میں رکھ دو عجب نہیں کہ جب یہ اپنے اہل وعیال میں جائیں تو اسے پہچان لیں (اور) عجب نہیں کہ یہ پھر یہاں آئیں۔ (۶۲)(ف) جب وہ اپنے باپ کے پاس گئے تو کہنے لگے کہ ابا (جب تک ہم بنیامین کو ساتھ نہ لے جائیں) ہمارے لیے غلے کی بندش کر دی گئی ہے تو ہمارے ساتھ ہمارے بھائی کو بھیج دیجیے تاکہ ہم پھر غلہ لائیں اور ہم اس کے نگہبان ہیں۔ (۶۳)(ف) (یعقوبؑ نے) کہا کہ میں اس کے بارے میں تمہارا اعتبار نہیں کرتا مگر ویسا ہی جیسا اس کے بھائی کے بارے میں کیا تھا' سو خدا ہی بہتر نگہبان ہے اور وہ سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔ (۶۴)(ف) اور جب انہوں نے اپنا اسباب کھولا تو دیکھا کہ ان کا سرمایہ ان کو واپس کر دیا گیا ہے۔ کہنے لگے ابا ہمیں (اور) کیا چاہیے (دیکھیے) یہ ہماری پونجی بھی ہمیں واپس کر دی گئی ہے۔ اب ہم اپنے اہل وعیال کے لیے پھر غلہ لائیں گے اور اپنے بھائی کی نگہبانی کریں گے اور ایک بار شتر زیادہ لائیں گے (کہ) یہ غلہ (جو ہم لائے ہیں) تھوڑا ہے۔ (۶۵)(ف) (یعقوبؑ نے) کہا جب تک تم خدا کا عہد نہ دو کہ اس کو میرے پاس (صحیح وسالم) لے آؤ گے میں اسے ہرگز تمہارے ساتھ نہیں بھیجنے کا۔ مگر یہ کہ تم گھیر لیے جاؤ (یعنی بے بس ہو جاؤ تو مجبوری ہے) جب انہوں نے ان سے عہد کر لیا تو (یعقوبؑ نے) کہا کہ جو قول وقرار ہم کر رہے ہیں اس کا خدا ضامن ہے۔ (۶۶)(ف)

Marfat.com

وَ قَالَ يٰبَنِيَّ لَا تَدۡخُلُوۡا مِنۡۢ بَابٍ وَّاحِدٍ وَّادۡخُلُوۡا مِنۡ اَبۡوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ ؕ
وَمَاۤ اُغۡنِىۡ عَنۡكُمۡ مِّنَ اللّٰهِ مِنۡ شَىۡءٍ ؕ اِنِ الۡحُكۡمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ عَلَيۡهِ تَوَكَّلۡتُ ۚ وَعَلَيۡهِ
فَلۡيَتَوَكَّلِ الۡمُتَوَكِّلُوۡنَ ﴿۶۷﴾ وَلَمَّا دَخَلُوۡا مِنۡ حَيۡثُ اَمَرَهُمۡ اَبُوۡهُمۡ ؕ مَا كَانَ
يُغۡنِىۡ عَنۡهُمۡ مِّنَ اللّٰهِ مِنۡ شَىۡءٍ اِلَّا حَاجَةً فِىۡ نَفۡسِ يَعۡقُوۡبَ قَضٰٮهَا ؕ
وَاِنَّهٗ لَذُوۡ عِلۡمٍ لِّمَا عَلَّمۡنٰهُ وَلٰـكِنَّ اَكۡثَرَ النَّاسِ لَا يَعۡلَمُوۡنَ ﴿۶۸﴾ ع وَلَمَّا دَخَلُوۡا
عَلٰى يُوۡسُفَ اٰوٰٓى اِلَيۡهِ اَخَاهُ قَالَ اِنِّىۡۤ اَنَا اَخُوۡكَ فَلَا تَبۡتَٮِٕسۡ بِمَا
كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ ﴿۶۹﴾ فَلَمَّا جَهَّزَهُمۡ بِجَهَازِهِمۡ جَعَلَ السِّقَايَةَ فِىۡ رَحۡلِ
اَخِيۡهِ ثُمَّ اَذَّنَ مُؤَذِّنٌ اَيَّتُهَا الۡعِيۡرُ اِنَّكُمۡ لَسٰرِقُوۡنَ ﴿۷۰﴾ قَالُوۡا وَاَقۡبَلُوۡا
عَلَيۡهِمۡ مَّاذَا تَفۡقِدُوۡنَ ﴿۷۱﴾ قَالُوۡا نَفۡقِدُ صُوَاعَ الۡمَلِكِ وَلِمَنۡ جَآءَ بِهٖ حِمۡلُ
بَعِيۡرٍ وَّاَنَا بِهٖ زَعِيۡمٌ ﴿۷۲﴾

اور ہدایت کی کہ بیٹا ایک ہی دروازے سے داخل نہ ہونا بلکہ جدا جدا دروازوں سے داخل ہونا اور میں خدا کی تقدیر تو تم سے روک نہیں سکتا۔ (بے شک) حکم اسی کا ہے میں اسی پر بھروسہ رکھتا ہوں۔ اور اہل توکل کو اسی پر بھروسہ رکھنا چاہیے۔ ﴿۶۷﴾ (ف) اور جب وہ ان ان مقامات سے داخل ہوئے جہاں جہاں سے (داخل ہونے کے لیے) باپ نے ان سے کہا تھا تو وہ تدبیر خدا کے حکم کو ذرا بھی ٹال نہیں سکتی تھی۔ ہاں وہ یعقوبؑ کے دل کی خواہش تھی جو انہوں نے پوری کی تھی اور بے شک وہ صاحب علم تھے کیونکہ ہم نے ان کو علم سکھایا تھا لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ ﴿۶۸﴾ (ف) اور جب وہ لوگ یوسفؑ کے پاس پہنچے تو یوسفؑ نے اپنے حقیقی بھائی کو اپنے پاس جگہ دی اور کہا کہ میں تمہارا بھائی ہوں تو جو سلوک یہ (ہمارے ساتھ) کرتے رہے ہیں اس پر افسوس نہ کرنا۔ ﴿۶۹﴾ (ف) جب ان کا اسباب تیار کر دیا تو اپنے بھائی کے شلیتے میں گلاس رکھ دیا پھر (جب وہ آبادی سے باہر نکل گئے تو) ایک پکارنے والے نے آواز دی کہ قافلے والو تم تو چور ہو۔ ﴿۷۰﴾ (ف) وہ ان کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگے کہ تمہاری کیا چیز کھوئی گئی ہے۔ ﴿۷۱﴾ (ف) وہ بولے کہ بادشاہ (کے پانی پینے) کا گلاس کھویا گیا ہے اور جو شخص اس کو لے آئے اس کے لیے ایک بار شتر (انعام) اور میں اس کا ضامن ہوں۔ ﴿۷۲﴾ (ف)

Marfat.com

قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُمْ مَّا جِئْنَا لِنُفْسِدَ فِي الْاَرْضِ وَمَا كُنَّا سٰرِقِيْنَ ﴿۷۳﴾
قَالُوْا فَمَا جَزَآؤُهٗٓ اِنْ كُنْتُمْ كٰذِبِيْنَ ﴿۷۴﴾ قَالُوْا جَزَآؤُهٗ مَنْ وُّجِدَ فِيْ رَحْلِهٖ
فَهُوَ جَزَآؤُهٗ ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ ﴿۷۵﴾ فَبَدَاَ بِاَوْعِيَتِهِمْ قَبْلَ وِعَآءِ
اَخِيْهِ ثُمَّ اسْتَخْرَجَهَا مِنْ وِّعَآءِ اَخِيْهِ ؕ كَذٰلِكَ كِدْنَا لِيُوْسُفَ ؕ مَا كَانَ
لِيَاْخُذَ اَخَاهُ فِيْ دِيْنِ الْمَلِكِ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ؕ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ
نَّشَآءُ ؕ وَفَوْقَ كُلِّ ذِيْ عِلْمٍ عَلِيْمٌ ﴿۷۶﴾ قَالُوْٓا اِنْ يَّسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ اَخٌ لَّهٗ
مِنْ قَبْلُ ۚ فَاَسَرَّهَا يُوْسُفُ فِيْ نَفْسِهٖ وَلَمْ يُبْدِهَا لَهُمْ ۚ قَالَ اَنْتُمْ
شَرٌّ مَّكَانًا ۚ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا تَصِفُوْنَ ﴿۷۷﴾ قَالُوْا يٰٓاَيُّهَا الْعَزِيْزُ اِنَّ لَهٗٓ
اَبًا شَيْخًا كَبِيْرًا فَخُذْ اَحَدَنَا مَكَانَهٗ ۚ اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۷۸﴾ قَالَ
مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ نَّاْخُذَ اِلَّا مَنْ وَّجَدْنَا مَتَاعَنَا عِنْدَهٗٓ ۙ اِنَّآ اِذًا لَّظٰلِمُوْنَ ﴿۷۹﴾

وہ کہنے لگے خدا کی قسم تم کو معلوم ہے کہ ہم (اس) ملک میں اس لیے نہیں آئے کہ خرابی کریں' اور نہ ہم چوری کیا کرتے ہیں۔ (۷۳) (ف) بولے کہ اگر تم جھوٹے نکلے (یعنی چوری ثابت ہوئی) تو اس کی سزا کیا۔ (۷۴) (ف) انہوں نے کہا کہ اس کی سزا یہ کہ جس کے شلیتے میں وہ دستیاب ہو وہی اس کا بدل قرار دیا جائے۔ ہم ظالموں کو یہی سزا دیا کرتے ہیں۔ (۷۵) (ف) پھر یوسف نے اپنے بھائی کے شلیتے سے پہلے ان کے شلیتوں کو دیکھنا شروع کیا۔ پھر اپنے بھائی کے شلیتے میں سے اس کو نکال لیا۔ اس طرح ہم نے یوسفؑ کے لیے تدبیر کی۔ (ورنہ) بادشاہ کے قانون کے مطابق وہ مشیت خدا کے سوا اپنے بھائی کو لے نہیں سکتے تھے۔ ہم جس کے چاہتے ہیں درجے بلند کرتے ہیں اور ہر علم والے سے دوسرا علم والا بڑھ کر ہے۔ (۷۶) (ف) (برادران یوسفؑ نے) کہا کہ اگر اس نے چوری کی ہو تو (کچھ عجب نہیں کہ) اس کے ایک بھائی نے بھی پہلے چوری کی تھی یوسفؑ نے اس بات کو اپنے دل میں مخفی رکھا اور ان پر ظاہر نہ ہونے دیا (اور) کہا کہ تم بڑے بدقماش ہو اور جو تم بیان کرتے ہو خدا اسے خوب جانتا ہے۔ (۷۷) (ف) وہ کہنے لگے کہ اے عزیز اس کے والد بہت بوڑھے ہیں (اور اس سے بہت محبت رکھتے ہیں) تو (اس کو چھوڑ دیجیے اور) اس کی جگہ ہم میں سے کسی کو رکھ لیجیے ہم دیکھتے ہیں کہ آپ احسان کرنے والے ہیں۔ (۷۸) (ف) (یوسفؑ نے) کہا کہ اللہ پناہ میں رکھے کہ جس شخص کے پاس ہم نے اپنی چیز پائی ہے اس کے سوا کسی اور کو پکڑ لیں۔ ایسا کریں تو ہم (بڑے) بے انصاف ہیں۔ (۷۹) (ف)

Marfat.com

فَلَمَّا اسْتَيْـَٔسُوْا مِنْهُ خَلَصُوْا نَجِيًّا ؕ قَالَ كَبِيْرُهُمْ اَلَمْ تَعْلَمُوْۤا اَنَّ اَبَاكُمْ
قَدْ اَخَذَ عَلَيْكُمْ مَّوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ وَمِنْ قَبْلُ مَا فَرَّطْتُّمْ فِيْ يُوْسُفَ ۚ
فَلَنْ اَبْرَحَ الْاَرْضَ حَتّٰى يَاْذَنَ لِيْۤ اَبِيْۤ اَوْ يَحْكُمَ اللّٰهُ لِيْ ۚ وَهُوَ خَيْرُ
الْحٰكِمِيْنَ ﴿۸۰﴾ اِرْجِعُوْۤا اِلٰۤى اَبِيْكُمْ فَقُوْلُوْا يٰۤاَبَانَاۤ اِنَّ ابْنَكَ سَرَقَ ۚ وَمَا
شَهِدْنَاۤ اِلَّا بِمَا عَلِمْنَا وَمَا كُنَّا لِلْغَيْبِ حٰفِظِيْنَ ﴿۸۱﴾ وَسْـَٔلِ الْقَرْيَةَ الَّتِيْ
كُنَّا فِيْهَا وَالْعِيْرَ الَّتِيْۤ اَقْبَلْنَا فِيْهَا ؕ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ﴿۸۲﴾ قَالَ بَلْ
سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ؕ فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ ؕ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِيَنِيْ بِهِمْ
جَمِيْعًا ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ﴿۸۳﴾ وَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ يٰۤاَسَفٰى عَلٰى يُوْسُفَ
وَابْيَضَّتْ عَيْنٰهُ مِنَ الْحُزْنِ فَهُوَ كَظِيْمٌ ﴿۸۴﴾ قَالُوْا تَاللّٰهِ تَفْتَؤُا تَذْكُرُ يُوْسُفَ
حَتّٰى تَكُوْنَ حَرَضًا اَوْ تَكُوْنَ مِنَ الْهٰلِكِيْنَ ﴿۸۵﴾

جب وہ اس سے ناامید ہو گئے تو الگ ہو کر صلاح کرنے لگے۔ سب سے بڑے نے کہا کیا تم نہیں جانتے کہ تمہارے والد نے تم سے خدا کا عہد لیا ہے اور اس سے پہلے بھی تم یوسفؑ کے بارے میں قصور کر چکے ہو تو جب تک والد صاحب مجھے حکم نہ دیں میں تو اس جگہ سے ہلنے کا نہیں یا خدا میرے لیے کوئی اور تدبیر کرے۔ اور وہ سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔ ۞(ف) تم سب والد صاحب کے پاس جاؤ اور کہو کہ ابا آپ کے صاحبزادے نے (وہاں جا کر) چوری کی۔ اور ہم نے تو اپنی دانست کے مطابق آپ سے (اس کے لیے آنے کا) عہد کیا تھا مگر ہم غیب کی باتوں کے (جاننے اور) یاد رکھنے والے تو نہیں تھے۔ ۞(ف) اور جس بستی میں ہم (ٹھہرے) تھے وہاں سے (یعنی اہل مصر سے) اور جس قافلے میں آئے ہیں اس سے دریافت کر لیجیے اور ہم (اس بیان میں) بالکل سچے ہیں۔ ۞(ف) (جب انہوں نے یہ بات یعقوبؑ سے آکر کہی تو) انہوں نے کہا (کہ حقیقت یوں نہیں ہے) بلکہ یہ بات تم نے اپنے دل سے بنا لی ہے تو صبر ہی بہتر ہے۔ عجب نہیں کہ خدا ان سب کو میرے پاس لے آئے۔ بے شک وہ دانا (اور) حکمت والا ہے۔ ۞(ف) پھر ان کے پاس سے چلے گئے اور کہنے لگے کہ ہائے افسوس یوسف (ہائے افسوس) اور رنج والم میں (اس قدر روئے کہ) ان کی آنکھیں سفید ہو گئیں اور ان کا دل غم سے بھر رہا تھا۔ ۞(ف) بیٹے کہنے لگے کہ واللہ اگر آپ یوسفؑ کو اسی طرح یاد ہی کرتے رہیں گے تو یا بیمار ہو جائیں گے یا جان ہی دے دیں گے۔ ۞(ف)

Marfat.com

قَالَ اِنَّمَاۤ اَشۡكُوۡا بَثِّىۡ وَحُزۡنِىۡۤ اِلَى اللّٰهِ وَاَعۡلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۸۶﴾
يٰبَنِىَّ اذۡهَبُوۡا فَتَحَسَّسُوۡا مِنۡ يُّوۡسُفَ وَاَخِيۡهِ وَلَا تَايۡــَٔسُوۡا مِنۡ رَّوۡحِ اللّٰهِ ؕ
اِنَّهٗ لَا يَايۡــَٔسُ مِنۡ رَّوۡحِ اللّٰهِ اِلَّا الۡقَوۡمُ الۡكٰفِرُوۡنَ ﴿۸۷﴾ فَلَمَّا دَخَلُوۡا عَلَيۡهِ قَالُوۡا
يٰۤاَيُّهَا الۡعَزِيۡزُ مَسَّنَا وَاَهۡلَنَا الضُّرُّ وَجِئۡنَا بِبِضَاعَةٍ مُّزۡجٰىةٍ فَاَوۡفِ لَنَا
الۡكَيۡلَ وَتَصَدَّقۡ عَلَيۡنَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَجۡزِى الۡمُتَصَدِّقِيۡنَ ﴿۸۸﴾ قَالَ هَلۡ
عَلِمۡتُمۡ مَّا فَعَلۡتُمۡ بِيُوۡسُفَ وَاَخِيۡهِ اِذۡ اَنۡتُمۡ جٰهِلُوۡنَ ﴿۸۹﴾ قَالُوۡۤا ءَاِنَّكَ لَاَنۡتَ
يُوۡسُفُ ؕ قَالَ اَنَا يُوۡسُفُ وَهٰذَاۤ اَخِىۡ قَدۡ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيۡنَا ؕ اِنَّهٗ مَنۡ يَّتَّقِ
وَيَصۡبِرۡ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيۡعُ اَجۡرَ الۡمُحۡسِنِيۡنَ ﴿۹۰﴾ قَالُوۡا تَاللّٰهِ لَقَدۡ اٰثَرَكَ اللّٰهُ
عَلَيۡنَا وَاِنۡ كُنَّا لَخٰطِــِٕيۡنَ ﴿۹۱﴾ قَالَ لَا تَثۡرِيۡبَ عَلَيۡكُمُ الۡيَوۡمَ ؕ يَغۡفِرُ اللّٰهُ لَكُمۡ
وَهُوَ اَرۡحَمُ الرّٰحِمِيۡنَ ﴿۹۲﴾

انہوں نے کہا میں تو اپنے غم واندوہ کا اظہار خدا سے کرتا ہوں اور خدا کی طرف سے وہ باتیں جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔ ﴿۸۶﴾
(ف) بیٹا (یوں کرو کہ ایک دفعہ پھر) جاؤ اور یوسفؑ اور اس کے بھائی کو تلاش کرو اور خدا کی رحمت سے ناامید نہ ہو۔ کہ خدا کی
رحمت سے بے ایمان لوگ ناامید ہوا کرتے ہیں۔ ﴿۸۷﴾ (ف) جب وہ یوسفؑ کے پاس گئے تو کہنے لگے کہ عزیز ہمیں اور ہمارے اہل
وعیال کو بڑی تکلیف ہو رہی ہے اور ہم تھوڑا سا سرمایہ لائے ہیں آپ ہمیں (اس کے عوض) پورا غلہ دیجیے اور خیرات کیجیے کہ خدا
خیرات کرنے والوں کو ثواب دیتا ہے۔ ﴿۸۸﴾ (ف) (یوسفؑ نے) کہا تمہیں معلوم ہے کہ جب تم نادانی میں پھنسے ہوئے تھے تو تم نے
یوسفؑ اور اس کے بھائی کے ساتھ کیا کیا تھا۔ ﴿۸۹﴾ (ف) وہ بولے تم ہی یوسفؑ ہو۔ انہوں نے کہا ہاں میں ہی یوسفؑ ہوں اور
(بنیامین کی طرف اشارہ کر کے کہنے لگے) یہ میرا بھائی ہے۔ خدا نے ہم پر بڑا احسان کیا ہے جو شخص خدا سے ڈرتا ہے اور صبر کرتا ہے
تو خدا نیکوکاروں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔ ﴿۹۰﴾ (ف) وہ بولے خدا کی قسم خدا نے تم کو ہم پر فضیلت بخشی ہے اور بے شک ہم خطا کار
تھے۔ ﴿۹۱﴾ (ف) (یوسفؑ نے) کہا کہ آج کے دن (سے) تم پر کچھ عتاب (وملامت) نہیں ہے۔ خدا تم کو معاف کرے اور وہ بہت
رحم کرنے والا ہے۔ ﴿۹۲﴾ (ف)

Marfat.com

اِذْهَبُوْا بِقَمِيْصِيْ هٰذَا فَاَلْقُوْهُ عَلٰى وَجْهِ اَبِيْ يَاْتِ بَصِيْرًا ۚ وَاْتُوْنِيْ
بِاَهْلِكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۹۳﴾ وَلَمَّا فَصَلَتِ الْعِيْرُ قَالَ اَبُوْهُمْ اِنِّيْ لَاَجِدُ رِيْحَ
يُوْسُفَ لَوْلَآ اَنْ تُفَنِّدُوْنِ ﴿۹۴﴾ قَالُوْا تَاللّٰهِ اِنَّكَ لَفِيْ ضَلٰلِكَ الْقَدِيْمِ ﴿۹۵﴾
فَلَمَّآ اَنْ جَآءَ الْبَشِيْرُ اَلْقٰىهُ عَلٰى وَجْهِهٖ فَارْتَدَّ بَصِيْرًا ۚ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ
لَّكُمْ ۚ اِنِّيْٓ اَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۹۶﴾ قَالُوْا يٰٓاَبَانَا اسْتَغْفِرْ لَنَا
ذُنُوْبَنَآ اِنَّا كُنَّا خٰطِئِيْنَ ﴿۹۷﴾ قَالَ سَوْفَ اَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّيْ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ
الرَّحِيْمُ ﴿۹۸﴾ فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰى يُوْسُفَ اٰوٰٓى اِلَيْهِ اَبَوَيْهِ وَقَالَ ادْخُلُوْا مِصْرَ
اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ ﴿۹۹﴾ۭ

ع ۱۰ ۱۰

یہ میرا کرتہ لے جاؤ اور اسے والد صاحب کے منہ پر ڈال دو وہ بینا ہو جائیں گے اور اپنے اہل وعیال کو میرے پاس لے آؤ۔ ﴿۹۳﴾(ف) اور جب قافلہ (مصر سے) روانہ ہوا تو ان کے والد کہنے لگے کہ اگر مجھ کو یہ نہ کہو کہ (بوڑھا) بہک گیا ہے تو مجھے تو یوسف کی بو آ رہی ہے۔ ﴿۹۴﴾(ف) وہ بولے کہ واللہ آپ اسی قدیم غلطی میں (مبتلاء) ہیں۔ ﴿۹۵﴾(ف) جب خوش خبری دینے والا آ پہنچا تو کرتہ یعقوبؑ کے منہ پر ڈال دیا اور وہ بینا ہو گئے (اور بیٹوں سے) کہنے لگے کیا میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ میں خدا کی طرف سے وہ باتیں جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔ ﴿۹۶﴾(ف) بیٹوں نے کہا کہ ابا ہمارے لیے ہمارے گناہ کی مغفرت مانگیے۔ بے شک ہم خطا کار ہیں۔ ﴿۹۷﴾(ف) انہوں نے کہا کہ میں اپنے پروردگار سے تمہارے لیے بخشش مانگوں گا بے شک وہ بخشنے والا مہربان ہے۔ ﴿۹۸﴾(ف) جب (یہ سب لوگ) یوسفؑ کے پاس پہنچے تو یوسفؑ نے اپنے والدین کو اپنے پاس بٹھایا اور کہا مصر میں داخل ہو جایئے خدا نے چاہا تو خاطر جمع سے رہیئے گا۔ ﴿۹۹﴾(ف)

وَرَفَعَ اَبَوَيۡهِ عَلَى الۡعَرۡشِ وَخَرُّوۡا لَهٗ سُجَّدًا‌ ۚ وَقَالَ يٰۤاَبَتِ هٰذَا تَاۡوِيۡلُ
رُءۡيَاىَ مِنۡ قَبۡلُ قَدۡ جَعَلَهَا رَبِّىۡ حَقًّا‌ ؕ وَقَدۡ اَحۡسَنَ بِىۡۤ اِذۡ اَخۡرَجَنِىۡ
مِنَ السِّجۡنِ وَجَآءَ بِكُمۡ مِّنَ الۡبَدۡوِ مِنۡۢ بَعۡدِ اَنۡ نَّزَغَ الشَّيۡطٰنُ بَيۡنِىۡ
وَبَيۡنَ اِخۡوَتِىۡ‌ ؕ اِنَّ رَبِّىۡ لَطِيۡفٌ لِّمَا يَشَآءُ‌ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الۡعَلِيۡمُ الۡحَكِيۡمُ ﴿۱۰۰﴾
رَبِّ قَدۡ اٰتَيۡتَنِىۡ مِنَ الۡمُلۡكِ وَعَلَّمۡتَنِىۡ مِنۡ تَاۡوِيۡلِ الۡاَحَادِيۡثِ‌ ۚ فَاطِرَ
السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ اَنۡتَ وَلِىّٖ فِى الدُّنۡيَا وَالۡاٰخِرَةِ‌ ۚ تَوَفَّنِىۡ مُسۡلِمًا
وَّاَلۡحِقۡنِىۡ بِالصّٰلِحِيۡنَ ﴿۱۰۱﴾ ذٰلِكَ مِنۡ اَنۡۢبَآءِ الۡغَيۡبِ نُوۡحِيۡهِ اِلَيۡكَ‌ ۚ وَمَا كُنۡتَ
لَدَيۡهِمۡ اِذۡ اَجۡمَعُوۡۤا اَمۡرَهُمۡ وَهُمۡ يَمۡكُرُوۡنَ ﴿۱۰۲﴾ وَمَاۤ اَكۡثَرُ النَّاسِ وَلَوۡ حَرَصۡتَ
بِمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿۱۰۳﴾

اور اپنے والدین کو تخت پر بٹھایا اور سب یوسفؑ کے آگے سجدے میں گر پڑے۔ (اس وقت) یوسفؑ نے کہا ابا جان یہ میرے اس خواب کی تعبیر ہے جو میں نے پہلے (بچپن میں) دیکھا تھا۔ میرے پروردگار نے اسے سچ کر دیا۔ اور اس نے مجھ پر (بہت سے) احسان کیے ہیں کہ مجھ کو جیل خانے سے نکالا اور اس کے بعد کہ شیطان نے مجھ میں اور میرے بھائیوں میں فساد ڈال دیا تھا۔ آپ کو گاؤں سے یہاں لایا۔ (ف) بے شک میرا پروردگار جو چاہتا ہے اس کے متعلق انتہائی طور پر باریک بین ہے کیونکہ وہ بے شک بڑا جاننے والا اور بڑا حکمت والا ہے (سوچ سمجھ کر فیصلہ کرتا ہے)۔ ﴿۱۰۰﴾ (تذ۔۲:۱۶۳) (جب یہ سب باتیں ہو لیں تو یوسفؑ نے خدا سے دعا کی کہ) اے میرے پروردگار تو نے مجھے کو حکومت سے بہرہ دیا اور خوابوں کی تعبیر کا علم بخشا۔ اے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے تو ہی دنیا اور آخرت میں میرا کارساز ہے۔ تو مجھے (دنیا سے) اپنی اطاعت (کی حالت) میں اٹھائیو اور آخرت میں اپنے نیک بندوں میں داخل کیجو۔ ﴿۱۰۱﴾ (ف) (اے پیغمبر) یہ اخبار غیب میں سے ہیں جو ہم تمہاری طرف بھیجتے ہیں' اور جب برادران یوسفؑ نے اپنی بات پر اتفاق کیا تھا اور وہ فریب کر رہے تھے تو تم ان کے پاس تو نہ تھے۔ ﴿۱۰۲﴾ (ف) اور بہت سے آدمی گو تم (کتنی ہی) خواہش کرو ایمان لانے والے نہیں ہیں۔ ﴿۱۰۳﴾ (ف)

Marfat.com

وَمَا تَسۡـَٔلُهُمۡ عَلَيۡهِ مِنۡ اَجۡرٍ‌ ؕ اِنۡ هُوَ اِلَّا ذِكۡرٌ لِّـلۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۱۰۴﴾ وَكَاَيِّنۡ
مِّنۡ اٰيَةٍ فِى السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ يَمُرُّوۡنَ عَلَيۡهَا وَهُمۡ عَنۡهَا مُعۡرِضُوۡنَ ﴿۱۰۵﴾
وَمَا يُؤۡمِنُ اَكۡثَرُهُمۡ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمۡ مُّشۡرِكُوۡنَ ﴿۱۰۶﴾ اَفَاَمِنُوۡۤا اَنۡ تَاۡتِيَهُمۡ
غَاشِيَةٌ مِّنۡ عَذَابِ اللّٰهِ اَوۡ تَاۡتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغۡتَةً وَّهُمۡ لَا يَشۡعُرُوۡنَ ﴿۱۰۷﴾
قُلۡ هٰذِهٖ سَبِيۡلِىۡۤ اَدۡعُوۡۤا اِلَى اللّٰهِ‌ؔ عَلٰى بَصِيۡرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِىۡ‌ ؕ وَسُبۡحٰنَ
اللّٰهِ وَمَاۤ اَنَا مِنَ الۡمُشۡرِكِيۡنَ ﴿۱۰۸﴾ وَمَاۤ اَرۡسَلۡنَا مِنۡ قَبۡلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوۡحِىۡۤ
اِلَيۡهِمۡ مِّنۡ اَهۡلِ الۡقُرٰى‌ ؕ اَفَلَمۡ يَسِيۡرُوۡا فِى الۡاَرۡضِ فَيَنۡظُرُوۡا كَيۡفَ كَانَ
عَاقِبَةُ الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ‌ ؕ وَلَدَارُ الۡاٰخِرَةِ خَيۡرٌ لِّلَّذِيۡنَ اتَّقَوۡا‌ ؕ اَفَلَا
تَعۡقِلُوۡنَ ﴿۱۰۹﴾ حَتّٰۤى اِذَا اسۡتَيۡـَٔسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوۡۤا اَنَّهُمۡ قَدۡ كُذِبُوۡا جَآءَهُمۡ
نَصۡرُنَا ۙ فَنُجِّىَ مَنۡ نَّشَآءُ‌ ؕ وَلَا يُرَدُّ بَاۡسُنَا عَنِ الۡقَوۡمِ الۡمُجۡرِمِيۡنَ ﴿۱۱۰﴾

وقف النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اور تم ان سے اس (خیر خواہی) کا کچھ صلہ بھی تو نہیں مانگتے' (ف) یہ (قرآن) نہیں مگر تمام عالموں کے لیے نصیحت۔ یعنی دنیا۔ ﴿۱۰۴﴾ (حد:۵۵) اور آسمان و زمین میں بہت سی نشانیاں ہیں جن پر یہ گزرتے ہیں اور ان سے اعراض کرتے ہیں۔ ﴿۱۰۵﴾ (ف) اور یہ اکثر خدا پر ایمان نہیں رکھتے مگر (اس کے ساتھ) شرک کرتے ہیں۔ ﴿۱۰۶﴾ (ف) کیا یہ اس (بات) سے بے خوف ہیں کہ ان پر خدا کا عذاب نازل ہو کر ان کو ڈھانپ لے یا ان پر ناگہاں قیامت آ جائے اور انہیں خبر بھی نہ ہو۔ ﴿۱۰۷﴾ (ف) کہہ دو میرا رستہ تو یہ ہے کہ میں خدا کی طرف بلاتا ہوں (ازروئے یقین و برہان) سمجھ بوجھ کر۔ (میں بھی لوگوں کو خدا کی طرف بلاتا ہوں) اور میرے پیرو بھی۔ اور خدا پاک ہے اور میں شرک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں۔ ﴿۱۰۸﴾ (ف) اور ہم نے تم سے پہلے بستیوں کے رہنے والوں میں سے مرد ہی بھیجے تھے جن کی طرف ہم وحی بھیجتے تھے (ف)' تو کیا یہ لوگ زمین میں چلے پھرے نہیں تا کہ (اپنی آنکھوں سے) دیکھ لیں کہ ان لوگوں کا کیا انجام ہوا جو ان سے پہلے تھے اور بے شک آخرۃ کا گھر انہی لوگوں کے واسطے اچھا ہے جو قانون خدا سے خوفزدہ (رہ کر مستقل طور پر عامل) ہیں تو کیا (اس اعلان کے بعد) تم (خدا کی حکمت عملی کو) نہ سمجھو گے (کہ وہ ٹھیک چلنے والوں ہی کو ہمیشہ رکھتا ہے) ﴿۱۰۹﴾ (حد۔۱۲۹) یہاں تک کہ جب پیغمبر نا امید ہو گئے اور انہوں نے خیال کیا کہ اپنی نصرت کے بارے میں جو بات انہوں نے کہی تھی (اس میں) وہ سچے نہ نکلے تو ان کے پاس ہماری مدد آ پہنچی پھر جسے ہم نے چاہا بچا دیا اور ہمارا عذاب (اتر کر) گناہ گار لوگوں سے پھرا نہیں کرتا۔ ﴿۱۱۰﴾ (ف)

Marfat.com

لَقَدۡ كَانَ فِىۡ قَصَصِهِمۡ عِبۡرَةٌ لِّاُولِى الۡاَلۡبَابِ ؕ مَا كَانَ حَدِيۡثًا يُّفۡتَـرٰى
وَلٰـكِنۡ تَصۡدِيۡقَ الَّذِىۡ بَيۡنَ يَدَيۡهِ وَتَفۡصِيۡلَ كُلِّ شَىۡءٍ وَّهُدًى وَّ
رَحۡمَةً لِّقَوۡمٍ يُّؤۡمِنُوۡنَ ﴿۱۱۱﴾ ع ۱۲ ۶

بلاشبہ دانا آدمیوں کے لیے ان لوگوں کے حالات میں بڑی عبرت ہے اور یہ قرآن کوئی بنائی ہوئی یا جھوٹ بات تو ہے نہیں بلکہ جو کچھ اس کے سامنے ہے اس کی تصدیق ہے اور فی الحقیقت یہ تو تمام آئین جہاں کی تفصیل ہے اور اس قوم کے لیے جو ایمانداری سے اس کے احکام پر عمل پیرا ہے ہدایت اور رحمت ہے۔ ﴿۱۱۱﴾ (تذ۔۱:۸۶)

آیاتها ۴۳ — ۱۳ سُورَةُ الرَّعۡدِ مَدَنِيَّةٌ ۹۰ — رکوعاتها ۶

ترجمہ المشرقیؒ: ۲۸ آیات — بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ — ترجمہ مولانا جالندھریؒ: ۱۵ آیات

الٓمّٓرٰ ۚ تِلۡكَ اٰيٰتُ الۡـكِتٰبِ ؕ وَالَّذِىۡۤ اُنۡزِلَ اِلَيۡكَ مِنۡ رَّبِّكَ الۡحَـقُّ وَلٰـكِنَّ
اَكۡثَرَ النَّاسِ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۱﴾ اَللّٰهُ الَّذِىۡ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَيۡرِ عَمَدٍ تَرَوۡنَهَا
ثُمَّ اسۡتَوٰى عَلَى الۡعَرۡشِ وَسَخَّرَ الشَّمۡسَ وَالۡقَمَرَ ؕ كُلٌّ يَّجۡرِىۡ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ
يُدَبِّرُ الۡاَمۡرَ يُفَصِّلُ الۡاٰيٰتِ لَعَلَّكُمۡ بِلِقَآءِ رَبِّكُمۡ تُوۡقِنُوۡنَ ﴿۲﴾

المرا (اے محمدؐ) یہ کتاب (الٰہی) کی آیتیں ہیں۔ اور جو تمہارے پروردگار کی طرف سے تم پر نازل ہوا ہے حق ہے لیکن اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے۔ ﴿۱﴾ (ف) (لوگو) خدا وہ عظیم و جلیل خدا ہے جس نے آسمانوں کو بغیر ستونوں کے بلند کیا' پھر تخت سلطنت پر جم کر بیٹھ گیا (کہ دنیا کا نظام چلائے جو انسان کے لئے باعث عبرت و تذکیر ہو) اور اس نے (خالصۃً تمہارے لئے) سورج اور چاند کو (ایک دئے ہوئے قاعدے کا پابند کر کے) مسخر کیا (تا کہ تم انسان سورج اور چاند کی تسخیر سے عبرت حاصل کر کے مقصد پیدائش کائنات کے متعلق موثر لائحہ عمل سوچ سکو) یہ سب کارخانہ جو کچھ تمہارے سامنے ہے ایک مقررہ مدت تک چل رہا ہے (اس کے بعد یہ ختم کر دیا جائیگا) تا کہ اس مدت کے اندر اندر تسخیر کائنات کے متعلق جو فرائض تم پر عائد ہوتے ہیں ان کو بوجہ احسن پورے کر سکو۔ اس کے بعد تمہیں مہلت نہ مل سکے گی۔ وہ خدائے عظیم اپنے قانون کی تجویز و تدبیر خود کرتا ہے (تا کہ تم انسان اس کو بتمام و کمال سمجھ کرا سکے مطابق چلتے رہو) اور آیات کو کھول کھول کر بیان کرتا ہے۔ تا کہ تم انسانوں کو یقین ہو جائے کہ ایک دن ضرور یقینی طور پر آنے والا ہے جب کہ تمہاری ملاقات تمہارے پروردگار سے ہوگی۔ (اور وہ پروردگار اس دن مقصد پیدائش کائنات کے پورا ہو جانے کے پوری توقع انسان سے رکھے گا) ﴿۲﴾ [1] (تذ۔۲:۱۵۲)

[1] یہ کارخانہ قدرت ایک وقت مقرر تک چل رہا ہے اور اس وقت مقرر کے اندر اندر انسان کے ذمے کوئی اہم فرض عائد ہے جس فرض ←

Marfat.com

وَهُوَ الَّذِي مَدَّ الْأَرْضَ وَجَعَلَ فِيهَا رَوَاسِيَ وَأَنْهَارًا ۖ وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ جَعَلَ فِيهَا زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ ۖ يُغْشِي اللَّيْلَ النَّهَارَ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ③

اور وہ عظیم الشان خدا ہے جس نے زمین کو بچھایا اور پھر اس کی سطح پر عظیم الشان پہاڑ اور دریا پیدا کر دیئے پھر اس نے تمام پھلوں کے دو جوڑے (نر اور مادہ) پیدا کئے۔ (کہ نر جوڑے کا وصال مادہ جوڑے سے ہو اور دونوں کے ملنے سے پھل پیدا ہو) وہ خدا رات پر دن کا پردہ ڈال دیتا ہے (تاکہ دن کی تابش سے پھلوں کی پرورش ہوتی جائے) بے شک ان (حقائق) میں (جو ہم نے واضح کئے ہیں) فکر کرنے والی قوم کے لئے بے شمار ہدایات ہیں (جن سے متمتع ہو کر ترقی کے فلک الافلاک پر چڑھ سکتے ہیں)۔ ③ (تک۔۱:۳۸۶)

← کے پورا ہونے کے بعد لقائے رب یعنی ملاقات خدا کا عظیم الشان واقع رونما ہونے والا ہے۔

رب زمین وآسمان سے ملاقات کا صرف یہ مقصد بتلانا کہ اس دن نافرمانوں کو سزا ملے گی کچھ بھلا معلوم نہیں دیتا اور کارخانہ فطرت کے قائم رہنے کی ایک مدت مقرر کرنے کے بعد اس مہلت کو بے مقصد قرار دینا یا اس مہلت کا مقصد نری سزا یا نری جزا دینا بھی کوئی بڑی جوش دلانے والی بات نظر نہیں آئی البتہ توقنون اور ربکم کے الفاظ سے اخذ ہوتا ہے کہ مسلمانوں کو اپنے پروردگار سے اس کے کسی مقصد کے پورا ہو جانے کے بعد مساوی درجہ پر دوبدو ملاقات اور اس کے ساتھ برابری کی دوستی ہو جانے کا یقین دلانا ہے۔ اس بلند اور عظیم الشان درجہ کو حاصل کرنے کے لیے صرف ''نیک عمل'' دنیا میں کرنا یا بڑے ''پرہیزگار'' بنے رہنا کوئی مقصد نہیں ہوسکتا اور نہ ان معمولی افعال سے خدا' جس نے آسمانوں کو بغیر ستونوں کے بنایا...... اس پر راضی ہوسکتا ہے کہ وہ انسان کو اپنے سے برابری کی ملاقات کا درجہ دے دے اور پھر اس مقررہ مدت کے بعد بلکہ اس کارخانہ قدرت کے پورے طور پر فنا ہو جانے کے بعد اس انسان کو اپنا دائمی دوست بنا لے۔ اس لحاظ سے جب تک انسان سے ایسے ہی عظیم الشان کام' جو اس آیت میں خدا نے اپنے متعلق فخراً بیان کئے ہیں...... ایسے بڑے بڑے کام انسان سے سرزد نہ ہو جائیں...... میرے چھوٹے سے دماغ میں تو کم از کم نہیں آسکتا کہ خدا کیوں کر ایسے انسان سے ملاقات گوارا کرے گا جس کو اس نے خود ناپاک نطفہ منی سے پیدا کیا...... جس کے متعلق وہ بار بار قرآن عظیم میں کہتا ہے۔ ''ہم نے اس کو گندے پانی سے پیدا کیا اور اب وہ ہمارا کھلا دشمن ہے۔'' (۱۶/۴٬۳۶/۵) اس آیت پر پورے طور پر غور وخوض کرنے کے بعد صاف اخذ ہوتا ہے کہ جب تک انسان کی حکومت پورے صحیفہ کائنات کے کونے کونے تک نہ پہنچے گی اور وہ پوری کائنات کو جو ارب در ارب میلوں تک پھیلی ہوئی ہے از خود مسخر کر کے استوی علی العرش کا مصداق خود نہیں ہوتا ملاقات رب اس کی مقررہ مدت اور اجل مسمی کے بعد میسر نہیں ہوسکتی۔ اس بنا پر تسخیر کائنات انسان کی اس زمین پر زندگی کا واحد مقصد ہے' اور کوئی دوسرا نتیجہ اس آیت سے یا کئی اور دوسری آیتوں سے جو اسی طرح کی ہیں اخذ نہیں ہوسکتا۔ (تک۔۱:۳۸۴۔۳۸۵)

وَفِي الْأَرْضِ قِطَعٌ مُّتَجٰوِرٰتٌ وَّجَنّٰتٌ مِّنْ أَعْنَابٍ وَّزَرْعٌ وَّنَخِيلٌ صِنْوَانٌ وَّغَيْرُ
صِنْوَانٍ يُّسْقٰى بِمَآءٍ وَّاحِدٍ ۙ وَنُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ فِي الْأُكُلِ ۭ إِنَّ
فِي ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُونَ ④ وَإِنْ تَعْجَبْ فَعَجَبٌ قَوْلُهُمْ ءَإِذَا كُنَّا
تُرٰبًا ءَإِنَّا لَفِي خَلْقٍ جَدِيدٍ ۬ أُولٰٓئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ ۚ وَأُولٰٓئِكَ
الْأَغْلٰلُ فِيٓ أَعْنَاقِهِمْ ۚ وَأُولٰٓئِكَ أَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيهَا خٰلِدُونَ ⑤
وَيَسْتَعْجِلُونَكَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ وَقَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمُ الْمَثُلٰتُ ۭ وَإِنَّ
رَبَّكَ لَذُو مَغْفِرَةٍ لِّلنَّاسِ عَلٰى ظُلْمِهِمْ ۚ وَإِنَّ رَبَّكَ لَشَدِيدُ الْعِقَابِ ⑥
وَيَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْلَآ أُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهِ ۭ إِنَّمَآ أَنْتَ
مُنْذِرٌ وَّلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ ⑦

اور زمیں میں پاس پاس کئی ٹکڑے ہیں اور باغ انگوروں کے اور کھیتیاں اور کھجوریں جڑ سے ملی ہوئی اور ان ملی (لیکن حیرت انگیز امر تو یہ ہے کہ) ان سب پھلوں کو ایک ہی پانی پلایا جاتا ہے (لیکن اسی ایک پانی کو ان درختوں کی جڑیں اپنے اندر جذب کر کے وہی غذائیں درخت کی پرورش کے لئے حاصل کرتی ہیں جو اس درخت کے لئے مناسب ہیں۔ اور پھر) ہم بعض درختوں کو بعض پر کھانے میں برتری دے دیتے ہیں۔ (یہ عظیم الشان اور لائق دریافت منظر ہے کہ) اس میں عقلمند قوم کیلئے بیشمار اشارات ہیں (جن کو معلوم کر کے وہ قوم علمی ترقی کے فلک الافلاک پر چڑھ سکتی ہے) ④ (تک۔ ا: ۳۸۶' ۳۸۷) اگر تم عجیب بات سنی چاہو تو کافروں کا یہ کہنا عجیب ہے کہ جب ہم (مرکر) مٹی ہو جائیں گے تو کیا از سر نو پیدا ہوں گے یہی لوگ ہیں جو اپنے پروردگار سے منکر ہوئے ہیں اور یہی ہیں جن کی گردنوں میں طوق ہوں گے اور یہی اہل دوزخ ہیں کہ ہمیشہ اس میں (جلتے) رہیں گے۔ ⑤ (ف) اور اے پیغمبر یہ لوگ تم سے خوشحالی اور اجتماعی عافیت مانگنے کی بجائے عذاب کی جلدی مچا رہے ہیں حالانکہ ان کو خوب معلوم ہے کہ ان سے پہلے ہمارے ہاں سے وہ وہ دردناک عذاب آئے ہیں کہ ان کی کہاوتیں چلی آ رہی ہیں۔ (تد۔ ا: ۱۲۷) اور تمہارا پروردگار لوگوں کو باوجود ان کی بے انصافیوں کے معاف کرنے والا ہے۔ اور بے شک تمہارا پروردگار سخت عذاب دینے والا ہے۔ ⑥ (ف) اور کافر لوگ کہتے ہیں کہ اس (پیغمبر) پر اس کے پروردگار کی طرف سے کوئی نشانی نازل نہیں ہوئی۔ سو (اے محمدؐ) تم تو صرف ہدایت کرنے والے ہو۔ (ف) اور ہر قوم کے لئے ایک ہدایت دینے والا ہے۔ ⑦ (حد: ۲۸۳)

اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰى وَمَا تَغِيْضُ الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ ؕ وَكُلُّ
شَيْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ ۞ ۸ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيْرُ الْمُتَعَالِ ۞ ۹
سَوَآءٌ مِّنْكُمْ مَّنْ اَسَرَّ الْقَوْلَ وَمَنْ جَهَرَ بِهٖ وَمَنْ هُوَ مُسْتَخْفٍۢ بِالَّيْلِ وَ
سَارِبٌۢ بِالنَّهَارِ ۞ ۱۰ لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ يَحْفَظُوْنَهٗ
مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ؕ
وَاِذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ سُوْٓءًا فَلَا مَرَدَّ لَهٗ ۚ وَمَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّالٍ ۞ ۱۱
هُوَ الَّذِيْ يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّيُنْشِئُ السَّحَابَ الثِّقَالَ ۞ ۱۲

خدا ہی اس بچے سے واقف ہے جو عورت کے پیٹ میں ہوتا ہے اور پیٹ کے سکڑنے اور بڑھنے سے بھی (واقف ہے) اور ہر چیز کا اس کے ہاں ایک اندازہ مقرر ہے۔ ⑧ (ف) وہ دانائے نہاں و آشکار ہے، سب سے بزرگ (اور) عالی رتبہ ہے۔ ⑨ (ف) کوئی تم میں سے چپکے سے بات کہے یا پکار کر یا رات کو کہیں چھپ جائے یا دن (کی روشنی) میں کھلم کھلا چلے پھرے (اس کے نزدیک) برابر ہے۔ ⑩ (ف) اس کے آگے اور پیچھے محافظت کرنے والے ہر وقت لگے رہتے ہیں جو اس کو امر خدا سے بچائے رکھتے ہیں۔ (تد۔۲:۲۳) بے شک خدا کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک کہ وہ اس شے کو نہ بدلیں جو ان کے اپنے اندر ہے اور جب خدا کسی قوم سے برائی کرنے کا ارادہ کر لیتا ہے (تو وہ اسی وقت ہوتا ہے جب کہ قوم فی الحقیقت اشد بری ہو جائے پھر اس حالت میں) کوئی طاقت اس ارادے کو روک نہیں سکتی اور پھر اس قوم کے لئے سوائے خدا کے کوئی دوست بھی نہیں ہوتا جو اس کو بچا لے۔ ⑪ (تد۔۲:۱۸۳) وہی ہے جو تمہیں بجلی (کا منظر) ڈرانے کے لئے دکھاتا ہے اور طمع کے لئے بھی بھاری بھاری بادلوں کو آسمانوں میں پیدا کر دیتا ہے۔ ⑫[1] (تک ۱:۳۸۷)

[1] برق (بجلی) کے متعلق عظیم الشان انکشاف کیا کہ انسان اس کی طاقت کو دنیاوی فائدوں کے لیے بھی استعمال کر سکتے ہیں۔ برق صرف خوف کا سامان ہی نہ ہونا چاہیے بلکہ طمع کا سامان بھی ہے۔ (تک۔۱:۳۸۷)

Marfat.com

وَيُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ خِيْفَتِهٖ ۚ وَيُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ
فَيُصِيْبُ بِهَا مَنْ يَّشَآءُ وَهُمْ يُجَادِلُوْنَ فِي اللّٰهِ ۚ وَهُوَ شَدِيْدُ الْمِحَالِ ⑬ لَهٗ
دَعْوَةُ الْحَقِّ ۭ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَجِيْبُوْنَ لَهُمْ بِشَيْءٍ
اِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ اِلَى الْمَآءِ لِيَبْلُغَ فَاهُ وَمَا هُوَ بِبَالِغِهٖ ۭ وَمَا دُعَآءُ الْكٰفِرِيْنَ
اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ⑭ وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا
وَّظِلٰلُهُمْ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ⑮ السجدۃ قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ قُلِ اللّٰهُ ۭ قُلْ
اَفَاتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ لَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا ۭ قُلْ
هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۙ اَمْ هَلْ تَسْتَوِي الظُّلُمٰتُ وَالنُّوْرُ ڬ اَمْ جَعَلُوْا
لِلّٰهِ شُرَكَآءَ خَلَقُوْا كَخَلْقِهٖ فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ عَلَيْهِمْ ۭ قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ
شَيْءٍ وَّهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ⑯

السجدۃ ۲

اور کڑک (کا فرشتہ) اس کی تعریف میں رطب اللسان ہے اور دوسرے فرشتے (اس کی کمال قدرت سے) خوف زدہ ہیں۔ پھر وہ رعد کا فرشتہ کڑکنے والی بجلیاں روانہ کرتا ہے' پھر اس بجلی کو جس پر مناسب سمجھتا ہے گرا دیتا ہے اس حالت میں کہ لوگ خدا کے بارے میں بحث میں لگے ہوں اور خدا کا داؤ بڑا سخت ہے۔ ⑬ (تک۔ا: ۳۸۷) سود مند پکارنا تو اسی کا ہے اور جن کو یہ لوگ اس کے سوا پکارتے ہیں وہ ان کی پکار کو کسی طرح قبول نہیں کرتے مگر اس شخص کی طرح جو اپنے دونوں ہاتھ پانی کی طرف پھیلا دے تاکہ (دور ہی سے) اس کے منہ تک آ پہنچے حالانکہ وہ (اس تک کبھی بھی) نہیں آ سکتا اور اس طرح کافروں کی پکار بے کار ہے۔ ⑭ (ف) اور آسمانوں اور زمین میں جو بھی (جاندار یا بے جان شے) وہ خوشی سے یا ناخوشی سے خدا کے (قانون کے) آگے جھک رہی ہے (یعنی وہی کر رہی ہے جو کام اس کے لئے مقرر کیا ہے) حتیٰ کہ ان کے سائے بھی صبح و شام اسی قانون کے پابند ہیں۔ ⑮ (تک۔ا: ۳۸۸) ان سے پوچھو کہ آسمانوں اور زمین کا پروردگار کون ہے؟ (تم ہی ان کی طرف سے) کہہ دو کہ خدا...... پھر (ان سے) کہو کہ تم نے خدا کو چھوڑ کر ایسے لوگوں کو کیوں کارساز بنایا ہے جو خود اپنے نفع و نقصان کا بھی کچھ اختیار نہیں رکھتے۔ (یہ بھی) پوچھو کیا اندھا اور آنکھوں والا برابر ہیں؟ یا اندھیرا اور اجالا برابر ہو سکتا ہے؟ بھلا ان لوگوں نے جن کو خدا کا شریک مقرر کیا ہے کیا انہوں نے خدا کی سی مخلوقات پیدا کی ہے جس کے سبب ان کو مخلوقات مشتبہ ہوگئی ہے۔ کہہ دو کہ خدا ہی ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے۔ اور وہ یکتا (اور) زبردست ہے۔ ⑯ (ف)

Marfat.com

أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَسَالَتْ أَوْدِيَةٌ بِقَدَرِهَا فَاحْتَمَلَ السَّيْلُ زَبَدًا
رَّابِيًا ۚ وَمِمَّا يُوقِدُونَ عَلَيْهِ فِي النَّارِ ابْتِغَاءَ حِلْيَةٍ أَوْ مَتَاعٍ زَبَدٌ
مِّثْلُهُ ۚ كَذَٰلِكَ يَضْرِبُ اللَّهُ الْحَقَّ وَالْبَاطِلَ ۚ فَأَمَّا الزَّبَدُ فَيَذْهَبُ جُفَاءً ۖ
وَأَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي الْأَرْضِ ۚ كَذَٰلِكَ يَضْرِبُ اللَّهُ الْأَمْثَالَ ﴿١٧﴾
لِلَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِرَبِّهِمُ الْحُسْنَىٰ ۚ وَالَّذِينَ لَمْ يَسْتَجِيبُوا لَهُ لَوْ أَنَّ لَهُمْ
مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا وَمِثْلَهُ مَعَهُ لَافْتَدَوْا بِهِ ۚ أُولَٰئِكَ لَهُمْ سُوءُ
الْحِسَابِ ۙ وَمَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ ۖ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿١٨﴾ أَفَمَنْ يَعْلَمُ أَنَّمَا أُنْزِلَ
إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ الْحَقُّ كَمَنْ هُوَ أَعْمَىٰ ۚ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُو الْأَلْبَابِ ﴿١٩﴾
الَّذِينَ يُوفُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَلَا يَنْقُضُونَ الْمِيثَاقَ ﴿٢٠﴾ وَالَّذِينَ يَصِلُونَ مَا
أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُونَ سُوءَ الْحِسَابِ ﴿٢١﴾

اسی نے آسمان سے مینہ برسایا پھر اس سے اپنے اپنے اندازے کے مطابق نالے بہہ نکلے پھر نالے پر پھولا ہوا جھاگ آ گیا اور جس چیز کو زیور یا کوئی اور سامان بنانے کے لئے آگ میں تپاتے ہیں اس میں بھی ایسا ہی جھاگ ہوتا ہے۔ اس طرح خدا حق اور باطل کی مثال بیان فرماتا ہے سو جھاگ تو سوکھ کر زائل ہو جاتا ہے۔ اور (پانی) جو لوگوں کو فائدہ پہنچاتا ہے اور زمین میں ٹھہرا رہتا ہے' اس طرح خدا (صحیح اور غلط کی) مثالیں بیان فرماتا ہے (تاکہ تم سمجھو) ﴿۱۷﴾ (ف) جن لوگوں نے خدا کے حکم کو قبول کیا ان کی حالت بہت بہتر ہوگی اور جنہوں نے اس کو قبول نہ کیا اگر روئے زمین کے سب خزانے ان کے اختیار میں ہوں تو وہ سب کے سب اور ان کے ساتھ ہی اتنے اور (نجات کے) بدلے میں صرف کر ڈالیں (مگر نجات کہاں؟) ایسے لوگوں کا حساب بھی برا ہوگا اور ان کا ٹھکانا بھی دوزخ ہے اور وہ بری جگہ ہے۔ ﴿۱۸﴾ (ف) بھلا جو شخص یہ جانتا ہے کہ جو تمہارے پروردگار کی طرف سے تم پر نازل ہوا ہے حق ہے وہ اس شخص کی طرح ہے جو اندھا ہے؟ (ف) قرآن جو تم پر نازل کیا گیا ہے برحق ہے اور صرف اصحاب دانش (اولو الالباب) ہی اس سے نصیحت لے سکتے ہیں۔ ﴿۱۹﴾ (تک۔ ا: ۳۸۸) اور یہ وہ لوگ ہیں جو خدا کے عہد کو پورا کرتے ہیں اور جو اقرار کر لیا ہو اس کو نہیں توڑتے۔ ﴿۲۰﴾ (تک۔ ا: ۳۸۸) اور یہ وہ لوگ ہیں جو اس شے کو جس کا اللہ نے جوڑنے کا حکم دیا ہے جوڑ دیتے ہیں' خدا کے قانون سے خوفزدہ ہیں اور برے حساب سے ڈرتے رہتے ہیں۔ ﴿۲۱﴾ (م۔ ا: ۱۷۸)

Marfat.com

وَالَّذِيْنَ صَبَرُوا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ
سِرًّا وَّعَلَانِيَةً وَّيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ ﴿۲۲﴾
جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ
وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ ﴿۲۳﴾ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ
عُقْبَى الدَّارِ ﴿۲۴﴾ وَالَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ وَيَقْطَعُوْنَ
مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِى الْاَرْضِ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ
سُوْٓءُ الدَّارِ ﴿۲۵﴾ اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ وَفَرِحُوْا بِالْحَيٰوةِ
الدُّنْيَا وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا فِى الْاٰخِرَةِ اِلَّا مَتَاعٌ ﴿۲۶﴾ وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْٓ
اِلَيْهِ مَنْ اَنَابَ ﴿۲۷﴾

جو خدا کی رضا مندی کو پیش نظر رکھ کر ہر مصیبت میں پورے استقلال اور صبر کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ جو الصلوۃ پر قائم رہتے ہیں' جو قربانی مال خفیہ اور علانیہ طور پر کرتے ہیں جو ہر برائی کے عوض میں نیکی کرتے ہیں۔ (تک ۱:۳۸۸) یہی وہ لوگ ہیں جن کی دنیاوی معاشرت (الدّار) کا انجام (عقبی) اچھا ہی اچھا ہے۔ ﴿۲۲﴾ (تد۔۱:۱۲۹) یہی ہیں جن کو زمین پر حکومت کرنے کے لئے سرسبز باغات ملیں گے جن میں ان کے قریبی رشتہ دار آباو اجداد اور ان کی بیویاں اور اولادیں داخل ہونگی اور فرشتے سب دروازوں سے داخل ہونگے۔ ﴿۲۳﴾ (تک ۱:۳۸۸) اور ان کو سلام سلام کریں گے کہ تم نے استقلال اور صبر سے مصیبتیں جھیلی ہیں اس لئے اب ان باغوں میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے رہو۔ ﴿۲۴﴾ (تک ۱:۳۸۸) اور وہ لوگ جو مضبوط کرنے کے بعد اللہ سے باندھے ہوئے عہد و پیمان کو توڑ دیتے ہیں اور جس شے کو جوڑنے کا اللہ نے حکم دیا ہے اس کو توڑ دیتے ہیں اور زمین میں بدنظمی اور فساد پھیلاتے ہیں تو یہ وہ قوم ہے جس پر لعنت ہے اور ان کا ٹھکانا برا ہے۔ ﴿۲۵﴾ (م ۱:۱۷۸) خدا جس کو چاہتا ہے رزق فراخ کر دیتا ہے اور (جس کا چاہتا ہے) تنگ کر دیتا ہے۔ (ف) اور وہ لوگ اس دنیاوی زندگی سے (اسقدر) خوش بخوش ہو گئے (کہ انجام کو بھلا دیا) حالانکہ حیات دنیا بالآخر ایک کھوٹا مال ہے۔ ﴿۲۶﴾ (تذ:۲:۹۷) اور کافر کہتے ہیں اس (پیغمبر) پر اس کے پروردگار کی طرف سے کوئی نشانی کیوں نازل نہیں ہوئی' کہہ دو خدا جسے چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جو (اس کی طرف) رجوع ہوتا ہے۔ اس کو اپنی طرف کا رستہ دکھاتا ہے۔ ﴿۲۷﴾ (ف)

Marfat.com

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَىِٕنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ ؕ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَىِٕنُّ
الْقُلُوْبُ ؕ ﴿۲۸﴾ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ طُوْبٰى لَهُمْ وَحُسْنُ مَاٰبٍ ﴿۲۹﴾
كَذٰلِكَ اَرْسَلْنٰكَ فِیْۤ اُمَّةٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهَاۤ اُمَمٌ لِّتَتْلُوَا۟ عَلَيْهِمُ
الَّذِیْۤ اَوْحَيْنَاۤ اِلَيْكَ وَهُمْ يَكْفُرُوْنَ بِالرَّحْمٰنِ ؕ قُلْ هُوَ رَبِّیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ
عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ مَتَابِ ﴿۳۰﴾ وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ
اَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْاَرْضُ اَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتٰى ؕ بَلْ لِّلّٰهِ الْاَمْرُ جَمِيْعًا ؕ اَفَلَمْ
يَايْــَٔسِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْ لَّوْ يَشَآءُ اللّٰهُ لَهَدَى النَّاسَ جَمِيْعًا ؕ وَلَا يَزَالُ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا تُصِيْبُهُمْ بِمَا صَنَعُوْا قَارِعَةٌ اَوْ تَحُلُّ قَرِيْبًا مِّنْ دَارِهِمْ حَتّٰى
يَاْتِیَ وَعْدُ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ﴿۳۱﴾ وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ ع
قَبْلِكَ فَاَمْلَيْتُ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثُمَّ اَخَذْتُهُمْ ۫ فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ ﴿۳۲﴾

جو لوگ ایمان لاتے اور جن کے دل یاد خدا سے آرام پاتے ہیں۔ (ف) لوگو! بگوش دل سن رکھو کہ دلوں کو کامل تسلی خدا کے سچے احساس سے ہوا کرتی ہے۔ (تذ۔ا:۲۴۷) ﴿۲۸﴾ جو قوم با ایمان اور عمل صالح والی قوم ہوگی تو ان کے لئے سب اچھا ہی اچھا ہے اور ان کی بازگشت بھی عمدہ ہے۔ ﴿۲۹﴾ (حد:۵۷) (جس طرح ہم اور پیغمبر بھیجتے رہے ہیں) اسی طرح (اے محمدؐ) ہم نے تم کو اس امت میں جس سے پہلے بہت سی امتیں گزر چکی ہیں بھیجا تاکہ تم ان کو وہ (کتاب) جو ہم نے تمہاری طرف بھیجی ہے پڑھ کر سنا دو اور یہ لوگ رحمٰن کو نہیں مانتے' کہہ دو وہی تو میرا پروردگار ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں میں اس پر بھروسہ رکھتا ہوں اور اس کی طرف رجوع کرتا ہوں۔ ﴿۳۰﴾ (ف) اور اگر کوئی (ایسا) قرآن (نازل) ہوتا جس (کی طاقت) سے پہاڑ (اٹھ کر) چل پڑتے' یا اس سے زمین (کے فاصلے) کٹ جاتے' یا اس کے ذریعے سے مردے بولنے لگ پڑتے (تو بھی یہ کفار مکہ اس کو ماننے میں تامل کرتے) (بلکہ اصل بات یہ ہے کہ) حکم سب کچھ اللہ کا ہے۔ تو کیا ابھی تک ایمان والوں کو صبر نہیں آیا کہ اگر اللہ مناسب سمجھتا تو تمام دنیا کے لوگوں کو راہ راست پر لے آتا اور (یہ تو مسلم بات ہے کہ) کافروں کو ان کے برے افعال کے بدلے سخت صدمے ہمیشہ پہنچتے رہیں گے یا (کوئی نہ کوئی حادثہ) ان کے گھروں کے پاس اترے گا یہاں تک کہ اللہ کا وعدہ عذاب کا آجائے بے شک خدا وعدہ خلافی نہیں کرتا۔ ﴿۳۱﴾ (تک۔ا:۳۸۹) اور تم سے پہلے بھی رسولوں کے ساتھ تمسخر ہوتے رہے ہیں تو ہم نے کافروں کو مہلت دی پھر پکڑ لیا سو (دیکھ لو کہ) ہمارا عذاب کیسا تھا۔ ﴿۳۲﴾ (ف)

Marfat.com

اَفَمَنۡ هُوَ قَآئِمٌ عَلٰى كُلِّ نَفۡسٍۭ بِمَا كَسَبَتۡ‌ ۚ وَجَعَلُوۡا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ ؕ قُلۡ سَمُّوۡهُمۡ‌ ؕ اَمۡ تُنَـبِّـئُوۡنَهٗ بِمَا لَا يَعۡلَمُ فِى الۡاَرۡضِ اَمۡ بِظَاهِرٍ مِّنَ الۡقَوۡلِ‌ ؕ بَلۡ زُيِّنَ لِلَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا مَكۡرُهُمۡ وَصُدُّوۡا عَنِ السَّبِيۡلِ‌ ؕ وَمَنۡ يُّضۡلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنۡ هَادٍ ﴿۳۳﴾ لَهُمۡ عَذَابٌ فِى الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا‌ وَلَعَذَابُ الۡاٰخِرَةِ اَشَقُّ‌ ۚ وَمَا لَهُمۡ مِّنَ اللّٰهِ مِنۡ وَّاقٍ ﴿۳۴﴾ مَثَلُ الۡجَـنَّةِ الَّتِىۡ وُعِدَ الۡمُتَّقُوۡنَ‌ ؕ تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ‌ ؕ اُكُلُهَا دَآئِمٌ وَّظِلُّهَا‌ ؕ تِلۡكَ عُقۡبَى الَّذِيۡنَ اتَّقَوْا‌ ‌ۖ وَّعُقۡبَى الۡكٰفِرِيۡنَ النَّارُ ﴿۳۵﴾ وَالَّذِيۡنَ اٰتَيۡنٰهُمُ الۡكِتٰبَ يَفۡرَحُوۡنَ بِمَاۤ اُنۡزِلَ اِلَيۡكَ‌ وَمِنَ الۡاَحۡزَابِ مَنۡ يُّنۡكِرُ بَعۡضَهٗ‌ ؕ قُلۡ اِنَّمَاۤ اُمِرۡتُ اَنۡ اَعۡبُدَ اللّٰهَ وَلَاۤ اُشۡرِكَ بِهٖ‌ ؕ اِلَيۡهِ اَدۡعُوۡا وَاِلَيۡهِ مَاٰبِ ﴿۳۶﴾

تو کیا جو خدا اس پر قائم ہے کہ ہر متنفس کو اس کے کیے کا اجر ملے گا' (بےعملوں اور بدکرداروں کو یونہی سزا دیے بغیر چھوڑ سکتا ہے) اور یہ لوگ تو اللہ کے کئی دوسرے شریک بنا لیتے ہیں۔ اے پیغمبر ان سے کہو کہ تم ان شریکوں کے نام تو لو یا کیا تم لوگ خدا کو ایسے شریکوں کے ہونے کی خبر دیتے ہو جن کو وہ جانتا تک نہیں یا کیا تم اپنے قولی اقراروں سے خدا کو مطمئن کرنا چاہتے ہو۔ بات یہ ہے کہ کفار کو اپنی چالاکیاں بھی معلوم ہوتی ہیں اور وہ راہ راست سے بھٹکے ہوئے ہیں۔ تو جس کو خدا گمراہ کر دے اس کو راہ دکھانے والا کوئی نہیں۔ ﴿۳۳﴾ (تذ۔۲:۲۱۵) ان لوگوں کے لئے اس دنیا کی زندگی میں بھی عذاب ہے اور آخرت کا عذاب دنیا کے عذاب سے بہت زیادہ سخت ہے بلکہ خدا کے غضب سے کوئی ان کو بچانے والا نہ ہوگا۔ ﴿۳۴﴾ (تذ۔۲:۲۱۵) خدا کے قانون سے ڈرنے والوں کو جو جنت دیا جانے کا وعدہ ہے اس کی مثال (یہ ہے کہ) اس کے نیچے دریا بہہ رہے ہوں گے۔ اس کا رزق اور اس کی ٹھنڈک دائمی ہو گی۔ یہ انجام ڈرنے والوں کا ہے اور منکروں کا انجام آگ ہے۔ (رزق اور ٹھنڈک صرف ان کو محسوس ہو سکتی ہے جن کے دنیاوی جسم ہوں۔ ملا کے مفہوم سے بحث نہیں) ﴿۳۵﴾ (حد۔۲۲۱) اور جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے وہ اس (کتاب) سے جو تم پر نازل ہے خوش ہوتے ہیں اور بعض فرقے اس کی بعض باتیں نہیں مانتے۔ کہہ دو کہ مجھ کو یہی حکم ہوا ہے کہ خدا ہی کی عبادت کروں اور اس کے ساتھ (کسی کو) شریک نہ بناؤں میں اسی کی طرف بلاتا ہوں اور اسی کی طرف مجھے لوٹنا ہے۔ ﴿۳۶﴾ (ف)

Marfat.com

وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ حُكْمًا عَرَبِيًّا ؕ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ مَا جَآءَكَ
مِنَ الْعِلْمِ ۙ مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا وَاقٍ ﴿۳۷﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا
مِّنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا وَّذُرِّيَّةً ؕ وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ
بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ لِكُلِّ اَجَلٍ كِتَابٌ ﴿۳۸﴾ يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَيُثْبِتُ ۚ
وَعِنْدَهٗۤ اُمُّ الْكِتٰبِ ﴿۳۹﴾ وَاِنْ مَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِيْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ
فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ وَعَلَيْنَا الْحِسَابُ ﴿۴۰﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا نَاْتِي الْاَرْضَ
نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا ؕ وَاللّٰهُ يَحْكُمُ لَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهٖ ؕ وَهُوَ سَرِيْعُ
الْحِسَابِ ﴿۴۱﴾ وَقَدْ مَكَرَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلِلّٰهِ الْمَكْرُ جَمِيْعًا ؕ يَعْلَمُ مَا
تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ ؕ وَسَيَعْلَمُ الْكُفّٰرُ لِمَنْ عُقْبَى الدَّارِ ﴿۴۲﴾

اور اسی طرح ہم نے اس قرآن عظیم کو عربی زبان میں منشائے ایزدی کی سند بنا کر اتارا ہے اور اگر اے محمدؐ! تو نے اس علم کے ہوتے ہوئے لوگوں کی خواہشات کا تتبع کیا تو یاد رکھنا کہ خدا کی دردناک سزا سے بچانے والا تیرا کوئی حمایتی نہ ہوگا۔ ﴿۳۷﴾ (تد۔۱: ۹) اور اے محمدؐ! ہم نے تم سے پہلے بھی بہتیرے رسول بھیجے انکو بیبیاں بھی دیں اور اولاد بھی۔ اور یہ کسی رسول کی تو طاقت نہیں کہ بے حکم خدا کوئی حکم اپنے پاس سے گھڑ لائے۔ ہر ایک زمانے کے لئے اس کی ضروریات کے مطابق ایک کتاب ہوا کرتی ہے۔ ﴿۳۸﴾ (تد۔۲: ۱۴) (پھر) اللہ جو مناسب سمجھتا ہے (پہلے دئے ہوئے قانون سے) مٹا دیتا ہے اور جو اس زمانہ کے مطابق سمجھتا ہے اس کو برقرار رکھتا ہے اور اس کے پاس تو (اس دنیا جہان کے ہر گوشے گوشے کے لئے حکم جاری کرنے کیلئے) ام الکتٰب (یعنی کتابوں کی ماں) موجود ہے۔ ﴿۳۹﴾ (تک۔۱ : ۳۸۹) اور سوائے اس کے نہیں کہ ہم تم کو (تیری زندگی میں ہی) جس عذاب کا وعدہ ہم کرتے ہیں اس کا کچھ حصہ آنکھوں سے دکھلا دیں یا تجھے موت دے دیں لیکن تجھ پر تو صرف پیغام پہنچا دینا فرض ہے اور (ان سے) حساب لینا ہمارے ذمے ہے۔ ﴿۴۰﴾ (تک۔۱: ۳۹۰) کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ ہم زمین کو اس کے کناروں سے گھٹاتے چلے آئے ہیں اور خدا (جیسا چاہتا ہے) حکم کرتا ہے کوئی اس کے حکم کا رد کرنے والا نہیں اور وہ جلد حساب لینے والا ہے۔ ﴿۴۱﴾ (ف) جو لوگ ان سے پہلے تھے وہ بھی (بہتیری) چالیں چلتے رہے ہیں سو چال تو سب اللہ ہی کی ہے ہر متنفس جو کچھ کر رہا ہی وہ اسے جانتا ہے اور کافر جلد معلوم کرینگے کہ عاقبت کا گھر (یعنی انجام محمود) کس کے لئے ہے۔ ﴿۴۲﴾ (ف)

وَيَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَسْتَ مُرْسَلًا ۚ قُلْ كَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ ﴿۴۳﴾

اور کفار (مکہ) کہتے ہیں کہ تم تو (ہرگز) نبی نہ ہو (اور کوئی شخص ہوتا تو ہم مان لیتے) انہیں کہہ دو کہ میرے اور تمہارے درمیان خدا کافی گواہ ہے یا وہ شخص (گواہ ہوسکتا ہے) جس کے پاس (قانون فطرت کی) کتاب کا علم ہے۔ (وہی دھڑلے سے کہہ سکتا ہے کہ محمدؐ جو کچھ لایا ہے وہ خدا کی کتاب میں سے لایا ہے) ﴿۴۳﴾ (تک۔۱:۳۹۰)

آیاتھا ۵۲ ۱۴ سورۃ ابراھیم مکیۃ ۷۲ رکوعاتھا ۷

ترجمہ المشرقیؒ: ۲۴ آیات بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ترجمہ مولانا جالندھریؒ: ۲۸ آیات

الٓرٰ ۚ كِتَابٌ أَنْزَلْنَاهُ إِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ بِإِذْنِ رَبِّهِمْ إِلَىٰ صِرَاطِ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ ﴿۱﴾ اللَّهِ الَّذِي لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۗ وَوَيْلٌ لِلْكَافِرِينَ مِنْ عَذَابٍ شَدِيدٍ ﴿۲﴾ الَّذِينَ يَسْتَحِبُّونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا عَلَى الْآخِرَةِ وَيَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ وَيَبْغُونَهَا عِوَجًا ۚ أُولَٰئِكَ فِي ضَلَالٍ بَعِيدٍ ﴿۳﴾

الرا اے محمدؐ! یہ قرآن عظیم ایک مکتوبِ خدا اور حکمنامہ رب العلمین ہے۔ جس کو ہم نے تمہاری طرف اس نیت سے بھیجا ہے کہ تم تمام عالم کو قانون خدا کے عدم تعقل اور اس دنیا میں نامراد اور مغضوب علیہ ہو کر رہنے کی ظلمتوں (اَلظُّلُمٰتِ) سے علم وعمل اور تنومند بن کر رہنے (النُّورُ) کی طرف نکال لاؤ اور قانون الٰہی کے عامل بنا کر ان کے آقائے نامدار کی رضا و رغبت سے ان کو قوت اور عزت کے اس صراط مستقیم کی طرف لے جاؤ جو صاحب عزت اور لائق ستائش خدا کا بنایا ہوا رستہ ہے۔ ﴿۱﴾ (تذ۔۱: ۲۶۹) آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے وہ تو اللہ ہی کا ہے لیکن جو بدترین عذاب کافروں پر ان کے کفر کی وجہ سے آنے والا ہے وہ باعث صدحیف ہے۔ ﴿۲﴾ (تذ۔۲:۱۸۷) اور یہ وہ لوگ ہیں جو دنیاوی زندگی کی فوری لذتوں کو آخرت کے دیرپا فائدہ پر ترجیح دیتے ہیں اور لوگوں کو خدا کی راہ پر چلنے سے روکتے رہتے ہیں اور اس کے ٹیڑھا ہو جانے کے درپے رہتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو پرلے درجے کی گمراہی میں ہیں۔ ﴿۳﴾ (تک۔۲:۱۸۷)

Marfat.com

وَمَآ اَرۡسَلۡنَا مِنۡ رَّسُوۡلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوۡمِهٖ لِيُبَيِّنَ لَهُمۡ‌ؕ فَيُضِلُّ اللّٰهُ مَنۡ
يَّشَآءُ وَيَهۡدِىۡ مَنۡ يَّشَآءُ‌ؕ وَهُوَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ ④ وَلَقَدۡ اَرۡسَلۡنَا مُوۡسٰى
بِاٰيٰتِنَاۤ اَنۡ اَخۡرِجۡ قَوۡمَكَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوۡرِ ۙ وَذَكِّرۡهُمۡ بِاَيّٰٮمِ اللّٰهِ‌ؕ اِنَّ
فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّـكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوۡرٍ ⑤ وَاِذۡ قَالَ مُوۡسٰى لِقَوۡمِهِ اذۡكُرُوۡا نِعۡمَةَ
اللّٰهِ عَلَيۡكُمۡ اِذۡ اَنۡجٰٮكُمۡ مِّنۡ اٰلِ فِرۡعَوۡنَ يَسُوۡمُوۡنَكُمۡ سُوۡۤءَ الۡعَذَابِ
وَيُذَبِّحُوۡنَ اَبۡنَآءَكُمۡ وَيَسۡتَحۡيُوۡنَ نِسَآءَكُمۡ‌ؕ وَفِىۡ ذٰلِكُمۡ بَلَاۤءٌ مِّنۡ رَّبِّكُمۡ
ع عَظِيۡمٌ ⑥ وَاِذۡ تَاَذَّنَ رَبُّكُمۡ لَـئِنۡ شَكَرۡتُمۡ لَاَزِيۡدَنَّكُمۡ‌ وَلَـئِنۡ كَفَرۡتُمۡ اِنَّ
عَذَابِىۡ لَشَدِيۡدٌ ⑦ وَقَالَ مُوۡسٰۤى اِنۡ تَكۡفُرُوۡۤا اَنۡتُمۡ وَمَنۡ فِى الۡاَرۡضِ
جَمِيۡعًا ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ لَـغَنِىٌّ حَمِيۡدٌ ⑧

اور ہم نے تو کوئی رسول ہی نہیں بھیجا مگر یہ کہ جو الکتٰب (قانون خدا) اس کو دی اس کی اپنی قوم ہی کی زبان میں تھی تاکہ قوم پر احکام خدا بے گمان طور پر واضح ہو جائیں تو اس اتمام حجت کے بعد خدا جس کو مناسب سمجھتا ہے گمراہ کر دیتا ہے اور جس کو مناسب سمجھتا ہے ہدایت دے دیتا ہے اور وہ بڑا غالب اور صاحب حکمت خدا ہے۔ ④ (تذ۔۲:۲۶۴) ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو اپنے احکام دے کر بھیجا کہ وہ ان احکام کے ذریعے سے اپنی قوم کو 'الظلمت' سے 'النور' کی طرف نکال لائیں اور حکم دیا کہ اس غفلت زدہ قوم کو آیام خدا کی یاد دہانی کراؤ۔ اس میں شک نہیں کہ اس یاد دہانی جہاد میں ہر مستقل مزاج 'صبار' عامل اور نعمت خدا کے قدر دان 'شکور' بندے کے لئے بہت سے اشارات موجود ہیں۔ ⑤ (تذ۔۱:۲۷۰) ایک وہ وقت تھا کہ جب کہ موسیٰؑ نے اپنی قوم سے کہا کہ اے لوگو! خدا کی اس نعمت کو یاد کرو جب اس نے تم کو فرعون کے لوگوں کے ظلم سے نجات دی تھی وہ تم کو غلامی میں رکھ کر دردناک طور پر تکلیفیں دیتے' تمہارے بیٹوں کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر قتل کرتے کہ تم تعداد میں تھوڑے رہ جاؤ اور تمہاری عورتوں کو زندہ رکھتے کہ لونڈیاں بن کر رہیں۔ (تذ ا:۲۱۵) اور اس میں تمہارے پروردگار کی طرف سے بڑی (سخت) آزمائش تھی۔ ⑥ (ف) جب تمہارے پروردگار نے (تم کو) آگاہ کیا کہ (ف) اگر تم میری نعمتوں کا صحیح استعمال اور ان کی سچی قدر کر کے میرا شکریہ ادا کرتے رہو گے تو میں تم کو اور بھی زیادہ کرونگا۔ (تذ۔۱: ۲۴۸) اور اگر ناشکری کرو گے تو (یاد رکھو) میرا عذاب (بھی) سخت ہے۔ ⑦ (ف) اور موسیٰؑ نے اپنی قوم کے لوگوں سے کہا کہ اگر تم اور جتنے لوگ روئے زمین پر ہیں سب کے سب مل کر بھی خدا کی نافرمانی کریں تو خدا کو ذرا بھی پرواہ نہیں وہ بے نیاز ہے اور ویسا ہی سزاوار حمد رہیگا۔ ⑧ (تذ۔۱:۱۴۱)

Marfat.com

مع عند المتقدمین

أَلَمْ يَأْتِكُمْ نَبَؤُا الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ قَوْمِ نُوحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُودَ ۛ وَالَّذِينَ
مِنْ بَعْدِهِمْ ۛ لَا يَعْلَمُهُمْ إِلَّا اللَّهُ ۚ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَٰتِ فَرَدُّوٓا
أَيْدِيَهُمْ فِيٓ أَفْوَٰهِهِمْ وَقَالُوٓا إِنَّا كَفَرْنَا بِمَآ أُرْسِلْتُم بِهِۦ وَإِنَّا لَفِى شَكٍّ
مِّمَّا تَدْعُونَنَآ إِلَيْهِ مُرِيبٍ ﴿٩﴾ قَالَتْ رُسُلُهُمْ أَفِى اللَّهِ شَكٌّ فَاطِرِ السَّمَٰوَٰتِ
وَالْأَرْضِ ۖ يَدْعُوكُمْ لِيَغْفِرَ لَكُم مِّن ذُنُوبِكُمْ وَيُؤَخِّرَكُمْ إِلَىٰٓ أَجَلٍ
مُّسَمًّى ۚ قَالُوٓا إِنْ أَنتُمْ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۖ تُرِيدُونَ أَن تَصُدُّونَا عَمَّا
كَانَ يَعْبُدُ ءَابَآؤُنَا فَأْتُونَا بِسُلْطَٰنٍ مُّبِينٍ ﴿١٠﴾ قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ إِن
نَّحْنُ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَمُنُّ عَلَىٰ مَن يَشَآءُ مِنْ عِبَادِهِۦ ۖ وَمَا
كَانَ لَنَآ أَن نَّأْتِيَكُم بِسُلْطَٰنٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ۚ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ
الْمُؤْمِنُونَ ﴿١١﴾

بھلا تم کو ان لوگوں (کے حالات) کی خبر نہیں پہنچی جو تم سے پہلے تھے (یعنی) نوحؑ اور عاد اور ثمود کی قوم اور جو ان کے بعد تھے، جن کا علم خدا کے سوا کسی کو نہیں۔ جب ان کے پاس پیغمبر نشانیاں لے کر آئے تو انہوں نے اپنے ہاتھ ان کے مونہوں پر رکھ دیئے (کہ خاموش رہو) اور کہنے لگے کہ ہم تو تمہاری رسالت کو تسلیم نہیں کرتے اور جس چیز کی طرف تم ہمیں بلاتے ہو ہم اس سے قوی شک میں ہیں۔ ⑨ (ف) (تو جب قوم نوحؑ اور عاد اور ثمود کی طرف خدا کے پیغامبر کھلے کھلے احکام لائے اور انہوں نے اپنے ہاتھوں سے ان کے مونہوں کو بند کر دیا اور احکام کے مفید ہونے کے بارہ میں شک کرنے لگے) (۱۴:۹) تو ان پیغامبروں نے کہا کہ اے لوگو! کیا تم کو اس خدائے عظیم کے حکموں کے مفید ہونے میں شک ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے۔ (کیا ایسا خدا نہیں جانتا کہ انسان کے لئے کیا مفید ہے) لوگو! وہ تمہیں اپنی اطاعت کی طرف اس لئے بلا رہا ہے کہ تمہاری پچھلی واماندگیوں (اور تقصیروں، تمہاری بد حالیوں اور ناکامیوں) (ذنوب) پر پردہ پوشی کرے اور تم کو ایک معین مدت تک اس دنیا میں امن چین سے رہنے بسنے کی استعداد عطا کرے۔ (اور یہ مدت اسی وقت تک دراز رہے گی جب تک اس کے احکام پر چلتے رہو گے) (تد۔ ۲: ۹۵) وہ بولے تم تو ہمارے ہی جیسے آدمی ہو تمہارا یہ منشا ہے کہ جن چیزوں کو ہمارے بڑے پوجتے رہے ہیں ان (کے پوجنے) سے ہم کو بند کر دو تو (اچھا) کوئی کھلی دلیل لاؤ (یعنی معجزہ دکھاؤ) ⑩ (ف) پیغمبروں نے ان سے کہا کہ ہاں ہم تمہارے ہی جیسے آدمی ہیں لیکن خدا اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے (نبوت کا) احسان کرتا ہے، اور ہمارے اختیار کی بات نہیں کہ ہم خدا کے حکم کے بغیر تم کو (تمہاری فرمائش کے مطابق) معجزہ دکھائیں۔ اور خدا ہی پر مومنوں کو بھروسہ رکھنا چاہئے۔ ⑪ (ف)

Marfat.com

وَمَا لَنَآ اَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَى اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنَا سُبُلَنَا ۭ وَلَنَصْبِرَنَّ عَلٰي مَآ

اٰذَيْتُمُوْنَا ۭ وَعَلَي اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ۝۱۲ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ع ۱۴

لِرُسُلِهِمْ لَنُخْرِجَنَّكُمْ مِّنْ اَرْضِنَآ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا ۭ فَاَوْحٰٓى اِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ

لَنُهْلِكَنَّ الظّٰلِمِيْنَ ۝۱۳ وَلَنُسْكِنَنَّكُمُ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ۭ ذٰلِكَ لِمَنْ

خَافَ مَقَامِيْ وَخَافَ وَعِيْدِ ۝۱۴ وَاسْتَفْتَحُوْا وَخَابَ كُلُّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ ۝۱۵

مِّنْ وَّرَاۗىِٕهٖ جَهَنَّمُ وَيُسْقٰى مِنْ مَّاۗءٍ صَدِيْدٍ ۝۱۶ يَّتَجَرَّعُهٗ وَلَا يَكَادُ يُسِيْغُهٗ

وَيَاْتِيْهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّمَا هُوَ بِمَيِّتٍ ۭ وَمِنْ وَّرَاۗىِٕهٖ عَذَابٌ

غَلِيْظٌ ۝۱۷ مَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ اَعْمَالُهُمْ كَرَمَادِۨ اشْتَدَّتْ بِهِ

الرِّيْحُ فِيْ يَوْمٍ عَاصِفٍ ۭ لَا يَقْدِرُوْنَ مِمَّا كَسَبُوْا عَلٰي شَيْءٍ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ

الْبَعِيْدُ ۝۱۸

اور قاصدان خدا نے قوم موسیٰ سے کہا کہ ہم کیوں نہ اپنا تمام معاملہ اللہ پر چھوڑ دیں اور ڈٹ کر منشائے خدا کی تبلیغ و اشاعت کریں حالانکہ اس نے ہمارا طریق عمل ہم کو بتلا دیا ہے۔ اور ہم کیوں نہ استقلال سے اس دکھ کو برداشت کریں جو تم نے ہم کو دیا اور توکل کرنے والوں کو تو یہی چاہئے کہ اللہ پر توکل کریں۔ (۱۲) (تد۔۱: ۲۲۷) اور منکرین خدا نے اپنے پیغمبروں سے کہا کہ ہم تم کو اپنی زمین سے نکال کر رہیں گے یا ہار کر تم پھر ہمارے مذہب میں آملو گے۔ اس پر خدا نے ان کی طرف وحی بھیجی کہ تم بدستور اپنی سعی میں لگے رہو ہم یقیناً ان ظالموں کو ہلاک کر دیں گے۔ (۱۳) (تد۔۱: ۴۳) اور ان کے پیچھے تم ہی کو اس سرزمین میں بسائیں گے یہ صلہ اس قوم کا ہے جو میرے مقام و منصب سے ڈر کر میرے احکام کی اطاعت کرتی رہی اور جس نے میرے عذاب سے بچنے کی کوشش کی۔ (۱۴) (تد۔۱: ۴۳) انہوں نے وہ ملک فتح کر لیا اور ہر معاند اور ظالم گروہ منہ دیکھتا رہ گیا۔ (۱۵) (تد۔۱: ۲۷۱) ان کے پیچھے دوزخ ہے اور اسے پیپ کا پانی پلایا جائے گا۔ (۱۶) (ف) وہ اس کو گھونٹ گھونٹ پیئے گا اور گلے میں نہیں اتار سکے گا اور ہر طرف سے اسے موت آ رہی ہوگی مگر وہ مرنے میں نہیں آئے گا اور اس کے پیچھے سخت عذاب ہوگا۔ (۱۷) (ف) جو لوگ اپنے پروردگار سے منکر ہو گئے (یعنی جنہوں نے اس کے احکام کی تعمیل کماحقہٗ نہ کی) ان کے عملوں کی مثال راکھ کے ڈھیر کی ہے (جس میں کوئی مضبوطی یا اتصال نہیں ہوتا) آندھی کے دن ہوا اس راکھ کو لے اڑی (اور فضائے آسمانی میں بکھیر کر ان کے عملوں کو بے نتیجہ کر دیا)۔ وہ جو کچھ کرتے رہتے ہیں اس سے نتیجہ خیز بات پیدا کرنے پر قادر نہیں ہوتے۔ پرلے درجے کی گمراہی اسی کو کہتے ہیں۔ (۱۸) (تد۔۲: ۱۸۴)

Marfat.com

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ بِالْحَقِّ ؕ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَ
يَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِيْدٍ ۙ﴿۱۹﴾ وَّمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ ﴿۲۰﴾ وَبَرَزُوْا لِلّٰهِ جَمِيْعًا
فَقَالَ الضُّعَفٰٓؤُا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ
عَنَّا مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ؕ قَالُوْا لَوْ هَدٰىنَا اللّٰهُ لَهَدَيْنٰكُمْ ؕ سَوَآءٌ
عَلَيْنَآ اَجَزِعْنَآ اَمْ صَبَرْنَا مَا لَنَا مِنْ مَّحِيْصٍ ﴿۲۱﴾ ع وَقَالَ الشَّيْطٰنُ لَمَّا
قُضِيَ الْاَمْرُ اِنَّ اللّٰهَ وَعَدَكُمْ وَعْدَ الْحَقِّ وَوَعَدْتُّكُمْ فَاَخْلَفْتُكُمْ ؕ وَمَا
كَانَ لِيَ عَلَيْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ اِلَّآ اَنْ دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِيْ ۚ فَلَا تَلُوْمُوْنِيْ
وَلُوْمُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ؕ مَآ اَنَا بِمُصْرِخِكُمْ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُصْرِخِيَّ ؕ اِنِّيْ كَفَرْتُ بِمَآ
اَشْرَكْتُمُوْنِ مِنْ قَبْلُ ؕ اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۲۲﴾

لوگو! کیا تم اس بات پر غور نہیں کرتے کہ خدا نے آسمانوں کو زمین (کے اس حیرت انگیز کارخانے) کو (دل لگی یا مخول کے طور پر) نہیں بنایا بلکہ اس کی ہر بات ایک مستقل حقیقت ہے۔ اور راہ راست پر چل رہی ہے۔ (تو تم اس زمین و آسمان سے کیوں سبق حاصل نہیں کرتے) (وہ خدا اسقدر پابند اصول اور سعی طلب خدا ہے) کہ اگر وہ (تمہاری گمراہی کو دیکھ کر) اس بات کا فیصلہ کرے تو روئے زمین پر سے تم سب کو یک سرا چک لے اور کسی نئی مخلوق کو لا بسائے۔ ⑲ (تذ۔۲: ۱۸۴) اور جانے رہو کہ یہ بات خدا کے لئے کچھ مشکل نہیں۔ ⑳ (تذ۔۲: ۱۸۵) اور (قیامت کے دن) سب لوگ خدا کے سامنے کھڑے ہونگے تو ضعیف (العقل متبع اپنے روسائے) متکبرین سے کہیں گے کہ ہم تو تمہارے پیرو تھے۔ کیا تم خدا کا کچھ عذاب ہم پر سے دفع کر سکتے ہو۔ وہ کہیں گے کہ اگر خدا ہم کو ہدایت کرتا تو ہم تم کو ہدایت کرتے اب ہم گھبرائیں یا صبر کریں ہمارے حق میں برابر ہے۔ کوئی جگہ (گریز اور) رہائی کی ہمارے لئے نہیں ہے۔ ㉑ (ف) جب (حساب کتاب کا) کام فیصل ہو چکے گا تو شیطان کہے گا (جو) وعدہ خدا نے تم سے کیا تھا (وہ تو) سچا (تھا) اور (جو) وعدہ میں نے تم سے کیا تھا وہ جھوٹا تھا۔ اور میرا تم پر کسی طرح کا زور نہیں تھا۔ ہاں میں نے تم کو (گمراہی اور بے عملی کی طرف) بلایا تو تم نے (جلدی سے اور بے عقلی سے) میرا کہنا مان لیا۔ تو (آج) مجھے ملامت نہ کرو اپنے آپ ہی کو ملامت کرو نہ میں تمہاری فریاد رسی کر سکتا ہوں اور نہ تم میری فریاد رسی کر سکتے ہو میں اس بات سے انکار کرتا ہوں کہ تم پہلے مجھے شریک بناتے تھے۔ بیشک جو ظالم ہیں ان کے لئے درد دینے والا عذاب ہے۔ ㉒ (ف)

Marfat.com

وَ اُدۡخِلَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ
خٰلِدِیۡنَ فِیۡهَا بِاِذۡنِ رَبِّهِمۡ ؕ تَحِیَّتُهُمۡ فِیۡهَا سَلٰمٌ ﴿۲۳﴾ اَلَمۡ تَرَ كَیۡفَ ضَرَبَ
اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَیِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَیِّبَةٍ اَصۡلُهَا ثَابِتٌ وَّ فَرۡعُهَا فِی
السَّمَآءِ ﴿۲۴﴾ تُؤۡتِیۡۤ اُكُلَهَا كُلَّ حِیۡنٍۭ بِاِذۡنِ رَبِّهَا ؕ وَ یَضۡرِبُ اللّٰهُ الۡاَمۡثَالَ لِلنَّاسِ
لَعَلَّهُمۡ یَتَذَكَّرُوۡنَ ﴿۲۵﴾ وَ مَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِیۡثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِیۡثَةِۣ اجۡتُثَّتۡ
مِنۡ فَوۡقِ الۡاَرۡضِ مَا لَهَا مِنۡ قَرَارٍ ﴿۲۶﴾ یُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا بِالۡقَوۡلِ
الثَّابِتِ فِی الۡحَیٰوةِ الدُّنۡیَا وَ فِی الۡاٰخِرَةِ ۚ وَ یُضِلُّ اللّٰهُ الظّٰلِمِیۡنَ ۟ۙ وَ یَفۡعَلُ
اللّٰهُ مَا یَشَآءُ ﴿۲۷﴾ اَلَمۡ تَرَ اِلَی الَّذِیۡنَ بَدَّلُوۡا نِعۡمَتَ اللّٰهِ كُفۡرًا وَّ اَحَلُّوۡا
قَوۡمَهُمۡ دَارَ الۡبَوَارِ ﴿۲۸﴾

اور وہ لوگ جو (بہ حیثیت قوم خدا کے احکام کے نفع مند ہونے پر) ایمان لے آئے تھے اور جن نے (استحکام قوم کو پیش نظر رکھ کر) مناسب اعمال کئے تھے۔ سو سبز باغوں میں داخل کر دیئے گئے جن کے نیچے دریا بہہ رہے ہیں۔ وہ اب اپنے پروردگار کے حکم سے (جب تک قانون خدا پر عمل کرتے رہیں گے) ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ (اور) ان باغوں میں ان کی دعا (یعنی پکار) یہ ہوگی کہ امن سے رہو۔ ﴿۲۳﴾ (حد۔ ۱۵۶) کیا تم نے نہیں دیکھا کہ خدا نے پاک بات کی کیسی مثال بیان فرمائی ہے (وہ ایسی ہے) جیسے پاکیزہ درخت جس کی جڑ مضبوط (یعنی زمین کو پکڑے ہوئے) ہو اور شاخیں آسمان میں۔ ﴿۲۴﴾ (ف) اپنے پروردگار کے حکم سے ہر وقت پھل لاتا (اور میوے دیتا) ہو۔ اور خدا لوگوں کے لئے مثالیں بیان فرماتا ہے تا کہ وہ نصیحت پکڑیں۔ ﴿۲۵﴾ (ف) اور ناپاک بات کی مثال ناپاک درخت کی سی ہے (نہ جڑ مستحکم نہ شاخیں بلند) زمین کے اوپر ہی سے اکھیڑ کر پھینک دیا جائے۔ اس کو ذرا بھی قرار و ثبات نہیں۔ ﴿۲۶﴾ (ف) اللہ ایمان والوں کو اپنے پکے قول کیساتھ اس دنیا کی زندگی میں خوب جما کر رکھتا ہے اور آخرت میں بھی ان کو خوب جما کر رہے گا۔ لیکن کچے ایمانداروں اور بزدلوں کو جو اس کے احکام کی متابعت نہیں کرتے وہ حفظ و امن کی راہ سے ڈگمگا دیتا ہے اور خدا تو وہی کچھ کرتا ہے جو مناسب سمجھتا ہے۔ ﴿۲۷﴾ (تذ۔ ۱:۱۴۳) کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنہوں نے خدا کے احسان کو ناشکری سے بدل دیا اور اپنی قوم کو تباہی کے گھر میں اتارا۔ ﴿۲۸﴾ (ف)

جَهَنَّمَ ۚ يَصْلَوْنَهَا ۖ وَبِئْسَ الْقَرَارُ ﴿٢٩﴾ وَجَعَلُوا لِلَّهِ أَنْدَادًا لِيُضِلُّوا عَنْ سَبِيلِهِ ۗ
قُلْ تَمَتَّعُوا فَإِنَّ مَصِيرَكُمْ إِلَى النَّارِ ﴿٣٠﴾ قُلْ لِعِبَادِيَ الَّذِينَ آمَنُوا يُقِيمُوا الصَّلَاةَ
وَيُنْفِقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ يَوْمٌ لَا بَيْعٌ فِيهِ
وَلَا خِلَالٌ ﴿٣١﴾ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَأَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً
فَأَخْرَجَ بِهِ مِنَ الثَّمَرَاتِ رِزْقًا لَكُمْ ۖ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ لِتَجْرِيَ فِي
الْبَحْرِ بِأَمْرِهِ ۖ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْأَنْهَارَ ﴿٣٢﴾ وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَائِبَيْنِ ۖ
وَسَخَّرَ لَكُمُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ ﴿٣٣﴾ وَآتَاكُمْ مِنْ كُلِّ مَا سَأَلْتُمُوهُ ۚ وَإِنْ تَعُدُّوا
نِعْمَتَ اللَّهِ لَا تُحْصُوهَا ۗ إِنَّ الْإِنْسَانَ لَظَلُومٌ كَفَّارٌ ﴿٣٤﴾ وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ ع ۵ ۱۷
رَبِّ اجْعَلْ هَٰذَا الْبَلَدَ آمِنًا وَاجْنُبْنِي وَبَنِيَّ أَنْ نَعْبُدَ الْأَصْنَامَ ﴿٣٥﴾

(وہ گھر) دوزخ ہے (سب ناشکرے) اس میں داخل ہوں گے اور وہ بہت برا ٹھکانا ہے۔ ﴿۲۹﴾ (ف) اور ان لوگوں نے خدا کے شریک مقرر کئے کہ (لوگوں کو) اس کے رستے سے گمراہ کریں۔ کہہ دو کہ (چند روز) فائدہ اٹھا لو آخر کار تم کو دوزخ کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ ﴿۳۰﴾ (ف) (اے پیغمبر) میرے مومن بندوں سے کہہ دو کہ نماز پڑھا کریں۔ اور اس دن کے آنے سے پیشتر جس میں نہ (اعمال کا) سودا ہوگا اور نہ دوستی کام آئے گی۔ ہمارے دیئے ہوئے مال میں سے درپردہ اور ظاہر خرچ کرتے رہیں۔ ﴿۳۱﴾ (ف) خدا وہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور آسمان سے پانی اتارا۔ پھر اس پانی کے ذریعے سے پھلوں سے تمہارے لئے رزق نکالا اور تمہارے لئے ان کشتیوں کو مسخر کیا جو خدا کے قانون سے سمندروں میں چلتی ہیں اور تمہارے لئے دریا مسخر کئے۔ ﴿۳۲﴾ (حد ۔۴۳) اور تمہارے لئے سورج اور چاند کو مسخر کیا جو چل رہے ہیں اور تمہارے لئے رات اور دن کو مسخر کیا۔ ﴿۳۳﴾ (حد: ۴۳) اور لوگو! اس نے تم کو جو کچھ تم نے مانگا بقدر ضرورت دیا' اور اگر خدا کی نعمتوں کو گننا چاہو تو ہرگز نہ گن سکو گے۔ (تذ۔۱:۲۱۲) (مگر لوگ نعمتوں کا شکر نہیں کرتے) کچھ شک نہیں کہ انسان بڑا بے انصاف اور ناشکرا ہے۔ ﴿۳۴﴾ (ف) اور جب ابراہیمؑ نے دعا کی کہ میرے پروردگار اس شہر کو (لوگوں کے لئے) امن کی جگہ بنا دے اور مجھے اور میری اولاد کو اس بات سے کہ بتوں کی پرستش کرنے لگیں بچائے رکھ۔ ﴿۳۵﴾ (ف)

Marfat.com

رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ ۚ فَمَنْ تَبِعَنِيْ فَاِنَّهٗ مِنِّيْ ۚ وَمَنْ
عَصَانِيْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۳۶﴾ رَبَّنَآ اِنِّيْٓ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ بِوَادٍ غَيْرِ
ذِيْ زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ ۙ رَبَّنَا لِيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ فَاجْعَلْ اَفْئِدَةً
مِّنَ النَّاسِ تَهْوِيْٓ اِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُوْنَ ﴿۳۷﴾ رَبَّنَآ
اِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِيْ وَمَا نُعْلِنُ ۗ وَمَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ فِي الْاَرْضِ
وَلَا فِي السَّمَآءِ ﴿۳۸﴾ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ وَهَبَ لِيْ عَلَى الْكِبَرِ اِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ ۗ
اِنَّ رَبِّيْ لَسَمِيْعُ الدُّعَآءِ ﴿۳۹﴾ رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ ۖۚ
رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ﴿۴۰﴾ رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ
الْحِسَابُ ﴿۴۱﴾ وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ ۬ؕ اِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ ع ۱۸
لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيْهِ الْاَبْصَارُ ﴿۴۲﴾

اے پروردگار انہوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کیا ہے۔ سو جس شخص نے میرا کہا مانا وہ میرا ہے۔ اور جس نے میری نافرمانی کی تو تو بخشنے والا مہربان ہے۔ (۳۶) (ف) اے پروردگار میں نے اپنی اولاد میدان (مکہ) میں جہاں کھیتی نہیں تیرے عزت (وادب) والے گھر کے پاس لا بسایا ہے۔ اے پروردگار تاکہ یہ نماز پڑھیں۔ تو لوگوں کے دلوں کو ایسا کر دے کہ ان کی طرف جھکے رہیں اور ان کو میووں سے روزی دے تاکہ تیرا شکر کریں۔ (۳۷) (ف) اے پروردگار جو بات ہم چھپاتے اور جو ظاہر کرتے ہیں تو سب جانتا ہے۔ اور خدا سے کوئی چیز مخفی نہیں۔ (نہ) زمین میں نہ آسمان میں۔ (۳۸) (ف) خدا کا شکر ہے اس نے مجھ کو بڑی عمر میں اسماعیلؑ اور اسحاقؑ بخشے۔ بیشک میرا پروردگار دعا سننے والا ہے۔ (۳۹) (ف) اے پروردگار مجھ کو (ایسی توفیق عنایت) کر کہ نماز پڑھتا رہوں اور میری اولاد کو بھی (یہ توفیق بخش) اے پروردگار میری دعا قبول فرما۔ (۴۰) (ف) اے پروردگار حساب (کتاب) کے دن مجھ کو اور میرے ماں باپ کو اور مومنوں کی مغفرت کیجیو۔ (۴۱) (ف) اور (اے مخاطب! دنیا میں ظاہراً بے قاعدگیوں کو دیکھ کر) یہ نہ سمجھ لینا کہ جو کچھ ظالم لوگ کر رہے ہیں اس سے خدا غافل ہے۔ وہ تو صرف ان کو اس دن تک ڈھیل دیتا جاتا ہے جس دن آنکھیں دہشت سے کھلی کی کھلی رہ جائیں گی۔ (۴۲) (تذ۔۲: ۱۳۰)

Marfat.com

مُهْطِعِينَ مُقْنِعِي رُءُوسِهِمْ لَا يَرْتَدُّ إِلَيْهِمْ طَرْفُهُمْ ۖ وَأَفْئِدَتُهُمْ هَوَاءٌ ﴿۴۳﴾
وَأَنذِرِ النَّاسَ يَوْمَ يَأْتِيهِمُ الْعَذَابُ فَيَقُولُ الَّذِينَ ظَلَمُوا رَبَّنَا أَخِّرْنَا
إِلَىٰ أَجَلٍ قَرِيبٍ نُّجِبْ دَعْوَتَكَ وَنَتَّبِعِ الرُّسُلَ ۗ أَوَلَمْ تَكُونُوا أَقْسَمْتُم مِّن
قَبْلُ مَا لَكُم مِّن زَوَالٍ ﴿۴۴﴾ وَسَكَنتُمْ فِي مَسَاكِنِ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ وَتَبَيَّنَ
لَكُمْ كَيْفَ فَعَلْنَا بِهِمْ وَضَرَبْنَا لَكُمُ الْأَمْثَالَ ﴿۴۵﴾ وَقَدْ مَكَرُوا مَكْرَهُمْ وَعِندَ
اللَّهِ مَكْرُهُمْ ۗ وَإِن كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُولَ مِنْهُ الْجِبَالُ ﴿۴۶﴾ فَلَا تَحْسَبَنَّ اللَّهَ
مُخْلِفَ وَعْدِهِ رُسُلَهُ ۗ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ ذُو انتِقَامٍ ﴿۴۷﴾ يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ
غَيْرَ الْأَرْضِ وَالسَّمَاوَاتُ ۖ وَبَرَزُوا لِلَّهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ﴿۴۸﴾ وَتَرَى الْمُجْرِمِينَ
يَوْمَئِذٍ مُّقَرَّنِينَ فِي الْأَصْفَادِ ﴿۴۹﴾

(اور لوگ) سر اٹھائے ہوئے (میدان قیامت کی طرف) دوڑ رہے ہوں گے ان کی نگاہیں ان کی طرف لوٹ نہ سکیں گی اور ان کے دل (مارے خوف کے) ہوا ہو رہے ہوں گے۔ ﴿۴۳﴾ (ف) اور لوگوں کو اس دن سے آگاہ کر دو جب ان پر عذاب آ جائے گا تب ظالم لوگ کہیں گے کہ اے ہمارے پروردگار ہمیں تھوڑی سی مدت مہلت عطا کرتا کہ ہم تیری دعوت (توحید) قبول کریں اور (تیرے) پیغمبروں کے پیچھے چلیں (تو جواب ملے گا) کیا تم پہلے قسمیں نہیں کھایا کرتے تھے کہ تم کو (اس حال سے جس میں تم ہو) زوال (اور قیامت کو حساب اعمال) نہیں ہوگا۔ ﴿۴۴﴾ (ف) اور جو لوگ اپنے آپ پر ظلم کرتے تھے تم ان کے مکانوں میں رہتے تھے اور تم پر ظاہر ہو چکا تھا کہ ہم نے ان لوگوں کے ساتھ کس طرح (کا معاملہ) کیا تھا اور تمہارے (سمجھانے) کے لئے مثالیں بھی بیان کر دی تھیں۔ ﴿۴۵﴾ (ف) اور انہوں نے (بڑی بڑی) تدبیریں کیں اور ان کی (سب) تدبیریں خدا کے ہاں (لکھی ہوئی) ہیں گو وہ تدبیریں ایسی (غضب کی) تھیں کہ ان سے پہاڑ بھی ٹل جائیں۔ ﴿۴۶﴾ (ف) تو ایسا خیال نہ کرنا کہ خدا نے جو اپنے پیغمبروں سے وعدہ کیا ہے اس کے خلاف کرے گا۔ بیشک خدا زبردست (اور) بدلہ لینے والا ہے۔ ﴿۴۷﴾ (ف) اس فیصلے کے دن یہ زمین و آسمان ہی کوئی اور زمین و آسمان ہو جائیں گے اور خلاف معمول سب مخلوق خدائے جابر و قاہر کے آگے صف بصف کھڑی ہوگی۔ ﴿۴۸﴾ (ف) اس روز مجرم بیڑیوں میں جکڑے ہوں گے۔ ﴿۴۹﴾ (م۔۱:۳:۱۷)

Marfat.com

سَرَابِيْلُهُمْ مِّنْ قَطِرَانٍ وَّتَغْشٰى وُجُوْهَهُمُ النَّارُ ۝۵۰ لِيَجْزِيَ اللّٰهُ كُلَّ
نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝۵۱ هٰذَا بَلٰغٌ لِّلنَّاسِ
ع ۱۷/۱۹ وَلِيُنْذَرُوْا بِهٖ وَلِيَعْلَمُوْٓا اَنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّلِيَذَّكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝۵۲

ان کے کرتے گندھک کے ہوں گے اور ان کے مونہوں کو آگ لپیٹ رہی ہوگی۔ ۝۵۰ (ف) یہ اس لئے کہ خدا ہر شخص کو اسکے اعمال کا بدلہ دے۔ بیشک خدا جلد حساب لینے والا ہے۔ ۝۵۱ (ف) یہ (قرآن) لوگوں کے نام (خدا کا پیغام) ہے تا کہ ان کو اس سے ڈرایا جائے اور تا کہ وہ جان لیں کہ وہی اکیلا معبود ہے اور تا کہ اہل عقل نصیحت پکڑیں۔ ۝۵۲ (ف)

اٰيَاتُهَا ۹۹ ۱۵ سُوْرَةُ الْحِجْرِ مَكِّيَّةٌ ۵۷ رُكُوْعَاتُهَا ۶

ترجمہ المشرقیؒ: ۲۴ آیات

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

ترجمہ مولانا جالندھریؒ: ۷۵ آیات

الٓرٰ ۚ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ وَقُرْاٰنٍ مُّبِيْنٍ ۝۱

الرا۔ (ف) یہ آیات الٰہی اس الکتٰب کی ہیں جو قانون خدا ہے اور اس قرآن کی جو ہر طرح پر واضح اور روشن ہے ۝۱ (تد۔ا:۵۷)

❀❀❀

Marfat.com

رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ كَانُوا مُسْلِمِينَ ② ذَرْهُمْ يَأْكُلُوا وَيَتَمَتَّعُوا
وَيُلْهِهِمُ الْأَمَلُ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ③ وَمَا أَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ إِلَّا وَلَهَا
كِتَابٌ مَعْلُومٌ ④ مَا تَسْبِقُ مِنْ أُمَّةٍ أَجَلَهَا وَمَا يَسْتَأْخِرُونَ ⑤ وَقَالُوا
يَا أَيُّهَا الَّذِي نُزِّلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ إِنَّكَ لَمَجْنُونٌ ⑥ لَوْ مَا تَأْتِينَا بِالْمَلَائِكَةِ
إِنْ كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ ⑦ مَا نُنَزِّلُ الْمَلَائِكَةَ إِلَّا بِالْحَقِّ وَمَا كَانُوا إِذًا
مُنْظَرِينَ ⑧ إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ ⑨ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا
مِنْ قَبْلِكَ فِي شِيَعِ الْأَوَّلِينَ ⑩ وَمَا يَأْتِيهِمْ مِنْ رَسُولٍ إِلَّا كَانُوا بِهِ
يَسْتَهْزِئُونَ ⑪

ایک نہ ایک دن کافر آرزو کریں گے کہ اے کاش ہم مسلمان ہوتے۔ ② (تد۔۲:۱۰) (اے محمدؐ!) ان کو ان کے حال پر رہنے دو کہ کھالیں اور فائدے اٹھالیں اور (طول) امل ان کو (دنیا میں) مشغول کئے رہے عنقریب ان کو (اس کا انجام) معلوم ہو جائے گا۔ ③ (ف) اور ہم نے کوئی بستی ہلاک نہیں کی مگر یہ کہ ہلاک ہونے سے قبل اس کو ایک معلوم کتاب بطور دستور العمل دی گئی تھی۔ ④ (تد۔۱:۱۴) کوئی جماعت اپنی مدت (وفات) سے نہ آگے نکل سکتی ہے نہ پیچھے رہ سکتی ہے۔ ⑤ (ف) اور (کفار) کہتے ہیں کہ اے شخص جس پر نصیحت (کی کتاب) نازل ہوئی ہے تو تو دیوانہ ہے۔ ⑥ (ف) (اے پیغمبر! تم سے کہتے ہیں) کہ اگر تم سچے ہو تو ہمارے پاس فرشتے کیوں نہیں آئے۔ (کہ وہ آکر ہمیں سزا دیں) ⑦ (تک۔۱:۱۸۷) (سزائیں اس وقت ملتی ہیں) اور فرشتے اس وقت اترتے ہیں کہ کسی قوم کے گناہوں کا پیمانہ لبریز ہو جاتا ہے اور انکی تباہی حق بجانب ہو جاتی ہے پھر کوئی مہلت نہیں ملتی۔ ⑧ (تک۔۱:۱۸۷) لوگو! ہم ہی نے اس قرآن عظیم کو تم پر اتارا اور ہم ہی باوجود تمہاری جدت پسندی اور تغیر آرائی کے اس کے ظاہر اور باطن کی حفاظت کرنے والے ہیں اور اس کے مطالب کو روئے زمین پر سے نابود ہونے سے محفوظ رکھیں گے۔ ⑨ (تد۔۱: ۹۲) اور ہم نے تم سے پہلے لوگوں میں بھی پیغمبر بھیجے تھے۔ ⑩ (ف) جو رسول آتا ہے اس کو یہ لوگ مخول میں اڑا دیتے ہیں۔ ⑪ (تک ۱:۱۸۷)

Marfat.com

كَذٰلِكَ نَسْلُكُهٗ فِيْ قُلُوْبِ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۱۲﴾ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَقَدْ خَلَتْ سُنَّةُ
الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۳﴾ وَلَوْ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا مِّنَ السَّمَآءِ فَظَلُّوْا فِيْهِ يَعْرُجُوْنَ ﴿۱۴﴾
ع ۱۵ لَقَالُوْٓا اِنَّمَا سُكِّرَتْ اَبْصَارُنَا بَلْ نَحْنُ قَوْمٌ مَّسْحُوْرُوْنَ ﴿۱۵﴾ وَلَقَدْ
جَعَلْنَا فِي السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّزَيَّنّٰهَا لِلنّٰظِرِيْنَ ﴿۱۶﴾ وَحَفِظْنٰهَا مِنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ
رَّجِيْمٍ ﴿۱۷﴾ اِلَّا مَنِ اسْتَرَقَ السَّمْعَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۸﴾ وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا
وَاَلْقَيْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَّوْزُوْنٍ ﴿۱۹﴾ وَجَعَلْنَا
لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ وَمَنْ لَّسْتُمْ لَهٗ بِرٰزِقِيْنَ ﴿۲۰﴾ وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا
عِنْدَنَا خَزَآئِنُهٗ وَمَا نُنَزِّلُهٗٓ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿۲۱﴾ وَاَرْسَلْنَا الرِّيٰحَ لَوَاقِحَ
فَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَسْقَيْنٰكُمُوْهُ وَمَآ اَنْتُمْ لَهٗ بِخٰزِنِيْنَ ﴿۲۲﴾ وَاِنَّا
لَنَحْنُ نُحْيٖ وَنُمِيْتُ وَنَحْنُ الْوٰرِثُوْنَ ﴿۲۳﴾

اسی طرح ہم اس (تکذیب وضلال) کو گنہگاروں کے دلوں میں داخل کر دیتے ہیں۔ ﴿۱۲﴾ (ف) اور نہیں مانتے حالانکہ پہلی قوموں کی ہلاکت کا قانون دیر سے چلا آ رہا ہے۔ (اور اس مین رد بدل ممکن نہیں) ﴿۱۳﴾ (تک ۱: ۱۸۷) اگر ہم آسمان سے ایک دروازہ بھی کھول دیتے کہ لوگ بچشم خود اپنا برا انجام ملاحظہ کرلیں۔ ﴿۱۴﴾ (تک ۱: ۱۸۷) تو یہ لوگ کہتے کہ ہماری آنکھوں پر بیہوشی کا نشہ چڑھا دیا گیا تھا بلکہ تمام قوم مسحور ہوگئی تھی اس لئے ہم ان دھمکیوں کو نہیں مانتے۔ ﴿۱۵﴾ (تک ۱: ۱۸۷) اور ہم ہی نے آسمان میں برج بنائے اور دیکھنے والوں کے لے ان کو سجا دیا۔ ﴿۱۶﴾ (ف) اور ہر شیطان راندۂ درگاہ سے انسے محفوظ کر دیا۔ ﴿۱۷﴾ (ف) ہاں اگر کوئی چوری سے سننا چاہے تو چمکتا ہوا انگارا اس کے پیچھے لپکتا ہے۔ ﴿۱۸﴾ (ف) اور زمین کو بھی ہم ہی نے پھیلایا اور اس پر پہاڑ (بنا کر) رکھ دیئے اور اس میں ہر ایک سنجیدہ چیز اگائی۔ ﴿۱۹﴾ (ف) اور ہم ہی نے تمہارے لئے اور ان لوگوں کے لئے جن کو تم روزی نہیں دیتے اس میں معاش کے سامان پیدا کئے۔ ﴿۲۰﴾ (ف) اور اس زمین و آسمان کے اندر کوئی ایسی شے نہیں جس کے ہمارے ہاں خزانے کے خزانے نہ بھرے پڑے ہوں اور ہم ان کو اس دنیا میں بھیجتے بھی ہیں تو ایک مناسب اندازے کے ساتھ جو ہمارے علم میں ہے۔ ﴿۲۱﴾ (تذ۔۱: ۱۲۹) اور ہم ہی ہوائیں چلاتے ہیں (جو بادلوں کے پانی سے) بھری ہوئی (ہوتی ہیں) اور ہم ہی آسمان سے مینہ برساتے ہیں اور ہم ہی تم کو اس کا پانی پلاتے ہیں اور تم تو اس کا خزانہ نہیں رکھتے۔ ﴿۲۲﴾ (ف) اور ہم ہی حیات بخشتے اور ہم ہی موت دیتے ہیں اور ہم ہی سب کے وارث (مالک) ہیں۔ ﴿۲۳﴾ (ف)

Marfat.com

وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنْكُمْ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَاْخِرِيْنَ ﴿۲۴﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ
هُوَ يَحْشُرُهُمْ ؕ اِنَّهٗ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۵﴾ وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ
حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ﴿۲۶﴾ وَالْجَآنَّ خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ مِنْ نَّارِ السَّمُوْمِ ﴿۲۷﴾ وَاِذْ قَالَ
رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ خَالِقٌ ۢ بَشَرًا مِّنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ﴿۲۸﴾
فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ ﴿۲۹﴾ فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ
كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ ﴿۳۰﴾ اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ اَبٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ مَعَ السّٰجِدِيْنَ ﴿۳۱﴾ قَالَ
يٰٓاِبْلِيْسُ مَا لَكَ اَلَّا تَكُوْنَ مَعَ السّٰجِدِيْنَ ﴿۳۲﴾ قَالَ لَمْ اَكُنْ لِّاَسْجُدَ لِبَشَرٍ
خَلَقْتَهٗ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ﴿۳۳﴾ قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ
رَجِيْمٌ ﴿۳۴﴾ وَّاِنَّ عَلَيْكَ اللَّعْنَةَ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ﴿۳۵﴾

اور جو لوگ تم سے پہلے گزر چکے ہیں ہم کو معلوم ہیں اور جو پیچھے آنے والے ہیں وہ بھی ہم کو معلوم ہیں۔ ﴿۲۴﴾ (ف) اور تمہارا پروردگار (قیامت کے دن) ان سب کو جمع کرے گا وہ بڑا دانا اور خبردار ہے۔ ﴿۲۵﴾ (ف) اور ہم نے انسان کو کھنکھناتے سڑے ہوئے گارے سے پیدا کیا ہے۔ ﴿۲۶﴾ (ف) اور جنوں کو اس سے بھی پہلے بے دھوئیں کی آگ سے پیدا کیا تھا۔ ﴿۲۷﴾ (ف) اور جب تمہارے پروردگار نے فرشتوں سے فرمایا کہ میں کھنکھناتے سڑے ہوئے گارے سے ایک بشر بنانے والا ہوں۔ ﴿۲۸﴾ (ف) پھر جب میں نے انسان کو (لاکھوں برسوں کے ادنیٰ حیوانوں سے نوعی ارتقا کے بعد کچھ اپنی مرضی کے مطابق اور کچھ اس کی اپنی شان کے مطابق) برابر کرلیا اور (یہی نہیں بلکہ اس کے اعضا کو درست کرنے کے بعد) اپنی روح اس میں پھونک دی تو تم سب کے سب فرشتے (جو دراصل میری کائناتی قوتیں ہو) اس انسان کے سامنے سر جھکائے ہوئے (قطاروں میں) کھڑے ہو جانا۔ (کیونکہ بالآخر یہی انسان تمام کائناتی قوتوں کو اپنے فہم و ادراک کے زور سے مطیع کر کے رہے گا۔ اس لئے اس کے آگے سجدہ میں کوئی مضائقہ نہیں!) ﴿۲۹﴾ (تذ۔ ۲: ۱۵۳) تو سب ملائکہ نے بالاتفاق اس کے آگے سجدہ کیا۔ ﴿۳۰﴾ (تذ۔ ۲: ۱۵۳) ایک بدبخت شیطان نے سجدہ سے انکار کیا۔ ﴿۳۱﴾ (تذ۔ ۲: ۱۵۳) خدا نے فرمایا کہ ابلیس! تجھے کیا ہوا کہ تو سجدہ کرنے والوں میں شامل نہ ہوا۔ ﴿۳۲﴾ (ف) (اس نے) کہا میں ایسا نہیں ہوں کہ انسان کو جس کو تو نے کھنکھناتے سڑے ہوئے گارے سے بنایا ہے سجدہ کروں۔ ﴿۳۳﴾ (ف) (خدا نے) فرمایا یہاں سے نکل جاؤ۔ تو مردود ہے۔ ﴿۳۴﴾ (ف) اور تجھ پر قیامت کے دن تک لعنت (برسے گی) ﴿۳۵﴾ (ف)

قَالَ رَبِّ فَاَنْظِرْنِیْۤ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿۳۶﴾ قَالَ فَاِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ﴿۳۷﴾
اِلٰى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ ﴿۳۸﴾ قَالَ رَبِّ بِمَاۤ اَغْوَيْتَنِیْ لَاُزَيِّنَنَّ لَهُمْ فِی
الْاَرْضِ وَلَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۳۹﴾ اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۴۰﴾ قَالَ هٰذَا
صِرَاطٌ عَلَیَّ مُسْتَقِيْمٌ ﴿۴۱﴾ اِنَّ عِبَادِیْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ اِلَّا مَنِ
اتَّبَعَكَ مِنَ الْغٰوِيْنَ ﴿۴۲﴾ وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۴۳﴾ لَهَا سَبْعَةُ
اَبْوَابٍ ؕ لِكُلِّ بَابٍ مِّنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُوْمٌ ﴿۴۴﴾ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِیْ جَنّٰتٍ ع
وَّعُيُوْنٍ ﴿۴۵﴾ اُدْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ اٰمِنِيْنَ ﴿۴۶﴾ وَنَزَعْنَا مَا فِیْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ
اِخْوَانًا عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ﴿۴۷﴾ لَا يَمَسُّهُمْ فِيْهَا نَصَبٌ وَّمَا هُمْ مِّنْهَا
بِمُخْرَجِيْنَ ﴿۴۸﴾ نَبِّئْ عِبَادِیْۤ اَنِّیْۤ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿۴۹﴾ وَاَنَّ عَذَابِیْ هُوَ الْعَذَابُ
الْاَلِيْمُ ﴿۵۰﴾ وَنَبِّئْهُمْ عَنْ ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ ﴿۵۱﴾ وقف لازم

(اس نے) کہا کہ پروردگار مجھے اس دن تک مہلت دے جب لوگ (مرنے کے بعد) زندہ کئے جائیں گے۔ ﴿۳۶﴾ (ف) فرمایا کہ تجھے مہلت دی جاتی ہے۔ ﴿۳۷﴾ (ف) وقت مقرر (یعنی قیامت) کے دن تک۔ ﴿۳۸﴾ (ف) (اس نے) کہا کہ پروردگار جیسا تو نے مجھے رستے سے الگ کیا ہے میں بھی زمین میں لوگوں کے لئے (گناہوں کو) آراستہ دکھاؤں گا اور سب کو بہکاؤں گا۔ ﴿۳۹﴾ (ف) ہاں ان میں جو تیرے مخلص بندے ہیں (ان پر قابو چلنا مشکل ہے) ﴿۴۰﴾ (ف) (خدا نے) فرمایا کہ مجھ تک (پہنچنے کا) یہی سیدھا راستہ ہے۔ ﴿۴۱﴾ (ف) جو میرے (مخلص) بندے ہیں ان پر تجھے کچھ قدرت نہیں (کہ ان کو گناہ میں ڈال سکے) ہاں بدراہوں میں سے جو تیرے پیچھے چل پڑے۔ ﴿۴۲﴾ (ف) اور ان سب کے وعدے کی جگہ جہنم ہے۔ ﴿۴۳﴾ (ف) اس کے سات دروازے ہیں ہر ایک دروازے کے لئے ان میں سے جماعتیں تقسیم کر دی گئی ہیں۔ ﴿۴۴﴾ (ف) جو متقی ہیں وہ باغوں اور چشموں میں ہوں گے۔ ﴿۴۵﴾ (ف) (ان سے کہا جائے گا کہ) ان میں سلامتی اور خاطر جمع سے داخل ہو جاؤ۔ ﴿۴۶﴾ (ف) اور ان کے دلوں میں جو کدورت ہوگی اس کو ہم نکال (کر صاف کر) دینگے (گویا) بھائی بھائی تختوں پر ایک دوسرے کے سامنے بیٹھے ہوئے ہیں۔ ﴿۴۷﴾ (ف) نہ ان کو وہاں کوئی تکلیف پہنچے گی اور نہ وہاں سے نکالے جائیں گے۔ ﴿۴۸﴾ (ف) (اے پیغمبر) میرے بندوں کو بتا دو کہ میں بڑا بخشنے والا (اور) مہربان ہوں۔ ﴿۴۹﴾ (ف) اور یہ کہ میرا عذاب بھی درد دینے والا عذاب ہے۔ ﴿۵۰﴾ (ف) اور انکو ابراہیمؑ کے مہمانوں کا احوال سنا دو۔ ﴿۵۱﴾ (ف)

Marfat.com

إِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ فَقَالُوْا سَلٰمًا ۭ قَالَ إِنَّا مِنْكُمْ وَجِلُوْنَ ﴿٥٢﴾ قَالُوْا لَا تَوْجَلْ إِنَّا
نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمٍ عَلِيْمٍ ﴿٥٣﴾ قَالَ أَبَشَّرْتُمُوْنِيْ عَلٰٓى أَنْ مَّسَّنِيَ الْكِبَرُ فَبِمَ
تُبَشِّرُوْنَ ﴿٥٤﴾ قَالُوْا بَشَّرْنٰكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُنْ مِّنَ الْقٰنِطِيْنَ ﴿٥٥﴾ قَالَ
وَمَنْ يَّقْنَطُ مِنْ رَّحْمَةِ رَبِّهٖٓ إِلَّا الضَّآلُّوْنَ ﴿٥٦﴾ قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ أَيُّهَا
الْمُرْسَلُوْنَ ﴿٥٧﴾ قَالُوْٓا إِنَّآ أُرْسِلْنَآ إِلٰى قَوْمٍ مُّجْرِمِيْنَ ﴿٥٨﴾ إِلَّآ اٰلَ لُوْطٍ ۭ إِنَّا
لَمُنَجُّوْهُمْ أَجْمَعِيْنَ ﴿٥٩﴾ إِلَّا امْرَأَتَهٗ قَدَّرْنَآ ۙ إِنَّهَا لَمِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿٦٠﴾ فَلَمَّا
جَآءَ اٰلَ لُوْطِ الْمُرْسَلُوْنَ ﴿٦١﴾ قَالَ إِنَّكُمْ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ ﴿٦٢﴾ قَالُوْا بَلْ جِئْنٰكَ
بِمَا كَانُوْا فِيْهِ يَمْتَرُوْنَ ﴿٦٣﴾ وَأَتَيْنٰكَ بِالْحَقِّ وَإِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ﴿٦٤﴾ فَأَسْرِ
بِأَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّيْلِ وَاتَّبِعْ أَدْبَارَهُمْ وَلَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ أَحَدٌ وَّامْضُوْا
حَيْثُ تُؤْمَرُوْنَ ﴿٦٥﴾ وَقَضَيْنَآ إِلَيْهِ ذٰلِكَ الْأَمْرَ أَنَّ دَابِرَ هٰٓؤُلَآءِ مَقْطُوْعٌ
مُّصْبِحِيْنَ ﴿٦٦﴾

جب وہ ابراہیمؑ کے پاس آئے تو سلام کہا۔ انہوں نے کہا ہمیں تو تم سے ڈر لگتا ہے۔ ﴿۵۲﴾ (ف) (مہمانوں نے) کہا کہ ڈریئے نہیں
ہم آپ کو ایک دانشمند لڑکے کی خوشخبری دیتے ہیں۔ ﴿۵۳﴾ (ف) (وہ) بولے کہ جب مجھے بڑھاپے نے آ پکڑا تو تم خوشخبری دینے
لگے۔ اب کاہے کی خوشخبری دیتے ہو۔ ﴿۵۴﴾ (ف) (انہوں نے) کہا کہ ہم آپ کو سچی خوشخبری دیتے ہیں آپ مایوس نہ ہوجیے۔
﴿۵۵﴾ (ف) (ابراہیمؑ نے) کہا کہ خدا کی رحمت سے (میں مایوس کیوں ہونے لگا اس سے) مایوس ہونا گمراہوں کا کام ہے۔ ﴿۵۶﴾
(ف) پھر کہنے لگے کہ فرشتو تمہیں (اور) کیا کام ہے۔ ﴿۵۷﴾ (ف) (انہوں نے) کہا ہم گنہگار قوم کی طرف بھیجے گئے ہیں (کہ اس
کو عذاب کریں) ﴿۵۸﴾ (ف) مگر لوطؑ کے گھر والے کہ ان سب کو ہم بچالیں گے۔ ﴿۵۹﴾ (ف) البتہ ان کی عورت (کہ) اس کے لئے
ہم نے ٹھہرا دیا ہے کہ وہ پیچھے رہ جائے گی۔ ﴿۶۰﴾ (ف) پھر جب فرشتے لوطؑ کے گھر گئے۔ ﴿۶۱﴾ (ف) تو لوطؑ نے کہا کہ تم تو ناآشنا
سے لوگ ہو۔ ﴿۶۲﴾ (ف) وہ بولے کہ (نہیں) بلکہ ہم آپ کے پاس وہ چیز لے کر آئے ہیں جس میں لوگ شک کرتے
تھے۔ ﴿۶۳﴾ (ف) اور ہم آپ کے پاس یقینی بات لے کر آئے ہیں اور ہم سچ کہتے ہیں۔ ﴿۶۴﴾ (ف) تو آپ کچھ رات رہے سے اپنے
گھر والوں کو لے نکلیں اور خود ان کے پیچھے چلیں اور آپ میں سے کوئی شخص پیچھے مڑ کر نہ دیکھے اور جہاں آپ کو حکم ہو وہاں چلے
جائیے۔ ﴿۶۵﴾ (ف) اور ہم نے لوطؑ کی طرف وحی بھیجی کہ ان لوگوں کی جڑ صبح ہوتے ہوتے کاٹ دی جائے گی۔ ﴿۶۶﴾ (ف)

Marfat.com

وَجَآءَ اَهۡلُ الۡمَدِیۡنَةِ یَسۡتَبۡشِرُوۡنَ ﴿۶۷﴾ قَالَ اِنَّ هٰۤؤُلَآءِ ضَیۡفِیۡ فَلَا تَفۡضَحُوۡنِ ﴿۶۸﴾
وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا تُخۡزُوۡنِ ﴿۶۹﴾ قَالُوۡۤا اَوَلَمۡ نَنۡهَكَ عَنِ الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۷۰﴾ قَالَ
هٰۤؤُلَآءِ بَنٰتِیۡۤ اِنۡ كُنۡتُمۡ فٰعِلِیۡنَ ﴿۷۱﴾ لَعَمۡرُكَ اِنَّهُمۡ لَفِیۡ سَكۡرَتِهِمۡ یَعۡمَهُوۡنَ ﴿۷۲﴾
فَاَخَذَتۡهُمُ الصَّیۡحَةُ مُشۡرِقِیۡنَ ﴿۷۳﴾ فَجَعَلۡنَا عَالِیَهَا سَافِلَهَا وَاَمۡطَرۡنَا عَلَیۡهِمۡ
حِجَارَةً مِّنۡ سِجِّیۡلٍ ﴿۷۴﴾ اِنَّ فِیۡ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّلۡمُتَوَسِّمِیۡنَ ﴿۷۵﴾ وَاِنَّهَا
لَبِسَبِیۡلٍ مُّقِیۡمٍ ﴿۷۶﴾ اِنَّ فِیۡ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لِّلۡمُؤۡمِنِیۡنَ ﴿۷۷﴾ وَاِنۡ كَانَ اَصۡحٰبُ
الۡاَیۡكَةِ لَظٰلِمِیۡنَ ﴿۷۸﴾ فَانۡتَقَمۡنَا مِنۡهُمۡ ۘ وَاِنَّهُمَا لَبِاِمَامٍ مُّبِیۡنٍ ﴿۷۹﴾ وَلَقَدۡ
كَذَّبَ اَصۡحٰبُ الۡحِجۡرِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ ﴿۸۰﴾ وَاٰتَیۡنٰهُمۡ اٰیٰتِنَا فَكَانُوۡا عَنۡهَا
مُعۡرِضِیۡنَ ﴿۸۱﴾ وَكَانُوۡا یَنۡحِتُوۡنَ مِنَ الۡجِبَالِ بُیُوۡتًا اٰمِنِیۡنَ ﴿۸۲﴾

وقف لازم ۵ ع ۵

اور اہل شہر (لوطؑ کے پاس) خوش خوش (دوڑے) آئے۔ ﴿۶۷﴾ (ف) (لوطؑ نے) کہا کہ یہ میرے مہمان ہیں (کہیں ان کے بارے میں) مجھے رسوا نہ کرنا۔ ﴿۶۸﴾ (ف) اور خدا سے ڈرو اور میری بے آبروئی نہ کیجو۔ ﴿۶۹﴾ (ف) وہ بولے ہم نے تم کو سارے جہان (کی حمایت وطرفداری) سے منع نہیں کیا۔ ﴿۷۰﴾ (ف) (انہوں نے) کہا اگر تمہیں کرنا ہی ہے تو یہ میری (قوم کی) لڑکیاں ہیں (ان سے شادی کرلو)۔ ﴿۷۱﴾ (اے محمدؐ!) تمہاری جان کی قسم وہ اپنی مستی میں مدہوش ہو رہے تھے۔ ﴿۷۲﴾ (ف) سو ان کو سورج نکلتے نکلتے چنگھاڑ نے آ پکڑا۔ ﴿۷۳﴾ (ف) اور ہم نے اس (شہر) کو (الٹ کر) نیچے اوپر کر دیا اور ان پر کھنگر کی پتھریاں برسائیں۔ ﴿۷۴﴾ (ف) بے شک اس (قصے) میں اہل فراست کے لئے نشانی ہے۔ ﴿۷۵﴾ (ف) اور وہ (شہر) اب تک سیدھے رستے پر (موجود) ہے۔ ﴿۷۶﴾ (ف) بیشک اس میں ایمان لانے والوں کے لئے نشانی ہے۔ ﴿۷۷﴾ (ف) اور بن کے رہنے والے (یعنی قوم شعیبؑ کے لوگ) بھی گنہگار تھے۔ ﴿۷۸﴾ (ف) تو ہم نے ان سے بھی بدلہ لیا۔ اور یہ دونوں شہر کھلے رستے پر (موجود) ہیں۔ ﴿۷۹﴾ (ف) اور (وادی) حجر کے رہنے والوں نے بھی پیغمبروں کی تکذیب کی۔ ﴿۸۰﴾ (ف) ہم نے ان کو اپنی نشانیاں دیں اور وہ ان سے منہ پھیرتے رہے۔ ﴿۸۱﴾ (ف) وہ پہاڑوں کو تراش تراش کر گھر بناتے تھے کہ امن (اطمینان) سے رہیں گے۔ ﴿۸۲﴾ (ف)

Marfat.com

فَأَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُصْبِحِينَ ﴿۸۳﴾ فَمَا أَغْنَىٰ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴿۸۴﴾ وَمَا
خَلَقْنَا السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا إِلَّا بِالْحَقِّ ۗ وَإِنَّ السَّاعَةَ لَآتِيَةٌ ۖ
فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِيلَ ﴿۸۵﴾ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْخَلَّاقُ الْعَلِيمُ ﴿۸۶﴾ وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ
سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنَ الْعَظِيمَ ﴿۸۷﴾ لَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلَىٰ مَا مَتَّعْنَا بِهِ
أَزْوَاجًا مِّنْهُمْ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِينَ ﴿۸۸﴾ وَقُلْ إِنِّي
أَنَا النَّذِيرُ الْمُبِينُ ﴿۸۹﴾ كَمَا أَنزَلْنَا عَلَى الْمُقْتَسِمِينَ ﴿۹۰﴾ الَّذِينَ جَعَلُوا الْقُرْآنَ
عِضِينَ ﴿۹۱﴾ فَوَرَبِّكَ لَنَسْأَلَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿۹۲﴾ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿۹۳﴾ الربع

تو چیخ نے ان کو صبح ہوتے ہوتے آ پکڑا۔ ﴿۸۳﴾ (ف) اور جو کام وہ کرتے تھے وہ ان کے کچھ بھی کام نہ آئے۔ ﴿۸۴﴾ (ف) ہم نے آسمان کو اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اس کو نہیں پیدا کیا مگر یہ کہ صحیفہ فطرت واحد روشن حقیقت ہے۔ جس کا قانون اٹل ہے۔ اس بنا پر سزا کی گھڑی ضرور آنے والی ہے' تم اے محمدؐ! کامل طور پر بے فکر ہو کر ان سے درگزر کرو۔ ﴿۸۵﴾ (تک۔ ۱:۱۸۸) کچھ شک نہیں کہ تمہارا پروردگار وہی (سب کچھ) پیدا کرنے والا (اور) جاننے والا ہے۔ ﴿۸۶﴾ (ف) اور اے محمدؐ! سب سے بڑا احسان جو ہم نے تم پر اور تمہاری اجل زدہ قوم عرب پر کیا ہے یہ ہے کہ ہم نے سورہ فاتح کی بار بار دہرائی ہوئی آیتوں کا اہم اور عظیم الشان نصب العین پیش کر کے تمہاری قوم میں حصول نعمت اور الصراط المستقیم پر چلنے کی ایک لازوال ترغیب وتحریک پیدا کر دی ہے ان کے دلوں میں اس نعمت کے حاصل کرنے کے ولولے پیدا کر دیئے ہیں اور ان کے اندر اس دنیا میں قوت اور زور سے رہنے اور ہلاک شدہ قوموں کی طرح مغضوب علیہ اور ضآلین نہ بننے کا ایک دائم اور قائم ہیجان پیدا کر دیا ہے اور یہی نہیں بلکہ ہم نے تم کو قرآن عظیم بھی دیا ہے جس کے اندر اس الصراط المستقیم پر چلنے کا مکمل دستور العمل درج ہے۔ ﴿۸۷﴾ (تد۔ ۱:۲۶۸) اور ہم نے کفار کی کئی جماعتوں کو جو (فوائد دنیاوی سے) متمتع کیا ہے تم ان کی طرف (رغبت سے) آنکھ اٹھا کر نہ دیکھنا۔ (ف) ان کا غم نہ کھاؤ۔ اپنی جماعت کے لوگوں پر شفقت اور رافت کا ہاتھ پھیرتے رہو تا کہ ان کے حوصلے بندھے رہیں۔ ﴿۸۸﴾ (تک۔ ۱:۱۸۸) اور کہہ دو میں تو اعلانیہ ڈر سنانے والا ہوں۔ ﴿۸۹﴾ (ف) یہ قرآن تو گویا ہم نے کسی اور قوم پر نہیں اتارا کہ وہ سارے کو من وعن مان کر اس کے مطالب میں تطابق قائم کریں بلکہ دراصل اس تفرقہ آرا قوم کی طرف اتارا ہے۔ ﴿۹۰﴾ (تذ۔ ۱:۴۷) جو حسب خاطر اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے آپس میں بانٹ لینے والے ہیں۔ اپنے اپنے حصے کو علیحدہ کر کے تفریق پیدا کرتے ہیں۔ ﴿۹۱﴾ (تذ۔ ۱:۴۷) پس تیرے پروردگار کی قسم کہ ہم ان سب سے ان کے ان بداعمال کی ضرور باز پرس کریں گے۔ ﴿۹۲﴾ (تذ۔ ۱:۴۷) ان کے بد اعمال کی۔ ﴿۹۳﴾ (تذ۔ ۱:۴۷)

Marfat.com

فَاصۡدَعۡ بِمَا تُؤۡمَرُ وَ اَعۡرِضۡ عَنِ الۡمُشۡرِکِیۡنَ ﴿۹۴﴾ اِنَّا کَفَیۡنٰکَ الۡمُسۡتَہۡزِءِیۡنَ ﴿۹۵﴾
الَّذِیۡنَ یَجۡعَلُوۡنَ مَعَ اللّٰہِ اِلٰـہًا اٰخَرَ ۚ فَسَوۡفَ یَعۡلَمُوۡنَ ﴿۹۶﴾ وَ لَقَدۡ نَعۡلَمُ اَنَّکَ یَضِیۡقُ
صَدۡرُکَ بِمَا یَقُوۡلُوۡنَ ﴿۹۷﴾ فَسَبِّحۡ بِحَمۡدِ رَبِّکَ وَ کُنۡ مِّنَ السّٰجِدِیۡنَ ﴿۹۸﴾ وَ اعۡبُدۡ
رَبَّکَ حَتّٰی یَاۡتِیَکَ الۡیَقِیۡنُ ﴿۹۹﴾ ع

پس جو حکم تم کو (خدا کی طرف سے) ملا ہے وہ (لوگوں کو) سنا دو اور مشرکوں کا (ذرا) خیال نہ کرو۔ ﴿۹۴﴾ (ف) ہم تمہیں ان لوگوں (کے شر) سے بچانے کے لئے جو تم سے استہزاء کرتے ہیں کافی ہیں۔ ﴿۹۵﴾ (ف) جو خدا کے ساتھ اور معبود قرار دیتے ہیں سو عنقریب ان کو (ان باتوں کا انجام) معلوم ہو جائے گا۔ ﴿۹۶﴾ (ف) ہم ضرور جانتے ہیں کہ تمہارا دل ان بیہودہ عذروں اور طعنوں اور بہانوں کی وجہ سے سخت تنگ ہوتا ہے۔ جو یہ لوگ وقتاً فوقتاً کرتے رہتے ہیں۔ ﴿۹۷﴾ (تک۔ ا: ۱۸۸) تو تم صبر کرو، اپنے پروردگار کی تعریف میں رطب اللسان رہ کر اپنے دل کو حوصلہ دیتے جاؤ اور خدا کے مقرر اور اٹل قانون کے آگے جھکتے رہو۔ ﴿۹۸﴾ (تک۔ ا: ۱۸۸) اور اپنے پروردگار کے احکام کی تعمیل ایک ملازم کی طرح اس وقت تک کرتے جاؤ کہ تمہیں یقین آ جائے کہ جو کچھ کہا گیا تھا وہ برحق تھا۔ ﴿۹۹﴾ (تک۔ ا: ۱۸۸)

اٰیَاتُہَا ۱۲۸ — (۱۶) سُوۡرَۃُ النَّحۡلِ مَکِّیَّۃٌ ۷۳ — رُکُوۡعَاتُہَا ۱۶

ترجمہ المشرقیؒ: ۷۸ آیات — بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ — ترجمہ مولانا جالندھریؒ: ۵۰ آیات

سورت نحل کی تعلیم کا خلاصہ

(۱) خدا نے ایسی مخلوق بھی پیدا کی ہے جس کا انسان کو سرے سے علم ہی نہیں۔ (۲) آسمان سے جو پانی زمین پر گر کر پھلوں کو اگاتا ہے اس میں غور و فکر کرنے والی قوم کے لیے ایک آیت ہے، دن رات سورج اور چاند کے مسخر کرنے میں عقلمند قوم کے لیے بہت سی آیتیں ہیں جو باعث ہدایت بنی نوع انسان ہو سکتی ہیں، زمین میں مختلف رنگوں کی جو مخلوق پیدا ہوتی ہے اس میں غور کرنے والی قوم کے لیے ایک آیت ہے۔ (۳) زمین پر جو پہاڑ ہیں ان کو اپنی اپنی جگہ پر اس لیے کھڑا کیا ہے کہ زمین اپنی گردش میں ایک طرف کو جھک نہ پڑے۔ اس سے غالباً اس کی طرف اشارہ ہے کہ جہاں پہاڑ واقع ہیں وہاں زمین کے اندر کے مادے اتنے وزنی نہیں جتنے دوسری جگہوں کے۔ اس طرح سے زمین کے ان حصوں کے حالات دریافت ہو سکتے ہیں جہاں انسان کی رسائی نہیں۔ (۴) دنیا میں اکثر اشیاء خدا کی پوری اطاعت کر رہی ہیں۔ (۵) اغنیا کو فقرا پر اپنا مال اس طرح تقسیم کرنا چاہیے کہ دونوں فریق برابر ہو جائیں۔ (۶) کان، آنکھ اور ذہن سے علم حاصل ہوتا ہے، پرندوں کی پرواز سے انسان کو بہت سے سبق (یعنی آیات) حاصل ہوتے ہیں۔ انسان اس سے ہوا میں اڑنے کا سبق حاصل کرے۔ (۷) قرآن میں ہر (کارآمد) شے کا مفصل بیان ہے جو انسان کے لیے فائدہ مند ہے۔ (۸) عدل کرنا، نیک سلوک کرنا، قرابت داروں کی امداد کرنا، بے حیائی کے کاموں سے بچنا، اقراروں کو پورا کرنا زندہ قوم کے افعال ہیں، خدا کا منشا یہ ہے کہ بنی نوع انسان ایک امت بن کر رہے اور آپس میں تفرقہ پیدا نہ کرے۔ (تک۔ ا: ۲۹۹)

Marfat.com

اَتٰۤی اَمۡرُ اللّٰہِ فَلَا تَسۡتَعۡجِلُوۡہُ ؕ سُبۡحٰنَہٗ وَ تَعٰلٰی عَمَّا یُشۡرِکُوۡنَ ① یُنَزِّلُ
الۡمَلٰٓئِکَۃَ بِالرُّوۡحِ مِنۡ اَمۡرِہٖ عَلٰی مَنۡ یَّشَآءُ مِنۡ عِبَادِہٖۤ اَنۡ اَنۡذِرُوۡۤا
اَنَّہٗ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّاۤ اَنَا فَاتَّقُوۡنِ ② خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضَ بِالۡحَقِّ ؕ تَعٰلٰی
عَمَّا یُشۡرِکُوۡنَ ③ خَلَقَ الۡاِنۡسَانَ مِنۡ نُّطۡفَۃٍ فَاِذَا ہُوَ خَصِیۡمٌ مُّبِیۡنٌ ④
وَ الۡاَنۡعَامَ خَلَقَہَا ۚ لَکُمۡ فِیۡہَا دِفۡءٌ وَّ مَنَافِعُ وَ مِنۡہَا تَاۡکُلُوۡنَ ⑤ وَ لَکُمۡ
فِیۡہَا جَمَالٌ حِیۡنَ تُرِیۡحُوۡنَ وَ حِیۡنَ تَسۡرَحُوۡنَ ⑥ وَ تَحۡمِلُ اَثۡقَالَکُمۡ اِلٰی
بَلَدٍ لَّمۡ تَکُوۡنُوۡا بٰلِغِیۡہِ اِلَّا بِشِقِّ الۡاَنۡفُسِ ؕ اِنَّ رَبَّکُمۡ لَرَءُوۡفٌ رَّحِیۡمٌ ⑦

اے کافرو! ہلاکت کا حکم آنے والا ہے اس لئے جلدی نہ کرو۔ (تک۔۱: ۲۹۵) یہ لوگ جو (خدا کا) شریک بناتے ہیں وہ اس سے پاک اور بالاتر ہے۔ ①(ف) وہ خدائے عظیم فرشتوں کو اپنے قانون کی روح دے کر اپنے بندوں میں سے جس کو مناسب سمجھتا ہے اس پر اتارتا ہے۔ (تد۔۲: ۲۲) کہ صرف خدا کے قانون سے ڈرو اور اس کی سوا کوئی حاکم نہیں۔ ②(تک۔۱: ۲۹۵) (اے لوگو!) وہ (فی الحقیقت) خدا (ہی تو) ہے جس نے آسمان و زمین (کے اس عظیم الشان کارخانے) کو برحق پیدا کیا' تو لامحالہ اس کی شان اور پاک ذات ان تمام چیزوں سے ارفع و بالاتر ہے جو یہ لوگ اپنے اعمال و اشغال میں اس کی ساتھ ہم مقام کرتے رہتے ہیں۔ ③(تد۔۲: ۲۷) اسی نے انسان کو (گندے اور ناپاک) نطفے سے بنایا اور پھر وہی انسان ہے جو اب کھلم کھلا اس کی مخالفت پر آمادہ ہے۔ ④(تد۔۲: ۲۷) اسی نے چارپایوں کو تمہاری خاطر پیدا کیا' ان کی کھال اور اون میں تمہارے لئے جاڑے کا لباس ہے' ان میں تمہارے طرح طرح کے فائدے مدنظر رکھے اور ان میں سے بعض کو تم کھاتے بھی ہو۔ ⑤(تد۔۲: ۲۷) صبح اور شام دونوں وقت جب تم ان کے ہمراہ آتے ہو یا سوار ہوتے ہو ان کے باعث تمہاری عزت اور رونق ہے۔ ⑥(تد۔۲: ۲۷) وہ تمہارے بوجھل اسباب اور تجارتی سامان کو ان دور دراز ملکوں میں لے جاتے ہیں جہاں سخت تکلیف کے بغیر تمہاری پہنچ نہیں ہو سکتی۔ بے شک تمہارا پروردگار تم پر بڑا ہی مہربان اور بڑا ہی شفیق ہے۔ جو (تمہاری سرکشی کے باوجود بھی) یہ لطف و کرم روا رکھتا ہے۔ ⑦(تد۔۲: ۲۷)

وَّالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيْرَ لِتَرْكَبُوْهَا وَزِيْنَةً ۭ وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝۸
ع۹ وَعَلَى اللّٰهِ قَصْدُ السَّبِيْلِ وَمِنْهَا جَاۗىِٕرٌ ۭ وَلَوْ شَاۗءَ لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝۹
هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً لَّكُمْ مِّنْهُ شَرَابٌ وَّمِنْهُ شَجَرٌ فِيْهِ تُسِيْمُوْنَ ۝۱۰
يُنْۢبِتُ لَكُمْ بِهِ الزَّرْعَ وَالزَّيْتُوْنَ وَالنَّخِيْلَ وَالْاَعْنَابَ وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ۭ
اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝۱۱ وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۙ وَالشَّمْسَ
وَالْقَمَرَ ۭ وَالنُّجُوْمُ مُسَخَّرٰتٌۢ بِاَمْرِهٖ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝۱۲
وَمَا ذَرَاَ لَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ
يَّذَّكَّرُوْنَ ۝۱۳

اسی نے گھوڑے اور خچر اور باربرداری کے گدھے (تمہاری خدمت کے لئے وقف کر) دیئے تاکہ تم ان پر سوار ہو اور وہ تمہارے گھروں کی آرائش ہوں اور ان تمام باتوں سے زیادہ حیرت انگیز بات یہ ہے کہ وہ اس (لاانتہا) مخلوق کا پیدا کرنے والا بھی ہے جس کا تم کو سرے سے پتہ ہی نہیں۔ ⑧ (تد۔۲: ۲۷) اور (اے لوگو! ان تمام نعمائے الٰہی کو مدنظر رکھ کر) خدا کا بتایا ہوا رستہ تو ایک ہی میانہ روی اور اعتدال کا رستہ ہے ورنہ رستوں میں تو ٹیڑھے اور حد اعتدال سے بڑھے ہوئے بھی ہیں اور اگر اللہ مناسب سمجھتا تو تم سب کو ان نعمتوں کے صحیح استعمال کے صراط مستقیم پر رکھتا۔ ⑨ (تد۔۲: ۲۸) (اے لوگو! تمہیں اس پاک ذات کی اطاعت اور فرمانبرداری کی طرف ہی تو بلایا جا رہا ہے) جس نے تمہارے استعمال کے لئے آسمان سے پانی اتارا' کچھ تو تم پیتے ہو کچھ درختوں کی پرورش کے لئے استعمال ہوتا ہے اور یہ سبزیاں اور چارے بھی بالآخر تمہارے ہی کام آتی ہیں۔ ⑩ (تد۔۲: ۲۸) اسی پانی سے وہ خدائے ذوالجلال تمہارے لئے کھیتیاں' زیتون کے درخت' کھجور کے عظیم الشان شجر' انگور کی بیلیں اور سب قسم کے پھل پیدا کرتا ہے۔ بے شک (خدا کی) اس (حیرت انگیز طلسم کاری) میں سوچنے اور سمجھنے والی قوم کے لئے ایک بلیغ اشارہ موجود ہے۔ ⑪ (تد۔۲: ۲۸) اور اے لوگو! اس (مقتدر ذات) نے (تمہارے ہی نفع و آسائش کی خاطر) رات اور دن کو ایک قاعدے کا پابند کر رکھا ہے بلکہ شمس و قمر (کو بھی اس طرح تمہاری ضروریات کے تابع کر دیا ہے کہ تم ان سے بیحد فائدہ حاصل کر سکو) اور ستاروں کی (لاانتہا) مخلوق بھی اس کے عالمگیر قانون کے ماتحت مسخر ہے۔ اس تمام حیرت انگیز نظم و نسق میں اس قوم کے لئے جو عقلمند ہے (اپنی بہبودی اور معرفت خدا کی لاانتہا علامتیں اور) احکام موجود ہیں۔ ⑫ (تد۔۲: ۲۸) اور اے لوگو! ان کے ماسوا اور بھی روئے زمین پر لاانتہا رنگا رنگ کی مختلف چیزیں ہیں جو محض تمہارے استعمال اور فائدے کے لئے پیدا کر رکھی ہیں۔ اس کشفِ حقیقت میں بھی اس قوم کے لئے جو نتیجہ خیز بات پیدا کرتی ہے ایک بڑا سبق موجود ہے۔ ⑬ (تد۔۲: ۲۸)

وَهُوَ الَّذِىۡ سَخَّرَ الۡبَحۡرَ لِتَاۡكُلُوۡا مِنۡهُ لَحۡمًا طَرِيًّا وَّتَسۡتَخۡرِجُوۡا
مِنۡهُ حِلۡيَةً تَلۡبَسُوۡنَهَا‌ ۚ وَتَرَى الۡـفُلۡكَ مَوَاخِرَ فِيۡهِ وَلِتَبۡتَغُوۡا مِنۡ
فَضۡلِهٖ وَلَعَلَّكُمۡ تَشۡكُرُوۡنَ ﴿۱۴﴾ وَاَلۡقٰى فِى الۡاَرۡضِ رَوَاسِىَ اَنۡ تَمِيۡدَ بِكُمۡ
وَاَنۡهٰرًا وَّسُبُلًا لَّعَلَّكُمۡ تَهۡتَدُوۡنَ ﴿۱۵﴾ وَعَلٰمٰتٍ‌ ؕ وَبِالنَّجۡمِ هُمۡ يَهۡتَدُوۡنَ ﴿۱۶﴾
اَفَمَنۡ يَّخۡلُقُ كَمَنۡ لَّا يَخۡلُقُ‌ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوۡنَ ﴿۱۷﴾ وَاِنۡ تَعُدُّوۡا نِعۡمَةَ اللّٰهِ
لَا تُحۡصُوۡهَا‌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَغَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ﴿۱۸﴾ وَاللّٰهُ يَعۡلَمُ مَا تُسِرُّوۡنَ وَمَا
تُعۡلِنُوۡنَ ﴿۱۹﴾ وَالَّذِيۡنَ يَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ لَا يَخۡلُقُوۡنَ شَيۡـئًا وَّهُمۡ
يُخۡلَقُوۡنَ ﴿۲۰﴾ؕ

اور اے لوگو! وہی پاک ذات ہے جس نے دریاؤں کو تمہارا مطیع کر دیا تا کہ تم ان سے تازہ گوشت نکال کر کھاؤ۔ ان میں سے موتی اور سیپ اور پہننے کے آرائشی سامان حاصل کرو۔ اسی سمندر میں تم دیکھتے ہو کہ کشتیاں پانی کو چیرتی ہوئی جا رہی ہیں اور سمندر کو اس لئے بھی تمہارا مطیع کر دیا ہے کہ تم لوگ اس سے تجارتی فائدے حاصل کرو اور خدا کی نعمتوں کی سچی قدر کر کے اس کے شکر گذار بنو۔ ⑭ (تد۔۲: ۲۸) اور زمین میں بڑے بڑے عظیم الشان پہاڑ (مناسب جگہوں پر) کھڑے کر دیئے تا کہ (گردش کرتے کرتے) زمین ایک طرف کو جھک نہ پڑے۔ (اور اس کی گردش یکساں ہو اور علم التجمیعات کی رو سے اس کا ثقل یکساں رہے) اور دریا اور رستے بنا دیئے کہ تم راہ پاؤ۔ ⑮ (تک۔۱: ۲۹۵) اور شناخت کرنے کی اور مختلف علامتیں بھی جا بجا نصب کر دیں اور عقل مند لوگ تو ستاروں کے ذریعے بھی بر و بحر کی ویرانیوں میں راہ معلوم کر لیتے ہیں۔ ⑯ (تد۔۲: ۲۸) تو اے وہ لوگو! جو دنیا کی محبت میں منہمک رہ کر اپنے اعمال اشغال میں خدائے عظیم کو ماسوا کے ہم مرتبہ کر دیتے ہو کیا وہ جو آپ پیدا کرنے والا ہو اس شے کے برابر ہو سکتا ہے جس میں پیدا کرنے کی اہلیت نہیں؟ کیا تم اس آسان بات کو نہیں سمجھ سکتے۔ ⑰ (تد۔۲: ۲۹) اور ان نعمائے الٰہی کو (جنہیں تم شریک خدا کرتے ہو یعنی مال و جان اولاد وغیرہ) اگر تم گننا چاہو تو ہرگز نہ گن سکو گے (پھر کس کس کو شریک کرتے رہو گے) بیشک اللہ بڑا پردہ پوش اور رحم والا ہے (جو تمہاری اسقدر جسارت کو دیکھ کر بھی تم پر بدستور مہربان ہے) ⑱ (تد۔۲: ۲۹) لیکن وہ بہر حال تمہارے ظاہری اقرار خدا اور در پردہ عبودیت ماسوا کو خوب جانتا ہے۔ ⑲ (تد۔۲: ۲۹) اور جن گھوڑوں، خچروں، اور اولاد وغیرہ کو تم حاجت روا سمجھ کر معبود بنا رہے ہو اور پکارتے ہو وہ تو پیدا کرنے کی طاقت نہیں رکھتے بلکہ پیدا کئے گئے ہیں۔ ⑳ (تد۔۲: ۲۹)

Marfat.com

اَمۡوَاتٌ غَیۡرُ اَحۡیَآءٍ ۚ وَمَا یَشۡعُرُوۡنَ ۙ اَیَّانَ یُبۡعَثُوۡنَ ﴿۲۱﴾ اِلٰـهُكُمۡ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ
فَالَّذِیۡنَ لَا یُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡاٰخِرَةِ قُلُوۡبُهُمۡ مُّنۡكِرَةٌ وَّهُمۡ مُّسۡتَكۡبِرُوۡنَ ﴿۲۲﴾
لَا جَرَمَ اَنَّ اللّٰهَ یَعۡلَمُ مَا یُسِرُّوۡنَ وَمَا یُعۡلِنُوۡنَ ؕ اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ
الۡمُسۡتَكۡبِرِیۡنَ ﴿۲۳﴾ وَاِذَا قِیۡلَ لَهُمۡ مَّاذَآ اَنۡزَلَ رَبُّكُمۡ ۙ قَالُوۡۤا اَسَاطِیۡرُ
الۡاَوَّلِیۡنَ ﴿۲۴﴾ لِیَحۡمِلُوۡۤا اَوۡزَارَهُمۡ كَامِلَةً یَّوۡمَ الۡقِیٰمَةِ ۙ وَمِنۡ اَوۡزَارِ
الَّذِیۡنَ یُضِلُّوۡنَهُمۡ بِغَیۡرِ عِلۡمٍ ؕ اَلَا سَآءَ مَا یَزِرُوۡنَ ﴿۲۵﴾ قَدۡ مَكَرَ الَّذِیۡنَ مِنۡ
قَبۡلِهِمۡ فَاَتَی اللّٰهُ بُنۡیَانَهُمۡ مِّنَ الۡقَوَاعِدِ فَخَرَّ عَلَیۡهِمُ السَّقۡفُ مِنۡ فَوۡقِهِمۡ
وَاَتٰىهُمُ الۡعَذَابُ مِنۡ حَیۡثُ لَا یَشۡعُرُوۡنَ ﴿۲۶﴾

آہ! یہ لوگ تو فی الحقیقت مردہ ہیں زندہ نہیں کئے جا سکتے کیونکہ ان میں احساس خدا موجود نہیں اور اس بات کو نہیں سمجھتے کہ کب خدا کے حضور میں جواب دہ ہوں گے۔ ﴿۲۱﴾ (تد۔۲: ۲۹) (اے لوگو!) لائق ملازمت اور قابل اطاعت وہی ایک خدا ہے تو جن لوگوں کا آخرت (یعنی خدا کے حضور میں کھڑے ہو کر جوبدہ ہونے اور اخروی فلاح پانے) پر سچا ایمان نہیں ان کے دل (ان قیود سے متنفر ہیں اور وہ اپنے آپ کو) ان باتوں کے ماننے سے بالاتر سمجھتے ہیں۔ ﴿۲۲﴾ (تد۔۲: ۲۹) بے شک خدا ان کے علانیہ اور جھوٹ موٹ اقرار خدا اور در پردہ محبت نفس کو خوب جانتا ہے کیونکہ وہ اپنے آپ کو بڑا سمجھنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ ﴿۲۳﴾ (تد۔۲: ۲۹) اور جب ان سے پوچھا جاتا ہے کہ خدا نے اپنی لاشریک محبت کے بارے میں کیا احکام اتارے ہیں تو کہہ دیتے ہیں کہ (اجی خدا کے متعلق اتنی باریک بیزیاں اور موشگافیاں تو) اگلے لوگوں کے ڈھکوسلے ہیں (فی الحقیقت تو صرف اتنا ہی ضروری ہے کہ خدا کو منہ سے کسی دوسرے کے ساتھ شریک نہ کیا جاوے) ﴿۲۴﴾ (تد۔۲: ۲۹) تو ان لوگوں کو چاہئے کہ قیامت کے دن نہ صرف اپنی ذمہ داری کے سارے بوجھ کو بلکہ ان لوگوں کے بوجھ کے ایک معتدبہ حصے کو بھی جن کو وہ جہالت سے اور بے سمجھے بوجھے گمراہ کرتے رہتے ہیں، اٹھانے کے لئے تیار ہو جائیں۔ تو ذرا غور کرو کہ یہ لوگ کیسا برا بوجھ اپنے اوپر لاد رہے ہیں۔ ﴿۲۵﴾ (تد۔۲: ۲۹) ان سے پہلے بھی لوگوں نے اسی قسم کے مکروحیل سے اور محض لفظی عبادت سے خدا کو دھوکا دینا چاہا تو اللہ نے بھی ان کی اجتماعی عمارت کو جڑ بنیاد سے ایسا ہلا دیا کہ اس کی چھت ان پر دھڑام سے آن گری اور ان پر اس طرف سے عذاب آیا جس طرف سے ان کو سان گمان نہ تھا۔ ﴿۲۶﴾ (تد۔۲: ۲۹)

ثُمَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُخْزِيْهِمْ وَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تُشَآقُّوْنَ فِيْهِمْ ؕ قَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ اِنَّ الْخِزْيَ الْيَوْمَ وَالسُّوْٓءَ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۷﴾ الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ ۪ فَاَلْقَوُا السَّلَمَ مَا كُنَّا نَعْمَلُ مِنْ سُوْٓءٍ ؕ بَلٰٓى اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۸﴾

پھراسی پر بس نہیں بلکہ روز قیامت کوخدا ان کو اور بھی ذلیل کرے گا اور کہے گا کہ آج تمہارے وہ معبود کدھر ہیں جن کے باعث تم ہم سے اسقدر کھچے کھچے پھرا کرتے تھے۔ تو وہ لوگ جن کو احکام خدا سمجھنے کا سچا علم دیا گیا تھا کہیں گے کہ آج کے دن رسوائی اور فضیحت الٰہی در پردہ کافروں کا حصہ ہے۔ ﴿۲۷﴾[1] (تد۔۲: ۲۹) (ان کا حال یہ ہے کہ) جب فرشتے ان کی روحیں قبض کرنے لگتے ہیں (اور یہ) اپنے ہی حق میں ظلم کرنے والے (ہوتے ہیں) تو مطیع ومنقاد ہو جاتے ہیں (اور کہتے ہیں) کہ ہم کوئی برا کام نہیں کرتے تھے۔ ہاں جو کچھ تم کیا کرتے تھے خدا اسے خوب جانتا ہے۔ ﴿۲۸﴾ (ف)

---

[1] (۳پ۲۷) کلام الٰہی کی عظیم الشان حکمت کا ہر ورق بنی نوع انسان کو جریدہ فطرت کے محیر اور لا انتہا مظاہروں' اس کے حیرت انگیز نظم ونسق' اس کی تفتیش وتلاش کے افادات اس کی ترتیب وجمع کے رموز واسرار' اس کی تقدیر ومیزان کے الٰہی مقاصد کی طرف آمادہ غور وخوض کر کے' قانون الٰہی اور امر رب العرش کے وہ صحیح اور مستند نتائج اخذ کر رہا تھا جس کو یورپ کی مادہ پرست دنیا آج' اپنے تحفظ وقیام کی خاطر' بحرالکاہل کی دہشت ناک گہرائیوں اور افریقہ کے مہیب جنگلوں کی مخلوق کے پیہم مطالعات میں ٹٹول رہی ہے۔ لیکن کارگاہ فطرت کے مظاہر کی طرف یہ حیرت انگیز تحریص وترغیب جس کا مال کار مسلمانان عالم میں فطرت کا شغف' استعداد غور وفکر' اہلیت تعبیر وتذکیر پیدا کر کے ان کو صحیح احساس خدا کے ساتھ ساتھ علمی ترقی کے انتہائی منازل پر پہنچاتا تھا۔ (غور کرو سورہ نحل کے تین بار بار کہے ہوئے الفاظ پر) (۱۶:۱۱' ۱۶:۱۲ اور ۱۶:۱۳) ترجمہ: ''فطرت کے اس مظہر میں اس قوم (یعنی گروہ انسانی کے لیے (۱) جو سوچ بچار کرتی ہے' (۲) تعقل (یعنی سمجھنے کی کوشش کرتی ہے) (۳) نصیحت اخذ کرتی ہے' صرف ایک اشارہ (یعنی معلومات کی طرف رہنمائی) موجود ہے۔'' ...... شارع اسلام نے جماعت کی تاسیس وترتیب کے علاوہ اس کی حفاظت اور تقویت بھی فطرت کے کن عالمگیر اصول کی بنا پر کی' انسان کی حیوانی اور ملکوتی دونوں حیثیات کو ملحوظ نظر رکھ کر' فطرت کے صحیح اندازوں کو کس طرح صاف صاف الگ کر دکھایا۔ بشری اور حیوانی فطرتوں میں ایک مابہ الامتیاز فرق تسلیم کر کے' کلام الٰہی کو کن معنوں میں کتاب طبیعت کا صحیح مستنبط ثابت کر دیا۔ ...... خدائے برتر کی حکومت' اور قانون فطرت کے غلبہ کو دل نشین کر کے انسانی تدبر وتجویز کو وسیع معنوں میں برقرار رکھا' اس کے عز وشرف میں کچھ کمی نہ ہونے دی۔ ظلم' جرم' مکر' ضلالت' فسق کی قدرے نامانوس اور غیر مستعمل اصطلاحات میں زوال وفنائے اقوام کے کیا عظیم الشان بھید منکشف کر دیئے جن پر آج فطرت نہایت درشتی سے عمل کر رہی ہے؟ ''ایمان'' کے کیا حیرت انگیز لازمات قائم کیے؟ ''عمل صالح'' اور ''صلاح'' کی کیا عجیب وغریب شرطیں قائم کیں؟ الغرض انسانی جماعت میں حفظ نفس' وسعت اقتدار اور غلبے کے حیوانی عواید کے ساتھ ساتھ رفق وتسامح رحم وعدل' نیکوکاری اور حسن معاملت صدق قول اور ایفائے عہد' پاکیزگی' اخلاقی اور نسلی مساوات کے ملکوتی صفات شامل کر کے یورپ کے بہائمی اصول تہذیب وعمران کو کس قدر ضعیف' ناقص اور ناقابل التفات کر دیا ہے۔ قرآن حکیم کا مطالعہ اگر آج کا مسلمان ان خصوصیات کو پیش نظر رکھ کر کرے گا اور بعد ازاں ان آیات کو چوم کر رکھ دیتا نہیں' بلکہ ان پر ہاتھ اور پاؤں کا عمل پیدا کر کے غلبہ اسلام کی نیت سے آگے بڑھے گا تو آج سے ہی مسلمان کی بگڑی بن جانی شروع ہو جائے گی۔ (تد۔۲: ۲۶ تا ۳۱)

Marfat.com

فَادْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ فَلَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ﴿۲۹﴾
وَقِيْلَ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا مَاذَآ اَنْزَلَ رَبُّكُمْ ؕ قَالُوْا خَيْرًا ؕ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ
الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ؕ وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ ؕ وَلَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۳۰﴾ جَنّٰتُ
عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ لَهُمْ فِيْهَا مَا يَشَآءُوْنَ ؕ
كَذٰلِكَ يَجْزِي اللّٰهُ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۳۱﴾ الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ طَيِّبِيْنَ ۙ يَقُوْلُوْنَ
سَلٰمٌ عَلَيْكُمُ ۙ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۳۲﴾ هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ
تَاْتِيَهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ يَاْتِيَ اَمْرُ رَبِّكَ ؕ كَذٰلِكَ فَعَلَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ
وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۳۳﴾ فَاَصَابَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا
عَمِلُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۳۴﴾ ع ۵

سو دوزخ کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ ہمیشہ اس میں رہو گے۔ اب تکبر کرنے والوں کا برا ٹھکانا ہے۔ ﴿۲۹﴾ (ف) اور ان لوگوں سے جنہوں نے مقام خدا کا سچا احساس کیا پوچھا جاتا ہے کہ تمہارے پروردگار نے اپنے ہاں سے تمہاری اس خدمت کے عوض میں کیا دیا تو وہ جواب دیتے ہیں کہ اچھے سے اچھا۔ جن لوگوں نے اچھی خدمت کی اور اپنے حسن عمل سے خدا کو خوش کر دیا ان کیلئے اس دنیا میں بھی بہتر سے بہتر نعمتیں ہیں اور آخرت کا گھر تو اس سے کہیں اچھا ہے تقویٰ کرنے والوں کا ٹھکانا تو بہر حال نہایت ہی اچھا ہے۔ ﴿۳۰﴾ (تد۔۱:۱۵۹) تو ان لوگوں کو بہت ہی عمدہ انعامات یعنی سرسبز باغوں کی بادشاہت جن کی زمینوں میں بڑے عظیم الشان دریا ہوں گے ملیں گے۔ (تک ۱:۲۹۶) وہاں جو چاہیں گے میسر ہو گا خدا پرہیزگاروں کو ایسا ہی بدلہ دیتا ہے۔ ﴿۳۱﴾ (ف) اور فرشتے ان پر سلام بھیجیں گے۔ (تک۔۱:۲۹۶) (اور ان کی کیفیت یہ ہے کہ) جب فرشتے ان کی جانیں نکالنے لگتے ہیں اور یہ (کفر و شرک سے) پاک ہوتے ہیں تو سلام علیکم کہتے ہیں (اور کہتے ہیں کہ) جو عمل تم کیا کرتے تھے ان کے بدلہ میں بہشت میں داخل ہو جاؤ۔ ﴿۳۲﴾ (ف) کیا یہ (کافر) اس بات کے منتظر ہیں کہ فرشتے ان کے پاس (جان نکالنے) آئیں یا تمہارے پروردگار کا حکم (عذاب) آ پہنچے۔ اسی طرح ان لوگوں نے کیا تھا جو ان سے پہلے تھے اور خدا نے ان پر ظلم نہیں کیا بلکہ وہ خود اپنے آپ پر ظلم کرتے تھے۔ ﴿۳۳﴾ (ف) تو ان کو ان کے اعمال کے برے بدلے ملے اور جس چیز کے ساتھ وہ ٹھٹھے کیا کرتے تھے اس نے ان کو (ہر طرف سے) گھیر لیا۔ ﴿۳۴﴾ (ف)

Marfat.com

وَ قَالَ الَّذِیۡنَ اَشۡرَکُوۡا لَوۡ شَآءَ اللّٰہُ مَا عَبَدۡنَا مِنۡ دُوۡنِہٖ مِنۡ شَیۡءٍ نَّحۡنُ وَ لَاۤ
اٰبَآؤُنَا وَ لَا حَرَّمۡنَا مِنۡ دُوۡنِہٖ مِنۡ شَیۡءٍ ؕ کَذٰلِکَ فَعَلَ الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِہِمۡ ۚ
فَہَلۡ عَلَی الرُّسُلِ اِلَّا الۡبَلٰغُ الۡمُبِیۡنُ ﴿۳۵﴾ وَ لَقَدۡ بَعَثۡنَا فِیۡ کُلِّ اُمَّۃٍ رَّسُوۡلًا
اَنِ اعۡبُدُوا اللّٰہَ وَ اجۡتَنِبُوا الطَّاغُوۡتَ ۚ فَمِنۡہُمۡ مَّنۡ ہَدَی اللّٰہُ وَ مِنۡہُمۡ مَّنۡ
حَقَّتۡ عَلَیۡہِ الضَّلٰلَۃُ ؕ فَسِیۡرُوۡا فِی الۡاَرۡضِ فَانۡظُرُوۡا کَیۡفَ کَانَ عَاقِبَۃُ
الۡمُکَذِّبِیۡنَ ﴿۳۶﴾ اِنۡ تَحۡرِصۡ عَلٰی ہُدٰىہُمۡ فَاِنَّ اللّٰہَ لَا یَہۡدِیۡ مَنۡ یُّضِلُّ
وَ مَا لَہُمۡ مِّنۡ نّٰصِرِیۡنَ ﴿۳۷﴾ وَ اَقۡسَمُوۡا بِاللّٰہِ جَہۡدَ اَیۡمَانِہِمۡ ۙ لَا یَبۡعَثُ اللّٰہُ
مَنۡ یَّمُوۡتُ ؕ بَلٰی وَعۡدًا عَلَیۡہِ حَقًّا وَّ لٰکِنَّ اَکۡثَرَ النَّاسِ لَا یَعۡلَمُوۡنَ ﴿ۙ۳۸﴾
لِیُبَیِّنَ لَہُمُ الَّذِیۡ یَخۡتَلِفُوۡنَ فِیۡہِ وَ لِیَعۡلَمَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡۤا اَنَّہُمۡ کَانُوۡا
کٰذِبِیۡنَ ﴿۳۹﴾ اِنَّمَا قَوۡلُنَا لِشَیۡءٍ اِذَاۤ اَرَدۡنٰہُ اَنۡ نَّقُوۡلَ لَہٗ کُنۡ فَیَکُوۡنُ ﴿٪۴۰﴾

اور مشرک کہتے ہیں کہ اگر خدا چاہتا تو نہ ہم ہی اس کے سوا کسی چیز کو پوجتے اور نہ ہمارے بڑے ہی (پوجتے) اور نہ اس کے (فرمان کے) بغیر ہم کسی چیز کو حرام ٹھہراتے۔ (اے پیغمبر) اسی طرح ان سے اگلے لوگوں نے کیا تھا۔ تو پیغمبروں کے ذمے (خدا کے احکام کو) کھول کر پہنچا دینے کے سوا اور کچھ نہیں۔ ﴿۳۵﴾ (ف) ہم نے ہر امت میں ایک رسول اس پیغام کی ساتھ بھیجا کہ خدا کے ملازم بن جاؤ۔ پھر بعض ہدیت پا گئے بعض نے سرکشی کی اور گمراہی اختیار کی تو جاؤ زمین میں چلو پھرو کہ ان گمراہوں کا انجام کیا دردناک ہوا۔ ﴿۳۶﴾ (تک۔۱: ۲۹۶) اگر تم ان (کفار) کی ہدایت کے لئے للچاؤ تو جس کو خدا گمراہ کر دیتا ہے اس کو ہدایت نہیں دیا کرتا اور ایسے لوگوں کا کوئی مددگار بھی نہیں ہوتا۔ ﴿۳۷﴾ (ف) اور یہ خدا کی سخت سخت قسمیں کھاتے ہیں کہ جو مر جاتا ہے خدا اسے (قیامت کے دن قبر سے) نہیں اٹھائے گا۔ ہرگز نہیں۔ یہ (خدا کا) وعدہ سچا ہے اور اس کا پورا کرنا اسے ضرور ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ ﴿۳۸﴾ (ف) تاکہ جن باتوں میں یہ اختلاف کرتے ہیں وہ ان پر ظاہر کر دے اور اس لئے کہ کافر جان لیں کہ وہ جھوٹے تھے۔ ﴿۳۹﴾ (ف) جب ہم کسی چیز کا ارادہ کرتے ہیں تو ہماری بات یہی ہے کہ اس کو کہہ دیتے ہیں کہ ہو جا تو وہ ہو جاتی ہے۔ ﴿۴۰﴾ (ف)

Marfat.com

وَ الَّذِيۡنَ هَاجَرُوۡا فِى اللّٰهِ مِنۡۢ بَعۡدِ مَا ظُلِمُوۡا لَـنُبَوِّئَنَّهُمۡ فِى الدُّنۡيَا حَسَنَةً ‌ؕ
وَلَاَجۡرُ الۡاٰخِرَةِ اَكۡبَرُ‌ۘ لَوۡ كَانُوۡا يَعۡلَمُوۡنَۙ ۝۴۱ الَّذِيۡنَ صَبَرُوۡا وَعَلٰى رَبِّهِمۡ
يَتَوَكَّلُوۡنَ ۝۴۲ وَمَاۤ اَرۡسَلۡنَا مِنۡ قَبۡلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوۡحِىۡۤ اِلَيۡهِمۡ‌ فَسۡـئَلُوۡۤا اَهۡلَ
الذِّكۡرِ اِنۡ كُنۡتُمۡ لَا تَعۡلَمُوۡنَۙ ۝۴۳ بِالۡبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ‌ؕ وَاَنۡزَلۡنَاۤ اِلَيۡكَ الذِّكۡرَ
لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيۡهِمۡ وَلَعَلَّهُمۡ يَتَفَكَّرُوۡنَ ۝۴۴ اَفَاَمِنَ الَّذِيۡنَ
مَكَرُوا السَّيِّاٰتِ اَنۡ يَّخۡسِفَ اللّٰهُ بِهِمُ الۡاَرۡضَ اَوۡ يَاۡتِيَهُمُ الۡعَذَابُ مِنۡ
حَيۡثُ لَا يَشۡعُرُوۡنَۙ ۝۴۵ اَوۡ يَاۡخُذَهُمۡ فِىۡ تَقَلُّبِهِمۡ فَمَا هُمۡ بِمُعۡجِزِيۡنَۙ ۝۴۶ اَوۡ يَاۡخُذَهُمۡ
عَلٰى تَخَوُّفٍ ؕ فَاِنَّ رَبَّكُمۡ لَرَءُوۡفٌ رَّحِيۡمٌ ۝۴۷ اَوَلَمۡ يَرَوۡا اِلٰى مَا خَلَقَ اللّٰهُ
مِنۡ شَىۡءٍ يَّتَفَيَّؤُا ظِلٰلُهٗ عَنِ الۡيَمِيۡنِ وَالشَّمَآئِلِ سُجَّدًا لِّلّٰهِ وَهُمۡ دٰخِرُوۡنَ ۝۴۸

وقف لازم

النصف

اور وہ لوگ جنہوں نے خدا (کا نام بلند کرنے) کی خاطر ان پر (پے در پے) مظالم ہونے کے بعد ترک وطن (اس نیت سے) کیا (کہ وہ بالآخر دین خدا کو دنیا پر غالب کر دیں) تو ہم ضرور بضرور ان کو اسی دنیا میں نہایت عمدہ جائے پناہ دیں گے اور آگے چل کر آخرت کا اجر تو اس سے بھی زیادہ ہوگا۔ اے کاش کہ وہ اس کا علم رکھتے۔ ۝۴۱ (تک۔ا: ۲۹۴) یعنی وہ لوگ جو صبر کرتے ہیں اور اپنے پروردگار پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ ۝۴۲ (ف) اور ہم نے تم سے پہلے مردوں ہی کو پیغمبر بنا کر بھیجا تھا جن کی طرف ہم وحی بھیجا کرتے تھے۔ اگر تم لوگ نہیں جانتے تو اہل کتاب سے پوچھ لو۔ (ف) (اور ان پیغمبروں کو) دلیلیں اور کتابیں دے کر (بھیجا تھا) ۝۴۳ (ف) اے محمدؐ! ہمنے تمہاری طرف یہ کتاب نصیحت اس لئے اتاری ہے کہ تم لوگوں پر اچھی طرح عیاں کردو کہ ان کے لئے کیا احکام اترے ہیں اور ساتھ ہی یہ بھی کہ وہ خود سوچیں اور تدبر کر کے نئے مطالب دریافت کریں اور تطابق پیدا کریں۔ ۝۴۴ (تذ۔ا: ۵۹) تو کیا وہ لوگ جنہوں نے اس کارگاہ سعی وعمل میں بداعمالیوں اور غفلتوں کا جال بچھا رکھا ہے فی الحقیقت اس امر سے بے خوف وخطر ہو گئے ہیں کہ خدا کسی دن ان کو زمین میں دھنسا مارے یا ان پر کوئی اور عذاب ادھر سے آنازل ہو جدھر سے ان کو سان گمان تک نہ ہو۔ ۝۴۵ (تذ۔ا: ۱۲۸) یا ان کو چلتے پھرتے پکڑ لے۔ وہ (خدا کو) عاجز نہیں کر سکتے۔ ۝۴۶ (ف) یا جب ان کو عذاب کا ڈر پیدا ہو گیا ہو تو ان کو پکڑے۔ بیشک تمہارا پروردگار بہت شفقت کرنے والا اور مہربان ہے۔ ۝۴۷ (ف) کیا ان لوگوں نے خدا کی مخلوقات میں سے ایسی چیزیں نہیں دیکھیں جن کے سائے دائیں سے (بائیں کو) اور بائیں سے (دائیں کو) لوٹتے رہتے ہیں۔ (یعنی) خدا کے آگے عاجز ہو کر سجدے میں پڑے رہتے ہیں۔ ۝۴۸ (ف)

وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ مِنْ دَآبَّةٍ وَّالْمَلٰٓئِكَةُ وَهُمْ لَا
يَسْتَكْبِرُوْنَ ۝۴۹ يَخَافُوْنَ رَبَّهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ۩ ۝۵۰ وَقَالَ
اللّٰهُ لَا تَتَّخِذُوْٓا اِلٰهَيْنِ اثْنَيْنِ ۚ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَاِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ ۝۵۱
وَلَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَهُ الدِّيْنُ وَاصِبًا ۭ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَتَّقُوْنَ ۝۵۲ وَمَا
بِكُمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ثُمَّ اِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فَاِلَيْهِ تَجْـَٔــرُوْنَ ۝۵۳ ثُمَّ
اِذَا كَشَفَ الضُّرَّ عَنْكُمْ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْكُمْ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُوْنَ ۝۵۴ لِيَكْفُرُوْا
بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ ۭ فَتَمَتَّعُوْا ۣ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝۵۵ وَيَجْعَلُوْنَ لِمَا لَا يَعْلَمُوْنَ
نَصِيْبًا مِّمَّا رَزَقْنٰهُمْ ۭ تَاللّٰهِ لَتُسْـَٔــلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَفْتَرُوْنَ ۝۵۶ وَيَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ
الْبَنٰتِ سُبْحٰنَهٗ ۙ وَلَهُمْ مَّا يَشْتَهُوْنَ ۝۵۷ وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِالْاُنْثٰى ظَلَّ
وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِيْمٌ ۝۵۸

اور جو کچھ بھی آسمانوں اور زمین میں چارپایوں اور ملائکہ میں سے ہے وہ خدا کے آگے سجدہ کر رہا ہے اور وہ اکڑ (کر کے خدا کے احکام سے روگردانی) نہیں کرتے۔ ۝۴۹ (حد۔۴۵) وہ اپنے پروردگار سے جو ان کے اوپر ہے ڈرتے رہتے ہیں اور جو کچھ ان کو حکم دیا جاتا ہے کرتے ہیں۔ ۝۵۰ (حد۔۴۵) اور خدا نے فرمایا ہے کہ دو دو معبود نہ بناؤ۔ معبود وہی ایک ہے تو مجھی سے ڈرتے رہو۔ ۝۵۱ (ف) اور جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے سب اسی کا ہے اور اس کی عبادت لازم ہے۔ اور تم خدا کے سوا اوروں سے کیوں ڈرتے ہو۔ ۝۵۲ (ف) لوگو! جس قدر نعمتیں تم کو مل رہی ہیں سب خدا ہی کی طرف سے ہیں۔ پھر جب تم کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اسی کے آگے آہ وزاری کرتے ہو۔ ۝۵۳ (تذ۔۱:۲۱۴) پھر جب خدا تمہاری تکلیف کو دور کر کے فراخی دیتا ہے تو پھر تم میں سے ایک گروہ خدا کے ساتھ بتوں کو شریک کر لیتا ہے ۝۵۴ (تذ۲:۴۶) تاکہ جو کچھ ہم نے ان کو دیا تھا اس کی ناشکری کریں۔ تو (لوگو!) کچھ دیر فائدہ اٹھالو۔ پھر اس کے بعد ہی تمہیں معلوم ہو جائے گا (کہ تم نے اپنا نقصان کیا کیا) ۝۵۵ (تذ۔۲:۴۶) اور ہمارے دیئے ہوئے مال میں سے ایسی چیزوں کا حصہ مقرر کرتے ہیں جن کو جانتے ہی نہیں (کافرو) خدا کی قسم کہ تم جو افتراء کرتے ہو اس کی تم سے ضرور پرسش ہو گی۔ ۝۵۶ (ف) اور یہ لوگ خدا کے لئے تو بیٹیاں تجویز کرتے ہیں (اور) وہ ان سے پاک ہے اور اپنے لئے (بیٹے) جو مرغوب (دلپسند) ہیں۔ ۝۵۷ (ف) حالانکہ جب ان میں سے کسی کو بیٹی (کے پیدا ہونے) کی خبر ملتی ہے تو اس کا منہ (غم کے سبب) کالا پڑ جاتا ہے۔ ۝۵۸ (ف)

Marfat.com

يَتَوَارٰى مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوْٓءِ مَا بُشِّرَ بِهٖ ؕ اَيُمْسِكُهٗ عَلٰى هُوْنٍ اَمْ يَدُسُّهٗ فِى
التُّرَابِ ؕ اَلَا سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ﴿۵۹﴾ لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ مَثَلُ
السَّوْءِ ۚ وَلِلّٰهِ الْمَثَلُ الْاَعْلٰى ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۶۰﴾ وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ ع ۱۴
النَّاسَ بِظُلْمِهِمْ مَّا تَرَكَ عَلَيْهَا مِنْ دَآبَّةٍ وَّلٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰٓى
اَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا
يَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿۶۱﴾ وَيَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ مَا يَكْرَهُوْنَ وَتَصِفُ اَلْسِنَتُهُمُ الْكَذِبَ اَنَّ
لَهُمُ الْحُسْنٰى ؕ لَا جَرَمَ اَنَّ لَهُمُ النَّارَ وَاَنَّهُمْ مُّفْرَطُوْنَ ﴿۶۲﴾ تَاللّٰهِ لَقَدْ
اَرْسَلْنَآ اِلٰٓى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَهُوَ
وَلِيُّهُمُ الْيَوْمَ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۶۳﴾ وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ اِلَّا
لِتُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِى اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ۙ وَهُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۶۴﴾

اور (اس کے دل کو دیکھو تو) وہ اندوہناک ہو جاتا ہے اور اس خبر بد سے (جو وہ سنتا ہے) لوگوں سے چھپتا پھرتا ہے (اور سوچتا ہے) کہ آیا ذلت برداشت کر کے لڑکی کو زندہ رہنے دے یا زمین میں گاڑ دے۔ دیکھو یہ جو تجویز کرتے ہیں بہت بری ہے۔ ﴿۵۹﴾ (ف) جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے انہی کے لئے بری باتیں (شایان) ہیں اور خدا کی صفت اعلیٰ (زیب دیتی ہے) اور وہ غالب حکمت والا ہے۔ ﴿۶۰﴾ (ف) اور اللہ اگر انسانوں کو ان کی نافرمانی کے بدلے میں پکڑتا تو زمین پر چلنے والا وجود باقی نہ رہتا لیکن وہ ان کو ایک وقت مقرر تک ڈھیل دیتا ہے (تاکہ وہ باز آ جائیں) پھر جب ان کی بدکرداری کا پیمانہ لبریز ہو جاتا ہے تو ایک گھڑی ادھر نہ ادھر باقی رہ سکتے ہیں۔ ﴿۶۱﴾ (تک ا: ۲۹۶) اور یہ خدا کے لیے ایسی چیزیں تجویز کرتے ہیں جن کو خود ناپسند کرتے ہیں اور زبان سے جھوٹ بکے جاتے ہیں کہ ان کو (قیامت کے دن) بھلائی (یعنی نجات) ہوگی۔ کچھ شک نہیں کہ ان کے لیے (دوزخ کی) آگ (تیار) ہے اور یہ (دوزخ میں) سب سے آگے بھیجے جائیں گے۔ ﴿۶۲﴾ (ف) خدا کی قسم ہم نے تم سے پہلی امتوں کی طرف پیغمبر بھیجے تو شیطان نے ان کے کردار (ناشائستہ) ان کو آراستہ کر دکھائے تو آج بھی وہی ان کا دوست ہے۔ اور ان کے لیے عذاب الیم ہے۔ ﴿۶۳﴾ (ف) اور (اے محمد ﷺ!) ہم نے تم پر الکتاب نہیں اتاری مگر اسلیئے کہ تم لوگوں پر ان کا آپس میں اختلاف اچھی طرح سے واضح (کر کے ان کو متحد) کر دو نیز اسلئے کہ قرآن پر سچے دل سے یقین کرنے والی قوم کے لیے یہ قرآن رہنما اور مجسم رحمت بن جائے۔ ﴿۶۴﴾ (تذ۔۲: ۲۰)

Marfat.com

وَاللّٰهُ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ اِنَّ فِيْ
ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ ﴿۶۵﴾ وَاِنَّ لَكُمْ فِي الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً ؕ ع ۸ ۱۴
نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِيْ بُطُوْنِهٖ مِنْۢ بَيْنِ فَرْثٍ وَّدَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَآئِغًا
لِّلشّٰرِبِيْنَ ﴿۶۶﴾ وَمِنْ ثَمَرٰتِ النَّخِيْلِ وَالْاَعْنَابِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْهُ سَكَرًا
وَّرِزْقًا حَسَنًا ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿۶۷﴾ وَاَوْحٰى رَبُّكَ اِلَى النَّحْلِ
اَنِ اتَّخِذِيْ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا وَّمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا يَعْرِشُوْنَ ﴿۶۸﴾ ثُمَّ
كُلِيْ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ فَاسْلُكِيْ سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا ؕ يَخْرُجُ مِنْۢ بُطُوْنِهَا
شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِيْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ
يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۶۹﴾ وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ ثُمَّ يَتَوَفّٰىكُمْ ۙ وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ اِلٰٓى اَرْذَلِ
الْعُمُرِ لِكَيْ لَا يَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ شَيْئًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ ﴿۷۰﴾ ع ۹ ۱۵

اور اللہ وہ ہے جس نے آسمان سے پانی اتارا پھر مردہ ہوئے پیچھے اس زمین کو زندہ کیا۔ بے شک اس (مظہر فطرت) میں اس قوم کے لیے جو کان رکھتی ہے ایک (بڑا) اشارہ موجود ہے۔ ﴿۶۵﴾ (حد:۲۹) اور بے شک تمہارے لیے ان مویشیوں (کے حالات کی دریافت میں) ایک عبرت ہے۔ ہم تمہیں جو کچھ ان کے پیٹ میں فضلہ اور خون کے بین بین جوشتے ہے خالص دودھ بنا کر پینے والوں کو پلاتے ہیں۔ ﴿۶۶﴾ (حد:۳۴) اور کھجور اور انگور کے پھلوں میں جن سے اپنا نشہ اور عمدہ رزق بناتے ہو ان سب میں عقلمند قوم کے لیے (بڑا) اشارہ موجود ہے۔ ﴿۶۷﴾ (حد:۲۹) اور غور کرو ہم نے شہد کی مکھی پر وحی کر دی کہ پہاڑوں میں درختوں میں اور اونچی جگہوں پر اپنے چھتے بناؤ (تاکہ باہر کے گزند سے محفوظ رہو) ﴿۶۸﴾ (تک۔۱:۲۹۷) پھر ہر قسم کے پھلوں سے رس چوس کر شہد بناؤ اور اللہ کے رستوں پر چلتے رہو جس کا نتیجہ یہ ہے کہ اس مکھی کے پیٹ سے مختلف رنگوں کا شہد تیار ہوتا ہے جو انسانوں کے لیے (کئی بیماریوں کی) شفا ہے۔ اس میں غور وفکر کرنے والی قوم کے لیے ایک آیت ہے۔ ﴿۶۹﴾ (تک۔۱:۲۹۷) اور خدا ہی نے تم کو پیدا کیا پھر وہی تم کو موت دیتا ہے اور تم میں بعض ایسے ہوتے ہیں کہ نہایت خراب عمر میں پہنچ جاتے ہیں اور (بہت کچھ) جاننے کی بعد ہر چیز سے غافل ہو جاتے ہیں۔ بے شک خدا (سب کچھ) جاننے والا (اور) قدرت والا ہے۔ ﴿۷۰﴾ (ف)

Marfat.com

وَاللّٰهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ فِى الرِّزْقِ ۚ فَمَا الَّذِيْنَ فُضِّلُوْا بِرَآدِّىْ
رِزْقِهِمْ عَلٰى مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَهُمْ فِيْهِ سَوَآءٌ ؕ اَفَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ
يَجْحَدُوْنَ ﴿۷۱﴾ وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا وَّجَعَلَ لَكُمْ
مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ بَنِيْنَ وَحَفَدَةً وَّرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ؕ اَفَبِالْبَاطِلِ
يُؤْمِنُوْنَ وَبِنِعْمَتِ اللّٰهِ هُمْ يَكْفُرُوْنَ ﴿۷۲﴾ وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
مَا لَا يَمْلِكُ لَهُمْ رِزْقًا مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ شَيْـًٔا وَّلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ﴿۷۳﴾ ۚ
فَلَا تَضْرِبُوْا لِلّٰهِ الْاَمْثَالَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۷۴﴾
ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا عَبْدًا مَّمْلُوْكًا لَّا يَقْدِرُ عَلٰى شَىْءٍ وَّمَنْ رَّزَقْنٰهُ مِنَّا
رِزْقًا حَسَنًا فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ سِرًّا وَّجَهْرًا ؕ هَلْ يَسْتَوٗنَ ؕ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ؕ بَلْ
اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۷۵﴾

اور اللہ نے تم میں ایک کو دوسرے پر رزق میں فضیلت دی ہے تو جن لوگوں پر خدا کا فضل ہے وہ اپنے ماتحت غریب لوگوں پر اپنا مال اس طرح تقسیم نہیں کرتے کہ دونوں برابر مالیت کے ہو جائیں تو کیا یہ لوگ اللہ کی دی ہوئی نعمت سے انکار کرتے ہیں۔ ﴿۷۱﴾ (تک۔۱:۲۹۷) اور لوگو! خدا ہی وہ کارساز حقیقی ہے جس نے تمہاری آسائش کے لیے تم ہی میں بیبیاں بنائیں' اور تمہاری بیبیوں سے تمہارے لیے بیٹوں اور پوتوں کو پیدا کیا اور تم کو نہایت عمدہ رزق ارزانی فرمائے' تو کیا یہ لوگ اس حقیقت کے کھل جانے کے بعد بھی فرضی معبودوں کے لاطائل انعاموں پر یقین رکھیں گے اور خدا کی دی ہوئی صریح نعمتوں کا کفران کرینگے؟۔ ﴿۷۲﴾ (تذ۔۱:۲۱۴) اور خدا کے سوا ایسوں کو پوجتے ہیں جو ان کو آسمانوں اور زمین میں روزی دینے کا ذرا بھی اختیار نہیں رکھتے اور نہ (کسی اور طرح کا) مقدور رکھتے ہیں۔ ﴿۷۳﴾ (ف) تو (لوگو) خدا کے بارے میں (غلط) مثالیں نہ بناؤ۔ (صحیح مثالوں کا طریقہ) خدا ہی جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔ ﴿۷۴﴾ (ف) خدا ایک اور مثال بیان فرماتا ہے کہ ایک غلام ہے جو (بالکل) دوسرے کے اختیار میں ہے اور کسی چیز پر قدرت نہیں رکھتا اور ایک ایسا شخص ہے جس کو ہم نے اپنے ہاں سے (بہت سا) مال طیب عطا فرمایا ہے اور وہ اس میں سے (رات دن) پوشیدہ اور ظاہر خرچ کرتا رہتا ہے تو کیا یہ دونوں شخص برابر ہیں؟ (ہرگز نہیں) الحمد للہ لیکن ان میں سے اکثر لوگ نہیں سمجھ رکھتے۔ ﴿۷۵﴾ (ف)

Marfat.com

وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلَيْنِ اَحَدُهُمَآ اَبْكَمُ لَا يَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ وَّهُوَ
كَلٌّ عَلٰى مَوْلٰىهُ ۙ اَيْنَمَا يُوَجِّهْهُّ لَا يَاْتِ بِخَيْرٍ ؕ هَلْ يَسْتَوِيْ هُوَ ۙ
وَمَنْ يَّاْمُرُ بِالْعَدْلِ ۙ وَهُوَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۷۶﴾ وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ ؕ وَمَآ اَمْرُ السَّاعَةِ اِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ اَوْ هُوَ اَقْرَبُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۷۷﴾ وَاللّٰهُ اَخْرَجَكُمْ مِّنْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ شَيْـًٔا ۙ
وَّجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ۙ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۷۸﴾

اور خدا ایک اور مثال بیان فرماتا ہے کہ دو آدمی ہیں ایک ان میں سے گونگا (اور دوسرے کی ملک) ہے (بے اختیار و ناتواں) کہ کسی چیز پر قدرت نہیں رکھتا اور اپنے مالک کو دوبھر ہو رہا ہے وہ جہاں اسے بھیجتا ہے (خیر سے کبھی) بھلائی نہیں لاتا کیا ایسا (گونگا بہرا) اور وہ شخص جو (سنتا بولتا اور) اور لوگوں کو انصاف کرنے کا حکم دیتا ہے اور خود سیدھے رستے پر چل رہا ہے دونوں برابر ہیں؟۔﴿۷۶﴾(ف) اور آسمانوں اور زمین کا علم خدا ہی کو ہے اور (خدا کے نزدیک) قیامت کا آنا یوں ہے جیسے آنکھ کا جھپکنا بلکہ (اس سے بھی) جلدتر۔ کچھ شک نہیں کہ خدا ہر چیز پر قادر ہے۔﴿۷۷﴾(ف) اور خدا نے تم کو تمہاری ماؤں کے پیٹ سے ایسی حالت میں نکالا کہ تم کسی شے کا علم نہ رکھتے تھے اور تمہارے لئے کان اور آنکھیں اور ذہن بنا دیئے تاکہ تم (ان نعمتوں کو صحیح طور پر استعمال کر کے خدا کی بنائی ہوئی فطرت کے سچے) قدردان بن جاؤ۔﴿۷۸﴾[1] (حد۔۲:۱)

[1] حیرت ہے کہ ماں کے پیٹ سے نکلنے کے بعد کسی چہرے کی خوبصورتی' یا بدن کے رنگ یا جسم کے سڈول ہونے کا ذکر نہیں کیا' نقص یہ بتایا کہ وہ بچہ قطعاً کسی شے کا علم نہیں رکھتا۔ دوسرے لفظوں میں یہ کہ انسان کی تخلیق کا کمال یہ ہے کہ اس کو سمع' بصر اور فواد دیئے اور اس عطیہ کے بعد اس کی خلقت بہترین کر دی کیونکہ یہ اعضا کم تر درجے کے حیوانات میں اس درجے تک مکمل نہیں جس درجے تک انسان کے اندر ہیں۔ اس سلسلے میں ایک معمولی سا شبہ افئدۃ اور فواد کے صحیح مفہوم کے متعلق ہے جس کا رفع کر دینا یہاں ضروری ہے فواد کا ترجمہ قلب' یعنی دل ہے۔ ہم نے اس کا ترجمہ ذہن یعنی دماغ کیا ہے۔ عرب کے نزدیک دل اور دماغ ایک ہی شے ہے اور ان میں کوئی نمایاں فرق نہیں کیونکہ جس شے کو دماغ تسلیم نہ کرے اس کو ''دل'' تسلیم نہیں کرتا چنانچہ قرآن حکیم میں خدا نے بھی قلوب کو تعقل کی جگہ قرار دیا ہے اور قلب بمعنی ذہن کو سینے میں رکھا ہے: ''تو کیا یہ لوگ زمین میں چلے پھرے نہیں کہ ان کے ''دل'' ہوتے جن سے تعقل کرتے (یعنی سمجھتے) یا کان ہوتے جن سے سنتے کیونکہ درحقیقت آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں بلکہ وہ دل اندھے ہو جایا کرتے ہیں جو سینوں میں ہوتے ہیں۔'' (۴۶:۲۲) ان تینوں اعضائے انسانی کے عطیہ کے علاوہ قرآن حکیم میں کسی اور عضو کا عطیے کا کوئی خاص ذکر نہیں اور ظاہر ہے کہ یہی وہ اعضائے شریفہ ہیں جن کے باعث انسان کو تمام ارضی مخلوق پر تفوق حاصل ہے اور جو تمام علم و خبر کے مصدر ہیں اندریں حالات لازماً یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ تمام ظنون واہمہ اور فرضی باتیں جو دین اسلام کے گرداگرد لوگوں کی مکاری' خودرائی اور نفس پرستی کے باعث پیدا ہو گئی ہیں محض پاکھنڈ ہیں اور انسان کے لائق نہیں کہ ان کی طرف توجہ دے۔ (حد:۱۰۶ تا ۱۰۸)

Marfat.com

اَلَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ مُسَخَّرٰتٍ فِيْ جَوِّ السَّمَآءِ ؕ مَا يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ ؕ اِنَّ
فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۷۹﴾ وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْۢ بُيُوْتِكُمْ سَكَنًا
وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنْ جُلُوْدِ الْاَنْعَامِ بُيُوْتًا تَسْتَخِفُّوْنَهَا يَوْمَ ظَعْنِكُمْ
وَيَوْمَ اِقَامَتِكُمْ ۙ وَمِنْ اَصْوَافِهَا وَاَوْبَارِهَا وَاَشْعَارِهَآ اَثَاثًا
وَّمَتَاعًا اِلٰى حِيْنٍ ﴿۸۰﴾ وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّمَّا خَلَقَ ظِلٰلًا وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنَ
الْجِبَالِ اَكْنَانًا وَّجَعَلَ لَكُمْ سَرَابِيْلَ تَقِيْكُمُ الْحَرَّ وَسَرَابِيْلَ تَقِيْكُمْ
بَاْسَكُمْ ؕ كَذٰلِكَ يُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْلِمُوْنَ ﴿۸۱﴾ فَاِنْ تَوَلَّوْا
فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۸۲﴾ يَعْرِفُوْنَ نِعْمَتَ اللّٰهِ ثُمَّ يُنْكِرُوْنَهَا وَاَكْثَرُهُمُ
الْكٰفِرُوْنَ ﴿۸۳﴾ وَيَوْمَ نَبْعَثُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا ثُمَّ لَا يُؤْذَنُ لِلَّذِيْنَ ع
كَفَرُوْا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿۸۴﴾

کیا لوگوں نے پرندوں کے حال پر نظر نہیں کی جو فضائے آسمان میں مسخر ہیں ان کو اڑتے وقت کون سنبھال رہا ہی اور کون سنبھلنے کی طاقت دے رہا ہے؟ جن لوگوں میں ایمان موجود ہے ان کے لئے اس حقیقت میں بھی غور وفکر کی کئی علامتیں ہیں۔ ﴿۷۹﴾ (تد۔ا: ۱۰۲) اور خدا ہی نے تمہارے لئے گھروں کو رہنے کی جگہ بنایا اور اسی نے چوپایوں کی کھالوں سے تمہارے لئے ڈیرے بنائے جن کو تم سبک دیکھ کر سفر اور حضر میں کام میں لاتے ہو اور ان کی اون اور پشم اور بالوں سے تم اسباب اور برتنے کی چیزیں (بناتے ہو جو مدت تک (کام دیتی ہیں) ﴿۸۰﴾ (ف) لوگو! وہ خدا ہی ہے جس نے تمہارے فائدے اور آرام کے لئے پیدا کردہ اشیاء کے سائے بنائے اور تمہاری پناہ کے لئے پہاڑوں کے اوٹ بنائے اور لباس جو تم کو گرمی سے بچائیں۔ اور ایسی زرہیں بھی جو تم کو ایک دوسرے کی مار سے بچائیں' خدا یوں ہی اپنی نعمتیں تم لوگوں پر پوری کرتا ہے تا کہ تم اس کو صحیح معنوں میں خدا تسلیم کرو۔ ﴿۸۱﴾ (تذ۔ا: ۲۱۴) اور اگر یہ لوگ اعراض کریں تو (اے پیغمبر) تمہارا کام فقط کھول کر سنا دینا ہے۔ ﴿۸۲﴾ (ف) لوگ خدا کی نعمتوں کو خوب سمجھتے ہیں پھر دیدہ و دانستہ ان سے انکار کرتے ہیں اور اس میں شک نہیں کہ ان میں سے اکثر ناشکر ﴿کفرون﴾ ہیں۔ ﴿۸۳﴾ (تذ۔ا: ۲۱۴) اور جس دن ہم ہر امت میں سے گواہ (یعنی پیغمبر) کھڑا کریں گے تو نہ تو کفار کو (بولنے کی اجازت ملے گی) اور نہ ان کے عذر قبول کئے جائیں گے۔ ﴿۸۴﴾ (ف)

Marfat.com

وَإِذَا رَأَى الَّذِينَ ظَلَمُوا الْعَذَابَ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ وَلَا هُمْ يُنْظَرُونَ ﴿٨٥﴾
وَإِذَا رَأَى الَّذِينَ أَشْرَكُوا شُرَكَاءَهُمْ قَالُوا رَبَّنَا هَٰؤُلَاءِ شُرَكَاؤُنَا الَّذِينَ
الثلثة كُنَّا نَدْعُوا مِنْ دُونِكَ ۖ فَأَلْقَوْا إِلَيْهِمُ الْقَوْلَ إِنَّكُمْ لَكَاذِبُونَ ﴿٨٦﴾ وَأَلْقَوْا إِلَى
اللَّهِ يَوْمَئِذٍ السَّلَمَ ۖ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَفْتَرُونَ ﴿٨٧﴾ الَّذِينَ كَفَرُوا
وَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ زِدْنَاهُمْ عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوا
يُفْسِدُونَ ﴿٨٨﴾ وَيَوْمَ نَبْعَثُ فِي كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيدًا عَلَيْهِمْ مِنْ أَنْفُسِهِمْ
وَجِئْنَا بِكَ شَهِيدًا عَلَىٰ هَٰؤُلَاءِ ۚ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ تِبْيَانًا لِكُلِّ
ع ۱۲ شَيْءٍ وَهُدًى وَرَحْمَةً وَبُشْرَىٰ لِلْمُسْلِمِينَ ﴿٨٩﴾ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ
وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ ۚ
يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ﴿٩٠﴾

Marfat.com

اور جب ظالم لوگ عذاب دیکھ لیں گے تو پھر نہ تو ان کے عذاب ہی میں تخفیف کی جائے گی اور نہ ان کو مہلت ہی دی جائے گی۔ ﴿۸۵﴾ (ف) اور جب مشرک اپنے (بنائے ہوئے) شریکوں کو دیکھیں گے تو کہیں گے کہ پروردگار یہ وہی ہمارے شریک ہیں جن کو ہم تیرے سوا پکارا کرتے تھے۔ تو وہ (ان کے کلام کو مسترد کر دینگے اور) ان سے کہیں گے کہ تم تو جھوٹے ہو۔ ﴿۸۶﴾ اور اس دن خدا کے سامنے سرنگوں ہو جائیں گے اور جو طوفان وہ باندھا کرتے تھے سب ان سے جاتا رہے گا۔ ﴿۸۷﴾ (ف) جن لوگوں نے کفر کیا اور (لوگوں کو) خدا کے رستہ سے روکا ہم ان کو عذاب پر عذاب دیں گے اس لئے کہ شرارت کیا کرتے تھے۔ ﴿۸۸﴾ (ف) اور (اس دن کو یاد کرو) جس دن ہم ہر امت میں سے خود اُن پر گواہ کھڑے کرینگے اور (اے پیغمبر) تم کو ان لوگوں پر گواہ لائیں گے۔ (ف) اور اے پیغمبر! ہم نے تم پر یہ کتاب اس پائے کی نازل کی ہے کہ اس میں ہر ممکن شے کے متعلق (جس کا واسطہ انسان سے پڑتا ہے) تفصیلی بیان موجود ہے اور تسلیم کرنے والی قوم کے لئے یہ کتاب تو سرتا پا ہدایت ہے' رحمت ہے' اور اس کی سلامتی اور حفظ وامن کی بشارت ہے۔ ﴿۸۹﴾ (تذ۔ ۱:۵۶۱) خدا حکم دیتا ہے کہ (ہر معاملے میں) عدل کرو (یعنی اعتدال اختیار کرو اور حد سے تجاوز نہ کرو) اور (دوسروں کے ساتھ) نیکی کرو اور اپنے قرابت داروں کی امداد کرو۔ وہ بے حیائی اور بدکرداری اور سرکشی سے روکتا ہے' تمہیں نصیحت کرتا ہے تاکہ تم عبرت پکڑو۔ ﴿۹۰﴾ (تک۔ ۱:۲۹۸)

وَاَوۡفُوۡا بِعَهۡدِ اللّٰهِ اِذَا عٰهَدْتُّمۡ وَلَا تَنۡقُضُوا الۡاَيۡمَانَ بَعۡدَ تَوۡكِيۡدِهَا وَ
قَدۡ جَعَلۡتُمُ اللّٰهَ عَلَيۡكُمۡ كَفِيۡلًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَعۡلَمُ مَا تَفۡعَلُوۡنَ ﴿۹۱﴾ وَلَا تَكُوۡنُوۡا
كَالَّتِىۡ نَقَضَتۡ غَزۡلَهَا مِنۡۢ بَعۡدِ قُوَّةٍ اَنۡكَاثًا ؕ تَتَّخِذُوۡنَ اَيۡمَانَكُمۡ
دَخَلًاۢ بَيۡنَكُمۡ اَنۡ تَكُوۡنَ اُمَّةٌ هِىَ اَرۡبٰى مِنۡ اُمَّةٍ ؕ اِنَّمَا يَبۡلُوۡكُمُ اللّٰهُ
بِهٖ ؕ وَلَيُبَيِّنَنَّ لَـكُمۡ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ مَا كُنۡتُمۡ فِيۡهِ تَخۡتَلِفُوۡنَ ﴿۹۲﴾ وَلَوۡ شَآءَ
اللّٰهُ لَجَـعَلَـكُمۡ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰـكِنۡ يُّضِلُّ مَنۡ يَّشَآءُ وَيَهۡدِىۡ مَنۡ يَّشَآءُ ؕ
وَلَـتُسۡـئَلُنَّ عَمَّا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۹۳﴾ وَلَا تَتَّخِذُوۡۤا اَيۡمَانَكُمۡ دَخَلًاۢ بَيۡنَكُمۡ فَتَزِلَّ
قَدَمٌۢ بَعۡدَ ثُبُوۡتِهَا وَتَذُوۡقُوا السُّوۡۤءَ بِمَا صَدَدْتُّمۡ عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ ۚ وَلَـكُمۡ
عَذَابٌ عَظِيۡمٌ ﴿۹۴﴾ وَلَا تَشۡتَرُوۡا بِعَهۡدِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيۡلًا ؕ اِنَّمَا عِنۡدَ اللّٰهِ
هُوَ خَيۡرٌ لَّـكُمۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۹۵﴾

اور اللہ کے اقراروں کو جب تم نے آپس میں عہد و پیمان کرلیا (بہرحال) پورا کرو اور پکا کر لینے کے بعد اپنی قسموں کو ہرگز نہ توڑو درانحالیکہ تم نے اپنے قول وقرار پر خدا کو ضامن بنایا ہے۔ کیونکہ درحقیقت خدا جو کچھ تم کرتے ہو اس کا علم رکھتا ہے۔ ﴿۹۱﴾ (تک۔ ا:۲۹۸) اور اس عورت کی طرح نہ ہونا جس نے محبت سے تو سوت کاتا پھر اس کو توڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا۔ کہ تم اپنی قسموں کو آپس میں اس بات کا ذریعہ بنانے لگو کہ ایک گروہ دوسرے گروہ سے زیادہ غالب رہے۔ بات یہ ہے کہ خدا تمہیں اس سے آزماتا ہے اور جن باتوں میں تم اختلاف کرتے ہو قیامت کو اس کی حقیقت تم پر ظاہر کر دے گا۔ ﴿۹۲﴾ (ف) اور اگر خدا مناسب سمجھتا تو تم بنی نوع انسان کو ایک امت بنا دیتا (لیکن تم چونکہ اپنی مرضی کے مالک ہو) اس لئے جس کو مناسب سمجھتا ہے گمراہ کر دیتا ہے اور جس کو مناسب سمجھتا ہے راہ راست پر لے آتا ہے اور ضرور ہے کہ تم بنی نوع انسان سے (جو فساد تم اس زمین پر اپنے گروہ در گروہ ہونے کے باعث مچا رہے ہو) تمہارے اعمال کے متعلق پوری گرفت ضرور کرے گا۔ ﴿۹۳﴾ (تک۔ ا:۲۹۸) اور اپنی قسموں کو آپس میں اس بات کا ذریعہ نہ بناؤ کہ (لوگوں کے) قدم جم چکنے کے بعد لڑکھڑا جائیں اور اس وجہ سے تم نے لوگوں کو خدا کے رستے سے روکا تم کو عقوبت کا مزہ چکھنا پڑے اور بڑا سخت عذاب ملے۔ ﴿۹۴﴾ (ف) اور خدا سے جو تم نے عہد کیا ہے (اس کو مت بیچو اور) اس کے بدلے تھوڑی سی قیمت نہ لو (کیونکہ ایفائے عہد کا) جو (صلہ) خدا کے ہاں مقرر ہے وہ اگر سمجھو تو تمہارے لئے بہتر ہے۔ ﴿۹۵﴾ (ف)

Marfat.com

مَا عِنۡدَكُمۡ يَنۡفَدُ وَمَا عِنۡدَ اللّٰهِ بَاقٍ ؕ وَلَنَجۡزِيَنَّ الَّذِيۡنَ صَبَرُوۡۤا
اَجۡرَهُمۡ بِاَحۡسَنِ مَا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ ﴿۹۶﴾ مَنۡ عَمِلَ صَالِحًا مِّنۡ ذَكَرٍ اَوۡ اُنۡثٰى
وَهُوَ مُؤۡمِنٌ فَلَنُحۡيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ وَلَنَجۡزِيَنَّهُمۡ اَجۡرَهُمۡ بِاَحۡسَنِ
مَا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ ﴿۹۷﴾ فَاِذَا قَرَاۡتَ الۡقُرۡاٰنَ فَاسۡتَعِذۡ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيۡطٰنِ
الرَّجِيۡمِ ﴿۹۸﴾ اِنَّهٗ لَيۡسَ لَهٗ سُلۡطٰنٌ عَلَى الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَلٰى رَبِّهِمۡ
يَتَوَكَّلُوۡنَ ﴿۹۹﴾ اِنَّمَا سُلۡطٰنُهٗ عَلَى الَّذِيۡنَ يَتَوَلَّوۡنَهٗ وَالَّذِيۡنَ هُمۡ بِهٖ
مُشۡرِكُوۡنَ ﴿۱۰۰﴾ وَاِذَا بَدَّلۡنَاۤ اٰيَةً مَّكَانَ اٰيَةٍ ۙ وَّاللّٰهُ اَعۡلَمُ بِمَا يُنَزِّلُ ع ۱۳ ۱۱ ۱۹
قَالُوۡۤا اِنَّمَاۤ اَنۡتَ مُفۡتَرٍ ؕ بَلۡ اَكۡثَرُهُمۡ لَا يَعۡلَمُوۡنَ ﴿۱۰۱﴾ قُلۡ نَزَّلَهٗ رُوۡحُ
الۡقُدُسِ مِنۡ رَّبِّكَ بِالۡحَقِّ لِيُثَبِّتَ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَهُدًى وَّبُشۡرٰى
لِلۡمُسۡلِمِيۡنَ ﴿۱۰۲﴾

جو کچھ تمہارے پاس ہے وہ ختم ہو جاتا ہی اور جو خدا کے پاس ہے وہ باقی ہے۔ (کہ کبھی ختم نہیں ہوگا) اور جن لوگوں نے صبر کیا ہم ان کو ان کے اعمال کا نہایت اچھا بدلہ دینگے۔ ﴿۹۶﴾ (ف) جس شخص نے بھی خواہ وہ مردوں سے ہو یا عورتوں سے' مناسب عمل (استحکام جماعت کی خاطر) کیا اس حالت میں کہ وہ (خدا کے احکام کے نفع مند ہونے پر) پورا یقین رکھتا ہے تو ہم اس کو (نہایت) پاکیزہ اور خوشگوار زندگی پر متمکن کردیں گے اور اس (تمام کی تمام) قوم کو ان کے اعمال کے بدلے میں بہترین اجر دیں گے۔ ﴿۹۷﴾ (حد۔۱۵۴) اور جب تم قرآن پڑھنے لگو تو شیطان مردود سے پناہ مانگ لیا کرو۔ ﴿۹۸﴾ (ف) کہ جو مومن ہیں اور اپنے پروردگار پر بھروسہ رکھتے ہیں ان پر اس کا کچھ زور نہیں چلتا۔ ﴿۹۹﴾ (ف) اس کا زور انہی لوگوں پر چلتا ہے جو اس کو رفیق بناتے ہیں اور اس کے (وسوسے کے) سبب (خدا کے ساتھ) شریک مقرر کرتے ہیں۔ ﴿۱۰۰﴾ (ف) اور اے محمدؐ! جب ہم (صورت حال اور احوال کے بدلنے کے باعث) ایک حکم کو (جو ایک خاص وقت کے لئے نازل کیا گیا تھا) دوسری حکم سے بدلتے ہیں تو یہ کفار مکہ (جھٹ) تمہیں کہہ دیتے ہیں کہ تم (خدا پر) افترا باندھ رہے ہو (خدا تو کبھی کچھ اور کبھی کچھ کا حکم نہیں دیا کرتا) حقیقت یہ ہے کہ ان میں سے اکثر کو علم ہی نہیں کہ احکام کیوں بدلے گئے۔ ﴿۱۰۱﴾ (تک۔۱:۲۹۸) اے محمدؐ! تم علی الاعلان کہہ دو کہ اس قرآن عظیم کو روح القدس میرے پروردگار کے ہاں سے لے کر اس لئے اترا ہے کہ جو لوگ اس کے احکام پر ایمان لائے ہیں ان کو اس دنیا میں مضبوطی سے اور جما کر رکھے اور تا کہ یہ قانون جلیل تسلیم کرنے والوں کو صحیح راہ عمل دکھائے اور ان کو اجتماعی سلامتی اور حفظ و امن کی بشارت دے۔ ﴿۱۰۲﴾ (تذ۔۱:۱۴۴)

وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ اِنَّمَا يُعَلِّمُهٗ بَشَرٌ ؕ لِسَانُ الَّذِيْ يُلْحِدُوْنَ
اِلَيْهِ اَعْجَمِيٌّ وَّهٰذَا لِسَانٌ عَرَبِيٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۱۰۳﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ
بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۙ لَا يَهْدِيْهِمُ اللّٰهُ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۰۴﴾ اِنَّمَا يَفْتَرِي
الْكَذِبَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ﴿۱۰۵﴾
مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ اِيْمَانِهٖٓ اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَقَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّۢ بِالْاِيْمَانِ
وَلٰكِنْ مَّنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللّٰهِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ
عَظِيْمٌ ﴿۱۰۶﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اسْتَحَبُّوا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ
لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۰۷﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ
وَسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ﴿۱۰۸﴾

اور ہم خوب جانتے ہیں کہ کٹ حجتی لوگ (افواہیں اڑاتے پھرتے ہیں کہ محمدؐ کو یہ قرآن عظیم ایک چلتا پرزہ انسان سکھلا جاتا ہے عجیب احمقیت ہے کہ جس شخص کی طرف سکھانے کی نسبت کرتے ہیں اس کی زبان تو عجمی ہو اور یہ قرآن شستہ اور سلیس عربی میں ہو۔ ﴿۱۰۳﴾ (تذ۔۱:۹۱) جو لوگ قرآن کی آیتوں پر ایمان نہیں لاتے ان کو خدا ہدایت نہیں دیتا اور ان کے لئے عذاب الیم ہے۔ ﴿۱۰۴﴾ (ف) جھوٹ افتراء تو وہی لوگ کیا کرتے ہیں جو خدا کی آیتوں پر ایمان نہیں لاتے اور وہی جھوٹے ہیں۔ ﴿۱۰۵﴾ (ف) جو شخص (خدا کے مستعدر رکھنے والے احکام کی صداقت اور نافعیت پر) ایمان لانے کے بعد ان کی تعمیل سے غافل ہو گیا الا یہ کہ وہ ایک مجبور محض ہو گیا لیکن اس کا دل مطمئن ہو تو ایسے کا معاملہ الگ ہے لیکن وہ نا ہنجار نابکار (جو اپنے دلی انکار کے باعث نافرمان بننے کا تہیہ کر چکا ہو) اور اس نے کفر و انکار کے لئے اپنا سینہ کھول دیا ہو ایسی وقف اجل قوم پر قہر خدا کا نازل ہونا ایک طے شدہ اور اٹل امر ہے۔ اس ہلاکت کا عذاب عظیم بھی انہی کا حصہ ہے۔ ﴿۱۰۶﴾ (تذ۔۲:۱۸۹) اور یہ اس لئے کہ اس غفلت زدہ قوم نے دنیا کی نفسانی لذتوں کو آخرت کی دائمی خوشحالیوں پر ترجیح دی۔ (اعمال عاجلہ کی نقد اجرت کو اعمال آخرت کی فوری تکلیف اور اخروی راحت کے بالمقابل پسند کیا)' (نفس امارہ کی اطاعت کے فوری فوائد پیش نظر رکھ کر جماعت کی آخرت سے بے حس ہو گئے) اور اس میں شک نہیں کہ خدا ایسی کفر کردار قوموں کو کوئی مستقل راہ عمل نہیں دکھاتا۔ ﴿۱۰۷﴾ (تذ۔۲:۱۸۹' ۱۹۰) یہی وہ قومیں ہیں جن (کی مسلسل اور غیر متناہی اعمالیوں کے باعث) خدا نے ان کے دلوں پر مہر کر دی ہے (ان کے جذبات کچل دیئے ہیں) ان کے کانوں اور آنکھوں پر غفلت کے پردے ڈال دیئے ہیں۔ (اب وہ اپنے جمود کا کچھ اندازہ نہیں کر سکتے' اپنی گری ہوئی حالت کو کچھ نہیں دیکھتے' قانون خدا کو قطعاً نہیں سمجھتے) اور یہی لوگ صحیح معنوں میں "غافل" ہیں۔ ﴿۱۰۸﴾ (تذ۔۲:۱۹)

Marfat.com

لَا جَرَمَ اَنَّهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿١٠٩﴾ ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ
هَاجَرُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا فُتِنُوْا ثُمَّ جٰهَدُوْا وَصَبَرُوْٓا ۙ اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ
بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١١٠﴾ يَوْمَ تَاْتِيْ كُلُّ نَفْسٍ تُجَادِلُ عَنْ نَّفْسِهَا
وَتُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿١١١﴾ وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا
قَرْيَةً كَانَتْ اٰمِنَةً مُّطْمَىِٕنَّةً يَّاْتِيْهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِّنْ كُلِّ مَكَانٍ
فَكَفَرَتْ بِاَنْعُمِ اللّٰهِ فَاَذَاقَهَا اللّٰهُ لِبَاسَ الْجُوْعِ وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوْا
يَصْنَعُوْنَ ﴿١١٢﴾ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مِّنْهُمْ فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَهُمُ الْعَذَابُ
وَهُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿١١٣﴾

اور لامحالہ یہی وہ لوگ ہیں جن کو بالآخر اس دنیا میں گھاٹا ہی گھاٹا ہے اور جن کی عاقبت بھی خراب ہے۔ ﴿١٠٩﴾ (تذ۔۲:۱۹۰) تو اے محمدؐ! قانون خدا کی اس شرح وبسط کے بعد تمہارا پروردگار بھی بے شک انہی لوگوں کی حمایت کرے گا جو دشمن کی مدۃ العمر ایذا اور تکلیف دہی کے بعد بالآخر اپنے وطن سے ہجرت کر گئے' پھر غریب الوطن ہو کر کمال عزم واستقلال سے ان سے سیف آزما ہوئے اور (ان سب بلیّات عظیم کے وارد ہو چکنے کے بعد) ضرور ہے کہ تمہارا پروردگار ان کی گذشتہ بد حالیوں پر پردہ ڈال دے اور ان کے حق میں باران رحمت ثابت ہو۔ ﴿١١٠﴾ (تذ۔۲:۱۹۰) یہ وہ دن ہوگا کہ ہر شخص اپنے نفس سے جھگڑا کرے گا (کہ اس نے کیوں گناہ کر کے اس کو مصیبت میں پھنسا دیا) اور ہر شخص کے عمل کی اجرت اس دن پوری کر دی جائے گی اور ان پر کوئی ظلم نہ ہوگا۔ ﴿١١١﴾ (تذ۔۲:۱۳۷) اور لوگو! تمہاری ہدایت کے لئے خدائے عظیم ایک بستی کی مثال بیان فرماتا ہے جو کسی زمانے میں نہایت پرامن تھی اس کے رہنے والے اس میں کامل اطمینان سے بس رہے تھے' رزق اور دولت ہر طرف سے بافراغت ان کے پاس چلے آ رہے تھے' پھر انہوں نے احکام خدا کی تعمیل سے انکار کر کے ان نعمائے الٰہی کا کفران کیا۔ پھر خدائے عظیم نے بھی ایک اقل قلیل مدت میں ان کی عبادت طاغوت اور اعمال عاجلہ کی پاداش میں غربت اور افلاس (الجوع) محکومیت اور ہراس (الخوف) کو انکے زیب تن کر کے کفر کا مزا چکھا دیا۔ ﴿١١٢﴾ (تذ۔۲:۱۹۷) حالانکہ اس سے پیشتر انکے پاس ان ہی میں کا ایک رہنما بھی آیا تھا (جس کے باعث وہ ترقی کے فلک الافلاک تک پہنچ چکے تھے) پھر انہوں نے اس کے احکام کو جھٹلایا۔ ان کو بالائے طاق رکھ دیا۔ پھر لامحالہ ہمارے عذاب نے ان کو دھر پکڑا در آنحالیکہ وہ اپنی جانوں پر ظلم کر رہے تھے۔ ﴿١١٣﴾[1] (تذ۔۲:۱۹۷)

[1] (۱۱۲' ۱۱۳) اقوام کے عروج وزوال اور سلطنتوں کے مدوجزر کے یہ اسرار ہیں یہی قدرت کا وہ لازوال طریقہ ہے جو ہر شخص کے روبرو ہو رہا ہے یہی وہ مواعظ وحکم ہیں جو قرآن کریم میں منقول ہیں۔ انہیں پر عمل کرنا گویا سنت خدا پر عمل کرنا ہے۔ 'غیر مسلم' اقوام کے ارتقاو انحطاط کا بھی وہی قانون ہے جو کسی رسمی طور پر قرآن کو کتاب خدا ماننے والوں کا ہے اس کے مقدمات' نتائج اور طریق اجرا میں فرق نہیں۔ (تذ۔۲:۱۹۸)

Marfat.com

فَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا ۪ وَّاشْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ
اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ﴿۱۱۴﴾ اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ
اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ
رَّحِيْمٌ ﴿۱۱۵﴾ وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَا تَصِفُ اَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هٰذَا حَلٰلٌ
وَّهٰذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى
اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ ﴿۱۱۶﴾ مَتَاعٌ قَلِيْلٌ ۪ وَّلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۱۷﴾
وَعَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا مَا قَصَصْنَا عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ ۚ وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ
وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۱۱۸﴾ ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ عَمِلُوا السُّوْٓءَ
بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْٓا ۙ اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا
لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۱۹﴾ ع ۱۵ ۲۱

پس اے مسلمانو! جو کچھ ہم نے تمکو دے رکھا ہے اس میں سے پاکیزہ اشیا کو کھاؤ اور اگر تم فی الحقیقت خدا ہی کے تابع اور ملازم ہو تو اسکی نعمتوں کا صحیح استعمال کرو۔ ﴿۱۱۴﴾ (تذ۔۱:۲۱۶) سردست خدا نے تم پر مردار گوشت خون اور سؤر کا گوشت اور وہ گوشت جو ماسوائے خدا کے دوسرے معبود کے نام پر حلال کیا گیا ہو حرام کیا گیا ہے اسکے بعد اگر کوئی شخص سرکش اور حدود خدا سے بڑھنے والا نہ ہو کر بے بسی اور مجبوری میں اِن چیزوں کو کھالے تو خدا بے شک اس کو معاف کرنے والا ہے اور اس پر رحم کرنے والا ہو گا۔ ﴿۱۱۵﴾ (تک۔۱:۲۹۹) اور یونہی جھوٹ جو تمہاری زبان پر آجائے تو مت کہہ دیا کرو کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے کہ خدا پر جھوٹا بہتان باندھنے لگو۔ جو لوگ خدا پر جھوٹا بہتان باندھتے ہیں اس کا بھلا نہیں ہوگا۔ ﴿۱۱۶﴾ (ف) (جھوٹ کا) فائدہ تو تھوڑا سا ہے مگر (اس کے بدلے) ان کو عذاب الیم (بہت) ہوگا۔ ﴿۱۱۷﴾ (ف) اور جو چیزیں ہم تم کو پہلے بیان کر چکے ہیں وہ ہم نے یہودیوں پر حرام کر دی تھیں۔ اور ہم نے ان پر کچھ ظلم نہیں کیا بلکہ وہی اپنے آپ پر ظلم کرتے تھے۔ ﴿۱۱۸﴾ (ف) پھر تیرا پروردگار ان لوگوں کا حامی ہے جنہوں نے ناسمجھی میں کوئی برائی کی اور پھر تائب ہو گئے اور درست بھی ہو گئے تو اس کے بعد خدا ضرور ان پر رحم کر کے ان کو بخش دے گا۔ ﴿۱۱۹﴾ (تذ۔۲:۱۶۰)

إِنَّ إِبْرٰهِيمَ كَانَ أُمَّةً قَانِتًا لِّلّٰهِ حَنِيفًا ۭ وَلَمْ يَكُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ﴿۱۲۰﴾
شَاكِرًا لِّأَنْعُمِهِ ۭ اجْتَبٰهُ وَهَدٰهُ إِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿۱۲۱﴾ وَاٰتَيْنٰهُ فِي الدُّنْيَا
حَسَنَةً ۭ وَإِنَّهُ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِينَ ﴿۱۲۲﴾ ثُمَّ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ أَنِ اتَّبِعْ
مِلَّةَ إِبْرٰهِيمَ حَنِيفًا ۭ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ﴿۱۲۳﴾ إِنَّمَا جُعِلَ السَّبْتُ عَلَى
الَّذِينَ اخْتَلَفُوا فِيهِ ۭ وَإِنَّ رَبَّكَ لَيَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيمَا
كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ﴿۱۲۴﴾ اُدْعُ إِلٰى سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ
الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ ۭ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ
عَنْ سَبِيلِهِ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ ﴿۱۲۵﴾

بے شک ابراہیمؑ دنیا کے جلیل القدر رہنماؤں میں سے تھے۔ وہ خدا کے کامل فرمانبردار بندے تھے اور خالصتہً اسی کے ہو رہے تھے
اور کسی شے کو بھی خواہ وہ انھیں کتنی ہی عزیز کیوں نہ ہو خدا کے ہم مقام نہ کرتے تھے۔ ﴿۱۲۰﴾ (تذ۔۱:۲۳۲) اور بایں ہمہ خدا کی دی
ہوئی نعمتوں کی قدر کرنے والے تھے۔ خدا نے انہیں منتخب فرمالیا تھا اور انھیں صراط مستقیم پر چلا دیا تھا۔ ﴿۱۲۱﴾ (تذ۔۱:۲۳۲) اور ان تمام
اعمال کے صلے میں ہی ہم نے ان کو دنیا میں ہر طرح کی نعمتوں سے معزز فرمایا تھا اور بے شک آخرت میں بھی وہ ہمارے معزز
بندوں میں سے ہوں گے۔ ﴿۱۲۲﴾ (تذ۔۱:۲۳۲) پھر ہم نے تمہاری طرف وحی بھیجی کہ دین ابراہیمؑ کی پیروی اختیار کرو جو ایک طرف
کے ہو رہے تھے اور مشرکوں میں سے نہ تھے۔ ﴿۱۲۳﴾ (ف) ہفتے کا دن تو انہی لوگوں کے لئے مقرر کیا گیا تھا جنہوں نے اس
میں اختلاف کیا۔ اور تمہارا پروردگار قیامت کے دن ان میں ان باتوں کا فیصلہ کر دے گا جن میں وہ اختلاف کرتے تھے۔
﴿۱۲۴﴾ (ف) اے پیغمبر! اپنے پروردگار کے راہ راست کی طرف لوگوں کو اس قرآن ہی کے ذریعے سے بلایا کرو' کیونکہ یہی حکمت کاملہ
اور موعظہ حسنہ ہے اور اگر ان کے ساتھ اس کے متعلق کوئی بحث چھڑ جائے تو نہایت پسندیدہ طور پر اور نرمی سے کرو۔ پھر اس کے
بعد جو اس کے دکھائے ہوئے راہ راست سے بھٹک گیا' اور جو ہدایت پا گیا ان سے خدا ہی بہتر واقف ہے۔ ﴿۱۲۵﴾[1] (تذ۱:۹۶)

---

[1] کلام خدا کو بار بار "اَلْحِكْمَة" کہا گیا ہے جیسا کہ...... آیات (۲:۱۵۱) (۲:۱۲۹) (۴:۱۱۳) (۶۲:۲) سے ظاہر ہے قرآن کے لیے "مَوْعِظَةٌ" کا لقب بھی تین بار آیا ہے جیسا کہ...... آیات (۳:۱۳۸) (۱۰:۵۷) اور (۱۱:۱۲۰) سے ظاہر ہے۔ اس بنا پر آیت کے مطالب صاف ہیں یعنی لوگوں کو اس قرآن ہی کے دستور العمل کی طرف بلاؤ۔ کیونکہ خزینہ علم و حکمت ہونے کے باعث "سبیل رب" یہی ہے جن لوگوں نے اس آیہ شریفہ کے یہ معانی سمجھے ہیں کہ عوام کو حکمت (یعنی دانشمندی سے اور اچھی ←

وَاِنۡ عَاقَبۡتُمۡ فَعَاقِبُوۡا بِمِثۡلِ مَا عُوۡقِبۡتُمۡ بِهٖ ؕ وَلَئِنۡ صَبَرۡتُمۡ لَهُوَ
خَيۡرٌ لِّلصّٰبِرِيۡنَ ﴿۱۲۶﴾ وَاصۡبِرۡ وَمَا صَبۡرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا تَحۡزَنۡ عَلَيۡهِمۡ
وَلَا تَكُ فِىۡ ضَيۡقٍ مِّمَّا يَمۡكُرُوۡنَ ﴿۱۲۷﴾ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيۡنَ اتَّقَوْا
وَّالَّذِيۡنَ هُمۡ مُّحۡسِنُوۡنَ ﴿۱۲۸﴾ ع ۱۶ / ۲۲

اور اگر تم ان کفار پر سختی بھی کرو تو صرف اتنی کہ جتنی سختی تم سے کی گئی ہو اور اگر تم صبر کرو تو اور بھی اچھا ہے۔﴿۱۲۶﴾ (تک۔۱: ۲۹۹) اور اے پیغمبر! مخالفوں کی ایذاؤں کو صبر و استقلال سے برداشت کرو جہاں تمہیں تکالیف خدا کی وجہ سے پہنچ رہی ہیں وہاں تمہارا تحمل بھی خدا ہی کی وجہ سے ہوگا (ورنہ یہ لوگ فی الحقیقت صبر کے اہل نہیں) لیکن ان کے سلوک کو دیکھ کر غم بھی نہ کھاؤ اور چال بازیاں یہ تمہارے برخلاف کر رہے ہیں اس سے دل تنگ بھی نہ ہو جاؤ۔ بلکہ استقلال سے اپنے اصولوں پر جمے رہو' کیونکہ تقویٰ کا صحیح مفہوم یہی ہے۔﴿۱۲۷﴾ (تذ۔۱: ۱۵۲) اللہ بے شک انہیں کا ساتھ دیتا ہے جو مقام خدا کا سچا خوف دل میں رکھ کر اس کی لڑائیاں استقلال سے لڑتے ہیں۔ اور جو اجماعی بہبودی کو پیش نظر رکھ کر حسن عمل کرتے ہیں۔﴿۱۲۸﴾ (تذ۔۱: ۱۵۲)

❀❀❀❀❀

← اچھی نصیحتیں کر کے اپنے پروردگار کی طرف بلایا کرو' وہ ایک سطحی اور لایعنی اور غیر متعین بات کے پیچھے لگے ہوئے ہیں اور اصلیت کو پہنچنے کی سعی نہیں کرتے ان کا مقصود صرف وَجَادِلۡهُمۡ بِالَّتِىۡ هِىَ اَحۡسَنُ کے الفاظ سے پورا ہو سکتا تھا پھر تکرار کی ضرورت کیا تھی۔ مطلب یہ ہے کہ قرآن مصدر **علم و یقین** ہے۔ پس اسی کو بنیاد قرار دے کر سبیل خدا کی طرف لوگوں کو بلاؤ۔ یہ **علم و یقین** کی طرف رہنمائی کرنا ہی "سبیل خدا" پر چلانا ہے۔ (تذ۔۱: ۹۵)

آیاتها ۱۱۱ — ۱۷ سورۃ بنی اسرآءیل مکیۃ ۶۷ — رکوعاتها ۱۲

ترجمہ المشرقیؒ: ۵۷ آیات — بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — ترجمہ مولانا جالندھریؒ: ۵۰ آیات

سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا
الَّذِیْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِیَهٗ مِنْ اٰیٰتِنَا ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ۱ وَاٰتَیْنَا
مُوْسَی الْكِتٰبَ وَجَعَلْنٰهُ هُدًی لِّبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اَلَّا تَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِیْ
وَكِیْلًا ۲ ذُرِّیَّةَ مَنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ ؕ اِنَّهٗ كَانَ عَبْدًا شَكُوْرًا ۳ وَقَضَیْنَآ اِلٰی
بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ فِی الْكِتٰبِ لَتُفْسِدُنَّ فِی الْاَرْضِ مَرَّتَیْنِ وَلَتَعْلُنَّ عُلُوًّا كَبِیْرًا ۴
فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ اُوْلٰىهُمَا بَعَثْنَا عَلَیْكُمْ عِبَادًا لَّنَآ اُولِیْ بَاْسٍ شَدِیْدٍ فَجَاسُوْا
خِلٰلَ الدِّیَارِ ؕ وَكَانَ وَعْدًا مَّفْعُوْلًا ۵ ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ عَلَیْهِمْ
وَاَمْدَدْنٰكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِیْنَ وَجَعَلْنٰكُمْ اَكْثَرَ نَفِیْرًا ۶

پاک ہے وہ ذات جو اپنے بندے (محمدؐ) کو ایک رات مسجد حرام (خانہ کعبہ) سے مسجد اقصیٰ (بیت المقدس) کی طرف لے گیا جس کے گرد ونواح کو ہم نے (آسودگی، خوشحالی، سرسبزی اور شادابی کی) برکت دی تھی۔ یہ اس لئے کہ ہم اس کو اپنی بعض نشانیاں (یعنی صحیفہ فطرت کے اسرار) آنکھوں سے دکھلا دیں۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ یہ بندۂ خدا (محمدؐ) بڑا ہی سننے والا اور بڑا ہی گہری نظر سے دیکھنے والا ہے۔ ۱ (تک۔ ۱: ۱۰۔ ۱۱) ہم نے کتاب موسیٰؑ کو بنی اسرائیل کے لئے ہدایت بنا دیا ہے۔ (تذ۔ ۱: ۸۹) اور ہم نے موسیٰؑ کو کتاب عنایت کی تھی اور اس کو بنی اسرائیل کے لئے رہنما مقرر کیا تھا کہ میرے سوا کسی کو کارساز نہ ٹھہرانا۔ ۲ (ف) اے ان لوگوں کی اولاد جن کو ہم نے نوحؑ کے ساتھ (کشتی میں) سوار کیا تھا۔ بے شک نوحؑ (ہمارے) شکرگزار بندے تھے۔ ۳ (ف) اور ہم نے کتاب میں بنی اسرائیل سے کہہ دیا تھا کہ تم زمین میں دو دفعہ فساد مچاؤ گے اور بڑی سرکشی کرو گے۔ ۴ (ف) پس جب پہلے (وعدے) کا وقت آیا تو ہم نے اپنے سخت لڑائی لڑنے والے بندے تم پر مسلط کر دیئے اور وہ شہروں کے اندر پھیل گئے اور وہ وعدہ پورا ہو کر رہا۔ ۵ (ف) (پھر اے بنی اسرائیل کے نافرمانبردار لوگو! ہم نے زبردست حکمرانوں کو تم پر حاکم بنا دینے کی سزا کے بعد۔ ۱۷: ۱۵) تم کو ان پر غلبہ دے کر تمہیں باری دی، مال اور بیٹوں سے تمہاری مدد کی اور تم کو بڑے جتھے والا بنا دیا۔ ۶ (تذ ۱: ۱۳)

Marfat.com

اِنۡ اَحۡسَنۡتُمۡ اَحۡسَنۡتُمۡ لِاَنۡفُسِكُمۡ‌ وَاِنۡ اَسَاۡتُمۡ فَلَهَا‌ فَاِذَا جَآءَ وَعۡدُ الۡاٰخِرَةِ لِيَسُوْٓءٗا وُجُوۡهَكُمۡ وَلِيَدۡخُلُوا الۡمَسۡجِدَ كَمَا دَخَلُوۡهُ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّلِيُتَبِّرُوۡا مَا عَلَوۡا تَتۡبِيۡرًا ﴿۷﴾ عَسٰى رَبُّكُمۡ اَنۡ يَّرۡحَمَكُمۡ‌ وَاِنۡ عُدْتُّمۡ عُدۡنَا‌ۘ وَجَعَلۡنَا جَهَنَّمَ لِلۡكٰفِرِيۡنَ حَصِيۡرًا ﴿۸﴾ اِنَّ هٰذَا الۡقُرۡاٰنَ يَهۡدِىۡ لِلَّتِىۡ هِىَ اَقۡوَمُ وَيُبَشِّرُ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ الَّذِيۡنَ يَعۡمَلُوۡنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمۡ اَجۡرًا كَبِيۡرًا ۙ‏ ﴿۹﴾

اور ہم نے بار دگر تم پر عیاں کر دیا کہ اگر تم نے حسن عمل سے اپنی اجتماعی حالت درست کر لی (اِنۡ اَحۡسَنۡتُمۡ) تو اس کا فائدہ تمہی کو پہنچا (اَحۡسَنۡتُمۡ لِاَنۡفُسِكُمۡ) اور اگر اس سے پیشتر تم نے برے عمل کر کے اپنے آپ کو غیر کا محکوم بنا لیا تھا (اِن اَسَاتُم) تو اس کا نقصان بھی تمہیں کو ملا تھا۔ (فَلَهَا) (تذ۔۱: ۱۳۰) (تذ۔۲: ۲۰۷) پھر جب دوسرے (وعدے) کا وقت آیا (تو ہم نے پھر اپنے بندے بھیجے) تا کہ تمہارے چہروں کو بگاڑ دیں اور جس طرح پہلی دفعہ مسجد (بیت المقدس) میں گھس گئے تھے اسی طرح پھر اس میں داخل ہو جائیں اور جس چیز پر غلبہ پائیں اسے تباہ کر دیں۔ ﴿۷﴾[1] (ف) امید ہے تمہارا پروردگار تم پر رحم کرے۔ اور اگر تم پھر وہی (حرکتیں) کرو گے تو ہم بھی وہی (پہلا سلوک) کریں گے اور ہم نے جہنم کو کافروں کے لئے قید خانہ بنا رکھا ہے۔ ﴿۸﴾ (ف) بیشک یہ قرآن اپنے عاملوں کو اس طرف لے جاتا ہے جو سب سے زیادہ راست اور قیام آفرین ہے اور ان صاحب ایمان لوگوں کو جو صالح العمل ہیں بشارت دیتا ہے کہ انکے لئے بڑا اجر ہے۔ ﴿۹﴾[2] (تذ۔۱: ۴۵)

[1] (۵۔۷) اگر خدائے بے نیاز کے ہاں سے حسن عمل کی تلقین کی جارہی ہے تو محض اس کے اپنے فائدے کے لیے اور اگر بدیں ہمہ وہ اس کو رد کرتا ہے تو اپنی ذمہ داری پر' کیونکہ جزا مانند سزا کا ملنا بھی یقینی ہے۔ پس اگر کچھ جبر ہو سکتا ہے تو اسی تخویف سزا یا تشویق اجر میں' ورنہ انسان عملی طور پر بالطبع آزاد ہے۔ خدا کی کوئی غرض اس کے نیک و بداعمال کے ساتھ وابستہ نہیں: (تذ۔۲: ۲۰۷)

یہاں صاف طور پر رب زمین و آسمان کی لغت میں "حسن عمل" (الحسنات) سے مراد اجتماعی بیداری اور قومی احیاء کے دو متعارف اعمال ہیں جن کا اٹل نتیجہ غلبہ قوم ہے' اور سوء عمل (السیات) قومی اخلاق کا وہ انحطاط عظیم ہے جس کا نتیجہ محکومیت اور غلامی ہے۔ جن لوگوں نے "حسن عمل" سے مراد نہانخانوں میں بیٹھ کر تسبیحیں چلانا سمجھ رکھا ہے ان کے لیے یہ آیات از بس سبق آموز ہیں! بنی اسرائیل کی قوم نے اپنے ظالم حاکموں (نہیں بلکہ خدا کے سخت گیر اور بارعب بندوں (۱۷: ۵) سے نجات اعتکاف خانوں کے اندر تسبیحیں پھیر پھیر کر حاصل نہیں کی تھی' وہ لامحالہ تیغ و تفنگ لے کر باہر نکلے ہوں گے' ایمان کی اٹل قوتیں ان کے دلوں میں موجزن ہوئی ہوں گی' اتحاد' صبر' ایثار مال وغیرہ ان کا مذہب عمل بن گیا ہوگا پھر رب غفور و رحیم نے ان کے اس "حسن عمل" کو دیکھ کر ان کے گزشتہ گناہ معاف کر دیے ہوں گے' اور یہ بادشاہت کا حاصل ہونا ہی خوشنودی خدا کی علامت تھی ...... جو قوم اس کارگاہ عمل میں اپنی بہتری کے لیے حتی الامکان ہاتھ پیر مار رہی ہے' جو سعی و عمل کی دوست ہے آزاد اور زور آور ہے۔ (تذ۔۱: ۱۳۰)

[2] اگر آج تیرہ سو سال کے بعد اسلام کا لہلہاتا ہوا چمن مایوسی اور شکست کی ماتم سرا بن گیا ہے' اس کی ہر روش بربادی کے سپرد اور اس کا ہر گوشہ خرابی کا امین بن چکا ہے' اگر اس کی بدطالعی اور خانہ ویرانی کے افسانے دشمن کے شکر خند اور قہقے بن رہے ہیں...... اگر اس ←

Marfat.com

وَّاَنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۱۰﴾ وَيَدْعُ الْاِنْسَانُ ع
بِالشَّرِّ دُعَآءَهٗ بِالْخَيْرِ ؕ وَكَانَ الْاِنْسَانُ عَجُوْلًا ﴿۱۱﴾ وَجَعَلْنَا الَّيْلَ وَالنَّهَارَ
اٰيَتَيْنِ فَمَحَوْنَآ اٰيَةَ الَّيْلِ وَجَعَلْنَآ اٰيَةَ النَّهَارِ مُبْصِرَةً لِّتَبْتَغُوْا فَضْلًا
مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِيْنَ وَالْحِسَابَ ؕ وَكُلَّ شَيْءٍ فَصَّلْنٰهُ
تَفْصِيْلًا ﴿۱۲﴾ وَكُلَّ اِنْسَانٍ اَلْزَمْنٰهُ طٰٓئِرَهٗ فِيْ عُنُقِهٖ ؕ وَنُخْرِجُ لَهٗ يَوْمَ
الْقِيٰمَةِ كِتٰبًا يَّلْقٰىهُ مَنْشُوْرًا ﴿۱۳﴾ اِقْرَاْ كِتٰبَكَ ؕ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ
حَسِيْبًا ﴿۱۴﴾ؕ

اور یہ بھی (بتاتا ہے) کہ جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ان کے لئے ہم نے دکھ دینے والا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ ⑩ (ف) اور
انسان (بارہا) اپنے لئے فائدہ طلب کرتے کرتے فی الحقیقت اپنے نقصان کی دعا مانگتا ہے' (کسی ظاہری صورت نفع کے درپے
اس قدر ہو جاتا ہے کہ انجام کے نقصان کو نہیں دیکھتا) اور انسان درحقیقت بڑا جلد باز ہے۔ ⑪ [ل] (تذ۔۲: ۷۰) اور ہم نے دن اور
رات کو دو نشانیاں بنایا ہے رات کی نشانی کو تاریک بنایا اور دن کی نشانی کو روشن تاکہ تم اپنے پروردگار کا فضل (یعنی روزی) تلاش کرو
اور برسوں کا شمار اور حساب جانو۔ اور ہم نے ہر چیز کی (بخوبی) تفصیل کردی ہے۔ ⑫ (ف) اور ہم نے ہر انسان کے اعمال کو بہ
صورت کتاب اس کے گلے میں لٹکا دیا ہے اور قیامت کے روز (وہ) کتاب اسے نکال دکھائیں گے جسے وہ کھلا ہوا دیکھے گا۔ ⑬
(ف) (کہا جائے گا کہ) اپنی کتاب پڑھ لے۔ تو آج اپنا آپ ہی محاسب کافی ہے۔ ⑭ (ف)

← کے عزاداروں کی آسمان رس فغاں اس کے بخت خوابیدہ کو جگا نہیں سکتی'...... اگر اس کے پسماندوں کی محشر انگیز سینہ کوبیان اللہ میاں کے عرش کو متزلزل نہیں کرتیں' اگر خدائے پاک کی غیرت اور شان عفو زمین پاش سجدوں اور فلک شگاف دعاؤں کے باوجود' جوش زن اور متحرک نہیں ہوتی' اگر آج محبوب خدا اور حبیب ملت نبیؐ کی شفاعت بھی امت کے حق میں کارگر ہوتی نظر نہیں آتی' نہیں العیاذ باللہ نہیں! اگر خود امت اپنی مجرمانہ غفلت اور ظالمانہ طریق عمل' عداوت رسول اور عصیان خدا کے باعث رحم کی قطعی غیر مستحق اور شفاعت کی یقیناً نااہل ہو گئی ہے اور آسمانی اور زمینی بلائیں آج ہر طرف سے اس کے اجڑے ہوئے جھونپڑوں کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر ویران کر رہی ہیں تو اس کی وجہ یہی ہے کہ مسلمان قرآن کے مقاصد سے قطعاً ناآشنا ہو گئے ہیں اور ایمان اور اعمال صالحہ کے اصل مفہوم سے کوسوں دور جا پڑے ہیں۔ (تذ۔۱: ۴۵، ۴۶) قرآن حکیم کا مطالعہ اگر آج کا مسلمان ان خصوصیات کو پیش نظر رکھ کر کرے گا اور بعد ازاں ان آیات کو چوم کر رکھ دینا نہیں بلکہ ان پر ہاتھ اور پاؤں کا عمل پیدا کر کے غلبہ اسلام کی نیت سے آگے بڑھے گا تو آج سے ہی مسلمان کی بگڑی بن جانی شروع ہو جائے گی۔ (تذ۔۲: ۳۱)

ل اسلام کی بے بدل اور ہمہ گیر سیاست نے ان تمام اعمال کو جن کی مزد کا امیدوار انسان اپنی عجلت پسندی کے باعث معاً ہو جاتا ہے' دنیا داری اور نفس پروری کی اصطلاح سے موسوم کیا اور یہ امر واضح کر دیا کہ فوری اجرت کے طلب کرنے میں بسا اوقات اور فی الحقیقت ←

Marfat.com

مَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۭ وَلَا
تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۭ وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا ﴿۱۵﴾ وَاِذَآ
اَرَدْنَآ اَنْ نُّهْلِكَ قَرْيَةً اَمَرْنَا مُتْرَفِيْهَا فَفَسَقُوْا فِيْهَا فَحَقَّ عَلَيْهَا الْقَوْلُ
فَدَمَّرْنٰهَا تَدْمِيْرًا ﴿۱۶﴾ وَكَمْ اَهْلَكْنَا مِنَ الْقُرُوْنِ مِنْۢ بَعْدِ نُوْحٍ ۭ وَكَفٰى
بِرَبِّكَ بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ خَبِيْرًۢا بَصِيْرًا ﴿۱۷﴾ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعَاجِلَةَ
عَجَّلْنَا لَهٗ فِيْهَا مَا نَشَاۗءُ لِمَنْ نُّرِيْدُ ثُمَّ جَعَلْنَا لَهٗ جَهَنَّمَ ۚ يَصْلٰىهَا
مَذْمُوْمًا مَّدْحُوْرًا ﴿۱۸﴾

جس نے ہدایت پکڑ لی تو وہ صرف اپنے نفس کے فائدے کے لئے پکڑتا ہے اور جو گمراہ ہوگیا وہ نفس اس گمراہی کا ذمہ دار ہے اور کوئی بوجھ اٹھانے ولا کسی دوسرے کے بوجھ کو نہ اٹھائے گا۔ (تذ۔۲: ۱۵۹) ہم کسی بستی کو عذاب میں مبتلا نہیں کرتے جب تک کہ ہم کوئی پیغام دینے والا نہیں بھیجتے۔ ﴿۱۵﴾ (حد: ۲۰۷) اور جب ہم کسی بستی کو ہلاک کر دینے کا ارادہ کر لیتے ہیں تو ہم اس کے آسودہ حال لوگوں کو حکم دیتے ہیں۔ (اور ہمارا حکم دینا تو خیر وہ خود ہی اس کو خدا کا حکم سمجھ لیتے ہیں) کہ اس بستی میں بدکاریاں کریں۔ پھر اس (ارتکاب گناہ) کے بعد ان پر ہمارا قول صادق ہو جاتا ہے۔ اور ان کو خوب چکنا چور کر دیتے ہیں۔ ﴿۱۶﴾ (تذ۔۲: ۸۳) (اے لوگو! تمہیں کچھ خبر ہے کہ) نوح علیہ السلام کے بعد ہم نے کتنی امتوں کو ہلاک کر مارا۔ (کتنوں کو زمین بدر اور دریا برد کر دیا اور اے محمدؐ!) تمہارا پروردگار اپنی بندوں کی واماندگیوں پر تاک لگائے رکھنے اور ان کی نافرمانیوں کا پورا علم رکھنے کے لئے کافی ہے۔ ﴿۱۷﴾ (تذ۔۶: ۷۹) (اے لوگو! بگوش ہوش سن رکھو کہ) جو شخص ہمہ تن لذات دینوی کے درپے رہ کر نقد اجرت کا طالب رہتا ہے تو ہم اس دنیا میں اس کے لئے جو مناسب سمجھتے ہیں جلد تر ادا کر دیتے ہیں مگر پھر ہم نے اس کے لئے جہنم کی آگ مقرر کر رکھی ہے جس میں وہ برے حالوں اور راندہ خدا ہو کر داخل ہوگا۔ ﴿۱۸﴾[۱] (تذ۔۶: ۷۹)

← شر کا امکان ہے...... ہر وہ عمل جو خالصۃً اس نیت سے کیا جائے کہ اس کا اجر بھی ساتھ ہی ملتا رہے گا "حیات دنیا" ہے، اس کا نتیجہ سوائے اس کے کچھ نہیں کہ تن کو وقتی راحت اور نفس کو فوری آرام ملے اور بالآخر اس کی افراط وتفریط سے جماعت کے قوائے عاملہ بیکار ہو جائیں۔ (تذ۔۲: ۶۹: ۷۰)

[۱] بعض اعمال سیئہ اور حسنہ دونوں، ایسے ہیں جن کے عامل کو پوری یا کم وبیش اکثر اجرت فوراً مل رہتی ہے۔ جھوٹ بولنے میں کاذب کو فوری معاوضے کا احتمال، یا شاید حظ نفس حاصل ہوتا ہے، ریا ومکر میں ممکن ہے ایک قطعی اور یقینی فائدہ مدنظر ہو...... فریب اور جفابازی، حسد وبغض، تفریق جماعت، حرام خوری، ظلم وکم وزنی، غرور وتکبر، نفس پروری وتن آسانی، سب اعمال اس قطع کے ہیں کہ عامل کو ان کا معاوضہ بلا انتظار شدید مل جاتا ہے۔ اسی طرح صدہا انسانی مساعی یا اعمال مثلاً تجارت، تحصیل علم، کسب معاش، حب اولاد، جمع دولت، خوردنوش وغیرہ وغیرہ ایسے ہیں جن کا اکثر نفع عمل کے بعد معاً مل جاتا ہے۔ ایک متنفس کی اپنی ذات کے لئے، اجتماعی نقصان یا ←

Marfat.com

وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ وَسَعٰى لَهَا سَعْيَهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ كَانَ
سَعْيُهُمْ مَّشْكُوْرًا ﴿۱۹﴾ كُلًّا نُّمِدُّ هٰٓؤُلَآءِ وَهٰٓؤُلَآءِ مِنْ عَطَآءِ رَبِّكَ ؕ وَمَا كَانَ عَطَآءُ
رَبِّكَ مَحْظُوْرًا ﴿۲۰﴾ اُنْظُرْ كَيْفَ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ وَلَلْاٰخِرَةُ اَكْبَرُ دَرَجٰتٍ
وَّاَكْبَرُ تَفْضِيْلًا ﴿۲۱﴾ لَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَقْعُدَ مَذْمُوْمًا مَّخْذُوْلًا ﴿۲۲﴾ ع ١٢ ٢
وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ؕ اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ
اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا ﴿۲۳﴾

لیکن جس شخص نے (نقد اجرت طلب نہ کی اور اپنے اکثر اعمال کا اجر ہم پر اٹھا رکھا اور) اخروی اجر حاصل کرنے کے لئے کماحقہ سعی کی (اور اجرت ادا کرنے کے متعلق) اس کا ہم پر ایمان بھی قائم رہا تو یہی وہ قوم ہے جس کے اعمال کی ہمارے ہاں سچی قدر و منزلت ہے۔ ⑲ (تذ۔۲: ۷۹) (اے پیغمبر! دنیا کے طالب اور آخرت کے طالب) سب ہی کو ہم (اپنی بخشش سے) امداد دیا کرتے ہیں۔ (اجرت نقد ہو یا نسیہ' ہم بہر نوع ادا کر دیتے ہیں) تمہارے پروردگار کی بخشش عام ہے کسی پر بند نہیں۔ ⑳ (تذ۔۲: ۷۹) تم دیکھو تو سہی کہ ہم نے دنیا میں کس طرح درجہ بدرجہ بعض کو بعض پر ان کی سعی کے مطابق برتری دے دی ہے (یہ سب ان لوگوں کی جزا ہے جنہوں نے درجہ بدرجہ نیک عمل کئے۔ ایک سے ایک اپنی سعی کے مطابق بڑھ کر) اور آخرت کے طالبوں کے لئے تو اس سے کہیں بڑھ کر بلند درجے اور اس سے بدرجہا بہتر فضیلت ہے۔ ㉑ (تذ۔۲: ۷۹) (اے محمدؐ!) ہمارے ہاں تمہاری فضیلت اور تمہارے بلند مقام حاصل کرنیکی کلید یہ ہے کہ) کسی امر میں ماسوا کو خدا کے ہم مرتبہ اور ہم پلہ نہ کر دینا (دنیا میں رہ کر غیر اللہ کو اللہ سے بہتر نہ سمجھنا' لذت جہاں میں اسقدر مستغرق نہ ہو جانا کہ احکام خدا نظروں سے اوجھل ہو جائیں۔ یہی انسان کی بڑی سے بڑی آزمائش ہے) ورنہ تم ایسے بدحال بیٹھے رہ جاؤ گے کہ سب تمہاری مذمت کریں گے اور خدا تم کو تنہا بے پناہ چھوڑ دیگا۔ (اس دنیا میں فلاح اور اقلیم آخرت میں فلاح حاصل کرنے کا یہی عظیم الشان راز ہے) ㉒ (تذ۔۲: ۷۹) اور (اے محمدؐ!) تمہارے پروردگار کا (اس دنیا میں خوش اسلوبی سے نباہ کے متعلق قطعی فیصلہ یہ ہے کہ اے لوگو!) خدائے عظیم کے سوا کسی اور خدا کے ملازم نہ بنو' والدین کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ (کہ خانگی اتحاد کی بنیاد اسی پر ہے)' اگر ان میں سے ایک یا دونوں تمہارے حین حیات میں بڑھاپے کو پہنچیں تو انکے آگے اف تک نہ کرنا اور نہ ان کو جھڑکنا اور ہمیشہ جو کچھ کہنا ہو ادب کے ساتھ کہنا۔ ㉓ (تذ۔۲: ۷۹)

← مفاد سے قطع نظر' یہی فوری اجرت ان اعمال کا منتہا ہے' اور اس کے بعد اکثر حالات میں کوئی نتیجہ اس دنیا میں مرتب نہیں ہوتا۔ ایک طالب اجر ان اعمال کے کرنے میں طبعی ترغیب و تحریص اس لیے ہے کہ معاوضہ فوری ہے حصول نفع میں عجلت اور سودا نقد ہے۔ کلام الہٰی کی حیرت انگیز حکمت بالغہ کی اصطلاح میں یہی ''عاجلہ'' ہے۔ (تذ۔۲: ۶۵'۶۶)

Marfat.com

وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ
صَغِيْرًا ﴿۲۴﴾ رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا فِيْ نُفُوْسِكُمْ ۭ اِنْ تَكُوْنُوْا صٰلِحِيْنَ فَاِنَّهٗ كَانَ
لِلْاَوَّابِيْنَ غَفُوْرًا ﴿۲۵﴾ وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَلَا
تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا ﴿۲۶﴾ اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ ۭ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِرَبِّهٖ
كَفُوْرًا ﴿۲۷﴾ وَاِمَّا تُعْرِضَنَّ عَنْهُمُ ابْتِغَاۗءَ رَحْمَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ تَرْجُوْهَا فَقُلْ لَّهُمْ قَوْلًا
مَّيْسُوْرًا ﴿۲۸﴾ وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُوْلَةً اِلٰى عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ
فَتَقْعُدَ مَلُوْمًا مَّحْسُوْرًا ﴿۲۹﴾

اور محبت سے خاکساری اور عاجزی' شفقت اور رافت کا پہلو ان کے آگے جھکائے رکھنا اور ان کے حق میں دعا کرتے رہنا کہ اے میرے مالک! جس طرح انہوں نے مجھ چھوٹے کو پالا ہے اور میرے حال پر رحم کرتے رہے ہیں اسی طرح تو بھی ان پر رحم کرنا۔ ﴿۲۴﴾ (تذ۔۲: ۷۹۔۸۰) (لوگو! ہر وقت اونچی آواز سے ایسی دعا کرنے کی حاجت نہیں ہے' جس چیز کی حاجت ہے وہ تمہارے دلوں کی صحیح کیفیت ہے) خدا تمہارے دلوں کی کیفیت کو خوب جانتا ہے' اگر تم صلاحیت کے ساتھ اپنے ماں باپ کے ساتھ رہو گے تو تمہاری اتفاقی بھول چوک کو بھی معاف کرے گا کیونکہ وہ توبہ کرنے والوں کی خطاؤں سے بڑا درگذر کرنے والا ہے۔ ﴿۲۵﴾ (تذ۔۲: ۸۰) اور اے لوگو! رشتہ دار (کے حقوق کی کماحقہ رعایت کرو کہ عائلی اتحاد کی بنا اس پر ہے) مسکین اور نادار (کو حتی الوسع مفید مدد دو کہ جماعتی اخوت اور تقویت اسی سے ہے) اور غریب الوطن مسافر (کی آؤ بھگت کرو کہ نوعی اور دینی اتحاد کا راز اس میں ہے) ان سب کو اپنا اپنا حق دو' لیکن دولت کو بے جا مت اڑاؤ۔ ﴿۲۶﴾ (تذ۔۲: ۸۰) کیونکہ دولت کو بیجا اڑانے والے شیطان کے بھائی ہیں اور شیطان تو وہ راندۂ درگاہِ خدا ہے جو اپنے پروردگار کا بڑا ناشکرا ہے۔ ﴿۲۷﴾ (تذ۔۲: ۸۰) ہاں اگر تمہیں تلاش معاش کی تگ و دو کے باعث رحمت خدا کے انتظار میں ان لوگوں سے اعراض کرنا پڑے تو کم از کم ان سے نرم زبانی اختیار کرو۔ اخوت صرف روپیہ خرچ کرنے سے حاصل نہیں ہوتی' میٹھی زبان اور دلی شفقت اس کے بہترین ذرائع ہیں ﴿۲۸﴾ (تذ۔۲: ۸۰) ہاں اپنا ہاتھ نہ تو تناہی سیکڑو کہ گویا گردن میں بندھا ہے نہ بالکل اس کو پھیلا ہی دو کیونکہ اس سے بے تامل مایہ لٹانے سے لوگ بھی شماتت کریں گے اور تم بھی تہی دست ہو جاؤ گے۔ ﴿۲۹﴾ (تذ۔۲: ۸۰)

إِنَّ رَبَّكَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ وَيَقْدِرُ ۚ إِنَّهُ كَانَ بِعِبَادِهِ خَبِيرًا بَصِيرًا ﴿٣٠﴾ ع ۴
وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ إِمْلَاقٍ ۖ نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَإِيَّاكُمْ ۚ إِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ
خِطْئًا كَبِيرًا ﴿٣١﴾ وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَىٰ ۖ إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَسَاءَ سَبِيلًا ﴿٣٢﴾ وَلَا تَقْتُلُوا
النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ ۗ وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُومًا فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِيِّهِ
سُلْطَانًا فَلَا يُسْرِفْ فِي الْقَتْلِ ۖ إِنَّهُ كَانَ مَنْصُورًا ﴿٣٣﴾ وَلَا تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتِيمِ
إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ حَتَّىٰ يَبْلُغَ أَشُدَّهُ ۚ وَأَوْفُوا بِالْعَهْدِ ۖ إِنَّ الْعَهْدَ
كَانَ مَسْئُولًا ﴿٣٤﴾ وَأَوْفُوا الْكَيْلَ إِذَا كِلْتُمْ وَزِنُوا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيمِ ۚ ذَٰلِكَ
خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا ﴿٣٥﴾

(مسکینوں اور ناداروں کی مفلسی اور ناداری کی بھی تو بالآخر کوئی وجہ ضرور ہے) لہذا اپنے بندوں پر قطعاً ظلم روا نہیں رکھتا وہ جس کو بہر نوع اہل سمجھتا ہے اس کی روزی فراغ کر دیتا ہے اور جس کو اہل نہیں سمجھتا اس کا رزق نپا تلا کر دیتا ہے کیونکہ وہ اپنے بندوں کے حال سے کامل طور پر باخبر اور ان کی مساعی سے پورا واقف ہے۔ ﴿٣٠﴾ (تذ۔۲: ۸۰) اور (اے لوگو!) افلاس کے ڈر سے اپنی اولاد کو قتل مت کرو ہم ہی تمہاری روزی کے اسباب اس میں پیدا کرتے ہیں اور ان کے رزق کے اسباب بھی ہم ہی پیدا کر دینگے۔ اولاد کا قتل کرنا بڑا بھاری گناہ ہے۔ ﴿٣١﴾ (تذ۔۱: ۸۱۔۸۰) زنا کے نزدیک بھی نہ پھٹکو کیونکہ بلاشبہ یہ ایک بے حیائی ہے اور برا راستہ ہے۔ ﴿٣٢﴾ (تک۔۱: ۳۴۷) اور (اے لوگو!) انسانی جان کو جس کا مارنا خدا نے تم پر حرام کر دیا ہے ناحق (یعنی ماسوائے جہاد یا کسی سنگین جرم کے) قتل نہ کرنا' اور جو شخص ظلم سے مارا گیا تو گویا ہم نے معاً اس کے والی وارثوں کو (قانون کے ذریعے قاتل سے بدلہ لینے کی) سند دے دی لیکن اسے بھی چاہئے کہ (غصے میں آ کر) خون کا بدلہ لینے میں زیادتی نہ کرے کیونکہ مظلوم ہو کر بھی (مغلوب الغضب نہ ہونا اور) واجبی بدلہ لینا اس کی (حقیقی) فتحمندی (کی علامت) ہے۔ ﴿٣٣﴾ (تذ۔۲: ۸۱) اور (اے لوگو!) جب تک یتیم بالغ نہ ہو جائے اس کے مال کی بہترین حفاظت کرو (اس کو اپنے مصرف میں لانے کے لئے ہاتھ بھی نہ لگاؤ) اپنے عہد کو جو تم نے (اس کو اپنی حمایت میں لیتے وقت) کیا ہے پورا کرو کیونکہ عہد کی باز پرس تم سے ضرور بالضرور ہو گی۔ ﴿٣٤﴾ (تذ۔۲: ۸۱) اور (اے لوگو!) جب ماپ کر دو تو پیمانے کو بھر کر دیا کرو۔ (اپنے کاروبار میں کامل دیانتداری کا لحاظ رکھو کیونکہ تجارت کو فروغ دینے کا راز یہی ہے) تول کر دینا ہو تو ڈنڈی سیدھی رکھ کر تولا کرو (خواہ لینے والا تمہاری نظروں سے اوجھل' یا مشتری کوسوں دور ہو سب دنیا کا لین دین اس باہمی اعتبار پر ہی قائم ہے یہی وہ شے ہے جو تجارت کو چار چاند لگا دیتی ہے) معاملہ کا بہتر طریق یہی ہے' یہی تمہارے حق میں اچھا ہے اور اسی کا انجام بھی اچھا ہے۔ ﴿٣٥﴾ (تذ۔۱: ۸۱)

Marfat.com

وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ؕ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ
كَانَ عَنْهُ مَسْـُٔوْلًا ﴿۳۶﴾ وَلَا تَمْشِ فِى الْاَرْضِ مَرَحًا ۚ اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ
وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا ﴿۳۷﴾ كُلُّ ذٰلِكَ كَانَ سَيِّئُهٗ عِنْدَ رَبِّكَ مَكْرُوْهًا ﴿۳۸﴾
ذٰلِكَ مِمَّآ اَوْحٰٓى اِلَيْكَ رَبُّكَ مِنَ الْحِكْمَةِ ؕ وَلَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتُلْقٰى
فِىْ جَهَنَّمَ مَلُوْمًا مَّدْحُوْرًا ﴿۳۹﴾

اور (اے لوگو!) اس اٹکل پچو بات کے درپے نہ ہولیا کرو جس کا سچا اور یقینی علم تم کو نہیں (کیا دین اور کیا دنیا سب معاملات میں یقینی بات کا تتبع کرو) اسی بات کو اپنی معلومات کی بنیاد قرار دو جس کو تمہاری آنکھ نے دیکھا کان نے سنا یا ذہن سلیم نے قبول کیا کیونکہ تمام علم کی بنیاد انہی تین وسائل پر ہے یہ اس لئے کہ) تمہارے کان اور آنکھ اور ذہن سلیم (قلب) سے خدا ضرور باز پرس کرے گا اور اسی کے مطابق سزا و جزا دے گا۔ ﴿۳۶﴾ (تذ۔۱:۸۱) اور (اے انسان!) اس (میری بنائی ہوئی) زمین پر اکڑ کر نہ چلا کر (اس پر تکبر سے چلنے کا تجھے کوئی حق نہیں) کیونکہ درحقیقت اس دھاکے کے ساتھ چلنے سے تو زمین کو تو نہ پھاڑ سکے گا اور نہ تن کر چلنے سے پہاڑوں کی اونچائی کو پہنچ سکے گا۔ (کبر وغرور والی قوم کا اس میری بنائی ہوئی زمین پر گزارہ نہیں کیونکہ کبریائی کے لائق صرف میں ہوں اور کوئی نہیں) ﴿۳۷﴾ (تذ۔۲:۸۶) (اے محمدؐ!) متذکرہ صدر باتوں میں سے جو باتیں بری ہیں سب خدائے زمین و آسمان کے نزدیک بے حد ناپسند ہیں۔ ﴿۳۸﴾ (تذ۔۲:۸۶) اور (اے پیغمبر!) یہ وہ عظیم الشان نکات (اور قانون خدا کی وہ اہم دفعات) ہیں جو تیرے پروردگار نے (اقوام عالم کی ہدایت کے لئے) تم پر وحی کر دی ہیں۔ ان سب کا لب لباب یہ ہے کہ خدا کے احکام کے بالمقابل ماسوا کے احکام کو ترجیح نہ دینا۔ اسی خدا کو بہرحال اپنا حاکم سمجھنا اسی کے ملازم اور مطیع بنے رہنا ورنہ تم ملامت زدہ اور راندۂ درگاہ ہو کر جہنم میں اوندھے منہ جھونک دیئے جاؤ گے کیونکہ خدا کی نافرمانی کی یہی سزا ہے۔ ﴿۳۹﴾[1] (تذ۔۲:۸۲)

[1] (۲۴۔۳۹) (ان آیات میں) وہ بس عظیم الشان حکمتیں ہیں جن پر قرآن عظیم نے مومنوں کی انتہائی مضبوطی کا دارومدار رکھا ہے۔ آج انسانی تاریخ اس امر کی شاہد ہے کہ ہر زندہ قوم میں حسب ذیل اخلاق بدرجہ اتم ہونا لازم ہے۔ (۱) وہ قوم قانون خدا کے سوا کسی دوسرے قانون پر نہ چلے۔ (۲) اپنے عزیزوں اور یتیموں اور مسافروں کی دنیاوی بہتری کے لیے ہر ممکن اور منظم جدوجہد کرے۔ (۳) قربانی مال میں میانہ روی اختیار کرے۔ (۴) اپنی اولاد کے محسوسات کو ترقی کے انتہائی مدارج تک پہنچانے کے لیے زندہ رکھے اور ان کو بے حس بنا کر قتل نہ کرے۔ (۵) زنا سے انسانی حقوق کا احترام کر کے بچے۔ (۶) انسانی زندگی کو انتہائی طور پر محفوظ اور بیش قیمت قرار دے۔ (۷) قومی مال میں بددیانتی نہ کرے۔ (۸) اپنے اقراروں کو پورا کرے' تجارت میں انتہائی ایمانداری اختیار کرے۔ (۹) اپنے تمام معاملات اور محسوسات کی بنیاد علم اور حقیقت پر رکھے' ظن و گمان' وہم اور اٹکل پچو قانون پر یقین کرنے سے پرہیز کرے۔ (۱۰) اور سلطنت کی بنیادیں مطبوط کرنے کے لیے کسی طرح کا قومی غرور اور کبریائی اختیار نہ کرے بلکہ تمام بنی نوع انسان کو بلالحاظ رنگ و نسل ایک اخوت میں منسلک کر دے۔ ←

Marfat.com

← آج دنیا کے مسلّم ترین ذہن اس امر کا کھلے دل سے اقرار کریں گے کہ قرآن نے قومی ترقی اور زندگی کا جو معیار اوپر کے لفظوں میں قائم کیا ہے وہ اس قدر بلند' اس قدر مکمل اور اس قدر حیات انگیز ہے کہ اس سے بہتر لائحہ عمل کسی بڑی سے بڑی متنور اور متقدم قوم کے لیے وضع نہیں ہو سکتا! (تک۔ا:۲۳۹)

ایک متمدن اور عروج پذیر جماعت کے استحکام کی علامات یہ ہیں کہ اس کے خانگی اور عائلی تعلقات (جو فی الحقیقت ہیت انسانی کی بنیاد ہیں) خوشگوار رہیں' اس میں متعلقین واقربا کے حقوق کی حفاظت ہو' اس میں مستحق غربا و مساکین کی پرورش کا باقاعدہ انتظام ہو' اس میں مسافر نوازی کے سامان کافی مہیا ہوں' اس میں کفایت شعاری اور میانہ روی کی عادتیں راسخ ہو گئی ہوں' اس میں زنا وقتل کی واردات نہ ہوتی ہوں' اس میں مال یتیم کی پوری نگہداشت ہوتی ہو' اس کے انفرادی معاملات اور سیاسی مصالح میں اللہ کی کامل پاسداری ہو' دیانتداری اور راست بازی اس قوم کا شعار بن گیا ہو' اس قوم کے علم کی بنیاد ظنیات اور توہمات کو بالائے طاق رکھ کر مشاہدات اور یقینیات پر ہو' اس کے افراد کان کے پکے' دل کے مضبوط' اور صاحب بصیرت ہوں' اس قوم میں غرور واستکبار بالکل نہ ہو' اور اول وآخر یہی کہ ترقی کی ہر منزل پر خدائے بے مثال کی عبودیت کا نصب العین ہر دم پیش نظر رہے۔ جس قوم میں یہ صلاحیتیں کم وبیش قائم ہوں اس کی زندگی کے دن ابھی کچھ باقی ہیں' ورنہ اس کا ٹھکانا جہنم ہے اور اس کا بزود ہلاک ہو جانا یقینی ہے! اقوام عالم کے عروج وزوال کی عظیم الشان حکمت کے یہ وہ لاہوتی اسرار ہیں جو تیرہ سو بیاسی برس ہوئے ریگ زار عرب میں' جہاں تمدن کبھی نام کو نہیں ہوا تھا' ایک خانہ بدوش قوم کے ''دلق پوش'' رسول ﷺ پر وحی کیے گئے تھے' جن میں سے چند ایک پر مادہ پرست اور اپنی انوکھی تہذیب پر نازاں یورپ آج نہایت درشتی سے عمل کر رہا ہے اور شاید اسی عمل کی وجہ سے ابھی جہنم سے بچا ہوا ہے...... آہ مگر جہاں مسلمانان عالم کو ان حقائق عالیہ کی فروگزاشت کے باعث مدت ہوئی جہنم نصیب ہو چکا ہے' وہاں یورپ کے جہنم کو بھی کچھ دیر نظر نہیں آتی اگرچہ یہ محض طفل تسلیاں ہیں! بااین ہمہ قرآن حکیم آج یورپ کے کابینہ جاتِ وزارت اور مقننان سیاست کو کس صحت' جرات اور بلند آہنگی سے انیس کے رنگ میں کہہ سکتا ہے کہ مغرب کا تمام فلسفہ حکومت اس کی لامحدود حکمت کے خرمن کا ایک ادنیٰ اور مسروقہ خوشہ ہے!

خبر کرو میرے خرمن کے خوشہ چینوں کو ہم آسمان سے لائے ہیں ان زمینوں کو[1]

(تذ۔۲:۷۶'۷۷)

اس عظیم الشان آیت (۱۷:۳۶) میں ''علم'' کی ایک نہایت حکیمانہ تعریف کر دی گئی ہے اور فیصلہ کر دیا ہے کہ شارع کائنات تعالیٰ کی نظروں میں ''علم'' وہ شے جو براہ راست سمع اور بصر اور فواد کے ذریعے سے حاصل ہو' گویا جس شے کی تصدیق کان' آنکھ اور ذہن سلیم کر لیں وہ ''علم'' ہے' جو اس کے ماسوا ہے وہ ''ظن'' ہے اور علم کے یقینی مرتبے تک نہیں پہنچ سکتا۔ ''فواد'' کا عام مفہوم عربی زبان میں ''قلب'' ہے مگر عرب کے نزدیک ''قلب'' ایک وسیع اصطلاح ہے جس کا اطلاق انسان کے ان اعضائے شریفہ پر ہوتا ہے جو اس کی فہم وادراک کے متعلق ہیں اس قول کی تصدیق میں......سورہ حج کی اس آیت سے قلب کا مفہوم قطعاً عیاں ہے: ......(۲۲:۴۶) یعنی ''کیا یہ لوگ زمین میں چلے پھرے نہیں تاکہ ان کے ''دل'' ہوتے جن سے تعقل کر سکتے' یا کان ہوتے کہ بگوش ہوش سن سکتے اور خدا کی دردناک سزاؤں سے عبرت پکڑتے۔ کیونکہ دراصل آنکھیں تو اندھی نہیں ہوتیں لیکن وہ ''دل'' جو سینوں کے اندر ہوتے ہیں اندھے ہو جایا کرتے ہیں۔'' گویا عرب کی اصطلاح میں ''دل'' ہی فہم وادراک کا نشیمن ہے اور اسی کے ذریعے ←

[1] یہ الفاظ ۱۹۲۶ء میں لکھے گئے۔ (مرتب)

Marfat.com

أَفَأَصْفَاكُمْ رَبُّكُم بِالْبَنِينَ وَاتَّخَذَ مِنَ الْمَلَائِكَةِ إِنَاثًا ۚ إِنَّكُمْ لَتَقُولُونَ قَوْلًا
عَظِيمًا ﴿٤٠﴾ وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِي هَٰذَا الْقُرْآنِ لِيَذَّكَّرُوا وَمَا يَزِيدُهُمْ إِلَّا نُفُورًا ﴿٤١﴾ ع ۴
قُل لَّوْ كَانَ مَعَهُ آلِهَةٌ كَمَا يَقُولُونَ إِذًا لَّابْتَغَوْا إِلَىٰ ذِي الْعَرْشِ سَبِيلًا ﴿٤٢﴾
سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ عَمَّا يَقُولُونَ عُلُوًّا كَبِيرًا ﴿٤٣﴾

(مشرکو!) کیا تمہارے پروردگار نے تم کو تو لڑکے دیئے اور خود فرشتوں کو بیٹیاں بنایا کچھ شک نہیں کہ (یہ) بڑی (نامعقول) بات کہتے ہو۔ (۴۰) (ف) اور ہم نے اس قرآن میں طرح طرح کی باتیں بیان کی ہیں تاکہ لوگ نصیحت پکڑیں مگر وہ اس سے دور بدک جاتے ہیں۔ (۴۱) (ف) کہہ دو کہ اگر خدا کے ساتھ اور معبود ہوتے جیسا کہ یہ کہتے ہیں تو وہ ضرور (خدائے) مالک عرش کی طرف (لڑنے بھڑنے کیلئے) دستہ نکالتے۔ (۴۲) (ف) وہ پاک ہے اور جو کچھ یہ بکواس کرتے ہیں اس سے (اس کا رتبہ) بہت عالی ہے۔ (۴۳) (ف)

← سے سب تعقل ہوتا ہے۔ اس نقطہ نظر سے ''فواد'' کا زیادہ صحیح ترجمہ ''قلب سلیم'' ہے۔ جس میں لامحالہ ذہن بھی داخل ہے اور چونکہ جب تک کسی شے کو ذہن تسلیم نہ کر لے' دل کے لیے اس کا تسلیم کرنا غیر ممکن ہے اس لیے ''ذہن سلیم'' ہی ''فواد'' کا صحیح مفہوم ہو سکتا ہے۔...... علم کی یہ حیرت انگیز تعریف اس قدر جامع اور مانع ہے کہ آج مغرب کی تمام حکمت اور عمل کی بنیاد بلکہ ان کی تمام تلاش و تفحص کا معیار تصدیق یہی سمع و بصر اور قلب سلیم کی شہادت ہے..... ان کی نظروں میں کوئی بات واقع الامر نہیں' کوئی شے حقیقت کہلائے جانے کی اہل نہیں جب تک کان نے بار بار اس کے واقع الامر ہونے کی گواہی نہ دی ہو' آنکھ نے ہر مرتبہ اس کو اچھی طرح دیکھ بھال نہ لیا ہو' دل نے بلا عذر اس کی معقولیت کو نہ مانا ہو۔ یہی ان کے نزدیک ''علم'' ہے اور جو اس کے سوا ہے ''ظن'' ہے۔ (تذ۔ ا: ۸۳)

سچائی کی ماہیت اور تحقیقات میں دنیا پچھلے ہزار ہا سالوں سے لگی ہے۔ ان کو سمجھنے والے آج بالخصوص اس امر کا کھلا اعتراف کریں گے کہ قرآن حکیم نے حکمتوں کی مذکورہ بالا فہرست میں علم کی جو تعریف کی ہے وہ اس قدر جامع و مانع ہے کہ یورپ صدہا سال تک وہم و گمان کے چکر میں دردناک طور پر مبتلا رہا اور جب تک انگلستان کے ایک فلسفی بیکن نے تین صدیاں ہوئیں غالبًا قرآن میں سے اشارہ حاصل کر کے ''نودم آرگینم'' میں علم کی بعینہٖ وہ تعریف نہ کی جو قرآن نے کی یعنی یہ کہ علم وہ ہے جس کی تصدیق کان' آنکھ اور ذہن سلیم کریں' یورپ اس چکر سے نکل نہ سکا' اس تعریف سے واضح ہے کہ انسانی کان آنکھ اور ذہن جو کچھ سنتے دیکھتے اور سمجھتے ہیں وہ صرف صحیفہ فطرت کی اشیاء سے دریافت کرتے ہیں کیونکہ کوئی اور شے سوائے صحیفہ فطرت کے نہیں۔ اس لیے علم صرف وہ ہے جو صحیفہ فطرت سے اخذ ہوتا ہے' جو شے سننے دیکھنے اور سمجھنے کے بغیر حاصل ہو وہ وہم اور گمان ہے' علم اور حقیت ہرگز نہیں۔ سننے اور دیکھنے کے علاوہ ذہن کی تصدیق بھی لازمی اس لیے ہے کہ بعض دفعہ سننے اور دیکھنے کے بعد بھی دھوکہ ہو سکتا ہے۔ مثلاً ریل گاڑی میں درخت پیچھے کی طرف دوڑتے نظر آتے ہیں لیکن ذہن اس کی تصدیق نہیں کرتا۔ الغرض علم کی یہ تعریف دنیا کی سب سے بڑی حکمت ہے جس کی قدر و قیمت آج انسان کی علم میں حیرت انگیز ترقی اور علم کے ذریعے سے حصول طاقت کے بعد واضح ہے اور صرف یہی ایک آیت قرآن کے منجانب اللہ ہونے کی مسکت دلیل اور رسول خدا (صلعم) کے سمیع و بصیر ہونے کی قطعی شہادت ہے۔ !!
(تک۔ ۲۳۹' ۲۴۰)

تُسَبِّحُ لَهُ السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهِنَّ ؕ وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ
وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا ﴿۴۴﴾ وَاِذَا قَرَاْتَ
الْقُرْاٰنَ جَعَلْنَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُوْرًا ﴿۴۵﴾ۙ
وَّجَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْۤ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ؕ وَاِذَا ذَكَرْتَ رَبَّكَ
فِي الْقُرْاٰنِ وَحْدَهٗ وَلَّوْا عَلٰۤى اَدْبَارِهِمْ نُفُوْرًا ﴿۴۶﴾ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَسْتَمِعُوْنَ
بِهٖۤ اِذْ يَسْتَمِعُوْنَ اِلَيْكَ وَاِذْ هُمْ نَجْوٰۤى اِذْ يَقُوْلُ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا
رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ﴿۴۷﴾ اُنْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ
سَبِيْلًا ﴿۴۸﴾ وَقَالُوْۤا ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا وَّرُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا جَدِيْدًا ﴿۴۹﴾ الربع
قُلْ كُوْنُوْا حِجَارَةً اَوْ حَدِيْدًا ﴿۵۰﴾ۙ

ساتوں آسمان اور زمین اور جو کوئی ان میں ہے اسی کی تسبیح کر رہا ہے اور کوئی شے ایسی نہیں جو اس کی حمد میں تسبیح خواں نہ ہو۔ لیکن تم اس تسبیح کو سمجھ نہیں سکتے۔ بے شک وہ بڑا ہی صاحب علم اور بڑا ہی پردہ پوش ہے۔ ﴿۴۴﴾ (حد۔ ۴۶) اور جب تم قرآن پڑھا کرتے ہو تو ہم تم میں اور ان لوگوں میں جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے حجاب پر حجاب کر دیتے ہیں۔ ﴿۴۵﴾ (ف) اور ان کے دلوں پر پردہ ڈال دیتے ہیں کہ اسے سمجھ نہ سکیں اور ان کے کانوں میں ثقل پیدا کر دیتے ہیں اور جب تم قرآن میں اپنے پروردگار یکتا کا ذکر کرتے ہو تو وہ بدک جاتے اور پیٹھ پھیر کر چل دیتے ہیں۔ ﴿۴۶﴾ (ف) یہ لوگ جب تمہاری طرف کان لگاتے ہیں تو جس نیت سے یہ سنتے ہیں ہم اسے خوب جانتے ہیں اور جب یہ سرگوشیاں کرتے ہیں (یعنی) جب ظالم کہتے ہیں کہ تم تو ایک ایسے شخص کی پیروی کرتے ہو جس پر جادو کیا گیا ہے۔ ﴿۴۷﴾ (ف) دیکھو انہوں نے کس کس طرح کی تمہارے بارے میں باتیں بنائی ہیں۔ سو یہ گمراہ ہو رہے ہیں اور رستہ نہیں پا سکتے۔ ﴿۴۸﴾ (ف) اور لوگ کہتے ہیں کہ جب ہم مرے پیچھے گل سڑ کر ہڈیاں اور ریزہ ریزہ ہو جائیں گے تو کیا ایسی حالت میں ہم کو از سر نو پیدا کر کے اٹھا کھڑا کیا جائے گا۔ ﴿۴۹﴾ (تذ۔۱: ۲۹) اے محمدؐ! ان سے کہہ دو کہ کم عقلو! تم مرے پیچھے پتھر ہو جاؤ یا لوہا بن جاؤ۔ ﴿۵۰﴾ (تذ۔۱: ۲۹)

اَوْ خَلْقًا مِّمَّا يَكْبُرُ فِيْ صُدُوْرِكُمْ ۚ فَسَيَقُوْلُوْنَ مَنْ يُّعِيْدُنَا ۭ قُلِ الَّذِيْ فَطَرَكُمْ

اَوَّلَ مَرَّةٍ ۚ فَسَيُنْغِضُوْنَ اِلَيْكَ رُءُوْسَهُمْ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هُوَ ۭ قُلْ عَسٰٓى اَنْ

يَّكُوْنَ قَرِيْبًا ﴿۵۱﴾ يَوْمَ يَدْعُوْكُمْ فَتَسْتَجِيْبُوْنَ بِحَمْدِهٖ وَتَظُنُّوْنَ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۵۲﴾ ع ۵

وَقُلْ لِّعِبَادِيْ يَقُوْلُوا الَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ۭ اِنَّ الشَّيْطٰنَ يَنْزَغُ بَيْنَهُمْ ۭ اِنَّ الشَّيْطٰنَ

كَانَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوًّا مُّبِيْنًا ﴿۵۳﴾ رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِكُمْ ۭ اِنْ يَّشَاْ يَرْحَمْكُمْ اَوْ اِنْ

يَّشَاْ يُعَذِّبْكُمْ ۭ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ وَكِيْلًا ﴿۵۴﴾ وَرَبُّكَ اَعْلَمُ بِمَنْ فِي السَّمٰوٰتِ

وَالْاَرْضِ ۭ وَلَقَدْ فَضَّلْنَا بَعْضَ النَّبِيّٖنَ عَلٰي بَعْضٍ وَّاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ﴿۵۵﴾

قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ فَلَا يَمْلِكُوْنَ كَشْفَ الضُّرِّ عَنْكُمْ وَلَا تَحْوِيْلًا ﴿۵۶﴾

یا کوئی اور شے جو تمہارے خیال میں اس سے بھی عجیب تر ہو پھر کہیں گے کہ اچھا بھلا اب کون ہم کو زندہ کرسکے گا۔ انہیں کہہ دو کہ
وہی خلاق عظیم جس نے تمہیں پہلے پیدا کیا تھا۔ اس پر یہ لوگ تمہارے سامنے انکار کے طور پر سر ہلانے لگیں گے کہ اچھا یہ کب ہوگا۔
انہیں کہہ دو کہ عجب نہیں کہ یہ سب کچھ قریب ہی آن لگا ہو۔ ﴿۵۱﴾ (تذ۔ا: ۲۹) جس دن وہ تمہیں پکارے گا کہ تم اس کی تعریف
کیساتھ جواب دو گے اور خیال کرو گے کہ تم (دنیا میں) بہت کم (مدت) رہے۔ ﴿۵۲﴾ (ف) اور میرے بندوں سے کہہ دو کہ (لوگوں
سے) ایسی باتیں کہا کریں جو بہت پسندیدہ ہوں کیونکہ شیطان (بری باتوں سے) ان میں فساد ڈلوا دیتا ہے۔ (ف) اور بے شک
شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے۔ ﴿۵۳﴾ (تذ۔ا۔۱۸۹) تمہارا پروردگار تم سے خوب واقف ہے۔ اگر چاہے تو تم پر رحم کرے یا اگر
چاہے تو تمہیں عذاب دے۔ اور ہم نے تم کو ان پر داروغہ (بنا کر) نہیں بھیجا۔ ﴿۵۴﴾ (ف) اور جو لوگ آسمانوں اور زمین میں ہیں تمہارا
پروردگار ان سے خوب واقف ہے۔ اور ہم نے بعض پیغمبروں کو بعض پر فضیلت بخشی اور داؤد کو زبور عنایت کی۔ ﴿۵۵﴾ (ف) اے محمدؐ
! ان لوگوں سے کہہ دو کہ خدا کو چھوڑ کر تم نے جن انسانوں کو اپنے زعم میں اپنا کارساز سمجھ رکھا ہے (جن کو تم خدا کے ساتھ ساتھ
طاقتور اور مشکل کشا سمجھ بیٹھے ہو) ان کو پکار دیکھو تو تمہیں معلوم ہو جائیگا کہ یہ لوگ نہ تم سے تکلیف کو دور کر سکیں گے اور نہ اس کو بدل
ہی سکیں گے۔ ﴿۵۶﴾ (تذ۔ا: ۱۵۷)

Marfat.com

اُولٰٓئِكَ الَّذِيۡنَ يَدۡعُوۡنَ يَبۡتَغُوۡنَ اِلٰى رَبِّهِمُ الۡوَسِيۡلَةَ اَيُّهُمۡ اَقۡرَبُ
وَيَرۡجُوۡنَ رَحۡمَتَهٗ وَيَخَافُوۡنَ عَذَابَهٗ ؕ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحۡذُوۡرًا ﴿۵۷﴾
وَاِنۡ مِّنۡ قَرۡيَةٍ اِلَّا نَحۡنُ مُهۡلِكُوۡهَا قَبۡلَ يَوۡمِ الۡقِيٰمَةِ اَوۡ مُعَذِّبُوۡهَا عَذَابًا شَدِيۡدًا ؕ
كَانَ ذٰلِكَ فِى الۡكِتٰبِ مَسۡطُوۡرًا ﴿۵۸﴾

یہ شخص جن کو نادان لوگ حاجت روا سمجھ کر پکارتے ہیں (اور جن سے اپنے مشکلکشا اور سفارشی بننے کی آس لگائے بیٹھے ہیں) خود اسقدر محتاج ہیں کہ ان میں سے خدا کے بڑے مقرب بھی اپنے پروردگار کی خوشنودی حاصل کرنے کے وسیلے ڈھونڈتے رہتے ہیں۔ اس کی رحمت کے ہر دم چشم براہ اور اس کی سزا سے ہر آن خوفزدہ رہتے ہیں (تو وہ پھر مشکلکشا اور سفارشی آپ کیسے بن سکتے ہیں) اور لوگو! خدا کا عذاب وہ شے ہے جس سے ڈرنے کے سوا کسی کو چارہ نہیں۔ ﴿۵۷﴾[1] (تذ۔ا: ۱۵۷) اور (کفر کرنے والوں کی) کوئی بستی نہیں مگر قیامت کے دن سے پہلے ہم اسے ہلاک کر دینگے یا سخت عذاب سے معذّب کرینگے۔ یہ کتاب (یعنی تقدیر) میں لکھا جا چکا ہے۔ ﴿۵۸﴾ (ف)

[1] (۵۶، ۵۷) یہاں پر انسان کو انسان کی عبادت اور ملازمت اختیار کرنے سے منع کیا ہے، اور بصراحت تمام اس بات پر زور دیا ہے کہ خدا اور انسان کے درمیان بڑے سے بڑا انسان اور معزز سے معزز بشر بھی حاجت روائی کا وسیلہ یا نجات کا ذریعہ نہیں ہوسکتا کیونکہ ان میں سے جو سب سے زیادہ مقرب بارگاہ ہے وہ بھی اس صاحب کبریا و جبروت کے سامنے اس قدر عاجز اور بے بس ہے کہ اس کو اپنا ہی قرب اور تعزز برقرار رکھنے کے لیے وسائل ڈھونڈنے سے فرصت نہیں ملتی، پھر وہ کسی غیر کی سفارش یا مشکل کشائی کیا کر سکے گا۔ گویا جب بڑے سے بڑا نبیؑ بھی اپنی ہی نجات کے فکر میں ہے اور اس کے لیے شب و روز سعی کر رہا ہے تو پھر کسی خود ساختہ ''پیر طریقت'' یا ''ولی'' کی کیا مجال ہے کہ کارسازی کر سکے۔ جب اس آیت سے صاف ظاہر ہے کہ کوئی انسان کسی انسان کا ''وسلیہ'' نہیں بن سکتا، اور بڑے سے بڑا انسان حتیٰ کہ نبیؑ بھی اپنی نجات کا ''وسیلہ'' ڈھونڈتا ہے تو ''یبتغون الی ربهم الوسیلة کے الوسیلة'' کا مفہوم لامحالہ پیر پرستی کے علاوہ کوئی اور شے ہے جو انبیاء جیسے مقرب بارگاہ انسان بھی تلاش کرتے ہیں اور وہ شے سعی و عمل کے سوا اور کچھ نہیں ہوسکتی۔ رسول خدا ﷺ کے ''اقرب'' بارگاہ الٰہ ہونے میں کسی ایک مسلمان کو اعتراض نہیں ہوگا اور یہ بھی مسلم ہے کہ آپ نے اپنی زندگی میں کوئی پیر نہیں پکڑا تھا بلکہ تمام عمر سعی و عمل کرتے کرتے انتقال کر گئے۔ یہی بات آیت زیر بحث کے سیاق سے ظاہر ہے جہاں ''ابتغو الیه الوسلة'' کے معاً بعد ''وجاهدوا فی سبلیه'' کہا گیا ہے جس کے واحد معانی یہی ہیں کہ خدا کی راہ میں اپنا جان، مال، آرام، گھر بار سب کچھ دے دو۔ ایک سپاہی کو بادشاہ کی خوشنودی اور قرب حاصل کرنے کے لیے بعینہٖ یہی سعی و عمل ضروری ہے۔ نہ یہ کہ بادشاہ کی لڑائیاں لڑنے سے انکار کرے اور تمغے حاصل کرلے یا کرسی نشین بننے کے لیے دوسروں کی سفارش کا طلب گار بنے۔ خدائے زمین و آسمان کی حکومت اہل فرنگ کی حکومت کی طرح (معاذ اللہ) پوچ نہیں ہے کہ تمغے کسی کی سفارش پر بلا سعی و عمل مل جایا کریں۔ ان آیات کا مضمون کپکپا دینے والا مضمون ہے بشرطیکہ مسلمان غور کریں۔ (تذ۔ا: ۱۷۷)

Marfat.com

وَمَا مَنَعَنَآ اَنْ نُّرْسِلَ بِالْاٰيٰتِ اِلَّآ اَنْ كَذَّبَ بِهَا الْاَوَّلُوْنَ ؕ وَاٰتَيْنَا ثَمُوْدَ النَّاقَةَ
مُبْصِرَةً فَظَلَمُوْا بِهَا ؕ وَمَا نُرْسِلُ بِالْاٰيٰتِ اِلَّا تَخْوِيْفًا ﴿۵۹﴾ وَاِذْ قُلْنَا لَكَ اِنَّ
رَبَّكَ اَحَاطَ بِالنَّاسِ ؕ وَمَا جَعَلْنَا الرُّءْيَا الَّتِيْٓ اَرَيْنٰكَ اِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ
وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُوْنَةَ فِي الْقُرْاٰنِ ؕ وَنُخَوِّفُهُمْ ۙ فَمَا يَزِيْدُهُمْ اِلَّا طُغْيَانًا كَبِيْرًا ﴿۶۰﴾ ع ۶
وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ قَالَ ءَاَسْجُدُ لِمَنْ
خَلَقْتَ طِيْنًا ﴿۶۱﴾ قَالَ اَرَءَيْتَكَ هٰذَا الَّذِيْ كَرَّمْتَ عَلَيَّ ۫ لَئِنْ اَخَّرْتَنِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ
لَاَحْتَنِكَنَّ ذُرِّيَّتَهٗٓ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۶۲﴾ قَالَ اذْهَبْ فَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ فَاِنَّ جَهَنَّمَ
جَزَآؤُكُمْ جَزَآءً مَّوْفُوْرًا ﴿۶۳﴾ وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ وَاَجْلِبْ
عَلَيْهِمْ بِخَيْلِكَ وَرَجِلِكَ وَشَارِكْهُمْ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ وَعِدْهُمْ ؕ وَمَا يَعِدُهُمُ
الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ﴿۶۴﴾

اور ہم نے نشانیاں بھیجنی اس لئے موقوف کر دیں کہ اگلے لوگوں نے اس کی تکذیب کی تھی۔ اور ہم نے ثمود کو اونٹنی (نبوت صالحؑ کی کھلی) نشانی دی تو انہوں نے اس پر ظلم کیا اور ہم جو نشانیاں بھیجا کرتے ہیں تو ڈرانے کو۔ ﴿۵۹﴾ (ف) جب ہم نے تم سے کہا کہ تمہارا پروردگار لوگوں کو احاطہ کئے ہوئے ہے اور جو نمائش ہم نے تمہیں دکھائی اس کو لوگوں کیلئے آزمائش کیا اور اسی طرح (تھوہر کے) درخت کو جس پر قرآن میں لعنت کی گئی۔ اور ہم انہیں ڈراتے ہیں تو ان کو اس سے بڑی سرکشی پیدا ہوتی ہے۔ ﴿۶۰﴾ (ف) اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا مگر ابلیس نے نہ کیا۔ بولا بھلا میں ایسے شخص کو سجدہ کروں جس کو تو نے مٹی سے پیدا کیا ہے۔ ﴿۶۱﴾ (ف) (اور ازراہ طنز) کہنے لگا کہ دیکھ تو یہی وہ ہے جسے تو نے مجھ پر فضیلت دی ہے۔ اگر تو مجھ کو قیامت کے دن تک کی مہلت دے تو میں تھوڑے سے شخصوں کے سوا اس کی (تمام) اولاد کی جڑ کاٹتا رہوں گا۔ ﴿۶۲﴾ (ف) خدا نے فرمایا (یہاں سے) چلا جا۔ جو شخص ان میں سے تیری پیروی کرے گا تو تم سب کی جزا جہنم ہے (اور وہ) پوری سزا (ہے) ﴿۶۳﴾ (ف) اور ان میں سے جس کو بہکا سکے اپنی آواز سے بہکاتا رہ اور ان پر اپنے سواروں اور پیادوں کو چڑھا کر لاتا رہ اور ان کے مال اور اولاد میں شریک ہوتا رہ۔ اور ان سے وعدے کرتا رہ اور شیطان جو وعدے ان سے کرتا ہے سب دھوکا ہے۔ ﴿۶۴﴾ (ف)

Marfat.com

اِنَّ عِبَادِیۡ لَیۡسَ لَکَ عَلَیۡہِمۡ سُلۡطٰنٌ ؕ وَ کَفٰی بِرَبِّکَ وَکِیۡلًا ﴿۶۵﴾ رَبُّکُمُ الَّذِیۡ یُزۡجِیۡ
لَکُمُ الۡفُلۡکَ فِی الۡبَحۡرِ لِتَبۡتَغُوۡا مِنۡ فَضۡلِہٖ ؕ اِنَّہٗ کَانَ بِکُمۡ رَحِیۡمًا ﴿۶۶﴾ وَ اِذَا
مَسَّکُمُ الضُّرُّ فِی الۡبَحۡرِ ضَلَّ مَنۡ تَدۡعُوۡنَ اِلَّاۤ اِیَّاہُ ۚ فَلَمَّا نَجّٰىکُمۡ اِلَی الۡبَرِّ
اَعۡرَضۡتُمۡ ؕ وَ کَانَ الۡاِنۡسَانُ کَفُوۡرًا ﴿۶۷﴾ اَفَاَمِنۡتُمۡ اَنۡ یَّخۡسِفَ بِکُمۡ جَانِبَ الۡبَرِّ
اَوۡ یُرۡسِلَ عَلَیۡکُمۡ حَاصِبًا ثُمَّ لَا تَجِدُوۡا لَکُمۡ وَکِیۡلًا ﴿ۙ۶۸﴾ اَمۡ اَمِنۡتُمۡ اَنۡ
یُّعِیۡدَکُمۡ فِیۡہِ تَارَۃً اُخۡرٰی فَیُرۡسِلَ عَلَیۡکُمۡ قَاصِفًا مِّنَ الرِّیۡحِ فَیُغۡرِقَکُمۡ بِمَا
کَفَرۡتُمۡ ۙ ثُمَّ لَا تَجِدُوۡا لَکُمۡ عَلَیۡنَا بِہٖ تَبِیۡعًا ﴿۶۹﴾ وَ لَقَدۡ کَرَّمۡنَا بَنِیۡۤ اٰدَمَ وَ حَمَلۡنٰہُمۡ
فِی الۡبَرِّ وَ الۡبَحۡرِ وَ رَزَقۡنٰہُمۡ مِّنَ الطَّیِّبٰتِ وَ فَضَّلۡنٰہُمۡ عَلٰی کَثِیۡرٍ مِّمَّنۡ
خَلَقۡنَا تَفۡضِیۡلًا ﴿۷۰﴾ ع ۷

جو میرے (مخلص) بندے ہیں ان پر تیرا کچھ زور نہیں۔ اور (اے پیغمبر) تمہارا پروردگار کارساز کافی ہے۔ ﴿۶۵﴾ (ف) تمہارا پروردگار وہ ہے جو تمہارے لئے دریا میں کشتیاں چلاتا ہے تا کہ تم اس کے فضل (روزی) تلاش کرو۔ بے شک وہ تم پر مہربان ہے۔ ﴿۶۶﴾ (ف) اور جب تم کو دریا میں تکلیف پہنچتی ہے (یعنی ڈوبنے کا خوف ہوتا ہے) تو جن کو تم پکارا کرتے ہو سب اس (پروردگار) کے سوا گم ہو جاتے ہیں۔ پھر جب وہ تم کو (ڈوبنے سے) بچا کر خشکی کی طرف لے جاتا ہے تو تم منہ پھیر لیتے ہو اور انسان ہے ہی ناشکرا۔ ﴿۶۷﴾ (ف) کیا تم (اس سے) بے خوف ہو خدا تمہیں خشکی کی طرف (لے جا کر زمین میں) دھنسا دے یا تم پر سنگریزوں کی بھری ہوئی آندھی چلا دے۔ پھر تم اپنا کوئی نگہبان نہ پاؤ۔ ﴿۶۸﴾ (ف) یا (اس سے) بے خوف ہو کہ تم کو دوسری دفعہ دریا میں لیجائے پھر تم پر تیز ہوا چلائے اور تمہارے کفر کے سبب تمہیں ڈبو دے پھر تم اس غرق کے سبب اپنے لئے کوئی ہمارا پیچھا کرنے والا نہ پاؤ۔ ﴿۶۹﴾ (ف) اور بے شک ہم نے بنی آدم کو اشرف المخلوق بنا کر بڑی ہی عزت دی' ان کو اس پہنائے زمین کے برو بحر پر قابض کر کے صحیح منوں میں اس زمین کا حکمران کر دیا۔ اعلیٰ سے اعلیٰ نعمتیں ان کو دیں اور اس کائنات عالم میں جس قدر مخلوق ہم نے پیدا کی ہے ان میں سے اکثر پر ان کو فضیلت عطا فرمائی۔ ﴿۷۰﴾[1] (تذ۔ا: ۱۷)

[1] بنی نوع انسان کی سب مخلوق پر فضیلت خدائے عظیم کی اس زمین پر ہر شخص کو بہر نوع واضح ہے' اور جو انسانی نسل زمین کے برو بحر اور طیبات رزق کی مالک ہے' اس کا تفضل بھی اظہر من الشمس ہے۔ مگر زمین و آسمان کے مالک کا کلام انسان کی فضیلت تمام عالم کی مخلوق پر نہیں مانتا اور اس کی ناپیدا کنار آسمانی فضا میں لامحالہ کسی شریف تر مخلوق کے وجود کی گواہی دے رہا ہے۔ (تذ۔ا: ۱۷)
گویا انسان تمام مخلوق خدا سے افضل نہیں بلکہ اس سے بھی بہتر مخلوق اس کائنات میں موجود ہے۔ (تک۔ا: ۲۴۱)

Marfat.com

يَوْمَ نَدْعُوا كُلَّ اُنَاسٍۭ بِاِمَامِهِمْ ۚ فَمَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ فَاُولٰٓئِكَ يَقْرَءُوْنَ
كِتٰبَهُمْ وَلَا يُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ﴿۷۱﴾ وَمَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ
اَعْمٰى وَاَضَلُّ سَبِيْلًا ﴿۷۲﴾ وَاِنْ كَادُوْا لَيَفْتِنُوْنَكَ عَنِ الَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ
لِتَفْتَرِيَ عَلَيْنَا غَيْرَهٗ ۖ وَاِذًا لَّاتَّخَذُوْكَ خَلِيْلًا ﴿۷۳﴾ وَلَوْلَآ اَنْ ثَبَّتْنٰكَ لَقَدْ
كِدْتَّ تَرْكَنُ اِلَيْهِمْ شَيْئًا قَلِيْلًا ﴿۷۴﴾ اِذًا لَّاَذَقْنٰكَ ضِعْفَ الْحَيٰوةِ وَضِعْفَ الْمَمَاتِ ثُمَّ
لَا تَجِدُ لَكَ عَلَيْنَا نَصِيْرًا ﴿۷۵﴾ وَاِنْ كَادُوْا لَيَسْتَفِزُّوْنَكَ مِنَ الْاَرْضِ لِيُخْرِجُوْكَ
مِنْهَا وَاِذًا لَّا يَلْبَثُوْنَ خِلٰفَكَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۷۶﴾ سُنَّةَ مَنْ قَدْ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ
مِنْ رُّسُلِنَا وَلَا تَجِدُ لِسُنَّتِنَا تَحْوِيْلًا ﴿۷۷﴾ ع

جس دن ہم سب لوگوں کو ان کے پیشواؤں کے ساتھ بلائیں گے تو جن (کے) اعمال کی کتاب ان کے داہنے ہاتھ میں دی جائے گی وہ اپنی کتاب کو (خوش ہو ہو کر) پڑھیں گے۔ اور ان پر دھاگے برابر بھی ظلم نہ ہوگا۔ ﴿۷۱﴾ (ف) اور جس شخص کو اس دنیا کے اندر اپنے حفظ وامن کی کوئی راہ نہیں ملی وہ آخرت میں بھی اندھا ہی رہے گا اور راہ فلاح سے بہت دور بھٹکا ہوا ہوگا۔ ﴿۷۲﴾[1] (تذ ۲: ۲۲۲) اور اے پیغمبر جو وحی ہم نے تمہاری طرف بھیجی ہے قریب تھا کہ یہ (کافر) لوگ تم کو اس سے بچادیں تا کہ تم اس کے سوا اور باتیں ہماری نسبت بنالو اور اس وقت وہ تم کو دوست بنالیتے۔ ﴿۷۳﴾ (ف) اور اگر ہم تم کو ثابت قدم نہ رہنے دیتے تو تم کسی قدر ان کی طرف مائل ہونے ہی لگتے۔ ﴿۷۴﴾ (ف) اس وقت ہم تم کو زندگی میں بھی (عذاب کا) دونا اور مرنے پر بھی دونا عذاب چکھاتے پھر تم ہمارے مقابلے میں کسی کو اپنا مددگار نہ پاتے۔ ﴿۷۵﴾ (ف) اور قریب تھا کہ یہ لوگ تمہیں زمین (مکہ) سے پھسلا دیں تا کہ تمہیں وہاں سے جلا وطن کر دیں اور اس وقت تمہارے پیچھے یہ بھی نہ رہتے مگر کم۔ ﴿۷۶﴾ (ف) جو پیغمبر ہم نے تم سے پہلے بھیجے تھے ان کا (اور ان کے بارے میں ہمارا یہی) طریق رہا ہے اور تم ہمارے طریق میں تغیر وتبدل نہ پاؤ گے۔ ﴿۷۷﴾ (ف)

---

[1] اس (مسلمان) کو اقلیم آخرت سے واسطہ ہے تو اس دنیا کے سقوط اور یہاں کی آزمائش کے بعد، جس کو یہاں پر سلیقے سے رہنے کا رستہ نہیں ملا اس کو وہاں پر کیا امید ہو سکتی ہے، جس کو اس دنیا میں کچھ سوجھا نہیں اس کو آخرت میں کیا نظر آئے گا۔ ان کے واسطے بہشت میں کیا رکھا ہوگا جب یہاں پر کچھ نہ ملا۔ (تذ ۲: ۱۲۶ اور ۲۲۲)

Marfat.com

اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوۡكِ الشَّمۡسِ اِلٰى غَسَقِ الَّيۡلِ وَقُرۡاٰنَ الۡفَجۡرِ‌ؕ اِنَّ قُرۡاٰنَ الۡفَجۡرِ كَانَ
مَشۡهُوۡدًا ﴿۷۸﴾ وَمِنَ الَّيۡلِ فَتَهَجَّدۡ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ ‌ۖ عَسٰۤى اَنۡ يَّبۡعَثَكَ رَبُّكَ
مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا ﴿۷۹﴾ وَقُلْ رَّبِّ اَدۡخِلۡنِىۡ مُدۡخَلَ صِدۡقٍ وَّاَخۡرِجۡنِىۡ مُخۡرَجَ صِدۡقٍ
وَّاجۡعَلْ لِّىۡ مِنۡ لَّدُنۡكَ سُلۡطٰنًا نَّصِيۡرًا ﴿۸۰﴾ وَقُلۡ جَآءَ الۡحَـقُّ وَزَهَقَ
الۡبَاطِلُ‌ؕ اِنَّ الۡبَاطِلَ كَانَ زَهُوۡقًا ﴿۸۱﴾

(اے محمدؐ!) خدا کے حضور میں کھڑے ہو کر بندگی کا رسمی اقرار زوال آفتاب سے رات کے اندھیرے تک (کے وقتوں میں) قائم کرو اور قرآن کا مطالعہ صبح سویرے نور کے تڑکے (پر محدود رکھو) کیونکہ قرآن کا فجر کے وقت مطالعہ (جبکہ نور کی پو پھٹ رہی ہو) گواہی دی ہوئی بات ہے (کہ کسی شے کو صحیح طور پر سمجھنے کے لئے بہت مفید ہے) ﴿۷۸﴾[۱] (تک۔ا:۲۴۱) اور رات کے اس حصے میں (بھی) قرآن ساتھ لے کر علیحدگی اختیار کرو (تا کہ خاموشی کے وقتوں میں اس پر مزید غور وخوض ہو) یہ (صرف) تمہارے لئے ایک فاضل حکم ہے۔ قریب ہے کہ خدا اس (مزید غور وخوص کے باعث تمہیں قرآن فہمی کی فضیلت اور برتری کے) کسی پسندیدہ مقام تک پہنچا دے۔ ﴿۷۹﴾[۲] (تک۔ا:۲۴۱) اور کہو کہ اے پروردگار! مجھے اگر کسی جگہ داخل کرنا ہے تو سچائی کا داخلہ عطا فرما اور اگر کسی جگہ سے خارج کرنا ہے تو سچائی کا نکلنا نصیب کر اور (وحی کی صحیح غرض وغایت تک پہنچنے کے لئے) مجھے اپنے ہاں سے (اور اپنی سرکار سے) ایک (روشن اور) غلبہ پیدا کرنے والی سند عطا کر۔ ﴿۸۰﴾ (تک۔ا:۲۴۲) اور اے محمدؐ! اعلان کر دو کہ (اس قرآن کی وحی ہونے کے بعد) سچائی آ گئی اور جھوٹ ناپید ہو گیا اور بیشک جھوٹ اس قابل ہی تھا کہ (میدان سے) فرار ہو جائے۔ ﴿۸۱﴾ (تک۔ا:۲۴۲)

---

۱ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ اس وقت تک کہ یہ وحی نازل ہوئی کوئی باضابطہ حکم مسلمانوں یا رسول صلعم کو پانچ وقت نماز پڑھنے کا صادر نہیں ہوا تھا لیکن الصلوٰۃ کا لفظ باضابطہ طور پر پہلی دفعہ اس سورت میں آیا ہے۔ (تک۔ا:۲۴۱)

۲ ﴿فتهجد به﴾ کے الفاظ میں ''بہ'' پر غور کرنا ضروری ہے جس سے مقصود یہ ہے کہ رات کو قرآن ساتھ لے کر ''تہجد'' کرتا کہ اس خاموشی کے وقت میں قرآن پر انتہائی غور وخوض کر سکے۔ گویا ''تہجد'' کوئی نماز نہ تھی۔ (تک۔ا:۲۴۱)

Marfat.com

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۙ وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ
اِلَّا خَسَارًا ﴿٨٢﴾ وَاِذَآ اَنْعَمْنَا عَلَى الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ ۚ وَاِذَا مَسَّهُ
الشَّرُّ كَانَ يَـُٔوْسًا ﴿٨٣﴾ قُلْ كُلٌّ يَّعْمَلُ عَلٰى شَاكِلَتِهٖ ؕ فَرَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَنْ
هُوَ اَهْدٰى سَبِيْلًا ﴿٨٤﴾ وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ ؕ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّيْ ع ٩
وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿٨٥﴾ وَلَئِنْ شِئْنَا لَنَذْهَبَنَّ بِالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ
اِلَيْكَ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ بِهٖ عَلَيْنَا وَكِيْلًا ﴿٨٦﴾

اور اے مسلمانو! ہم قرآن میں سے جو شے ایمان والوں کیلئے ان کی تمام بیماریوں کی شفا اور رحمت ہے تم پر اتارتے ہیں لیکن ظلم کار لوگوں کے لئے جو قرآن کو چوم چاٹ کر اور اس پر عمل سے گریز کرنے کا مکر کر کے خدا کو دھوکا دینا چاہتے ہیں قرآن گھاٹے کے سوا کچھ نہیں دیتا۔ ﴿٨٢﴾[1] (تذ۔۲:۲۵۳) جب ہم انسان پر اپنا دنیاوی فضل و کرم کرتے ہیں تو وہ ہم سے منہ پھیر کر کنارہ کش ہو جاتا ہے اور تکلیف کے وقت آس توڑ بیٹھتا ہے۔ ﴿٨٣﴾ (تذ۔۱:۲۱۳) کہہ دو کہ ہر شخص اپنے طریق کے مطابق عمل کرتا ہے سو تمہارا پروردگار اس شخص سے خوب واقف ہے جو سب سے زیادہ سیدھے رستے پر ہے۔ ﴿٨٤﴾ (ف) اور یہ (مکہ کے کٹ حجتی کفار لوگ) تم سے سوال کرتے ہیں کہ یہ الروح کیا شے ہے (اسکا ذکر تو ہم نے پہلے کہیں نہیں سنا) ان (بکواسیوں) کو کہہ دو کہ الروح (بھی) میرے پروردگار کے امروں (یعنی قانونوں) میں سے ایک امر ہے اور تم کو تو علم میں سے بہت ہی تھوڑا حصہ دیا گیا ہے (تم کیا سمجھو کہ الروح کیا شے ہے) ﴿٨٥﴾ (تک۔۱:۲۴۲) اور اے محمدؐ! بگوش ہوش سن رکھو کہ جب ہم مناسب سمجھیں گے اس قرآن عظیم کو جو ہم نے تمہاری طرف وحی کر دیا ہے تمہاری امت کے آگے سے اچک لے جائیں گے پھر تم کو ہمارے مقابلے میں کوئی سفارشی بھی نہ مل سکے گا۔ کوئی تمہاری وکالت بھی نہ کر سکے گا۔ ﴿٨٦﴾[2] (تذ۔۲:۲۵۹)

---

[1] پس اے مسلمانان عالم! آج تمہاری ہلاکت کا سب سے بڑا باعث موجودہ اسلامی فلسفہ ہے جس کا سم آلود اثر تمہارے تخیل کے ہر رگ و پے میں سرایت کر چکا ہے۔ یہی وہ مرض الموت ہے جو تمام ارمان و حسرت کے باوجود تمہاری آرزوؤں کو پنپنے نہیں دیتی۔ جس نے قرآن حکیم کے حیات انگیز حقائق پر عمل سے تم کو اس قدر الگ کر دیا ہے...... تم قرآن کو ''کتاب خدا'' ضرور کہہ دیتے ہو۔ مگر تم میں خدا کی نامہ نگاری کا ولولہ انگیز انہماک ظاہر نہیں ہوتا...... تم اس کو منہ سے ''حکیم'' اور ''شریف'' اور ''مجید'' کہہ چھوڑتے ہو مگر تم اس کی حکمت اور شرف اور مجد کے سچ میچ قائل نہیں رہے۔ تم یورپ کے علمی اور عملی کرشموں کو کام کرتا ہوا دیکھ کر ان کے نادیدہ مومن بن جاتے ہو مگر اللہ کے اس آزمائش شدہ علم و عمل کے کچھ مومن نہیں رہے۔ تم مغرب کے ہر رطب و یابس کو کان دھر کر سنتے ہو مگر خدا کی اس جامع اور جہاں نما کتاب سے قطعاً بگڑ بیٹھے ہو...... تم ہاتھ پر ہاتھ دھر کر فتح باب کو دیکھ رہے ہو مگر نہیں ہوتا' تم قرآن کو بازو پر باندھ کر شفا کے متلاشی ہو مگر ظالمو! نہیں ہوتی...... تم زیارتوں اور مزاروں میں بھٹکتے پھرتے ہو مگر کچھ کشور کار نہیں ہوتا' تم اپنی ڈیڑھ اینٹ کے جدا صنم خانوں میں سر ٹکراتے ہو مگر تمہارا پھوٹا نصیب کہیں نہیں جاگتا! (تذ۔۲:۲۵۲' ۲۵۳)

[2] اے مسلمانان عالم اور اے وقف اجل بدنصیبو! قرآن حکیم تم سے چھین کر دوسری قوموں کو دے دیا گیا ہے! ←

Marfat.com

إِلَّا رَحْمَةً مِّن رَّبِّكَ ۚ إِنَّ فَضْلَهُ كَانَ عَلَيْكَ كَبِيرًا ﴿٨٧﴾ قُل لَّئِنِ
اجْتَمَعَتِ الْإِنسُ وَالْجِنُّ عَلَىٰ أَن يَأْتُوا بِمِثْلِ هَٰذَا الْقُرْآنِ لَا يَأْتُونَ بِمِثْلِهِ
وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيرًا ﴿٨٨﴾ وَلَقَدْ صَرَّفْنَا لِلنَّاسِ فِي هَٰذَا الْقُرْآنِ
مِن كُلِّ مَثَلٍ فَأَبَىٰ أَكْثَرُ النَّاسِ إِلَّا كُفُورًا ﴿٨٩﴾ وَقَالُوا لَن نُّؤْمِنَ لَكَ
حَتَّىٰ تَفْجُرَ لَنَا مِنَ الْأَرْضِ يَنبُوعًا ﴿٩٠﴾ أَوْ تَكُونَ لَكَ جَنَّةٌ مِّن نَّخِيلٍ
وَعِنَبٍ فَتُفَجِّرَ الْأَنْهَارَ خِلَالَهَا تَفْجِيرًا ﴿٩١﴾ أَوْ تُسْقِطَ السَّمَاءَ كَمَا زَعَمْتَ عَلَيْنَا
كِسَفًا أَوْ تَأْتِيَ بِاللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ قَبِيلًا ﴿٩٢﴾ أَوْ يَكُونَ لَكَ بَيْتٌ مِّن زُخْرُفٍ
أَوْ تَرْقَىٰ فِي السَّمَاءِ وَلَن نُّؤْمِنَ لِرُقِيِّكَ حَتَّىٰ تُنَزِّلَ عَلَيْنَا كِتَابًا نَّقْرَؤُهُ ۗ
قُلْ سُبْحَانَ رَبِّي هَلْ كُنتُ إِلَّا بَشَرًا رَّسُولًا ﴿٩٣﴾ ع ۱۰

مگر یہ صرف تمہارے پروردگار کی رحمت ہے کہ وہ تمہاری حین حیات میں اور تمہارے ہوتے ہوئے ایسا نہیں کرتا کیونکہ اس کا فضل و کرم تمہارے حال پر بے شک بے اندازہ رہا ہے۔ ﴿٨٧﴾ (تذ۔۲: ۲۵۹) اے محمدؐ! تم علی الاعلان کہہ دو کہ اگر اس پہنائے عالم کے سب جن وانس بھی اس بات پر مجتمع ہو جائیں کہ اس قرآن عظیم کی مانند ایک دوسرا قرآن بنالیں تو ہرگز اس جیسا نہ لاسکیں گے خواہ ایک دوسرے کی مدد پر تلے ہوئے ہی کیوں نہ ہوں۔ ﴿٨٨﴾ (تذ۔۱: ۱۷) اور درحقیقت ہم نے بنی نوع انسان کے لئے اس قرآن میں مختلف نقاط نظر سے ہیر پھیر کر کے ہر طرح کے بیانات دے دیئے ہیں لیکن اکثر انسان کفران نعمت کر کے اس کی تعلیم اختیار کرنے سے انکار کرتے ہیں۔ ﴿٨٩﴾ (تک۔۱: ۲۴۴) اور کہنے لگے کہ ہم تم پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ (عجیب وغریب باتیں نہ دکھاؤ یعنی یا تو) ہمارے لئے زمین میں سے چشمہ جاری کردو۔ ﴿٩٠﴾ (ف) یا تمہارا کھجوروں اور انگوروں کا کوئی باغ ہو اس کے بیچ میں نہریں بہا نکالو۔ ﴿٩١﴾ (ف) یا جیسا تم کہا کرتے ہو ہم پر آسمان کے ٹکڑے لا گراؤ یا خدا اور فرشتوں کو ہمارے سامنے لاؤ۔ ﴿٩٢﴾ (ف) یا تمہارا سونے کا گھر ہو یا تم آسمان پر چڑھ جاؤ اور ہم تمہارے چڑھنے کو بھی نہیں مانیں گے جب تک کہ کوئی کتاب نہ لاؤ جسے ہم پڑھ بھی لیں۔ کہہ دو کہ میرا پروردگار پاک ہے میں تو صرف ایک پیغام پہنچانے والا انسان ہوں۔ ﴿٩٣﴾ (ف)

← اب مغرب اس کتاب عظیم کا وارث ہے! اس کی صداقتوں پر نہایت تندہی اور انہماک سے چل رہا ہے اس کی اٹل حکمتوں کو نہایت مضبوطی اور قوت سے پکڑے ہوئے ہے۔ (تذ۔۲: ۲۵۸)

تم یورپ کو دیکھ رہے ہوں کہ وہ تمہاری ان نمازوں اور ریاکار سجدوں، تمہارے بے جان کلمہ شہادت، بلکہ تمہارے اس آج کل کے ساکن اور جامد قرآن اور خدا کے بدوں نعمت اور فضل، فلاح اور خوشنودیٔ خدا کے کس معراج اور ترقی کی کس فضیلت پر پہنچ چکا ہے ←

Marfat.com

وَمَا مَنَعَ النَّاسَ اَنۡ يُّؤۡمِنُوۡۤا اِذۡ جَآءَهُمُ الۡهُدٰٓى اِلَّاۤ اَنۡ قَالُوۡۤا اَبَعَثَ اللّٰهُ بَشَرًا رَّسُوۡلًا ﴿۹۴﴾ قُلۡ لَّوۡ كَانَ فِى الۡاَرۡضِ مَلٰٓـئِكَةٌ يَّمۡشُوۡنَ مُطۡمَئِنِّيۡنَ لَنَزَّلۡنَا عَلَيۡهِمۡ مِّنَ السَّمَآءِ مَلَـكًا رَّسُوۡلًا ﴿۹۵﴾ قُلۡ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيۡدًاۢ بَيۡنِىۡ وَبَيۡنَكُمۡ‌ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيۡرًاۢ بَصِيۡرًا ﴿۹۶﴾ وَمَنۡ يَّهۡدِ اللّٰهُ فَهُوَ الۡمُهۡتَدِ‌ۚ وَمَنۡ يُّضۡلِلۡ فَلَنۡ تَجِدَ لَهُمۡ اَوۡلِيَآءَ مِنۡ دُوۡنِهٖ‌ ؕ وَنَحۡشُرُهُمۡ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ عَلٰى وُجُوۡهِهِمۡ عُمۡيًا وَّبُكۡمًا وَّصُمًّا‌ ؕ مَاۡوٰٮهُمۡ جَهَـنَّمُ‌ ؕ كُلَّمَا خَبَتۡ زِدۡنٰهُمۡ سَعِيۡرًا ﴿۹۷﴾ ذٰ لِكَ جَزَآؤُهُمۡ بِاَنَّهُمۡ كَفَرُوۡا بِاٰيٰتِنَا وَقَالُوۡۤا ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا وَّرُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبۡعُوۡثُوۡنَ خَلۡقًا جَدِيۡدًا‏ ﴿۹۸﴾

النصف

اور جب لوگوں کے پاس ہدایت آ گئی تو ان کو ایمان لانے سے اس کے سوا کوئی چیز مانع نہ ہوئی کہ کہنے لگے کہ کیا خدا نے آدمی کو پیغمبر کر کے بھیجا ہے۔ ﴿۹۴﴾ (ف) کہہ دو کہ اگر زمین میں فرشتے ہوتے (کہ اس میں) چلتے پھرتے (اور) آرام کرتے (یعنی بستے) تو ہم ان کے پاس فرشتے کو پیغمبر بنا کر بھیجتے۔ ﴿۹۵﴾ (ف) کہہ دو کہ میرے اور تمہارے درمیان خدا ہی گواہ کافی ہے وہی اپنے بندوں سے خبردار (اور ان کو) دیکھنے والا ہے۔ ﴿۹۶﴾ (ف) اور جس شخص کو خدا ہدایت دے وہی ہدایت یاب ہے' اور جن کو گمراہ کرے تو تم خدا کے سوا ان کے رفیق نہیں پاؤ گے۔ اور ہم ان کو قیامت کے دن اوندھے منہ گونگے اور بہرے (بنا کر) اٹھائیں گے اور ان کا ٹھکانا دوزخ ہے۔ جب (اس کی آگ) بجھنے کو ہوگی تو ہم ان کو (عذاب دینے کے لئے) اور بھڑکا دیں گے۔ ﴿۹۷﴾ (ف) یہ ان کی سزا ہے اس لئے کہ وہ ہماری آیتوں سے کفر کرتے تھے اور کہتے تھے کہ جب ہم (مر کر بوسیدہ) ہڈیاں اور ریزہ ریزہ ہو جائیں گے تو کیا از سرِ نو پیدا کئے جائیں گے۔ ﴿۹۸﴾ (ف)

← مگر تم کو خبر نہیں وہ قانون فطرت کی اس بے بدل کتاب کے کس تھوڑے حصے کی کس سختی سے پیروی کر رہا ہے۔ تم کو معلوم نہیں خدائے بے نیاز کی رگِ لطف و کرم ان کے حق میں کیا اور کیوں پھڑک رہی ہے...... ان میں علم ہے' ان میں حکم و حکومت ہے۔ ان میں اس حیرت انگیز کارگاہ جہاں کی صحیح خبر و نبوت ہے۔ ان کے پاس آئین فطرت کی مقصود برآر' غلبہ اندوز' اور راہ نما کتاب کی حکمت ہے۔ تمہیں کیا خبر کہ اس قسام ازل نے تم سے کھو کر انکے سپرد کیا کر دیا ہے۔ اس نے علم دے دیا ہے' اس نے سب جہاں پر فضیلت عطا کی ہے' اس نے حکم دے رکھا ہے۔ نہیں' بلکہ واللہ العظیم! اس نے تمہیں کافر اور ظالم' مشرک اور مفسد' فاسق اور نااہل مجرم دیکھ کر قرآن کریم بھی تم سے چھین کر انہی کے سپرد کر دیا ہے۔! (تذ۔۲:۲۵۳:۲۵۴)

Marfat.com

اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِىْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ قَادِرٌ عَلٰۤى اَنْ يَّخْلُقَ
مِثْلَهُمْ وَجَعَلَ لَهُمْ اَجَلًا لَّا رَيْبَ فِيْهِ ؕ فَاَبَى الظّٰلِمُوْنَ اِلَّا كُفُوْرًا ﴿۹۹﴾ قُلْ لَّوْ
اَنْتُمْ تَمْلِكُوْنَ خَزَآئِنَ رَحْمَةِ رَبِّىْۤ اِذًا لَّاَمْسَكْتُمْ خَشْيَةَ الْاِنْفَاقِ ؕ وَكَانَ
ع ۱۱ الْاِنْسَانُ قَتُوْرًا ﴿۱۰۰﴾ ع وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى تِسْعَ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ فَسْـَٔلْ بَنِىْۤ اِسْرَآءِيْلَ
اِذْ جَآءَهُمْ فَقَالَ لَهٗ فِرْعَوْنُ اِنِّىْ لَاَظُنُّكَ يٰمُوْسٰى مَسْحُوْرًا ﴿۱۰۱﴾ قَالَ لَقَدْ عَلِمْتَ
مَاۤ اَنْزَلَ هٰۤؤُلَآءِ اِلَّا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بَصَآئِرَ ۚ وَاِنِّىْ لَاَظُنُّكَ
يٰفِرْعَوْنُ مَثْبُوْرًا ﴿۱۰۲﴾ فَاَرَادَ اَنْ يَّسْتَفِزَّهُمْ مِّنَ الْاَرْضِ فَاَغْرَقْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ
جَمِيْعًا ﴿۱۰۳﴾ وَّقُلْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ لِبَنِىْۤ اِسْرَآءِيْلَ اسْكُنُوا الْاَرْضَ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ
الْاٰخِرَةِ جِئْنَا بِكُمْ لَفِيْفًا ؕ ﴿۱۰۴﴾ وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ ؕ وَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا
وقف لازم مُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ﴿۱۰۵﴾

Marfat.com

کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ خدا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے اس بات پر قادر ہے کہ ان جیسے (لوگ) پیدا کر دے اور اس نے ان کے لے ایک وقت مقرر کر دیا ہے۔ جس میں کچھ بھی شک نہیں۔ تو ظالموں نے انکار کے سوا (اسے) قبول نہ کیا۔ ﴿۹۹﴾ (ف) کہہ دو کہ اگر میرے پروردگار کی رحمت کے خزانے تمہارے ہاتھ میں ہوتے تو تم خرچ ہو جانے کے خوف سے (ان کو) بند کر رکھتے اور انسان دل کا بہت تنگ ہے۔ ﴿۱۰۰﴾ (ف) اور ہم نے موسیٰ کو نو کھلی نشانیاں دیں تو بنی اسرائیل سے دریافت کر لو کہ جب وہ ان کے پاس آئے تو فرعون نے ان سے کہا کہ موسیٰ میں خیال کرتا ہوں کہ تم پر جادو کیا گیا ہے۔ ﴿۱۰۱﴾ (ف) انہوں نے کہا کہ تم یہ جانتے ہو کہ آسمانوں اور زمین کے پروردگار کے سوا ان کو کسی نے نازل نہیں کیا (اور وہ بھی تم لوگوں کے) سمجھانے کو۔ اور اے فرعون میں خیال کرتا ہوں کہ تم ہلاک ہو جاؤ گے۔ ﴿۱۰۲﴾ (ف) تو اس نے چاہا کہ ان کو سرزمین (مصر) سے نکال دے تو ہم نے اس کو اور جو اس کے ساتھ تھے سب کو ڈبو دیا۔ ﴿۱۰۳﴾ (ف) اور اس کے بعد بنی اسرائیل سے کہا کہ تم اس ملک میں رہو سہو۔ پھر جب آخرت کا وعدہ آ جائے گا تو ہم تم سب کو جمع کر کے لے آئیں گے۔ ﴿۱۰۴﴾ (ف) اور ہم نے قرآن کو سچائی (کا سرتاپا مجسمہ) بنا کر نازل کیا اور وہ سچائی ہی کو لے کر اترا۔ اے محمدؐ! ہم نے تم کو نہیں بھیجا مگر یہ کہ تو تعمیل کرنے والی قوم کو (غالب اور کامیاب ہونے کی) خوشخبری دینے والا اور منکروں کو عذاب (مغلوبیت اور شکست) سے ڈرانے والا ہے۔ ﴿۱۰۵﴾ (تک۔ ا: ۲۴۴)

وَقُرۡاٰنًا فَرَقۡنٰهُ لِتَقۡرَاَهٗ عَلَى النَّاسِ عَلٰى مُكۡثٍ وَّنَزَّلۡنٰهُ تَنۡزِيۡلًا ۝۱۰۶ قُلۡ اٰمِنُوۡا
بِهٖۤ اَوۡ لَا تُؤۡمِنُوۡا ؕ اِنَّ الَّذِيۡنَ اُوۡتُوا الۡعِلۡمَ مِنۡ قَبۡلِهٖۤ اِذَا يُتۡلٰى عَلَيۡهِمۡ يَخِرُّوۡنَ
لِلۡاَذۡقَانِ سُجَّدًا ۙ ۝۱۰۷ وَّيَقُوۡلُوۡنَ سُبۡحٰنَ رَبِّنَاۤ اِنۡ كَانَ وَعۡدُ رَبِّنَا لَمَفۡعُوۡلًا ۝۱۰۸
وَيَخِرُّوۡنَ لِلۡاَذۡقَانِ يَبۡكُوۡنَ وَيَزِيۡدُهُمۡ خُشُوۡعًا ۩ ۝۱۰۹ قُلِ ادۡعُوا اللّٰهَ
اَوِ ادۡعُوا الرَّحۡمٰنَ ؕ اَيًّا مَّا تَدۡعُوۡا فَلَهُ الۡاَسۡمَآءُ الۡحُسۡنٰى ۚ وَلَا تَجۡهَرۡ بِصَلَاتِكَ
وَلَا تُخَافِتۡ بِهَا وَابۡتَغِ بَيۡنَ ذٰلِكَ سَبِيۡلًا ۝۱۱۰

اور قرآن کو ہم نے تھوڑا تھوڑا کر کے اس لئے اتارا کہ تم وقتاً فوقتاً مہلت کے ساتھ اسے لوگوں کو پڑھ کر سناؤ اور اس کے مطالب دلنشین کر دو۔ اور اسی مصلحت سے ہم نے اسے رفتہ رفتہ اتارا۔ ۱۰۶ (تک ۔۱: ۶۷) اے محمدؐ! کہہ دو کہ اس کو تسلیم کرو یا نہ کرو تمہارا اختیار ہے لیکن وہ لوگ جن کو اس سے پہلے علم دیا گیا ہے (اور اس کے حقائق کی اہمت کو سمجھنے کے اہل ہیں) ان کو جب یہ قرآن سنایا جاتا ہے تو وہ (اس کے عالم آراء اور حیات انگیز نکات کو دیکھ کر) ٹھوڑیوں کے بل اور سجدہ کرتے ہوئے گر پڑتے ہیں۔ ۱۰۷ (تک ۔۱: ۲۴۵) اور پکار اٹھتے ہیں کہ بلند و بالا ہے ہمارا پروردگار! اور ضرور ہے کہ (قوم کی اجتماعی مرفہ الحالی اور غلبے کا) جو وعدہ ہمارے پروردگار نے ان نکات کی کما حقہ تعمیل کے بدلے میں) کیا ہے لازم ہے کہ پورا ہو کر رہے۔ ۱۰۸ (تک ۔۱: ۲۴۵) اور یہ لوگ گر پڑتے ہیں ٹھوڑیوں کے بل (کثرت یقین کے سبب سے) روتے ہوئے اور (انہی عالم آراء حقائق کو پیش نظر رکھتے ہوئے) قرآن ان کی عاجزی (یعنی شدت اطاعت) کو زیادہ کر دیتا ہے۔ ۱۰۹ (تک ۔۱: ۲۴۵) اے محمدؐ! ان مجاز بینوں کو کہہ دو کہ خدا کو "اللہ" کہہ کر گڑگڑاؤ یا "رحمٰن" کہہ کر بلبلا اٹھو جس نام سے بھی پکارو گے تو اس کے سب نام اچھے ہی اچھے ہیں۔ (مقصود صرف تکیف دل ہے' باطنی خوف ہے' اس کی جناب میں سچی عاجزی ہے' دل کو ہلا دینے والا خشوع و خضوع ہے' اور پھر اس خشوع و خضوع کے بعد باقی اوقات میں کیف اطاعت ہے) اس کے لئے نام کی کوئی تخصیص نہیں اور نہ نام لے لے کر پکارنے سے تمہارے حال دل کی تصدیق ہو سکتی ہے۔ ہاں البتہ اپنی نماز میں اتنا ظاہری ادب ضرور ملحوظ رکھو کہ اس کو چلا چلا کر مت پڑھو اور بالکل چپکے ہو کر پڑھنے کی بھی ضرورت نہیں بلکہ ان دونوں کے بیچ و بیچ ایک متوسط طریقہ اختیار کر لو (جانے رہو کہ تم کس کے حضور میں کھڑے ہو' اور وہ کتنا بڑا بادشاہ ہے' یہ ظاہری ادب بھی کیف دل' پیدا کرنے کیلئے از بس ضروری ہے۔ اگرچہ خدا سب باتوں سے بے نیاز ہے) ۱۱۰ (تذ ۔۱: ۱۱۲)

Marfat.com

وَقُلِ الۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِىۡ لَمۡ يَتَّخِذۡ وَلَدًا وَّلَمۡ يَكُنۡ لَّهٗ شَرِيۡكٌ فِى الۡمُلۡكِ وَلَمۡ يَكُنۡ لَّهٗ وَلِىٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرۡهُ تَكۡبِيۡرًا ﴿۱۱۱﴾ ع

اور کہو سب تعریف خدا ہی کو ہے جس نے نہ تو کسی کو بیٹا بنایا ہے اور نہ اس کی بادشاہی میں کوئی شریک ہے اور نہ اس وجہ سے کہ وہ عاجز وناتواں ہے کوئی اس کا مددگار ہے اور اس کو بڑا جان کر اس کی بڑائی کرتے رہو۔ ﴿۱۱۱﴾ (ف)

ایاتها ۱۱۰ | (۱۸) سُوۡرَةُ الۡكَهۡفِ مَكِّيَّةٌ (۶۹) | رکوعاتها ۱۲

ترجمہ المشرقی: ۲۶ آیات | بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ | ترجمہ مولانا جالندھریؒ: ۹۴ آیات

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِىۡۤ اَنۡزَلَ عَلٰى عَبۡدِهِ الۡكِتٰبَ وَلَمۡ يَجۡعَلۡ لَّهٗ عِوَجًا ؕ ﴿۱﴾ قَيِّمًا
لِّيُنۡذِرَ بَاۡسًا شَدِيۡدًا مِّنۡ لَّدُنۡهُ وَيُبَشِّرَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ الَّذِيۡنَ يَعۡمَلُوۡنَ الصّٰلِحٰتِ
اَنَّ لَهُمۡ اَجۡرًا حَسَنًا ۙ ﴿۲﴾ مّٰكِثِيۡنَ فِيۡهِ اَبَدًا ۙ ﴿۳﴾ وَّيُنۡذِرَ الَّذِيۡنَ قَالُوا اتَّخَذَ
اللّٰهُ وَلَدًا ﴿۴﴾ مَا لَهُمۡ بِهٖ مِنۡ عِلۡمٍ وَّلَا لِاٰبَآئِهِمۡ ؕ كَبُرَتۡ كَلِمَةً تَخۡرُجُ
مِنۡ اَفۡوَاهِهِمۡ ؕ اِنۡ يَّقُوۡلُوۡنَ اِلَّا كَذِبًا ﴿۵﴾ فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفۡسَكَ عَلٰۤى اٰثَارِهِمۡ
اِنۡ لَّمۡ يُؤۡمِنُوۡا بِهٰذَا الۡحَدِيۡثِ اَسَفًا ﴿۶﴾

تمام تعریف اور شکر خدا ہی کو سزاوار ہے جس نے اپنے بندے پر قرآن اتارا اور اس میں کسی قسم کی کجی نہ رکھی۔ ﴿۱﴾ (تذ۔ا: ۵۵) یہ الکتب سیدھی (اور کسی ٹیڑھا پن کے بغیر) اس لئے ہے کہ وہ لوگوں کو نہایت واضح طور پر اور بغیر کسی اشتباہ کے خدا کے سخت ترین عذاب سے ڈرانے اور ایمانداروں کو جو مناسب عمل کر رہے ہیں خوشخبری دے کہ ان کے لئے عمدہ اجر ہے۔ ﴿۲﴾ (تک۔ا: ۲۵۵) جس میں وہ ابدالآباد رہیں گے۔ ﴿۳﴾ (ف) اور ان لوگوں کو بھی ڈرائے جو کہتے ہیں کہ خدا نے (کسی کو) بیٹا بنا لیا ہے۔ ﴿۴﴾ (ف) ان کو اس بات کا کچھ بھی علم نہیں اور نہ ان کے باپ دادا ہی کو تھا۔ (یہ) بڑی سخت بات ہے جو ان کے منہ سے نکلی ہے (اور کچھ شک نہیں کہ) یہ جو کچھ کہتے ہیں محض جھوٹ ہے۔ ﴿۵﴾ (ف) (اے پیغمبر) اگر یہ اس کلام پر ایمان نہ لائیں تو شاید تم ان کے پیچھے رنج کر کے اپنے تئیں ہلاک کر دو گے۔ ﴿۶﴾ (ف)

Marfat.com

إِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْأَرْضِ زِينَةً لَّهَا لِنَبْلُوَهُمْ أَيُّهُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا ۷

وَإِنَّا لَجَاعِلُونَ مَا عَلَيْهَا صَعِيدًا جُرُزًا ۸ أَمْ حَسِبْتَ أَنَّ أَصْحَابَ الْكَهْفِ

وَالرَّقِيمِ كَانُوا مِنْ آيَاتِنَا عَجَبًا ۹ إِذْ أَوَى الْفِتْيَةُ إِلَى الْكَهْفِ فَقَالُوا رَبَّنَا

آتِنَا مِن لَّدُنكَ رَحْمَةً وَهَيِّئْ لَنَا مِنْ أَمْرِنَا رَشَدًا ۱۰ فَضَرَبْنَا عَلَىٰ

آذَانِهِمْ فِي الْكَهْفِ سِنِينَ عَدَدًا ۱۱ ثُمَّ بَعَثْنَاهُمْ لِنَعْلَمَ أَيُّ الْحِزْبَيْنِ

أَحْصَىٰ لِمَا لَبِثُوا أَمَدًا ۱۲ ع ۱۴/۲

(اے بنی نوع انسان !) درحقیقت ہم نے (معدنیات' جمادات اور نباتات وغیرہ کے) جو (بے شمار خزانے) زمین پر (یا اس کے اندر) پیدا کئے ہیں زمین کے لئے بطور زیور کے بنائے ہیں۔ اور ان اشیاء کے پیدا کرنے کا مقصد یہ ہے کہ ہم انسانوں کا امتحان لیں کہ ان میں سے کون سی قوم (ان کا بہترین استعمال کر کے ان کو زمین کا زیور بناتی ہے اور ہمارے نزدیک) حسن عمل کرتی ہے۔ ۷ (تک۔۱: ۲۵۶) اور یقین جانو کہ (انسان اس زمین پر ان خزانوں سے کما حقہ' فائدہ اٹھانے کی غرض سے اسقدر لگاتار محنت کرے گا کہ) ہم اس زمین پر جو جگہ اونچی ہے اس کو (انسان سے تہ و بالا کرا کر بالآخر) چٹیل میدان کر کے رہیں گے۔ ۸ [1] (تک۔۱: ۲۵۶) کیا تم خیال کرتے ہو کہ غار اور لوح والے ہماری نشانیوں میں سے عجیب تھے۔ ۹ (ف) جب وہ جوان غار میں جا رہے تھے تو کہنے لگے کہ اے ہمارے پروردگار ہم پر اپنے ہاں سے رحمت نازل فرما۔ اور ہمارے کام میں درستی (کے سامان) مہیا کر۔ ۱۰ (ف) تو ہم نے غار میں کئی سالوں تک ان کے کانوں پر (نیند کا) پردہ ڈالے (یعنی) ان کو سلائے رکھا۔ ۱۱ (ف) پھر ان کو جگا اٹھایا تا کہ معلوم کریں کہ جتنی مدت وہ غار میں رہے۔ دونوں جماعتوں میں سے اس کی مقدار کس کو خوب یاد ہو۔ ۱۲ (ف)

[1] یہاں صاف لفظوں میں قرآن کا حسن عمل (عملوا الصلحت) یہ ہے کہ انسان اس زمین کو پورے طور پر آراستہ پیراستہ رکھے اور اس کی ہر شے کو اس قدر مفید عام کر دے کہ وہ شے اس زمین کا زیور بن جائے۔ دنیا کی سب زندہ قومیں روز اول سے اسی جدوجہد میں لگی ہیں لیکن قرآن علان کرتا ہے کہ ضرور ایک نہ ایک دن انسان زمین کے اندر کے تمام دفینوں اور معدنیات کو جو بالعموم پہاڑوں میں ہوتے ہیں سطح پر لا کر اپنے استعمال میں لائے گا اور زمین کی اونچ نیچ برابر کر کے اس کو چٹیل میدان بنا دے گا۔
غالب یہ ہے کہ یہ زمین کے ہموار ہو جانے کا وقت وہ وقت ہو گا کہ انسان زمین کے تمام وسائل ختم کر کے مزید وسائل کی تلاش میں زمین سے باہر کے ارب درارب کروں پر اپنا قبضہ جمائے گا اور صحیفہ فطرت کی پوری تسخیر کر کے اپنے پروردگار سے برابری کی ملاقات کرنے کا حق دار ہو گا!!! فتدبر (تک۔۱: ۲۵۷)

نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ نَبَاَهُمْ بِالْحَقِّ ۭ اِنَّهُمْ فِتْيَةٌ اٰمَنُوْا بِرَبِّهِمْ وَزِدْنٰهُمْ
هُدًى ﴿۱۳﴾ وَّرَبَطْنَا عَلٰي قُلُوْبِهِمْ اِذْ قَامُوْا فَقَالُوْا رَبُّنَا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
لَنْ نَّدْعُوَا۟ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلٰـهًا لَّقَدْ قُلْنَآ اِذًا شَطَطًا ﴿۱۴﴾ هٰٓؤُلَاۗءِ قَوْمُنَا اتَّخَذُوْا
مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً ۭ لَوْلَا يَاْتُوْنَ عَلَيْهِمْ بِسُلْطٰنٍۢ بَيِّنٍ ۭ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ
افْتَرٰى عَلَي اللّٰهِ كَذِبًا ﴿۱۵﴾ وَاِذِ اعْتَزَلْتُمُوْهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ فَاْوٗٓا
اِلَى الْكَهْفِ يَنْشُرْ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ وَيُهَيِّئْ لَكُمْ مِّنْ اَمْرِكُمْ مِّرْفَقًا ﴿۱۶﴾
وَتَرَى الشَّمْسَ اِذَا طَلَعَتْ تَّزٰوَرُ عَنْ كَهْفِهِمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَاِذَا غَرَبَتْ
تَّقْرِضُهُمْ ذَاتَ الشِّمَالِ وَهُمْ فِيْ فَجْوَةٍ مِّنْهُ ۭ ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ ۭ مَنْ
يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ وَلِيًّا مُّرْشِدًا ﴿۱۷﴾

ہم ان کے حالات تم سے صحیح صحیح بیان کرتے ہیں وہ کئی نوجوان تھے جو اپنے پروردگار پر ایمان لائے تھے اور ہم نے ان کو اور زیادہ ہدایت دی تھی۔ ﴿۱۳﴾ (ف) اور ان کے دلوں کو مربوط (یعنی مضبوط) کر دیا۔ جب وہ (اٹھ) کھڑے ہوئے تو کہنے لگے کہ ہمارا پروردگار آسمانوں اور زمین کا مالک ہے ہم اس کے سوا کسی کو معبود (سمجھ کر) نہ پکاریں گے (اگر ایسا کیا) تو اس وقت ہم نے بعید از عقل بات کہی۔ ﴿۱۴﴾ (ف) ان ہماری قوم کے لوگوں نے اس کے سوا اور معبود بنا رکھے ہیں۔ بھلا یہ ان (کے خدا ہونے) پر کوئی کھلی دلیل کیوں نہیں لاتے تو اس سے زیادہ کون ظالم ہے جو خدا پر جھوٹ افتراء کرے۔ ﴿۱۵﴾ (ف) اور جب تم نے ان (مشرکوں) سے اور جن کی یہ خدا کے سوا عبادت کرتے ہیں ان سے کنارا کر لیا ہے تو غار میں چل رہو تمہارا پروردگار تمہارے لئے اپنی رحمت وسیع کر دے گا اور تمہارے کاموں میں آسانی (کے سامان) مہیا کرے گا۔ ﴿۱۶﴾ (ف) اور جب سورج نکلے تو تم دیکھو کہ (دھوپ) ان کے غار سے داہنی طرف سمٹ جائے اور جب غروب ہو تو ان سے بائیں طرف کترا جائے اور وہ اس کے میدان میں تھے۔ یہ خدا کی نشانیوں میں سے ہیں۔ جس کو خدا ہدایت دے وہ ہدایت یاب ہے اور جس کو گمراہ کرے تو تم اس کے لئے کوئی دوست راہ بتانے والا نہ پاؤ گے۔ ﴿۱۷﴾

Marfat.com

وَتَحْسَبُهُمْ اَيْقَاظًا وَّهُمْ رُقُوْدٌ ۖ وَّنُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَ ذَاتَ الشِّمَالِ ۖ
وَكَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيْدِ ۚ لَوِاطَّلَعْتَ عَلَيْهِمْ لَوَلَّيْتَ مِنْهُمْ فِرَارًا وَّلَمُلِئْتَ
مِنْهُمْ رُعْبًا ﴿۱۸﴾ وَكَذٰلِكَ بَعَثْنٰهُمْ لِيَتَسَآءَلُوْا بَيْنَهُمْ ۚ قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ
كَمْ لَبِثْتُمْ ۚ قَالُوْا لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ۚ قَالُوْا رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا
لَبِثْتُمْ ۚ فَابْعَثُوْٓا اَحَدَكُمْ بِوَرِقِكُمْ هٰذِهٖٓ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَلْيَنْظُرْ اَيُّهَآ اَزْكٰى
طَعَامًا فَلْيَاْتِكُمْ بِرِزْقٍ مِّنْهُ وَلْيَتَلَطَّفْ وَلَا يُشْعِرَنَّ بِكُمْ اَحَدًا ﴿۱۹﴾ اِنَّهُمْ
اِنْ يَّظْهَرُوْا عَلَيْكُمْ يَرْجُمُوْكُمْ اَوْ يُعِيْدُوْكُمْ فِيْ مِلَّتِهِمْ وَلَنْ تُفْلِحُوْٓا اِذًا
اَبَدًا ﴿۲۰﴾ وَكَذٰلِكَ اَعْثَرْنَا عَلَيْهِمْ لِيَعْلَمُوْٓا اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّاَنَّ السَّاعَةَ
لَا رَيْبَ فِيْهَا ۚ اِذْ يَتَنَازَعُوْنَ بَيْنَهُمْ اَمْرَهُمْ فَقَالُوا ابْنُوْا عَلَيْهِمْ بُنْيَانًا ۚ رَبُّهُمْ
اَعْلَمُ بِهِمْ ۚ قَالَ الَّذِيْنَ غَلَبُوْا عَلٰٓى اَمْرِهِمْ لَنَتَّخِذَنَّ عَلَيْهِمْ مَّسْجِدًا ﴿۲۱﴾

اورتم ان کوخیال کرو کہ جاگ رہے ہیں حالانکہ وہ سوتے ہیں اور ہم ان کو دائیں اور بائیں کروٹ بدلاتے تھے اور ان کا کتا چوکھٹ پر دونوں ہاتھ پھیلائے ہوئے تھا۔ اگر تم ان کو جھانک کر دیکھتے تو پیٹھ پھیر کر بھاگ جاتے اور ان سے دہشت میں آ جاتے۔ ⑱(ف) اور اسی طرح ہم نے ان کو اٹھایا تا کہ آپس میں ایک دوسرے سے دریافت کریں ایک کہنے والے نے کہا کہ تم (یہاں) کتنی مدت رہے۔ انہوں نے کہا کہ ایک دن یا اس سے بھی کم۔ انہوں نے کہا کہ جتنی مدت تم رہے ہو تمہارا پروردگار ہی اس کو خوب جانتا ہے تو اپنے میں سے کسی کو یہ روپیہ دے کر شہر کو بھیجو وہ دیکھے کہ نفیس کھانا کونسا ہے تو اس میں سے کھانا لے آئے اور آہستہ آئے جائے اور تمہارا حال کسی کو نہ بتائے۔ ⑲(ف) اگر وہ تم پر دسترس پالیں تو تمہیں سنگسار کر دیں گے یا پھر اپنے مذہب میں داخل کر لیں گے اور اس وقت تم کبھی فلاح نہیں پاؤ گے۔ ⑳(ف) اور اسی طرح ہم نے (لوگوں کو) ان (کے حال) سے خبر دار کر دیا تا کہ وہ جانیں کہ خدا کا وعدہ سچا ہے اور یہ کہ قیامت (جس کا وعدہ کیا جاتا ہے) اس میں کچھ بھی شک نہیں۔ اس وقت لوگ ان کے بارے میں باہم جھگڑنے لگے اور کہنے لگے کہ ان (کے غار) پر عمارت بنا دو ان کا پروردگار ان کے (حال) سے خوب واقف ہے۔ جو لوگ ان کے معاملے میں غلبہ رکھتے تھے وہ کہنے لگے کہ ہم ان (کے غار) پر مسجد بنائیں گے۔ ㉑(ف)

Marfat.com

سَيَقُوْلُوْنَ ثَلٰثَةٌ رَّابِعُهُمْ كَلْبُهُمْ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ خَمْسَةٌ سَادِسُهُمْ كَلْبُهُمْ
رَجْمًۢا بِالْغَيْبِ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ سَبْعَةٌ وَّثَامِنُهُمْ كَلْبُهُمْ ۭ قُلْ رَّبِّيْٓ اَعْلَمُ بِعِدَّتِهِمْ
مَّا يَعْلَمُهُمْ اِلَّا قَلِيْلٌ ڬ فَلَا تُمَارِ فِيْهِمْ اِلَّا مِرَاۗءً ظَاهِرًا ۠ وَّلَا تَسْتَفْتِ فِيْهِمْ
مِّنْهُمْ اَحَدًا ۝۲۲ وَلَا تَقُوْلَنَّ لِشَايْءٍ اِنِّىْ فَاعِلٌ ذٰلِكَ غَدًا ۝۲۳ اِلَّآ اَنْ ع ۳ ۵ ۱۵
يَّشَاۗءَ اللّٰهُ ۡ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ اِذَا نَسِيْتَ وَقُلْ عَسٰٓى اَنْ يَّهْدِيَنِ رَبِّيْ لِاَقْرَبَ
مِنْ هٰذَا رَشَدًا ۝۲۴ وَلَبِثُوْا فِيْ كَهْفِهِمْ ثَلٰثَ مِائَةٍ سِنِيْنَ وَازْدَادُوْا
تِسْعًا ۝۲۵ قُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا لَبِثُوْا ۚ لَهٗ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ اَبْصِرْ
بِهٖ وَاَسْمِعْ ۭ مَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِيٍّ ۡ وَّلَا يُشْرِكُ فِيْ حُكْمِهٖٓ اَحَدًا ۝۲۶
وَاتْلُ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنْ كِتَابِ رَبِّكَ ڵ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ڗ وَلَنْ تَجِدَ
مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ۝۲۷

بعض لوگ اٹکل پچو کہیں گے کہ وہ تین تھے (اور) چوتھا ان کا کتا تھا۔ اور (بعض) کہیں گے کہ وہ پانچ تھے اور چھٹا ان کا کتا تھا۔ اور (بعض) کہیں گے کہ وہ سات تھے اور آٹھواں ان کا کتا تھا۔ کہہ دو کہ میرا پروردگار ہی ان کے شمار سے خوب واقف ہے۔ ان کو جانتے بھی ہیں تو تھوڑے ہی لوگ (جانتے ہیں) تو تم ان (کے معاملے) میں گفتگو نہ کرنا مگر سرسری سی گفتگو۔ اور ان کے بارے میں ان میں سے کچھ دریافت نہ کرنا۔ ۝۲۲ (ف) کسی شے کی بابت یقینی طور پر مت کہو کہ میں اس کو ضرور بضرور کل کرلونگا۔ ۝۲۳ (تذ ۔۱:۱۶۲) مگر (انشاء اللہ کہہ کر یعنی اگر) خدا چاہے تو (کرونگا) اور جب خدا کا نام لینا بھول جاؤ تو یاد آنے پر لے لو اور کہہ دو کہ امید ہے کہ میرا پروردگار مجھے اس سے بھی زیادہ ہدایت کی باتیں بتائے۔ ۝۲۴ (ف) اور اصحاب کہف اپنے غار میں تو اوپر تین سو سال رہے۔ ۝۲۵ (ف) کہہ دو کہ جتنی مدت وہ رہے اسے خدا ہی خوب جانتا ہے۔ اسی کو آسمانوں اور زمین کی پوشیدہ باتیں (معلوم) ہیں۔ وہ کیا خوب دیکھنے والا اور کیا خوب سننے والا ہے اس کے سوا ان کا کوئی کارساز نہیں۔ (ف) اور وہ خدا کسی دوسرے متنفس کو اپنے حکم میں شریک نہیں کرتا۔ ۝۲۶ (تذ ۔۲:۶۴) اور اپنے پروردگار کی کتاب کو جو تمہارے پاس بھیجی جاتی ہے پڑھتے رہا کرو۔ اس کی باتوں کو کوئی بدلنے والا نہیں اور اس کے سوا تم کہیں پناہ کی جگہ بھی نہیں پاؤ گے۔ ۝۲۷ (ف)

Marfat.com

وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ
وَجْهَهٗ وَلَا تَعْدُ عَيْنٰكَ عَنْهُمْ ۚ تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَلَا تُطِعْ مَنْ
اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا ﴿۲۸﴾ وَقُلِ الْحَقُّ
مِنْ رَّبِّكُمْ ۫ فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّ مَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ ۙ اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ
نَارًا ۙ اَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا ۭ وَاِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي
الْوُجُوْهَ ۭ بِئْسَ الشَّرَابُ ۭ وَسَآءَتْ مُرْتَفَقًا ﴿۲۹﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ مَنْ اَحْسَنَ عَمَلًا ﴿۳۰﴾ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ
تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّيَلْبَسُوْنَ ثِيَابًا خُضْرًا
مِّنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ مُّتَّكِــِٕيْنَ فِيْهَا عَلَى الْاَرَآئِكِ ۭ نِعْمَ الثَّوَابُ ۭ وَحَسُنَتْ
مُرْتَفَقًا ﴿۳۱﴾ ع ۱۶

اور جو لوگ صبح وشام اپنے پروردگار کو پکارتے اور اس کی خوشنودی کے طالب ہیں ان کے ساتھ صبر کرتے رہو۔ اور تمہاری نگاہیں ان میں سے (گزر کر اور طرف) نہ دوڑیں۔ کہ تم آرائشِ زندگانی دنیا کے خواستگار ہو جاؤ۔ اور جس شخص کے دل کو ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا ہے اور وہ اپنی خواہش کی پیروی کرتا ہے اور اس کا کام حد سے بڑھ گیا ہے اس کا کہنا نہ ماننا۔ ﴿۲۸﴾ (ف) اور اے پیغمبر! تم (بے دھڑک) کہہ دو کہ سچائی (جو تمہارے پاس آئی ہے) تمہارے پروردگار کی طرف سے ہے تو جو چاہے اس پر ایمان لائے (اور اس کے مطابق عمل کرے) اور جو چاہے اس سے انکار کر دے۔ (تذ۔۲:۱۶۲) ہم نے ظالموں کے لئے دوزخ کی آگ تیار کر رکھی ہے جس کی قناتیں ان کو گھیر رہی ہوں گی اور اگر فریاد کریں گے تو ایسے کھولتے ہوئے پانی سے ان کی دادرسی کی جائے گی (جو) پگھلے ہوئے تانبے کی طرح (گرما گرم اور جو) مونہوں کو بھون ڈالے گا (ان کے پینے کا) پانی بھی برا آرامگاہ بھی بری۔ ﴿۲۹﴾ (ف) بے شک جو قوم ایماندار ہوگی اور انہوں نے مناسب اعمال کئے تو (یاد رکھو کہ) بے شک ہم جس قوم نے حسن عمل کیا اس کی مزدوری کو روک نہیں رکھتے۔ ﴿۳۰﴾ (حد۔۱۵۹) یہی وہ ہیں جن کو ہمیشگی کے باغات ہونگے جن کے نیچے دریا بہہ رہے ہونگے وہاں ان کو سونے کے کڑے پہنائے جائیں گے اور سندس اور استبرق کے سبز کپڑے پہن کر (آرام کرسیوں کے) تخت پوشوں پر تکیہ لگائے ہوئے ہوں گے ان کے کئے کا بہترین اجر اور عمدہ آرام گاہ ہے۔ ﴿۳۱﴾ (حد۔۱۵۹)

ل ان دونوں آیتوں سے ثابت ہے کہ جنت کا یہ منظر دنیاوی ہے اور بعینہ وہی ہے جو ہر بادشاہ قوموں کے حاکم آئے دن کرتے ہیں ←

Marfat.com

وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا رَّجُلَيْنِ جَعَلْنَا لِأَحَدِهِمَا جَنَّتَيْنِ مِنْ أَعْنَابٍ وَّحَفَفْنٰهُمَا
بِنَخْلٍ وَّجَعَلْنَا بَيْنَهُمَا زَرْعًا ﴿۳۲﴾ كِلْتَا الْجَنَّتَيْنِ اٰتَتْ أُكُلَهَا وَلَمْ تَظْلِمْ
مِّنْهُ شَيْئًا ۙ وَّفَجَّرْنَا خِلٰلَهُمَا نَهَرًا ﴿۳۳﴾ وَّكَانَ لَهٗ ثَمَرٌ ۚ فَقَالَ لِصَاحِبِهٖ وَهُوَ
يُحَاوِرُهٗٓ أَنَا أَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا وَّأَعَزُّ نَفَرًا ﴿۳۴﴾ وَدَخَلَ جَنَّتَهٗ وَهُوَ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ۚ
قَالَ مَآ أَظُنُّ أَنْ تَبِيْدَ هٰذِهٖٓ أَبَدًا ﴿۳۵﴾ وَّمَآ أَظُنُّ السَّاعَةَ قَآئِمَةً ۙ وَّلَئِنْ
رُّدِدْتُّ إِلٰى رَبِّيْ لَأَجِدَنَّ خَيْرًا مِّنْهَا مُنْقَلَبًا ﴿۳۶﴾ قَالَ لَهٗ صَاحِبُهٗ
وَهُوَ يُحَاوِرُهٗٓ أَكَفَرْتَ بِالَّذِيْ خَلَقَكَ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ
ثُمَّ سَوّٰىكَ رَجُلًا ﴿۳۷﴾ لٰكِنَّا۠ هُوَ اللّٰهُ رَبِّيْ وَلَآ أُشْرِكُ بِرَبِّيْٓ أَحَدًا ﴿۳۸﴾

اوران سے دو شخصوں کا حال بیان کرو جن میں سے ایک کو ہم نے انگور کے دو باغ (عنایت) کئے تھے اور ان کے گردا گرد کھجوروں کے درخت لگا دیئے تھے اور ان کے درمیان کھیتی پیدا کر دی تھی۔ ﴿۳۲﴾ (ف) دونوں باغ (کثرت سے) پھل لاتے اور اس (کی پیداوار) میں کسی طرح کی کمی نہ ہوتی اور دونوں میں ہم نے ایک نہر بھی جاری کر رکھی تھی۔ ﴿۳۳﴾ (ف) اور (اس طرح) اس (شخص) کو (ان کی) پیداوار (ملتی رہتی) تھی تو (ایک دن) جب کہ وہ اپنے دوست سے باتیں کر رہا تھا کہنے لگا کہ میں تم سے مال و دولت میں بھی زیادہ ہوں اور جتھے اور جماعت کے لحاظ سے بھی زیادہ عزت والا ہوں ﴿۳۴﴾ (ف) (ایسی شیخیوں سے) اپنے حق میں ظلم کرتا ہوا اپنے باغ میں داخل ہوا۔ کہنے لگا کہ میں نہیں خیال کرتا کہ یہ باغ کبھی تباہ ہو۔ ﴿۳۵﴾ (ف) اور نہ خیال کرتا ہوں کہ قیامت برپا ہو اور اگر میں اپنے پروردگار کی طرف لوٹایا بھی جاؤں تو (وہاں) ضرور اس سے اچھی جگہ پاؤں گا۔ ﴿۳۶﴾ (ف) تو اس کا دوست جو اس سے گفتگو کر رہا تھا کہنے لگا کہ کیا تم اس (خدا) سے کفر کرتے ہو جس نے تم کو مٹی سے پیدا کیا پھر نطفے سے پھر تمہیں پورا مرد بنایا۔ ﴿۳۷﴾ (ف) مگر میں تو یہ کہتا ہوں کہ خدا ہی میرا پروردگار ہے اور میں اپنے پروردگار کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا۔ ﴿۳۸﴾ (ف)

← حتیٰ کہ حضرت عمرؓ نے فتح عراق کے موقع پر ﴿الدجلة والفرات نهران من انهار الجنت﴾ کے الفاظ کہے یعنی "دجلہ اور فرات کے دریا جنت کے دو دریاؤں میں سے ہیں" اور ان کے مقرر کردہ حاکموں نے اس موقع پر شہنشاہ ایران کے سونے کے کنگن پہن کر کہا کہ خدائے عظیم کا قرآنی وعدہ پورا ہوا۔ ان واقعات سے جو تاریخی ہیں اور جن میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں، ثابت ہے کہ بعد میں اسلام کو دین کے مولویوں نے کس قدر تنگ کر دیا اور ریشم اور لباس فاخرہ کا پہننا حرام قرار دیا۔ قرآن حکیم جہاں کسی خدا کی بنائی ہوئی دنیاوی زینت کو ممنوع قرار نہیں دیتا وہاں یہ بھی تنبیہ کرتا ہے کہ لذات دنیوی میں پڑنے والی قوم بالآخر ان نعمتوں کو کھو بیٹھے گی اس لئے یہ اشیاء اسی حد تک جائز ہیں کہ میانہ روی سے چلا جائے۔ (حد: ۱۵۹)

Marfat.com

وَلَوۡلَاۤ اِذۡ دَخَلۡتَ جَنَّتَكَ قُلۡتَ مَا شَآءَ اللّٰهُ ۙ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۚ اِنۡ
تَرَنِ اَنَا اَقَلَّ مِنۡكَ مَالًا وَّوَلَدًا ۚ ﴿۳۹﴾ فَعَسٰى رَبِّىۡۤ اَنۡ يُّؤۡتِيَنِ خَيۡرًا
مِّنۡ جَنَّتِكَ وَيُرۡسِلَ عَلَيۡهَا حُسۡبَانًا مِّنَ السَّمَآءِ فَتُصۡبِحَ صَعِيۡدًا زَلَقًا ۙ ﴿۴۰﴾
اَوۡ يُصۡبِحَ مَآؤُهَا غَوۡرًا فَلَنۡ تَسۡتَطِيۡعَ لَهٗ طَلَبًا ﴿۴۱﴾ وَاُحِيۡطَ بِثَمَرِهٖ فَاَصۡبَحَ
يُقَلِّبُ كَفَّيۡهِ عَلٰى مَاۤ اَنۡفَقَ فِيۡهَا وَهِىَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوۡشِهَا وَيَقُوۡلُ
يٰلَيۡتَنِىۡ لَمۡ اُشۡرِكۡ بِرَبِّىۡۤ اَحَدًا ﴿۴۲﴾ وَلَمۡ تَكُنۡ لَّهٗ فِئَةٌ يَّـنۡصُرُوۡنَهٗ مِنۡ
دُوۡنِ اللّٰهِ وَمَا كَانَ مُنۡتَصِرًا ؕ ﴿۴۳﴾ هُنَالِكَ الۡوَلَايَةُ لِلّٰهِ الۡحَـقِّ ؕ هُوَ خَيۡرٌ
ثَوَابًا وَّخَيۡرٌ عُقۡبًا ﴿۴۴﴾ ع وَاضۡرِبۡ لَهُمۡ مَّثَلَ الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا كَمَآءٍ اَنۡزَلۡنٰهُ
مِنَ السَّمَآءِ فَاخۡتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الۡاَرۡضِ فَاَصۡبَحَ هَشِيۡمًا تَذۡرُوۡهُ الرِّيٰحُ ؕ
وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ مُّقۡتَدِرًا ﴿۴۵﴾

اور (بھلا) جب تم اپنے باغ میں داخل ہوئے تو تم نے ماشا اللہ لا قوۃ الا باللہ کیوں نہ کہا اگر تم مجھے مال و اولاد میں اپنے سے کمتر دیکھتے ہو ﴿۳۹﴾-(ف) تو عجیب نہیں کہ میرا پروردگار مجھے تمہارے باغ سے بہتر عطا فرمائے اور اس (تمہارے باغ) پر آسمان سے آفت بھیج دے تو وہ صاف میدان ہو جائے۔ ﴿۴۰﴾ (ف) یا اس (کی نہر) کا پانی گہرا ہو جائے تو تم اسے نہ لا سکو۔ ﴿۴۱﴾ (ف) اور اس کے میووں کو عذاب نے آ گھیرا اور وہ اپنی چھتریوں پر گر کر رہ گیا تو جو مال اس نے اس پر خرچ کیا تھا اس پر (حسرت سے) ہاتھ ملنے لگا۔ اور کہنے لگا کہ کاش میں اپنے پروردگار کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناتا۔ ﴿۴۲﴾ (ف) (اس وقت) خدا کے سوا کوئی جماعت اس کی مددگار نہ ہوئی اور نہ وہ بدلہ لے سکا۔ ﴿۴۳﴾ (ف) یہاں (سے ثابت ہوا کہ) حکومت سب خدائے برحق ہی کی ہے اسی کا صلہ بہتر اور اسی کا بدلہ اچھا ہے۔ ﴿۴۴﴾ (ف) اور (اے پیغمبر!) ان لوگوں سے لذات دنیوی میں مگن رہنے کے برے نتائج کی ایک مثال یہ بھی بیان کرو کہ دنیا کی زندگی کی مثال تو گویا یہ ہے کہ ہم نے پانی کو بادلوں سے برسایا۔ پھر زمین کی بوٹیاں اس پانی کیساتھ مل کر (ایک اقل قلیل مدت کے لئے) پھلی پھولیں (اور خوشنما بھی نظر آئیں) لیکن (جب ان چند لمحوں کے عروج کے بعد زوال شروع ہوا تو) سارا کھیت کا کھیت زرد اور پژمردہ' خراب اور شکستہ حال ہو گیا اور زمانے کی ہوائیں ہیں کہ اسکے بھوسے کو ہر طرف اڑائے پھرتی ہیں اور خدا تو ہر شے پر قادر ہے (جو مناسب سمجھتا ہے اس کے اسباب چشم زدن میں پیدا کر دیتا ہے) ﴿۴۵﴾ (تذ۔۲:۷۵)

اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ج وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ
رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ اَمَلًا ﴿۴۶﴾ وَيَوْمَ نُسَيِّرُ الْجِبَالَ وَتَرَى الْاَرْضَ بَارِزَةً لا
وَّحَشَرْنٰهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ اَحَدًا ﴿۴۷﴾ وَعُرِضُوْا عَلٰى رَبِّكَ صَفًّا ط لَقَدْ
جِئْتُمُوْنَا كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ ز بَلْ زَعَمْتُمْ اَلَّنْ نَّجْعَلَ لَكُمْ مَّوْعِدًا ﴿۴۸﴾
وَوُضِعَ الْكِتٰبُ فَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ مِمَّا فِيْهِ وَيَقُوْلُوْنَ
يٰوَيْلَتَنَا مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ لَا يُغَادِرُ صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً اِلَّآ
اَحْصٰىهَا ج وَوَجَدُوْا مَا عَمِلُوْا حَاضِرًا ط وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ اَحَدًا ﴿۴۹﴾ ع ۵ ۱۸

مال اور اولاد اس دنیا کی زندگی کے (چند روزہ انفرادی) بناؤ سنگھار ہیں۔ (ان کی محبت بظاہر بہت دل خوش کن ہے ان سے جی بہلتا ہے طبیعت کو یک گونہ فرحت ہوتی ہے مگر اس کا انجام برا ہے اس سے اجتماعی قویٰ ضعیف ہو جاتے ہیں' سعی و محنت' کے حوصلے مر جاتے ہیں پھر ایک قلیل مدت میں سب جماعت موت کے گھاٹ اتر جاتی ہے) خدا کے نزدیک وہی اعمال جن کا اثر دیر پا ہو (جن میں اصلاح جماعت مقصود ہو' جن کا انجام نیک اور اجرت خدا کے پاس جمع رہے) از روئے نتائج اچھے ہیں' انہی سے بہتری کی آس ہے' انہی سے انجام بخیر کی امید ہے۔ ﴿۴۶﴾ (تذ۔۲: ۷۶) اور جس دن ہم ان عظیم الشان پہاڑوں کو اڑاتے پھریں گے اور اے مخاطب! تو زمین کو دیکھ لے گا کہ چٹیل اور کھلا میدان پڑا ہے اور ہم لوگوں کو لا جمع کریں گے یہاں تک کہ ان میں سے کسی ایک کو بھی قبروں میں پڑا نہ رہنے دیں گے۔ ﴿۴۷﴾ (تذ۔۲: ۱۳۸) اور سب کے سب صف بصف تمہارے پروردگار کے روبرو پیش کئے جائیں گے اور ہم کہیں گے کہ ہاں اے لوگو! جیسا ہم نے تم کو بے برگ و نوا پہلے دن پیدا کیا تھا بالآخر ویسے ہی بے ساز و سامان تم ہمارے حضور میں آئے پر آئے مگر تم دنیا میں تو یہی خیال کرتے رہے کہ ہم نے گویا تم سے حاضری کا کوئی وقت ٹھہرایا ہی نہ تھا۔ ﴿۴۸﴾ (تذ۔۲: ۱۳۸) تو خیر پھر لوگوں کے اعمال کی پوری مسل سامنے رکھ دی جائے گی پھر اے پیغمبر! تم مجرموں کو دیکھو گے جو کچھ اس مسل میں لکھا ہوگا اس کو دیکھ دیکھ کر ڈر کے مارے کانپ رہے ہونگے اور کہتے جائیں گے کہ ہائے ہماری کم بختی یہ کیسی بلا کی مسل ہے کہ چھوٹی بڑی کوئی بات بھی تو نہیں چھوڑتی مگر یہ کہ میں اس کو اس شمار میں قلم بند پاتا ہوں۔ اور لوگ جو کچھ انہوں نے اس دنیا میں کیا تھا سب اس کتاب میں درج پائیں گے اور تمہارا پروردگار تو کسی پر مطلق ظلم نہیں کرتا۔ ﴿۴۹﴾ (تذ۔۲: ۱۳۸)

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ كَانَ مِنَ
الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ اَمْرِ رَبِّهٖ ؕ اَفَتَتَّخِذُوْنَهٗ وَذُرِّيَّتَهٗٓ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِيْ
وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ ؕ بِئْسَ لِلظّٰلِمِيْنَ بَدَلًا ﴿۵۰﴾ مَآ اَشْهَدْتُّهُمْ خَلْقَ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ وَلَا خَلْقَ اَنْفُسِهِمْ ۪ وَمَا كُنْتُ مُتَّخِذَ الْمُضِلِّيْنَ عَضُدًا ﴿۵۱﴾
وَيَوْمَ يَقُوْلُ نَادُوْا شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيْبُوْا
لَهُمْ وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ مَّوْبِقًا ﴿۵۲﴾ وَرَاَ الْمُجْرِمُوْنَ النَّارَ فَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ مُّوَاقِعُوْهَا
وَلَمْ يَجِدُوْا عَنْهَا مَصْرِفًا ﴿۵۳﴾ؑ وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِلنَّاسِ ع ۱۹
مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ؕ وَكَانَ الْاِنْسَانُ اَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا ﴿۵۴﴾ وَمَا مَنَعَ
النَّاسَ اَنْ يُّؤْمِنُوْٓا اِذْ جَآءَهُمُ الْهُدٰى وَيَسْتَغْفِرُوْا رَبَّهُمْ اِلَّآ اَنْ
تَاْتِيَهُمْ سُنَّةُ الْاَوَّلِيْنَ اَوْ يَاْتِيَهُمُ الْعَذَابُ قُبُلًا ﴿۵۵﴾

اور جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا مگر ابلیس (نے نہ کیا) وہ جنات میں سے تھا تو اپنے پروردگار کے حکم سے باہر ہو گیا۔ کیا تم اس کو اور اس کی اولاد کو میرے سوا دوست بناتے ہو حالانکہ وہ تمہارے دشمن ہیں (اور شیطان کی دوستی) ظالموں کے لیے (خدا کی دوستی کا) برا بدل ہے ﴿۵۰﴾ (ف) میں نے ان کو نہ تو آسمانوں اور زمین کے پیدا کرتے وقت بلایا تھا اور نہ خود ان کے پیدا کرنے کے وقت۔ اور میں ایسا نہ تھا کہ گمراہ کرنے والوں کو مددگار بناتا۔ ﴿۵۱﴾ (ف) اور جس دن خدا فرمائے گا (اب) میرے شریکوں کو جن کی نسبت تم گمان (الوہیت) رکھتے تھے بلاؤ تو وہ ان کو بلائیں گے مگر وہ ان کو کچھ جواب نہ دیں گے اور ہم ان کے بیچ میں ایک ہلاکت کی جگہ بنا دیں گے۔ ﴿۵۲﴾ (ف) اور گنہگار لوگ دوزخ کو دیکھیں گے تو یقین کر لیں گے کہ وہ اس میں پڑنے والے ہیں اور اس سے بچنے کا کوئی رستہ نہ پائیں گے۔ ﴿۵۳﴾ (ف) اور ہم نے اس قرآن میں لوگوں (کے سمجھانے) کے لیے طرح طرح کی مثالیں بیان فرمائی ہیں لیکن انسان سب چیزوں سے بڑھ کر جھگڑالو ہے۔ ﴿۵۴﴾ (ف) اور لوگوں کے پاس جب ہدایت آ گئی تو ان کو کس چیز نے منع کیا کہ ایمان لائیں۔ اور اپنے پروردگار سے بخشش مانگیں گے بجز اس کے کہ (اس بات کے منتظر ہوں کہ) انہیں بھی پہلوں کا سا معاملہ پیش آئے یا ان پر عذاب سامنے آ موجود ہو۔ ﴿۵۵﴾ (ف)

Marfat.com

وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ ۚ وَيُجَادِلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوْا بِهِ الْحَقَّ وَاتَّخَذُوْٓا اٰيٰتِيْ وَمَآ اُنْذِرُوْا هُزُوًا ﴿۵۶﴾
وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ فَاَعْرَضَ عَنْهَا وَنَسِيَ مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ ۭ
اِنَّا جَعَلْنَا عَلٰي قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ۭ وَاِنْ تَدْعُهُمْ
اِلَى الْهُدٰى فَلَنْ يَّهْتَدُوْٓا اِذًا اَبَدًا ﴿۵۷﴾ وَرَبُّكَ الْغَفُوْرُ ذُو الرَّحْمَةِ ۭ لَوْ يُؤَاخِذُهُمْ
بِمَا كَسَبُوْا لَعَجَّلَ لَهُمُ الْعَذَابَ ۭ بَلْ لَّهُمْ مَّوْعِدٌ لَّنْ يَّجِدُوْا مِنْ دُوْنِهٖ
مَوْىِٕلًا ﴿۵۸﴾ وَتِلْكَ الْقُرٰٓى اَهْلَكْنٰهُمْ لَمَّا ظَلَمُوْا وَجَعَلْنَا لِمَهْلِكِهِمْ
مَّوْعِدًا ﴿۵۹﴾ ع

اور ہم جو پیغمبر بھیجا کرتے تھے تو صرف اس لیے کہ (لوگوں کو خدا کی نعمتوں کی) خوشخبریاں سنائیں اور (عذاب سے) ڈرائیں۔ اور جو کافر ہیں وہ باطل (کی سند) سے جھگڑا کرتے ہیں تاکہ اس سے حق کو پھسلا دیں اور انہوں نے ہماری آیتوں کو اور جس چیز سے انہیں ڈرایا جاتا ہے ہنسی بنالیا۔ ﴿۵۶﴾ (ف) اور اے لوگو! اس سے بڑھ کر اس دنیا میں کون قوم ظالم ہے کہ جس کو پروردگار عالم کے احکام صریح طور پر یاد دلائے گئے ان کی حقیقت واضح کر دی گئی اور اس پر بھی وہ اس سے روگردانی کرتی رہی اور جن بداعمالیوں کے باعث وہ ہلاکت کے گڑھے پر پہنچ رہی ہے ان کو بھلا کر لمبی تانیں سوئی رہی' اپنی واماندگیوں اور زبوں کاریوں کو نظر انداز کر دے۔ اے لوگو! ہم نے ایسی بدنصیب قوم کے دلوں پر نا انجام شناسی کے پردے ڈال دیے ہیں تاکہ وہ قانون خدا کو نہ سمجھ سکے' اُن کے کانوں میں گرانی پیدا کر دی ہے کہ حق بات کو نہ سن سکیں اور اے محمدؐ! اگر تم ایسے لوگوں کو راہ راست کی طرف بلاؤ تاہم یہ ہرگز ہرگز ابدالاباد تک ہدایت پانے والے نہیں۔ ﴿۵۷﴾ (تذ۔۲:۲۶۷) اور تمہارا پروردگار تو فی الحقیقت بڑا ہی خطا پوش اور بڑا صاحب لطف و کرم ہے جو ان کے برے اعمال سے یوں درگزر کر رہا ہے اگر ان کو ان کے کردار کی پاداش میں پکڑنا چاہتا تو معاً عذاب نازل کر دیتا۔ لیکن ان کو ایک مناسب وقت تک ڈھیل دے رہا ہے تاکہ اس کے اندر اندر یا تو اپنی بدکرداریوں سے باز آجائیں' یا ان کے اثم وعصیان کا پیمانہ اور بھی لبریز ہو جائے اور جب وہ معیاد گزر جائے گی تو اس سے ادھر ان کو کہیں پناہ نہ مل سکے گی۔ ﴿۵۸﴾ (تذ۔۲:۲۶۷) اور اے مخاطب! یہ ہیں عاد و ثمود کی وہ ویران بستیاں جن کے باشندوں کو ہم نے اس وقت ہلاک کر دیا جب وہ ہمارے معیار کے مطابق صحیح معنوں میں ''ظالم'' ہو چکے تھے اور ہم نے ان کے مخصوص حالات کو مدنظر رکھ کر ان کے مستحق عذاب ہونے کا ایک وقت مقرر کر دیا تھا۔ ﴿۵۹﴾ (تذ۔۲:۲۰۵)

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِفَتٰىهُ لَاۤ اَبْرَحُ حَتّٰۤى اَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ اَوْ اَمْضِيَ حُقُبًا ۝۶۰
فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ بَيْنِهِمَا نَسِيَا حُوْتَهُمَا فَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ فِي الْبَحْرِ
سَرَبًا ۝۶۱ فَلَمَّا جَاوَزَا قَالَ لِفَتٰىهُ اٰتِنَا غَدَآءَنَا ؗ لَقَدْ لَقِيْنَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا
نَصَبًا ۝۶۲ قَالَ اَرَءَيْتَ اِذْ اَوَيْنَاۤ اِلَى الصَّخْرَةِ فَاِنِّيْ نَسِيْتُ الْحُوْتَ ؗ وَمَاۤ
اَنْسٰىنِيْهُ اِلَّا الشَّيْطٰنُ اَنْ اَذْكُرَهٗ ۚ وَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ فِي الْبَحْرِ ۖ عَجَبًا ۝۶۳
قَالَ ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ ۖ فَارْتَدَّا عَلٰۤى اٰثَارِهِمَا قَصَصًا ۝۶۴ فَوَجَدَا عَبْدًا مِّنْ
عِبَادِنَاۤ اٰتَيْنٰهُ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَعَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا ۝۶۵ قَالَ
لَهٗ مُوْسٰى هَلْ اَتَّبِعُكَ عَلٰۤى اَنْ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا ۝۶۶ قَالَ
اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا ۝۶۷ وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلٰى مَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ
خُبْرًا ۝۶۸ قَالَ سَتَجِدُنِيْۤ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ صَابِرًا وَّلَاۤ اَعْصِيْ لَكَ اَمْرًا ۝۶۹ قَالَ
فَاِنِ اتَّبَعْتَنِيْ فَلَا تَسْـَٔلْنِيْ عَنْ شَيْءٍ حَتّٰۤى اُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا ۝۷۰ ع

اور جب موسیٰ نے اپنے شاگرد سے کہا کہ جب تک میں دو دریاؤں کے ملنے کی جگہ نہ پہنچ جاؤں ہٹنے کا نہیں خواہ برسوں چلتا رہوں۔ ۝۶۰ (ف)
جب ان کے ملنے کے مقام پر پہنچے تو اپنی مچھلی بھول گئے تو اس نے دریا میں سرنگ کی طرح اپنا راستہ بنا لیا۔ ۝۶۱ (ف) جب آگے چلے تو
(موسیٰ) نے اپنے شاگرد سے کہا کہ ہمارے لیے کھانا لاؤ اور اس سفر سے ہم کو بہت تکان ہوگئی ہے۔ ۝۶۲ (ف) (اس نے) کہا بھلا آپ نے
دیکھا کہ جب ہم نے پتھر کے پاس آرام کیا تھا تو میں مچھلی (وہیں) بھول گیا اور مجھے (آپ سے) اس کا ذکر کرنا شیطان نے بھلا دیا اور اس نے
عجب طرح سے دریا میں اپنا رستہ بنالیا۔ ۝۶۳ (ف) (موسیٰ نے) کہا یہی تو (وہ مقام) ہے جسے ہم تلاش کرتے تھے تو وہ اپنے پاؤں کے نشان
دیکھتے دیکھتے لوٹ گئے۔ ۝۶۴ (ف) (وہاں) انہوں نے ہمارے بندوں میں سے ایک بندہ دیکھا جس کو ہم نے اپنے ہاں سے رحمت (یعنی
نبوت یا نعمت ولایت) دی تھی اور اپنے پاس سے علم بخشا تھا۔ ۝۶۵ (ف) موسیٰ نے ان سے (جن کا نام خضرؑ تھا) کہا کہ جو علم (خدا کی طرف
سے) آپ کو سکھایا گیا ہے اگر آپ اس میں سے مجھے کچھ بھلائی (کی باتیں) سکھائیں تو میں آپ کے ساتھ رہوں۔ ۝۶۶ (ف) (خضرؑ نے)
کہا کہ تم میرے ساتھ رہ کر صبر نہیں کر سکو گے۔ ۝۶۷ (ف) اور جس بات کی تمہیں خبر ہی نہیں اس پر صبر کر بھی کیونکر سکتے ہو۔ ۝۶۸ (ف) (موسیٰ
نے) کہا خدا نے چاہا تو آپ مجھے صابر پائیں گے اور میں آپ کے ارشاد کے خلاف نہیں کروں گا۔ ۝۶۹ (ف) (خضرؑ نے) کہا اگر تم میرے
ساتھ رہنا چاہو تو (شرط یہ ہے) مجھ سے کوئی بات نہ پوچھنا جب تک میں خود اس کا ذکر تم سے نہ کروں۔ ۝۷۰ (ف)

فَانْطَلَقَا ۫ حَتّٰۤی اِذَا رَکِبَا فِی السَّفِیْنَۃِ خَرَقَہَا ؕ قَالَ اَخَرَقْتَہَا لِتُغْرِقَ
اَہْلَہَا ۚ لَقَدْ جِئْتَ شَیْـًٔا اِمْرًا ﴿۷۱﴾ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ اِنَّکَ لَنْ تَسْتَطِیْعَ مَعِیَ
صَبْرًا ﴿۷۲﴾ قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِیْ بِمَا نَسِیْتُ وَ لَا تُرْہِقْنِیْ مِنْ اَمْرِیْ عُسْرًا ﴿۷۳﴾
فَانْطَلَقَا ۫ حَتّٰۤی اِذَا لَقِیَا غُلٰمًا فَقَتَلَہٗ ۙ قَالَ اَقَتَلْتَ نَفْسًا زَکِیَّۃًۢ بِغَیْرِ نَفْسٍ ؕ
لَقَدْ جِئْتَ شَیْـًٔا نُّکْرًا ﴿۷۴﴾

تو دونوں چل پڑے۔ یہاں تک کہ جب کشتی میں سوار ہوئے تو (خضرؑ) نے کشتی کو پھاڑ ڈالا۔ (موسیٰؑ نے) کہا کیا آپ نے اس کو
اس لیے پھاڑا ہے کہ سواروں کو غرق کر دیں یہ تو آپ نے بڑی (عجیب) بات کی۔ ﴿۷۱﴾ (ف) (خضرؑ نے) کہا میں نے نہیں کہا تھا
کہ تم میرے ساتھ صبر نہ کر سکو گے۔ ﴿۷۲﴾ (ف) (موسیٰؑ نے) کہا کہ جو بھول مجھ سے ہوئی اس پر مؤاخذہ نہ کیجیے اور میرے معاملے
میں مجھ پر مشکل نہ ڈالیے۔ ﴿۷۳﴾ (ف) پھر دونوں چلے۔ یہاں تک کہ (رستے میں) ایک لڑکا ملا تو (خضرؑ نے) اسے مار ڈالا۔
(موسیٰؑ نے) کہا کہ آپ نے ایک بے گناہ شخص کو (ناحق) بغیر قصاص کے مار ڈالا۔ (یہ تو) آپ نے بڑی بات کی۔ ﴿۷۴﴾ (ف)

❀❀❀

Marfat.com

قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا ﴿۷۵﴾ قَالَ اِنْ سَاَلْتُكَ
عَنْ شَيْءٍۭ بَعْدَهَا فَلَا تُصٰحِبْنِيْ ۚ قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَّدُنِّيْ عُذْرًا ﴿۷۶﴾ فَانْطَلَقَا
حَتّٰٓى اِذَآ اَتَيَآ اَهْلَ قَرْيَةِۣ اسْتَطْعَمَآ اَهْلَهَا فَاَبَوْا اَنْ يُّضَيِّفُوْهُمَا فَوَجَدَا فِيْهَا
جِدَارًا يُّرِيْدُ اَنْ يَّنْقَضَّ فَاَقَامَهٗ ۭ قَالَ لَوْ شِئْتَ لَتَّخَذْتَ عَلَيْهِ اَجْرًا ﴿۷۷﴾
قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِيْ وَبَيْنِكَ ۚ سَاُنَبِّئُكَ بِتَاْوِيْلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَّلَيْهِ
صَبْرًا ﴿۷۸﴾ اَمَّا السَّفِيْنَةُ فَكَانَتْ لِمَسٰكِيْنَ يَعْمَلُوْنَ فِي الْبَحْرِ فَاَرَدْتُّ اَنْ
اَعِيْبَهَا وَكَانَ وَرَآءَهُمْ مَّلِكٌ يَّاْخُذُ كُلَّ سَفِيْنَةٍ غَصْبًا ﴿۷۹﴾ وَاَمَّا الْغُلٰمُ
فَكَانَ اَبَوٰهُ مُؤْمِنَيْنِ فَخَشِيْنَآ اَنْ يُّرْهِقَهُمَا طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ﴿۸۰﴾ فَاَرَدْنَآ اَنْ
يُّبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيْرًا مِّنْهُ زَكٰوةً وَّاَقْرَبَ رُحْمًا ﴿۸۱﴾

(خضرؑ نے) کہا کیا میں نے نہیں کہا تھا کہ تم میرے ساتھ صبر نہیں کر سکو گے۔ ﴿۷۵﴾ (ف) انہوں نے کہا کہ اگر میں اس کے بعد (پھر) کوئی بات پوچھوں (یعنی اعتراض کروں) تو مجھے اپنے ساتھ نہ رکھیے گا کہ آپ میری طرف سے عذر (قبول کرنے میں غایت) کو پہنچ گئے۔ ﴿۷۶﴾ (ف) پھر دونوں چلے۔ یہاں تک کہ ایک گاؤں والوں کے پاس پہنچے اور ان سے کھانا طلب کیا۔ انہوں نے ان کی ضیافت کرنے سے انکار کر دیا۔ پھر انہوں نے وہاں ایک دیوار دیکھی جو (جھک کر) گرا چاہتی تھی۔ خضرؑ نے اس کو سیدھا کر دیا۔ موسیٰ نے کہا کہ اگر آپ چاہتے تو ان سے (اس کا) معاوضہ لیتے (تاکہ کھانے کا کام چلتا)؟ ﴿۷۷﴾ (ف) خضرؑ نے کہا اب مجھ میں اور تجھ میں علیحدگی (مگر) جن باتوں پر تم صبر نہ کر سکے میں ان کا تمہیں بھید بتائے دیتا ہوں۔ ﴿۷۸﴾ (ف) (کہ وہ جو) کشتی (تھی) غریب لوگوں کی تھی جو دریا میں محنت کر کے یعنی کشتیاں چلا کر گزارا کرتے تھے۔ اور ان کے سامنے (کی طرف) ایک بادشاہ تھا جو ہر ایک کشتی کو زبردستی چھین لیتا تھا تو میں نے چاہا کہ اسے عیب دار کر دوں (تاکہ وہ اسے غصب نہ کر سکے) ﴿۷۹﴾ (ف) اور وہ جو لڑکا تھا اس کے ماں باپ دونوں مومن تھے ہمیں اندیشہ ہوا کہ وہ (بڑا ہو کر جو بدکردار ہوتا کہیں) ان کو سرکشی اور کفر میں نہ پھنسا دے۔ ﴿۸۰﴾ (ف) تو ہم نے چاہا کہ ان کا پروردگار ان کو اور (بچہ) عطا فرمائے جو پاک طینتی اور محبت میں اس سے بہتر ہو۔ ﴿۸۱﴾ (ف)

Marfat.com

وَاَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلٰمَيْنِ يَتِيْمَيْنِ فِي الْمَدِيْنَةِ وَكَانَ تَحْتَهٗ كَنْزٌ لَّهُمَا وَكَانَ
اَبُوْهُمَا صَالِحًا ۚ فَاَرَادَ رَبُّكَ اَنْ يَّبْلُغَآ اَشُدَّهُمَا وَيَسْتَخْرِجَا كَنْزَهُمَا ۖ رَحْمَةً
مِّنْ رَّبِّكَ ۚ وَمَا فَعَلْتُهٗ عَنْ اَمْرِيْ ۭ ذٰلِكَ تَاْوِيْلُ مَا لَمْ تَسْطِعْ عَّلَيْهِ صَبْرًا ﴿۸۲﴾ ع
وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنْ ذِي الْقَرْنَيْنِ ۭ قُلْ سَاَتْلُوْا عَلَيْكُمْ مِّنْهُ ذِكْرًا ﴿۸۳﴾ اِنَّا مَكَّنَّا لَهٗ
فِي الْاَرْضِ وَاٰتَيْنٰهُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ سَبَبًا ﴿۸۴﴾ فَاَتْبَعَ سَبَبًا ﴿۸۵﴾ حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ
مَغْرِبَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَغْرُبُ فِيْ عَيْنٍ حَمِئَةٍ وَّوَجَدَ عِنْدَهَا قَوْمًا ڛ قُلْنَا
يٰذَا الْقَرْنَيْنِ اِمَّآ اَنْ تُعَذِّبَ وَاِمَّآ اَنْ تَتَّخِذَ فِيْهِمْ حُسْنًا ﴿۸۶﴾ قَالَ اَمَّا مَنْ
ظَلَمَ فَسَوْفَ نُعَذِّبُهٗ ثُمَّ يُرَدُّ اِلٰى رَبِّهٖ فَيُعَذِّبُهٗ عَذَابًا نُّكْرًا ﴿۸۷﴾ وَاَمَّا مَنْ اٰمَنَ
وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهٗ جَزَاۗءَ ۨ الْحُسْنٰى ۚ وَسَنَقُوْلُ لَهٗ مِنْ اَمْرِنَا يُسْرًا ﴿۸۸﴾

اور وہ جو دیوار تھی سو وہ یتیم لڑکوں کی تھی (جو) شہر میں (رہتے تھے) اور اس کے نیچے ان کا خزانہ (مدفون) تھا اور ان کا باپ ایک نیک بخت آدمی تھا۔تو تمہارے پروردگار نے چاہا کہ وہ اپنی جوانی کو پہنچ جائیں اور (پھر) اپنا خزانہ نکالیں۔ یہ تمہارے پروردگار کی مہربانی ہے۔اور یہ کام میں نے اپنی طرف سے نہیں کیے۔ یہ ان باتوں کا راز ہے جن پر تم صبر نہ کر سکے۔ ﴿۸۲﴾ (ف) اور تم سے ذوالقرنین کے بارے میں دریافت کرتے ہیں کہہ دو کہ میں اس کا کسی قدر حال تمہیں پڑھ کر سناتا ہوں۔ ﴿۸۳﴾ (ف) ہم نے اس کو زمین پر بڑی دسترس دی تھی اور ہر طرح کا سامان عطا کیا تھا۔ ﴿۸۴﴾ (ف) تو اس نے سفر کا سامان کیا۔ ﴿۸۵﴾ (ف) یہاں تک کہ جب سورج کے غروب ہونے کی جگہ پہنچا تو اسے ایسا پایا کہ (ایک کیچڑ کی ندی میں ڈوب رہا ہے اور اس (ندی) کے پاس ایک قوم دیکھی ہم نے کہا ذوالقرنین! تم ان کو خواہ تکلیف دو خواہ ان (کے بارے) میں بھلائی اختیار کرو۔ (دونوں باتوں کی تم کو قدرت ہے) ﴿۸۶﴾ (ف) ذوالقرنین نے کہا جو (کفر اور بدکرداری سے) ظلم کرے گا اسے ہم عذاب دیں گے۔ پھر (جب) وہ اپنے پروردگار کی طرف لوٹایا جائے گا تو وہ بھی اسے بڑا عذاب دے گا۔ ﴿۸۷﴾ (ف) اور جو ایمان لائے گا اور عمل نیک کرے گا اس کے لیے بہت اچھا بدلہ ہے اور ہم اپنے معاملے میں (اس پر کسی طرح کی سختی نہیں کریں گے بلکہ) اس سے نرم بات کریں گے۔ ﴿۸۸﴾ (ف)

Marfat.com

ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا ﴿۸۹﴾ حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ مَطْلِعَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَطْلُعُ عَلٰى قَوْمٍ لَّمْ
نَجْعَلْ لَّهُمْ مِّنْ دُوْنِهَا سِتْرًا ۙ﴿۹۰﴾ كَذٰلِكَ ؕ وَقَدْ اَحَطْنَا بِمَا لَدَيْهِ خُبْرًا ﴿۹۱﴾ ثُمَّ اَتْبَعَ
سَبَبًا ﴿۹۲﴾ حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ بَيْنَ السَّدَّيْنِ وَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمَا قَوْمًا ۙ لَّا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ
قَوْلًا ﴿۹۳﴾ قَالُوْا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ اِنَّ يَاْجُوْجَ وَ مَاْجُوْجَ مُفْسِدُوْنَ فِى الْاَرْضِ فَهَلْ
نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا عَلٰۤى اَنْ تَجْعَلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ سَدًّا ﴿۹۴﴾ قَالَ مَا مَكَّنِّىْ فِيْهِ رَبِّىْ
خَيْرٌ فَاَعِيْنُوْنِىْ بِقُوَّةٍ اَجْعَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ رَدْمًا ۙ﴿۹۵﴾ اٰتُوْنِىْ زُبَرَ الْحَدِيْدِ ؕ
حَتّٰۤى اِذَا سَاوٰى بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ قَالَ انْفُخُوْا ؕ حَتّٰۤى اِذَا جَعَلَهٗ نَارًا ۙ
قَالَ اٰتُوْنِىْۤ اُفْرِغْ عَلَيْهِ قِطْرًا ﴿۹۶﴾ فَمَا اسْطَاعُوْۤا اَنْ يَّظْهَرُوْهُ وَمَا اسْتَطَاعُوْا لَهٗ
نَقْبًا ﴿۹۷﴾ قَالَ هٰذَا رَحْمَةٌ مِّنْ رَّبِّىْ ۚ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ رَبِّىْ جَعَلَهٗ دَكَّآءَ ۚ وَكَانَ
وَعْدُ رَبِّىْ حَقًّا ﴿۹۸﴾

پھر اس نے ایک اور سامان (سفر کا) کیا ﴿۸۹﴾ (ف) یہاں تک کہ سورج کے طلوع ہونے کے مقام پر پہنچا تو دیکھا کہ وہ ایسے لوگوں پر طلوع کرتا ہے جن کے لیے ہم نے سورج کے اس طرف کوئی اوٹ نہیں بنائی تھی۔ ﴿۹۰﴾ (ف) (حقیقت حال) یوں (تھی) اور جو کچھ اس کے پاس تھا ہم کو سب کی خبر تھی۔ ﴿۹۱﴾ (ف) پھر اس نے ایک اور سامان کیا۔ ﴿۹۲﴾ (ف) یہاں تک کہ دو دیواروں کے درمیان پہنچا تو دیکھا کہ ان کے اس طرف کچھ لوگ ہیں کہ بات کو سمجھ نہیں سکتے۔ ﴿۹۳﴾ (ف) ان لوگوں نے کہا ذوالقرنین! یاجوج اور ماجوج زمین میں فساد کرتے رہتے ہیں بھلا ہم آپ کے لیے خرچ (کا انتظام) کر دیں کہ آپ ہمارے اور ان کے درمیان ایک دیوار کھینچ دیں۔ ﴿۹۴﴾ (ف) ذوالقرنین نے کہا کہ خرچ کا مقدور خدا نے مجھے بخشا ہے وہ بہت اچھا ہے۔ تم تو مجھے قوتِ (بازو) سے مدد دو میں تمہارے اور ان کے درمیان ایک مضبوط اوٹ بنا دوں گا ﴿۹۵﴾ (ف) تو تم لوہے کے (بڑے بڑے) تختے لاؤ (چنانچہ کام جاری کر دیا گیا۔ یہاں تک کہ جب اس نے دونوں پہاڑوں کے درمیان (کا حصہ) برابر کر دیا اور کہا کہ (اب اسے) دھونکو۔ یہاں تک کہ جب اس کو (دھونک دھونک کر) آگ کر دیا تو کہا کہ (اب) میرے پاس تانبا لاؤ کہ اس پر پگھلا کر ڈال دوں۔ ﴿۹۶﴾ (ف) پھر ان میں یہ قدرت نہ رہی کہ اس پر چڑھ سکیں اور نہ یہ طاقت رہی کہ اس میں نقب لگا سکیں ﴿۹۷﴾ (ف) بولا کہ یہ میرے پروردگار کی مہربانی ہے۔ جب میرے پروردگار کا وعدہ آ پہنچے گا تو اس کو (ڈھا کر) ہموار کر دے گا اور میرے پروردگار کا وعدہ سچا ہے۔ ﴿۹۸﴾ (ف)

Marfat.com

وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَّمُوجُ فِي بَعْضٍ وَّنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَجَمَعْنٰهُمْ جَمْعًا ﴿۹۹﴾
وَّعَرَضْنَا جَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لِّلْكٰفِرِيْنَ عَرْضًا ﴿۱۰۰﴾ الَّذِيْنَ كَانَتْ اَعْيُنُهُمْ فِيْ غِطَآءٍ
عَنْ ذِكْرِيْ وَكَانُوْا لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَمْعًا ﴿۱۰۱﴾ اَفَحَسِبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنْ يَّتَّخِذُوْا ع
عِبَادِيْ مِنْ دُوْنِيْٓ اَوْلِيَآءَ ۭ اِنَّآ اَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِيْنَ نُزُلًا ﴿۱۰۲﴾ قُلْ هَلْ
نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالًا ﴿۱۰۳﴾ اَلَّذِيْنَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ
يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا ﴿۱۰۴﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ
وَلِقَآئِهٖ فَحَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيْمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَزْنًا ﴿۱۰۵﴾ ذٰلِكَ
جَزَآؤُهُمْ جَهَنَّمُ بِمَا كَفَرُوْا وَاتَّخَذُوْٓا اٰيٰتِيْ وَرُسُلِيْ هُزُوًا ﴿۱۰۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا ﴿۱۰۷﴾

(اس روز) ہم ان کو چھوڑ دیں گے کہ (روئے زمین پر پھیل کر) ایک دوسرے میں گھس جائیں گے اور صور پھونکا جائے گا تو ہم سب کو جمع کر لیں گے۔ ﴿۹۹﴾ (ف) اور اس روز جہنم کو کافروں کے سامنے لائیں گے۔ ﴿۱۰۰﴾ (ف) جن کی آنکھیں میری یاد سے پردے میں تھیں اور وہ سننے کی طاقت نہیں رکھتے تھے۔ ﴿۱۰۱﴾ (ف) تو کیا منکرین خدا نے یہ سمجھ لیا ہے کہ وہ میرے احکام کی تعمیل چھوڑ کر میرے بندوں کے حکموں پر چلنے سے اس دنیا میں کامیاب ہو جائیں گے' ان کے لیے یقیناً جہنم ہے۔ ﴿۱۰۲﴾ (تک۔ا:۲۵۸) اے پیغمبر! (ان کو) کہہ دو کہ کیا ہم تمہیں بتلائیں کہ از روئے عمل سب سے گھاٹا کھانے والے لوگ کون ہیں۔ ﴿۱۰۳﴾ (حد:۶۹) وہ وہ لوگ ہیں جن کی کوشش اس دنیا میں ناکام رہی۔ جن کی مستیوں اور آرام جان نے ان کی دنیا تباہ کر دی ہے اور وہ یہی سمجھتے رہے کہ جو کچھ کر رہے ہیں خوب کر رہے ہیں۔ ﴿۱۰۴﴾ (م۔ا:۵۵) یاد رکھو کہ یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ کے حکموں کے کافر ہو گئے' روز قیامت کو اپنی بدکاریوں کی جواب دہی سے منکر ہو گئے۔ پھر ان کے تمام باقی عمل بھی ضائع ہو گئے اور ہم قیامت کے دن ان کی پرکاہ جتنی پرواہ نہ کریں گے۔ ﴿۱۰۵﴾ (م۔ا:۵۵) ان کی سزا اس کفر کے بدلے جہنم ہے کیونکہ انہوں نے میرے حکموں اور میرے پیغامبروں کو مخول سمجھا۔ ﴿۱۰۶﴾ (م۔ا:۵۵) بے شک وہ لوگ جو (صحیفہ فطرت اور وحی پر) ایمان لے آئے اور انہوں نے مناسب عمل کیے تو ان کے لیے بہشت نما باغات (یعنی بادشاہت کی تمام شان وشوکت) بطور مہمانی کے نازل ہو گی۔ ﴿۱۰۷﴾ (حد:۶۹)

Marfat.com

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا لَا يَبْغُوْنَ عَنْهَا حِوَلًا ﴿۱۰۸﴾ قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ
رَبِّىْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّىْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا ﴿۱۰۹﴾
قُلْ اِنَّمَاۤ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰۤى اِلَىَّ اَنَّمَاۤ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَمَنْ كَانَ
يَرْجُوْا لِقَاۤءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖۤ اَحَدًا ﴿۱۱۰﴾ ع

وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے اور ان سے روگردانی نہ ہوگی۔ ﴿۱۰۸﴾ (حد۔۶۹:۷۰) (اے محمدؐ!) انہیں کہہ دو کہ اگر سمندر سیاہی بن جائیں تو خدا کے کلمات (یعنی صحیفہ فطرت کے مطالعے سے حاصل ہوئی ہوئی آیات) اس قدر لا انتہا ہیں کہ سمندر اور اس کے ساتھ ایک اور سمندر بھی ختم ہو جائے گا لیکن ''کلمات اللہ'' ختم نہ ہوں گے۔ ﴿۱۰۹﴾ (تک۔۱:۲۵۸) اے پیغمبر! بتلا دو کہ میں تو صرف تمہاری طرح کا ایک انسان ہوں (فرق صرف یہ ہے کہ مجھ پر) وحی یہ کی گئی ہے کہ تمہارا پروردگار صرف ایک ہے، تو جو کوئی ملاقات رب کا خواہاں ہے تو اس کو چاہیے کہ (انتہائی درجہ کے) مناسب اعمال کرے اور اللہ کے قانون کی تابعداری میں کسی دوسرے شخص کو شریک نہ کرے۔ ﴿۱۱۰﴾ (حد:۷۰)

اٰیاتها ۹۸ — ۱۹ سُوْرَةُ مَرْيَمَ مَكِّيَّةٌ ۵۸ — رکوعاتها ۶

ترجمہ المشرقی: ۱۲ آیات — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — ترجمہ مولانا جالندھری: ۸۶ آیات

كٓهٰيٰعٓصٓ ﴿۱﴾ ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهٗ زَكَرِيَّا ﴿۲﴾ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ نِدَاۤءً خَفِيًّا ﴿۳﴾
قَالَ رَبِّ اِنِّىْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّىْ وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَيْبًا وَّلَمْ اَكُنْۢ
بِدُعَاۤئِكَ رَبِّ شَقِيًّا ﴿۴﴾ وَاِنِّىْ خِفْتُ الْمَوَالِىَ مِنْ وَّرَاۤءِىْ وَكَانَتِ امْرَاَتِىْ
عَاقِرًا فَهَبْ لِىْ مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ﴿۵﴾

کھیعص ﴿۱﴾ (یہ) تمہارے پروردگار کی مہربانی کا بیان (ہے جو اس نے) اپنے بندے زکریا پر (کی تھی) ﴿۲﴾ (ف) جب انہوں نے اپنے پروردگار کو دبی آواز سے پکارا۔ ﴿۳﴾ (ف) (اور) کہا کہ اے میرے پروردگار میری ہڈیاں بڑھاپے کے سبب کمزور ہو گئی ہیں اور سر ہے کہ بڑھاپے کی وجہ سے شعلہ مارنے لگا ہے اور اے میرے پروردگار میں تجھ سے مانگ کر کبھی محروم نہیں رہا۔ ﴿۴﴾ (ف) اور میں اپنے بعد اپنے بھائی بندوں سے ڈرتا ہوں اور میری بیوی بانجھ ہے تو مجھے اپنے پاس سے ایک وارث عطا فرما۔ ﴿۵﴾ (ف)

Marfat.com

يَّرِثُنِىۡ وَيَرِثُ مِنۡ اٰلِ يَعۡقُوۡبَ ۖ وَاجۡعَلۡهُ رَبِّ رَضِيًّا ۞ يٰزَكَرِيَّاۤ اِنَّا نُبَشِّرُكَ
بِغُلٰمِ ِۨاسۡمُهٗ يَحۡيٰى ۙ لَمۡ نَجۡعَلْ لَّهٗ مِنۡ قَبۡلُ سَمِيًّا ۞ قَالَ رَبِّ اَنّٰى يَكُوۡنُ
لِىۡ غُلٰمٌ وَّكَانَتِ امۡرَاَتِىۡ عَاقِرًا وَّقَدۡ بَلَغۡتُ مِنَ الۡكِبَرِ عِتِيًّا ۞ قَالَ
كَذٰلِكَ ۚ قَالَ رَبُّكَ هُوَ عَلَىَّ هَيِّنٌ وَّقَدۡ خَلَقۡتُكَ مِنۡ قَبۡلُ وَلَمۡ تَكُ شَيۡـــًٔا ۞
قَالَ رَبِّ اجۡعَلۡ لِّىۡۤ اٰيَةً ؕ قَالَ اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَ لَيَالٍ سَوِيًّا ۞
فَخَرَجَ عَلٰى قَوۡمِهٖ مِنَ الۡمِحۡرَابِ فَاَوۡحٰۤى اِلَيۡهِمۡ اَنۡ سَبِّحُوۡا بُكۡرَةً وَّعَشِيًّا ۞ يٰيَحۡيٰى
خُذِ الۡكِتٰبَ بِقُوَّةٍ ؕ وَاٰتَيۡنٰهُ الۡحُكۡمَ صَبِيًّا ۙ ۞ وَّحَنَانًا مِّنۡ لَّدُنَّا وَزَكٰوةً ؕ وَكَانَ
تَقِيًّا ۞ ۙ وَّبَرًّۢا بِوَالِدَيۡهِ وَلَمۡ يَكُنۡ جَبَّارًا عَصِيًّا ۞ وَسَلٰمٌ عَلَيۡهِ يَوۡمَ وُلِدَ
وَيَوۡمَ يَمُوۡتُ وَيَوۡمَ يُبۡعَثُ حَيًّا ۞

ع ۱۴/۵

جو میری اور اولاد یعقوبؑ کی میراث کا مالک ہو (اے) میرے پروردگار اس کو خوش اطوار بنا۔ ⑥ (ف) اے زکریاؑ ہم تم کو ایک لڑکے کی بشارت دیتے ہیں جس کا نام یحییٰؑ ہے۔ اس سے پہلے ہم نے اس نام کا کوئی شخص پیدا نہیں کیا۔ ⑦ (ف) انہوں نے کہا پروردگار میرے ہاں کس طرح لڑکا ہوگا جس حال میں میری بیوی بانجھ ہے اور میں بڑھاپے کی انتہا کو پہنچ گیا ہوں۔ ⑧ (ف) حکم ہوا کہ اسی طرح (ہوگا) تمہارے پروردگار نے فرمایا ہے کہ یہ مجھے آسان ہے اور میں پہلے تم کو بھی پیدا کر چکا ہوں اور تم کچھ چیز نہ تھے۔ ⑨ (ف) کہا کہ پروردگار میرے لئے کوئی نشانی مقرر فرما۔ فرمایا نشانی یہ ہے کہ تم صحیح وسالم ہو کر تین (رات دن) لوگوں سے بات نہ کرسکو گے۔ ⑩ (ف) پھر وہ (عبادت کے) حجرے سے نکل کر اپنی قوم کے پاس آئے تو ان سے اشارے سے کہا کہ صبح وشام (خدا کو) یاد کرتے رہو۔ ⑪ (ف) اے یحییٰؑ (ہماری) کتاب کو زور سے پکڑے رہو اور ہم نے ان کو لڑکپن ہی میں دانائی عطا فرمائی تھی۔ ⑫ (ف) اور اپنے پاس سے شفقت اور پاکیزگی دی تھی۔ اور وہ پرہیز گار تھے۔ ⑬ (ف) اور ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنے والے تھے اور سرکش اور نافرمان نہیں تھے۔ ⑭ (ف) اور جس دن وہ پیدا ہوئے اور جس دن وہ وفات پائیں گے اور جس دن زندہ کر کے اٹھائے جائیں گے ان پر سلام اور رحمت (ہے)۔ ⑮ (ف)

Marfat.com

وَاذۡكُرۡ فِي الۡكِتٰبِ مَرۡيَمَ ۘ اِذِ انۡتَبَذَتۡ مِنۡ اَهۡلِهَا مَكَانًا شَرۡقِيًّا ﴿۱۶﴾ فَاتَّخَذَتۡ
مِنۡ دُوۡنِهِمۡ حِجَابًا ۖ فَاَرۡسَلۡنَاۤ اِلَيۡهَا رُوۡحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا ﴿۱۷﴾ قَالَتۡ
اِنِّيۡۤ اَعُوۡذُ بِالرَّحۡمٰنِ مِنۡكَ اِنۡ كُنۡتَ تَقِيًّا ﴿۱۸﴾ قَالَ اِنَّمَاۤ اَنَا رَسُوۡلُ رَبِّكِ ۖ لِاَهَبَ
لَكِ غُلٰمًا زَكِيًّا ﴿۱۹﴾ قَالَتۡ اَنّٰى يَكُوۡنُ لِيۡ غُلٰمٌ وَّلَمۡ يَمۡسَسۡنِيۡ بَشَرٌ وَّلَمۡ اَكُ بَغِيًّا ﴿۲۰﴾
قَالَ كَذٰلِكِ ۚ قَالَ رَبُّكِ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ ۚ وَلِنَجۡعَلَهٗۤ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَرَحۡمَةً مِّنَّا ۚ
وَكَانَ اَمۡرًا مَّقۡضِيًّا ﴿۲۱﴾ فَحَمَلَتۡهُ فَانۡتَبَذَتۡ بِهٖ مَكَانًا قَصِيًّا ﴿۲۲﴾ فَاَجَآءَهَا
الۡمَخَاضُ اِلٰى جِذۡعِ النَّخۡلَةِ ۚ قَالَتۡ يٰلَيۡتَنِيۡ مِتُّ قَبۡلَ هٰذَا وَكُنۡتُ نَسۡيًا
مَّنۡسِيًّا ﴿۲۳﴾ فَنَادٰٮهَا مِنۡ تَحۡتِهَاۤ اَلَّا تَحۡزَنِيۡ قَدۡ جَعَلَ رَبُّكِ تَحۡتَكِ سَرِيًّا ﴿۲۴﴾

اور کتاب (قرآن) میں مریمؑ کا بھی مذکور کرو جب وہ اپنے لوگوں سے الگ ہو کر مشرق کی طرف چلی گئیں۔ ﴿۱۶﴾ (ف) تو انہوں نے ان کی طرف سے پردہ کر لیا۔ (اس وقت) ہم نے ان کی طرف اپنا فرشتہ بھیجا۔ تو وہ ان کے سامنے ٹھیک آدمی (کی شکل) بن گیا۔ ﴿۱۷﴾ (ف) مریمؑ بولیں کہ اگر تم پرہیز گار ہو تو میں تم سے خدا کی پناہ مانگتی ہوں۔ ﴿۱۸﴾ (ف) انہوں نے کہا کہ میں تو تمہارے پروردگار کا بھیجا ہوا (یعنی فرشتہ) ہوں (اور اس لئے آیا ہوں) کہ تمہیں پاکیزہ لڑکا بخشوں۔ ﴿۱۹﴾ (ف) مریمؑ نے کہا کہ میرے ہاں لڑکا کیونکر ہوگا مجھے کسی بشر نے چھوا تک نہیں اور میں بدکار بھی نہیں ہوں۔ ﴿۲۰﴾ (ف) (فرشتے نے) کہا کہ یونہی (ہوگا) تمہارے پروردگار نے فرمایا کہ یہ مجھے آسان ہے اور (میں اسے اسی طریق سے پیدا کروں گا) تاکہ اس کو لوگوں کے لئے اپنی طرف سے نشانی اور (ذریعہ) رحمت اور (مہربانی) بناؤں اور یہ کام مقرر ہو چکا ہے۔ ﴿۲۱﴾ (ف) تو وہ اس بچے کے ساتھ حاملہ ہو گئیں اور اسے لے کر ایک دور جگہ چلی گئیں۔ ﴿۲۲﴾ (ف) پھر دردزہ ان کو کھجور کے تنے کی طرف لے آیا کہنے لگیں کہ کاش میں اس سے پہلے مرچکی اور بھولی بسری ہوگئی ہوتی۔ ﴿۲۳﴾ (ف) اس وقت ان کے نیچے کی جانب سے فرشتے نے ان کو آواز دی کہ غمناک نہ ہو تمہارے پروردگار نے تمہارے نیچے ایک چشمہ جاری کر دیا ہے۔ ﴿۲۴﴾ (ف)

Marfat.com

وَهُزِّيْٓ اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسٰقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا ﴿٢٥﴾ فَكُلِيْ وَاشْرَبِيْ
وَقَرِّيْ عَيْنًا ۚ فَاِمَّا تَرَيِنَّ مِنَ الْبَشَرِ اَحَدًا ۙ فَقُوْلِيْٓ اِنِّيْ نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا
فَلَنْ اُكَلِّمَ الْيَوْمَ اِنْسِيًّا ﴿٢٦﴾ فَاَتَتْ بِهٖ قَوْمَهَا تَحْمِلُهٗ ۭ قَالُوْا يٰمَرْيَمُ لَقَدْ جِئْتِ
شَيْــًٔـا فَرِيًّا ﴿٢٧﴾ يٰٓاُخْتَ هٰرُوْنَ مَا كَانَ اَبُوْكِ امْرَاَ سَوْءٍ وَّمَا كَانَتْ اُمُّكِ بَغِيًّا ﴿٢٨﴾
فَاَشَارَتْ اِلَيْهِ ۭ قَالُوْا كَيْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا ﴿٢٩﴾ قَالَ اِنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ ۣ
اٰتٰىنِيَ الْكِتٰبَ وَجَعَلَنِيْ نَبِيًّا ﴿٣٠﴾ وَّجَعَلَنِيْ مُبٰرَكًا اَيْنَ مَا كُنْتُ ۠ وَاَوْصٰنِيْ
بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَيًّا ﴿٣١﴾ وَّبَرًّا بِوَالِدَتِيْ ۡ وَلَمْ يَجْعَلْنِيْ جَبَّارًا
شَقِيًّا ﴿٣٢﴾ وَالسَّلٰمُ عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدْتُّ وَيَوْمَ اَمُوْتُ وَيَوْمَ اُبْعَثُ حَيًّا ﴿٣٣﴾ ذٰلِكَ
عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ ۚ قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِيْ فِيْهِ يَمْتَرُوْنَ ﴿٣٤﴾

اور کھجور کے تنے کو پکڑ کر اپنی طرف ہلاؤ تم پر تازہ تازہ کھجوریں جھڑ پڑیں گی۔ ﴿۲۵﴾ (ف) تو کھاؤ اور پیو اور آنکھیں ٹھنڈی
کرو اگر تم کسی آدمی کو دیکھو تو کہنا کہ میں نے خدا کے لئے روزے کی منت مانی ہے تو آج میں کسی آدمی سے ہرگز کلام نہ
کرونگی۔ ﴿۲۶﴾ (ف) پھر وہ اس (بچے) کو اٹھا کر اپنی قوم کے لوگوں کے پاس آئیں۔ وہ کہنے لگے کہ مریمؑ یہ تو تو نے برا کام
کیا ہے۔ ﴿۲۷﴾ (ف) اے ہارونؑ کی بہن نہ تو تیرا باپ ہی بداطوار آدمی تھا نہ تیری ماں ہی بدکار تھی۔ ﴿۲۸﴾ (ف) تو مریمؑ نے
اس لڑکے کی طرف اشارہ کیا۔ وہ بولے کہ ہم اس سے کہ گود کا بچہ ہے کیونکر بات کریں۔ ﴿۲۹﴾ (ف) بچے نے کہا کہ میں خدا
کا بندہ ہوں۔ اس نے مجھے کتاب دی ہے اور نبی بنایا ہے۔ ﴿۳۰﴾ (ف) اور میں جہاں ہوں (اور جس حال میں ہوں) مجھے
صاحب برکت کیا ہے اور جب تک زندہ ہوں مجھ کو نماز اور زکوٰۃ کا ارشاد فرمایا ہے۔ ﴿۳۱﴾ (ف) اور (مجھے) اپنی ماں کے
ساتھ نیک سلوک کرنے والا (بنایا ہے) اور سرکش و بدبخت نہیں بنایا۔ ﴿۳۲﴾ (ف) اور جس دن میں پیدا ہوا اور جس دن مرونگا
اور جس دن زندہ کر کے اٹھایا جاؤنگا مجھ پر سلام (ورحمت) ہے۔ ﴿۳۳﴾ (ف) یہ مریمؑ کے بیٹے عیسیٰؑ ہیں۔ (اور یہ) سچی بات
ہے جس میں لوگ شک کرتے ہیں۔ ﴿۳۴﴾ (ف)

Marfat.com

مَا كَانَ لِلّٰهِ اَنْ يَّتَّخِذَ مِنْ وَّلَدٍ ۙ سُبْحٰنَهٗ ؕ اِذَا قَضٰۤى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ
كُنْ فَيَكُوْنُ ؕ ﴿۳۵﴾ وَاِنَّ اللّٰهَ رَبِّىْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿۳۶﴾
فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ مِنْۢ بَيْنِهِمْ ۚ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ مَّشْهَدِ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۳۷﴾
اَسْمِعْ بِهِمْ وَاَبْصِرْ ۙ يَوْمَ يَاْتُوْنَنَا لٰكِنِ الظّٰلِمُوْنَ الْيَوْمَ فِىْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۳۸﴾
وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ اِذْ قُضِىَ الْاَمْرُ ۘ وَهُمْ فِىْ غَفْلَةٍ وَّهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۳۹﴾
اِنَّا نَحْنُ نَرِثُ الْاَرْضَ وَمَنْ عَلَيْهَا وَاِلَيْنَا يُرْجَعُوْنَ ﴿۴۰﴾ ع وَاذْكُرْ فِى الْكِتٰبِ
اِبْرٰهِيْمَ ؕ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا ﴿۴۱﴾ اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ يٰۤاَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا
يَسْمَعُ وَلَا يُبْصِرُ وَلَا يُغْنِىْ عَنْكَ شَيْئًا ﴿۴۲﴾

یہ خدا کی شان سے بعید ہے کہ وہ اپنا بیٹا بنانے کی خاطر (مریمؑ کے پیٹ سے) کوئی بچہ پکڑے۔ وہ (ایسی خواہشوں سے) پاک ہے۔ اس نے اگر (بن باپ اولاد پیدا کر کے انسان کو اپنے آئندہ لائحہ عمل کے متعلق اشارہ کرنے کی غرض سے) کسی (نئے قانون فطرت کے رائج کرنے) کا فیصلہ کر لیا تو اس قانون کو کہتا ہے (ناموافق حالات میں بھی) ''ہو جا'' اور وہ ''ہو جاتا'' ہے۔ ﴿۳۵﴾ (تک ۱: ۱۹۰) بیشک خدا ہی میرا رب ہے اور تمہارا رب بھی ہے تو اسی کے ملازم بن جاؤ کہ یہی سیدھا رستہ ہے۔ ﴿۳۶﴾ (تذ۔ ۲: ۲۵۱) لیکن گروہوں نے آپس میں اختلاف پیدا کر لیا تو حیف ہے ان کافروں پر جنہوں نے روز قیامت کے المناک عذاب سے انکار کیا۔ ﴿۳۷﴾ (تذ۔ ۲: ۲۵۱) وہ جس دن ہمارے سامنے آئیں گے کیسے سننے والے اور کیسے دیکھنے والے ہوں گے مگر ظالم آج صریح گمراہی میں ہیں۔ ﴿۳۸﴾ (ف) اور ان کو حسرت (وافسوس) کے دن سے ڈراؤ جب بات فیصل کر دی جائے گی اور (ہیہات) وہ غفلت میں (پڑے ہوئے ہیں) اور ایمان نہیں لاتے۔ ﴿۳۹﴾ (ف) ہم ہی زمین کے اور جو لوگ اس پر (بستے) ہیں ان کے وارث ہیں۔ اور ہماری ہی طرف ان کو لوٹنا ہوگا۔ ﴿۴۰﴾ (ف) اور کتاب میں ابراہیمؑ کو یاد کرو۔ بیشک وہ نہایت سچے پیغمبر تھے۔ ﴿۴۱﴾ (ف) جب انہوں نے اپنے باپ سے کہا کہ ابا آپ ایسی چیزوں کو کیوں پوجتے ہیں جو نہ سنیں اور نہ دیکھیں اور نہ آپ کے کچھ کام آ سکیں۔ ﴿۴۲﴾ (ف)

Marfat.com

يٰۤاَبَتِ اِنِّىۡ قَدۡ جَآءَنِىۡ مِنَ الۡعِلۡمِ مَا لَمۡ يَاۡتِكَ فَاتَّبِعۡنِىۡۤ اَهۡدِكَ صِرَاطًا سَوِيًّا ۴۳
يٰۤاَبَتِ لَا تَعۡبُدِ الشَّيۡطٰنَ ؕ اِنَّ الشَّيۡطٰنَ كَانَ لِلرَّحۡمٰنِ عَصِيًّا ۴۴ يٰۤاَبَتِ اِنِّىۡۤ
اَخَافُ اَنۡ يَّمَسَّكَ عَذَابٌ مِّنَ الرَّحۡمٰنِ فَتَكُوۡنَ لِلشَّيۡطٰنِ وَلِيًّا ۴۵ قَالَ
اَرَاغِبٌ اَنۡتَ عَنۡ اٰلِهَتِىۡ يٰۤاِبۡرٰهِيۡمُ ۚ لَـئِنۡ لَّمۡ تَنۡتَهِ لَاَرۡجُمَنَّكَ وَاهۡجُرۡنِىۡ
مَلِيًّا ۴۶ قَالَ سَلٰمٌ عَلَيۡكَ ۚ سَاَسۡتَغۡفِرُ لَـكَ رَبِّىۡ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِىۡ حَفِيًّا ۴۷ وَاَعۡتَزِلُكُمۡ
وَمَا تَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ وَاَدۡعُوۡا رَبِّىۡ ۖ عَسٰۤى اَلَّاۤ اَكُوۡنَ بِدُعَآءِ رَبِّىۡ شَقِيًّا ۴۸
فَلَمَّا اعۡتَزَلَهُمۡ وَمَا يَعۡبُدُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ ۙ وَهَبۡنَا لَهٗۤ اِسۡحٰقَ وَيَعۡقُوۡبَ ؕ
وَكُلًّا جَعَلۡنَا نَبِيًّا ۴۹ وَوَهَبۡنَا لَهُمۡ مِّنۡ رَّحۡمَتِنَا وَجَعَلۡنَا لَهُمۡ لِسَانَ صِدۡقٍ
ع عَلِيًّا ۵۰ وَاذۡكُرۡ فِى الۡكِتٰبِ مُوۡسٰٓى ۚ اِنَّهٗ كَانَ مُخۡلَصًا وَّكَانَ رَسُوۡلًا نَّبِيًّا ۵۱
وَنَادَيۡنٰهُ مِنۡ جَانِبِ الطُّوۡرِ الۡاَيۡمَنِ وَقَرَّبۡنٰهُ نَجِيًّا ۵۲

Marfat.com

ابا مجھے ایسا علم ملا ہے جو آپ کو نہیں ملا تو میرے ساتھ ہو جیئے میں آپ کو سیدھی راہ پر چلا دونگا۔ ۴۳ (ف) ابا شیطان کی پر ستش نہ کیجئے۔ بیشک شیطان خدا کا نافرمان ہے۔ ۴۴ (ف) ابا مجھے ڈر لگتا ہے کہ آپ کو خدا کا عذاب آ پکڑے تو آپ شیطان کے ساتھی ہو جائیں۔ ۴۵ (ف) اس نے کہا کہ ابراہیمؑ کیا تو میرے معبودوں سے برگشتہ ہے۔ اگر تو باز نہ آئے گا تو میں تجھے سنگسار کر دوں گا اور تو ہمیشہ کے لئے مجھ سے دور ہو جا۔ ۴۶ (ف) ابراہیمؑ نے سلام علیک کہا (اور کہا کہ) میں آپ کے لئے اپنے پروردگار سے بخشش مانگوں گا بے شک وہ مجھ پر نہایت مہربان ہے۔ ۴۷ (ف) اور میں آپ لوگوں سے اور جن کو آپ خدا کے سوا پکارا کرتے ہیں ان سے کنارا کرتا ہوں۔ اور اپنے پروردگار ہی کو پکاروں گا امید ہے کہ میں اپنے پروردگار کو پکار کر محروم نہیں رہوں گا۔ ۴۸ (ف) اور جب ابراہیمؑ ان لوگوں سے اور جن کی وہ خدا کے سوا پرستش کرتے تھے ان سے الگ ہو گئے تو ہم نے ان کو اسحاقؑ اور (اسحاقؑ کو یعقوبؑ بخشے) اور سب کو پیغمبر بنا دیا۔ ۴۹ (ف) اور ان کو اپنی رحمت سے (بہت سی چیزیں) عنایت کیں اور ان کا ذکر جمیل بلند کیا۔ ۵۰ (ف) اور کتاب میں موسیٰؑ کا بھی ذکر کرو بیشک وہ (ہمارے) برگزیدہ اور پیغمبر مرسل تھے۔ ۵۱ (ف) اور ہم نے ان کو طور کی داہنی جانب پکار ا اور باتیں کرنے کے لئے نزدیک بلایا۔ ۵۲ (ف)

وَوَهَبْنَا لَهٗ مِنْ رَّحْمَتِنَآ اَخَاهُ هٰرُوْنَ نَبِيًّا ﴿۵۳﴾ وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِسْمٰعِيْلَ اِنَّهٗ
كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ﴿۵۴﴾ وَكَانَ يَاْمُرُ اَهْلَهٗ بِالصَّلٰوةِ
وَالزَّكٰوةِ وَكَانَ عِنْدَ رَبِّهٖ مَرْضِيًّا ﴿۵۵﴾ وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِدْرِيْسَ اِنَّهٗ كَانَ
صِدِّيْقًا نَّبِيًّا ﴿۵۶﴾ وَّرَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا ﴿۵۷﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ
النَّبِيّٖنَ مِنْ ذُرِّيَّةِ اٰدَمَ وَمِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ وَّمِنْ ذُرِّيَّةِ اِبْرٰهِيْمَ
وَاِسْرَآءِيْلَ وَمِمَّنْ هَدَيْنَا وَاجْتَبَيْنَا اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُ الرَّحْمٰنِ خَرُّوْا
سُجَّدًا وَّبُكِيًّا ﴿۵۸﴾ السجدۃ فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا
الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ﴿۵۹﴾ اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ
يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ شَيْئًا ﴿۶۰﴾

اور اپنی مہربانی سے ان کو ان کا بھائی ہارونؑ پیغمبر عطا کیا۔ ﴿۵۳﴾ (ف) اور کتاب میں اسمعیلؑ کا ذکر کرو وہ وعدے کے سچے اور ہمارے بھیجے ہوئے نبی تھے۔ ﴿۵۴﴾ (ف) اور اپنے گھر والوں کو نماز اور زکوۃ کا حکم کرتے تھے اور اپنے پروردگار کے ہاں پسندیدہ (برگزیدہ) تھے۔ ﴿۵۵﴾ (ف) اے پیغمبر! ابراہیمؑ اور موسیٰؑ اور اسمعیلؑ کے جلیل القدر کارناموں کو یاد کرنے کے بعد اس ہماری کتاب میں ادریسؑ کا تذکرہ بھی کرو کیونکہ اس میں شک نہیں کہ یہ کارکن شخص بھی اپنے اعمال وافعال سے اپنے ایمان کی بڑی ہی تصدیق کرنے والا اور قانون خدا سے بڑا ہی باخبر تھا۔ ﴿۵۶﴾ (تد۔ ۱:۲۲۰) اور اسی وجہ سے ہم نے اس کو ایک نہایت بلند منصب پر سرفراز کیا تھا۔ ﴿۵۷﴾ (تد۔ ۱:۲۲۰) اولاد آدمؑ میں سے یہی وہ انبیاء لوگ تھے جن پر خدا نے اپنے بے حد احسان کئے اور جو اس دنیا سے فی الحقیقت سرخ رو ہو کر گئے (تد۔ ۱:۲۲۰) یہ وہ لوگ ہیں جن پر خدا نے پیغمبروں میں سے فضل کیا (یعنی) اولاد آدم میں سے اور ان لوگوں میں سے جن کو ہم نے نوحؑ کے ساتھ (کشتی میں) سوار کیا اور ابراہیمؑ اور یعقوبؑ کی اولاد میں سے اور ان لوگوں میں سے جن کو ہم نے ہدایت دی اور برگزیدہ کیا۔ جب ان کے سامنے ہماری آیتیں پڑھی جاتی تھیں تو سجدے میں گر پڑتے اور روتے رہتے تھے۔ ﴿۵۸﴾ (ف) پھر ان لوگوں کے بعد ایسے نابکار جانشیں آئے جنہوں نے الصلوۃ کو بالکل ناکارہ کر دیا اس کی حکمت کو اسقدر بھلا دیا کہ وہ بالکل ایک لاطائل شے بن گئی اور اپنی نفسانی خواہشات کے پیچھے لگے رہے تو یہی وہ لوگ ہیں جو عنقریب ہلاکت سے دوچار ہونگے۔ ﴿۵۹﴾ (تد۔ ۱:۲۶۶) ہاں جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور عمل نیک کئے تو ایسے لوگ بہشت میں داخل ہوں گے اور ان کا ذرا نقصان نہ کیا جائے گا۔ ﴿۶۰﴾ (ف)

Marfat.com

جَنّٰتِ عَدْنِ ۣالَّتِیْ وَعَدَ الرَّحْمٰنُ عِبَادَهٗ بِالْغَیْبِ ۭ اِنَّهٗ كَانَ وَعْدُهٗ مَاْتِیًّا ﴿۶۱﴾ لَا یَسْمَعُوْنَ
فِیْهَا لَغْوًا اِلَّا سَلٰمًا ۭ وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِیْهَا بُكْرَةً وَّعَشِیًّا ﴿۶۲﴾ تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِیْ
نُوْرِثُ مِنْ عِبَادِنَا مَنْ كَانَ تَقِیًّا ﴿۶۳﴾ وَمَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّكَ ۚ لَهٗ مَا بَیْنَ
اَیْدِیْنَا وَمَا خَلْفَنَا وَمَا بَیْنَ ذٰلِكَ ۚ وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِیًّا ﴿۶۴﴾ رَبُّ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَهُمَا فَاعْبُدْهُ وَاصْطَبِرْ لِعِبَادَتِهٖ ۭ هَلْ تَعْلَمُ لَهٗ سَمِیًّا ﴿۶۵﴾ ع ۱۵
وَیَقُوْلُ الْاِنْسَانُ ءَاِذَا مَا مِتُّ لَسَوْفَ اُخْرَجُ حَیًّا ﴿۶۶﴾ اَوَلَا یَذْكُرُ الْاِنْسَانُ اَنَّا
خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ یَكُ شَیْـًٔا ﴿۶۷﴾ فَوَرَبِّكَ لَنَحْشُرَنَّهُمْ وَالشَّیٰطِیْنَ ثُمَّ
لَنُحْضِرَنَّهُمْ حَوْلَ جَهَنَّمَ جِثِیًّا ﴿۶۸﴾ ثُمَّ لَنَنْزِعَنَّ مِنْ كُلِّ شِیْعَةٍ اَیُّهُمْ اَشَدُّ
عَلَی الرَّحْمٰنِ عِتِیًّا ﴿۶۹﴾ ثُمَّ لَنَحْنُ اَعْلَمُ بِالَّذِیْنَ هُمْ اَوْلٰی بِهَا صِلِیًّا ﴿۷۰﴾

(یعنی) بہشت جاودانی (میں) جس کا خدا نے اپنے بندوں سے وعدہ کیا ہے (اور جو ان کی آنکھوں سے) پوشیدہ (ہے) بیشک اس کا وعدہ (نیک کاروں کے سامنے) آنے والا ہے۔ ﴿۶۱﴾ (ف) وہ اس میں سلام کے سوا کوئی بیہودہ کلام نہ سنیں گے اور ان کے لئے صبح وشام کھانا تیار ہوگا۔ ﴿۶۲﴾ (ف) یہی وہ جنت ہے جس کا ہم اپنے بندوں میں سے ایسے شخص کو وارث بنائیں گے جو پرہیز گار ہوگا۔ ﴿۶۳﴾ (ف) اور (فرشتوں نے پیغمبر کو جواب دیا کہ) ہم تمہارے پروردگار کے حکم کے سوا اتر نہیں سکتے جو کچھ ہمارے آگے ہے اور جو پیچھے ہے اور جو ان کے درمیان ہے سب اسی کا ہے اور تمہارا پروردگار بھولنے والا نہیں۔ ﴿۶۴﴾ (ف) (یعنی) آسمان اور زمین کا اور جو ان دونوں کے درمیان ہے سب کا پروردگار۔ تو اسی کی عبادت کرو اور اسی کی عبادت پر ثابت قدم رہو۔ بھلا تم کوئی اس کا ہم نام جانتے ہو۔ ﴿۶۵﴾ (ف) اور (کافر) انسان کہتا ہے کہ جب میں مر جاؤنگا تو کیا زندہ کر کے نکالا جاؤں گا۔ ﴿۶۶﴾ (ف) کیا (ایسا) انسان یاد نہیں کرتا کہ ہم نے اس کو پہلے بھی تو پیدا کیا تھا اور وہ کچھ بھی چیز نہ تھا۔ ﴿۶۷﴾ (ف) تمہارے پروردگار کی قسم ہم ان کو جمع کریں گے اور شیطانوں کو بھی پھر ان سب کو جہنم کے گرد حاضر کریں گے۔ (اور وہ) گھٹنوں پر گرے ہوئے (ہوں گے) ﴿۶۸﴾ (ف) پھر ہر جماعت میں سے ہم ایسے لوگوں کو کھینچ نکالیں گے جو خدا سے سخت سرکشی کرتے تھے۔ ﴿۶۹﴾ (ف) اور ہم ان لوگوں سے خوب واقف ہیں جو ان میں داخل ہونے کے زیادہ لائق ہیں۔ ﴿۷۰﴾ (ف)

Marfat.com

وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا ۚ كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا ﴿۷۱﴾ ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِيْنَ
اتَّقَوْا وَّنَذَرُ الظّٰلِمِيْنَ فِيْهَا جِثِيًّا ﴿۷۲﴾ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا ۙ اَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ خَيْرٌ مَّقَامًا وَّاَحْسَنُ نَدِيًّا ﴿۷۳﴾
وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ هُمْ اَحْسَنُ اَثَاثًا وَّرِءْيًا ﴿۷۴﴾ قُلْ مَنْ كَانَ
فِي الضَّلٰلَةِ فَلْيَمْدُدْ لَهُ الرَّحْمٰنُ مَدًّا ۚ حَتّٰٓى اِذَا رَاَوْا مَا يُوْعَدُوْنَ اِمَّا الْعَذَابَ
وَاِمَّا السَّاعَةَ ۭ فَسَيَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضْعَفُ جُنْدًا ﴿۷۵﴾ وَيَزِيْدُ اللّٰهُ
الَّذِيْنَ اهْتَدَوْا هُدًى ۭ وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا
وَّخَيْرٌ مَّرَدًّا ﴿۷۶﴾ اَفَرَءَيْتَ الَّذِيْ كَفَرَ بِاٰيٰتِنَا وَقَالَ لَاُوْتَيَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا ﴿۷۷﴾ ۭ
اَطَّلَعَ الْغَيْبَ اَمِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ﴿۷۸﴾ كَلَّا ۭ سَنَكْتُبُ مَا يَقُوْلُ
وَنَمُدُّ لَهٗ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا ﴿۷۹﴾ وَّنَرِثُهٗ مَا يَقُوْلُ وَيَاْتِيْنَا فَرْدًا ﴿۸۰﴾

اور تم میں سے کوئی ایک بھی نہیں جو (روز قیامت کو) حاضر نہ ہوگا۔ اور یہ ایک حتمی فیصلے کے طور پر خدا پر لازم امر ہے۔ (کہ اس
اجتماع کو منعقد کرے) ﴿۷۱﴾ (تد۔ ۲:۱۳۶:۶) پھر ہم پرہیزگاروں کو نجات دیں گے اور ظالموں کو اس میں گھٹنوں کے بل کھڑا ہوکر
چھوڑ دیں گے۔ ﴿۷۲﴾ (ف) اور جب ان لوگوں کے سامنے ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو جو کافر ہیں وہ مومنوں سے کہتے ہیں
کہ دونوں فریق میں سے مکان کس کے اچھے اور مجلسیں کس کی بہت ہیں۔ ﴿۷۳﴾ (ف) اور ہم نے ان سے پہلے بہت سی امتیں
ہلاک کر دیں وہ لوگ (ان سے) ٹھاٹھ اور نمود میں کہیں اچھے تھے۔ ﴿۷۴﴾ (ف) کہہ دو کہ جو شخص گمراہی میں پڑا ہوا ہے خدا اس کو
آہستہ آہستہ مہلت دیئے جاتا ہے یہاں تک کہ جب اس چیز کو دیکھ لیں گے جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے خواہ عذاب اور خواہ
قیامت تو (اس وقت) جان لیں گے کہ مکان کس کا بڑا ہے اور لشکر کس کا کمزور ہے۔ ﴿۷۵﴾ (ف) اور جو لوگ ہدایت یاب ہیں خدا
ان کو زیادہ ہدایت دیتا ہے' اور نیکیاں جو باقی رہنے والی ہیں وہ تمہارے پروردگار کے صلے کے لحاظ سے خوب اور انجام کے اعتبار
سے بہتر ہیں۔ ﴿۷۶﴾ (ف) بھلا تم نے اس شخص کو دیکھا جس نے ہماری آیتوں سے کفر کیا اور کہنے لگا کہ (اگر میں از سر نو زندہ ہوا
بھی تو یہی) مال اور اولاد مجھے (وہاں) ملے گا۔ ﴿۷۷﴾ (ف) کیا اس نے غیب کی خبر پالی ہے یا خدا کے یہاں (سے) عہد لے لیا
ہے۔ ﴿۷۸﴾ (ف) ہر گز نہیں یہ جو کچھ کہتا ہے ہم اس کو لکھتے جاتے اور اس کے لئے آہستہ آہستہ عذاب بڑھاتے جاتے ہیں۔
﴿۷۹﴾ (ف) اور جو چیزیں یہ بتاتا ہے ان کے ہم وارث ہونگے اور یہ اکیلا ہمارے سامنے آئے گا۔ ﴿۸۰﴾ (ف)

Marfat.com

وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لِّيَكُوْنُوْا لَهُمْ عِزًّا ﴿۸۱﴾ كَلَّا ؕ سَيَكْفُرُوْنَ بِعِبَادَتِهِمْ
وَيَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِمْ ضِدًّا ﴿۸۲﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّآ اَرْسَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ
تَؤُزُّهُمْ اَزًّا ﴿۸۳﴾ فَلَا تَعْجَلْ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّمَا نَعُدُّ لَهُمْ عَدًّا ﴿۸۴﴾ يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِيْنَ
اِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْدًا ﴿۸۵﴾ وَّنَسُوْقُ الْمُجْرِمِيْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ وِرْدًا ﴿۸۶﴾ لَا يَمْلِكُوْنَ
الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ﴿۸۷﴾ وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ
وَلَدًا ﴿۸۸﴾ لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْـًٔا اِدًّا ﴿۸۹﴾ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ
الْاَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا ﴿۹۰﴾ اَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا ﴿۹۱﴾ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لِلرَّحْمٰنِ
اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا ﴿۹۲﴾ اِنْ كُلُّ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِلَّآ اٰتِي الرَّحْمٰنِ
عَبْدًا ﴿۹۳﴾ لَقَدْ اَحْصٰىهُمْ وَعَدَّهُمْ عَدًّا ﴿۹۴﴾ وَكُلُّهُمْ اٰتِيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَرْدًا ﴿۹۵﴾
اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا ﴿۹۶﴾

ع ۶ وقف لازم وقف لازم

ان لوگوں نے خدا کے سوا اور معبود بنا لئے ہیں تا کہ وہ ان کے لئے (موجب عزت و) مدد ہوں۔ ﴿۸۱﴾ (ف) ہرگز نہیں وہ (معبودان باطل) ان کی پرستش سے انکار کریں گے اور ان کے دشمن (ومخالف) ہوں گے۔ ﴿۸۲﴾ (ف) کیا تم نے نہیں دیکھا کہ ہم نے شیطانوں کو کافروں پر چھوڑ رکھا ہے کہ وہ ان کو برانگیختہ کرتے رہتے ہیں۔ ﴿۸۳﴾ (ف) تو تم ان پر (عذاب کے لئے) جلدی نہ کرو۔ اور ہم تو ان کے لئے (دن) شمار کر رہے ہیں۔ ﴿۸۴﴾ (ف) جس روز ہم پرہیزگاروں کو خدا کے سامنے (بطور) مہمان جمع کریں گے۔ ﴿۸۵﴾ (ف) اور گنہگاروں کو دوزخ کی طرف پیاسے ہانک لے جائیں گے۔ ﴿۸۶﴾ (ف) (تو لوگ) کسی کی سفارش کا اختیار نہ رکھیں گے مگر جس نے خدا سے اقرار لیا ہو۔ ﴿۸۷﴾ (ف) حضرت عیسیٰؑ کو خدا کا بیٹا بناتے ہیں۔ ﴿۸۸﴾ (تک ا:۱۹۰) خدا پر یہ تہمت لگانا اسقدر برا ہے (کہ عجب نہیں اس کو سن کر انکار کے طور پر۔ ﴿۸۹﴾ (تک-ا: ۱۹۰) آسمان پھٹ جائیں' زمین میں شگاف ہو جائے اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائیں۔ ﴿۹۰﴾ (تک-ا: ۱۹۰) کہ انہوں نے خدا کے لئے بیٹا تجویز کیا۔ ﴿۹۱﴾ (ف) اور خدا کو شایاں نہیں کہ کسی کو بیٹا بنائے۔ ﴿۹۲﴾ (ف) تمام شخص جو آسمانوں اور زمین میں ہیں سب خدا کے روبرو بندے ہو کر آئیں گے۔ ﴿۹۳﴾ (ف) اس نے ان (سب) کو (اپنے علم سے) گھیر رکھا اور ایک ایک کو شمار کر رکھا ہے۔ ﴿۹۴﴾ (ف) اور سب قیامت کے دن اس کے سامنے اکیلے اکیلے حاضر ہوں گے۔ ﴿۹۵﴾ (ف) اور جو لوگ ایمان لائے اور عمل نیک کئے خدا ان کی محبت (مخلوقات کے دل میں) پیدا کر دے گا۔ ﴿۹۶﴾ (ف)

Marfat.com

فَاِنَّمَا يَسَّرۡنٰهُ بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ بِهِ الۡمُتَّقِيۡنَ وَ تُنۡذِرَ بِهٖ قَوۡمًا لُّدًّا ﴿۹۷﴾ وَكَمۡ اَهۡلَكۡنَا
قَبۡلَهُمۡ مِّنۡ قَرۡنٍ ؕ هَلۡ تُحِسُّ مِنۡهُمۡ مِّنۡ اَحَدٍ اَوۡ تَسۡمَعُ لَهُمۡ رِكۡزًا ﴿۹۸﴾ ع النصف ۹

اے پیغمبر! ہم نے قرآن کو تمہاری زبان کا لباس پہنا کر محض اس لئے آسان کر دیا ہے کہ تم اس کے ذریعے سے خدا سے ڈرنے والوں کو خوش حالی کی خبر دو' اور عرب کی جھگڑالو اور اکھڑ قوم کو عذاب خدا سے ڈراؤ۔ ﴿۹۷﴾ (تد ا: ۸۰) اور ہم اس سے پہلے کتنی ہی قوموں کو ہلاک کر چکے ہیں۔ کیا اب تم ان میں سے کسی کو بھی دیکھ رہے ہو' یا ان کی بھنک تک بھی سنتے ہو!۔ ﴿۹۸﴾ (تد۔ا: ۸۰)

آیاتھا ۱۳۵ — ۲۰ سُورَۃُ طٰهٰ مَکِّیَّۃٌ ۵۵ — رکوعاتھا ۸

ترجمہ المشرقیؒ: ۳۴ آیات — بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ — ترجمہ مولانا جالندھریؒ: ۱۰۱ آیات

طٰهٰ ﴿۱﴾ مَاۤ اَنۡزَلۡنَا عَلَيۡكَ الۡقُرۡاٰنَ لِتَشۡقٰٓى ﴿۲﴾ اِلَّا تَذۡكِرَةً لِّمَنۡ يَّخۡشٰى ﴿۳﴾ تَنۡزِيۡلًا مِّمَّنۡ
خَلَقَ الۡاَرۡضَ وَالسَّمٰوٰتِ الۡعُلٰى ﴿۴﴾ اَلرَّحۡمٰنُ عَلَى الۡعَرۡشِ اسۡتَوٰى ﴿۵﴾

تعارفی نوٹ

(اس سورت) کا مطالعہ کرنے کے بعد حضرت عمرؓ اور حضرت حمزہؓ مسلمان ہوئے تھے اور جو ۰۵ نبوی کے پہلے دو چار مہینوں میں نازل ہوئی۔ (تک۔ا: ۱۷۶)

اس سورت میں پھر سورج نکلنے اور غروب ہونے سے پہلے بلکہ دن کے دونوں کناروں پر (اطراف النہار) اور رات کے کچھ حصہ میں خدا کے حضور میں کھڑے ہونے اور اس کی حمد کرنے کا ہے اور گھر والوں کو کہا گیا ہے کہ وہ بھی الصلوٰۃ ادا کریں بلکہ الصلوٰۃ کا لفظ پہلی بار آیا ہے۔ اس سے پہلے کی وحی میں نہیں آیا۔ اور اسی سورت میں حضرت موسیٰؑ کو بھی اقیم الصلوٰۃ لذکری کا حکم دیا گیا ہے۔

اس سے پہلی سورتوں میں بکرۃ واصیلا کے الفاظ کے بعد قبل طلوع الشمس و قبل غروبھا کے الفاظ' پھر من الیل' پھر اطراف النہار کے الفاظ سے سات وقت حمد وثنا کے مقرر ہوتے ہیں اور نتیجہ یہ نکل سکتا ہے کہ اس وقت تک نماز یعنی الصلوٰۃ کے باقاعدہ حکم کے لئے مسلمانوں کو صرف تیار کیا جا رہا تھا اور کوئی قطعی حکم نہ پہنچا تھا۔ (تک۔ا: ۱۸۰)

طہ ﴿۱﴾ (ف) (اے محمدؐ) ہم نے تم پر قرآن اس لئے نازل نہیں کیا کہ تم مشقت میں پڑ جاؤ۔ ﴿۲﴾ (ف) بلکہ اس شخص کو نصیحت دینے کے لئے (نازل کیا ہے) جو خوف رکھتا ہے۔ ﴿۳﴾ (ف) یہ اس (ذات برتر) کا اتارا ہوا ہے جس نے زمین اور اونچے اونچے آسمان بنائے۔ ﴿۴﴾ (ف) (یعنی خدائے) رحمٰن جس نے عرش پر قرار پکڑا۔ ﴿۵﴾ (ف)

Marfat.com

لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَمَا بَیْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرٰی ۞ وَاِنْ تَجْهَرْ
بِالْقَوْلِ فَاِنَّهٗ یَعْلَمُ السِّرَّ وَاَخْفٰی ۞ اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی ۞
وَهَلْ اَتٰىكَ حَدِیْثُ مُوْسٰی ۞ اِذْ رَاٰ نَارًا فَقَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْۤا اِنِّیْۤ اٰنَسْتُ نَارًا
لَّعَلِّیْۤ اٰتِیْكُمْ مِّنْهَا بِقَبَسٍ اَوْ اَجِدُ عَلَی النَّارِ هُدًی ۞ فَلَمَّاۤ اَتٰىهَا نُوْدِیَ
یٰمُوْسٰی ؕ ۞ اِنِّیْۤ اَنَا رَبُّكَ فَاخْلَعْ نَعْلَیْكَ ۚ اِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًی ؕ ۞ وَاَنَا
اخْتَرْتُكَ فَاسْتَمِعْ لِمَا یُوْحٰی ۞ اِنَّنِیْۤ اَنَا اللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنَا فَاعْبُدْنِیْ ۙ
وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِیْ ۞ اِنَّ السَّاعَةَ اٰتِیَةٌ اَكَادُ اُخْفِیْهَا لِتُجْزٰی كُلُّ
نَفْسٍ بِمَا تَسْعٰی ۞

جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور جو کچھ ان دونوں کے بیچ میں ہے اور جو کچھ (زمین کی) مٹی کے نیچے ہے سب اسی کا ہے۔ (۶) (ف) اور اگر تم پکار کر بات کہو تو وہ تو چھپے بھید اور نہایت پوشیدہ بات تک کو جانتا ہے۔ (۷) (ف) (وہ معبود برحق ہے کہ) اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اس کے (سب) نام اچھے ہیں۔ (۸) (ف) اور کیا تمہیں موسیٰ (کے حال) کی خبر ملی ہے۔ (۹) (ف) جب انہوں نے آگ دیکھی تو اپنے گھر کے لوگوں سے کہا کہ تم (یہاں) ٹھہرو میں نے آگ دیکھی ہے (میں وہاں جاتا ہوں) شاید اس میں سے میں تمہارے پاس انگاری لاؤں یا آگ (کے مقام) کا رستہ معلوم کرسکوں۔ (۱۰) (ف) جب وہاں پہنچے تو آواز آئی کہ موسیٰ۔ (۱۱) (ف) میں تو تمہارا پروردگار ہوں تو اپنی جوتیاں اتار دو۔ تم (یہاں) پاک میدان (یعنی) طویٰ میں ہو۔ (۱۲) (ف) اور میں نے تم کو انتخاب کرلیا ہے تو جو حکم دیا جائے اسے سنو۔ (۱۳) (ف) اے موسیٰ! اس میں شک نہیں کہ میں ہی مالک زمین و آسمان ہوں، میرے سوا کوئی حاکم اعلیٰ نہیں، تو تم میری ہی عبادت اور ملازمت اختیار کرو، اور میری یاد اور غائبانہ خوف دل میں رکھنے کے لئے الصلوٰۃ پر قائم رہو یعنی احیاناً میرے حضور میں حاضر بھی ہوا کرو۔ (۱۴) (تذ۔ ۱:۱۰۹) (اے خدا کے برگزیدہ پیغمبر موسیٰ! بگوش دل سن رکھ کہ) وہ خاص گھڑی ضرور بضرور ایک نہ ایک دن آنے والی ہے، (وہ میرے حساب کے مطابق کچھ دور نہیں) میں اس کو عنقریب کائنات عالم پر عیاں کرنے والا ہوں تاکہ ہر شخص کو اس کی سعی و عمل کے مطابق پورا بدلہ مل کر رہے۔ (۱۵) (تذ۔ ۲:۱۳۵)

Marfat.com

فَلَا يَصُدَّنَّكَ عَنْهَا مَنْ لَّا يُؤْمِنُ بِهَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ فَتَرْدٰى ﴿۱۶﴾ وَمَا تِلْكَ بِيَمِيْنِكَ
يٰمُوْسٰى ﴿۱۷﴾ قَالَ هِيَ عَصَايَ ۚ اَتَوَكَّؤُا عَلَيْهَا وَاَهُشُّ بِهَا عَلٰى غَنَمِيْ وَلِيَ
فِيْهَا مَاٰرِبُ اُخْرٰى ﴿۱۸﴾ قَالَ اَلْقِهَا يٰمُوْسٰى ﴿۱۹﴾ فَاَلْقٰىهَا فَاِذَا هِيَ حَيَّةٌ
تَسْعٰى ﴿۲۰﴾ قَالَ خُذْهَا وَلَا تَخَفْ ۖ سَنُعِيْدُهَا سِيْرَتَهَا الْاُوْلٰى ﴿۲۱﴾ وَاضْمُمْ يَدَكَ
اِلٰى جَنَاحِكَ تَخْرُجْ بَيْضَآءَ مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ اٰيَةً اُخْرٰى ﴿۲۲﴾ لِنُرِيَكَ مِنْ اٰيٰتِنَا
الْكُبْرٰى ﴿۲۳﴾ اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ﴿۲۴﴾ قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ ﴿۲۵﴾ ع
وَيَسِّرْ لِيْٓ اَمْرِيْ ﴿۲۶﴾ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ ﴿۲۷﴾ يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ ﴿۲۸﴾ وَاجْعَلْ
لِّيْ وَزِيْرًا مِّنْ اَهْلِيْ ﴿۲۹﴾ هٰرُوْنَ اَخِي ﴿۳۰﴾ اشْدُدْ بِهٖٓ اَزْرِيْ ﴿۳۱﴾ وَاَشْرِكْهُ فِيْٓ
اَمْرِيْ ﴿۳۲﴾ كَيْ نُسَبِّحَكَ كَثِيْرًا ﴿۳۳﴾ وَّنَذْكُرَكَ كَثِيْرًا ﴿۳۳﴾ اِنَّكَ كُنْتَ بِنَا بَصِيْرًا ﴿۳۵﴾

تو کہیں ایسا نہ ہو کہ جو شخص اس روز آخرت کے واقع ہونے پر یقین نہیں رکھتا اور اپنی نفسانی خواہشوں کے پیچھے لگ کر اعمال عاجلہ میں منہمک رہتا ہے (اور مزے اڑاتا پھرتا ہے) تم کو فکر قیامت سے باز رکھے (ایسا کرو گے تو) تم یہاں پر بھی تباہ ہو جاؤ گے اور روز قیامت کو پھر تمہاری تباہی ہی تباہی ہے۔ (۱۶) (تذ۔ ۲: ۱۳۵) اور موسیٰ یہ تمہارے داہنے ہاتھ میں کیا ہے۔ (۱۷) (ف) انہوں نے کہا یہ میری لاٹھی ہے اس پر میں سہارا لگاتا ہوں اور اس سے اپنی بکریوں کے لئے پتے جھاڑتا ہوں اور اس میں میرے لئے اور بھی کئی فائدے ہیں۔ (۱۸) (ف) فرمایا کہ موسیٰ اسے ڈال دو۔ (۱۹) (ف) تو انہوں نے اس کو ڈال دیا اور وہ ناگہاں سانپ بن کر دوڑنے لگا۔ (۲۰) (ف) خدا نے فرمایا کہ اسے پکڑ لو اور ڈرنا مت ہم اس کو ابھی اس کی پہلی حالت پر لوٹا دیں گے۔ (۲۱) (ف) اور اپنا ہاتھ اپنی بغل سے لگا لو وہ کسی عیب (و بیماری) کے بغیر سفید (چمکتا دمکتا) نکلے گا۔ (یہ) دوسری نشانی (ہے) (۲۲) (ف) تاکہ ہم تم کو اپنی بڑی بڑی نشانیاں ان آنکھوں سے دکھلا دیں۔ (۲۳) (حد۔ ۲۴۹) تو فرعون کی طرف جا کیونکہ وہ خدا سے باغی ہو گیا ہے۔ (۲۴) (تک۔ ۱: ۱۷۷) کہا میرے پروردگار اس کام کے لئے) میرا سینہ کھول دے۔ (۲۵) (ف) اور میرا کام آسان کر دے۔ (۲۶) (ف) اور میری زبان کی گرہ کھول دے۔ (۲۷) (ف) تاکہ وہ بات سمجھ لیں۔ (۲۸) (ف) اور میرے گھر والوں میں سے (ایک کو) میرا وزیر (یعنی مددگار) مقرر فرما۔ (۲۹) (ف) (یعنی) میرے بھائی کو ہارونؑ کو۔ (۳۰) (ف) اس سے میری قوت کو مضبوط فرما۔ (۳۱) (ف) اور اسے میرے کام میں شریک کر۔ (۳۲) (ف) تاکہ ہم تیری بہت سی تسبیح کریں۔ (۳۳) (ف) اور تجھے کثرت سے یاد کریں۔ (۳۴) (ف) تو ہم کو (ہر حال میں) دیکھ رہا ہے۔ (۳۵) (ف)

قَالَ قَدْ اُوْتِيْتَ سُؤْلَكَ يٰمُوْسٰى ﴿۳۶﴾ وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلَيْكَ مَرَّةً اُخْرٰٓى ﴿۳۷﴾ اِذْ اَوْحَيْنَآ
اِلٰٓى اُمِّكَ مَا يُوْحٰٓى ﴿۳۸﴾ اَنِ اقْذِفِيْهِ فِى التَّابُوْتِ فَاقْذِفِيْهِ فِى الْيَمِّ فَلْيُلْقِهِ
الْيَمُّ بِالسَّاحِلِ يَاْخُذْهُ عَدُوٌّ لِّىْ وَعَدُوٌّ لَّهٗ ؕ وَاَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِّنِّىْ ۚ
وَلِتُصْنَعَ عَلٰى عَيْنِىْ ﴿۳۹﴾ اِذْ تَمْشِىْٓ اُخْتُكَ فَتَقُوْلُ هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى مَنْ يَّكْفُلُهٗ ؕ
فَرَجَعْنٰكَ اِلٰٓى اُمِّكَ كَىْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ ؕ وَقَتَلْتَ نَفْسًا فَنَجَّيْنٰكَ مِنَ
الْغَمِّ وَفَتَنّٰكَ فُتُوْنًا ۫ فَلَبِثْتَ سِنِيْنَ فِىْٓ اَهْلِ مَدْيَنَ ۙ ثُمَّ جِئْتَ عَلٰى قَدَرٍ
يّٰمُوْسٰى ﴿۴۰﴾ وَاصْطَنَعْتُكَ لِنَفْسِىْ ﴿۴۱﴾ اِذْهَبْ اَنْتَ وَاَخُوْكَ بِاٰيٰتِىْ وَلَا تَنِيَا فِىْ
ذِكْرِىْ ﴿۴۲﴾ اِذْهَبَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ﴿۴۳﴾ فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهٗ
يَتَذَكَّرُ اَوْ يَخْشٰى ﴿۴۴﴾ قَالَا رَبَّنَآ اِنَّنَا نَخَافُ اَنْ يَّفْرُطَ عَلَيْنَآ اَوْ اَنْ يَّطْغٰى ﴿۴۵﴾

فرمایا موسیٰؑ تمہاری دعا قبول کی گئی۔ ﴿۳۶﴾ (ف) اور ہم نے تم پر ایک بار اور بھی احسان کیا تھا۔ ﴿۳۷﴾ (ف) جب ہم نے تمہاری والدہ کو الہام کیا تھا جو تمھیں بتایا جاتا ہے۔ ﴿۳۸﴾ (ف) (وہ یہ تھا) کہ اسے (یعنی موسیٰؑ کو صندوق میں رکھ پھر اس (صندوق) کو دریا میں ڈال دو تو دریا اسے کنارے پر ڈال دے گا (اور) میرا اور اس کا دشمن اسے اٹھالے گا اور (موسیٰ) میں نے تم پر اپنی طرف سے محبت ڈال دی (اس لئے کہ تم پر مہربانی کی جائے) اور اس لئے کہ تم میرے سامنے پرورش پاؤ۔ ﴿۳۹﴾ (ف) جب تمہاری بہن (فرعون کے پاس) گئی اور کہنے لگی کہ میں تمہیں ایسا شخص بتاؤں جو اس کو پالے۔ تو (اس طریق سے) ہم نے تم کو تمہاری ماں کے پاس پہنچا دیا تاکہ ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور رنج نہ کریں۔ اور تم نے ایک شخص کو مار ڈالا تو ہم نے تم کو غم سے مخلصی دی اور ہم نے تمہاری (کئی بار) آزمائش کی۔ پھر تم کئی سال اہل مدین میں ٹھہر ے رہے۔ پھر اے موسیٰؑ تم (قابلیت رسالت کے) اندازے پر آپہنچے۔ ﴿۴۰﴾ (ف) اور میں نے تم کو اپنے (کام کے) لئے بنایا ہے۔ ﴿۴۱﴾ (ف) تو تم اور تمہارا بھائی دونوں ہماری نشانیاں لے کر جاؤ اور میری یاد میں سستی نہ کرنا۔ ﴿۴۲﴾ (ف) تو اور تیرا بھائی ہارونؑ دونوں اس (فرعون) کی طرف جاؤ۔ (تک۔ ۱:۱۷۷) کہ وہ سرکش ہو رہا ہے۔ ﴿۴۳﴾ (ف) اور اس سے نرمی سے بات کرنا شاید وہ غور کرے یا ڈر جائے۔ ﴿۴۴﴾ (ف) دونوں کہنے لگے کہ ہمارے پروردگار ہمیں خوف ہے کہ وہ ہم پر تعدّی کرنے لگے یا زیادہ سرکش ہو جائے۔ ﴿۴۵﴾ (ف)

Marfat.com

قَالَ لَا تَخَافَآ إِنَّنِي مَعَكُمَآ أَسۡمَعُ وَأَرَىٰ ﴿٤٦﴾ فَأۡتِيَاهُ فَقُولَآ إِنَّا رَسُولَا رَبِّكَ فَأَرۡسِلۡ
مَعَنَا بَنِيٓ إِسۡرَٰٓءِيلَ وَلَا تُعَذِّبۡهُمۡۖ قَدۡ جِئۡنَٰكَ بِـَٔايَةٖ مِّن رَّبِّكَۖ وَٱلسَّلَٰمُ عَلَىٰ
مَنِ ٱتَّبَعَ ٱلۡهُدَىٰٓ ﴿٤٧﴾ إِنَّا قَدۡ أُوحِيَ إِلَيۡنَآ أَنَّ ٱلۡعَذَابَ عَلَىٰ مَن كَذَّبَ وَتَوَلَّىٰ ﴿٤٨﴾
قَالَ فَمَن رَّبُّكُمَا يَٰمُوسَىٰ ﴿٤٩﴾ قَالَ رَبُّنَا ٱلَّذِيٓ أَعۡطَىٰ كُلَّ شَيۡءٍ خَلۡقَهُۥ ثُمَّ هَدَىٰ ﴿٥٠﴾
قَالَ فَمَا بَالُ ٱلۡقُرُونِ ٱلۡأُولَىٰ ﴿٥١﴾

خدا نے فرمایا کہ ڈرومت میں تمہارے ساتھ ہوں (اور) سنتا اور دیکھتا ہوں۔ ﴿۴۶﴾ (ف) (اچھا) تو اس کے پاس جاؤ اور کہو کہ ہم آپ کے پروردگار کے بھیجے ہوئے ہیں تو بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ جانے کی اجازت دیجئے اور انہیں عذاب نہ کیجئے آپ کے پاس آپ کے پروردگار کی طرف سے نشانی لے کر آئے ہیں اور جو ہدایت کی بات مانے اس کو سلامتی ہو۔ (ف) کہو کہ بنی اسرائیل کو (اپنے محلوں کی تعمیر کے سلسلے میں کوڑے مارنے کی دردناک سزائیں دے دے کر) عذاب نہ دے۔ ﴿۴۷﴾ (تک ۱:۱۷۷) ہماری طرف یہ وحی آئی ہے کہ جو جھٹلائے اور منہ پھیرے اس کے لئے عذاب (تیار) ہے۔ ﴿۴۸﴾ (ف) پھر فرعون نے کہا کہ اے موسیٰؑ! وہ تم دونوں (یعنی تم اور تمہارے بھائی ہارونؑ) کا پروردگار کون ہے؟ ﴿۴۹﴾ (تذ۔ ۲: ۱۴۲) موسیٰؑ نے کہا کہ ہمارا پروردگار وہ ہے جس نے دنیا جہان کی ہر چیز کو اس کی پیدائش (فطرت) عطا کر کے ہدایت (راہ راست) پر لگا دیا ہے۔ ﴿۵۰﴾ ل (تذ۔ ۲: ۱۴۲) فرعون نے کہا اگر یہی بات ہے تو اگلے زمانے کے لوگوں کا جو تمہاری ہدایت سے پہلے ہو گذرے ہیں کیا حال ہوگا۔ (ان کے بارے میں خدا کیسے انصاف کرے گا) ﴿۵۱﴾ (تذ۔ ۲: ۱۸)

ل (۴۹۔۵۰) صحیفہ فطرت میں ہر شے کا چلن روز اول سے اس آئین یا نہج پر ہے جو اس کے لئے ایک دفعہ مقرر کر دیا گیا تھا۔ اس بنا پر (انسان کو چھوڑ کر کہ صرف انسان ہے جو تجارت کرتا ہے) فطرت کی ہر جاندار اور بے جان شے جو کچھ کر رہی ہے۔ ہدایت ہے' راہ راست ہے' خدا کا بتایا ہوا رستہ ہے' دین اسلام ہے۔ ان اشیاء کے روز اول سے اسی نہج پر چلے جانے اور ادھر ادھر نہ ہونے کے باعث ان میں کفر کی کوئی گنجائش نہیں۔ سورج (زمین سے تیرہ لاکھ گنا بڑا ہونے کے باوجود) روز اول سے اپنے وقت پر نکلتا ہے' وقت پر ڈوبتا ہے ایک سر مو ادھر ادھر نہیں ہوتا۔ پانی پہلے دن سے نیچے کی طرف بہتا چلا آیا ہے' کبھی اوپر کی طرف نہیں بہا۔ دریا کو ایک لمحہ رک جانے کی فرصت کبھی نہیں ملی' آگ پہلے دن سے جلاتی آئی ہے آج تک جلانے کے فعل سے نہیں ہٹی' یہ اس لئے کہ سورج' پانی' دریا' آگ ہدایت پر ہیں اور کبھی اس ہدایت سے منحرف نہیں ہوئے۔ اسی قبیل سے مچھر پہلے دن سے کاٹ رہا ہے' اور لومڑی روز اول سے ''مکر وفریب'' سے اپنا پیٹ پال رہی ہے' کوا جدھر جاتا ہے اپنا رزق ''چوری'' کر لیتا ہے...... بلی چوہے کو بے ڈکار ہضم کر لیتی ہے' ''نہایت خوبصورت'' کبوتر کو گردن سے پکڑ کر اس کے پرخچے اڑا دیتی ہے اور انسان اس کے اس فعل کو دیکھ کر تھرا اٹھتا ہے لیکن شارع کائنات کی نگاہوں میں یہ سب ہدایت ہے۔ مچھر' لومڑی' کوا' بلی سب راہ راست پر ہیں۔ انہوں نے صرف یہ کہ کوئی ''گناہ'' نہیں کیا بلکہ سب کے سب خدا کی دی ہوئی ہدایت پر ٹھیک چل رہے ہیں' سب صراط مستقیم پر ہیں۔ (تذ۔۲: ۱۴۲' ۱۴۳)

Marfat.com

قَالَ عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّيْ فِيْ كِتٰبٍ ۚ لَا يَضِلُّ رَبِّيْ وَلَا يَنْسَى ﴿۵۲﴾ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ
الْاَرْضَ مَهْدًا وَّسَلَكَ لَكُمْ فِيْهَا سُبُلًا وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ؕ فَاَخْرَجْنَا
بِهٖۤ اَزْوَاجًا مِّنْ نَّبَاتٍ شَتّٰى ﴿۵۳﴾ كُلُوْا وَارْعَوْا اَنْعَامَكُمْ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ
لِّاُولِي النُّهٰى ﴿۵۴﴾ ؑ مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً ع
اُخْرٰى ﴿۵۵﴾ وَلَقَدْ اَرَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا كُلَّهَا فَكَذَّبَ وَاَبٰى ﴿۵۶﴾ قَالَ اَجِئْتَنَا
لِتُخْرِجَنَا مِنْ اَرْضِنَا بِسِحْرِكَ يٰمُوْسٰى ﴿۵۷﴾ فَلَنَاْتِيَنَّكَ بِسِحْرٍ مِّثْلِهٖ
فَاجْعَلْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ مَوْعِدًا لَّا نُخْلِفُهٗ نَحْنُ وَلَآ اَنْتَ مَكَانًا سُوًى ﴿۵۸﴾ قَالَ
مَوْعِدُكُمْ يَوْمُ الزِّيْنَةِ وَاَنْ يُّحْشَرَ النَّاسُ ضُحًى ﴿۵۹﴾ فَتَوَلّٰى فِرْعَوْنُ
فَجَمَعَ كَيْدَهٗ ثُمَّ اَتٰى ﴿۶۰﴾ قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰى وَيْلَكُمْ لَا تَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا
فَيُسْحِتَكُمْ بِعَذَابٍ ۚ وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰى ﴿۶۱﴾

موسیٰ نے کہا ان کے اعمال کا علم خدا کے پاس ایک کتاب میں لکھا رکھا ہے، خدا ہرگز بدراہ نہیں ہوتا، نہ بھول چوک کرتا ہے (اور انہیں ان کی اعمال کے مطابق جزا و سزا دے گا) ﴿۵۲﴾ (تذ۔ ۲: ۱۸) وہ تو ایسی مقتدر ذات ہے جس نے اس تمام زمین کو تمہارے لئے فرش کر دیا، اس میں تمہارے لئے رستے نکالے، آسمان سے پانی برسایا، اور پھر اس کے ذریعے سے نباتات کے مختلف قسم اور رنگ کے جوڑے نکالے۔ ﴿۵۳﴾ (تذ۔ ۲: ۱۹) پھر حکم دیا کہ کھاؤ پیو اور اپنے مویشیوں کو بھی کھلاؤ۔ بے شک ان تمام باتوں میں صاحب غور و فکر کے لئے بہتیرے اشارے موجود ہیں۔ ﴿۵۴﴾ (تذ۔ ۲: ۱۹) اسی زمین سے ہم نے تم کو پیدا کیا ہے اور اسی میں تمہیں لوٹائیں گے اور اسی سے دوسری دفع نکالیں گے۔ ﴿۵۵﴾ (ف) اور ہم نے فرعون کو اپنی سب نشانیاں دکھائیں مگر وہ تکذیب اور انکار ہی کرتا رہا۔ ﴿۵۶﴾ (ف) کہنے لگا کہ موسیٰ تم ہمارے پاس اس لئے آئے ہو کہ اپنے جادو (کے زور) سے ہمیں ہمارے ملک سے نکال دو۔ ﴿۵۷﴾ (ف) تو ہم بھی تمہارے مقابل ایسا ہی جادو لائیں گے تو ہمارے اور اپنے درمیان ایک وقت مقرر کرلو کہ نہ تو ہم اس کے خلاف کریں گے اور نہ تم (اور یہ مقابلہ) ایک ہموار میدان میں (ہوگا) ﴿۵۸﴾ (ف) موسیٰ نے کہا کہ آپ کے لئے (مقابلے کا) دن نوروز (مقرر کیا جاتا ہے) اور یہ کہ لوگ اس دن چاشت کے وقت اکھٹے ہو جائیں۔ ﴿۵۹﴾ (ف) تو فرعون لوٹ گیا اور اپنے سامان جمع کر کے پھر آیا۔ ﴿۶۰﴾ (ف) موسیٰ نے ان (جادوگروں) سے کہا کہ ہائے تمہاری کمبختی۔ خدا پر جھوٹا افترا نہ کرو کہ وہ تمہیں عذاب سے فنا کر دے گا اور جس نے افترا کیا وہ نامراد ہوگا۔ ﴿۶۱﴾ (ف)

Marfat.com

فَتَنَازَعُوْٓا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ وَ اَسَرُّوا النَّجْوٰى ﴿۶۲﴾ قَالُوْٓا اِنْ هٰذٰنِ لَسٰحِرٰنِ
يُرِيْدٰنِ اَنْ يُّخْرِجٰكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ بِسِحْرِهِمَا وَيَذْهَبَا بِطَرِيْقَتِكُمُ
الْمُثْلٰى ﴿۶۳﴾ فَاَجْمِعُوْا كَيْدَكُمْ ثُمَّ ائْتُوْا صَفًّا ۚ وَقَدْ اَفْلَحَ الْيَوْمَ مَنِ اسْتَعْلٰى ﴿۶۴﴾
قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِمَّآ اَنْ تُلْقِيَ وَاِمَّآ اَنْ نَّكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَلْقٰى ﴿۶۵﴾ قَالَ بَلْ
اَلْقُوْا ۚ فَاِذَا حِبَالُهُمْ وَ عِصِيُّهُمْ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ اَنَّهَا تَسْعٰى ﴿۶۶﴾
فَاَوْجَسَ فِيْ نَفْسِهٖ خِيْفَةً مُّوْسٰى ﴿۶۷﴾ قُلْنَا لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى ﴿۶۸﴾ وَاَلْقِ مَا
فِيْ يَمِيْنِكَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوْا ؕ اِنَّمَا صَنَعُوْا كَيْدُ سٰحِرٍ ؕ وَلَا يُفْلِحُ السَّاحِرُ حَيْثُ اَتٰى ﴿۶۹﴾
فَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سُجَّدًا قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ هٰرُوْنَ وَمُوْسٰى ﴿۷۰﴾ قَالَ اٰمَنْتُمْ لَهٗ قَبْلَ اَنْ
اٰذَنَ لَكُمْ ؕ اِنَّهٗ لَكَبِيْرُكُمُ الَّذِيْ عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ ۚ فَلَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ
خِلَافٍ وَّلَاُوصَلِّبَنَّكُمْ فِيْ جُذُوْعِ النَّخْلِ ۫ وَلَتَعْلَمُنَّ اَيُّنَآ اَشَدُّ عَذَابًا وَّ اَبْقٰى ﴿۷۱﴾

تو وہ باہم اپنے معاملے میں جھگڑنے اور چپکے چپکے سرگوشی کرنے لگے۔ ﴿۶۲﴾ (ف) کہنے لگے کہ یہ دونوں جادوگر ہیں چاہتے ہیں کہ اپنے جادو (کے زور) سے تم کو تمہارے ملک سے نکال دیں اور تمہارے شائستہ مذہب کو نابود کر دیں۔ ﴿۶۳﴾ (ف) تو تم جادو کا سامان اکٹھا کر لو اور پھر قطار باندھ کر آؤ اور آج جو غالب رہا وہی کامیاب ہوا۔ ﴿۶۴﴾ (ف) بولے کہ موسیٰؑ یا تو تم (اپنی چیز) ڈالو یا ہم (اپنی چیزیں) پہلے ڈالتے ہیں۔ ﴿۶۵﴾ (ف) موسیٰؑ نے کہا نہیں تم ہی ڈالو (جب انہوں نے چیزیں ڈالیں) تو ناگہاں ان کی رسیاں اور لاٹھیاں موسیٰؑ کے خیال میں ایسی آنے لگیں کہ وہ (میدان) میں ادھر ادھر دوڑ رہی ہیں۔ ﴿۶۶﴾ (ف) (اس وقت) موسیٰؑ نے اپنے دل میں خوف معلوم کیا۔ ﴿۶۷﴾ (ف) ہم نے کہا کہ خوف نہ کرو۔ بلاشبہ تم ہی غالب ہو۔ ﴿۶۸﴾ (ف) اور جو چیز (یعنی لاٹھی) تمہارے داہنے ہاتھ میں ہے اسے ڈال دو کہ جو کچھ انہوں نے بنایا ہے اس کو نگل جائے گی۔ جو کچھ انہوں نے بنایا ہے (یہ تو) جادوگروں کے ہتھکنڈے ہیں اور جادوگر جہاں جائے فلاح نہیں پائے گا۔ ﴿۶۹﴾ (ف) (القصہ یونہی ہوا) تو جادوگر سجدے میں گر پڑے (اور) کہنے لگے کہ ہم ہارونؑ اور موسیٰؑ پر ایمان لائے۔ ﴿۷۰﴾ (ف) (فرعون) بولا کہ پیشتر اس کے کہ میں تمہیں اجازت دوں تم اس پر ایمان لے آئے بیشک وہ تمہارا بڑا (یعنی استاد) ہے جس نے تم کو جادو سکھایا ہے سو میں تمہارے ہاتھ اور پاؤں (جانب) خلاف سے کٹوا دوں گا اور کھجور کے تنوں پر سولی چڑھوا دوں گا (اس وقت) تم کو معلوم ہو گا کہ ہم میں سے کس کا عذاب زیادہ سخت اور دیر تک رہنے والا ہے۔ ﴿۷۱﴾ (ف)

Marfat.com

قَالُوْا لَنْ نُّؤْثِرَكَ عَلٰى مَا جَآءَنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَ الَّذِىْ فَطَرَنَا فَاقْضِ مَآ اَنْتَ
قَاضٍ ؕ اِنَّمَا تَقْضِىْ هٰذِهِ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿۷۲﴾ اِنَّآ اٰمَنَّا بِرَبِّنَا لِيَغْفِرَ لَنَا خَطٰيٰنَا
وَمَآ اَكْرَهْتَنَا عَلَيْهِ مِنَ السِّحْرِ ؕ وَاللّٰهُ خَيْرٌ وَّ اَبْقٰى ﴿۷۳﴾ اِنَّهٗ مَنْ يَّاْتِ
رَبَّهٗ مُجْرِمًا فَاِنَّ لَهٗ جَهَنَّمَ ؕ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى ﴿۷۴﴾ وَمَنْ يَّاْتِهٖ
مُؤْمِنًا قَدْ عَمِلَ الصّٰلِحٰتِ فَاُولٰٓئِكَ لَهُمُ الدَّرَجٰتُ الْعُلٰى ﴿۷۵﴾ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِىْ
مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَذٰلِكَ جَزٰٓؤُا مَنْ تَزَكّٰى ﴿۷۶﴾
وَلَقَدْ اَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى ۙ اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِىْ فَاضْرِبْ لَهُمْ طَرِيْقًا فِى
الْبَحْرِ يَبَسًا ۙ لَّا تَخٰفُ دَرَكًا وَّلَا تَخْشٰى ﴿۷۷﴾ فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ بِجُنُوْدِهٖ
فَغَشِيَهُمْ مِّنَ الْيَمِّ مَا غَشِيَهُمْ ﴿۷۸﴾ وَاَضَلَّ فِرْعَوْنُ قَوْمَهٗ وَمَا هَدٰى ﴿۷۹﴾

انہوں نے کہا جو دلائل ہمارے پاس آ گئے ہیں ان پر اور جس نے ہم کو پیدا کیا ہے اس پر ہم آپ کو ہرگز ترجیح نہ دیں گے تو آپ کو جو حکم دینا ہو دے دیجئے اور آپ (جو) حکم دے سکتے ہیں وہ صرف اسی دنیا کی زندگی میں (دے سکتے ہیں) ﴿۷۲﴾ (ف) ہم اپنے پروردگار پر ایمان لے آئے تا کہ وہ ہمارے گناہوں کو معاف کرے اور (اسے بھی) جو آپ نے ہم سے زبردستی جادو کرایا۔ اور خدا بہتر اور باقی رہنے والا ہے۔ ﴿۷۳﴾ (ف) جو شخص اپنے پروردگار کے پاس گنہگار ہو کر آئے گا تو اس کے لئے جہنم ہے۔ جس میں نہ مرے گا نہ جئے گا۔ ﴿۷۴﴾ (ف) اور جو متنفس بھی (خدا کے احکام کے پورے طور پر نفع مند ہونے کا) یقین کر کے (اس کی درگاہ میں مطیع ہو کر) آ جائے گا درآنحالیکہ اس نے (جماعت کے استحکام کو مدنظر رکھ کر) مناسب اعمال بیشک کئے ہوں، تو وہ (تمام قوم کی قوم) ہی ایسے لوگ ہیں جن کو بلند درجے (اس دنیا میں) نصیب ہوں گے۔ ﴿۷۵﴾ (حد: ۱۵۴) (یعنی) ہمیشہ رہنے کے باغ جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں ہمیشہ ان میں رہیں گے اور یہ اس شخص کا بدلہ ہے جو پاک ہو۔ ﴿۷۶﴾ (ف) اور ہم نے موسیٰ کی طرف وحی بھیجی کہ ہمارے بندوں کو راتوں رات نکال لے جاؤ پھر ان کے لئے دریا میں (لاٹھی مار کر) خشک رستہ بنا دو۔ پھر تم کو نہ تو (فرعون کے) پکڑنے کا خوف ہو گا اور نہ (غرق ہونے کا) ڈر۔ ﴿۷۷﴾ (ف) پھر فرعون نے اپنے لشکر کے ساتھ ان کا تعاقب کیا تو دریا (کی موجوں) نے ان پر چڑھ کر انہیں ڈھانک لیا۔ یعنی ڈبو دیا۔ ﴿۷۸﴾ (ف) اور فرعون نے اپنی قوم کو گمراہ کر دیا اور سیدھے رستے پر نہ ڈالا۔ ﴿۷۹﴾ (ف)

Marfat.com

يٰبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ قَدْ اَنْجَيْنٰكُمْ مِّنْ عَدُوِّكُمْ وَ وٰعَدْنٰكُمْ جَانِبَ الطُّوْرِ
الْاَيْمَنَ وَ نَزَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَ السَّلْوٰى ﴿۸۰﴾ كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ
وَلَا تَطْغَوْا فِيْهِ فَيَحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبِيْ ۚ وَمَنْ يَّحْلِلْ عَلَيْهِ غَضَبِيْ فَقَدْ
هَوٰى ﴿۸۱﴾ وَاِنِّيْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰى ﴿۸۲﴾
وَمَآ اَعْجَلَكَ عَنْ قَوْمِكَ يٰمُوْسٰى ﴿۸۳﴾ قَالَ هُمْ اُولَاۗءِ عَلٰٓى اَثَرِيْ وَعَجِلْتُ
اِلَيْكَ رَبِّ لِتَرْضٰى ﴿۸۴﴾ قَالَ فَاِنَّا قَدْ فَتَنَّا قَوْمَكَ مِنْۢ بَعْدِكَ وَاَضَلَّهُمُ
السَّامِرِيُّ ﴿۸۵﴾ فَرَجَعَ مُوْسٰٓى اِلٰى قَوْمِهٖ غَضْبَانَ اَسِفًا ۚ قَالَ يٰقَوْمِ اَلَمْ يَعِدْكُمْ
رَبُّكُمْ وَعْدًا حَسَنًا ۭ اَفَطَالَ عَلَيْكُمُ الْعَهْدُ اَمْ اَرَدْتُّمْ اَنْ يَّحِلَّ عَلَيْكُمْ
غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَخْلَفْتُمْ مَّوْعِدِيْ ﴿۸۶﴾

(پھر لوگو! خروج مصر کے واقعۂ عظمیٰ کے بعد ہم نے صاف اور غیر مشکوک الفاظ میں موسیٰ علیہ السلام کی وساطت سے بنی اسرائیل پر یہ امر واضح کر دیا تھا کہ) اے بنی اسرائیل! ہم نے اب تم جیسی جمود زدہ اور غلامی میں پلی ہوئی قوم کو ظلم کار دشمن کی مضبوط گرفت سے نجات دے دی ہے اور مقدس اور بابرکت کوہ طور (کوہ سینا) کے دامن میں تم کو جمع کر کے تم سے احکام خدا کی تعمیل، اور بشرط تعمیل تمہاری اجتماعی بہبودی کے سامان مہیا کرنے کا باہمی معاہدہ بھی کر لیا ہے اور یہی نہیں بلکہ اس معاہدے کی پختت و پز کے بعد عین تا دلیش کی پر فضا وادیوں میں تم کو آباد کر کے تم پر شیرینی درخت حاج اور بٹیروں کے شکار کا معاہدہ مہمانی کے طور پر نازل کر دیا ہے۔ تا کہ تم اطمینان سے اس معاہدے کی تکمیل کر سکو۔ ﴿۸۰﴾ (تذ۔ ۱:۲۲۳) تو اب تم بے فکری سے جو عمدہ روزی ہم نے تم کو دی ہے کھاؤ پیو، لیکن اس ہمارے عہد کے بارے میں جو ہم نے تم سے کیا ہے سر مو تجاوز نہ کرو، اگر ایسا کرو گے تو تم پر ہمارا غضب نازل ہوگا اور جس قوم پر ہمارا غضب آ نازل ہوا تو جانے رہو کہ وہ قوم ہلاک ہوگئی۔ ﴿۸۱﴾ (تذ۔ ۱:۲۲۳) اور یہ بھی سمجھے رہو کہ جو قوم میرے قانون کی طرف لوٹ آئی جس نے ایمان کی اٹل قوتین اپنی اندر قائم رکھیں اور جس نے مناسب اعمال بھی کئے اور بعد ازیں اس راہ راست پر قائم بھی رہی تو میں اس قوم کے حق میں بڑا پردہ پوش ہوں۔ ﴿۸۲﴾ (تذ۔ ۱:۲۲۳) اور اے موسیٰؑ تم نے اپنی قوم سے (آگے چلے آنے میں) کیوں جلدی کی۔ ﴿۸۳﴾ (ف) کہا وہ میرے پیچھے (آ رہے) ہیں اور اے پروردگار میں نے تیری طرف (آنے کی) جلدی اس لئے کی کہ تو خوش ہو۔ ﴿۸۴﴾ (ف) فرمایا کہ ہم نے تمہاری قوم کو تمہارے بعد آزمائش میں ڈال دیا ہے اور سامری نے ان کو بہکا دیا ہے۔ ﴿۸۵﴾ (ف) اور موسیٰؑ غصے اور غم کی حالت میں اپنی قوم کے پاس واپس آئے (اور) کہنے لگے کہ اے قوم کیا تمہارے پروردگار نے تم سے ایک اچھا وعدہ نہیں کیا تھا۔ (میری جدائی کی) مدت تمہیں دراز (معلوم) ہوئی یا تم نے چاہا کہ تم پر تمہارے پروردگار کی طرف سے غضب نازل ہو۔ اور (اس لئے) تم نے مجھ سے جو وعدہ کیا تھا (اس کے) خلاف کیا۔ ﴿۸۶﴾ (ف)

Marfat.com

قَالُوْا مَآ اَخْلَفْنَا مَوْعِدَكَ بِمَلْكِنَا وَلٰكِنَّا حُمِّلْنَآ اَوْزَارًا مِّنْ زِيْنَةِ الْقَوْمِ
فَقَذَفْنٰهَا فَكَذٰلِكَ اَلْقَى السَّامِرِيُّ ﴿۸۷﴾ فَاَخْرَجَ لَهُمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهٗ
خُوَارٌ فَقَالُوْا هٰذَآ اِلٰهُكُمْ وَاِلٰهُ مُوْسٰى ەۙ فَنَسِيَ ﴿۸۸﴾ اَفَلَا يَرَوْنَ اَلَّا يَرْجِعُ
اِلَيْهِمْ قَوْلًا ۙ وَّلَا يَمْلِكُ لَهُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا ﴿۸۹﴾ وَلَقَدْ قَالَ لَهُمْ هٰرُوْنُ ع
مِنْ قَبْلُ يٰقَوْمِ اِنَّمَا فُتِنْتُمْ بِهٖ ۚ وَاِنَّ رَبَّكُمُ الرَّحْمٰنُ فَاتَّبِعُوْنِيْ وَاَطِيْعُوْٓا
اَمْرِيْ ﴿۹۰﴾ قَالُوْا لَنْ نَّبْرَحَ عَلَيْهِ عٰكِفِيْنَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَيْنَا مُوْسٰى ﴿۹۱﴾ قَالَ
يٰهٰرُوْنُ مَا مَنَعَكَ اِذْ رَاَيْتَهُمْ ضَلُّوْٓا ﴿۹۲﴾ اَلَّا تَتَّبِعَنِ ؕ اَفَعَصَيْتَ اَمْرِيْ ﴿۹۳﴾ قَالَ
يَبْنَؤُمَّ لَا تَاْخُذْ بِلِحْيَتِيْ وَلَا بِرَاْسِيْ ۚ اِنِّيْ خَشِيْتُ اَنْ تَقُوْلَ فَرَّقْتَ بَيْنَ
بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ وَلَمْ تَرْقُبْ قَوْلِيْ ﴿۹۴﴾ قَالَ فَمَا خَطْبُكَ يٰسَامِرِيُّ ﴿۹۵﴾

وہ کہنے لگے کہ ہم نے اپنے اختیار سے تم سے وعدہ خلاف نہیں کیا۔ بلکہ ہم لوگوں کے زیوروں کا بوجھ اٹھائے ہوئے تھے۔ پھر ہم نے اس کو (آگ میں) ڈال دیا اور اسی طرح سامری نے ڈال دیا۔﴿۸۷﴾ (ف) تو اس نے ان کے لئے ایک بچھڑا بنا دیا (یعنی اس کا) قالب جس کی آواز گائے کی سی تھی تو لوگ کہنے لگے کہ یہی تمہارا معبود ہے اور موسیٰؑ کا بھی معبود ہے۔ مگر وہ بھول گئے ہیں۔﴿۸۸﴾ (ف) کیا یہ لوگ نہیں دیکھتے کہ وہ ان کی کسی بات کا جواب نہیں دیتا اور نہ ان کے نقصان اور نفع کا کچھ اختیار رکھتا ہے۔﴿۸۹﴾ (ف) اور ہارونؑ نے ان سے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ لوگو اس سے صرف تمہاری آزمائش کی گئی ہے اور تمہارا پروردگار تو خدا ہے تو میری پیروی کرو اور میرا کہا مانو۔﴿۹۰﴾ (ف) وہ کہنے لگے کہ جب تک موسیٰؑ ہمارے پاس واپس نہ آئیں ہم تو اس (کی پوجا) پر قائم رہیں گے۔﴿۹۱﴾ (ف) (پھر موسیٰؑ نے ہارونؑ سے) کہا کہ ہارونؑ جب تم نے ان کو دیکھا تھا کہ گمراہ ہو رہے ہیں تو تم کو کس چیز نے روکا۔﴿۹۲﴾ (ف) (یعنی) اس بات سے کہ تم میرے پیچھے چلے آؤ۔ بھلا تم نے میرے حکم کے خلاف کیوں کیا؟﴿۹۳﴾ (ف) کہنے لگے کہ بھائی میری داڑھی اور سر (کے بالوں) کو نہ پکڑیئے میں تو اس سے ڈرا کہ آپ یہ نہ کہیں کہ تم نے بنی اسرائیل میں تفرقہ ڈال دیا اور میری بات کو ملحوظ نہ رکھا۔﴿۹۴﴾ (ف) (پھر سامری سے) کہنے لگے کہ سامری تیرا کیا حال ہے؟﴿۹۵﴾ (ف)

Marfat.com

قَالَ بَصُرْتُ بِمَا لَمْ يَبْصُرُوْا بِهٖ فَقَبَضْتُ قَبْضَةً مِّنْ اَثَرِ الرَّسُوْلِ فَنَبَذْتُهَا
وَكَذٰلِكَ سَوَّلَتْ لِيْ نَفْسِيْ ﴿٩٦﴾ قَالَ فَاذْهَبْ فَاِنَّ لَكَ فِي الْحَيٰوةِ اَنْ تَقُوْلَ
لَا مِسَاسَ ۠ وَاِنَّ لَكَ مَوْعِدًا لَّنْ تُخْلَفَهٗ ۚ وَانْظُرْ اِلٰۤى اِلٰهِكَ الَّذِيْ ظَلْتَ
عَلَيْهِ عَاكِفًا ؕ لَنُحَرِّقَنَّهٗ ثُمَّ لَنَنْسِفَنَّهٗ فِي الْيَمِّ نَسْفًا ﴿٩٧﴾ اِنَّمَاۤ اِلٰهُكُمُ اللّٰهُ
الَّذِيْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ وَسِعَ كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ﴿٩٨﴾ كَذٰلِكَ نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ
اَنْۢبَآءِ مَا قَدْ سَبَقَ ۚ وَقَدْ اٰتَيْنٰكَ مِنْ لَّدُنَّا ذِكْرًا ﴿٩٩﴾ مَنْ اَعْرَضَ عَنْهُ فَاِنَّهٗ
يَحْمِلُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وِزْرًا ۙ ﴿١٠٠﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهِ ؕ وَسَآءَ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حِمْلًا ۙ ﴿١٠١﴾
يَّوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ وَنَحْشُرُ الْمُجْرِمِيْنَ يَوْمَئِذٍ زُرْقًا ﴿١٠٢﴾ يَّتَخَافَتُوْنَ بَيْنَهُمْ
اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا عَشْرًا ﴿١٠٣﴾ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَقُوْلُوْنَ اِذْ يَقُوْلُ اَمْثَلُهُمْ طَرِيْقَةً اِنْ
لَّبِثْتُمْ اِلَّا يَوْمًا ﴿١٠٤﴾ وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ يَنْسِفُهَا رَبِّيْ نَسْفًا ۙ ﴿١٠٥﴾

اس نے کہا میں نے ایسی چیز دیکھی جو اوروں نے نہیں دیکھی تو میں نے فرشتے کے نقش پا سے (مٹی کی) ایک مٹھی بھر لی پھر اس کو (بچھڑے کے قالب میں) ڈال دیا اور مجھے میرے جی نے (اس کام کو) اچھا بتایا۔ (۹۶) (ف) (موسیٰ نے کہا) جا تجھ کو دنیا کی زندگی میں یہ (سزا) ہے کہ کہتا رہے کہ مجھ کو ہاتھ نہ لگانا اور تیرے لئے ایک اور وعدہ ہے (یعنی عذاب کا) جو تجھ سے ٹل نہ سکے گا۔ اور جس معبود (کی پوجا) پر تو (قائم و) معتکف تھا اس کو دیکھ۔ ہم اس کو جلا دینگے۔ پھر اس (کی راکھ) کو اڑا کر دریا میں بکھیر دیں گے۔ (۹۷) (ف) تمہارا معبود خدا ہی ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اس کا علم ہر چیز پر محیط ہے۔ (۹۸) (ف) اس طرح ہم تم سے وہ حالات بیان کرتے ہیں جو گزر چکے ہیں اور ہم نے تمہیں اپنے پاس سے نصیحت (کی کتاب) عطا فرمائی ہے۔ (۹۹) (ف) جو شخص اس سے منہ پھیرے گا وہ قیامت کے دن (گناہ کا) بوجھ اٹھائے گا۔ (۱۰۰) (ف) (ایسے لوگ) ہمیشہ اس (عذاب) میں (مبتلا) رہیں گے اور یہ بوجھ قیامت کے روز ان کے لئے برا ہے۔ (۱۰۱) (ف) جس روز صور پھونکا جائے گا اور ہم گنہگاروں کو اکٹھا کریں گے اور ان کی آنکھیں نیلی نیلی ہوں گی۔ (۱۰۲) (ف) تو وہ آپس مین آہستہ آہستہ کہیں گے کہ تم (دنیا میں) صرف دس ہی دن رہے ہو۔ (۱۰۳) (ف) جو باتین یہ کریں گے ہم خوب جانتے ہیں اس وقت ان میں سب سے اچھی راہ والا (یعنی عاقل و ہوشمند) کہے گا کہ (نہیں بلکہ) صرف ایک ہی روز ٹھہرے ہو۔ (۱۰۴) (ف) اور تم سے پہاڑوں کے بارے میں دریافت کرتے ہین کہہ دو کہ خدا ان کو اڑا کر بکھیر دے گا۔ (۱۰۵) (ف)

Marfat.com

فَيَذَرُهَا قَاعًا صَفْصَفًا ﴿١٠٦﴾ لَّا تَرَىٰ فِيهَا عِوَجًا وَّلَا أَمْتًا ﴿١٠٧﴾ يَوْمَئِذٍ يَتَّبِعُونَ
الدَّاعِيَ لَا عِوَجَ لَهُ ۚ وَخَشَعَتِ الْأَصْوَاتُ لِلرَّحْمَٰنِ فَلَا تَسْمَعُ إِلَّا هَمْسًا ﴿١٠٨﴾
يَوْمَئِذٍ لَّا تَنفَعُ الشَّفَاعَةُ إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ الرَّحْمَٰنُ وَرَضِيَ لَهُ قَوْلًا ﴿١٠٩﴾ يَعْلَمُ
مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيطُونَ بِهِ عِلْمًا ﴿١١٠﴾ وَعَنَتِ الْوُجُوهُ
لِلْحَيِّ الْقَيُّومِ ۖ وَقَدْ خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا ﴿١١١﴾ وَمَن يَعْمَلْ مِنَ الصَّالِحَاتِ
وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا يَخَافُ ظُلْمًا وَّلَا هَضْمًا ﴿١١٢﴾ وَكَذَٰلِكَ أَنزَلْنَاهُ قُرْآنًا
عَرَبِيًّا وَّصَرَّفْنَا فِيهِ مِنَ الْوَعِيدِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ أَوْ يُحْدِثُ لَهُمْ
ذِكْرًا ﴿١١٣﴾ فَتَعَالَى اللَّهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۗ وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْآنِ مِن قَبْلِ أَن يُقْضَىٰ
إِلَيْكَ وَحْيُهُ ۖ وَقُل رَّبِّ زِدْنِي عِلْمًا ﴿١١٤﴾

اور زمین کو ہموار میدان کر چھوڑے گا۔ ﴿١٠٦﴾ (ف) جس میں نہ تم کجی (اور پستی) دیکھو گے نہ ٹیلہ (اور بلندی) ﴿١٠٧﴾ (ف) اس روز لوگ ایک پکارنے والے کے پیچھے چلیں گے اور اس کی پیروی سے انحراف نہ کر سکیں گے۔ اور خدا کے سامنے آوازیں پست ہو جائیں گے۔ تو تم آواز خفی کے سوا کوئی آواز نہ سنو گے۔ ﴿١٠٨﴾ (ف) اس روز (کسی کی) سفارش کچھ فائدہ نہ دے گی مگر اس شخص کی جسے خدا اجازت دے اور اس کی بات کو پسند فرمائے۔ ﴿١٠٩﴾ (ف) وہ جانتا ہے جو کچھ لوگوں کے روبرو ہو رہا ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہو چکا ہے اور لوگ از روئے علم ان پر حاوی نہیں ہو سکتے۔ ﴿١١٠﴾ (تذ۔٢: ١٨) اور اس زندہ و قائم کے روبرو منہ نیچے ہو جائیں گے اور جس نے ظلم کا بوجھ اٹھایا وہ نامراد رہا۔ ﴿١١١﴾ (ف) اور جو قوم اس حالت میں کہ وہ خدا کے احکم الحاکمین ہونے پر صدق دل سے یقین کر کے مناسب اعمال اور جو ممکن جدوجہد کرتی ہے اسکو کسی ظلم کا ڈر نہیں اور نہ اسکی حق تلفی ممکن ہے۔ ﴿١١٢﴾[1] (تذ۔٢: ٢٢١)۔ (تک۔١: ١٧٧) اور اس طرح ہم نے (اے محمد ﷺ! تم پر) عربی زبان میں قرآن نازل کیا اور اس طرح طرح کے (پہلی قوموں کی ہلاکت کی مثالیں دے دے کر) ڈراوے دیئے تا کہ مکہ کے کافر خدا کے عذاب سے ڈریں یا ان کے دلوں میں (اچانک) کوئی عبرت پیدا ہو۔ (تذ۔ ٢: ٢٧١) ﴿١١٣﴾ (تک۔ ١: ١٧٨) تو وہ خدا سچا بادشاہ اور بڑی شان والا بلند خدا ہے۔ (اور اے محمدؐ!) قرآن کے الٰہی مطالب سمجھنے (یا وحی کی تہ تک پہنچنے) میں جلد بازی نہ کیا کر کہ پیشتر اس کے کہ وہ وحی تم پر پوری نہ اتر لے اور کہتا جا کہ اے رب میرے علم میں زیادتی کر۔ ﴿١١٤﴾ (تک۔١: ١٧٨)

ا آج اس کی متقی اور ''صالح العمل'' اس ''کلمہ گو'' اور ''ایماندا'' امت پر خدا کی زمین کیوں تنگ ہے' اس کی بادشاہت کدھر گئی' اس زمین کے وارث کیوں نامتقی بن گئے ہیں۔ اس سے دنیا کیوں خفا پھر رہی ہے' اس کو وہی قسمت اور تقدیر والے منجمد صبر کا بے حساب ←

Marfat.com

وَلَقَدْ عَهِدْنَآ اِلٰٓى اٰدَمَ مِنْ قَبْلُ فَنَسِيَ وَلَمْ نَجِدْ لَهٗ عَزْمًا ﴿۱۱۵﴾ وَاِذْ قُلْنَا ع ۱۱/۱۵
لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ اَبٰى ﴿۱۱۶﴾ فَقُلْنَا يٰٓاٰدَمُ اِنَّ
هٰذَا عَدُوٌّ لَّكَ وَلِزَوْجِكَ فَلَا يُخْرِجَنَّكُمَا مِنَ الْجَنَّةِ فَتَشْقٰى ﴿۱۱۷﴾ اِنَّ لَكَ
اَلَّا تَجُوْعَ فِيْهَا وَلَا تَعْرٰى ﴿۱۱۸﴾ وَاَنَّكَ لَا تَظْمَؤُا فِيْهَا وَلَا تَضْحٰى ﴿۱۱۹﴾
فَوَسْوَسَ اِلَيْهِ الشَّيْطٰنُ قَالَ يٰٓاٰدَمُ هَلْ اَدُلُّكَ عَلٰى شَجَرَةِ الْخُلْدِ
وَمُلْكٍ لَّا يَبْلٰى ﴿۱۲۰﴾ فَاَكَلَا مِنْهَا فَبَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ
عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ ۫ وَعَصٰٓى اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰى ﴿۱۲۱﴾ ثُمَّ اجْتَبٰهُ
رَبُّهٗ فَتَابَ عَلَيْهِ وَهَدٰى ﴿۱۲۲﴾ قَالَ اهْبِطَا مِنْهَا جَمِيْعًا ۢ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ
عَدُوٌّ ۚ فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّيْ هُدًى ۙ فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقٰى ﴿۱۲۳﴾

اوراس میں شک نہیں کہ ہم نے اس سے پہلے بھی بنی نوع انسان کے ساتھ (کئی) عہد باندھے لیکن انسان انسان تھا سو بھول گیا اور ہم نے اس میں کوئی پختگی ارادہ نہیں دیکھی۔ ﴿۱۱۵﴾ (تک۔ا:۱۷۸) اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کے آگے سجدہ کرو تو سب سجدہ میں گر پڑے مگر ابلیس نے انکار کیا۔ ﴿۱۱۶﴾ (ف) ہم نے فرمایا کہ آدم یہ تمہارا اور تمہاری بیوی کا دشمن ہے تو یہ کہیں تم دونوں کو بہشت سے نکلوا نہ دے پھر تم تکلیف میں پڑ جاؤ۔ ﴿۱۱۷﴾ (ف) یہاں تم کو یہ (آسائش) ہوگی کہ نہ بھوکے رہو نہ ننگے۔ ﴿۱۱۸﴾ (ف) اور یہ کہ نہ پیاسے رہو اور نہ دھوپ کھاؤ۔ ﴿۱۱۹﴾ (ف) تو شیطان نے ان کے دل میں وسوسہ ڈالا (اور) کہا کہ آدم بھلا میں تم کو (ایسا) درخت بتاؤں (جو) ہمیشہ کی زندگی کا (ثمرہ دے) اور (ایسی) بادشاہت کہ کبھی زائل نہ ہو۔ ﴿۱۲۰﴾ (ف) تو دونوں نے اس درخت کا پھل کھالیا تو ان پر ان کی شرمگاہیں ظاہر ہوگئیں اور وہ اپنے (بدنوں) پر بہشت کے پتے چپکانے لگے اور آدم نے اپنے پروردگار کے حکم کے خلاف کیا تو (وہ اپنے مطلوب سے) بے راہ ہو گئے۔ ﴿۱۲۱﴾ (ف) پھر ان کے پروردگار نے ان کو نوازا تو ان پر مہربانی سے توجہ فرمائی اور سیدھی راہ بتائی۔ ﴿۱۲۲﴾ (ف) تو خدائے عظیم نے شیطان اور انسان دونوں کو کہا کہ سب کے سب جنت سے نکل جاؤ کیونکہ تم میں سے ہر ایک دوسرے کا دشمن ہے۔ پھر اگر میری طرف سے تمہارے پاس ہدایت آئی تو جس نے میری ہدایت کی کماحقہ پیروی کی تو وہ تو ہرگز گمراہ نہ ہوگا اور نہ (اجتماعی طور پر) ہلاک ہوگا۔ ﴿۱۲۳﴾ (تذ۔ ۲:۱۷۹)

← اجر تو در کنار عشر عشیر بھی کیوں نہیں ملتا۔ ان میں ہارونی اور مامونی امن وحریت کیوں نہیں رہی' ان میں عمرؓ اور ایوبیؒ عمران وابہت کدھر چلی گئی!! (تذ۔۲:۲۲۱)

Marfat.com

وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِىْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّنَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
اَعْمٰى ﴿۱۲۴﴾ قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِيْٓ اَعْمٰى وَقَدْ كُنْتُ بَصِيْرًا ﴿۱۲۵﴾ قَالَ كَذٰلِكَ
اَتَتْكَ اٰيٰتُنَا فَنَسِيْتَهَا ۚ وَكَذٰلِكَ الْيَوْمَ تُنْسٰى ﴿۱۲۶﴾ وَكَذٰلِكَ نَجْزِيْ مَنْ
اَسْرَفَ وَلَمْ يُؤْمِنْۢ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ ۭ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَشَدُّ وَاَبْقٰى ﴿۱۲۷﴾ اَفَلَمْ
يَهْدِ لَهُمْ كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ يَمْشُوْنَ فِيْ مَسٰكِنِهِمْ ۭ اِنَّ
فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي النُّهٰى ﴿۱۲۸﴾ ع وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَكَانَ
لِزَامًا وَّاَجَلٌ مُّسَمًّى ﴿۱۲۹﴾

اور لوگو! یاد رکھو کہ جس قوم نے میرے کھٹکے (ڈر) سے روگردانی کر کے میرے حکموں پر عمل کرنے میں غفلت کی (مروجہ معانی: جس شخص نے مجھے تسبیحوں پر یاد نہ کیا) تو اس کا اس دنیا میں گزارہ نہایت تنگی سے ہوگا۔ (اس قوم پر ذلت اور مسکنت تھیس دی جائے گی) اور قیامت کے دن بھی وہ اندھا اٹھایا جائے گا (اصلی معانی: اور روز آخرت کو بھی اس قوم کو کوئی راہ نجات نہ مل سکے گی) ﴿۱۲۴﴾ (تذ۔۲:۱۷۹) وہ شخص خدا کو کہے گا کہ اے پروردگار! تو نے مجھے کیوں اندھا اٹھایا حالانکہ میں تو تیری آیتوں پر بڑا غور وفکر کر کے تجھے تسبیحوں کے منکوں پر یاد کرتا رہا تھا۔ ﴿۱۲۵﴾ (تذ۔ ۲:۱۸۰) تو خدا جواب دے گا کہ تیرے پاس ہماری آیتیں پہنچی تھیں لیکن تو ان کے صحیح معانی بھول گیا۔ (اور مکر وفریب سے دوسرے معانی تو نے خود بنا لئے) تو اسی لئے آج تو بھی اسی طرح بھلا دیا جائے گا۔ ﴿۱۲۶﴾ (تذ۔ ۲:۱۸۰) اور لوگو! ہم اسی طرح ان قوموں کو سزا دیتے ہیں جو حد سے گزر گئیں اور جنہوں نے ہماری آیتوں پر صحیح ایمان نہ رکھا (اور اپنے حسب مطلب معنی بنا کر ہم کو دھوکا دینا چاہا) اور ضرور ہے کہ آخرت کا عذاب ہلاکت کے اس دنیاوی عذاب سے زیادہ سخت اور زیادہ دیر پا ہوگا۔ ﴿۱۲۷﴾ (تذ۔ ۲: ۱۸۰) کیا اقوام عالم کو اس امر سے ہدایت نہیں ہوئی کہ ہم نے ان سے پہلی کتنی ہی قوموں کو ہلاک کر دیا جن کے برباد شدہ گھروں پر یہ لوگ آج چل پھر رہے ہیں۔ بے شک ان حیرت انگیز واقعوں میں عقلمند لوگوں کے لئے بے حد اشارات و کنایات موجود ہیں۔ (جن سے نصیحت پکڑ سکتے ہیں)۔ ﴿۱۲۸﴾ (تذ۔۲:۱۸۰) اور اگر ایک بات تمہارے پروردگار کی طرف سے پہلے صادر اور (جزائے اعمال کے لئے) ایک معیاد مقرر نہ ہو چکی ہوتی تو (نزول) عذاب لازم ہو جاتا۔ ﴿۱۲۹﴾ (ف)

Marfat.com

فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ
غُرُوْبِهَا ۚ وَمِنْ اٰنَآئِ الَّيْلِ فَسَبِّحْ وَاَطْرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّكَ تَرْضٰى ﴿۱۳۰﴾ وَلَا
تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖٓ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ۬
لِنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ ؕ وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ﴿۱۳۱﴾ وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ
عَلَيْهَا ؕ لَا نَسْـَٔلُكَ رِزْقًا ؕ نَحْنُ نَرْزُقُكَ ؕ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى ﴿۱۳۲﴾ وَقَالُوْا
لَوْلَا يَاْتِيْنَا بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ اَوَلَمْ تَاْتِهِمْ بَيِّنَةُ مَا فِى الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ﴿۱۳۳﴾
وَلَوْ اَنَّآ اَهْلَكْنٰهُمْ بِعَذَابٍ مِّنْ قَبْلِهٖ لَقَالُوْا رَبَّنَا لَوْلَآ اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا
رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ اٰيٰتِكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ نَّذِلَّ وَنَخْزٰى ﴿۱۳۴﴾

تو اے محمدؐ! جو (طعن و تشنیع کی باتیں یہ کفار مکہ تمہارے خلاف) کہہ رہے ہیں تو استقلال سے ان کو برداشت کر اور اپنے پروردگار کی حمد و ثنا ہیں اس کے حضور میں سورج نکلنے اور غروب ہونے سے پہلے کھڑا رہ اور رات کے کچھ وقتوں میں بھی، اور دن کی دونوں طرفوں میں، تا کہ تو (اللہ کے انعام سے جو تجھے مخلوق خدا کی توجہ خدا کی طرف دلانے سے ملے گا) خوش ہو جائے۔ ﴿۱۳۰﴾ (تک۔ ۱:۱۷۹) اور تو اپنی دونوں آنکھیں ان لوگوں کے مال و متاع کی طرف پھاڑ کر نہ کر جن کو ہم نے دنیاوی زندگانی کی آرائش کے طور پر متمتع اس لئے کیا ہے کہ ہم ان کی آزمائش اسی مال و متاع کے ذریعے سے کریں کیونکہ تیرے پروردگار کا (آزمائش کے طور پر نہیں بلکہ انعام کے طور پر) دیا رزق زیادہ اچھا اور زیادہ دیر تک رہنے والا ہے۔ ﴿۱۳۱﴾ (تک۔ ۱:۱۷۹) اور اپنے گھر والوں کو بھی نماز (الصلوۃ) کا حکم دے اور خود بھی اس پر ثابت قدم رہ، ہم تم سے رزق نہیں مانگتے (اور یہ نماز کا حکم بھی تمہارے اپنے ہی بھلے کے لئے دیتے ہیں تا کہ تم میں فاتحانہ اخلاق پیدا ہو جائے) بلکہ ہم تم کو رزق دیتے ہیں اور انجام اچھا تو اسی قوم کا ہے جو قانون خدا سے خوفزدہ رہتی ہے۔ ﴿۱۳۲﴾ (تک۔ ۱:۱۷۹) اور کفار مکہ جو یہ کہتے ہیں کہ کیوں یہ شخص اپنی رب سے کوئی معجزہ ہی لے نہیں آتا (تا کہ ہم فوراً اس کے رسول ہونے پر یقین کر لیں۔ ان کو کہہ دو کہ) جو کچھ پہلے صحیفوں میں آیا تھا ان کے پاس معجزے نہیں آئے تھے (پھر بھی لوگ ایمان نہ لائے) ﴿۱۳۳﴾ (تک۔ ۱:۱۸۰) اور اگر ہم ان کو عذاب دے کر اس سے پہلے (کہ یہ رسول محمدؐ آیا) ہلاک کر دیتے تو یہ لوگ ضرور (بہانے کے طور پر) کہتے کہ اے ہمارے پروردگار! ہماری طرف کوئی رسول کیوں نہ بھیجا کہ ہم تیرے حکموں کی تعمیل اس سے پہلے کرتے اور ہم ذلیل و رسوا نہ ہوتے۔ ﴿۱۳۴﴾ (تک۔ ۱:۱۸۰)

---

[1] دنیا سے اعتنا و انہماک کا لازمی نتیجہ احکام خدا اور قانون فطرت سے پہلوتہی ہے اور اس تغافل کا انجام زوال قوت ہے...... ہم کو انتہائی عروج اس وقت تک حاصل ہے جب تک دنیا کی محبت میں غلو پیدا نہ ہو، اس کی شہوات میں استغراق نہ کیا جائے۔ انسان کا حق خاوندی یہ ہے کہ وہ اس مضعف اعضا دلارام سے عمدہ طور پر نپٹنے کے لئے اپنے آپ کو اس کی محبت سے باز رکھے۔ اس سے ←

قُلْ كُلٌّ مُّتَرَبِّصٌ فَتَرَبَّصُوْا ۚ فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ اَصْحٰبُ الصِّرَاطِ السَّوِيِّ وَمَنِ اهْتَدٰى ﴿۱۳۵﴾ ع۷

اے محمدؐ! انکو کہہ دو کہ ہر ایک انتظار کر رہا ہے تم بھی انتظار کرو (کہ تمہارا کیا حشر ہونے والا ہے) عنقریب تم کو علم ہو جائے گا کہ کون راہ راست پر ہے اور کون ہدایت لے چکا ہے۔ ﴿۱۳۵﴾ (تک۔ ۱: ۱۸۰)

← بالعموم کبیدہ خاطر اور کھچا کھچا پھرے' اس سے حتی الوسع آنکھیں دو چار نہ کرے' اس کو رام کرے مگر اس کا مطیع نہ بنے...... اس میں خوش اسلوبی سے رہے مگر اس کا نہ ہو رہے۔ مال' اولاد' جاہ' زیب و زینت' آسائش نفس' خواہشات سب اپنے صحیح منصب اور مناسب مقام پر رہیں۔ کسی ایک میں افراط و تفریط پیدا نہ ہونے پائے۔ (تذ۔۲: ۹۸)

اٰیاتھا ۱۱۲ — ۲۱ سورۃ الانبیاء مکیۃ ۷۳ — رکوعاتھا ۷

ترجمہ المشرقیؒ: ۳۶ آیات — بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ — ترجمہ مولانا جالندھری: ۷۶ آیات

اِقۡتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُہُمۡ وَ ہُمۡ فِیۡ غَفۡلَۃٍ مُّعۡرِضُوۡنَ ۚ﴿۱﴾ مَا یَاۡتِیۡہِمۡ مِّنۡ ذِکۡرٍ مِّنۡ
رَّبِّہِمۡ مُّحۡدَثٍ اِلَّا اسۡتَمَعُوۡہُ وَ ہُمۡ یَلۡعَبُوۡنَ ۙ﴿۲﴾ لَاہِیَۃً قُلُوۡبُہُمۡ ؕ وَ اَسَرُّوا النَّجۡوَی ٭ۖ
الَّذِیۡنَ ظَلَمُوۡا ٭ۖ ہَلۡ ہٰذَاۤ اِلَّا بَشَرٌ مِّثۡلُکُمۡ ۚ اَفَتَاۡتُوۡنَ السِّحۡرَ وَ اَنۡتُمۡ تُبۡصِرُوۡنَ ﴿۳﴾
قٰلَ رَبِّیۡ یَعۡلَمُ الۡقَوۡلَ فِی السَّمَآءِ وَ الۡاَرۡضِ ۫ وَ ہُوَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ ﴿۴﴾ بَلۡ
قَالُوۡۤا اَضۡغَاثُ اَحۡلَامٍۭ بَلِ افۡتَرٰىہُ بَلۡ ہُوَ شَاعِرٌ ۚۖ فَلۡیَاۡتِنَا بِاٰیَۃٍ کَمَاۤ اُرۡسِلَ
الۡاَوَّلُوۡنَ ﴿۵﴾ مَاۤ اٰمَنَتۡ قَبۡلَہُمۡ مِّنۡ قَرۡیَۃٍ اَہۡلَکۡنٰہَا ۚ اَفَہُمۡ یُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۶﴾
وَ مَاۤ اَرۡسَلۡنَا قَبۡلَکَ اِلَّا رِجَالًا نُّوۡحِیۡۤ اِلَیۡہِمۡ فَسۡـَٔلُوۡۤا اَہۡلَ الذِّکۡرِ اِنۡ
کُنۡتُمۡ لَا تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۷﴾

لوگوں کا حساب (اعمال کا وقت) نزدیک آ پہنچا ہے اور وہ غفلت میں (پڑے اس سے) منہ پھیر رہے ہیں۔① (ف) ان کے پاس کوئی نئی نصیحت ان کے پروردگار کی طرف سے نہیں آتی مگر وہ اسے کھیلتے ہوئے سنتے ہیں۔② (ف) ان کے دل غفلت میں پڑے ہوئے ہیں اور ظالم لوگ (آپس میں) چپکے چپکے باتیں کرتے ہیں کہ یہ (شخص کچھ بھی) نہیں مگر تمہارے جیسا آدمی ہے۔ تو تم انکھوں دیکھتے جادو (کی لپیٹ) میں کیوں آتے ہو۔③ (ف) (پیغمبر نے) کہا جو بات آسمان اور زمین میں (کہی جاتی) ہے میرا پروردگار اسے جانتا ہے اور وہ سننے والا (اور) جاننے والا ہے۔④ (ف) ان عرب نے تو قرآن کو سحر کہنے پر ہی بس نہ کیا بلکہ لگے کہنے کہ یہ تو پریشان خیالات ہیں جو رسول نے ادہر ادہر سے اکٹھے کر لئے ہیں' بلکہ اس نے جھوٹی باتیں اپنے دل میں بنا لی ہیں' بلکہ درحقیقت وہ تو ایک شاعر ہے جو قافیہ بندی اور خیال آرائی میں ماہر ہے! اگر وہ فرستادہ خدا ہے تو ہمارے پاس اگلے نبیوں کی سی کوئی نشانی لا دے۔⑤ (تذ۔ ۱: ۸۸) ان سے پہلے جن بستیوں کو ہم نے ہلاک کیا وہ ایمان نہیں لائی تھیں تو کیا یہ ایمان لے آئیں گے۔⑥ (ف) اور ہم نے تم سے پہلے مرد ہی (پیغمبر بنا کر) بھیجے تھے جن کی طرف ہم وحی بھیجتے تھے اگر تم نہیں جانتے تو جو یاد رکھتے ہیں ان سے پوچھ لو۔⑦ (ف)

Marfat.com

وَمَا جَعَلْنٰهُمْ جَسَدًا لَّا يَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَمَا كَانُوْا خٰلِدِيْنَ ۝٨ ثُمَّ
صَدَقْنٰهُمُ الْوَعْدَ فَاَنْجَيْنٰهُمْ وَمَنْ نَّشَآءُ وَاَهْلَكْنَا الْمُسْرِفِيْنَ ۝٩ لَقَدْ
اَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ كِتٰبًا فِيْهِ ذِكْرُكُمْ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝١٠ ع وَكَمْ قَصَمْنَا مِنْ ع ١ ١٠
قَرْيَةٍ كَانَتْ ظَالِمَةً وَّاَنْشَاْنَا بَعْدَهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ ۝١١ فَلَمَّآ اَحَسُّوْا
بَاْسَنَآ اِذَا هُمْ مِّنْهَا يَرْكُضُوْنَ ۝١٢ لَا تَرْكُضُوْا وَارْجِعُوْٓا اِلٰى مَآ اُتْرِفْتُمْ فِيْهِ
وَمَسٰكِنِكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْـَٔلُوْنَ ۝١٣ قَالُوْا يٰوَيْلَنَآ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ۝١٤ فَمَا زَالَتْ
تِّلْكَ دَعْوٰىهُمْ حَتّٰى جَعَلْنٰهُمْ حَصِيْدًا خٰمِدِيْنَ ۝١٥ وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ
وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ ۝١٦ لَوْ اَرَدْنَآ اَنْ نَّتَّخِذَ لَهْوًا لَّاتَّخَذْنٰهُ
مِنْ لَّدُنَّآ ۖ اِنْ كُنَّا فٰعِلِيْنَ ۝١٧ بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ
فَيَدْمَغُهٗ فَاِذَا هُوَ زَاهِقٌ ۭ وَلَكُمُ الْوَيْلُ مِمَّا تَصِفُوْنَ ۝١٨

اور ہم نے ان کے ایسے جسم نہیں بنائے تھے کہ کھانا نہ کھائیں اور نہ وہ ہمیشہ رہنے والے تھے۔ ⑧ (ف) پھر ہم نے ان کے بارے میں (اپنا) وعدہ سچا کر دیا تو ان کو اور جس کو چاہا نجات دی اور حد سے نکل جانے والوں کو ہلاک کر دیا۔ ⑨ (ف) ہم نے تمہاری طرف ایسی کتاب نازل کی ہے جس میں تمہارا تذکرہ ہے کیا تم نہیں سمجھتے۔ ⑩ (ف) اور ہم نے بہت سی بستیوں کو جو ستمگار تھیں ہلاک کر مارا اور ان کے بعد اور لوگ پیدا کر دیئے۔ ⑪ (ف) جب انہوں نے ہمارے (مقدمہ) عذاب کو دیکھا تو لگے اس سے بھاگنے۔ ⑫ (ف) مت بھاگو اور جن (نعمتوں) میں تم عیش و آسائش کرتے تھے ان کی اور اپنے گھروں کی طرف لوٹ جاؤ شاید تم سے (اس بارے میں) دریافت کیا جائے۔ ⑬ (ف) کہنے لگے ہائے شامت' بے شک ہم ظالم تھے۔ ⑭ (ف) تو وہ ہمیشہ اسی طرح پکارتے رہے یہاں تک کہ ہم نے ان کو (کھیتی کی طرح) کاٹ کر (اور آگ کی طرح) بجھا کر ڈھیر کر دیا۔ ⑮ (ف) اور ہم نے آسمان اور زمین اور ان کے درمیان جو کچھ ہے کھیلتے کھیلتے نہیں بنایا۔ ⑯ (تذ۔ا:۱۴۴۔ حد۔:۸:) اگر ہم چاہتے کہ کھیل (کی چیزیں یعنی زن و فرزند) بنائیں تو اگر ہم کو کرنا ہی ہوتا تو ہم اپنے پاس سے بنالیتے۔ ⑰ (ف) (نہیں) بلکہ ہم سچ کو جھوٹ پر کھینچ مارتے ہیں تو وہ اس کا سر توڑ دیتا ہے اور جھوٹ اسی وقت نابود ہو جاتا ہے اور جو باتیں تم بناتے ہو ان سے تمہاری ہی خرابی ہے۔ ⑱ (ف)

وَلَهٗ مَنۡ فِى السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ‌ؕ وَمَنۡ عِنۡدَهٗ لَا يَسۡتَكۡبِرُوۡنَ عَنۡ
عِبَادَتِهٖ وَلَا يَسۡتَحۡسِرُوۡنَ‌ۚ ۝١٩ يُسَبِّحُوۡنَ الَّيۡلَ وَالنَّهَارَ لَا يَفۡتُرُوۡنَ ۝٢٠
اَمِ اتَّخَذُوۡۤا اٰلِهَةً مِّنَ الۡاَرۡضِ هُمۡ يُنۡشِرُوۡنَ ۝٢١ لَوۡ كَانَ فِيۡهِمَاۤ اٰلِهَةٌ
اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا‌ۚ فَسُبۡحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الۡعَرۡشِ عَمَّا يَصِفُوۡنَ ۝٢٢ لَا يُسۡـَٔلُ
عَمَّا يَفۡعَلُ وَهُمۡ يُسۡـَٔلُوۡنَ ۝٢٣ اَمِ اتَّخَذُوۡا مِنۡ دُوۡنِهٖۤ اٰلِهَةً‌ؕ قُلۡ هَاتُوۡا بُرۡهَانَكُمۡ‌ۚ
هٰذَا ذِكۡرُ مَنۡ مَّعِىَ وَذِكۡرُ مَنۡ قَبۡلِىۡ‌ؕ بَلۡ اَكۡثَرُهُمۡ لَا يَعۡلَمُوۡنَ ۙ الۡحَـقَّ‌
فَهُمۡ مُّعۡرِضُوۡنَ ۝٢٤ وَمَاۤ اَرۡسَلۡنَا مِنۡ قَبۡلِكَ مِنۡ رَّسُوۡلٍ اِلَّا نُوۡحِىۡۤ اِلَيۡهِ
اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنَا فَاعۡبُدُوۡنِ ۝٢٥ وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحۡمٰنُ وَلَدًا‌ سُبۡحٰنَهٗ‌ؕ
بَلۡ عِبَادٌ مُّكۡرَمُوۡنَ ۝٢٦ لَا يَسۡبِقُوۡنَهٗ بِالۡقَوۡلِ وَهُمۡ بِاَمۡرِهٖ يَعۡمَلُوۡنَ ۝٢٧

اور جو لوگ آسمانوں میں اور جو زمین میں ہیں سب اسی کے (مملوک اور اسی کا مال) ہیں اور جو (فرشتے) اس کے پاس ہیں وہ اس کی عبادت سے نہ کنیاتے ہیں اور نہ اکتاتے ہیں۔ ۝١٩ (ف) رات دن (اسی کی) تسبیح کرتے رہتے ہیں (نہ تھکتے ہیں) نہ اکتاتے ہیں۔ ۝٢٠ (ف) بھلا لوگوں نے جو زمین کی چیزوں سے (بعض کو) معبود بنا لیا ہے (تو کیا) وہ ان کو (مرنے کے بعد) اٹھا کھڑا کریں گے؟ ۝٢١ (ف) اگر اس زمین و آسمان میں خدا کے سوا اور خدا بھی ہوتے تو زمین و آسمان دونوں بگڑ (کر ختم ہو) جاتے۔ تو عرش کا پروردگار ان تمام الزاموں سے پاک ہے جو یہ کفار لوگ بیان کرتے ہیں۔ ۝٢٢ (تک۔ ۱: ۲۳۲) وہ جو کام کرتا ہے اس کی پرسش نہیں ہوگی اور (جو کام یہ لوگ کرتے ہیں اس کی) پرسش ہوگی۔ ۝٢٣ (ف) کیا لوگوں نے خدا کو چھوڑ کر اور معبود بنا لئے ہیں۔ کہہ دو کہ (اس بات پر) اپنی دلیل پیش کرو یہ (میری اور) میرے ساتھ والوں کی کتاب بھی ہے اور جو مجھ سے پہلے (پیغمبر) ہوئے ہیں ان کی کتابیں بھی ہیں بلکہ (بات یہ ہے کہ) ان میں اکثر حق بات کو نہیں جانتے اور اس لئے اس سے منہ پھیر لیتے ہیں۔ ۝٢٤ (ف) اور جو پیغمبر ہم نے تم سے پہلے بھیجے ان کی طرف یہی وحی بھیجی کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں تو میری ہی عبادت کرو۔ ۝٢٥ (ف) اب کہتے ہیں کہ خدا بیٹا رکھتا ہے وہ پاک ہے (اس کے نہ بیٹا ہے نہ بیٹی) بلکہ جن کو یہ لوگ اس کے بیٹے اور بیٹیاں سمجھتے ہیں وہ اس کے عزت والے بندے ہیں۔ ۝٢٦ (ف) وہ قول میں اس کی سبقت نہیں کرتے (یعنی حکم سے پہلے کوئی شے نہیں کرتے) اور وہ اس کے حکم کے مطابق عمل کرتے ہیں۔ ۝٢٧ (حد۔ ۵۱)

Marfat.com

يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يَشْفَعُونَ ۙ إِلَّا لِمَنِ ارْتَضَىٰ
وَهُمْ مِنْ خَشْيَتِهِ مُشْفِقُونَ ﴿٢٨﴾ وَمَنْ يَقُلْ مِنْهُمْ إِنِّي إِلَٰهٌ مِنْ دُونِهِ
فَذَٰلِكَ نَجْزِيهِ جَهَنَّمَ ۚ كَذَٰلِكَ نَجْزِي الظَّالِمِينَ ﴿٢٩﴾ أَوَلَمْ يَرَ الَّذِينَ ع ۲
كَفَرُوا أَنَّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنَاهُمَا ۖ وَجَعَلْنَا مِنَ
الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ ۖ أَفَلَا يُؤْمِنُونَ ﴿٣٠﴾ وَجَعَلْنَا فِي الْأَرْضِ رَوَاسِيَ أَنْ
تَمِيدَ بِهِمْ وَجَعَلْنَا فِيهَا فِجَاجًا سُبُلًا لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُونَ ﴿٣١﴾ وَجَعَلْنَا
السَّمَاءَ سَقْفًا مَحْفُوظًا ۖ وَهُمْ عَنْ آيَاتِهَا مُعْرِضُونَ ﴿٣٢﴾

جو کچھ ان کے آگے ہو چکا ہے اور جو پیچھے ہوگا وہ سب سے واقف ہے اور وہ (اس کے پاس کسی کی) سفارش نہیں کر سکتے مگر اس شخص کی جس سے خدا خوش ہو اور وہ اس کی ہیبت سے ڈرتے رہتے ہیں۔ ﴿۲۸﴾ (ف) اور جو شخص ان میں سے یہ کہے کہ خدا کے سوا میں معبود ہوں تو اسے ہم دوزخ کی سزا دیں گے اور ظالموں کو ہم ایسی ہی سزا دیا کرتے ہیں۔ ﴿۲۹﴾ (ف) اے پیغمبر! کیا قانون خدا اور خدا کے منکروں نے انکار کرتے وقت اس عظیم الشان حقیقت پر نظر نہیں کی کہ آسمانوں کے لا انتہا کرے بشمولیت زمین پیدائش کے ابتدائی مراحل میں باہم ملے ہوئے تھے۔ ان کے مواد کا باہمی انضمام اور اتصال تھا' ان کا ہیولا ایک تھا پھر ہم ہی نے اس ہیولائے فضائی کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے اس حیرت انگیز سلیقے اور ترتیب اس محیر العقول نظم و نسق کے ساتھ آسمان اور زمین کو بنایا اور تمام عالم کے سب بالا د پست میں وحدت کائنات اور وحدت خدا کی عینی اور نا قابل انکار زندہ اور لا زوال شہادت قائم کر دی! اور یہی نہیں بلکہ ہم ہی نے ہر ذی حیات شے کی حیات کا قوام پانی سے عام اور مشترک شے سے کر کے' تمام عالم کو وحدت حیات اور وحدت خلاق کا بدیہی ثبوت دے دیا! تو کیا اب بھی یہ لوگ اس خدائے عظیم کی وحدت' اس کی لا مثالیت' اس کی لاشریک حکومت' اس کے عالم آرا تسلط' اس کی عظیم کاری اور نظم پسندی پر ایمان نہیں لاتے؟۔ ﴿۳۰﴾ (تذ۔ ۱: ۲۰) اور ہم نے زمین میں عظیم الشان پہاڑ اپنے اپنے موقع پر ڈال دیئے کہ زمین (اپنی حرکت میں) ان کو لے کر ایک طرف کو نہ جھک جائے' اور اس کا مرکز ثقل قائم رہ سکے' اور کشادہ راہیں اس میں بنا دیں کہ لوگ راہ پا سکیں۔ ﴿۳۱﴾ (تذ۔ ۱: ۲۲) اور آسمان کو ایک مضبوط اور نا قابل شکست چھت بنا دیا' اس کے ہر حصے کو انسان یا دیگر مخلوق کے دست تصرف سے ہمیشہ کے لئے محفوظ کر دیا۔ خدا کی اس حیرت انگیز مضبوط کاری اور حفاظت پسندی کو دیکھنے کے باوجود لوگ اس کے حفظ و امان دینے والے احکام سے گریز کرتے ہیں۔ ﴿۳۲﴾ (تذ۔ ۱: ۲۲)

Marfat.com

وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؕ كُلٌّ فِي فَلَكٍ
يَّسْبَحُونَ ﴿۳۳﴾ وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ ؕ اَفَاۡئِنْ مِّتَّ فَهُمُ
الْخٰلِدُونَ ﴿۳۴﴾ كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ؕ وَنَبْلُوكُمْ بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ
فِتْنَةً ؕ وَاِلَيْنَا تُرْجَعُونَ ﴿۳۵﴾ وَاِذَا رَاٰكَ الَّذِينَ كَفَرُوٓا اِنْ يَّتَّخِذُونَكَ
اِلَّا هُزُوًا ؕ اَهٰذَا الَّذِي يَذْكُرُ اٰلِهَتَكُمْ ۚ وَهُمْ بِذِكْرِ الرَّحْمٰنِ هُمْ
كٰفِرُونَ ﴿۳۶﴾ خُلِقَ الْاِنْسَانُ مِنْ عَجَلٍ ؕ سَاُورِيكُمْ اٰيٰتِي فَلَا تَسْتَعْجِلُونِ ﴿۳۷﴾
وَيَقُولُونَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِينَ ﴿۳۸﴾ لَوْ يَعْلَمُ الَّذِينَ
كَفَرُوا حِينَ لَا يَكُفُّونَ عَنْ وُّجُوهِهِمُ النَّارَ وَلَا عَنْ ظُهُورِهِمْ وَلَا هُمْ
يُنْصَرُونَ ﴿۳۹﴾ بَلْ تَاْتِيهِمْ بَغْتَةً فَتَبْهَتُهُمْ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ رَدَّهَا وَلَا هُمْ
يُنْظَرُونَ ﴿۴۰﴾

اور لوگو! وہ خدا ہی تو ہے جس نے رات اور دن کی عظیم الشان حقیقتوں کو نیست سے ہست کیا' اور شمس وقمر کے عظیم الشان کرّوں کو پیدا کیا۔ یہ سب کرّے' یہ شمس وقمر' یہ سمٰوات اور زمین' یہ لیل ونہار' اپنے اپنے مداروں میں پڑے تیر رہے ہیں۔﴿۳۳﴾ (تذ۔ ۱: ۲۲) اور (اے پیغمبر) ہم نے تم سے پہلے کسی آدمی کو بقائے دوام نہیں بخشا۔ بھلا اگر تم مرجاؤ تو کیا یہ لوگ ہمیشہ رہیں گے۔﴿۳۴﴾ (ف) ہر متنفس کو موت کا مزہ چکھنا ہے اور ہم تم لوگوں کو سختی اور آسودگی میں آزمائش کے طور پر مبتلا کرتے ہیں۔ اور تم ہماری ہی طرف لوٹ کر آؤ گے۔﴿۳۵﴾ (ف) اور جب کافر تم کو دیکھتے ہیں تو تم سے استہزاء کرتے ہیں کہ کیا یہی شخص ہے جو تمہارے معبودوں کا ذکر (برائی سے) کیا کرتا ہے۔ حالانکہ وہ خود رحمٰن کے نام سے منکر ہیں۔﴿۳۶﴾ (ف) انسان (درحقیقت) عجلت یعنی جلد بازی سے پیدا کیا گیا ہے۔ (گویا عجلت پسندی اس کی سرشت میں ہے) میں تمہیں اپنی نشانیاں عنقریب دکھاؤں گا تو جلدی نہ کرو۔﴿۳۷﴾ (تذ۔ ۲: ۷۰) اور کہتے ہیں کہ اگر تم سچے ہو تو (جس عذاب کا) یہ وعید (ہے وہ) کب (آئے گا)﴿۳۸﴾ (ف) اے کاش کافر اس وقت کو جانیں جب وہ اپنے مونہوں پر سے (دوزخ کی) آگ کو روک نہ سکیں گے اور نہ اپنی پیٹھوں پر سے اور نہ ان کا کوئی مددگار ہوگا۔﴿۳۹﴾ (ف) بلکہ قیامت ان پر ناگہاں آواقع ہوگی اور ان کے ہوش کھودے گی' پھر نہ تو وہ اس کو ہٹا سکیں گے اور نہ ان کو مہلت دی جائے گی۔﴿۴۰﴾ (ف)

Marfat.com

وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِيْنَ سَخِرُوْا مِنْهُمْ
مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۴۱﴾ قُلْ مَنْ يَّكْلَؤُكُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ مِنَ
الرَّحْمٰنِ ؕ بَلْ هُمْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهِمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۴۲﴾ اَمْ لَهُمْ اٰلِهَةٌ تَمْنَعُهُمْ
مِّنْ دُوْنِنَا ؕ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَ اَنْفُسِهِمْ وَلَا هُمْ مِّنَّا يُصْحَبُوْنَ ﴿۴۳﴾ بَلْ مَتَّعْنَا
هٰۤؤُلَآءِ وَاٰبَآءَهُمْ حَتّٰى طَالَ عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ ؕ اَفَلَا يَرَوْنَ اَنَّا نَاْتِى الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا
مِنْ اَطْرَافِهَا ؕ اَفَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿۴۴﴾ قُلْ اِنَّمَاۤ اُنْذِرُكُمْ بِالْوَحْىِ ۖؗ وَلَا يَسْمَعُ
الصُّمُّ الدُّعَآءَ اِذَا مَا يُنْذَرُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَلَئِنْ مَّسَّتْهُمْ نَفْحَةٌ مِّنْ عَذَابِ
رَبِّكَ لَيَقُوْلُنَّ يٰوَيْلَنَاۤ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿۴۶﴾ وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ
لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْـًٔا ؕ وَاِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ
اَتَيْنَا بِهَا ؕ وَكَفٰى بِنَا حٰسِبِيْنَ ﴿۴۷﴾

اورتم سے پہلے بھی پیغمبروں کے ساتھ استہزاء ہوتا رہا ہے تو جو لوگ ان سے تمسخر کیا کرتے تھے ان کو اسی (عذاب) نے جس کی ہنسی اڑاتے تھے آ گھیرا۔ ﴿۴۱﴾ (ف) کہو کہ رات اور دن میں خدا سے تمہاری کون حفاظت کرتا ہے بات یہ ہے کہ یہ اپنے پروردگار کی یاد سے منہ پھیرے ہوئے ہیں۔ ﴿۴۲﴾ (ف) کیا ہمارے سوا ان کے اور معبود ہیں کہ ان کو (مصائب سے) بچا سکیں۔ وہ آپ اپنی مدد تو کر نہیں سکتے اور نہ ہم سے پناہ ہی دیئے جائیں گے۔ ﴿۴۳﴾ (ف) بلکہ ہم ان لوگوں کو اور ان کے باپ دادا کو متمتع کرتے رہے یہاں تک کہ (اسی حالت میں) ان کی عمریں بسر ہوگئیں۔ کیا یہ نہیں دیکھتے کہ ہم زمین کو اس کے کناروں سے گھٹاتے چلے آتے ہیں تو کیا یہ لوگ غلبہ پانے والے ہیں؟ ﴿۴۴﴾ (ف) کہہ دو کہ میں تم کو حکم خدا کے مطابق نصیحت کرتا ہوں اور بہروں کو جب نصیحت کی جائے تو وہ پکار کو سنتے ہی نہیں۔ ﴿۴۵﴾ (ف) اور اگر ان کو تمہارے پروردگار کا تھوڑا سا عذاب بھی پہنچے تو کہنے لگیں کہ ہائے کمبختی ہم بے شک ستمگار تھے۔ ﴿۴۶﴾ (ف) اور ہم اس قیامت کے دن ٹھیک تولنے والے ترازو (ہر جگہ) لگا دیں گے پھر کسی شخص پر ادنیٰ ظلم نہ ہوگا اور اگر رائی کے دانے کے برابر بھی کہیں کسر رہ جائے گی تو ہم اس کو سامنے لا دیں گے اور حساب کرنے والے ہم کافی ہیں۔ ﴿۴۷﴾[1] (تذ۔ ۲: ۱۳۷)

[1] صحیفہ فطرت کو غور سے دیکھنے والے اقرار کرتے ہیں کہ اس میں ہر شے کسی ناقابل بدل قانون پر چل رہی ہے اور سب جگہ عدل ←

Marfat.com

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ الْفُرْقَانَ وَضِيَآءً وَّذِكْرًا لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿۴۸﴾ الَّذِيْنَ
يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ وَهُمْ مِّنَ السَّاعَةِ مُشْفِقُوْنَ ﴿۴۹﴾ وَهٰذَا ذِكْرٌ مُّبٰرَكٌ اَنْزَلْنٰهُ ؕ
اَفَاَنْتُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ﴿۵۰﴾ ع وَلَقَدْ اٰتَيْنَآ اِبْرٰهِيْمَ رُشْدَهٗ مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا بِهٖ
عٰلِمِيْنَ ﴿۵۱﴾ اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَا هٰذِهِ التَّمَاثِيْلُ الَّتِيْٓ اَنْتُمْ لَهَا عٰكِفُوْنَ ﴿۵۲﴾
قَالُوْا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا لَهَا عٰبِدِيْنَ ﴿۵۳﴾ قَالَ لَقَدْ كُنْتُمْ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ فِيْ
ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۵۴﴾ قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا بِالْحَقِّ اَمْ اَنْتَ مِنَ اللّٰعِبِيْنَ ﴿۵۵﴾ قَالَ بَلْ
رَّبُّكُمْ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الَّذِيْ فَطَرَهُنَّ ۖ وَاَنَا عَلٰى ذٰلِكُمْ مِّنَ
الشّٰهِدِيْنَ ﴿۵۶﴾ وَتَاللّٰهِ لَاَكِيْدَنَّ اَصْنَامَكُمْ بَعْدَ اَنْ تُوَلُّوْا مُدْبِرِيْنَ ﴿۵۷﴾
فَجَعَلَهُمْ جُذٰذًا اِلَّا كَبِيْرًا لَّهُمْ لَعَلَّهُمْ اِلَيْهِ يَرْجِعُوْنَ ﴿۵۸﴾

اور ہم نے موسیٰ اور ہارونؑ کو (ہدایت اور گمراہی میں) فرق کر دینے والی اور (سرتاپا) روشنی اور نصیحت (کی کتاب) عطا کی (یعنی) پرہیزگاروں کے لئے۔ ﴿۴۸﴾ (ف) جو بن دیکھے اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں اور قیامت کا بھی خوف رکھتے ہیں۔ ﴿۴۹﴾ (ف) یہ بہت برکت پیدا کرنے والی کتاب ہے جس کو ہم نے اتارا۔ (تذ۔ ۱: ۹۰) تو کیا تم اس سے انکار کرتے ہو۔ ﴿۵۰﴾ (ف) اور ہم نے ابراہیمؑ کو پہلے ہی سے ہدایت دی تھی اور ہم ان (کے حال) سے واقف تھے۔ ﴿۵۱﴾ (ف) جب انہوں نے اپنے باپ اور اپنی قوم کے لوگوں سے کہا کہ یہ کیا مورتیں ہیں جن (کی پرستش) پر تم معتکف (وقائم) ہو ﴿۵۲﴾ (ف) وہ کہنے لگے کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو ان کی پرستش کرتے دیکھا ہے۔ ﴿۵۳﴾ (ف) (ابراہیمؑ نے) کہا کہ تم بھی (گمراہ ہو) اور تمہارے باپ دادا بھی صریح گمراہی میں پڑے رہے۔ ﴿۵۴﴾ (ف) وہ بولے کیا تم ہمارے پاس (واقعی) حق لائے ہو یا (ہم سے) کھیل (کی باتیں) کرتے ہو۔ ﴿۵۵﴾ (ف) (ابراہیمؑ نے) کہا (نہیں) بلکہ تمہارا پروردگار آسمانوں اور زمین کا پروردگار ہے جس نے ان کو پیدا کیا ہے۔ اور میں اس (بات) کا گواہ (اور اسی کا قائل) ہوں۔ ﴿۵۶﴾ (ف) اور خدا کی قسم جب تم پیٹھ پھیر کر چلے جاؤ گے تو میں تمہارے بتوں سے ایک چال چلوں گا۔ ﴿۵۷﴾ (ف) پھر ان کو توڑ کر ریزہ ریزہ کر دیا مگر ایک بڑے (بت) کو (نہ توڑا) تاکہ وہ اس کی طرف رجوع کریں۔ ﴿۵۸﴾ (ف)

← اور توازن ہے۔ پھر انسانی اعمال کی دنیاوی جزا و سزا میں افراتفری کیوں؟ قرآن حکیم اس کا مسکت حل پیش کرتا ہے کہ روز قیامت کو یہ سب اونچ نیچ برابر کر دی جائے گی۔ اس دن خدائے عادل کے عدل کے سچے اور صحیح تولنے والے ترازو لٹکا دیئے جائیں گے اور ان میں اگر رائی کے دانے کے بابر بھی اگر کچھ باقی رہا' تول کر دے دیا جائے گا۔ یہی اس باریک بین' دقیقہ رس' اور خوش معاملت خدا کا کمال عمل ہے جس کے بعد کسی معاند کو حرف گیری کی طاقت نہیں رہتی۔ (تذ۔۲: ۱۳۷' ۱۳۸)

Marfat.com

قَالُوْا مَنْ فَعَلَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَآ اِنَّهٗ لَمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۵۹﴾ قَالُوْا سَمِعْنَا فَتًى يَّذْكُرُهُمْ
يُقَالُ لَهٗٓ اِبْرٰهِيْمُ ﴿۶۰﴾ قَالُوْا فَاْتُوْا بِهٖ عَلٰٓي اَعْيُنِ النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَشْهَدُوْنَ ﴿۶۱﴾
قَالُوْٓا ءَاَنْتَ فَعَلْتَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَا يٰٓاِبْرٰهِيْمُ ﴿۶۲﴾ قَالَ بَلْ فَعَلَهٗ ۖ كَبِيْرُهُمْ
هٰذَا فَسْـَٔلُوْهُمْ اِنْ كَانُوْا يَنْطِقُوْنَ ﴿۶۳﴾ فَرَجَعُوْٓا اِلٰٓى اَنْفُسِهِمْ فَقَالُوْٓا اِنَّكُمْ
اَنْتُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۶۴﴾ ثُمَّ نُكِسُوْا عَلٰى رُءُوْسِهِمْ ۚ لَقَدْ عَلِمْتَ مَا هٰٓؤُلَآءِ
يَنْطِقُوْنَ ﴿۶۵﴾ قَالَ اَفَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكُمْ شَيْـًٔا وَّلَا يَضُرُّكُمْ ﴿۶۶﴾
اُفٍّ لَّكُمْ وَلِمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۷﴾ قَالُوْا حَرِّقُوْهُ
وَانْصُرُوْٓا اٰلِهَتَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ﴿۶۸﴾ قُلْنَا يٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا
عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ ﴿۶۹﴾ وَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَخْسَرِيْنَ ﴿۷۰﴾

کہنے لگے ہمارے معبودوں کے ساتھ یہ معاملہ کس نے کیا۔ وہ تو کوئی ظالم ہے۔﴿۵۹﴾ (ف) لوگوں نے کہا ہم نے ایک جوان کو ان کا ذکر کرتے ہوئے سنا ہے اسکو ابراہیمؑ کہتے ہیں۔﴿۶۰﴾ (ف) وہ بولے کہ اسے لوگوں کے سامنے لاؤ تاکہ وہ گواہ رہیں۔﴿۶۱﴾ (ف) (جب ابراہیمؑ آئے تو) بت پرستوں نے کہا کہ ابراہیمؑ بھلا یہ کام ہمارے معبودوں کے ساتھ تم نے کیا ہے؟﴿۶۲﴾ (ف) (ابراہیمؑ نے) کہا (نہیں) بلکہ یہ ان کے اس بڑے (بت) نے کیا (ہوگا) اگر یہ بولتے ہوں تو ان سے پوچھ لو۔﴿۶۳﴾ (ف) انہوں نے اپنے دل میں غور کیا تو آپس میں کہنے لگے بیشک تمہی بے انصاف ہو۔﴿۶۴﴾ (ف) پھر (شرمندہ ہوکر) سر نیچا کرلیا (اس پر بھی ابراہیمؑ سے کہنے لگے) تم جانتے ہو یہ بولتے نہیں۔﴿۶۵﴾ (ف) (ابراہیمؑ نے) جواب دیا کہ کیا تم خدا کو چھوڑ کر ان بتوں کے بندے بنے ہو جو نہ تمہیں کچھ فائدہ ہی پہنچا سکتے ہیں' نہ تمہارے نقصان پر کچھ اختیار رکھتے ہیں۔﴿۶۶﴾ (تذ۔ ۲: ۱۶۷) تف ہے تم پر اور صد حیف ہے تم ذی شعور انسانوں کی عقل پر اور ان چیزوں پر جن کو تم خدا کے سوا پوجتے ہو کہ تم اتنی موٹی بات نہیں سمجھتے۔﴿۶۷﴾ (تذ۔ ۲: ۱۶۷) تب وہ کہنے لگے کہ اگر تمہیں (اس سے اپنے معبود کا انتقام لینا اور) کچھ کرنا ہے تو اسی کو جلا دو اور اپنے معبود کی مدد کرو۔﴿۶۸﴾ (ف) ہم نے حکم دیا کہ اے آگ سرد ہوجا اور ابراہیمؑ پر (موجب) سلامتی (بن جا)۔﴿۶۹﴾ (ف) ان لوگوں نے برا تو ان کا چاہا تھا مگر ہم نے انہی کو نقصان میں ڈال دیا۔﴿۷۰﴾ (ف)

Marfat.com

وَنَجَّيْنٰهُ وَلُوْطًا اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا لِلْعٰلَمِيْنَ ﴿۷۱﴾ وَوَهَبْنَا
لَهٗٓ اِسْحٰقَ ؕ وَيَعْقُوْبَ نَافِلَةً ؕ وَكُلًّا جَعَلْنَا صٰلِحِيْنَ ﴿۷۲﴾ وَجَعَلْنٰهُمْ اَئِمَّةً
يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا وَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرٰتِ وَاِقَامَ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءَ
الزَّكٰوةِ ۚ وَكَانُوْا لَنَا عٰبِدِيْنَ ﴿۷۳﴾ وَلُوْطًا اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا وَّنَجَّيْنٰهُ
مِنَ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ كَانَتْ تَّعْمَلُ الْخَبٰٓئِثَ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فٰسِقِيْنَ ﴿۷۴﴾
ع۵ وَاَدْخَلْنٰهُ فِيْ رَحْمَتِنَا ؕ اِنَّهٗ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۷۵﴾ وَنُوْحًا اِذْ نَادٰى مِنْ قَبْلُ
فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ﴿۷۶﴾

اور ابراہیمؑ اور لوطؑ کو اس سرزمین کی طرف بچا نکالا جس میں ہم نے اہل عالم کے لئے برکت رکھی ہے۔ ﴿۷۱﴾ (ف) اور ہم نے ابراہیمؑ کو اسحاقؑ اور یعقوبؑ (جیسے جلیل القدر شخص اور خدا کی کائنات کے بڑے علماء اس کے انتہائی عظیم الشان عمل کی پاداش میں جو ابراہیمؑ نے اپنی قوم کے لئے مدة العمرہ کیا) بطور انعام اور شکر کرنے کے عطا کئے اور (یہ سب کے سب اس حیرت انگیز باخبری اور نبوت کے مالک شخص تھے کہ) ہم نے ان کو صالح العمل لوگوں (کی فہرست) میں داخل کر دیا تھا۔ (قوموں کو خوشحال کرنے کے عمل سے ہی ان کو صالح کا خطاب مل سکتا ہے) ﴿۷۲﴾ (حد۔ ۱۶۸) اور لوگو ہم نے ابراہیم علیہ السلام کی اولاد کو لوگوں کا سردار اور پیشوا بنایا اور ان کی رہنمائی ہمارے قانون (بِاَمْرِنَا) سے کرتے رہے اور ہم نے ان کی طرف نیک اور مفید جماعت کاموں (الخیرات) کے کرنے کی وحی بھیجی ان کو حکم دیا کہ الصلوۃ پر قائم رہیں الزکوۃ کو دیتے رہیں اور وہ لوگ تو نماز گذار یا پابند زکواۃ ہی نہ تھے بلکہ جب تک رہے ہمارے اطاعت گذار بندے اور غلام بنے رہے۔ ﴿۷۳﴾ (تذ۔ ۱: ۱۰۸) اور لوطؑ کو ہم ہی نے اس کے عظیم الشان اعمال کے صلے میں حکومت عطا فرمائی اس کو اس کائنات جہاں کے آئین کا علم دیا اور بالآخر اسی علم اور حکم کے زور سے اس بستی کے لوگوں پر غالب کیا جو بداعمالی میں مبتلا ہونے کے باعث کمزور ہو گئے تھے۔ ان کو ہلاک کر کے لوطؑ کو نجات دی اور وہ بہت ہی برے اور بدکار لوگ تھے۔ ﴿۷۴﴾ (تذ ۲: ۲۵۷۔ ۲۵۸) اور ہم نے آخری دم تک اس کو اپنی رحمت میں داخل کئے رکھا اور اس میں شک نہیں کہ لوطؑ صالح العمل لوگوں میں سے تھے۔ ﴿۷۵﴾ (تذ۔ ۲: ۲۵۸) اور نوحؑ (کا قصہ یاد کرو) جب (اس سے) پیشتر انہوں نے ہم کو پکارا تو ہم نے ان کی دعا قبول فرمائی اور ان کو اور ان کے ساتھیوں کو بڑی گھبراہٹ سے نجات دی۔ ﴿۷۶﴾ (ف)

وَنَصَرْنٰهُ مِنَ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ
فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۷۷﴾ وَدَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ اِذْ يَحْكُمٰنِ فِى الْحَرْثِ
اِذْ نَفَشَتْ فِيْهِ غَنَمُ الْقَوْمِ ۚ وَكُنَّا لِحُكْمِهِمْ شٰهِدِيْنَ ﴿۷۸﴾ فَفَهَّمْنٰهَا سُلَيْمٰنَ ۚ
وَكُلًّا اٰتَيْنَا حُكْمًا وَّعِلْمًا ۫ وَّسَخَّرْنَا مَعَ دَاوٗدَ الْجِبَالَ يُسَبِّحْنَ وَالطَّيْرَ ؕ
وَكُنَّا فٰعِلِيْنَ ﴿۷۹﴾ وَعَلَّمْنٰهُ صَنْعَةَ لَبُوْسٍ لَّكُمْ لِتُحْصِنَكُمْ مِّنْۢ بَاْسِكُمْ ۚ فَهَلْ
اَنْتُمْ شٰكِرُوْنَ ﴿۸۰﴾ وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ عَاصِفَةً تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖۤ اِلَى الْاَرْضِ
الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا ؕ وَكُنَّا بِكُلِّ شَيْءٍ عٰلِمِيْنَ ﴿۸۱﴾ وَمِنَ الشَّيٰطِيْنِ مَنْ
يَّغُوْصُوْنَ لَهٗ وَيَعْمَلُوْنَ عَمَلًا دُوْنَ ذٰلِكَ ۚ وَكُنَّا لَهُمْ حٰفِظِيْنَ ﴿۸۲﴾

اور جو لوگ ہماری آیتوں کی تکذیب کرتے تھے ان پر نصرت بخشی' وہ بے شک برے لوگ تھے سو ہم نے ان سب کو غرق کر دیا۔﴿۷۷﴾ (ف) اور داؤدؑ اور سلیمانؑ (کا قصہ یاد دلاؤ) جب کہ وہ کسی کھیتی کے بارے میں جب کہ اس کو کسی گروہ کی بکریاں چر گئیں فیصلہ کر رہے تھے اور ہم خود اس امر کے گواہ تھے (جو فیصلہ انہوں نے کیا وہ عدل و انصاف پر مبنی تھا) (کسی سلطنت کے اندر یہی عدل و انصاف اس کے استحکام کا باعث ہوتا ہے اور یہی وہ شے ہے جس کے ہم انسان سے متوقع ہیں) ﴿۷۸﴾ (حد: ۷۵) تو اس (سیاست) کے متعلق ہم نے سلیمانؑ کو (کافی طور پر) سمجھا دیا تھا اور ان سب کو ہم نے حکومت اور (حکومت کو مضبوط کرنے کا) علم عطا کر دیا تھا اور داؤدؑ کے ساتھ ہو کر ہم نے پہاڑوں کو مسخر کیا تھا جو خدا کی حمد کا ترانہ گاتے تھے اور پرندوں کو مسخر کیا (گویا یہ سب ترقیاں قانون فطرت کی متابقت کے ماتحت ہوئیں اور ان میں کچھ خرق عادت کے طور پر نہ تھا) اور ہم ایسے باصبر اور با استقلال بندوں کے لئے) یہ بات ضرور کرنے والے تھے۔﴿۷۹﴾ (حد: ۷۵) اور ہم نے سلیمانؑ کو (جنگی) لباس بنانا سکھلایا تا کہ تم کو لڑائی کے ضرر سے بچائے تو کیا تم اس لم کی قدر نہیں کرتے۔ ﴿۸۰﴾ (حد۔ ۷۵) اور سلیمانؑ کو (ممتاز کرنے والی شے) تند ہوا تھی جو اس کے حکم سے اس سرزمین میں چلتی تھی جس کو ہم نے (صحیفہ فطرت سے اخذ کی ہوئی ترقیوں کے باعث مال و دولت کی) برکت دے دی تھی۔ اور ہم (اس بارے میں پوری حقیقت کا علم رکھتے تھے (کہ سلیمانؑ کو کیونکر یہ طاقت حاصل ہوئی) ﴿۸۱﴾ (حد: ۷۴، ۷۵) اور پھر ان دیو صورت مزدوروں کی متعلق جو اس کے لئے ڈبکیاں لگاتے (اور صحیفہ فطرت سے قوت اور ترقی کا مواد حاصل کرتے تھے) اور اس کے سوا دوسرا عمل کرتے تھے (یہ بھی سلیمانؑ کے نمایاں کارناموں میں داخل ہیں) اور ہم خود ان لوگوں کی نگہبانی کرتے تھے (تا کہ سلیمانؑ کی سلطنت مضبوط ترین ہو جائے) ﴿۸۲﴾ (حد۔ ۷۵)

Marfat.com

وَاَيُّوْبَ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗۤ اَنِّىْ مَسَّنِىَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۸۳﴾
فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَكَشَفْنَا مَا بِهٖ مِنْ ضُرٍّ وَّاٰتَيْنٰهُ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً
مِّنْ عِنْدِنَا وَذِكْرٰى لِلْعٰبِدِيْنَ ﴿۸۴﴾ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِدْرِيْسَ وَذَا الْكِفْلِ ؕ
كُلٌّ مِّنَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۸۵﴾ وَاَدْخَلْنٰهُمْ فِىْ رَحْمَتِنَا ؕ اِنَّهُمْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۸۶﴾
وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادٰى فِى
الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّىْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۸۷﴾
فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۙ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ ؕ وَكَذٰلِكَ نُـۨجِى الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۸۸﴾
وَزَكَرِيَّاۤ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ رَبِّ لَا تَذَرْنِىْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوٰرِثِيْنَ ﴿۸۹﴾
فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۡ وَوَهَبْنَا لَهٗ يَحْيٰى وَاَصْلَحْنَا لَهٗ زَوْجَهٗ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا يُسٰرِعُوْنَ
فِى الْخَيْرٰتِ وَيَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّرَهَبًا ؕ وَكَانُوْا لَنَا خٰشِعِيْنَ ﴿۹۰﴾

اور ایوبؑ (کو یاد کرو) جب انہوں نے اپنے پروردگار سے دعا کی کہ مجھے ایذا ہو رہی ہے اور تو سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔ ﴿۸۳﴾ (ف) تو ہم نے ان کی دعا قبول کر لی اور جو ان کی تکلیف تھی وہ دور کر دی اور ان کو بال بچے بھی عطا فرمائے اور اپنی مہربانی سے ان کے ساتھ اتنے ہی اور (بخشے) اور عبادت کرنے والوں کے لئے (یہ) نصیحت ہے۔ ﴿۸۴﴾ (ف) اور اسماعیلؑ اور ادریسؑ اور ذوالکفلؑ سب کے سب (نہایت) استقلال والے بندوں میں سے تھے (کیونکہ صحیفہ فطرت سے آیات الٰہی تلاش کرنے کی دھن میں تمام عمر لگے رہے) ﴿۸۵﴾ (حد: ۴۷) اور ہم نے ان کو (اس کا بے تحاشہ انعام دے دیکر) اپنی رحمت میں داخل کر لیا تھا اور بے شک وہ صالح بندوں میں سے تھے۔ ﴿۸۶﴾ (حد۔ ۴۷) اور ذوالنونؑ (کو یاد کرو) جب وہ (اپنی قوم سے ناراض ہو کر) غصے کی حالت میں چل دیئے اور خیال کیا کہ ہم ان پر قابو نہیں پا سکیں گے آخر اندھیرے میں (خدا کو) پکارنے لگے کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے اور بے شک میں قصوروار ہوں۔ ﴿۸۷﴾ (ف) اور ہم نے ان کی دعا قبول کر لی اور ان کو غم سے نجات بخشی اور ایمان والوں کو ہم اس طرح نجات دیا کرتے ہیں۔ ﴿۸۸﴾ (ف) اور زکریاؑ کو یاد کرو جب انہوں نے اپنے پروردگار کو پکارا کہ پروردگار مجھے اکیلا نہ چھوڑ اور تو سب سے بہتر وارث ہے۔ ﴿۸۹﴾ (ف) اور ہم نے ان کی پکار سن لی اور ان کو یحییٰؑ بخشے اور ان کی بیوی کو ان کے (حسن معاشرت سے) قابل بنا دیا۔ (ف) اس میں شک نہیں کہ یہ لوگ خدا کے قوت افزاء اور مفید قوم اعمال (الخیرات) کی طرف لپک لپک کر پہنچتے تھے اور ہم کو اجتماعی انعام کی رغبت سے اور اجتماعی سزا کے خوف سے پکارا کرتے تھے اور پھر اس بیم و رجا کے تکیف کو دل میں رکھ کر ہماری جناب میں سچا خشوع و خضوع کیا کرتے تھے۔ ﴿۹۰﴾ (تذ۔ا: ۲۴۷)

وَالَّتِيۡۤ اَحۡصَنَتۡ فَرۡجَهَا فَنَفَخۡنَا فِيۡهَا مِنۡ رُّوۡحِنَا وَجَعَلۡنٰهَا وَابۡنَهَاۤ اٰيَةً
لِّلۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۹۱﴾ اِنَّ هٰذِهٖۤ اُمَّتُكُمۡ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۖ وَّاَنَا رَبُّكُمۡ فَاعۡبُدُوۡنِ ﴿۹۲﴾
وَتَقَطَّعُوۡۤا اَمۡرَهُمۡ بَيۡنَهُمۡ ؕ كُلٌّ اِلَيۡنَا رٰجِعُوۡنَ ﴿۹۳﴾ ع فَمَنۡ يَّعۡمَلۡ مِنَ الصّٰلِحٰتِ
وَهُوَ مُؤۡمِنٌ فَلَا كُفۡرَانَ لِسَعۡيِهٖ ۚ وَاِنَّا لَهٗ كٰتِبُوۡنَ ﴿۹۴﴾ وَحَرٰمٌ عَلٰى قَرۡيَةٍ
اَهۡلَكۡنٰهَاۤ اَنَّهُمۡ لَا يَرۡجِعُوۡنَ ﴿۹۵﴾ حَتّٰۤى اِذَا فُتِحَتۡ يَاۡجُوۡجُ وَمَاۡجُوۡجُ وَهُمۡ مِّنۡ
كُلِّ حَدَبٍ يَّنۡسِلُوۡنَ ﴿۹۶﴾ وَاقۡتَرَبَ الۡوَعۡدُ الۡحَقُّ فَاِذَا هِىَ شَاخِصَةٌ اَبۡصَارُ
الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا ؕ يٰوَيۡلَنَا قَدۡ كُنَّا فِىۡ غَفۡلَةٍ مِّنۡ هٰذَا بَلۡ كُنَّا ظٰلِمِيۡنَ ﴿۹۷﴾

اور (اس مقدس عورت کی زندگی کی طرف) غور کرو جس نے اپنی شرمگاہ کو (کسی مرد کی چھوت سے) بچا کر رکھا پھر ہم نے اس عورت میں اپنی روح کا ایک حصہ پھونک دیا اور اس کو اور اس کے بیٹے کو تمام دنیا کے لئے ایک عبرت آموز اور نتیجہ خیز واقعہ بنا دیا (تا کہ انسان کی آئندہ نسلیں انسان کے شہوت سے بے نیاز ہونے کی ممکنات پر غور کر کے انسان کو اس ذلت سے نجات دیں) ﴿۹۱﴾ (حر۔ ۳۰۹) (اے لوگو! دیکھنا) یہ تمہاری امت ایک امت واحدہ ہی ہے اور میں تمہارا (امیر جماعت ہی نہیں بلکہ) پروردگار ہوں تو تم میری ہی ملازمت اختیار کر کے ایک امت بنے ہو۔ ﴿۹۲﴾ (تذ۔ ۲: ۳۸) (آہ!) لیکن (خدائے واحد کی خالص عبودیت کا عزم ان کے دلوں سے محو ہوتا گیا اور) انہوں نے آپس میں اپنے معاملے جدا کر لئے۔ (تو ذرا انتظار کرو) ان سب کو ایک نہ ایک دن ہماری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے (ہم ان کو ان کی تفریق کا پورا مزا اس دن چکھا دینگے جس دن یہ اپنی ناطاقتی اور ضعف کے باعث ہمارے حضور میں گڑگڑائیں گے) ﴿۹۳﴾ (تذ۔ ۲: ۳۸) تو جس شخص نے (اس کی وحدت برقرار رکھنے میں کچھ کسر نہ اٹھا رکھی اور اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے) مناسب عمل کیا اور اپنے ایمان کو متزلزل نہ ہونے دیا اس کی سعی ہرگز اکارت نہ ہوگی اور ہم اس کو جزا دینے کے لئے لکھتے جاتے ہیں۔ ﴿۹۴﴾ (تذ۔ ۲: ۳۸) اور یہ بات تو قطعی طور پر طے شدہ ہے کہ جس بستی یا قوم کو ہم نے ایک دفعہ ہلاک کر دیا (اور اس کی تمام قوت وعظمت کو برباد کر دیا) اس کا پھر زندہ ہو جانا ناممکن ہے۔ (اس لئے سعی بھی اگر بروقت ہو تو مفید ہو سکے گی) ﴿۹۵﴾ (تذ۲۔ ۳۸: ۳۹) یہاں تک کہ یاجوج اور ماجوج کھول دیئے جائیں اور وہ ہر بلندی سے دوڑ رہے ہوں۔ ﴿۹۶﴾ (ف) اور (قیامت کا) سچا وعدہ قریب آ جائے تو ناگاہ کافروں کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جائیں (اور کہنے لگیں کہ) ہائے شامت ہم اس (حال) سے غفلت میں رہے بلکہ ہم (اپنے حق میں) ظالم تھے۔ ﴿۹۷﴾ (ف)

إِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ ط أَنْتُمْ لَهَا وَارِدُونَ ﴿٩٨﴾
لَوْ كَانَ هَٰؤُلَاءِ آلِهَةً مَا وَرَدُوهَا ط وَكُلٌّ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿٩٩﴾ لَهُمْ فِيهَا
زَفِيرٌ وَهُمْ فِيهَا لَا يَسْمَعُونَ ﴿١٠٠﴾ إِنَّ الَّذِينَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِنَّا الْحُسْنَىٰ لا
أُولَٰئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُونَ ﴿١٠١﴾ لَا يَسْمَعُونَ حَسِيسَهَا ج وَهُمْ فِي مَا اشْتَهَتْ
أَنْفُسُهُمْ خَالِدُونَ ﴿١٠٢﴾ لَا يَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْأَكْبَرُ وَتَتَلَقَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ ط
هَٰذَا يَوْمُكُمُ الَّذِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ ﴿١٠٣﴾ يَوْمَ نَطْوِي السَّمَاءَ كَطَيِّ السِّجِلِّ
لِلْكُتُبِ ط كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ ط وَعْدًا عَلَيْنَا ط إِنَّا كُنَّا
فَاعِلِينَ ﴿١٠٤﴾ وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ أَنَّ الْأَرْضَ يَرِثُهَا
عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ ﴿١٠٥﴾ إِنَّ فِي هَٰذَا لَبَلَاغًا لِقَوْمٍ عَابِدِينَ ﴿١٠٦﴾

(کافرو اس روز) تم اور جن کی تم خدا کے سوا عبادت کرتے ہو دوزخ کا ایندھن ہو گے۔ (اور) تم (سب) اس میں داخل ہو کر رہو گے۔ ﴿٩٨﴾ (ف) اگر یہ لوگ (درحقیقت) معبود ہوتے تو اس میں داخل نہ ہوتے۔ اور سب اس میں ہمیشہ (جلتے) رہیں گے۔ ﴿٩٩﴾ (ف) وہاں ان کو چلّانا ہو گا اور اس میں (کچھ) نہ سن سکیں گے۔ ﴿١٠٠﴾ (ف) جن لوگوں کے لئے ہماری طرف سے بھلائی مقرر ہو چکی ہے اس سے دور رکھے جائیں گے۔ ﴿١٠١﴾ (ف) (یہاں تک کہ) اس کی آواز بھی تو نہیں سنیں گے اور جو کچھ ان کا جی چاہے گا اس میں (یعنی ہر طرح کے عیش اور لطف میں) ہمیشہ رہیں گے۔ ﴿١٠٢﴾ (ف) ان کو (اس دن کا) بڑا بھاری خوف غمگین نہیں کرے گا اور فرشتے ان کو لینے آئیں گے (اور کہیں گے کہ) یہی وہ دن ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا۔ ﴿١٠٣﴾ (ف) اس دن ہم آسمان کو اس طرح لپیٹ لیں گے جس طرح کہ خطوں کا کاغذ لپیٹ لیا جاتا ہے اور جس طرح ہم نے اول بار پیدا کیا تھا دوبارہ کریں گے یہ ایک وعدہ ہے جس کا پورا کرنا ہمارے ذمے ہے اور اس کو ضرور کر کے رہیں گے۔ ﴿١٠٤﴾ (تذ۔۲: ۱۱۳) اور ہم زبور میں تمام احکام کی ضروری شرح و بسط کے بعد یہ بات قطعی طور پر فیصلہ کر چکے ہیں کہ زمین کے وارث ہمارے صالح العمل بندے اور ملازم ہی ہیں۔ ﴿١٠٥﴾ (تذ۔ ۲: ۱۶۹) بلاشبہ اس میں ہماری ملازم قوموں کیلئے ایک اہم پیغام موجود ہے۔ ﴿١٠٦﴾ (تذ۔۲: ۱۶۹)

وَمَآ اَرۡسَلۡنٰكَ اِلَّا رَحۡمَةً لِّلۡعٰلَمِيۡنَ ۝۱۰۷ قُلۡ اِنَّمَا يُوۡحٰۤى اِلَىَّ اَنَّمَاۤ اِلٰهُكُمۡ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَهَلۡ اَنۡتُمۡ مُّسۡلِمُوۡنَ ۝۱۰۸

اور اے محمدؐ! ہم نے بلاشبہ تم کو سارے جہان کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے تا کہ انہیں قیام و بقا کے سب نشیب و فراز سے مطلع کر دو۔ ۱۰۷ (تذ۔ ۱: ۸۷) انہیں کہہ دو کہ میری طرف تو یہی بات وحی کی گئی ہے کہ اے لوگو! تمہارا حاکم اعلیٰ وہی ایک خدا ہے۔ تو کیا تم اس کو صحیح معنوں میں خدا تسلیم کرنے کے لئے تیار ہو۔ ۱۰۸ (تذ۔۲: ۱۶۹)

---

۱ (۱۰۵۔۱۰۷) غور طلب بات یہ ہے کہ ان دو آیتوں میں لام قد 'کتبنا' ان' ان' لا کی پے در پے چھ تاکیدیں ہیں جن سے ثابت ہے کہ ان دو آیات میں خدائے عظیم نے جو کچھ کہا ہے وہ دنیا کی ایک بہت بڑی حقیقت ہے جس کے متعلق انسان کو ادنیٰ سا شک نہ ہونا چاہئے اور ہر قوم کو عبادی الصلحون اور قوم عابدین کا سچا مصداق ہونا چاہیے۔ فتدبر۔ (حد: ۱۷۰)

وراثت زمین کا ایک عظیم الشان اصول یہ کہہ کر پیش کیا کہ یہ ان قوموں کو ملتی ہے جو قومیں خدا کی ملازم بن کر صالح العمل ہیں۔ گویا قانون فطرت کے مطابق عمل کرنے سے بادشاہت زمین ملتی ہے کسی اور طریقے سے نہیں۔ (تک: ۱: ۲۳۴)

ان آیات الٰہی میں ''وارثین زمین'' کی مکمل تشریح ﴿عبادی الصلحون﴾ کے الفاظ میں کر دی گئی ہے۔ 'اصلاح'' کی تعریف از روئے قرآن بے حد جامع و مانع ہے ﴿علیٰ هذا لقياس﴾ لفظ ''عبادت'' کی۔ مگر یہ امر نہایت غور طلب ہے کہ مسئلہ ارتقا کے ''بقائے اصلاح'' کا مفہوم اس آیہ کریمہ ''۲۱: ۱۰۵) کے دعوے کے کس قدر عین مطابق ہے۔ ''عبادت'' کا لفظ عبد سے مشتق ہے۔ جس کے معنی غلام کے ہیں۔ اور وہی قوم درحقیقت عابد ہے جو خدا کی عملاً غلام ہے جو اس کے قانون اور احکام پر عمل کر رہی ہے۔ ورنہ کوئی رسمی نماز گزار اور باقی احکام سے غافل قوم 'عابد' کہلانے کی مستحق نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ ملازمت کی شرط اول آقا کے احکام کی تعمیل ہے۔

جب تک مسلمانان عالم ان معنوں میں صالح رہے وراثت زمین ان کے پاس رہی۔ جب صلاح کے معنی محدود ہو گئے تو اس آیت (۲۱: ۱۰۵) کی ناروا تاویلیں بھی ہونے لگیں مگر کلام خدا کے صحیح مفہوم میں رد و بدل قطعاً محال ہے۔ ﴿لا معبدل لكلمته﴾ (۶: ۱۱۶) اس کی شہادت ہے۔ (تذ۔۱: ۴۰)

خدائے عظیم نے خدا کی عبادت کرنے والوں کو حتماً تمام روئے زمین کا بادشاہ قرار دیا تھا یہ ہرگز کہیں نہ کہا تھا کہ خدا کے عابدوں میں جو کمبل اوڑھ کر اور سر نیچے کر کے دن رات غوں غوں کرتے رہتے ہیں اور تنکا دہرا نہیں کر سکتے۔ نہیں بلکہ ''کتبنا'' کے الفاظ سے ظاہر ہے کہ یہ قرآنی فیصلہ قطعی اور آخری ہے۔ (تذ۔۲: ۱۶۸: ۱۶۹)

اس نقطہ نظر سے پیغمبر خدا (صلعم) کے رحمۃ اللعالمین ہونے کی کیفیت بھی واضح ہے یعنی یہ کہ دنیا کو اجتماعی ہلاکت کی راہ سے ہٹا کر حفظ بقا کی راہ پر چلانا ہی وہ پیام رحمت اور بشارت تھی جو وہ لائے تھے۔ (تذ۔۱: ۸۷)

Marfat.com

فَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَقُلۡ اٰذَنۡتُكُمۡ عَلٰى سَوَآءٍ ؕ وَاِنۡ اَدۡرِىۡۤ اَقَرِيۡبٌ اَمۡ بَعِيۡدٌ
مَّا تُوۡعَدُوۡنَ ﴿۱۰۹﴾ اِنَّهٗ يَعۡلَمُ الۡجَهۡرَ مِنَ الۡقَوۡلِ وَيَعۡلَمُ مَا تَكۡتُمُوۡنَ ﴿۱۱۰﴾ وَاِنۡ
اَدۡرِىۡ لَعَلَّهٗ فِتۡنَةٌ لَّـكُمۡ وَ مَتَاعٌ اِلٰى حِيۡنٍ ﴿۱۱۱﴾ قٰلَ رَبِّ احۡكُمۡ بِالۡحَـقِّ ؕ
وَرَبُّنَا الرَّحۡمٰنُ الۡمُسۡتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوۡنَ ﴿۱۱۲﴾ ع ۱۹

اٰیاتُھا ۷۸ — (۲۲) سُوۡرَۃُ الۡحَجِّ مَدَنِیَّۃٌ (۱۰۷) — رکوعاتُھا ۱۰

ترجمہ المشرقی: ۴۶ آیات — بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ — ترجمہ مولانا جالندھری: ۳۲ آیات

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوۡا رَبَّكُمۡ‌ۚ اِنَّ زَلۡزَلَةَ السَّاعَةِ شَىۡءٌ عَظِيۡمٌ‏ ﴿۱﴾ يَوۡمَ
تَرَوۡنَهَا تَذۡهَلُ كُلُّ مُرۡضِعَةٍ عَمَّاۤ اَرۡضَعَتۡ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمۡلٍ
حَمۡلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى وَمَا هُمۡ بِسُكٰرٰى وَلٰـكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيۡدٌ ﴿۲﴾
وَمِنَ النَّاسِ مَنۡ يُّجَادِلُ فِى اللّٰهِ بِغَيۡرِ عِلۡمٍ وَّيَتَّبِعُ كُلَّ شَيۡطٰنٍ مَّرِيۡدٍ ۙ﴿۳﴾

اگر یہ لوگ منہ پھیریں تو کہہ دو کہ میں نے تم سب کو یکساں (احکام الٰہی سے) آگاہ کر دیا ہے اور مجھ کو معلوم نہیں کہ جس چیز کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے وہ (عن) قریب (آنے والی) ہے یا (اس کا وقت) دور ہے۔ ﴿۱۰۹﴾ (ف) جو بات پکار کر کی جائے وہ اسے بھی جانتا ہے اور جو تم پوشیدہ کرتے ہو اس سے بھی واقف ہے۔ ﴿۱۱۰﴾ (ف) اور میں نہیں جانتا شاید وہ تمہارے لئے آزمائش ہو اور ایک مدت تک (تم اس سے) فائدہ اٹھاتے رہو۔ ﴿۱۱۱﴾ (ف) پیغمبر نے کہا کہ اے میرے پروردگار حق کے ساتھ فیصلہ کر دے اور ہمارا پروردگار بڑا مہربان ہے اسی سے ان باتوں میں جو تم بیان کرتے ہو مدد مانگی جاتی ہے۔ ﴿۱۱۲﴾ (ف)

....

لوگو اپنے پروردگار سے ڈرو کہ قیامت کا زلزلہ ایک حادثہ عظیم ہوگا۔ ﴿۱﴾ (ف) (اے مخاطب) جس دن تو اس کو دیکھے گا (اس دن یہ حال ہوگا کہ) تمام دودھ پلانے والی عورتیں اپنے بچوں کو بھول جائیں گی اور تمام حمل والیوں کے حمل گر پڑیں گے اور لوگ تجھ کو متوالے نظر آئیں گے مگر وہ متوالے نہیں ہونگے بلکہ (عذاب دیکھ کر) مدہوش ہو رہے ہوں گے بے شک خدا کا عذاب بڑا سخت ہے۔ ﴿۲﴾ (ف) اور لوگوں سے (کئی) ایسے ہیں جو خدا کے (متعلق اس بات کی ٹوہ لگانے کے بارے میں (کہ وہ انسان سے کیا چاہتا ہے یا اس کا قانون کیا ہے اور وہ کن اصولوں کے ماتحت سزا و جزا دیتا ہے' خدا کی خدائی کا) علم حاصل کئے بغیر بحث و جدال کرتے رہتے ہیں اور سرکش شیطان کی پیروی کرتے ہیں۔ ﴿۳﴾ (حد۔ ۳:۱۷)

كُتِبَ عَلَيْهِ اَنَّهٗ مَنْ تَوَلَّاهُ فَاَنَّهٗ يُضِلُّهٗ وَيَهْدِيْهِ اِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ ④
يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّنَ الْبَعْثِ فَاِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ تُرَابٍ
ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ مِنْ مُّضْغَةٍ مُّخَلَّقَةٍ وَّغَيْرِ مُخَلَّقَةٍ
لِّنُبَيِّنَ لَكُمْ ؕ وَنُقِرُّ فِي الْاَرْحَامِ مَا نَشَآءُ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ نُخْرِجُكُمْ
طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْۤا اَشُدَّكُمْ ۚ وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّتَوَفّٰى وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ
اِلٰۤى اَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْلَا يَعْلَمَ مِنْۢ بَعْدِ عِلْمٍ شَيْـًٔا ؕ وَتَرَى الْاَرْضَ
هَامِدَةً فَاِذَاۤ اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَآءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ وَاَنْۢبَتَتْ مِنْ كُلِّ
زَوْجٍۢ بَهِيْجٍ ⑤ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّهٗ يُحْيِ الْمَوْتٰى وَاَنَّهٗ عَلٰى كُلِّ
شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۙ⑥ وَّاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ
فِي الْقُبُوْرِ ⑦

(حالانکہ) شیطان کے متعلق فیصلہ ہو چکا ہے کہ جس نے اس سے دوستی کی تو وہ ضرور اس کو گمراہ کرتا ہے اور جہنم کے عذاب کی طرف لے جاتا ہے۔④ (حد۔ ۱۷۳) لوگو اگر تم کو مرنے کے بعد جی اٹھنے میں کچھ شک ہو تو ہم نے تم کو (پہلی بار بھی تو) پیدا کیا تھا۔ (یعنی ابتداء میں) مٹی سے پھر اس سے نطفہ بنا کر' پھر اس سے خون کا لوتھڑا بنا کر پھر اس سے بوٹی بنا کر جس کی بناوٹ کامل بھی ہوتی ہے اور ناقص بھی۔ تا کہ تم پر (اپنی خالقیت) ظاہر کر دیں اور ہم جس کو چاہتے ہیں ایک معیاد مقرر تک پیٹ میں ٹھہرائے رکھتے ہیں پھر تم کو بچہ بنا کر نکالتے ہیں پھر تم جوانی کو پہنچتے ہو اور بعض (قبل از پیری) مر جاتے ہیں اور بعض (شیخ فانی ہو جاتے ہیں اور بڑھاپے کی) نہایت خراب عمر کی طرف لوٹائے جاتے ہیں کہ بہت کچھ جاننے کے بعد بالکل بے علم ہو جاتے ہیں۔ (ف) اور اے مخاطب! تو دیکھتا ہے کہ زمین مردہ پڑی ہے پھر جب ہم اس پر پانی برساتے ہیں وہ حرکت میں آتی ہے اور ابھرتی ہے اور اس میں سے ہر طرح کے خوشنما پودے اگتے ہیں۔⑤ (تک۔ ۲:۲۳۴) یہ اس لئے کہ خدا برحق ہے اور وہی بے شک مردوں کو زندہ کرتا ہے اور ہر شے پر پورا اختیار رکھتا ہے۔⑥ (تک۔ ۲:۲۳۴) اور یہ کہ قیامت آنے والی ہے اس میں کچھ شک نہیں اور یہ کہ خدا سب لوگوں کو جو قبروں میں ہیں جلا اٹھائے گا۔⑦ (ف)

Marfat.com

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّلَا هُدًى وَّلَا كِتٰبٍ
مُّنِيْرٍ ﴿۸﴾ ثَانِيَ عِطْفِهٖ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ لَهٗ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ
وَّنُذِيْقُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَذَابَ الْحَرِيْقِ ﴿۹﴾ ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ يَدٰكَ وَاَنَّ اللّٰهَ
ع ۸ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿۱۰﴾ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ عَلٰي حَرْفٍ ۚ
فَاِنْ اَصَابَهٗ خَيْرُ ۨ اطْمَاَنَّ بِهٖ ۚ وَاِنْ اَصَابَتْهُ فِتْنَةُ ۨ انْقَلَبَ عَلٰي وَجْهِهٖ ۣ
خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ ﴿۱۱﴾ يَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ
اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهٗ وَمَا لَا يَنْفَعُهٗ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ ﴿۱۲﴾

لوگوں میں سے بعض ایسے ہیں جو خدا (کی ماہیت اور مشیعت کے متعلق) بغیر علم کے' بغیر ہدایت کے (جو پیغمبروں یا قانون خدا کے راز دانوں کے ذریعے سے ملتی ہے) اور بغیر (اس) روشن کتاب (کے مطالعے کے جو انسان کی آنکھوں کے سامنے کھلی ہے یعنی صحیفہ فطرت) کے آپس میں بحث و جدال کرتے رہتے ہیں۔ ⑧ (تک۔ ۲: ۲۳۴) ایسا شخص (بے معنی بحث کے باعث) اپنا پہلو موڑ لیتا ہے (اور خدا کے متعلق اٹکل پچو باتیں فرض کر کے) خدا کے رستے سے گمراہ کر دیتا ہے۔ اس کو دنیا میں رسوائی ملے گی اور آخرت میں اس کو جلتی ہوئی آگ کا مزا چکھایا جائے گا۔ ⑨ (تک۔ ۲: ۲۳۵) (اے سرکش) یہ اس (کفر) کی سزا ہے جو تیرے ہاتھوں نے آگے بھیجا تھا اور خدا اپنے بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں۔ ⑩ (ف) اور لوگوں میں ایسے اشخاص بھی موجود ہیں جو انکار اور تذبذب کے کنارے پر کھڑے ہو کر خدا کی چاکری کو قبول کرتے ہیں' جو کفر کی سرحد کے پاس کھڑے ہو کر خدا کے حلقہ عبودیت میں داخل ہو رہتے ہیں پھر اگر اس کو اس میں کچھ بھلائی یا فائدہ نظر آیا تو خدا کی طرف سے مطمئن ہو گیا اور اگر خدا کی حلقہ بگوشی میں رہ کر کوئی تکلیف یا ابتلا پیش آئی تو جدھر سے آیا تھا ادھر ہی لوٹ گیا۔ ایسے نابکار شخص نے ناحق دنیا بھی کھوئی اور آخرت بھی' اور صریح گھاٹا بھی اسی کو کہتے ہیں کہ تھوڑی سی مصیبت نہ جھیلنے کے باعث دنیا بھی کھو بیٹھا اور آگے کا ثواب بھی عذاب سے بدل دیا۔ ⑪ (تذ۔ ۲: ۸۵) ایسا شخص اپنی فوری حاجت روائی کے لئے خدا کو چھوڑ کر کسی ایسی شے کا دامن پکڑ لیتا ہے جس کی دوستی اس کو حقیقت میں نہ کچھ فائدہ پہنچا سکتی ہے نہ اس کی مخالفت سے کچھ ضرر کا امکان ہوتا ہے اور بے نفع و بے ضرر شے کے درپے ہو کر خدا کو بھول جاتا ہے اور اس کے احکام سے گریز کرنا ہی درحقیقت پرلے درجے کی گمراہی ہے۔ ⑫ (تذ۔ ۲: ۸۵)

Marfat.com

يَدۡعُوۡا لَمَنۡ ضَرُّهٗۤ اَقۡرَبُ مِنۡ نَّفۡعِهٖ ؕ لَبِئۡسَ الۡمَوۡلٰى وَلَبِئۡسَ الۡعَشِيۡرُ ۞ ۱۳ اِنَّ
اللّٰهَ يُدۡخِلُ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا
الۡاَنۡهٰرُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَفۡعَلُ مَا يُرِيۡدُ ۞ ۱۴ مَنۡ كَانَ يَظُنُّ اَنۡ لَّنۡ يَّنۡصُرَهُ اللّٰهُ
فِى الدُّنۡيَا وَالۡاٰخِرَةِ فَلۡيَمۡدُدۡ بِسَبَبٍ اِلَى السَّمَآءِ ثُمَّ لۡيَقۡطَعۡ فَلۡيَنۡظُرۡ هَلۡ
يُذۡهِبَنَّ كَيۡدُهٗ مَا يَغِيۡظُ ۞ ۱۵ وَكَذٰلِكَ اَنۡزَلۡنٰهُ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ يَهۡدِىۡ
مَنۡ يُّرِيۡدُ ۞ ۱۶ اِنَّ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَالَّذِيۡنَ هَادُوۡا وَالصّٰبِـِٕيۡنَ وَالنَّصٰرٰى وَالۡمَجُوۡسَ
وَالَّذِيۡنَ اَشۡرَكُوۡۤا ۖ اِنَّ اللّٰهَ يَفۡصِلُ بَيۡنَهُمۡ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ
شَىۡءٍ شَهِيۡدٌ ۞ ۱۷

نہیں بلکہ وہ ایک فوری فائدے کو مدنظر رکھ کر ایک ایسی چیز کو اپنا کارساز سمجھتا ہے جس کا (انتہائی) نقصان اس کے بظاہر (فوری) فائدے سے بھی زیادہ قریب ہوتا ہے۔ اے لوگو! ایسا کارساز اور مولا بھی برا اور ایسے مقتدی کا انجام بھی برا ہے۔ ۱۳ (تذ۔ ۲: ۸۵) (لوگو! بگوش ہوش سن رکھو کہ خدا کی کامل عبودیت اور بے لوث اطاعت کا انعام یہ ہے کہ) خدا ان لوگوں کو جو اس کو اپنا آقا فی الحقیقت سمجھ بیٹھے اور جنہوں نے اس کے بتائے ہوئے صبر آزما اور نیک کام بھی کئے لامحالہ اس دنیا میں ایسے خوشگوار اور سرسبز باغوں میں جا داخل کرے گا جن کے میدانوں میں دریا پڑے بہہ رہے ہوں گے۔ وہ اس قدر صاحب اختیار خدا ہے جس بات کا ارادہ کر لیتا ہے اس کو بہر حال کر گذرتا ہے۔ ۱۴ (تذ۔ ۲: ۸۶) جو شخص یہ گمان کرتا ہے کہ خدا اس کو دنیا اور آخرت میں مدد نہیں دے گا تو اس کو چاہئے کہ اوپر کی طرف (یعنی اپنے گھر کی چھت میں) ایک رسی باندھے پھر (اس سے اپنا) گلا گھونٹ لے پھر دیکھے کہ آیا یہ تدبیر اس کے غصے کو دور کر دیتی ہے۔ ۱۵ (ف) اور اسی طرح ہم نے اس قرآن کو اتارا ہے (جس کی تمام) باتیں کھلی ہوئی (ہیں) اور یہ (یاد رکھو) کہ خدا جس کو چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے۔ ۱۶ (ف) خدا روز قیامت کو ایمانداروں' یہودیوں' صابئین' نصاریٰ' آتش پرستوں اور مشرکوں کے مابین فیصلہ کرے گا (کہ وہ کیوں خدا کا پیغام آنے کے باوجود الگ الگ گروہ بن گئے) (تک۔ ۲: ۲۳۵) بیشک خدا ہر چیز سے باخبر ہے۔ ۱۷ (ف)

Marfat.com

اَلَمۡ تَرَ اَنَّ اللّٰہَ یَسۡجُدُ لَہٗ مَنۡ فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَنۡ فِی الۡاَرۡضِ وَ الشَّمۡسُ
وَ الۡقَمَرُ وَ النُّجُوۡمُ وَ الۡجِبَالُ وَ الشَّجَرُ وَ الدَّوَآبُّ وَ کَثِیۡرٌ مِّنَ النَّاسِ ؕ
وَ کَثِیۡرٌ حَقَّ عَلَیۡہِ الۡعَذَابُ ؕ وَ مَنۡ یُّہِنِ اللّٰہُ فَمَا لَہٗ مِنۡ مُّکۡرِمٍ ؕ اِنَّ اللّٰہَ
یَفۡعَلُ مَا یَشَآءُ ﴿ؕ۱۸﴾ السجدۃ هٰذٰنِ خَصۡمٰنِ اخۡتَصَمُوۡا فِیۡ رَبِّہِمۡ ۫ فَالَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا السجدۃ
قُطِّعَتۡ لَہُمۡ ثِیَابٌ مِّنۡ نَّارٍ ؕ یُصَبُّ مِنۡ فَوۡقِ رُءُوۡسِہِمُ الۡحَمِیۡمُ ﴿ۚ۱۹﴾
یُصۡہَرُ بِہٖ مَا فِیۡ بُطُوۡنِہِمۡ وَ الۡجُلُوۡدُ ﴿ؕ۲۰﴾ وَ لَہُمۡ مَّقَامِعُ مِنۡ حَدِیۡدٍ ﴿۲۱﴾
کُلَّمَاۤ اَرَادُوۡۤا اَنۡ یَّخۡرُجُوۡا مِنۡہَا مِنۡ غَمٍّ اُعِیۡدُوۡا فِیۡہَا ٭ وَ ذُوۡقُوۡا عَذَابَ
الۡحَرِیۡقِ ﴿٪۲۲﴾ اِنَّ اللّٰہَ یُدۡخِلُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجۡرِیۡ ع ۲/۹
مِنۡ تَحۡتِہَا الۡاَنۡہٰرُ یُحَلَّوۡنَ فِیۡہَا مِنۡ اَسَاوِرَ مِنۡ ذَہَبٍ وَّ لُؤۡلُؤًا ؕ
وَ لِبَاسُہُمۡ فِیۡہَا حَرِیۡرٌ ﴿۲۳﴾

اے مارب کیا تو نے اس بات پر نظر نہیں کی کہ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے اس خدائے واحد کے قانون کے آگے سر بسجود ہے شمس وقمر اور ستارے اور پہاڑ اور درخت اور چار پائے بلکہ اس سرکش اور ناشکر گزار انسان کی ایک تعداد کثیر بھی خدا کے قانون کے ماتحت رہ کر چل رہی ہے اور وہ اسی ظلوم جہول انسان کی تعداد کثیر ہے جو اپنی نافرمانی کے باعث عذاب خدا کی قطعی مستحق بن چکی ہے۔ تو جس کو خدا ذلیل کرے اسے کوئی عزت دینے والا نہیں۔ خدا بے شک وہی کرتا ہے جو مناسب سمجھتا ہے۔ گویا صرف انسان ہے جو بغاوت کرتا ہے۔ باقی مخلوق مکمل طور پر مطیع ہے۔ ﴿۱۸﴾ (تذ۔۲: ۱۴۲) یہ دو (فریق) ایک دوسرے کے دشمن اپنے پروردگار (کے بارے) میں جھگڑتے ہیں۔ تو جو کافر ہیں انکے لئے آگ کے کپڑے قطع کئے جائیں گے (اور) ان کے سروں پر جلتا ہوا پانی ڈالا جائے گا۔ ﴿۱۹﴾ (ف) اس سے ان کے پیٹ میں اندر کی چیزیں اور کھالیں گل جائیں گی۔ ﴿۲۰﴾ (ف) اور ان (کے مارنے ٹھوکنے) کے لئے لوہے کے ہتھوڑے ہوں گے۔ ﴿۲۱﴾ (ف) جب وہ چاہیں گے کہ اس کو رنج (وتکلیف کی وجہ) سے دوزخ سے نکل جائیں تو پھر اسی میں لوٹا دیئے جائیں گے اور (کہا جائے گا کہ) جلنے کے عذاب کا مزا چکھتے رہو۔ ﴿۲۲﴾ (ف) بے شک خدا ایماندار اور عمل صالح والی قوم کو (جو استحکام قوم کی خاطر احکام خدا نفع مند یقین کر کے ان پر ایمانداری سے عمل کرتے ہیں) زمین کے انتہائی سرسبز خطوں میں حکمرانی کے لئے داخل کر دیتا ہے جس کو سیراب کرنے کے لئے (بڑے بڑے پرشوکت) دریا بہہ رہے ہونگے وہ ان باغوں میں سونے کے کڑے اور بیش بہا موتی پہنے ہوئے ہوں گے اور ان کا لباس ریشمی ہوگا۔ ﴿۲۳﴾ (حد: ۱۵۸)

Marfat.com

وَهُدُوْۤا اِلَى الطَّيِّبِ مِنَ الْقَوْلِ ۚۖ وَهُدُوْۤا اِلٰى صِرَاطِ الْحَمِيْدِ ﴿۲۴﴾ اِنَّ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الَّذِيْ
جَعَلْنٰهُ لِلنَّاسِ سَوَآءَ ۨ الْعَاكِفُ فِيْهِ وَالْبَادِ ؕ وَمَنْ يُّرِدْ فِيْهِ بِاِلْحَادٍ
بِظُلْمٍ نُّذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۲۵﴾ وَاِذْ بَوَّاْنَا لِاِبْرٰهِيْمَ مَكَانَ الْبَيْتِ اَنْ
لَّا تُشْرِكْ بِيْ شَيْئًا وَّطَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْقَآئِمِيْنَ وَالرُّكَّعِ
السُّجُوْدِ ﴿۲۶﴾ وَاَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَاْتُوْكَ رِجَالًا وَّعَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ
يَّاْتِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ ﴿۲۷﴾ لِّيَشْهَدُوْا مَنَافِعَ لَهُمْ وَيَذْكُرُوا اسْمَ
اللّٰهِ فِيْۤ اَيَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ ۚ فَكُلُوْا مِنْهَا
وَاَطْعِمُوا الْبَآئِسَ الْفَقِيْرَ ﴿۲۸﴾ ثُمَّ لْيَقْضُوْا تَفَثَهُمْ وَلْيُوْفُوْا نُذُوْرَهُمْ
وَلْيَطَّوَّفُوْا بِالْبَيْتِ الْعَتِيْقِ ﴿۲۹﴾

اور (یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے) خدا کے بہترین قول کی راہ پکڑی اور خدا کے بتائے ہوئے راستے کی طرف رہنمائی کئے گئے۔﴿۲۴﴾ (حد: ۱۵۸) جو لوگ کافر ہیں اور (لوگوں کو) خدا کے رستے سے اور مسجد محترم سے جسے ہم نے لوگوں کے لئے یکساں (عبادت گاہ) بنایا ہے روکتے ہیں خواہ وہ وہاں کے رہنے والے ہوں یا باہر سے آنے والے اور جو اس میں شرارت سے کجروی (وکفر) کرنا چاہے اس کو ہم درد دینے والے عذاب کا مزہ چکھائیں گے۔﴿۲۵﴾ (ف) جب ہم نے ابراہیمؑ کے لئے ایک جگہ یعنی مسجد الحرام مقرر کردی اور کہا کہ اس گھر کو طواف کرنے والوں اور خدا کے آگے جھکنے والوں کے لئے وقف کر۔ (تک۔ ۲: ۲۳۵) اور (ایک وقت تھا) جب ہم نے ابراہیمؑ کے لئے خانہ کعبہ کو مقام مقرر کیا (اور ارشاد فرمایا) کہ میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرنا اور طواف کرنے والوں اور قیام کرنے والوں اور رکوع کرنے والوں اور سجدہ کرنے والوں کے لئے مرے گھر کو صاف رکھا کرو۔﴿۲۶﴾ (ف) لوگوں کو حج کی طرف بلاؤ تو لوگ دور دراز راستوں سے مکہ میں جمع ہو جائیں گے۔ (تک۔ ۲: ۲۳۵) پیدل اور دبلے دبلے اونٹوں پر۔﴿۲۷﴾ (ف) تاکہ تجارت کے فائدوں کے علاوہ خدا کی یاد بھی کریں اور مویشیوں کو ذبح کر کے محتاجوں کو بھی کھلائیں۔﴿۲۸﴾ (تک۔ ۲: ۲۳۵) پھر صاف ستھرے ہو کر اس قدیم گھر کا طواف کریں (تاکہ بنی نوع انسان کے لئے ایک مرکز پر جمع ہونے کی صورت پیدا ہو)﴿۲۹﴾ (تک۔ ۲: ۲۳۵)

Marfat.com

ذٰلِكَ ۚ وَمَنْ يُّعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللّٰهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ؕ وَ اُحِلَّتْ
لَكُمُ الْاَنْعَامُ اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا
قَوْلَ الزُّوْرِ ۝ حُنَفَآءَ لِلّٰهِ غَيْرَ مُشْرِكِيْنَ بِهٖ ؕ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ
فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ اَوْ تَهْوِيْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ مَكَانٍ
سَحِيْقٍ ۝ ذٰلِكَ ۚ وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ ۝ لَكُمْ
فِيْهَا مَنَافِعُ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ مَحِلُّهَآ اِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيْقِ ۝ع وَلِكُلِّ
اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ ؕ
فَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَلَهٗٓ اَسْلِمُوْا ؕ وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِيْنَ ۝

یہ (ہمارا حکم ہے) اور جو شخص ادب کی چیزوں کی جو خدا نے مقرر کی ہیں عظمت رکھے تو یہ پروردگار کے نزدیک اس کے حق میں بہتر ہے اور تمہارے لئے مویشی حلال کر دیئے گئے ہیں سوا ان کے جو تمہیں پڑھ کر سنائے جاتے ہیں۔ تو بتوں کی پلیدی سے بچو اور جھوٹی بات سے اجتناب کرو۔ (۳۰) (ف) صرف ایک خدا کے ہو کر اور اس کے ساتھ شریک نہ ٹھہرا کر اور جو شخص (کسی کو) خدا کے ساتھ شریک مقرر کرے تو وہ گویا ایسا ہے جیسے آسمان سے گر پڑے پھر اس کو پرندے اچک لے جائیں یا ہوا کسی دور جگہ اڑا کر پھینک دے۔ (۳۱) (ف) یہ (ہمارا حکم ہے) اور جو شخص ادب کی چیزوں کی جو خدا نے مقرر کی ہیں عظمت رکھے تو یہ (فعل) دلوں کی پرہیزگاری میں سے ہے۔ (۳۲) (ف) ان میں ایک وقت مقرر تک تمہارے لے فائدے ہیں پھر ان کو خانہ قدیم (یعنی بیت اللہ) تک پہنچنا (اور ذبح ہونا) ہے۔ (۳۳) (ف) اے مسلمانو! تم قربانی جان کے ان ظاہری مراسم کو احکام خدا میں شامل دیکھ کر متعجب نہ ہو، ہم نے اس روئے زمین کی ہر امت کے لئے (اس کے مخصوص احوال کو پیش نظر رکھ کر) کوئی نہ کوئی نشان ملازمت قرار دے رکھا ہے اور ہمارا مقصود اس میں یہ تھا کہ وہ امتیں مویشی اور چارپایوں کے عزیز القدر اور بے مثال انعاموں کو جو خدا نے انہیں دے رکھے ہیں پیش نظر رکھ کر قربانیاں کرتے وقت اس منعم حقیقی کی تڑپا دینے والی یاد اس کا اطاعت کا پیدا کرنے والا ڈر اپنے دلوں میں وقتاً فوقتاً جما لیا کریں۔ (لیکن لوگوں نے اس پیش نہاد کو خیر باد کہہ کر قربانیوں کو نئے نئے معبودوں پر چڑھانا شروع کیا یا اس کے اعلیٰ مفہوم سے الگ ہو کر ان نتیجہ خیز رسوم کو بے اثر کر گئے) تو اے مسلمانو! بگوش ہوش سن رکھو کہ تمہارا احکم الحاکمین وہی ایک خدا ہے تم اسی خدائے واحد کے تابع بن کر رہو۔ اور اے پیغمبر! درگاہ خدا میں خشوع خضوع کرنے والی قوم کو اجتماعی بقا اور دینوی امن کی خوشخبری دو۔ (۳۴)
(تذ۔ ا: ۲۳۱، ۲۳۲)

الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَالصّٰبِرِيْنَ عَلٰى مَآ اَصَابَهُمْ وَالْمُقِيْمِي
الصَّلٰوةِ ۙ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۞ ۳۵ وَالْبُدْنَ جَعَلْنٰهَا لَكُمْ مِّنْ شَعَآئِرِ
اللّٰهِ لَكُمْ فِيْهَا خَيْرٌ ۖ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا صَوَآفَّ ۚ فَاِذَا وَجَبَتْ
جُنُوْبُهَا فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ ۚ كَذٰلِكَ سَخَّرْنٰهَا
لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۞ ۳۶ لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا
وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ ۚ كَذٰلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ
عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ ۚ وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِيْنَ ۞ ۳۷ اِنَّ اللّٰهَ يُدٰفِعُ عَنِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ
اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ خَوَّانٍ كَفُوْرٍ ۞ ۳۸ اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا ۚ ع
وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرُ ۞ ۳۹

یہ وہ لوگ ہیں جو تعمیل احکام تو درکنار جب اللہ کا نام ان کے آگے ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل لرز اٹھتے ہیں اور اس کی حمایت میں جو مصیبتیں بھی ان پر پڑتی ہیں بطیب خاطر برداشت کرتے ہیں اور پہروں میں پانچ وقت ہمارے سامنے ماتھا رگڑتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ ۳۵ (تذ۔ ۱: ۱۷۳) اور قربانی کے اونٹوں کو بھی ہم نے تمہارے لئے شعائر خدا مقرر کیا ہے ان میں تمہارے لئے فائدے ہیں قربانی کرتے وقت قطار باندھ کر ان پر خدا کا نام لو۔ جب پہلو کے بل گر پڑیں تو ان میں سے کھاؤ اور قناعت سے بیٹھ رہنے والوں اور سوال کرنے والوں کو بھی کھلاؤ اس طرح ہم نے ان کو تمہارے زیر فرمان کر دیا ہے تاکہ تم شکر کرو۔ ۳۶ (ف) خدا تک نہ تو ان قربانیوں کے گوشت ہی پہنچتے ہیں اور نہ انکے خون' بلکہ اگر کوئی شے وہاں بروئے کار آتی ہے تو وہ تمہارا تقویٰ ہے۔ (تذ۔ ۱: ۲۳۲) اسی طرح خدا نے ان کو تمہارے لئے مسخر کر دیا ہے تاکہ اس بات کے بدلے کہ اس نے تم کو ہدایت بخشی ہے اسے بزرگی سے یاد کرو اور (اے پیغمبر) نیکو کاروں کو خوشخبری سنا دو۔ ۳۷ (ف) خدا تو مومنوں سے ان کے دشمنوں کو ہٹاتا رہتا ہے بیشک خدا کسی خیانت کرنے والے اور کفران نعمت کرنے والے کو دوست نہیں رکھتا۔ ۳۸ (ف) لوگو! جن علمبرداران خدا کی ساتھ کوئی دوسرا فریق قتال کرتا ہے ان کو بے شک اجازت ہے کہ اس بنا پر قتال کریں کہ ان پر ظلم کیا گیا ہے اور خدا بھی لامحالہ ایسے ہی مظلوم لوگوں کی حمایت پر تلا ہوا ہے۔ (تذ۔ ۲: ۲۳۸) (وہ) یقیناً ان کی مدد پر قادر ہے۔ ۳۹ (ف)

Marfat.com

الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ اِلَّآ اَنْ يَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ؕ وَلَوْلَا
دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَّصَلَوٰتٌ
وَّمَسٰجِدُ يُذْكَرُ فِيْهَا اسْمُ اللّٰهِ كَثِيْرًا ؕ وَلَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ ﴿۴۰﴾ اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ اَقَامُوا
الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ
وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ﴿۴۱﴾ وَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ
نُوْحٍ وَّعَادٌ وَّثَمُوْدُ ﴿۴۲﴾

اور یہ وہ لوگ ہیں جو ناحق ناروا اپنے گھروں سے نکالے گئے' مصایب ونوائب ہائلہ کا شکار ہوئے' ملک بدر کئے گئے اور یہ اذن قتال جاری رہیگا تا وقتیکہ دشمن اس بات کا بطیب خاطر اقرار نہ کرے کہ ہمارا پروردگار خدائے عظیم ہے۔ الا ان یقول ربنا اللہ اورلوگو! خدا اذن قتال دیکر لوگوں کو ایک دوسرے کے بالمقابل حفظ نفس کے لئے آمادہ نہ کرتا اور اقوام عالم کے اندر حرص قتال کے ساتھ ساتھ جذبہ دفاع قائم نہ کرتا تو انسان ایک دوسرے کا بے طرح دشمن ہے کہ نصاریٰ کے صومعے اور گرجے اور یہودیوں کے معبد اور مسلمانوں کی مسجدیں جن میں بیٹھ کر خدائے عظیم کے مقام کا احساس اس کثرت سے پیدا ہوتا ہے کبھی کے گرائے جا چکے ہوتے اور یہ دستور خدا ہے کہ وہ اس قوم کی مدد کرتا ہے جو اپنی مدد آپ کرے۔ اے لوگو! خدا بڑا صاحب قوت ہے اور بڑا صاحب عزت ہے اور انہی قوموں کو پسند کرتا ہے جو اس دنیا میں قوی اور باعزت بن کر رہتی ہیں۔ بلکہ اپنی عزت کو بچانے کے لئے انتہائی سعی کرتی ہیں۔ ﴿۴۰﴾ (تذ۔ ۲: ۲۳۸) اور یہ وہ عزت پسند اور محافظ نفس' وہ علمبرداران خدا اور حامیان دین لوگ ہیں کہ اگر اس مظلوم حالت میں دشمن سے لڑ کر ہم نے ان کے پاؤں اس زمین میں جما دیئے اور ان کو بادشاہت عطا کر دی تو یہ دنیا میں ہمارا ہی بول بالا کریں گے۔ (اقامو الصلوۃ) جماعت کی بہتری کی خاطر ہر ممکن ایثار کریں گے (اتو الزکوۃ) لوگوں کو اتحاد کی سب سے بڑی نیکی کی دعوت دیں گے (امرو ابالمعروف) تفرقے کی سب سے بڑی برائی سے باز رکھیں گے (ونھوا عن المنکر) اور سب معاملوں کو روبراہ کرنا تو خدا ہی کے اختیار میں ہے وہ اگر ان لوگوں کو اہل سمجھے گا تو وراثت زمین عطا فرمائے گا۔ ﴿۴۱﴾ (تذ۔ ۲: ۲۳۸) اور اگر یہ لوگ تم کو جھٹلاتے ہیں تو ان سے پہلے نوحؑ کی قوم اور عاد اور ثمود بھی (اپنے پیغمبروں کو) جھٹلا چکے ہیں۔ ﴿۴۲﴾ (ف)

Marfat.com

وَقَوْمُ اِبْرٰهِیْمَ وَقَوْمُ لُوْطٍ ﴿۴۳﴾ وَّاَصْحٰبُ مَدْیَنَ ۚ وَكُذِّبَ مُوْسٰى فَاَمْلَیْتُ
لِلْكٰفِرِیْنَ ثُمَّ اَخَذْتُهُمْ ۚ فَكَیْفَ كَانَ نَكِیْرِ ﴿۴۴﴾ فَكَاَیِّنْ مِّنْ قَرْیَةٍ
اَهْلَكْنٰهَا وَهِیَ ظَالِمَةٌ فَهِیَ خَاوِیَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا وَبِئْرٍ مُّعَطَّلَةٍ
وَّقَصْرٍ مَّشِیْدٍ ﴿۴۵﴾ اَفَلَمْ یَسِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَتَكُوْنَ لَهُمْ قُلُوْبٌ یَّعْقِلُوْنَ
بِهَاۤ اَوْ اٰذَانٌ یَّسْمَعُوْنَ بِهَا ۚ فَاِنَّهَا لَا تَعْمَى الْاَبْصَارُ وَلٰكِنْ تَعْمَى
الْقُلُوْبُ الَّتِیْ فِی الصُّدُوْرِ ﴿۴۶﴾ وَیَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ وَلَنْ یُّخْلِفَ
اللّٰهُ وَعْدَهٗ ؕ وَاِنَّ یَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ كَاَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ﴿۴۷﴾
وَكَاَیِّنْ مِّنْ قَرْیَةٍ اَمْلَیْتُ لَهَا وَهِیَ ظَالِمَةٌ ثُمَّ اَخَذْتُهَا ۚ وَاِلَیَّ
الْمَصِیْرُ ﴿۴۸﴾ ع قُلْ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّمَاۤ اَنَا لَكُمْ نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۴۹﴾ فَالَّذِیْنَ ع ۱۲/۱۰
اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِیْمٌ ﴿۵۰﴾

اور قوم ابراہیمؑ اور قوم لوطؑ بھی۔ (۴۳)(ف) اور مدین والے بھی اور موسیٰ بھی تو جھٹلائے جا چکے ہیں لیکن میں کافروں کو مہلت دیتا رہا پھر ان کو پکڑ لیا تو (دیکھ لو کہ) میرا عذاب کیسا (سخت) تھا۔ (۴۴)(ف) اور بہت سی بستیاں ہیں کہ ہم نے ان کو تباہ کر ڈالا وہ نافرمان تھیں سو وہ اپنی چھتوں پر گر پڑی ہیں اور (بہت سے) کنوئیں بیکار اور (بہت سے) محل ویران (پڑے ہیں) (۴۵)(ف) تو کیا یہ لوگ زمین میں چلے پھرے نہیں کہ ان کے دل ہوتے جن سے تعقل کرتے (یعنی سمجھتے) یا کان ہوتے جن سے سنتے۔ کیونکہ درحقیقت آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں بلکہ وہ دل اندھے ہو جایا کرتے ہیں جو سینوں میں ہوتے ہیں (حیرت انگیز بات یہ ہے کہ سینوں کا لفظ کہہ کر دماغ کا مقام بھی بتلا دیا کہ وہ دل ہے گویا دل نہیں مانتا تو دماغ کیا مانے گا) (۴۶) (حد۔ ۱۰۸) اور یہ لوگ تم سے عذاب کے بارے میں جلدی مچا رہے ہیں' حالانکہ خدا اپنا وعدہ ہرگز خلاف نہیں کرتا اور تمہارے پروردگار کے نزدیک تو ایک دن بھی تمہارے شمار کے ایک ہزار برس کی مانند ہوتا ہے۔ پھر اس کو کونسی جلدی پڑی ہے۔ (۴۷) (تذ۔ ۱:۱۶) اور بہت سی بستیاں ہیں کہ میں انکو مہلت دیتا رہا اور وہ نافرمان تھیں۔ پھر میں نے ان کو پکڑ لیا اور میری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے۔ (۴۸)(ف) اے محمدؐ! بنی نوع انسان کو کہہ دو کہ میں تو صرف کھلے طور پر ڈرانے والا ہوں۔ (۴۹) (تک۔ ۲:۲۳۲) تو (احکام خدا کو نفع مند یقین کرنے والی) وہ باایمان قوم جنہوں نے (استحکام قوم کو بہ نظر رکھ کر) مناسب عمل کئے وہ لوگ ہیں جن کے لئے (ان کی چھوٹی موٹی واماندگیوں) پر پردہ پوشی ہوگی اور ان کو باعزت روزی نصیب ہوگی۔ (۵۰) (حد۔ ۱۵۷)

Marfat.com

وَالَّذِينَ سَعَوْا فِي آيَاتِنَا مُعَاجِزِينَ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ ﴿٥١﴾ وَمَا
أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَسُولٍ وَلَا نَبِيٍّ إِلَّا إِذَا تَمَنَّىٰ أَلْقَى الشَّيْطَانُ
فِي أُمْنِيَّتِهِ فَيَنْسَخُ اللَّهُ مَا يُلْقِي الشَّيْطَانُ ثُمَّ يُحْكِمُ اللَّهُ آيَاتِهِ ۗ
وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿٥٢﴾ لِيَجْعَلَ مَا يُلْقِي الشَّيْطَانُ فِتْنَةً لِلَّذِينَ فِي
قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ وَالْقَاسِيَةِ قُلُوبُهُمْ ۗ وَإِنَّ الظَّالِمِينَ لَفِي شِقَاقٍ بَعِيدٍ ﴿٥٣﴾
وَلِيَعْلَمَ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ أَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ فَيُؤْمِنُوا بِهِ فَتُخْبِتَ
لَهُ قُلُوبُهُمْ ۗ وَإِنَّ اللَّهَ لَهَادِ الَّذِينَ آمَنُوا إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ﴿٥٤﴾
وَلَا يَزَالُ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي مِرْيَةٍ مِنْهُ حَتَّىٰ تَأْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً
أَوْ يَأْتِيَهُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَقِيمٍ ﴿٥٥﴾ الْمُلْكُ يَوْمَئِذٍ لِلَّهِ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ ۚ
فَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فِي جَنَّاتِ النَّعِيمِ ﴿٥٦﴾

اور جن قوموں نے ہمارے احکام کے بارے میں اس طرح کی دوڑ دھوپ کی کہ وہ (بد دلی سے عمل کر کے ناکامی حاصل کرتے ہیں اور اس طرح پر ان حکموں کو بے فائدہ ثابت کر کے ہم کو) ہرانا چاہتے ہیں تو یہی وہ لوگ ہیں جو دوزخ والے ہیں۔﴿۵۱﴾ (حد: ۱۵۷، ۱۵۸) اور اسی طرح جو رسول تم سے پہلے ہو گذرے ہیں ان میں بھی کوئی رسول ایسا نہ تھا کہ جب وہ اپنی کامیابی کی آرزو کرتا تو شیطان اس کی آرزوؤں میں وسوسے ڈال کر اس کو بددل کرنا چاہتا لیکن خدا ان وسوسوں کو دور کر کے اپنے احکام کو نبی کے دل میں مضبوط کر دیتا ہے۔ (تک۔ ۲: ۲۳۶) اور خدا علم والا اور حکمت والا ہے۔﴿۵۲﴾ (ف) لیکن وہ لوگ جن کے دلوں میں مرض ہے اور جن کے دل سخت ہو گئے ہیں شیطانی وسوسوں کے باعث سخت انتشار میں پڑ جاتے ہیں۔ (تک۔۲: ۲۳۶) بیشک ظالم پرلے درجے کی مخالفت میں ہیں۔﴿۵۳﴾ (ف) اور یہ بھی غرض ہے کہ جن لوگوں کو علم عطا ہوا ہے وہ جان لیں کہ وہ (یعنی وحی) تمہارے پروردگار کی طرف سے حق ہے تو وہ اس پر ایمان لائیں اور ان کے دل خدا کے آگے عاجزی کریں۔ (ف) اور خدا لا محالہ ان لوگوں کو جو اس کے خدا ہونے پر ایمان لے آئے اور جنہوں نے اس کی تصدیق میں فرمودہ خدا اعمال کئے صراط مستقیم کی طرف ضرور لے جائے گا۔﴿۵۴﴾ (تذ۔ ۱: ۲۲۷) اور کافر لوگ ہمیشہ اس سے شک میں رہیں گے یہاں تک کہ قیامت ان پر ناگہاں آ جائے یا ایک نامبارک دن کا عذاب ان پر واقع ہو۔﴿۵۵﴾ (ف) اس روز بادشاہی خدا ہی کی ہو گی (اور) وہ ان میں فیصلہ کر دے گا تو جو لوگ ایمان لائے اور عمل نیک کرتے رہے وہ نعمت کے باغوں میں ہوں گے۔﴿۵۶﴾ (ف)

Marfat.com

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا فَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۵۷﴾ ع ۹ ۱۴

وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ قُتِلُوْٓا اَوْ مَاتُوْا لَيَرْزُقَنَّهُمُ اللّٰهُ

رِزْقًا حَسَنًا ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿۵۸﴾ لَيُدْخِلَنَّهُمْ مُّدْخَلًا يَّرْضَوْنَهٗ ؕ

وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَلِيْمٌ حَلِيْمٌ ﴿۵۹﴾ ذٰلِكَ ۚ وَمَنْ عَاقَبَ بِمِثْلِ مَا عُوْقِبَ بِهٖ

ثُمَّ بُغِيَ عَلَيْهِ لَيَنْصُرَنَّهُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ﴿۶۰﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ

يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ﴿۶۱﴾

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ هُوَ الْبَاطِلُ وَاَنَّ

اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ﴿۶۲﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ز

فَتُصْبِحُ الْاَرْضُ مُخْضَرَّةً ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ ﴿۶۳﴾ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي

الْاَرْضِ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿۶۴﴾ ع ۱۰ ۱۵

اور جو کافر ہوئے اور ہماری آیتوں کو جھٹلاتے رہے ان کے لئے ذلیل کرنے والا عذاب ہوگا۔ ﴿۵۷﴾ (ف) جن لوگوں نے سبیل خدا قائم کرنے کی غرض سے ہجرت وطن اختیار کی (پھر مارے گئے یا مر گئے۔ (ف) ان کو آئندہ چل کر بڑی ہی باعزت روزی دی جائے گی۔ (تک۔ ۲:۲۳۲) اور بے شک خدا سب سے بہتر رزق دینے والا ہے۔ ﴿۵۸﴾ (ف) وہ ان کو ایسے مقام میں داخل کرے گا جسے وہ پسند کریں گے اور خدا تو جاننے والا (اور) بردبار ہے۔ ﴿۵۹﴾ (ف) یہ (بات خدا کے ہاں ٹھہر چکی ہے) اور جو شخص (کسی کو) اتنی ہی ایذا دے جتنی ایذا اس کو دی گئی پھر اس شخص پر زیادتی کی جائے تو خدا اس کی مدد کرے گا۔ بیشک خدا معاف کرنے والا (اور) بخشنے والا ہے۔ ﴿۶۰﴾ (ف) یہ اس لئے ہے کہ درحقیقت خدا رات کو دن میں پلٹ دیتا ہے اور دن کو رات میں اور بے شک خدا بڑا سننے والا اور بڑا دیکھنے والا ہے۔ ﴿۶۱﴾ (حد۔ ۲۳۴) یہ اس لئے کہ خدا ہی برحق ہے اور جس چیز کو (کافر) خدا کی سوا پکارتے ہیں وہ باطل ہے اور اس لئے کہ خدا رفیع الشان اور بڑا ہے۔ ﴿۶۲﴾ (ف) کیا تو نے اس کی طرف غور نہیں کیا کہ اللہ نے آسمان سے پانی اتارا اور پھر زمین سرسبز ہو جاتی ہے بیشک خدا بڑا باریک بین اور بڑا باخبر ہے۔ ﴿۶۳﴾ (حد۔ ۳۱) جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اسی کا ہے اور بیشک خدا بے نیاز اور قابل ستائش ہے۔ ﴿۶۴﴾ (ف)

Marfat.com

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ وَالْفُلْكَ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ ؕ وَيُمْسِكُ السَّمَآءَ اَنْ تَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۶۵﴾ وَهُوَ الَّذِيْٓ اَحْيَاكُمْ ۡ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ؕ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَكَفُوْرٌ ﴿۶۶﴾ لِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا هُمْ نَاسِكُوْهُ فَلَا يُنَازِعُنَّكَ فِي الْاَمْرِ وَادْعُ اِلٰى رَبِّكَ ؕ اِنَّكَ لَعَلٰى هُدًى مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۶۷﴾ وَاِنْ جٰدَلُوْكَ فَقُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۶۸﴾

کیا تو نے اس بات پر غور نہیں کیا کہ اللہ نے تمہارے لئے جو کچھ زمین میں ہے مسخر کیا اور کشتیاں مسخر کیں جو سمندر میں اس کے حکم سے چلتی ہیں اور آسمان کو پکڑے رکھتا ہے کہ وہ زمین پر نہ گر جائے (یعنی آسمان کے ستارے زمین سے ٹکرا نہ جائیں) مگر اس وقت کہ اس کے حکم سے (ایسا ہوسکتا ہے) بے شک اللہ انسانوں پر بالضرور نہایت ہی رحمت اور رافت کرنے والا ہے۔ (کہ ایسے واقع کو ہونے نہیں دیتا)۔ ﴿۶۵﴾ (حد۔ ۳۴) اور وہی تو ہے جس نے تم کو حیات بخشی پھر تم کو مارتا ہے۔ پھر تمہیں زندہ بھی کرے گا۔ اور انسان تو بڑا ناشکر ہے۔ ﴿۶۶﴾ (ف) مراسم عبادت جس پر دنیا جہاں کی سب امتیں چل رہی ہیں فی الحقیقت ہم ہی نے مقرر کئے تھے (لیکن ان سب کے رائج کرنے کی اساسی حکمت اتحاد بین الافراد اور تقویٰ تسلیم خدا اور اطاعت خدا ہی تھی کہ اصل قانون اور اس کارگاہ جہاں کا الامر ہے) تو ان لوگوں یعنی یہود و نصاریٰ اور اقوام کو جن کو مناسک اسلام کے قبول کرنے میں اعتراض ہے چاہیے کہ ایک منسک اور دوسرے منسک کے مابین ظاہری فرق کو نظر انداز کردیں اور اصل قانون کے بارے میں تم سے کوئی نزاع پیدا نہ کریں۔ اور وہ اصل قانون اے محمدؐ! یہی ہے کہ تم لوگوں کو صحیح معنوں میں اپنے پروردگار کی طرف دعوت دے کر متحد العمل کردو۔ اور اس میں شک نہیں کہ توحید کی یہ مشترک سطح قائم کرنے میں تم لامحالہ راہ راست پر ہو۔ ﴿۶۷﴾ (تذ۔ ۱: ۲۳۲۔ ۲۳۳) اور اے محمدؐ! اگر اس حقیقت کشائی کے بعد بھی یہ لوگ تم سے اختلاف قائم کریں اور اپنے مناسک پر ضد سے اڑے رہیں تو تم ان سے کہہ دو کہ جو تفرقہ اندازیاں اور انتشار تم اپنی نوع انسان میں پیدا کررہے ہو اس سے خدا خوب واقف ہے۔ ﴿۶۸﴾ (تذ۔ ۲۳۳)

Marfat.com

اَللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿۶۹﴾

اور وہی روز قیامت کو تمہارے مابین ان باتوں کے متعلق فیصلہ کر دے گا جن میں تم ناحق اختلاف پیدا کر رہے تھے۔[۱] ﴿۶۹﴾
(تذ۔ ۱: ۲۳۳)

[۱] (۶۷۔۶۹) ''منسك'' کے معنی میں نے ''نشان ملازمتِ خدا'' کے کئے ہیں اور میری مراد اس سے وہ اجتماعی رسم و رسوم اور شرعی رواجات ہیں جن کے ذریعے سے روئے زمین کی ہر قوم بلا لحاظ مذہب و ملت وقتاً فوقتاً معبود سے اپنے تعبد کا رسمی اظہار کرتی رہتی ہے بعض امتوں میں یہ مناسک حیوانی قربانیاں ہیں' بعض میں سالانہ اجتماع اور میلے ہیں' بعض میں کسی ظاہری نشان مثل قشقہ و زنار کا لگائے رکھنا ہے' بعض میں عجیب و غریب اور ناقابلِ فہم رسومات ہیں جن کی اعلیٰ غرض و غایت مرور مدت کے باعث مسخ ہو چکی ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔
ان شرعی علامات کی پابندی کسی قوم کے اس کے اپنے معبود سے لگاؤ کا صرف ایک ظاہری نشانی ہے' معبود کے احکام کی تعمیل پر آمادگی یا اس کے بتائے ہوئے قانون کی پابندی ان سے لازم نہیں آتی۔ بہت ممکن بلکہ انسب ہے کہ ایک شخص ان رسومات کے ساتھ ساتھ صحیح معنوں میں ملازم خدا بنا رہے مگر ہر رسمی نباہنے والا غلامی (یعنی عبادت) کا دعویٰ اس وقت تک نہیں کر سکتا جب تک اصل قانون اور احکام کی تعمیل بھی کماحقہ نہ ہوتی رہے۔ اس مقام نظر سے کسی مذہب کے اس کے اپنے معبود سے اظہار تعلق کی ان ظاہری علامات کو ''عبادات'' کہنا قطعاً نادرست ہے کیونکہ ''عبادت'' آقا کے حکموں پر پیہم عمل اور اس کی خاطر مسلسل تکلیف برداری ہی ہے اور ان رسوم کو بقید وقت پورا کر لینا صحیح معنوں میں عمل نہیں گو کہ ان کی پابندی بھی معبود کے احکام میں داخل ہو۔
قرآن حکیم نے اس نقطہ نظر سے اس قطع کے وقتی اور رسمی افعال کو ''مناسك'' کے جامع و مانع لفظ سے تعبیر کیا ہے اور ''عبادت'' کا لفظ کسی شخص کے باطنی تعبد اور اس کی قلبی اطاعت کے ساتھ مخصوص کر دیا ہے...... اسلام میں صلوٰۃ اور حج' صوم اور زکوٰۃ کے افعال' یا وہ شرعی مجالس' فقہی مراسم اور اجتماعی تہوار جو ظہور اسلام کے بعد امت میں رواج پا گئے ہیں اور جن کے باعث مسلمان باقی نامسلمان امتوں سے ممتاز نظر آتے ہیں' سب کے سب مناسک میں داخل ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ نماز اور حج کے ادا کرنے یا دن بھر بھوکا رہنے اور مقررہ زکوٰۃ ادا کرنے کے لئے ہر متنفس میں کچھ نہ کچھ اطاعت کا مادہ موجود ہونا ضروری ہے مگر نرے نماز گزار' صائم یا حاجی وغیرہ بن جانے سے عبد کا درجہ لازماً حاصل نہیں ہوتا جب تک کہ اطاعت کا کیف ان مناسک کے ادا کرنے کے بعد بھی بہر وقت موجود نہ رہے۔ اور تمام احکام قرآن کی حسب موقع تعمیل نہ ہوتی رہے۔ پس ''نسک'' اور ''عبادت'' میں فرق فی الحقیقت کیف دل کا فرق ہے اور جو نسک قلبی اطاعت سے ہو اور حاکم کا کھٹکا پیدا کر دے وہ بلاشبہ عبادت کا ایک جزو ہے......
اسلامی مناسک فی الحقیقت ایک شخص کو مطیع خدا بنانے کے اوزار یا وسائل ہی ہیں۔ بجائے خود منتہا' یا اصالتاً عمل نہیں۔ ان کے ہوتے ہوئے یا ان کی وساطت سے تعبد پیدا ہو سکتا ہے مگر ان کا اختیار کر لینا فی نفسہ عبادت نہیں۔
مناسک کی صحیح حکمت عملی یہی نہیں کہ ان کے ذریعے سے وقتاً فوقتاً انسان کے دل میں شارع زمین و آسمان کی یاد پیدا ہوتا کہ لوگ احکام خدا کی طرف بیش از بیش رجوع ہوں' اس کی ٹیس اور ڈر دل میں رکھیں' اس کے امن افزا حکام سے غافل نہ ہونے پائیں اس کی سزاؤں کو یاد کر کے لرز اٹھیں' اس کے انعاموں کو خیال میں لا کر تیار عمل ہو جائیں۔ اس سے زیادہ ان سے فی الحقیقت کچھ مقصود نہ تھا اور جب خدائے عظیم کا دعویٰ ہے کہ ہر امت کے مناسک اس نے بذات خود مقرر کئے تھے تو صاف نتیجہ نکلتا ہے کہ ایک قوم کے مناسک کو دوسری قوم کے مناسک پر کوئی وجہ فضیلت نہیں' ان کے مابین کوئی بنیادی فرق نہیں' وہ کسی قوم کے لئے فی نفسہ ←

Marfat.com

اَلَمۡ تَعۡلَمۡ اَنَّ اللّٰهَ یَعۡلَمُ مَا فِی السَّمَآءِ وَ الۡاَرۡضِ ؕ اِنَّ ذٰلِکَ فِیۡ
کِتٰبٍ ؕ اِنَّ ذٰلِکَ عَلَی اللّٰهِ یَسِیۡرٌ ﴿۷۰﴾ وَ یَعۡبُدُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ مَا لَمۡ
یُنَزِّلۡ بِهٖ سُلۡطٰنًا وَّ مَا لَیۡسَ لَهُمۡ بِهٖ عِلۡمٌ ؕ وَ مَا لِلظّٰلِمِیۡنَ مِنۡ نَّصِیۡرٍ ﴿۷۱﴾

اے مخاطب کیا تجھے خبر نہیں کہ جو کچھ آسمان و زمین میں ہے اللہ اس سے بخوبی واقف ہے اور یہ سب اس کے ذہن پر مثل کتاب نقش ہے اور بے شک یہ سب کچھ کرنا اللہ کے لئے آسان ہے۔ ﴿۷۰﴾ (تذ۔ ۲: ۱۹)اور (یہ لوگ) خدا کے سوا ایسی چیزوں کی عبادت کرتے ہیں جن کی اس نے کوئی سند نازل نہیں فرمائی اور نہ ان کے پاس اس کی کوئی دلیل ہے' اور ظالموں کا کوئی بھی مددگار نہیں ہوگا۔ ﴿۷۱﴾ (ف)

← مقصود بالذات شے نہیں' وہ صرف ''تسلیم'' ہیجان قلب ''اور ذکر'' پیدا کرنے آئے ہیں جو شے ان سے بہرنوع مقصود ہے اطاعت احکام الٰہی ہے سعی و عمل ہے حکم برداری اور تقویٰ ہے' احکم الحاکمین کا ڈر اور اتحاد ہے......ارکان امت کا فرض ہے کہ خدائے عظیم کے مقرر کئے ہوئے مناسک کو اسی اتحاد قوم' اسی عبودیت' اسی حکم برداری اور اطاعت کو پیش نہاد بنا کر بالا جماع ادا کریں' ان کو فی نفسہٖ مقصود و منتہانہ سمجھیں کیونکہ اصل قانون امت کے افراد کے مابین اجماع و اتحاد پیدا کرنا ہے' افراد قوم کے دلوں میں خدا کا ڈر پیدا کر کے ان کو متحد رکھنا ہے' اس سے کمتر حتماً اور اصلاً کچھ نہیں۔

اسلام بنی نوع انسان کے اتحاد کے لئے آیا تھا......خدا فرماتا ہے کہ ''منسک بنفسہٖ کچھ شے نہیں' وہ سب ہم ہی نے مقرر کئے تھے' کیا یہود کے مناسک اور کیا نصاریٰ کے' ان کا مطلب اتحاد قوم تھا' جب یہ مطلب ان سے فوت ہو گیا ہے تو ان پر اڑے رہنا اب بے معنی ہے۔ اب یہ اسلامی مناسک ہیں جو ہم ہی نے رائج کئے ہیں ان کی غرض بھی بعینہٖ وہی ہے بلکہ ایک رو سے یہ حج کا منسک تمہاری جاہلی اور پیشینہ مراسم نماز کی ترمیم شدہ صورت ہی ہے۔ پس الامر میں نزاع پیدا نہ کرو اور متحد بن جاؤ کہ صراط مستقیم یہی ہے۔ میرے نزدیک مکہ اور بیت المقدس' چین اور روم سب ایک ہیں' مشرق اور مغرب ایک ہے' زمین و آسمان ایک ہے' نہ مجھے تمہاری قربانیوں کے گوشت پہنچتے ہیں نہ خون' مجھ تک تو صرف تمہارا تقویٰ' تمہارا اتحاد عمل' تمہاری اطاعت اور خوئے تسلیم' تمہاری قلبی دبک (ذکر) اور لرزش پہنچتی ہے اور بس۔ انہی کو دیکھ کر میرے سب فیصلے ہیں۔ انہی پر سزا و جزا کا حصر ہے! لیکن یہ جامع الانام اور عالم انگیز اسلامی مناسک آج خود رسم و رواج کی لکیر میں پڑ کر وہ بے مطلب اور انتشار پرور' وہ اصنام خیز اور تفریق آرا شے بن گئے ہیں کہ ایک متنفس بھی آج ان کی اس خالص حکمت عملی کا معترف نہیں!!

''الامر'' اس کارگاہ جہاں کا مختص قانون' اس بے پروا خدا کا وہ خاص الخاص حکم' اس شدید العقاب آقا کا وہ اٹل آئین عمل ہے جس کا نام اتحاد ہے' اتحاد بین الافراد اور اتصال بین الاجزا ہے۔ اتحاد عمل اور اتحاد اثر ہے۔ یہی وہ شے ہے جس کے باعث امتیں چشم زدن میں ممکن کے بام بلند پر چڑھ جاتی ہیں...... یہی وہ راز حیات ہے جس کے ہوتے ہوئے شکست ناممکن' نامرادی کالعدم' نامردی امکان سے خارج ہے۔ میرا یقین ہے کہ روئے زمین کے ہر مذہب و ملت کا اصل اصول یہی تھا۔ یہی وہ پیغام تھا جو سب انبیائے جہاں اپنے آقائے نامدار ﷺ سے لائے تھے۔ (تذ۔ا: ۲۲۸ تا ۲۳۴)

Marfat.com

وَ اِذَا تُتۡلٰى عَلَيۡهِمۡ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ تَعۡرِفُ فِىۡ وُجُوۡهِ الَّذِيۡنَ كَفَرُوا الۡمُنۡكَرَ ؕ
يَكَادُوۡنَ يَسۡطُوۡنَ بِالَّذِيۡنَ يَتۡلُوۡنَ عَلَيۡهِمۡ اٰيٰتِنَا ؕ قُلۡ اَفَاُنَبِّئُكُمۡ
بِشَرٍّ مِّنۡ ذٰلِكُمُ ؕ اَلنَّارُ ؕ وَعَدَهَا اللّٰهُ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا ؕ وَبِئۡسَ الۡمَصِيۡرُ ﴿۷۲﴾ ع ۹
يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسۡتَمِعُوۡا لَهٗ ؕ اِنَّ الَّذِيۡنَ تَدۡعُوۡنَ مِنۡ
دُوۡنِ اللّٰهِ لَنۡ يَّخۡلُقُوۡا ذُبَابًا وَّلَوِ اجۡتَمَعُوۡا لَهٗ ؕ وَاِنۡ يَّسۡلُبۡهُمُ الذُّبَابُ
شَيۡـئًا لَّا يَسۡتَنۡقِذُوۡهُ مِنۡهُ ؕ ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالۡمَطۡلُوۡبُ ﴿۷۳﴾ مَا قَدَرُوا
اللّٰهَ حَقَّ قَدۡرِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِىٌّ عَزِيۡزٌ ﴿۷۴﴾ اَللّٰهُ يَصۡطَفِىۡ مِنَ الۡمَلٰٓـئِكَةِ
رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيۡعٌ ۢ بَصِيۡرٌ ﴿۷۵﴾ يَعۡلَمُ مَا بَيۡنَ اَيۡدِيۡهِمۡ
وَمَا خَلۡفَهُمۡ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ تُرۡجَعُ الۡاُمُوۡرُ ﴿۷۶﴾

اے پیغمبر! جب ان منکرین عرب کو ہمارے روشن اور نتیجہ خیز احکام پڑھ کر سنائے جاتے ہیں تو تم ان لوگوں کے چہروں پر مخالفت اور نفاق کے آثار اس شدت سے دیکھتے ہو کہ گویا کوئی دم میں یہ لوگ ہمارے احکام سنانیوالوں پر حملہ کر بیٹھیں گے۔ (تذ۔ا: ۱۵۰) کہہ دو کہ میں تم کو اس سے بھی بری چیز بتاؤں؟ وہ دوزخ کی آگ ہے جس کا خدا نے کافروں سے وعدہ کیا ہے اور وہ برا ٹھکانا ہے۔ ﴿۷۲﴾ (ف) بنی نوع انسان! تمہیں مثال دی جاتی ہے غور سے سنو۔ جن لوگوں کے پیچھے تم خدا کو چھوڑ کر لگے ہو (تو اس قدر کمزور اور بے حقیقت ہیں کہ) ایک مکھی پیدا نہ کر سکیں گے خواہ وہ سب کے سب اکٹھے ہو جائیں۔ حتیٰ کہ اگر مکھی ان سے کوئی شے چھین لے تو (یہ اس قدر کمزور اور بے بس ہیں کہ) اس مکھی سے وہ چیز چھڑا نہیں سکتے تو دیکھ لو طالب اور مطلوب کس قدر کمزور ہیں (اس حالت میں تمہارا انسانوں کے پیچھے لگنا کس قدر لغو ہے) ﴿۷۳﴾ (تک۔ ۲: ۲۳۶) انہوں نے درحقیقت خدا کی عظمت کا اندازہ ہی نہیں لگایا بے شک خدا بڑا ہی قوت والا اور عظمت والا ہے۔ ﴿۷۴﴾ (حد۔ ۲۶) خدائے عظیم اپنے فرشتوں میں سے ہی پیغامبر چن لیتا ہے اور نیز انسانوں میں سے' بے شک خدا بڑا ہی سننے والا اور بڑا ہی دیکھنے والا ہے۔ ﴿۷۵﴾ (دہ: ۲۳۴) جو ان کے آگے ہے اور جو ان کے پیچھے ہے وہ اس سے واقف ہے اور سب کاموں کا رجوع خدا ہی کی طرف ہے۔ ﴿۷۶﴾ (ف)

Marfat.com

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ ٱرْكَعُوا۟ وَٱسْجُدُوا۟ وَٱعْبُدُوا۟ رَبَّكُمْ وَٱفْعَلُوا۟ ٱلْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۩ ﴿٧٧﴾ وَجَٰهِدُوا۟ فِى ٱللَّهِ حَقَّ جِهَادِهِۦ ۚ هُوَ ٱجْتَبَىٰكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِى ٱلدِّينِ مِنْ حَرَجٍ ۚ مِّلَّةَ أَبِيكُمْ إِبْرَٰهِيمَ ۚ هُوَ سَمَّىٰكُمُ ٱلْمُسْلِمِينَ مِن قَبْلُ وَفِى هَٰذَا لِيَكُونَ ٱلرَّسُولُ شَهِيدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُونُوا۟ شُهَدَآءَ عَلَى ٱلنَّاسِ ۚ فَأَقِيمُوا۟ ٱلصَّلَوٰةَ وَءَاتُوا۟ ٱلزَّكَوٰةَ وَٱعْتَصِمُوا۟ بِٱللَّهِ هُوَ مَوْلَىٰكُمْ ۖ فَنِعْمَ ٱلْمَوْلَىٰ وَنِعْمَ ٱلنَّصِيرُ ﴿٧٨﴾

السجدة عند الامام الشافعی رحمه الله تعالیٰ ع ۱۰

اے وہ لوگو جو ایمان لے آئے ہو! اپنے خدا کے حضور میں عملاً جھکتے رہو (ارکعوا) اس کے سب احکام کے آگے سر تسلیم خم کر دو (واسجدو) اس کے سچے غلام بنے رہو (واعبدوا) اور بھلے اور پسندیدہ خدا کاموں میں لگے رہو تاکہ تم بالآخر کامیاب ہو جاؤ اور اپنی مراد کو پہنچو۔ ﴿٧٧﴾[1] (تذ۔ا:١٠٦) اور اعلائے خدا میں کوشش کرو جیسا کہ کوشش کرنے کا حق ہے اس نے تم ہی کو اس مطلب کے لئے دنیا جہان کی امتوں سے انتخاب فرمایا ہے اور تم ہی وہ لوگ ہو جن پر (تمہارے اپنے زعم) میں خدا نے اعمال و فرائض کے متعلق کچھ ناروا سختی نہیں کی۔ یہی دستور العمل تمہارے باپ ابراہیمؑ کا تھا اور اس خدا کی عملی غلامی، اور تسلیم کے نصاب عمل کو مدنظر رکھ کر ہی اس نے اس سے پہلے ہی تم جیسے حکمبر دار اور کارکن آدمیوں کا نام ''مسلم'' رکھا تھا اور اب بھی تمہیں اسی نام سے پکارتا ہے اور یہ سب اس لئے کہ رسولؐ تو خدا کے آقائے نامدار ہونے کی تمہیں گواہی دیتے رہیں اور تم تمام جہان کے سامنے اپنے اعمال کے ذریعے سے خدا کے وجود کی زندہ شہادت بنو! پس ان سب باتوں کو مدنظر رکھ کر نماز پر قائم رہو ہماری بارگاہ عالیہ میں پنج وقتہ حاضر ہو کر اپنے اعمال کا حساب دو اور ہمارے وجود کو دنیا پر ثابت کر دینے کی خاطر قربانی مال (الزکوٰۃ) بھی کیا کرو اور اللہ کو مضبوط پکڑے رہو وہی تمہارا آقا ہے پر کیا ہی اچھا آقا ہے، اور کیا ہی اچھا مددگار ہے! ﴿٧٨﴾[2] (تذ۔ا:١٠٦)

---

[1] ''عبادت'' کے قرآنی معانی آج صدیوں کے انقلاب تخیل کے بعد قطعاً مسخ ہو چکے ہیں، عامتہ الناس نے بلا استثنا اس کے معانی نماز پڑھنا لے لئے ہیں اور ہر شخص چند بار ماتھے کو زمین پر رگڑ کر بے غل و غش اپنے آپ کو ''عابد'' قرار دیتا ہے۔ شارحین، واعظین، علماء، فقہا، جہلا سب کا غالب خیال عبادت سے نماز یا تسبیح گردانی ہی ہے، اور اگر کوئی ذرا زیادہ وسیع النظری سے کام لیتا ہے تو باقی ارکان اسلام کو بھی داخل عبادت کر دیتا ہے یا حد سے حد علی الحساب اور احساناً کہہ دیتا ہے کہ ''خدا کے لئے اٹھنا اور بیٹھنا بھی شامل عبادت ہے۔'' یہی نہیں بلکہ قریب قریب ہر مذہب کی لغت میں یہ اصطلاح صرف دعا یا نماز تک محدود ہو گئی ہے۔ پرانی الہامی کتابوں کے متعلق تحقیق سے کچھ نہیں کہا جا سکتا کیونکہ ان کے الفاظ کے استقلال کی کوئی سند موجود نہیں اور ترجموں میں الہامی الفاظ کی صورت، روح اور مطالب سب بگڑ چکے ہیں۔ مگر قرآن حکیم کے اندر عبادت کا اصلی اور صحیح مفہوم اب تک موجود ہے بشرطیکہ اس کی آیات میں صحیح تدبر کیا جائے۔ (تذ۔ا:١٠٥:١٠٦)

Marfat.com

← ''رکوع سجود'' ''عبادت'' و ''تسبیح'' وغیرہ وغیرہ اطاعت خدا کے قلبی تکیف کے مختلف مراحل اور مظاہر ہیں جس کا نتیجہ احکام الٰہی کی تعمیل ہی ہے اس سے کمتر کچھ نہیں کوئی شخص صرف نماز کی رکعتوں کو رسماً ادا کر کے تسبیح کے منکوں کو پھیر کر ''عبد خدا'' نہیں بن سکتا۔ اگرچہ جو شخص فی الحقیقت اطاعت گزار ہے اس کے لئے ان ''عبادات'' کو کیفیت دل اور رقت قلب کے ساتھ ادا کرنا اسی طرح طبعی ہے جس طرح کہ ایک غلام کا آقا کی شبانہ روز خدمت کے ساتھ ساتھ سلام کرنا' یا احیاناً اس کی حمد و ستائش کرنا بھی ایک لازمی فعل ہے۔ پس یہ احکام خدا کی شبانہ روز تعمیل کرنا ہی سچی عبادت ہے اور اسی نقطہ نظر سے کسی کی عبادت کرنا فی الحقیقت اس کی ملازمت اور تعبد اختیار کرنا ہی ہے۔ اس کے ماسوا کچھ نہیں۔ ''عبادت'' کے یہ معانی کلام الٰہی کے قریب قریب ہر ورق پر ثبت ہیں۔ (تذ۔ا: ۱۰۸)

۲ ﴿شهدآء على الناس﴾ ہونے کے یہی معانی ہیں کہ لوگوں کو تمہارے اعمال و افعال سے' تمہاری تگ و دو اور تکلیف برداری سے' تمہاری خدمت گزاری اور ملازمت سے خدا کے خدا اور حاکم علی ہونے کی سچی گواہی مل جائے۔ وہ بچشم خود دیکھ لیں کہ تم کسی ایسی جلیل القدر ہستی کے ملازم اور پابند ہو جو گو نظروں سے اوجھل ہے مگر اس کے ہونے اور مقتدر ہونے میں گماں نہیں۔ یہی سعی و عمل آج کسی دنیاوی حاکم کی ملازمت اور اس کے موجود ہونے کی صریح بلکہ عینی شہادت ہے۔ خواہ وہ حاکم ہر دم لوگوں کی نظروں سے چھپا رہے اور عوام نے اس کو ایک لمحے کے لئے بھی بچشم خود نہ دیکھا ہو۔ جب تک ایک ملازم کسی آقا کے حکموں کی تعمیل میں مصروف ہے' اس کی خاطر اپنی جان کو تکلیف میں ڈال رہا ہے' اور کسی دوسرے کے ہاں سے امیدوار مزد نہیں ہوتا تب تک اس آقا کے ہونے کی عینی گواہی موجود ہے کیونکہ کوئی متنفس اپنے آپ کو بلا مزد رنج و محن میں ڈالنا نہیں چاہتا۔ ''شہادت'' یہ نہیں کہ منہ سے اشهد ان لا اله الا الله یا کوئی اور کلمہ پڑھ لیا جائے جیسا کہ آج کل کے مسلمان سمجھ بیٹھے ہیں! جب تک ملازمت اور ''عبادت'' عملاً نہ ہوگی ''گواہی'' یعنی شہادت جس کا تعلق لامحالہ ''مشاہدے'' سے ہے قائم نہیں ہو سکتی۔ (تذ۔ا: ۱۰۵)

Marfat.com

رکوعاتہا ۶ ۔۔ ۲۳ سُوۡرَۃُ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ مَکِّیَّۃٌ ۶۴ ۔۔ اٰیاتہا ۱۱۸

ترجمہ مولانا جالندھریؒ: ۵۳ آیات ۔۔ ترجمہ المشرقیؒ: ۶۵ آیات

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الجزء الثامن عشر (۱۸)

قَدۡ اَفۡلَحَ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ ۙ﴿۱﴾ الَّذِیۡنَ ہُمۡ فِیۡ صَلَاتِہِمۡ خٰشِعُوۡنَ ۙ﴿۲﴾ وَ الَّذِیۡنَ ہُمۡ عَنِ
اللَّغۡوِ مُعۡرِضُوۡنَ ﴿۳﴾ وَ الَّذِیۡنَ ہُمۡ لِلزَّکٰوۃِ فٰعِلُوۡنَ ۙ﴿۴﴾ وَ الَّذِیۡنَ ہُمۡ لِفُرُوۡجِہِمۡ
حٰفِظُوۡنَ ۙ﴿۵﴾ اِلَّا عَلٰۤی اَزۡوَاجِہِمۡ اَوۡ مَا مَلَکَتۡ اَیۡمَانُہُمۡ فَاِنَّہُمۡ غَیۡرُ مَلُوۡمِیۡنَ ۚ﴿۶﴾
فَمَنِ ابۡتَغٰی وَرَآءَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡعٰدُوۡنَ ۚ﴿۷﴾ وَ الَّذِیۡنَ ہُمۡ لِاَمٰنٰتِہِمۡ وَ عَہۡدِہِمۡ
رٰعُوۡنَ ۙ﴿۸﴾ وَ الَّذِیۡنَ ہُمۡ عَلٰی صَلَوٰتِہِمۡ یُحَافِظُوۡنَ ۘ﴿۹﴾ اُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡوٰرِثُوۡنَ ۙ﴿۱۰﴾
الَّذِیۡنَ یَرِثُوۡنَ الۡفِرۡدَوۡسَ ؕ ہُمۡ فِیۡہَا خٰلِدُوۡنَ ﴿۱۱﴾

نصف الربع

بے شک ایمان لانے والے فلاح پا گئے (فائز المرام اور اپنی مراد کو پہنچ گئے) ① (تک۔۱:۲۲۵) اور یہ وہ لوگ ہیں جو خدا کے سامنے رسمی طور پر کھڑا ہونے کے وقت (کامیاب ہونے اور اپنی قوم کو کامیابی کی منزل تک پہنچانے کی دھن میں) گڑگڑاتے (اسی طرح) ہیں (جس طرح کہ ایک محتاج اپنے منعم سے اپنی مراد حاصل کرنے کے لئے گڑگڑاتا ہے) ② (تک۔۱:۲۲۵) وہ وہ لوگ ہیں جو ہر بے نتیجہ اور بے ہودہ بات کی طرف توجہ کرنے (اور اس طرح اپنی طاقتیں ضائع کرنے سے) کتراتے ہیں۔ ③ (تک۔۱:۲۲۶) جو زکوۃ پر پورے طور سے عامل ہیں۔ ④ (حد۔۱:۲۴۴) وہ وہ لوگ ہیں جو اپنی شرمگاہوں کو (زنا سے) بچاتے ہیں۔ ⑤ (تک۔۱:۲۲۶) سوا اپنی بیویوں کے اور ان عورتوں کے جن پر ان کے دونوں ہاتھوں نے (میدان جنگ میں اور زور سے) قبضہ کیا ہو۔ کیونکہ ان دونوں حالتوں میں وہ بالکل قابل ملامت نہیں۔ ⑥ (تک۔۱:۲۲۶) اور جو لوگ یہ چاہیں کہ ان کو اس کے سوا غیر عورتوں سے مجامعت کرنے کی اجازت ہو تو وہ ظالم اور حد سے بڑھنے والے ہیں۔ ⑦ (تک۔۱:۲۲۶) اور مومن وہ لوگ ہیں جو اپنی امانتوں اور اقراروں کا (پورا) لحاظ رکھتے ہیں۔ ⑧ (تک۔۱:۲۲۶) اور وہ لوگ ہیں جو خدا کے حضور میں کھڑے ہو کر بندگی کے اقرار کی پوری حفاظت کرتے ہیں (یعنی ہر اقرار کے بعد پورا لحاظ اس امر کا رکھتے ہیں کہ وہ چوبیس گھنٹے خدا کے ملازم بنے رہیں اور کوئی فعل ایسا نہ کریں جو خدا کے احکام کے خلاف ہو) ⑨ (تک۔۱:۲۲۶) تو (سمجھ لو کہ) یہی وہ لوگ ہیں جو (اس دنیا اور آخرت میں) جنت کے وارث ہوں گے اور وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ ⑩، ⑪ [1] (تک۔۱:۲۲۶، ۲۲۷)

[1] (۱۔۱۱) یہ وہ عظیم الشان اخلاق ہے جو قرآن حکیم نے زندہ قوموں کا اس وقت تک بتلایا تھا اس اخلاق سے خدا کے قانون کی چوبیس گھنٹوں کی تعمیل لازم آتی ہے اور پچھلی تریسٹھ وحیوں کے بعد اب کی دفعہ دو عظیم الشان اعمال کا اضافہ کر دیا ہے اول یہ کہ مومن قوم کو لغو باتوں سے بچنا چاہئے اور دوئم یہ کہ مومن وہ ہے جو امانت میں خیانت نہ کرے اور جو اقرار کسی سے کر لیا ہے اس کو بہر نوع پورا کرے۔ (تک۔۱:۲۲۷)

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ ﴿۱۲﴾ ثُمَّ جَعَلْنٰهُ نُطْفَةً فِيْ
قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ﴿۱۳﴾ ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً
فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ۗ ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ ۭ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ
اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ ﴿۱۴﴾ ثُمَّ اِنَّكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ لَمَيِّتُوْنَ ﴿۱۵﴾ ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
تُبْعَثُوْنَ ﴿۱۶﴾ وَلَقَدْ خَلَقْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعَ طَرَآئِقَ ۖ وَمَا كُنَّا عَنِ الْخَلْقِ غٰفِلِيْنَ ﴿۱۷﴾ وَاَنْزَلْنَا
مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۢ بِقَدَرٍ فَاَسْكَنّٰهُ فِي الْاَرْضِ ۖ وَاِنَّا عَلٰى ذَهَابٍۢ بِهٖ لَقٰدِرُوْنَ ﴿۱۸﴾

اور درحقیقت ہم نے انسان کو مٹی کے ایک خلاصہ سے پیدا کیا۔ ﴿۱۲﴾ (تک۔ا:۲۲۷) پھر اس مٹی کے خلاصہ کو ہم نے ایک محفوظ جگہ میں نطفہ منی بنا دیا۔ ﴿۱۳﴾[1] (تک۔ا:۲۲۷) پھر اس منی کے نطفے سے ہم نے ایک بستہ خون بنایا اور اس بستہ خون کو گوشت کا ایک لوتھڑا بنا دیا پھر اس لوتھڑے سے ہم نے ہڈیاں بنائیں اور پھر ان ہڈیوں پر گوشت مڑھ دیا۔ پھر اس کے بعد ہم انسان کو (اس سے بلندتر) دوسری پیدائش کر دینگے۔ تو یہ بہترین پیدا کرنے والا خدا بڑا باعث برکت ہے۔ (جو انسان کو رفتہ رفتہ بلندتر مخلوق تک چڑھاتا جائیگا) ﴿۱۴﴾ (تک۔ا:۲۲۷) پھر تم اس کے بعد یقیناً مر جاؤ گے۔ ﴿۱۵﴾ (حد:۵۸) پھر قیامت کی روز اٹھائے جاؤ گے۔ ﴿۱۶﴾ (حد:۵۸) اور فی الحقیقت ہم نے تمہارے اوپر سات آسمان اس لئے پیدا کر دیئے ہیں (جن سات راستوں پر ستاروں اور سیاروں کے تمام نظام گھوم رہے ہیں) اور ہم (نے سب کے راستے الگ الگ کر کے ان نظاموں کو ایک دوسرے سے ٹکرانے سے) محفوظ کر دیا کیونکہ ہم اپنی پیدائش سے غافل نہیں تھے۔ ﴿۱۷﴾ (تک۔ا: ۲۲۷، ۲۲۸) اور ہم نے آسمان سے اندازے کے مطابق پانی نازل کیا اور اس پانی کا مسکن زمین میں کر دیا لیکن ہم درحقیقت اس پر بھی قادر ہیں کہ (اور ستاروں کی طرح جہاں پانی کا نام ونشان نہیں تمہیں دیئے ہوئے پانی کو بھی) زمین سے اچک لیں۔ ﴿۱۸﴾[2] (تک۔ا:۲۲۸)

---

[1] (۱۲۔۱۴) انسان کی پیدائش کی یہ ترتیب ازروئے علم حیرت انگیز طور پر درست ہے اور انسان کو اس سے بھی کسی برتر مخلوق کے بنا دینے کا اشارہ اس سے بھی زیادہ ولولہ انگیز ہے۔ (تک۔ا:۲۲۷)

[2] (۱۷۔۱۸) ان آیات کی علمی قدر و قیمت ان الفاظ سے واضح ہے جو میں نے ترجمے میں لکھے ہیں اور عیاں ہو جاتا ہے کہ قرآن حکیم کی ہر آیت میں علم وخبر کا تبحر کس قدر پوشیدہ ہے۔ (تک۔ا:۲۲۸)

Marfat.com

فَاَنْشَاْنَا لَكُمْ بِهٖ جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ ۘ لَكُمْ فِيْهَا فَوَاكِهُ كَثِيْرَةٌ وقف لازم

وَّمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَشَجَرَةً تَخْرُجُ مِنْ طُوْرِ سَيْنَآءَ تَنْۢبُتُ بِالدُّهْنِ وَصِبْغٍ

لِّلْاٰكِلِيْنَ ﴿۲۰﴾ وَاِنَّ لَكُمْ فِي الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً ۭ نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِيْ بُطُوْنِهَا وَلَكُمْ فِيْهَا

مَنَافِعُ كَثِيْرَةٌ وَّمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ ﴿۲۲﴾ وَلَقَدْ ع

اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۭ

اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۲۳﴾ فَقَالَ الْمَلَؤُا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ مَا هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۙ

يُرِيْدُ اَنْ يَّتَفَضَّلَ عَلَيْكُمْ ۭ وَلَوْ شَاۗءَ اللّٰهُ لَاَنْزَلَ مَلٰۗىِٕكَةً ښ مَّا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِيْٓ

اٰبَاۗىِٕنَا الْاَوَّلِيْنَ ﴿۲۴﴾ اِنْ هُوَ اِلَّا رَجُلٌۢ بِهٖ جِنَّةٌ فَتَرَبَّصُوْا بِهٖ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿۲۵﴾

قَالَ رَبِّ انْصُرْنِيْ بِمَا كَذَّبُوْنِ ﴿۲۶﴾

ہم نے اس پانی کے ذریعے سے تمہارے لئے کھجور اور انگور کے باغ اگائے۔ (تذ۔ا:۱۱۵) ان میں تمہارے لئے بہت سے میوے پیدا ہوتے ہیں اور ان میں سے تم کھاتے بھی ہو۔﴿۱۹﴾ (ف) اور وہ درخت بھی (ہم ہی نے پیدا کیا) جو طور سینا میں پیدا ہوتا ہے (یعنی زیتون کا درخت کہ) کھانے والوں کے لیے روغن اور سالن لئے ہوئے اگتا ہے۔﴿۲۰﴾ (ف) اور فی الحقیقت تمہارے لئے چوپاؤں میں ایک (بہت بڑی) عبرت اور نصیحت ہے۔ ہم تم کو جو کچھ ان کے پیٹوں میں (دودھ) ہے پلاتے ہیں اور تمہارے واسطے ان میں بہت سے فائدے ہیں اور اسی میں سے بعض ہیں کو تم کھاتے ہو۔﴿۲۱﴾ (تک۔ا:۲۲۸) اور ان پر اور کشتیوں پر تم سوار ہوتے ہو۔﴿۲۲﴾ (ف) اور ہم نے نوحؑ کو ان کی قوم کی طرف بھیجا تو انہوں نے ان سے کہا اے قوم! خدا ہی کی عبادت کرو۔ اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔ کیا تم ڈرتے نہیں۔﴿۲۳﴾ (ف) تو ان کی قوم کے سردار جو کافر تھے کہنے لگے یہ تو تم ہی جیسا آدمی ہے تم پر بڑائی حاصل کرنی چاہتا ہے اور اگر خدا چاہتا تو فرشتے اتار دیتا ہم نے اپنے اگلے باپ دادا میں تو یہ بات کبھی نہیں سنی تھی۔﴿۲۴﴾ (ف) اس آدمی کو تو دیوانگی (کا عارضہ) ہے۔ تو اس کے بارے میں کچھ مدت انتظار کرو۔﴿۲۵﴾ (ف) نوحؑ نے کہا کہ پروردگار انہوں نے مجھے جھٹلا دیا ہے تو میری مدد کر۔﴿۲۶﴾ (ف)

فَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِ اَنِ اصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا فَاِذَا جَآءَ اَمْرُنَا وَفَارَ
التَّنُّوْرُ ۙ فَاسْلُكْ فِيْهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَاَهْلَكَ اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ
الْقَوْلُ مِنْهُمْ ۚ وَلَا تُخَاطِبْنِيْ فِي الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۚ اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ ﴿۲۷﴾ فَاِذَا اسْتَوَيْتَ
اَنْتَ وَمَنْ مَّعَكَ عَلَى الْفُلْكِ فَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ نَجّٰىنَا مِنَ الْقَوْمِ
الظّٰلِمِيْنَ ﴿۲۸﴾ وَقُلْ رَّبِّ اَنْزِلْنِيْ مُنْزَلًا مُّبٰرَكًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ ﴿۲۹﴾ اِنَّ فِيْ
ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ وَّاِنْ كُنَّا لَمُبْتَلِيْنَ ﴿۳۰﴾ ثُمَّ اَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قَرْنًا
اٰخَرِيْنَ ﴿۳۱﴾ ۚ فَاَرْسَلْنَا فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ
غَيْرُهٗ ۭ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۳۲﴾ وَقَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِلِقَآءِ ع ۲
الْاٰخِرَةِ وَاَتْرَفْنٰهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ مَا هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۙ يَاْكُلُ مِمَّا
تَاْكُلُوْنَ مِنْهُ وَيَشْرَبُ مِمَّا تَشْرَبُوْنَ ﴿۳۳﴾

پھر ہم نے ان کی طرف وحی بھیجی کہ ہمارے سامنے اور ہمارے حکم سے کشتی بناؤ۔ پھر جب ہمارا حکم آ پہنچے اور تنور (پانی سے بھر کر) جوش مارنے لگے تو سب (قسم کے حیوانات) میں سے جوڑا جوڑا (یعنی نر اور مادہ) دو دو کشتی میں بٹھا دو اور اپنے گھر والوں کو بھی سوا ان کے جن کی نسبت ان میں سے (ہلاک ہونے کا) حکم پہلے سے صادر ہو چکا ہے اور ظالموں کے بارے میں ہم سے کچھ نہ کہنا وہ ضرور ڈبو دیئے جائیں گے۔ ﴿۲۷﴾ (ف) اور جب تم اور تمہارے ساتھی کشتی میں بیٹھ جائیں تو (خدا کا شکر کرنا اور) کہنا کہ سب تعریف خدا ہی کو (سزاوار) ہے جس نے ہم کو نجات بخشی ظالم لوگوں سے۔ ﴿۲۸﴾ (ف) (اے محمدؐ! نوحؑ کی قوم کے اس دردناک انجام کے بعد) تو کہہ کہ اے میرے پروردگار مجھ پر (اور میری قوم پر تو) کوئی برکت دینے والی شے نازل کر کیونکہ تو سب سے بہتر نازل کرنے والا ہے۔ (تک۔۱: ۲۲۸) اور (یہ بھی) دعا کرنا کہ اے پروردگار ہم کو مبارک جگہ اتاریو اور تو سب سے بہتر اتارنے والا ہے ﴿۲۹﴾ (ف) اور ان (عذابوں) میں (جو ہم نے نازل کئے سمجھنے والے لوگوں کے لئے) کئی اشارے ہیں (جو ان کو راہ راست پر لا سکتے ہیں) اور ہمارے لئے تو سوائے اس کے کوئی چارہ ہی نہ تھا کہ ہم (قوموں کو) آزمائش اور امتحان میں ڈالنے والے بنتے۔ ﴿۳۰﴾ (تک۔۱: ۲۲۸۔ ۲۲۹) اور پھر ہم نے اس (قوم کو ہلاک کرنے) کے بعد ایک دوسری امت کو (آزمائش کے لئے) کھڑا کر دیا۔ ﴿۳۱﴾ (تک۔۱: ۲۲۹) اور انہی میں سے ایک پیغمبر بھیجا (جس نے ان سے کہا کہ خدا ہی کی عبادت کرو کہ) اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔ تو کیا تم ڈرتے نہیں۔ ﴿۳۲﴾ (ف) اور قوم کے سر برآوردہ رہبروں نے جو منکر تھے اور آخرت میں (خدا سے ایک نہ ایک دن دو بدو)=

Marfat.com

وَلَئِنْ اَطَعْتُمْ بَشَرًا مِّثْلَكُمْ اِنَّكُمْ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ﴿۳۴﴾ اَيَعِدُكُمْ اَنَّكُمْ اِذَا مِتُّمْ
وَكُنْتُمْ تُرَابًا وَّعِظَامًا اَنَّكُمْ مُّخْرَجُوْنَ ﴿۳۵﴾ هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ لِمَا تُوْعَدُوْنَ ﴿۳۶﴾
اِنْ هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَنَحْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِيْنَ ﴿۳۷﴾ اِنْ هُوَ اِلَّا رَجُلُ
افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا وَّمَا نَحْنُ لَهٗ بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿۳۸﴾ قَالَ رَبِّ انْصُرْنِيْ بِمَا كَذَّبُوْنِ ﴿۳۹﴾
قَالَ عَمَّا قَلِيْلٍ لَّيُصْبِحُنَّ نٰدِمِيْنَ ﴿۴۰﴾ فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ بِالْحَقِّ فَجَعَلْنٰهُمْ غُثَآءً
فَبُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۱﴾ ثُمَّ اَنْشَاْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ قُرُوْنًا اٰخَرِيْنَ ﴿۴۲﴾

= ملاقات کے تخیل کا مضحکہ اڑاتے تھے اور جن کو ہم نے اس دنیا کی زندگی میں آسودہ حال کر دیا تھا' کہا کہ (دیکھو) یہ شخص تو تمہاری ہی طرح کا ایک آدمی ہے جو وہی شے کھاتا ہے جو تم کھاتے ہو اور وہی پیتا ہے جو تم پیتے ہو۔ ﴿۳۳﴾ (حد۔ ۹۷) اور اگر تم نے اپنے جیسے (معمولی) آدمی کی پیروی کی تو لامحالہ کھاٹے میں ہو گے! ﴿۳۴﴾ (حد۔ ۹۷) کیا یہ تمہیں دھمکی دیتا ہے کہ (تم اپنے آپ کو ملاقات رب کے اہل بناؤ اور جو تھوڑی سی مہلت تمہیں دی گئی ہے اس کے اندر اندر صحیفہ فطرت سے آیات الٰہی تلاش کر کے صاحب علم و عمل بن جاؤ ورنہ) جس وقت تم مر گئے اور مٹی اور ہڈیاں بن گئے تو یقینی طور پر تم (سزا ہی کے واسطے) باہر نکالے جاؤ گے (اور غافل قوموں سے بدلہ لیا جائے گا) ﴿۳۵﴾ (حد۔ ۹۷) اے وائے یہ دھمکیاں جو دی جا رہی ہیں عقل و قیاس سے بعید ہیں۔ ﴿۳۶﴾ (حد۔ ۹۷) یہاں (اس دنیا میں) تو یہی ہماری (عیش و عشرت کی) دنیاوی زندگی ہے جس میں ہم مر جاتے ہیں اور زندہ ہوتے ہیں (اس کے بعد کون ہماری ٹوہ لگائے گا اور سزا کے لئے پکڑے گا) اور ہم تو (ہرگز) پھر اٹھائے جانے والے نہیں۔ ﴿۳۷﴾ (حد۔ ۹۷) یہ تو سوائے اس کے نہیں کہ ایک شخص ہے جس نے اللہ پر جھوٹ باندھا ہے اور ہم تو ہرگز اس پر ایمان لانے والے نہیں۔ ﴿۳۸﴾ (حد۔ ۹۷) (اس پر ڈرانے والے نبی نے) کہا اے رب میری مدد اس بارے میں کر جو مجھے جھوٹا سمجھتے ہیں۔ ﴿۳۹﴾ (حد۔ ۹۷) خدا نے کہا کہ ذرا سی دیر (انتظار کر) اور وہ نادم ہو کر صبح کریں گے۔ ﴿۴۰﴾ (حد۔ ۹۷) پھر ان کو (خدا کی دردناک) چیخ نے برحق پکڑ لیا اور ہم نے ان کو خس و خاشاک کا ڈھیر کر دیا تو ظالم قوم دفع دور ہی ہو جائے (تو) اچھا ہے۔ ﴿۴۱﴾ (حد۔ ۹۷) پھر اس کے بعد ہم نے دوسری امتیں (انکی جگہ لینے کے لئے) پیدا کر دیں۔ ﴿۴۲﴾ (حد۔ ۹۷)

Marfat.com

مَا تَسْبِقُ مِنْ اُمَّةٍ اَجَلَهَا وَمَا يَسْتَاْخِرُوْنَ ﴿۴۳﴾ ثُمَّ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا تَتْرَا ؕ
كُلَّمَا جَآءَ اُمَّةً رَّسُوْلُهَا كَذَّبُوْهُ فَاَتْبَعْنَا بَعْضَهُمْ بَعْضًا وَّجَعَلْنٰهُمْ اَحَادِيْثَ ۚ
فَبُعْدًا لِّقَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۴۴﴾ ثُمَّ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى وَاَخَاهُ هٰرُوْنَ ۙ۬ بِاٰيٰتِنَا
وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۴۵﴾ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا عَالِيْنَ ﴿۴۶﴾
فَقَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ لِبَشَرَيْنِ مِثْلِنَا وَقَوْمُهُمَا لَنَا عٰبِدُوْنَ ﴿۴۷﴾ ۚ

تو کوئی امت نہ اپنی مدت سے پہلے بڑھ سکتی ہے اور نہ وہ (مدت سے) پیچھے رہ سکتے ہیں۔ ﴿۴۳﴾ (حد۔ ۹۷) پھر ہم نے اپنے ایلچی پے در پے بھیجے (کہ حجت باقی نہ رہے) لیکن جب بھی کوئی رسول آیا وہ امت اس کو جھٹلاتی ہی رہی۔ پھر ہم ایک قوم کو دوسری کے پیچھے (رخصت) کرتے گئے حتیٰ کہ ان کی (لوگوں میں) کہانیاں بنا دیں تو دفع دور ہی ہو جائیں وہ قومیں جو (کائنات کے اس عظیم الشان مقصد پر) ایمان نہیں لاتیں۔ ﴿۴۴﴾[۱] (حد۔ ۹۷) پھر ہم نے موسیٰ اور ہارونؑ ان کے بھائی کو اپنے احکام (بِاٰيٰتِنَا) اور ان کے منجاب اللہ ہونے کی روشن شہادت (سُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ) اپنی طرف سے دے کر بھیجا۔ ﴿۴۵﴾ (تذ۔ ۱: ۱۰۹) فرعون اور اس کے حاشیہ نشینوں کی طرف' وہ لوگ ان کو دیکھ کر اکڑ گئے اور درحقیقت وہ تھے بھی سرکش اور مغرور لوگ۔ ﴿۴۶﴾ (تذ۔ ۱: ۱۰۹) جو شیخی میں آ کر کہنے لگے کہ کیا ہم ان اپنے جیسے دو آدمیوں کو اپنا رہنما مان لیں حالانکہ ان کی حیثیت یہ ہے کہ انکی قوم ساری کی ساری ہماری غلام ہے (لنا عبدون) ہماری چاکری اور خدمت گذاریوں میں دن رات لگی ہے (لنا عبدون) ہمہ تن ہمارے زیر اثر ہے (لنا عبدون) ہماری محتاج اور دست نگر ہے (لنا عبدون) ہماری نظروں میں خوار و ذلیل ہے (لنا عبدون) ہمارے آگے ہاتھ جوڑتی ہے اور پاؤں پڑتی ہے (لنا عبدون) ہمارے دست شفقت کی آرزومند ہے (لنا عبدون) ہماری دی ہوئی روٹیوں پر گذارہ کرتی ہے (لنا عبدون) وغیرہ وغیرہ۔ ﴿۴۷﴾[۲] (تذ۔ ۱: ۱۰۹)

[۱] (۴۳-۴۴) کیا ان آیات الٰہی کے اس مربوط اور مدلل ترجمے کے بعد کوئی گنجائشِ فہم باقی رہ جاتی ہے کہ دنیا کے عیش و عشرت میں مستغرق قومیں اور ان کے رہبر کیوں مقصد کائنات سے غافل ہیں اور کیوں قیامت اور حساب وہی سے منکر ہیں بلکہ یہ کہہ کر کہ اس دنیا کے بعد کچھ بھی نہیں ہوگا وہ دراصل اس سعی و عمل سے کترانا چاہتے ہیں جس کو خدا نے اس دنیا میں لازم قرار دیا ہے۔ فتدبر! (حد: ۹۷)

[۲] (۴۵-۴۷) گویا از روئے قرآن عابد وہ شخص ہے جس کی ہیئت کذائی بعینہ وہ ہو جو خروج سے پیشتر بنی اسرائیل کی فرعون کے ماتحت رہ کر تھی یا جو اکثر مشرقی اقوام کی یورپ کے دست ظلم سے آج کل ہے۔ بنی اسرائیل کے مظلوم فرعون کے محلات کی تعمیر کے ضمن میں ہزاروں من پتھر سے لدے ہوئے چھکڑوں میں ہانکے جاتے تھے۔ امرا کی تفریحی گاڑیاں میلوں تک ہانپ ہانپ کر کھینچتے تھے' ان کی بیگمات کو پالکیوں میں اٹھائے پھرتے تھے' ان کے سروں پر چھتریاں لگائے دم بخود چلے جاتے تھے' ان کی سواریوں کے ساتھ ساتھ دوڑتے تھے...... لیکن بادشاہت کے رعب و جلال کے آگے اف تک نہ کر سکتے تھے' ان کے چیتھڑوں سے پیوند کئے ہوئے تہمد اور مسکنت کے سیاہ کئے ہوئے بدن فرعون کی عبادت اور طاغوت کی غلام' تحکم شاہ اور تعبد گدا' تعلیٰ بشر اور قہر خدا کی وہ عبرت انگیز ←

Marfat.com

فَكَذَّبُوْهُمَا فَكَانُوْا مِنَ الْمُهْلَكِيْنَ ﴿۴۸﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ لَعَلَّهُمْ
يَهْتَدُوْنَ ﴿۴۹﴾ وَجَعَلْنَا ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗۤ اٰيَةً وَّاٰوَيْنٰهُمَاۤ اِلٰى رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ
وَّمَعِيْنٍ ﴿۵۰﴾ يٰۤاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا ۭ اِنِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ع
عَلِيْمٌ ﴿۵۱﴾ وَاِنَّ هٰذِهٖۤ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّاَنَا رَبُّكُمْ فَاتَّقُوْنِ ﴿۵۲﴾ فَتَقَطَّعُوْۤا اَمْرَهُمْ
بَيْنَهُمْ زُبُرًا ۭ كُلُّ حِزْبٍۢ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ ﴿۵۳﴾ فَذَرْهُمْ فِيْ غَمْرَتِهِمْ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿۵۴﴾

تو ان لوگوں نے ان کی تکذیب کی سو (آخر) ہلاک کر دیئے گئے۔ ﴿۴۸﴾ (ف) اور بیشک اور بالضرور ہم نے موسیٰؑ کو الکتٰب دی کہ شاید لوگ راہ راست پر آ جائیں۔ ﴿۴۹﴾ (حد۔ ۱۰۹) ہم نے ابن مریمؑ اور اس کی ماں کو ان کی بے لوث وریاعملی زندگی کیوجہ سے خدا کی قدرت کی ایک نشانی اور اعجوبہ بنا دیا تھا۔ (تذ۔ ۱:۲۲۲) اور ان کو ایک اونچی جگہ پر جو رہنے کے لائق تھی اور جہاں (نتھرا ہوا) پانی جاری تھا پناہ دی تھی۔ ﴿۵۰﴾ (ف) اے پیغمبر! پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور نیک عمل کرو۔ جو عمل تم کرتے ہو میں ان سے واقف ہوں۔ ﴿۵۱﴾ (ف) اور فی الحقیقت (اے بنی نوع انسان) یہ تمہاری امت تو ایک امت واحدہ ہے اور میں تمہارا (واحد) پروردگار ہوں تو بس مجھ سے خوفزدہ ہو (کر ایک امت بنے رہو اور آپس میں پھوٹ نہ ڈالو) ﴿۵۲﴾ (تک۔ ۱:۲۳۱) (آہ!) لیکن (خدا کا خوف ان لوگوں سے زائل ہوتا گیا اور) آپس میں پھوٹ پیدا کر کے ہر ایک نے اپنا اپنا مسلک جدا کر لیا۔ اب ہر فرقہ اپنی اپنی بات پر خوش ہے۔ ﴿۵۳﴾ (تذ۔۲: ۳۸) تو ان سب کو غفلت میں پڑے رہنے دو یہاں تک کہ امر الٰہی ان کے اس گناہ عظیم کی پاداش میں سب کا فیصلہ کر دے۔ ﴿۵۴﴾[1] (تذ۔۲: ۳۸)

← شہادتیں تھیں جو ہر صاحب نظر کو کپکپا دیتی تھیں وہ اس تعبد میں صدیوں کی عادت اور رواج کے باعث اس قدر محو ومنہمک رہتے تھے کہ اس مغرور قوم کی خدمت میں دن رات لگے رہنا ان کی نظروں میں عین سعادت تھا۔ فرعون مصر ان کو بلا بلا کر کچھ اپنے آگے ماتھا نہیں رگڑواتا تھا اور نہ منہ سے رسماً اپنے آپ کو خدا کہا کرتا تھا بلکہ یہی تعلق اور تعبد وہ جبری عبادت تھی جو ہزار رسمی سجدوں اور زبانی دعووں سے بڑھ کر تھی۔ اسی کے ضمن میں حسب موقع ماتھے بھی رگڑے جایا کرتے تھے۔ منتیں اور خوشامدیں بھی ہوا کرتی تھیں، جبینیں فرش زمین بن جاتی تھیں، آرام کی پرواہ نہ رہتی تھی، جان کو جوکھوں میں ڈال کر آقاؤں کو خوش کیا جاتا تھا۔ جس فرد یا قوم کے طریق عمل میں خدائے زمین و آسمان کے بارے میں یہی شیوہ عبادت اور یہی انداز عشق ظاہر ہو وہ ''اعبدوا ربکم'' کے الفاظ کا صحیح مصداق ہو سکتی ہے۔ (تذ۔۱:۱۰۹:۱۱۰)

[1] (۵۲۔۵۴) (ان آیات میں) ایک اور عظیم الشان نکتہ بیان کیا جس کو آج ہزار ہا سالوں کے بعد بھی بنی نوع انسان نہیں سمجھے اور وہ یہ نکتہ ہے کہ تمام انسانی امت ایک امت واحدہ ہے جس میں فرقہ بندی پیدا کرنا ایک بے ہوشی اور دیوانہ پن ہے۔
اہل نظر کے نزدیک قرآن حکیم کی صرف یہ تین آیتیں ہی اس بات کا مدلل ثبوت ہو سکتی ہیں کہ قرآن خدائی کتاب ہے کیونکہ ہزار ہا سال کے بعد بھی انسان نے اب تک غور نہیں کیا کہ بنی نوع انسان، کائنات کی اور ہزار ہا بلکہ لاکھ ہا انواع کی طرح، ایک امت ہے اور ←

Marfat.com

اَیَحْسَبُوْنَ اَنَّمَا نُمِدُّهُمْ بِهٖ مِنْ مَّالٍ وَّبَنِیْنَ ۝۵۵ نُسَارِعُ لَهُمْ فِی الْخَیْرٰتِ ؕ بَلْ
لَّا یَشْعُرُوْنَ ۝۵۶ اِنَّ الَّذِیْنَ هُمْ مِّنْ خَشْیَةِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ ۝۵۷ وَالَّذِیْنَ هُمْ بِاٰیٰتِ
رَبِّهِمْ یُؤْمِنُوْنَ ۝۵۸ وَالَّذِیْنَ هُمْ بِرَبِّهِمْ لَا یُشْرِكُوْنَ ۝۵۹ وَالَّذِیْنَ یُؤْتُوْنَ مَاۤ اٰتَوْا وَّ
قُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ اَنَّهُمْ اِلٰى رَبِّهِمْ رٰجِعُوْنَ ۝۶۰ اُولٰٓىِٕكَ یُسٰرِعُوْنَ فِی الْخَیْرٰتِ وَهُمْ
لَهَا سٰبِقُوْنَ ۝۶۱

کیا یہ لوگ اس زعم میں ہیں کہ ہم دولت اور کثرت جماعت سے ان کی امداد کئے چلے جا رہے ہیں۔ ۝۵۵ (تذ۔۱: ۱۳۵) اور
اچھی اچھی چیزیں ان کو جلد جلد دے رہے ہیں افسوس یہ لوگ نہیں سمجھتے کہ اس میں بھی ایک راز ہے۔ ہم دیکھنا چاہتے ہیں
کہ وہ اس آسائش میں ہم کو کہاں تک یاد رکھتے ہیں۔ ۝۵۶ (تذ۔۲ : ۳۸) جو لوگ اپنے پروردگار کے خوف سے ڈرتے
ہیں۔ ۝۵۷ (ف) اور جو اپنے پروردگار کے ساتھ شریک نہیں کرتے۔ ۝۵۸ (ف) اور جو لوگ اپنے پروردگار کی آیتوں پر ایمان
رکھتے ہیں۔ ۝۵۹ (ف) خدا سے ڈرنے والے تو وہ لوگ ہیں جو باوجود اس کے جو کچھ ان کے پاس ہے اعلائے کلمۃ الحق میں
صرف کر دیتے ہیں مگر ان کے دل اندر سے ہلتے رہتے ہیں کہ انہوں نے ایک دن خدا کے حضور میں جوابدہی کے لئے کھڑا
ہونا ہے۔ (اور ممکن ہے کہ خدمت کا حق ادا نہ ہوا ہو!) ۝۶۰ (تذ۔۱: ۱۴۷) یہی وہ لوگ ہیں جو فی الحقیقت انعامات خدا
(الخیرات) کے حاصل کرنے میں جلدی کر رہے ہیں (نہ وہ لوگ جن کا ذکر اوپر ہوا۔ ۵۵۔۵۶) اور یہی انکو لپک لپک کر
پکڑ رہے ہیں۔ ۝۶۱ (تذ۔۱: ۱۳۵)

← اس کے اندر تفریق پیدا کرنا پرلے درجے کی گمراہی اور احمقیت ہے! (تک۔۲: ۲۳۱: ۲۳۲) امت میں کسی قسم کی پارٹی بازی شرک ہے اور اس کی بخشش قطعاً نہیں۔ نفسانی خواہشات بھی بت ہیں اور ان کی پرستش بھی شرک ہے اور اس کی بخشش کبھی نہ ہوگی۔ (حد۔۱۴۷)

علم کلام میں مسلمانوں کی تمام ترسعی نہایت نازک اور خارج از بحث مابعد الطبعی اور غیر مفید موضوعوں کے غلط استنباط اور غلط اجتہاد میں صرف ہوئی۔ معارف الٰہی اوصاف نبوت' ماہیت وحی' حقیقت روح' بحث امامت' جبر و قدر احوال قیامت' عذاب قبر' خلق قرآن' وغیرہ وغیرہ ایسے مسئلے تھے جن سے کسی غائر نظر کے بعد بھی کوئی یقینی فائدہ یا قطعی نتیجہ مرتب نہیں ہو سکتا تھا...... ان مباحث کو چھیڑ کر مسلمانوں کے اعتقادات میں دردناک تصادم پیدا کر دیا۔ اہل سنت اور شیعہ' خوارج' معتزلہ قرامطہ' وغیرہا کے علاوہ جبریہ۔ قدریہ' مشتبہ' مرجیہ' باطنی' ناصبی' غالیہ وغیرہ وغیرہ بیسیوں فرقے اسلام میں پیدا ہو گئے! اجماع امت شک میں تبدیل ہو گیا...... استدلال کا تمام تر رجحان معتقدات اور ظنیات کی طرف ہو گیا' معاملات اور یقینیات کی طرف توجہ نہ رہی۔ ان نامراد قضیوں میں پڑ کر مسلمان قرآن کی حقیقت سے اور بھی دور ہو گئے' جمہور علمائے دین کی اعتقادات میں بالغ نظری اور معاملات کی طرف کم نگہی آج ایک بہت بڑی حد تک اسی مفسدانہ اور شرانگیز فلسفیانہ اجتہاد کا بقیہ ہے۔ (تذ۔۱: ۴۸'۴۹)

Marfat.com

وَلَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا وَلَدَيْنَا كِتٰبٌ يَّنْطِقُ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۶۲﴾

بَلْ قُلُوْبُهُمْ فِىْ غَمْرَةٍ مِّنْ هٰذَا وَلَهُمْ اَعْمَالٌ مِّنْ دُوْنِ ذٰلِكَ هُمْ لَهَا عٰمِلُوْنَ ﴿۶۳﴾

حَتّٰٓى اِذَآ اَخَذْنَا مُتْرَفِيْهِمْ بِالْعَذَابِ اِذَا هُمْ يَجْـَٔرُوْنَ ﴿۶۴﴾ لَا تَجْـَٔرُوا الْيَوْمَ اِنَّكُمْ

مِّنَّا لَا تُنْصَرُوْنَ ﴿۶۵﴾ قَدْ كَانَتْ اٰيٰتِىْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ تَنْكِصُوْنَ ﴿۶۶﴾

مُسْتَكْبِرِيْنَ بِهٖ سٰمِرًا تَهْجُرُوْنَ ﴿۶۷﴾ اَفَلَمْ يَدَّبَّرُوا الْقَوْلَ اَمْ جَآءَهُمْ مَّا لَمْ يَاْتِ

اٰبَآءَهُمُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۶۸﴾ اَمْ لَمْ يَعْرِفُوْا رَسُوْلَهُمْ فَهُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ﴿۶۹﴾ اَمْ

يَقُوْلُوْنَ بِهٖ جِنَّةٌ ۭ بَلْ جَآءَهُمْ بِالْحَقِّ وَاَكْثَرُهُمْ لِلْحَقِّ كٰرِهُوْنَ ﴿۷۰﴾

اور ہم کسی شخص کو اس کی حد استطاعت سے بڑھ کر تکلیف نہیں دیتے' (اس حدِ استطاعت کا معیار یہ ہے کہ) ہمارے پاس (ہر شخص کی وسعت عمل کے متعلق) ایک تحریر موجود رہتی ہے جو (اس کی انتہائی سعی اور قلبی نیت کا) ٹھیک حال بتاتی رہتی ہے اور (اس اندازہ کے لگانے میں) لوگوں پر (قطعاً کسی طرح کا) ظلم نہیں کیا جاتا۔ ﴿۶۲﴾ (تذ۔۲: ۱۵۸) اصل بات یہ ہے کہ لوگوں کے دل (خدا کے ان عظیم المنفعت حکموں سے) غفلت میں پڑے رہتے ہیں اور (اسی غفلت میں بے توجہی کے باعث) ان کے اعمال بھی کچھ اور کے اور ہو جاتے ہیں ﴿۶۳﴾ (تذ۔۲: ۱۵۸) یہاں تک کہ جب ہم نے ان میں سے آسودہ حال لوگوں کو پکڑ لیا تو وہ اس وقت چلائیں گے۔ ﴿۶۴﴾ (ف) آج مت چلاؤ! تم کو ہم سے کچھ مدد نہیں ملے گی۔ ﴿۶۵﴾ (ف) میری آیتیں تم پر واضح کی جاتی تھیں مگر تم از روئے غرور قرآن کو قصے کہانیاں اور لغو سمجھ کر' اپنے گذشتہ اعتقادات کی طرف رجعت قہقری کر جاتے تھے۔ ﴿۶۶﴾ ﴿۶۷﴾ (تذ۔۱: ۸۸) تو کیا ان لوگوں نے سرے سے ہمارے اس قول عظیم پر غور ہی نہیں کیا' یا کیا ان کے پاس کوئی طرفہ شے آئی تھی جو ان کے باپ دادا کے پاس نہ آئی تھی ﴿۶۸﴾ (تذ۔۱: ۸۸) کیا یہ لوگ اپنے رسول کی راستبازی' حق پروہی اور یقین گوئی سے واقف نہ تھے کہ اب اس کی ان خصائص سے منکر ہیں؟۔ ﴿۶۹﴾ (تذ۔۱ :۸۸) کیا اب آیات خدا کو یوں توڑ مروڑ کر اور قصے کہانیاں سمجھ کر گویا یہ کہہ رہے ہیں کہ وہ مجنون ہے! وہ تو دنیا کے پاس جو کچھ لایا ہے حق لایا ہے لیکن افسوس کہ ان میں سے اکثر حق بات ہی سے متنفر ہیں! ﴿۷۰﴾ (تذ۔۱: ۸۸)

Marfat.com

وَلَوِ اتَّبَعَ الْحَقُّ اَهْوَآءَهُمْ لَفَسَدَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهِنَّ ؕ بَلْ اَتَيْنٰهُمْ
بِذِكْرِهِمْ فَهُمْ عَنْ ذِكْرِهِمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۷۱﴾ اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ خَرْجًا فَخَرَاجُ رَبِّكَ خَيْرٌ ۖۗ
وَّهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿۷۲﴾ وَاِنَّكَ لَتَدْعُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۷۳﴾ وَاِنَّ الَّذِيْنَ
لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ عَنِ الصِّرَاطِ لَنٰكِبُوْنَ ﴿۷۴﴾ وَلَوْ رَحِمْنٰهُمْ وَكَشَفْنَا مَا بِهِمْ مِّنْ
ضُرٍّ لَّلَجُّوْا فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿۷۵﴾ وَلَقَدْ اَخَذْنٰهُمْ بِالْعَذَابِ فَمَا اسْتَكَانُوْا لِرَبِّهِمْ
وَمَا يَتَضَرَّعُوْنَ ﴿۷۶﴾ حَتّٰٓى اِذَا فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا ذَا عَذَابٍ شَدِيْدٍ اِذَا هُمْ فِيْهِ
مُبْلِسُوْنَ ﴿۷۷﴾ وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ؕ قَلِيْلًا مَّا
تَشْكُرُوْنَ ﴿۷۸﴾ وَهُوَ الَّذِيْ ذَرَاَكُمْ فِي الْاَرْضِ وَاِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۷۹﴾ وَهُوَ الَّذِيْ
يُحْيٖ وَيُمِيْتُ وَلَهُ اخْتِلَافُ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۸۰﴾

اگر (خدائے) برحق ان کی خواہشوں پر چلے تو آسمان اور زمین اور جو ان میں ہیں سب درہم برہم ہو جاویں بلکہ ہم نے ان کے پاس ان کی نصیحت (کی کتاب) پہنچا دی ہے اور اپنی (کتاب) نصیحت سے منہ پھیر رہے ہیں۔ ﴿۷۱﴾ (ف) اے محمدؐ! کیا تم ان نابکار اور ناانجام شناس لوگوں (یعنی منافق اہل عرب) سے خرچ مانگ رہے ہو' کیا تم امت کی بہتری کے لئے ان کو اشیاء مال کے واسطے کہہ رہے ہو ان کو اپنے حال پر چھوڑ دو خدا کا بھیجا ہوا مال جو سچے مسلمانوں کی وساطت سے تم کو ملا ہے تمہاری امت کے حق میں بہتر ہے کیونکہ وہ دردمند لوگوں نے دیا ہے اور وہی بہترین رزق دینے والا ہے۔ ﴿۷۲﴾ (تذ۔ ا: ۲۲۷) اور تم تو لامحالہ ان لوگوں کو صراط مستقیم پر ہی بلا رہے ہو۔ ﴿۷۳﴾ (تذ۔ ا: ۲۲۷) اور جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں لاتے وہ رستے سے الگ ہو رہے ہیں۔ ﴿۷۴﴾ (ف) اور اگر ہم ان پر رحم کریں اور جو تکلیفیں ان کو پہنچ رہی ہیں وہ دور کر دیں تو اپنی سرکشی پر اڑے رہیں (اور) بھٹکتے (پھریں) ﴿۷۵﴾ (ف) اور ہم نے ان کو عذاب میں بھی پکڑا تو بھی انہوں نے خدا سے عاجزی نہ کی اور وہ عاجزی کرتے ہی نہیں۔ ﴿۷۶﴾ (ف) یہاں تک کہ جب ہم نے ان پر عذاب شدید کا دروازہ کھول دیا تو اس وقت وہاں ناامید ہو گئے۔ ﴿۷۷﴾ (ف) اور وہ (پاک ذات خدا) وہ ہے جس نے تمہارے (استعمال کے) لئے کانوں اور آنکھوں اور ذہنوں کی (پیدائش کی) ابتدا کر دی (تو اس قابل رشک مرتبے کے باوجود) بہت ہی تھوڑی چیزیں ہیں جن کی قدردانی تم (ان کے استعمال سے) کر رہے ہو۔ ﴿۷۸﴾ (حد۔ ۱۰۷) اور وہی ہے جس نے تم کو زمین میں پیدا کیا اور اسی کی طرف تم سب جمع ہو کر جاؤ گے۔ ﴿۷۹﴾ (ف) اور وہی ہے جو زندگی بخشتا ہے اور موت دیتا ہے اور رات اور دن کو بدلتے رہنا اسی کا تصرف ہے کیا تم سمجھتے نہیں۔ ﴿۸۰﴾ (ف)

Marfat.com

بَلْ قَالُوْا مِثْلَ مَا قَالَ الْاَوَّلُوْنَ ﴿۸۱﴾ قَالُوْٓا ءَ اِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَ اِنَّا
لَمَبْعُوْثُوْنَ ﴿۸۲﴾ لَقَدْ وُعِدْنَا نَحْنُ وَاٰبَآؤُنَا هٰذَا مِنْ قَبْلُ اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ
الْاَوَّلِيْنَ ﴿۸۳﴾ قُلْ لِّمَنِ الْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهَآ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۴﴾ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ۭ قُلْ اَفَلَا
تَذَكَّرُوْنَ ﴿۸۵﴾ قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ﴿۸۶﴾ سَيَقُوْلُوْنَ
لِلّٰهِ ۭ قُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۸۷﴾ قُلْ مَنْۢ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ يُجِيْرُ وَلَا يُجَارُ
عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۸﴾ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ۭ قُلْ فَاَنّٰى تُسْحَرُوْنَ ﴿۸۹﴾ بَلْ اَتَيْنٰهُمْ
بِالْحَقِّ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۹۰﴾ مَا اتَّخَذَ اللّٰهُ مِنْ وَّلَدٍ وَّمَا كَانَ مَعَهٗ مِنْ اِلٰهٍ
اِذًا لَّذَهَبَ كُلُّ اِلٰهٍۢ بِمَا خَلَقَ وَلَعَلَا بَعْضُهُمْ عَلٰي بَعْضٍ ۭ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۹۱﴾

بات یہ ہے جو اگلے (کافر) کہتے تھے اسی طرح کی (بات یہ) کہتے ہیں۔ ﴿۸۱﴾ (ف) کہتے ہیں کہ جب ہم مرجائیں گے اور مٹی ہو جائیں گے اور استخوان (بوسیدہ کے سوا کچھ) نہ رہے گا تو کیا ہم پھر اٹھائے جائیں گے۔ ﴿۸۲﴾ (ف) یہ وعدہ ہم سے اور ہم سے پہلے ہمارے باپ دادا سے بھی ہوتا چلا آ رہا ہے۔ (اجی) یہ تو صرف اگلے لوگوں کی کہانیاں ہیں۔ ﴿۸۳﴾ (ف) کہو کہ اگر تم جانتے ہو تو بتاؤ کہ زمین اور جو کچھ زمین میں ہے سب کس کا مال ہے۔ ﴿۸۴﴾ (ف) جھٹ بول اٹھیں گے کہ خدا کا کہو پھر تم سوچتے کیوں نہیں؟ ﴿۸۵﴾ (ف) (ان سے) پوچھو کہ سات آسمانوں کا مالک کون ہے اور عرش عظیم کا (کون) مالک (ہے) ﴿۸۶﴾ (ف) بیساختہ کہہ دیں گے کہ یہ (چیزیں) خدا ہی کی ہیں۔ کہو پھر تم ڈرتے کیوں نہیں۔ ﴿۸۷﴾ (ف) اے محمدؐ! ان سے پوچھو کہ کون ہے جس کے ہاتھ میں ہر شے کی مکمل حکومت ہے اور وہی (ہر شے کو زیادہ طاقتور شے کے ظلم سے) پناہ دیتا ہے اور اس کے مقابلے میں (کسی شے کو) پناہ نہیں دی جا سکتی۔ ﴿۸۸﴾ (تک۔ ا: ۲۳۰) تو فوراً یہ کافر کہہ دینگے کہ وہ اللہ کی ہے۔ پھر کہو کہ (اگر یہ حقیقت حال ہے) تو تم کو کہاں سے جادو کر دیا جاتا ہے (کہ تم اس خدا کے قانون کو نہیں مانتے)۔ ﴿۸۹﴾ (تک۔ ا: ۲۳۰) اصل بات یہ ہے کہ ہم تو ان (کفار مکہ) کے پاس سچائی لائے ہیں اور یقیناً یہی ہیں جو اس کی تصدیق نہیں کرتے۔ ﴿۹۰﴾ (تک۔ ا: ۲۳۰) خدائے عزوجل نے تو کوئی بیٹا نہیں پکڑا اور نہ اس کے ساتھ کوئی اور خدا ہے (جس کو تم اس کا شریک بنا رہے ہو) اگر ایسا ہوتا تو ہر خدا اپنی مخلوق کو ساتھ لے کر دوسرے خدا پر چڑھائی کرتا۔ (اور ایک دوسرے سے لڑ کر سب خدا فنا ہو جاتے) تو خدا ان سب الزاموں سے بالاتر اور پاک ہے جو یہ لوگ بیان کرتے ہیں۔ ﴿۹۱﴾ (تک۔ ا: ۲۳۰)

Marfat.com

عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۹۲﴾ قُلْ رَّبِّ اِمَّا تُرِيَنِّيْ مَا يُوْعَدُوْنَ ﴿۹۳﴾ ع ۵

رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِيْ فِي الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۹۴﴾ وَاِنَّا عَلٰٓى اَنْ نُّرِيَكَ مَا نَعِدُهُمْ لَقٰدِرُوْنَ ﴿۹۵﴾

اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ السَّيِّئَةَ ؕ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَصِفُوْنَ ﴿۹۶﴾ وَقُلْ رَّبِّ اَعُوْذُ بِكَ

مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ ﴿۹۷﴾ وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ ﴿۹۸﴾ حَتّٰٓى اِذَا جَآءَ اَحَدَهُمُ

الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُوْنِ ﴿۹۹﴾ لَعَلِّيْٓ اَعْمَلُ صَالِحًا فِيْمَا تَرَكْتُ كَلَّا ؕ اِنَّهَا

كَلِمَةٌ هُوَ قَآئِلُهَا ؕ وَمِنْ وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ فَاِذَا نُفِخَ

فِي الصُّوْرِ فَلَآ اَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَّلَا يَتَسَآءَلُوْنَ ﴿۱۰۱﴾ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ

فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۰۲﴾ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا

اَنْفُسَهُمْ فِيْ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ﴿۱۰۳﴾

وہ تو سب کھلی اور چھپی بات کا جاننے والا ہے اس لئے وہ بلند و بالا اس ہر چیز سے ہے جس کو وہ خدا کے ساتھ شریک کرتے ہیں۔ ﴿۹۲﴾ (تک۔ ا:۲۳۱) (اے محمدؐ!) کہو کہ اے پروردگار جس عذاب کا ان (کفار) سے وعدہ ہو رہا ہے۔ ﴿۹۳﴾ (ف) اگر تو میری زندگی میں ان پر نازل کر کے مجھے بھی دکھا دے تو اے پروردگار مجھے (اس سے محفوظ رکھیے) اور ان ظالموں میں شمار نہ کیجئے۔ ﴿۹۴﴾ (ف) اور جو وعدہ ہم ان سے کر رہے ہیں ہم تم کو دکھا کر ان پر نازل کرنے پر قادر ہیں۔ ﴿۹۵﴾ (ف) اور بری بات کے جواب میں ایسی بات کہو جو نہایت اچھی ہو۔ اور یہ جو کچھ بیان کرتے ہیں ہمیں خوب معلوم ہے۔ ﴿۹۶﴾ (ف) اور کہو کہ اے پروردگار! میں شیطانوں کے وسوسوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ ﴿۹۷﴾ (ف) اور اے پروردگار! اس سے بھی تیری پناہ مانگتا ہوں کہ وہ میرے پاس آ موجود ہوں۔ ﴿۹۸﴾ (ف) (یہ لوگ اسی غفلت میں رہیں گے) یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کے پاس موت آ جائے گی تو کہے گا کہ اے پروردگار! مجھے پھر (دنیا میں) واپس بھیج دے۔ ﴿۹۹﴾ (ف) تاکہ میں اس میں سے جسے چھوڑ آیا ہوں نیک کام کیا کروں۔ ہرگز نہیں یہ ایک ایسی بات ہے کہ وہ اسے زبان سے کہہ رہا ہوگا۔ (اور اس کے ساتھ عمل نہیں ہوگا) اور اس کے پیچھے برزخ ہے (جہاں وہ) اس دن تک کہ (دوبارہ) اٹھائے جائیں گے (رہیں گے) ﴿۱۰۰﴾ (ف) پھر جب صور پھونکا جائے گا تو نہ تو ان میں قرابتیں ہوں گی اور نہ ایک دوسرے کو پوچھیں گے۔ ﴿۱۰۱﴾ (ف) تو جن کے (عملوں کے) بوجھ بھاری ہونگے وہ فلاح پانے والے ہیں۔ ﴿۱۰۲﴾ (ف) اور جن کے بوجھ ہلکے ہونگے وہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے تئیں خسارے میں ڈالا ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے۔ ﴿۱۰۳﴾ (ف)

Marfat.com

تَلْفَحُ وُجُوْهَهُمُ النَّارُ وَهُمْ فِيْهَا كٰلِحُوْنَ ﴿۱۰۴﴾ اَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ
فَكُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ﴿۱۰۵﴾ قَالُوْا رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَآلِّيْنَ ﴿۱۰۶﴾
رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْهَا فَاِنْ عُدْنَا فَاِنَّا ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۰۷﴾ قَالَ اخْسَئُوْا فِيْهَا وَلَا
تُكَلِّمُوْنِ ﴿۱۰۸﴾ اِنَّهٗ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْ عِبَادِيْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا
وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۱۰۹﴾ فَاتَّخَذْتُمُوْهُمْ سِخْرِيًّا حَتّٰٓى اَنْسَوْكُمْ ذِكْرِيْ
وَكُنْتُمْ مِّنْهُمْ تَضْحَكُوْنَ ﴿۱۱۰﴾ اِنِّيْ جَزَيْتُهُمُ الْيَوْمَ بِمَا صَبَرُوْٓا اَنَّهُمْ هُمُ
الْفَآئِزُوْنَ ﴿۱۱۱﴾ قٰلَ كَمْ لَبِثْتُمْ فِي الْاَرْضِ عَدَدَ سِنِيْنَ ﴿۱۱۲﴾ قَالُوْا لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ بَعْضَ
يَوْمٍ فَسْئَلِ الْعَآدِّيْنَ ﴿۱۱۳﴾ قٰلَ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا لَّوْ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۱۴﴾
اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۱۵﴾ فَتَعٰلَى اللّٰهُ
الْمَلِكُ الْحَقُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ ﴿۱۱۶﴾

آگ ان کے مونہوں کو جھلس دے گی اور وہ اس میں تیوری چڑھائے ہوں گے۔ (۱۰۴)(ف) کیا تم کو میری آیتیں پڑھ کر نہیں سنائی جاتی
تھیں (نہیں) تم ان کو سنتے تھے اور جھٹلاتے تھے۔ (۱۰۵)(ف) اے ہمارے پروردگار! ہم پر ہماری کمبختی غالب ہوگئی اور رستے سے
بھٹک گئے۔ (۱۰۶)(ف) اے پروردگار! ہم کو اس میں سے نکال دے۔ اگر ہم پھر (ایسے کام) کریں تو ظالم ہوں گے۔ (۱۰۷)(ف) خدا
فرمائے گا کہ اسی میں ذلت کے ساتھ پڑے رہو اور مجھ سے بات نہ کرو۔ (۱۰۸)(ف) میرے بندوں میں ایک گروہ تھا جو دعا کیا کرتا تھا
کہ اے ہمارے پروردگار ہم ایمان لائے تو تو ہم کو بخش دے اور ہم پر رحم کر اور تو سب سے بہتر رحم کرنے والا ہے۔ (۱۰۹)(ف) تو تم
ان سے تمسخر کرتے رہے یہاں تک کہ ان کے پیچھے میری یاد بھی بھول گئے اور تم (ہمیشہ) ان سے ہنسی کرتے رہتے تھے۔
(۱۱۰)(ف) آج میں نے ان کو ان کے صبر کا بدلہ دیا کہ وہ کامیاب ہو گئے۔ (۱۱۱)(ف) (خدا) پوچھے گا کہ تم زمین میں کتنے برس
رہے۔ (۱۱۲)(ف) وہ کہیں گے کہ ہم ایک روز یا ایک روز سے بھی کم رہے تھے شمار کرنے والوں سے پوچھ لیجیے۔ (۱۱۳)(ف) (خدا)
فرمائے گا کہ (وہاں) تم (بہت) کم رہے کاش تم جانتے ہوتے۔ (۱۱۴)(ف) تو کیا تم نے گمان کرلیا ہے کہ ہم نے تم انسانوں کو بے
مطلب پیدا کیا اور تم ہمارے پاس (حساب دہی کے لئے) واپس نہ آؤ گے۔ (۱۱۵)(تک۔۱:۲۳۱) تو اللہ بلند و بالا ہے وہ سچا بادشاہ
جس کے برابر کوئی حاکم نہیں۔ وہ حاکم اعلیٰ ہے (اس) معزز تخت حکومت کا (جو تمام کائنات پر حاوی ہے) (۱۱۶)(تک۔۱:۲۳۱)

Marfat.com

وَمَنۡ یَّدۡعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰـهًا اٰخَرَ ۙ لَا بُرۡهَانَ لَهٗ بِهٖ ۙ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنۡدَ رَبِّهٖ ؕ
اِنَّهٗ لَا یُفۡلِحُ الۡكٰفِرُوۡنَ ﴿۱۱۷﴾ وَقُلۡ رَّبِّ اغۡفِرۡ وَارۡحَمۡ وَاَنۡتَ خَیۡرُ الرّٰحِمِیۡنَ ﴿۱۱۸﴾ ع

اور جو شخص خدا کے ساتھ ساتھ کسی دوسرے کی ملازمت اختیار کرتا ہے اس کے سامنے اس عبادت سے اپنی بہتری کی کوئی برہان موجود نہیں۔ تو ایسے شخص کا حساب کتاب خدا ہی کے پاس ہے اور خدا بے شک وہ ہے کہ کافر (اس کی عدالت میں) کامیابی کی کسی منزل تک نہیں پہنچتے۔ ﴿۱۱۷﴾ (تذ۔۲:۱۷۶) اور خدا سے دعا کرو کہ میرے پروردگار مجھے بخش دے اور (مجھ پر) رحم کر اور تو سب سے بہتر رحم کرنے والا ہے۔ ﴿۱۱۸﴾ (ف)

اٰیَاتُهَا ۶۴ ۔ (۲۴) سُوۡرَةُ النُّوۡرِ مَدَنِیَّةٌ (۱۰۵) ۔ رُکُوۡعَاتُهَا ۹

ترجمہ المشرقیؒ: ۵۴ آیات ۔ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۔ ترجمہ مولانا جالندھریؒ: ۱۰ آیات

سُوۡرَةٌ اَنۡزَلۡنٰهَا وَفَرَضۡنٰهَا وَاَنۡزَلۡنَا فِیۡهَاۤ اٰیٰتٍۭ بَیِّنٰتٍ لَّعَلَّكُمۡ تَذَكَّرُوۡنَ ﴿۱﴾ اَلزَّانِیَةُ
وَالزَّانِیۡ فَاجۡلِدُوۡا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنۡهُمَا مِائَةَ جَلۡدَةٍ ۪ وَّلَا تَاۡخُذۡكُمۡ بِهِمَا رَاۡفَةٌ
فِیۡ دِیۡنِ اللّٰهِ اِنۡ كُنۡتُمۡ تُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰهِ وَالۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ ۚ وَلۡیَشۡهَدۡ عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٌ
مِّنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ﴿۲﴾ اَلزَّانِیۡ لَا یَنۡكِحُ اِلَّا زَانِیَةً اَوۡ مُشۡرِكَةً ۫ وَّالزَّانِیَةُ لَا یَنۡكِحُهَاۤ
اِلَّا زَانٍ اَوۡ مُشۡرِكٌ ۚ وَحُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَی الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ﴿۳﴾

اس سورت کو نہ صرف یہ کہ ہم نے اس کو نازل کیا اور اس کے احکام کو مسلمانوں پر فرض قرار دیا بلکہ اس میں ہم نے آیات بینٰت اتاریں تاکہ تم مسلمان ان پر غور و خوض کر کے ان سے (طبقات الارض کی پیدائش کے متعلق) نصیحت پکڑیں۔ ﴿۱﴾ (تک۔۲: ۲۱۴) زانی مرد اور زانیہ عورت دونوں کو ایک سو کوڑے لگاؤ (تاکہ مسلمانوں میں زناء کی لعنت ختم ہو جائے) اور دیکھنا ایسے شخصوں کے متعلق (سزا دیتے وقت) تمہارے دلوں میں نرمی کرنے کا خیال ہرگز نہ آئے اگر تم (صحیح معنوں میں) خدا اور سزا و جزا پر یقین رکھتے ہو۔ بلکہ سزا دیتے وقت مسلمانوں کا ایک گروہ اس سزا کو دیکھنے کیلئے حاضر ہو (تاکہ دوسرے لوگ بھی عبرت پکڑیں) ﴿۲﴾ (تک۔۲: ۲۱۴۔۲۱۵) زانی مرد نہیں نکاح کرتا مگر زانی یا مشرک عورت سے اور زانی عورت نہیں نکاح کرتی مگر زانی یا مشرک مرد سے اور یہ بات مومنوں پر حرام کر دی گئی ہے۔ ﴿۳﴾ (تک۔۲: ۲۱۵)

وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِيْنَ
جَلْدَةً وَّلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۙ ۝۴ اِلَّا الَّذِيْنَ
تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا ۚ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۵ وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ
اَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَآءُ اِلَّآ اَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ اَحَدِهِمْ اَرْبَعُ شَهٰدٰتٍۭ
بِاللّٰهِ ۙ اِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝۶ وَالْخَامِسَةُ اَنَّ لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كَانَ مِنَ
الْكٰذِبِيْنَ ۝۷ وَيَدْرَؤُا عَنْهَا الْعَذَابَ اَنْ تَشْهَدَ اَرْبَعَ شَهٰدٰتٍۭ بِاللّٰهِ ۙ اِنَّهٗ لَمِنَ
الْكٰذِبِيْنَ ۙ ۝۸ وَالْخَامِسَةَ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَآ اِنْ كَانَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝۹
وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ وَاَنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ حَكِيْمٌ ۝۱۰ ع ۸

جولوگ گھروں میں رہنے والی پاکیزہ عورتوں پر زنا کی تہمت لگا کر ان کی عزت کو برباد کرنا چاہتے ہیں اور اس کی تصدیق میں چار گواہ پیش نہیں کرتے ان کو اسی کوڑے لگاؤ۔ (تاکہ آئندہ کے لئے عبرت پکڑیں) اور پھر ہمیشہ کے لئے ان کی شہادت کو ناقابل اعتبار سمجھو کیونکہ یہی لوگ بدکار ہیں۔ (۴) (تک۔۲: ۲۱۵) البتہ جن لوگوں نے توبہ کر لی اور درست ہو گئے تو خدا ان کو معاف کر دیتا ہے۔ (۵) (تک ۲۔ ۲۱۵) اور وہ لوگ جو اپنی بیویوں پر زنا کی تہمت لگاتے ہیں اور سوائے اپنے آپ کے کوئی گواہ پیش نہیں کرتے تو وہ چار دفعہ خدا کی قسم کھا کر شہادت دیں کہ وہ سچے ہیں۔ (۶) (تک۔۲: ۲۱۴) اور پانچویں بار وہ اعلان کریں کہ اگر وہ جھوٹے ہیں تو خدا کی لعنت ان پر ہو۔ (۷) (تک۔۲: ۲۱۴) اور اس عورت سے جس پر زنا کی تہمت ہے سزا اس طرح ہٹ سکتی ہے کہ وہ عورت خدا کی قسم کھا کر چار بار اعلان کرے کہ اس کا خاوند جھوٹا ہے۔ (۸) (تک۔۲: ۲۱۴) اور پانچویں بار وہ عورت اعلان کرے کہ اگر اس کا خاوند سچا ہے تو خدا کا غضب اس پر ہو۔ (۹) (تک۔۲: ۲۱۵) اور اے مسلمانو! اگر خدا کا فضل تمہارے شامل حال نہ ہوتا (تو نہ جانے تم کس واہی تباہی میں ہوتے اس لئے تم ایسی تہمتوں سے توبہ کرو کیونکہ) خدا بڑا توبہ قبول کرنے والا اور حکمت والا ہے۔ (۱۰) (تک۔۲: ۲۱۵)

Marfat.com

إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنكُمْ ۚ لَا تَحْسَبُوهُ شَرًّا لَّكُم ۖ بَلْ هُوَ خَيْرٌ
لَّكُمْ ۚ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُم مَّا اكْتَسَبَ مِنَ الْإِثْمِ ۚ وَالَّذِي تَوَلَّىٰ كِبْرَهُ مِنْهُمْ
لَهُ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿١١﴾ لَّوْلَا إِذْ سَمِعْتُمُوهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بِأَنفُسِهِمْ خَيْرًا
وَقَالُوا هَٰذَا إِفْكٌ مُّبِينٌ ﴿١٢﴾ لَّوْلَا جَاءُوا عَلَيْهِ بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ ۚ فَإِذْ لَمْ
يَأْتُوا بِالشُّهَدَاءِ فَأُولَٰئِكَ عِندَ اللَّهِ هُمُ الْكَاذِبُونَ ﴿١٣﴾ وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ
عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ لَمَسَّكُمْ فِي مَا أَفَضْتُمْ فِيهِ عَذَابٌ
عَظِيمٌ ﴿١٤﴾ إِذْ تَلَقَّوْنَهُ بِأَلْسِنَتِكُمْ وَتَقُولُونَ بِأَفْوَاهِكُم مَّا لَيْسَ لَكُم بِهِ عِلْمٌ
وَتَحْسَبُونَهُ هَيِّنًا وَهُوَ عِندَ اللَّهِ عَظِيمٌ ﴿١٥﴾ وَلَوْلَا إِذْ سَمِعْتُمُوهُ قُلْتُم
مَّا يَكُونُ لَنَا أَن نَّتَكَلَّمَ بِهَٰذَا سُبْحَانَكَ هَٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيمٌ ﴿١٦﴾

وہ لوگ جنہوں نے یہ غلط تہمت لگائی، وہ تم ہی میں ایک گروہ ہے تم اس واقعہ کو اپنے لئے برا نہ سمجھو بلکہ وہ تمہارے لئے بہتر ہے (کیونکہ ان منافق مسلمانوں کی شرارت الم نشرح ہو گئی اور وہ رسوا ہو گئے) ان منافقوں میں سے ہر ایک کو وہی سزا (اسی کوڑے) ملے گی جس گناہ (یعنی تہمت) کا وہ مرتکب ہوا اور ان میں سے جس نے اس تہمت کے بڑے حصے کی سربراہی کی (یعنی عبداللہ بن ابی) -------- اس کو عذاب عظیم ملے گا۔ ⑪ (تک ۔۲: ۲۱۶) (اے مسلمانو!) جب تم نے اس بہتان کو سنا تھا تو مومن مردوں اور مومن عورتوں نے کیوں اپنے دلوں میں نیک گمان نہ کیا اور نہ کہا کہ یہ تو صریح بہتان ہے (اور اس کی کوئی حقیقت نہیں) ⑫ (تک ۔۲: ۲۱۵) کیوں یہ منافق اس پر چار گواہ نہ لائے تو جب گواہ نہ لا سکے تو یہ لوگ خدا کے نزدیک جھوٹے ہیں۔ ⑬ (تک ۔۲: ۲۱۶) اور اگر اے مسلمانو! تم پر خدا کا فضل اور اس کی رحمت دنیا اور آخرت میں نہ ہوتی تو اس شور و شر کی وجہ سے جو تم نے اس بہتان کے متعلق پیدا کیا تم پر عذاب عظیم آتا۔ ⑭ (تک ۔۲: ۲۱۶) یاد کرو جب تم اس بات کو (ایک دوسرے سے ذکر کر کے) اپنی زبانوں سے اس کی تشہیر کر رہے تھے اور اپنی مونہوں سے بات کہہ رہے تھے جس کا تمہیں علم ہی نہ تھا اور اس معاملے کو بالکل معمولی بات سمجھ رہے تھے حالانکہ وہ اللہ کے نزدیک بہت بڑی بات تھی۔ ⑮ (تک ۔۲: ۲۱۶) کیوں تم مسلمانوں نے جب یہ بات (شر انگیز منافقوں سے) سنی تھی نہ کہہ دیا کہ ہمارے لئے یہ مناسب نہیں کہ (آپس میں) اس بات کے متعلق کلام کر کے (اس کی تشہیر کریں) اے اللہ! تو پاک ہے اور یہ تو بہت بڑا بہتان ہے۔ ⑯ (تک ۔۲: ۲۱۶)

يَعِظُكُمُ اللّٰهُ اَنْ تَعُوْدُوْا لِمِثْلِهٖۤ اَبَدًا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۷﴾ وَيُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ
الْاٰيٰتِ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۱۸﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِى الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۙ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۹﴾
وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ وَاَنَّ اللّٰهَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۰﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ النصف ع ۸
اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ وَمَنْ يَّتَّبِعْ خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ فَاِنَّهٗ يَاْمُرُ
بِالْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ؕ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ مَا زَكٰى مِنْكُمْ مِّنْ
اَحَدٍ اَبَدًا ۙ وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ يُزَكِّىْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۱﴾ وَلَا يَاْتَلِ اُولُوا
الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ اَنْ يُّؤْتُوْۤا اُولِى الْقُرْبٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَالْمُهٰجِرِيْنَ فِىْ سَبِيْلِ
اللّٰهِ ۖ وَلْيَعْفُوْا وَلْيَصْفَحُوْا ؕ اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۲﴾

اور خدا تمہارے (سمجھانے کے) لئے اپنی آیتیں کھول کھول کر بیان فرماتا ہے اور خدا جاننے والا حکمت والا ہے۔ ﴿۱۷﴾ (ف) خدا تمہیں نصیحت کرتا ہے کہ ایسی بات ہرگز ہمیشہ کے لئے پھر نہ کرو اگر تم فی الحقیقت ایمان والے ہو۔ ﴿۱۸﴾ (تک۔۲: ۲۱۶) جو (منافق) لوگ اس بات کو پسند کرتے ہیں کہ بے حیائی کی باتیں دور دور تک مسلمانوں میں پھیلیں (تا کہ وہ دل برداشتہ ہو کر رسول سے الگ ہو جائیں) ان کو دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے اور خدا جانتا ہے کہ تم علم نہیں رکھتے (کہ حقیقت حال کیا تھی) ﴿۱۹﴾ (تک۔۲: ۲۱۶) اور اگر تم پر خدا کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی (تو کیا کچھ نہ ہوتا مگر وہ کریم ہے) اور یہ کہ خدا نہایت مہربان اور رحیم ہے۔ ﴿۲۰﴾ (ف) اے ایمان والو! ایمان کا تقاضہ یہ ہے کہ شیطان کے قدم بقدم نہ چلو اور اس طرح کی بے حیائی کی باتیں آپس میں نہ پھیلنے دیا کرو اور تم میں سے جو شخص شیطان کے قدم بقدم چلے گا تو جان لے کہ شیطان یعنی اس کو ایسی بے حیائی کی باتیں (الفحشاء) کرنے کا حکم دے گا اور آپس میں فساد برپا کرنے اور نفاق پھیلانے (المنکر) کی ترغیب دے گا۔ اور مسلمانو! اگر تم پر اللہ کا فضل وکرم شامل حال نہ ہوتا تو تم میں سے ایک فرد متنفس کا دل بھی آلائش عصیاں سے پاک نہ ہوتا لیکن وہ خدائے عظیم جس کو مناسب سمجھتا ہے (یشاء) تزکیۂ نفس کی توفیق دیتا ہے اور وہ بڑا نیتوں کو سمجھنے والا (سمیع) اور دلوں کی پختت و پز کو جاننے والا (علیم) ہے۔ ﴿۲۱﴾ (تذ۔۱: ۲۰۹) نہ تم لوگوں میں سے مال و دولت والے (مثلاً ابوبکرؓ) کسی قریبی عزیز یا مسکین یا مہاجر کو (اس جرم میں کہ اس نے واقعہ افک کے متعلق تشہیر کی تھی یعنی مسطح مہاجر کو جو حضرت ابوبکرؓ کا قریبی عزیز بھی تھا) مالی مدد آئندہ نہ دینے کی قسم کھائیں بلکہ ان کو چاہئے کہ ان کے قصور معاف کر دیں اور ان سے درگذر کریں۔ کیا تم نہیں چاہتے کہ خدا تمہیں معاف کر دیا کرے۔ (تک۔۲: ۲۱۷) اور خدا تو بخشنے والا مہربان ہے۔ ﴿۲۲﴾ (ف)

Marfat.com

إِنَّ الَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ لُعِنُوا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَلَهُمْ
عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿٢٣﴾ يَوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ أَلْسِنَتُهُمْ وَأَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوا
يَعْمَلُونَ ﴿٢٤﴾ يَوْمَئِذٍ يُوَفِّيهِمُ اللَّهُ دِينَهُمُ الْحَقَّ وَيَعْلَمُونَ أَنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَقُّ
الْمُبِينُ ﴿٢٥﴾ الْخَبِيثَاتُ لِلْخَبِيثِينَ وَالْخَبِيثُونَ لِلْخَبِيثَاتِ ۖ وَالطَّيِّبَاتُ لِلطَّيِّبِينَ
وَالطَّيِّبُونَ لِلطَّيِّبَاتِ ۚ أُولَٰئِكَ مُبَرَّءُونَ مِمَّا يَقُولُونَ ۖ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ ﴿٢٦﴾ ع ٣ ٩
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ بُيُوتِكُمْ حَتَّىٰ تَسْتَأْنِسُوا وَتُسَلِّمُوا
عَلَىٰ أَهْلِهَا ۚ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ﴿٢٧﴾ فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فِيهَا أَحَدًا
فَلَا تَدْخُلُوهَا حَتَّىٰ يُؤْذَنَ لَكُمْ ۖ وَإِنْ قِيلَ لَكُمُ ارْجِعُوا فَارْجِعُوا ۖ هُوَ أَزْكَىٰ
لَكُمْ ۚ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ ﴿٢٨﴾ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَدْخُلُوا بُيُوتًا
غَيْرَ مَسْكُونَةٍ فِيهَا مَتَاعٌ لَكُمْ ۚ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُونَ وَمَا تَكْتُمُونَ ﴿٢٩﴾

جو لوگ پرہیزگار اور برے کاموں سے بے خبر اور ایمان دار عورتوں پر بدکاری کی تہمت لگاتے ہیں ان پر دنیا و آخرت (دونوں) میں لعنت ہے اور ان کو سخت عذاب ہوگا۔ ﴿۲۳﴾ (ف) (یعنی قیامت کے روز) جس دن ان کی زبانیں ہاتھ اور پاؤں سب انکے کاموں کی گواہی دیں گے۔ ﴿۲۴﴾ (ف) اس روز حساب کو خدا ان کی واجب الادا رقم سب بے باق کر دے گا اور ان کو علم ہو جائے گا کہ خدا ہی درحقیقت سچا اور سچ کو سچ کر دکھانے والا ہے۔ ﴿۲۵﴾ (تذ۔۲: ۱۳۳) ناپاک عورتیں ناپاک مردوں کے لئے اور ناپاک مرد ناپاک عورتوں کے لئے اور پاک عورتیں پاک مردوں کے لئے اور پاک مرد پاک عورتوں کے لئے یہ (پاک لوگ) ان (بدگویوں) کی باتوں سے بری ہیں اور ان کے لئے بخشش اور نیک روزی ہے۔ ﴿۲۶﴾ (ف) اے محمدؐ! اپنے گھروں کے سوا کسی دوسرے گھروں میں بغیر اجازت کے داخل نہ ہوا کرو اور گھر والوں کو سلام کرو یہ تمہارے لئے اچھا ہے۔ ﴿۲۷﴾ (تک۔۲: ۲۱۷) اور اگر گھر میں کوئی شخص نہ ہو تو داخل نہ ہو جب تک تمہیں اجازت نہ دی جائے اور اگر تمہیں کہا جائے کہ واپس جاؤ تو واپس ہو جاؤ یہی بات تمہارے لئے زیادہ عمدہ ہے۔ (تک۔۲: ۲۱۷) اور جو کام تم کرتے ہو خدا سب جانتا ہے۔ ﴿۲۸﴾ (ف) البتہ ان گھر میں جن میں کوئی رہتا نہیں اور ان میں تمہارا سامان پڑا ہے اگر تم بلا اجازت داخل ہو جاؤ تو کوئی گناہ نہیں۔ (تک۔۲: ۲۱۷) اور جو کچھ تم ظاہر کرتے ہو اور جو پوشیدہ کرتے ہو خدا کو سب معلوم ہے۔ ﴿۲۹﴾ (ف)

Marfat.com

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَ یَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ؕ ذٰلِكَ اَزْكٰى
لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِیْرٌۢ بِمَا یَصْنَعُوْنَ ﴿۳۰﴾ وَ قُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ یَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ
وَ یَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَ لَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَ لْیَضْرِبْنَ
بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُیُوْبِهِنَّ ۪ وَ لَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَآىِٕهِنَّ
اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَآىِٕهِنَّ اَوْ اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِیْۤ
اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِیْۤ اَخَوٰتِهِنَّ اَوْ نِسَآىِٕهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُهُنَّ اَوِ التّٰبِعِیْنَ
غَیْرِ اُولِی الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ الَّذِیْنَ لَمْ یَظْهَرُوْا عَلٰى عَوْرٰتِ
النِّسَآءِ ۪ وَ لَا یَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِیُعْلَمَ مَا یُخْفِیْنَ مِنْ زِیْنَتِهِنَّ ؕ وَ تُوْبُوْۤا اِلَى
اللّٰهِ جَمِیْعًا اَیُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۳۱﴾

مومن مردوں سے کہہ دو کہ اپنی نظریں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں یہ ان کے لئے پاکیزگی کی بات ہے اور جو کام یہ لوگ کرتے ہیں اللہ ان سے خبردار ہے۔ ﴿۳۰﴾ (ف) اے محمدؐ! مومن عورتوں سے کہہ دو کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں (اور مردوں کے چہروں کو نہ دیکھا کریں) اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں اور اپنی زینتوں یعنی زیور وغیرہ کو ظاہر نہ کریں الا وہ جو کھلی رہیں (مثلاً ہاتھ اور پیر جو مجبوراً باہر ہوتے ہیں) اور اپنے سینوں پر چادریں اوڑھی رکھیں اور اپنی زینتوں کو سوائے خاوندوں باپوں یا خاوندوں کے باپوں یا اپنے بیٹوں یا شوہر کے بیٹوں یا بھائیوں اور بھتیجوں یا بھانجوں یا اپنی عورتوں یا ان قیدی عورتوں پر جو میدان جنگ سے لائی گئیں یا ان مردوں کو جو عورتوں کی خواہش نہ رکھتے (خواجہ سراہوں یا بہت بوڑھے ہوں یا شادی شدہ ہوں) یا ان بچوں کو جو عورتوں کی شرمگاہوں کے رازوں سے واقف نہ ہوں ظاہر نہ کریں۔ نہ اپنے پاؤں زمین پر زور سے ماریں تا کہ اپنی چھپی ہوئی زینتوں کو ظاہر کریں اور اے مومنو! اللہ کی جناب میں سب کے سب توبہ کرو (اس کے حکموں کی طرف لوٹ آؤ) تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔ ﴿۳۱﴾ (تک۔۲:۲۱۷۔۲۱۸)

Marfat.com

وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ وَالصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَاِمَآئِكُمْ ؕ اِنْ يَّكُوْنُوْا فُقَرَآءَ
يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۳۲﴾ وَلْيَسْتَعْفِفِ الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ
نِكَاحًا حَتّٰى يُغْنِيَهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ وَالَّذِيْنَ يَبْتَغُوْنَ الْكِتٰبَ مِمَّا مَلَكَتْ
اَيْمَانُكُمْ فَكَاتِبُوْهُمْ اِنْ عَلِمْتُمْ فِيْهِمْ خَيْرًا ۖ وَّاٰتُوْهُمْ مِّنْ مَّالِ اللّٰهِ الَّذِيْٓ
اٰتٰىكُمْ ؕ وَلَا تُكْرِهُوْا فَتَيٰتِكُمْ عَلَى الْبِغَآءِ اِنْ اَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِّتَبْتَغُوْا عَرَضَ
الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ وَمَنْ يُّكْرِهْهُّنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ مِنْۢ بَعْدِ اِكْرَاهِهِنَّ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۳۳﴾
وَلَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ اٰيٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ وَّمَثَلًا مِّنَ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ
وَّمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿۳۴﴾ ع

اپنے میں سے رانڈ مردوں اور عورتوں اور اپنی قیدی عورتوں اور مردوں کا جو صالح ہوں نکاح کر دیا کرو اگر وہ محتاج اور مفلس بھی ہوں تو خدا ان کو دولت مند کر دے گا۔ (تک ۔۲: ۲۱۸) اور خدا (بہت) وسعت والا اور (سب کچھ) جاننے والا ہے۔ ﴿۳۲﴾ (ف) اور لازم ہے کہ وہ لوگ جنہیں فارغ البالی اور فراخی مال ہونے تک بیوی نہیں ملتی (زنا سے) پرہیز کریں اور جو جنگ کے قیدی آزادی کی تحریر چاہتے ہیں ان کو اگر تم نے ان میں کوئی بھلائی دیکھی ہے آزاد کر دو اور ان کو اپنے مال سے بھی دے دو اور اپنی قیدی نوجوان عورتوں کو دنیاوی فائدہ اٹھانے کی خاطر بدکاری پر مجبور نہ کرو اگر وہ پاکیزہ رہنے کا ارادہ کریں لیکن اگر کوئی عورت ناخوشی سے یہ باتیں کرتی ہے تو خدا اس کو معاف کرنے والا ہے۔ ﴿۳۳﴾ (تک ۔۲: ۲۱۸) اور (لوگو!) فی الحقیقت اور بالتاکید ہم نے تم پر روشن اور بین احکام نازل کر دیئے ہیں اور جو لوگ تم سے پہلے ہو گذرے ہیں ان کے حالات بھی واضح کر دیئے ہیں تاکہ خدا سے ڈرنے والوں کے لئے نصیحت پکڑنے والی باتیں ہوں۔ ﴿۳۴﴾ (تذ ۔۲:۲۱)

Marfat.com

اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ ؕ اَلْمِصْبَاحُ فِىْ
زُجَاجَةٍ ؕ اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّىٌّ يُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ
وَّلَا غَرْبِيَّةٍ ۙ يَّكَادُ زَيْتُهَا يُضِىْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ ؕ نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ ؕ يَهْدِى اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ
مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۳۵﴾ فِىْ بُيُوْتٍ
اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ ۙ يُسَبِّحُ لَهٗ فِيْهَا بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ﴿۳۶﴾

خدا آسمانوں اور زمین کا نور ہے (جس نور کے باعث کائنات کے وجود کا پتہ لگتا ہے) اس کے نور کی مثال مانند ایک طاق کے ہے جس میں ایک چراغ ہو (گویا خدا ایک بلند مقام سے اپنا نور سب کائنات پر پھیلا رہا ہے) اور وہ چراغ ایک شیشہ کے اندر ہو (یعنی وہ چراغ اپنی روشنی شیشے میں سے نکال کر پہنچاتا ہے یعنی ان علم والے انبیاء کے ذریعے سے پہنچاتا ہے جو پاکیزہ باطن ہیں)۔ اور وہ شیشہ خود ایک چمکدار ستارے کی طرح چمکتا ہو۔ (یعنی وہ انبیاء جن کے ذریعے سے خدا کا نور ملتا ہے خود اپنے علم وخبر کے باعث چمکتے ہوں) جس کے زیتون کے برکت دینے والے درخت کے تیل سے جلایا گیا ہو (ان کے چمکدار ہونے کا باعث وہ اندرونی بصیرت ہے جو ان کے کمال غور وفکر کی وجہ سے ان کو اندرونی طور پر چمکدار کر رہی ہے) وہ درخت نہ شرقی نہ غربی (ان انبیاء کی بصیرت قطعی طور پر عمومی' بہ حیثیت مجموعی اور اجماعی بصیرت ہے اس کو نہ شرقی بصیرت کہا جا سکتا ہے اور نہ غربی) قریب ہے کہ اس (علم وخبر) کے درخت کا تیل خود بخود جل اٹھے اگرچہ اس کو آگ نہ چھوئی ہو۔ (یعنی وہ صاحب علم لوگ دانش اور آگہی کے اس قدر مالک ہیں کہ کسی دوسرے تحرک کے بغیر ظاہر ہو جاتے ہیں) یہ (عظیم الشان منظر) نور پر نور (کے لپٹ جانے کا منظر) ہے (یعنی خدا کا نور ان جلیل القدر لوگوں کے نور علم سے مل کر نکلتا ہے اور وہ نور دوبالا ہو جاتا ہے) خدا جس کو مناسب سمجھتا ہے اپنے نور کی طرف لے جاتا ہے (یعنی خدا کی ماہیت صرف ان لوگوں پر ظاہر ہوتی ہے جو اپنی ذاتی بصیرت کے باعث اس کے اہل سمجھے جاتے ہیں) اور خدا انسان کو (علم دینے کے لئے) مثالیں دیتا ہے (تاکہ وہ سمجھ سکیں) اور وہ ہر شے کا پورا علم رکھتا ہے۔ ﴿۳۵﴾ (تک ۔۲:۲۱۹) (وہ قندیل) ان گھروں میں (ہے) جن کے بارے میں خدا نے ارشاد فرمایا ہے کہ بلند کئے جائیں اور وہاں خدا کے نام کا ذکر کیا جائے (اور) ان میں صبح وشام اس کی تسبیح کرتے ہیں۔ ﴿۳۶﴾ (ف)

Marfat.com

رِجَالٌ ۙ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ ۙ
يَخَافُوْنَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيْهِ الْقُلُوْبُ وَالْاَبْصَارُ ﴿۳۷﴾ لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ
مَا عَمِلُوْا وَيَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۳۸﴾
وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَعْمَالُهُمْ كَسَرَابٍۭ بِقِيْعَةٍ يَّحْسَبُهُ الظَّمْاٰنُ مَآءً ؕ حَتّٰٓى اِذَا
جَآءَهٗ لَمْ يَجِدْهُ شَيْئًا وَّوَجَدَ اللّٰهَ عِنْدَهٗ فَوَفّٰىهُ حِسَابَهٗ ؕ وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۳۹﴾ ۙ
اَوْ كَظُلُمٰتٍ فِيْ بَحْرٍ لُّجِّيٍّ يَّغْشٰىهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ ؕ
ظُلُمٰتٌۢ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ ؕ اِذَآ اَخْرَجَ يَدَهٗ لَمْ يَكَدْ يَرٰىهَا ؕ وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ
ع ۵/۱۱ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ ﴿۴۰﴾

(یعنی ایسے) لوگ جن کو خدا کے ذکر اور نماز پڑھنے اور زکوۃ دینے سے نہ سوداگری غافل کرتی ہے نہ خرید وفروخت وہ اس دن سے جب دل (خوف اور گھبراہٹ کے سبب) الٹ جائیں گے اور آنکھیں (اوپر چڑھ جائیں گی) ڈرتے ہیں۔ ﴿۳۷﴾ (ف) تاکہ خدا ان کو ان کے عملوں کا بہت اچھا بدلہ دے اور اپنے فضل سے زیادہ بھی عطا کرے اور جس کو چاہتا ہے خدا بے شمار رزق دیتا ہے۔ ﴿۳۸﴾ (ف) منکر خدا یعنی کافر لوگوں کے اعمال ایک چٹیل میدان اور سراب کی طرح ہیں (جو دور سے پانی ہی پانی نظر آتا ہے اور) پیاسا شخص اس کو پانی ہی سمجھتا ہے لیکن جب اس کے پاس پہنچتا ہے تو کچھ نہیں پاتا البتہ وہاں اللہ کو (انتقام لینے کے لئے موجود) پاتا ہے اور وہ خدا (وہیں پر) اس کا حساب پورا چکا دیتا ہے (کیونکہ) خدا جلد جلد حساب کرنے والا ہے۔ ﴿۳۹﴾ (تک۔۲: ۲۲۰) یا کافروں کے اعمال کی مثال گہرے سمندر میں اندھیروں کی ہے جس کو اوپر سے ایک موج ڈھانپ لیتی ہے پھر دوسری موج اور اس کے اوپر بادلوں کا گھٹا ٹوپ اندھیرا (الغرض) اندھیرے ہی اندھیرے ہیں جو ایک کے اوپر دوسرے (اس قدر) ہیں (کہ) جب اپنا ہاتھ نکالے تو اس کو بھی دیکھنے کے قریب نہ ہو سکے۔ تو جس کو خدا روشنی نہیں دیتا اس کو روشنی (کہیں سے) نہیں ملتی۔ ﴿۴۰﴾ (تک۔۲: ۲۲۰)

Marfat.com

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُسَبِّحُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالطَّيْرُ صٰٓفّٰتٍ ؕ كُلٌّ
قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهٗ وَتَسْبِيْحَهٗ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ﴿۴۱﴾ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ ۚ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ﴿۴۲﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُزْجِيْ سَحَابًا ثُمَّ يُؤَلِّفُ
بَيْنَهٗ ثُمَّ يَجْعَلُهٗ رُكَامًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ ۚ وَيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ
جِبَالٍ فِيْهَا مِنْۢ بَرَدٍ فَيُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ وَيَصْرِفُهٗ عَنْ مَّنْ يَّشَآءُ ؕ يَكَادُ
سَنَا بَرْقِهٖ يَذْهَبُ بِالْاَبْصَارِ ﴿۴۳﴾ يُقَلِّبُ اللّٰهُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ
لَعِبْرَةً لِّاُولِي الْاَبْصَارِ ﴿۴۴﴾ وَاللّٰهُ خَلَقَ كُلَّ دَآبَّةٍ مِّنْ مَّآءٍ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ
عَلٰى بَطْنِهٖ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰى رِجْلَيْنِ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰٓى اَرْبَعٍ ؕ
يَخْلُقُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۴۵﴾

اے مخاطب! کیا تو نے اس بات پر غور نہیں کیا کہ آسمانوں میں زمین میں جو کچھ ہے وہ سب کا سب فاطر زمین و آسمان ہی (کے حکموں) کی (مکمل اطاعت کر کے) اس کی تسبیح کر رہا ہے حتیٰ کہ پر پھیلائے ہوئے پرندے بھی یہی کر رہے ہیں۔ سب مخلوق نے بالتحقیق اس ذات پاک کی نماز اور تسبیح سیکھ لی ہے اور خدا جو کچھ یہ (کافر) کر رہے ہیں اس کو خوب جانتا ہے۔ ﴿۴۱﴾ (تک۔۲: ۲۲۰) آسمانوں اور زمین کی مکمل سلطنت اس کی ہے اور (ہر شے کا) رجوع (بالآخر) اسی کی طرف ہے۔ ﴿۴۲﴾ (تک۔۲: ۲۲۰) کیا تو نے نہیں دیکھا کہ خدا بادلوں (کے ٹکڑوں) کو ہانکتا ہے پھر ان کو جوڑتا ہے' پھر تہ بہ تہ کر دیتا ہے پھر تو دیکھتا ہے کہ ان کے اندر سے بارش نکلتی ہے پھر آسمان سے (بادلوں کے) پہاڑوں میں سے اولے نکلتے ہیں پھر ان کو جس پر مناسب سمجھے دے مارتا ہے اور جس سے مناسب سمجھے ہٹا لیتا ہے' پھر ان بادلوں کی بجلی کی چمک قریب ہے کہ آنکھوں (کے نور) کو اچک لے جائے۔ ﴿۴۳﴾ (تک۔۲: ۲۲۰) وہ خدا ہی ہے جو (اپنی بے مثال تجویز و تدبیر سے) دن اور رات (کی لمبائیوں) کو ادل بدل کرتا رہتا ہے بے شک آنکھوں والوں کے لئے (ان تمام مناظر قدرت میں) ضرور ایک عبرت ہے۔ ﴿۴۴﴾ (تک۔۲: ۲۲۰۔۲۲۱) (اے لوگو!) خدا نے تمام چلنے والے جانوروں کو ایک پانی سے پیدا کیا (یعنی ان کا سلسلہ توالد و تناسل ایک ہی پانی کے نطفے سے ہے) تو ان چلنے والے جانوروں میں سے بعض ایسے ہیں جو (کروڑوں برس پہلے جبکہ جاندار مخلوق کی ابتدا ہوئی تھی القدیمتہ الاولی کے زمانے میں) اپنے پیٹوں پر رینگتے تھے اور آج بھی (اسی طرح) اپنے پیٹوں پر رینگ رہے ہیں۔ اور ان میں سے بعض ایسے ہیں (جو رینگنے والے جانوروں سے لاکھوں کروڑوں برس میں آہستہ آہستہ ارتقا کر کے (الحیاۃ الوسطی کے زمانے میں) دو پاؤں پر چلنے والے پرندے بن گئے تھے اور آج بھی==

Marfat.com

لَقَدْ اَنْزَلْنَآ اٰیٰتٍ مُّبَیِّنٰتٍ ؕ وَاللّٰهُ یَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ﴿۴۶﴾

=(اسی طرح) اپنے دو پاؤں پر چل رہے ہیں۔ پھر انہی میں سے بعض ایسے ہیں (جو اپنے دو پاؤں والے پرندوں سے مزید لاکھوں اور کروڑوں برس میں آہستہ آہستہ اور ارتقا کر کے موجودہ زمانے میں) چار پاؤں پر چلنے والے چوپائے بن گئے اور آج بھی (اسی طرح) اپنے چار پیروں پر چل رہے ہیں (جن میں انسان بھی شامل ہیں) تو لوگو! خدا جو مناسب سمجھتا ہے پیدا کر دیتا ہے کیونکہ وہ ہر شے کو پیدا کرنے کی طاقت رکھتا ہے۔ ﴿۴۵﴾ (تک ۔۲: ۲۲۱) اے ساکنان زمین! ہم نے تم کم علم کوتاہ نظر انسانوں پر یہ حقیقت کشا اور جہاں نما آیات اوج آسمان سے اتاری ہیں تا کہ تم پر تکوین حیات کا راز بیّن ہو جائے اور یاد رکھو کہ خدائے عظیم اسی کو علم کے صراط مستقیم پر لے جاتا ہے جس کو مناسب سمجھتا ہے۔ ﴿۴۶﴾[1] (تذ ۔۱: ۳۷)

[1] (۴۵ ۔ ۴۶) اس عظیم الشان انکشاف کے بعد جو علم طبقات الارض کا ایک درخشاں باب ہے اور جس کی رو سے سطح زمین پر کے ہزار ہا تہ بہ تہ سمندری طبقوں کی مٹی میں دبی ہوئی کروڑوں برس پہلے کی مخلوق کے ڈھانچوں کے مطالعہ سے اخذ ہوتا ہے کہ سب سے نیچے (یعنی سب سے پرانے) طبقوں کے زمانے میں صرف رینگنے والے جانور موجود تھے۔ پھر ان سے اوپر والے (یعنی نسبتاً کم پرانے) طبقوں میں آہستہ آہستہ رینگنے والے جانوروں کے ساتھ ساتھ ریڑھ کی ہڈی والی مچھلیاں، پھر ان کے بعد ریڑھ کی ہڈی والے دو ٹانگوں پر چلنے والے پرندے نمودار ہوئے، پھر ان سے اوپر والے طبقوں میں چار ٹانگوں والے چوپائے اسی ایک پانی (یعنی نطفہ منی) کے سلسلہ توالد و تناسل کے ذریعے سے لاکھوں برس کے ارتقا کے بعد پیدا ہوئے جن چار ٹانگوں والے چوپاؤں میں انسان بھی شامل ہے۔ یہ وہ عظیم الشان آیات بینات ہیں جن کی طرف اشارہ سورہ نور کے ابتداء میں حسب ذیل الفاظ میں کیا گیا تھا...... (ترجمہ) ''اس سورت کو نہ صرف یہ کہ ہم نے اس کو نازل کیا اور اس کے احکام کو مسلمانوں پر فرض قرار دیا بلکہ اس میں ہم نے آیات اتاریں تا کہ تم مسلمان ان پر غور و خوض کر کے ان سے (طبقات الارض کی پیدائش کے متعلق) نصیحت پکڑیں۔'' قرآن حکیم میں یہ پہلی علمی حقیقت ہے جو مدینہ کی وحیوں میں خدائے ذوالجلال نے انسان کی نصیحت اور عبرت کے لئے واضح کی۔ ان چند لفظوں میں روئے زمین کی تخلیق کی تمام تاریخ اس مکمل طور پر واضح کر دی گئی ہے کہ اس سے زیادہ مکمل اور واضح تاریخ انسان کے وہم و خیال میں آ نہیں سکتی۔ (تک ۔۱: ۲۲۱، ۲۲۲) سب سے پہلے جو مخلوق روئے زمین پر نمودار ہوئی پیٹ کے بل چلنے والے کیڑوں (مثلاً ایک خلیے کے خوردبینی حیوانات، یا مضغہ گوشت کی شکل کے حیوانات، یا جونکوں کی شکل کے ''رینگنے والے گنڈووں'') کی مخلوق تھی، جن کی کوئی ریڑھ کی ہڈیاں نہ تھیں اور کوئی اعضائے رئیسہ مثلاً دل، جگر، سر وغیرہ بلکہ ہاتھ پاؤں نہ تھے۔ یہ مخلوق ارتقا کرتے کرتے ریڑھ کی ہڈیوں والی مچھلی بنی۔ پھر اس مخلوق کے ارتقا سے پروں والی مچھلیاں اور پرندے پیدا ہوئے، اور ان سے دو ٹانگوں والے خزدن یعنی چھپکلیاں جنہوں نے اپنے ہیبت ناک بڑے بڑے جسموں سے زمین پر ایک قیامت برپا کر دی تھی۔ ان دو ٹانگوں پر سر، جگر، معدہ اور دل والے پرندوں کے ارتقا سے دودھ دینے والے جانور جن کی چار ٹانگیں اور اعلیٰ قسم کے اعضائے رئیسہ تھے نمودار ہوئے اور ان میں انسان بھی شامل ہے۔ اس تمام مخلوق کے ارتقا کی تفصیل علم طبقات الارض کا ایک مشہور باب ہے اور کتاب فطرت کے تمام ورق واضح طور پر اس درجہ بدرجہ پیدائش کی اطلاع انسان کو دے رہے ہیں اس موضوع کی ایک جھلک تذکرہ مجلد اول اصل کتاب کے صفحات ۱۱ تا ۴۷ کے تحت المتن میں دکھلا دی گئی ہے۔ حیرت انگیز بات یہ ہے کہ ان کروڑوں برسوں کے ارتقا کی کہانی قرآن عظیم نے کس صحت اور عظمت کے ساتھ ان چند لفظوں میں بیان کیا ہے اور جس حیرت انگیز ہمہ دانی کے ساتھ انسان کو چار ٹانگوں والی مخلوق میں داخل کر کے دودھ پلانے والے جانوروں کو سب سے اعلیٰ مخلوق میں شامل کر کے انسانی اعضا کے ارتقا کی تقسیم بعینہ اسی ڈگر پر کی ہے جس ڈگر پر آج فطرت کے عالم اس کو کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں حالانکہ سرسری نظر سے اگر دیکھا جائے تو انسان دو ٹانگوں والی مخلوق نظر آتا ہے، اور دو ٹانگوں والی مخلوق ہی سرسری نظروں میں افضل سمجھی جانی چاہئے تھی صرف یہی نکتہ تیرہ سو ستر برس پہلے کے قرآن کے منجانب اللہ ثابت کرنے کے لئے کافی تھا۔ لیکن اس آیت کے بعد کے الفاظ کہ یہ آیات ''روشن کرنے والی آیات'' ہیں اور خدا جس کو مناسب سمجھتا ہے ''راہ راست'' دکھا دیتا ہے حیرانی میں ڈال دیتے ہیں کہ کیوں اس ←

وَيَقُولُونَ آمَنَّا بِاللَّهِ وَبِالرَّسُولِ وَأَطَعْنَا ثُمَّ يَتَوَلَّىٰ فَرِيقٌ مِّنْهُم مِّن بَعْدِ
ذَٰلِكَ ۚ وَمَا أُولَٰئِكَ بِالْمُؤْمِنِينَ ﴿٤٧﴾ وَإِذَا دُعُوا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ
إِذَا فَرِيقٌ مِّنْهُم مُّعْرِضُونَ ﴿٤٨﴾ وَإِن يَكُن لَّهُمُ الْحَقُّ يَأْتُوا إِلَيْهِ مُذْعِنِينَ ﴿٤٩﴾
أَفِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ أَمِ ارْتَابُوا أَمْ يَخَافُونَ أَن يَحِيفَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَرَسُولُهُ ۚ
بَلْ أُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ﴿٥٠﴾ ع إِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِينَ إِذَا دُعُوا إِلَى اللَّهِ
وَرَسُولِهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ أَن يَقُولُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا ۚ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿٥١﴾
وَمَن يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَخْشَ اللَّهَ وَيَتَّقْهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ ﴿٥٢﴾

یہ لوگ منہ سے تو بلا شبہ کہہ دیتے ہیں کہ ہم اللہ پر ایمان لے آئے اور رسول کو رسول مان لیا اور ہم نے اطاعت کی لیکن پھر اس قول کے بعد معاً ہی اس میں کا ایک گروہ خدا کے احکام سے اور رسول کے کہے سے روگردانی کرتا ہے تو ایسے لوگ قطعاً ایمان والے ہیں ہی نہیں۔﴿۴۷﴾ (تذ۔۲:۳۶) اور جب ان لوگوں کو کہا جاتا ہے کہ آؤ رسول خدا کے پاس چلو تا کہ وہ تمہارے درمیان فیصلہ کر دے کہ کون کون خدا کے احکام اور رسول کا کہا درحقیقت مانتا ہے اور کون ان کی اطاعت سے منحرف ہے تو ان میں کا ایک گروہ یکدم اس بات سے گریز کرتا ہے۔﴿۴۸﴾[ا] (تذ۔۲:۳۶) حالانکہ اگر وہ حق بجانب ہوتے تو معاً رسول کی طرف اپنے آپ کو سچا ثابت کرنے کے لئے کان دبائے ہوئے چلے آتے۔﴿۴۹﴾ (تذ۔۲:۳۶) کیا ان لوگوں کے دلوں میں منافقت کی کوئی مرض لگی ہے (جو منہ سے کچھ کہتے ہیں اور دراصل کچھ اور ہیں) یا کیا یہ بھی شک میں پڑے ہیں (جو نہیں فیصلہ کر سکتے کہ کیا کریں اور کیا نہ کریں) یا کیا ابھی اس وقت سے ڈر رہے ہیں کہ یہ اگر یکسو ہو گئے اور ہمہ تن خدا اور رسول کے ہو رہے تو اللہ اور اللہ کا رسول کہیں اپنے احکام کے متعلق ناروا سختی نہ کرے جس کے وہ متحمل نہ ہو سکیں۔ آہ نہیں اللہ قطعاً ظلم نہیں کرتا بلکہ یہی لوگ ظالم ہیں (اپنے آپ پر ظلم کر رہے ہیں)﴿۵۰﴾ (تذ۔۲:۳۶) ایمان والوں کو جب کہا جاتا ہے کہ آؤ رسول خدا کی طرف چلیں تا کہ وہ ان کے جھوٹے اور سچے ایمان کا ان کے درمیان فیصلہ کر دے‘ تو وہ یہی کہتے ہیں کہ بہت اچھا چلو ہم اس پر رضا مند ہیں یہی وہ لوگ ہیں جو کامیاب ہوں گے۔﴿۵۱﴾ (تذ۔۲:۳۶) اور جس شخص نے اللہ کے کے احکام کی دل و جان سے تعمیل کی اور رسول کا کہا بسر و چشم مانا اور جو اللہ سے ہر دم ڈرتا رہا اور اس کی نارضا مندی سے حتی الوسع بچتا رہا تو یہی وہ لوگ ہیں جو دراصل فائز المرام ہوں گے۔﴿۵۲﴾ (تذ۔۲:۳۶)

← معمولی سے بیان کو کہ کچھ حیوانات پیٹ پر‘ کچھ دو ٹانگوں پر اور کچھ چار ٹانگوں پر چلتے ہیں۔ ''روشن کر دینے والی آیات'' اور ''سیدھا راستہ'' کہا۔ صاحب نظر کے لئے یہ ایک آیت اس امر کا ثبوت ہے کہ قرآن حکیم کا دیا ہوا علم وہ غالب اور آنکھوں کو روشن کر دینے والا علم ہے جس کی تہ کو پا کر فطرت کے عالم لڑکھڑا کر سجدہ میں گر پڑتے ہیں گویا ﴿خروا اسجدا﴾ کے مصداق ہو جاتے ہیں۔ (حد: ۲۱۰:۲۱۱)

[ا] ﴿لیحکم بینهم﴾ میں جس کا صحیح ترجمہ ہم نے اوپر کر دیا ہے مسلمانوں کے کسی خانگی نزاع یا باہمی فساد کی طرف اشارہ نہیں جیسا کہ بعض مفسرین نے غلط سمجھا ہے۔ فیصلہ صرف ایمان اور عدم ایمان کے متعلق ہے اور سیاق عبارت سے بھی یہی ظاہر ہے۔ (تذ۔۲:۳۶)

Marfat.com

وَاَقۡسَمُوۡا بِاللّٰهِ جَهۡدَ اَيۡمَانِهِمۡ لَٮِٕنۡ اَمَرۡتَهُمۡ لَيَخۡرُجُنَّ ؕ قُلْ لَّا تُقۡسِمُوۡا ۚ
طَاعَةٌ مَّعۡرُوۡفَةٌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيۡرٌۢ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ ۝۵۳ قُلۡ اَطِيۡعُوا اللّٰهَ وَاَطِيۡعُوا
الرَّسُوۡلَ ۚ فَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَاِنَّمَا عَلَيۡهِ مَا حُمِّلَ وَعَلَيۡكُمۡ مَّا حُمِّلۡتُمۡ ؕ وَاِنۡ
تُطِيۡعُوۡهُ تَهۡتَدُوۡا ؕ وَمَا عَلَى الرَّسُوۡلِ اِلَّا الۡبَلٰغُ الۡمُبِيۡنُ ۝۵۴ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيۡنَ
اٰمَنُوۡا مِنۡكُمۡ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسۡتَخۡلِفَنَّهُمۡ فِى الۡاَرۡضِ كَمَا اسۡتَخۡلَفَ الَّذِيۡنَ
مِنۡ قَبۡلِهِمۡ ۖ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمۡ دِيۡنَهُمُ الَّذِى ارۡتَضٰى لَهُمۡ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمۡ مِّنۡۢ
بَعۡدِ خَوۡفِهِمۡ اَمۡنًا ؕ يَعۡبُدُوۡنَنِىۡ لَا يُشۡرِكُوۡنَ بِىۡ شَيۡـًٔـا ؕ وَمَنۡ كَفَرَ بَعۡدَ ذٰلِكَ
فَاُولٰٓٮِٕكَ هُمُ الۡفٰسِقُوۡنَ ۝۵۵ وَاَقِيۡمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيۡعُوا الرَّسُوۡلَ
لَعَلَّكُمۡ تُرۡحَمُوۡنَ ۝۵۶

اور اے پیغمبر! یہ نیم دلے اور نفاق ڈالنے والے مسلمان اللہ کی بڑی پکی پکی قسمیں کھا کر کہتے ہیں کہ ہم تو آپ کے ایسے فرمانبردار ہیں کہ اگر آپ حکم دیں تو بلا عذر گھر بار سب کچھ چھوڑ کر نکل کھڑے ہوں۔ ان کو کہہ دو قسمیں نہ کھاؤ تمہاری قسموں کی ضرورت نہیں۔ اطاعت ایک معروف عمل ہے اس کو ہر ایک جانتا ہے ان فضول دنیا سازی کی باتوں یا زبانی جمع خرچ سے طاعت نہیں ہو سکتی اور اللہ تو تمہارے اعمال سے ذرہ ذرہ واقف ہے۔ ۝۵۳ (تذ۔۲: ۳۶۔۳۷) انہیں کہہ دو کہ باتیں بنانی چھوڑ دو اور سچے دل سے احکام کی اطاعت کرو۔ رسول کا کہا بطیب خاطر مانو پھر اگر روگردانی کرو گے تو جو ذمہ داری رسول پر ہے اس کا وہ جوابدہ ہے اور جو بوجھ تم اپنے پر لا د رہے ہو اس کی عقوبت تم بھگتو گے اور اگر تم رسول کے کہے پر چلو گے تو راہ پر جا لگو گے اور رسول خدا کے ذمے تو صرف یہی ہے کہ جو کہنا ہے صاف طور پر کہہ دے اور بس۔ ۝۵۴ (تذ۔۲: ۳۷) تم میں سے جن لوگوں کا ایمان سچے دل سے قائم رہا اور جنہوں نے اس کے علاوہ تن دہی سے اعمال صالحہ بھی کئے ان سے اللہ جل شانہ کا وعدہ ہے کہ وہ انہیں زمین میں قیام عطا فرمائے گا جیسے ان لوگوں کو قیام عطا فرمایا تھا جو ان سے پہلے ہو گذرے ہیں وہ اس دین کو جو اس نے ان کے لئے پسند کیا ہے جما کر رہے گا۔ اور بعد ازاں اس خوف کو بھی جو انہیں دشمن سے لاحق ہے امن سے بدل دے گا ان کا مسلک عمل یہ ہے کہ میرے غلام بن کر میرے حکموں پر چلتے رہیں۔ اور اطاعت گذاری میں کسی دوسری شے کو میرے ہم مقام نہ کریں۔ اور جنہوں نے اس تمکن اور قیام کے بعد اطاعت احکام سے انحراف کیا' اور اپنی بداعمالیوں کے باعث اس نعمت عظمٰی کی بیقدری کی تو وہی فاسق ہیں۔ (اور وہی اجتماعی ہلاکت کے اہل ہونگے) ۝۵۵ [1] (تذ۔۱: ۸۷)

[1] شارع قدرت کا یہ حتمی یثاق' نہ صرف اسلام بلکہ تمام اقوام عالم کی حیات و ممات کا مکمل اور آخری فیصلہ ہے۔ قرآن کریم کی صحت ←

Marfat.com

لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ ۚ وَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ۭ وَلَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿٥٧﴾ ع ۱۴
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِيَسْتَاْذِنْكُمُ الَّذِيْنَ مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ وَالَّذِيْنَ لَمْ يَبْلُغُوا
الْحُلُمَ مِنْكُمْ ثَلٰثَ مَرّٰتٍ ۭ مِنْ قَبْلِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَحِيْنَ تَضَعُوْنَ ثِيَابَكُمْ مِّنَ
الظَّهِيْرَةِ وَمِنْۢ بَعْدِ صَلٰوةِ الْعِشَاۗءِ ڜ ثَلٰثُ عَوْرٰتٍ لَّكُمْ ۭ لَيْسَ عَلَيْكُمْ وَلَا عَلَيْهِمْ
جُنَاحٌۢ بَعْدَهُنَّ ۭ طَوّٰفُوْنَ عَلَيْكُمْ بَعْضُكُمْ عَلٰي بَعْضٍ ۭ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ
اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿٥٨﴾

=اور مسلمانو! الصلوۃ کو قائم کرو اور الزکوۃ دیتے رہو اور (رسول کے حین حیات میں) رسول کے حکموں کی (بے چون و چرا) اطاعت کرتے رہو (اس کے بعد اپنے امیر کی اطاعت کرو) تاکہ تم پر رحمت الٰہی قائم رہے۔ ﴿۵۶﴾ (تک۲: ۲۲۵) اور ایسا خیال نہ کرنا کہ تم پر کافر لوگ غالب جائیں گے (وہ جا ہی کہاں سکتے ہیں) ان کا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ بہت برا ٹھکانا ہے۔ ﴿۵۷﴾ (ف) اے ایمان والو! (اسلامی حیا کا تقاضا یہ ہے کہ میدان جنگ کے قیدیوں میں سے جو لوگ تمہارے قبضے میں اور جو نابالغ قیدی لڑکے پاس ہیں وہ صبح کی نماز سے پہلے (جبکہ تم ابھی نیند سے اٹھے ہو)۔۔۔اور ظہر کے وقت جب تم دن کا کام کرنے کے بعد تھک کر اپنے کپڑے اتار دیتے ہو (تاکہ آرام کرو)۔۔۔اور نماز عشاء کے بعد (جبکہ تم سونے کی تیاری کرتے ہو۔۔۔۔گھروں میں اجازت لے کر داخل ہوں کیونکہ یہی تین وقت تمہارے تخلیے اور پردے کے وقت ہیں) (اور مناسب نہیں کہ یہ لوگ تمہارے خلوت کے وقتوں میں بے دھڑک آیا جایا کریں اور تمہاری خانگی آزادی میں ہارج ہوں) ان وقتوں کے بعد نہ تم پر نہ ان پر کوئی گناہ ہے کہ آئیں جائیں۔ (یہ اس لئے کہ) یہ لوگ (تمہارے ان سے عمدہ سلوک کے باعث) گھروں میں بے دھڑک آنے جانے کی اودھم مچائے رکھتے ہیں (اور بے آرامی کا باعث بنتے ہیں۔) (تک۲: ۲۲۵) اس طرح خدا اپنی آیتیں تم سے کھول کھول کر بیان فرماتا ہے۔ اور خدا بڑا علم والا اور حکمت والا ہے۔ ﴿۵۸﴾ (ف)

← بالغہ اور شریعت خدا کی حکمت جامعہ و مانعہ' جہد للبقا اور مقاومتہ للنفس کے اس طبعی نتیجے پر تیرہ سو برس پہلے پہنچ چکی ہے' جو فلسفہ دان فارابی' ہیکل' اور ڈارون کے مسئلہ ارتقا و انتخاب طبعی کی اصطلاح میں ''بقائے اصلح'' کے نام سے معروف ہے۔ اس آیہ کریمہ میں دو باتوں کا فیصلہ کر دیا ہے: اولاً یہ کہ ''استخلاف فی الارض'' یعنی بقا و استقبا کے لئے ایمان شرط ہے اور اللہ کا وعدہ انہی لوگوں سے کیا گیا ہے جو ایمان رکھتے ہوں' ثانیاً یہ کہ ایمان کامل کے ہوتے ہوئے اعمال صالحہ کا اکتساب لازمی امر ہے جس جماعت کے افراد میں یہ دونوں باتیں موجود ہوں وہی اصلح ہے۔ اسی کی صیانت اور سلامتی کا ذمہ قانون فطرت نے اپنے اوپر لیا ہے۔ قرون ماضیہ کی اقوام متمدنہ کی طرح اسی کا غلبہ اور استخلاف قائم رہے گا جب تک ایمان اور صلاحیت عمل ان میں باقی رہے اور ''فسق'' و ''کفر'' کی حد تک نہ پہنچیں!

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق　　　ثبت ست بر جریدہ عالم دوام ما!

(تذ۔۱: ۸ تا ۱۰)

وَاِذَا بَلَغَ الْاَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَاْذِنُوْا كَمَا اسْتَاْذَنَ الَّذِيْنَ مِنْ
قَبْلِهِمْ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۵۹﴾ وَالْقَوَاعِدُ
مِنَ النِّسَآءِ الّٰتِيْ لَا يَرْجُوْنَ نِكَاحًا فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ اَنْ يَّضَعْنَ ثِيَابَهُنَّ
غَيْرَ مُتَبَرِّجٰتٍۭ بِزِيْنَةٍ ؕ وَاَنْ يَّسْتَعْفِفْنَ خَيْرٌ لَّهُنَّ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۶۰﴾
لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْمَرِيْضِ حَرَجٌ
وَّلَا عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ اَنْ تَاْكُلُوْا مِنْۢ بُيُوْتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اٰبَآئِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ
اُمَّهٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اِخْوَانِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اَخَوٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اَعْمَامِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ
عَمّٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اَخْوَالِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ خٰلٰتِكُمْ اَوْ مَا مَلَكْتُمْ مَّفَاتِحَهٗٓ
اَوْ صَدِيْقِكُمْ ؕ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَاْكُلُوْا جَمِيْعًا اَوْ اَشْتَاتًا ؕ فَاِذَا
دَخَلْتُمْ بُيُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُبٰرَكَةً
طَيِّبَةً ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۱﴾ ع ۸ ۱۴

جب تمہارے لڑکے سن بلوغ کو پہنچ جائیں تو وہ بھی گھروں میں بے اجازت داخل نہ ہوں۔ (تک ۲: ۲۲۵) جس طرح ان سے اگلے (یعنی بڑے آدمی) اجازت حاصل کرتے رہے ہیں۔ اس طرح خدا تم سے اپنی آیتیں کھول کھول کر سناتا ہے اور خدا جاننے والا اور حکمت والا ہے۔ ﴿۵۹﴾ (ف) گھر میں بیٹھنے والی (بوڑھی) عورتیں جنہیں شادی کرنے کی کوئی تمنا یا خواہش باقی نہ رہی ہو ان پر کوئی گناہ نہیں (کہ عرب کی سرزمین کی شدید گرمی میں) اپنے کپڑے یا اوڑھنیاں اتار دیا کریں بشرطیکہ ان کپڑوں کے اتارنے سے ان کا مقصد اپنی زینت اور حسن کو (بداخلاقی کی نیت سے) ظاہر کرنا نہ ہو اور اگر ایسی عورتیں بھی (شرم وحیا رکھیں اور) اپنا لباس یا اوڑھنیاں اتارنے سے پرہیز کریں تو ان کے لئے اچھا ہے (کیونکہ بوڑھی عورتوں کے بے حیا بن جانے سے جوان لڑکیاں بھی ان کی تقلید کرتی ہیں اور بے شرم بن جاتی ہیں۔) (تک ۲: ۲۲۵-۲۲۶) اور خدا سنتا ہے اور جانتا ہے۔ ﴿۶۰﴾ (ف) اندھے یا لنگڑے یا کسی اور طرح کے مریض مسلمان پر کوئی گناہ نہیں اگر وہ اپنے گھر سے کھانا کھائے یا اپنے باپ، ماں، بھائیوں، بہوں، چچوں، پھوپھیوں، ماموؤں، خالاؤں کے گھروں سے یا ان گھروں سے جن کے تم سرپرست ہو کھانا کھائے بلکہ کوئی گناہ نہیں اگر تم سب کے سب ایک دسترخوان پر مل کر یا علیحدہ علیحدہ کھانا کھاؤ اور جب گھروں میں داخل ہو سلامتی حیات کی پاکیزہ اور برکت والی دعا کرتے ہوئے داخل ہوا کرو تاکہ باہمی اخوت اور میل جول زیادہ بڑھے۔ خدا تم پر یہ آیات واضح اس لئے کرتا ہے کہ تم (معاشرہ زندگی کو مضبوط اور ناقابل شکست بنانے کے بارے میں) سمجھ دار بن جاؤ۔ ﴿۶۱﴾ (تک ۲: ۲۲۶-۲۲۷)

Marfat.com

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَإِذَا كَانُوا مَعَهُ عَلَىٰ أَمْرٍ
جَامِعٍ لَّمْ يَذْهَبُوا حَتَّىٰ يَسْتَأْذِنُوهُ ۚ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَأْذِنُونَكَ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ
يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ۚ فَإِذَا اسْتَأْذَنُوكَ لِبَعْضِ شَأْنِهِمْ فَأْذَن لِّمَن
شِئْتَ مِنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمُ اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٦٢﴾ لَّا تَجْعَلُوا دُعَاءَ
الرَّسُولِ بَيْنَكُمْ كَدُعَاءِ بَعْضِكُم بَعْضًا ۚ قَدْ يَعْلَمُ اللَّهُ الَّذِينَ يَتَسَلَّلُونَ
مِنكُمْ لِوَاذًا ۚ فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَن تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ
أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٦٣﴾ أَلَا إِنَّ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ قَدْ
يَعْلَمُ مَا أَنتُمْ عَلَيْهِ وَيَوْمَ يُرْجَعُونَ إِلَيْهِ فَيُنَبِّئُهُم بِمَا عَمِلُوا ۗ وَاللَّهُ
بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿٦٤﴾ ع ۹

مومن تو صحیح معنوں میں صرف وہ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لے آئے اور جب جب کسی اہم امر میں رسول کا ساتھ دیا تو اجازت لینے کے بغیر اپنی جگہ سے نہ ہلے۔ جو لوگ تم سے اس طرح اجازت لیتے ہیں وہی ہیں جو درحقیقت تم پر اور اللہ پر ایمان لاتے ہیں تو جب جب وہ اپنے کسی کام کیلئے تم سے اجازت لیں تو جن کو مناسب ہو اجازت دے دیا کرو اور ان کے واسطے خدا سے طلب مغفرت کیا کرو کیونکہ بے شک اللہ بڑا غفار ورحیم ہے۔ ﴿۶۲﴾ (تذ ۲:۲۴۷) اے مسلمانو! رسول جب تم لوگوں کو (کسی غرض ومطلب کے لئے) بلایا کرتا ہے (اور حکم دیتا ہے کہ سب کے سب فلاں جگہ اور فلاں وقت اکٹھے ہو جاؤ) تو اس دعوت کو اپنے میں سے کسی ایک شخص کی دعوت نہ سمجھا کرو (کہ چلو ہماری مرضی ہوگی تو جائیں گے اور جب مرضی ہوئی وہاں سے اٹھیں آئیں گے) اللہ ان لوگوں کو خوب پہچانتا ہے جو تم میں سے چپکے سے کھسک آتے ہیں۔ تو لازم ہے ان لوگوں پر کہ وہ اس سخت ترین سزا سے ڈر جائیں یا اس دردناک عذاب سے خوف زدہ ہو جائیں جو ان کو (خدا کی طرف سے) رسول کے حکم کی نافرمانی کی وجہ سے پہنچ سکتا ہے۔ ﴿۶۳﴾ (تک ۲:۲۲۹) خبردار ہو جاؤ کہ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اس کا مالک خدا ہے (اس لئے اندازہ کر لو کہ ایسے خدا کی طاقت کس قدر زبردست ہوگی) وہ خدا ضرور بضرور تمہاری کارستانیوں سے پورے طور پر واقف ہے۔۔۔ اور جس دن تم (مرنے کے بعد) خدا کی طرف لوٹا دیئے جاؤ گے تو تم کو آگا کر دے گا کہ تم کن بدکاریوں میں مبتلا تھے (اور کیوں تمہیں اب جہنم کا عذاب دیا جا رہا ہے) یاد رکھو کہ خدا ہر شے سے پورے طور پر باخبر ہے۔ ﴿۶۴﴾[1] (تک ۲:۲۲۹۔۲۳۰)

[1] (۶۲۔۶۴) ان چھوٹے چھوٹے حکموں کو جو بظاہر بے حقیقت معلوم ہوتے ہیں اور جن کو بذریعہ وحی دینے سے ان حکموں کی اہمیت بھی واضح ہو جاتی ہے یہ اخذ ہوتا ہے کہ عرب کے لوگ جن سے رسول خدا (صلعم) کا واسطہ پڑا تھا عجیب وغریب اخلاق کے مالک تھے ←

Marfat.com

آیاتھا ۷۷ ۲۵ سُوْرَۃُ الْفُرْقَانِ مَکِّیَّۃٌ ۴۲ رکوعاتھا ۶

ترجمہ المشرقیؒ: ۳۱ آیات بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ترجمہ مولانا جالندھریؒ: ۴۶ آیات

تَبٰرَكَ الَّذِىۡ نَزَّلَ الۡفُرۡقَانَ عَلٰى عَبۡدِهٖ لِيَكُوۡنَ لِلۡعٰلَمِيۡنَ نَذِيۡرَا ۙ‏ ①

اے لوگو! صاحب جاہ وجلال ہے وہ خدا جس نے حق و باطل میں تمیز کرنے والا قانون اپنے بندے محمد عربی (علیہ الصلوٰۃ والسلام) پر اتارا تاکہ تمام عالم کے لوگوں کے لئے مستقل عبرت اور نصیحت ہو۔ ① (تذ۔۲:۲۷۳)

← وہ ﴿الاعرب اشد كفرا و نفاقا﴾: (۹/۱۲) کی رو سے کفر اور نفاق میں شدید تھے' وہ کافروں سے اپنا رشتہ توڑنے میں بہت لیت لعل کرتے تھے' یہود اور نصاریٰ سے باوجود اسلام لانے کے خفیہ دوستیاں اور سرگوشیاں کرتے تھے...... معمولی سے تماشے کا سن کر یا کسی تجارتی قافلے کے مدینہ میں وارد ہونے کی خبر پا کر رسول کو عین وسط نماز میں اکیلا چھوڑ کر بھاگ جایا کرتے تھے...... وہ لوگوں کے گھروں میں بغیر اجازت کے داخل ہو جاتے تھے' ان کے ہاں سلام کرنے کا کوئی رواج نہ تھا' رسولؐ جب ان کو کسی اہم کام کے متعلق صلاح مشورہ کے لئے بلاتے تھے تو وہ الکسائے ہوئے اور بددل ہو کر اس کی تجویزوں اور نصیحتوں کو سنا کرتے تھے' بار بار گھر جانے کی اجازت مانگتے تھے' رسول کو ان کی اجازت مانگنے پر رنج بھی ہوا کرتا تھا کہ یہ کس قماش کے لوگ ہیں جو قومی امور پر توجہ ہی نہیں دیتے' شراب اور جوا ان میں اس کثرت سے تھا کہ قرآن کو بھی اعلان نبوت کے بعد پندرہ سال تک ان کے حرام کرنے میں تامل رہا حتیٰ کہ حکم نکالنا پڑا کہ اے مومنو! شراب پی کر نماز نہ پڑھا کرو وغیرہ وغیرہ۔ الغرض یہ حال احوال تھے جن کے ماتحت دنیا کے اس بے نظیر انسان محمدؐ نے ان لوگوں کی اصلاح کا بیڑا اٹھایا تھا اور جب لفظی اور زبانی نصیحتوں سے یہ لوگ درست نہ ہوئے تو خدا کی تجویز یہ ہوئی کہ وحی کے ذریعہ سے ان کو جہنم کا عذاب دکھلا کر اور خوفناک دھمکیاں اور تنبیہیں دے دے کر ان کو درست کیا جائے۔ ان کے چھوٹے چھوٹے نقصوں کو دور کرنے کی غرض سے آسمان اور ملاء اعلیٰ سے جبریل کو پیغام دے کر روانہ کیا جائے تاکہ عرب کے وہمی اور ظن وگمان میں گھرے ہوئے لوگ اسی ترکیب سے خدا سے ڈر کر درست ہوتے جائیں اور یہ ہرزہ کارامت جس کے ملک کو قیصر روم فتح کر کے ان کو اپنا غلام بنانے کی تجویزیں سوچ رہا تھا کسی امن اور سلامتی کی منزل تک پہنچ سکے۔ انہی خرابیوں کے باعث ایک وحی میں یہ الفاظ بھی نازل ہوئے کہ "اے محمدؐ! تو تو اس فکر میں کہ یہ لوگ کیوں مومن نہیں ہوتے اپنی جان تک بھی ہلاک کر دے گا۔" ......الغرض سورہ النور میں ان چھوٹے چھوٹے حکموں کے ہوتے ہوئے یقین ہو جاتا ہے کہ رسول کو کیا مشکلات درپیش تھیں۔

کیا سورہ النور اور پہلی سورتوں کے ان چھوٹے چھوٹے اور بظاہر غیر اہم احکام کی اس تشریح کے بعد آج کے مسلمان کے ذہن میں نہیں آتا کہ دین اسلام اگر دنیا میں چند برسوں کے اندر اندر غالب آ گیا تھا تو اس کی وجہ صرف خدا (کے قانون) کا سچا ڈر' رسولؐ کے زبانی حکموں کی بے چوں و چرا تعمیل (اطاعت امیر) اور قرن اول کے مسلمانوں میں وحدت اخوت اور نیک بننے کے جذبے تھے جنہوں نے بالآخر پوری امت کو ناقابل شکست بنا کر چھوڑا! فتدبر نہیں بلکہ کیا یہ ذہن میں نہیں آتا کہ جب قرن اول کے ان کمزور اخلاق والے مسلمان خدا کے ڈر کو دل میں لا کر چند برسوں کے اندر اندر غالب آ گئے تھے تو کیا ہم آج کل کے مسلمان جو کئی باتوں میں ان سے بہتر بھی ہیں تھوڑی سی ہمت اور ارادہ کر کے دنیا پر غالب نہیں آ سکتے؟؟ (تک۔۲: ۲۲۷ تا ۲۳۰)

Marfat.com

الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي
الْمُلْكِ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدَّرَهٗ تَقْدِيْرًا ۝٢ وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً
لَّا يَخْلُقُوْنَ شَيْئًا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ وَلَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ ضَرًّا وَّلَا
نَفْعًا وَّلَا يَمْلِكُوْنَ مَوْتًا وَّلَا حَيٰوةً وَّلَا نُشُوْرًا ۝٣ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا
اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اِفْكُ ِۨافْتَرٰىهُ وَاَعَانَهٗ عَلَيْهِ قَوْمٌ اٰخَرُوْنَ ۚ فَقَدْ جَاۗءُوْ
ظُلْمًا وَّزُوْرًا ۝٤ وَقَالُوْٓا اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ اكْتَتَبَهَا فَهِيَ تُمْلٰى
عَلَيْهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۝٥ قُلْ اَنْزَلَهُ الَّذِيْ يَعْلَمُ السِّرَّ فِي السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ ۭ اِنَّهٗ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝٦ وَقَالُوْا مَالِ هٰذَا الرَّسُوْلِ يَاْكُلُ
الطَّعَامَ وَيَمْشِيْ فِي الْاَسْوَاقِ ۭ لَوْلَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَلَكٌ فَيَكُوْنَ مَعَهٗ
نَذِيْرًا ۝٧

وہی کہ آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اسی کی ہے اور جس نے (کسی کو) بیٹا نہیں بنایا جس کا بادشاہی میں کوئی شریک نہیں اور جس نے ہر چیز کو پیدا کیا پھر اس کا ایک اندازہ ٹھہرایا۔ ② (ف) اور (لوگوں نے) اس کے سوا اور معبود بنا لئے ہیں جو کوئی چیز بھی پیدا نہیں کر سکتے اور خود پیدا کئے گئے ہیں اور نہ اپنے نقصان اور نفع کا کچھ اختیار رکھتے ہیں اور نہ مرنا ان کے اختیار میں ہے اور نہ جینا اور نہ مر کر اٹھ کھڑے ہونا۔ ③ (ف) اور کافر کہتے ہیں کہ یہ قرآن تو نرا جھوٹ ہے جو محمدؐ نے اپنے دل سے گھڑ لیا ہے اور اس کو تیار کرنے میں کسی دوسرے گروہ نے اس کی مدد کی ہے تو یہ کہنا ظلم اور سراسر جھوٹ ہے۔ ④ (تذ۔۲:۲۲) اور یہ کہتے ہیں کہ یہ پرانے لوگوں کے ڈھکوسلے ہیں جن کو صبح و شام پڑھ پڑھ کر سنایا جاتا ہے۔ ⑤ (تذ۔۲:۲۲) اے پیغمبر! (دھڑلے سے) کہہ دو (کہ اے بے شعورو!) اس قرآن کو تو اس عظیم الشان ہستی نے اتارا ہے جو آسمانوں اور زمین کا بھید جانتا ہے۔ (تم اس کی قدر کیا جانو) اور وہ احکم الحاکمین بڑا حوصلے والا ہو کر تمہارے جرموں پر بڑا پردہ ڈالتا ہے اور تم پر بڑا رحم کرنے والا ہے (جو فوری سزا نہیں دیتا) ⑥ (تذ:۲۲:۲) اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ اس رسول کو کیا ہو گیا ہے کہ (معمولی انسانوں کی طرح) کھانا کھاتا ہے اور بازاروں میں پھرتا ہے۔ اس پر کیوں کوئی فرشتہ نہ اتارا گیا کہ وہ اس کے ساتھ ہو کر ہم کو (عذاب الٰہی سے) ڈراتا۔ ⑦ (حد:۹۶)

Marfat.com

اَوْ يُلْقٰۤى اِلَيْهِ كَنْزٌ اَوْ تَكُوْنُ لَهٗ جَنَّةٌ يَّاْكُلُ مِنْهَا ؕ وَقَالَ الظّٰلِمُوْنَ
اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ۝۸ اُنْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ
فَضَلُّوْا فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَبِيْلًا ۝۹ تَبٰرَكَ الَّذِيْۤ اِنْ شَآءَ جَعَلَ لَكَ
خَيْرًا مِّنْ ذٰلِكَ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ وَيَجْعَلْ لَّكَ
قُصُوْرًا ۝۱۰ بَلْ كَذَّبُوْا بِالسَّاعَةِ ۚ وَاَعْتَدْنَا لِمَنْ كَذَّبَ بِالسَّاعَةِ
سَعِيْرًا ۝۱۱ اِذَا رَاَتْهُمْ مِّنْ مَّكَانٍ ۭ بَعِيْدٍ سَمِعُوْا لَهَا تَغَيُّظًا وَّزَفِيْرًا ۝۱۲
وَاِذَاۤ اُلْقُوْا مِنْهَا مَكَانًا ضَيِّقًا مُّقَرَّنِيْنَ دَعَوْا هُنَالِكَ ثُبُوْرًا ۝۱۳ لَا تَدْعُوا
الْيَوْمَ ثُبُوْرًا وَّاحِدًا وَّادْعُوْا ثُبُوْرًا كَثِيْرًا ۝۱۴ قُلْ اَذٰلِكَ خَيْرٌ اَمْ جَنَّةُ
الْخُلْدِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ؕ كَانَتْ لَهُمْ جَزَآءً وَّمَصِيْرًا ۝۱۵ لَهُمْ
فِيْهَا مَا يَشَآءُوْنَ خٰلِدِيْنَ ؕ كَانَ عَلٰى رَبِّكَ وَعْدًا مَّسْئُوْلًا ۝۱۶

یا اس پر ایک خزانہ (لاکھوں اور کروڑوں روپیہ کا) ڈال دیا جاتا 'یا (اور کچھ نہیں تو) اس کا کوئی (اپنا ہی) باغ ہوتا جس میں سے کھاتا۔ (یہ دلیلیں دے کر) ظالم کہتے ہیں کہ تم صرف ایک ایسے شخص کی پیروی کر رہے ہو جس پر جادو کر دیا گیا ہے۔ ۸ (حد:۹۶) (اے پیغمبر) دیکھو تو یہ تمہارے بارے میں کس کس طرح کی باتیں کرتے ہیں سو گمراہ ہو گئے اور رستہ نہیں پا سکتے۔ ۹ (ف) وہ (خدا) بہت بابرکت ہے جو اگر چاہے تو تمہارے لئے اس سے بہتر چیزیں بنا دے۔ (ف) یہ سرسبز زمین وہ شاداب ملک ہوں گے جن کے نیچے دریا بہہ رہے ہوں گے اور وہ تمہارے رہنے کے لئے محلات عطا کرے گا۔ ۱۰ (حد: ۲۲۴) بلکہ یہ تو قیامت ہی کو جھٹلاتے ہیں۔ اور ہم نے قیامت کے جھٹلانے والوں کے لئے دوزخ تیار کر رکھی ہے۔ ۱۱ (ف) جس وقت وہ ان کو دور سے دیکھے گی (تو غضب ناک ہو رہی ہو گی اور یہ) اس کے جوش (غضب) اور چیخنے چلانے کو سنیں گے۔ ۱۲ (ف) اور جب یہ دوزخ کی کسی تنگ جگہ میں (زنجیروں میں) جکڑ ڈالے گی تو وہاں موت کو پکاریں گے۔ ۱۳ (ف) آج ایک ہی موت کو نہ پکارو بہت سی موتوں کو پکارو۔ ۱۴ (ف) پوچھو کہ یہ بہتر ہے یا بہشت جاودانی جس کا پرہیز گاروں سے وعدہ ہے۔ یہ ان (کے عملوں) کا بدلہ اور رہنے کا ٹھکانا ہو گا۔ ۱۵ (ف) وہاں جو چاہیں گے ان کے لئے میسر ہو گا ہمیشہ اس میں رہیں گے۔ یہ وعدہ خدا کو (پورا کرنا) لازم ہے اور اس لائق ہے کہ مانگ لیا جائے۔ ۱۶ (ف)

Marfat.com

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ وَمَا يَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ فَيَقُولُ ءَاَنْتُمْ اَضْلَلْتُمْ
عِبَادِيْ هٰٓؤُلَآءِ اَمْ هُمْ ضَلُّوا السَّبِيْلَ ﴿۱۷﴾ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ مَا كَانَ
يَنْۢبَغِيْ لَنَآ اَنْ نَّتَّخِذَ مِنْ دُوْنِكَ مِنْ اَوْلِيَآءَ وَلٰكِنْ مَّتَّعْتَهُمْ
وَاٰبَآءَهُمْ حَتّٰى نَسُوا الذِّكْرَ ۚ وَكَانُوْا قَوْمًۢا بُوْرًا ﴿۱۸﴾

اور جس دن خدا ان سب غلط کاروں کو (نیز ان تمام خود ساختہ رہ نماؤں اور زمینی محبوبوں' ان دنیاوی کارسازوں) اور انسانی بتوں کو جن کے غلام دنیاوی لوگ خدا کو چھوڑ کر بنے ہوئے ہیں' (جن کے حکموں کو یہ لوگ خدا کے احکام کو بالائے طاق رکھ کر مانتے ہیں) اپنے حضور میں جوابدہی کے لئے جمع کرے گا تو موخر الذکر لوگوں سے سوال کرے گا کہ اے خدائی کے دعویٰ دارو! کیا تم نے ہمارے ان بندوں کو گمراہ کیا تھا' کیا تم نے ان کو اپنی پیروی اور محبت کے لئے کہا تھا یا یہ آپ تمہارے پیچھے لگ کر اور تمہاری ناروا محبت میں غرق ہو کر راہ راست سے بھٹک گئے تھے۔ ﴿۱۷﴾[ا] (تذ۔۲:۹۵۔۹۶) تو وہ انسانی معبود عرض کریں گے کہ تو پاک ذات ہے (ہم تو خود بندے تھے) ہم کو یہ بات زیبا ہی نہ تھی کہ تیرے سوا کسی کو اپنا دوست یا محبّ بناتے' (کسی بندے کو اپنی محبت میں پھنسنے کے لئے کہتے' کسی باپ یا خاوند کو' کسی مرید یا رعیت کو اپنی بے اندازہ محبت میں غرق رہنے کے لئے کہتے) البتہ تو نے ان کو اور ان کے باپ دادا کو دنیا میں آسودگیاں دیں (وہ ان آسائشوں میں پڑ کر خود ان ناجائز تعلقات میں منہمک رہے' انسان کو اپنا کارساز بنا لیا' اولاد و ازواج کی پرستش کرتے رہے' پیروں اور دنیا کے بڑے بڑے آدمیوں کو خدا ماننے لگے' دنیاوی حاکموں کی ناجائز لجاجت اور عبادت میں مصروف رہے یہاں تک کہ ان میں تیرا سچا احساس جاتا رہا' وہ تجھے بھلا بیٹھے' تیرے حکموں سے غفلت شعاری کی اور اس کا لامحالہ یہ نتیجہ ہوا کہ ہلاک ہونے والی قوم ہو گئے۔ ﴿۱۸﴾[ا] (تذ۔۲:۹۶)

ا (۱۷۔۱۸) دنیا انسان کی علائقی مجبوریوں' جسمی بے بسیوں' اور روز مرہ ضروریات و حوائج کو پورا کرنے والی وہ عشوہ گر اور عاشق نواز عروس ہے کہ اس سے انسان کو عام معاملات میں مفر نہیں۔ طلب گاروں کا انبوہ کثیر اس عجوزہ کے خدوخال کی مدح میں لگا رہتا ہے مگر اس کا نتیجہ خیز اور کار برآر وصال انہی کو میسر ہے جو اس کے گرویدہ ناز بن کر نہیں رہتے بلکہ اس کو اپنا مطیع بنا کر رکھتے ہیں۔ یہ حسن فروش بدکار اپنے وصال کی لو لگا کر' اعضائے انسانی کو ضعیف' حوصلوں کو پست اور اجتماعی اور معاشرتی حیات کے جوہر لطیف کو مردہ کر دیتی ہے مگر پھر کمزور کو چھوڑ کر اپنا عہد شوہری اسی سے نباہتی ہے جس کے اعضا صحیح و سلامت ہوں' جس کے سب قویٰ برقرار ہوں جس نے حفظ نفس کی حکمت عملی کو ملحوظ نظر بلکہ مقدم رکھا ہو۔ اس کا شیوہ عمل انسانی اقوام کو اپنی طرف منہمک کر کے بالآخر ان کو صفحہ ہستی سے مسترد کرنا' اور ان کے بعد نئی اقوام کو اپنے چنگل میں لا کر ہلاکت کا چکر چلانا ہے۔ (تذ۔۲:۹۶)

فَقَدْ كَذَّبُوْكُمْ بِمَا تَقُوْلُوْنَ ۙ فَمَا تَسْتَطِيْعُوْنَ صَرْفًا وَّلَا نَصْرًا ۚ وَمَنْ
يَّظْلِمْ مِّنْكُمْ نُذِقْهُ عَذَابًا كَبِيْرًا ⑲ وَمَآ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنَ
الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّآ اِنَّهُمْ لَيَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَيَمْشُوْنَ فِي الْاَسْوَاقِ ؕ
وَجَعَلْنَا بَعْضَكُمْ لِبَعْضٍ فِتْنَةً ؕ اَتَصْبِرُوْنَ ۚ وَكَانَ رَبُّكَ بَصِيْرًا ⑳ ع

تو (کافرو) انہوں نے تو تم کو تمہاری بات میں جھٹلا دیا پس (اب) تم (عذاب کو) نہ پھیر سکتے ہو نہ (کسی سے) مدد لے سکتے ہو۔ اور جو شخص تم میں سے ظلم کرے گا ہم اس کو بڑے عذاب کا مزہ چکھائیں گے۔ ⑲ (ف) اور ہم نے تم سے پہلے جتنے پیغمبر بھیجے ہیں سب کھانا کھاتے تھے اور بازاروں میں چلتے پھرتے تھے اور ہم نے تمہیں ایک دوسرے کے لئے آزمائش بنایا ہے کیا تم صبر کرو گے۔ اور تمہارا پروردگار تو دیکھنے والا ہے۔ ⑳ (ف)

Marfat.com

وَقَالَ الَّذِيۡنَ لَا يَرۡجُوۡنَ لِقَآءَنَا لَوۡلَاۤ اُنۡزِلَ عَلَيۡنَا الۡمَلٰۤـئِكَةُ اَوۡ نَرٰى رَبَّنَا ؕ
لَقَدِ اسۡتَكۡبَرُوۡا فِىۡۤ اَنۡفُسِهِمۡ وَعَتَوۡ عُتُوًّا كَبِيۡرًا ﴿۲۱﴾ يَوۡمَ يَرَوۡنَ الۡمَلٰۤـئِكَةَ لَا بُشۡرٰى
يَوۡمَـئِذٍ لِّلۡمُجۡرِمِيۡنَ وَيَقُوۡلُوۡنَ حِجۡرًا مَّحۡجُوۡرًا ﴿۲۲﴾ وَقَدِمۡنَاۤ اِلٰى مَا عَمِلُوۡا مِنۡ عَمَلٍ
فَجَعَلۡنٰهُ هَبَآءً مَّنۡثُوۡرًا ﴿۲۳﴾ اَصۡحٰبُ الۡجَـنَّةِ يَوۡمَـئِذٍ خَيۡرٌ مُّسۡتَقَرًّا وَّاَحۡسَنُ مَقِيۡلًا ﴿۲۴﴾
وَيَوۡمَ تَشَقَّقُ السَّمَآءُ بِالۡغَمَامِ وَنُزِّلَ الۡمَلٰۤـئِكَةُ تَنۡزِيۡلًا ﴿۲۵﴾ اَلۡمُلۡكُ يَوۡمَـئِذِ
اۨلۡحَـقُّ لِلرَّحۡمٰنِ ؕ وَكَانَ يَوۡمًا عَلَى الۡكٰفِرِيۡنَ عَسِيۡرًا ﴿۲۶﴾ وَيَوۡمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى
يَدَيۡهِ يَقُوۡلُ يٰلَيۡتَنِى اتَّخَذۡتُ مَعَ الرَّسُوۡلِ سَبِيۡلًا ﴿۲۷﴾ يٰوَيۡلَتٰى لَيۡتَنِىۡ لَمۡ اَتَّخِذۡ
فُلَانًا خَلِيۡلًا ﴿۲۸﴾ لَقَدۡ اَضَلَّنِىۡ عَنِ الذِّكۡرِ بَعۡدَ اِذۡ جَآءَنِىۡ ؕ وَكَانَ الشَّيۡطٰنُ
لِلۡاِنۡسَانِ خَذُوۡلًا ﴿۲۹﴾

اور وہ لوگ جو ہم سے ملاقات کی دھن نہیں رکھتے (اپنی کٹ حجتی میں) دلیل پیش کرتے ہیں کہ (اگر ملاقات رب ایسی ہی ضروری اور اہم شے تھی تو) کیوں ہم پر فرشتے نہیں اتارے گئے (تا کہ ہم اس کی اہمیت کو سمجھتے)' یا (کم از کم) ہم اپنے رب کو (دور سے ہی) دیکھ لیتے۔ بیشک ان لوگوں نے اپنی حیثیت کے بارے میں بہت ہی تکبر ظاہر کیا اور بہت ہی بڑی سرکشی ظاہر کی ہے۔ ﴿۲۱﴾ (حد:۹۸) جس دن وہ فرشتوں کو (سامنے کھڑا) دیکھیں گے تو ان مجرموں کو ہرگز کوئی خوش خبری اس دن نہ ملے گی اور صاف پکار اٹھیں گے کہ خدا ہم سے یہ مصیبت ٹال دے (تو ہم خوش ہوں گے)۔ ﴿۲۲﴾ (حد:٦٠) اور جب ہم ان کے کسی عمل پر توجہ کریں گے تو اس کو خاک کرکے اڑا دیں گے۔ ﴿۲۳﴾ (حد:۲۰) اس دن اہل جنت کا ٹھکانا بھی بہتر ہوگا اور مقام استراحت بھی ہوگا۔ ﴿۲۴﴾ (ف) اور جس دن آسمان ابر کے ساتھ پھٹ جائے گا اور فرشتے نازل کئے جائیں گے۔ ﴿۲۵﴾ (ف) اس دن سچی بادشاہی خدا ہی کی ہوگی۔ اور وہ دن کافروں پر (سخت) مشکل ہوگا۔ ﴿۲۶﴾ (ف) اور (جب قرآن کی تعلیم کے منکروں پر عذاب کا سخت دن قریب آ جائے گا اور) ظالم اپنے دونوں ہاتھ کاٹے گا کہ اے کاش میں رسول کا بتایا ہوا راستہ اختیار کرتا۔ ﴿۲۷﴾ (تک۔ا:۲۵۰) اور نہ بناتا فلاں شخص کو دوست ﴿۲۸﴾ (تک۔۲:۲۵۰) جس نے مجھے اس نصیحت سے ہٹا دیا جو قرآن نے مجھ تک آ جانے کے بعد مجھے دی تھی (تک۔ا۔۲۵۰) اور شیطان انسان کو وقت پر دغا دینے والا ہے۔ ﴿۲۹﴾ (ف)

وَقَالَ الرَّسُوْلُ يٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا ﴿۳۰﴾ وَكَذٰلِكَ
جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا مِّنَ الْمُجْرِمِيْنَ ؕ وَكَفٰى بِرَبِّكَ هَادِيًا وَّ نَصِيْرًا ﴿۳۱﴾ وَقَالَ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ الْقُرْاٰنُ جُمْلَةً وَّاحِدَةً ۚۛ كَذٰلِكَ ۚۛ لِنُثَبِّتَ مع
بِهٖ فُؤَادَكَ وَرَتَّلْنٰهُ تَرْتِيْلًا ﴿۳۲﴾

اس وقت رسول پاک اللہ کی جناب میں بصد حسرت عرض کریں گے کہ آہ! اے میرے پروردگار میری امت نے تیرے اس بھیجے ہوئے قرآن کو لغو سمجھ کر چھوڑ دیا۔﴿۳۰﴾ (تذ۔ا:۴۶۶) اور بعینہ اس طرح ہم نے ہر نبی کی مخالفت میں احکام خدا سے مجرمانہ تغافل کرنے والوں کی ایک جماعت بنا رکھی ہے مگر اس مایوس کن حالت میں بھی تمہیں راہ سمجھانے اور مدد کرنے کو تمہارا پروردگار بس ہے۔﴿۳۱﴾ (تذ۔ا:۴۶۶) اور آج منکرین خدا جو اعتراض کرتے ہیں کہ قرآن سارے کا سارا ایک دم سے رسول پر کیوں نہیں نازل کیا گیا اور جستہ جستہ کیوں اترا' فی الحقیقت مناسب یہی تھا کیونکہ ہم ان کو مطمئن کرنے کی بجائے سب سے پہلے اس کی صداقت اور عظمت کو تمہارے دل نشین کرنا اور تمہارے قلب سلیم کو مطمئن کرنا چاہتے تھے اور اسی غایت کو پیش نظر رکھ کر ہم نے اس کو ٹھہر ٹھہر کر اتارا کہ اس کی ایک ایک آیت کی اہمیت کو تمہارے دل پر کالنقش فی الحجر کر دیں۔﴿۳۲﴾[1] (تذ۔ا:۴۶۶)

[1] (۳۰۔۳۲) قوم کا لفظ قرآن کریم میں مختلف جگہ پر خاص اس امت کے لئے آیا ہے جس کی ہدایت کے لئے کوئی رسول بھیجا گیا ہو...... آیت (۲۵: ۳۰) میں قرآن کو لغو سمجھ کر متروک کر دینے کا اشارہ بالخصوص قوم عرب کی طرف ہے اور چونکہ کتاب خدا کے عربی زبان میں ہونے کے باعث اس کے مقاصد اور مطالب اہل عرب کو اہل عجم کے بالمقابل' بدر جہا واضح تر ہونے چاہئے تھے' اس لئے آج فقدان مطلب کی اکثر ذمہ داری اہل عرب کی گردن پر ہے' نہ کہ باقی دنیائے عجم پر۔

آج قرآن کی سچی عظمت دلوں سے محو ہو گئی ہے...... اس کی برہان ساطع اور حکمت لامعہ' رسمی ادب اور سطحی تعظیم کے گرد آلود جز دانوں اور ریشمیں غلافوں کے اندر سر بلند طاقوں میں چھپی ہے' اس کی حجت قاطعہ' زبان کی عام نافہمی' تراجم کی حسرت آفرین کمی' اور مطالب کی نفرت انگیز تشریحوں کے باعث عجز و ہذیان بن کر دردناک کسمپرسی کی حالت میں پڑی ہے۔ طہارت کے سقیم عذروں' رموز اوقاف اور اسالیب قرات کے فوق الضرورۃ خوف آلود فتواؤں نے اس عظیم الشان کتاب کو اور بھی متروک و مہجور کر دیا ہے' اس کے کھلے کھلے احکام کے مطالب' اور سیدھی سادی آیتوں کے معانی بھی لغت' صرف و نحو' علم الانشاء' علم المعانی' علم البیان' علم البدیع' علم رسم الخط وغیرہ وغیرہ کے ان لا متناہی نکات اور مصنوعی رعایات کی شرح و بسط کے نیچے دب گئے ہیں جو عرب زبان دانوں نے محض اپنی زبان کو جلا دینے کی خاطر ترتیب دیئے تھے...... آج زیادہ تر انہی غیر متعلق علوم و فنون کا شبانہ روز درس و التزام ہے۔

آہ! اس المناک تکلف اور مجرمانہ ظاہر پرستی کا خمیازہ مسلمانوں کو آج اٹھانا پڑا ہے جبکہ صدیوں کے بے سود اجتہاد' اور تضیع وقت نے انہیں اپنی محبوب کتاب کے مہتمم بالشان مقاصد سے اس قدر علیحدہ اور دائمی بہبودی کی حیرت انگیز دستور العمل سے اس قدر دور کر دیا ہے۔ (تذ۔ا:۴۶۶ تا ۴۶۸)

Marfat.com

وَلَا يَأْتُوْنَكَ بِمَثَلٍ اِلَّا جِئْنٰكَ بِالْحَقِّ وَاَحْسَنَ تَفْسِيْرًا ۝۳۳ اَلَّذِيْنَ يُحْشَرُوْنَ عَلٰى
وُجُوْهِهِمْ اِلٰى جَهَنَّمَ ۙ اُولٰٓئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضَلُّ سَبِيْلًا ۝۳۴ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا
مُوْسَى الْكِتٰبَ وَجَعَلْنَا مَعَهٗۤ اَخَاهُ هٰرُوْنَ وَزِيْرًا ۝۳۵ فَقُلْنَا اذْهَبَآ اِلَى
الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۭ فَدَمَّرْنٰهُمْ تَدْمِيْرًا ۝۳۶ وَقَوْمَ نُوْحٍ لَّمَّا كَذَّبُوا
الرُّسُلَ اَغْرَقْنٰهُمْ وَجَعَلْنٰهُمْ لِلنَّاسِ اٰيَةً ۭ وَاَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ عَذَابًا
اَلِيْمًا ۝۳۷ وَّعَادًا وَّثَمُوْدَا۟ وَاَصْحٰبَ الرَّسِّ وَقُرُوْنًۢا بَيْنَ ذٰلِكَ كَثِيْرًا ۝۳۸
وَكُلًّا ضَرَبْنَا لَهُ الْاَمْثَالَ ۡ وَكُلًّا تَبَّرْنَا تَتْبِيْرًا ۝۳۹ وَلَقَدْ اَتَوْا عَلَى الْقَرْيَةِ الَّتِيْٓ
اُمْطِرَتْ مَطَرَ السَّوْءِ ۭ اَفَلَمْ يَكُوْنُوْا يَرَوْنَهَا ۚ بَلْ كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ نُشُوْرًا ۝۴۰
وَاِذَا رَاَوْكَ اِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ اِلَّا هُزُوًا ۭ اَهٰذَا الَّذِيْ بَعَثَ اللّٰهُ رَسُوْلًا ۝۴۱

اور یہ کافر نہیں لاتے تیرے پاس (تمہیں دکھ دینے کے لئے) کوئی (انوکھے اور عجیب وغریب اعتراض کی) مثال مگر یہ کہ ہم (فوراً) تجھے (اس اعتراض کا دندان شکن جواب ناقابل رد) سچائی اور بہترین تفسیر وتشریح کے ساتھ دے دیتے ہیں۔ ۝۳۳ (تک۔ ا: ۲۵۱) جو لوگ اپنے مونہوں کے بل دوزخ کی طرف جمع کئے جائیں گے ان کا ٹھکانا بھی برا ہے اور وہ رستے سے بھی بھٹکے ہوئے ہیں۔ ۝۳۴ (ف) اور بے شک اور بالضرور ہم نے موسیٰؑ کو الکتٰب دی اور ان کے ساتھ اس کے بھائی ہارونؑ کو (اس کا) وزیر مقرر کیا۔ ۝۳۵ (حد: ۱۰۹) اور کہا کہ دونوں ان کے پاس جاؤ جن لوگوں نے ہماری آیتوں کی تکذیب کی (جب تکذیب پر اڑے رہے) تو ہم نے ان کو ہلاک کر ڈالا۔ ۝۳۶ (ف) اور نوحؑ کی قوم نے بھی جب پیغمبروں کو جھٹلایا تو ہم نے انہیں غرق کر ڈالا۔ اور لوگوں کے لئے نشانی بنا دیا اور ظالموں کے لئے ہم نے دکھ دینے والا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ ۝۳۷ (ف) اور عاد اور ثمود اور کوئیں والوں اور ان کے درمیان اور بہت سی جماعتوں کو بھی (ہلاک کر ڈالا) ۝۳۸ (ف) اور سب کے (سمجھانے کے لئے) ہم نے مثالیں بیان کیں اور (نہ ماننے پر) سب کا تہس نہس کر دیا۔ ۝۳۹ (ف) اور یہ کافر اس بستی پر بھی گزر چکے ہیں جس پر بری طرح سے مینہ برسایا گیا تھا کیا وہ اس کو دیکھتے نہ ہوں گے۔ بلکہ ان کو (مرنے کے بعد) جی اٹھنے کی امید ہی نہیں تھی۔ ۝۴۰ (ف) اور یہ لوگ جب تم کو دیکھتے ہیں تو تمہاری ہنسی اڑاتے ہیں کہ کیا یہی شخص ہے جس کو خدا نے پیغمبر بنا کر بھیجا ہے۔ ۝۴۱ (ف)

Marfat.com

اِنْ كَادَ لَيُضِلُّنَا عَنْ اٰلِهَتِنَا لَوْلَآ اَنْ صَبَرْنَا عَلَيْهَا ۚ وَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ حِيْنَ يَرَوْنَ
الْعَذَابَ مَنْ اَضَلُّ سَبِيْلًا ﴿۴۲﴾ اَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ ۭ اَفَاَنْتَ تَكُوْنُ
عَلَيْهِ وَكِيْلًا ﴿۴۳﴾ اَمْ تَحْسَبُ اَنَّ اَكْثَرَهُمْ يَسْمَعُوْنَ اَوْ يَعْقِلُوْنَ ۭ اِنْ هُمْ اِلَّا
كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ سَبِيْلًا ﴿۴۴﴾ اَلَمْ تَرَ اِلٰى رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ ۚ وَلَوْ شَاۗءَ
لَجَعَلَهٗ سَاكِنًا ۚ ثُمَّ جَعَلْنَا الشَّمْسَ عَلَيْهِ دَلِيْلًا ﴿۴۵﴾ ثُمَّ قَبَضْنٰهُ اِلَيْنَا قَبْضًا
يَّسِيْرًا ﴿۴۶﴾ وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِبَاسًا وَّالنَّوْمَ سُبَاتًا وَّجَعَلَ النَّهَارَ
نُشُوْرًا ﴿۴۷﴾ وَهُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ الرِّيٰحَ بُشْرًۢا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ۚ وَاَنْزَلْنَا مِنَ
السَّمَاۗءِ مَاۗءً طَهُوْرًا ﴿۴۸﴾ لِّنُحْيِۦَ بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا وَّنُسْقِيَهٗ مِمَّا خَلَقْنَآ اَنْعَامًا وَّاَنَاسِيَّ
كَثِيْرًا ﴿۴۹﴾ وَلَقَدْ صَرَّفْنٰهُ بَيْنَهُمْ لِيَذَّكَّرُوْا ڮ فَاَبٰٓى اَكْثَرُ النَّاسِ اِلَّا كُفُوْرًا ﴿۵۰﴾

اگر ہم اپنے معبودوں کے بارے میں ثابت قدم نہ رہتے تو یہ ضرور ہم کو بہکا دیتا۔ (اور ان سے پھیر دیتا) اور یہ عنقریب معلوم کرلیں گے جب عذاب دیکھیں گے کہ سیدھے رستے سے کون بھٹکا ہوا ہے۔ ﴿۴۲﴾ (ف) کیا تو نے اس شخص کو دیکھا جس نے اپنی خواہش کو اپنا خدا بنا رکھا ہے تو کیا تو اس کے اس فعل پر اسی کی وکالت کرے گا۔ ﴿۴۳﴾ (حر: ۲۸۸) کیا تو سمجھتا ہے کہ ان میں سے اکثر کانوں سے سنتے ہیں یا (انسانوں کی طرح) بات کو سمجھتے ہیں۔ یہ تو نہیں ہیں مگر مویشیوں کی طرح (کہ اپنے نفسوں کے تابع رہ کر اور عیش و عشرت میں گزار کر رذیلوں اور غلاموں کی) زندگی بسر کرتے ہیں۔ بلکہ راستہ کے نقطہ نظر سے مویشیوں سے بھی زیادہ گمراہ ہیں۔ ﴿۴۴﴾ (حد: ۱۴۶) بلکہ تم نے اپنے پروردگار (کی قدرت) کو نہیں دیکھا کہ وہ سائے کو کس طرح دراز کر (کے پھیلا) دیتا ہے اور اگر وہ چاہتا تو اس کو (بے حرکت) ٹھہرا رکھتا پھر سورج کو اس کا رہنما بنا دیتا۔ ﴿۴۵﴾ (ف) پھر ہم اس کو آہستہ آہستہ اپنی طرف سمیٹ لیتے ہیں۔ ﴿۴۶﴾ (ف) اور وہی تو ہے جس نے تمہارے لئے رات کو پردہ اور نیند کو آرام بنایا۔ اور دن کو اٹھ کھڑے ہونے کا وقت ٹھہرایا۔ ﴿۴۷﴾ (ف) اور وہی تو ہے جو اپنی رحمت کے مینہ کے آگے ہواؤں کو خوش خبری بنا کر بھیجتا ہے اور ہم آسمان سے پاک (اور نتھرا ہوا) پانی برساتے ہیں۔ ﴿۴۸﴾ (ف) تاکہ اس سے شہر مردہ (یعنی زمین افتادہ) کو زندہ کر دیں اور پھر ہم اسے بہت سے چوپایوں اور آدمیوں کو جو ہم نے پیدا کئے ہیں پلاتے ہیں۔ ﴿۴۹﴾ (ف) اور ہم نے (قرآن کی آیتوں) کو طرح طرح کے لوگوں میں بیان کیا تاکہ نصیحت پکڑیں مگر بہت سے لوگوں نے انکار کے سوا قبول نہ کیا۔ ﴿۵۰﴾ (ف)

وَلَوْ شِئْنَا لَبَعَثْنَا فِىْ كُلِّ قَرْيَةٍ نَّذِيْرًا ﴿۵۱﴾ فَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَجَاهِدْهُمْ بِهٖ
جِهَادًا كَبِيْرًا ﴿۵۲﴾ وَهُوَ الَّذِىْ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ وَّهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ
وَجَعَلَ بَيْنَهُمَا بَرْزَخًا وَّحِجْرًا مَّحْجُوْرًا ﴿۵۳﴾ وَهُوَ الَّذِىْ خَلَقَ مِنَ الْمَآءِ بَشَرًا
فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّصِهْرًا ؕ وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيْرًا ﴿۵۴﴾ وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا
يَنْفَعُهُمْ وَلَا يَضُرُّهُمْ ؕ وَكَانَ الْكَافِرُ عَلٰى رَبِّهٖ ظَهِيْرًا ﴿۵۵﴾ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا
وَّنَذِيْرًا ﴿۵۶﴾ قُلْ مَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ اِلَّا مَنْ شَآءَ اَنْ يَّتَّخِذَ اِلٰى رَبِّهٖ
سَبِيْلًا ﴿۵۷﴾ وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِىْ لَا يَمُوْتُ وَسَبِّحْ بِحَمْدِهٖ ؕ وَكَفٰى بِهٖ بِذُنُوْبِ
عِبَادِهٖ خَبِيْرًا ﴿۵۸﴾ الَّذِىْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِىْ سِتَّةِ اَيَّامٍ مع
ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۚ اَلرَّحْمٰنُ فَسْئَلْ بِهٖ خَبِيْرًا ﴿۵۹﴾

اور اگر ہم مناسب سمجھتے تو ضرور ہر بستی میں ایک ڈرانے والا بھیج دیتے۔ ﴿۵۱﴾ (حد:۵۲) کافروں کی بات نہ مان اور اسی قرآن کے ذریعے سے ان سے ایک بہت بڑا جہاد کر۔ ﴿۵۲﴾[1] (تک۔ا:۴۳۵) اور وہی تو ہے جس نے دو دریاؤں کو ملا دیا ایک کا پانی شیرین ہے پیاس بجھانے والا اور دوسرے کا کھاری چھاتی جلانے والا اور دونوں کے درمیان ایک آڑ اور مضبوط اوٹ بنا دی ہے۔ ﴿۵۳﴾ (ف) اور وہی تو ہے جس نے پانی سے آدمی پیدا کیا۔ پھر اس کو صاحب نسب اور صاحب قرابت دامادی بنایا۔ اور تمہارا پروردگار (ہر طرح کی) قدرت رکھتا ہے۔ ﴿۵۴﴾ (ف) اور یہ لوگ خدا کو چھوڑ کر ایسی چیز کی پرستش کرتے ہیں کہ جو نہ ان کو فائدہ پہنچا سکے اور نہ ضرر اور کافر اپنے پروردگار کی مخالفت میں بڑا زور مارتا ہے۔ ﴿۵۵﴾ (ف) اور ہم نے (اے محمدؐ) تم کو صرف خوشی اور عذاب کی خبر سنانے کو بھیجا ہے۔ ﴿۵۶﴾ (ف) کہہ دو کہ میں تم سے اس (کام) کی اجرت نہیں مانگتا۔ ہاں جو شخص چاہے اپنے پروردگار کی طرف (جانے کا) رستہ اختیار کرے۔ ﴿۵۷﴾ (ف) اور اس (خدائے) زندہ پر بھروسہ رکھو جو (کبھی) نہیں مرے گا اور اس کی تعریف کے ساتھ تسبیح کرتے رہو۔ اور وہ اپنے بندوں کے گناہوں سے خبر رکھنے کو کافی ہے۔ ﴿۵۸﴾ (ف) جس نے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے چھ دن میں پیدا کیا پھر عرش پر جا ٹھہرا۔ وہ (جس کا نام) رحمٰن (یعنی بڑا مہربان) ہے۔ تو اس کا حال کسی باخبر سے دریافت کرلو۔ ﴿۵۹﴾ (ف)

---

[1] پہلی دفعہ کفار سے جہاد کا حکم ہے...... گویا پورے طور پر قتال بالسیف کا حکم نہیں بلکہ قرآن کے ذریعے سے ہی ان کے الزاموں کا مسکت جواب دینا مقصود تھا۔ (تک۔ا:۴۳۵)

Marfat.com

وَاِذَا قِيۡلَ لَهُمُ اسۡجُدُوۡا لِلرَّحۡمٰنِ قَالُوۡا وَمَا الرَّحۡمٰنُ اَنَسۡجُدُ لِمَا تَاۡمُرُنَا
وَزَادَهُمۡ نُفُوۡرًا ﴿٦٠﴾ السجدة ع تَبٰرَكَ الَّذِىۡ جَعَلَ فِى السَّمَآءِ بُرُوۡجًا وَّجَعَلَ فِيۡهَا ع ٥
سِرٰجًا وَّقَمَرًا مُّنِيۡرًا ﴿٦١﴾ وَهُوَ الَّذِىۡ جَعَلَ الَّيۡلَ وَالنَّهَارَ خِلۡفَةً لِّمَنۡ اَرَادَ
اَنۡ يَّذَّكَّرَ اَوۡ اَرَادَ شُكُوۡرًا ﴿٦٢﴾ وَعِبَادُ الرَّحۡمٰنِ الَّذِيۡنَ يَمۡشُوۡنَ عَلَى الۡاَرۡضِ
هَوۡنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الۡجٰهِلُوۡنَ قَالُوۡا سَلٰمًا ﴿٦٣﴾

اور جب ان (کفار) سے کہا جاتا ہے کہ رحمٰن کو سجدہ کرو تو کہتے ہیں کہ رحمٰن کیا؟ کیا جس کے لئے تم ہم سے کہتے ہو ہم اس کے آگے سجدہ کریں اور اس سے اور بدکتے ہیں۔ ﴿٦٠﴾ (ف) اور (خدا) بڑی برکت والا ہے جس نے آسمانوں میں برج بنائے اور ان میں (آفتاب کا نہایت روشن) چراغ اور چمکتا ہوا چاند بھی بنایا۔ ﴿٦١﴾ (ف) اور وہی تو ہے جس نے رات اور دن کو ایک دوسرے کے پیچھے آنے جانے والا بنایا۔ (یہ باتیں) اس شخص کے لئے جو غور کرنا چاہے یا شکر گزاری کا ارادہ کرے (سوچنے اور سمجھنے کی ہیں ﴿٦٢﴾ (ف) اور اللہ کے پیارے بندے تو وہ ہیں جو اس زمین پر فروتنی کے ساتھ چلیں، اور جب کم علم اور لغوران آدمی ان سے بحث مباحثہ کریں تو سلام کہہ کر ٹال دیا کریں۔ (تذ۔ ا:٢٠) اللہ کے بندے تو وہ ہیں جو زمین پر دھیمے دھیمے چلتے ہیں اور جب ناواقف لوگ بھی ان کے سامنے آجاتے ہیں تو (تالیف قلوب کی خاطر) ان کو سلام کہتے ہیں۔ (حد: ٢٤٣) ﴿٦٣﴾[1]

[1] اس آیہ شریفہ میں منکسر المزاج اور فروتن انسانوں کو ﴿عباد الرحمن﴾ کا خطاب دیا گیا ہے، گویا ایسا اخلاق پیدا کرنا صحیح معنوں میں خدا کی عبادت ہے جو شخص اس قطع کا ہو ہر ایک سے نہایت اخلاق سے پیش آئے، عجب وغرور کا اس میں نام تک نہ ہو اور بڑے سے بڑا دنیاوی مرتبہ رکھنے کے باوجود خوش خلقی سے پیش آئے وہ فی الحقیقت خدا کی خدائی سے مرعوب ہے، اپنے آپ کو اس کے بالمقابل ہیچ سمجھتا ہے سب انسانوں کو برابر یقین کرتا ہے، اور اسی لئے صحیح معنوں میں اس کا بندہ (عبد) ہے۔ علی ہذا القیاس جاہل اور کم علم آدمی سے بحث نہ کرنا اور حکمت عملی سے اس کو ٹال دینا بھی ''عبادت'' میں داخل کیا گیا ہے۔ گویا باوجود تمام انکسار طبیعت کے لغو اور لایعنی آدمیوں کی صحبت سے حتی الوسع اعراض کرنا بھی ''ملازمت'' خدا میں شامل ہے۔ مجھے خیال پیدا ہوا کہ (آیہ ٢٥۔ ٦٣) میں ﴿جھلون﴾ سے مراد کم علم اور اجڈ لوگ نہیں بلکہ ناواقف اور ناآشنا لوگ مقصود ہیں جیسا کہ سورہ بقر میں مستحق زکوٰۃ فقرا کے بارے میں کہا گیا ہے: یحسبھم الجاھل اغنیاء من التعفف'' ...... (٢٧٣/٢) یعنی ''یہ فقرا وہ خدا کی راہ میں جہاد کرنے والے اور اپنے مال وجان کو لٹانے والے مست الست لوگ ہیں کہ ناواقف ان کی ظاہرا بے نیازی اور خودداری کو دیکھ کر ان کو غنی سمجھتا ہے''
علی ہذا القیاس ﴿خاطبھم﴾ سے مرد بھی مخاطب ہونا یعنی بالمقابل آجانا ہے نہ کہ بحث مباحثہ کرنا۔ اگر اس تاویل کو تسلیم کر لیا جائے تو آیہ (٢٥: ٦٣) کے معانی نہایت مربوط اور صاف ہو جاتے ہیں۔ یہ تشریح اس قدر مستحسن اور نتیجہ خیز ہے کہ میں اس کو عالم اسلام کے سامنے پیش کرنے پر مجبور ہو گیا ہوں۔ یہ ناواقف اور ناآشنا شخص کو سلام کرنے میں پہل کرنا عالی ہمتی اور حسن اخلاق کا وہ انتہائی درجہ ہے جس کو مسلمان کسی زمانے میں سیکھ کر تمام عالم کے بادشاہ بن گئے تھے۔ اسی کے باعث ایک دنیا ان کے ←

Marfat.com

وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا ﴿۶۴﴾ وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ
عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ۖ إِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ﴿۶۵﴾ إِنَّهَا سَاءَتْ مُسْتَقَرًّا
وَّمُقَامًا ﴿۶۶﴾ وَالَّذِيْنَ إِذَا أَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا وَكَانَ بَيْنَ
ذٰلِكَ قَوَامًا ﴿۶۷﴾ وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ
النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ أَثَامًا ﴿۶۸﴾
يُّضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَخْلُدْ فِيْهِ مُهَانًا ﴿۶۹﴾ إِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ
وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَأُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا
رَّحِيْمًا ﴿۷۰﴾ وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَإِنَّهُ يَتُوْبُ إِلَى اللّٰهِ مَتَابًا ﴿۷۱﴾ وَالَّذِيْنَ
لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ ۙ وَإِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا ﴿۷۲﴾

اور وہ جو راتوں کو بھی خدا کے حکموں کی تعمیل میں سربسجود ہیں۔ ﴿۶۴﴾ (حد:۲۴۳) اور وہ جو خدا سے مانگتے رہتے ہیں کہ خدایا (ہماری عالم گیر قوم سے) جہنم کا عذاب بچائے رکھ (ایسا نہ ہو کہ کوئی مہلک غلطی کر بیٹھے)۔ ﴿۶۵﴾ (حد:۲۴۳) کیونکہ جہنم کا عذاب بڑا دردناک ہے اور وہ برا ٹھکانا ہے۔ ﴿۶۶﴾ (حد۔۲۴۳) اور وہ جو کہ جب وہ اپنی دولت کو (اپنی آسائشوں پر) خرچ کرتے ہیں تو فضول خرچی نہیں کرتے اور نہ کنجوسی کرتے ہیں بلکہ اعتدال سے اپنا گزران کرتے ہیں۔ ﴿۶۷﴾ (حد:۲۴۳) اور وہ جو خدا کے ساتھ کسی اور کو معبود نہیں پکارتے۔ اور جس جاندار کا مار ڈالنا خدا نے حرام کیا ہے اس کو قتل نہیں کرتے مگر جائز طریق پر (یعنی حکم شریعت کے مطابق) اور بدکاری نہیں کرتے اور جو یہ کام کرے گا سخت گناہ میں مبتلا ہوگا۔ ﴿۶۸﴾ (ف) قیامت کے دن اس کو دونا عذاب ہوگا اور ذلت اور خواری سے اس میں ہمیشہ رہے گا۔ ﴿۶۹﴾ (ف) مگر جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور اچھے کام کئے تو ایسے لوگوں کے گناہوں کو خدا نیکیوں سے بدل دے گا اور خدا تو بخشنے والا مہربان ہے۔ ﴿۷۰﴾ (ف) اور جو توبہ کرتا ہے اور نیک عمل کرتا ہے تو بیشک وہ خدا کی طرف رجوع کرتا ہے۔ ﴿۷۱﴾ (ف) خدا کے بندے وہ ہیں جو جھوٹی گواہی نہیں دیتے اور جب کسی بیہودہ مشغلوں کے پاس سے گزرتے ہیں تو بے نیاز ہوکر گزر جاتے ہیں۔ ﴿۷۲﴾ (تذ۔ا:۲۰۱)

← قدموں پر نثار ہوگئی تھی، یہی وہ عالم آرا اخوت تھی جس نے دشمن کو کپکپا دیا تھا، رسولؐ خدا خود اس خلق عظیم کے موجد تھے، راہ چلتے لوگوں کو سلام کرتے اور ہمیشہ پہلے سلام کرنے میں بازی لے جاتے تھے۔ چنانچہ صحیح بخاری کتاب الایمان میں ہے کہ ایک دفعہ فرمایا: "بہترین اسلام یہ ہے کہ فقراء کو کھانا کھلاؤ...... اور کسی سے جان پہچان ہو یا نہ ہو اس کو سلام کرو۔" (تذ۔ا:۲۰۰، ۲۰۱)

Marfat.com

وَالَّذِينَ إِذَا ذُكِّرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوا عَلَيْهَا صُمًّا وَعُمْيَانًا ۷۳ وَالَّذِينَ يَقُولُونَ
رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا ۷۴ أُولَٰئِكَ
يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوا وَيُلَقَّوْنَ فِيهَا تَحِيَّةً وَسَلَامًا ۷۵ خَالِدِينَ فِيهَا ۚ حَسُنَتْ
مُسْتَقَرًّا وَمُقَامًا ۷۶ قُلْ مَا يَعْبَأُ بِكُمْ رَبِّي لَوْلَا دُعَاؤُكُمْ ۖ فَقَدْ كَذَّبْتُمْ فَسَوْفَ يَكُونُ لِزَامًا ۷۷

الربع

آيَاتُهَا ۲۲۷ | ۲۶ سُورَةُ الشُّعَرَاءِ مَكِّيَّةٌ ۵۶ | رُكُوعَاتُهَا ۱۱

ترجمہ المشرقیؒ: ۱۰۳ آیات | بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ | ترجمہ مولانا جالندھریؒ: ۱۲۴ آیات

المنزل الخامس (۵)

طسم ۱ تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ الْمُبِينِ ۲

اور وہ کہ جب ان کو پروردگار کی باتیں سمجھائی جاتی ہیں تو ان پر اندھے اور بہرے ہو کر نہیں گرتے (بلکہ غور سے سنتے ہیں)۔ ۷۳ (ف) اور وہ جو (خدا سے) دعا مانگتے ہیں کہ اے پروردگار ہم کو ہماری بیویوں کی طرف سے (دل کا چین) اور اولاد کی طرف سے آنکھ کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں پرہیزگاروں کا امام بنا۔ ۷۴ (ف) ان (صفات کے) لوگوں کو ان کے صبر کے بدلے اونچے اونچے محل دیئے جائیں گے اور وہاں فرشتے ان سے دعا و سلام کے ساتھ ملاقات کریں گے۔ ۷۵ (ف) اس میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور وہ ٹھہرانے اور رہنے کی بہت ہی عمدہ جگہ ہے۔ ۷۶ (ف) کہہ دو کہ اگر تم (خدا کو) نہیں پکارتے تو میرا پروردگار بھی تمہاری کچھ پروا نہیں کرتا تم نے تکذیب کی ہے سو اس کی سزا (تمہارے لئے) لازم ہو گئی۔ ۷۷ (ف)

تعارفی نوٹ سورہ شعراء

اس سورت میں وہ عظیم الشان تعلیم دنیا میں سرخرو ہو کر چلنے کی دی گئی ہے جو ابدالآباد تک ہر زندہ قوم کو زندہ رکھنے کیلئے کافی ہے۔ یہ تعلیم مختصر الفاظ میں حسب ذیل ہے: (ا) صحیفہ فطرت کی ہر پیدا شدہ شے سے سبق لینا کہ پروردگار نے جو کچھ پیدا کیا ہے انسان کی فہم و ادراک سے باہر اور انتہائی طور پر حیران کن ہے۔ انسان ان میں سے کسی شے کو بھی پیدا نہیں کر سکتا۔ اس لئے وہی خدا اور اس کا قانون قابل اطاعت ہے۔ (ب) غلام قوم کو ظالم حکمران کے ظلم سے بچا کر لے جانا نبوی فعل ہے اور ہر شخص کو اس پر آمادہ ہونے کی صلاحیت پیدا کرنی لازم ہے۔ (ج) حکومت حاصل کرنے کے اسباب پیدا کرنا صلاحیت عمل ہے۔ (د) خدا کے بھیجے ہوئے رسول قوموں کو امن اور سلامتی کے مقام پر پہنچانے کیلئے آئے تھے اس لئے یہ قوم اس مقام پر پہنچ سکتی ہے اگر وہ قانون فطرت سے خوفزدہ ہو اور اپنے امیر کی اطاعت کرے۔ (ہ) مغرور قومیں جو کمزوروں پر ظلم کرتی ہیں؛ جو عورتوں کو چھوڑ کر مردوں سے خلاف فطرت فعل کرتی ہیں؛ جو کم تولتی ہیں ہلاکت کی طرف جا رہی ہیں۔ (و) وحی اس غور و فکر کا نتیجہ تھی جس کو جبرئیل نے رسول صلعم کے ذہن پر نازل کیا۔ اس لئے قرآن کسی ان پڑھ یا جاہل کی تصنیف نہیں بلکہ اسی رسول کا قول ہے جو علم و فضل میں یکتائے روزگار تھا۔ (ز) جماعت کے رہنما کیلئے لازم ہے کہ وہ پہلے اپنے قریبی عزیزوں کو اپنی طرف بلائے اور اپنی جماعت کے آدمیوں سے انتہائی مشفقانہ سلوک کرے۔ (ح) شاعر گمراہ ہیں اور ان کے پیچھے لگنے والے گمراہ لوگ ہیں۔ ظالم سے انتقام لینے کا جذبہ جماعت میں پیدا کرنا اور ان کو (خواہ ان کی تعداد کتنی ہی تھوڑی ہو) قتال کے لئے تیار کرنا عمل صالح ہے۔ اس کے بغیر جماعت زندہ نہیں رہ سکتی۔ (تک۔ ۱:۱۸۶)

طسم ۱ (ف) یہ قرآن کی آیات نہیں بلکہ ایک کتاب مبین کی آیات ہیں (جو صحیفہ فطرت ہے) ۲ (تذ۔ ۲:۱۹)

Marfat.com

لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ اَلَّا يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ۳ اِنْ نَّشَاْ نُنَزِّلْ عَلَيْهِمْ مِّنَ
السَّمَآءِ اٰيَةً فَظَلَّتْ اَعْنَاقُهُمْ لَهَا خٰضِعِيْنَ ۴ وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنَ
الرَّحْمٰنِ مُحْدَثٍ اِلَّا كَانُوْا عَنْهُ مُعْرِضِيْنَ ۵ فَقَدْ كَذَّبُوْا فَسَيَاْتِيْهِمْ اَنْۢبٰٓؤُا
مَا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۶ اَوَلَمْ يَرَوْا اِلَى الْاَرْضِ كَمْ اَنْۢبَتْنَا فِيْهَا
مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيْمٍ ۷ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۸
وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۹ ع وَاِذْ نَادٰى رَبُّكَ مُوْسٰٓى اَنِ ائْتِ
الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۱۰ قَوْمَ فِرْعَوْنَ ؕ اَلَا يَتَّقُوْنَ ۱۱ قَالَ رَبِّ اِنِّيْٓ اَخَافُ
اَنْ يُّكَذِّبُوْنِ ۱۲ وَيَضِيْقُ صَدْرِيْ وَلَا يَنْطَلِقُ لِسَانِيْ فَاَرْسِلْ اِلٰى
هٰرُوْنَ ۱۳ وَلَهُمْ عَلَيَّ ذَنْۢبٌ فَاَخَافُ اَنْ يَّقْتُلُوْنِ ۱۴

اے محمدؐ! تو تو اس فکر میں کہ یہ لوگ کیوں مومن نہیں ہوتے اپنی جان تک بھی ہلاک کردے گا۔ (۳) (تک۔۲:۲۲۹) اگر ہم مناسب سمجھیں تو اسی وقت ان لوگوں پر آسمان سے دردناک عذاب بھیجیں حتیٰ کہ ان کی گردنیں اس کے آگے جھک کر رہ جائیں۔ (۴) (تذ۔۱:۸۰) جو نئی نصیحت ان کے پاس خدا کی طرف سے آتی ہے یہ اس سے منہ موڑتے ہیں۔ (۵) (تک۔۱:۱۸۱) تو عنقریب ان کے پاس "خبریں" آئیں گی (اس انتقام کی) جو ان کے مخول اڑانے کی سزا میں لیا جانے والا ہے (۶)' (تک۔۱:۱۸۱) کیا یہ کافر اندھے ہیں اور نہیں دیکھتے کہ ہم نے زمین (کی مٹی) میں سے (جو بظاہر مردہ اور بیکار معلوم ہوتی ہے) کتنے لاتعداد قسم کے نہایت خوبصورت اور باعزت اور قیمتی جوڑے دار درخت اور نباتات اگائیں۔ (۷) (تک۔۱:۱۸۱) اگر وہ غور کرنے والے ہوتے تو اسی ایک بات پر خدا کے آگے جھک جاتے لیکن اکثر انسان ناقص الفہم ہوتے ہیں کہ ان حیرت انگیز واقعات کو دیکھ کر بھی ایمان نہیں لاتے۔ (۸) (تک۔۱:۱۸۱) اور (یہ سمجھ لو کہ) تمہارا پروردگار نہایت ہی صاحب عزت اور نہایت ہی صاحب رحم ہے۔ (۹) (حد:۷۷) موسیٰؑ اور ہارونؑ کو خدا نے کہا فرعون کی طرف جاؤ۔ (تک۔۱:۱۸۱) اور جب تمہارے پروردگار نے موسیٰؑ کو پکارا کہ ظالم لوگوں کے پاس جاؤ۔ (۱۰) (ف) (یعنی) قوم فرعون کے پاس۔ کیا یہ ڈرتے نہیں۔ (۱۱) (ف) انہوں نے کہا میرے پروردگار میں ڈرتا ہوں کہ یہ مجھے جھوٹا سمجھیں۔ (۱۲) (ف) اور میرا دل تنگ ہوتا ہے اور میری زبان رکتی ہے تو ہارونؑ کو حکم بھیج کہ میرے ساتھ چلیں۔ (۱۳) (ف) اور ان لوگوں کا مجھ پر ایک گناہ (یعنی قبطی کے خون کا دعویٰ) بھی ہے سو مجھے یہ خوف ہے کہ مجھ کو مار ہی ڈالیں۔ (۱۴) (ف)

قَالَ كَلَّا ۚ فَاذْهَبَا بِاٰيٰتِنَآ اِنَّا مَعَكُمْ مُّسْتَمِعُوْنَ ﴿١٥﴾ فَاْتِيَا فِرْعَوْنَ فَقُوْلَآ
اِنَّا رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٦﴾ اَنْ اَرْسِلْ مَعَنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ؕ ﴿١٧﴾ قَالَ اَلَمْ
نُرَبِّكَ فِيْنَا وَلِيْدًا وَّلَبِثْتَ فِيْنَا مِنْ عُمُرِكَ سِنِيْنَ ﴿١٨﴾ وَفَعَلْتَ فَعْلَتَكَ
الَّتِيْ فَعَلْتَ وَاَنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿١٩﴾ قَالَ فَعَلْتُهَآ اِذًا وَّاَنَا مِنَ الضَّآلِّيْنَ ؕ ﴿٢٠﴾
فَفَرَرْتُ مِنْكُمْ لَمَّا خِفْتُكُمْ فَوَهَبَ لِيْ رَبِّيْ حُكْمًا وَّجَعَلَنِيْ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٢١﴾
وَتِلْكَ نِعْمَةٌ تَمُنُّهَا عَلَيَّ اَنْ عَبَّدْتَّ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ؕ ﴿٢٢﴾ قَالَ فِرْعَوْنُ وَمَا رَبُّ
الْعٰلَمِيْنَ ؕ ﴿٢٣﴾ قَالَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ؕ اِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِيْنَ ﴿٢٤﴾
قَالَ لِمَنْ حَوْلَهٗٓ اَلَا تَسْتَمِعُوْنَ ﴿٢٥﴾ قَالَ رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٢٦﴾
قَالَ اِنَّ رَسُوْلَكُمُ الَّذِيْٓ اُرْسِلَ اِلَيْكُمْ لَمَجْنُوْنٌ ﴿٢٧﴾ قَالَ رَبُّ الْمَشْرِقِ
وَالْمَغْرِبِ وَمَا بَيْنَهُمَا ؕ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿٢٨﴾

فرمایا ہرگز نہیں، تم دونوں ہماری نشانیاں لے کر جاؤ ہم تمہارے ساتھ سننے والے ہیں۔ (۱۵) (ف) تو دونوں فرعون کے پاس جاؤ اور
کہو کہ ہم تمام جہانوں کے مالک کے بھیجے ہوئے ہیں۔ (۱۶) (ف) بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ روانہ کر دو۔ (۱۷) (تک۔ ا:
۱۸۱) فرعون نے موسیٰؑ سے کہا کہ (اے ناشکرے!) ہم نے تم کو پالا تھا اور کئی برس تو ہمارے پاس رہا۔ (۱۸) (تک۔ ۱۸۲:۱) اور ایک
آدمی کو بھی تو نے قتل کیا تھا اور تو سزا کے خوف سے ہم سے بھاگ گیا۔ (تک ا۔:۱۸۲) اور تم ناشکرے معلوم ہوتے ہو۔
(۱۹) (ف) (موسیٰؑ نے) کہا کہ (ہاں) وہ حرکت مجھ سے ناگہاں سرزد ہوئی تھی اور میں خطا کاروں میں تھا۔ (۲۰) (ف) تو جب مجھے تم
سے ڈر لگا تو میں تم سے بھاگ گیا، پھر خدا نے مجھے نبوت و علم بخشا، اور مجھے پیغمبروں میں سے کیا۔ (۲۱) (ف) اے فرعون! کیا یہ مجھ کو
احساناً کہتے ہو کہ ہم نے بنی اسرائیل کو غلامی میں لگا رکھا ہے اور ان کو مزدوریاں ملتی ہے۔ (۲۲) (تذ۔ ۲۱۴:۱) فرعون نے کہا میں نہیں
جانتا تیرا رب کون ہے۔ (۲۳) (تک۔ ۱۸۲:۱) کہا کہ آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان دونوں میں ہے سب کا مالک بشرطیکہ تم لوگوں کو
یقین ہو۔ (۲۴) (ف) فرعون نے اپنے اہالی موالی سے کہا کہ کیا تم سنتے نہیں۔ (۲۵) (موسیٰؑ نے کہا) کہ تمہارا اور تمہارے باپ دادا کا
مالک۔ (۲۶) (ف) (فرعون نے) کہا کہ (یہ) پیغمبر جو تمہاری طرف بھیجا گیا ہے باؤلا ہے۔ (۲۷) (ف) (موسیٰؑ نے) کہا مشرق اور
مغرب اور جو کچھ ان دونوں میں ہے سب کا مالک۔ بشرطیکہ تم کو سمجھ ہو۔ (۲۸) (ف)

Marfat.com

قَالَ لَئِنِ اتَّخَذْتَ اِلٰهًا غَيْرِيْ لَاَجْعَلَنَّكَ مِنَ الْمَسْجُوْنِيْنَ ﴿۲۹﴾ قَالَ اَوَلَوْ جِئْتُكَ
بِشَيْءٍ مُّبِيْنٍ ﴿۳۰﴾ قَالَ فَاْتِ بِهٖۤ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۳۱﴾ فَاَلْقٰى عَصَاهُ
فَاِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُّبِيْنٌ ﴿۳۲﴾ وَّنَزَعَ يَدَهٗ فَاِذَا هِيَ بَيْضَآءُ لِلنّٰظِرِيْنَ ﴿۳۳﴾ قَالَ ع
لِلْمَلَاِ حَوْلَهٗۤ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ عَلِيْمٌ ﴿۳۴﴾ يُّرِيْدُ اَنْ يُّخْرِجَكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ
بِسِحْرِهٖ فَمَاذَا تَاْمُرُوْنَ ﴿۳۵﴾ قَالُوْۤا اَرْجِهْ وَاَخَاهُ وَابْعَثْ فِي الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ ﴿۳۶﴾
يَاْتُوْكَ بِكُلِّ سَحَّارٍ عَلِيْمٍ ﴿۳۷﴾ فَجُمِعَ السَّحَرَةُ لِمِيْقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿۳۸﴾
وَّقِيْلَ لِلنَّاسِ هَلْ اَنْتُمْ مُّجْتَمِعُوْنَ ﴿۳۹﴾ لَعَلَّنَا نَتَّبِعُ السَّحَرَةَ اِنْ كَانُوْا هُمُ
الْغٰلِبِيْنَ ﴿۴۰﴾ فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ قَالُوْا لِفِرْعَوْنَ اَئِنَّ لَنَا لَاَجْرًا اِنْ كُنَّا
نَحْنُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿۴۱﴾ قَالَ نَعَمْ وَاِنَّكُمْ اِذًا لَّمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿۴۲﴾ قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰۤى اَلْقُوْا
مَاۤ اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ ﴿۴۳﴾ فَاَلْقَوْا حِبَالَهُمْ وَعِصِيَّهُمْ وَقَالُوْا بِعِزَّةِ فِرْعَوْنَ اِنَّا
لَنَحْنُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿۴۴﴾

اگر تونے میرے سوا کسی کو رب مانا تو تم کو قید کرلوں گا۔ ﴿۲۹﴾ (تک۔۱:۱۸۲) (موسیٰ نے) کہا خواہ میں آپ کے پاس روشن چیز لاؤں (یعنی معجزہ) ﴿۳۰﴾ (ف) اگر تیر پاس کچھ ہے تو لا۔ ﴿۳۱﴾ (تک۔۱۸۲۱) پس انہوں نے اپنی لاٹھی ڈالی تو وہ اسی وقت صریح اژدہا بن گئی۔ ﴿۳۲﴾ (ف) اور اپنا ہاتھ نکالا تو اسی دم دیکھنے والوں کو سفید (براق نظر آنے لگا) ﴿۳۳﴾ (ف) فرعون نے اپنے گرد کے سرداروں سے کہا یہ کامل فن جادوگر ہے۔ ﴿۳۴﴾ (ف) چاہتا ہے کہ تم کو اپنے جادو (کے زور) سے تمہارے ملک سے نکال دے تو تمہاری کیا رائے ہے؟ ﴿۳۵﴾ (ف) انہوں نے کہا کہ اسے اور اس کے بھائی (کے بارے) میں کچھ توقف کیجیے اور شہروں میں ہرکارے بھیج دیجیے۔ ﴿۳۶﴾ کہ سب ماہر جادوگروں کو (جمع کرکے) آپ کے پاس لے آئیں۔ ﴿۳۷﴾ (ف) تو جادوگر ایک مقرر دن کی معیاد پر جمع ہو گئے۔ ﴿۳۸﴾ (ف) اور لوگوں سے کہہ دیا گیا کہ تم (سب) کو اکٹھے ہو کر جانا چاہیے۔ ﴿۳۹﴾ (ف) تاکہ اگر جادوگر غالب رہیں تو ہم ان کے پیرو ہو جائیں۔ ﴿۴۰﴾ (ف) جب جادوگر آ گئے تو فرعون سے کہنے لگے کہ اگر ہم غالب رہے تو ہمیں صلہ بھی عطا ہوگا؟ ﴿۴۱﴾ (ف) فرعون نے کہا ہاں اور تم مقربوں میں بھی داخل کر لئے جاؤ گے۔ ﴿۴۲﴾ (ف) موسیٰ نے ان سے کہا کہ جو چیز ڈالنی چاہتے ہو ڈالو۔ ﴿۴۳﴾ (ف) تو انہوں نے اپنی رسیاں اور لاٹھیاں ڈالیں اور کہنے لگے کہ فرعون کے اقبال کی قسم ہم ضرور غالب رہیں گے۔ ﴿۴۴﴾ (ف)

فَاَلْقٰی مُوْسٰی عَصَاهُ فَاِذَا هِیَ تَلْقَفُ مَا یَاْفِكُوْنَ ﴿۴۵﴾ فَاُلْقِیَ السَّحَرَةُ سٰجِدِیْنَ ﴿۴۶﴾
قَالُوْۤا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۴۷﴾ رَبِّ مُوْسٰی وَهٰرُوْنَ ﴿۴۸﴾ قَالَ اٰمَنْتُمْ لَهٗ قَبْلَ اَنْ
اٰذَنَ لَكُمْ ۚ اِنَّهٗ لَكَبِیْرُكُمُ الَّذِیْ عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ ۚ فَلَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۬ؕ لَاُقَطِّعَنَّ
اَیْدِیَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ وَّلَاُوصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِیْنَ ﴿۴۹﴾ قَالُوْا لَا ضَیْرَ ۫
اِنَّاۤ اِلٰی رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ ﴿۵۰﴾ اِنَّا نَطْمَعُ اَنْ یَّغْفِرَ لَنَا رَبُّنَا خَطٰیٰنَاۤ اَنْ كُنَّاۤ
اَوَّلَ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۵۱﴾ وَاَوْحَیْنَاۤ اِلٰی مُوْسٰۤی اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِیْۤ اِنَّكُمْ مُّتَّبَعُوْنَ ﴿۵۲﴾ ع
فَاَرْسَلَ فِرْعَوْنُ فِی الْمَدَآىِٕنِ حٰشِرِیْنَ ﴿۵۳﴾ اِنَّ هٰۤؤُلَآءِ لَشِرْذِمَةٌ قَلِیْلُوْنَ ﴿۵۴﴾
وَاِنَّهُمْ لَنَا لَغَآىِٕظُوْنَ ﴿۵۵﴾ وَاِنَّا لَجَمِیْعٌ حٰذِرُوْنَ ﴿۵۶﴾ فَاَخْرَجْنٰهُمْ مِّنْ
جَنّٰتٍ وَّعُیُوْنٍ ﴿۵۷﴾ وَّكُنُوْزٍ وَّمَقَامٍ كَرِیْمٍ ﴿۵۸﴾ كَذٰلِكَ ؕ وَاَوْرَثْنٰهَا بَنِیْۤ
اِسْرَآءِیْلَ ﴿۵۹﴾

پھر موسیٰ نے اپنی لاٹھی ڈالی، تو وہ ان چیزوں کو جو جادوگروں نے بنائی تھیں یکا یک نگلنے لگی۔ ﴿۴۵﴾ (ف) تب جادوگر سجدے میں گر پڑے۔ ﴿۴۶﴾ (ف) (اور) کہنے لگے کہ ہم تمام جہاں کے مالک پر ایمان لائے۔ ﴿۴۷﴾ (ف) جو موسیٰ اور ہارون کا مالک ہے۔ ﴿۴۸﴾ (ف) فرعون نے کہا کیا اس سے پہلے کہ میں تم کو اجازت دوں تم اس پر ایمان لے آئے۔ بیشک یہ تمہارا بڑا ہے جس نے تم کو جادو سکھایا ہے۔ سو عنقریب تم (اس کا انجام) معلوم کر لو گے کہ میں تمہارے ہاتھ اور پاؤں اطراف مخالف سے کٹوا دوں گا اور تم سب کو سولی چڑھوا دوں گا۔ ﴿۴۹﴾ (ف) انہوں نے کہا کچھ نقصان (کی بات) نہیں۔ ہم اپنے پروردگار کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ ﴿۵۰﴾ (ف) ہمیں امید ہے کہ ہمارا پروردگار ہمارے گناہ بخش دے گا اس لئے ہم اول ایمان لانے والوں میں ہیں۔ ﴿۵۱﴾ (ف) اور ہم نے موسیٰ کی طرف وحی بھیجی کہ ہمارے بندوں کو رات کو لے نکلو کہ (فرعونیوں کی طرف سے) تمہارا تعاقب کیا جائے گا۔ ﴿۵۲﴾ (ف) تو فرعون نے شہروں میں نقیب روانہ کئے۔ ﴿۵۳﴾ (ف) (اور کہا) کہ یہ لوگ تھوڑی سی جماعت ہے۔ ﴿۵۴﴾ (ف) اور یہ ہمیں غصہ دلا رہے ہیں۔ ﴿۵۵﴾ (ف) اور ہم سب باساز و سامان ہیں۔ ﴿۵۶﴾ (ف) پھر ہم نے فرعون کی قوم کو باغوں اور چشموں اور خزانوں اور عزت کی جگہ سے نکال باہر کیا۔ ﴿۵۷﴾ (تذ۔ا:۱۱۶) ان کی عظمت یوں خاک میں ملا دی۔ ﴿۵۸﴾ (تذ۔ا:۱۱۶) اور بالآخر بنی اسرائیل کو ان نعمتہائے الٰہی کا وارث بنایا۔ ﴿۵۹﴾ (تذ۔ا:۱۱۶)

Marfat.com

فَاَتْبَعُوْهُمْ مُّشْرِقِيْنَ ﴿۶۰﴾ فَلَمَّا تَرَآءَ الْجَمْعٰنِ قَالَ اَصْحٰبُ مُوْسٰٓى اِنَّا لَمُدْرَكُوْنَ ﴿۶۱﴾
قَالَ كَلَّا ۚ اِنَّ مَعِىَ رَبِّىْ سَيَهْدِيْنِ ﴿۶۲﴾ فَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ
الْبَحْرَ ۖ فَانْفَلَقَ فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ الْعَظِيْمِ ﴿۶۳﴾ وَاَزْلَفْنَا ثَمَّ الْاٰخَرِيْنَ ﴿۶۴﴾
وَاَنْجَيْنَا مُوْسٰى وَمَنْ مَّعَهٗٓ اَجْمَعِيْنَ ﴿۶۵﴾ ثُمَّ اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِيْنَ ﴿۶۶﴾ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ
لَاٰيَةً ۖ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۶۷﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿۶۸﴾ ع وقف لازم
وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ اِبْرٰهِيْمَ ﴿۶۹﴾ اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَا تَعْبُدُوْنَ ﴿۷۰﴾ قَالُوْا نَعْبُدُ
اَصْنَامًا فَنَظَلُّ لَهَا عٰكِفِيْنَ ﴿۷۱﴾ قَالَ هَلْ يَسْمَعُوْنَكُمْ اِذْ تَدْعُوْنَ ﴿۷۲﴾ اَوْ يَنْفَعُوْنَكُمْ
اَوْ يَضُرُّوْنَ ﴿۷۳﴾ قَالُوْا بَلْ وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا كَذٰلِكَ يَفْعَلُوْنَ ﴿۷۴﴾ قَالَ اَفَرَءَيْتُمْ
مَّا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ ﴿۷۵﴾ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمُ الْاَقْدَمُوْنَ ﴿۷۶﴾ فَاِنَّهُمْ عَدُوٌّ لِّىْٓ اِلَّا
رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۷۷﴾

تو انہوں نے سورج نکلتے (یعنی صبح کو) ان کا تعاقب کیا۔ ﴿۶۰﴾ (ف) جب دونوں جماعتیں آمنے سامنے ہوئیں، تو موسیٰ کے ساتھی کہنے لگے کہ ہم تو پکڑے گئے۔ ﴿۶۱﴾ (ف) موسیٰ نے کہا ہرگز نہیں میرا پروردگار میرے ساتھ ہے وہ مجھے رستہ بتائے گا۔ ﴿۶۲﴾ (ف) اس وقت ہم نے موسیٰ کی طرف وحی بھیجی کہ اپنی لاٹھی دریا پر مارو تو دریا پھٹ گیا اور ہر ایک ٹکڑا (یوں) ہوگیا (کہ) گویا بڑا پہاڑ (ہے) ﴿۶۳﴾۔ (ف) اور دوسروں کو وہاں ہم نے قریب کر دیا۔ ﴿۶۴﴾ (ف) اور موسیٰ اور اس کے ساتھ والوں کو تو بچا لیا۔ ﴿۶۵﴾ (ف) پھر ہم نے باقیوں کو غرق کر دیا۔ ﴿۶۶﴾ (حد: ۶۴) اس حادثے میں ایک (بڑا) اشارہ ہے اور ان لوگوں میں سے اکثر ایمان والے تھے ہی نہیں۔ ﴿۶۷﴾ (حد: ۶۴) اور (یہ سمجھ لو) تمہارا پروردگار نہایت ہی صاحب عزت اور نہایت ہی صاحب رحم ہے۔ ﴿۶۸﴾ (حد۔۷۷) اور ان کو ابراہیمؑ کا حال پڑھ کر سنا دو۔ ﴿۶۹﴾ (ف) جب انہوں نے اپنے باپ اور اپنی قوم کے لوگوں سے کہا کہ تم کس چیز کو پوجتے ہو۔ ﴿۷۰﴾ (ف) وہ کہنے لگے کہ ہم بتوں کو پوجتے ہیں اور ان کی پوجا پر قائم ہیں۔ ﴿۷۱﴾ (ف) ابراہیمؑ نے کہا کہ جب تم ان کو پکارتے ہو تو کیا وہ تمہاری آواز کو سنتے ہیں؟ ﴿۷۲﴾ (ف) یا تمہیں کچھ فائدے دے سکتے ہیں یا نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ ﴿۷۳﴾ (ف) انہوں نے کہا (نہیں) بلکہ ہم نے اپنے باپ دادا کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے۔ ﴿۷۴﴾ (ف) ابراہیم نے کہا کہ تم نے دیکھا کہ جن کو تم پوجتے رہے ہو۔ ﴿۷۵﴾ (ف) تم بھی اور تمہارے اگلے باپ دادا بھی۔ ﴿۷۶﴾ (ف) وہ میرے دشمن ہیں لیکن خدائے رب العالمین (میرا دوست ہے)۔ ﴿۷۷﴾ (ف)

Marfat.com

الَّذِیْ خَلَقَنِیْ فَهُوَ یَهْدِیْنِ ﴿٧٨﴾ وَالَّذِیْ هُوَ یُطْعِمُنِیْ وَیَسْقِیْنِ ﴿٧٩﴾ وَاِذَا مَرِضْتُ
فَهُوَ یَشْفِیْنِ ﴿٨٠﴾ وَالَّذِیْ یُمِیْتُنِیْ ثُمَّ یُحْیِیْنِ ﴿٨١﴾ وَالَّذِیْۤ اَطْمَعُ اَنْ یَّغْفِرَ لِیْ
خَطِیْٓــَٔتِیْ یَوْمَ الدِّیْنِ ﴿٨٢﴾ رَبِّ هَبْ لِیْ حُكْمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ ﴿٨٣﴾ وَاجْعَلْ
لِّیْ لِسَانَ صِدْقٍ فِی الْاٰخِرِیْنَ ﴿٨٤﴾ وَاجْعَلْنِیْ مِنْ وَّرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِیْمِ ﴿٨٥﴾
وَاغْفِرْ لِاَبِیْۤ اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الضَّآلِّیْنَ ﴿٨٦﴾ وَلَا تُخْزِنِیْ یَوْمَ یُبْعَثُوْنَ ﴿٨٧﴾ یَوْمَ
لَا یَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ ﴿٨٨﴾ اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ ﴿٨٩﴾ وَاُزْلِفَتِ
الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِیْنَ ﴿٩٠﴾ وَبُرِّزَتِ الْجَحِیْمُ لِلْغٰوِیْنَ ﴿٩١﴾ وَقِیْلَ لَهُمْ اَیْنَمَا كُنْتُمْ
تَعْبُدُوْنَ ﴿٩٢﴾ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ هَلْ یَنْصُرُوْنَكُمْ اَوْ یَنْتَصِرُوْنَ ﴿٩٣﴾ فَكُبْكِبُوْا فِیْهَا هُمْ
وَالْغَاوٗنَ ﴿٩٤﴾

جس نے مجھے پیدا کیا اور وہی مجھے رستہ دکھاتا ہے۔ ﴿٧٨﴾ (ف) اور وہ مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے۔ ﴿٧٩﴾ (ف) اور جب میں بیمار پڑتا ہوں
تو مجھے شفا بخشتا ہے۔ ﴿٨٠﴾ (ف) اور وہ جو مجھے مارے گا اور پھر زندہ کرے گا۔ ﴿٨١﴾ (ف) اور وہ جس سے میں امید رکھتا ہوں کہ
قیامت کے دن میرے گناہ بخشے گا۔ ﴿٨٢﴾ (ف) اے میرے پروردگار مجھے حکومت عطا کر (تاکہ اس حکومت کو مخلوق خدا کے فائدے
کے لئے استعمال کر کے کائنات کا مقصد واضح کر سکوں اور اس قوم کو جس پر میں حکومت کروں ترقی اور تمدن کے فلک الافلاک تک
پہنچا سکوں اس بنا پر اے میرے رب مجھے حکومت دے) اور مجھے صالح العمل لوگوں کے ساتھ ملا دے (کیونکہ زبور میں بار بار تو نے
کئی تاکیدوں کے ساتھ اس امر کا ذکر کیا ہے کہ زمین کے وارث میرے صالح العمل بندے ہی ہیں) ﴿٨٣﴾ (حد: ١٦٨) اور پچھلے لوگوں
میں میرا ذکر نیک (جاری) کر۔ ﴿٨٤﴾ (ف) اور مجھے نعمت کی بہشت کے وارثوں میں کر۔ ﴿٨٥﴾ (ف) اور میرے باپ کو بخش دے کہ وہ
گمراہوں میں سے ہے۔ ﴿٨٦﴾ (ف) اور جس دن لوگ اٹھا کھڑے کئے جائیں گے مجھے رسوا نہ کرنا۔ ﴿٨٧﴾ (ف) جس دن نہ مال ہی
کچھ فائدہ دے سکے گا اور نہ بیٹے۔ ﴿٨٨﴾ (ف) ہاں جو شخص خدا کے پاس پاک دل لے کر آیا (وہ بچ جائے گا)۔ ﴿٨٩﴾ (ف) اور
بہشت پرہیزگاروں کے قریب کر دی جائے گی۔ ﴿٩٠﴾ (ف) اور دوزخ گمراہوں کے سامنے لائی جائے گی۔ ﴿٩١﴾ (ف) اور ان سے
کہا جائے گا جن کو تم پوجتے تھے وہ کہاں ہیں؟ ﴿٩٢﴾ (ف) یعنی جن کو خدا کے سوا (پوجتے تھے) کیا وہ تمہاری مدد کر سکتے ہیں یا خود بدلہ
لے سکتے ہیں۔ ﴿٩٣﴾ (ف) تو وہ اور گمراہ (یعنی بت اور بت پرست) اوندھے منہ دوزخ میں ڈال دیئے جائیں گے۔ ﴿٩٤﴾ (ف)

وَجُنُوْدُ اِبْلِيْسَ اَجْمَعُوْنَ ﴿٩٥﴾ قَالُوْا وَهُمْ فِيْهَا يَخْتَصِمُوْنَ ﴿٩٦﴾ تَاللّٰهِ اِنْ كُنَّا
لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٩٧﴾ اِذْ نُسَوِّيْكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٩٨﴾ وَمَاۤ اَضَلَّنَاۤ اِلَّا
الْمُجْرِمُوْنَ ﴿٩٩﴾ فَمَا لَنَا مِنْ شَافِعِيْنَ ﴿١٠٠﴾ وَلَا صَدِيْقٍ حَمِيْمٍ ﴿١٠١﴾ فَلَوْ اَنَّ
لَنَا كَرَّةً فَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٠٢﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ
مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٠٣﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿١٠٤﴾ كَذَّبَتْ قَوْمُ نُوْحِ ِۨالْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٠٥﴾
اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ نُوْحٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿١٠٦﴾ اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿١٠٧﴾ فَاتَّقُوا
اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿١٠٨﴾ وَمَاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ
الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٠٩﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿١١٠﴾ قَالُوْۤا اَنُؤْمِنُ لَكَ وَاتَّبَعَكَ الْاَرْذَلُوْنَ ﴿١١١﴾
قَالَ وَمَا عِلْمِيْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١١٢﴾ اِنْ حِسَابُهُمْ اِلَّا عَلٰى رَبِّيْ لَوْ
تَشْعُرُوْنَ ﴿١١٣﴾

اور شیطان کے لشکر سب کے سب (داخل جہنم ہوں گے)۔ ﴿٩٥﴾ (ف) (وہاں) وہ آپس میں جھگڑیں گے اور کہیں گے۔ ﴿٩٦﴾ (ف) کہ خدا کی قسم ہم تو صریح گمراہی میں تھے۔ ﴿٩٧﴾ (ف) جب کہ تمہیں (خدائے) رب العالمین کے برابر ٹھہراتے تھے۔ ﴿٩٨﴾ (ف) اور ہم کو ان گنہگاروں ہی نے گمراہ کیا تھا۔ ﴿٩٩﴾ (ف) تو (آج) نہ کوئی ہمارا سفارش کرنے والا ہے۔ ﴿١٠٠﴾ (ف) اور نہ گرم جوش دوست۔ ﴿١٠١﴾ (ف) کاش ہمیں (دنیا میں) پھر جانا ہو تو ہم مومنوں میں ہو جائیں۔ ﴿١٠٢﴾ (ف) بے شک (فطرت کے) اس عظیم منظر میں ایک عظیم الشان اشارہ ہے لیکن اکثر لوگ اس حقیقت کبریٰ پر ایمان نہیں رکھتے۔ ﴿١٠٣﴾ (حد: ۷۷) اور (یہ سمجھ لو کہ) تمہارا پروردگار نہایت ہی صاحب عزت اور نہایت ہی صاحب رحم ہے۔ ﴿١٠٤﴾ (حد: ۷۷) نوحؑ کی قوم نے اپنے رسول کو جھٹلایا۔ ﴿١٠٥﴾ (تک۔ ۱: ۱۸۲) نوحؑ نے کہا اے قوم! کیا تم خدا (کے اٹل قانون) سے نہیں ڈرتے۔ ﴿١٠٦﴾ (تک۔ ۱: ۱۸۳) میں تمہاری طرف بھیجا گیا ہوں تاکہ تم کو امن اور سلامتی کی منزل تک پہنچاؤں۔ ﴿١٠٧﴾ (تک۔ ۱: ۱۸۳) پس اس خدا سے ڈرو اور میرے حکموں کی اطاعت کرو۔ ﴿١٠٨﴾ (تک۔ ۱: ۱۸۳) اور میں (اس امن کے مقام تک تمہیں پہنچانے کے لئے) تم سے کوئی اجرت نہیں مانگتا۔ میری اجرت تو سوائے پروردگار عالمیاں کے کسی اور کے ذمے نہیں۔ ﴿١٠٩﴾ (تک۔ ۱: ۱۸۳) پس ڈرو خدا سے اور میری اطاعت کرو۔ ﴿١١٠﴾ (تک۔ ۱: ۱۸۳) قوم نے کہا کہ ہم تجھ پر ایمان لائیں حالانکہ تیرے پیرو رذیل اور غریب لوگ ہیں۔ ﴿١١١﴾ (تک۔ ۱: ۱۸۳) نوحؑ نے کہا مجھے کیا معلوم کہ وہ کیا کرتے ہیں۔ ﴿١١٢﴾ (ف) ان کا حساب (اعمال) میرے پروردگار کے ذمے ہے کاش تم سمجھو۔ ﴿١١٣﴾ (ف)

وَمَآ اَنَا بِطَارِدِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۱۴﴾ اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۱۵﴾ قَالُوْا لَئِنْ لَّمْ
تَنْتَهِ يٰنُوْحُ لَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْمَرْجُوْمِيْنَ ﴿۱۱۶﴾ قَالَ رَبِّ اِنَّ قَوْمِيْ كَذَّبُوْنِ ﴿۱۱۷﴾
فَافْتَحْ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُمْ فَتْحًا وَّنَجِّنِيْ وَمَنْ مَّعِيَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۱۸﴾ فَاَنْجَيْنٰهُ
وَمَنْ مَّعَهٗ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ﴿۱۱۹﴾ ثُمَّ اَغْرَقْنَا بَعْدُ الْبٰقِيْنَ ﴿۱۲۰﴾ اِنَّ فِيْ
ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۭ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۲۱﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۲۲﴾
كَذَّبَتْ عَادُ ۨ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۲۳﴾ اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ هُوْدٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۲۴﴾
اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿۱۲۵﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿۱۲۶﴾ وَمَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ
اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰي رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۲۷﴾ اَتَبْنُوْنَ بِكُلِّ رِيْعٍ اٰيَةً تَعْبَثُوْنَ ﴿۱۲۸﴾
وَتَتَّخِذُوْنَ مَصَانِعَ لَعَلَّكُمْ تَخْلُدُوْنَ ﴿۱۲۹﴾ وَاِذَا بَطَشْتُمْ بَطَشْتُمْ جَبَّارِيْنَ ﴿۱۳۰﴾

النصف ع ۶

اور میں مومنوں کو نکال دینے والا نہیں ہوں۔ ﴿۱۱۴﴾ (ف) میں تو صرف کھول کھول کر نصیحت کرنے والا ہوں۔ ﴿۱۱۵﴾ (ف) قوم نے دھمکی دی کہ ہم اے نوحؑ! اگر تو باز نہ آیا تو تجھ کو سنگسار کر دیں گے۔ ﴿۱۱۶﴾ (تک۔ ۱:۱۸۳) نوحؑ نے کہا کہ پروردگار میری قوم نے تو مجھے جھٹلا دیا۔ ﴿۱۱۷﴾ (ف) سو تو میرے اور ان کے درمیان ایک کھلا فیصلہ کر دے اور مجھے اور جو میرے ساتھ ہیں ان کو بچا لے۔ ﴿۱۱۸﴾ (ف) پھر ہم نے نوحؑ کو بھری ہوئی کشتی میں چڑھا کر بچا لیا۔ ﴿۱۱۹﴾ (تک۔ ۱:۱۸۳) اور باقی سب کو طوفان میں غرق کر دیا۔ ﴿۱۲۰﴾ (تک۔ ۱:۱۸۳) بے شک (فطرت کے) اس منظر میں ایک عظیم الشان اشارہ ہے لیکن اکثر لوگ اس حقیقت کبریٰ پر ایمان نہیں رکھتے۔ ﴿۱۲۱﴾ (حد: ۷۷۔ (۸) اور (یہ سمجھ لو کہ) تمہارا پروردگار نہایت ہی صاحب عزت اور صاحب رحم ہے۔ ﴿۱۲۲﴾ (حد: ۷۷ (۹) عاد کی قوم نے ہودؑ کو جھٹلایا۔ ﴿۱۲۳﴾ (تک۔ ۱:۱۸۳) ہودؑ نے کہا اے قوم! کیا تم خدا (کے اٹل قانون) سے نہیں ڈرتے۔ ﴿۱۲۴﴾ (تک۔ ۱:۱۸۳ (۱۰۶) میں تمہاری طرف بھیجا گیا ہوں تاکہ تم کو امن اور سلامتی کی منزل تک پہنچاؤں۔ ﴿۱۲۵﴾ (تک۔ ۱:۱۸۳ (۱۰۷) پس اس خدا سے ڈرو اور میرے حکموں کی اطاعت کرو۔ ﴿۱۲۶﴾ (تک۔ ۱:۱۸۳ (۱۰۸) (اس امن کے مقام تک تمہیں پہنچانے کے لئے) تم سے کوئی اجرت نہیں مانگتا۔ میری اجرت تو سوائے پروردگار عالمیاں کے کسی اور کے ذمے نہیں۔ ﴿۱۲۷﴾ (تک۔ ۱:۱۸۳ (۱۰۹) تم ہر اونچی زمین پر بڑے بڑے مکان بناتے ہو۔ ﴿۱۲۸﴾ (تک۔ ۱:۱۸۳) اور گمان میں ہو کہ ہمیشہ رہو گے۔ ﴿۱۲۹﴾ (تک۔ ۱:۱۸۳) اور جب کسی کو پکڑتے ہو تو ظالموں کی طرح دردناک سزائیں دیتے ہو۔ ﴿۱۳۰﴾ (تک۔ ۱:۱۸۳)

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوْنِ ﴿١٣١﴾ وَ اتَّقُوا الَّذِيْٓ اَمَدَّكُمْ بِمَا تَعْلَمُوْنَ ﴿١٣٢﴾ اَمَدَّكُمْ
بِاَنْعَامٍ وَّ بَنِيْنَ ﴿١٣٣﴾ وَجَنّٰتٍ وَّ عُيُوْنٍ ﴿١٣٤﴾ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ
عَظِيْمٍ ﴿١٣٥﴾ قَالُوْا سَوَآءٌ عَلَيْنَآ اَوَعَظْتَ اَمْ لَمْ تَكُنْ مِّنَ الْوٰعِظِيْنَ ﴿١٣٦﴾ اِنْ هٰذَآ
اِلَّا خُلُقُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿١٣٧﴾ وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ﴿١٣٨﴾ فَكَذَّبُوْهُ فَاَهْلَكْنٰهُمْ ۭ اِنَّ فِيْ
ع ١٨/١١ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۭ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٣٩﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿١٤٠﴾
كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٤١﴾ اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ صٰلِحٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿١٤٢﴾ اِنِّيْ
لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿١٤٣﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوْنِ ﴿١٤٤﴾ وَمَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ
اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰي رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٤٥﴾ اَتُتْرَكُوْنَ فِيْ مَا هٰهُنَآ اٰمِنِيْنَ ﴿١٤٦﴾
فِيْ جَنّٰتٍ وَّ عُيُوْنٍ ﴿١٤٧﴾ وَّ زُرُوْعٍ وَّ نَخْلٍ طَلْعُهَا هَضِيْمٌ ﴿١٤٨﴾

پس ڈرو خدا سے اور میری اطاعت کرو۔ ﴿١٣١﴾ (تک۔ا:١٨٣ (١١٠) اور لوگو! اس احکم الحاکمین کی سزا سے بچو اور اس سے خوف کھاؤ جس نے تمہاری مدد ان چیزوں سے کی جو تم کو خوب معلوم ہیں۔ ﴿١٣٢﴾ (تذ۔ا:١١٦) تم کو مال مویشی اور اولاد کی کثرت سے مدد دی۔ ﴿١٣٣﴾ (تذ۔ا:١١٦) باغوں اور نہروں کا تم کو حکمران کیا۔ ﴿١٣٤﴾ (تذ۔ا:١١٦) مجھ کو تمہارے بارے میں بڑے (سخت) دن کے عذاب کا خوف ہے۔ ﴿١٣٥﴾ (ف) وہ کہنے لگے ہمیں خواہ نصیحت کرو یا نہ کرو ہمارے لئے یکساں ہے۔ ﴿١٣٦﴾ (ف) یہ تو اگلوں ہی کے طریق ہیں۔ ﴿١٣٧﴾ (ف) اور ہم پر کوئی عذاب نہیں آئے گا۔ ﴿١٣٨﴾ (ف) پھر انہوں نے اس کو جھٹلایا تو ہم نے اس قوم کو ہلاک کر دیا۔ اس میں ایک اشارہ ہے اور ان لوگوں میں اکثر تو ایمان والے تھے ہی نہیں۔ ﴿١٣٩﴾ (حد۔٦٤) اور (یہ سمجھ لو کہ) تمہارا پروردگار نہایت ہی صاحب عزت اور نہایت ہی صاحب رحم ہے۔ ﴿١٤٠﴾ (حد:٧٧۔(٩) ثمود کی قوم نے صالحؑ کو جھٹلایا۔ ﴿١٤١﴾ (تک۔ا:١٨٣) صالحؑ نے کہا اے قوم! کیا تم خدا (کے اٹل قانون) سے نہیں ڈرتے۔ (تک۔ا:١٨٣) ﴿١٤٢﴾ (١٠٧) میں تمہاری طرف بھیجا گیا ہوں تا کہ تم کو امن اور سلامتی کی منزل تک پہنچاؤں۔ ﴿١٤٣﴾ (تک۔ا:١٨٣ (١٠٨) پس اس خدا سے ڈرو اور میرے حکموں کی اطاعت کرو۔ ﴿١٤٤﴾ (تک۔ا:١٨٣ (١٠٩) اور میں (اس امن کے مقام تک تمہیں پہنچانے کے لئے) تم سے کوئی اجرت نہیں مانگتا۔ میری اجرت تو سوائے پروردگار عالمیان کے کسی اور کے ذمے نہیں۔ ﴿١٤٥﴾ (تک۔ا:١٨٣ (١١٠) کیا تم لوگ اس زعم باطل میں ہو کہ ان باغات اور نہروں میں ﴿١٤٦﴾ بے روک ٹوک اور امن و امان سے چھوڑ دیئے جاؤ گے۔ ﴿١٤٧﴾ (تذ۔ا:١١٦) کیا جو چیزیں (تمہیں یہاں میسر) ہیں ان میں تم بے خوف چھوڑ دیئے جاؤ گے۔ (یعنی) باغ اور چشمے اور کھیتیاں اور کھجوریں جن کے خوشے لطیف اور نازک ہوتے ہیں۔ ﴿١٤٨﴾ (ف) (١٤٦ تا ١٤٨)

وَتَنۡحِتُوۡنَ مِنَ الۡجِبَالِ بُيُوۡتًا فٰرِهِيۡنَ ﴿۱۴۹﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيۡعُوۡنِ ﴿۱۵۰﴾ وَلَا
تُطِيۡعُوۡۤا اَمۡرَ الۡمُسۡرِفِيۡنَ ﴿۱۵۱﴾ الَّذِيۡنَ يُفۡسِدُوۡنَ فِى الۡاَرۡضِ وَلَا يُصۡلِحُوۡنَ ﴿۱۵۲﴾
قَالُوۡۤا اِنَّمَاۤ اَنۡتَ مِنَ الۡمُسَحَّرِيۡنَ ﴿۱۵۳﴾ مَاۤ اَنۡتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثۡلُنَا ۖۚ فَاۡتِ بِاٰيَةٍ اِنۡ كُنۡتَ
مِنَ الصّٰدِقِيۡنَ ﴿۱۵۴﴾ قَالَ هٰذِهٖ نَاقَةٌ لَّهَا شِرۡبٌ وَّلَـكُمۡ شِرۡبُ يَوۡمٍ مَّعۡلُوۡمٍ ﴿۱۵۵﴾ وَلَا
تَمَسُّوۡهَا بِسُوۡٓءٍ فَيَاۡخُذَكُمۡ عَذَابُ يَوۡمٍ عَظِيۡمٍ ﴿۱۵۶﴾ فَعَقَرُوۡهَا فَاَصۡبَحُوۡا نٰدِمِيۡنَ ﴿۱۵۷﴾
فَاَخَذَهُمُ الۡعَذَابُ ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكۡثَرُهُمۡ مُّؤۡمِنِيۡنَ ﴿۱۵۸﴾
وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الۡعَزِيۡزُ الرَّحِيۡمُ ﴿۱۵۹﴾ كَذَّبَتۡ قَوۡمُ لُوۡطِ اۨلۡمُرۡسَلِيۡنَ ﴿۱۶۰﴾ اِذۡ قَالَ ع۹
لَهُمۡ اَخُوۡهُمۡ لُوۡطٌ اَلَا تَتَّقُوۡنَ ﴿۱۶۱﴾ اِنِّىۡ لَـكُمۡ رَسُوۡلٌ اَمِيۡنٌ ﴿۱۶۲﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ
وَاَطِيۡعُوۡنِ ﴿۱۶۳﴾

تم پہاڑوں میں سرنگیں نکال کر وہاں اپنے گھر تراشتے ہو اور اکڑتے ہو۔ ﴿۱۴۹﴾ (تک۔ ۱:۱۸۳) پس ڈرو خدا سے اور میری اطاعت کرو۔ ﴿۱۵۰﴾ (تک۔ ۱:۱۸۳) اور حد سے تجاوز کرنے والوں کی بات نہ مانو۔ ﴿۱۵۱﴾ (ف) جو ملک میں فساد کرتے ہیں اور اصلاح نہیں کرتے۔ ﴿۱۵۲﴾ (ف) وہ کہنے لگے تم تو جادو زدہ ہو۔ ﴿۱۵۳﴾ (ف) تم اور کچھ نہیں ہماری ہی طرح کے آدمی ہو۔ اگر سچے ہو تو کوئی نشانی پیش کرو۔ ﴿۱۵۴﴾ (ف) صالحؑ نے کہا (دیکھو) یہ اونٹنی ہے (ایک دن) اس کی پانی پینے کی باری ہے اور ایک معین روز تمہاری باری۔ ﴿۱۵۵﴾ (ف) اور اس کو کوئی تکلیف نہ دینا (نہیں تو) تم کو سخت عذاب آ پکڑے گا۔ ﴿۱۵۶﴾ (ف) تو انہوں نے اس کی کونچیں کاٹ ڈالیں۔ پھر نادم ہوئے۔ ﴿۱۵۷﴾ (ف) سو ان کو عذاب نے آ پکڑا۔ (ف) بے شک (فطرت کے) اس منظر میں ایک عظیم الشان اشارہ ہے لیکن اکثر لوگ اس حقیقت کبریٰ پر ایمان نہیں رکھتے۔ ﴿۱۵۸﴾ (حد: ۷۷(۸) اور (یہ سمجھ لو کہ) تمہارا پروردگار نہایت ہی صاحب عزت اور نہایت ہی صاحب رحم ہے۔ ﴿۱۵۹﴾ (حد: ۷۷(۹) قوم لوطؑ نے لوطؑ کو جھٹلایا۔ ﴿۱۶۰﴾ (تک۔ ۱:۱۸۳) لوطؑ نے کہا اے قوم! کیا تم خدا (کے اٹل قانون) سے نہیں ڈرتے۔ ﴿۱۶۱﴾ (تک۔ ۱:۱۸۳ (۱۰۶) میں تمہاری طرف بھیجا گیا ہوں تاکہ تم کو امن اور سلامتی کی منزل تک پہنچاؤں۔ ﴿۱۶۲﴾ (تک۔ ۱:۱۸۳ (۱۰۷) پس اس خدا سے ڈرو اور میرے حکموں کی اطاعت کرو۔ ﴿۱۶۳﴾ (تک۔ ۱:۱۸۳ (۱۰۸)

Marfat.com

وَمَآ أَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ ۖ إِنْ أَجْرِىَ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿۱۶۴﴾ أَتَأْتُونَ
ٱلذُّكْرَانَ مِنَ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿۱۶۵﴾ وَتَذَرُونَ مَا خَلَقَ لَكُمْ رَبُّكُم مِّنْ أَزْوَٰجِكُم ۚ
بَلْ أَنتُمْ قَوْمٌ عَادُونَ ﴿۱۶۶﴾ قَالُوا۟ لَئِن لَّمْ تَنتَهِ يَٰلُوطُ لَتَكُونَنَّ مِنَ ٱلْمُخْرَجِينَ ﴿۱۶۷﴾
قَالَ إِنِّى لِعَمَلِكُم مِّنَ ٱلْقَالِينَ ﴿۱۶۸﴾ رَبِّ نَجِّنِى وَأَهْلِى مِمَّا يَعْمَلُونَ ﴿۱۶۹﴾ فَنَجَّيْنَٰهُ وَأَهْلَهُۥٓ
أَجْمَعِينَ ﴿۱۷۰﴾ إِلَّا عَجُوزًا فِى ٱلْغَٰبِرِينَ ﴿۱۷۱﴾ ثُمَّ دَمَّرْنَا ٱلْءَاخَرِينَ ﴿۱۷۲﴾ وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِم
مَّطَرًا ۖ فَسَآءَ مَطَرُ ٱلْمُنذَرِينَ ﴿۱۷۳﴾ إِنَّ فِى ذَٰلِكَ لَءَايَةً ۖ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُم
مُّؤْمِنِينَ ﴿۱۷۴﴾ وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ ٱلْعَزِيزُ ٱلرَّحِيمُ ﴿۱۷۵﴾ كَذَّبَ أَصْحَٰبُ لْـَٔيْكَةِ
ٱلْمُرْسَلِينَ ﴿۱۷۶﴾ إِذْ قَالَ لَهُمْ شُعَيْبٌ أَلَا تَتَّقُونَ ﴿۱۷۷﴾ إِنِّى لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ﴿۱۷۸﴾

اور میں (اس امن کے مقام تک تمہیں پہنچانے کے لئے) تم سے کوئی اجرت نہیں مانگتا میری اجرت تو سوائے پروردگار عالمیان کے کسی اور کے ذمے نہیں۔ ﴿۱۶۴﴾[1] (تک۔ ۱: ۱۸۳ (۱۰۹) کیا تم اہل عالم میں سے لڑکوں پر مائل ہوتے ہو۔ ﴿۱۶۵﴾ (ف) اور تمہارے پروردگار نے جو تمہارے لئے تمہاری بیویاں پیدا کی ہیں ان کو چھوڑ دیتے ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ تم حد سے نکل جانے والے ہو۔ ﴿۱۶۶﴾ (ف) لوگوں نے کہا اے لوطؑ! اگر تو باز نہ آیا تو ہم تم کو نکال دیں گے۔ ﴿۱۶۷﴾ (تک۔ ۱: ۱۸۴) لوطؑ نے کہا میں تمہارے کام کا سخت دشمن ہوں۔ ﴿۱۶۸﴾ (ف) اے میرے پروردگار مجھ کو اور میرے گھر والوں کو ان کے کاموں (کے وبال سے) نجات دے۔ ﴿۱۶۹﴾ (ف) پھر ہم نے لوطؑ کو بچا لیا۔ (تک۔ ۱: ۱۸۴) اور ان کے سب گھر والوں کو نجات دی۔ ﴿۱۷۰﴾ (ف) مگر ایک بڑھیا کہ پیچھے رہ گئی۔ ﴿۱۷۱﴾ (ف) پھر ہم نے اوروں کو ہلاک کر دیا۔ ﴿۱۷۲﴾ (ف) پھر ہم نے ان پر ایک (عذاب کی) بارش برسائی، تو کیا ہی بری بارش ان پر تھی جن کو ڈرایا گیا تھا۔ ﴿۱۷۳﴾ (حد: ۶۴) اس عذاب میں ایک اشارہ ہے لیکن یہ لوگ اکثر تو ایمان والے تھے ہی نہیں۔ ﴿۱۷۴﴾ (حد: ۶۴) اور (یہ سمجھ لو کہ) تمہارا پروردگار نہایت ہی صاحب عزت اور نہایت ہی صاحب رحم ہے۔ ﴿۱۷۵﴾ (حد: ۷۷) اصحاب ایکہ نے شعیبؑ کو جھٹلایا۔ ﴿۱۷۶﴾ (تک۔ ۱: ۱۸۴) شعیبؑ نے کہا اے قوم! کیا تم خدا (کے اٹل قانون) سے نہیں ڈرتے۔ ﴿۱۷۷﴾ (تک۔ ۱: ۱۸۳ (۱۰۶) میں تمہاری طرف بھیجا گیا ہوں تاکہ تم کو امن اور سلامتی کی منزل تک پہنچاؤں۔ ﴿۱۷۸﴾ (تک۔ ۱: ۱۸۳ (۱۰۷)

---

[1] (۱۶۳-۱۶۴) قرآن حکیم کے مطالعے سے جو حیرت انگیز بات دم بدم واضح ہوتی ہے وہ ہلاکت اقوام کا مسئلہ ہے قرآن حکیم قوموں کے ہلاک ہونے کی ایک مختصر وجہ........... (۲۶: ۱۲۱) (یعنی ان میں سے اکثر مومن نہ تھے) بیان کرتا ہے۔ رسولوں کے آنے کی ایک مختصر غرض...... (۲۶: ۱۶۲) (یعنی تمہاری طرف بھیجا گیا ہوں کہ تم کو امن کی انتہائی منزل تک پہنچا دوں) قائم کرتا ہے اور قوتوں کو عروج کی منزل تک پہنچانے کا ایک مختصر دستور العمل...... (۲۶: ۱۶۳) پیش کرتا ہے (یعنی ایک تو اللہ کے قانون کا ڈر اپنے دل میں ہمیشہ کیلئے رکھو اور میرے زبانی حکموں کی اطاعت کرو) ان تین مختصر باتوں کی تشریح گویا قریباً تمام قرآن اور انہی پر اقوام کی ہلاقت کا پورا مسئلہ مشتمل ہے۔ (حد: ۱۲۷)

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿۱۷۹﴾ وَمَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى
رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۸۰﴾ اَوْفُوا الْكَيْلَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُخْسِرِيْنَ ﴿۱۸۱﴾ وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ
الْمُسْتَقِيْمِ ﴿۱۸۲﴾ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿۱۸۳﴾
وَاتَّقُوا الَّذِيْ خَلَقَكُمْ وَالْجِبِلَّةَ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۸۴﴾ قَالُوْٓا اِنَّمَآ اَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِيْنَ ﴿۱۸۵﴾
وَمَآ اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا وَاِنْ نَّظُنُّكَ لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۱۸۶﴾ فَاَسْقِطْ عَلَيْنَا كِسَفًا
مِّنَ السَّمَآءِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۱۸۷﴾ قَالَ رَبِّيْٓ اَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۸۸﴾ فَكَذَّبُوْهُ
فَاَخَذَهُمْ عَذَابُ يَوْمِ الظُّلَّةِ ۭ اِنَّهٗ كَانَ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۸۹﴾ اِنَّ
فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۭ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۹۰﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ
الرَّحِيْمُ ﴿۱۹۱﴾ وَاِنَّهٗ لَتَنْزِيْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۹۲﴾ نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ ﴿۱۹۳﴾
عَلٰى قَلْبِكَ لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ﴿۱۹۴﴾ بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ ﴿۱۹۵﴾

پس اس خدا سے ڈرو اور میرے حکموں کی اطاعت کرو۔ ﴿۱۷۹﴾ (تک۔ا:۱۸۳(۱۰۸))اور میں (اس امن کے مقام تک تمہیں پہنچانے کے،
لئے) تم سے کوئی اجرت نہیں مانگتا۔ میری اجرت تو سوائے پروردگار عالمیاں کے کسی اور کے ذمے نہیں۔ ﴿۱۸۰﴾ (تک۔ا:۱۸۳(۱۰۹)) (دیکھو)
پیمانہ پورا بھرا کرو اور نقصان نہ کیا کرو۔ ﴿۱۸۱﴾ (ف) اور ترازو سیدھی رکھ کر تولا کرو۔ ﴿۱۸۲﴾ (ف) اور لوگوں کو ان کی چیزیں کم نہ دیا کرو اور ملک میں
فساد نہ کرتے پھرو۔ ﴿۱۸۳﴾ (ف) اور اس سے ڈرو جس نے تم کو اور تم سے پہلی خلقت کو پیدا کیا۔ ﴿۱۸۴﴾ (ف) انہوں نے کہا تو جادوگر اور جھوٹا
ہے۔ ﴿۱۸۵﴾ (تک۔ا:۱۸۴) اور تم اور کچھ نہیں ہمارے جیسے آدمی ہو اور ہمارا خیال ہے کہ تم جھوٹے ہو۔ ﴿۱۸۶﴾ (ف) تو گرا ہم پر آسمان سے ایک
ٹکڑا اگر تو سچا ہے۔ ﴿۱۸۷﴾ (تک۔ا:۱۸۴) شعیبؑ نے کہا کہ کام جو تم کرتے ہو میرا پروردگار اس سے خوب واقف ہے۔ ﴿۱۸۸﴾ (ف) تو ان لوگوں
نے ان کو جھٹلایا' پس سائبان کے عذاب نے ان کو آ پکڑا۔ بیشک وہ بڑے (سخت) دن کا عذاب تھا۔ ﴿۱۸۹﴾ (ف) بے شک (فطرت کے) اس
منظر میں ایک عظیم الشان اشارہ ہے لیکن اکثر تو اس حقیقت کبریٰ پر ایمان نہیں رکھتے۔ ﴿۱۹۰﴾ (حد۷۷(۸)) اور (یہ سمجھ لو کہ) تمہارا پروردگار
نہایت ہی صاحب عزت اور نہایت ہی صاحب رحم ہے۔ ﴿۱۹۱﴾ (حد:۷۷(۹)) اور اے لوگو! یہ قرآن عظیم بے شک پروردگار عالم کا اتارا ہوا قانون
ہے۔ ﴿۱۹۲﴾ (تذ:۲:۲۶۲) جس کو ہمارے محکمہ آئین کے محافظ دفتر فرشتے (الروح الامین) نے ہمارے اذن سے اتارا۔ ﴿۱۹۳﴾ (تذ۔۲:۲۶۲) (یعنی
اس نے) تمہارے دل پر (القا) کیا ہے۔ (ف) تا کہ تم ڈرانے والے بن سکو۔ ﴿۱۹۴﴾ (تذ۔۲:۲۶۲) روح الامین نے اس کو تیرے ذہن پر
صاف صاف اور واضح عربی زبان میں اس لئے اتارا (تا کہ لوگ غیر زبان کا بہانہ نہ کریں کہ ہم اس کو سمجھ نہیں سکتے) ﴿۱۹۵﴾ (تک۔ا:۱۸۴)

Marfat.com

وَاِنَّهٗ لَفِىۡ زُبُرِ الۡاَوَّلِيۡنَ ﴿۱۹۶﴾ اَوَلَمۡ يَكُنۡ لَّهُمۡ اٰيَةً اَنۡ يَّعۡلَمَهٗ عُلَمٰٓؤُا بَنِىۡۤ
اِسۡرَآءِيۡلَ ﴿۱۹۷﴾ وَلَوۡ نَزَّلۡنٰهُ عَلٰى بَعۡضِ الۡاَعۡجَمِيۡنَ ﴿۱۹۸﴾ فَقَرَاَهٗ عَلَيۡهِمۡ مَّا كَانُوۡا
بِهٖ مُؤۡمِنِيۡنَ ﴿۱۹۹﴾ كَذٰلِكَ سَلَكۡنٰهُ فِىۡ قُلُوۡبِ الۡمُجۡرِمِيۡنَ ﴿۲۰۰﴾ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ بِهٖ
حَتّٰى يَرَوُا الۡعَذَابَ الۡاَلِيۡمَ ﴿۲۰۱﴾ فَيَاۡتِيَهُمۡ بَغۡتَةً وَّهُمۡ لَا يَشۡعُرُوۡنَ ﴿۲۰۲﴾
فَيَقُوۡلُوۡا هَلۡ نَحۡنُ مُنۡظَرُوۡنَ ﴿۲۰۳﴾ اَفَبِعَذَابِنَا يَسۡتَعۡجِلُوۡنَ ﴿۲۰۴﴾ اَفَرَءَيۡتَ
اِنۡ مَّتَّعۡنٰهُمۡ سِنِيۡنَ ﴿۲۰۵﴾

اور اس میں شک نہیں کہ یہی قانون اور یہ احکام اگلے پیغمبر کے لائے ہوئے صحیفوں میں درج ہیں۔ (اگرچہ ان صحیفوں کی زبان عربی نہ تھی۔ ﴿۱۹۶﴾ (تذ۔۲:۲۶۲) تو کیا اہل عرب کے لئے یہ بات کچھ کم حیرت انگیز ہے اور کم اعجاز نما' اور کیا یہ ان کو عمل پر آمادہ کرنے کے لئے ایک اشارہ نہیں ہے کہ اسی قرآن کے مقاصد اور احکام کا علم بنی اسرائیل کے عالموں کو بھی تھا اور اس قوم نے بھی اسی قانون پر عمل کر کے امن حاصل کیا تھا۔ ﴿۱۹۷﴾ (تذ۔۲:۲۶۲) اور یہ عرب لوگ تو اس قدر خود پسند' اپنی زبان پر اس قدر نازاں اور نازک طبیعت واقع ہوئے ہیں کہ اگر ہم اس قرآن کو کسی عجمی شخص پر اس کی زبان میں اتارتے۔ ﴿۱۹۸﴾ (تذ۔۲:۲۶۲) اور وہ ان کو پڑھ کر سناتا تو یہ لوگ ہرگز اس پر ایمان نہ لاتے' ایسے قرآن کو منجانب اللہ قطعاً نہ یقین کرتے' عمل تو درکنار محض اس کی زبان کو دیکھ کر اس کے منکر ہو جاتے۔ ﴿۱۹۹﴾ (تذ۔۲:۲۶۲) اے محمدؐ! مجرم اور مستوجب سزا قوموں کے دلوں میں غیر اہم اور بے نتیجہ باتیں ہم اسی طرح چلا دیا کرتے ہیں۔ ﴿۲۰۰﴾ (تذ۔۲:۲۶۲) ایسے لوگ جب تک دردناک عذاب آنکھوں سے نہ دیکھ لیں ایمان نہیں لاتے اور عمل سے گریز کرنے کے لئے لنگ عذر یونہی پیش کرتے رہتے ہیں۔ ﴿۲۰۱﴾ (تذ۔۲:۲۶۳) تو خیر جو مرضی ہے کرتے رہیں وہ عذاب بھی یکایک ان کے سامنے آموجود ہوگا اور ان کو اس کے آنے کا سان گمان تک نہ ہوگا۔ ﴿۲۰۲﴾ (تذ۔۲:۲۶۳) پھر اس وقت چیخ اٹھیں گے کہ کیا ہمیں کچھ مہلت مل سکتی ہے۔ ﴿۲۰۳﴾ (تذ۔۲:۲۶۳) تو کیا یہ ہمارے عذاب کو جلدی جلدی طلب کر رہے ہیں۔ ﴿۲۰۴﴾ (ف) بھلا دیکھو تو اگر ہم ان کو برسوں فائدے دیتے رہے۔ ﴿۲۰۵﴾ (ف)

Marfat.com

ثُمَّ جَآءَهُمۡ مَّا كَانُوۡا يُوۡعَدُوۡنَ ﴿۲۰۶﴾ مَآ اَغۡنٰى عَنۡهُمۡ مَّا كَانُوۡا يُمَتَّعُوۡنَ ﴿۲۰۷﴾ وَمَآ
مع اَهۡلَكۡنَا مِنۡ قَرۡيَةٍ اِلَّا لَهَا مُنۡذِرُوۡنَ ﴿۲۰۸﴾ ذِكۡرٰى ۛ وَمَا كُنَّا ظٰلِمِيۡنَ ﴿۲۰۹﴾ وَمَا تَنَزَّلَتۡ
بِهِ الشَّيٰطِيۡنُ ﴿۲۱۰﴾ وَمَا يَنۡۢبَغِىۡ لَهُمۡ وَمَا يَسۡتَطِيۡعُوۡنَ ﴿۲۱۱﴾ اِنَّهُمۡ عَنِ السَّمۡعِ
لَمَعۡزُوۡلُوۡنَ ﴿۲۱۲﴾ فَلَا تَدۡعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَكُوۡنَ مِنَ الۡمُعَذَّبِيۡنَ ﴿۲۱۳﴾ وَاَنۡذِرۡ
عَشِيۡرَتَكَ الۡاَقۡرَبِيۡنَ ﴿۲۱۴﴾ وَاخۡفِضۡ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿۲۱۵﴾
فَاِنۡ عَصَوۡكَ فَقُلۡ اِنِّىۡ بَرِىۡٓءٌ مِّمَّا تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۲۱۶﴾ وَتَوَكَّلۡ عَلَى الۡعَزِيۡزِ الرَّحِيۡمِ ﴿۲۱۷﴾
الَّذِىۡ يَرٰٮكَ حِيۡنَ تَقُوۡمُ ﴿۲۱۸﴾ وَتَقَلُّبَكَ فِى السّٰجِدِيۡنَ ﴿۲۱۹﴾ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ ﴿۲۲۰﴾
هَلۡ اُنَبِّئُكُمۡ عَلٰى مَنۡ تَنَزَّلُ الشَّيٰطِيۡنُ ﴿۲۲۱﴾ تَنَزَّلُ عَلٰى كُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيۡمٍ ﴿۲۲۲﴾
يُّلۡقُوۡنَ السَّمۡعَ وَاَكۡثَرُهُمۡ كٰذِبُوۡنَ ﴿۲۲۳﴾ وَالشُّعَرَآءُ يَتَّبِعُهُمُ الۡغَاوٗنَ ﴿۲۲۴﴾ اَلَمۡ
تَرَ اَنَّهُمۡ فِىۡ كُلِّ وَادٍ يَّهِيۡمُوۡنَ ﴿۲۲۵﴾

پھر ان پر وہ (عذاب) آ واقع ہو جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے۔ ﴿۲۰۶﴾ (ف) تو جو فائدے یہ اٹھا رہے ہیں ان کے کس کام آئیں گے۔ ﴿۲۰۷﴾ (ف) اور ہم نے کسی بستی کو بے اس کے ہلاک نہیں کیا کہ ان کو خبردار کرنے کے لئے ہماری طرف سے ڈرانے والا آئے۔ ﴿۲۰۸﴾ (تذ۔ ۲:۱۴) یہ ایک (لائق) عبرت (پیغام) ہے اور ہم ظالم ہرگز نہیں۔ ﴿۲۰۹﴾ (حد:۵۲) اور اس (قرآن کو شیطان لے کر نازل نہیں ہوئے۔ ﴿۲۱۰﴾ (ف) یہ کام نہ تو ان کو سزاوار ہے اور نہ اس کی طاقت رکھتے ہیں۔ ﴿۲۱۱﴾ (ف) وہ (آسمانی باتوں کے) سننے (کے مقامات) سے الگ کردیئے گئے ہیں۔ ﴿۲۱۲﴾ (ف) تو خدا کے سوا کسی اور معبود کو مت پکارنا ورنہ تم کو عذاب دیا جائے گا۔ ﴿۲۱۳﴾ (ف) اور (اے محمدؐ!) تو اپنے کنبے کے نزدیکی عزیزوں کو ڈرا (تاکہ ان پر اتمام حجت ہو جائے اور وہ بعد میں نہ کہیں کہ تم نے تو ہمیں بلایا ہی نہ تھا۔ ﴿۲۱۴﴾ (تک۔ ۱: ۹۳) اور جو ایمان والے تیری اطاعت میں آ جائیں ان پر اپنا بازو شفقت سے پھیلا دے۔ ﴿۲۱۵﴾ (تک۔ ۱:۱۸۴) اور اگر وہ تیری نافرمانی کریں تو اعلان کردے کہ میں اس سے بری الذمہ ہوں جو تم کر رہے ہو۔ ﴿۲۱۶﴾ (تک۔ ۱:۱۸۴) اور (خدائے) غالب اور مہربان پر بھروسہ رکھو۔ ﴿۲۱۷﴾ (ف) جو تم کو جب تم (تہجد) کے وقت اٹھتے ہو دیکھتا ہے۔ ﴿۲۱۸﴾ (ف) اور نمازیوں میں تمہارے پھرنے کو بھی۔ ﴿۲۱۹﴾ (ف) وہ بیشک سننے والا اور جاننے والا ہے۔ ﴿۲۲۰﴾ (ف) (اچھا) میں تمہیں بتاؤں کہ شیطان کس پر اترتے ہیں۔ ﴿۲۲۱﴾ ہر جھوٹے گنہگار پر اترتے ہیں۔ ﴿۲۲۲﴾ (ف) جو سنی ہوئی بات (اس کے کان میں) لا ڈالتے ہیں اور وہ اکثر جھوٹے ہیں۔ ﴿۲۲۳﴾ (ف) اور جیسا کہ عرب خیال کرتے ہیں رسول خدا شاعر بھی نہیں۔ شاعر تو خود گمراہ ہوتے ہیں اور گمراہ لوگ ہی ان کے پیچھے لگتے ہیں۔ ﴿۲۲۴﴾ (تذ۔ ۱:۶۴) کیا تو نے اس بات پر نظر نہیں کی کہ وہ عالم وہم وخیال کے ہر میدان میں پڑے بھٹکتے ہیں ﴿۲۲۵﴾ (تذ۔ ۱:۶۴)

Marfat.com

وَأَنَّهُمْ يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ ﴿۲۲۶﴾

اور اکثر اپنے بارے میں فخر کے طور پر وہ کچھ کہتے ہیں جو کبھی کرتے نہیں۔ (۲۲۶)[1] (تذ۔ ۱: ۶۴)

[1] (۲۲۳-۲۲۶) علامہ اجل نبیؐ قرآن لایا، علم و عمل کی آخری دستاویز لے کر آیا ﴿يظهره على الدين كله﴾ کا پیش نہاد لایا، دنیا میں غالب بن کر رہنے کا قانون لایا۔ ایسے قانون کے بالمقابل شعر کب تک ٹھہر سکتا تھا۔ جہالت اور بے حسی کی پیدا کی ہوئی ویرانیاں علم و عمل کے چمنستان کو کب تک مات کر سکتی تھیں، قرآن نے معاً اعلان کر دیا کہ شعر فی الحقیقت ایک عبث چیز ہے، کسی روشن ضمیر اور صاحب عمل قوم کے لئے بڑی سے بڑی گمراہی ہے، جو لوگ شاعر کے پیچھے لگتے ہیں اس کے شعر کو سن کر احسنت اور مرحبا کہتے ہیں، اس کی لغورائیوں سے متاثر ہوتے ہیں، اس کو زندگی کے کسی مرحلے میں اپنا رہنما خیال کرتے ہیں، وہ دراصل خود راہ راست سے بھٹکے ہوئے ہیں...... یہ اس لئے کہ شاعر کا اس دنیا میں کوئی مستقل نصب العین نہیں، اس کے پیش پیش کوئی صحیح مطمع نظر نہیں، فصاحت کا زور بلکہ الفاظ کا میلان اس کو ایک بے سلیقہ دریا کی مانند جن وادیوں میں چاہتا ہے بہالے جاتا ہے...... وہ اس ہرزہ گوئی میں جدھر منہ اٹھاتے ہیں چل پڑتے ہیں اور چلے جاتے ہیں، علم جس کا صحیح پایان کار اس دنیا میں قوم کے سامنے ایک حقیقت پیش کر کے اس کو مجبور عمل اور آمادہ کار کر دینا ہے ان میں نام تک کو نہیں۔ اس سے بڑھ کر یہ کہ وہ ایک بے عمل شخص ہے، جو کہتا ہے کرتا نہیں اور جو کرتا ہے اس کو چھپانے کی سعی میں ہے، مجذوب کی طرح بڑ مارتا ہے اور اسی بڑ میں اپنے کاغذی گھوڑے دوڑائے جاتا ہے...... سعی طلب اور صبر آزما خدا کے نزدیک بڑے سے بڑا گناہ یہی ہے کہ جو کہو اس کو نہ کر دکھاؤ، دل اور زبان ایک نہ ہوں، قول کی از روئے عمل تصدیق نہ ہو، خدا کو جو نگران اعمال ہے دھوکا دیا جائے، خلق خدا کو دھوکا ہو...... یہ وہ تعلیم تھی جو اس جلیل القدر نبیؐ نے عرب کو دی۔ اہل عرب نے اس کو صحیح اور نفع مند سمجھ کر قبول کر لیا...... اس کا اثر چند برسوں کے اندر اندر یہ ہوا کہ عرب کی سرزمین میں شعر قطعاً مٹ گیا، نابغہ، زہیر، طرفہ وغیرہ وغیرہ کی سب لن ترانیاں ایسی محو ہو گئیں کہ برسوں اور قرنوں تک وہ سرزمین کوئی مقتدر شاعر پیدا نہ کر سکی...... لات و منات کے ساتھ ساتھ شاعری کا بت بھی ایک مدت مدید کے لئے ٹوٹ گیا...... منکرین عرب میں چونکہ شعر و فصاحت کا خیال غالب تھا اور علاوہ ازیں اسلام کا علم سے پیدا کیا ہوا تمکن بھی ان کو ایک آنکھ نہ بھاتا تھا، وہ نہ سمجھ سکتے تھے کہ لوگ محمد (صلعم) کے گرد کیوں جمع ہو رہے ہیں، یہ صدیوں کے جمود زدہ چند نفر کیوں کر پا بہ رکاب ہو کر اپنا سب کچھ اس نیک سیرت نبیؐ کے اتباع میں قربان کر رہے ہیں، اس لئے ان کا سوء ظن اسی طرح راجع ہوا کہ قرآن بھی شعر ہے، سجع کے لگ بھگ ہے، اس کے بیان میں زور ہے، لطافت اور اثر ہے، مرجع خلق ہو رہا ہے، وہ یہی سمجھے کہ محمد (صلعم) بھی ایک زور آور خطیب ہے، قافیہ پیما اور شاعر ہے...... ایک شعر پسند اور بے علم قوم کی طرف سے ایک ایسی سرزمین میں جہاں ماسوا شاعر کے کوئی اور مقتدر شخص کبھی پیدا نہ ہوا تھا، رسولؐ خدا کے بارے میں یہ سب بدگمانی طبعی تھی مگر قرآن حامل علم ہو کر اس تہمت کا کب متحمل ہو سکتا تھا اس نے اعلان کر دیا کہ یہ اولوالعزم نبیؐ اور جو کچھ ہو سو ہو مگر شاعر قطعاً نہیں۔ (ار: ۲۴۳، ۲۴۴)

فصاحت کے طاقتور اور فساد انگیز طلسم کو توڑنے کے لئے کلام الٰہی نے اپنے بے ارادہ زور کلام سے ہی خاموش مگر ترکی بہ ترکی جواب دے کر عرب کو ہمیشہ کے لئے دم بخود کر دیا، معلقات کی پرستش از خود ماند پڑ گئی، عرب کی گویائی گویا اچک لی گئی مگر ساتھ ہی عرب کے اس مالیخولیائی وصف کی علانیہ تکذیب و توہین کے ارادہ سے اور کتاب الٰہی کی حیثیت کو شعر و فصاحت سے بے انتہا بلند تر جتلانے کے لئے، شارع اسلام نے شاعروں کو اللہ کے رستے سے بھٹکے ہوئے، وہم و گمان کی وادیوں میں سرگرداں، جھوٹے اور مفتری قرار دیا۔ (تذ۔ ۱: ۶۴)

Marfat.com

إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَذَكَرُوا اللَّهَ كَثِيرًا وَانْتَصَرُوا مِنْ بَعْدِ مَا ظُلِمُوا ۗ وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ ﴿۲۲۷﴾ ع ۱۵

لیکن مسلمانوں کی (وہ مٹھی بھر) جماعت اس سے مستثنیٰ ہے جو خدا پر ایمان لے آئے جنہوں نے مناسب (ترین) اعمال کئے اور اللہ کے کھٹکے کو (دل میں) بار بار رکھ کر اس کی یاد ہر عمل میں رکھی اور (بالخصوص وہ) جنہوں نے بعد اس کے ان پر (طرح طرح کے) مظالم کئے گئے (کفار مکہ سے) بدلہ لینے کا عزم مصمم کر لیا۔ اور عنقریب ظالم لوگوں کو علم ہو جائے گا کہ وہ کس پہلو پر الٹائے جاتے ہیں۔ ﴿۲۲۷﴾ (تک۔ا:۱۸۵)

رکوعاتھا ۷ ۲۷ سُورَةُ النَّمْلِ مَكِّيَّةٌ ۴۸ آیاتھا ۹۳

ترجمہ مولانا جالندھریؒ: ۶۳ آیات بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ترجمہ المشرقیؒ: ۳۰ آیات

طسٓ ۚ تِلْكَ آيَاتُ الْقُرْآنِ وَكِتَابٍ مُبِينٍ ﴿۱﴾ هُدًى وَبُشْرَىٰ لِلْمُؤْمِنِينَ ﴿۲﴾ الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ بِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ ﴿۳﴾ إِنَّ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ زَيَّنَّا لَهُمْ أَعْمَالَهُمْ فَهُمْ يَعْمَهُونَ ﴿۴﴾ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَهُمْ سُوءُ الْعَذَابِ وَهُمْ فِي الْآخِرَةِ هُمُ الْأَخْسَرُونَ ﴿۵﴾ وَإِنَّكَ لَتُلَقَّى الْقُرْآنَ مِنْ لَدُنْ حَكِيمٍ عَلِيمٍ ﴿۶﴾

طس (ف) یہ آیات الٰہی قرآن کریم کی ہیں اور اس ''کتاب'' کی جو واضح اور روشن ہے۔ ﴿۱﴾ (تذ۔ا:۵۷) ایمان والوں کے لئے ان احکام میں سرتا سر ہدایت عمل اور بشارت ہے۔ ﴿۲﴾ (تذ۔ا:۱۷۵) اور یہ وہ لوگ ہیں جو الصلوٰۃ کو قائم کرتے ہیں اور الزکوٰۃ کو ادا کرتے ہیں اور قوم کے نیک انجام کے متعلق ان کو مکمل یقین ہے۔ ﴿۳﴾[1] (تک۔ا:۲۴۶) وہ لوگ جو قوم کے نیک انجام اور اس کے بالآخر غالب ہو جانے کی اہمیت پر یقین نہیں رکھے (اور اس لئے غفلت میں اپنا وقت ضائع کر رہے ہیں) ان کے (عیش و عشرت والے اور غفلت افزا) اعمال اور (بے پرواہ رہ کر قوم کو شکست و ریخت کی منازل تک پہنچانے والے) عمل ہم خوبصورت بنا کر ان کو دکھاتے رہتے ہیں۔ اس لئے وہ (اندھیرے میں) اپنے سر ٹکراتے پھرتے ہیں۔ ﴿۴﴾ (تک۔ا:۲۴۶) یہی وہ لوگ ہیں جن کو سخت ترین عذاب لاحق ہوگا اور وہی بالآخر گھاٹے میں رہیں گے۔ ﴿۵﴾ (تک۔ا:۲۴۶) اور اس میں شک نہیں کہ تجھ پر یہ قرآن ایک انتہائی علم والی اور انتہائی حکمت والی ہستی کی طرف سے القا کیا جا رہا ہے۔ ﴿۶﴾ (تک۔ا:۲۴۶)

---

[1] یہ دوسری دفعہ ہے کہ الصلوٰۃ کو قائم کرنے کا تخیل مکہ کی اسلامی جماعت میں رائج کیا جا رہا ہے۔ اور پہلی دفعہ ہے کہ الزکوٰۃ کا لفظ استعمال کیا گیا تا کہ مسلمانوں میں قوم کی خاطر اپنے مال کی قربانی کرنے کا تخیل پیدا ہو۔ لیکن اس وقت تک نہ الصلوٰۃ اور نہ الزکوٰۃ کو کسی خاص طریقے سے ادا کرنے کے کوئی باضابطہ احکام نافذ ہوئے تھے۔ (تک۔ا:۲۳۰)

Marfat.com

إِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِأَهْلِهِ إِنِّي آنَسْتُ نَارًا ۖ سَآتِيكُم مِّنْهَا بِخَبَرٍ أَوْ آتِيكُم
بِشِهَابٍ قَبَسٍ لَّعَلَّكُمْ تَصْطَلُونَ ﴿٧﴾ فَلَمَّا جَاءَهَا نُودِيَ أَن بُورِكَ مَن فِي
النَّارِ وَمَنْ حَوْلَهَا ۖ وَسُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٨﴾ يَا مُوسَىٰ إِنَّهُ أَنَا اللَّهُ
الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿٩﴾ وَأَلْقِ عَصَاكَ ۚ فَلَمَّا رَآهَا تَهْتَزُّ كَأَنَّهَا جَانٌّ وَلَّىٰ مُدْبِرًا
وَلَمْ يُعَقِّبْ ۚ يَا مُوسَىٰ لَا تَخَفْ إِنِّي لَا يَخَافُ لَدَيَّ الْمُرْسَلُونَ ﴿١٠﴾ إِلَّا
مَن ظَلَمَ ثُمَّ بَدَّلَ حُسْنًا بَعْدَ سُوءٍ فَإِنِّي غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿١١﴾ وَأَدْخِلْ يَدَكَ
فِي جَيْبِكَ تَخْرُجْ بَيْضَاءَ مِنْ غَيْرِ سُوءٍ ۖ فِي تِسْعِ آيَاتٍ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَقَوْمِهِ ۚ
إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمًا فَاسِقِينَ ﴿١٢﴾ فَلَمَّا جَاءَتْهُمْ آيَاتُنَا مُبْصِرَةً قَالُوا هَٰذَا
سِحْرٌ مُّبِينٌ ﴿١٣﴾ وَجَحَدُوا بِهَا وَاسْتَيْقَنَتْهَا أَنفُسُهُمْ ظُلْمًا وَعُلُوًّا ۚ فَانظُرْ
كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِينَ ﴿١٤﴾ ع ۱۴ / ۱۶

جب موسیٰ نے اپنے گھر والوں کو کہا کہ میں نے آگ دیکھی ہے۔ میں وہاں سے (رستے کا) پتہ لاتا ہوں یا سلگتا ہوا انگارا تمہارے پاس لاتا ہوں تاکہ تم تاپو۔ ⑦ (ف) جب موسیٰ ان کے پاس آئے تو ندا آئی کہ وہ جو آگ میں (بجلی دکھاتا) ہے بابرکت ہے اور وہ جو آگ کے اردگرد ہیں اور خدا جو تمام عالم کا پروردگار ہے پاک ہے۔ ⑧ (ف) اے موسیٰ میں ہی خدائے غالب و دانا ہوں۔ ⑨ (ف) اور اپنی لاٹھی ڈال دو۔ جب اسے دیکھا تو (اس طرح) ہل رہی تھی گویا سانپ ہے تو پیٹھ پھیر کر بھاگے اور پیچھے مڑ کر نہ دیکھا (حکم ہوا کہ) موسیٰ ڈرومت ہمارے پیغمبر ڈرا نہیں کرتے۔ ⑩ (ف) ہاں جس نے ظلم کیا پھر برائی کے بعد اسے نیکی سے بدل دیا تو میں بخشنے والا مہربان ہوں۔ ⑪ (ف) اور اپنا ہاتھ اپنے گریبان میں ڈالو سفید نکلے گا۔ (ان دو معجزوں کے ساتھ جو) نو معجزوں میں (داخل ہیں) فرعون اور اس کی قوم کے پاس جاؤ کہ وہ بے حکم لوگ ہیں۔ ⑫ (ف) جب ان کے پاس ہماری روشن نشانیاں پہنچیں کہنے لگے یہ صریح جادو ہے۔ ⑬ (ف) اور بے انصافی اور غرور سے ان سے انکار کیا کہ ان کے دل ان کو مان چکے تھے۔ سو دیکھ لو کہ فساد کرنے والوں کا انجام کیسا ہوا۔ ⑭ (ف)

Marfat.com

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ عِلْمًا ۚ وَقَالَا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ فَضَّلَنَا
عَلٰى كَثِيْرٍ مِّنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۵﴾ وَوَرِثَ سُلَيْمٰنُ دَاوٗدَ وَقَالَ
يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ عُلِّمْنَا مَنْطِقَ الطَّيْرِ وَاُوْتِيْنَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ ۭ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ
الْفَضْلُ الْمُبِيْنُ ﴿۱۶﴾

اور بے شک ہم نے داؤدؑ اور سلیمانؑ کو (صحیح معنوں میں) علم (صحیفہ فطرت) دیا۔ (اور اس صحیفہ فطرت کے علم کا نتیجہ بالآخر یہ ہوا کہ ان کی سلطنت مادی ترقی کے اوج کمال تک پہنچ گئی)۔ تو (بالآخر) یہ دونوں (آیات خدا کو اس انتہائی حد تک نفع مند سمجھ کر بہ زبان حال) پکار اٹھے کہ شکر ہے اس پروردگار عالم کا جس نے ہم کو (اسی علم کے باعث) دنیا کی اکثر ایمان والی اور اطاعت گزار قوموں پر بھی (نمایاں) فضیلت اور برتری دی۔ ﴿۱۵﴾[1] (حد: ۱۶۷) اور داؤدؑ کا وارث سلیمانؑ ہوا تو اس نے کہا اے لوگو! ہم کو پرندوں کی بولی سکھلا دی گئی ہے (یعنی علم فطرت کے زور سے ہمارے سائنسدانوں نے پرندوں کی زبان سمجھ لی ہے۔ اور اب ہم جس طرح چاہیں پرندوں کو حکم دے کر اپنے مطلب کے لئے استعمال کر سکتے ہیں) اور ہم کو تمام دنیا کی نعمتیں عطا کر دی گئی ہیں اور فی الحقیقت یہ ایک کھلے طور خدا کا فضل ہے۔ ﴿۱۶﴾ (تک۔۱: ۲۴۶)

[1] یہاں جو نقطہ انتہائی طور پر قابل غور ہے یہ ہے کہ انبیاء کا علم خدا کے نزدیک اس زمانے کی ترقی کے لحاظ سے باقی قوموں کے رہنماؤں سے اس قدر زیادہ مکمل تھا کہ ان کی قوموں کو دنیا کی باقی مومن قوموں سے بھی زیادہ فضیلت دی گئی تھی۔ اسی طرح بار بار حکومت کو علم سے پیوست کر کے قرآن حکیم نے یہ معنی خیز اشارہ کیا کہ صاحب علم لوگوں کی حکومت کے بغیر قومیں فضیلت کی کسی منزل تک نہیں پہنچ سکتیں۔ چنانچہ سلیمانؑ اور باقی سب انبیاء کے بارے میں ﴿وكلا اتينا حكما و علما﴾ (۲۱/۶) کہا' حضرت لوطؑ اور یوسفؑ کے بارے میں بھی یہی ﴿ایتنه حکما و علما﴾: ۲۱/۵' ۳/ ۳۷ کہا وغیرہ وغیرہ ان سب معنی خیز ہدایات کا مقصد فاطر زمین و آسمان کے نزدیک ایک ہی تھا کہ زمین پر علم کی حکومت قائم کی جائے۔ چنانچہ ایک اور جگہ امارت اقوام کے مضمون کو طالوت اور جالوت کے سلسلے میں پیوست کر کے انتہائی طور پر واضح کر دیا کہ خدا کے نزدیک قوموں کا صحیح امیر وہی ہے جس کو کثرت کے ساتھ علم اور جسم عطا کیا گیا ہو ﴿زادہ بسطة فی العلم و الجسم ۲/۲۴۷﴾ بلکہ کافی طور پر واضح کر دیا کہ صحیح امیر وہی ہے جو غریب طبقے سے ہو۔ ﴿ولم یوت سعة من المال: ۲/۲۴۷﴾ الغرض اگر غور سے دیکھا جائے تو موجودہ خطرناک حالات میں جو روئے زمین پر ظاہر ہو رہے ہیں دین فطرت کا صحیح علاج یہ ہے کہ دنیا کی تمام قوموں اور علی الخصوص ان کمزور قوموں میں جو زور آور قوم کے آئے دن کے مظالم سے سخت خوف و ہراس میں ہیں عالم کی حکومت قائم کی جائے اور عالم کو غریب طبقے سے منسوب کر کے غریب اور امیر کے حلقے ہر ملک میں الگ کر دیئے جائیں۔ اس میں شک نہیں کہ پچھلے چار سو برس سے جو قیامت روئے زمین پر کمزور اقوام کو کچلنے کی برپا ہو رہی ہے اس کی تہ میں تمام تر یورپ اور امریکہ کی بے پناہ سرمایہ داری ہے جو آئے دن کی ''سرد اور گرم'' عالم گیر جنگوں کی پناہ بن رہی ہے' یہ سرمایہ داری وہ بے پناہ طاقت ہے جو کسی ملک میں بھی غریب کی حکومت کو قائم کرنے نہیں دیتی حالانکہ غریبوں کی تعداد ہر ملک میں اغنیاء کے بالمقابل دس گنا زیادہ ہے۔ یہی سرمایہ داری روپے کے زور سے ''جمہوریت'' کے دعویدار ممالک میں بھی غریب کی ووٹوں کو خریدتی ہے۔ (حد: ۲۵۲ تا ۲۶۴)

Marfat.com

وَحُشِرَ لِسُلَيْمٰنَ جُنُوْدُهٗ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالطَّيْرِ فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ﴿۱۷﴾

حَتّٰٓى اِذَآ اَتَوْا عَلٰى وَادِ النَّمْلِ ۙ قَالَتْ نَمْلَةٌ يّٰٓاَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوْا

مَسٰكِنَكُمْ ۚ لَا يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمٰنُ وَجُنُوْدُهٗ ۙ وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۱۸﴾ فَتَبَسَّمَ

ضَاحِكًا مِّنْ قَوْلِهَا وَقَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتَ

عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَدْخِلْنِيْ بِرَحْمَتِكَ

فِيْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۹﴾

اور جن وانس اور پرندوں کے لشکر (ٹھٹھ کے ٹھٹھ) سلیمان کے لئے جمع کئے گئے (تاکہ وہ ملکہ سبا کے ملک پر حملہ کریں اور وہ ٹولیوں میں تقسیم کر دیئے گئے۔ ﴿۱۷﴾ (تک۔ا: ۲۴۷۔ ۲۴۸) پھر جب وہ لشکر وادی النمل (یعنی چیونٹیوں کے میدان) میں پہنچے (جہاں کہ ملکہ سبا نے دشمن کے حملہ کرنے کو روکنے کے لئے زہریلی چیونٹیوں کے لشکر پہلے ہی اس لئے تیار کر رکھے تھے کہ جونہی غنیم ملک پر حملہ کرنے کے لئے آگے بڑھے وہ چیونٹیاں ان کو ڈنک مار مار کر ہلاک کر دیں) تو (سلیمانؑ کے لشکر کو جو پہلے ہی ایسے خطرناک آلات سے مسلح تھے کہ چیونٹیوں کو تباہ کر کے آگے بڑھیں، دیکھ کر) ایک چیونٹی نے (جو غالباً چیونٹیوں کے لشکر کی سردار تھی) کہا کہ اے چیونٹیو! (سلیمانؑ کا لشکر بڑے زبردست آلات سے مسلح ہے تاکہ تم سب کو ہلاک کر دے اس لئے) اپنے بلوں میں گھس جاؤ ایسا نہ ہو کہ سلیمانؑ اور اس کا لشکر تم سب کو کچل ڈالے اور تم کو خبر تک نہ ہو۔ ﴿۱۸﴾ (تک۔ا: ۲۴۸) پھر (سلیمانؑ کا لشکر غالب ہو گیا اور چیونٹیاں یا اپنے بلوں میں گھس گئیں یا اس کے لشکر نے سب کو ہلاک کر دیا تو) سلیمان کی باچھیں (چیونٹی کے اس قول پر کہ بلا مقابلہ سپر انداز ہوئی) کھل گئیں اور وہ (بزبان حال) پکار اٹھا کہ اے میرے پروردگار! مجھے اس بات کی توفیق دے کہ میں (صحیح معنوں میں) تیری اس نعمت کی قدر کروں جو تو نے مجھے (اس قابلیت کی بنا پر) عطا کی (کہ میں ایسا جرار لشکر تیار کر سکوں جس کے مقابلے کی کوئی دوسرا لشکر تاب نہ لا سکے) بلکہ میرے والد کو بھی عطا کی (کیونکہ میرے والد کے انتہائی سعی و عمل کی وجہ سے ہی میں قوت و شوکت کے اس درجہ تک پہنچا ہوں) تو مجھے توفیق دے کہ میں (مزید قوت اور شوکت حاصل کرنے کے لیے) صالح اعمال کرتا جاؤں جن کو تو پسند کرتا ہے اور تو مجھ کو اپنی رحمت اور مہربانی سے (جو تو نے مجھے قانون خدا کو صحیح طور پر سمجھا کر کی ہے) اپنے صالح العمل بندوں (کی فہرست) میں داخل کر دے (تاکہ منشائے پیدائش کائنات جو اس دنیا میں مادی قوت حاصل کر کے صحیفہ فطرت کی ماہیت کو پالینا ہے، حاصل ہو جائے)۔ ﴿۱۹﴾[1] (تک۔ا: ۲۴۸۔ ۲۴۹)

---

[1] (۱۸۔۱۹) معلوم ہوتا ہے کہ یہ وادی نمل جس میں سے حضرت سلیمانؑ کا بے شمار لشکر تمام دنیاوی ساز و سامان سے لیس ہو کر ملکہ سبا کے ملک پر حملہ کرنے کی غرض سے گزرا تھا، سلطنت کی سرحد پر ایک ایسا قطعہ زمین تھا جو ملک کو حملہ آور فوجوں سے بچانے کیلئے خاص ←

Marfat.com

وَتَفَقَّدَ الطَّيْرَ فَقَالَ مَالِيَ لَآ اَرَى الْهُدْهُدَ ۖ اَمْ كَانَ مِنَ الْغَآئِبِيْنَ ۝۲۰

انہوں نے جانوروں کا جائزہ لیا تو کہنے لگے کیا سبب ہے کہ ہدہد نظر نہیں آتا کیا کہیں غائب ہو گیا ہے۔ ۝۲۰ (ف)

← طور پر دفاعی ساز و سامان سے لیس کیا گیا تھا۔ اس خاص علاقے میں ملکی دفاع کی تجویز غالباً یہ تھی کہ زہریلے حشرات الارض کی بڑی پیمانے پر آبادیوں کو قائم کیا جائے تاکہ دشمن اس علاقے میں داخل ہی نہ ہو سکے۔ چین والوں کے متعلق ہر شخص جانتا ہے کہ انہوں نے اپنے ملک کی سرحد پر ایک عظیم الشان دیوار اسی مقصد کے لئے کھڑی کی تھی جو اب تک موجود ہے۔ ممکن ہے کہ یہ حشرات الرض ایسے خطرناک قسم کے کیڑے تھے جو لاکھوں کی تعداد میں دشمن کے سپاہیوں کو کاٹ کا ہلاک کر دیتے ہوں گے' یا وہ کوئی جراثیم تھے جن سے ہولناک بیماریاں سپاہیوں میں پھیلتی ہوں گی۔ افریقہ میں کئی خطرناک حشرات اب بھی موجود ہیں جن کی وجہ سے زرد بخار وغیرہ پھیلتے ہیں اور مچھروں سے ملیریا کا پھیلنا تو ہر شخص جانتا ہے لیکن یہ ذکر کر دینا بھی ضروری ہے کہ ملکہ سبا کی سلطنت کے متعلق جدید ترین انکشافات یہ ہیں کہ وہ جزیرہ مڈغاسکر میں واقع تھی جو افریقہ کا ایک مشہور جزیرہ ہے۔ الغرض جب ملکہ سبا کی طرف سے اپنی سلطنت کو بچانے کے لئے یہ ہتھیار تھے کہ ایک بڑے خطے کو خطرناک کیڑوں اور جراثیم سے آباد کیا گیا تھا تو لامحالہ حضرت سلیمان کی طرف سے بھی پوری تیاریاں ضرور ہوئی ہوں گی تاکہ اس خدائی آفت کا مقابلہ کیا جائے' میری نگاہ تو یہاں تک جاتی ہے کہ حضرت سلیمانؑ نے تمام وہ علمی آلات اپنی فوج کے سپاہیوں کو ان حشرات کی زد سے بچانے کے لئے تیار کئے ہوں گے جو آج کل کی زندہ قومیں تیار کرتی ہیں اور یہی وجہ تھی کہ حضرت سلیمانؑ کامل طور پر فتح مند ہوئے اور حشرات کی مخالف فوج نے ہتھیار ڈال دیئے بلکہ اس بڑی مہم کو سر کرنے کے بعد حضرت سلیمان کا ہنسنا یعنی خوش ہو جانا اور ان کا بزبان حال خدائے عزوجل کی حمد وثنا میں عمل صالح کرنے کی توفیق مانگنا بلکہ عبادك الصالحين بننے کی آرزو کرنا جو وارث زمین بننے کی شرط ہے وغیرہ اس امر کی صاف دلالت کرتا ہے کہ قرآن حکیم کا عمل صالح' ایمان' عبادت' کفر' شرک الغرض اسلام کا تمام کا تمام مذہب صرف یہ ہے کہ انسانی تقدم کی ہر شق میں انتہائی مادی ترقی کی جائے اور مسلمان کا عمل صرف یہ ہو کہ اس کا اٹھنا' بیٹھنا' لیٹنا' بھاگنا بلکہ سونا بھی اس دھن میں ہو کہ وہ اپنی قوم کو ترقی اور تیاری کے فلک الافلاک تک پہنچا دے۔ اس قطعی فیصلے کے بعد سوچو کہ مسلمان کس قدر پیچھے رہ گیا ہے۔ (حد:۱۷۲)

وادی النمل کا یہ حیرت انگیز قصہ' پھر آج کل کے مولویوں کی ''عمل صالح'' کے متعلق اس تعلیم کے بالمقابل کہ ''اللہ کا فضل'' چاہتے ہو تو تسبیحیں پھیرتے جاؤ اور خدا کا نام کئی ہزار بار رٹو' پھر حضرت سلیمانؑ کے عمل صالح کی تعلیم کہ اگر دشمن نے چیونٹیوں کا لشکر تمہاری فوجوں کو ہلاک کرنے کے لئے تیار کیا ہے تو تم بھی ایسے خطرناک آلات تیار کرو کہ چیونٹیوں کے لشکر اپنے بلوں میں گھس جائیں اور میدان صاف ہو جائے' پھر ''ان الارض عبادی الصالحون'' کے بارے میں آج کے مسلمان کا یہ خانہ بر انداز تخیل کہ زمین کے وارث وہ نیک بندے ہوا کرتے ہیں جو تمام دن رات سجدے ہی کرتے رہتے ہیں اور اس کے مقابلے میں حضرت سلیمان کا ''فی عسادك الصلحين'' کے متعلق یہ تخیل کہ ''ضرور گرانڈیل جنوں اور انسانوں بلکہ پرندوں کے لشکر تیار کر کے دوسرے ملکوں پر حملہ کرو تاکہ زمین پر تمہاری سلطنت وسیع تر ہو اور تم دنیا کی تمام ایماندار قوموں میں سے بھی جو اس وقت وارث زمین ہوں' زیادہ فضیلت والی قوم بن جاؤ۔'' ان سب متضاد تخیلات کا موازنہ کر کے ہر سلیم الذہن شخص ایک ہی نتیجہ پر پہنچ سکتا ہے کہ قرآن کی تعلیم آج کے زمانے میں قطعی طور پر بگڑ چکی ہے۔ (تک۔ا:۲۴۹'۲۵۰)

Marfat.com

لَاُعَذِّبَنَّهٗ عَذَابًا شَدِيْدًا اَوْ لَاَاذْبَحَنَّهٗٓ اَوْ لَيَاْتِيَنِّيْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿٢١﴾ فَمَكَثَ
غَيْرَ بَعِيْدٍ فَقَالَ اَحَطْتُّ بِمَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ وَجِئْتُكَ مِنْ سَبَاٍۭ بِنَبَاٍ يَّقِيْنٍ ﴿٢٢﴾
اِنِّيْ وَجَدْتُّ امْرَاَةً تَمْلِكُهُمْ وَاُوْتِيَتْ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَّلَهَا عَرْشٌ عَظِيْمٌ ﴿٢٣﴾
وَجَدْتُّهَا وَقَوْمَهَا يَسْجُدُوْنَ لِلشَّمْسِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ
فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ فَهُمْ لَا يَهْتَدُوْنَ ﴿٢٤﴾ اَلَّا يَسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِيْ يُخْرِجُ
الْخَبْءَ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُخْفُوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ﴿٢٥﴾ اَللّٰهُ لَآ
اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ۩ ﴿٢٦﴾ قَالَ سَنَنْظُرُ اَصَدَقْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ
الْكٰذِبِيْنَ ﴿٢٧﴾ اِذْهَبْ بِّكِتٰبِيْ هٰذَا فَاَلْقِهْ اِلَيْهِمْ ثُمَّ تَوَلَّ عَنْهُمْ فَانْظُرْ
مَاذَا يَرْجِعُوْنَ ﴿٢٨﴾ قَالَتْ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَؤُا اِنِّيْٓ اُلْقِيَ اِلَيَّ كِتٰبٌ كَرِيْمٌ ﴿٢٩﴾ اِنَّهٗ
مِنْ سُلَيْمٰنَ وَاِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿٣٠﴾ اَلَّا تَعْلُوْا عَلَيَّ وَاْتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَ ﴿٣١﴾ ع ١٧

میں اسے سخت سزا دوں گا یا اسے ذبح کر ڈالوں گا یا میرے سامنے (اپنی بے قصوری کی) دلیل صریح پیش کرے۔ ﴿۲۱﴾ (ف) ابھی تھوڑی دیر ہوئی تھی کہ ہدہد آ موجود ہوا اور کہنے لگا کہ مجھے ایک ایسی چیز معلوم ہوئی ہے جس کی آپ کو خبر نہیں اور میں آپ کے پاس (شہر) سبا سے ایک سچی خبر لے کر آیا ہوں۔ ﴿۲۲﴾ (ف) میں نے ایک عورت دیکھی کہ ان لوگوں پر بادشاہت کرتی ہے اور ہر چیز اسے میسر ہے اور اس کا ایک بڑا تخت ہے۔ ﴿۲۳﴾ (ف) وہ اور اس کی قوم خدا کو چھوڑ کر سورج کو سجدہ کرتے تھے (تذ۔ا:۱۰۷) اور شیطان نے ان کے اعمال انہیں آراستہ کر دکھائے ہیں اور ان کو رستے سے روک رکھا ہے پس وہ رستے میں نہیں آئے۔ ﴿۲۴﴾ (ف) (اور نہیں سمجھتے) کہ خدا کو جو آسمانوں اور زمین میں چھپی چیزوں کو ظاہر کر دیتا اور تمہارے پوشیدہ اور ظاہر اعمال کو جانتا ہے کیوں سجدہ نہ کریں۔ ﴿۲۵﴾ (ف) خدا کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہی عرش عظیم کا مالک ہے۔ ﴿۲۶﴾ (ف) سلیمانؑ نے کہا (اچھا) ہم دیکھیں گے تو نے سچ کہا ہے یا تو جھوٹا ہے۔ ﴿۲۷﴾ (ف) یہ میرا خط لے جا اور اسے ان کی طرف ڈال دے پھر ان کے پاس سے پھر آ اور دیکھ کہ وہ کیا جواب دیتے ہیں۔ ﴿۲۸﴾ (ف) ملکہ نے کہا کہ دربار والو! میری طرف ایک نامہ گرامی ڈالا گیا ہے۔ ﴿۲۹﴾ (ف) وہ سلیمانؑ کی طرف سے ہے اور مضمون یہ ہے شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔ ﴿۳۰﴾ (ف) (بعد اس کے یہ) کہ مجھ سے سرکشی نہ کرو اور مطیع و منقاد ہو کر میرے پاس چلے آؤ۔ ﴿۳۱﴾ (ف)

Marfat.com

قَالَتْ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ أَفْتُونِي فِي أَمْرِي ۚ مَا كُنتُ قَاطِعَةً أَمْرًا حَتَّىٰ تَشْهَدُونِ ﴿٣٢﴾
قَالُوا نَحْنُ أُولُو قُوَّةٍ وَأُولُو بَأْسٍ شَدِيدٍ وَالْأَمْرُ إِلَيْكِ فَانظُرِي مَاذَا
تَأْمُرِينَ ﴿٣٣﴾ قَالَتْ إِنَّ الْمُلُوكَ إِذَا دَخَلُوا قَرْيَةً أَفْسَدُوهَا وَجَعَلُوا أَعِزَّةَ
أَهْلِهَا أَذِلَّةً ۖ وَكَذَٰلِكَ يَفْعَلُونَ ﴿٣٤﴾ وَإِنِّي مُرْسِلَةٌ إِلَيْهِم بِهَدِيَّةٍ فَنَاظِرَةٌ
بِمَ يَرْجِعُ الْمُرْسَلُونَ ﴿٣٥﴾ فَلَمَّا جَاءَ سُلَيْمَانَ قَالَ أَتُمِدُّونَنِ بِمَالٍ فَمَا
آتَانِيَ اللَّهُ خَيْرٌ مِّمَّا آتَاكُم ۖ بَلْ أَنتُم بِهَدِيَّتِكُمْ تَفْرَحُونَ ﴿٣٦﴾ ارْجِعْ إِلَيْهِمْ
فَلَنَأْتِيَنَّهُم بِجُنُودٍ لَّا قِبَلَ لَهُم بِهَا وَلَنُخْرِجَنَّهُم مِّنْهَا أَذِلَّةً وَهُمْ
صَاغِرُونَ ﴿٣٧﴾ قَالَ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ أَيُّكُمْ يَأْتِينِي بِعَرْشِهَا قَبْلَ أَن يَأْتُونِي
مُسْلِمِينَ ﴿٣٨﴾ قَالَ عِفْرِيتٌ مِّنَ الْجِنِّ أَنَا آتِيكَ بِهِ قَبْلَ أَن تَقُومَ مِن
مَّقَامِكَ ۖ وَإِنِّي عَلَيْهِ لَقَوِيٌّ أَمِينٌ ﴿٣٩﴾

(خط سنا کر) کہنے لگی کہ اے اہل دربار میرے اس معاملے میں مجھے مشورہ دو' جب تک تم حاضر نہ ہو (اور صلاح نہ دو) میں کسی کام کا فیصل کرنے والی نہیں۔ ﴿٣٢﴾ (ف) وہ بولے ہم بڑے زور آور اور سخت جنگجو ہیں' اور حکم آپ کے اختیار میں ہے تو جو حکم دیجئے گا (اس کے مآل پر) نظر کر لیجئے گا۔ ﴿٣٣﴾ (ف) اس نے کہا بادشاہ جب کسی شہر میں داخل ہوتے ہیں تو اس کو تباہ کر دیتے ہیں اور وہاں کے عزت والوں کو ذلیل کر دیا کرتے ہیں اور اسی طرح یہ بھی کریں گے۔ ﴿٣٤﴾ (ف) اور میں ان کی طرف کچھ تحفہ بھیجتی ہوں اور دیکھتی ہوں کہ قاصد کیا جواب لاتے ہیں۔ ﴿٣٥﴾ (ف) جب (قاصد) سلیمانؑ کے پاس پہنچا تو سلیمانؑ نے کہا کیا تم مجھے مال سے مدد دینا چاہتے ہو جو کچھ خدا نے مجھے عطا فرمایا ہے وہ اس سے بہتر ہے جو تمہیں دیا ہے حقیقت یہ ہے کہ تم ہی اپنے تحفے سے خوش ہوتے ہو گے ﴿٣٦﴾ (ف) اس کے پاس واپس جاؤ۔ ہم ان پر ایسے لشکر سے حملہ کریں گے جس کے مقابلے کی ان کو طاقت نہ ہو گی اور ان کو وہاں سے بے عزت کر کے نکال دیں گے اور وہ ذلیل ہوں گے۔ ﴿٣٧﴾ (ف) سلیمانؑ نے کہا کہ اے دربار والو! کوئی تم میں ایسا ہے کہ قبل اس کے کہ وہ لوگ فرمانبردار ہو کر ہمارے پاس آئیں ملکہ کا تخت میرے پاس لے آئے۔ ﴿٣٨﴾ (ف) جنات میں سے ایک قوی ہیکل جن نے کہا کہ قبل اس کے کہ آپ اپنی جگہ سے اٹھیں میں اس کو آپ کے پاس لا حاضر کرتا ہوں اور میں اس (کے اٹھانے کی) طاقت رکھتا ہوں (اور) امانت دار ہوں۔ ﴿٣٩﴾ (ف)

قَالَ الَّذِىْ عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتٰبِ اَنَا اٰتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّرْتَدَّ اِلَيْكَ
طَرْفُكَ ؕ فَلَمَّا رَاٰهُ مُسْتَقِرًّا عِنْدَهٗ قَالَ هٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّىْ ۖ لِيَبْلُوَنِىْٓ
ءَاَشْكُرُ اَمْ اَكْفُرُ ؕ وَمَنْ شَكَرَ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ
رَبِّىْ غَنِىٌّ كَرِيْمٌ ۝٤٠ قَالَ نَكِّرُوْا لَهَا عَرْشَهَا نَنْظُرْ اَتَهْتَدِىْٓ اَمْ تَكُوْنُ مِنَ
الَّذِيْنَ لَا يَهْتَدُوْنَ ۝٤١ فَلَمَّا جَآءَتْ قِيْلَ اَهٰكَذَا عَرْشُكِ ؕ قَالَتْ كَاَنَّهٗ هُوَ ۚ
وَاُوْتِيْنَا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهَا وَكُنَّا مُسْلِمِيْنَ ۝٤٢ وَصَدَّهَا مَا كَانَتْ تَّعْبُدُ مِنْ
دُوْنِ اللّٰهِ ؕ اِنَّهَا كَانَتْ مِنْ قَوْمٍ كٰفِرِيْنَ ۝٤٣ قِيْلَ لَهَا ادْخُلِى الصَّرْحَ ۚ
فَلَمَّا رَاَتْهُ حَسِبَتْهُ لُجَّةً وَّكَشَفَتْ عَنْ سَاقَيْهَا ؕ قَالَ اِنَّهٗ صَرْحٌ مُّمَرَّدٌ
مِّنْ قَوَارِيْرَ ؕ قَالَتْ رَبِّ اِنِّىْ ظَلَمْتُ نَفْسِىْ وَاَسْلَمْتُ مَعَ سُلَيْمٰنَ لِلّٰهِ رَبِّ
الْعٰلَمِيْنَ ۝٤٤ ع

ایک شخص جس کو کتاب الٰہی کا علم تھا کہنے لگا کہ میں آپ کی آنکھ کے جھپکنے سے پہلے پہلے اسے آپ کے پاس حاضر کئے دیتا ہوں۔ جب سلیمانؑ نے تخت کو اپنے پاس رکھا ہوا دیکھا تو کہا کہ یہ میرے پروردگار کا فضل ہے تا کہ مجھے آزمائے کہ میں شکر کرتا ہوں یا کفران نعمت کرتا ہوں۔ اور جو شکر کرتا ہے تو اپنے ہی فائدے کے لئے شکر کرتا ہے۔ اور جو ناشکری کرتا ہے تو میرا پروردگار بے پروا (اور) کرم کرنے والا ہے۔ ۝٤٠ (ف) سلیمانؑ نے کہا کہ ملکہ کے (امتحان عقل کے) لئے اس کے تخت کی صورت بدل دو۔ دیکھیں کہ وہ سوجھ رکھتی ہے یا ان لوگوں میں سے جو سوجھ نہیں رکھتے۔ ۝٤١ (ف) جب وہ آ پہنچی تو پوچھا گیا کہ کیا آپ کا تخت بھی اسی طرح کا ہے اس نے کہا کہ یہ تو گویا ہو بہو وہی ہے اور ہم کو اس سے پہلے ہی (سلیمانؑ کی عظمت شان کا) علم ہو گیا تھا اور ہم فرمانبردار ہیں۔ ۝٤٢ (ف) اور وہ جو خدا کے سوا (اور کی) پرستش کرتی تھی سلیمانؑ نے اس کو اس سے منع کیا۔ (اس سے پہلے تو) وہ کافروں میں سے تھی۔ ۝٤٣ (ف) (پھر) اس سے کہا گیا کہ محل میں چلئے جب اس نے اس (کے فرش) کو دیکھا تو اسے پانی کا حوض سمجھا اور کپڑا اٹھا کر) اپنی پنڈلیاں کھول دیں۔ سلیمانؑ نے کہا یہ ایسا محل ہے جس میں (نیچے بھی) شیشے جڑے ہوئے ہیں۔ وہ بول اٹھی کہ پروردگار میں اپنے آپ پر ظلم کرتی رہی تھی اور (اب) میں سلیمانؑ کے ہاتھ پر خدائے رب العالمین پر ایمان لاتی ہوں۔ ۝٤٤ (ف)

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ فَاِذَا هُمْ
فَرِيْقٰنِ يَخْتَصِمُوْنَ ﴿۴۵﴾ قَالَ يٰقَوْمِ لِمَ تَسْتَعْجِلُوْنَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ
الْحَسَنَةِ ۚ لَوْلَا تَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۴۶﴾ قَالُوا اطَّيَّرْنَا بِكَ وَبِمَنْ
مَّعَكَ ۭ قَالَ طٰۗىِٕرُكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ تُفْتَنُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَكَانَ فِي
الْمَدِيْنَةِ تِسْعَةُ رَهْطٍ يُّفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ وَلَا يُصْلِحُوْنَ ﴿۴۸﴾ قَالُوْا
تَقَاسَمُوْا بِاللّٰهِ لَنُبَيِّتَنَّهٗ وَاَهْلَهٗ ثُمَّ لَنَقُوْلَنَّ لِوَلِيِّهٖ مَا شَهِدْنَا مَهْلِكَ
اَهْلِهٖ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ﴿۴۹﴾ وَمَكَرُوْا مَكْرًا وَّمَكَرْنَا مَكْرًا وَّهُمْ لَا
يَشْعُرُوْنَ ﴿۵۰﴾ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ مَكْرِهِمْ ۙ اَنَّا دَمَّرْنٰهُمْ وَقَوْمَهُمْ
اَجْمَعِيْنَ ﴿۵۱﴾ فَتِلْكَ بُيُوْتُهُمْ خَاوِيَةًۢ بِمَا ظَلَمُوْا ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ
يَّعْلَمُوْنَ ﴿۵۲﴾ وَاَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ﴿۵۳﴾

اور ہم نے ثمود کی طرف اس کے بھائی صالحؑ کو بھیجا کہ خدا کی عبادت کرو تو دو فریق ہو کر آپس میں جھگڑنے لگے۔ ﴿۴۵﴾ (ف) حضرت (صالحؑ) نے کہا کہ اے قوم! تم کیوں خوشحالی اور امن (الحسنة) کو چھوڑ کر ذل و مسکنت کے عذاب (السیئة) کے لئے جلدی مچا رہے ہو تم کیوں خدائے ذوالجلال سے اپنی گزشتہ واماندگیوں پر پردہ پوشی کی درخواست (تستغفرون) نہیں کرتے تاکہ تم مستحق انعام و اکرام ہو جاؤ۔ ﴿۴۶﴾ (تذ۔ا:۱۲۷) وہ کہنے لگے کہ تم اور تمہارے ساتھی ہمارے لئے شگون بد ہے۔ صالحؑ نے کہا کہ تمہاری بدشگنی خدا کی طرف سے ہے بلکہ تم ایسے لوگ ہو جن کی آزمائش کی جاتی ہے۔ ﴿۴۷﴾ (ف) اور شہر میں نو شخص تھے جو ملک میں فساد کیا کرتے تھے اور اصلاح سے کام نہیں لیتے تھے۔ ﴿۴۸﴾ (ف) کہنے لگے کہ خدا کی قسم کھاؤ کہ ہم رات کو اس پر اور اس کے گھر والوں پر شب خون ماریں گے پھر اس کے وارث سے کہہ دیں گے کہ ہم صالحؑ کے گھر والوں کے موقع ہلاکت پر گئے ہی نہیں اور ہم سچ کہتے ہیں۔ ﴿۴۹﴾ (ف) اور وہ ایک چال چلے اور ان کو کچھ خبر نہ ہوئی۔ ﴿۵۰﴾ (ف) تو دیکھ لو کہ ان کی چال کا انجام کیسا ہوا ہم نے ان کو اور ان کی قوم سب کو ہلاک کر ڈالا۔ ﴿۵۱﴾ (ف) پس یہ ہیں ان کے گھر جو برباد اور ویران اس لئے پڑے ہیں کہ انہوں نے (قانون فطرت کی سرکشی کر کے اپنی جانوں پر) ظلم کیا تھا۔ صاحب علم قوم کے لئے اس (منظر) میں ایک (اہم) اشارہ موجود ہے۔ ﴿۵۲﴾ (حد:۳۹) اور جو لوگ ایمان لائے اور ڈرتے تھے ان کو ہم نے نجات دی۔ ﴿۵۳﴾ (ف)

Marfat.com

وَلُوۡطًا اِذۡ قَالَ لِقَوۡمِهٖۤ اَتَاۡتُوۡنَ الۡفَاحِشَةَ وَاَنۡتُمۡ تُبۡصِرُوۡنَ ﴿۵۴﴾ اَئِنَّكُمۡ
لَتَاۡتُوۡنَ الرِّجَالَ شَهۡوَةً مِّنۡ دُوۡنِ النِّسَآءِ ؕ بَلۡ اَنۡتُمۡ قَوۡمٌ تَجۡهَلُوۡنَ ﴿۵۵﴾ فَمَا
كَانَ جَوَابَ قَوۡمِهٖۤ اِلَّاۤ اَنۡ قَالُوۡۤا اَخۡرِجُوۡۤا اٰلَ لُوۡطٍ مِّنۡ قَرۡيَتِكُمۡ ۚ اِنَّهُمۡ اُنَاسٌ
يَّتَطَهَّرُوۡنَ ﴿۵۶﴾ فَاَنۡجَيۡنٰهُ وَاَهۡلَهٗۤ اِلَّا امۡرَاَتَهٗ ۫ قَدَّرۡنٰهَا مِنَ الۡغٰبِرِيۡنَ ﴿۵۷﴾
وَاَمۡطَرۡنَا عَلَيۡهِمۡ مَّطَرًا ۚ فَسَآءَ مَطَرُ الۡمُنۡذَرِيۡنَ ﴿۵۸﴾ قُلِ الۡحَمۡدُ لِلّٰهِ وَسَلٰمٌ ع
عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيۡنَ اصۡطَفٰى ؕ آٰللّٰهُ خَيۡرٌ اَمَّا يُشۡرِكُوۡنَ ﴿۵۹﴾

اور لوطؑ کو (یاد کرو۔) جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ تم بے حیائی (کے کام) کیوں کرتے ہوں اور تم دیکھتے ہو۔ ﴿۵۴﴾ (ف) کیا تم عورتوں کو چھوڑ کر لذت (حاصل کرنے) کے لئے مردوں کی طرف مائل ہوتے ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ تم احمق لوگ ہو۔ ﴿۵۵﴾ (ف) تو ان کی قوم کے لوگ (بولے تو) یہ بولے اور اس کے سوا ان کا کچھ جواب نہ تھا کہ لوطؑ کے گھر والوں کو اپنے شہر سے نکال دو۔ یہ لوگ پاک رہنا چاہتے ہیں۔ ﴿۵۶﴾ (ف) تو ہم نے ان کو اور ان کے گھر والوں کو نجات دی مگر ان کی بیوی کہ اس کی نسبت ہم نے مقرر کر رکھا ہے (کہ وہ پیچھے رہ جانے والوں میں ہوگی) ﴿۵۷﴾ (ف) اور ہم نے ان پر مینہ برسایا سو (جو) مینہ ان لوگوں پر برسا جن کو متنبہ کر دیا گیا تھا برا تھا۔ ﴿۵۸﴾ (ف) کہہ دو کہ سب تعریف خدا ہی کو سزاوار ہے۔ اور اس کے بندوں پر سلام ہے جن کو اس نے منتخب فرمایا۔ بھلا خدا بہتر ہے یا وہ جن کو یہ (اس کا) شریک ٹھہراتے ہیں۔ ﴿۵۹﴾ (ف)

Marfat.com

أَمَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ وَأَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَأَنْۢبَتْنَا بِهٖ
حَدَآئِقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ ۚ مَا كَانَ لَكُمْ أَنْ تُنْۢبِتُوْا شَجَرَهَا ۗ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ۗ بَلْ
هُمْ قَوْمٌ يَّعْدِلُوْنَ ﴿٦٠﴾ أَمَّنْ جَعَلَ الْأَرْضَ قَرَارًا وَّجَعَلَ خِلٰلَهَآ أَنْهٰرًا وَّجَعَلَ
لَهَا رَوَاسِيَ وَجَعَلَ بَيْنَ الْبَحْرَيْنِ حَاجِزًا ۗ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ۗ بَلْ أَكْثَرُهُمْ
لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٦١﴾ أَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَيَجْعَلُكُمْ
خُلَفَآءَ الْأَرْضِ ۗ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ۗ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ﴿٦٢﴾ أَمَّنْ يَّهْدِيْكُمْ فِيْ
ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَنْ يُّرْسِلُ الرِّيٰحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ۗ ءَاِلٰهٌ
مَّعَ اللّٰهِ ۗ تَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿٦٣﴾ أَمَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ وَمَنْ
يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْأَرْضِ ۗ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ۗ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ
صٰدِقِيْنَ ﴿٦٤﴾

لوگو! ذرا اس پر تو غور کرو کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے بنایا؟ اور آسمان سے تم لوگوں کے لئے پانی کس نے برسایا؟ پھر اسی پانی کے ذریعے سے ہم نے خوش نما باغ لگائے! لوگو! کیا تم میں طاقت ہے کہ ان کے درختوں کو اگا سکو! اور کیا پھر اس حقیقت کے عیاں ہو جانے کے بعد ماسوا خدا کے کوئی اور قابل اطاعت اور اَلْیَق عبودیت رہ جاتا ہے؟ آہ یہ بے سمجھ لوگ ہیں کہ ناحق دوسری طرف جھکے ہوئے ہیں۔ ⑥⓪ (تذ۔۱:۱۰۲) بھلا کس نے زمین کو قرار گاہ بنایا اور اس کے بیچ نہریں بنائیں اور اس کے لئے پہاڑ بنائے' اور (کس نے) دو دریاؤں کے بیچ اوٹ بنائی (یہ سب کچھ خدا نے بنایا)' تو کیا خدا کے ساتھ کوئی اور معبود بھی ہے؟ (ہرگز نہیں) بلکہ ان میں اکثر دانش نہیں رکھتے۔ ⑥① (ف) بھلا کون بے قرار کی التجا قبول کرتا ہے جب وہ اس سے دعا کرتا ہے اور (کون اس کی) تکلیف کو دور کرتا ہے۔ اور (کون) تم کو زمین میں (اگلوں کا) جانشین بناتا ہے۔ (یہ سب کچھ خدا کرتا ہے) تو کیا خدا کے ساتھ کوئی اور معبود بھی ہے (ہرگز نہیں مگر) تم بہت کم غور کرتے ہو۔ ⑥② (ف) بھلا کون تم کو جنگل اور دریا کے اندھیروں میں رستہ بتاتا ہے اور (کون) ہواؤں کو اپنی رحمت کے آگے خوش خبری بنا کر بھیجتا ہے (یہ سب کچھ خدا کرتا ہے) تو کیا خدا کے ساتھ کوئی اور معبود بھی ہے (ہرگز نہیں) یہ لوگ جو شرک کرتے ہیں خدا (کی شان) اس سے بلند ہے۔ ⑥③ (ف) کون ایک مخلوق کو پیدا کرتا ہے پھر اسی مخلوق کو بار بار پیدا کرتا ہے؟ اور کون تم کو آسمان اور زمین سے رزق دیتا ہے۔ (یہ سب کچھ خدا کرتا ہے) تو کیا خدا کے ساتھ کوئی اور معبود بھی ہے (ہرگز نہیں) کہہ دو (ف) اگر تم سچے ہو تو اپنی دلیل لاؤ۔ ⑥④ (تک۔۱:۲۵۲)

Marfat.com

قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ ؕ وَمَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ

يُبْعَثُوْنَ ﴿۶۵﴾ بَلِ ادّٰرَكَ عِلْمُهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ ۫ بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْهَا ۫ بَلْ هُمْ مِّنْهَا عَمُوْنَ ﴿۶۶﴾ ع ۵

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا تُرٰبًا وَّاٰبَآؤُنَآ اَئِنَّا لَمُخْرَجُوْنَ ﴿۶۷﴾ لَقَدْ وُعِدْنَا

هٰذَا نَحْنُ وَاٰبَآؤُنَا مِنْ قَبْلُ ۙ اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۶۸﴾ قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ

فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۶۹﴾ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُنْ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا

يَمْكُرُوْنَ ﴿۷۰﴾ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۷۱﴾ قُلْ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ

رَدِفَ لَكُمْ بَعْضُ الَّذِيْ تَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿۷۲﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ

اَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿۷۳﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَيَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُوْرُهُمْ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ﴿۷۴﴾

وَمَا مِنْ غَآئِبَةٍ فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ﴿۷۵﴾

اے پیغمبر! کہہ دو کہ آسمانوں اور زمین میں جو کوئی بھی ہے وہ غیب نہیں جانتا ماسوائے خدا کے (دہ۔۲۵۱) اور نہ یہ جانتے ہیں کہ کب (زندہ کرکے) اٹھائے جائیں گے ﴿۶۵﴾ (ف) بلکہ آخرت (کے بارے) میں ان کا علم منتہی ہو چکا ہے بلکہ وہ اس شک میں ہیں۔ بلکہ اس سے اندھے ہو رہے ہیں۔ ﴿۶۶﴾ (ف) اور جو لوگ کافر ہیں کہتے ہیں کہ جب ہم اور ہمارے باپ دادا مٹی ہو جائیں گے تو کیا ہم پھر (قبروں سے) نکالے جائیں گے۔ ﴿۶۷﴾ (ف) یہ وعدہ ہم سے اور ہمارے باپ دادا سے پہلے سے ہوتا چلا آیا ہے (کہاں کا اٹھنا اور کیسی قیامت) یہ تو صرف پہلے لوگوں کی کہانیاں ہیں۔ ﴿۶۸﴾ (ف) اے محمدؐ! ان (بدکار لوگوں) کو کہہ دو کہ جاؤ زمین میں پھرو اور (اپنی آنکھوں سے) دیکھو کہ جرم کرنیوالوں کا کیا انجام ہوا۔ ﴿۶۹﴾ (تک۔ا:۲۵۲) اور (اے رسول!) تو ان (کی ان ایذاؤں) کا غم نہ کھا (جو وہ تمہیں دے رہے ہیں) اور جو (شرمناک تدبیریں تیرے خلاف کرکے) مکر کر رہے ہیں ان سے تنگ دل نہ ہو۔ ﴿۷۰﴾ (تک۔ا:۲۵۲) اور کہتے ہیں کہ اگر تم سچے ہو تو یہ وعدہ کب پورا ہوگا۔ ﴿۷۱﴾ (ف) کہہ دو کہ جس (عذاب) کے لئے تم جلدی کر رہے ہو شاید اس میں سے کچھ تمہارے نزدیک آ پہنچا ہو۔ ﴿۷۲﴾ (ف) اور تمہارا پروردگار تو لوگوں پر فضل کرنے والا ہے لیکن ان میں سے اکثر شکر نہیں کرتے۔ ﴿۷۳﴾ (ف) اور جو باتیں ان کے سینوں میں پوشیدہ ہوتی ہیں اور جو کام ظاہر کرتے ہیں تمہارا پروردگار ان (سب) کو جانتا ہے۔ ﴿۷۴﴾ (ف) اور آسمان و زمین میں کوئی مخفی (یا آنے والی) بات نہیں ہو رہی مگر یہ کہ اس کا اندراج ایک واضح کتاب میں ہے۔ ﴿۷۵﴾ (تذ۔۲:۱۷)

إِنَّ هَٰذَا الْقُرْآنَ يَقُصُّ عَلَىٰ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَكْثَرَ الَّذِي هُمْ فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ﴿٧٦﴾ وَإِنَّهُ
لَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ ﴿٧٧﴾ إِنَّ رَبَّكَ يَقْضِي بَيْنَهُم بِحُكْمِهِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ
الْعَلِيمُ ﴿٧٨﴾ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ ۖ إِنَّكَ عَلَى الْحَقِّ الْمُبِينِ ﴿٧٩﴾ إِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتَىٰ وَلَا
تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَاءَ إِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِينَ ﴿٨٠﴾ وَمَا أَنتَ بِهَادِي الْعُمْيِ عَن ضَلَالَتِهِمْ ۖ
إِن تُسْمِعُ إِلَّا مَن يُؤْمِنُ بِآيَاتِنَا فَهُم مُّسْلِمُونَ ﴿٨١﴾ وَإِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ
أَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِّنَ الْأَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ أَنَّ النَّاسَ كَانُوا بِآيَاتِنَا لَا يُوقِنُونَ ﴿٨٢﴾ ع ۱۶/۲
وَيَوْمَ نَحْشُرُ مِن كُلِّ أُمَّةٍ فَوْجًا مِّمَّن يُكَذِّبُ بِآيَاتِنَا فَهُمْ يُوزَعُونَ ﴿٨٣﴾ حَتَّىٰ
إِذَا جَاءُوا قَالَ أَكَذَّبْتُم بِآيَاتِي وَلَمْ تُحِيطُوا بِهَا عِلْمًا أَمَّاذَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٨٤﴾

بے شک یہ قرآن بنی اسرائیل کے متعلق ان کے باہمی اختلافات کا اکثر حصہ بیان کرتا ہے (تا کہ ان پر ان کا جرم اور اس کی سزا واضح ہو جائے اور وہ ان اختلافات کو دور کر سکیں) ﴿٧٦﴾ (تذ۔۲:۲۶) اور بے شک یہ قرآن اس قوم کے لئے جو اس کے دیئے ہوئے حکموں پر مکمل یقین کر کے ان کی بجا آوری کرتے ہیں مکمل طور پر ہدایت اور رحمت ایزدی کا مجسمہ ہے۔ ﴿٧٧﴾ (تذ۔۲:۲۶) بے شک تیرا پروردگار قرآن کے مطابق ان کے درمیان فیصلہ کرے گا اور وہ بڑا غالب اور بڑا جاننے والا ہے۔ ﴿٧٨﴾ (تذ۔۲:۲۶) اس بنا پر (اے پیغمبر!) تو اپنے آپ کو خدا کے سپرد کر دے کیونکہ بے شک تو صاف طور پر راستی پر ہے۔ ﴿٧٩﴾ (تذ۔۲:۲۶) تم مُردوں کو کیا سناؤ گے تم بہروں کو اپنی پکار کیا سنا سکتے ہو جب وہ پیٹھ پھیر کر لوٹ جاتے ہیں۔ ﴿٨٠﴾ (تک۔۱:۲۵۲) اور نہ اندھوں کو گمراہی سے (نکال کر) رستہ دکھا سکتے ہو۔ تم تو ان کو سنا سکتے ہو جو ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں اور وہ فرمانبردار ہو جاتے ہیں۔ ﴿٨١﴾ (ف) اور جب ان کے بارے میں (عذاب کا) وعدہ پورا ہو گا تو ہم ان کے لئے زمین میں سے ایک جانور نکالیں گے جو ان سے بیان کر دے گا اس لئے کہ لوگ ہماری آیتوں پر ایمان نہیں لاتے تھے۔ ﴿٨٢﴾ (ف) اور جس روز ہم ہر امت میں سے اس گروہ کو جمع کریں گے جو ہماری آیتوں کی تکذیب کرتے تھے تو ان کی جماعت بندی کی جائے گی۔ ﴿٨٣﴾ (ف) یہاں تک کہ جب (سب) آ جائیں گے تو (خدا) فرمائے گا کہ کیا تم نے میری آیتوں کو جھٹلایا تھا اور تم نے (اپنے) علم سے ان پر احاطہ تو کیا ہی نہ تھا بھلا تم کیا کرتے تھے۔ ﴿٨٤﴾ (ف)

وَوَقَعَ الۡقَوۡلُ عَلَیۡہِمۡ بِمَا ظَلَمُوۡا فَہُمۡ لَا یَنۡطِقُوۡنَ ﴿۸۵﴾ اَلَمۡ یَرَوۡا اَنَّا جَعَلۡنَا
الَّیۡلَ لِیَسۡکُنُوۡا فِیۡہِ وَالنَّہَارَ مُبۡصِرًا ؕ اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوۡمٍ یُّؤۡمِنُوۡنَ ﴿۸۶﴾
وَیَوۡمَ یُنۡفَخُ فِی الصُّوۡرِ فَفَزِعَ مَنۡ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنۡ فِی الۡاَرۡضِ اِلَّا مَنۡ شَآءَ
اللّٰہُ ؕ وَکُلٌّ اَتَوۡہُ دٰخِرِیۡنَ ﴿۸۷﴾ وَتَرَی الۡجِبَالَ تَحۡسَبُہَا جَامِدَۃً وَّہِیَ تَمُرُّ
مَرَّ السَّحَابِ ؕ صُنۡعَ اللّٰہِ الَّذِیۡۤ اَتۡقَنَ کُلَّ شَیۡءٍ ؕ اِنَّہٗ خَبِیۡرٌۢ بِمَا تَفۡعَلُوۡنَ ﴿۸۸﴾

پھر جب ہمارے عذاب کا حکم آ پہنچے گا تو بات تک نہ کر سکیں گے۔ ﴿۸۵﴾ (تک۔ا:۲۵۲) کیا ان لوگوں نے نہیں دیکھا کہ درحقیقت ہم نے رات کو اس لئے بنایا کہ یہ لوگ اس میں آرام لیں اور دن کو روشن کر دیا۔ بیشک اس (منظر) میں اس قوم کے لئے جو ایمان رکھتی ہے ضرور (بہت سے) اشارات اور ہدایات موجود ہیں۔ ﴿۸۶﴾ (حد:۳۲) اور جس روز صور پھونکا جائے گا تو جو لوگ آسمانوں میں اور جو زمین میں ہیں سب گھبرا اٹھیں گے مگر وہ جسے خدا چاہے اور سب ان کے پاس عاجز ہو کر چلے آئیں گے۔ ﴿۸۷﴾ (ف) اور اے محمدؐ! تو پہاڑوں کو دیکھتا ہے اور اندازہ کرتا ہے کہ وہ جمے ہوئے ہیں (اور ہمیشہ تک رہیں گے) حالانکہ وہ بادلوں کی طرح آتے اور جاتے رہتے ہیں۔ (یعنی چند ہزار یا چند لاکھ سالوں میں یہی بڑے بڑے پہاڑ جو بظاہر ناقابل شکست معلوم ہوتے ہیں، موسموں اور ہواؤں اور دریائی پانیوں وغیرہ کی شکست و ریخت (یعنی تعریہ بری و بحری دمائی) کی وجہ سے ایک جگہ ملیامیٹ ہو جاتے ہیں اور دوسری جگہ اسی طرح نمودار ہو جاتے ہیں جس طرح کہ بادل ایک جگہ سے چل کر دوسری جگہ پر گھیر جاتے ہیں) تو یہ اس خدائے (بے مثال) کی انتہائی کاری گری ہے جس نے ہر شے کو خوب پختہ بنایا (پھر پختہ بنا کر بھی اس میں ریزہ ریزہ ہو جانے کی استعداد رکھی تاکہ کسی شے کو دائم اور قائم رہنے کا گھمنڈ نہ ہو)۔ اور (اسی طرح وہ کفار مکہ جن کو اپنے طاقتور ہونے کا غرور بے حد ہے پہاڑوں کی طرح شکست کھا کر رہیں گے) وہ پورے طور پر ان (شکست افزا اور طاقت کش) اعمال سے باخبر ہے جو تم کفار مکہ (رسول کو ایذائیں دے دے کر) اور اپنے خلاف (ایک ہیبت انگیز طاقت پیدا کر کے) کر رہے ہو۔ ﴿۸۸﴾[1] (تک۔ا:۲۵۲۔۲۵۳)

[1] مرور مدت کے بعد عظیم الشان پہاڑوں کے صفحۂ زمین پر سے نیست و نابود ہو جانے اور تعریہ بری و بحری و مائی کی وجہ سے سمندروں کی تہ میں عظیم الشان نئے اور تہ بہ تہ طبقوں کے نمودار ہو جانے کی تفصیل علم طبقات الارض (جیالوجی یا بالفاظ دیگر تاریخ زمین) کا ایک شاندار باب ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ زمانوں کے گزر جانے سے موسموں، ہواؤں، بارشوں، دریاؤں، سمندروں اور زلزلوں کے تخریبی اثرات کے باعث روئے زمین پر کیا کیا تہلکہ انگیز انقلابات وقتاً فوقتاً آتے رہے ہیں۔ علم طبقات الرض کے طالب العلم کو چونکہ زمینی انقلاب کی ہر منزل پر لاکھوں بلکہ کروڑوں برس کے زمانوں سے واسطہ پڑتا ہے اس لئے وہ زمین کے رنگا رنگ، قسما قسم اور تہ در تہ طبقوں میں لاکھوں اور کروڑوں برس کے حالات و سانحات کی متحرک تصویر دیکھتا ہے اور چونکہ انہی طبقوں کے اندر نیچے سے لے کر اوپر تک ہزارہا مختلف قسم کے حیوانوں کی جوان زمانوں میں جب کہ یہ طبقے سمندروں کے اندر بن رہے تھے پیدا ہوئے، ←

Marfat.com

مَنۡ جَآءَ بِالۡحَسَنَۃِ فَلَہٗ خَیۡرٌ مِّنۡہَا ۚ وَ ہُمۡ مِّنۡ فَزَعٍ یَّوۡمَئِذٍ اٰمِنُوۡنَ ﴿۸۹﴾ وَ مَنۡ
جَآءَ بِالسَّیِّئَۃِ فَکُبَّتۡ وُجُوۡہُہُمۡ فِی النَّارِ ؕ ہَلۡ تُجۡزَوۡنَ اِلَّا مَا کُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۹۰﴾
اِنَّمَاۤ اُمِرۡتُ اَنۡ اَعۡبُدَ رَبَّ ہٰذِہِ الۡبَلۡدَۃِ الَّذِیۡ حَرَّمَہَا وَ لَہٗ کُلُّ شَیۡءٍ ۫
وَّ اُمِرۡتُ اَنۡ اَکُوۡنَ مِنَ الۡمُسۡلِمِیۡنَ ﴿۹۱﴾ وَ اَنۡ اَتۡلُوَا الۡقُرۡاٰنَ ۚ فَمَنِ اہۡتَدٰی فَاِنَّمَا یَہۡتَدِیۡ
لِنَفۡسِہٖ ۚ وَ مَنۡ ضَلَّ فَقُلۡ اِنَّمَاۤ اَنَا مِنَ الۡمُنۡذِرِیۡنَ ﴿۹۲﴾ وَ قُلِ الۡحَمۡدُ لِلّٰہِ سَیُرِیۡکُمۡ
اٰیٰتِہٖ فَتَعۡرِفُوۡنَہَا ؕ وَ مَا رَبُّکَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۹۳﴾ ع ۲

جس متنفس نے قیامت کے دن الحسنة کو اپنی شفاعت میں پیش کیا تو اس کو اس کے عمل سے بہتر اجر دیا جائے گا اور ایسے لوگ اس دن قیامت کی تمام جزع فزع سے امن میں ہوں گے۔ ﴿۸۹﴾ (تذ۔ا:۱۳۱) اور جو السیئة کو اپنے ساتھ لایا تو ایسے لوگ اوندھے منہ دوزخ میں دھکیل دیئے جائیں گے اور ان سے پوچھا جائے گا کہ کیا یہ دردناک سزا تم لوگوں کو ماسوا تمہارے اعمال کے کسی اور جرم کی پاداش میں مل رہی ہے۔ ﴿۹۰﴾ (تذ۔ا:۱۳۱) (کہہ دو) کہ مجھ کو یہی ارشاد ہوا ہے کہ اس شہر (مکہ) کے مالک کی عبادت کروں جس نے اس کو محترم (اور مقام ادب) بنایا ہے اور سب چیز اسی کی ہے اور یہ بھی حکم ہوا ہے کہ اس کا حکم بردار رہوں۔ ﴿۹۱﴾ (ف) اور یہ بھی کہ قرآن پڑھا کروں۔ تو جو شخص راہ راست اختیار کرتا ہے تو اپنے ہی فائدے کے لئے اختیار کرتا ہے اور جو گمراہ رہتا ہے تو کہہ دو کہ میں تو صرف نصیحت کرنے والا ہوں۔ ﴿۹۲﴾ (ف) اور کہو کہ خدا کا شکر ہے وہ تو عنقریب اپنی نشانیاں دکھائے گا تو تم ان کو پہچان لو گے۔ اور جو کام تم کرتے ہو تمہارا پروردگار ان سے بے خبر نہیں ہے۔ ﴿۹۳﴾ (ف)

اٰیَاتُہَا ۸۸ ۲۸ سُوۡرَۃُ الۡقَصَصِ مَکِّیَّۃٌ ۴۹ رُکُوۡعَاتُہَا ۹

ترجمہ المشرقیؒ: ۲۶ آیات بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ترجمہ مولانا جالندھری: ۶۲ آیات

طٰسٓمّٓ ﴿۱﴾ تِلۡکَ اٰیٰتُ الۡکِتٰبِ الۡمُبِیۡنِ ﴿۲﴾

طٰس م ﴿۱﴾ (ف) یہ آیات قرآن کتاب مبین (روشن کتاب) کی آیات ہیں۔ (جو صحیفہ فطرت ہے) ﴿۲﴾ (تذ۔۲:۱۹)

← دبی ہوئی ہڈیاں اور ڈھانچے دیکھتا ہے وہ ان طبقوں کو صحیفہ فطرت کے ''اوراق'' سے اور طبقات زمین کو صحیفہ فطرت کی ''کتاب'' سے تشبیہ دیتا ہے جس کتاب میں روئے زمین کے پچھلے کروڑوں برس کے احوال و واقعات کی پوری تاریخ لکھی ہے۔ اسی تناسب سے قرآن عظیم نے صحیفہ فطرت کو الکتب المبین یعنی روشن کتاب کہا ہے! علم طبقات الارض کی ایجاد ابھی پورے ڈھائی سو برس نہیں ہوئے ہوئی تھی اور اس وقت سے ہزاروں بلکہ لاکھوں سائنسدان اس کی تدوین و تکمیل میں لگے ہیں لیکن دیکھنا یہ ہے کہ عرب کے ←

Marfat.com

نَتْلُوا عَلَيْكَ مِن نَّبَإِ مُوسَىٰ وَفِرْعَوْنَ بِالْحَقِّ لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴿۳﴾ إِنَّ فِرْعَوْنَ
عَلَا فِي الْأَرْضِ وَجَعَلَ أَهْلَهَا شِيَعًا يَسْتَضْعِفُ طَائِفَةً مِّنْهُمْ يُذَبِّحُ أَبْنَاءَهُمْ
وَيَسْتَحْيِي نِسَاءَهُمْ ۚ إِنَّهُ كَانَ مِنَ الْمُفْسِدِينَ ﴿۴﴾ وَنُرِيدُ أَن نَّمُنَّ عَلَى الَّذِينَ
اسْتُضْعِفُوا فِي الْأَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ أَئِمَّةً وَنَجْعَلَهُمُ الْوَارِثِينَ ﴿۵﴾ وَنُمَكِّنَ لَهُمْ فِي
الْأَرْضِ وَنُرِيَ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَجُنُودَهُمَا مِنْهُم مَّا كَانُوا يَحْذَرُونَ ﴿۶﴾
وَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ أُمِّ مُوسَىٰ أَنْ أَرْضِعِيهِ ۖ فَإِذَا خِفْتِ عَلَيْهِ فَأَلْقِيهِ فِي الْيَمِّ
وَلَا تَخَافِي وَلَا تَحْزَنِي ۖ إِنَّا رَادُّوهُ إِلَيْكِ وَجَاعِلُوهُ مِنَ الْمُرْسَلِينَ ﴿۷﴾

(اے محمدؐ) ہم تمہیں موسیٰ اور فرعون کے کچھ حالات مومن لوگوں کے سنانے کے لئے صحیح صحیح سناتے ہیں۔ ﴿۳﴾ (ف) وہ (فرعون) خدا سے انتہائی طور پر سرکش بادشاہ تھا جو رعیت کے مختلف گروہ بنا کر ان کو ایک دوسرے سے لڑواتا تھا۔ ایک گروہ بنی اسرائیل کو اس نے نہایت کمزور بنا دیا تھا۔ ان کے بیٹوں کو مروا ڈالتا تھا اور بیٹیوں کو زندہ رکھتا تھا۔ (تک۔ ۳۲۶) بے شک وہ مفسدوں میں تھا۔ ﴿۴﴾ (ف) ادھر ہم اس بات کے درپے تھے کہ انہی لوگوں کو جو اس کے ملک میں نہایت کمزور سمجھے جاتے ہیں اپنے سایہ عاطفت میں لے لیں۔ ان کو قانون خدا کا پابند بنا کر زمین کے سردار بنا دیں اور بالآخر اسی سلطنت کا وارث بنائیں جس کی شیخی پر فرعون ان سے یوں ناک بھوں چڑھاتا تھا۔ ﴿۵﴾ (تذ۔۱:۱۹) نہیں بلکہ ہم چاہتے تھے کہ ان کو اس سرزمین میں یکسر متمکن کر دیں اور فرعون بادشاہ مصر اور ہامان وزیر اعظم اور ان کے مغرور گورا شاہی سپاہیوں کو جو یوں موچھوں پر تاؤ دے کر اینٹھے اینٹھے پھرا کرتے تھے ایک دفعہ وہی تباہی اور زوال ان کی اپنی آنکھوں سے دکھا دیں جس کا چور ان کے دلوں میں (بنی اسرائیل کے مظلوم خشت پزوں کو کوڑے مارتے اور ان کی عورتوں اور بچوں کے بے دھڑک قتل کرتے وقت) رہا کرتا تھا۔ ﴿۶﴾ (تذ۔۱:۱۹) تو خدا نے اس کی ترکیب یہ کی کہ حضرت موسیٰؑ کی والدہ کو وحی کی کہ جس وقت فرعون کے ہاتھوں اس کے قتل کا خطرہ پیدا ہو وہ اس کو دریا میں پھینک دے کیونکہ حضرت موسیٰؑ یقیناً واپس آجائیں گے اور بعد میں خدا کے پیغمبر بنیں گے۔ ﴿۷﴾ (تک۔۱۔:۳۲۶)

← اس عظیم المرتبت اور جلیل القدر نبی محمد علیہ الصلوٰۃ والاسلام (جس کو بے شعور اور بے وقوف مسلمان ان پڑھ اور ''امی'' سمجھتا ہے) کی نگاہ کس قدر گہری تھی کہ چودہ سو برس پہلے جب کہ دنیا جہالت کے اندھیرے میں غرق تھی اس نے اپنی وحی میں ریگستان عرب میں بیٹھے بیٹھے کہہ دیا کہ یہ صحیفہ فطرت ایک روشن کتاب ہے جس پر تمام کائنات کی پوری تاریخ لکھی رکھی ہے اور یہ پہاڑ جو روئے زمین پہ عظیم الشان میخوں کی طرح گڑے ہیں اور جن کے اکھڑے جانے کا وہم و گمان بھی نہیں ہوسکتا اسی طرح ناپائیدار ہیں جس طرح کہ بادل جو ایک جگہ سے دوسری جگہ لمحوں میں بدلتے جاتے ہیں!! فتدبر۔ (تک۔۱:۲۵۳، ۲۵۴)

فَالْتَقَطَهٗۤ اٰلُ فِرْعَوْنَ لِيَكُوْنَ لَهُمْ عَدُوًّا وَّحَزَنًا ؕ اِنَّ فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَجُنُوْدَهُمَا
كَانُوْا خٰطِـِٕيْنَ ۞ ٨ وَقَالَتِ امْرَاَتُ فِرْعَوْنَ قُرَّتُ عَيْنٍ لِّيْ وَلَكَ ؕ لَا تَقْتُلُوْهُ ۖۗ عَسٰۤى
اَنْ يَّنْفَعَنَاۤ اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۞ ٩ وَاَصْبَحَ فُؤَادُ اُمِّ مُوْسٰى فٰرِغًا ؕ
اِنْ كَادَتْ لَتُبْدِيْ بِهٖ لَوْلَاۤ اَنْ رَّبَطْنَا عَلٰى قَلْبِهَا لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۞ ١٠
وَقَالَتْ لِاُخْتِهٖ قُصِّيْهِ ۫ فَبَصُرَتْ بِهٖ عَنْ جُنُبٍ وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۙ ۞ ١١ وَحَرَّمْنَا
عَلَيْهِ الْمَرَاضِعَ مِنْ قَبْلُ فَقَالَتْ هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰۤى اَهْلِ بَيْتٍ يَّكْفُلُوْنَهٗ لَكُمْ
وَهُمْ لَهٗ نٰصِحُوْنَ ۞ ١٢ فَرَدَدْنٰهُ اِلٰۤى اُمِّهٖ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ وَلِتَعْلَمَ اَنَّ
الربع ع ١ ١٣ ٤ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۞ ١٣ ع وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَاسْتَوٰۤى
اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۞ ١٤

تو فرعون کے لوگوں نے اس کو اٹھا لیا اس لئے کہ (نتیجہ یہ ہونا تھا کہ) وہ ان کا دشمن اور (ان کے لئے موجب) غم ہو۔ بے شک فرعون اور ہامان اور ان کے لشکر چوک گئے۔ ⑧ (ف) فرعون کی بیوی نے اس بچے کو اٹھا لیا۔ اس کی شکل وصورت سے بے حد متاثر ہو کر کہا کہ شاید یہ بچہ بڑا ہو کر ہم کو کچھ فائدہ دے یا ہم اس کو بیٹا ہی بنا لیں اور حکم دیا کہ اس کو قتل نہ کیا جائے۔ (تک۔ ا۔:٣٢٦) اور وہ انجام سے بے خبر تھے۔ ⑨ (ف) اور موسیٰ کی ماں کا دل بے صبر ہو گیا۔ اگر ہم اس کے دل کو مضبوط نہ کر دیتے تو قریب تھا کہ وہ اس (قصے) کو ظاہر کر دیں غرض یہ تھی کہ وہ مومنوں میں رہیں۔ ⑩ (ف) اور اس کی بہن سے کہا کہ اس کے پیچھے چلی جا۔ تو وہ اسے دور سے دیکھتی رہی اور ان لوگوں کو کچھ خبر نہ تھی۔ ⑪ (ف) اور ہم نے پہلے ہی سے اس پر (دائیوں کے) دودھ حرام کر دیئے تھے تو موسیٰ کی بہن نے کہا کہ میں تمہیں ایسے گھر والے بتاؤں کہ تمہارے لئے اس (بچے) کو پالیں اور اس کی خیر خواہی (سے پرورش) کریں۔ ⑫ (ف) تو ہم نے (اس طریق سے) ان کو ان کے ماں کے پاس پہنچا دیا تا کہ ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور وہ غم نہ کھائیں اور معلوم کریں کہ خدا کا وعدہ سچا ہے لیکن یہ اکثر نہیں جانتے۔ ⑬ (ف) اور جب موسیٰ جوانی کو پہنچے اور بھرپور (جوان) ہو گئے تو ہم نے ان کو حکمت اور علم عطا کیا اور ہم نیکوکاروں کو ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں۔ ⑭ (ف)

وَدَخَلَ الْمَدِيْنَةَ عَلٰى حِيْنِ غَفْلَةٍ مِّنْ اَهْلِهَا فَوَجَدَ فِيْهَا رَجُلَيْنِ يَقْتَتِلٰنِ
هٰذَا مِنْ شِيْعَتِهٖ وَهٰذَا مِنْ عَدُوِّهٖ فَاسْتَغَاثَهُ الَّذِيْ مِنْ شِيْعَتِهٖ عَلَى الَّذِيْ
مِنْ عَدُوِّهٖ فَوَكَزَهٗ مُوْسٰى فَقَضٰى عَلَيْهِ قَالَ هٰذَا مِنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ اِنَّهٗ
عَدُوٌّ مُّضِلٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۱۵﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ فَغَفَرَ لَهٗ اِنَّهٗ
هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۶﴾ قَالَ رَبِّ بِمَآ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ فَلَنْ اَكُوْنَ ظَهِيْرًا
لِّلْمُجْرِمِيْنَ ﴿۱۷﴾ فَاَصْبَحَ فِي الْمَدِيْنَةِ خَآئِفًا يَّتَرَقَّبُ فَاِذَا الَّذِي اسْتَنْصَرَهٗ
بِالْاَمْسِ يَسْتَصْرِخُهٗ قَالَ لَهٗ مُوْسٰٓى اِنَّكَ لَغَوِيٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۱۸﴾ فَلَمَّآ اَنْ اَرَادَ اَنْ
يَّبْطِشَ بِالَّذِيْ هُوَ عَدُوٌّ لَّهُمَا قَالَ يٰمُوْسٰٓى اَتُرِيْدُ اَنْ تَقْتُلَنِيْ كَمَا قَتَلْتَ
نَفْسًا بِالْاَمْسِ اِنْ تُرِيْدُ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ جَبَّارًا فِي الْاَرْضِ وَمَا تُرِيْدُ
اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْمُصْلِحِيْنَ ﴿۱۹﴾

اور وہ ایسے وقت شہر میں داخل ہوئے کہ وہاں کے باشندے بے خبر ہو رہے تھے تو دیکھا کہ وہاں دو شخص لڑ رہے ہیں ایک تو موسیٰ کی قوم کا ہے اور دوسرا ان کے دشمنوں میں سے‘ تو جو شخص ان کی قوم میں سے تھا اس نے دوسرے شخص کے مقابلے میں جو موسیٰ کے دشمنوں میں سے تھا موسیٰ سے مدد طلب کی تو انہوں نے اس کو مکا مارا اور اس کا کام تمام کر دیا۔ کہنے لگے کہ یہ کام تو (اغوائے) شیطان سے ہوا۔ بے شک وہ (انسان کا) دشمن اور صریح بہکانے والا ہے۔ ﴿۱۵﴾ (ف) بولے کہ اے پروردگار میں نے اپنے آپ پر ظلم کیا تو مجھے بخش دے تو خدا نے ان کو بخش دیا بے شک وہ بخشنے والا مہربان ہے۔ ﴿۱۶﴾ (ف) کہنے لگے کہ اے پروردگار تو نے جو مجھ پر مہربانی فرمائی ہے میں (آئندہ) کبھی گنہگاروں کا مددگار نہ بنوں گا۔ ﴿۱۷﴾ (ف) الغرض صبح کے وقت شہر میں ڈرتے ڈرتے داخل ہوئے کہ دیکھیں (کیا ہوتا ہے) تو ناگہاں وہی شخص جس نے کل اس سے مدد مانگی تھی پھر ان کو پکار رہا ہے۔ موسیٰ نے اس سے کہا کہ تو تو صریح گمراہ ہے۔ ﴿۱۸﴾ (ف) جب موسیٰ نے ارادہ کیا کہ اس شخص کو جو ان دونوں کا دشمن تھا پکڑ لیں تو وہ (یعنی موسیٰ کی قوم کا آدمی) بول اٹھا کہ جس طرح تم نے کل ایک شخص کو مار ڈالا تھا (اسی طرح) چاہتے ہو کو مجھے بھی مار ڈالو۔ تم تو یہی چاہتے ہو کہ ملک میں ظلم و ستم کرتے پھرو اور یہ نہیں چاہتے کہ نیکو کاروں میں ہو۔ ﴿۱۹﴾ (ف)

وَجَآءَ رَجُلٌ مِّنۡ اَقۡصَا الۡمَدِیۡنَةِ یَسۡعٰی ۫ قَالَ یٰمُوۡسٰۤی اِنَّ الۡمَلَاَ یَاۡتَمِرُوۡنَ بِكَ
لِیَقۡتُلُوۡكَ فَاخۡرُجۡ اِنِّیۡ لَكَ مِنَ النّٰصِحِیۡنَ ﴿۲۰﴾ فَخَرَجَ مِنۡهَا خَآئِفًا یَّتَرَقَّبُ ۫
قَالَ رَبِّ نَجِّنِیۡ مِنَ الۡقَوۡمِ الظّٰلِمِیۡنَ ﴿۲۱﴾ وَلَمَّا تَوَجَّهَ تِلۡقَآءَ مَدۡیَنَ قَالَ عَسٰی رَبِّیۡۤ اَنۡ ع۵
یَّهۡدِیَنِیۡ سَوَآءَ السَّبِیۡلِ ﴿۲۲﴾ وَلَمَّا وَرَدَ مَآءَ مَدۡیَنَ وَجَدَ عَلَیۡهِ اُمَّةً مِّنَ
النَّاسِ یَسۡقُوۡنَ ۫ وَوَجَدَ مِنۡ دُوۡنِهِمُ امۡرَاَتَیۡنِ تَذُوۡدٰنِ ۚ قَالَ مَا خَطۡبُكُمَا ؕ قَالَتَا
لَا نَسۡقِیۡ حَتّٰی یُصۡدِرَ الرِّعَآءُ ٜ وَاَبُوۡنَا شَیۡخٌ كَبِیۡرٌ ﴿۲۳﴾ فَسَقٰی لَهُمَا ثُمَّ تَوَلّٰۤی اِلَی
الظِّلِّ فَقَالَ رَبِّ اِنِّیۡ لِمَاۤ اَنۡزَلۡتَ اِلَیَّ مِنۡ خَیۡرٍ فَقِیۡرٌ ﴿۲۴﴾ فَجَآءَتۡهُ اِحۡدٰىهُمَا تَمۡشِیۡ
عَلَی اسۡتِحۡیَآءٍ ۫ قَالَتۡ اِنَّ اَبِیۡ یَدۡعُوۡكَ لِیَجۡزِیَكَ اَجۡرَ مَا سَقَیۡتَ لَنَا ؕ فَلَمَّا
جَآءَهٗ وَقَصَّ عَلَیۡهِ الۡقَصَصَ ۙ قَالَ لَا تَخَفۡ ٝ نَجَوۡتَ مِنَ الۡقَوۡمِ الظّٰلِمِیۡنَ ﴿۲۵﴾
قَالَتۡ اِحۡدٰىهُمَا یٰۤاَبَتِ اسۡتَاۡجِرۡهُ ۫ اِنَّ خَیۡرَ مَنِ اسۡتَاۡجَرۡتَ الۡقَوِیُّ الۡاَمِیۡنُ ﴿۲۶﴾

اور ایک شخص شہر کی پرلی طرف سے دوڑتا ہوا آیا (اور) بولا کہ موسیٰ (شہر کے) رئیس تمہارے بارے میں صلاحین کرتے ہیں کہ تم کو مار ڈالیں سو تم یہاں سے نکل جاؤ میں تمہارا خیر خواہ ہوں۔ ﴿۲۰﴾ (ف) موسیٰ وہاں سے ڈرتے ڈرتے نکل کھڑے ہوئے کہ (دیکھیں) کیا ہوتا ہے۔ (اور) دعا کرنے لگے کہ اے پروردگار مجھے ظالم لوگوں سے نجات دے۔ ﴿۲۱﴾ (ف) اور جب مدین کی طرف رخ کیا تو کہنے لگے کہ امید ہے کہ میرا پروردگار مجھے سیدھا رستہ بتائے۔ ﴿۲۲﴾ (ف) اور جب مدین کے پانی (کے مقام) پر پہنچے تو دیکھا کہ وہاں لوگ جمع ہو رہے ہیں اور اپنے چارپایوں کو پانی پلا رہے ہیں اور ان کے ایک طرف دو عورتیں (اپنی بکریوں کو) روکے کھڑی ہیں موسیٰ نے (ان سے) کہا تمہارا کیا کام ہے وہ بولیں کہ جب تک چرواہے (اپنے چارپایوں کو) لے نہ جائیں ہم پانی نہیں پلا سکتے اور ہمارے والد بڑی عمر کے بوڑھے ہیں۔ ﴿۲۳﴾ (ف) تو موسیٰ نے ان کے لئے (بکریوں) کو پانی پلا دیا پھر سائے کی طرف چلے گئے اور کہنے لگے کہ پروردگار میں اس کا محتاج ہوں کہ تو مجھ پر اپنی نعمت نازل فرمائے۔ ﴿۲۴﴾ (ف) (تھوڑی دیر کے بعد) ان میں سے ایک عورت جو شرماتی اور لجاتی چلی آتی تھی موسیٰ کے پاس آئی (اور) کہنے لگی کہ تم کو میرے والد بلاتے ہیں کہ تم نے جو ہمارے لئے پانی پلایا تھا اس کی تم کو اجرت دیں۔ جب وہ اس کے پاس گئے اور ان سے (اپنا) ماجرا بیان کیا تو انہوں نے کہا کہ کچھ خوف نہ کرو تم ظالم لوگوں سے بچ آئے ہو۔ ﴿۲۵﴾ (ف) ایک لڑکی بولی کہ ابا ان کو نوکر رکھ لیجئے کیونکہ بہتر نوکر جو آپ رکھیں وہ ہے (جو) توانا اور امانت دار ہو۔ ﴿۲۶﴾ (ف)

قَالَ اِنِّیْۤ اُرِیْدُ اَنْ اُنْكِحَكَ اِحْدَى ابْنَتَیَّ هٰتَیْنِ عَلٰۤى اَنْ تَاْجُرَنِیْ ثَمٰنِیَ حِجَجٍ ۚ
فَاِنْ اَتْمَمْتَ عَشْرًا فَمِنْ عِنْدِكَ ۚ وَمَاۤ اُرِیْدُ اَنْ اَشُقَّ عَلَیْكَ ؕ سَتَجِدُنِیْۤ اِنْ
شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ ﴿۲۷﴾ قَالَ ذٰلِكَ بَیْنِیْ وَبَیْنَكَ ؕ اَیَّمَا الْاَجَلَیْنِ قَضَیْتُ
ع ۳ فَلَا عُدْوَانَ عَلَیَّ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى مَا نَقُوْلُ وَكِیْلٌ ﴿۲۸﴾ فَلَمَّا قَضٰى مُوْسَى
الْاَجَلَ وَسَارَ بِاَهْلِهٖۤ اٰنَسَ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ نَارًا ۚ قَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْۤا
اِنِّیْۤ اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّیْۤ اٰتِیْكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ اَوْ جَذْوَةٍ مِّنَ النَّارِ لَعَلَّكُمْ
تَصْطَلُوْنَ ﴿۲۹﴾ فَلَمَّاۤ اَتٰىهَا نُوْدِیَ مِنْ شَاطِئِ الْوَادِ الْاَیْمَنِ فِی الْبُقْعَةِ الْمُبٰرَكَةِ
مِنَ الشَّجَرَةِ اَنْ یّٰمُوْسٰۤى اِنِّیْۤ اَنَا اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۳۰﴾ وَاَنْ اَلْقِ عَصَاكَ ؕ فَلَمَّا
رَاٰهَا تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَآنٌّ وَّلّٰى مُدْبِرًا وَّلَمْ یُعَقِّبْ ؕ یٰمُوْسٰۤى اَقْبِلْ وَلَا
تَخَفْ ۫ اِنَّكَ مِنَ الْاٰمِنِیْنَ ﴿۳۱﴾

انہوں نے (موسیٰ سے) کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ اپنی ان دو بیٹیوں میں سے ایک کو تم سے بیاہ دوں اس (عہد) پر کہ تم آٹھ برس میری خدمت کرو۔ اور اگر دس سال پورے کر دو تو وہ تمہاری طرف سے (احسان) ہے اور میں تم پر تکلیف ڈالنی نہیں چاہتا تم مجھے انشاء اللہ نیک لوگوں میں پاؤ گے۔ (۲۷) (ف) موسیٰ نے کہا کہ مجھ میں اور آپ میں یہ (عہد پختہ ہوا) میں جونسی مدت (چاہوں) پوری کر دوں پھر مجھ پر کوئی زیادتی نہ ہو۔ اور ہم جو معاہدہ کرتے ہیں خدا اس کا گواہ ہے۔ (۲۸) (ف) جب موسیٰ نے مدت پوری کر دی اور اپنے گھر والوں کو لے کر چلے تو طور کی طرف سے آگ دکھائی دی تو اپنے گھر والوں سے کہنے لگے کہ (تم یہاں) ٹھیرو۔ مجھے آگ نظر آئی ہے شاید میں وہاں سے رستے کا کچھ پتہ لاؤں یا آگ کا انگارا لے آؤں تاکہ تم تاپو۔ (۲۹) (ف) جب اس کے پاس پہنچے تو میدان کے دائیں کنارے سے ایک مبارک جگہ میں ایک درخت میں سے آواز آئی کہ موسیٰ میں تو خدائے رب العالمین ہوں۔ (۳۰) (ف) اور یہ کہ اپنی لاٹھی ڈال دو جب دیکھا کہ وہ حرکت کر رہی ہے گویا کہ وہ سانپ ہے تو پیٹھ پھیر کر چل دیئے اور پیچھے پھر کر بھی نہ دیکھا۔ (ہم نے کہا کہ) موسیٰ آگے آؤ اور ڈرو مت تم امن پانے والوں میں ہو۔ (۳۱) (ف)

Marfat.com

اُسْلُكْ يَدَكَ فِيْ جَيْبِكَ تَخْرُجْ بَيْضَآءَ مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ ۫ وَّاضْمُمْ اِلَيْكَ جَنَاحَكَ
مِنَ الرَّهْبِ فَذٰنِكَ بُرْهَانٰنِ مِنْ رَّبِّكَ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا
قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿٣٢﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّيْ قَتَلْتُ مِنْهُمْ نَفْسًا فَاَخَافُ اَنْ يَّقْتُلُوْنِ ﴿٣٣﴾
وَاَخِيْ هٰرُوْنُ هُوَ اَفْصَحُ مِنِّيْ لِسَانًا فَاَرْسِلْهُ مَعِيَ رِدْاً يُّصَدِّقُنِيْٓ ؗ اِنِّيْٓ اَخَافُ
اَنْ يُّكَذِّبُوْنِ ﴿٣٤﴾ قَالَ سَنَشُدُّ عَضُدَكَ بِاَخِيْكَ وَنَجْعَلُ لَكُمَا سُلْطٰنًا فَلَا
يَصِلُوْنَ اِلَيْكُمَا ۚ بِاٰيٰتِنَآ ۚ اَنْتُمَا وَمَنِ اتَّبَعَكُمَا الْغٰلِبُوْنَ ﴿٣٥﴾ فَلَمَّا جَآءَهُمْ
مُّوْسٰى بِاٰيٰتِنَا بَيِّنٰتٍ قَالُوْا مَا هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّفْتَرًى وَّمَا سَمِعْنَا بِهٰذَا
فِيْٓ اٰبَآئِنَا الْاَوَّلِيْنَ ﴿٣٦﴾ وَقَالَ مُوْسٰى رَبِّيْٓ اَعْلَمُ بِمَنْ جَآءَ بِالْهُدٰى مِنْ
عِنْدِهٖ وَمَنْ تَكُوْنُ لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿٣٧﴾

اپنا ہاتھ گریبان میں ڈالو تو بغیر کسی عیب کے سفید نکل آئے گا اور خوف دور ہونے (کی وجہ) سے اپنے بازو کو اپنی طرف سکیڑ لو۔ یہ دو دلیلیں تمہارے پروردگار کی طرف سے ہیں (ان کے ساتھ) فرعون اور اس کے درباریوں کے پاس (جاؤ) کہ وہ نافرمان لوگ ہیں۔ ﴿٣٢﴾ (ف) موسٰیؑ نے کہا اے پروردگار ان میں کا ایک شخص میرے ہاتھ سے قتل ہو چکا ہے سو مجھے خوف ہے کہ وہ (کہیں) مجھ کو مار نہ ڈالیں۔ ﴿٣٣﴾ (ف) وہ یعنی ہارونؑ مجھ سے زیادہ اپنے کلام میں فصیح ہے۔ (تذ۔ا:٦٥) تو اس کو میرے ساتھ مددگار بنا کر بھیج کہ میری تصدیق کرے۔ مجھے خوف ہے کہ وہ لوگ میری تکذیب کریں گے۔ ﴿٣٤﴾ (ف) (خدا نے) فرمایا ہم تمہارے بھائی سے تمہارے بازو کو مضبوط کر دیں گے اور تم دونوں کو غلبہ دیں گے تو ہماری نشانیوں کے سبب وہ تم تک پہنچ نہ سکیں گے (اور) تم اور جنہوں نے تمہاری پیروی کی غالب رہو گے۔ ﴿٣٥﴾ (ف) اور جب موسٰیؑ ان کے پاس ہماری کھلی نشانیاں لے کر آئے تو وہ کہنے لگے کہ یہ تو جادو ہے جو اس نے بنا کھڑا کیا ہے اور یہ (باتیں) ہم نے اپنے اگلے باپ دادا میں تو (کبھی) سنی نہیں۔ ﴿٣٦﴾ (ف) اور موسٰیؑ نے کہا کہ میرا پروردگار اس شخص کو خوب جانتا ہے جو اس کی طرف سے حق لے کر آیا اور جس کے لئے عاقبت کا گھر (یعنی بہشت) ہے بے شک ظالم نجات نہیں پائیں گے۔ ﴿٣٧﴾ (ف)

وَقَالَ فِرْعَوْنُ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَاُ مَا عَلِمْتُ لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرِيْ ۚ فَاَوْقِدْ لِيْ يٰهَامٰنُ
عَلَى الطِّيْنِ فَاجْعَلْ لِّيْ صَرْحًا لَّعَلِّيْٓ اَطَّلِعُ اِلٰٓى اِلٰهِ مُوْسٰى ۙ وَاِنِّيْ لَاَظُنُّهٗ
مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۳۸﴾ وَاسْتَكْبَرَ هُوَ وَجُنُوْدُهٗ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَظَنُّوْٓا
اَنَّهُمْ اِلَيْنَا لَا يُرْجَعُوْنَ ﴿۳۹﴾ فَاَخَذْنٰهُ وَجُنُوْدَهٗ فَنَبَذْنٰهُمْ فِي الْيَمِّ ۚ فَانْظُرْ
كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۰﴾ وَجَعَلْنٰهُمْ اَئِمَّةً يَّدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ۚ وَيَوْمَ
الْقِيٰمَةِ لَا يُنْصَرُوْنَ ﴿۴۱﴾ وَاَتْبَعْنٰهُمْ فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ
هُمْ مِّنَ الْمَقْبُوْحِيْنَ ﴿۴۲﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ مِنْۢ بَعْدِ مَآ اَهْلَكْنَا ع
الْقُرُوْنَ الْاُوْلٰى بَصَآئِرَ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّرَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۴۳﴾ وَمَا
كُنْتَ بِجَانِبِ الْغَرْبِيِّ اِذْ قَضَيْنَآ اِلٰى مُوْسَى الْاَمْرَ وَمَا كُنْتَ مِنَ
الشّٰهِدِيْنَ ﴿۴۴﴾

اور فرعون نے کہا کہ اے اہل دربار میں تمہارا اپنے سوا کسی کو خدا نہیں جانتا۔ تو ہامان میرے لئے گارے کو آگ لگوا (کر اینٹیں پکوا) دو پھر ایک (اونچا) محل بنوا دو تا کہ میں موسیٰ کے خدا کی طرف چڑھ جاؤں اور میں تو اسے جھوٹا سمجھتا ہوں۔ ﴿۳۸﴾ (ف) اور وہ اور اس کے لشکر ملک میں ناحق مغرور ہو رہے تھے اور خیال کرتے تھے کہ وہ ہماری طرف لوٹ کر نہیں آئیں گے۔ ﴿۳۹﴾ (ف) تو ہم نے ان کو اور ان کے لشکر کو پکڑ لیا اور دریا میں ڈال دیا۔ سو دیکھ لو کہ ظالموں کا کیسا انجام ہوا۔ ﴿۴۰﴾ (ف) اور ہم نے ان کو پیشوا بنایا تھا وہ (لوگوں کو) دوزخ کی طرف بلاتے تھے اور قیامت کے دن ان کی مدد نہیں کی جائے گی۔ ﴿۴۱﴾ (ف) اور اس دنیا میں ہم نے ان کے پیچھے لعنت لگا دی اور وہ قیامت کے روز بھی بد حالوں میں ہوں گے۔ ﴿۴۲﴾ (ف) اور ہم نے موسیٰ کو اگلی قوموں کے پیچھے کتاب دی جو فی الحقیقت لوگوں کے لئے ایک نتیجہ خیز اور پراز بصیرت کتاب تھی اور ان کے لئے سرتاپا ہدایت اور مجسمہ رحمت تھی تا کہ وہ نصیحت اخذ کر سکیں۔ ﴿۴۳﴾ (تذ-۲-۱۶:۲) اور جب ہم نے موسیٰ کی طرف حکم بھیجا تو تم (طور کی) غرب کی طرف نہیں تھے اور نہ اس واقعے کے دیکھنے والوں میں تھے۔ ﴿۴۴﴾ (ف)

وَلٰكِنَّآ اَنْشَاْنَا قُرُوْنًا فَتَطَاوَلَ عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ ۚ وَمَا كُنْتَ ثَاوِيًا فِيْٓ اَهْلِ
مَدْيَنَ تَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ۙ وَلٰكِنَّا كُنَّا مُرْسِلِيْنَ ﴿۴۵﴾ وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ
الطُّوْرِ اِذْ نَادَيْنَا وَلٰكِنْ رَّحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اَتٰىهُمْ مِّنْ نَّذِيْرٍ
مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَلَوْلَآ اَنْ تُصِيْبَهُمْ مُّصِيْبَةٌ ۢ بِمَا قَدَّمَتْ
اَيْدِيْهِمْ فَيَقُوْلُوْا رَبَّنَا لَوْلَآ اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ اٰيٰتِكَ وَنَكُوْنَ مِنَ
الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۴۷﴾ فَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوْا لَوْلَآ اُوْتِيَ مِثْلَ
مَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى ۭ اَوَلَمْ يَكْفُرُوْا بِمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى مِنْ قَبْلُ ۚ قَالُوْا سِحْرٰنِ تَظٰهَرَا ۣ
وَقَالُوْٓا اِنَّا بِكُلٍّ كٰفِرُوْنَ ﴿۴۸﴾ قُلْ فَاْتُوْا بِكِتٰبٍ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ هُوَ اَهْدٰى
مِنْهُمَآ اَتَّبِعْهُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۴۹﴾

لیکن ہم نے (موسیٰ کے بعد) کئی امتوں کو پیدا کیا پھر ان پر مدت طویل گزر گئی اور نہ تم مدین والوں میں رہنے والے تھے کہ ان کو ہماری آیتیں پڑھ پڑھ کر سناتے تھے۔ ہاں ہم ہی تو پیغمبر بھیجنے والے تھے۔ ﴿۴۵﴾ (ف) اور نہ تم اس وقت جب کہ ہم نے (موسیٰ کو) آواز دی طور کے کنارے تھے (بلکہ تمہارا بھیجا جانا) تمہارے پروردگار کی رحمت ہے۔ (ف) اسی طرح محمد کو بھی ہم نے رسول بنا کر بھیجا تا کہ اس قوم کو عذاب الٰہی سے ڈرائے جس پر اس سے پہلے کوئی رسول نہ آیا تھا۔ (تک۔ ا: ۳۲۷) تا کہ وہ نصیحت پکڑیں۔ ﴿۴۶﴾ (ف) اور یہ اتمام حجت اس لئے ہے کہ مبادا ان پر ان کے اپنے کرتوتوں کے بدلے میں مصیبت نازل ہو (تذ۔ا:۱۲۵) تو یہ کہنے لگیں کہ اے پروردگار تو نے ہماری طرف کوئی پیغمبر کیوں نہ بھیجا کہ ہم تیری آیتوں کی پیروی کرتے اور ایمان لانے والوں میں ہوتے۔ ﴿۴۷﴾ (ف) پھر جب ان کے پاس ہماری طرف سے حق آ پہنچا تو کہنے لگے کہ جیسی (نشانیاں) موسیٰ کو ملی تھیں ویسی اس کو کیوں نہی ملیں۔ کیا جو (نشانیاں) پہلے موسیٰ کو دی گئی تھیں انہوں نے ان سے کفر نہیں کیا' کہنے لگے کہ دونوں جادوگر ہیں ایک دوسرے کے موافق اور بولے ہم سب سے منکر ہیں۔ ﴿۴۸﴾ (ف) اے پیغمبر! ان لوگوں سے کہہ دو کہ اگر قرآن اور تورات دونوں کتابیں جھوٹی ہیں اور تم اپنے دعوے میں سچے ہو تو تم بھی خدا کے ہاں سے کوئی اور کتاب لے آؤ جو ان دونوں سے ہدایت میں بہتر ہو۔ پھر میں بھی اس کی پیروی کرنے کو تیار ہوں۔ ﴿۴۹﴾ (تذ۔ا:۸۹)

Marfat.com

فَاِنۡ لَّمۡ یَسۡتَجِیۡبُوۡا لَکَ فَاعۡلَمۡ اَنَّمَا یَتَّبِعُوۡنَ اَهۡوَآءَهُمۡ ؕ وَمَنۡ اَضَلُّ مِمَّنِ
اتَّبَعَ هَوٰىهُ بِغَيۡرِ هُدًى مِّنَ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهۡدِى الۡقَوۡمَ الظّٰلِمِيۡنَ ﴿۵۰﴾
وَلَقَدۡ وَصَّلۡنَا لَهُمُ الۡقَوۡلَ لَعَلَّهُمۡ يَتَذَكَّرُوۡنَ ﴿۵۱﴾ اَلَّذِيۡنَ اٰتَيۡنٰهُمُ الۡكِتٰبَ مِنۡ
قَبۡلِهٖ هُمۡ بِهٖ يُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۵۲﴾ وَاِذَا يُتۡلٰى عَلَيۡهِمۡ قَالُوۡۤا اٰمَنَّا بِهٖۤ اِنَّهُ الۡحَقُّ مِنۡ
رَّبِّنَاۤ اِنَّا كُنَّا مِنۡ قَبۡلِهٖ مُسۡلِمِيۡنَ ﴿۵۳﴾ اُولٰٓئِكَ يُؤۡتَوۡنَ اَجۡرَهُمۡ مَّرَّتَيۡنِ بِمَا صَبَرُوۡا
وَيَدۡرَءُوۡنَ بِالۡحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ وَمِمَّا رَزَقۡنٰهُمۡ يُنۡفِقُوۡنَ ﴿۵۴﴾ وَاِذَا سَمِعُوا
اللَّغۡوَ اَعۡرَضُوۡا عَنۡهُ وَقَالُوۡا لَنَاۤ اَعۡمَالُنَا وَلَكُمۡ اَعۡمَالُكُمۡ ؗ سَلٰمٌ عَلَيۡكُمۡ ؗ
لَا نَبۡتَغِى الۡجٰهِلِيۡنَ ﴿۵۵﴾

النصف ع ۵

پھر اگر یہ تمہاری بات قبول نہ کریں تو جان لو کہ یہ صرف اپنی خواہشوں کی پیروی کرتے ہیں اور اس سے زیادہ کون گمراہ ہوگا جو خدا کی ہدایت کو چھوڑ کر اپنی خواہش کے پیچھے چلے۔ بے شک خدا ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔ ﴿۵۰﴾ (ف) اور ہم نے تو ان منکروں کو راہ راست پر لانے کے لئے پے در پے اور متواتر وحی بھیجی تھی کہ شاید وہ نصیحت پکڑ لیں۔ ﴿۵۱﴾ (تذ۔۲:۲۳) جن لوگوں کو ہم نے اس سے پہلے کتاب دی تھی وہ اس پر ایمان لے آتے ہیں۔ ﴿۵۲﴾ (ف) اور جب (قرآن) ان کو پڑھ کر سنایا جاتا ہے تو کہتے ہیں کہ ہم اس پر ایمان لے آئے بے شک وہ ہمارے پروردگار کی طرف سے برحق ہے (اور) ہم تو اس سے پہلے کے حکم بردار ہیں۔ ﴿۵۳﴾ (ف) جن لوگوں نے اس قرآن کو مان لیا اور اس پر عمل کیا ان کو دوہرا اجر اس کے بدلے میں ملے گا کیونکہ انہوں نے کفار مکہ کی ایذاؤں کو صبر سے برداشت کیا تھا' ان کے برے سلوک کے بالمقابل اچھا سلوک کیا۔ (تک۔۱:۳۲۷) اور جو (مال) ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ ﴿۵۴﴾ (ف) اور یہ وہ لوگ ہیں جب کسی لغو بات کو سنتے ہیں تو اس سے حتی الوسع کنارہ کش ہو جاتے ہیں' اور ایسے لوگوں سے کہہ دیتے ہیں کہ بھائی جو ہم کر رہے ہیں اس کا نتیجہ ہم کو ملے گا اور جو تم کر رہے ہو تمہارے ساتھ ہے۔ آپ مہربانی فرمائیں اور ہم کو اس بحث میں شامل نہ سمجھیں' خدا کی سلامتی تم پر ہو لیکن ہم ان لوگوں کی تلاش میں نہیں جو علم نہیں رکھتے اور بے علم اٹکلیں دوڑاتے ہیں۔ ﴿۵۵﴾ (تذ۔۱:۲۰۰۔۲۰۱)

Marfat.com

اِنَّكَ لَا تَهۡدِىۡ مَنۡ اَحۡبَبۡتَ وَلٰـكِنَّ اللّٰهَ يَهۡدِىۡ مَنۡ يَّشَآءُ‌ ۚ وَهُوَ اَعۡلَمُ
بِالۡمُهۡتَدِيۡنَ ۝۵۶ وَقَالُوۡۤا اِنۡ نَّتَّبِعِ الۡهُدٰى مَعَكَ نُتَخَطَّفۡ مِنۡ اَرۡضِنَا ؕ اَوَلَمۡ نُمَكِّنۡ
لَّهُمۡ حَرَمًا اٰمِنًا يُّجۡبٰٓى اِلَيۡهِ ثَمَرٰتُ كُلِّ شَىۡءٍ رِّزۡقًا مِّنۡ لَّدُنَّا وَلٰـكِنَّ
اَكۡثَرَهُمۡ لَا يَعۡلَمُوۡنَ ۝۵۷ وَكَمۡ اَهۡلَكۡنَا مِنۡ قَرۡيَةٍ ۭ بَطِرَتۡ مَعِيۡشَتَهَا ۚ فَتِلۡكَ
مَسٰكِنُهُمۡ لَمۡ تُسۡكَنۡ مِّنۡۢ بَعۡدِهِمۡ اِلَّا قَلِيۡلًا ؕ وَكُنَّا نَحۡنُ الۡوٰرِثِيۡنَ ۝۵۸ وَمَا
كَانَ رَبُّكَ مُهۡلِكَ الۡقُرٰى حَتّٰى يَبۡعَثَ فِىۡۤ اُمِّهَا رَسُوۡلًا يَّتۡلُوۡا عَلَيۡهِمۡ
اٰيٰتِنَا ۚ وَمَا كُنَّا مُهۡلِكِى الۡقُرٰٓى اِلَّا وَاَهۡلُهَا ظٰلِمُوۡنَ ۝۵۹ وَمَاۤ اُوۡتِيۡتُمۡ مِّنۡ
شَىۡءٍ فَمَتَاعُ الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا وَزِيۡنَتُهَا ۚ وَمَا عِنۡدَ اللّٰهِ خَيۡرٌ وَّاَبۡقٰى ؕ اَفَلَا
تَعۡقِلُوۡنَ ۝۶۰ ع اَفَمَنۡ وَّعَدۡنٰهُ وَعۡدًا حَسَنًا فَهُوَ لَاقِيۡهِ كَمَنۡ مَّتَّعۡنٰهُ مَتَاعَ
الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا ثُمَّ هُوَ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ مِنَ الۡمُحۡضَرِيۡنَ ۝۶۱

تو جس کے متعلق خواہش کرتا ہے اس کو راہ راست پر نہ لا سکے گا' وہ خدا ہی ہے کہ جس کو مناسب سمجھتا ہے راہ پر لے آتا ہے اور وہ ہدایت پانے والوں کو سب سے بہتر جاننے والا ہے۔ ۝۵۶ (تک۔۱:۲۶۲) اور کہتے ہیں کہ اگر ہم تمہارے ساتھ ہدایت کی پیروی کریں تو اپنے ملک سے اچک لئے جائیں۔ کیا ہم نے ان کو حرم میں جو امن کا مقام ہے جگہ نہیں دی۔ جہاں ہر قسم کے میوے پہنچائے جاتے ہیں اور یہ رزق ہماری طرف سے ہے لیکن ان میں سے اکثر نہیں جانتے۔ ۝۵۷ (ف) اور ہم نے کتنی بستیوں کو ہلاک کر مارا جو بڑی خوشحال تھیں تو اب یہ ان کے گھر ہیں جو ان کے بعد بھی تھوڑی دیر تک ہی آباد رہے اور (بالآخر) ہم ہی ان کے وارث بنے۔ ۝۵۸ (حد: ۱۲۰) اور اے پیغمبر! یہ تمہارے خدا کا دستور نہیں کہ وہ کسی بستی کو ہلاک کرے جب تک اس کے اہم اور مرجع خلق حصے میں اپنا پیغامبر نہ بھیج لے جو واضح طور پر ہمارے احکام لوگوں کو سنا دے' اور اس پر بھی ہم بستیوں کو تباہ نہیں کرتے جب تک ان کے رہنے والے مقررہ حدود سے تجاوز کر کے ہماری اصطلاح میں "ظالم" نہ ٹھہریں۔ ۝۵۹ (تذ۔۱:۸۱) اور جو چیز تم کو دی گئی ہے وہ دنیا کی زندگی کا فائدہ اور اس کی زینت ہے۔ اور جو خدا کے پاس ہے وہ بہتر اور باقی رہنے والی ہے۔ کیا تم سمجھتے نہیں۔ ۝۶۰ (ف) بھلا جس شخص سے ہم نے نیک وعدہ کیا اور اس نے اسے حاصل کر لیا تو کیا وہ اس شخص کا سا ہے جس کو ہم نے دنیا کی زندگی کے فائدے سے بہرہ مند کیا پھر وہ قیامت کے روز ان لوگوں میں ہو جو (ہمارے روبرو) حاضر کئے جائیں گے۔ ۝۶۱ (ف)

Marfat.com

وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ فَيَقُولُ أَيْنَ شُرَكَاءِيَ الَّذِينَ كُنْتُمْ تَزْعُمُونَ ﴿۶۲﴾ قَالَ الَّذِينَ
حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ رَبَّنَا هٰؤُلَاءِ الَّذِينَ أَغْوَيْنَا ۚ أَغْوَيْنٰهُمْ كَمَا غَوَيْنَا ۚ تَبَرَّأْنَا
إِلَيْكَ ۖ مَا كَانُوا إِيَّانَا يَعْبُدُونَ ﴿۶۳﴾ وَقِيلَ ادْعُوا شُرَكَاءَكُمْ فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ
يَسْتَجِيبُوا لَهُمْ وَرَأَوُا الْعَذَابَ ۚ لَوْ أَنَّهُمْ كَانُوا يَهْتَدُونَ ﴿۶۴﴾ وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ فَيَقُولُ
مَاذَا أَجَبْتُمُ الْمُرْسَلِينَ ﴿۶۵﴾ فَعَمِيَتْ عَلَيْهِمُ الْأَنْبَاءُ يَوْمَئِذٍ فَهُمْ لَا يَتَسَاءَلُونَ ﴿۶۶﴾
فَأَمَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَعَسَىٰ أَنْ يَكُونَ مِنَ الْمُفْلِحِينَ ﴿۶۷﴾
وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَيَخْتَارُ ۗ مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ ۚ سُبْحٰنَ اللّٰهِ
وَتَعٰلَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿۶۸﴾ وَرَبُّكَ يَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُورُهُمْ وَمَا يُعْلِنُونَ ﴿۶۹﴾
وَهُوَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ لَهُ الْحَمْدُ فِي الْأُولَىٰ وَالْآخِرَةِ ۖ وَلَهُ الْحُكْمُ
وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿۷۰﴾

اور جس روز خدا ان کو پکارے گا اور کہے گا کہ میرے وہ شریک کہاں ہیں جن کا تمہیں دعویٰ تھا۔ ﴿۶۲﴾ (ف) (تو) جن لوگوں پر (عذاب کا) حکم ثابت ہو چکا ہو گا وہ کہیں گے کہ ہمارے پروردگار یہ وہ لوگ ہیں جن کو ہم نے گمراہ کیا تھا۔ اور جس طرح ہم خود گمراہ ہوئے تھے اسی طرح ان کو گمراہ کیا تھا (اب) ہم تیری طرف (متوجہ ہو کر) ان سے بیزار ہوتے ہیں یہ ہمیں نہیں پوجتے تھے۔ ﴿۶۳﴾ (ف) اور کہا جائے گا کہ اپنے شریکوں کو بلاؤ تو وہ ان کو پکاریں گے اور وہ ان کو جواب نہ دے سکیں گے اور (جب) عذاب کو دیکھ لیں گے (تو تمنا کریں گے) کاش وہ ہدایت یاب ہوتے۔ ﴿۶۴﴾ (ف) اور جس روز خدا ان کو پکارے گا اور کہے گا کہ تم نے پیغمبروں کو کیا جواب دیا۔ ﴿۶۵﴾ (ف) تو وہ اس روز خبروں سے اندھے ہو جائیں گے اور آپس میں کچھ بھی پوچھ نہ سکیں گے۔ ﴿۶۶﴾ (ف) پھر جو مخلوق اس کے قانون کی طرف لوٹ آئی (تَابَ) اور جس نے ایمان کی اصل قوتیں اپنے اندر قائم رکھیں (اٰمَنَ) اور جس نے عمل صالح کئے تو قریب ہے کہ وہی اس دنیائے کسب وعمل میں کامیاب ہو گی۔ ﴿۶۷﴾ (تذ۔ا:۳۳) اور اے محمدؐ! تیرا پروردگار زمین وآسمان کے اس بیکران محیط میں جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور پھر پیدا کرنے کے بعد ان کی سعی وعمل کا امتحان لے کر جو مخلوق چاہتا ہے پسند کر لیتا ہے اور جس کو مناسب سمجھتا ہے روئے زمین سے محو کر دیتا ہے۔ (یختار) اور جو فرضی معبود اور حاکم عالی انسانوں نے اپنی طرف سے گھڑ لئے ہیں ان کو تو یہ عظیم الشان اختیار کچھ بھی نہیں! اے ساکنان زمین! وہ خدائے عظیم ان تمام من گھڑت مطاعون اور معبودوں سے بدرجہا بلند تر اور ارفع ہے جن کو لوگ اس کے برابر بناتے رہتے ہیں۔ (یشر کون)۔ ﴿۶۸﴾ (تذ۔ا:۳۳) اور ان کے سینے جو کچھ مخفی کرتے اور جو یہ ظاہر کرتے ہیں تمہارا پروردگار اس کو جانتا ہے۔ ﴿۶۹﴾ (ف) اور وہی خدا ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں دنیا اور آخرت میں اسی کی تعریف ہے اور اسی کا حکم اور اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔ ﴿۷۰﴾ (ف)

Marfat.com

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ الَّيْلَ سَرْمَدًا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ اِلٰهٌ
غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِضِيَآءٍ ؕ اَفَلَا تَسْمَعُوْنَ ﴿۷۱﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ
عَلَيْكُمُ النَّهَارَ سَرْمَدًا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِلَيْلٍ
تَسْكُنُوْنَ فِيْهِ ؕ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۷۲﴾ وَمِنْ رَّحْمَتِهٖ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ وَ النَّهَارَ
لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۷۳﴾ وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ
فَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿۷۴﴾ وَنَزَعْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ
شَهِيْدًا فَقُلْنَا هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ فَعَلِمُوْٓا اَنَّ الْحَقَّ لِلّٰهِ وَ ضَلَّ عَنْهُمْ
مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۷۵﴾ ع اِنَّ قَارُوْنَ كَانَ مِنْ قَوْمِ مُوْسٰى فَبَغٰى عَلَيْهِمْ ص ع ۱۵ / ۱۰
وَاٰتَيْنٰهُ مِنَ الْكُنُوْزِ مَآ اِنَّ مَفَاتِحَهٗ لَتَنُوْٓاُ بِالْعُصْبَةِ اُولِي الْقُوَّةِ ۗ
اِذْ قَالَ لَهٗ قَوْمُهٗ لَا تَفْرَحْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفَرِحِيْنَ ﴿۷۶﴾

کیا تم نے اس بات کی طرف غور کیا کہ اگر خدا تم پر ہمیشہ کے لئے رات وارد کر دیتا تو اس کے سوا کون تھا جو تم کو روشنی دیتا۔ (تک۔ ۳۲۹:۱) تو کیا تم سنتے نہیں؟ ﴿۷۱﴾ (ف) اسی طرح اگر خدا تم پر دن ہمشہ کے لئے وارد کر دیتا تو اس کے سوا کون تھا جو تم پر رات لے آتا جس میں تم آرام کرتے۔ کیا تم اس واقع کو بصیرت کی نظر سے نہیں دیکھتے۔ ﴿۷۲﴾ (تک۔ ۳۲۹:۱) یہ اس خدا کی رحمت ہے کہ اس نے تم انسانوں کے لئے رات اور دن بنائے تا کہ تم رات کو آرام کرسکو اور دن کو اپنے رزق کی تلاش میں لگے رہو۔ نیز اس لئے کہ تم رات اور دن کی صحیح قدر کرو۔ ﴿۷۳﴾ (تک۔ ۳۲۹:۱) اور جس دن ان کو پکارے گا اور کہے گا کہ میرے وہ شریک جن کا تمہیں دعویٰ تھا کہاں گئے؟ ﴿۷۴﴾ (ف) اور ہم ہر ایک امت میں سے گواہ نکال لیں گے پھر کہیں گے کہ اپنی دلیل پیش کرو تو وہ جان لیں گے کہ سچ بات خدا کی ہے اور جو وہ افترا کیا کرتے تھے ان سے جاتا رہے گا۔ ﴿۷۵﴾ (ف) قارون موسیٰ کی قوم میں سے تھا اور ان پر تعدی کرتا تھا اور ہم نے اس کو اتنے خزانے دیئے تھے کہ ان کی کنجیاں ایک طاقتور جماعت کو اٹھانی مشکل ہوتیں۔ جب اس سے اس کی قوم نے کہا کہ اترائے مت کہ خدا اترانے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ ﴿۷۶﴾ (ف)

Marfat.com

وَابْتَغِ فِيمَآ اٰتٰىكَ اللّٰهُ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ وَلَا تَنْسَ نَصِيْبَكَ مِنَ الدُّنْيَا
وَاَحْسِنْ كَمَآ اَحْسَنَ اللّٰهُ اِلَيْكَ وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِي الْاَرْضِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ
لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ ۷۷ قَالَ اِنَّمَآ اُوْتِيْتُهٗ عَلٰي عِلْمٍ عِنْدِيْ ۭ اَوَلَمْ يَعْلَمْ
اَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَهْلَكَ مِنْ قَبْلِهٖ مِنَ الْقُرُوْنِ مَنْ هُوَ اَشَدُّ مِنْهُ قُوَّةً
وَّاَكْثَرُ جَمْعًا ۭ وَلَا يُسْـَٔـلُ عَنْ ذُنُوْبِهِمُ الْمُجْرِمُوْنَ ۷۸ فَخَرَجَ عَلٰي
قَوْمِهٖ فِيْ زِيْنَتِهٖ ۭ قَالَ الَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا يٰلَيْتَ لَنَا
مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ قَارُوْنُ ۙ اِنَّهٗ لَذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ ۷۹ وَقَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا
الْعِلْمَ وَيْلَكُمْ ثَوَابُ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّمَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ۚ وَلَا
يُلَقّٰىهَآ اِلَّا الصّٰبِرُوْنَ ۸۰ فَخَسَفْنَا بِهٖ وَبِدَارِهِ الْاَرْضَ ۣ فَمَا كَانَ لَهٗ
مِنْ فِئَةٍ يَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۤ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُنْتَصِرِيْنَ ۸۱

اور جو (مال) تم کو خدا نے عطا فرمایا ہے اس سے آخرت (کی بھلائی) طلب کیجئے اور دنیا سے اپنا حصہ نہ بھلائے اور جیسی خدا نے تم سے بھلائی کی ہے (ویسی) تم بھی (لوگوں سے) بھلائی کرو اور ملک میں طالب فساد نہ ہو۔ کیونکہ خدا فساد کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔ (۷۷) (ف) بولا کہ یہ (مال) مجھے میری دانش (کے زور) سے ملا ہے کیا اس کو معلوم نہیں کہ خدا نے اس سے پہلے بہت سی امتیں جو اس سے قوت میں بڑھ کر اور جمعیت میں بیشتر تھیں ہلاک کر ڈالی ہیں اور گنہگاروں سے ان کو گناہوں کے بارے میں پوچھا نہیں جائے گا۔ (۷۸) (ف) تو (ایک روز) قارون (بڑی) آرائش (اور ٹھاٹھ) سے اپنی قوم کے سامنے نکلا۔ جو لوگ دنیا کی زندگی کے طالب تھے کہنے لگے کہ جیسا (مال و متاع) قارون کو ملا ہے کاش (ایسا ہی) ہمیں بھی ملے۔ وہ تو بڑا ہی صاحب نصیب ہے۔ (۷۹) (ف) اور جن لوگوں کو علم دیا گیا تھا وہ کہنے لگے کہ تم پر افسوس' مومنوں اور نیکو کاروں کے لئے (جو) ثواب خدا (کے ہاں تیار ہے وہ) کہیں بہتر ہے اور وہ صرف صبر کرنے والوں ہی کو ملے گا۔ (۸۰) (ف) پس ہم نے قارون کو اور اس کے گھر کو زمین میں دھنسا دیا تو خدا کے سوا کوئی جماعت اس کی مدد گار نہ ہو سکی اور نہ وہ بدلہ لے سکا۔ (۸۱) (ف)

Marfat.com

وَاَصْبَحَ الَّذِيْنَ تَمَنَّوْا مَكَانَهٗ بِالْاَمْسِ يَقُوْلُوْنَ وَيْكَاَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ
لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ ۚ لَوْلَآ اَنْ مَّنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا لَخَسَفَ بِنَا ؕ
وَيْكَاَنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۸۲﴾ تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ
لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِى الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا ؕ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۸۳﴾
مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا ۚ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزَى
الَّذِيْنَ عَمِلُوا السَّيِّاٰتِ اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۸۴﴾ اِنَّ الَّذِىْ فَرَضَ
عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّكَ اِلٰى مَعَادٍ ؕ قُلْ رَّبِّىْٓ اَعْلَمُ مَنْ جَآءَ بِالْهُدٰى
وَمَنْ هُوَ فِىْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۸۵﴾ وَمَا كُنْتَ تَرْجُوْٓا اَنْ يُّلْقٰٓى اِلَيْكَ
الْكِتٰبُ اِلَّا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ ظَهِيْرًا لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿۸۶﴾ وَلَا
يَصُدُّنَّكَ عَنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ بَعْدَ اِذْ اُنْزِلَتْ اِلَيْكَ وَادْعُ اِلٰى رَبِّكَ وَلَا
تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۸۷﴾

ع ۸ — وقف لازم

اور وہ لوگ جو کل اس کے رتبے کی تمنا کرتے تھے صبح کو کہنے لگے ہائے شامت خدا ہی تو اپنے بندوں میں سے جس کے لئے چاہتا ہے رزق فراخ کر دیتا ہے اور جس کے لئے چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے۔ اگر خدا ہم پر احسان نہ کرتا تو ہمیں بھی دھنسا دیتا۔ ہائے خرابی کافر نجات نہیں پا سکتے۔ ﴿۸۲﴾ (ف) وہ (جو) آخرت کا گھر (ہے) ہم نے اسے ان لوگوں کے لئے (تیار) کر رکھا ہے جو ملک میں ظلم اور فساد کا ارادہ نہیں کرتے اور انجام (نیک) تو پرہیزگاروں ہی کا ہے۔ ﴿۸۳﴾ (ف) جس شخص نے اپنی جماعت کے حق میں ایک بھلائی کی تو اس کو اس بھلائی سے بہتر اجر دیا جائے گا' اور جس نے اپنی قوم کو کوئی گزند پہنچایا تو بد اعمالیاں کرنے والے لوگوں کو تو ان کے اعمال کے مطابق ہی سزا ملے گی۔ ﴿۸۴﴾ (تذ-۱:۱۲۹) (اے پیغمبر) جس (خدا) نے تم پر قرآن (کے احکام) کو فرض کیا ہے وہ تمہیں بازگشت کی جگہ لوٹا دے گا۔ کہہ دو کہ میرا پروردگار اس شخص کو بھی خوب جانتا ہے جو ہدایت لے کر آیا اور (اس کو بھی) جو صریح گمراہی میں ہے۔ ﴿۸۵﴾ (ف) اور تمہیں امید نہ تھی کہ تم پر یہ کتاب نازل کی جائے گی مگر تمہارے پروردگار کی مہربانی سے (نازل ہوئی) تو تم ہرگز کافروں کے مددگار نہ ہونا۔ ﴿۸۶﴾ (ف) اور کوئی شے تم کو خدا کی آیات نازل ہونے کے بعد ان پر عمل کرنے سے نہ روکے اور اپنے پروردگار ہی کو بلاتے جاؤ اور مشرکوں میں سے نہ ہو جانا۔ ﴿۸۷﴾ (تذ-۲:۸۳)

Marfat.com

وَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۘ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۟ كُلُّ شَیْءٍ هَالِكٌ اِلَّا

وَجْهَهٗ ؕ لَهُ الْحُكْمُ وَاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ۸۸

ع ۹ / ۱۲

رکوعاتها ۷ — ۲۹ سُوْرَةُ الْعَنْكَبُوْتِ مَكِّيَّةٌ ۸۱ — اٰیاتها ۶۹

ترجمہ مولانا جالندھری: ۴۴ آیات — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — ترجمہ المشرقیؒ: ۳۵ آیات

الٓمّٓ ۱ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَكُوْۤا اَنْ یَّقُوْلُوْۤا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ ۲

وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلَیَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِیْنَ صَدَقُوْا وَلَیَعْلَمَنَّ

الْكٰذِبِیْنَ ۳ اَمْ حَسِبَ الَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ السَّیِّاٰتِ اَنْ یَّسْبِقُوْنَا ؕ سَآءَ

مَا یَحْكُمُوْنَ ۴

اورخدا کے سوا کسی دوسرے معبود کو نہ بلاؤ' اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ ماسوا خدا کی ذات کے سب ہلاک ہونے والے ہیں' حکم اسی کا ہے اور اسی کی طرف لوٹنا ہے۔ ۸۸ (تذ۔۲:۸۴)

....

ال م۔ ۱ (ف) کیا لوگوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ منہ سے اتنا کہنے پر چھوٹ جائیں گے کہ ہم ایمان لائے اور ان سے جدوجہد کی کوئی توقع نہ کی جائے گی' ان سے خدمت کوئی نہ لی جائے گی' ان کا امتحان کچھ نہ لیا جائے گا۔ ۲ (تذ۔۲:۴۵) حالانکہ ہم نے تو ان لوگوں کا امتحان بھی کیا تھا جو ان سے پہلے ہو گزرے ہیں ان سے سخت تر خدمتیں لیں اور ہمہ تن جدوجہد کے متوقع رہے۔ تو خدا ان لوگوں کو ضرور معلوم کر کے رہے گا جو اپنے ایمان میں سچے ہیں اور جھوٹے ایمان والون کو بھی آپ ہی معلوم کر لے گا۔ ۳ [۱] (تذ۔۲:۴۵) کیا وہ لوگ جو برے کام کرتے ہیں یہ سمجھے ہوئے ہیں کہ ہمارے قابو سے نکل جائیں گے۔ جو خیال یہ کرتے ہیں برا ہے۔ ۴ (ف)

[۱] (۲۔۳) اسلام توحید کے ہر علمبردار اور ایمان کے ہر مدعی سے مثبت اور مستقل اعمال کا امیدوار تھا۔ وہ غلبہ جماعت کی خاطر ہر ممکن قربانی کو روا اور سخت ترین آزمائش کو جائز قرار دیتا تھا' وہ وحدت امت اور دعوت حق برقرار رکھنے کے لئے فطری تعلقات میں بھی ایک حد تک ترمیم کرنے سے دریغ نہ کرتا تھا...... (اور اگر تمہارے ماں باپ بھی تم کو اس بات پر مجبور کریں کہ احکام خدا کی تعمیل میں کسی دوسرے حاکم کے حکم کو میرے ساتھ انجان ہو کر شریک کرو تو ہرگز ان کی اطاعت نہ کرنا اور ویسے (دوسرے معاملات میں' صلح صفائی کے ساتھ ان کی رفاقت کرتے رہو) (۳۱:۱۵)' وہ انسان کے خانگی' مقامی اور نسلی علائق کو نوعی الفت اور عالم گیر شرکت کے محکم تر نصب العین پر قربان کرنے کے لئے آمادہ تھا۔ (تذ۔۲:۴۵)

مَنْ كَانَ يَرْجُوا لِقَآءَ اللّٰهِ فَاِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ لَاٰتٍ ؕ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ⑤
وَمَنْ جَاهَدَ فَاِنَّمَا يُجَاهِدُ لِنَفْسِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ⑥ وَالَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَحْسَنَ الَّذِيْ
كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ⑦

جو شخص خدا سے ملاقات کرنے کی امید رکھتا ہے وہ اس حقیقت کو مدنظر رکھے کہ خدا کی (اس ملاقات کے بارے میں مقرر کی ہوئی) مدت ضرور ختم ہونے والی ہے اور وہ خدا مکمل طور پر صاحب سمع اور انتہائی طور پر صاحب علم ہے (اس لئے لامحالہ وہ صرف انتہائی طور پر صاحب سمع وعلم انسان سے ملاقات کرنا گوارا کرے گا) ⑤۔ (تک ۔۱: ۶۸) اور جس شخص نے (صاحب سمع اور صاحب علم ہونے میں انتہائی) کوشش کی تو وہ صرف اپنے نفس کے لئے ہی کوشش کر رہا ہے (کیونکہ خدا کی ملاقات تو صرف افراد ہی سے ہوگی اور وہ بھی وہ افراد جو علم کے بلند ترین مرتبوں تک پہنچ چکے ہوں گے) بے شک اور بالتحقیق خدا تمام دنیا (کے باقی انسانوں) سے (جو سعی و عمل کر کے اس بلند درجے تک نہ پہنچے ہوں گے) بے نیاز ہے (اور ان سے ملاقات کرنا ہرگز گوارا نہ کرے گا۔ ⑥[1] (حد: ۵۹) اور یہی وہ قوم ہے جس کی تمام بدعمالیاں بھی ہم دور کر دیں گے اور ان کے عمدہ عمل کی بہترین جزائیں دیں گے۔ ⑦ (تک ۔۱: ۳۳۸)

[1] (۵۔۶) انسان کی رب زمین وآسمان سے ایک نہ ایک دن ملاقات اس کائنات فطرت میں ایک طے شدہ امر ہے اور اس کا وحد وسیلہ وہ زہرہ گداز سعی وعمل ہے جس کے باعث صدہا امتیں صدہا سال سے صحیفہ فطرت کی ماہیت کی دریافت میں لگی ہیں چونکہ فاطر زمین وآسمان خود صاحب سمع وعلم ہے وہ انسان سے متوقع ہے کہ سمیع وعلیم بن کر خدا کی تلاش کرے' یہ جدوجہد خود انسان کی اپنی بہتری کے لئے ہے کیونکہ وہ اس صورت میں کہ مساویانہ درجے پر خدا سے ملاقات کرنے کا اہل ثابت ہو جائے۔......وہ ﴿ففخت فیه من روحی﴾ کا مصداق ہوگا۔ (حد: ۹۲)

﴿فانما یجاهد لنفسه﴾ سے مراد اپنی دنیاوی بہتری کے لئے سعی وعمل کرنا ہے۔ باغ بہشت کا قصہ جو لوگ آسانی سے وضع کر لیتے ہیں اور ''جاهد'' کے لفظ سے تسبیح پھیرنا اور روحانی مجاہدے کرنا لے لیتے ہیں' اس کی سند قرآن میں موجود نہیں۔ (تذ ا: ۱۸۲)

اگر کسی شخص کو اپنی سعی اور زور بازو سے راہ راست مل گیا ہے' یا غفلت اور کج بینی کے باعث غلط رستے پر چل رہا ہے تو اس کا اپنا معاملہ ہے خدا کا اس میں کچھ دخل نہیں' وہ آپ اس کو بھگتے گا' کوئی دوسرا اس کے بوجھ کو ہلکا نہیں کر سکتا......اگر آدمی کوشش کر رہا ہے تو صرف اپنی بہتری کی خاطر' خدا کی اس میں کوئی پوشیدہ غرض نہیں۔ (تذ ۔۲: ۲۰۶)

خدائے جل وعلی کو اس کے اپنے ہاتھ سے بنائے ہوئے بندوں...... کے رسمی سجدوں' ظاہری عبادتوں' قربانیوں اور پیسوں کی مطلق حاجت نہ تھی......(۳: ۹۷) وہ اس ہیچمیر زبشر کے ترک اولاد اور ترک وطن' ایثار مال وایثار جان سے قطعی بے نیاز تھا۔ اس کو اس ذرہ مقدار اور بے حقیقت انسان کی نصرت کی کچھ خواہش نہ تھی۔ (تذ ۔۱: ۱۷۳)

Marfat.com

وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا ؕ وَاِنْ جَاهَدٰكَ لِتُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ
لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا ؕ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۞ ۸ وَالَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُدْخِلَنَّهُمْ فِي الصّٰلِحِيْنَ ۞ ۹ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا
بِاللّٰهِ فَاِذَآ اُوْذِيَ فِي اللّٰهِ جَعَلَ فِتْنَةَ النَّاسِ كَعَذَابِ اللّٰهِ ؕ وَلَئِنْ جَآءَ نَصْرٌ
مِّنْ رَّبِّكَ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّا كُنَّا مَعَكُمْ ؕ اَوَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِمَا فِيْ صُدُوْرِ
الْعٰلَمِيْنَ ۞ ۱۰ وَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَيَعْلَمَنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ ۞ ۱۱

اور ہم نے انسان کو اپنے ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرنے کا حکم دیا ہے۔ (اے مخاطب) (ف) اگر تیرے والدین تم پر زور دیں کہ میرے ساتھ کسی دوسرے کو اس کے متعلق علم نہ ہو کر (یعنی بغیر سند کے) شریک کرو تو تم ان کا کہنا نہ مانو (تذ۔۲:۸۴) تم سب کو میری طرف لوٹ کر آنا ہے۔ پھر جو کچھ تم کرتے تھے میں تم کو جتا دوں گا۔ ۸ (ف) اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے ان کو ہم نیک لوگوں میں داخل کریں گے۔ ۹ (ف) اور لوگوں میں سے ایسے بھی ہیں جو (منہ سے تو) کہہ دیتے ہیں کہ ہم اللہ پر ایمان لائے (اور اس کی راہ میں جو مصیبتیں آئیں گی ان کو بطیب خاطر برداشت کریں گے) لیکن جب ان کو راہ خدا میں کوئی تکلیف دی جاتی ہے تو وہ انسانوں کی آزمائشِ خدا کو (جو حقیقت میں محرک عمل ہے) خدا کے عذاب (سزا) کا رنگ دے کر (جو مجرموں کو ہلاک کر دیتا ہے) سعی و عمل کو قطعاً چھوڑ دیتے ہیں اور مسلمانوں کی جماعت کو ہلاکت کے اور قریب پہنچا دیتے ہیں۔ اور (یہ وہ نفاق انگیز لوگ ہیں کہ) اگر (اے محمدؐ!) تیرے پروردگار کی طرف سے تم کو کوئی مدد پہنچے (اور تم کو غلبہ حاصل ہو جائے) تو یہ لوگ بار بار تاکید سے چلائیں گے کہ ہم تو تمہارے ساتھ ہی تھے (اس لئے ہمیں بھی حصہ دو) تو کیا خدا جو کچھ لوگوں کے سینوں میں (گندگی بھری ہوئی) ہے اس کا پورے طور پر علم رکھنے والا نہیں ہے؟ ۱۰ (تذ۔۲:۴۶) اور ضرور ہے کہ خدا ان کو خوب جان لے گا جو در حقیقت ایمان والے ہیں اور ضرور ان کو جان کر رہے گا جو منافق ہیں۔ ۱۱ [1] (تذ۔۲:۴۶)

[1] (۱۰۔۱۱) ایک آسودہ حال، و پابند علائق، گرفتار عیال مگر "قوی" مسلمان کا دیدہ و دانستہ دین کی راہ میں سعی و عمل سے گریز، خدا کی سچی ملازمت سے تعرض، ملت کی حاجتوں کو پورا کرنے سے اجتناب، اس کی بروقت امداد سے کنارہ کشی، اس کے جہاد و ہجرت کے احکام سے احتراز، الغرض حفاظت اور تقویت اسلام کے ہر امر و نہی سے ضرورت کیوقت ٹال مٹول کرنا قرآن کریم کی تعلیم کی رو سے نعمائے الٰہی کا صریح کفران، اور مال و جاہ، آسائش نفس اور اولاد کے بتوں کی پرستش تھی۔ (تذ۔۲:۴۶)

Marfat.com

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّبِعُوْا سَبِيْلَنَا وَلْنَحْمِلْ خَطٰيٰكُمْ ؕ وَمَا
هُمْ بِحٰمِلِيْنَ مِنْ خَطٰيٰهُمْ مِّنْ شَيْءٍ ؕ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ⑫ وَلَيَحْمِلُنَّ اَثْقَالَهُمْ
وَاَثْقَالًا مَّعَ اَثْقَالِهِمْ ز وَلَيُسْئَلُنَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَمَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ⑬ وَلَقَدْ ع ۱۳ ۱۲
اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَلَبِثَ فِيْهِمْ اَلْفَ سَنَةٍ اِلَّا خَمْسِيْنَ عَامًا ؕ فَاَخَذَهُمُ
الطُّوْفَانُ وَهُمْ ظٰلِمُوْنَ ⑭ فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَصْحٰبَ السَّفِيْنَةِ وَجَعَلْنٰهَاۤ اٰيَةً
لِّلْعٰلَمِيْنَ ⑮ وَاِبْرٰهِيْمَ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوْهُ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ
لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ⑯ اِنَّمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا وَّتَخْلُقُوْنَ
اِفْكًا ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَمْلِكُوْنَ لَكُمْ رِزْقًا فَابْتَغُوْا
عِنْدَ اللّٰهِ الرِّزْقَ وَاعْبُدُوْهُ وَاشْكُرُوْا لَهٗ ؕ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ⑰ وَاِنْ تُكَذِّبُوْا
فَقَدْ كَذَّبَ اُمَمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ ؕ وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ⑱

کفار ایمان والوں کو ترغیب دیتے ہیں کہ تم ہماری طرف آ جاؤ ہم تمہارے گناہ خود اٹھا لیں گے اور اگر کوئی سزا تمہیں ایمان سے ہٹنے کے باعث محمدؐ کے خدا سے ملنے والی ہے تو ہم اس کو جھیل لیں گے تو یہ جھوٹے ہیں۔ ⑫ (تک۔ ۱:۳۲۷) البتہ یہ ضرور ہے کہ ان کو اپنے بوجھوں کے سوا کئی اور بوجھ اٹھانے کے لئے دیئے جائیں گے اور ان کی سزائیں شدید ترین ہوں گی۔ (تک۔ ۱:۳۲۷) اور جو بہتان یہ باندھتے رہے قیامت کے دن ان کی ان سے ضرور پرسش ہوگی۔ ⑬ (ف) اور ہم نے نوحؑ کو ان کی قوم کی طرف بھیجا تو وہ ان میں پچاس برس کم ہزار برس رہے پھر ان کو طوفان (کے عذاب) نے آ پکڑا اور وہ ظالم تھے۔ ⑭ (ف) پھر ہم نے نوحؑ کو اور کشتی والوں کو نجات دی۔ اور کشتی کو اہل عالم کے لئے نشانی بنا دیا۔ ⑮ (ف) اور ابراہیمؑ کو (یاد کرو) جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ خدا کی عبادت کرو اور اس سے ڈرو اگر تم سمجھ رکھتے ہو تو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے۔ ⑯ (ف) تم تو خدا کو چھوڑ کر بتوں کو پوجتے اور طوفان باندھتے ہو۔ تو جن لوگوں کو تم خدا کے سوا پوجتے ہو وہ تم کو رزق دینے کا اختیار نہیں رکھتے پس خدا ہی کے ہاں سے رزق طلب کرو اور اسی کی عبادت کرو اور اسی کا شکر کرو۔ اسی کی طرف تم لوٹ کر جاؤ گے۔ ⑰ (ف) اور اگر تم (میری) تکذیب کرو تو تم سے پہلے بھی امتیں (اپنے پیغمبروں کی) تکذیب کر چکی ہیں اور پیغمبر کے ذمے کھول کر سنا دینے کے سوا اور کچھ نہیں۔ ⑱ (ف)

Marfat.com

اَوَلَمۡ یَرَوۡا کَیۡفَ یُبۡدِئُ اللّٰهُ الۡخَلۡقَ ثُمَّ یُعِیۡدُهٗ ؕ اِنَّ ذٰلِکَ عَلَی
اللّٰهِ یَسِیۡرٌ ﴿۱۹﴾ قُلۡ سِیۡرُوۡا فِی الۡاَرۡضِ فَانۡظُرُوۡا کَیۡفَ بَدَاَ الۡخَلۡقَ ثُمَّ اللّٰهُ یُنۡشِئُ
النَّشۡاَۃَ الۡاٰخِرَۃَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ ﴿۲۰﴾ یُعَذِّبُ مَنۡ یَّشَآءُ
وَیَرۡحَمُ مَنۡ یَّشَآءُ ۚ وَاِلَیۡهِ تُقۡلَبُوۡنَ ﴿۲۱﴾ وَمَاۤ اَنۡتُمۡ بِمُعۡجِزِیۡنَ فِی الۡاَرۡضِ
ع وَلَا فِی السَّمَآءِ ۫ وَمَا لَکُمۡ مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ مِنۡ وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِیۡرٍ ﴿۲۲﴾ وَالَّذِیۡنَ
کَفَرُوۡا بِاٰیٰتِ اللّٰهِ وَلِقَآئِهٖۤ اُولٰٓئِکَ یَئِسُوۡا مِنۡ رَّحۡمَتِیۡ وَ اُولٰٓئِکَ لَهُمۡ
عَذَابٌ اَلِیۡمٌ ﴿۲۳﴾ فَمَا کَانَ جَوَابَ قَوۡمِهٖۤ اِلَّاۤ اَنۡ قَالُوا اقۡتُلُوۡهُ اَوۡ حَرِّقُوۡهُ
فَاَنۡجٰىهُ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ ؕ اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوۡمٍ یُّؤۡمِنُوۡنَ ﴿۲۴﴾

کیا منکرین خدا نے اس بات پر نظر نہیں کی کہ خدا مخلوق کو کس طرح نیست سے ہست کرتا ہے اور پھر اس کو بار بار پیدا کرتا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ یہ سب کام (یعنی ابدا اور اعادہ) خدا پر بے حد آسان ہے۔ ⑲ (تذ۔ا:۲۴) ان کو کہو کہ جاؤ زمین کے طول وعرض میں جا کر تماشا کرو کہ خدا نے مخلوق کو ابتدا کیونکر دی ہے۔ پھر وہی خدا ان سب کو نیست کر کے ایک دوسری پیدائش کی ابتداء کرے گا۔ اس میں شک نہیں کہ خدا ہر شے پر قادر ہے۔ ⑳ (تذ۔ا:۲۴) وہ جسے چاہے عذاب دے اور جس پر چاہے رحم کرے۔ اور اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔ ㉑ (ف) اور تم (اس کو) نہ زمین میں عاجز کر سکتے ہو اور نہ آسمان میں اور نہ خدا کے سوا تمہارا کوئی دوست ہے اور نہ مددگار۔ ㉒ (ف) اور جس قوم نے احکام خدا کی عملاً تکفیر کی اور پرسش اعمال کے لئے خدا کے حضور میں جوابدہی کے عملاً منکر ہو گئے میری سزا سے دل میں نڈر ہو کر بداعمالیاں کرتے رہے یہی وہ لوگ ہیں جو میری رحمت سے قطعاً مایوس ہو گئے اور ان کے شامل حال میرا دنیاوی فضل نہیں ہو گا یہی وہ لوگ ہیں جو میری رحمت سے مایوس ہو چکے ہیں اور انہی کو دردناک عذاب آگے چل کر بھی ملے گا۔ ㉓ [ا] (تذ۔۲:۲۶۹) تو ان کی قوم کے لوگ جواب میں بولے تو یہ بولے کہ اسے مار ڈالو یا جلا دو مگر خدا نے ان کو آگ (کی سوزش) سے بچالیا جو لوگ ایمان رکھتے ہیں ان کے لئے اس میں نشانیاں ہیں۔ ㉔ (ف)

ا اے وقف اجل امتیو! تمہارا ایمان کتاب خدا کی صداقت پر عملی نقطہ نظر سے اس لئے کم ہو رہا ہے کہ آج تم کو اس پر رسمی طور پر چل کر کچھ ہاتھ نہیں لگتا' تم کو اپنے بنائے ہوئے صراط مستقیم پر چل کر کچھ نعمت نہیں ملتی' اس کی رحمت اور نعمت کے وعدے کچھ پورے نہیں ہوتے' اس کے عذاب کی دھمکیاں کچھ ٹھیک ثابت نہیں ہوتیں۔ اس کے ''کافروں'' اور ''مشرکوں'' کو کچھ جہنم نہیں ملتا اس کے ''کلمہ گو مومنوں'' کے شامل حال کچھ فضل خدا نہیں ہوتا...... تم خوب سمجھتے ہو کہ تمہارے اسلام میں نقص ضرور ہے۔ وہ دین دین نہیں اور وہ ایمان ایمان نہیں رہا' مگر تمہاری آبا پرستی تم کو ایک قدم آگے بڑھنے نہیں دیتی۔ تمہارے دلوں پر خدا اور رسولؐ سے منحرف ہونے کا اتنا خوف نہیں رہا جتنا متقدمین کے خلاف ہونے کا ہے...... زمانہ ہزاروں قدم آگے بڑھ گیا ہے۔ اس کا علم فلک الافلاک کی بلندیوں اور تحت الثریٰ کی گہرائیوں تک پہنچ چکا ہے۔ موالید فطرت کی قدسی اور لاہوتی طاقتیں روز بروز مظہر نما ہو رہی ہیں مگر رب العرش کی اس کتاب عظیم کا علم اسی جگہ پر ٹھہرا ہوا ہے۔ (تذ۔۲:۲۷۰)

Marfat.com

وَقَالَ اِنَّمَا اتَّخَذۡتُمۡ مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ اَوۡثَانًا ۙ مَّوَدَّةَ بَيۡنِكُمۡ فِي الۡحَيٰوةِ
الدُّنۡيَا ۚ ثُمَّ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ يَكۡفُرُ بَعۡضُكُمۡ بِبَعۡضٍ وَّيَلۡعَنُ بَعۡضُكُمۡ بَعۡضًا ۡ
وقف لازم وَّمَاۡوٰٮكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمۡ مِّنۡ نّٰصِرِيۡنَ ﴿۲۵﴾ فَاٰمَنَ لَهٗ لُوۡطٌ ۘ وَقَالَ اِنِّيۡ
مُهَاجِرٌ اِلٰى رَبِّيۡ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ ﴿۲۶﴾ وَوَهَبۡنَا لَهٗۤ اِسۡحٰقَ
وَيَعۡقُوۡبَ وَجَعَلۡنَا فِيۡ ذُرِّيَّتِهِ النُّبُوَّةَ وَالۡكِتٰبَ وَاٰتَيۡنٰهُ اَجۡرَهٗ فِي
الدُّنۡيَا ۚ وَاِنَّهٗ فِي الۡاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيۡنَ ﴿۲۷﴾ وَلُوۡطًا اِذۡ قَالَ لِقَوۡمِهٖۤ اِنَّكُمۡ
لَتَاۡتُوۡنَ الۡفَاحِشَةَ ۡ مَا سَبَقَكُمۡ بِهَا مِنۡ اَحَدٍ مِّنَ الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۲۸﴾ اَٮِٕنَّكُمۡ
لَتَاۡتُوۡنَ الرِّجَالَ وَتَقۡطَعُوۡنَ السَّبِيۡلَ ۙ وَتَاۡتُوۡنَ فِيۡ نَادِيۡكُمُ الۡمُنۡكَرَ ؕ
فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوۡمِهٖۤ اِلَّاۤ اَنۡ قَالُوا ائۡتِنَا بِعَذَابِ اللّٰهِ اِنۡ كُنۡتَ مِنَ
ع ۳ ۱۵ الصّٰدِقِيۡنَ ﴿۲۹﴾ قَالَ رَبِّ انۡصُرۡنِيۡ عَلَى الۡقَوۡمِ الۡمُفۡسِدِيۡنَ ﴿۳۰﴾ ع

اور ابراہیمؑ نے کہا (ف) تم نے دنیاوی زندگی کی رغبتوں میں خدا کو چھوڑ کر بتوں کو آپس کی (عائلی یا جنسی) محبت کی وجہ سے پکڑ لیا ہے (تذ۔۲:۴۵) (مگر) پھر قیامت کے دن تم ایک دوسرے (کی دوستی) سے انکار کر دو گے اور ایک دوسرے پر لعنت بھیجو گے اور تمہارا ٹھکانا دوزخ ہوگا اور کوئی تمہارا مددگار نہ ہوگا۔ ﴿۲۵﴾ (ف) پس ان پر (ایک) لوطؑ ایمان لائے اور ابراہیمؑ کہنے لگے کہ میں اپنے پروردگار کی طرف ہجرت کرنیوالا ہوں۔ بے شک وہ غالب حکمت والا ہے۔ ﴿۲۶﴾ (ف) اور ہم نے (حضرت ابراہیمؑ) کو اسحٰقؑ اور یعقوبؑ عطا کئے اور اس کی نسل میں نبوت اور الکتٰب دونوں کر دیئے اور ابراہیمؑ کو اس (کے عمدہ کاموں) کی اجرت اس دنیا میں (ہی) دے دی او بے شک وہ آخرت میں (بھی) صالحین میں سے ہوگا۔ ﴿۲۷﴾ (حد:۱۱۰) اور لوطؑ (کو یاد کرو) جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ تم (عجیب) بے حیائی کے مرتکب ہوتے ہو۔ تم سے پہلے اہل عالم میں سے کسی نے ایسا کام نہیں کیا۔ ﴿۲۸﴾ (ف) کیا تم لوگ عورتوں کو چھوڑ کر لڑکوں کے ساتھ بدفعلی کرتے ہو شاہراؤں پر ڈاکے مارتے ہو اور اپنی ٹولیوں میں دنگے مچاتے اور ناچاقیاں پیدا کرتے ہو (تذ۔۱:۱۵۰) تو ان کی قوم کے لوگ جواب میں بولے تو یہ بولے کہ اگر تم سچے ہو تو ہم پر خدا کا عذاب لے آؤ۔ ﴿۲۹﴾ (ف) لوطؑ نے کہا کہ اے میرے پروردگار ان مفسد لوگوں کے مقابلے میں مجھے نصرت عنایت فرما ﴿۳۰﴾ (ف)

Marfat.com

وَلَمَّا جَآءَتۡ رُسُلُنَآ اِبۡرٰهِيۡمَ بِالۡبُشۡرٰىۙ قَالُوۡۤا اِنَّا مُهۡلِكُوۡۤا اَهۡلِ هٰذِهِ
الۡقَرۡيَةِ‌ ۚ اِنَّ اَهۡلَهَا كَانُوۡا ظٰلِمِيۡنَ ۚ ۖ ۝٣١ قَالَ اِنَّ فِيۡهَا لُوۡطًا‌ ؕ قَالُوۡا نَحۡنُ اَعۡلَمُ
بِمَنۡ فِيۡهَا‌ ز وقفۃ لَـنُـنَجِّيَنَّهٗ وَاَهۡلَهٗۤ اِلَّا امۡرَاَتَهٗ ز كَانَتۡ مِنَ الۡغٰبِرِيۡنَ ۝٣٢
وَلَمَّاۤ اَنۡ جَآءَتۡ رُسُلُنَا لُوۡطًا سِىۡٓءَ بِهِمۡ وَضَاقَ بِهِمۡ ذَرۡعًا وَّقَالُوۡا لَا تَخَفۡ
وَلَا تَحۡزَنۡ‌ تف اِنَّا مُنَجُّوۡكَ وَاَهۡلَكَ اِلَّا امۡرَاَتَكَ كَانَتۡ مِنَ الۡغٰبِرِيۡنَ ۝٣٣ اِنَّا
مُنۡزِلُوۡنَ عَلٰٓى اَهۡلِ هٰذِهِ الۡقَرۡيَةِ رِجۡزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوۡا يَفۡسُقُوۡنَ ۝٣٤
وَلَقَدْ تَّرَكۡنَا مِنۡهَاۤ اٰيَةًۢ بَيِّنَةً لِّقَوۡمٍ يَّعۡقِلُوۡنَ ۝٣٥ وَاِلٰى مَدۡيَنَ اَخَاهُمۡ
شُعَيۡبًا ۙ فَقَالَ يٰقَوۡمِ اعۡبُدُوا اللّٰهَ وَارۡجُوا الۡيَوۡمَ الۡاٰخِرَ وَلَا تَعۡثَوۡا فِى الۡاَرۡضِ
مُفۡسِدِيۡنَ ۝٣٦ فَكَذَّبُوۡهُ فَاَخَذَتۡهُمُ الرَّجۡفَةُ فَاَصۡبَحُوۡا فِىۡ دَارِهِمۡ جٰثِمِيۡنَ ز ۝٣٧

اور جب ہمارے فرشتے ابراہیمؑ کے پاس خوشی کی خبر لے کر آئے تو کہنے لگے کہ ہم اس بستی کے لوگوں کو ہلاک کر دینے والے ہیں کہ یہاں کے رہنے والے نافرمان ہیں۔ ۝٣١ (ف) ابراہیمؑ نے کہا کہ اس میں تو لوطؑ بھی ہیں وہ کہنے لگے کہ جو لوگ یہاں (رہتے) ہیں ہمیں سب معلوم ہے ہم ان کو اور ان کے گھر والوں کو بچالیں گے بجز ان کی بیوی کے کہ وہ پیچھے رہنے والوں میں ہو گی۔ ۝٣٢ (ف) اور جب ہمارے فرشتے لوطؑ کے پاس آئے تو وہ ان (کی وجہ) سے ناخوش اور تنگ دل ہوئے۔ فرشتوں نے کہا کچھ خوف نہ کیجئے اور نہ رنج کیجئے ہم آپ کو اور آپ کے گھر والوں کو بچالیں گے مگر آپ کی بیوی پیچھے رہنے والوں میں ہوگی۔ ۝٣٣ (ف) ہم اس بستی کے رہنے والوں پر اس سبب سے کہ یہ بدکرداری کرتے رہے ہیں آسمان سے عذاب نازل کرنے والے ہیں۔ ۝٣٤ (ف) اور ہم نے سمجھنے والوں کے لئے اس بستی سے ایک کھلی نشانی چھوڑ دی۔ ۝٣٥ (ف) اور مدین کی طرف ان کے بھائی شعیبؑ کو (بھیجا) تو انہوں نے کہا بھائیو خدا کی عبادت کرو اور پچھلے دن (کے آنے) کی امید رکھو اور ملک میں فساد نہ مچاؤ۔ ۝٣٦ (ف) مگر انہوں نے ان کو جھوٹا سمجھا سو ان کو زلزلے (کے عذاب) نے آ پکڑا اور وہ اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے۔ ۝٣٧ (ف)

Marfat.com

وَعَادًا وَّثَمُوْدَاۡ وَقَدْ تَّبَيَّنَ لَكُمْ مِّنْ مَّسٰكِنِهِمْ ۫ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ
اَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ وَكَانُوْا مُسْتَبْصِرِيْنَ ۙ﴿٣٨﴾ وَقَارُوْنَ
وَفِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ ۫ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مُّوْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ فَاسْتَكْبَرُوْا
فِي الْاَرْضِ وَمَا كَانُوْا سٰبِقِيْنَ ﴿٣٩﴾ فَكُلًّا اَخَذْنَا بِذَنْۢبِهٖ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ
اَرْسَلْنَا عَلَيْهِ حَاصِبًا ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ اَخَذَتْهُ الصَّيْحَةُ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ خَسَفْنَا
بِهِ الْاَرْضَ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ اَغْرَقْنَا ۚ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ
كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿٤٠﴾ مَثَلُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
اَوْلِيَآءَ كَمَثَلِ الْعَنْكَبُوْتِ ۚۖ اِتَّخَذَتْ بَيْتًا ۭ وَاِنَّ اَوْهَنَ الْبُيُوْتِ لَبَيْتُ
الْعَنْكَبُوْتِ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿٤١﴾

وقف لازم

Marfat.com

اور عاد اور ثمود کو بھی (ہم نے ہلاک کر دیا) چنانچہ ان کے (ویران گھر) تمہاری آنکھوں کے سامنے ہیں اور شیطان نے ان کے اعمال ان کو آراستہ کر دکھائے اور ان کو (سیدھے) رستے سے روک دیا حالانکہ وہ دیکھنے والے (لوگ) تھے۔ ﴿٣٨﴾ (ف) اور قارون اور فرعون اور ہامان کو بھی (ہلاک کر دیا) اور ان کے پاس موسٰیؑ کھلی نشانیاں لے کر آئے تو وہ ملک میں مغرور ہو گئے اور وہ (ہمارے) قابو سے نکل جانے والے نہ تھے۔ ﴿٣٩﴾ (ف) تو ہم نے سب کو ان کے گناہوں کے سبب پکڑ لیا' ان میں کچھ تو ایسے تھے جن پر ہم نے پتھروں کا مینہ برسایا اور کچھ ایسے تھے جن کو چنگھاڑ نے آ پکڑا۔ اور کچھ ایسے تھے جن کو ہم نے زمین میں دھنسا دیا اور کچھ ایسے تھے جن کو غرق کر دیا اور خدا ایسا نہ تھا کہ ان پر ظلم کرتا لیکن وہی اپنے آپ پر ظلم کرتے تھے۔ ﴿٤٠﴾ (ف) خدا کے سوا کسی دوسرے کے حکموں پر عمل کرنے والی قوم کا بنایا ہوا تانا بانا مکڑی کے جالے کی طرح ہوتا ہے جس کو ہوا کا ایک جھونکا تتر بتر کر دیتا ہے (تک۔ ٣٣٩:١) اور کچھ شک نہیں کہ تمام گھروں سے کمزور مکڑی کا گھر ہے۔ کاش یہ (اس بات کو) جانتے۔ ﴿٤١﴾ (ف)

اِنَّ اللّٰهَ يَعۡلَمُ مَا يَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِهٖ مِنۡ شَىۡءٍ‌ ؕ وَهُوَ الۡعَزِيۡزُ
الۡحَكِيۡمُ ﴿۴۲﴾ وَتِلۡكَ الۡاَمۡثَالُ نَضۡرِبُهَا لِلنَّاسِ‌ ۚ وَمَا يَعۡقِلُهَاۤ اِلَّا
الۡعٰلِمُوۡنَ ﴿۴۳﴾ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ بِالۡحَـقِّ‌ ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيَةً
لِّلۡمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿۴۴﴾ ع ۱۶

یہ جس چیز کو خدا کے سوا پکارتے ہیں (خواہ) وہ کچھ ہی ہو خدا اسے جانتا ہے۔ اور وہ غالب اور حکمت والا ہے۔ ﴿۴۲﴾ (ف) اور یہ مثالیں ہم لوگوں کے (سمجھانے کے) لئے بیان کرتے ہیں اور اسے تو اہل دانش ہی سمجھتے ہیں ﴿۴۳﴾ (ف) اللہ نے آسمانوں اور زمین کو سچائی کے ساتھ پیدا کیا۔ بے شک اس میں ایمان والوں کے لئے ایک بڑا اشارہ ہے۔ ﴿۴۴﴾ (حد:۱۶)

Marfat.com

اُتْلُ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ ؕ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ
وَالْمُنْكَرِ ؕ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَلَا تُجَادِلُوْٓا اَهْلَ
الْكِتٰبِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ۖ اِلَّا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ وَقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا
بِالَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَاُنْزِلَ اِلَيْكُمْ وَاِلٰهُنَا وَاِلٰهُكُمْ وَاحِدٌ وَّنَحْنُ لَهٗ
مُسْلِمُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ ؕ فَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يُؤْمِنُوْنَ
بِهٖ ۚ وَمِنْ هٰٓؤُلَآءِ مَنْ يُّؤْمِنُ بِهٖ ؕ وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا الْكٰفِرُوْنَ ﴿۴۷﴾

(اے محمدؐ! یہ) کتاب جو تمہاری طرف وحی کی گئی ہے اس کو پڑھا کرو اور نماز کے پابند رہو (ف) بیشک نماز بشرطیکہ اس میں خدا کا سچا احساس ہو اور اس کو الصلوٰۃ کہہ سکیں، وہ مطہر نفس شے ہے جو تمام اخلاقی بداعمالیوں (الفحشاء) اور اجتماعی تفرقہ اور نفاق (المنکر) سے روکتی ہے۔ اور خدا کا پیہم احساس تو نماز سے زیادہ مؤثر ہے۔ اور خدا جو کچھ بھی تم کرتے ہو موبمو جانتا ہے۔﴿۴۵﴾[۱] (تذ۔ا:۲۰۷) اور مسلمانو! دین اسلام کو وسیع کرنے کی خاطر اہل کتاب کے ساتھ نہایت عمدہ طور پر بحث کیا کرو۔ البتہ جن قوموں اور لوگوں نے اسلام کو نقصان پہنچایا ہے ان کے ساتھ اس رعایت کی پابندی بھی ضروری نہیں (کیونکہ تمہارا اور ان کا معاملہ مقاتلے کا ہے مجادلے کا نہیں) ہاں صلح پسند لوگوں سے کہو کہ دیکھو اے بھائیو! ہم اس کتاب خدا پر عمل پیرا ہیں جو ہماری طرف اتاری گئی اور اس کتاب پر بھی ہمارا عمل ہے جو تمہاری طرف اتاری گئی اور ہمارا اور تمہارا خدا بھی ایک ہے پھر ہمارے تمہارے درمیان بنائے نزاع ہی کیا ہے اور ہم نے تو اپنے آپ کو ہمہ تن اس خدائے عظیم کے احکام کی متابعت کے لئے سپرد کر دیا ہے۔﴿۴۶﴾ (تذ۔۲:۲۳۶۔۲۳۷) اور اے محمدؐ! اس انداز مصالحت اور وحدت بنی نوع انسان کو پیش نظر رکھ کر ہی ہم نے یہ قرآن عظیم تم پر اتارا ہے۔ تو جن جن امتوں کو ہم نے اپنا قانون عطا فرمایا ہے اور اس کی لم سمجھنے کی استعداد دی ہے وہ تو اس متذکرہ صدر قول پر ایمان لا کر عمل کریں گے (یومنون بہ) اور یہی نہیں بلکہ ان اہل عرب میں سے بھی بعض ایسے حق پسند لوگ ہیں جو اس قول کی صداقت کو تہ دل سے تسلیم کر لیں گے اور تمہارے ساتھ متحد العمل ہو جائیں گے (من یومن بہ) اور ہماری آیتوں کی حکمت سے بھی انکار کرنے والے تو وہی لوگ ہیں جو سرے سے ہمارے وجود کے منکر ہیں۔﴿۴۷﴾ (تذ۔۲:۲۳۷)

۱ قرآن حکیم نے آیت (۲۹:۴۵) میں ﴿ولذکر اللہ اکبر﴾ کہہ کر نماز کی حکمت عملی اور صحیح منتہائے نظر کو اور بھی واضح کر دیا ہے۔ بعبارۂ اخریٰ یہ کہا کہ ''الصلوٰۃ'' اگرچہ دن بھر میں پانچ وقت خدا کے حضور میں حاضری اور اپنے اعمال کی جوابدہی ہے لیکن خدا کو پیہم یاد رکھنا (ذکر اللہ) اس کا کھٹکا دل میں ہر وقت لگائے رکھنا (ذکر اللہ) چوبیس گھنٹے اس حاکم اعلیٰ کا خوف موجود رکھنا (ذکر اللہ) غیبت اور حاضری، نماز اور غیر نماز دونوں موقعوں پر اس کو حاضر و ناظر اور نگران اعمال یقین کرنا وہ مصلح اعمال شے ہے جو ''الصلوٰۃ'' سے کہیں بڑھ کر (اکبر) ہے۔ انسان کو اگر یہ کیف و حال نصیب ہو جائے تو ''الصلوٰۃ'' سے بدرجہا بہتر ہے۔ ذکر کے معنی وہ نہیں جو لوگوں نے نہایت ناسمجھی سے وضع کر لئے ہیں اور وہ یہ ہے کہ سب کاروبار چھوڑ کر تسبیح ہاتھ میں لے لیں اور خدا کا نام تمام دن رٹ رٹ کر بے اثر کرتے رہیں۔ یہ تشریح نہایت لچر اور مضحکہ خیز ہے اور واللہ یعلم ماتصنعون کے الفاظ ظاہر کرتے ہیں کہ تمام دنیاوی کاروبار کے ضمن میں خدا کا کھٹکا لگائے رکھنا اور ان اعمال کو قانون خدا کے مطابق کرنا ہی ذکر خدا ہے۔ (تذ:۱:۲۰۹)

وَمَا كُنْتَ تَتْلُوْا مِنْ قَبْلِهٖ مِنْ كِتٰبٍ وَّلَا تَخُطُّهٗ بِيَمِيْنِكَ اِذًا لَّارْتَابَ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۴۸﴾
بَلْ هُوَ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ فِيْ صُدُوْرِ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ ۭ وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ
اِلَّا الظّٰلِمُوْنَ ﴿۴۹﴾ وَقَالُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيٰتٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۭ قُلْ اِنَّمَا
الْاٰيٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ ۭ وَاِنَّمَآ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۵۰﴾ اَوَلَمْ يَكْفِهِمْ اَنَّآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ
الْكِتٰبَ يُتْلٰى عَلَيْهِمْ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَرَحْمَةً وَّذِكْرٰى لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۵۱﴾ ع ۱
قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ شَهِيْدًا ۚ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَالَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا بِالْبَاطِلِ وَكَفَرُوْا بِاللّٰهِ ۙ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۵۲﴾

اور تم اس سے پہلے کوئی کتاب نہیں پڑھتے تھے اور نہ اسے اپنے ہاتھ سے لکھ ہی سکتے تھے۔ ایسا ہوتا تو اہل باطل ضرور شک کرتے۔ ﴿۴۸﴾ (ف) اے لوگو! یہ قرآن عظیم ان لوگوں کے سینوں میں جن کو علم دیا گیا ہے روشن اور اظہر من الشمس آیات ہیں۔ اور ہماری آیات بینات کے بارے میں انکار یا شک کا پہلو وہی لوگ رکھتے ہیں جو جہل کی ظلمتوں میں گر کر ظالم بنے ہوئے ہیں۔ ﴿۴۹﴾ (تذ۔۲: ۲۸۷) اور جو عرب لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ اس شخص پر اپنے پروردگار کی طرف سے عجیب وغریب نشانیاں کیوں نہیں اتریں تو اے پیغمبر! ان سے کہہ دو کہ معجزے تو خدا ہی کے پاس' اور اسی کے دست قدرت میں ہیں۔ اور میں تو صرف ایک عذاب خدا سے ڈرانیوالا اور احکام کو کھلے طور پر بیان کر دینے والا ہوں۔ ﴿۵۰﴾ (تذ۔۱: ۹۵) کیا ان لوگوں کے لئے یہ بات کافی نہیں کہ ہم نے تم پر کتاب اتاری جو ان پر واضح کر دی جاتی ہے اور جس میں اس قوم کے لئے جو اس کے حقائق عالیہ پر ایمان رکھتی ہو رحمت اور نصیحت ہے۔ ﴿۵۱﴾ (تذ۔۱: ۹۵) ان سے کہہ دو کہ میرے اور تمہارے درمیان خدا گواہ بس ہے' وہ آسمانوں اور زمین کی سب باتوں کا علم رکھتا ہے اور جو لوگ ظنی اور وہمی' باطل اور غیر یقینی باتوں پر اعتقاد رکھتے ہیں اور خدا کے نافرمان ہیں اور وہی بالآخر گھاٹے میں رہیں گے۔ ﴿۵۲﴾[1] (تذ۔۱: ۹۵)

---

[1] (۴۹-۵۲) ان آیات الٰہی میں معترضین کی اس فرمائش کو کہ رسولؐ پر نشانیاں (یعنی معجزے) اترنے چاہیے تھے' مسترد کر دیا گیا ہے اور کہا گیا ہے کہ "معجزے خدا کے پاس ہیں" اور رسولؐ تو تم کو اجتماعی ہلاکت سے ڈرانے کے لئے آئے ہیں تماشہ دکھلانے کے لئے نہیں آئے۔
آگے چل کر فرمایا کہ یہ قرآن عظیم بذات خود ایک آیت الٰہی (معجزہ) ہے کیونکہ لوگوں کے پاس اجتماعی بقا اور امن کی بشارت (رحمۃ) لیکر آیا اور اس کے ذریعے سے مستقل عبرت (ذکریٰ) حاصل ہوتی ہے۔ کیا یہ معجزہ کم ہے کہ تمہارے پاس ایک شخص ایسی جلیل القدر ذات کا کلام لائے جو آسمان وزمین کا کامل علم رکھتا ہو ﴿یعلم ما فی السموات والارض﴾ گویا یہاں پر بھی قرآن کی فضیلت ←

Marfat.com

وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ ۭ وَلَوْلَآ اَجَلٌ مُّسَمًّى لَّجَاۗءَهُمُ الْعَذَابُ ۭ وَلَيَاْتِيَنَّهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝۵۳ يَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ ۭ وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيْطَةٌۢ بِالْكٰفِرِيْنَ ۝۵۴

اور (اے پیغمبر!) یہ لوگ (اپنی غفلت کی مستی میں اکڑ اکڑ کر) تم سے عذاب الٰہی کا جلد آنا طلب کرتے ہیں (تو ان کو کہہ دو کہ) اگر عذاب کے لئے اس وقت تک نہ آنے کا (جب تک کہ گناہوں کا پیمانہ لبریز نہ ہو جائے) وقت مقرر نہ ہوتا تو ضرور عذاب آ جاتا اور (ان غفلت زدوں کو جو اپنی مستی میں لمبی تان کر پڑے ہیں) یقیناً وہ ناگہاں ہی آئے گا اور ان کو اس کی خبر تک نہ ہو گی ۝۵۳ (حد:۱۷۸) (ہاں ہاں!) وہ عذاب کے لئے جلدی کر رہے ہیں اور یہ بات تو لازم ہے کہ خدا (کے قانون) کے منکروں کو جہنم نے گھیرا کر رکھا ہے۔ ۝۵۴ (حد:۱۷۸)

← "علم" بتلائی گئی ہے اور اسی لحاظ سے اس کو تمام معجزوں سے برتر قرار دیا گیا ہے۔ جو نادان قرآن کو معجزہ اس لئے قرار دیتے ہیں کہ اس کی شاعری اور فصاحت بے مثال ہے ان کے لئے یہ آیات از بس قابل غور ہیں۔ یہ نقطہ اور بھی واضح اس وقت ہو جاتا ہے جب ان آیات سے پیشتر کی آیت یعنی ﴿بل هوا يت بينت في صدور الذين اوتوا العلم﴾ (۲۹:۴۹) کو پیش نظر رکھا جائے۔ جہاں صاف طور پر فرمایا گیا ہے کہ یہ "قرآن عظیم صاحب علم لوگوں کے سینوں میں روشن اور نا قابل انکار آیات (احکام) کا مجموعہ ہے۔"
ان آیات کا آخری حصہ یعنی...... ۲۹:۵۲ (جو لوگ ظنی اور وہمی، باطل اور غیر یقینی باتوں پر اعتقاد رکھتے ہیں اور خدا کے نافرمان ہیں وہی بالآخر گھاٹے میں ہیں) بھی نہایت قابل غور ہے۔ یہاں پر معجزات پر ایک نہایت خفیف اور معنی خیز چوٹ کی گئی ہے اور کہا گیا ہے کہ معجزات کو دیکھ سن کر کسی کو رسول خدا ماننا فی الحقیقت ایک ناپائیدار اور غیر قائم، ظنی اور وہمی باتوں پر ایمان لانا ہے۔ اس میں کلام نہیں کہ بڑے سے بڑے معجزے کا اثر بھی مقامی اور وقتی ہی ہوتا ہے اور کچھ مدت کے بعد زائل اور باطل ہو جاتا ہے۔ یہاں پر معجزات کی ماہیت سے بحث کرنے کا مقام نہیں اور نہ ان کے وجود سے انکار کرنا اس کتاب (تذکرہ) کا منتہائے نظر ہے...... سر دست یہ ظاہر ہے کہ خدا کو جو رسولؐ اور عوام کے درمیان گواہ ٹھہرایا گیا: ﴿قل كفى بالله بيني وبينكم شهيدا﴾ اس سے مقصود یہی ہے کہ یہ کتاب جو ان کے سامنے ہے مخزن علم ہے...... گویا کہا گیا ہے کہ اس کتاب کو بطور خود جانچ تول کر دیکھ لو اگر اس میں وہ علم اور حکمت موجود ہے جو تم کسی خدا کی بنائی ہوئی کتاب میں ہونے کے متوقع ہو تو اس کو مان لو ورنہ رد کر دو یہی میری صداقت کی دلیل ہے۔ میں معجزوں سے اپنے آپ کو منوانا نہیں چاہتا اور جو لوگ صرف معجزوں کے ذریعے سے کسی کی سچائی کو آزمانا چاہتے ہیں اور نفس پیغام کو نہیں دیکھتے، یا جو سرے سے خدا کے منکر ہیں انہی کو نقصان پہنچتا ہے کیونکہ ہر کس و ناکس کچھ نہ کچھ خرق عادت باتیں دکھلا سکتا ہے یا ادعا کر سکتا ہے کہ یہ بجلی میری وجہ سے گری' یہ قحط میری بددعا سے پڑا وغیرہ وغیرہ
آج چونکہ مسلمانان عالم نے قرآن کو اس نظر سے دیکھنا چھوڑ دیا ہے اور علم و مشاہدے کو چھوڑ کر باطل اور بے حقیقت باتوں پر ایمان لائے ہوئے ہیں اسی وجہ سے وہ گھاٹے میں ہیں ﴿اولئك هم الخسرون○﴾ اور اس وقت تک رہیں گے جب تک حقیقت کو اپنا رہنما نہ بنائیں گے۔ (تذ۔ا:۹۴:۹۵)

Marfat.com

يَوْمَ يَغْشٰهُمُ الْعَذَابُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ وَيَقُوْلُ ذُوْقُوْا
مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۵۵﴾ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ اَرْضِيْ وَاسِعَةٌ فَاِيَّايَ
فَاعْبُدُوْنِ ﴿۵۶﴾ كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ثُمَّ اِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَالَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ
خٰلِدِيْنَ فِيْهَا نِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ﴿۵۸﴾ الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۵۹﴾
وَكَاَيِّنْ مِّنْ دَآبَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا اللّٰهُ يَرْزُقُهَا وَاِيَّاكُمْ وَهُوَ السَّمِيْعُ
الْعَلِيْمُ ﴿۶۰﴾

جب عذاب ان کو (سر کے) اوپر سے اور پاؤں کے نیچے سے لپیٹ لے گا (تو تب ان کو پتہ لگے گا کہ عذاب کیا تھا جس کی جلدی مچا رہے تھے) اور خدا ان کو کہے گا کہ (آؤ اب) چکھو اس کے عوض میں جو کچھ تم کر رہے تھے۔ ﴿۵۵﴾ (حد: ۱۷۸) (اور یہ سب کچھ جو تمہیں باطل اور بے حقیقت چیزوں پر ایمان نہ لانے کے لئے کہا جا رہا اور صرف اس امر کی ترغیب دی جا رہی ہے کہ صحیفہ فطرت پر ایمان رکھو اس لئے ہے کہ) اے میرے بندو! جو مجھ پر ایمان لے آئے ہو یہ میری بنائی ہوئی زمین بڑی ہی وسیع ہے۔ (اس زمین کے اندر تمہاری بہبودی اور بنی نوع انسان کی بہتر کے لاانتہا خزانے موجود ہیں بشرطیکہ تم میں ان کو تلاش کر کے ترقی کے فلک الافلاک تک پہنچنے کا عزم اور استقلال موجود ہو) تو صرف میری ہی ملازمت اختیار کرو۔ ﴿۵۶﴾ (حد: ۱۷۸-۱۷۹) (یاد رکھو کہ) ہر متنفس (ایک نہ ایک دن) موت کا لقمہ بننے والا ہے (اس لئے بہتر ہے کہ وہ اپنا زاد راہ اس دنیا میں بنا لیں کیونکہ) پھر تم سب ہماری طرف ہی لوٹا دیئے جاؤ گے۔ ﴿۵۷﴾ (حد/۱۷۹) اور وہ لوگ جو ہم پر ایمان لے آئے اور انہوں نے مناسب اعمال کئے تو ہم ضرور ان کو دنیاوی بہشت کے ان سبزہ زار میدانوں میں پناہ دیں گے جن کے نیچے دریا بہہ رہے ہوں گے اور جن میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے سو دیکھو کہ سعی و عمل کرنے والوں کا کیا ہی اجر ہے۔ ﴿۵۸﴾ (حد: ۱۷۹) اور یہ وہ قومیں ہیں جنہوں نے نہایت صبر و استقلال سے (میری وسیع زمین کی) تلاش و تحقیق کی اور پھر اپنے پروردگار (کی بنائی ہوئی ہر چیز کے نفع مند ہونے) پر پورا اعتماد کیا۔ ﴿۵۹﴾ (حد: ۱۷۹) اسی روئے زمین پر ہزار در ہزار حیوانات ہیں جو اپنا رزق اٹھائے نہیں پھرتے' انہیں اللہ ہی رزق دیتا ہے۔ اور (اسی طرح) تم قوموں کو (جو رزق کی خاطر دوسری قوموں کو تباہ کر رہی ہیں) بھی اللہ ہی رزق دے گا اور وہ (ہر قوم کی ضروریات کو) سمجھنے والا اور (تمام زمین کی معاشی حالت کو) جاننے والا ہے۔ ﴿۶۰﴾ (حد/ ۲۵۷)

Marfat.com

وَلَئِنۡ سَاَلۡتَهُمۡ مَّنۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ وَسَخَّرَ الشَّمۡسَ وَالۡقَمَرَ لَيَقُوۡلُنَّ
اللّٰهُ‌ۚ فَاَنّٰى يُؤۡفَكُوۡنَ ﴿۶۱﴾ اَللّٰهُ يَبۡسُطُ الرِّزۡقَ لِمَنۡ يَّشَآءُ مِنۡ عِبَادِهٖ وَيَقۡدِرُ
لَهٗ‌ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَىۡءٍ عَلِيۡمٌ ﴿۶۲﴾ وَلَئِنۡ سَاَلۡتَهُمۡ مَّنۡ نَّزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً
فَاَحۡيَا بِهِ الۡاَرۡضَ مِنۡۢ بَعۡدِ مَوۡتِهَا لَيَقُوۡلُنَّ اللّٰهُ‌ؕ قُلِ الۡحَمۡدُ لِلّٰهِ‌ؕ بَلۡ
اَكۡثَرُهُمۡ لَا يَعۡقِلُوۡنَ ﴿۶۳﴾ وَمَا هٰذِهِ الۡحَيٰوةُ الدُّنۡيَاۤ اِلَّا لَهۡوٌ وَّلَعِبٌ‌ؕ وَاِنَّ
الدَّارَ الۡاٰخِرَةَ لَهِىَ الۡحَيَوَانُ‌ۘ لَوۡ كَانُوۡا يَعۡلَمُوۡنَ ﴿۶۴﴾ فَاِذَا رَكِبُوۡا فِى الۡفُلۡكِ
دَعَوُا اللّٰهَ مُخۡلِصِيۡنَ لَهُ الدِّيۡنَ ۚ فَلَمَّا نَجّٰىهُمۡ اِلَى الۡبَرِّ اِذَا هُمۡ يُشۡرِكُوۡنَ ﴿۶۵﴾
لِيَكۡفُرُوۡا بِمَاۤ اٰتَيۡنٰهُمۡ‌ ۚ وَلِيَتَمَتَّعُوۡا‌ ۚ فَسَوۡفَ يَعۡلَمُوۡنَ ﴿۶۶﴾ اَوَلَمۡ يَرَوۡا اَنَّا جَعَلۡنَا حَرَمًا
اٰمِنًا وَّيُتَخَطَّفُ النَّاسُ مِنۡ حَوۡلِهِمۡ‌ؕ اَفَبِالۡبَاطِلِ يُؤۡمِنُوۡنَ وَبِنِعۡمَةِ اللّٰهِ
يَكۡفُرُوۡنَ ﴿۶۷﴾

اور اگر ان سے پوچھو کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا اور سورج اور چاند کو کس نے تمہارے زیر فرمان کیا تو کہہ دیں گے خدا نے تو پھر یہ کہاں الٹے جا رہے ہیں۔ (۶۱) (ف) خدا ہی اپنے بندوں میں سے جس کے لئے چاہتا ہے روزی فراخ کر دیتا ہے اور جس کے لئے چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے بے شک خدا ہر چیز سے واقف ہے۔ (۶۲) (ف) اور اگر تم ان سے پوچھو کہ آسمان سے پانی کس نے نازل فرمایا پھر اس سے زمین کو اس کے مرنے کے بعد (کس نے) زندہ کیا تو کہہ دیں گے کہ خدا نے۔ کہہ دو کہ خدا کا شکر ہے لیکن ان میں اکثر نہیں سمجھتے۔ (۶۳) (ف) اور یہ دنیا کی زندگی تو صرف کھیل اور تماشہ ہے اور (ہمیشہ کی) زندگی (کا مقام) تو آخرت کا گھر ہے۔ کاش یہ (لوگ) سمجھتے۔ (۶۴) (ف) پھر جب یہ کشتی میں سوار ہوتے ہیں تو خدا کو پکارتے (اور) خالص اسی کی عبادت کرتے ہیں لیکن جب وہ ان کو نجات دے کر خشکی پر پہنچا دیتا ہے تو جھٹ شرک کرنے لگ جاتے ہیں۔ (۶۵) (ف) تاکہ جو ہم نے ان کو بخشا ہے اس کی ناشکری کریں اور فائدہ اٹھائیں۔ (سو خیر) عنقریب ان کو معلوم ہو جائے گا۔ (۶۶) (ف) اے محمدؐ! کیا دشمنان اسلام نے اس بات پر نظر نہیں کی کہ ہم ہی نے بیت الحرام کو روز اول سے جائے امن بنا رکھا ہے حالانکہ عین اس کی چار دیواری کے باہر یہ حال ہے کہ لوگ ان کے آس پاس سے بے ڈھڑک جھپٹا مارے جا رہے ہیں (اور کوئی شخص ان کی دادرسی نہیں کر سکتا) تو کیا یہ لوگ لاطائل اور بے نتیجہ باتوں کو مانتے ہیں اور خدا کی اس نعمت عظمیٰ کی قدر نہیں کرتے۔ (۶۷) (تذ۔ا: ۲۱۸)

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهٗ ؕ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿۶۸﴾ وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۶۹﴾ ع۷

اور اس سے ظالم کون جو خدا پر جھوٹ بہتان باندھے یا حق بات اس کے پاس آئے تو اس کی تکذیب کرے۔ کیا کافروں کا ٹھکانا جہنم میں نہیں ہے؟ ﴿۶۸﴾ (ف) اور جن لوگوں نے ہمارا نام بلند کرنے کی غرض سے جہاد کئے ان کو ہم ضرور دنیا میں امن سے رہنے کے اپنے طریقے بتلا دیں گے۔ اور بے شک اللہ تو حسن عمل کرنیوالوں کا ساتھ دیتا ہے۔ ﴿۶۹﴾ (تذ۔ا:۲۴۲)

آیاتھا ۶۰ — ۳۰ سُوْرَةُ الرُّوْمِ مَكِّيَّةٌ ۸۴ — رکوعاتھا ۶

ترجمہ المشرقیؒ: ۳۲ آیات — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — ترجمہ مولانا جالندھریؒ: ۲۸ آیات

الٓمّٓ ﴿۱﴾ غُلِبَتِ الرُّوْمُ ﴿۲﴾

الٓمّٓ ﴿۱﴾ (ف) (اہل) روم مغلوب ہو گئے ﴿۲﴾ (ف)

تشریحی نوٹ: دین اسلام کے متعلق قرآن کا دعویٰ ہے: ﴿فطر الناس علیھا﴾ یعنی یہ کہ تمام ساکنان زمین کو اسی پر مجبول کر دیا ہے اور یہی ان کی فطرت ہے! یہ ایک بڑے اور حیرت انگیز دعوے کا اعلان ہے جس کو دو اور دو چار کی طرح عیاں کر دینا ہر مسلمان کا فرض ہے، صرف کہہ دینے سے کوئی شخص اس کو مان نہیں سکتا۔ اور یوں تو اس دعوے کے صحیح مفہوم کو سرسری نظر سے پالینا بھی از بس مشکل ہے۔ اور اسی لئے کہا گیا ہے کہ اکثر لوگ اس حقیقت کبریٰ کا علم نہیں رکھتے۔ (تذ۔ا:۴)

فطرت لامحالہ وہ شے ہے جس سے کسی فرد متنفس کو کسی حال میں مفر نہیں۔ اگر دین اسلام فطر الناس علیھا ہے جیسا کہ (اوپر) دعویٰ کیا گیا ہے تو وہ بھی بلاشبہ وہ شے ہے جس کی تعمیل پر سطح زمین کا ہر شخص اسی طرح مجبور ہے جس طرح کہ اپنی کسی اور فطرت پر، اور جس کے خلاف چلنے کی فوری سزا بھی اسی طرح ملنی چاہئے جس طرح کسی اور فطرت سے باغی شخص کو اس دنیا میں ملتی ہے۔ ایک شخص اگر کھانا نہیں کھاتا یا کئی دن مطلق نہیں سوتا تو اس کا جلد مر جانا لازمی امر ہے۔ اس لئے کہ کھانا اور سونا اس کی فطرت میں داخل ہیں، اور فطرت سے باغی ہونے کی انتہائی سزا ہلاکت ہے۔ پس اس مقام نظر سے دین اسلام بھی وہ طریق عمل ہے جس پر چل کر اس دنیا میں ہر جا امن مل رہا ہے...... وہ کسی رسمی کلمہ شہادت کا پڑھ لینا نہیں جیسا کہ اکثر مسلمان سمجھے بیٹھے ہیں۔ (تذ۔ا:۱۰۰)

اس آیت کے بغور مطالعے سے واضح ہو جاتا ہے: (۱) یہ کہ ''دین'' فطرت انسانی ہے جو ہر شخص میں موجود ہے۔ اور وہ سوائے خواہش غلبہ اور کچھ نہیں ہو سکتا۔ (۲) اس ''دین'' میں تبدیلی کا امکان نہیں۔ گویا جس قوم کا ''دین'' غلبہ جماعت نہیں وہ دین جھوٹا ہے۔ بلکہ یہی وہ دین ہے جس کو مشرک (یعنی کاہل اور غفلت اور نفسانی خواہشات میں پڑی ہوئی) قومیں بہت گراں اور مشکل سمجھتی ہیں۔ (حد: ۲۸۳، ۲۸۴) اس قطعی استدلال کی بنا پر میرا ایمان ہے کہ قانون فطرت کی کوئی مضر حقیقت اسلام کو فنا نہیں کر سکتی۔ مسلمانان عالم ←

فِيْۤ اَدْنَى الْاَرْضِ وَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُوْنَ ۝۳ فِيْ بِضْعِ سِنِيْنَ ۥ
لِلّٰهِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْۢ بَعْدُ ؕ وَيَوْمَئِذٍ يَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝۴ بِنَصْرِ
اللّٰهِ ؕ يَنْصُرُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۝۵ وَعْدَ اللّٰهِ ؕ لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ
وَعْدَهٗ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝۶ يَعْلَمُوْنَ ظَاهِرًا مِّنَ الْحَيٰوةِ
الدُّنْيَا ۚۖ وَهُمْ عَنِ الْاٰخِرَةِ هُمْ غٰفِلُوْنَ ۝۷

نزدیک کے ملک میں۔ اور وہ مغلوب ہونے کے بعد عنقریب غالب ہوجائیں گے۔ ۳ (ف) چند ہی سال میں۔ پہلے بھی اور پیچھے بھی خدا ہی کا حکم ہے اور اس روز مومن خوش ہو جائیں گے۔ ۴ (ف) (یعنی) خدا کی مدد سے۔ وہ جسے چاہتا ہے مدد دیتا ہے اور وہ غالب (اور) مہربان ہے۔ ۵ (ف) (یہ) خدا کا وعدہ (ہے) خدا اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔ لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ ۶ (ف) یہ تو دنیا کی ظاہری زندگی ہی کو جانتے ہیں اور آخرت (کی طرف) سے غافل ہیں۔ ۷ (ف)

← کا روئے زمین پر بالآخر بطور ایک غالب عنصر کے رہنا لابدی ہے' اور جب تک زمین و آسمان اور کلی کائنات موجود ہے یہ صورت قائم ہو کر رہے گی۔ اگر موج حوادث کے تلاطم اور واقعات کی لشکر انگیزی نے بظاہر اس کلیے سے انحرف پیدا کر دیا ہے تو وہ استثائی اور عارضی ہے' اس کی حقیقت سوا اس کے نہیں کہ مخالف اثرات کے دباؤ نے ایک غیر مانوس صورت نمایاں کر دی ہے جو ہٹ کر رہے گی...... جب تک صداقت صداقت ہے' اس کا غلبہ' جہاں کہیں وہ ہؤیا جس پیرایہ ظاہر ہونا گزیر اور اٹل ہے۔ اگر دنیا میں کذب دریا' مکر و تلبیس' ظلم و خدع کے لاانتہائی فساد انگیز اثرات کے باوجود فطرت کے اصول قائم اور قانون خدا کی حکومت مسلط ہے تو اس کا اصلی راز یہی ہے۔

اسلام کا زور اثر آج اگر اس قلیل مدت کے بعد فی الحقیقت نابود ہو گیا ہے تو دو صورتیں ہیں: کائنات قدرت کا مسئلہ قیام نیز ختم ہے' کیفیات کے طلوع و غرب کی عمر بھی پوری ہونے کو ہے'...... زوال عالم کی منزل قریب ہے! اور اگر یہ حالت نہیں تو آج خود نفس اسلام' بلکہ مقاصد قرآن کے اندر حقیقت کی روح قطعاً نہیں رہی' اس کی قوت تاثیر و نفوذ اپنا ظرف چھوڑ کر کسی دوسرے قالب میں منتقل ہو گئی ہے' اس کا دائرہ علم و عمل مندرس اور اس کی رویائے قلب محو ہو گئی ہے معنی کی عروس منفعل' بدسلوک و نااہل مسلمان کی رفاقت سے بیزار ہو جانے کے بعد' صورت کے تنگ و تاریک اور الفاظ کے مہلک روح مجلوں کے اندر' اس تغافل' بے اعتنائی اور بیدردی کا شکار ہوئی ہے کہ آج اس کی ہستی کا اعتراف بھی کسی متنفس کو نہیں رہا...... مگر زمانے کی عجائب نمائی' بلکہ رب لم یزل کے تقاضائے غیرت نے کم از کم اس مردہ ڈھانچے کی اس قدر حرمت تو ضرور برقرار رکھی ہے کہ آج صدہا برس کی موت کے بعد بھی اس کے اصلی خط و خال کا نقشہ صاحب نظر سے نہاں ہو نہیں سکتا۔ قرآن عظیم اب بھی جہل و نسیاں کی ظلمات کے اندر وہ سطیع و نطیق حکمت ہے کہ عمیق نظروں میں سیاہی کا تقابل اس کی سپیدی اور چمک کو اور بھی دوبالا کر رہا ہے۔ مطالب کی غلط فہمیوں اور مقاصد کی دور افتادگیوں کے باعث جس قدر اس کی ہر بات عوام کے نزدیک ناقابل التفات اور بے معنی ہو رہی ہے اسی قدر صحیح القلب نقاد کی نظروں میں اس کی عظمت کا رنگ کھلتا جارہا ہے۔ (تذ۔ا:۶۵)

Marfat.com

أَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوا فِي أَنفُسِهِم ۗ مَّا خَلَقَ اللَّهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا إِلَّا
بِالْحَقِّ وَأَجَلٍ مُّسَمًّى ۗ وَإِنَّ كَثِيرًا مِّنَ النَّاسِ بِلِقَاءِ رَبِّهِمْ لَكَافِرُونَ ﴿٨﴾
أَوَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ۚ
كَانُوا أَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَأَثَارُوا الْأَرْضَ وَعَمَرُوهَا أَكْثَرَ مِمَّا عَمَرُوهَا
وَجَاءَتْهُمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ ۖ فَمَا كَانَ اللَّهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلَٰكِن كَانُوا أَنفُسَهُمْ
يَظْلِمُونَ ﴿٩﴾ ثُمَّ كَانَ عَاقِبَةَ الَّذِينَ أَسَاءُوا السُّوأَىٰ أَن كَذَّبُوا بِآيَاتِ اللَّهِ
وَكَانُوا بِهَا يَسْتَهْزِئُونَ ﴿١٠﴾ ع اللَّهُ يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ ثُمَّ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿١١﴾ ع ٤
وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ يُبْلِسُ الْمُجْرِمُونَ ﴿١٢﴾

کیا انسانوں نے اپنے ذہنوں کے اندر اسی بات پر غور نہیں کیا کہ خدا نے آسمانوں اور زمین کو نہیں پیدا کیا مگر یہ کہ وہ حقیقت پر ہیں اور ایک خاص مقررہ مدت تک پیدا کیا (اس لئے ان کے پیدا کرنے کی ایک خاص غرض و غایت ہے جس کا تعلق انسان سے ہے۔ وہ غرض و غایت لامحالہ یہی ہو سکتی ہے کہ انسان اشرف المخلوق ہو کر ان کروڑوں اور اربوں ستاروں کی ویران اور بے آباد زمینوں پر ایک مقررہ مدت کے اندر اندر قبضہ کر کے اپنے اشرف المخلوقات ہونے کا ثبوت خدا کو دے تا کہ بالآخر خدا ایسے حسن عمل کرنے والے انسان سے دو بدو ملاقات کرے) لیکن حقیقت تو یہ ہے کہ انسانوں میں سے اکثر لوگ تو اپنے پروردگار سے ملاقات کے واقع ہونے کے سرے سے منکر ہیں۔ ⑧ (تذ:١٥١) اور کیا یہ لوگ زمین پر چلے پھرے نہیں تا کہ (خود اپنی آنکھوں سے) دیکھ لیتے کہ ان سے پہلوں کا کیا انجام ہوا حالانکہ وہ ان سے بہت زیادہ طاقتور تھے اور انہوں نے زمین پر (اپنی کوشش کے بہت سے) نشان چھوڑے اور اس کو ان لوگوں سے بہت زیادہ آباد (اور پر رونق) کیا تھا اور ان کے پاس ان کے پیغامبر بھی روشن احکام ساتھ لے کر آئے تھے تو خدا ایسا نہ تھا کہ ان پر ظلم کرتا لیکن وہ (احکام خدا و فطرت کی خلاف ورزی کر کے) اپنی جانوں پر ظلم کر رہے تھے۔ (وہ تمدن اور عمران کے ایک مرحلے پر پہنچ کر غافل ہو گئے اور ان پر زوال آ گیا)۔ ⑨ (حد:١٢٨) پھر جن لوگوں نے برائی کی ان کا انجام بھی برا ہوا اس لئے کہ خدا کی آیتوں کو جھٹلاتے اور ان کی ہنسی اڑاتے رہتے تھے۔ ⑩ (ف) خدا خلقت کی ابتداء کرتا ہے پھر اس کو بار بار پیدا کرتا ہے پھر تم لوگ (اس حقیقت خدا کو اپنے فائدے کے لئے استعمال کرنے کے بارے میں پرسش کے لئے) خدا کی طرف لوٹا دیئے جاؤ گے۔ ⑪ (حد:١٧٥-١٧٦) اور جس دن وہ (امتحان کا) وقت آ پہنچا (اور اسی دنیا کے اندر غافل قوموں کو ان کے کئے کی سزا ملنے لگی) تو مجرم لوگ مایوس ہو جائیں گے۔ ⑫ (حد:١٧٦)

Marfat.com

وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ مِّنْ شُرَكَآئِهِمْ شُفَعٰٓؤُا وَكَانُوْا بِشُرَكَآئِهِمْ كٰفِرِيْنَ (١٣) وَيَوْمَ تَقُوْمُ
السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَّتَفَرَّقُوْنَ (١٤) فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَهُمْ فِيْ
رَوْضَةٍ يُّحْبَرُوْنَ (١٥) وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَلِقَآئِ الْاٰخِرَةِ فَاُولٰٓئِكَ
فِي الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ (١٦) فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ (١٧) وَلَهُ
الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِيًّا وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ (١٨) يُخْرِجُ الْحَيَّ
مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۭ وَكَذٰلِكَ
تُخْرَجُوْنَ (١٩) وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ اِذَآ اَنْتُمْ بَشَرٌ تَنْتَشِرُوْنَ (٢٠) ع
وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ
مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ (٢١)

اور ان لوگوں میں سے (جن کو یہ خدا کا ساتھی سمجھ کران کے بنائے ہوئے ٹیڑھے قانونوں پر عمل کرتے تھے) کوئی (بھی خدا کے سامنے) ان کا سفارشی نہ ہو سکے گا اور یہ اپنے شریک (آقاؤں) کے منکر ہوں گے۔ (١٣) (حد:١٧٦) اور جب وہ پرسش کی گھڑی آ چکی تو اسی وقت قومیں (مختلف ٹولیوں میں) الگ کر دی جائیں گی۔ (١٤) (حد:١٧٦) پھر وہ قومیں جو صاحب ایمان ہو کر مناسب اعمال کیا کرتی تھیں تو وہ وہی ہوں گے جو ایک (سجے سجائے) باغ میں باعزت داخل ہوں گے۔ (١٥) (حد:١٧٦) اور جن قوموں نے ہماری صحیفہ فطرت سے اخذ کی ہوئی آیات کو مخول سمجھ کران سے بے پرواہی اختیار کی تھی اور جنہوں نے (خلقت خدا اور صحیفہ فطرت کی تلاش وتجسس کو بے معنی سمجھ کر) خدا سے انسان کی بالآخر ملاقات کو مخول سمجھا تھا تو وہی ہوں گے جن کو عذاب کے سامنے لا کر حاضر کر دیا جائے گا۔ (١٦) (حد:١٧٦) تو جس وقت تم کو شام ہو اور جس وقت صبح ہو خدا کی تسبیح کرو (یعنی نماز پڑھو) (١٧) (ف) اور آسمانوں اور زمین میں اسی کی تعریف ہے اور تیسرے پہر بھی اور جب دوپہر ہو (اس وقت بھی نماز پڑھا کرو) (١٨) (ف) وہی زندے کو مردے سے نکالتا اور (وہی) مردے کو زندے سے نکالتا ہے۔ اور (وہی) زمین کو اس کے مرنے کے بعد زندہ کرتا ہے اور اسی طرح تم (دوبارہ زمین میں سے) نکالے جاؤ گے۔ (١٩) (ف) اور یہ خدا کے (عظیم الشان) اشاروں میں سے ایک (شاندار) اشارہ ہے کہ اس نے تم کو مٹی سے پیدا کیا، پھر تم ناگہاں بشر بن گئے ہو جو زمین پر پھیل رہے ہو (٢٠) (حد:٣٥) اور اس کی (حیرت انگیز) علامتوں میں سے ایک علامت ہے کہ اس نے تمہارے (آرام اور استعمال کے) لئے تم میں سے ہی جوڑے پیدا کئے تا کہ تم اپنی عورت سے تسکین قلب حاصل کرو اور تمہارے مابین محبت اور رحمت پیدا کر دی۔ بے شک اس (منظر) میں سوچنے والی قوم کے لئے یقیناً بہت سے اشارات اور ہدایات موجود ہیں۔ (٢١) (حد:٣٥)

Marfat.com

وَمِنْ اٰيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ وَاَلْوَانِكُمْ ؕ اِنَّ فِيْ
ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّلْعٰلِمِيْنَ ﴿۲۲﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهٖ مَنَامُكُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَابْتِغَآؤُكُمْ مِّنْ
فَضْلِهٖ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ ﴿۲۳﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهٖ يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ
خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَيُحْيٖ بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ اِنَّ
فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿۲۴﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهٖ اَنْ تَقُوْمَ السَّمَآءُ
وَالْاَرْضُ بِاَمْرِهٖ ؕ ثُمَّ اِذَا دَعَاكُمْ دَعْوَةً ۖ مِّنَ الْاَرْضِ ۖ اِذَآ اَنْتُمْ
تَخْرُجُوْنَ ﴿۲۵﴾ وَلَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَهُوَ الَّذِيْ
يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ وَهُوَ اَهْوَنُ عَلَيْهِ ؕ وَلَهُ الْمَثَلُ الْاَعْلٰى فِي السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۲۷﴾ ع

اور آسمانوں اور زمین کی پیدائش (بذات خود) خدائے عظیم کے اشاروں میں سے ایک اشارہ ہے اور تمہاری زبانوں کا آپس میں مختلف ہونا اور تمہارے (جسم کے) رنگوں کا مختلف ہونا بے شک ان واقعات میں ضرور صاحب علم لوگوں کے لئے کئی اشارات اور ہدایات موجود ہیں۔ ﴿۲۲﴾ (حد: ۲۷) اور اسی (خدا) کی (قابل توجہ) علامتوں میں سے تمہارا رات کو سونا ہے اور (دن کو) تمہارا خدا کے فضل (یعنی اپنی روزی) کو تلاش کرنا ہے۔ بے شک اس (تمام منظر) میں اس قوم کے لئے جو سنتی ہے (بہت سے) اشارات اور احکام موجود ہیں۔ ﴿۲۳﴾ (حد: ۳۲) اور خدا کی (حکمت بالغہ کی) نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے کہ وہ تم کو بجلی کے خوف اور طمع کے دونوں منظر دکھلا رہا ہے اور آسمان سے پانی اتار کر زمین کے مردہ ہو جانے کے بعد اس کو پانی کے ذریعے سے زندہ کر دیتا ہے۔ بے شک اس (تمام منظر) میں عقل مند قوم کے لئے بہت سے اشارات اور ہدایات موجود ہیں۔ ﴿۲۴﴾ (حد: ۴۱) اور یہ خدا (کی حیرت انگیز حکمت) کی نشانیوں میں سے ایک ہے کہ آسمان اور زمین اس کے حکم (قانون) سے تھمے ہوئے ہیں۔ پھر جب ان کی تخلیق کے بعد اس نے تمہیں زمین سے نکلنے کے لئے پکارا تو تم ناگہاں اس سے نکل پڑے۔ ﴿۲۵﴾ (حد: ۴۰) اور آسمانوں اور زمین میں (جتنے فرشتے اور انسان وغیرہ ہیں) اسی کے (مملوک) ہیں (اور) تمام اس کے فرمانبردار ہیں۔ ﴿۲۶﴾ (ف) لوگو! وہی رب قدیر تو ہے جو مخلوق کو نیست سے ہست کرتا ہے پھر اس کو بار بار پیدا کرتا ہے اور یہ سب کچھ اس کے لئے بے حد آسان ہے اور آسمانوں اور زمین میں اس کی اس عظیم الشان طاقت کی دھاک بندھی ہوئی ہے۔ اور وہ خدا بڑا غالب القویٰ اور صاحب حکمت خدا ہے جو ایسا کر سکتا ہے۔ ﴿۲۷﴾ (تذ۔ا:۲۴)

Marfat.com

ضَرَبَ لَكُمْ مَّثَلًا مِّنْ اَنْفُسِكُمْ ؕ هَلْ لَّكُمْ مِّنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِّنْ شُرَكَآءَ
فِيْ مَا رَزَقْنٰكُمْ فَاَنْتُمْ فِيْهِ سَوَآءٌ تَخَافُوْنَهُمْ كَخِيْفَتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ ؕ كَذٰلِكَ
نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿۲۸﴾ بَلِ اتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ
فَمَنْ يَّهْدِيْ مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ ؕ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۲۹﴾ فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ
حَنِيْفًا ؕ فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا ؕ لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ؕ
ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ۙ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۰﴾

(لوگو!) تمہاری سوچ کے لئے تمہاری اپنی ہی مثال خدا دیتا ہے (وہ یہ ہے کہ) کیا تم لوگوں کے پاس ان لوگوں میں سے جو تمہاری غلامی میں ہیں (اور تم ان سے اجرت پر کام لے رہے ہو) ایسے ساتھی بھی ہیں کہ تم ان کو اس آسودہ حالی میں جو ہم نے تمہیں دے رکھی ہے اسی طرح کا شریک کر لو کہ تم اور وہ برابر ہو جائیں یا تم ان کی بھی اتنی ہی پروا اور فکر کرو جتنی تم اپنی کرتے ہو۔ عقل مند قوم کے لئے ہم اس طرح آیات الٰہی کھول کھول کر بیان کرتے ہیں۔ ﴿۲۸﴾ (حد: ۳۷) مگر جو ظالم ہیں بے سمجھے اپنی خواہشوں کے پیچھے چلتے ہیں تو جس کو خدا گمراہ کرے اسے کون ہدایت دے سکتا ہے؟ اور ان کا کوئی مددگار نہیں۔ ﴿۲۹﴾ (ف) پس تو اپنی توجہ کو اس دین کی طرف خالصۃً جھک کر قائم کر (یہ دین) اللہ کی (بنائی ہوئی) وہ فطرت ہے جس پر اس نے تمام بنی نوع انسان کو پیدا کیا (اس لئے ایسا ہی دین بنی نوع انسان کے لئے مناسب ہو سکتا ہے) (اور یہ بھی سمجھ رکھو کہ) اللہ کی پیدائش میں کوئی تبدیلی (ہرگز) نہیں (ہو سکتی) لیکن اکثر لوگ (اس حقیقت کے متعلق) علم نہیں رکھتے۔ (گویا دین صرف صحیفہ فطرت کا دین ہے) ﴿۳۰﴾[1] (حد: ۱۲۱)

1 دین اسلام کے متعلق قرآن کا دعویٰ ہے: فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا ؕ یعنی یہ کہ تمام ساکنانِ زمین کو اسی پر مجبول کر دیا ہے اور یہی اُن کی فطرت ہے! یہ ایک بڑے اور حیرت انگیز دعوے کا اعلان ہے جس کو دو اور دو چار کی طرح عیاں کر دینا ہر **مسلمان کا فرض** ہے، صرف کہہ دینے سے کوئی شخص اس کو مان نہیں سکتا۔ اور یوں تو اس دعوے کے صحیح مفہوم کو سرسری نظر سے پا لینا بھی از بس مشکل ہے۔ اور اسی لیے کہا گیا ہے کہ اکثر لوگ اِس حقیقت کبریٰ کا علم نہیں رکھتے۔ (تذ۔۱:۴)

فطرت لامحالہ وہ شے ہے جس سے کسی فرد متنفس کو کسی حال میں مفر نہیں۔ اگر دین اسلام فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا ؕ ہے جیسا کہ (اوپر) دعویٰ کیا گیا ہے تو وہ بھی بلاشبہ وہ شے ہے جس کی تعمیل پر سطح زمین کا ہر شخص اُسی طرح مجبور ہے جس طرح کہ اپنی کسی اور فطرت پر، اور جس کے خلاف چلنے کی فوری سزا بھی اسی طرح ملنی چاہیے جس طرح کسی اور فطرت سے باغی شخص کو اس دنیا میں ملتی ہے۔ ایک شخص اگر کھانا نہیں کھاتا یا کئی دن مطلق نہیں سوتا تو اس کا جلد مر جانا لازمی امر ہے۔ اس لیے کہ کھانا اور سونا اس کی فطرت میں داخل ہیں، اور فطرت سے باغی ہونے کی انتہائی سزا ہلاکت ہے۔ پس اس مقام نظر سے دین اسلام بھی وہ **طریق عمل** ہے جس پر چل کر اس دنیا میں ہر جا امن مل رہا ہے...... وہ کسی رسمی کلمۂ شہادت کا پڑھ لینا نہیں جیسا کہ اکثر مسلمان سمجھے بیٹھے ہیں۔ (تذ۔۱:۱۰۰) ←

Marfat.com

مُنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ وَاتَّقُوْهُ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۳۱﴾ مِنَ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا ؕ كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ ﴿۳۲﴾

(اے لوگو! اسی احکم الحاکمین اور خدائے واحد کو اپنا آقا سمجھ کر ہر معاملے میں) اسی کی طرف کامل رجوع کرو، (خوف خدا ہر وقت دل میں رکھ کر) اس کی ناراضگی سے بچتے رہو، (ائتلاف امت اور مصالحت کو مدنظر رکھ کر) نماز پر قائم رہو اور دیکھو ان تفرقہ انداز لوگوں میں نے نہ ہو جانا۔ ﴿۳۱﴾ (تذ۔۲:۴۱) جنہوں نے احکام خدا کے بارے میں آپس میں اختلاف رائے کر کے ایک خدا کے ساتھ کئی اور خدا شریک کر دیئے۔ ایک ہی مذہب عمل کو مختلف پیرایوں اور مختلف معانی میں لے کر فرقہ بندیاں کیں اور پھر مختلف گروہ بن گئے۔ اب ہر ایک اپنی اپنی بات پر خوش ہے۔ (ہر ایک کا خدا جدا ہے اور کوئی ایک دوسرے کے ساتھ متفق العمل نہیں) ﴿۳۲﴾[۱] (تذ۔۲:۴۱)

← اس آیت کے بغور مطالعے سے واضح ہو جاتا ہے: (۱) یہ کہ ''دین'' فطرتِ انسانی ہے جو ہر شخص میں موجود ہے۔ اور وہ سوائے خواہش غلبہ اور کچھ نہیں ہو سکتا۔ (۲) اس ''دین'' میں تبدیلی کا امکان نہیں۔ گویا جس قوم کا ''دین'' غلبۂ جماعت نہیں وہ دین جھوٹا ہے۔ بلکہ یہی وہ دین ہے جس کو مشرک (یعنی کاہل اور غافل اور نفسانی خواہشات میں پڑی ہوئی) قومیں بہت گراں اور مشکل سمجھتی ہیں۔ (حر: ۲۸۳، ۲۸۴)

اس قطعی استدلال کی بنا پر میرا ایمان ہے کہ قانون فطرت کی کوئی مضر حقیقت اسلام کو فنا نہیں کر سکتی۔ مسلمانان عالم کا روئے زمین پر بالآخر بطور ایک غالب عنصر کے رہنا لابدی ہے' اور جب تک زمین و آسمان اور کل کائنات موجود ہے یہ صورت قائم ہو کر رہے گی۔ اگر موجِ حوادث کے تلاطم اور واقعات کی لشکر انگیزی نے بظاہر اس کلیے سے انحراف پیدا کر دیا ہے تو وہ استثنائی اور عارضی ہے' اس کی حقیقت سوا اس کے نہیں کہ مخالف اثرات کے دباؤ نے ایک غیر مانوس صورت نمایاں کر دی ہے جو ہٹ کر رہے گی ...... جب تک صداقت صداقت ہے' اُس کا غلبہ' جہاں کہیں وہ ہو' یا جس پیرایہ میں ظاہر ہو ناگزیر اور اٹل ہے۔ اگر دنیا میں کذب وریا' مکر وتلبیس' ظلم وخدع کے لا انتہائی فساد انگیز اثرات کے باوجود فطرت کے اصول قائم اور قانون خدا کی حکومت مسلط ہے تو اس کا اصلی راز یہی ہے۔ اسلام کا زور اثر آج اگر اس قلیل مدت کے بعد فی الحقیقت نابود ہو گیا ہے تو دو صورتیں ہیں: کائناتِ قدرت کا مسئلہ قیام نیز ختم ہے' کیفیات کے طلوع وغروب کی عمر بھی پوری ہونے کو ہے' ...... زوال عالم کی منزل قریب ہے! اور اگر یہ حالت نہیں تو آج خود نفس اسلام بلکہ مقاصد قرآن کے اندر' حقیقت کی روح قطعاً نہیں رہی' اس کی قوت تاثیر ونفوذ اپنا ظرف چھوڑ کر کسی دوسرے قالب میں منتقل ہو گئی ہے' اس کا دائرہ علم وعمل مندرس' اور اس کی رویائے قلب محو ہو گئی ہے' معنی کی عروس منفعل' بدسلوک وناہل مسلمان کی رفاقت سے بیزار ہو جانے کے بعد' صورت کے تنگ وتاریک' اور الفاظ کے مہلک روح جملوں کے اندر' اس تغافل' بے اعتنائی' اور بیدردی کا شکار ہوئی ہے کہ آج اس کی ہستی کا اعتراف بھی کسی متنفس کو نہیں رہا...... مگر زمانے کی عجائب نمائی' بلکہ رب لم یزل کے تقاضائے غیرت نے کم از کم اس مردہ ڈھانچے کی اس قدر حرمت تو ضرور برقرار رکھی ہے کہ آج صدہا برس کی مدت کے بعد بھی اس کے اصلی خط وخال کا نقشہ صاحب نظر سے نہاں ہو نہیں سکتا۔ قرآن عظیم اب بھی جہل ونسیاں کی ظلمات کے اندر وہ سطیع ونطیق حکمت ہے کہ عمیق نظروں میں سیاہی کا تقابل اس کی سپیدی اور چمک کو اور بھی دوبالا کر رہا ہے۔ مطالب کی غلط فہمیوں' اور مقاصد کی دور افتادگیوں کے باعث جس قدر اس کی ہر بات عوام کے نزدیک ناقابل التفات اور بے معنی ہو رہی ہے اسی قدر صحیح القلب نقاد کی نظروں میں اس کی عظمت کا رنگ کھلتا جا رہا ہے۔ (تذ۔۱:۶۵)

[۱] فرقہ بندی اور فساد کو خدائے واحد کے صریح شرک پر محمول کر کے' نفاق ڈالنے والوں کو ''مشرک'' کے خوفناک لقب سے یاد کیا تھا۔ ←

Marfat.com

وَإِذَا مَسَّ النَّاسَ ضُرٌّ دَعَوْا رَبَّهُم مُّنِيبِينَ إِلَيْهِ ثُمَّ إِذَا أَذَاقَهُم مِّنْهُ
رَحْمَةً إِذَا فَرِيقٌ مِّنْهُم بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُونَ ﴿٣٣﴾ لِيَكْفُرُوا بِمَا آتَيْنَاهُمْ ۚ فَتَمَتَّعُوا وقفہ
فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ ﴿٣٤﴾ أَمْ أَنزَلْنَا عَلَيْهِمْ سُلْطَانًا فَهُوَ يَتَكَلَّمُ بِمَا كَانُوا بِهِ يُشْرِكُونَ ﴿٣٥﴾
وَإِذَا أَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً فَرِحُوا بِهَا ۖ وَإِن تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ
أَيْدِيهِمْ إِذَا هُمْ يَقْنَطُونَ ﴿٣٦﴾ أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّ اللَّهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَن يَشَاءُ
وَيَقْدِرُ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴿٣٧﴾ فَآتِ ذَا الْقُرْبَىٰ حَقَّهُ
وَالْمِسْكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ ۚ ذَٰلِكَ خَيْرٌ لِّلَّذِينَ يُرِيدُونَ وَجْهَ اللَّهِ ۖ وَأُولَٰئِكَ
هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿٣٨﴾

اور جب انسانوں کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ پورے طور پر خدا کی طرف رجوع کر کے گڑگڑاتے ہیں پھر جب ان کو خدا کی طرف سے کسی آسائش کا مزا ملتا ہے تو ناگہاں ان میں کا ایک گروہ اپنے پروردگار کے ساتھ دوسرے حاکموں (بتوں) کو شریک کر دیتے ہیں تاکہ جو کچھ ہم نے ان کو دیا تھا اس کی ناشکری کریں۔ ﴿۳۳﴾ (تذ۔۲:۴۶) تو (لوگو!) ایک وقت تک فائدہ اٹھالو، پھر کچھ دیر بعد ہی جان لوگے (کہ تم نے اپنا کیا نقصان کیا۔) ﴿۳۴﴾ (تذ۔۲:۴۶) کیا ہم نے ان پر کوئی ایسی دلیل نازل کی ہے کہ ان کو خدا کے ساتھ شریک کرنا بتاتی ہے؟ ﴿۳۵﴾ (ف) اور جب ہم لوگوں کو اپنی رحمت کا مزا چکھاتے ہیں تو اس سے خوش ہو جاتے ہیں۔ (ف) اگر ان کو ان کے اپنے کرتوت سے کوئی برائی پہنچے (تذ۔۱:۱۲۷) تو ناامید ہو کر رہ جاتے ہیں۔ ﴿۳۶﴾ (ف) کیا ان لوگوں نے (اس امر پر) غور نہیں کیا کہ اللہ جس (قوم) کو مناسب سمجھتا ہے اس پر رزق کھلا چھوڑ دیتا ہے اور اس کی مقدار کا فیصلہ کرتا ہے بے شک اس (منظر) میں اس قوم کے لئے جو ایمان (کی خصوصیات) رکھتی ہے ضرور (بالضرور) بہت سے ہدایات اور اشارے موجود ہیں۔ ﴿۳۷﴾ (حد: ۳۷) تو ان سب باتوں کو ملحوظ نظر رکھ کر اے محمدؐ! تو اپنے قرابت داروں کو ان کا حق دے دے (تاکہ تیری بے انصافی کے باعث بنی نوع انسان میں پھوٹ پیدا نہ ہو) اور مسکین کو اس کا حق دے اور مسافر کو اس کا حق دے۔ یہی بات بہترین ان لوگوں کے لئے ہے جو اللہ کی رضامندی چاہتے ہیں اور یہی وہ لوگ ہیں جو (بالآخر اس دنیا میں) کامیاب ہو کر رہیں گے۔ ﴿۳۸﴾ (تک۔۱:۳۰۴)

← آج یہی فتنہ وفساد یہی گھر گھر کا نیا مذہب' یہ ڈیڑھ اینٹ کی جدا مسجدیں' یہی خانہ جنگیاں اور فرقہ آرائیاں' یہی دلوں کے غضب ناک حسد اور سینوں کی المناک کدورتیں جو کلام الٰہی کی پر مغز حکمت کی رو سے تقویٰ کی صریح ضد' عبودیت کے قطعی منافی اور مسلمان کے صحیح معنوں میں مومن ہونے کی حتمی نقیض تھیں' جن کا ایک مسلمان کے دل میں ہونا' قرآن کی رو سے خدا کی علانیہ بے خوفی' اس کی غلامی سے آشکارا سرکشی اور اس پر ایمان رکھنے سے کھلے انحراف کے مترادف ہے۔ (تذ۔۲:۴۱)

Marfat.com

وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ رِّبًا لِّيَرْبُوَا۟ فِيْٓ اَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا يَرْبُوْا عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَمَآ
ع
اٰتَيْتُمْ مِّنْ زَكٰوةٍ تُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُضْعِفُوْنَ ﴿۳۹﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْ
خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ۭ هَلْ مِنْ شُرَكَاۗىِٕكُمْ مَّنْ يَّفْعَلُ
مِنْ ذٰلِكُمْ مِّنْ شَيْءٍ ۭ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۴۰﴾ ظَهَرَ الْفَسَادُ
فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيْقَهُمْ بَعْضَ الَّذِيْ عَمِلُوْا لَعَلَّهُمْ
يَرْجِعُوْنَ ﴿۴۱﴾ قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ
مِنْ قَبْلُ ۭ كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّشْرِكِيْنَ ﴿۴۲﴾ فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ الْقَيِّمِ مِنْ قَبْلِ
اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ يَوْمَىِٕذٍ يَّصَّدَّعُوْنَ ﴿۴۳﴾ مَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ
كُفْرُهٗ ۚ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِاَنْفُسِهِمْ يَمْهَدُوْنَ ﴿۴۴﴾

اور (ان کفار مکہ کو جو محبت مال میں مست ہیں اور قوم کی بہتری کے لئے پیسہ کی قربانی نہیں کرتے کہو کہ) جو کچھ تم سود پر دیتے ہو تا کہ لوگوں کا مال بڑھتا ہی بڑھتا جائے تو درحقیقت وہ خدا کے نزدیک بڑھتا قطعاً نہیں (بلکہ تمہیں مال مست بنا کر تمہاری قوم کو ہلاکت کے نزدیک تر لا رہا ہے) اور جو کچھ خدا کی رضا مندی سمجھ کر زکوٰۃ کے طور پر دیتے ہو تو یہی وہ لوگ ہیں جو (قوم کے مال کو) بڑھا رہے ہیں (اور اس کو زندگی اور مضبوطی کے مقام تک پہنچا رہے ہیں) ﴿۳۹﴾ (تک۔۱:۳۰۴) خدا ہی تو ہے جس نے تم کو پیدا کیا پھر تم کو رزق دیا پھر تمہیں مارے گا پھر زندہ کرے گا بھلا تمہارے بنائے ہوئے شریکوں میں بھی کوئی ایسا ہے جو ان کاموں میں سے کچھ کر سکے۔ وہ پاک ہے اور (اس کی شان) ان کے شرک سے بلند ہے۔ ﴿۴۰﴾ (ف) (اے محمدؐ!) بنی نوع انسان کے اپنے ہاتھوں اس زمین کے بر و بحر میں فساد ظاہر ہو چکا ہے تا کہ خدائے زمین و آسمان ان کو ان کے بعض اعمال کا مزا اس لئے چکھائے کہ شاید وہ راہ راست پر آ جائیں۔ ﴿۴۱﴾ (تک۔۱:۳۰۴) انہیں کہہ دو کہ جاؤ زمین پر چلو پھرو اور دیکھو کہ ان سے پہلے ان قوموں کا کیا حشر ہوا جو اکثر مشرک اور ماسوا پرست تھیں۔ ﴿۴۲﴾ (تک۔۱:۳۰۵) تو اے رسولؐ! تو اپنی توجہ اس مضبوط دین کی طرف لگائے رکھ پیشتر اس کے کہ وہ کڑا وقت آ پہونچے جس سے چھٹکارا خدا کے عذاب کے باعث نہ ہوگا اور لوگ اس دن الگ الگ (اپنے عملوں کے مطابق) تقسیم کر دیئے جائیں گے (اور عذاب سے بچنے کی کوئی گنجائش باقی نہ رہ سکے گی۔) ﴿۴۳﴾ (تک۔۱:۳۰۵) (اصل بات تو یہ ہے) کہ جس نے خدا کے قانون سے انکار کیا تو اس انکار کے نتائج کی ذمہ داری اسی پر ہے اور جس نے صالح عمل کیا تو وہ بھی اپنی ہی بہتری کی تیاری کر رہے ہیں۔ ﴿۴۴﴾ (تک۔۱:۳۰۵)

Marfat.com

لِيَجْزِيَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنْ فَضْلِهِ ۚ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْكَافِرِينَ ۞۴۵
وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ يُرْسِلَ الرِّيَاحَ مُبَشِّرَاتٍ وَلِيُذِيقَكُمْ مِنْ رَحْمَتِهِ وَلِتَجْرِيَ
الْفُلْكُ بِأَمْرِهِ وَلِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۞۴۶ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا
مِنْ قَبْلِكَ رُسُلًا إِلَىٰ قَوْمِهِمْ فَجَاءُوهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ فَانْتَقَمْنَا مِنَ الَّذِينَ أَجْرَمُوا ۖ
وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِينَ ۞۴۷ اللَّهُ الَّذِي يُرْسِلُ الرِّيَاحَ فَتُثِيرُ سَحَابًا
فَيَبْسُطُهُ فِي السَّمَاءِ كَيْفَ يَشَاءُ وَيَجْعَلُهُ كِسَفًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ
خِلَالِهِ ۖ فَإِذَا أَصَابَ بِهِ مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ إِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُونَ ۞۴۸
وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلِ أَنْ يُنَزَّلَ عَلَيْهِمْ مِنْ قَبْلِهِ لَمُبْلِسِينَ ۞۴۹

(اور یہ سب کچھ جو ان کو صحیفہ فطرت سے احکام اخذ کرنے کے لئے کہا گیا) اس واحد غرض کے لئے تھا کہ خدائے عظیم صاحب ایمان قوم کو جو مناسب اعمال کرتی ہے اپنی دنیاوی نعمتیں بطور جزا کے دے کیونکہ وہ خدائے عظیم فی الحقیقت ان لوگوں کو جو اس کے (صحیفہ فطرت) کے منکر ہیں پسند ہی نہیں کرتا۔ ۴۵ (حد: ۱۷۷) اور اسی کی نشانیوں میں سے ہے کہ ہواؤں کو بھیجتا ہے کہ خوش خبری دیتی ہیں تاکہ تم کو اپنی رحمت کے مزے چکھائے اور تاکہ اس کے حکم سے کشتیاں چلیں اور تاکہ تم اس کے فضل سے (روزی) طلب کرو۔ عجب نہیں تم شکر کرو۔ ۴۶ (ف) اور ہم نے تم سے پہلے بھی پیغمبران کی قوم کی طرف بھیجے تو وہ ان کے پاس نشانیاں لے کر آئے۔ (ف) پھر اے لوگو! ہم نے مجرموں کو شکست دے کر ان سے بدلا لیا' اور ایمان والوں کو مظفر و منصور کرنا تو ہم پر لازم تھا۔[1] ۴۷ (تذ۔ ۱: ۱۶۶) خدا ہی تو ہے جو ہواؤں کو چلاتا ہے تو وہ بادل کو ابھارتی ہیں پھر خدا اس کو جس طرح چاہتا ہے آسمان میں پھیلا دیتا اور تربہ تر کر دیتا ہے پھر تم دیکھتے ہو کہ اس کے بیچ میں سے مینہ نکلنے لگتا ہے پھر جب وہ اپنے بندوں میں سے جن پر چاہتا ہے اسے برسا دیتا ہے تو وہ خوش ہو جاتے ہیں۔ ۴۸ (ف) اور پیشتر تو وہ مینہ کے اترنے سے پہلے ناامید ہو رہے تھے۔ ۴۹ (ف)

---

[1] صرف ''ایمان والوں'' کی نصرت کا حتمی وعدہ ہے بشرطیکہ وہ ''ایمان والے'' ہوں۔ آیت (۳: ۱۳۹' ۱۴۲) میں غزوہ احد کی شکست کے بارے میں خدائے عظیم نے مسلمان ''بھگوڑوں'' کو ''کافر'' اور ''ظالم'' کہا تھا۔ گویا اگر سب کے سب صاحب استقلال ہوتے تو یہ شکست نصیب نہ ہوتی۔ یہاں پر تاکیداً اسی مضمون کو دوسری عبارت میں دہرایا ہے اور فرمایا ہے کہ جو قوم صاحب ایمان ہے اس کو نصرت عطا کرنا ہمارے لئے لازم ہو چکا ہے۔ خدائے عظیم کی اپنے پر یہ پابندی از روئے عدل ہے نہ از روئے احسان و امتنان' جیسا کہ بے سعی وعمل مسلمانوں نے فرض کر لیا ہے' اور آج پے در پے شکستوں کو دیکھ کر حیران ہیں کہ خدا کا وعدہ کیوں پورا نہیں ہوتا! (تذ۔ ۱: ۱۶۶)
تم نے اس سبق کو بھلا دیا جو کبھی تم کو خوب یاد تھا پس خدا بھی تم کو بھول گیا...... پھر اس سبق کو بھولنے اور نافرمانی کے بعد تم نے اور غضب کیا کہ اپنے دل کو ڈھارس دینے کے لئے دین اسلام کو جو سراسر عمل اور اطاعت تھا لفظوں اور کلموں اور عقیدوں اور قولوں اور ←

Marfat.com

فَانْظُرْ اِلٰۤی اٰثٰرِ رَحْمَتِ اللّٰهِ كَیْفَ یُحْیِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ اِنَّ ذٰلِكَ لَمُحْیِ
الْمَوْتٰی ۚ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۵۰﴾ وَلَىٕنْ اَرْسَلْنَا رِیْحًا فَرَاَوْهُ مُصْفَرًّا
لَّظَلُّوْا مِنْۢ بَعْدِهٖ یَكْفُرُوْنَ ﴿۵۱﴾ فَاِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰی وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ
اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِیْنَ ﴿۵۲﴾ وَمَاۤ اَنْتَ بِهٰدِ الْعُمْیِ عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ ؕ اِنْ تُسْمِعُ اِلَّا
مَنْ یُّؤْمِنُ بِاٰیٰتِنَا فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۵۳﴾ ع ۵/۸ اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ ضُعْفٍ
ثُمَّ جَعَلَ مِنْۢ بَعْدِ ضُعْفٍ قُوَّةً ثُمَّ جَعَلَ مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ ضُعْفًا وَّ شَیْبَةً ؕ
یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ ۚ وَهُوَ الْعَلِیْمُ الْقَدِیْرُ ﴿۵۴﴾ وَیَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ یُقْسِمُ
الْمُجْرِمُوْنَ ۙ۬ مَا لَبِثُوْا غَیْرَ سَاعَةٍ ؕ كَذٰلِكَ كَانُوْا یُؤْفَكُوْنَ ﴿۵۵﴾ وَقَالَ الَّذِیْنَ
اُوْتُوا الْعِلْمَ وَالْاِیْمَانَ لَقَدْ لَبِثْتُمْ فِیْ كِتٰبِ اللّٰهِ اِلٰی یَوْمِ الْبَعْثِ ؗ فَهٰذَا
یَوْمُ الْبَعْثِ وَلٰكِنَّكُمْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۵۶﴾

ق۔ حفص بضم الضاد ونصبها فی الثلاثۃ لکن الضم مختار ۱۲

تو (اے دیکھنے والے) خدا کی رحمت کی نشانیوں کی طرف دیکھ کہ وہ کس طرح زمین کو اس کے مرنے کے بعد زندہ کرتا ہے بیشک وہ مردوں کو زندہ کرنے والا ہے۔ اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ ﴿۵۰﴾ (ف) اور اگر ہم ایسی ہوا بھیجیں کہ وہ (اس کے سبب) کھیتی کو دیکھیں (کہ) زرد (ہوگئی ہے) تو اس کے بعد وہ ناشکری کرنے لگ جائیں۔ ﴿۵۱﴾ (ف) تو تم مُردوں کو (بات) نہیں سنا سکتے اور نہ بہروں کو جب وہ پیٹھ پھیر کر پھر جائیں آواز سنا سکتے ہو۔ ﴿۵۲﴾ (ف) اور اے پیغمبر! تم اندھوں کو ان کی گمراہی سے ہٹا کر راہ نہیں دکھا سکتے۔ وہی صورت حال کو صحیح طور پر سمجھتے ہیں جو خدا کی آیات کے نفع مند ہونے پر صدق دل سے ایمان رکھتے ہیں اور یہی مسلمان ہیں۔ ﴿۵۳﴾ (تذ۔۲:۲۶۶) خدا ہی تو ہے جس نے تم کو (ابتدا میں) کمزور حالت پیدا کیا پھر کمزوری کے بعد طاقت عنایت کی پھر طاقت کے بعد کمزوری اور بڑھاپا دیا۔ وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور وہ صاحب دانش اور صاحب قدرت ہے۔ ﴿۵۴﴾ (ف) اور جس روز قیامت برپا ہوگی گنہگار قسمیں کھائیں گے کہ وہ (دنیا میں) ایک گھڑی سے زیادہ نہیں رہے تھے۔ اسی طرح وہ (رستے سے) الٹے جاتے تھے۔ ﴿۵۵﴾ (ف) اور جن لوگوں کو علم اور ایمان دیا گیا تھا وہ کہیں گے کہ خدا کی کتاب کے مطابق تم قیامت تک رہے ہو اور یہ قیامت ہی کا دن ہے لیکن تم کو اس کا یقین ہی نہیں تھا۔ ﴿۵۶﴾ (ف)

← نظریوں کی شکل دے دی۔ اس کے عملوں، اس کی مشکلوں، اس کے فعلوں اور کاموں سے پیٹھ موڑ لی، اور صرف ''عقیدے'' رکھنے والے، کلموں کے بولنے والے، بک بک کرنے والے، بول بول کر، آسمان کو سر پر اٹھانے والے ''مومن'' بن گئے۔ (م۔۱:۵۱)

Marfat.com

فَيَوْمَئِذٍ لَّا يَنفَعُ الَّذِينَ ظَلَمُوا مَعْذِرَتُهُمْ وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُونَ ﴿٥٧﴾ وَلَقَدْ ضَرَبْنَا
لِلنَّاسِ فِي هَٰذَا الْقُرْآنِ مِن كُلِّ مَثَلٍ ۚ وَلَئِن جِئْتَهُم بِآيَةٍ لَّيَقُولَنَّ الَّذِينَ
كَفَرُوا إِنْ أَنتُمْ إِلَّا مُبْطِلُونَ ﴿٥٨﴾ كَذَٰلِكَ يَطْبَعُ اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِ الَّذِينَ
لَا يَعْلَمُونَ ﴿٥٩﴾ فَاصْبِرْ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ ۖ وَلَا يَسْتَخِفَّنَّكَ الَّذِينَ
لَا يُوقِنُونَ ﴿٦٠﴾

٦ع٧

پھر اس دن حد سے تجاوز کرنے والے ظالموں کو ان کا عذر کوئی فائدہ نہ دے گا اور نہ ان کو معاف کیا جائے گا۔ ﴿٥٧﴾ (تذ۔٢: ٦٥) اور ہم نے لوگوں کو (سمجھانے کے) لئے قرآن میں ہر طرح کی مثال بیان کر دی ہے۔ اور اگر تم ان کے سامنے کوئی نشانی پیش کرو تو کافر کہہ دیں گے کہ تم تو جھوٹے ہو۔ ﴿٥٨﴾ (ف) اسی طرح خدا ان لوگوں کے دلوں پر جو کچھ نہیں رکھتے مہر لگا دیتا ہے۔ ﴿٥٩﴾ (ف) پس صبر کرو بے شک خدا کا وعدہ سچا ہے اور (دیکھو) جو لوگ یقین نہیں رکھتے وہ تمہیں اوچھا نہ بنا دیں۔ ﴿٦٠﴾ (ف)

آیاتها ٣٤ | ٣١ سُورَةُ لُقْمٰنَ مَكِّيَّةٌ ٥٧ | رکوعاتها ٤

ترجمہ المشرقیؒ: ١٨ آیات | بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ | ترجمہ مولانا جالندھریؒ: ١٦ آیات

الٓمٓ ﴿١﴾ تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ الْحَكِيمِ ﴿٢﴾ هُدًى وَرَحْمَةً لِّلْمُحْسِنِينَ ﴿٣﴾
الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُم بِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ ﴿٤﴾

آلم ﴿١﴾ (ف) یہ احکام الٰہی (ایت) اس قانون جلیل سے ماخوذ ہیں جو ایک مجسمہ حکمت کتاب ہے۔ ﴿٢﴾ (تذ۔١: ٥٣) حس عمل کرنے والوں کے لئے ہدایت اور رحمت ہے۔ ﴿٣﴾ (تذ۔١: ٩٠) جو نماز کی پابندی کرتے اور زکوٰۃ دیتے اور آخرت کا یقین رکھتے ہیں۔ ﴿٤﴾ (ف)

Marfat.com

أُولَٰئِكَ عَلَىٰ هُدًى مِّن رَّبِّهِمْ ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝٥ وَمِنَ النَّاسِ
مَن يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ لِيُضِلَّ عَن سَبِيلِ اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۖ
وَيَتَّخِذَهَا هُزُوًا ۚ أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ ۝٦ وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِ آيَاتُنَا
وَلَّىٰ مُسْتَكْبِرًا كَأَن لَّمْ يَسْمَعْهَا كَأَنَّ فِي أُذُنَيْهِ وَقْرًا ۖ فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ
أَلِيمٍ ۝٧ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ جَنَّاتُ النَّعِيمِ ۝٨ خَالِدِينَ
فِيهَا ۖ وَعْدَ اللَّهِ حَقًّا ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝٩ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ
تَرَوْنَهَا ۖ وَأَلْقَىٰ فِي الْأَرْضِ رَوَاسِيَ أَن تَمِيدَ بِكُمْ وَبَثَّ فِيهَا مِن كُلِّ
دَابَّةٍ ۚ وَأَنزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَنبَتْنَا فِيهَا مِن كُلِّ زَوْجٍ كَرِيمٍ ۝١٠
هَٰذَا خَلْقُ اللَّهِ فَأَرُونِي مَاذَا خَلَقَ الَّذِينَ مِن دُونِهِ ۚ بَلِ الظَّالِمُونَ
فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ۝١١ ع ۱۱ ۱۰

یہی اپنے پروردگار (کی طرف) سے (ف) وہ ہدایت پر ہیں اور وہی کامیاب قوم کے فرد ہیں۔ ⑤ (تک۔ا:۳۴۱) اور لوگوں میں سے ایسے بھی ہیں جو بکواس اور لغویات کو اپنا لیتے ہیں کہ علم نہ رکھتے ہوئے خدا کے رستہ سے بھٹکا دیں اور اس خدا کے رستے کو مخول بنا دیں، تو ایسے ہی لوگوں کے لئے رسوا کن عذاب ہے۔ ⑥ (حد:۲۱) اور جب اس کو ہماری آیتیں سنائی جاتی ہیں تو اکڑ کر منہ پھیر لیتا ہے گویا ان کو سنا ہی نہیں جیسے اس کے کانوں میں ثقل ہے۔ تو اس کو درد دینے والے عذاب کی خوش خبری سنادو۔ ⑦ (ف) جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کرتے رہے ان کے لئے نعمت کے باغ ہیں۔ ⑧ (ف) ہمیشہ ان میں رہیں گے۔ خدا کا وعدہ سچا ہے اور وہ غالب حکمت والا ہے۔ ⑨ (ف) (ا) خدا نے تو یہ حیرت انگیز پہاڑ، آسمانوں کو بغیر ستونوں کے، چوپائے قسم قسم کے، آسمان سے پانی اور ہر قسم کی اجناس پیدا کیں۔ (تک۔ا:۳۲۱) (ب) اسی نے آسمانوں کو ستونوں کے بغیر پیدا کیا جیسا کہ تم دیکھتے ہو اور زمین پر پہاڑ (بنا کر) رکھ دیئے تا کہ تم کو ہلا نہ دے اور اس میں ہر طرح کے جانور پھیلا دیئے۔ اور ہم ہی نے آسمان سے پانی نازل کیا پھر (اس سے) اس میں ہر قسم کی نفیس چیزیں اگائیں۔ ⑩ (ف) یہ تو اللہ کی پیدائش ہے۔ تم مجھے دکھلاؤ کہ جو اس کے سوا ہیں انہوں نے کیا پیدا کیا ہے۔ تو دیکھ لو کہ ظالم لوگ صریح گمراہی میں ہیں۔ ⑪ (حد/۲۱)

Marfat.com

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا لُقْمٰنَ الْحِكْمَةَ اَنِ اشْكُرْ لِلّٰهِ ؕ وَمَنْ يَّشْكُرْ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ
لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ⑫ وَاِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَهُوَ يَعِظُهٗ
يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ ⑬ وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ ۚ
حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰى وَهْنٍ وَّفِصٰلُهٗ فِيْ عَامَيْنِ اَنِ اشْكُرْ لِيْ وَلِوَالِدَيْكَ ؕ
اِلَيَّ الْمَصِيْرُ ⑭ وَاِنْ جَاهَدٰكَ عَلٰۤى اَنْ تُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا
تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوْفًا ۫ وَّاتَّبِعْ سَبِيْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَيَّ ۚ ثُمَّ
اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ⑮

وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۱۰ النصف

اور بے شک ہم نے لقمان کو حکمت عطا کی اور سب سے پہلی حکمت یہ تھی کہ اے لقمان! تو خدا کی عطا کی ہوئی نعمتوں کی سچی قدر دان کا صحیح استعمال کر کے کر اور جو قدر اس طرح پر کرے گا تو وہ صرف اپنے ہی فائدے کے لئے کرے گا اور جس نے کفران نعمت کیا تو بے شک خدا بے نیاز اور سزاوار حمد ہے، وہ آپ دکھ اٹھائے گا۔ ⑫[1] (تذ۔۲:۲۰۶) اور (اس وقت کو یاد کرو) جب لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے کہا کہ بیٹا خدا کے ساتھ شرک نہ کرنا۔ شرک تو بڑا (بھاری) ظلم ہے۔ ⑬ (ف) اور ہم نے انسان کو جسے اس کی ماں تکلیف پر تکلیف سہہ کر پیٹ میں اٹھائے رکھتی ہے (پھر اس کو دودھ پلاتی ہے) اور (آخر کار) دو برس میں اس کا دودھ چھڑانا ہوتا ہے (اپنے نیز) اس کے ماں باپ کے بارے میں تاکید کی ہے کہ میرا بھی شکر کرتا رہ اور اپنے ماں باپ کا بھی (کہ تم کو) میری طرف لوٹ کر آنا ہے۔ ⑭ (ف) اور اگر تمہارے ماں باپ بھی تم کو اس بات پر مجبور کریں کہ احکام خدا کی تعمیل میں کسی دوسرے حاکم کے حکم کو میرے ساتھ انجان ہو کر شریک کرو تو ہرگز ان کی اطاعت نہ کرنا اور ویسے (دوسرے معاملات میں) صلح صفائی کے ساتھ ان کی رفاقت کرتے رہو اور اس شخص کی راہ پر چلو جو میری طرف رجوع کرتا ہے۔ آخر کار تو تم کو میری طرف ہی لوٹ کر آنا ہے اور اسی وقت ہی تم کو بتلاؤں گا کہ تم کیا کیا کرتے رہے تھے۔ ⑮[2] (تذ۔۲:۴۵)

۱ دیکھئے (۲۹:۶۵)

۲ دیکھئے (۲۹:۲،۳)

Marfat.com

يٰبُنَيَّ اِنَّهَآ اِنۡ تَكُ مِثۡقَالَ حَبَّةٍ مِّنۡ خَرۡدَلٍ فَتَكُنۡ فِىۡ صَخۡرَةٍ اَوۡ فِى السَّمٰوٰتِ
اَوۡ فِى الۡاَرۡضِ يَاۡتِ بِهَا اللّٰهُ ‌ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَطِيۡفٌ خَبِيۡرٌ ﴿۱۶﴾ يٰبُنَىَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ
وَاۡمُرۡ بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَانۡهَ عَنِ الۡمُنۡكَرِ وَاصۡبِرۡ عَلٰى مَاۤ اَصَابَكَ‌ؕ اِنَّ ذٰلِكَ مِنۡ
عَزۡمِ الۡاُمُوۡرِ‌ ﴿۱۷﴾ وَلَا تُصَعِّرۡ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمۡشِ فِى الۡاَرۡضِ مَرَحًا‌ ؕ اِنَّ
اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخۡتَالٍ فَخُوۡرٍ‌ ﴿۱۸﴾ وَاقۡصِدۡ فِىۡ مَشۡيِكَ وَاغۡضُضۡ مِنۡ صَوۡتِكَ‌ؕ
اِنَّ اَنۡكَرَ الۡاَصۡوَاتِ لَصَوۡتُ الۡحَمِيۡرِ ﴿۱۹﴾ اَلَمۡ تَرَوۡا اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمۡ مَّا ع
فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الۡاَرۡضِ وَاَسۡبَغَ عَلَيۡكُمۡ نِعَمَهٗ ظَاهِرَةً وَّبَاطِنَةً‌ ؕ
وَمِنَ النَّاسِ مَنۡ يُّجَادِلُ فِى اللّٰهِ بِغَيۡرِ عِلۡمٍ وَّلَا هُدًى وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِيۡرٍ ﴿۲۰﴾

(پھر لقمان نے اپنے بیٹے کو ازراہ تفصیل یوں سمجھایا کہ) اے بیٹا! وہ محافظ اعمال اور حاکم عادل خدا ہے کہ اگر اس دنیا میں رائی کے دانے جتنا عمل بھی کہیں موجود ہے اور پھر وہ عمل خواہ کسی بے حس پتھر کے اندر ہو یا آسمانوں کی ناپیدا کنار دوریوں یا زمین کی خوفناک گہرائیوں میں چھپا پڑا ہو تو خدا اس عمل کو ضائع نہیں کرے گا۔ بلکہ (ایک نہ ایک روز) اس کے اثر کو لامحالہ عیاں کر دے گا۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ خدا بڑا باریک بیں، بڑا موشگاف اور دقیقہ رس اور بڑا ہی باخبر خدا ہے (جو انسانی اعمال کی یوں نگہداشت کر رہا ہے۔) ﴿۱۶﴾ (تک۔۲:۱۴۱) بیٹا نماز کی پابندی رکھنا اور (لوگوں کو) اچھے کاموں کے کرنے کا امر اور بری باتوں سے منع کرتے رہنا اور جو مصیبت تم پر واقع ہو اس پر صبر کرنا۔ بے شک یہ بڑی ہمت کے کام ہیں۔ ﴿۱۷﴾ (ف) زمین پر اکڑ کر مت چل کیونکہ خدا اکڑ بازوں کو پسند نہیں کرتا۔ ﴿۱۸﴾ (تک۔۱:۳۴۱) چلنے میں اعتدال اختیار کر اور اپنی آواز کو بلند نہ کر۔ (تک۔۱:۳۴۱) کیونکہ (اونچی آواز گدھوں کی ہے اور کچھ شک نہیں کہ) سب آوازوں سے بری آواز گدھوں کی ہے۔ ﴿۱۹﴾ (ف) کیا تم لوگوں نے اس بات کی طرف نہیں دیکھا کہ بالتحقیق خدا نے تمہارے لئے جو کچھ آسمانوں اور جو کچھ زمین میں ہے مسخر کر رکھا ہے اور تم پر اپنی ظاہری اور باطنی نعمتیں مکمل کر دی ہیں (پھر بھی) لوگوں میں سے ایسے ہیں جو خدا کے بارے میں (یعنی اس کی کنہ و ماہیت دریافت کرنے کے متعلق اس فطرت کا) علم حاصل کئے بغیر یا فطرت کی روشن کتاب کا مطالعہ کئے بغیر جھگڑتے رہتے ہیں۔ ﴿۲۰﴾[1] (حد:۴۳)

[1] یہ آیہ جلیلہ ناقابل انکار طور پر اس حقیقت کبریٰ کی موید ہے کہ اشیائے فطرت سے استفادہ کرنا ہی ظاہری اور باطنی نعمتوں کی تکمیل ہے گویا نعمت کا کامل اور مکمل مفہوم خدا کی تمام بنائی ہوئی اشیاء کا جائز استعمال ہی ہے۔ اس کے ماسوا حتماً کچھ نہیں۔ یہاں پر ''روحانی'' نعمتوں کے وجود کی یکسر تغلیط ہو جاتی ہے...... فطرت کی اشیاء کے صحیح استعمال کے اندر اور اس کے ضمن میں ہی ''روحانیت'' کے تمام مدارج کی تکمیل بھی ہو رہی ہے۔ (تذ۔۱:۲۱۵)

Marfat.com

وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّبِعُوا مَا أَنْزَلَ اللَّهُ قَالُوا بَلْ نَتَّبِعُ مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ
آبَاءَنَا ۚ أَوَلَوْ كَانَ الشَّيْطَانُ يَدْعُوهُمْ إِلَىٰ عَذَابِ السَّعِيرِ ﴿۲۱﴾ وَمَنْ يُسْلِمْ
وَجْهَهُ إِلَى اللَّهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَىٰ ۗ وَإِلَى اللَّهِ
عَاقِبَةُ الْأُمُورِ ﴿۲۲﴾ وَمَنْ كَفَرَ فَلَا يَحْزُنْكَ كُفْرُهُ ۚ إِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ فَنُنَبِّئُهُمْ بِمَا
عَمِلُوا ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ﴿۲۳﴾ نُمَتِّعُهُمْ قَلِيلًا ثُمَّ نَضْطَرُّهُمْ إِلَىٰ
عَذَابٍ غَلِيظٍ ﴿۲۴﴾ وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ لَيَقُولُنَّ اللَّهُ ۚ
قُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ ۚ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿۲۵﴾ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ
إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ ﴿۲۶﴾ وَلَوْ أَنَّمَا فِي الْأَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ أَقْلَامٌ
وَالْبَحْرُ يَمُدُّهُ مِنْ بَعْدِهِ سَبْعَةُ أَبْحُرٍ مَا نَفِدَتْ كَلِمَاتُ اللَّهِ ۗ إِنَّ
اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿۲۷﴾

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ جو (کتاب) خدا نے نازل فرمائی ہے اس کی پیروی کرو۔ تو کہتے ہیں کہ ہم تو اسی کی پیروی کریں
گے جس پر اپنے باپ دادا کو پایا۔ بھلا اگرچہ شیطان ان کو دوزخ کے عذاب کی طرف بلاتا ہو (تب بھی)؟ ﴿۲۱﴾ (ف) اور جو شخص
اپنے تئیں خدا کا فرمانبردار کردے اور نیکوکار بھی ہو تو اس نے مضبوط دست آویز ہاتھ میں لے لی۔ اور سب کاموں کا انجام خدا ہی کی
طرف ہے۔ ﴿۲۲﴾ (ف) اور جو کفر کرے تو اس کا کفر تمہیں غم ناک نہ کردے۔ ان کو ہمارے طرف لوٹ کر آنا ہے پھر جو کام وہ کیا
کرتے تھے ہم ان کو جتائیں گے بے شک خدا دلوں کی باتوں سے واقف ہے۔ ﴿۲۳﴾ (ف) ہم ان کو تھوڑا سا فائدہ پہنچائیں گے۔
پھر عذاب شدید کی طرف مجبور کر کے لے جائیں گے۔ ﴿۲۴﴾ (ف) اور اگر تم ان سے پوچھو کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا ہے
تو بول اٹھیں گے کہ خدا نے، کہہ دو کہ خدا کا شکر ہے۔ لیکن ان میں اکثر سمجھ نہیں رکھتے۔ ﴿۲۵﴾ (ف) جو کچھ آسمانوں اور زمین میں
ہے (سب) خدا ہی کا ہے۔ بے شک خدا بے پروا اور سزاوار حمد (وثنا) ہے۔ ﴿۲۶﴾ (ف) اگر زمین کے تمام درخت قلمیں بن جائیں
اور سطح زمین کے سمندر اس کے بعد سات سمندر بن کر ان قلموں کی سیاہی بن جائیں تو کلماتِ خدا ان قلموں سے لکھتے لکھتے کبھی ختم نہ
ہوں گے اس لئے کہ درحقیقت خدا بڑا صاحب عزت وغلبہ اور بڑا صاحب علم وحکمت ہے۔ ﴿۲۷﴾[1] (حد:۲۱۴)

[1] واضح ہے کہ آیات قرآنی کے علاوہ کوئی اور 'کلمات رب'' بھی ہیں جو اس کثرت سے ہیں کہ سات سمندروں کی سیاہی اور تمام زمین کے درخت قلم بن کر ان کو لکھ نہیں سکتے۔ ادنیٰ تامل کے بعد یہ نتیجہ لازم آتا ہے کہ یہ کلمات سوائے ان کے ہرگز نہیں ہو سکتے ←

Marfat.com

مَا خَلْقُكُمْ وَلَا بَعْثُكُمْ اِلَّا كَنَفْسٍ وَّاحِدَةٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ﴿۲۸﴾ اَلَمْ
تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِى النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِى الَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ
وَالْقَمَرَ ز كُلٌّ يَّجْرِىْٓ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّاَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۲۹﴾ ذٰلِكَ
بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ الْبَاطِلُ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ
الْعَلِىُّ الْكَبِيْرُ ﴿۳۰﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ الْفُلْكَ تَجْرِىْ فِى الْبَحْرِ بِنِعْمَتِ اللّٰهِ ع ۱۱ ۱۲
لِيُرِيَكُمْ مِّنْ اٰيٰتِهٖ ؕ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ﴿۳۱﴾ وَاِذَا غَشِيَهُمْ
مَّوْجٌ كَالظُّلَلِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۚ فَلَمَّا نَجّٰهُمْ اِلَى
الْبَرِّ فَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ؕ وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا كُلُّ خَتَّارٍ كَفُوْرٍ ﴿۳۲﴾

(اے لوگو!) نہیں تمہاری پیدائش اور نہیں تمہارا (اس زمین پر) ظہور مگر نفس واحدہ کی طرح (یعنی تمہاری پیدائش جس طرح جان کی اکائی سے ہے اسی طرح تمہارا ایک جان ہوکر زمین پر رہنا ضروری ہے) بے شک خدا نہایت ہی سمجھ سوچ والا ہے (جو ہمیں اتحاد عمل کا سبق دیتا ہے) ﴿۲۸﴾ (حد:۲۱۳) کیا تو نے اس بات کو نہیں دیکھا کہ خدا رات کو دن پر اور دن کو رات پر لپیٹ دیتا ہے اور اس نے سورج اور چاند کو مسخر کر رکھا ہے یہ سب ایک وقت مقرر تک چل رہے ہیں اور اس میں شک نہیں کہ اللہ جو کچھ (ان کی دریافت کے متعلق) عمل کر رہے ہو اس سے بڑا باخبر ہے۔ ﴿۲۹﴾ (حد:۴۴) یہ اس لئے کہ درحقیقت خدا ہی سچائی ہے۔ (حد:۱۵) اور جن کو یہ لوگ خدا کے سوا پکارتے ہیں وہ لغو ہیں۔ اور یہ کہ خدا ہی عالی رتبہ اور گرامی قدر ہے۔ ﴿۳۰﴾ (ف) اے مخاطب! کیا تو نے اس حیرت انگیز حقیقت پر غور نہیں کیا کہ کشتیاں سمندر میں خدا کی نعمت (احسان) کے باعث چل رہی ہیں یہ اس لئے کہ خدا تم کو اپنی قدرت کے حیرت انگیز عجوبات دکھلائے! اس میں شک نہیں کہ عجائبات قدرت پر استقلال سے ہر غور کرنے والے (صبّار) اور نعمت ہائے خدا کے صحیح معنوں میں قدر دان (شکور) شخص کے لئے کشتیوں کے سطح سمندر پر چلنے میں علم و عمل کے بہتیرے اشارات (لَاٰیٰتٍ) موجود ہیں۔ ﴿۳۱﴾ (تذ۔ا:۲۱۲) اور جب ان پر (دریا کی) لہریں سائبان کی طرح چھا جاتی ہیں تو خدا کو پکارنے (اور) خالص اس کی عبادت کرنے لگتے ہیں پھر جب وہ ان کو نجات دے کر خشکی پر پہنچا دیتا ہے تو بعض ہی انصاف پر قائم رہتے ہیں اور ہماری نشانیوں سے وہی انکار کرتے ہیں جو عہد شکن اور ناشکرے ہیں۔ ﴿۳۲﴾ (ف)

← کہ وہ صحیفہ فطرت سے اخذ کی ہوئی وہ لامتناہی ایجادات و اختراعات یا خدا کے کام سے اخذ کئے ہوئے وہ ابدالآباد تک نہ ختم ہونے والے اشارات اور احکام ہیں جو انسان کو آئے دن صحیفہ فطرت کی تلاش و تفتیش کے ضمن میں ملتے رہتے ہیں اور جن پر زمین کی ترقی کا تمام حصر ہے۔ (حد:۲۱۴) نیز دیکھئے (۱۸:۱۰۹)

Marfat.com

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوۡا رَبَّكُمۡ وَاخۡشَوۡا يَوۡمًا لَّا يَجۡزِىۡ وَالِدٌ عَنۡ وَّلَدِهٖ ۚ
وَلَا مَوۡلُوۡدٌ هُوَ جَازٍ عَنۡ وَّالِدِهٖ شَيۡـئًا ؕ اِنَّ وَعۡدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ
الۡحَيٰوةُ الدُّنۡيَا ٙ وَلَا يَغُرَّنَّكُمۡ بِاللّٰهِ الۡغَرُوۡرُ ۞۳۳ اِنَّ اللّٰهَ عِنۡدَهٗ عِلۡمُ
السَّاعَةِ ۚ وَيُنَزِّلُ الۡغَيۡثَ ۚ وَيَعۡلَمُ مَا فِى الۡاَرۡحَامِ ؕ وَمَا تَدۡرِىۡ نَفۡسٌ
مَّاذَا تَكۡسِبُ غَدًا ؕ وَمَا تَدۡرِىۡ نَفۡسٌۢ بِاَىِّ اَرۡضٍ تَمُوۡتُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ
عَلِيۡمٌ خَبِيۡرٌ ۞۳۴ ع

ركوع ۴ / ۱۴

لوگو اپنے پروردگار سے ڈرو اور اس دن کا خوف کرو کہ نہ تو باپ اپنے بیٹے کے کچھ کام آئے اور نہ بیٹا اپنے باپ کے کچھ کام آسکے۔ بے شک خدا کا وعدہ سچا ہے۔ پس دنیا کی زندگی تم کو دھوکے میں نہ ڈال دے اور نہ فریب دینے والا (شیطان) تمہیں خدا کے بارے میں کسی طرح کا فریب دے۔ ۳۳ (ف) خدا ہی کو قیامت کا علم ہے۔ اور وہی مینہ برساتا ہے اور وہی (حاملہ کے) پیٹ کی چیزوں کو جانتا ہے (کہ نر ہے یا مادہ) (ف) اور کوئی متنفس نہیں جانتا کہ کل کیا کرے گا (تذ۔۱:۱۶۲) اور کوئی متنفس نہیں جانتا کہ کس سرزمین میں اسے موت آئے گی۔ بے شک خدا ہی جاننے والا (اور) خبردار ہے۔ ۳۴ (ف)

اٰیاتُھا ۳۰ — ۳۲ سُوۡرَةُ السَّجۡدَةِ مَكِّيَّةٌ ۷۰ — رُکُوۡعَاتُھَا ۳

ترجمہ المشرقیؒ: ۳۰ آیات

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

الٓمّٓ ۞۱ تَنۡزِيۡلُ الۡكِتٰبِ لَا رَيۡبَ فِيۡهِ مِنۡ رَّبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ؕ ۞۲

تعارفی نوٹ: اس دقیق ترین سورت میں جو رسول خدا صلعم کے انتہائی دکھ اور ایذا دہی کے زمانے میں نازل ہوئی تھی، خدا نے بنی نوع انسان کو سمع، بصر اور فواد کے ذریعے سے ہی ملاقات رب کی منزل تک پہنچنے کا اعلان کیا بلکہ اس سورت میں متیٰ ھذا الفتح کے الفاظ کہہ کر اعلان کر دیا کہ وہ فتح کا دن آنے والا ضرور ہے جب کہ انسان کی پوری نوع اپنی مکمل جدوجہد سے کائنات کی پیدائش کا آخری راز کھول کر خدا سے دوبدو ملاقات کرنے کی اہل ثابت ہوگی۔ وہ وقت انسان کیلئے ہزاروں سالوں کی بے مثال جدوجہد کے بعد یوم فتح کا ہوگا کیونکہ وہ اس دن اس مشکل ترین مرحلہ سے نکل کھڑا ہوگا جو خدائے زمین و آسمان نے اپنی ملاقات کے بارے میں متعین کیا ہے! فتدبر (تج۔۱:۲۷۳)

الٓمّٓ ۱ (ف) (یہ قرآن) جہانوں کے پروردگار (اور تمام دنیا کے سب عالموں کی ہر شے کو نشو ونما دینے والے) کی طرف سے اس الکتب (یعنی صحیفہ فطرت کے علم) کی (انسان پر) اتاری ہوئی صورت ہے جس میں کوئی شک و شبہ نہیں (اور جو ایک مستقل حقیقت ہے)۔ ۲ (حد:۹۹، ۱۳۹)

Marfat.com

اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ۚ بَلْ هُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اَتٰىهُمْ
مِّنْ نَّذِيْرٍ مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ۞ ۳ اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ؕ مَا لَكُمْ مِّنْ
دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا شَفِيْعٍ ؕ اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ۞ ۴ يُدَبِّرُ الْاَمْرَ مِنَ
السَّمَآءِ اِلَى الْاَرْضِ ثُمَّ يَعْرُجُ اِلَيْهِ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗٓ اَلْفَ سَنَةٍ
مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ۞ ۵ ذٰلِكَ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۞ ۶ الَّذِيْٓ
اَحْسَنَ كُلَّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ وَبَدَاَ خَلْقَ الْاِنْسَانِ مِنْ طِيْنٍ ۞ ۷

اے پیغمبر کیا یہ لوگ (تجھے اس کے مشکل ترین دستور العمل کو دیکھ کر) یہ کہتے ہیں کہ اس نے اپنی طرف سے گھڑ لیا ہے؟ ان کو کہہ دو کہ یہ تیرے پروردگار کی طرف سے ایک حقیقت ہے تاکہ تو اس قوم کو ڈرائے جس کے پاس تم سے پہلے کوئی ڈرانے والا نہیں آیا۔ شاید کہ وہ راہ راست پر چلیں۔ ③ (تک۔ا۔۲۶۵۔حد:۹۹۔۱۳۹) لوگو! خداوہ عظیم وجلیل خدا ہے جس نے آسمانوں اور زمین کے اس حیرت انگیز کارنامے کو چھ بڑے مدید الوقت اور طویل المیعاد 'دنوں' میں پیدا کیا، اور اب تخت سلطنت (العرش) پر جما بیٹھا اس ادارت عظمیٰ کو چلا رہا ہے۔ لوگو! اس کے سوا نہ تمہارا کوئی کارساز ہے، نہ سفارشی۔ اسی کی حکومت ہر جا چل رہی ہے۔ اسی کا قانون ہر جگہ جاری وساری ہے، تو کیا تم لوگ اس کارخانہ جہان اور اس عالم آرا حکومت سے کچھ عبرت نہیں پکڑتے۔ ④ (تذ۔ا:۱۴) وہ عظیم کار اور بزرگ اعمال خدا ہے کہ ایک عالم آرا قانون (الامر) ایک امر مہم (الامر) ایک جلیل القدر فیصلے یا معاملے (الامر) کی تجویز آسمان سے لے کر زمین تک کر دیتا ہے، پھر وہ معاملہ، اپنی اپنی عظمت اور وسعت کے باعث، رفتہ رفتہ اور نامحسوس طور پر، ایک مدت مدید میں (فِيْ يَوْمٍ) جس کی مقدار انسانی شمار کے لحاظ سے ایک ہزار برس یا اس سے بھی زیادہ ہو، اس کی مشیت کی طرف (اِلَيْهِ) صعود کرتا ہے (يَعْرُجُ) اور اپنے اٹل زور اثر سے کمال کو پہنچ جاتا ہے۔ (گویا اس کی عظیم الشان تجویزیں ہزاروں برس میں جا کر مکمل ہوتی ہیں، اس کے قانون کا عالم انگیز نفوذ صدیوں میں چل کر محسوس ہوتا ہے، اس کی اٹل مشیت قرنوں کے امتداد کے باوجود پوری ہو رہتی ہے۔) ⑤ (تذ۔ا:۱۴) یہ ہے وہ ہزاروں برس کے بعد کے حالات کا علم رکھنے والا (عٰلِمُ الْغَيْبِ) اور آج کے حال واحوال کا صحیح پرکھنے والا (وَالشَّهَادَةِ) غالب القویٰ (العزیز) صاحب عفو ودرگزر (الرحیم) خدا جس کے رحم وتحمل اور کمال علم وعمل پر یہ کارگاہ اکبر چل رہا ہے! ⑥ (تذ۔ا:۱۴) وہ صناع عظیم ہے جس نے ہر پیدا کردہ شے کو بہتر سے بہتر کر دیا ہے اور انسان سی اشرف الخلق مخلوق کی ابتدا (بَدَاَ) مٹی سی حقیر اور کمتر مخلوق سے کی۔ ⑦ (تذ۔ا:۱۴)

Marfat.com

ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهُ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ ﴿۸﴾ ثُمَّ سَوّٰىهُ وَنَفَخَ فِيْهِ مِنْ
رُّوْحِهٖ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ﴿۹﴾ وَقَالُوْٓا
ءَاِذَا ضَلَلْنَا فِى الْاَرْضِ ءَاِنَّا لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ۬ؕ بَلْ هُمْ بِلِقَآئِ رَبِّهِمْ
كٰفِرُوْنَ ﴿۱۰﴾ قُلْ يَتَوَفّٰىكُمْ مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِيْ وُكِّلَ بِكُمْ ثُمَّ اِلٰى
رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۱﴾ ع

۱۴
ع۱

پھر رفتہ رفتہ اس ابدا اول، اس کمتر مخلوق اور اس خلق قدیم کی نسل کو ہزار برس کی تدبیر امر اور تشکیل نوع کے بعد (اعلیٰ حیوانات کے) مادہ تناسل سے، جو ایک حقیر سا پانی کا نچوڑ ہے، جاری رکھا۔ ⑧ (تذ۔۱:۱۴) پھر تناسل کے اس عظیم الشان مرحلے کو طے کرنے کے بعد اس خلق جدید کے اعضاء میں، ہزار برس کی مزید تجویز و تدبیر کے بعد، بہترین تناسب قائم کیا (ثُمَّ سَوّٰىهُ) اور پھر اس احسن الخلق شے میں اس خدائے عزیز و رحیم نے اپنی ناپیدا مثال صفات اور اوصاف کا ایک ایک شمہ ڈالا۔ اس کو اپنی جناب سے تھوڑا سا علم، تھوڑی سی قدرت تھوڑی سی سمجھ وغیرہ وغیرہ عطا فرما کر گویا اپنی روح اس میں پھونک دی۔ اور آج اے اشرف الخلق انسانو! اس نے تم کو ان تمام مرحلوں سے گزار کر وہ عظیم الشان نعمائے الٰہی، اور اوصاف کبریا کے وہ عدیم المثال مظاہر عطا کئے ہیں، جن کا نام کان ہے، آنکھ ہے، اور ذہن سلیم ہے، جن کے ذریعے سے تم صحیح معنوں میں (سب کمتر مخلوق کے نقلی کانوں، آنکھوں اور قلوب سے قطع نظر) سن سکتے ہو، دیکھ سکتے ہو، اور سمجھ سکتے ہو! افسوس کہ تم ان حیرت انگیز نعمتوں کی بہت ہی کم قدر کرتے ہو، اور ان کو بہت ہی کم صحیح استعمال میں لاتے ہو۔ ⑨ (تذ۱:۱۵) اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ کیا ہم جب اس زمین میں (اس طرح پر) گمراہ ہو گئے (جس طرح کہ یہ پیغمبر ہم کو گمراہ کرنا چاہتا ہے اور صحیفہ فطرت کی ہدایتوں پر عمل کر کے ترقی کے انتہائی مقامات پر چڑھتے گئے) تو کیا فی الواقع ہم (اس سے بھی بہتر) نئی پیدائش ہو جائیں گے (تاکہ خدا سے روبرو ملاقات کرنے کے قابل ہوسکیں) (انہوں نے کیا کسی بہتر یا نئی پیدائش میں بدلنا ہے) بلکہ وہ تو (سرے سے) اپنے پروردگار کی ملاقات کے منکر ہیں۔ ⑩ (تک۔۱:۲۶۷) (حد:۱۰۰، ۱۴۰) انہیں کہہ دو کہ تم کو تو وہی موت کا فرشتہ ختم کر دے گا جو تمہارے سپرد کیا گیا پھر تم اپنے پروردگار کی طرف لوٹا دیے جاؤ گے (تاکہ اپنے کئے کی سزائیں پاؤ) ⑪ (تک ۱:۲۶۷۔ حد ۱۰۰، ۱۴۰)

Marfat.com

وَلَوْ تَرٰٓى اِذِ الْمُجْرِمُوْنَ نَاكِسُوْا رُءُوْسِهِمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ رَبَّنَآ اَبْصَرْنَا
وَسَمِعْنَا فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا اِنَّا مُوْقِنُوْنَ ⑫ وَلَوْ شِئْنَا لَاٰتَيْنَا كُلَّ نَفْسٍ
هُدٰىهَا وَلٰكِنْ حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّيْ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ
اَجْمَعِيْنَ ⑬ فَذُوْقُوْا بِمَا نَسِيْتُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ۚ اِنَّا نَسِيْنٰكُمْ وَذُوْقُوْا عَذَابَ
الْخُلْدِ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ⑭ اِنَّمَا يُؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِهَا
السجدة خَرُّوْا سُجَّدًا وَّسَبَّحُوْا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ۩ ⑮ تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ
عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا ۫ وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ⑯

اور کاش کہ تو اس وقت ان مجرموں کو دیکھے کہ وہ سر لٹکائے ہوئے اپنے رب کے پاس (پکار رہے ہوں گے) اے ہمارے پروردگار ہم نے (حقیقت کو) دیکھ لیا اور (اصلیت کو) سمجھ لیا تو اب ہمیں (زمین کی طرف) واپس کر دے تا کہ ہم (وہی) مناسب ترین اعمال کریں (جن کا تو نے حکم دیا تھا) اب ہم کو درحقیقت یقین ہو چکا ہے۔ ⑫ (تک۔ا: ٢٦٧۔ حد: ١٠٠، ١٤٠) اور اگر ہم اپنی مرضی کے مطابق کام کرتے (وَلَوْشِئْنَا) اور انسانی اختیار و ارادے کو اپنے منشا میں دخیل نہ ہونے دیتے تو ہم ضرور بضرور ہر فرد متنفس کو اس کے صراط مستقیم اور صحیح راہ عمل (هُدٰهَا) پر چلا دیتے (اور وہ ہدایت لامحالہ یہی امت واحدہ بننے کی ہدایت ہوتی) لیکن چونکہ انسان اصلاً خود رائے ہے اور ہدایت کو من وعن مان لینا کسر شان سمجھتا ہے اس لئے لامحالہ میرا وہ قول پورا ہو کر رہے گا جو میں نے شیطان سے کیا تھا کہ میں ضرور بضرور جہنم کو جن وانس سب سے لبالب بھر کر رہوں گا۔ ⑬ (تذ۔ا: ١٩٦) پھر (ہم ان لوگوں کو کہیں گے کہ اس عذاب جہنم کو) چکھو اس (گناہ) کی پاداش میں کہ تم آج اس دن کی ملاقات کو بھول گئے تھے۔ بے شک ہم نے تم کو بھلا دیا اور یہ ہمیشگی کا عذاب چکھو اس کی پاداش میں جو تم کرتے تھے۔ ⑭ (تک ا: ٢٦٨۔ حد: ١٠٠، ١٤١) اے سعی و عمل کے منکرو! ہمارے احکام پر تو بس وہی لوگ ایمان لاتے ہیں جو اس قدر سلیم القلب اور صحیح العقل ہیں کہ جب جب ان کو احکام خدا کی یاد آ جاتی ہے تو معاً ان کی تعمیل میں سر تسلیم خم کر لیتے ہیں سر بسجود ہو کر اپنے پروردگار کا شکرانہ بجا لاتے ہیں کہ اس نے انسان کی بہبودی کے لئے ایسے ایسے مفید احکام اتارے اور پھر ایک لمحے کے لئے ان احکام کے متعلق سرکشی کا پہلو اختیار نہیں کرتے۔ ⑮ (تذ۔٢: ٢٢٧) یہ وہ صاحب سعی و عمل لوگ ہیں کہ احکام خدا کی تعمیل اور بہبود اور بہبودی امت کی جدوجہد میں ان کے پہلو بستروں سے آشنا نہیں ہوتے، فرمودہ خدا کی تعمیل میں ان کی نیندیں حرام ہو جاتی ہیں، وہ اپنے پروردگار کی جناب میں اجتماعی ہلاکت کے خوف اور غلبہ امت کے طمع سے کراہتے ہیں اس کے لطف و کرم کے امیدوار اور سزا سے خوف زدہ رہ کر دعائیں مانگتے ہیں، اور حتہ الامکان اس میں سے جو ہم نے ان کو دے رکھا ہے ایثار مال بھی کرتے ہیں۔ ⑯ (تذ۔ا: ٢٤٦)

فَلَا تَعۡلَمُ نَفۡسٌ مَّاۤ اُخۡفِىَ لَهُمۡ مِّنۡ قُرَّةِ اَعۡيُنٍ‌ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ ﴿۱۷﴾

اَفَمَنۡ كَانَ مُؤۡمِنًا كَمَنۡ كَانَ فَاسِقًا‌ ؕ لَا يَسۡتَوٗنَ ﴿۱۸﴾ اَمَّا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمۡ جَنّٰتُ الۡمَاۡوٰى نُزُلًاۢ بِمَا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ ﴿۱۹﴾ وَاَمَّا

الَّذِيۡنَ فَسَقُوۡا فَمَاۡوٰٮهُمُ النَّارُ‌ ؕ كُلَّمَاۤ اَرَادُوۡۤا اَنۡ يَّخۡرُجُوۡا مِنۡهَاۤ اُعِيۡدُوۡا فِيۡهَا

وَقِيۡلَ لَهُمۡ ذُوۡقُوۡا عَذَابَ النَّارِ الَّذِىۡ كُنۡتُمۡ بِهٖ تُكَذِّبُوۡنَ ﴿۲۰﴾ وَلَنُذِيۡقَنَّهُمۡ

مِّنَ الۡعَذَابِ الۡاَدۡنٰى دُوۡنَ الۡعَذَابِ الۡاَكۡبَرِ لَعَلَّهُمۡ يَرۡجِعُوۡنَ ﴿۲۱﴾ وَمَنۡ

اَظۡلَمُ مِمَّنۡ ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ ثُمَّ اَعۡرَضَ عَنۡهَا‌ ؕ اِنَّا مِنَ الۡمُجۡرِمِيۡنَ مُنۡتَقِمُوۡنَ ﴿۲۲﴾

وَلَقَدۡ اٰتَيۡنَا مُوۡسَى الۡكِتٰبَ فَلَا تَكُنۡ فِىۡ مِرۡيَةٍ مِّنۡ لِّقَآئِهٖ‌ وَجَعَلۡنٰهُ

هُدًى لِّبَنِىۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ‌ ۚ﴿۲۳﴾ وَجَعَلۡنَا مِنۡهُمۡ اَئِمَّةً يَّهۡدُوۡنَ بِاَمۡرِنَا لَمَّا

صَبَرُوۡا ؕ وَكَانُوۡا بِاٰيٰتِنَا يُوۡقِنُوۡنَ ﴿۲۴﴾

تو کوئی متنفس بھی نہیں جانتا کہ ایسے (صاحب علم و عمل) لوگوں کے لئے کیا آنکھوں کی ٹھنڈکیں اور لازوال انعامات چھپے پڑے رکھے ہیں جوان کے عمل کے بدلے میں بطور جزا دیئے جائیں گے۔ (مراد ایجادات سے ہے) ﴿۱۷﴾ (تک ا:۲۶۹۔ حد:۱۰۱، ۱۴۲) تو (یہ بتلاؤ کہ) کیا جو شخص ایمان لے آئے اس کے برابر ہو سکتا ہے جو منکر اور بدکار ہو ہرگز برابر نہیں ہو سکتا۔ ﴿۱۸﴾ (حد:۱۸۰) تو جو قومیں ایمان لے آئیں اور انہوں نے صحیفہ فطرت کی تلاش میں مناسب اعمال کئے تو یہ وہ ہیں جن کو نہایت سرسبز باغ بطور پناہ کے ملیں گے اور یہ ان کی مہمانی (پروردگار کی طرف سے) ان کے حسن عمل کے بدلے میں ہوگی۔ ﴿۱۹﴾ (حد۔۱۸۰) اور جو منکر اور بدکار ہو گئے تو ان کی جائے پناہ جہنم ہوگی وہ اس (ذلت، غلامی، دکھ اور تنگی کی) زندگی میں جب بھی ارادہ کریں گے کہ اس سے نجات پائیں تو بار بار اس میں دھکیل دیئے جائیں گے اور ان کو کہا جائے گا کہ اس جہنم کا مزا چکھو جس کو تم (مخول سمجھ کر) جھٹلا رہے تھے۔ ﴿۲۰﴾ (تک ا:۲۶۹۔ حد:۱۰۲، ۱۴۲) اور ضرور ہے کہ ہم ان قوموں کو چھوٹے چھوٹے وقتی عذاب ہلاکت کے بڑے عذاب کو چھوڑ کر (جو کہ ہماری انتہائی اور ناقابل معافی سزا ہے) دیتے رہیں تاکہ شاید وہ (غفلت اور کاہلی کے گناہوں سے) باز آجائیں۔ ﴿۲۱﴾ (تک ا:۲۶۹۔ حد:۱۰۲، ۱۴۲) اور کون (قوم) اس سے زیادہ ظالم ہے کہ اس کو اس کے پروردگار کی آیات کے متعلق تنبیہ کر دی گئی اور پھر وہ ان سے روگردان ہو جائے۔ ہم تو ضرور (ایسے) مجرموں سے انتقام لے کر رہیں گے۔ ﴿۲۲﴾ (تک ا:۲۶۹۔ حد:۱۰۲، ۱۴۲) اور اے محمدؐ! ہم نے موسیٰؑ کو بھی کتاب دی تھی تو تم بھی اس کی مانند اپنے پروردگار کی ملاقات کے متعلق شک میں نہ پڑنا۔ ہم نے اس کتاب کو بنی اسرائیل کے لئے راہ نما کر دیا تھا۔ ﴿۲۳﴾ (تذ۔۲:۱۶) اور اس قوم میں سردار مقرر کئے تھے جو ہمارے قانون کے مطابق رہنمائی کیا کرتے تھے اور مصائب کو استقلال سے برداشت کرتے تھے بلکہ ہمارے احکام کی سچائی پر ان کو کامل یقین تھا۔ ﴿۲۴﴾ (تذ۔۱:۱۶)

Marfat.com

إِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ﴿۲۵﴾
أَوَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ أَهْلَكْنَا مِن قَبْلِهِم مِّنَ الْقُرُونِ يَمْشُونَ فِي مَسٰكِنِهِمْ ط
إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ ط أَفَلَا يَسْمَعُونَ ﴿۲۶﴾ أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا نَسُوقُ الْمَاءَ إِلَى الْأَرْضِ
الْجُرُزِ فَنُخْرِجُ بِهِ زَرْعًا تَأْكُلُ مِنْهُ أَنْعَامُهُمْ وَأَنفُسُهُمْ ط أَفَلَا يُبْصِرُونَ ﴿۲۷﴾
وَيَقُولُونَ مَتٰى هٰذَا الْفَتْحُ إِن كُنتُمْ صٰدِقِينَ ﴿۲۸﴾ قُلْ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا يَنفَعُ
الَّذِينَ كَفَرُوا إِيمَانُهُمْ وَلَا هُمْ يُنظَرُونَ ﴿۲۹﴾ فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ وَانتَظِرْ
إِنَّهُم مُّنتَظِرُونَ ﴿۳۰﴾ ع

(لیکن افسوس کہ بعد میں ان لوگوں میں تفرقہ پڑ گیا اور برباد ہو گئے) تمہارا پروردگار روز قیامت کو لامحالہ ان سب کو اپنے حضور میں کھڑا کر کے، جن امور کے متعلق ان میں اختلاف پیدا ہو گیا تھا فیصلہ کرے گا (اور قصور واروں کو سزا دے گا) ﴿۲۵﴾ (تذ۔۲:۱۶) کیا ان لوگوں کو یہ سوجھ نہیں آئی کہ ہم نے ان سے پہلے کتنی ہی قوموں کو (انہی جرموں کے باعث) ہلاک کر دیا تھا جن کے گھروں میں وہ اب چل پھر رہے ہیں۔ اس میں بے شک (ان کے لئے) بہت اشارے ہیں تو کیا وہ اس کو نہیں سنیں گے۔ ﴿۲۶﴾ (تک۔۱:۱۷۱) اور کیا انہوں نے اس حقیقت کی طرف نہیں دیکھا کہ ہم (اپنی رحمت کے) پانی کو (ہمیشہ) اسی زمین کی طرف لے جاتے ہیں جو ہموار اور نیچی ہو (اور جس میں اونچ نیچ کی کجی نہ ہو) (اسی طرح جو قوم ہموار اور اطاعت گزار ہو اس پر ہماری رحمت کے پانی برسا کرتے ہیں) پھر اس پانی سے ہم کھیتیاں اور سرسبز درخت اگاتے ہیں جن سے ان کے مویشی اور وہ خود بہرہ مند ہوتے ہیں (اور اسی طرح ایسی قوموں کو ہم نعمتوں سے مالا مال کر دیتے ہیں) تو کیا یہ لوگ اس حقیقت کو بصیرت کی نظر سے نہیں دیکھتے۔ ﴿۲۷﴾ (تک۱:۱۷۱۔ حد:۱۰۳) (یعنی جس قوم کی فطرت صالح ہو اور اس میں قبولیت کا مادہ ہو، اس میں تکبر اور غرور کا ٹیڑھا پن نہ ہو (حد:۱۰۳) اور یہ لوگ تم سے پوچھتے ہیں کہ یہ دن کب ہو گا جب (کائنات کی پیدائش کا آخری راز، اور خدا سے دو بدو ملاقات کا عظیم الشان واقع یعنی) فتح نمودار ہو گی اگر تم جو کہہ رہے ہو فی الحقیقت سچ ہے۔ ﴿۲۸﴾ (تک ۱:۱۷۱۔ حد:۱۰۳، ۱۴۴) ان کو کہہ دو کہ اس فتح کے دن منکروں کو ان کا ایمان کوئی نفع نہ دے گا اور نہ ان کو کوئی مہلت دی جائے گی۔ ﴿۲۹﴾ (تک ۱:۱۷۱۔ حد:۱۰۳، ۱۴۴) پس ان سے علیحدہ ہو جاؤ اور انتظار کرو (کیونکہ) وہ بھی (اپنی سزا ہی کا) انتظار کر رہے ہیں۔ ﴿۳۰﴾ (تک ۱:۱۷۱۔ حد:۱۰۳، ۱۴۴)

Marfat.com

ایاتہا ۷۳ — ۳۳ سورۃ الاحزاب مدنیۃ ۱۰۲ — رکوعاتہا ۹

ترجمہ المشرقی: ۷۳ آیات

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا
حَكِيْمًا ۱ وَّاتَّبِعْ مَا يُوْحٰۤى اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ۲
وَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ۳ مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَيْنِ فِيْ
جَوْفِهٖ ۚ وَمَا جَعَلَ اَزْوَاجَكُمُ الّٰٓـِٔيْ تُظٰهِرُوْنَ مِنْهُنَّ اُمَّهٰتِكُمْ ۚ وَمَا جَعَلَ
اَدْعِيَآءَكُمْ اَبْنَآءَكُمْ ؕ ذٰلِكُمْ قَوْلُكُمْ بِاَفْوَاهِكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَقُوْلُ الْحَقَّ وَهُوَ
يَهْدِي السَّبِيْلَ ۴ اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ لَّمْ تَعْلَمُوْۤا
اٰبَآءَهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ وَمَوَالِيْكُمْ ؕ وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِيْمَاۤ اَخْطَاْتُمْ
بِهٖ ۙ وَلٰكِنْ مَّا تَعَمَّدَتْ قُلُوْبُكُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۵

اے نبی ﷺ! خدا سے ڈرتے رہو (اور جو تجربہ تمہیں غزوہ خندق میں یہود و نصاریٰ کی غداریوں اور دشمنیوں سے حاصل ہوا ہے اس کو پیش نظر رکھ کر) ہرگز کافروں اور منافقوں کا کہا نہ مانو کیونکہ خدا درحقیقت حالات کو بڑا جاننے والا اور بڑا مجوز و مدبر (حکیماً) ہے۔ ۱ (تک۔۲:۱۹۴) اور جو کچھ تم کو تمہارے پروردگار کی طرف سے وحی کیا جا رہا ہے اس کی پیروی کرتے چلے جاؤ کیونکہ خدا جو کچھ تم کر رہے ہو اس سے پورے طور پر باخبر ہے۔ ۲ (تک۔۲:۱۹۴) اور خدا پر بھروسہ رکھو کیونکہ وہ خدا ہی (تمہارے) وکیل کے طور پر کافی ہے۔ ۳ (تک۔۲:۱۹۴) (اور لوگو!) خدا نے کسی شخص کے سینے میں دو دل نہیں بنائے (کہ ایک دل سے تو وہ تمہارے دوست ہیں اور دوسرے سے تمہارے ساتھ دشمنی کریں جیسا کہ یہ منافق لوگ کر رہے ہیں) اور اسی طرح خدا نے تمہاری بیویوں کو جن سے (تم غصے میں آ کر اور ان کو ماں کہہ کر) الگ ہو جاتے ہو (اور اظہار کرتے ہو) تمہاری مائیں فی الحقیقت نہیں بنا دیا، نہ تمہارے لے پالکوں کو (جن کی پرورش تم نے ان کی صغرسنی میں کی ہے) فی الحقیقت تمہارے بیٹے بنا دیا ہے۔ یہ صرف تمہارے مونہوں کی باتیں ہیں اور خدا حق بات کہتا ہے اور وہی راہ راست کی طرف لے جاتا ہے۔ ۴ (تک۔۲:۱۹۴۔۱۹۵) تم ان کو ان کے (اصلی) باپوں کی طرف نسبت کر کے پکارو، یہی خدا کے نزدیک زیادہ انصاف کی بات ہے اور اگر تم ان کے باپوں کے نام نہیں جانتے تو وہ تمہارے دینی بھائی تو ہیں اور جو کچھ تم نے اس بارے میں بھول چوک کی ہے اس کا تم پر کوئی گناہ نہیں۔ گناہ وہ ہے جس کا ارادہ تمہارے دلوں نے (جان بوجھ کر) کیا ہو اور خدا بڑا درگزر کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ ۵ (تک۔۲:۱۹۵)

Marfat.com

اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗۤ اُمَّهٰتُهُمْ ؕ وَاُولُوا الْاَرْحَامِ
بَعْضُهُمْ اَوْلٰی بِبَعْضٍ فِیْ كِتٰبِ اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُهٰجِرِیْنَ اِلَّاۤ اَنْ
تَفْعَلُوْۤا اِلٰۤی اَوْلِیٰٓئِكُمْ مَّعْرُوْفًا ؕ كَانَ ذٰلِكَ فِی الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا ۝۶ وَاِذْ
اَخَذْنَا مِنَ النَّبِیّٖنَ مِیْثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُّوْحٍ وَّاِبْرٰهِیْمَ وَمُوْسٰی
وَعِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ ۪ وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّیْثَاقًا غَلِیْظًا ۝۷ لِّیَسْـَٔلَ الصّٰدِقِیْنَ
عَنْ صِدْقِهِمْ ۚ وَاَعَدَّ لِلْكٰفِرِیْنَ عَذَابًا اَلِیْمًا ۝۸ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا ع
نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ اِذْ جَآءَتْكُمْ جُنُوْدٌ فَاَرْسَلْنَا عَلَیْهِمْ رِیْحًا وَّجُنُوْدًا لَّمْ
تَرَوْهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرًا ۝۹

(مسلمانو!) نبی تم ایمان والوں کے نزدیک تمہاری اپنی جانوں سے زیادہ حق رکھتا ہے (کہ تم اس کا لحاظ اپنے دلوں میں بہر حالت رکھو) اور اس کی بیویاں تمہاری مائیں ہیں (ان کی طرف بدنظری سے نہ دیکھو) اور اس کے بعض قرابت دار خدا کے فیصلے کے مطابق (فی کتب الله) دوسروں سے زیادہ حق دار ہیں بہ نسبت مسلمانوں اور مہاجروں کے، الا یہ کہ تم اپنے ان دوستوں سے (بھی) کوئی نیکی کرو (یعنی کرنا چاہو)۔ یہ حکم (خدا کے قانون کی) الکتٰب میں لکھا رکھا ہے۔ ⑥ (تک۔۲:۱۹۵) اور وہ وقت یاد کرو جب ہم نے (اپنے بھیجے ہوئے) نبیوں سے (جن کی تمام زندگیاں قانون فطرت کی سوچ بچار اور خدا کے احکام دریافت کرنے میں گزری تھیں) اور تم سے، نوحؑ سے، ابراہیمؑ، موسیٰؑ اور عیسیٰؑ بن مریمؑ سے (اس امر کے متعلق کہ وہ بنی نوع انسان کو خدا کا سچا پیغام بلاکم و کاست دیں) ایک انتہائی پختہ اقرار لیا تھا۔ ⑦ (تک۔۲:۱۹۵) تاکہ اللہ ان لوگوں سے جو اپنے خدا پر ایمان کی تصدیق عمل سے کرتے ہیں ان کی تصدیق کے متعلق مواخذہ کرے (تو وہ وقت خدا کی اپنے بندوں پر انتہائی مہربانی کا وقت تھا ورنہ مخلوق خدا سخت گمراہ ہوجاتی) اور کافروں کیلئے تو خدا نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔ ⑧ (تک۔۲:۱۹۵) اے ایمان والو! خدا کے اس احسان کو یاد کرو جو اس نے تم پر کیا تھا جب کہ تم پر لشکر کے لشکر آچڑھے تھے۔ تب ہم نے ان پر آندھی بھیجی اور اس کے علاوہ اور لشکر بھی جو تم کو دکھائی نہ دیتے تھے یہ سب کچھ اس لئے تھا کہ اللہ تمہارے مردانہ اعمال کو بغور دیکھ رہا تھا اور تمہاری تائید و نصرت پر بہمہ وجوہ تلا ہوا تھا۔ ⑨[۱] (تذ۔۱:۴۲)

---

[۱] ۵ ہجری میں غزوہ خندق کے موقع پر اس جلیل القدر آیت کا نزول ہوا۔ آیت کے آخری حصے ﴿وکان الله بما تعملون بصیرا۝﴾ سے ضمناً یہ ظاہر ہے کہ صدر اسلام کے مومنوں کا سعی و عمل ہی نصرت خدا کا باعث ہوا تھا۔ نیز یہ کہ شارع تعالیٰ کائنات کی توجہ سعی و عمل کی طرف کس قدر ہے اور اس کا انعام کیا ہے۔ (تذ۔۱:۴۲)

إِذْ جَآءُوكُم مِّن فَوْقِكُمْ وَمِنْ أَسْفَلَ مِنكُمْ وَإِذْ زَاغَتِ الْأَبْصَارُ وَبَلَغَتِ
الْقُلُوبُ الْحَنَاجِرَ وَتَظُنُّونَ بِاللَّهِ الظُّنُونَا ﴿١٠﴾ هُنَالِكَ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُونَ
وَزُلْزِلُوا زِلْزَالًا شَدِيدًا ﴿١١﴾ وَإِذْ يَقُولُ الْمُنَافِقُونَ وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم
مَّرَضٌ مَّا وَعَدَنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ إِلَّا غُرُورًا ﴿١٢﴾ وَإِذْ قَالَت طَّائِفَةٌ
مِّنْهُمْ يَا أَهْلَ يَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ فَارْجِعُوا وَيَسْتَأْذِنُ فَرِيقٌ مِّنْهُمُ النَّبِيَّ
مع يَقُولُونَ إِنَّ بُيُوتَنَا عَوْرَةٌ وَمَا هِيَ بِعَوْرَةٍ إِن يُرِيدُونَ إِلَّا فِرَارًا ﴿١٣﴾ وَلَوْ
دُخِلَتْ عَلَيْهِم مِّنْ أَقْطَارِهَا ثُمَّ سُئِلُوا الْفِتْنَةَ لَآتَوْهَا وَمَا تَلَبَّثُوا بِهَا
إِلَّا يَسِيرًا ﴿١٤﴾ وَلَقَدْ كَانُوا عَاهَدُوا اللَّهَ مِن قَبْلُ لَا يُوَلُّونَ الْأَدْبَارَ
وَكَانَ عَهْدُ اللَّهِ مَسْئُولًا ﴿١٥﴾ قُل لَّن يَنفَعَكُمُ الْفِرَارُ إِن فَرَرْتُم مِّنَ الْمَوْتِ
أَوِ الْقَتْلِ وَإِذًا لَّا تُمَتَّعُونَ إِلَّا قَلِيلًا ﴿١٦﴾

یہ وہ وقت تھا کہ کفار تم پر تمہارے اوپر سے آئے اور تمہارے نیچے سے آدھمکے اور جب (اس ہجوم کو دیکھ کر) آنکھیں پھر گئی تھیں (اور تمہیں نہ سوجھتا تھا کہ کیا کریں) اور تمہارے دل (اچھل اچھل کر) تمہارے حلقوں تک پہنچ گئے تھے اور تم (اس ناگہاں آفت کو دیکھ کر طرح طرح کی بدگمانیاں خدا کے متعلق کر رہے تھے۔ ⑩ (تک۔۲:۱۹۶) یہ وہ موقع تھا کہ ایمان داروں کی پوری آزمائش کی گئی تھی اور ان (کے ایمان) کو سخت ترین زلزلہ یعنی ہلچل میں ڈال دیا گیا۔ ⑪ (تک۔۲:۱۹۶) یہ وہ وقت تھا کہ منافقین (مثلاً معتب بن قشیر) اور وہ کچے ایمان والے جن کے دل بیمار تھے (اس افراتفری میں مسلمانوں کو شکست دلانے کیلئے) یہ کہہ رہے تھے کہ اللہ اور اس کے رسول نے تو ہمیں (روم اور فارس فتح کرنے کا) نرا دھوکا ہی دیا تھا۔ (اگر وہ سچا ہوتا تو یہ آفت کیوں آتی)۔ ⑫ (تک۔۲:۱۹۶) یہ وہ وقت تھا کہ ان (بدکاروں) کے ایک گروہ نے (جو عبداللہ بن ابی کا گروہ تھا) کہا کہ اے اہل مدینہ! تمہارے لئے یہاں کوئی ٹھہرنے کی جگہ نہیں اس لئے واپس چلے جاؤ اور ان میں کا ایک گروہ (بنو حارثہ) نبی سے یہ کہہ کر کہ ہمارے گھر غیر محفوظ ہیں حالانکہ وہ غیر محفوظ نہ تھے واپس جانے کی اجازت مانگ رہا تھا۔ تو یہ لوگ صرف بھاگنا چاہتے تھے۔ ⑬ (تک۔۲:۱۹۶) اور اگر دشمن کے لشکر اطراف مدینہ سے اندر گھس آتے اور پھر ان سے فتنہ و فساد کے متعلق (یعنی دین خدا سے پھر جانے کے متعلق کہا جاتا تو یہ لوگ ضرور مرتد ہو جانا مان لیتے اور اس میں ہرگز دیر نہ کرتے۔ ⑭ (تک۔۲:۱۹۸) حالانکہ انہوں نے اس سے پہلے خدا سے (پکا) اقرار باندھا تھا کہ ہرگز پیٹھ نہ پھیریں گے اور (جانتے تھے کہ) اللہ سے اقرار کی باز پرس ضرور ہوگی۔ ⑮ (تک۔۲:۱۹۷) اے محمد ﷺ! کہہ دے اگر تم موت اور قتل سے بھاگتے تھے تو یہ بھاگنا تم کو ہرگز کوئی نفع نہیں دے سکتا اور پھر اس وقت تمہیں تھوڑا سا فائدہ ہی ہوتا۔ ⑯ (تک۔۲:۱۹۷)

Marfat.com

قُلۡ مَنۡ ذَا الَّذِیۡ یَعۡصِمُكُمۡ مِّنَ اللّٰهِ اِنۡ اَرَادَ بِكُمۡ سُوۡٓءًا اَوۡ اَرَادَ بِكُمۡ رَحۡمَةً ؕ
وَلَا یَجِدُوۡنَ لَهُمۡ مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ وَلِیًّا وَّلَا نَصِیۡرًا ﴿۱۷﴾ قَدۡ یَعۡلَمُ اللّٰهُ
الۡمُعَوِّقِیۡنَ مِنۡكُمۡ وَالۡقَآئِلِیۡنَ لِاِخۡوَانِهِمۡ هَلُمَّ اِلَیۡنَا ۚ وَلَا یَاۡتُوۡنَ الۡبَاۡسَ
اِلَّا قَلِیۡلًا ۙ﴿۱۸﴾ اَشِحَّةً عَلَیۡكُمۡ ۚۖ فَاِذَا جَآءَ الۡخَوۡفُ رَاَیۡتَهُمۡ یَنۡظُرُوۡنَ اِلَیۡكَ
تَدُوۡرُ اَعۡیُنُهُمۡ كَالَّذِیۡ یُغۡشٰی عَلَیۡهِ مِنَ الۡمَوۡتِ ۚ فَاِذَا ذَهَبَ الۡخَوۡفُ
سَلَقُوۡكُمۡ بِاَلۡسِنَةٍ حِدَادٍ اَشِحَّةً عَلَی الۡخَیۡرِ ؕ اُولٰٓئِكَ لَمۡ یُؤۡمِنُوۡا فَاَحۡبَطَ اللّٰهُ
اَعۡمَالَهُمۡ ؕ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَی اللّٰهِ یَسِیۡرًا ﴿۱۹﴾ یَحۡسَبُوۡنَ الۡاَحۡزَابَ لَمۡ یَذۡهَبُوۡا ۚ
وَاِنۡ یَّاۡتِ الۡاَحۡزَابُ یَوَدُّوۡا لَوۡ اَنَّهُمۡ بَادُوۡنَ فِی الۡاَعۡرَابِ یَسۡاَلُوۡنَ
ع ۱۲/۱۸ عَنۡ اَنۡۢبَآئِكُمۡ ؕ وَلَوۡ كَانُوۡا فِیۡكُمۡ مَّا قٰتَلُوۡۤا اِلَّا قَلِیۡلًا ﴿۲۰﴾ لَقَدۡ كَانَ لَكُمۡ
فِیۡ رَسُوۡلِ اللّٰهِ اُسۡوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنۡ كَانَ یَرۡجُوا اللّٰهَ وَالۡیَوۡمَ الۡاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِیۡرًا ﴿۲۱﴾

کہہ دے کہ اگر اللہ ارادہ کر لے کہ تمہارے ساتھ لڑائی کرے تو کون تمہیں اللہ سے بچا سکتا ہے یا اگر وہ رحمت کرے تو کون رحمت سے روک سکتا ہے اور یاد رکھو کہ خدا کے سوا ان کا کوئی دوست اور مددگار نہ ہوگا۔ ﴿۱۷﴾ (تک۔۲:۱۹۷) خدا تم میں سے روکنے والوں اور (میدان جنگ سے) اپنے بھائیوں کو اپنی طرف بلانے والوں کو خوب جانتا ہے اور یہ تو اس قدر بزدل ہیں کہ لڑائی کی طرف آتے ہی نہیں۔ ﴿۱۸﴾ (تک۔۲:۱۹۷) اس لئے کہ تم پر (فتح دلانے میں یہ لوگ) بخل کرتے ہیں لیکن جب ان پر (دشمن کا خوف ناگہاں) آجاتا ہے تو (اے محمد ﷺ!) تو ان کو دیکھے گا کہ تمہاری طرف تکتے ہیں اس حالت میں کہ ان کی آنکھیں اس شخص کی آنکھوں کی طرح چکراتی ہیں جس پر موت طاری ہو۔ پھر جب خوف دور ہو جاتا ہے (اور فتح تمہاری ہوتی ہے) تو مال غنیمت کی لالچ کی خاطر تیز تیز زبانوں سے تم پر طعنہ زنی کرتے ہیں کہ اب تو مال کا حصہ دو۔ یہ لوگ ایمان والے ہرگز نہیں۔ اللہ نے ان کے اعمال کو اکارت کر دیا ہے اور یہ خدا کیلئے آسان بات ہے۔ ﴿۱۹﴾ (تک۔۲:۱۹۷۔۱۹۸) یہ لوگ خیال کرتے ہیں کہ ابھی قریش، غطفان اور یہود کے لشکر واپس نہیں گئے اور اگر وہ لشکر واپس آجائیں تو یہ (اپنی بزدلی کیوجہ سے تمنا کرتے کہ کاش ہم دیہات میں باہر نکلے ہوئے ہوتے اور تمھاری خبریں وہاں ہی پوچھ لیا کرتے اور اگر مدینہ میں وہ تمہارے ساتھ شریک بھی ہوتے تو ہرگز دشمن سے نہ لڑتے مگر صرف تھوڑی دیر تک۔ ﴿۲۰﴾ (تک۔۲:۱۹۸) اے مسلمانو! ان لوگوں کیلئے جو خدا سے (لازوال نعمتوں کی) امید رکھتے ہیں اور قوم کے آخری دن کی انتظار میں ہیں (کہ ان کو تمام روئے زمین پر غلبہ نصیب ہو) اور ان لوگوں کے لئے جو کثرت سے خدا کا ڈر دل میں رکھتے ہیں رسول خدا) کی زندگی کا ہر عمل اور ان کی پچھلے تیس سال کی صحیح تجویز وتدبیر جس سے اس وقت تک دشمن پر غالب آرہا ہے) بطور ایک عمدہ نمونہ ہے۔ ﴿۲۱﴾[1] (تک۔۲:۱۹۸)

[1] پچھلے دو رکوعوں کا تمام موضوع مسلمانوں کو منافقین کی ریشہ دوانیوں سے آگاہ کرنا اور کمزور ایمان والے مسلمانوں کو میدان جنگ ←

وَلَمَّا رَاَ الْمُؤْمِنُوْنَ الْاَحْزَابَ ۙ قَالُوْا هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَصَدَقَ
اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ ۫ وَمَا زَادَهُمْ اِلَّآ اِيْمَانًا وَّتَسْلِيْمًا ﴿۲۲﴾ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ
رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ
يَّنْتَظِرُ ۖ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا ﴿۲۳﴾ لِّيَجْزِيَ اللّٰهُ الصّٰدِقِيْنَ بِصِدْقِهِمْ وَيُعَذِّبَ
الْمُنٰفِقِيْنَ اِنْ شَآءَ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۲۴﴾ وَرَدَّ
اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِغَيْظِهِمْ لَمْ يَنَالُوْا خَيْرًا ۭ وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ ۭ
وَكَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا عَزِيْزًا ﴿۲۵﴾ وَاَنْزَلَ الَّذِيْنَ ظَاهَرُوْهُمْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ
صَيَاصِيْهِمْ وَقَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ فَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ وَتَاْسِرُوْنَ فَرِيْقًا ﴿۲۶﴾

سچے ایمان والے تو وہ لوگ ہیں کہ جب انہوں نے دشمنوں کے لشکر مدینے پر چڑھائی کرتے دیکھے تو (ان کفار کو شکست دینے کی نیت اس قدر مضبوط تھی کہ) کہنے لگے کہ اللہ اور اس کے رسول نے اگر کوئی وعدہ ہم سے کیا تھا (تو انہی کفار کے لشکروں کو شکست دینے کا اقرار لیا تھا سو وہ آگئے) خدا اور اس کے رسول نے یہ وعدہ سچ کر دکھایا (تو ان لشکروں کے نمودار ہونے نے بجائے اس کے کہ یہ منظر ان کو خوف زدہ کر دیتا جیسا کہ منافقین کو کیا تھا) ان کے خدا پر ایمان و تسلیم کو زیادہ کر دیا۔ ﴿۲۲﴾ (تک۔۲:۱۹۹) اور ایمانداروں میں سے وہ ہیں جنہوں نے جو کچھ خدا سے عہد کیا تھا اس کو سچ کر دکھایا۔ پھر کچھ ان میں سے ہیں جنہوں نے اپنا اقرار پورا کر دیا اور کچھ اس اقرار کو پورا کرنے کے انتظار میں ہیں لیکن انہوں نے اپنا ارادہ نہیں بدلا۔ ﴿۲۳﴾ (تک۔۲:۱۹۹) یہ اس لئے کہ خدا سچ کر دکھانے والے مومنوں کو (بے اندازہ) انعام ان کی سچائی کی وجہ سے اور منافقین کو (بے پناہ) عذاب ان کی منافقت کی وجہ سے دے اور اگر مناسب سمجھے تو ان کو معاف بھی کر دے کیونکہ خدا درگزر کرنے والا اور رحیم بھی ہے۔ ﴿۲۴﴾ (تک۔۲:۱۹۹) اور خدا نے (اس غزوۂ خندق کے موقع پر) کفار مکہ کو اس غصے میں کہ ان کو کوئی فتح حاصل نہ ہوئی، تم سے دور کر دیا (یعنی الٹے پاؤں واپس کر دیا) اور ایمان داروں کیلئے تو خدا نے قتال بالسیف کو (ان کی آئندہ حالت درست کرنے کیلئے) کافی کر دیا اور خدا بڑا قوت والا اور غالب خدا ہے (اور مومن بھی اسی کی طرح قوی اور عزیز بننے کے درپے ہیں۔) ﴿۲۵﴾ (تک۔۲:۱۹۹:۲۰۰) اور وہ خدا ہی تھا جس نے مدینہ کے یہود و نصاریٰ کو جنہوں نے کفار مکہ کی مدد کی تھی ان کے قلعوں سے نکال باہر کیا اور ان کے دلوں میں مسلمانوں کا خوف بٹھا دیا۔ اب حالت یہ ہے کہ ایک گروہ کو تم قتل کر رہے ہو اور دوسرے کو گرفتار کر رہے ہو۔ ﴿۲۶﴾ (تک۔۲:۲۰۰)

← میں جم کر لڑنے کی بار بار تاکیدیں کر کے ان کو فتح کی منزل تک پہنچانا ہے اس بنا پر اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ کا مفہوم صرف یہ ہو سکتا ہے کہ مسلمانوں کو دنیا پر غالب کرنے کی جس دھن میں رسول دن رات لگا ہے اور جس طرح پر وہ اپنی جان کو تکلیف میں ڈال کر تم کو اپنی صحیح تجویز و تدبیر سے فتح مظفر کی راہ پر لگا رہا ہے وہ عمدہ نمونہ ہے جو تمہارے لیے قابل تقلید ہے۔ نہ یہ کہ اُسوہ حسنہ کے معنی یہ لئے جائیں کہ رسول جس طرح کا لباس پہنتے تھے اور جس طرح کی داڑھی رکھتے تھے اسی طرح مسلمان بھی کریں۔ (تک۔۲:۱۹۸)

Marfat.com

وَاَوْرَثَكُمْ اَرْضَهُمْ وَدِیَارَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ وَاَرْضًا لَّمْ تَطَئُوْهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰی
كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرًا ﴿۲۷﴾ یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ ع ۴ ۱۹
الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا وَزِیْنَتَهَا فَتَعَالَیْنَ اُمَتِّعْكُنَّ وَاُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِیْلًا ﴿۲۸﴾ وَاِنْ
كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ
مِنْكُنَّ اَجْرًا عَظِیْمًا ﴿۲۹﴾ یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ مَنْ یَّاْتِ مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَیِّنَةٍ
یُّضٰعَفْ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَیْنِ ؕ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَی اللّٰهِ یَسِیْرًا ﴿۳۰﴾

اور (وہی ہے جس نے اے مسلمانو!) تم کو ان کی زمین، ان کے گھروں اور مال واسباب کا وارث بنادیا اور اس زمین کا بھی (جس کے وارث تم آگے چل کر ہو گے بلکہ ایسی زمین بھی ہو) جس پر ابھی تک تم نے قدم نہیں رکھا اور خدا ہر شے پر قادر ہے۔ ﴿۲۷﴾ (تک۔۲:۲۰۰) اے نبی! تم اپنی بیویوں کو (جو اس نازک وقت میں کہ مسلمان روئے زمین پر غالب آنے کی تیاریاں کر رہے ہیں تم سے لڑائی جھگڑا کر رہی ہیں) کہہ دو کہ اے بیویو! اگر تم اس دنیا کی نفسانی خواہشات اور اس کی زینتوں کو چاہتی ہو (اور تمہیں اس مقصد سے جس کے حاصل کرنے میں رسول مصروف کار ہے کوئی دلچسپی نہیں) تو آؤ میں تمہیں کچھ سامان دے کر عمدہ طور پر اور صلح صفائی سے رخصت کر دوں۔ ﴿۲۸﴾ (تک۔۲:۲۰۰) اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول اور آخرت کے عمدہ مقام (یعنی غلبہ اسلام) کو چاہتی ہو تو اللہ نے تم میں سے نکوکار اور حسن عمل کرنے والی عورتوں کے لئے اجر عظیم تیار کر رکھا ہے۔ ﴿۲۹﴾ (تک۔۲:۲۰۰) اے نبی کی بیویو! تم میں سے جو کوئی کھلی بے حیائی کرے گی تو اس کی سزا دگنی کر دی جائے گی اور یہ خدا کیلئے آسان بات ہے۔ ﴿۳۰﴾[۱] (تک۔۲:۲۰۱)

---

[۱] (۲۹۔۳۰) غزوہ خندق کا واقعہ اور اس میں کفار مکہ کی بیس ہزار فوج کی شکست باوجود اس کے کہ منافقین مدینہ اور یہود ونصاریٰ نے اس حملہ کو ناکام کرنے کی شرمناک کوششیں کیں، کوئی معمولی واقعہ نہ تھا جس کا نفسیاتی اثر رسولؐ خدا کی خانگی اور نجی معاملات پر نہ پڑتا۔ رسولؐ کی بیویاں ایک مدت سے اس سختی اور دکھ کی زندگی سے جو رسولؐ نے مدینہ کی پانچ سال کی مدت میں اپنی بیویوں پر لازم کر رکھی تھی (باجود اس کے کہ خود رسولؐ اس دکھ اور سختی کی زندگی میں ہمہ تن شریک تھے) خاموش طور پر بیزار ہوتی جا رہی تھیں۔ وہ منتظر رہتی تھیں کہ رسولؐ کو کسی طرف سے کسی طرح کی کشائش ہو تو وہ اپنی آسائش کی کوئی تدبیر نکالیں۔ غزوہ خندق کی فتح نے ان میں یہ تخیل قدرتی طور پر پیدا کر دیا کہ رسولؐ اب کفار پر غالب آ رہا ہے اور اس غلبے کے بعد بیویوں کو ہر طرح کی آسائش اور آرام کے سامان ملنے چاہئیں۔ چنانچہ معلوم ہوتا ہے کہ اب یہ فرمائش بیویوں کی طرف سے پے در پے ہوتی تھیں کہ رسولؐ کی بیویوں کو بادشاہوں اور فاتحوں کی بیویوں کی طرح جاہ وجلال سے رہنا چاہئے۔ عورتیں چونکہ ناقص العقل ہوتی ہیں ان کو رسولؐ کی تجویز وتدبیر کا علم نہ تھا' نہ اس امر کا احساس تھا کہ خدا کے بھیجے ہوئے رسولؐ کو کسی دنیاوی جاہ وجلال سے سروکار ہی نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ رسولؐ ان نامناسب فرمائشوں سے سخت برہم اور غم زدہ ہو جاتے تھے حتیٰ کہ وہ کبھی کبھی اس پر بھی آ جاتے کہ ان سب بیویوں کو رخصت کر دیا جائے کیونکہ یہ غلبہ اسلام کی تجویز میں حائل ہیں۔ ادھر بیویوں کی طرف سے ادنیٰ سی بے حجابی یا مسلمانوں سے جو رسولؐ سے ملنے آتے تھے ادنیٰ آزادانہ گفتگو بھی رسولؐ کی عزت وناموس کو برباد کرنے کے لئے کافی تھی اس لئے وحی کے ذریعے سخت تنبیہیں ملیں کہ تم کوئی معمولی عورتیں نہیں ہو کہ ایسی بیہودہ باتیں کرو۔ تمہاری سزا عام عورتوں سے دگنی ہے۔ فتدبر۔ (تک۔۲:۲۰۰'۲۰۱)

Marfat.com

وَمَنْ يَّقْنُتْ مِنْكُنَّ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتَعْمَلْ صَالِحًا نُّؤْتِهَآ اَجْرَهَا مَرَّتَيْنِ
وَاَعْتَدْنَا لَهَا رِزْقًا كَرِيْمًا ﴿٣١﴾ يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ
اِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِيْ فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّقُلْنَ
قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ﴿٣٢﴾ وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى
وَاَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَاٰتِيْنَ الزَّكٰوةَ وَاَطِعْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۭ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ
لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا ﴿٣٣﴾ وَاذْكُرْنَ
مَا يُتْلٰى فِيْ بُيُوْتِكُنَّ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ وَالْحِكْمَةِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ لَطِيْفًا
خَبِيْرًا ﴿٣٤﴾ اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْقٰنِتِيْنَ
وَالْقٰنِتٰتِ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰبِرٰتِ وَالْخٰشِعِيْنَ
وَالْخٰشِعٰتِ وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ وَالصَّآئِمِيْنَ وَالصّٰٓئِمٰتِ وَالْحٰفِظِيْنَ
فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً
وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ﴿٣٥﴾

الحزب ۲۲ ع ۲

اور جو تم میں سے خدا اور اس کے رسول کی فرمانبرداری اور نیک عمل کرتی رہی تو اس کو دگنا اجر ملے گا اور اس کے لئے ہم نے باعزت روزی تیار کر رکھی ہے۔ ﴿۳۱﴾ (تک۔۲:۲۰۱) اے نبی کی بیویو! تم اور عورتوں کی طرح کوئی معمولی عورتیں نہیں ہو۔ اگر تمہیں خدا کا سچا ڈر ہو تو تم (کسی مرد سے) گفتگو کرتے وقت نرم لہجے میں بات نہ کرو ایسا نہ ہو کہ وہ شخص جس کا دل بیمار ہے تمہاری خواہش کر بیٹھے اور جو کہو مشہور اور پتے کی بات کہو (جس سے کوئی شک نہ کر بیٹھے کہ تم خفیہ بات یا اشارے کے طور پر کوئی بات کہہ رہی ہو) ﴿۳۲﴾۔ (تک۔۲:۲۰۱) اور تم اپنے گھروں میں بیٹھی رہو اور قدیم زمانہ جاہلیت کی بھڑک ظاہر نہ کرو (کہ مردو کو اپنی طرف کھینچتی رہو) اور نماز اور زکوٰۃ کو قائم کرتی رہو اور اللہ اور اس کے رسول کے حکموں کی پوری تعمیل کرتی رہو۔ اے اہل بیت (اے نبی کے گھر والو!) خدا تو صرف یہ چاہتا ہے کہ تم سے گندگی دور کردے اور تمہیں کامل طور پر پاکیزہ کردے۔ ﴿۳۳﴾ (تک۔۲:۲۰۱) اور تم اپنے گھروں میں جو آیات خدا اور حکمت تم کو سنائی جاتی ہے اس پر سوچ بچار کرتی رہو کیونکہ خدا بڑا باریک بین اور بڑا باخبر ہے۔ ﴿۳۴﴾ (تک۔۲:۲۰۱) مسلم مرد اور عورتیں، ایمان والے مرد اور عورتیں، فرمانبردار مرد اور عورتیں، گڑگڑانے والے مرد اور عورتیں، مال بطور صدقہ دینے والے=

Marfat.com

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ
الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ۗ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا ﴿۳۶﴾
وَاِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِيْۤ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَنْعَمْتَ عَلَيْهِ اَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ
وَاتَّقِ اللّٰهَ وَتُخْفِيْ فِيْ نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِيْهِ وَتَخْشَى النَّاسَ ۚ وَاللّٰهُ
اَحَقُّ اَنْ تَخْشٰىهُ ۗ فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا لِكَيْ لَا يَكُوْنَ
عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ حَرَجٌ فِيْۤ اَزْوَاجِ اَدْعِيَآىِٕهِمْ اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا ۗ وَكَانَ
اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ﴿۳۷﴾

= مرد اور عورتیں، روزہ دار مرد اور عورتیں، شرمگاہ کی حفاظت کرنے والے مرد او عورتیں، اللہ کے حکموں کو یاد رکھنے والے مرد اور عورتیں۔ خدا نے ان سب کیلئے معافی کے علاوہ اجر عظیم تیار کر رکھا ہے۔ ﴿۳۵﴾ (تک۔۲:۲۰۲) نہ ایماندار مرد اور نہ ایماندار عورت کیلئے کوئی گنجائش باقی ہے کہ خدا اور رسول کسی معاملے کے متعلق فیصلہ کرے اور پھر ان کو اختیار ہو (کہ وہ اس کو مانیں یا نہ مانیں) اور جس نے خدا اور رسول کی نافرمانی کی تو وہ صریح طور پر راہ راست سے بھٹک گیا۔ ﴿۳۶﴾[1] (تک۔۲:۲۰۲) (ابھی کچھ مدت گزری کہ) تم اس شخص کو جس پر خدا نے احسان کیا تھا اور تم نے بھی (اس کی پرورش کرکے) اس پر احسان کیا تھا (یعنی زید بن حارثہ کو) کہہ رہے تھے کہ اپنی بیوی (زینب) کو اپنے گھر میں روکے رکھو (اور باہمی ناچاقی کے باعث اس کو طلاق نہ دو یا اس وجہ سے طلاق نہ دو کہ بیوی اپنی توہین سمجھتی ہے کہ وہ رسول کی قریبی رشتہ دار ہے اور تم ایک غلام ہو) اور خدا سے ڈرتے رہو اور تو اپنے جی میں (اس اپنے ارادہ کو کہ طلاق کے بعد خود اس سے نکاح کرلونگا) چھپا رہے تھے جو اللہ ظاہر کرنے والا تھا اور تو (یہ بناوٹی بات اس لئے کرتا تھا کہ) لوگوں سے ڈرتا تھا حالانکہ خدا اس کا زیادہ حق رکھتا تھا کہ تو اس سے ڈرے۔ تو (خیر) جب زید اپنی حاجت اس عورت سے پوری کرچکا (اور اس کو طلاق دے دی) تو ہم نے اس کا نکاح تم سے اس لئے کر دیا کہ ایمانداروں پر اپنے منہ بولے بیٹوں کی عورتوں سے نکاح کرنے کے بارے میں کوئی تنگی محسوس نہ ہو جبکہ وہ بیٹے ان عورتوں سے اپنی حاجت پوری کرلینے کے بعد ان کو طلاق دے دیں اور یہ خدا کا حکم پورا ہو کر رہنے والا تھا۔ ﴿۳۷﴾ (تک۔۲:۲۰۲:۳:۲۰۳)۔

[1] دیکھئے ۴:۵۹ کا نوٹ

Marfat.com

مَا كَانَ عَلَى النَّبِيِّ مِنْ حَرَجٍ فِيمَا فَرَضَ اللّٰهُ لَهٗ ؕ سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِيْنَ
خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ؕ وَكَانَ أَمْرُ اللّٰهِ قَدَرًا مَّقْدُوْرَا ۙ ﴿۳۸﴾ الَّذِيْنَ يُبَلِّغُوْنَ
رِسٰلٰتِ اللّٰهِ وَيَخْشَوْنَهٗ وَلَا يَخْشَوْنَ أَحَدًا إِلَّا اللّٰهَ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ
حَسِيْبًا ﴿۳۹﴾ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَآ أَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ
النَّبِيّٖنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ﴿۴۰﴾ يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا ع
اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا ۙ ﴿۴۱﴾ وَّسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّأَصِيْلًا ﴿۴۲﴾ هُوَ الَّذِيْ يُصَلِّيْ
عَلَيْكُمْ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ لِيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ إِلَى النُّوْرِ ؕ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ
رَحِيْمًا ﴿۴۳﴾ تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهٗ سَلٰمٌ ۚ وَأَعَدَّ لَهُمْ أَجْرًا كَرِيْمًا ﴿۴۴﴾

نبی پر کوئی تنگی اس کے بارے میں نہیں جو خدا نے فیصلہ کر دیا۔ یہ قانون الٰہی تو پہلے لوگوں میں بھی تھا۔ (کہ کثرت سے بیویاں کیا کرتے تھے۔ چنانچہ انجیل میں ہے کہ حضرت داؤد کی ننانوے بیویاں تھیں) اور خدا کا حکم تو نپا تلا ہوتا ہے۔ ۳۸ (تک۔۲:۲۰۳) انبیا وہ لوگ ہیں جو خدا کے پیغام انسانوں تک پہنچاتے ہیں اور (صرف) اس سے ڈرتے ہیں اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے اور اللہ ان سے پورا حساب لینے کے لئے کافی ہے۔ ۳۹ (تک۔۲۰۳۔۲۰۴) محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کا (حقیقی) باپ نہیں ہے (اس لئے کیا گناہ ہے کہ وہ تمہاری بیویوں میں سے کسی کو جن کو تم طلاق دے دو نکاح کر لے وہ تو اللہ کا رسول ہے اور انبیاء کے سلسلے کو ختم کرنے والا ہے اور خدا سب چیزوں کا پورا حال جانتا ہے۔ ۴۰ (تک۔۲:۲۰۴) اے ایمان والو! خدا کا اپنے دل میں احساس کثرت سے کیا کرو۔ ۴۱ (تذ۔۱:۱۳۳۔۱۳۴) اور صبح وشام اس کی تسبیح وتقدیس کرتے رہو۔ ۴۲ (تذ۔۱:۱۳۳۔۱۳۴) مسلمانو! اس رب ذوالمنن کے احسان وکرم کی یہ شان ہے کہ وہ اور اس کی عالم آرا قوتوں کے علمبردار ملائک آج تم خستہ حال اور ہیچ میرز، تم اجل زدہ اور نابکار اہل عرب کو اپنی تمام مستعدی کے ساتھ تحسین وآفرین کہہ کہہ کر اس بات پر آمادہ کر رہے ہیں (یصلی علیکم) کہ تم کو جہالت غفلت اور ناانجام شناسی کی ظلمتوں سے (من الظلمت) نکال کر علم وعمل اور حقیقت کی روشنی کی طرف (الی النور) نکال لائیں اور اس میں شک نہیں کہ وہ بادشاہ زمین وزمان باایمان لوگوں کے ساتھ بڑا ہی صاحب لطف وکرم رہا ہے۔ ۴۳[1] (تذ۔۱:۱۳۳) جس (فتح وغلبہ کے) دن ایماندار لوگ خدا سے ملاقات کرینگے تو (خدا کی طرف سے) ان کو خوش آمدید میں سلام سلام (کے نعرے) ہونگے اور اللہ نے ان کیلئے بڑا باعزت انعام تیار کر رکھا ہے۔ ۴۴ (تک۔۲:۲۰۴)

[1] آیت نمبر ۵۶ کا نوٹ دیکھئے۔

Marfat.com

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ﴿۴۵﴾ وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا ﴿۴۶﴾ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَضْلًا كَبِيْرًا ﴿۴۷﴾

اے نبی ﷺ! (ان تمام باتوں کو جو تو نے پچھلے اٹھارہ برس میں مومنوں کو اپنے گرد جمع کر کے کامیاب طور پر کی ہیں پیش نظر رکھ کر فیصلہ کر دیا ہے کہ) ہم نے درحقیقت تم کو لوگوں پر (خدا کے موجود ہونے کی زندہ) گواہی دینے والا، (عزت اور غلبے کی سچی) خوشخبری دینے والا اور (ذلت اور شکست سے سچ مچ) ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔ ﴿۴۵﴾ (تذ۔۲:۳۰۲۔تک۔۲:۲۰۴،۲۰۵) اور خدا کے حکم سے لوگوں کو اللہ کی طرف کامیاب طور پر بلانے والا اور (ہدایت پانے کیلئے) روشن چراغ بنا کر بھیجا ہے۔ ﴿۴۶﴾ (تذ۔۲:۳۰۳۔تک۔۲:۲۰۵) اور تو ایمانداروں کو خوشخبری دے دے کہ ان کو اللہ کی طرف سے بڑی فراخی ملنے والی ہے۔ ﴿۴۷﴾[1] (تذ۔۲:۳۰۲ تک۔۲:۲۰۵)

---

[1] (۴۵۔۴۷) سورہ احزاب کی مدنی سورت ۰۷ھ میں اس وقت نازل ہوئی تھی جب کہ دین اسلام سے کفار کا ٹکراؤ عین شباب پر تھا اور خارجی اور داخلی الجھنوں کے باوجود اسلام مظفر و منصور ہونے کی علامتیں صاف طور پر ظاہر کر رہا تھا اس حساب سے جو ترجمہ اوپر کیا گیا ہے ان حالات کے مطابق ہے جو مدینہ میں اس وقت ہو رہے تھے۔

بڑی آسانی جو خدا کے ہونے کے متعلق قرن اول کے مسلمانوں کے پاس تھی یہ تھی کہ خدا کے موجود ہونے کا سچا گواہ رسولؐ ان کے پاس موجود تھا جب رسول کے سچے ہونے کے متعلق دلوں میں نامحسوس شک گزرنے لگے اور نفس کے بتوں نے دلوں پر حاوی ہو جانے کی راہ نکالی تو خدا کہاں موجود رہ سکتا تھا۔ پھر مسلمانوں نے دین کا بھرم قائم رکھنے اور اپنے آپ کو شرمندگی سے بچانے کے لئے دین اسلام کی زندہ تحریک کو رفتہ رفتہ سکون اور بے عملی میں بدلنے کی کوشش کی اور وہ کچھ بن گئے جو وہ آج کل ہیں ان حالات میں انقلابِ ذہن اور عمل پھر پیدا کرنے کے لئے پہلا کام رسول کو بے عیب' بے نفس کامل طور پر سچا' اور اس کی گواہی کو کہ خدا یقیناً ہے اور اس نے یقیناً یہ الفاظ جو قرآن میں لکھے ہیں' براہ راست اس کے قلب پر نازل کئے اور وحی کئے' ثابت کرنا ہے۔ اگر رسولؐ پھر سچا ثابت نہیں ہو سکتا تو پھر قرآن بھی کچھ شے نہیں' خدا بھی کچھ موجود نہیں کیونکہ خدا کے ہونے کی گواہی وہ کامل طور پر سچا انسان دے سکتا ہے جس نے خدا سے براہ راست کچھ لیا ہو یا پایا ہو۔ (تک۔۱:۴۱)

پس اے رسولؐ خدا کے نافرمان امتیو اور اے نبیؐ پاک کی نعش کے پرستارو! آج تمہاری نابینی توحید اور نادانی قرآن کی بڑی وجہ یہی فتنہ کتابت ہے۔ اسی انداز تعلیم و تعلم نے تمہارے تخیل کو منقسم و منعطف' نیات کو پراگندہ' طاقت عمل کو بے اثر اور حوصلوں کو کالعدم کر دیا ہے تمہارے اسلاف کے پیش نظر جذبات کے کارکن طلاطم' اور عمل کے رہنما دریا تھے۔ مگر تم نے ان کی محرک تصویر کاغذ کے بے اثر حروف میں کھینچنی چاہی!...... تم کبھی خدا سن کر' کانپنے اور لرزنے والے تھے مگر تم نے یہ ملکوتی تڑپ ناتواں لفظوں' اور بے حس ورقوں کے حوالے کر دی۔...... قرآن کی تفسیر و تشریح فی الحقیقت خدا کے بندے تھے۔ کتاب خدا صرف تمہارے قلبی تصور کی ایزدی سند اور تمہارے اعمال کی الٰہی رہنما تھی' بجائے خود تخیل نہ تھی۔ وہ یقین خدا جو تمہارے دلوں پر قرنوں تک جما رہا' درس قرآن کا پیدا کیا ہوا بیشتر نہ تھا۔ وہ اس رحمتہ اللعالمین کی صحبت اور شہادت کا نقش تھا جو تم نے قبول کر لیا تھا'...... وہ ان صالح اعمال انسانوں کی ←

Marfat.com

وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَدَعْ اَذٰىهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ
وَكِيْلًا ﴿۴۸﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ
مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّوْنَهَا ۚ
فَمَتِّعُوْهُنَّ وَسَرِّحُوْهُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا ﴿۴۹﴾ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَحْلَلْنَا لَكَ اَزْوَاجَكَ
الّٰتِيْٓ اٰتَيْتَ اُجُوْرَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ مِمَّآ اَفَاۗءَ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَبَنٰتِ عَمِّكَ
وَبَنٰتِ عَمّٰتِكَ وَبَنٰتِ خَالِكَ وَبَنٰتِ خٰلٰتِكَ الّٰتِيْ هَاجَرْنَ مَعَكَ ۡ وَامْرَاَةً
مُّؤْمِنَةً اِنْ وَّهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ اِنْ اَرَادَ النَّبِيُّ اَنْ يَّسْتَنْكِحَهَا ۤ خَالِصَةً
لَّكَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۭ قَدْ عَلِمْنَا مَا فَرَضْنَا عَلَيْهِمْ فِيْٓ اَزْوَاجِهِمْ وَمَا
مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ لِكَيْلَا يَكُوْنَ عَلَيْكَ حَرَجٌ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۵۰﴾

کافروں اور منافقوں کا کہنا نہ مان اور ان کی اذیتوں کی طرف جو وہ دے رہے ہیں توجہ نہ کر اور خدا پر بھروسہ رکھ کیونکہ وہی وکیل مومنوں کیلئے کافی ہے۔ (۴۸) (تک۔۲:۲۰۵) اے ایمان والو! جب تم ایماندار عورتوں سے نکاح کرنے کے بعد بغیر ان سے مباشرت کرنے کے طلاق دے دو تو تمہارے لئے ان پر کوئی عدت کے ایام پورا کرنا لازم نہیں۔ پھر ان کو کچھ مال و متاع دے کر خوش اسلوبی سے رخصت کر دو۔ (۴۹) (تک۔۲:۲۰۵) اے نبی! بے شک ہم نے وہ تمام بیویاں تم پر حلال کر دی ہیں جن کے تم نے مہر ادا کر دیئے ہیں نیز وہ قیدی عورتیں جن پر تمہارے داہنے ہاتھ نے میدان جنگ میں قبضہ کیا ہے ان میں سے جو خدا نے تم کو مفت (بطور مال غنیمت کے) دے دیں اور (حلال کر دیں تم پر) تمہارے چچ کی بیٹیاں، پھوپھیوں کی بیٹیا، ماموں کی اور خالاؤں کی بیٹیاں جنہوں نے تمہارے ساتھ ہجرت کی اور (یہ بھی حلال ہے تم پر) اگر کوئی مسلمان عورت اپنے بدن کو نبی کیلئے بطور تحفہ دے دے بشرطیکہ نبی اس کو اپنے نکاح میں لینا چاہئے۔ یہ رعایت خالصۃً صرف تمہارے لئے ہے عام مسلمانوں کیلئے نہیں۔ ہمیں جو کچھ ہم نے ان پر بیویوں کے بارے میں فرض کر دیا ہے یا جو کچھ میدان جنگ کی قیدی عورتوں کے بارے میں فرض کر دیا ہے سب کچھ معلوم ہے یہ حلال کرنا اس لئے ہے تاکہ تم پر کوئی تنگی نہ ہو اور خدا بڑا درگزر کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ (۵۰) (تک۔۲:۲۰۵۔۲۰۶)

← صبر گسل محنتوں کا اثر تھا جو تمام عمر خدا کی عینی گواہی دیتے دیتے چل بسے...... یہی وہ سچی ہدایت اور بے مثال رہنمائی تھی جو عربیت قرآن' بلاغت وفصاحت اور تناسب الفاظ' سب سے قطع نظر کر کے' خدائے عظیم کا یہ کارکن اولوالعزم نبی تم کو اپنی مدۃ العمر سعی وجدل کے بعد دے گیا تھا...... قرآن اب بھی تمہارے پاس بعینہ موجود ہے' اس میں ایک حرف جتنا رد و بدل نہیں ہوا۔ اس کی ہدایت ←

Marfat.com

تُرْجِیْ مَنْ تَشَآءُ مِنْهُنَّ وَتُـْٔوِیْۤ اِلَیْكَ مَنْ تَشَآءُ ؕ وَمَنِ ابْتَغَیْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ
فَلَا جُنَاحَ عَلَیْكَ ؕ ذٰلِكَ اَدْنٰۤی اَنْ تَقَرَّ اَعْیُنُهُنَّ وَلَا یَحْزَنَّ وَیَرْضَیْنَ بِمَاۤ
اٰتَیْتَهُنَّ كُلُّهُنَّ ؕ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ مَا فِیْ قُلُوْبِكُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِیْمًا حَلِیْمًا ﴿۵۱﴾
لَا یَحِلُّ لَكَ النِّسَآءُ مِنْۢ بَعْدُ وَلَاۤ اَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ اَزْوَاجٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكَ
حُسْنُهُنَّ اِلَّا مَا مَلَكَتْ یَمِیْنُكَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ رَّقِیْبًا ﴿۵۲﴾ ع ۴

تو ان میں سے: جس بیوی کو چاہے چھوڑ دے اور جس کو مناسب سمجھے اپنے پاس رکھ لے اور جس سے عزلت کرنے کے بعد پھر واپس لانے کی خواہش ہو تو کوئی گناہ نہیں اگر واپس لے لے۔ اس حکم سے غالب نتیجہ یہ ہوگا کہ ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہو جائیں گی اور وہ غم نہ کریں گی اور جو کچھ تم ان کو دو گے اس پر راضی ہو جائیں گی او خدا خوب جانتا ہے کہ ان کے دلوں میں کیا ہے اور خوب جاننے والا اور حکمت والا ہے۔ ﴿۵۱﴾ (تک۔۲:۲۰۶) اس کے بعد تم پر کوئی دوسری عورت حلال نہیں اور نہ یہ کہ تو تبدیل کر لے ان سے دوسری عورتیں (ایک کو طلاق دے کر دوسری اس کی جگہ کر لے) خواہ ان کا حسن تجھے کتنا ہی پسند ہو۔ ماسوا ان (دو) عورتوں (ماریہ قبطیہ اور ریحانہ کے) جن پر میدان جنگ سے یا تحفۃً تیرے داہنے ہاتھ نے قبضہ کیا ہو اور خدا ہر شے کا پورے طور پر نگران ہے۔ ﴿۵۲﴾ (تک۔۲:۲۰۶۔۲۰۷)

← پکار پکار کر تمہیں بلا رہی ہے مگر تم آج اسی طرح کیوں نہیں مانتے' آج وہ ہدائی کدھر ہے' تم میں وہ تخیل کیوں پیدا نہیں ہوتا؟ وہ سعی و عمل کیوں ظاہر نہیں ہوتا؟...... یہی وہ مراث عظیم تھی جو رسولؐ خدا نے تمہارے قبضے میں دے دی تھی' یہی وہ گراں قدر دولت تھی جس کو سینوں میں مقفل رکھنے کی ہدایت کر گئے تھے...... آہ! مگر تم نے اس سب کیف و حال کو عرصہ دل سے نکال کر تنگ نائے قرطاس اور نعش کدہ کتاب پر دھر دیا۔ حروف کی گولائیاں' الفاظ کی ندرتیں' بندش کی چستیاں' مطالب کے نظریئے' مفسرین کی بلند بینیاں' تمہارے شغل و اشغال بن گئے۔ تم اٹھنے اور کرنے کی بجائے' دیکھنے اور واہ واہ کرنے کے عادی بن گئے۔ تم عمل کو چھوڑ کر نقل کے مسحور ہو گئے۔ خدا اور رسولؐ کے علم و یقین سے قطع نظر کر کے بندوں کی شرلعینوں اور خیال آرائیوں' راؤں اور طریقوں کے حامل بن گئے۔

(تذ۔۲: ۳۰۰ تا ۳۰۴)

Marfat.com

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ اِلَّآ اَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى طَعَامٍ
غَيْرَ نٰظِرِيْنَ اِنٰىهُ ۙ وَلٰكِنْ اِذَا دُعِيْتُمْ فَادْخُلُوْا فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا
وَلَا مُسْتَاْنِسِيْنَ لِحَدِيْثٍ ۭ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيٖ مِنْكُمْ ۡ
وَاللّٰهُ لَا يَسْتَحْيٖ مِنَ الْحَقِّ ۭ وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْـَٔــلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَاۗءِ
حِجَابٍ ۭ ذٰلِكُمْ اَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ وَقُلُوْبِهِنَّ ۭ وَمَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُؤْذُوْا رَسُوْلَ
اللّٰهِ وَلَآ اَنْ تَنْكِحُوْٓا اَزْوَاجَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖٓ اَبَدًا ۭ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ
عَظِيْمًا ﴿٥٣﴾ اِنْ تُبْدُوْا شَيْـــًٔا اَوْ تُخْفُوْهُ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ﴿٥٤﴾ لَا جُنَاحَ
عَلَيْهِنَّ فِيْٓ اٰبَاۗىِٕهِنَّ وَلَآ اَبْنَاۗىِٕهِنَّ وَلَآ اِخْوَانِهِنَّ وَلَآ اَبْنَاۗءِ اِخْوَانِهِنَّ
وَلَآ اَبْنَاۗءِ اَخَوٰتِهِنَّ وَلَا نِسَاۗىِٕهِنَّ وَلَا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ ۚ وَاتَّقِيْنَ
اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدًا ﴿٥٥﴾

اے ایمان والو! (تم جو کھانا تیار ہونے سے پہلے ہی رسول کے گھر آجاتے ہو اور کھانا کھالینے کے بعد دیر تک باتیں کرنے کیلئے مجلس آرائی کرتے ہو) نبی کے گھر میں داخل نہ ہو مگر اس وقت کہ تم کو کھانے کیلئے گھر کے اندر آنے کی اجازت دی جائے نہ یہ کہ تم انتظار کرتے رہو اس کی تیاری کا۔ لیکن جب تم کو بلایا جائے تب داخل ہو جاؤ پھر جب تم کھا چکو (جلدی) اٹھ کر چلے جاؤ اور گپ شپ کی طرف رغبت نہ رکھو (کیونکہ رسول اپنا وقت گپ شپ میں ضائع کرنا نہیں چاہتا)۔ تمہاری یہ بات بے شک اس کو تکلیف دیتی ہے لیکن وہ تمہیں کہنے سے شرماتا ہے اور خدا حق بات سے کبھی نہیں شرماتا اور جب تم رسول کی بیویوں سے کوئی شے مانگو تو (بے دھڑک ان کے سامنے نہ آجاؤ بلکہ) پردہ کے پیچھے ہو کر مانگو، یہ تمہارے اور ان کے دلوں کیلئے زیادہ پاکیزہ ہے اور یہ تمہیں جائز نہیں کہ تم رسول خدا کو دکھ دو اور نہ ہی جائز ہے کہ تم کہیں اس کی بیویوں سے اس کے بعد نکاح کرو۔ تمہارا ایسا کرنا خدا کے نزدیک سخت ترین گناہ ہوگا۔ ﴿٥٣﴾[1] (تک۔٢:٢٠٧) تم کوئی بات علانیہ کرو یا چھپ کر کرو خدا ہر شے سے پورے طور پر واقف ہے۔ ﴿٥٤﴾ (تک۔٢:٢٠٧۔٢٠٨) رسول کی عورتوں کو کوئی گناہ نہیں اگر وہ اپنے باپوں، بیٹوں اور بھائیوں اور بھتیجوں اور بھانجوں اور اپنی عورتوں اور قیدی لونڈیوں سے (بغیر پردہ کے) بات کریں۔ اور تم سب عورتیں خدا سے ڈرتی رہو کیونکہ خدا ہر شے کو دیکھ رہا ہے۔ ﴿٥٥﴾ (تک۔٢:٢٠٨)

[1] قرن اول کے مسلمانوں کی باتوں یا عادتوں سے جو اس وقت تک بیان ہوئیں کم از کم یہ اخذ ہوتا ہے کہ رسولؐ خدا کے وقت کے ←

Marfat.com

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَٰئِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ ۚ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ
وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ﴿٥٦﴾

لوگو! تم کس ناروازعم میں ہو اور کیوں آئے دن نئے نئے بہتان باندھ کر اور خوابیدہ فتنے جگا جگا کر رسول خدا کو تنگ کرتے ہو (حالانکہ اس جلیل القدر نبی کی یہ شان ومنزلت ہے کہ) وہ زمین وآسمان کا مالک خدا اور اس کی عالم آرا قوتوں کے علم بردار فرشتے سب کے سب اس کی حیرت انگیز طاقت عمل، اس کی صحبت کے دیرپا اثر، اس کے انقلاب انگیز زور برداشت، اس کی مقلب القلوب روحانیت پر تحسین وآفرین کے نعرے لگاتے رہتے ہیں۔ (يُصَلُّونَ) اور ہر دم اس کے خیر الوری اور سید کائنات ہونے کی شہادت دیتے رہتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم بھی اپنے اس رہنمائے جلیل پر آفرین کے نعرے لگاؤ (صَلُّوا عَلَيْهِ) اور اس پر اپنی تمام امت کا سلام بھیجا کرو (سَلِّمُوا تَسْلِيمًا) اس کے احکام کے آگے سر تسلیم خم کر دیا کرو۔ (سلموا تسلیما)۔ ﴿٥٦﴾ [۱] (تذ۔۱:۱۳۲)

← مسلمان جیسا کہ آج کل کے مسلمانوں نے مکاری سے فرض کر لیا ہے' آسمان سے آئے ہوئے مسلمان نہ تھے جو کہ تمام دنیا پر چند برسوں میں غالب آگئے بلکہ وہ قریباً اسی طرح کے مسلمان تھے جیسے کہ آج کل کے زوال یافتہ مسلمان ہم میں ہیں۔ چنانچہ وہ آج کل کے مسلمانوں کی طرح لوگوں کے گھروں میں جا کر گھنٹوں تک گپ شپ کرتے رہتے تھے اور صاحب خانہ کا وقت ضائع کرتے تھے۔ رسول کی بیویوں تک کو بدنظری سے دیکھتے تھے۔ رسول کو نماز پڑھاتے پڑھاتے چھوڑ جاتے تھے' بزدل بھی تھے۔ میدان جنگ میں ان کے بھاگ جانے کا خطرہ ہر وقت لگا رہتا تھا وغیرہ وغیرہ لیکن جو بات تعجب خیز ہے کہ کمزور دورخ والے مسلمانوں کو رسولؐ نے چند برسوں میں تمام عرب پر غالب کر دیا۔ اس سے جو حوصلہ افزاء نتیجہ نکلتا ہے یہ ہے کہ آج کل کے مسلمان بھی غالب آسکتے ہیں بشرطیکہ پھر قرآن کی تعلیم پر تندہی سے عامل ہو جائیں۔ (تک ۲:۲۰۷)

[۱] صَلٰوۃٌ کا مفہوم بعینہ کیا ہے' نہیں بلکہ مروجہ طریق درود خوانی میں اللھم صلی علی محمد کے کیا معانی ہیں اہل اسلام کی شرعی مجالس میں اور دوسرے موقعوں پر نبی کریمؐ کے نام پر درود بھیجنے کا طریقہ ابتداء سے رائج ہے' اس میں ہر مسلمان روز اول سے نہایت شد و مد سے حصہ لیتا چلا آیا ہے اور اس ''درود'' کا بار بار پڑھنا ''داخل ثواب'' سمجھتا ہے صدر اسلام میں' یا اس کے کچھ دیر بعد تک جب کہ نبی آخر الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پڑھایا ہوا سبق ابھی تازہ ہی تھا' اور اسلامی اوادمر ونواہی کی حکمت بالغہ ہر مسلمان کے ذہن نشین اس قدر ہوگئی تھی کہ اس کی تعمیل کے لئے عند الضرورت ہزاروں میل چلنا بھی اس کے لئے ناگوار نہ تھا' ممکن ہے کہ کم وبیش ہر مسلمان ''درود'' پڑھتے وقت اس کے صحیح مفہوم سے واقف ہو' بلکہ اس کو صحیح لہجے اور تکیف دل کے ساتھ ادا کرتا ہو لیکن آج جبکہ مسلمانان عالم اسلام کا اکثر درس بھول گئے ہیں۔ ''درود'' کا مفہوم اور اس کا سچا کیف وحال ذہنوں سے قاطبۃً نکل چکا ہے' اور باقی ملفوظات شرعی کی طرح یہ عمل بھی محض رسمی اور بے نتیجہ رہ گیا ہے۔ آج جب کسی اوسط مسلمان کو ''درود'' کے متعلق سوال کیا جاتا ہے کہ وہ کیا ہے' کیوں اور کس لئے بھیجا جاتا ہے' اس کی الٰہی حکمت کیا تھی تو وہ آئیں بائیں شائیں کرتا نظر آتا ہے اور بالآخر جب تہ تک نہیں پہنچ سکتا تو سب ہتھیار ڈال کر کہہ دیتا ہے کہ خدا کے احکام میں عقل کو کچھ دخل نہیں! اس میں کلام نہیں کہ یہ طریق تخیل کسی حق طلب قوم کے لئے از بس مہلک ہے اور فقدان عمل کا راز بھی اسی دم مزن اور لب مکشا حالت کے قیام میں ہے...... خدا نے اپنی جناب سے ان لوگوں کو تحسین وآفرین کہنے کا وعدہ کیا ہے جو کسی اجتماعی مصیبت کو دفع کرنے کی غرض سے قانون خدا کی طرف لوٹ آتے ہیں' اور ایسے ہی کارکن لوگوں کے بارے میں ﴿اولئك عليهم صلوٰت من ربهم﴾ کے الفاظ استعمال کئے ہیں۔ گویا صلوٰت سے مراد وہ ←

إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِينًا ﴿۵۷﴾

جولوگ اللہ اور اس کے رسول کو دکھ دیتے ہیں اللہ نے ان پر دنیا اور آخرت میں لعنت بھیجی ہے اور ان کے لئے رسوا کن عذاب مقرر کر رکھا ہے۔ ﴿۵۷﴾ (تک۔۲:۲۰۸)

← شاباش اور تحسین و آفرین ہے جو کسی شخص کو کسی پسندیدہ کام کے سرانجام کرنے کے بعد دی جاتی ہے۔ قرآن حکیم میں سرور کائنات پر صلوت اور سلام بھیجنے کا حکم سورہ احزاب کے ان الفاظ سے ظاہر ہے۔ (۳۳:۵۶) ملائکہ کی حقیقت سے یہاں پر بحث نہیں، نہ اس پر کہ رسول خدا کا وہ کیا زورِ عمل تھا جس نے ایک عالم کو انگشت بدنداں کر دیا تھا...... لیکن یہاں ظاہر ہے کہ نبیؐ پر درود بھیجنے سے مراد کیف دل کے ساتھ اس کے جلیل القدر کارناموں پر متحیر ہونا، اس کا نام برلب آنے پر تحسین و آفرین کے نعرے لگانا، اس کو زندہ باد (سلام) کہنا وغیرہ وغیرہ ہے جیسا کہ آج ہر قوم اپنے رہنماؤں کے دیدار سے مشرف ہو کر کیا کرتی ہے۔ اس عقیدت کیشی کا نتیجہ اکثر یہی ہوا کرتا ہے کہ دل میں ان کاموں کی عظمت برقرار رہتی ہے اور ہر شخص کے دل میں کچھ نہ کچھ اس رہنما کے قدم بقدم چلنے کی امنگ پیدا ہوتی ہے۔ یہی مقصود نبی کریمؐ پر ''درود'' بھیجنے سے تھا اور یہی اس کا ثواب (فائدہ) ہے مگر وا حسرتا کہ یہ رسم بھی بے اثر ہو چکی ہے! رہی یہ بات کہ صلوا سے مقصود بعینہ یہ تھا جو اوپر بیان ہوا اور صلوا کا عمل صرف پیغمبر خدا ہی سے مخصوص نہیں بلکہ ہر درخور تحسین شخص اس کا مستحق ہے اور اس زمانے میں تھا جب کہ قرآن وحی کیا جا رہا تھا اس کا ثبوت سورہ توبہ کی ایک آیت سے ہوتا ہے جس میں منافقین عرب پر درود بھیجنے کا حکم رسولؐ خدا کو دیا گیا ہے!!

﴿خذ من اموالهم صدقة تطهر هم بها وصل عليهم، ان صلو تك سكن لهم، والله سميع عليم○﴾ [۹:۱۰۳]

اسی سورۃ میں جہاد سے جی چرانے والے منافقین کے بارے میں: ﴿ولا تصل على احد منهم مات ابدا﴾ پھر آگے چل کر اعراب کے ایک طبقے کے بارے میں ہے: ﴿ومن الاعراب من يؤمن بالله واليوم الاخر ويتخذ ما ينفق قربت عند الله وصلوٰت الرسول الا انها قربة لهم سيد خلهم الله في رحمته، ان الله غفور رحيم○﴾ (۹:۹۹)

یہاں صاف طور پر ''صلوٰت'' کا مطلب وہ شاباش اور دعائے خیر ہے جو رسولؐ خدا ایسے مفید کارکنوں کو دیا کرتے تھے اور جو ان کے لئے باعث ازدیاد و اطمینان ہوا کرتی تھی۔ سورہ احزاب میں قرون اولیٰ کے کارکن اور شہدائے خدا مومنوں پر خدا اور اس کے فرشتوں کا درود بھیج کر ''صلوٰت'' کی حقیقت کو اور بھی عیاں کر دیا ہے: (۳۳:۴۳) ظاہر ہے يصلي عليكم سے مراد یہاں پر وہ تحسین آفرین ہے جو ایک صاحب رحم اور ہوشمند، ایک عادل اور محسن شخص کسی مصیبت زدہ اور غافل شخص کو اس نیت سے دیتا ہے کہ اس میں اپنے آپ کو اس تکلیف سے نجات حاصل کرنے کا حوصلہ اور استعداد پیدا ہو۔ مومنین عرب کے حق میں خدائے بے مثال کے اسی بے اندازہ رحم کو مدنظر رکھ کر اس سے پیشتر کی آیت میں فرمایا ہے...... (۳۳:۴۱،۴۲) یعنی ''اے ایمان والو! خدا کا اپنے دل میں احساس کثرت سے کیا کرو، اور صبح و شام اس کی تسبیح و تقدیس کرتے رہو'' گویا ایسا محسن، ایسا رحیم، ایسا لطف و کرم خدا جو تم کو شاباش دے دے کر ظلمت سے نور کی طرف نکالتا ہے اور تمہارے حوصلے بڑھا بڑھا کر تم کو حقیقت اور امن، تمکن فی الارض اور بقا کی طرف لاتا ہے اسی کے شایان ہے کہ ہر دم اس کا کھٹکا اور اس کی یاد دل میں لگی رہے۔

ان تمام مثالوں سے ظاہر ہے کہ وہ شرعی ماحول جو لفظ ''صلی علی'' کے گرداگرد پیدا ہو گیا ہے خود لوگوں کا پیدا کیا ہوا ہے قرآن کو اس سے کچھ سروکار نہیں قرآن حسب موقع عام مومنوں بلکہ منافقوں پر درود بھیجنے سے بھی نہیں جھجکتا۔ (تذ۔۱:۱۳۲ تا ۱۳۴)

Marfat.com

وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوا فَقَدِ احْتَمَلُوا
بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِينًا ﴿۵۸﴾ يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ
الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيبِهِنَّ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا
يُؤْذَيْنَ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُورًا رَّحِيمًا ﴿۵۹﴾ لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ الْمُنٰفِقُونَ وَالَّذِينَ فِي
قُلُوبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْمُرْجِفُونَ فِي الْمَدِينَةِ لَنُغْرِيَنَّكَ بِهِمْ ثُمَّ لَا يُجَاوِرُونَكَ
فِيهَآ اِلَّا قَلِيلًا ﴿۶۰﴾ مَّلْعُونِينَ اَيْنَمَا ثُقِفُوٓا اُخِذُوا وَقُتِّلُوا تَقْتِيلًا ﴿۶۱﴾ سُنَّةَ
اللّٰهِ فِي الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيلًا ﴿۶۲﴾

اور جو لوگ مسلمان مردوں اور عورتوں کو بغیر ان کے کسی قصور کے دکھ دیتے ہیں تو وہ اپنے اوپر (بہت بھاری) بہتان اور صریح گناہ لا دلیتے ہیں۔﴿۵۸﴾ (تک۔۲:۲۰۸) اے نبی! تو اپنی بیویوں سے اور بیٹیوں سے اور مسلمان عورتوں سے کہہ دے کہ وہ اپنے اوپر اپنی چادریں ڈال لیا کریں۔ اس طرح وہ پہچانی نہ جائیں گی اور تنگ نہ کی جائیں گی اور خدا بڑا درگزر کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔﴿۵۹﴾ (تک۔۲:۲۰۸) اے مسلمانو! اگر تمہاری جماعت کے وہ کافر نما مسلمان جو اپنی شبانہ روز بد اعمالیوں سے اعضائے امت میں تفریق و انتشار پیدا کرتے رہتے ہیں اور وہ برائے نام مسلمان جن کے دلوں میں احکام اسلام کے متعلق تذبذب اور شک کا مرض لگا ہوا ہے اور وہ ناعاقبت اندیش جاہل جو اسلام کے فوجی اور سیاسی، اجتماعی اور ذاتی معاملات کے متعلق شہر میں افواہیں پھیلاتے رہتے ہیں (بے سند اور بے تکی باتیں بنا بنا کر عوام الناس میں بددلی اور مایوسی کے جذبات پیدا کرتے ہیں) اگر یہ لوگ اپنی ناپاک کارروائیوں سے باز نہ آئے تو ہم ضرور ایک نہ ایک دن تم ہی کو ان پر لے دے کرنے کیلئے اکسائیں گے پھر وہ مدینہ میں کچھ زیادہ مدت ٹھہرنے بھی نہ پائیں گے۔﴿۶۰﴾ (تذ۔۲: ۱۹۹) ہر طرف سے پھٹکار ان کے مونہوں پر پڑ رہی ہوگی، جہاں جہاں دھتکارے گئے پکڑے جائیں گے اور ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے جائیں گے۔﴿۶۱﴾ جماعت میں نفاق ڈالنے اور اس کی طاقت کو کمزور کرنے والی قوم کا بالآخر یہی حشرت ہوتا ہے۔ یہ خدا کا قانون ہے جو ہر جماعت میں روز اول سے چلا آیا ہے اور اے پیغمبر! تو عادت الٰہی اور دستور فطرت میں ہرگز کوئی ردوبدل نہ دیکھے گا۔﴿۶۲﴾ (تذ۔۲:۱۹۹)

يَسْـَٔلُكَ النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ ؕ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ
السَّاعَةَ تَكُوْنُ قَرِيْبًا ﴿۶۳﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَعَنَ الْكٰفِرِيْنَ وَاَعَدَّ لَهُمْ سَعِيْرًا ﴿۶۴﴾ خٰلِدِيْنَ
فِيْهَاۤ اَبَدًا ۚ لَا يَجِدُوْنَ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿۶۵﴾ يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ يَقُوْلُوْنَ
يٰلَيْتَنَاۤ اَطَعْنَا اللّٰهَ وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَا ﴿۶۶﴾ وَقَالُوْا رَبَّنَاۤ اِنَّاۤ اَطَعْنَا سَادَتَنَا
وَكُبَرَآءَنَا فَاَضَلُّوْنَا السَّبِيْلَا ﴿۶۷﴾ رَبَّنَاۤ اٰتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنْهُمْ
لَعْنًا كَبِيْرًا ﴿۶۸﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اٰذَوْا مُوْسٰى فَبَرَّاَهُ ع ۸
اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا ؕ وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِيْهًا ﴿۶۹﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ﴿۷۰﴾

لوگ تم سے سزا کی اس گھڑی کے متعلق جو آنے والی ہے پوچھتے ہیں (کہ کب آئے گی) اے محمد ﷺ! تم کہہ دو کہ اس کا علم صرف خدا کو ہے (تمہیں اس کے آنے کے وقت کے متعلق کوئی سروکار نہیں ہونا چاہئے صرف اس کے آنے کے متعلق یقین ہونا کافی ہے) اور تجھے کیا خبر کہ شاید وہ گھڑی قریب ہی ہو۔ ﴿۶۳﴾ (تک۔۲:۲۰۹) بیشک خدا نے کافروں پر لعنت کی اور ان کے لئے جہنم کی آگ تیار کر رکھی ہے۔ ﴿۶۴﴾ (تک۔۲:۲۰۹) جس میں وہ ہمیشہ رہینگے اور کوئی ان کا یار و مددگار نہ ہوگا۔ ﴿۶۵﴾ (تک۔۲:۲۰۹) جس دن ان کے چہرے آگ میں الٹ پلٹ کئے جائینگے تو وہ کہیں گے کہ اے کاش ہم اللہ اور اس کے رسول کا کہا مانتے (اور اس شکست اور ذلت کے دائمی عذاب میں نہ ہوتے)۔ ﴿۶۶﴾ (تک۔۲:۲۰۹۔۲۱۰) اور وہ کہیں گے کہ اے ہمارے پروردگار! ہم تو در حقیقت اپنے سرداروں اور بڑے بڑے رہنماؤں کا (جو ہم میں چودھری بنے بیٹھے ہیں) کہا مانا تو انہوں نے ہمیں گمراہ کر دیا۔ ﴿۶۷﴾ (تک۔۲:۲۱۰) اے پروردگار! ان ہمارے (خود ساختہ) چودھریوں کو دُگنا عذاب دے اور ان پر بڑی پھٹکار بھیج۔ ﴿۶۸﴾ (تک۔۲:۲۱۰) اے ایمان والو! تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جنہوں نے اپنے موسیٰ (پر زنا کی غلط تہمت ایک عورت کے ذریعے سے لگا کر اس) کو کہہ دیا تھا۔ پھر خدا نے اس کو اس الزام سے بری کر دیا اور وہ موسیٰ اللہ کے نزدیک بڑی عزت والا تھا۔ ﴿۶۹﴾ (تک۔۲:۲۱۰) اے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہو اور (ہمیشہ) سچی اور پختہ بات کہو۔ ﴿۷۰﴾ (تک۔۲:۲۱۰)

Marfat.com

يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ
فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ﴿۷۱﴾ اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ ؕ
اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا ﴿۷۲﴾ لِّيُعَذِّبَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ
وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ وَيَتُوْبَ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَكَانَ
اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۷۳﴾ ع ۹

وہ تمہارے اعمال کو درست کر دے گا اور تمہارے گناہوں سے درگزر کرے گا اور جس نے اللہ اور اس کے رسول کے حکموں کی تعمیل کی وہ بہت بڑی کامیابی تک پہنچ گیا۔﴿۷۱﴾ (تک۔۲:۲۱۰) ہم نے فہم وادراک کی امانت کو آسمان، زمین اور پہاڑوں کے پیش کیا کہ شاید وہ اسے قبول کرلیں، مگر انہوں نے بزبان حال اس عظیم ذمہ داری کے حامل ہونے سے انکار کیا اور اس کی اہمیت کو پاکر خوفزدہ ہوگئے۔ بالآخر انسان نے اس کو اٹھانا قبول کیا مگر وہ درحقیقت بڑا ہی ظالم اور بڑا ہی جاہل تھا جو یوں ناحق اپنے آپ کو مصیبت میں ڈالا۔﴿۷۲﴾[1] (تذ۔۱:۳۳۔۳۴) (یہ سب عقل شعور کی امانت انسان کے سپرد اس لئے کی گئی ہے کہ) خدا دنیا میں بنی نوع انسان کی واحد امت میں نفاق ڈالنے والے مردوں اور عورتوں کو نیز خدا کے ساتھ دوسرے حاکم شریک کرنے والے مشرک مردوں اور عورتوں کو جو انسان کو (عاقل اور باشعور ہونے کے باعث ہی) ٹکڑے ٹکڑے کر گئے ہیں عذاب دینے کا حقدار ثابت ہو جائے اور خدا ایماندار مردوں اور عورتوں کو (جو خدا کا قانون اس زمین پر رائج کرنے کیلئے مصیبتیں اٹھا رہے ہیں) ان سے درگزر کرے اور خدا بے شک بڑا درگزر کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔﴿۷۳﴾ (تک۔۲۱۱:۲۱۲)

---

[1] اس ایت سے ظاہر ہے انسان پر اس کے فہم وادارک کے باعث کوئی بڑی ذمہ داری ہے جس کی کوئی نہایت ہی اہم شرطیں ہیں اور یہ ذمہ داری ماسوا اس کے نہیں ہوسکتی کہ وہ اپنی اجتماعی حیثیت میں ایسی خوش اسلوبی سے رہے کہ آئین فطرت کے اٹل اصولوں پر عمل کر کے اپنی ذمہ داری سے عہدہ برآ ہو اور اس پر اجتماعی ہلاکت کا قانون عائد نہ ہو۔ قرآن حکیم انہی اجتماعی ہلاکتوں کی روئیداد تمام تر ہے اور اسی ہلاکت سے بچنے کا قانون وہ انسان پر بار بار عائد کرتا ہے۔ (حر:۲۷۹)
صحیفہ فطرت کی کسی شے کا (ماسوائے انسان کے) غلط راستے پر ہونا ناممکن ہے! یہ صرف انسان ہی وہ کم بخت وجود ہے جو فہم وادراک کی عزیز القدر نعمت کے ہوتے ہوئے جو خدا نے اس کو راہ راست پر چلنے کے لئے دی تھی خود رائی اور تکبر سے اپنے ظلوم وجھول ہونے کی وجہ سے اس امانت کا غلط استعمال کرتا ہے' ہر لحظ گناہ اور گمراہی میں پھنس کر اپنے اوپر سزا کا وبال لاتا ہے اور دنیا کے لئے عذاب مجسم بنا ہوا ہے! یہی وہ بدقسمت انسان ہے جو خدا کے احکام سے منحرف ہو کر غیر خدا کے حکموں پر چلتا ہے اور اس طرح خدا کے ساتھ غیر خدا کو شریک کر کے شرک کے گناہ عظیم کا مجرم بنتا ہے۔ (تذ۔۲:۱۴۵'۱۴۶)

Marfat.com

اٰیَاتُہَا ۵۴ | ۳۴ سُوۡرَۃُ سَبَاٍ مَکِّیَّۃٌ ۵۸ | رَکُوۡعَاتُہَا ۶

ترجمہ المشرقیؒ: ۱۸ آیات | بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ | ترجمہ مولانا جالندھریؒ: ۳۶ آیات

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الۡاَرۡضِ وَلَہُ الۡحَمۡدُ فِی الۡاٰخِرَۃِ ؕ وَھُوَ
الۡحَکِیۡمُ الۡخَبِیۡرُ ۝۱ یَعۡلَمُ مَا یَلِجُ فِی الۡاَرۡضِ وَمَا یَخۡرُجُ مِنۡہَا وَمَا یَنۡزِلُ مِنَ السَّمَآءِ
وَمَا یَعۡرُجُ فِیۡہَا ؕ وَھُوَ الرَّحِیۡمُ الۡغَفُوۡرُ ۝۲ وَقَالَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا لَا تَاۡتِیۡنَا
السَّاعَۃُ ؕ قُلۡ بَلٰی وَرَبِّیۡ لَتَاۡتِیَنَّکُمۡ ۙ عٰلِمِ الۡغَیۡبِ ۚ لَا یَعۡزُبُ عَنۡہُ مِثۡقَالُ
ذَرَّۃٍ فِی السَّمٰوٰتِ وَلَا فِی الۡاَرۡضِ وَلَاۤ اَصۡغَرُ مِنۡ ذٰلِکَ وَلَاۤ اَکۡبَرُ اِلَّا فِیۡ کِتٰبٍ
مُّبِیۡنٍ ۝۳ۙ لِّیَجۡزِیَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؕ اُولٰٓئِکَ لَہُمۡ مَّغۡفِرَۃٌ وَّرِزۡقٌ
کَرِیۡمٌ ۝۴ وَالَّذِیۡنَ سَعَوۡ فِیۡۤ اٰیٰتِنَا مُعٰجِزِیۡنَ اُولٰٓئِکَ لَہُمۡ عَذَابٌ مِّنۡ رِّجۡزٍ اَلِیۡمٌ ۝۵
وَیَرَی الَّذِیۡنَ اُوۡتُوا الۡعِلۡمَ الَّذِیۡۤ اُنۡزِلَ اِلَیۡکَ مِنۡ رَّبِّکَ ھُوَ الۡحَقَّ ۙ
وَیَہۡدِیۡۤ اِلٰی صِرَاطِ الۡعَزِیۡزِ الۡحَمِیۡدِ ۝۶

سب تعریف خدا ہی کو (سزاوار) ہے (جو سب چیزوں کا مالک ہے یعنی) وہ کہ جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب اسی کا ہے اور آخرت میں بھی اسی کی تعریف ہے اور وہ حکمت والا اور خبردار ہے۔ ① (ف) جو کچھ زمین میں داخل ہوتا ہے اور جو اس میں سے نکلتا ہے اور جو آسمان سے اترتا ہے اور جو اس پر چڑھتا ہے سب اس کو معلوم ہے اور وہ مہربان اور بخشنے والا ہے۔ ② (ف) اور کافر کہتے ہیں کہ (قیامت کی) گھڑی ہم پر نہیں آئے گی۔ کہہ دو کیوں نہیں (آئے گی) میرے پروردگار کی قسم وہ تم پر ضرور آکر رہے گی (وہ پروردگار غیب جاننے والا ہے۔ (ف) آسمان وزمین میں ذرہ بھر چیز بھی اس سے پوشیدہ نہیں بلکہ ذرے سے چھوٹی اور ذرے سے بڑی جسقدر چیزیں ہیں ایک روشن اور دیدہ زیب کتاب میں درج ہیں۔ ③ (تذ۔۲:۱۸) (اور یہ سب کچھ اس روشن کتاب میں اس لئے ضبط تحریر میں ہے) تاکہ خدا ایماندار و صالح العمل قوم کو (ان کے اعمال کا پورا حساب لگا کر) ان کو جزا دے اور یہی وہ قومیں ہیں جن سے (ان کے چھوٹے چھوٹے گناہوں کے متعلق) پردہ پوشی کی جائیگی اور ان کو باعزت رزق دیا جائے گا۔ ④ (تک۔۱:۳۴۶) اور جنہوں نے ہماری آیتوں میں کوشش کی کہ ہمیں ہرا دیں گے ان کے لئے سخت درد دینے والے عذاب کی سزا ہے۔ ⑤ (ف) اور وہ لوگ جن کو (ان کے صحیفہ فطرت کے بغور مطالعے کے باعث) علم دیا گیا ہے وہ دیکھ لیتے ہیں کہ اس قرآن میں جو کچھ تیری طرف تیرے پروردگار کی جناب سے وحی کیا گیا وہ برحق ہے اور (اس) صاحب عزت وحمد خدا کے رستہ کی طرف لے جا رہا ہے (جو قوموں کو عزت اور حمد کی منزل تک پہنچانا چاہتا ہے)۔ ⑥ (تک۔۱:۳۴۶)

وَقَالَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا ہَلۡ نَدُلُّکُمۡ عَلٰی رَجُلٍ یُّنَبِّئُکُمۡ اِذَا مُزِّقۡتُمۡ کُلَّ مُمَزَّقٍ ۙ
اِنَّکُمۡ لَفِیۡ خَلۡقٍ جَدِیۡدٍ ۚ﴿۷﴾ اَفۡتَرٰی عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا اَمۡ بِہٖ جِنَّۃٌ ؕ بَلِ الَّذِیۡنَ
لَا یُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡاٰخِرَۃِ فِی الۡعَذَابِ وَ الضَّلٰلِ الۡبَعِیۡدِ ﴿۸﴾ اَفَلَمۡ یَرَوۡا اِلٰی مَا بَیۡنَ اَیۡدِیۡہِمۡ
وَ مَا خَلۡفَہُمۡ مِّنَ السَّمَآءِ وَ الۡاَرۡضِ ؕ اِنۡ نَّشَاۡ نَخۡسِفۡ بِہِمُ الۡاَرۡضَ اَوۡ نُسۡقِطۡ
عَلَیۡہِمۡ کِسَفًا مِّنَ السَّمَآءِ ؕ اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیَۃً لِّکُلِّ عَبۡدٍ مُّنِیۡبٍ ﴿۹﴾ ع وَ لَقَدۡ ع۹
اٰتَیۡنَا دَاوٗدَ مِنَّا فَضۡلًا ؕ یٰجِبَالُ اَوِّبِیۡ مَعَہٗ وَ الطَّیۡرَ ۚ وَ اَلَنَّا لَہُ
الۡحَدِیۡدَ ﴿ۙ۱۰﴾ اَنِ اعۡمَلۡ سٰبِغٰتٍ وَّ قَدِّرۡ فِی السَّرۡدِ وَ اعۡمَلُوۡا صَالِحًا ؕ اِنِّیۡ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ
بَصِیۡرٌ ﴿۱۱﴾

اور کافر کہتے ہیں کہ بھلا ہم تمہیں ایسا آدمی بتائیں جو ہمیں خبر دیتا ہے کہ جب تم (مر کر) بالکل پارہ پارہ ہو جاؤ گے تو نئے سرے سے پیدا ہو گئے۔ ⑦ (ف) یا تو اس نے خدا پر جھوٹ باندھ لیا ہے یا اسے جنون ہے۔ بات یہ ہے کہ جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے وہ آفت اور پرلے درجے کی گمراہی میں (مبتلا) ہیں۔ ⑧ (ف) تو کیا منکرین خدا نے آسمان اور زمین کے اس حصے پر جو ان کے سامنے ہے اور جو ان کے پس پشت ہے، غور نہیں کیا اور کیا وہ اس صحیفہ قدرت پر تامل کرنے کے بعد اس نتیجے پر نہیں پہنچے کہ اگر ہم چاہیں گے تو چند لمحوں کے اندر اندر ان کو زمین میں دھنسا دیں گے یا اور کچھ نہیں تو آسمان سے ایک ٹکڑا بادل یا بجلی کا پھینک کر ہی ہلاک کر دینگے۔ (تذ۔۲:۲۴) اس میں ہر بندے کے لئے جو رجوع کرنے والا ہے ایک نشانی ہے۔ ⑨ (ف) اور ہم نے بیشک داوُدؑ کو (یعنی اس کی قوم اور اس کی حکومت کو) اپنے ہاں سے فضیلت اور برتری عطا کی۔ (صحیفہ فطرت کے مطالعے سے اس کی قوم کو وہ علم حاصل ہوا کہ ہم نے بالآخر پہاڑوں اور پرندوں کو کہہ دیا کہ) اے پہاڑو اور پرندو! تم اس کے ساتھ ساتھ ہی (خدا کی طرف) رجوع کرو۔ اور ہم نے (اس کو لوہے کی باریک تاریں بنانے کا وہ علم عطا کیا کہ) لوہا اس کے واسطے نرم کر دیا۔ ⑩ (تک۔۱: ۳۴۷۔ حد: ۷۶) پھر داوُدؑ کو کہا کہ کشادہ (زرہیں) بنائے اور ان کی کڑیوں کے جوڑنے میں پوری کاریگری کرے (کیونکہ) دنیا کے اس کارگاہ سعی و عمل میں یہی مناسب ہے کہ ایسے صالح عمل کرتے جاؤ۔ میں بے شک جو کچھ تم کر رہے ہو نہایت باریک بینی سے دیکھ رہا ہوں۔ ⑪ (تک۔۱: ۳۴۷۔ حد: ۷۶)

Marfat.com

وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَّرَوَاحُهَا شَهْرٌ ۚ وَاَسَلْنَا لَهٗ عَيْنَ الْقِطْرِ ؕ
وَمِنَ الْجِنِّ مَنْ يَّعْمَلُ بَيْنَ يَدَيْهِ بِاِذْنِ رَبِّهٖ ؕ وَمَنْ يَّزِغْ مِنْهُمْ عَنْ اَمْرِنَا نُذِقْهُ
مِنْ عَذَابِ السَّعِيْرِ ﴿۱۲﴾ يَعْمَلُوْنَ لَهٗ مَا يَشَآءُ مِنْ مَّحَارِيْبَ وَتَمَاثِيْلَ وَجِفَانٍ
كَالْجَوَابِ وَقُدُوْرٍ رّٰسِيٰتٍ ؕ اِعْمَلُوْٓا اٰلَ دَاوٗدَ شُكْرًا ؕ وَقَلِيْلٌ مِّنْ عِبَادِيَ
الشَّكُوْرُ ﴿۱۳﴾ فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ مَا دَلَّهُمْ عَلٰى مَوْتِهٖٓ اِلَّا دَآبَّةُ
الْاَرْضِ تَاْكُلُ مِنْسَاَتَهٗ ۚ فَلَمَّا خَرَّ تَبَيَّنَتِ الْجِنُّ اَنْ لَّوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ الْغَيْبَ
مَا لَبِثُوْا فِي الْعَذَابِ الْمُهِيْنِ ﴿۱۴﴾

اور ہم نے ہوا کو سلیمانؑ کے (تابع کر دیا) وہ ایک ماہ تک صبح کو چلا کرتی تھی اور ایک ماہ تک شام کو اور (تانبے کی صنعت کو اس کے عہد میں اس قدر فروغ ہوا کہ) ہم نے اس کیلئے پگھلا ہوا تانبے کا چشمہ بہا دیا اور (اس کے پاس) دیو صورت قوی ہیکل مزدور تھے جو اس کی نگرانی میں خدا کے حکم سے کام کرتے تھے اور جوان میں سے (کام چوری کر کے) ہمارے حکم سے پھر جاتا تھا تو اس کو بھڑکتی آگ کا عذاب چکھاتے تھے۔ ﴿۱۲﴾ (حد: ۱۶۴: ۱۶۵) وہ مزدور سلیمانؑ کیلئے محرابیں اور مورتیں اور حوضوں جتنے بڑے لگن اور جمی رہنے والی دیگیں تیار کرتے تھے (اور ہم سلیمانؑ کی ان مادی ترقیات کو دیکھ دیکھ کر خوش ہوتے اور کہتے کہ) اے آل داؤدؑ خدا کی نعمتوں کی قدر کرتے کرتے عمل کرتے جاؤ کیونکہ میرے بندوں میں سے بہت ہی کم ہیں جو میرے (صحیفہ فطرت کے) قدر دان ہیں۔ ﴿۱۳﴾[1] (تک۔۱: ۳۴۸۔ حد: ۷۶) پھر جب ہم نے ان کے لئے موت کا حکم صادر کیا تو کسی چیز سے ان کا مرنا معلوم نہ ہوا مگر گھن کے کیڑے سے جو ان کے عصا کو کھاتا رہا، جب عصا گر پڑا تب جنوں کو معلوم ہوا (اور کہنے لگے) کہ اگر وہ غیب جانتے ہوتے تو ذلت کی تکلیف میں نہ رہتے۔ ﴿۱۴﴾ (ف)

[1] (۱۰۔۱۳) حضرت داؤدؑ اور حضرت سلیمانؑ کے دوران بادشاہت کے کارناموں کو چوتھی بار (پہلی بار حضرت داؤدؑ و دیگر انبیاء کے کارناموں کا ذکر سورہ ص میں شد و مد سے کیا تھا پھر اس کے بعد یہی ذکر سورہ الانبیاء میں کیا۔ پھر تیسری بار سورہ النمل میں ان کے علمی کارناموں کا ذکر کیا۔) بالتفصیل بیان کر کے کہ حضرت داؤدؑ نے پہاڑوں اور پرندوں کو مسخر کیا تھا اور انہوں نے لوہے کی صنعت کی ترقی بدرجہ کمال پہنچا کر اس حد تک باریک زرہیں اپنی فوج کو ناقابل شکست بنانے کے لئے پیدا کی تھیں کہ لوگوں کو گمان ہو گیا تھا کہ لوہا ان کے ہاتھ میں موم کی طرح پگھل جاتا تھا وغیرہ وغیرہ۔ الغرض یہ بیان کر کے مسلمانوں کو احساس دلایا کہ از روئے قرآن عمل صالح صحیفہ فطرت کی اشیاء کی صحیح قدر دانی ہے۔ (اس) تفصیل سے مسلمانوں کو بار بار معلوم ہو کہ راہ راست سے کس قدر دور بھٹک گئے ہیں۔ (تک۔۱: ۳۴۷)

Marfat.com

لَقَدْ كَانَ لِسَبَاٍ فِيْ مَسْكَنِهِمْ اٰيَةٌ ۚ جَنَّتٰنِ عَنْ يَّمِيْنٍ وَّشِمَالٍ ۬ؕ كُلُوْا مِنْ رِّزْقِ رَبِّكُمْ وَاشْكُرُوْا لَهٗ ؕ بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ وَّرَبٌّ غَفُوْرٌ ⑮ فَاَعْرَضُوْا فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ سَيْلَ الْعَرِمِ وَبَدَّلْنٰهُمْ بِجَنَّتَيْهِمْ جَنَّتَيْنِ ذَوَاتَيْ اُكُلٍ خَمْطٍ وَّاَثْلٍ وَّشَيْءٍ مِّنْ سِدْرٍ قَلِيْلٍ ⑯ ذٰلِكَ جَزَيْنٰهُمْ بِمَا كَفَرُوْا ؕ وَهَلْ نُجٰزِيْۤ اِلَّا الْكَفُوْرَ ⑰

بے شک قوم سبا کیلئے ان کے (عظیم الشان) شہر ہیں (جوانہوں نے علم فطرت کے زور پر آباد اور پر رونق کیا تھا خدا کی طرف سے ایک عظیم الشان) اشارہ (اس امر کا) تھا (کہ دیکھو صحیفہ فطرت کے علم سے کیا کیا ترقیاں دنیا میں ہوسکتی ہیں) وہ دو عظیم الشان باغ تھے دائیں اور بائیں (جن میں یہ ترقیاں کی تھیں) تو دیکھ کر ہم نے شاباش دی اور کہا کہ) اپنے پروردگار کا دیا ہوا رزق (خوب) کھاؤ اور اس کی (فطرت کی) قدر دانی کرتے جاؤ (کیونکہ تمہارے عمل کا نتیجہ) ایک نہایت (عظیم الشان اور) پاکیزہ شہر ہے اور (تمہارا) پروردگار (بھی تمہیں ایسا ملا ہے جو) تمہاری درماندگیوں پر پردہ ڈالنے والا ہے۔ ⑮ (حد:۷۷) تو انہوں نے (شکر گزاری سے) منہ پھیر لیا پس ہم نے ان پر زور کا سیلاب چھوڑ دیا اور انہیں ان کے باغوں کے بدلے دو ایسے باغ دیئے جن کے میوے بدمزہ تھے اور جن میں کچھ تو جھاؤ تھا اور تھوڑی سی بیریاں۔ ⑯ [ا] (ف) یہ تھی سزا جو ہم نے ان کو کفر کی پاداش میں دی اور کیا سوائے کافر قوم کے ہم کسی اور کو بھی ایسا بدلہ دیتے ہیں؟ (تذ۔ا:۹۶)۔ ⑰ (تذ۔۲:۳۰۵)

[ا] (۱۵۔۱۶) قوم سبا کے دارالحکومت شہر مآرب کے جنوب میں سدِ مآرب (یعنی دو پہاڑوں کے درمیان ایک عظیم الشان دیوار ڈیڑھ سوفٹ لمبی اور پچاس فٹ چوڑی (۸۰۰ قبل مسیح کے زمانے میں) تیار اس لئے کی تھی کہ پانی کو روکا جائے اور اس روکے ہوئے پانی سے باغات سیراب کئے جائیں۔ الغرض اس دیوار کے ذریعے سے سرسبز باغوں کے بنانے کا ذکر کر کے بتایا کہ اس قوم نے بعد میں ناشکری کی اور ایک سخت ترین سیلاب نے ان کے لگائے ہوئے باغوں کو تباہ کر دیا گویا جتلایا کہ جب تک وہ صحیفہ فطرت کی اشیاء کی قدر کرتے رہے ان کو آسودگی دی اور جب غفلت اور عیش وعشرت میں پڑ گئے ان کو ہلاک کر دیا۔ اس تاریخی قصے کے بیان کرنے سے مسلمانوں کو ابدالآباد تک سبق دینا تھا کہ انتہائی مادی ترقی، پیہم سعی وعمل اور سرگرمی سے تسخیر اشیائے فطرت دین اسلام کا واحد منتہا ہے اور جب تک قوم پورے طور پر ان کاموں میں لگی رہتی ہے خدا سے انعام پاتی ہے لیکن جب قوم کے افراد نعمتوں کے حاصل کرنے کے بعد سست عمل اور کاہل ہو جاتے ہیں خدا کی طرف سے عذاب لاحق ہوتا ہے اور اس قوم کو ہلاک کر دینا لازم ہو جاتا ہے۔ (تک۔ا:۳۴۹)

Marfat.com

وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْقُرَى الَّتِي بَارَكْنَا فِيهَا قُرًى ظَاهِرَةً وَقَدَّرْنَا فِيهَا
السَّيْرَ ۖ سِيرُوا فِيهَا لَيَالِيَ وَأَيَّامًا آمِنِينَ ﴿١٨﴾ فَقَالُوا رَبَّنَا بَاعِدْ بَيْنَ أَسْفَارِنَا
وَظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ فَجَعَلْنَاهُمْ أَحَادِيثَ وَمَزَّقْنَاهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ
لِكُلِّ صَبَّارٍ شَكُورٍ ﴿١٩﴾ وَلَقَدْ صَدَّقَ عَلَيْهِمْ إِبْلِيسُ ظَنَّهُ فَاتَّبَعُوهُ إِلَّا فَرِيقًا
مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿٢٠﴾ وَمَا كَانَ لَهُ عَلَيْهِمْ مِنْ سُلْطَانٍ إِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يُؤْمِنُ
بِالْآخِرَةِ مِمَّنْ هُوَ مِنْهَا فِي شَكٍّ ۗ وَرَبُّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ حَفِيظٌ ﴿٢١﴾ قُلِ ادْعُوا ع ۲/۱۲
الَّذِينَ زَعَمْتُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ ۖ لَا يَمْلِكُونَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِي السَّمَاوَاتِ وَلَا فِي
الْأَرْضِ وَمَا لَهُمْ فِيهِمَا مِنْ شِرْكٍ وَمَا لَهُ مِنْهُمْ مِنْ ظَهِيرٍ ﴿٢٢﴾ وَلَا تَنْفَعُ
الشَّفَاعَةُ عِنْدَهُ إِلَّا لِمَنْ أَذِنَ لَهُ ۚ حَتَّىٰ إِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ قَالُوا مَاذَا
قَالَ رَبُّكُمْ ۖ قَالُوا الْحَقَّ ۖ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ ﴿٢٣﴾

اور ہم نے ان کے اور (شام کی) ان بستیوں کے درمیان جن میں ہم نے برکت دی تھی (ایک دوسرے کے متصل) دیہات بنائے تھے جو سامنے نظر آتے تھے اوران میں آمد و رفت کا اندازہ مقرر تھا کہ رات دن بے خوف و خطر چلتے رہو۔ ⑱ (ف) تو انہوں نے دعا کی کہ اے پروردگار ہماری مسافتوں میں بعد (اور طول پیدا) کر دے اور (اس سے) انہوں نے اپنے حق میں ظلم کیا تو ہم نے (انہیں نابود کر کے) ان کے افسانے بنا دیئے اور انہیں بالکل منتشر کر دیا اس میں ہر صابر و شاکر کے لئے نشانیاں ہیں۔ ⑲ (ف) اور شیطان نے ان کے بارے میں اپنا خیال سچ کر دکھایا کہ مومنوں کی ایک جماعت کے سوا وہ اس کے پیچھے چل پڑے۔ ⑳ (ف) اور اس کا ان پر کچھ زور نہ تھا مگر (ہمارا) مقصود یہ تھا کہ جو لوگ آخرت میں شک رکھتے ہیں ان سے ان لوگوں کو جو اس پر ایمان رکھتے تھے متمیز کر دیں اور تمہارا پروردگار ہر چیز پر نگہبان ہے۔ ㉑ (ف) کہہ دو کہ جن کو تم خدا کے سوا (معبود) خیال کرتے ہو ان کو بلاؤ۔ وہ آسمانوں اور زمین میں ذرہ بھر چیز کے بھی مالک نہیں اور نہ ان میں ان کی شرکت ہے اور نہ ان میں سے کوئی خدا کا مددگار ہے۔ ㉒ (ف) اور خدا کے ہاں (کسی کے لئے) سفارش فائدہ نہ دے گی مگر اس کے لئے جس کے بارے میں وہ اجازت بخشے۔ یہاں تک کہ جب ان کے دلوں سے اضطراب دور کر دیا جائے گا تو کہیں گے کہ تمہارے پروردگار نے کیا فرمایا ہے (فرشتے) کہیں گے کہ حق (فرمایا ہے) اور وہ عالی رتبہ اور گرامی قدر ہے۔ ㉓ (ف)

قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ قُلِ اللّٰهُ ۙ وَاِنَّاۤ اَوْ اِيَّاكُمْ لَعَلٰى هُدًى
اَوْ فِىْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۲۴﴾ قُلْ لَّا تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّاۤ اَجْرَمْنَا وَلَا نُسْـَٔلُ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۵﴾
قُلْ يَجْمَعُ بَيْنَنَا رَبُّنَا ثُمَّ يَفْتَحُ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ ؕ وَهُوَ الْفَتَّاحُ الْعَلِيْمُ ﴿۲۶﴾ قُلْ اَرُوْنِىَ
الَّذِيْنَ اَلْحَقْتُمْ بِهٖ شُرَكَآءَ كَلَّا ؕ بَلْ هُوَ اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۲۷﴾ وَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا
كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۸﴾ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى
هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۲۹﴾ قُلْ لَّكُمْ مِّيْعَادُ يَوْمٍ لَّا تَسْتَاْخِرُوْنَ
عَنْهُ سَاعَةً وَّلَا تَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿۳۰﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ بِهٰذَا
الْقُرْاٰنِ وَلَا بِالَّذِىْ بَيْنَ يَدَيْهِ ؕ وَلَوْ تَرٰۤى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ مَوْقُوْفُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۖۚ
يَرْجِعُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضِ الْقَوْلَ ۚ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا
لَوْلَاۤ اَنْتُمْ لَكُنَّا مُؤْمِنِيْنَ ﴿۳۱﴾

پوچھو کہ تم کو آسمانوں اورزمین سے کون رزق دیتا ہے کہو کہ خدا اور ہم یا تم (یاتو) سیدھے رستے پر ہیں یا صریح گمراہی میں۔ ﴿۲۴﴾ (ف) کہہ دو کہ نہ ہمارے گناہوں کی تم سے پرسش ہوگی اور نہ تمہارے اعمال کی ہم سے پرسش ہوگی۔ ﴿۲۵﴾ (ف) کہہ دو کہ ہمارا پروردگار ہم کو جمع کرے گا پھر ہمارے درمیان انصاف کے ساتھ فیصلہ کردے گا اور وہ خوب فیصلہ کرنے والا اور صاحب علم ہے۔ ﴿۲۶﴾ (ف) کہو کہ مجھے وہ لوگ تو دکھاؤ جن کو تم نے شریک (خدا) بنا کر اس کے ساتھ ملا رکھا ہے، کوئی نہیں بلکہ وہی (اکیلا) خدا غالب (اور) حکمت والا ہے۔ ﴿۲۷﴾ (ف) اور اے محمد ﷺ! ہم نے تم کو تمام دنیا کے لوگوں کی طرف قاصد بنا کر بھیجا ہے تاکہ تم ہمارے قانون پر چلنے والوں کو اجتماعی بہبودی کی خوش آئند خبر اور ہمارے منکروں کو دائمی عذاب کا پیغام پہنچا دو۔ لیکن اکثر لوگ ابھی تک اس واقع الامر سے مطلع نہیں ہوئے کہ تمہارا پیغام تمام عالم کے نام ہے۔ ﴿۲۸﴾[1] (تذ۔۱:۴:۲۰۴) اور کہتے ہیں کہ اگر تم سچ کہتے ہو تو یہ (قیامت کا) وعدہ کب وقوع میں آئے گا۔ ﴿۲۹﴾ (ف) کہہ دو کہ تم سے ایک دن کا وعدہ ہے جس سے نہ ایک گھڑی پیچھے رہو گے نہ آگے بڑھو گے۔ ﴿۳۰﴾ (ف) اور جو کافر ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہم نہ تو اس قرآن کو مانیں گے اور نہ ان (کتابوں) کو جو اس سے پہلے کی ہیں اور کاش (ان) ظالموں کو تم اس وقت دیکھو جب یہ اپنے پروردگار کے سامنے کھڑے ہوں گے اور ایک دوسرے سے رد و کد کر رہے ہوں گے جو لوگ کمزور سمجھے جاتے تھے وہ بڑے لوگوں سے کہیں گے کہ اگر تم نہ ہوتے تو ہم ضرور مومن ہو جاتے۔ ﴿۳۱﴾ (ف)

[1] اسلام اور سب باتوں سے قطع نظر ”امر بالمعروف“ کا سراپا مجسمہ اور ”نہی عن المنکر“ کا مکمل ضابطہ ہی تھا مگر اور سب مذاہب کی ←

قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْٓا اَنَحْنُ صَدَدْنٰكُمْ عَنِ الْهُدٰى
بَعْدَ اِذْ جَآءَكُمْ بَلْ كُنْتُمْ مُّجْرِمِيْنَ ۝۳۲ وَقَالَ الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِيْنَ
اسْتَكْبَرُوْا بَلْ مَكْرُ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ اِذْ تَاْمُرُوْنَنَآ اَنْ نَّكْفُرَ بِاللّٰهِ وَنَجْعَلَ لَهٗٓ
اَنْدَادًا ؕ وَاَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ ؕ وَجَعَلْنَا الْاَغْلٰلَ فِيْٓ اَعْنَاقِ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ هَلْ يُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝۳۳ وَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْ قَرْيَةٍ
مِّنْ نَّذِيْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَآ ۙ اِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ۝۳۴ وَقَالُوْا
نَحْنُ اَكْثَرُ اَمْوَالًا وَّاَوْلَادًا ۙ وَّمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ۝۳۵ قُلْ اِنَّ رَبِّيْ يَبْسُطُ الرِّزْقَ
لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝۳۶

بڑے لوگ کمزوروں سے کہیں گے کہ بھلا ہم نے تم کو ہدایت سے جب وہ تمہارے پاس آچکی تھی روکا تھا؟ (نہیں) بلکہ تمہیں گنہگار تھے۔ ۳۲ (ف) اور کمزور لوگ بڑے لوگوں سے کہیں گے (نہیں) بلکہ (تمہاری) رات دن کی چالوں نے (ہمیں روک رکھا تھا) جب تم ہم سے کہتے تھے کہ ہم خدا سے کفر کریں اور اس کا شریک بنائیں۔ اور جب وہ عذاب کو دیکھیں گے تو دل میں پشیمان ہوں گے اور ہم کافروں کی گردنوں میں طوق ڈال دیں گے۔ پس جو عملاً وہ کرتے تھے ان ہی کا ان کو بدلہ ملے گا۔ ۳۳ (ف) اور لوگو! ہم نے کسی قوم میں کوئی ڈرانے والا نہیں بھیجا مگر یہ کہ اس کے آسودہ حال لوگوں نے (جو غریبوں کے خون پر پل کر عیش و عشرت میں لگے تھے) کہا کہ ہم (جس سعی و عمل کی طرف تم بلا کر ہماری نیندوں کو حرام کر رہے ہو اور) جو پیغام تم دے کر بھیجے گئے ہو ہم اس کے منکر ہیں۔ ۳۴ (تک۔۱:۳۴۹) کہا کہ ہم (پہلے ہی) مال و اولاد کے اعتبار سے کثرت کے مالک ہیں اس لئے ہم کو عذاب کس طرح لاحق ہوگا۔ ۳۵ (تک۔۱:۳۴۹) اے پیغمبر! کہہ دے کہ بے شک میرا پروردگار جس کیلئے مناسب سمجھتا ہے رزق کی فراخی عطا کر دیتا ہے یا اس کو اندازے کے مطابق دیتا ہے لیکن اکثر لوگ اس کا علم نہیں رکھتے (کہ یہ قبض و بسط کس قانون کے مطابق ہوتا ہے) ۳۶۔ (تذ۔۲:۱۶۳)

← غیر مانند' اس کی حیثیت خالصۃً داعیانہ تھی' اس کی نسبت بزرگ تر تھی' وہ ختم رسالت کی تمامیت اور پیام اخیر کی قطعیت کا حکم رکھتا تھا' اس میں پیغام خدا کی انانیت' اور انتخاب رب العرش کی رعونت تھی...... (خدائے زمین و آسمان کی نگاہوں میں اسلام ہی پسندیدہ ترین مذہب ہے: ۳:۱۸) اس میں تقویت نفس کا ہیجان اور اجماع خلق کا اضطرار تھا' دعوت جہان اس کا مایہ خمیر اور کل کائنات اس کی مشار الیہ تھی۔ (تذ۔۱:۲۰۳)

وَمَآ اَمۡوَالُكُمۡ وَلَاۤ اَوۡلَادُكُمۡ بِالَّتِیۡ تُقَرِّبُكُمۡ عِنۡدَنَا زُلۡفٰٓی اِلَّا مَنۡ اٰمَنَ وَعَمِلَ
صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ لَهُمۡ جَزَآءُ الضِّعۡفِ بِمَا عَمِلُوۡا وَهُمۡ فِی الۡغُرُفٰتِ اٰمِنُوۡنَ ﴿۳۷﴾
وَالَّذِیۡنَ یَسۡعَوۡنَ فِیۡۤ اٰیٰتِنَا مُعٰجِزِیۡنَ اُولٰٓئِكَ فِی الۡعَذَابِ مُحۡضَرُوۡنَ ﴿۳۸﴾ قُلۡ اِنَّ
رَبِّیۡ یَبۡسُطُ الرِّزۡقَ لِمَنۡ یَّشَآءُ مِنۡ عِبَادِهٖ وَیَقۡدِرُ لَهٗ ؕ وَمَاۤ اَنۡفَقۡتُمۡ مِّنۡ
شَیۡءٍ فَهُوَ یُخۡلِفُهٗ ۚ وَهُوَ خَیۡرُ الرّٰزِقِیۡنَ ﴿۳۹﴾ وَیَوۡمَ یَحۡشُرُهُمۡ جَمِیۡعًا ثُمَّ یَقُوۡلُ
لِلۡمَلٰٓئِكَةِ اَهٰۤؤُلَآءِ اِیَّاكُمۡ كَانُوۡا یَعۡبُدُوۡنَ ﴿۴۰﴾ قَالُوۡا سُبۡحٰنَكَ اَنۡتَ وَلِیُّنَا مِنۡ
دُوۡنِهِمۡ ۚ بَلۡ كَانُوۡا یَعۡبُدُوۡنَ الۡجِنَّ ۚ اَكۡثَرُهُمۡ بِهِمۡ مُّؤۡمِنُوۡنَ ﴿۴۱﴾

اور (یادرکھو کہ) تمہارے مال اور اولاد تمہارے لئے وہ عذاب الٰہی بن سکتے ہیں کہ ان کے باعث قوم کے غافل ہو جانے سے ہلاکت نزدیک ہو سکتی ہے اور وہ پھر (جیسا کہ تم مال و اولاد کے شروع میں دیئے جانے کے وقت سمجھتے تھے کہ یہ تم کو تمہارے سعی و عمل کی وجہ سے اس لئے حاصل ہوئے ہیں کہ ہم خدا کے بنائے ہوئے راہ راست پر چل کر اس کے مقرب بن گئے تھے تو اب تمہارے کاہل ہو جانے کے بعد یہ مال اولاد) ایسے نہیں کہ تم کو مقرب بنادیں الاّ وہ قوم اس کی مقرب ہوتی ہے جس نے خدا کی بنائی ہوئی سعی و عمل کی راہ پر ایمانداری سے یقین کر کے مناسب عمل کیا تو وہ لوگ ہیں (نہ کہ تم) جن کو دوہری جزا ان کے عمل کے باعث ملے گی اور وہی بڑے شاندار بالا خانوں میں امن سے رہیں گے۔﴿۳۷﴾ (تک۔ا:۳۵۰) لیکن وہ لوگ جو ہمارے احکام کے متعلق ایسا سعی و عمل اختیار کرتے ہیں جو ہمارے (قانون) کو ہرا دینا چاہتا ہے وہی عذاب کیلئے ہمارے سامنے حاضر ہونگے۔﴿۳۸﴾ (تک۔ا:۳۵۰) اے محمد ﷺ! کہہ دو کہ خدا جن قوموں اور بندوں کو پورے طور پر مناسب سمجھتا ہے ان کو رزق کی فراخی دیتا ہے ورنہ اس میں کمی کر دیتا ہے اور اگر تم مال و جان کی قربانی کرو گے تو وہ اس کی جزا قائم رکھتا ہے اور وہی بہتر رزق دینے والا ہے۔﴿۳۹﴾ (تک۔ا:۳۵۰) اور جس دن وہ ان سب کو جمع کرے گا پھر فرشتوں سے فرمائے گا کیا یہ لوگ تم کو پوجا کرتے تھے۔﴿۴۰﴾ (ف) وہ کہیں گے تو پاک ہے۔ تو ہی ہمارا دوست ہے نہ یہ بلکہ یہ جنات کو پوجا کرتے تھے۔ اور اکثر انہی کو مانتے تھے۔﴿۴۱﴾ (ف)

فَالْيَوْمَ لَا يَمْلِكُ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ نَّفْعًا وَّلَا ضَرًّا ۗ وَنَقُولُ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا
ذُوقُوا عَذَابَ النَّارِ الَّتِي كُنتُم بِهَا تُكَذِّبُونَ ﴿٤٢﴾ وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ
قَالُوا مَا هَٰذَا إِلَّا رَجُلٌ يُرِيدُ أَن يَصُدَّكُمْ عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ آبَاؤُكُمْ ۚ وَقَالُوا
مَا هَٰذَا إِلَّا إِفْكٌ مُّفْتَرًى ۚ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلْحَقِّ لَمَّا جَاءَهُمْ ۙ إِنْ هَٰذَا
إِلَّا سِحْرٌ مُّبِينٌ ﴿٤٣﴾ وَمَا آتَيْنَاهُم مِّن كُتُبٍ يَدْرُسُونَهَا ۖ وَمَا أَرْسَلْنَا إِلَيْهِمْ
قَبْلَكَ مِن نَّذِيرٍ ﴿٤٤﴾ وَكَذَّبَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ۙ وَمَا بَلَغُوا مِعْشَارَ مَا آتَيْنَاهُمْ
فَكَذَّبُوا رُسُلِي ۖ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيرِ ﴿٤٥﴾ قُلْ إِنَّمَا أَعِظُكُم بِوَاحِدَةٍ ۖ أَن تَقُومُوا لِلَّهِ ع ۵
مَثْنَىٰ وَفُرَادَىٰ ثُمَّ تَتَفَكَّرُوا ۚ مَا بِصَاحِبِكُم مِّن جِنَّةٍ ۚ إِنْ هُوَ إِلَّا نَذِيرٌ لَّكُم
بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ ﴿٤٦﴾ قُلْ مَا سَأَلْتُكُم مِّنْ أَجْرٍ فَهُوَ لَكُمْ ۖ إِنْ أَجْرِيَ
إِلَّا عَلَى اللَّهِ ۖ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ﴿٤٧﴾

تو آج تم میں سے کوئی کسی کو نفع اور نقصان پہنچانے کا اختیار نہیں رکھتا اور ہم ظالموں سے کہیں گے کہ دوزخ کے عذاب کا جس کو تم جھوٹ سمجھتے تھے مزا چکھو۔ (۴۲) (ف) اور جب ان کو ہماری روشن آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو کہتے ہیں یہ ایک (ایسا) شخص ہے جو چاہتا ہے کہ جن چیزوں کی تمہارے باپ دادا پرستش کیا کرتے تھے ان سے تم کو روک دے اور (یہ بھی) کہتے ہیں کہ یہ (قرآن) محض جھوٹ ہے جو (اپنی طرف سے) بنالیا گیا ہے اور کافروں کے پاس جب حق آیا تو اس کے بارے میں کہنے لگے کہ یہ تو صریح جادو ہے۔ (۴۳) (ف) اور ہم نے نہ تو ان (مشرکوں) کو کتابیں دیں جن کو یہ پڑھتے ہیں اور نہ تم سے پہلے ان کی طرف کوئی ڈرانے والا بھیجا مگر انہوں نے تکذیب کی۔ (۴۴) (ف) اور جو لوگ ان سے پہلے تھے انہوں نے تکذیب کی تھی اور جو کچھ ہم نے انکو دیا تھا یہ اس کے دسویں حصے کو بھی نہیں پہنچے تو انہوں نے میرے پیغمبروں کو جھٹلایا سو میرا عذاب کیسا ہوا۔ (۴۵) (ف) کہہ دو کہ میں تمہیں صرف ایک بات کی نصیحت کرتا ہوں کہ تم خدا کے لئے دو دو اور اکیلے اکیلے کھڑے ہو جاؤ۔ پھر غور کرو۔ تمہارے رفیق کو سودا نہیں۔ (ف) رسول خدا تو تم لوگوں کو ایک عذاب شدید کے عین آگے آگے ڈرانے والے ہیں۔ (۴۶) (تذ-۲: ۲۵) کہہ دو کہ میں نے تم سے کچھ صلہ مانگا ہو تو وہ تم ہی کو (مبارک رہے) میرا صلہ خدا ہی کے ذمے ہے اور وہ ہر چیز سے خبردار ہے۔ (۴۷) (ف)

Marfat.com

قُلۡ اِنَّ رَبِّیۡ یَقۡذِفُ بِالۡحَقِّ ۚ عَلَّامُ الۡغُیُوۡبِ ﴿۴۸﴾ قُلۡ جَآءَ الۡحَقُّ وَمَا یُبۡدِئُ الۡبَاطِلُ
وَمَا یُعِیۡدُ ﴿۴۹﴾ قُلۡ اِنۡ ضَلَلۡتُ فَاِنَّمَاۤ اَضِلُّ عَلٰی نَفۡسِیۡ ۚ وَاِنِ اهۡتَدَیۡتُ فَبِمَا
یُوۡحِیۡۤ اِلَیَّ رَبِّیۡ ؕ اِنَّہٗ سَمِیۡعٌ قَرِیۡبٌ ﴿۵۰﴾ وَلَوۡ تَرٰۤی اِذۡ فَزِعُوۡا فَلَا فَوۡتَ وَاُخِذُوۡا مِنۡ
مَّکَانٍ قَرِیۡبٍ ﴿۵۱﴾ وَّقَالُوۡۤا اٰمَنَّا بِہٖ ۚ وَاَنّٰی لَہُمُ التَّنَاوُشُ مِنۡ مَّکَانٍۭ بَعِیۡدٍ ﴿۵۲﴾
وَّقَدۡ کَفَرُوۡا بِہٖ مِنۡ قَبۡلُ ۚ وَیَقۡذِفُوۡنَ بِالۡغَیۡبِ مِنۡ مَّکَانٍۭ بَعِیۡدٍ ﴿۵۳﴾ وَحِیۡلَ
بَیۡنَہُمۡ وَبَیۡنَ مَا یَشۡتَہُوۡنَ کَمَا فُعِلَ بِاَشۡیَاعِہِمۡ مِّنۡ قَبۡلُ ؕ اِنَّہُمۡ کَانُوۡا فِیۡ
شَکٍّ مُّرِیۡبٍ ﴿۵۴﴾ ع ۹ / ۱۲

کہہ دو کہ میرا پروردگار اوپر سے حق اتارتا ہے (اور وہ) غیب کی باتوں کو جاننے والا ہے۔ ﴿۴۸﴾ (ف) کہہ دو کہ حق آچکا اور (معبود) باطل نہ تو پہلی بار پیدا کرسکتا ہے اور نہ دوبارہ پیدا کرے گا۔ ﴿۴۹﴾ (ف) کہہ دو کہ اگر میں گمراہ ہوں تو میری گمراہی کا ضرر مجھی کو ہے اور اگر ہدایت پر ہوں تو یہ اس کا طفیل ہے جو میرا پروردگار میری طرف وحی بھیجتا ہے۔ بیشک وہ سننے والا (اور) نزدیک ہے۔ ﴿۵۰﴾ (ف) اور کاش تم دیکھو جب یہ گھبرا جائیں گے تو (عذاب سے) بچ نہیں سکیں گے اور نزدیک ہی سے پکڑ لئے جائیں گے۔ ﴿۵۱﴾ (ف) اور کہیں گے کہ ہم اس پر ایمان لے آئے اور (اب) اتنی دور سے ان کا ہاتھ ایمان کے لینے کو کیونکر پہنچ سکتا ہے۔ ﴿۵۲﴾ (ف) اور پہلے تو اس سے انکار کرتے رہے اور بن دیکھے دور ہی سے (ظن کے) تیر چلاتے رہے۔ ﴿۵۳﴾ (ف) ان میں اور ان کی خواہش کی چیزوں میں پردہ حائل کردیا گیا جیسا کہ پہلے ان کے ہم جنسوں سے کیا گیا وہ بھی الجھن میں ڈالنے والے شک میں پڑے ہوئے تھے۔ ﴿۵۴﴾ (ف)

آیاتہا ۴۵ — ۳۵ سُوۡرَۃُ فَاطِرٍ مَّکِّیَّۃٌ ۸۶ — رکوعاتہا ۵

ترجمہ المشرقیؒ : ۳۴ آیات — ترجمہ مولانا جالندھریؒ : ۱۱ آیات

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ جَاعِلِ الۡمَلٰٓئِکَۃِ رُسُلًا اُولِیۡۤ اَجۡنِحَۃٍ مَّثۡنٰی
وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ؕ یَزِیۡدُ فِی الۡخَلۡقِ مَا یَشَآءُ ؕ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ ﴿۱﴾

سب تعریف کا سزاوار وہ آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والا ہے جس نے ملائکہ (یعنی ان عظیم الشان ربانی قوتوں کو جو کائنات کے انتظام میں لگی ہیں اور جو اس کائنات کے ہر محکمے کے نظام کو قانون قدرت کے احکام کے مطابق چلا رہی ہیں) کو دو دو، تین تین، چار چار "پروں" والا بنایا (گویا ان کے فرائض کے مطابق ان کو کئی مختلف پروں (یعنی قوتوں) کا مالک بنایا تاکہ نظام صحیح طور پر چل سکے)۔ وہ خدا اپنی پیدائش میں جو شے مناسب سمجھتا ہے زیادہ کردیتا ہے کیونکہ وہ درحقیقت ہر بات کو (عمدہ طور پر سرانجام دینے پر) قادر ہے۔ ﴿۱﴾ (تک۔۱:۱۳۵)

Marfat.com

مَا يَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا ۚ وَمَا يُمْسِكْ ۙ فَلَا مُرْسِلَ
لَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝٢ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ
عَلَيْكُمْ ۭ هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللّٰهِ يَرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَاۗءِ وَالْاَرْضِ ۭ لَآ اِلٰهَ
اِلَّا هُوَ ڮ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ۝٣ وَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ ۭ
وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝٤ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ
الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۪ وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ۝٥ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمْ عَدُوٌّ
فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا ۭ اِنَّمَا يَدْعُوْا حِزْبَهٗ لِيَكُوْنُوْا مِنْ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ۝٦ اَلَّذِيْنَ
كَفَرُوْا لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ڛ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ
وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ ۝٧ ع اَفَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ سُوْۗءُ عَمَلِهٖ فَرَاٰهُ حَسَنًا ۭ فَاِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ ع ۷/۱۳
مَنْ يَّشَاۗءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَاۗءُ ڮ فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُكَ عَلَيْهِمْ حَسَرٰتٍ ۭ
اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ۝٨

خداجواپنی رحمت (کا دروازہ) کھول دے تو کوئی اس کو بند کرنے والا نہیں اور جو بند کر دے اس کے بعد کوئی اس کو کھولنے والا نہیں اور وہ غالب حکمت والا ہے۔(ف) کشائش اور تنگی خدا کے اختیار میں ہے۔ ② (تک۔۱:۳۵۱) اے ساکنان زمین! خدا کی نعمتوں کو جو تم کو دی گئی ہیں یاد کیا کرو اور غور کرو کہ کیا فی الحقیقت خدا کے سوا کوئی اور وجود بھی ہے جو اس قدر طاقت رکھے کہ تم کو آسمان اور زمین سے رزق پہنچائے۔ (تذ۔۱:۲۱۴) اس کے سوا کوئی معبود نہیں پس تم کہاں بہکے پھرتے ہو۔ ③ (ف) اور (اے پیغمبر) اگر یہ لوگ تم کو جھٹلائیں تو تم سے پہلے بھی پیغمبر جھٹلائے گئے ہیں۔ اور (سب) کام خدا ہی کی طرف لوٹائے جائیں گے۔ ④ (ف) لوگو خدا کا وعدہ سچا ہے تو دنیا کی ترغیبیں تمہیں دھوکا نہ دیں اس لئے سعی وعمل میں لگے رہو۔ (تک۔۱:۳۵۱) اور نہ (شیطان) فریب دینے والا تمہیں فریب دے۔ ⑤ (ف) شیطان تمہارا دشمن ہے (تک۔۱:۳۵۱) تم بھی اسے دشمن ہی سمجھو۔ وہ اپنے (پیرووں کے) گروہ کو بلاتا ہے تاکہ وہ دوزخ والوں میں ہوں۔ ⑥ کافر سخت عذاب سے دوچار ہونگے۔ (تک۔۱:۳۵۱) اور جو ایمان لائے اور عمل نیک کرتے رہے ان کے لئے بخشش اور بڑا ثواب ہے۔ ⑦ (ف) بھلا جس شخص کو اسکے اعمال بد آراستہ کر کے دکھائے جائیں اور وہ ان کو عمدہ سمجھنے لگے تو (کیا وہ نیکوکار آدمی جیسا ہوسکتا ہے) بیشک خدا جس کو چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے۔ (ف) تم صبر کرو کہیں ان کفار مکہ پر افسوس کرتے کرتے تمہاری جان ہی ہلاک نہ ہو جائے۔ خدا کو سب کچھ علم ہے جو یہ مکار تمہارے خلاف کر رہے ہیں۔ ⑧ (ف۔۱:۳۵۱)

وَاللّٰهُ الَّذِیْۤ اَرْسَلَ الرِّیٰحَ فَتُثِیْرُ سَحَابًا فَسُقْنٰهُ اِلٰى بَلَدٍ مَّیِّتٍ فَاَحْیَیْنَا
بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ كَذٰلِكَ النُّشُوْرُ ﴿۹﴾ مَنْ كَانَ یُرِیْدُ الْعِزَّةَ فَلِلّٰهِ
الْعِزَّةُ جَمِیْعًا ؕ اِلَیْهِ یَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّیِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ یَرْفَعُهٗ ؕ
وَالَّذِیْنَ یَمْكُرُوْنَ السَّیِّاٰتِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِیْدٌ ؕ وَمَكْرُ اُولٰٓىٕكَ هُوَ یَبُوْرُ ﴿۱۰﴾
وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ جَعَلَكُمْ اَزْوَاجًا ؕ وَمَا تَحْمِلُ مِنْ
اُنْثٰى وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِهٖ ؕ وَمَا یُعَمَّرُ مِنْ مُّعَمَّرٍ وَّلَا یُنْقَصُ مِنْ عُمُرِهٖۤ اِلَّا
فِیْ كِتٰبٍ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ یَسِیْرٌ ﴿۱۱﴾ وَمَا یَسْتَوِی الْبَحْرٰنِ ۖۗ هٰذَا عَذْبٌ
فُرَاتٌ سَآىٕغٌ شَرَابُهٗ وَهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ ؕ وَمِنْ كُلٍّ تَاْكُلُوْنَ لَحْمًا طَرِیًّا
وَّتَسْتَخْرِجُوْنَ حِلْیَةً تَلْبَسُوْنَهَا ۚ وَتَرَى الْفُلْكَ فِیْهِ مَوَاخِرَ لِتَبْتَغُوْا مِنْ
فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۲﴾

خدا ہی تو ہے جو ہوائیں چلاتا ہے اور وہ بادل کو ابھارتی ہیں پھر ہم ان کو ایک بے جان شہر کی طرف چلاتے ہیں پھر اس زمین کو اس کے مرنے کے بعد زندہ کر دیتے ہیں اسی طرح مردوں کو بھی اٹھنا ہوگا۔ (ف) جس طرح بادل کے پانی سے مردہ زمین زندہ ہو جاتی ہے اسی طرح قومیں ہدایت کے ترشح سے زندہ ہو جاتی ہیں۔ ﴿۹﴾ (تک۔ا:۳۵۱) اور جو شخص عزت کا طلب گار ہے تو عزت تو سب خدا ہی کی ہے۔ (ف) سب نیک عمل خدا کی طرف چڑھتے ہیں اور نیک عملوں والی قوم کو خدا ہی بلند کرتا ہے (تک۔ا:۳۵۲) اور جو لوگ برے برے مکر کرتے ہیں ان کے لئے سخت عذاب ہے اور ان کا مکر نابود ہو جائے گا۔ ﴿۱۰﴾ (ف) خدا ہی نے مٹی کے دور بینی جراثیم سے تمہاری پیدائش کی ابتداء کی پھر نطفہ سے تمہاری پیدائش کی۔ اب جو بچہ ماں کے پیٹ میں ہے اس کا علم صرف خدا کو ہے اور اگر کوئی کافی عمر کے بعد بوڑھا ہوتا ہے اور کسی کی عمر گھٹ جاتی ہے تو وہ سب کچھ ایک کتاب میں لکھا ہے (یعنی قانون فطرت کے مطابق جو رہتا ہے اس کی عمر زیادہ ہو جاتی ہے اور جو فطرت کے گناہ کرتا رہتا ہے وہ جلد مر جاتا ہے۔ (تک۔ا:۳۵۲) بیشک یہ خدا کو آسان ہے۔ ﴿۱۱﴾ (ف) اور دونوں دریا مل کر یکساں نہیں ہو جاتے یہ تو میٹھا ہے پیاس بجھانے والا جس کا پانی خوشگوار ہے اور یہ کھاری ہے کڑوا۔ اور سب سے تم تازہ گوشت کھاتے ہو اور زیور نکالتے ہو جسے پہنتے ہو اور تم دریا میں کشتیوں کو دیکھتے ہو کہ (پانی کو) پھاڑتی چلی آتی ہیں تاکہ تم اس کے فضل سے (معاش) تلاش کرو اور تاکہ شکر کرو۔ ﴿۱۲﴾ (ف)

Marfat.com

يُولِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُولِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ۙ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۖ
كُلٌّ يَّجْرِي لِأَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ ذَٰلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ۚ وَالَّذِينَ تَدْعُونَ
مِن دُونِهِ مَا يَمْلِكُونَ مِن قِطْمِيرٍ ﴿١٣﴾ إِن تَدْعُوهُمْ لَا يَسْمَعُوا دُعَاءَكُمْ ۖ وَلَوْ
سَمِعُوا مَا اسْتَجَابُوا لَكُمْ ۖ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكْفُرُونَ بِشِرْكِكُمْ ۚ وَلَا يُنَبِّئُكَ
مِثْلُ خَبِيرٍ ﴿١٤﴾ يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَنتُمُ الْفُقَرَاءُ إِلَى اللَّهِ ۖ وَاللَّهُ هُوَ الْغَنِيُّ
الْحَمِيدُ ﴿١٥﴾ إِن يَشَأْ يُذْهِبْكُمْ وَيَأْتِ بِخَلْقٍ جَدِيدٍ ﴿١٦﴾ وَمَا ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ
بِعَزِيزٍ ﴿١٧﴾ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ ۚ وَإِن تَدْعُ مُثْقَلَةٌ إِلَىٰ حِمْلِهَا
لَا يُحْمَلْ مِنْهُ شَيْءٌ وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَىٰ ۗ إِنَّمَا تُنذِرُ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُم
بِالْغَيْبِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ ۚ وَمَن تَزَكَّىٰ فَإِنَّمَا يَتَزَكَّىٰ لِنَفْسِهِ ۚ وَإِلَى اللَّهِ
الْمَصِيرُ ﴿١٨﴾

وہ خدا رات اور دن کا سلسلہ جاری رکھتا ہے اور اسی لئے اس نے سورج اور چاند کو تمہارے نفع کیلئے مسخر کیا اور یہ سب سلسلہ ایک مقررہ مدت کیلئے ہے۔ (تک۔۱:۳۵۲) یہی خدا تمہارا پروردگار ہے اسی کی بادشاہی ہے اور جن لوگوں کو تم اس کے سوا پکارتے ہو وہ کھجور کی گٹھلی کے چھلکے کے برابر بھی تو (کسی چیز کے) مالک نہیں۔﴿۱۳﴾ (ف) اگر تم ان کو پکارو تو وہ تمہاری پکار نہ سنیں اور اگر سن بھی لیں تو تمہاری بات کو قبول نہ کرسکیں اور قیامت کے روز تمہارے شرک سے انکار کر دینگے۔ اور (خدائے) باخبر کی طرح تم کو کوئی خبر نہیں دے گا۔﴿۱۴﴾ (ف) اے ساکنان زمین! تم سب کے سب کسی حال اور رنگ ڈھنگ میں ہو بہر نوع اس خدائے عظیم کے محتاج ہو، اس کے لطف و کرم کے محتاج ہو، ہدایت اور رہنمائی کے محتاج ہو، قانون پر چلنے کے محتاج ہو۔ اور اس کی یہ شان ہے کہ وہ تم سب سے حتماً بے نیاز ہے اور باوجود اس بے نیازی کے سزاوار حمد ہے۔﴿۱۵﴾ (تذ۔۱:۳۴) وہ اس قدر بے پرواخدا ہے کہ اگر تمہارے اعمال کو دیکھ کر مناسب سمجھے تو تم سب کو تختہ زمین سے یکسر اچک لے اور کسی نئی مخلوق کو تمہاری جگہ لا بسائے۔﴿۱۶﴾ (تذ۔۱:۳۴) اور جانے رہو کہ یہ خدا کیلئے کچھ بھی دشوار نہیں۔ (وہ تم سے پہلے بارہا اسی طرح کر چکا ہے اور پھر کرنے میں اس کو کوئی تکلیف نہیں ہوتی)۔﴿۱۷﴾ (تذ۔۱:۳۴) اور کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کے بوجھ کو نہ اٹھائے گا اور اگر کوئی بوجھل شخص کسی دوسرے کو اس کا بوجھ اٹھانے کیلئے بلائے تو خواہ وہ اس کا عزیز بھی ہو اس کا بوجھ اٹھایا نہیں جائے گا۔ (تذ۔۲:۱۵۸) اے پیغمبر تم انہی لوگوں کو نصیحت کر سکتے ہو جو بن دیکھے اپنے پروردگار سے ڈرتے اور نماز بالالتزام پڑھتے ہیں۔ (ف) اور اے پیغمبر! جو شخص اس دنیا میں اصلاح پذیر ہو گیا تو اس میں اس کا اپنا ہی فائدہ ہے، اپنی ہی دنیاوی بہتری ہے، اجتماعی اور ذاتی بہبودی ہے اور بالآخر تو فیہ جزاوسزا کیلئے تو سب نے خدا ہی کی طرف لوٹنا ہے۔﴿۱۸﴾ (تذ۔۲:۲۰۸)

وَمَا يَسۡتَوِى الۡاَعۡمٰى وَ الۡبَصِيۡرُ ۙ ﴿۱۹﴾ وَلَا الظُّلُمٰتُ وَلَا النُّوۡرُ ۙ ﴿۲۰﴾ وَلَا الظِّلُّ وَلَا
الۡحَرُوۡرُ ۚ ﴿۲۱﴾ وَمَا يَسۡتَوِى الۡاَحۡيَآءُ وَلَا الۡاَمۡوَاتُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُسۡمِعُ مَنۡ يَّشَآءُ ۚ وَمَاۤ
اَنۡتَ بِمُسۡمِعٍ مَّنۡ فِى الۡقُبُوۡرِ ﴿۲۲﴾ اِنۡ اَنۡتَ اِلَّا نَذِيۡرٌ ﴿۲۳﴾ اِنَّاۤ اَرۡسَلۡنٰكَ بِالۡحَـقِّ بَشِيۡرًا
وَّنَذِيۡرًا ؕ وَاِنۡ مِّنۡ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيۡهَا نَذِيۡرٌ ﴿۲۴﴾ وَاِنۡ يُّكَذِّبُوۡكَ فَقَدۡ كَذَّبَ الَّذِيۡنَ
مِنۡ قَبۡلِهِمۡ ۚ جَآءَتۡهُمۡ رُسُلُهُمۡ بِالۡبَيِّنٰتِ وَبِالزُّبُرِ وَبِالۡكِتٰبِ الۡمُنِيۡرِ ﴿۲۵﴾ ثُمَّ اَخَذۡتُ
الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا فَكَيۡفَ كَانَ نَكِيۡرِ ﴿۲۶﴾ ع ۳ ۱۲ ۱۵

اور کیا وہ شخص جو اس نظام عالم اور اس کے دستور سزا و جزا کو بغور ملاحظہ کر رہا ہے اس اندھے کے برابر ہو سکتا ہے جس کو قانون طبیعت کی کچھ خبر نہیں۔ ﴿۱۹﴾ (تذ۔۲:۲۰۸) کیا اندھیرا اور اجالا یکساں ہو سکتے ہیں؟ ﴿۲۰﴾ (تذ۔۲:۲۰۸) اور چھاؤں اور دھوپ ایک نتیجہ پیدا کر سکتے ہیں؟ ﴿۲۱﴾ (تذ۔۲:۲۰۸) اور مردہ اور بے حس لوگ بھی بھلا کہیں زندہ اور بیدار قوموں کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔ خدا ہی جس قوم کو مناسب سمجھتا ہے اس دنیا کے نظام کو سمجھنے کی استعداد عطا کرتا ہے اور اے محمد ﷺ! تم کیونکر ان لوگوں کو جو قبروں میں پڑے سو رہے ہیں کچھ سمجھا سکو گے۔ ﴿۲۲﴾ (تذ۔۲:۲۰۸) تم تو عذاب خدا سے ڈرانے والے ہو اور بس (ڈرنا یا نہ ڈرنا ان کے اپنے اختیار میں ہے)۔ ﴿۲۳﴾ (تذ۔۲:۲۰۸) اور اس میں شک نہیں کہ ہم نے تم کو اس آئین جلیل (قرآن) کی معیت میں بشیر و نذیر بنا کر ہی بھیجا ہے اور کوئی امت ایسی ہوئی بھی نہیں جس میں ہماری طرف سے کوئی نہ کوئی ڈرانے والا نہ ہو گزرا ہو۔ ﴿۲۴﴾ (تذ۔۲:۲۰۸) اور اگر ان اہل عرب نے آج تم کو جھٹلانے کی ٹھان لی ہے تو کچھ پروا نہیں جو کم بخت لوگ ان سے پہلے ہو گزرے ہیں وہ بھی اپنے اپنے وقتوں میں ہمارے قاصدوں کو جھٹلا چکے ہیں حالانکہ وہ ان کے پاس اس صحیفہ کائنات کے روشن اور کھلے کھلے دلائل (البینت) اور قانون خدا کے ناقابل انکار صحیفے (الزبر) بلکہ جریدہ فطرت کی اس روشن کتاب کا صحیح علم (الکتب المنیر) لے کر آئے تھے ﴿۲۵﴾ (تذ۔۲:۲۰۸) پھر جب لوگوں نے ان کے کہے پر کچھ توجہ نہ کی تو ہم نے بھی منکروں کو دھر پکڑا اور تم نے دیکھ لیا ہوگا کہ ہماری ناخوشی ان کے حق میں کیسی زبوں ہوئی۔ ﴿۲۶﴾ (تذ۔۲:۲۰۸)

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ ثَمَرٰتٍ مُّخْتَلِفًا
اَلْوَانُهَا ؕ وَمِنَ الْجِبَالِ جُدَدٌۢ بِيْضٌ وَّحُمْرٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهَا وَغَرَابِيْبُ سُوْدٌ ﴿۲۷﴾
وَمِنَ النَّاسِ وَالدَّوَآبِّ وَالْاَنْعَامِ مُخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ كَذٰلِكَ ؕ اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ
مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ غَفُوْرٌ ﴿۲۸﴾

کیا تو نے اس امر کی طرف توجہ نہیں کی کہ خدا نے آسمان سے پانی اتارا پھر ہم نے اس پانی کے ذریعے سے مختلف رنگوں کے پھل نکالے اور (ملاحظہ کرو) کہ پہاڑوں میں سفید اور سرخ مختلف رنگوں کے طبقے ہیں، نیز بھجنگ کالے (بھی وہاں پر تلاش کرو)۔ ﴿۲۷﴾ (تک۔ا:۳۵۳)۔(دہ۔۲۱۶) اسی طرح پر انسانوں اور جانوروں (مویشیوں) میں بھی مختلف رنگوں والی قسمیں ہیں اور یہ ایک امر واقع ہے جو اسی طرح پر ہے (کَذٰلِکَ)۔ اگر حقیقت کی نظر سے دیکھو تو) خدا کے بندوں میں سے صرف عَالِمْ (یعنی صحیفہ فطرت کا بغور مطالعہ کرنے والے لوگ) ہی صحیح معنوں میں ڈرتے ہیں۔ بے شک خدا بڑا ہی صاحب غلبہ وعزت اور بڑا ہی صاحب غفور و درگزر ہے۔ (یعنی قصوروار امتوں کی غفلتوں پر پردہ ڈالنے والا ہے)۔ ﴿۲۸﴾[ا] (تک۔ا:۳۵۳۔دہ۔۲۱۶)

ا(۲۷۔۲۸) اس آیت (۲۸) کے سیاق اور سباق سے صاف ظاہر ہے از روئے قرآن علما (جس لفظ کا اطلاق آج کل دین اسلام کے مولویوں یا مفسرین قرآن پر نہایت مضحکہ انگیز طور سے ہو رہا ہے اور جس مفہوم کے سوا کوئی دوسرا مفہوم علما کے متعلق مسلمان کے ذہن میں بھی نہیں آتا) صرف وہی لوگ ہیں جو خدا کے اتارے ہوئے آسمان کے پانیوں، زمین کے پھلوں کے مختلف رنگوں، پہاڑوں کے مختلف رنگوں کے طبقوں، کوئلہ کی بھجنگ کالی کانوں، انسان کی زمین پر مختلف رنگوں کی نسلوں، جانوروں کی ہزار ہا مختلف رنگوں کی قسموں کا غور سے مطالعہ کر کے اس صحیفہ فطرت کے فاطر اعظم کے کمال علم، انتہائی قوت اور اس کے اٹل قانون سے خوف زدہ رہتے ہیں اور اس مطالعہ فطرت کے بعد ان کے بدن کے رونگٹے خوف خدا سے کھڑے رہتے ہیں اور اس خوف خدا کے باعث ہی ان کا بنی اسرائیل کے انبیاء سے مشابہ ہونا سجتا ہے کیونکہ علم و خبر کی انتہا ہی ان کے اندر وہ خشیت خدا اور تفہیم قانون خدا پیدا کر دیتی ہے جو انبیاء علیہم السلام کا خاصہ تھی۔ مفسرین یا مولوی صاحبان کو علما کا لقب دینا یا ان کو تعظیماً یا رسماً مولانا (ہمارا خدا) کہنا (جو لفظ قرآن حکیم میں خالصتہ خدائے عز و جل کے لئے مخصوص ہے) حقیقت کا منہ چڑانا اور قوم کی انتہائی جہالت کی دلیل ہے۔ (تک۔ا:۳۵۳، ۳۵۴)

اس عجیب و غریب آیت (۲۸) میں علما کی تعریف از روئے قرآن واضح ہوگئی کہ وہ صرف وہی لوگ ہیں جو خدا کی بنائی ہوئی فطرت کا علم حاصل کرنے میں مصروف ہیں اور یہی وہ لوگ ہیں جو فی الحقیقت خدا کے بنائے ہوئے قانون سے خوف زدہ ہیں (حر:۲۹۳)

قرآن عظیم کے مشہور فیصلے: ﴿انما یخشی اللہ من عبادہ العلمؤ﴾ کے مطابق صرف عالم ہی ہے جو خدا سے صحیح معنوں میں ڈرتا ہے عالم ہی انبیا کی طرح نہ یہودی ہے نہ عیسائی نہ محمدی اور وہ انسان کی سب سفلی ضدوں سے پاک ہے اس لئے اقوام کو موجودہ جہنم سے نکالنے کے لئے کوئی نسخہ سوائے قرآن عظیم کے نسخے کے باقی نہیں رہا کہ علم کی حکومت ہو اور دنیا کو ہر قسم کی سرمایہ داری کی لعنت سے پاک کیا جائے نہیں بلکہ دنیا میں مغربی جمہوریت اور مشرقی کمیونزم کی دونوں لعنتوں کو جو غریب انسانوں اور کمزور اقوام کو کچلنے اور ایک قوم کی اجارہ داری کو قائم کرنے کے ڈھکوسلے ہیں، غریبوں کے حلقے امیروں سے الگ کر کے منطقی طور پر کچل ←

Marfat.com

اِنَّ الَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا
وَّعَلَانِيَةً يَّرْجُوْنَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ ﴿۲۹﴾ لِيُوَفِّيَهُمْ اُجُوْرَهُمْ وَيَزِيْدَهُمْ مِّنْ
فَضْلِهٖ ؕ اِنَّهٗ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ﴿۳۰﴾ وَالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ هُوَ الْحَقُّ
مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِعِبَادِهٖ لَخَبِيْرٌۢ بَصِيْرٌ ﴿۳۱﴾ ثُمَّ اَوْرَثْنَا
الْكِتٰبَ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا ۚ فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ۚ وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ۚ
وَمِنْهُمْ سَابِقٌۢ بِالْخَيْرٰتِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ ﴿۳۲﴾

جولوگ کلام الٰہی کا مطالعہ جیسا کہ اس کا حق ہے کرتے رہے اور جنہوں نے نماز قائم کی اور جو کچھ ہم نے ان کو دے رکھا ہے اس میں سے چھپا کر یا کھلے طور پر ''راہ خدا'' میں خرچ کرتے رہے، بے شک وہ ایسے بیوپار کی آس لگائے بیٹھے ہیں جس میں کبھی گھاٹا ہو نہیں سکتا۔ ﴿۲۹﴾ (تذ۔۲:۲۱۴) خدا ان کو ان کی اجرتیں پوری پوری بھر دے گا اور اپنا فضل ان پر زیادہ کرتا جائیگا کیونکہ وہ بڑا گناہوں پر پردہ ڈالنے والا اور حکم ماننے والوں کا بڑا قدر دان ہے۔ ﴿۳۰﴾ (تذ۔۲:۲۱۴) اور جو شے الکتٰب میں سے ہم نے تم پر وحی کی ہے وہ برحق ہے اور اس شے کی تصدیق کر رہی ہے جو اس کے سامنے ہے۔ بے شک خدا اپنے بندوں (کے اعمال) کے متعلق پورے طور پر باخبر اور ان کو نہایت غور سے دیکھ رہا ہے۔ ﴿۳۱﴾ [1] (حد:۱۱) اے لوگو! پھر ہم نے اپنے بندوں میں سے جس قوم کو اہل سمجھا (یعنی مسلمانان قرون اولیٰ) اس کو قانون خدا (الکتب) کا وارث ٹھہرایا، تو ان کی (آئندہ نسلوں) میں سے کوئی امت ایسی ناخلف ہوگی کہ بد اعمالیوں سے اپنے آپ کو ہلاک کرے گی (ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ) اور کوئی ایسی بھی ہوگی کہ اپنے اوسط درجے کے سعی و عمل سے ہلاکت اور عروج کے بین بین رہے گی (مُّقْتَصِدٌ) اور کوئی ایسی بھی ہوگی جو اپنے انتہائی جہد و عمل سے خدائے عظیم کے عطا کردہ انعاموں کی طرف لپک کر پہنچے گی (سَابِقٌۢ بِالْخَيْرٰتِ) اور یہ آخری حالت کا قائم ہو جانا انتہائے فضل و کرم ہے۔ ﴿۳۲﴾ (تذ۔۱:۱۳۶)

← دیا جائے۔ (حد:۲۵۲)

قرآن عظیم نے اسی رو سے کسی قوم کے امیر مقرر کرنے کا معیار صرف علم اور جسم قرار دیا: ﴿زادہ بسطة فی العلم و الجسم﴾ (۲:۲۴۷) (حد:۲۵۱) (خدا نے طالوت کو اس لئے تمہارا امیر چن لیا ہے کہ ''علم'' اور جسم کے لحاظ سے وہ تم سب سے افضل ہے تک۔۲:۵۲)

علم کا پیدا کیا ہوا حکم دین فطرت کے نزدیک صحیح حکم ہے اس حکم کی بنیاد صحیفہ فطرت کے اس علم پر ہے کہ سب انسان برابر ہیں۔ وکلا اتینا حکما وعلما یعنی ہم نے ان تمام قوموں کو جن کے رہنما ہمارے انبیاء اور بھیجے ہوئے رسول تھے، علم اور حکومت بھی دی کہ وہ اس علم کے زور پر انسانوں پر حکومت کریں۔ (حد:۲۵۰)

[1] دیکھئے نوٹ ۱۰:۳۷

Marfat.com

جَنّٰتُ عَدۡنٍ یَّدۡخُلُوۡنَهَا یُحَلَّوۡنَ فِیۡهَا مِنۡ اَسَاوِرَ مِنۡ ذَهَبٍ وَّ لُؤۡلُؤًا ۚ وَ لِبَاسُهُمۡ
فِیۡهَا حَرِیۡرٌ ﴿۳۳﴾ وَ قَالُوا الۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِیۡۤ اَذۡهَبَ عَنَّا الۡحَزَنَ ؕ اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوۡرٌ
شَكُوۡرُۨ ﴿۳۴﴾ الَّذِیۡۤ اَحَلَّنَا دَارَ الۡمُقَامَةِ مِنۡ فَضۡلِهٖ ۚ لَا یَمَسُّنَا فِیۡهَا نَصَبٌ
وَّ لَا یَمَسُّنَا فِیۡهَا لُغُوۡبٌ ﴿۳۵﴾ وَ الَّذِیۡنَ كَفَرُوۡا لَهُمۡ نَارُ جَهَنَّمَ ۚ لَا یُقۡضٰی عَلَیۡهِمۡ
فَیَمُوۡتُوۡا وَ لَا یُخَفَّفُ عَنۡهُمۡ مِّنۡ عَذَابِهَا ؕ كَذٰلِكَ نَجۡزِیۡ كُلَّ كَفُوۡرٍ ﴿۳۶﴾ وَ هُمۡ
یَصۡطَرِخُوۡنَ فِیۡهَا ۚ رَبَّنَاۤ اَخۡرِجۡنَا نَعۡمَلۡ صَالِحًا غَیۡرَ الَّذِیۡ كُنَّا نَعۡمَلُ ؕ اَوَ لَمۡ
نُعَمِّرۡكُمۡ مَّا یَتَذَكَّرُ فِیۡهِ مَنۡ تَذَكَّرَ وَ جَآءَكُمُ النَّذِیۡرُ ؕ فَذُوۡقُوۡا فَمَا لِلظّٰلِمِیۡنَ
مِنۡ نَّصِیۡرٍ ﴿۳۷﴾ اِنَّ اللّٰهَ عٰلِمُ غَیۡبِ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ؕ اِنَّهٗ عَلِیۡمٌۢ بِذَاتِ ع ۱۱/۱۶
الصُّدُوۡرِ ﴿۳۸﴾

ہمیشگی کے باغات ہونگے جن میں داخل ہونگے اور (ان کی بیویاں) ان باغوں میں سونے کے چمکدار کنگن اور موتیوں (کے ہاروں) کے زیور پہنیں گی اور ان کی (عورتوں) کا لباس ان میں ریشم کا ہوگا (تا کہ مردوں کو پورے طور پر محفوظ کر سکیں)۔﴿۳۳﴾ (حد:۲۲۴) وہ کہیں گے کہ خدا کا شکر ہے جس نے ہم سے غم دور کیا۔ بیشک ہمارا پروردگار بخشنے والا (اور) قدردان ہے۔﴿۳۴﴾ (ف) جس نے ہم کو اپنے فضل سے ہمیشہ کے رہنے کے گھر میں اتارا۔ یہاں نہ ہم کو رنج پہنچے گا اور نہ ہمیں تکان ہوگی۔﴿۳۵﴾ (ف) اور جن لوگوں نے کفر کیا ان کے لئے دوزخ کی آگ ہے نہ انہیں موت آئے گی کہ مرجائیں اور نہ ان کا عذاب ہی ان سے ہلکا کیا جائے گا۔ ہم ہر ایک ناشکرے کو ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں۔﴿۳۶﴾ (ف) وہ اس میں چلائیں گے کہ اے ہمارے پروردگار ہم کو نکال لے (اب) ہم نیک عمل کیا کریں گے نہ وہ جو (پہلے) کرتے تھے۔ کیا ہم نے تم کو اتنی عمر نہیں دی تھی کہ اس میں جو سوچنا چاہتا سوچ لیتا اور تمہارے پاس ڈرانے والا بھی آیا۔ تو اب مزے چکھو، ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔﴿۳۷﴾ (ف) بیشک خدا ہی آسمانوں اور زمین کی پوشیدہ باتوں کا جاننے والا ہے۔ وہ تو دل کے بھیدوں تک سے واقف ہے۔﴿۳۸﴾ (ف)

هُوَ الَّذِيْ جَعَلَكُمْ خَلٰٓئِفَ فِي الْاَرْضِ ؕ فَمَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهٗ ؕ وَلَا يَزِيْدُ الْكٰفِرِيْنَ كُفْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ اِلَّا مَقْتًا ۚ وَلَا يَزِيْدُ الْكٰفِرِيْنَ كُفْرُهُمْ اِلَّا خَسَارًا ﴿۳۹﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ شُرَكَآءَكُمُ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ ۚ اَمْ اٰتَيْنٰهُمْ كِتٰبًا فَهُمْ عَلٰى بَيِّنَتٍ مِّنْهُ ۚ بَلْ اِنْ يَّعِدُ الظّٰلِمُوْنَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا اِلَّا غُرُوْرًا ﴿۴۰﴾ اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا ۚ وَلَئِنْ زَالَتَآ اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا ﴿۴۱﴾ وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَآءَهُمْ نَذِيْرٌ لَّيَكُوْنُنَّ اَهْدٰى مِنْ اِحْدَى الْاُمَمِ ۚ فَلَمَّا جَآءَهُمْ نَذِيْرٌ مَّا زَادَهُمْ اِلَّا نُفُوْرًا ﴿۴۲﴾

لوگو! وہ خدا ہی ہے جس نے تم کو اس زمین میں (تمہاری سعی وعمل کو پسند فرما کر) بادشاہ بنا رکھا ہے تو اس نعمت عظمیٰ کے حصول کے بعد جس قوم نے قانون خدا سے انکار کیا (کَفَرَ) تو اس انکار کی ذمہ داری کا بوجھ بھی اسی کی گردن پر ہے اور قانون خدا سے منکر قوم کو تو انکا انکار خدا کی نگاہوں میں سوائے ناراضگی کے کسی شے کو نہیں بڑھاتا اور کفران نعمت کرنے والی قوم تو سوائے اس کے کہ روز بروز گھاٹے میں رہے کسی اور شے میں ترقی نہیں کرتی۔ ﴿۳۹﴾ (تذ۔ا:۲۶۵) کہہ دو کیا تم نے اپنے ان شریکوں کو دیکھا ہے جنہیں اللہ کو چھوڑ کر پکارتے ہو، مجھے دکھاؤ کہ انہوں نے کونسی زمین پیدا کی ہے یا ان کا کوئی حصہ آسمانوں میں ہے، یا انہیں ہم نے کوئی تحریر دی ہے جو ان کے پاس بطور سند کے ہے اصل یہ ہے کہ ظالم ایک دوسرے کو دھوکہ ہی دے رہے ہیں۔ ﴿۴۰﴾ (حد:۲۱) خدا ہی آسمانوں اور زمین کو تھامے رکھتا ہے کہ ٹل نہ جائیں۔ اگر وہ ٹل جائیں تو خدا کے سوا کوئی ایسا نہیں جو ان کو تھام سکے۔ بیشک وہ بردبار اور بخشنے والا ہے۔ ﴿۴۱﴾ (ف) اور یہ خدا کی سخت سخت قسمیں کھاتے ہیں کہ اگر ان کے پاس کوئی ہدایت کرنے والا آئے تو یہ ہر ایک امت سے بڑھ کر ہدایت پر ہوں، مگر جب ان کے پاس ہدایت کرنے والا آیا تو اس سے ان کو نفرت ہی بڑھی۔ ﴿۴۲﴾ (ف)

Marfat.com

اسۡتِكۡبَارًا فِى الۡاَرۡضِ وَمَكۡرَ السَّيِّئِ ؕ وَلَا يَحِيۡقُ الۡمَكۡرُ السَّيِّئُ اِلَّا بِاَهۡلِهٖ ؕ فَهَلۡ
يَنۡظُرُوۡنَ اِلَّا سُنَّتَ الۡاَوَّلِيۡنَ ۚ فَلَنۡ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَبۡدِيۡلًا ۚ وَلَنۡ تَجِدَ لِسُنَّتِ
اللّٰهِ تَحۡوِيۡلًا ﴿۴۳﴾ اَوَلَمۡ يَسِيۡرُوۡا فِى الۡاَرۡضِ فَيَنۡظُرُوۡا كَيۡفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيۡنَ
مِنۡ قَبۡلِهِمۡ وَكَانُوۡۤا اَشَدَّ مِنۡهُمۡ قُوَّةً ؕ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعۡجِزَهٗ مِنۡ شَىۡءٍ فِى
السَّمٰوٰتِ وَلَا فِى الۡاَرۡضِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ عَلِيۡمًا قَدِيۡرًا ﴿۴۴﴾ وَلَوۡ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ
النَّاسَ بِمَا كَسَبُوۡا مَا تَرَكَ عَلٰى ظَهۡرِهَا مِنۡ دَآبَّةٍ وَّلٰـكِنۡ يُّؤَخِّرُهُمۡ اِلٰٓى
اَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمۡ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِعِبَادِهٖ بَصِيۡرًا ﴿۴۵﴾ ع ۵/۱۷

یعنی (انہوں نے) ملک میں غرور کرنا اور بری چال چلنا (اختیار کیا) اور بری چال کا وبال اس کے چلنے والے ہی پر پڑتا ہے۔ (ف) تو کیا یہ لوگ (جو تنبیہ آئے پیچھے مکر کر رہے ہیں) کسی دوسری شے کا انتظار کر رہے ہیں (سوائے سزا کے) اس (اٹل) قانون کا جوان سے پہلوں کا تھا تو (یادرکھو کہ) تو ہرگز کوئی تبدیلی قانون خدا میں نہ پائیگا اور ہرگز کوئی ردوبدل قانون خدا میں نہ دیکھے گا۔ ﴿۴۳﴾ (حد: ۲۱۷) اور کیا یہ لوگ زمین میں چلے پھرے نہیں تا کہ (خود اپنی آنکھوں سے) دیکھ لیتے کہ ان سے پہلوں کا کیا انجام ہوا حالانکہ وہ ان سے بہت زیادہ طاقتور تھے اور خدا ایسا نہیں کہ زمینوں اور آسمانوں میں کوئی شے اس کو عاجز کر سکے (اور طاقتور قومیں اس کی سزا سے ہمیشہ کیلئے محفوظ رہ سکیں) کیونکہ بے شک وہ بہت ہی بڑا علم والا اور بڑی ہی قدرت والا ہے (وہ جانتا ہے کہ قوت اور طاقت کے زور میں بھی کس طرح قومیں کمزور ہو جاتی ہیں اور کس بہانے سے ان کو خدا کی نافرمانی کی سزا دی جاسکتی ہے۔) ﴿۴۴﴾ (حد: ۱۲۸) اور اگر خدا لوگوں کو ان کے اعمال کے سبب پکڑنے لگتا تو روئے زمین پر ایک چلنے پھرنے والے کو نہ چھوڑتا۔ لیکن وہ ان کو ایک وقت مقرر تک مہلت دیئے جاتا ہے۔ سو جب ان کا وقت آجائے گا تو (ان کے اعمال کا بدلہ دے گا) خدا تو اپنے بندوں کو دیکھ رہا ہے۔ ﴿۴۵﴾ (ف)

اٰيَاتُهَا ۸۳ — ۳۶ سُوۡرَةُ يٰسٓ مَكِّيَّةٌ ۶۰ — رُكُوۡعَاتُهَا ۵

ترجمہ المشرقیؒ: ۲۸ آیات — ترجمہ مولانا جالندھریؒ: ۵۵ آیات

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

يٰسٓ ﴿۱﴾ وَالۡقُرۡاٰنِ الۡحَكِيۡمِ ﴿۲﴾ اِنَّكَ لَمِنَ الۡمُرۡسَلِيۡنَ ﴿۳﴾ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسۡتَقِيۡمٍ ﴿۴﴾

اے سردار قوم! ① (یٰس یعنی سید کا ترجمہ) قرآن حکیم اس بات کا شاہد ہے۔ ② (تذ۔ا:۵۳) کہ بیشک تم خدائے عظیم کے پیغامبروں میں سے ہو۔ ③ (تذ۔ا:۵۳) اور اسی صراط مستقیم پر چل رہے ہو جو مقصود خدا ہے۔ ④ (تذ۔ا:۵۳)

تَنْزِيْلَ الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ۝٥ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ فَهُمْ غٰفِلُوْنَ ۝٦ لَقَدْ
حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰٓى اَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝٧ اِنَّا جَعَلْنَا فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا فَهِيَ
اِلَى الْاَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ ۝٨ وَجَعَلْنَا مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ
خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ۝٩ وَسَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ
تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝١٠ اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَخَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ ۚ فَبَشِّرْهُ
بِمَغْفِرَةٍ وَّاَجْرٍ كَرِيْمٍ ۝١١ اِنَّا نَحْنُ نُحْيِ الْمَوْتٰى وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَاٰثَارَهُمْ ۚ
وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ فِيْٓ اِمَامٍ مُّبِيْنٍ ۝١٢

ع ۱۲

یہ قرآن اس غالب اور انتہائی طور پر رحم کرنے والے خدا کی طرف سے اس لئے اتارا گیا ہے۔⑤ (تک۔۱:۱۹۶) کہ تو اس قوم کو بلاکت سے ڈرائے جن کے باپ داداؤں کی طرف کوئی رسول اب تک نہ آیا تھا اور وہ اب تک غفلت میں ہیں۔⑥ (تک۔۱:۱۹۶) ان میں سے اکثر پر خدا کا عذاب مسلط ہو چکا ہے تو اب وہ ایمان لانے والے نہیں۔⑦ (تک۔۱:۱۹۶) ہم نے ان کی گردنوں میں طوق ڈال رکھے ہیں اور وہ ٹھوڑیوں تک (پھنسے ہوئے ہیں) تو ان کے سر اُلل رہے ہیں۔⑧ (ف) اور ہم نے ان کے آگے بھی دیوار بنادی اور ان کے پیچھے بھی پھر ان پر پردہ ڈال دیا تو یہ دیکھ نہیں سکتے۔⑨ (ف) اور تم ان کو نصیحت کرو یا نہ کرو ان کے لئے برابر ہے وہ ایمان نہیں لانے کے۔⑩ (ف) تم تو صرف اس شخص کو نصیحت کر سکتے ہو جو نصیحت کی پیروی کرے اور خدا سے غائبانہ ڈرے سو اس کو مغفرت اور بڑے ثواب کی بشارت سنا دو۔⑪ (ف) بے شک ہم ہی مردہ اور بے حس قوموں کو زندہ کر دیتے ہیں اور جو اعمال وہ اپنی حیات کو برقرار رکھنے کیلئے پیش کرتی ہیں ان کو اور جو کچھ ان کے بقیہ آثار ہوتے ہیں ان کو لکھ چھوڑتے ہیں اور ہم نے تو سب ضروری امور کو جو اجتماعی موت و حیات کے متعلق ہیں ایک واضح کتاب میں گن رکھا ہے جو علم خدا ہے۔⑫ (تذ۔۲:۱۷)

Marfat.com

وَاضۡرِبۡ لَهُمۡ مَّثَلًا اَصۡحٰبَ الۡقَرۡيَةِ‌ ۘ اِذۡ جَآءَهَا الۡمُرۡسَلُوۡنَ ۚ‏ ﴿۱۳﴾ اِذۡ اَرۡسَلۡنَاۤ اِلَيۡهِمُ
اثۡنَيۡنِ فَكَذَّبُوۡهُمَا فَعَزَّزۡنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوۡۤا اِنَّاۤ اِلَيۡكُمۡ مُّرۡسَلُوۡنَ‏ ﴿۱۴﴾ قَالُوۡا مَاۤ اَنۡتُمۡ
اِلَّا بَشَرٌ مِّثۡلُنَا ۙ وَمَاۤ اَنۡزَلَ الرَّحۡمٰنُ مِنۡ شَىۡءٍ ۙ اِنۡ اَنۡتُمۡ اِلَّا تَكۡذِبُوۡنَ‏ ﴿۱۵﴾ قَالُوۡا
رَبُّنَا يَعۡلَمُ اِنَّاۤ اِلَيۡكُمۡ لَمُرۡسَلُوۡنَ‏ ﴿۱۶﴾ وَمَا عَلَيۡنَاۤ اِلَّا الۡبَلٰغُ الۡمُبِيۡنُ‏ ﴿۱۷﴾ قَالُوۡۤا اِنَّا
تَطَيَّرۡنَا بِكُمۡ‌ ۚ لَئِنۡ لَّمۡ تَنۡتَهُوۡا لَنَرۡجُمَنَّكُمۡ وَلَيَمَسَّنَّكُمۡ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيۡمٌ‏ ﴿۱۸﴾
قَالُوۡا طَآئِرُكُمۡ مَّعَكُمۡ‌ ؕ اَئِنۡ ذُكِّرۡتُمۡ‌ ؕ بَلۡ اَنۡتُمۡ قَوۡمٌ مُّسۡرِفُوۡنَ‏ ﴿۱۹﴾ وَجَآءَ
مِنۡ اَقۡصَا الۡمَدِيۡنَةِ رَجُلٌ يَّسۡعٰى قَالَ يٰقَوۡمِ اتَّبِعُوا الۡمُرۡسَلِيۡنَۙ‏ ﴿۲۰﴾ اتَّبِعُوۡا مَنۡ
لَّا يَسۡـئَلُكُمۡ اَجۡرًا وَّهُمۡ مُّهۡتَدُوۡنَ‏ ﴿۲۱﴾

اور ان سے گاؤں والوں کا قصہ بیان کرو۔ جب ان کے پاس پیغمبر آئے۔ ﴿۱۳﴾ (ف) (یعنی) جب ہم نے ان کی طرف دو (پیغمبر) بھیجے تو انہوں نے ان کو جھٹلایا پھر ہم نے تیسرے سے تقویت دی۔ تو انہوں نے کہا کہ ہم تمہاری طرف پیغمبر ہو کر آئے ہیں۔ ﴿۱۴﴾ (ف) وہ بولے کہ تم (اور کچھ) نہیں مگر ہماری طرح کے آدمی (ہو) اور خدا نے کوئی چیز نازل نہیں کی تم محض جھوٹ بولتے ہو۔ ﴿۱۵﴾ (ف) انہوں نے کہا کہ ہمارا پروردگار جانتا ہے کہ ہم تمہاری طرف (پیغام دے کر) بھیجے گئے ہیں۔ ﴿۱۶﴾ (ف) اور ہمارے ذمے تو صاف صاف پہنچا دینا ہے اور بس۔ ﴿۱۷﴾ (ف) وہ بولے کہ ہم تم کو نامبارک سمجھتے ہیں اگر تم باز نہ آؤ گے تو ہم تمہیں سنگسار کر دیں گے اور تم کو ہم سے دکھ دینے والا عذاب پہنچے گا۔ ﴿۱۸﴾ (ف) انہوں نے کہا کہ تمہاری نحوست تمہارے ساتھ ہو۔ کیا اس لئے کہ تم کو نصیحت کی گئی بلکہ تم ایسے لوگ ہو جو حد سے تجاوز کر گئے۔ ﴿۱۹﴾ (ف) اور شہر کے پرلے کنارے سے ایک آدمی دوڑتا ہوا آیا کہنے لگا کہ اے میری قوم پیغمبروں کے پیچھے چلو۔ ﴿۲۰﴾ (ف) ایسوں کے جو تم سے صلہ نہیں مانگتے اور وہ سیدھے رستے پر ہیں۔ ﴿۲۱﴾ (ف)

Marfat.com

وَمَا لِيَ لَآ اَعْبُدُ الَّذِيْ فَطَرَنِيْ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۲﴾ ءَاَتَّخِذُ مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً
اِنْ يُّرِدْنِ الرَّحْمٰنُ بِضُرٍّ لَّا تُغْنِ عَنِّيْ شَفَاعَتُهُمْ شَيْئًا وَّلَا يُنْقِذُوْنِ ﴿۲۳﴾ اِنِّيْٓ
اِذًا لَّفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۲۴﴾ اِنِّيْٓ اٰمَنْتُ بِرَبِّكُمْ فَاسْمَعُوْنِ ﴿۲۵﴾ قِيْلَ ادْخُلِ
الْجَنَّةَ ۭ قَالَ يٰلَيْتَ قَوْمِيْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۶﴾ بِمَا غَفَرَ لِيْ رَبِّيْ وَجَعَلَنِيْ مِنَ
الْمُكْرَمِيْنَ ﴿۲۷﴾ وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰي قَوْمِهٖ مِنْۢ بَعْدِهٖ مِنْ جُنْدٍ مِّنَ السَّمَاۗءِ
وَمَا كُنَّا مُنْزِلِيْنَ ﴿۲۸﴾ اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ خٰمِدُوْنَ ﴿۲۹﴾
يٰحَسْرَةً عَلَي الْعِبَادِ ۚ مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۳۰﴾ اَلَمْ
يَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ اَنَّهُمْ اِلَيْهِمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ﴿۳۱﴾ وَاِنْ كُلٌّ لَّمَّا
جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ﴿۳۲﴾ وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الْاَرْضُ الْمَيْتَةُ ښ اَحْيَيْنٰهَا وَاَخْرَجْنَا
مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ يَاْكُلُوْنَ ﴿۳۳﴾

اور مجھے کیا ہوگیا ہے کہ اس کا غلام نہیں بنتا جس نے مجھے پیدا کیا۔ (اشارات: ۸۹) اور اسی کی طرف تم کو لوٹ کر جانا ہے۔ ﴿۲۲﴾ (ف) کیا میں ان کو چھوڑ کر اوروں کو معبود بناؤں اگر خدا میرے حق میں نقصان کرنا چاہے تو ان کی سفارش مجھے کچھ بھی فائدہ نہ دے سکے اور نہ وہ مجھ کو چھڑا ہی سکیں۔ ﴿۲۳﴾ (ف) تب تو میں صریح گمراہی میں مبتلا ہوگیا۔ ﴿۲۴﴾ (ف) میں تمہارے پروردگار پر ایمان لایا ہوں سو میری بات سن رکھو۔ ﴿۲۵﴾ (ف) حکم ہوا کہ بہشت میں داخل ہو جاؤ، بولا کاش میری قوم کو خبر ہو۔ ﴿۲۶﴾ (ف) کہ خدا نے مجھے بخش دیا اور عزت والوں میں کیا۔ ﴿۲۷﴾ (ف) اور ہم نے اس کے بعد اس کی قوم پر کوئی لشکر نہیں اتارا اور نہ ہم اتارنے والے تھے ہی۔ ﴿۲۸﴾ (ف) وہ تو صرف ایک چنگھاڑ تھی (آتشیں) سو وہ (اس سے) ناگہاں بجھ کر رہ گئے ﴿۲۹﴾ (ف) بندوں پر افسوس ہے کہ ان کے پاس کوئی پیغمبر نہیں آتا مگر اس سے تمسخر کرتے ہیں۔ ﴿۳۰﴾ (ف) کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ ہم نے ان سے پہلے بہت سے لوگوں کو ہلاک کر دیا تھا۔ اب وہ ان کی طرف لوٹ کر نہیں آئیں گے۔ ﴿۳۱﴾ (ف) اور سب کے سب ہمارے روبرو حاضر کئے جائیں گے۔ ﴿۳۲﴾ (ف) اور کفار مکہ کو خدا کے ہونے کا یقین دلانے کیلئے ایک حیرت انگیز واقعہ اس دنیا میں مردہ زمین ہے، اس کو ہم (پانی برسا کر) زندہ کر دیتے ہیں، پھر اس میں سے ہم اناج کے دانے نکالتے ہیں جن کو یہ کافر کھاتے ہیں۔ ﴿۳۳﴾ (تک۔ا:۱۹۷)

Marfat.com

وَجَعَلْنَا فِيْهَا جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّ اَعْنَابٍ وَّ فَجَّرْنَا فِيْهَا مِنَ الْعُيُوْنِ ۙ﴿۳۴﴾
لِيَاْكُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖ ۙ وَمَا عَمِلَتْهُ اَيْدِيْهِمْ ؕ اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ﴿۳۵﴾ سُبْحٰنَ الَّذِيْ
خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ وَمِنْ اَنْفُسِهِمْ وَ مِمَّا لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۶﴾ وَاٰيَةٌ
لَّهُمُ الَّيْلُ ۚۖ نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ فَاِذَا هُمْ مُّظْلِمُوْنَ ۙ﴿۳۷﴾ وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ
لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ؕ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ﴿۳۸﴾ وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ حَتّٰى عَادَ
كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِيْمِ ﴿۳۹﴾ لَا الشَّمْسُ يَنْۢبَغِيْ لَهَآ اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا الَّيْلُ سَابِقُ
النَّهَارِ ؕ وَ كُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ ﴿۴۰﴾ وَاٰيَةٌ لَّهُمْ اَنَّا حَمَلْنَا ذُرِّيَّتَهُمْ
فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ۙ﴿۴۱﴾ وَخَلَقْنَا لَهُمْ مِّنْ مِّثْلِهٖ مَا يَرْكَبُوْنَ ﴿۴۲﴾ وَاِنْ نَّشَاْ
نُغْرِقْهُمْ فَلَا صَرِيْخَ لَهُمْ وَ لَا هُمْ يُنْقَذُوْنَ ۙ﴿۴۳﴾

اور اسی زمین سے کھجوروں اور انگوروں کے باغ ہم اگاتے ہیں اور اس میں چشمے جاری کرتے ہیں۔ (۳۴) (تک۔ا:۱۹۷) تاکہ یہ کافر اس کے پھلوں کو کھائیں، یہ نعمتیں ان کے ہاتھوں نے تو نہیں بنائیں تو کیا وہ شکر نہیں کرتے۔ (۳۵) (تک۔ا:۱۹۷) وہ خدا پاک ہے جس نے زمین کو نباتات کے اور خود ان کے اور جن چیزوں کی ان کو خبر نہیں سب کے جوڑے بنائے۔ (۳۶) (ف) اور ان (کافرین مکہ) کے لئے (خدا کے موجود ہونے کی) ایک نشانی رات ہے کہ ہم اس میں سے دن (کی روشنی کو کھال کی طرح) کھینچ لیتے ہیں تو ناگہاں وہ اندھیرے میں (سراسیمہ ہوکر) رہ جاتے ہیں۔ (۳۷) (تک۔ا:۱۹۷) اور آفتاب ہے کہ اپنے کسی ایک جائے قرار کی طرف برابر چلا جارہا ہے! لوگو! اس قاہر القویٰ اور غالب العلم خدا کا باندھا ہوا اندازہ اس عظیم الشان شعلہ نور کے حق میں یہی ہے (جس سے ادھر ادھر ہٹنے کی اس بیچارے میں کچھ طاقت نہیں)۔ (۳۸) (تذ۔ا:۲۳) اور چاند کی حرکت کی ہم ہی نے منزلیں مقرر کر دی ہیں تو وہ اس انداز سے کہ اس کا روشن حصہ گھٹتے گھٹتے ایسا ٹیڑھا اور پتلا رہ جاتا ہے جیسے کھجور کی پرانی سوکھی ہوئی ٹہنی۔ (۳۹) (تذ۔ا:۲۳،۲:۱۷) نہ سورج بیچارے میں طاقت ہے کہ اپنے سے کمزور چاند کو لپک کر پکڑ لے، نہ رات ہی سے بن پڑتا ہے کہ دن سے پہل کرے اور یہ اجسام سب کے سب اپنے اپنے فلک اور آسمان میں پڑے تیر رہے ہیں۔ (۴۰) (تذ۔ا:۲۳) اور ایک نشانی ان کے لئے یہ ہے کہ ہم نے ان کی اولاد کو بھری ہوئی کشتی میں سوار کیا۔ (۴۱) (ف) اور ان کے لئے ویسی ہی چیزیں پیدا کیں جن پر وہ سوار ہوتے ہیں۔ (۴۲) (ف) اور اگر ہم چاہیں تو ان کو غرق کر دیں پھر نہ تو ان کا فریادرس ہو اور نہ ان کو رہائی ملے۔ (۴۳) (ف)

اِلَّا رَحۡمَةً مِّنَّا وَمَتَاعًا اِلٰى حِيۡنٍ ﴿۴۴﴾ وَاِذَا قِيۡلَ لَهُمُ اتَّقُوۡا مَا بَيۡنَ اَيۡدِيۡكُمۡ
وَمَا خَلۡفَكُمۡ لَعَلَّكُمۡ تُرۡحَمُوۡنَ ﴿۴۵﴾ وَمَا تَاۡتِيۡهِمۡ مِّنۡ اٰيَةٍ مِّنۡ اٰيٰتِ رَبِّهِمۡ اِلَّا
كَانُوۡا عَنۡهَا مُعۡرِضِيۡنَ ﴿۴۶﴾ وَاِذَا قِيۡلَ لَهُمۡ اَنۡفِقُوۡا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ۙ قَالَ
الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا لِلَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَنُطۡعِمُ مَنۡ لَّوۡ يَشَآءُ اللّٰهُ اَطۡعَمَهٗۤ ۖ اِنۡ اَنۡتُمۡ اِلَّا فِىۡ
ضَلٰلٍ مُّبِيۡنٍ ﴿۴۷﴾ وَيَقُوۡلُوۡنَ مَتٰى هٰذَا الۡوَعۡدُ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ ﴿۴۸﴾
مَا يَنۡظُرُوۡنَ اِلَّا صَيۡحَةً وَّاحِدَةً تَاۡخُذُهُمۡ وَهُمۡ يَخِصِّمُوۡنَ ﴿۴۹﴾ فَلَا يَسۡتَطِيۡعُوۡنَ
تَوۡصِيَةً وَّلَاۤ اِلٰٓى اَهۡلِهِمۡ يَرۡجِعُوۡنَ ﴿۵۰﴾ ع ۳ ۴ وَنُفِخَ فِى الصُّوۡرِ فَاِذَا هُمۡ مِّنَ
الۡاَجۡدَاثِ اِلٰى رَبِّهِمۡ يَنۡسِلُوۡنَ ﴿۵۱﴾

مگر یہ ہماری رحمت اور ایک مدت تک کے فائدے ہیں۔ ﴿۴۴﴾ (ف) اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ جو تمہارے آگے اور جو تمہارے پیچھے ہے اس سے ڈرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔ ﴿۴۵﴾ (ف) اور ان کے پاس ان کے پروردگار کی طرف سے کوئی نشانی نہیں آتی مگر اس سے منہ پھیر لیتے ہیں۔ ﴿۴۶﴾ (ف) اور جب ان کفار مکہ سے کہا جاتا ہے کہ اس میں سے جو اللہ نے تم کو رزق دیا (کچھ حصہ قوم کی بہتری کیلئے) خرچ کرو تو وہ کافر لوگ ایماندار لوگوں (کے پاس جا جا کر بڑے تمسخر سے) کہتے ہیں (کہ ہم تو تمہارے اللہ واللہ کو جانتے نہیں لیکن) کیا ہم اس شخص کو (یعنی تمہارے رسول کو) کھانا دیں جس کو اگر (تمہارا) اللہ چاہتا کھانا دے سکتا تھا (تمہارا خدا ہی رسول کو کیوں کھانا نہیں دیتا اور رسول کیوں ہم سے خیرات مانگتا ہے)۔ (ان انتہائی طور پر ذلیل انسانوں کو کہہ دو کہ) تم نہیں ہو مگر صریح گمراہی میں۔ (انتظار کرو کہ تمہارا حشر کیا ہوتا ہے کیونکہ تم ہمارے رسول کو کہتے ہو کہ وہ کھانا مانگتا ہے وہ تو اگر تم سے کچھ مانگتا ہے تو اپنے لئے ہرگز نہیں مانگتا بلکہ تمام قوم کی بہتری کیلئے مانگتا ہے)۔ ﴿۴۷﴾ (تک ا:۱۹۸۔۱۹۹) اور کہتے ہیں اگر تم سچ کہتے ہو تو یہ وعدہ کب (پورا) ہوگا۔ ﴿۴۸﴾ (ف) یہ تو ایک چنگھاڑ کے منتظر ہیں جو ان کو اس حال میں کہ باہم جھگڑ رہے ہوں گے پکڑے گی۔ ﴿۴۹﴾ (ف) پھر نہ تو وصیت کر سکیں گے اور نہ اپنے گھر والوں میں واپس جا سکیں گے۔ ﴿۵۰﴾ (ف) اور (جس وقت) صور پھونکا جائے گا یہ قبروں سے (نکل کر) اپنے پروردگار کی طرف دوڑ پڑیں گے۔ ﴿۵۱﴾ (ف)

قَالُوْا يٰوَيْلَنَا مَنْۢ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا ۜ هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ
الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۵۲﴾ اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا
مُحْضَرُوْنَ ﴿۵۳﴾ فَالْيَوْمَ لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَّلَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ
تَعْمَلُوْنَ ﴿۵۴﴾ اِنَّ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِيْ شُغُلٍ فٰكِهُوْنَ ﴿۵۵﴾ هُمْ وَاَزْوَاجُهُمْ
فِيْ ظِلٰلٍ عَلَى الْاَرَآئِكِ مُتَّكِـُٔوْنَ ﴿۵۶﴾ لَهُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّلَهُمْ مَّا
يَدَّعُوْنَ ﴿۵۷﴾ سَلٰمٌ ۣ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ ﴿۵۸﴾ وَامْتَازُوا الْيَوْمَ اَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۵۹﴾
اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَيْكُمْ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطٰنَ ۚ اِنَّهٗ لَكُمْ
عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۶۰﴾ وَّاَنِ اعْبُدُوْنِيْ ۭ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿۶۱﴾ وَلَقَدْ اَضَلَّ
مِنْكُمْ جِبِلًّا كَثِيْرًا ۭ اَفَلَمْ تَكُوْنُوْا تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۲﴾ هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِيْ
كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ﴿۶۳﴾ اِصْلَوْهَا الْيَوْمَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿۶۴﴾ اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ
عَلٰٓي اَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَآ اَيْدِيْهِمْ وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۶۵﴾

کہیں گے اے ہے ہمیں ہماری خوابگاہوں سے کس نے (جگا) اٹھایا۔ یہ وہی تو ہے جس کا خدا نے وعدہ کیا تھا اور پیغمبروں نے سچ کہا تھا۔ ﴿۵۲﴾ (ف) صرف ایک زور کی آواز کا ہونا ہوگا کہ سب کے سب ہمارے روبرو آ حاضر ہوں گے۔ ﴿۵۳﴾ (ف) تو آج کے دن کسی شخص پر ذرہ بھر ظلم نہ کیا جائے گا اور تم لوگوں کو اسی بات کی بقیہ اجرت دی جائے گی جو دنیا میں کرتے رہے ہو۔ ﴿۵۴﴾ (تذ۔۲:۱۳۵) اہل جنت اس روز عیش ونشاط کے مشغلے میں ہوں گے۔ ﴿۵۵﴾ (ف) وہ بھی اور ان کی بیویاں بھی سایوں میں تختوں پر تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے۔ ﴿۵۶﴾ (ف) وہاں ان کے لئے میوے اور جو چاہیں گے (موجود ہوگا)۔ ﴿۵۷﴾ (ف) پروردگار مہربان کی طرف سے سلام (کہا جائے گا)۔ ﴿۵۸﴾ (ف) اور گنہگارو! آج الگ ہو جاؤ۔ ﴿۵۹﴾ (ف) اے اولاد آدم! کیا ہم تم کو وقتاً فوقتاً تاکید نہیں کرتے رہے اور کیا ہم نے تم سب کی جبلت سے اس بات کا معنوی عہد نہیں لیا کہ دیکھو شیطان کی غلامی نہ کرنا کیونکہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔ ﴿۶۰﴾ (تذ۔۱:۲۲۸) اور میری ہی "عبادت" اور عملی خدمت میں لگے رہنا کہ یہی صراط مستقیم ہے۔ ﴿۶۱﴾ (تذ۔۱:۲۲۸) اور اس نے تم میں سے بہت سی خلقت کو گمراہ کر دیا تھا تو کیا تم سمجھتے نہیں تھے۔ ﴿۶۲﴾ (ف) یہی وہ جہنم ہے جس کی تمہیں خبر دی جاتی ہے۔ ﴿۶۳﴾ (ف) (سو) جو تم کفر کرتے رہے ہو اس کے بدلے آج اس میں داخل ہو جاؤ۔ ﴿۶۴﴾ (ف) آج ہم ان کے مونہوں پر مہر لگا دیں گے اور جو کچھ یہ کرتے رہے تھے ان کے ہاتھ ہم سے بیان کر دیں گے اور ان کے پاؤں (اس کی) گواہی دیں گے۔ ﴿۶۵﴾ (ف)

وَلَوْ نَشَآءُ لَطَمَسْنَا عَلٰٓی اَعْیُنِهِمْ فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ فَاَنّٰی یُبْصِرُوْنَ ﴿۶۶﴾
وَلَوْ نَشَآءُ لَمَسَخْنٰهُمْ عَلٰی مَكَانَتِهِمْ فَمَا اسْتَطَاعُوْا مُضِیًّا وَّلَا
یَرْجِعُوْنَ ﴿۶۷﴾ وَمَنْ نُّعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِی الْخَلْقِ ؕ اَفَلَا یَعْقِلُوْنَ ﴿۶۸﴾ وَمَا عَلَّمْنٰهُ ع ۴ / ۱۷
الشِّعْرَ وَمَا یَنْۢبَغِیْ لَهٗ ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ وَّقُرْاٰنٌ مُّبِیْنٌ ﴿۶۹﴾ لِّیُنْذِرَ مَنْ
كَانَ حَیًّا وَّیَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَی الْكٰفِرِیْنَ ﴿۷۰﴾ اَوَلَمْ یَرَوْا اَنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ مِّمَّا
عَمِلَتْ اَیْدِیْنَاۤ اَنْعَامًا فَهُمْ لَهَا مٰلِكُوْنَ ﴿۷۱﴾ وَذَلَّلْنٰهَا لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوْبُهُمْ
وَمِنْهَا یَاْكُلُوْنَ ﴿۷۲﴾ وَلَهُمْ فِیْهَا مَنَافِعُ وَمَشَارِبُ ؕ اَفَلَا یَشْكُرُوْنَ ﴿۷۳﴾ وَاتَّخَذُوْا
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لَّعَلَّهُمْ یُنْصَرُوْنَ ﴿۷۴﴾ؕ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ نَصْرَهُمْ ۙ وَهُمْ
لَهُمْ جُنْدٌ مُّحْضَرُوْنَ ﴿۷۵﴾ فَلَا یَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ ۘ اِنَّا نَعْلَمُ مَا یُسِرُّوْنَ وقف لازم
وَمَا یُعْلِنُوْنَ ﴿۷۶﴾

اور اگر ہم چاہیں تو فوراً ان سب کی آنکھوں سے بینائی اچک لیں اور پھر یہ رستے کی طرف دوڑیں تو کہاں سے دیکھ پائیں۔﴿۶۶﴾ (تذ۔ا:۱۷۳۰)اور اگر ہم چاہیں تو یہ جہاں ہیں وہیں ان کی صورتیں اور طاقتیں مسخ کر دیں پھر نہ تو ان سے آگے جاتے ہی بن پڑے اور نہ لوٹتے ہی بن پڑے۔﴿۶۷﴾ (تذ۔ا:۱۷۳۰)اور جس کو ہم بڑی عمر دیتے ہیں اسے خلقت میں اوندھا کر دیتے ہیں تو کیا یہ سمجھتے نہیں۔﴿۶۸﴾ (ف)اور ہم نے رسول کو کچھ شاعری تو نہیں سکھائی اور نہ شاعری ان کی شان ہی کے لائق ہے۔ یہ قرآن تو نری نصیحت ہی نصیحت ہے ہاں البتہ واضح کتاب ہے۔﴿۶۹﴾ (تذ۔ا:۶۴۰)اور اس کے مبین ہونے سے مقصود یہ ہے کہ باحس اور بیدار لوگوں کو عذاب الٰہی سے ڈرائے اور ساتھ ہی منکروں پر ہمارے عذاب کی دھمکیاں برحق ثابت ہوں۔﴿۷۰﴾ (تذ۔ا:۶۴۰) کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ جو چیزیں ہم نے اپنے ہاتھوں سے بنائی ان میں سے ہم نے ان کے لئے چار پائے پیدا کر دیئے اور یہ ان کے مالک ہیں۔﴿۷۱﴾ (ف)اور ان کو ان کے قابو میں کر دیا تو کوئی تو ان میں سے ان کی سواری ہے اور کسی کو یہ کھاتے ہیں۔﴿۷۲﴾ (ف)اور ان میں ان کے لئے (اور) فائدے اور پینے کی چیزیں ہیں تو یہ شکر کیوں نہیں کرتے۔﴿۷۳﴾ (ف)اور انہوں نے خدا کے سوا (اور) معبود بنا لئے ہیں کہ شاید (ان سے) ان کو مدد پہنچے۔﴿۷۴﴾ (ف) (مگر) وہ ان کی مدد کی (ہرگز) طاقت نہیں رکھتے اور وہ ان کی فوج ہو کر حاضر کئے جائیں گے۔﴿۷۵﴾ (ف)اور اے محمد ﷺ! ان کافروں کے طعنوں کا غم نہ کھاؤ ہم سب کچھ جانتے ہیں جو وہ چھپاتے ہیں اور جو وہ ظاہر کرتے ہیں (ہم سمجھتے ہیں کہ اندر ہی اندر وہ تماری دھمکیوں سے سخت خوفزدہ اور مرغوب ہیں اور ڈرتے ہیں کہ سزا نہ آجائے لیکن اوپر سے تم کو تنگ کرنے کیلئے باتیں بناتے ہیں)۔﴿۷۶﴾ (تک۔ا:۱۹۹)

اَوَلَمْ يَرَ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ ﴿٧٧﴾ وَضَرَبَ
لَنَا مَثَلًا وَّنَسِيَ خَلْقَهٗ ؕ قَالَ مَنْ يُّحْيِ الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيْمٌ ﴿٧٨﴾ قُلْ يُحْيِيْهَا الَّذِيْٓ
اَنْشَاَهَآ اَوَّلَ مَرَّةٍ ؕ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيْمُنِ ۙ ﴿٧٩﴾ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الشَّجَرِ الْاَخْضَرِ
نَارًا فَاِذَآ اَنْتُمْ مِّنْهُ تُوْقِدُوْنَ ﴿٨٠﴾ اَوَلَيْسَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِقٰدِرٍ
عَلٰٓى اَنْ يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ ؕ بَلٰى ۚ وَهُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ ﴿٨١﴾ اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَيْئًا
اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿٨٢﴾ فَسُبْحٰنَ الَّذِيْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ
وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿٨٣﴾

وقف غفران ؛ ع ۵

کیا انسان نے اس بات پر توجہ نہیں کی کہ ہم نے اس کو نطفہ کے گندے پانی سے پیدا کیا اوراب وہ ناگہاں ہمارا کھلا دشمن ہے۔ ﴿٧٧﴾ (تک۔ا:۱۹۹) اور ہمارے متعلق باتیں بناتا ہے اور اپنی ناپاک پیدائش کو بھول گیا ہے اور کہتا ہے کہ کون زندہ کرے گا ہڈیوں کو درآنحالیکہ وہ بوسیدہ ہوگئی ہوں۔ ﴿٧٨﴾ (تک۔ا:۱۹۹) اے محمد ﷺ! ان منکریں بعث کو جواب دو کہ تمہاری بوسیدہ ہڈیوں کو از سرنو زندہ وہی خلاق عظیم کرے گا جس نے اول بار ان کو نیست سے ہست کیا تھا اور وہ اپنی پیدا کی ہوئی ہر چیز کے سب کیف و حال اور اس کی تمام ممکنات سے بخوبی واقف ہے۔ ﴿٧٩﴾ (تذ۔ا:۳۱) وہ کارساز جلیل اور وہ بنائے رمیم ہے جس نے تمہارے استعمال کیلئے سرسبز درختوں کے بوسیدہ تنوں سے آگ کے عظیم الشان خزانے پیدا کئے اور آج تم انہی خزانوں کو اپنے مصرف میں لاکر ترقی کے بام بلند پر چڑھ رہے ہو۔ ﴿٨٠﴾ (تذ۔ا:۳۱) بھلا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا۔ وہ اس بات پر قادر نہیں کہ (ان کو پھر) ویسے ہی پیدا کردے۔ کیوں نہیں! اور وہ تو بڑا پیدا کرنے والا اور علم والا ہے۔ ﴿٨١﴾ (ف) اس کی شان یہ ہے کہ جب وہ کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے تو اس سے فرما دیتا ہے کہ ہو جا تو وہ ہو جاتی ہے۔ ﴿٨٢﴾ (ف) وہ ذات پاک ہے جس کے ہاتھ میں ہر چیز کی بادشاہت ہے اور اسی کی طرف تم کو لوٹ کر جانا ہے۔ ﴿٨٣﴾ (ف)

٣٧ سُوْرَةُ الصّٰٓفّٰتِ مَكِّيَّةٌ ٥٠

اٰيَاتُهَا ١٨٢ — رُكُوْعَاتُهَا ٥

ترجمہ المشرقیؒ: ۲۷ آیات — ترجمہ مولانا جالندھریؒ: ۵۵ آیات

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ۙ ﴿١﴾ فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا ۙ ﴿٢﴾ فَالتّٰلِيٰتِ ذِكْرًا ۙ ﴿٣﴾ اِنَّ اِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ ؕ ﴿٤﴾
رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ ؕ ﴿٥﴾

قسم ہے صف باندھنے والوں کی پرا جما کر ﴿١﴾ (ف) پھر ڈانٹنے والوں کی جھڑک کر ﴿٢﴾ (ف) پھر ذکر یعنی قرآن پڑھنے والوں کی (غور کر کر) ﴿٣﴾ (ف) کہ تمہارا معبود ایک ہے ﴿٤﴾ (ف) جو آسمانوں اور جو چیزیں ان میں ہیں سب کا مالک ہے اور سورج کے طلوع ہونے کے مقام کا بھی مالک ہے ﴿٥﴾ (ف)

Marfat.com

إِنَّا زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِزِينَةٍ الْكَوَاكِبِ ﴿۶﴾ وَحِفْظًا مِّن كُلِّ شَيْطَانٍ مَّارِدٍ ﴿۷﴾
لَّا يَسَّمَّعُونَ إِلَى الْمَلَإِ الْأَعْلَىٰ وَيُقْذَفُونَ مِن كُلِّ جَانِبٍ ﴿۸﴾ دُحُورًا ۖ وَلَهُمْ
عَذَابٌ وَاصِبٌ ﴿۹﴾ إِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَأَتْبَعَهُ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ﴿۱۰﴾
فَاسْتَفْتِهِمْ أَهُمْ أَشَدُّ خَلْقًا أَم مَّنْ خَلَقْنَا ۚ إِنَّا خَلَقْنَاهُم مِّن طِينٍ لَّازِبٍ ﴿۱۱﴾ بَلْ
عَجِبْتَ وَيَسْخَرُونَ ﴿۱۲﴾ وَإِذَا ذُكِّرُوا لَا يَذْكُرُونَ ﴿۱۳﴾ وَإِذَا رَأَوْا آيَةً يَسْتَسْخِرُونَ ﴿۱۴﴾
وَقَالُوا إِنْ هَٰذَا إِلَّا سِحْرٌ مُّبِينٌ ﴿۱۵﴾ أَإِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَعِظَامًا أَإِنَّا لَمَبْعُوثُونَ ﴿۱۶﴾
أَوَآبَاؤُنَا الْأَوَّلُونَ ﴿۱۷﴾ قُلْ نَعَمْ وَأَنتُمْ دَاخِرُونَ ﴿۱۸﴾ فَإِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَاحِدَةٌ فَإِذَا هُمْ
يَنظُرُونَ ﴿۱۹﴾ وَقَالُوا يَا وَيْلَنَا هَٰذَا يَوْمُ الدِّينِ ﴿۲۰﴾ هَٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ الَّذِي كُنتُم بِهِ
تُكَذِّبُونَ ﴿۲۱﴾ احْشُرُوا الَّذِينَ ظَلَمُوا وَأَزْوَاجَهُمْ وَمَا كَانُوا يَعْبُدُونَ ﴿۲۲﴾

بیشک ہم ہی نے آسمان دنیا کو ستاروں کی زینت سے مزین کیا۔ (۶)(ف) اور ہر شیطان سرکش سے اس کی حفاظت کی۔ (۷)(ف) کہ اوپر کی مجلس کی طرف کان نہ لگا سکیں اور ہر طرف سے (ان پر انگارے) پھینکے جاتے ہیں۔ (۸)(ف) (یعنی وہاں سے) نکال دینے کو اور ان کے لئے دائمی عذاب ہے۔ (۹)(ف) ہاں جو کوئی (فرشتوں کی کسی بات کو) چوری سے جھپٹ لینا چاہتا ہے تو جلتا ہوا انگار ان کے پیچھے لگتا ہے۔ (۱۰)(ف) تو ان سے پوچھو کہ ان کا بنانا مشکل ہے یا جتنی خلقت ہم نے بنائی ہے؟ (ف) ہم نے انسان کو لیس دار کیچڑ سے پیدا کیا۔ (۱۱)(تذ۔ا:۱۵) ہاں تم تو تعجب کرتے ہو اور یہ تمسخر کرتے ہیں۔ (۱۲)(ف) اور جب ان کو نصیحت دی جاتی ہے تو نصیحت قبول نہیں کرتے۔ (۱۳)(ف) اور جب کوئی نشانی دیکھتے ہیں تو ٹھٹھے کرنے لگتے ہیں۔ (۱۴)(ف) اور کہتے ہیں کہ یہ تو صریح جادو ہے۔ (۱۵)(ف) بھلا جب ہم مر گئے اور مٹی اور ہڈیاں ہو گئے تو کیا پھر اٹھائے جائیں گے۔ (۱۶)(ف) اور کیا ہمارے باپ دادا بھی (جو) پہلے (ہو گزرے ہیں)۔ (۱۷)(ف) کہہ دو کہ ہاں اور تم ذلیل ہو گے۔ (۱۸)(ف) وہ تو ایک زور کی آواز ہوگی اور یہ اس وقت دیکھنے لگیں گے۔ (۱۹)(ف) اور کہیں گے ہائے شامت یہی جزا کا دن ہے۔ (۲۰)(ف) (کہا جائے گا کہ ہاں) فیصلے کا دن جس کو تم جھوٹ سمجھتے تھے یہی ہے۔ (۲۱)(ف) جو لوگ ظلم کرتے تھے ان کو اور ان کے ہم جنسوں کو اور جن کو وہ پوجا کرتے تھے (سب کو) جمع کر لو۔ (۲۲)(ف)

Marfat.com

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاهْدُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطِ الْجَحِيْمِ ﴿٢٣﴾ وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَّسْئُوْلُوْنَ ﴿٢٤﴾ الربع
مَا لَكُمْ لَا تَنَاصَرُوْنَ ﴿٢٥﴾ بَلْ هُمُ الْيَوْمَ مُسْتَسْلِمُوْنَ ﴿٢٦﴾ وَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى
بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ﴿٢٧﴾ قَالُوْٓا اِنَّكُمْ كُنْتُمْ تَاْتُوْنَنَا عَنِ الْيَمِيْنِ ﴿٢٨﴾ قَالُوْا بَلْ لَّمْ
تَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴿٢٩﴾ وَمَا كَانَ لَنَا عَلَيْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ ۚ بَلْ كُنْتُمْ قَوْمًا
طٰغِيْنَ ﴿٣٠﴾ فَحَقَّ عَلَيْنَا قَوْلُ رَبِّنَآ ۖ اِنَّا لَذَآئِقُوْنَ ﴿٣١﴾ فَاَغْوَيْنٰكُمْ اِنَّا كُنَّا
غٰوِيْنَ ﴿٣٢﴾ فَاِنَّهُمْ يَوْمَئِذٍ فِى الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ ﴿٣٣﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِيْنَ ﴿٣٤﴾
اِنَّهُمْ كَانُوْٓا اِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ۙ يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿٣٥﴾ وَيَقُوْلُوْنَ اَئِنَّا لَتَارِكُوْٓا
اٰلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَّجْنُوْنٍ ﴿٣٦﴾ بَلْ جَآءَ بِالْحَقِّ وَصَدَّقَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٣٧﴾ اِنَّكُمْ لَذَآئِقُوا
الْعَذَابِ الْاَلِيْمِ ﴿٣٨﴾ وَمَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٣٩﴾ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ
الْمُخْلَصِيْنَ ﴿٤٠﴾ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ رِزْقٌ مَّعْلُوْمٌ ﴿٤١﴾ فَوَاكِهُ ۚ وَهُمْ مُّكْرَمُوْنَ ﴿٤٢﴾

(یعنی جن کو) خدا کے سوا (پوجا کرتے تھے) پھر ان کو جہنم کے رستے پر چلا دو۔ ﴿۲۳﴾ (ف) اور ان کو ٹھہرائے رکھو کہ ان سے (کچھ) پوچھنا ہے۔ ﴿۲۴﴾ (ف) تم کو کیا ہوا کہ ایک دوسرے کی مدد نہیں کرتے۔ ﴿۲۵﴾ (ف) بلکہ آج تو وہ فرمانبردار ہیں۔ ﴿۲۶﴾ (ف) اور ایک دوسرے کی طرف رخ کر کے سوال (وجواب) کریں گے۔ ﴿۲۷﴾ (ف) کہیں گے کیا تمہیں ہمارے پاس دائیں (اور بائیں) سے آتے تھے۔ ﴿۲۸﴾ (ف) وہ کہیں گے بلکہ تم ہی ایمان لانے والے نہ تھے۔ ﴿۲۹﴾ (ف) اور ہمارا تم پر کچھ زور نہ تھا بلکہ تم سرکش لوگ تھے۔ ﴿۳۰﴾ (ف) سو ہمارے بارے میں ہمارے پروردگار کی بات پوری ہوگئی اب ہم مزے چکھیں گے۔ ﴿۳۱﴾ (ف) ہم نے تم کو گمراہ کیا (اور) ہم خود بھی گمراہ تھے۔ ﴿۳۲﴾ (ف) پس وہ اس روز عذاب میں ایک دوسرے کے شریک ہوں گے۔ ﴿۳۳﴾ (ف) ہم گنہگاروں کے ساتھ ایسا ہی کیا کرتے ہیں۔ ﴿۳۴﴾ (ف) ان کا یہ حال تھا کہ جب ان سے کہا جاتا تھا کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں تو غرور کرتے تھے۔ ﴿۳۵﴾ (ف) اور کہتے تھے کہ بھلا ہم ایک دیوانے شاعر کے کہنے سے کہیں اپنے معبودوں کو چھوڑ دینے والے ہیں۔ ﴿۳۶﴾ (ف) بلکہ وہ (یعنی رسول) حق لے کر آیا (حد:۱۵) اور (پہلے) پیغمبروں کو سچا کہتے ہیں۔ ﴿۳۷﴾ (ف) بیشک تم تکلیف دینے والے عذاب کا مزا چکھنے والے ہو۔ ﴿۳۸﴾ (ف) اور تم کو بدلہ ویسا ہی ملے گا جیسے تم کام کرتے تھے۔ ﴿۳۹﴾ (ف) مگر جو خدا کے بندگان خاص ہیں۔ ﴿۴۰﴾ (ف) یہی لوگ ہیں جن کے لئے روزی مقرر ہے۔ ﴿۴۱﴾ (ف) (یعنی) میوے اور ان کا اعزاز کیا جائے گا۔ ﴿۴۲﴾ (ف)

Marfat.com

فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿۴۳﴾ عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ﴿۴۴﴾ يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ﴿۴۵﴾
بَيْضَآءَ لَذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ ﴿۴۶﴾ لَا فِيْهَا غَوْلٌ وَّلَا هُمْ عَنْهَا يُنْزَفُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَعِنْدَهُمْ
قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ عِيْنٌ ﴿۴۸﴾ كَاَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُوْنٌ ﴿۴۹﴾ فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ
يَّتَسَآءَلُوْنَ ﴿۵۰﴾ قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ اِنِّيْ كَانَ لِيْ قَرِيْنٌ ﴿۵۱﴾ يَّقُوْلُ اَئِنَّكَ
لَمِنَ الْمُصَدِّقِيْنَ ﴿۵۲﴾ ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَدِيْنُوْنَ ﴿۵۳﴾ قَالَ
هَلْ اَنْتُمْ مُّطَّلِعُوْنَ ﴿۵۴﴾ فَاطَّلَعَ فَرَاٰهُ فِيْ سَوَآءِ الْجَحِيْمِ ﴿۵۵﴾ قَالَ تَاللّٰهِ اِنْ
كِدْتَّ لَتُرْدِيْنِ ﴿۵۶﴾ وَلَوْلَا نِعْمَةُ رَبِّيْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُحْضَرِيْنَ ﴿۵۷﴾ اَفَمَا نَحْنُ
بِمَيِّتِيْنَ ﴿۵۸﴾ اِلَّا مَوْتَتَنَا الْاُوْلٰى وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ﴿۵۹﴾ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَوْزُ
الْعَظِيْمُ ﴿۶۰﴾ لِمِثْلِ هٰذَا فَلْيَعْمَلِ الْعٰمِلُوْنَ ﴿۶۱﴾

وہ (ہرطرح کے مکلّف اور آراستہ) نعمتوں سے بھرے باغوں میں ہونگے۔ (۴۳) (حد:۲۲۵) آمنے سامنے (گدے دار) تخت (بچھے
ہوئے) ہوں گے جن پر وہ جلوہ آرا ہونگے۔ (۴۴) (حد:۲۲۵) پھر ان پر نہایت پاکیزہ شراب کے پیالوں کے دور چلائے جائینگے۔
(۴۵) (حد:۲۲۵) جو سفید چمکتی ہوئی ہوگی اور پینے والوں کو اپنے مزے سے مدہوش کرے گی۔ (۴۶) (حد:۲۲۵) نہ اس سے سروں میں
چکر آئینگے اور نہ اس سے بدمستی ہوگی۔ (۴۷) (حد:۲۲۵) اور ان کے گردا گرد موٹی موٹی آنکھوں والی چرا کر دیکھنے والی عورتیں ہوں
گی۔ (۴۸) (حد:۲۲۵) جو لپٹے ہوئے غلافوں میں انڈوں کی طرح رکھی ہوں گی۔ (۴۹) (تک۔ا:۱۶۷) پھر وہ ایک دوسرے کی طرف
رخ کر کے سوال (و جواب) کریں گے۔ (۵۰) (ف) ایک کہنے والا ان سے کہے گا کہ میرا ایک ہمنشین تھا۔ (۵۱) (ف) (جو) کہتا تھا
کہ بھلا تم بھی ایسی باتوں کے باور کرنے والوں میں ہو۔ (۵۲) (ف) بھلا جب ہم مرگئے اور مٹی اور ہڈیاں ہوگئے تو کیا ہم کو بدلہ ملے
گا؟ (۵۳) (ف) (پھر) کہے گا کہ بھلا تم (اسے) جھانک کر دیکھنا چاہتے ہو۔ (۵۴) (ف) (اتنے میں) وہ خود جھانکے گا اور اس کو وسط
دوزخ میں دیکھے گا۔ (۵۵) (ف) کہے گا کہ خدا کی قسم تو تو مجھے ہلاک ہی کر چکا تھا۔ (۵۶) (ف) اور اگر میرے پروردگار کی مہربانی نہ
ہوتی تو میں بھی ان میں ہوتا جو (عذاب میں) حاضر کئے گئے ہیں۔ (۵۷) (ف) کیا (یہ نہیں کہ) ہم (آئندہ کبھی) مرنے کے
نہیں۔ (۵۸) (ف) ہاں (جو) پہلی بار مرنا (تھا سو مر چکے) اور ہمیں عذاب بھی نہیں ہونے کا۔ (۵۹) (ف) بیشک یہ بڑی کامیابی
ہے۔ (۶۰) (ف) ایسی ہی (نعمتوں) کے لئے عمل کرنے والوں کو عمل کرنے چاہئیں۔ (۶۱) (ف)

Marfat.com

اَذٰلِكَ خَيْرٌ نُّزُلًا اَمْ شَجَرَةُ الزَّقُّوْمِ ﴿۶۲﴾ اِنَّا جَعَلْنٰهَا فِتْنَةً لِّلظّٰلِمِيْنَ ﴿۶۳﴾ اِنَّهَا
شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِيْٓ اَصْلِ الْجَحِيْمِ ﴿۶۴﴾ طَلْعُهَا كَاَنَّهٗ رُءُوْسُ الشَّيٰطِيْنِ ﴿۶۵﴾
فَاِنَّهُمْ لَاٰكِلُوْنَ مِنْهَا فَمَالِـُٔوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ﴿۶۶﴾ ثُمَّ اِنَّ لَهُمْ عَلَيْهَا لَشَوْبًا مِّنْ
حَمِيْمٍ ﴿۶۷﴾ ثُمَّ اِنَّ مَرْجِعَهُمْ لَاِلَى الْجَحِيْمِ ﴿۶۸﴾ اِنَّهُمْ اَلْفَوْا اٰبَآءَهُمْ ضَآلِّيْنَ ﴿۶۹﴾
فَهُمْ عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ يُهْرَعُوْنَ ﴿۷۰﴾ وَلَقَدْ ضَلَّ قَبْلَهُمْ اَكْثَرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۷۱﴾
وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا فِيْهِمْ مُّنْذِرِيْنَ ﴿۷۲﴾ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿۷۳﴾
اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۷۴﴾ وَلَقَدْ نَادٰىنَا نُوْحٌ فَلَنِعْمَ الْمُجِيْبُوْنَ ﴿۷۵﴾ ع۵۲/۲
وَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ﴿۷۶﴾ وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهٗ هُمُ الْبٰقِيْنَ ﴿۷۷﴾
وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿۷۸﴾ سَلٰمٌ عَلٰى نُوْحٍ فِي الْعٰلَمِيْنَ ﴿۷۹﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي
الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۸۰﴾ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۸۱﴾ ثُمَّ اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِيْنَ ﴿۸۲﴾

بھلا یہ مہمانی اچھی ہے یا تھوہر کا درخت۔﴿۶۲﴾ (ف) ہم نے اس کو ظالموں کے لئے عذاب بنا رکھا ہے۔﴿۶۳﴾ (ف) وہ ایک درخت ہے کہ جہنم کے اسفل میں اگے گا۔﴿۶۴﴾ (ف) اس کے خوشے ایسے ہونگے جیسے شیطانوں کے سر۔﴿۶۵﴾ (ف) سو وہ اسی میں سے کھائیں گے اور اسی سے پیٹ بھریں گے۔﴿۶۶﴾ (ف) پھر اس (کھانے) کے ساتھ ان کو گرم پانی ملا کر دیا جائے گا۔﴿۶۷﴾ (ف) پھر ان کو دوزخ کی طرف لوٹایا جائے گا۔﴿۶۸﴾ (ف) انہوں نے اپنے باپ دادا کو گمراہ ہی پایا۔﴿۶۹﴾ (ف) سو وہ ان ہی کے پیچھے دوڑے چلے جاتے ہیں۔﴿۷۰﴾ (ف) اور ان سے پیشتر بہت سے پہلے لوگ بھی گمراہ ہو گئے تھے۔﴿۷۱﴾ (ف) اور ہم نے ان میں متنبہ کرنے والے بھیجے۔﴿۷۲﴾ (ف) سو دیکھ لو کہ جن کو متنبہ کیا گیا تھا ان کا انجام کیسا ہوا۔﴿۷۳﴾ (ف) ہاں خدا کے بندگان خاص (کا انجام بہت اچھا ہوا)۔﴿۷۴﴾ (ف) اور ہم کو نوحؑ نے پکارا سو (دیکھ لو کہ) ہم (دعا کو کیسے) اچھے قبول کرنے والے ہیں۔﴿۷۵﴾ (ف) اور ہم نے ان کو اور ان کے گھر والوں کو بڑی مصیبت سے نجات دی۔﴿۷۶﴾ (ف) اور ان کی اولاد کو ایسا کیا کہ وہی باقی رہ گئے۔﴿۷۷﴾ (ف) اور پیچھے آنے والوں میں ان کا ذکر (جمیل باقی) چھوڑ دیا۔﴿۷۸﴾ (ف) تمام دنیاؤں میں نوحؑ پر ہمارا اسلام ہو۔﴿۷۹﴾ (حد:۷۸) بے شک حسن عمل کرنے والوں کو ہم ایسی ہی جزا دیا کرتے ہیں۔﴿۸۰﴾ (حد:۷۸) بیشک وہ ہمارے مومن بندوں میں سے تھے۔﴿۸۱﴾ (ف) پھر ہم نے دوسروں کو ڈبو دیا۔﴿۸۲﴾ (ف)

وَاِنَّ مِنْ شِیْعَتِهٖ لَاِبْرٰهِیْمَ ﴿۸۳﴾ اِذْ جَآءَ رَبَّهٗ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ ﴿۸۴﴾ اِذْ قَالَ لِاَبِیْهِ
وَقَوْمِهٖ مَاذَا تَعْبُدُوْنَ ﴿۸۵﴾ اَئِفْكًا اٰلِهَةً دُوْنَ اللّٰهِ تُرِیْدُوْنَ ﴿۸۶﴾ فَمَا ظَنُّكُمْ
بِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۸۷﴾ فَنَظَرَ نَظْرَةً فِی النُّجُوْمِ ﴿۸۸﴾ فَقَالَ اِنِّیْ سَقِیْمٌ ﴿۸۹﴾ فَتَوَلَّوْا عَنْهُ
مُدْبِرِیْنَ ﴿۹۰﴾ فَرَاغَ اِلٰٓی اٰلِهَتِهِمْ فَقَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۹۱﴾ مَا لَكُمْ لَا تَنْطِقُوْنَ ﴿۹۲﴾
فَرَاغَ عَلَیْهِمْ ضَرْبًۢا بِالْیَمِیْنِ ﴿۹۳﴾ فَاَقْبَلُوْٓا اِلَیْهِ یَزِفُّوْنَ ﴿۹۴﴾ قَالَ اَتَعْبُدُوْنَ
مَا تَنْحِتُوْنَ ﴿۹۵﴾ وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۶﴾ قَالُوا ابْنُوْا لَهٗ بُنْیَانًا فَاَلْقُوْهُ
فِی الْجَحِیْمِ ﴿۹۷﴾ فَاَرَادُوْا بِهٖ كَیْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَسْفَلِیْنَ ﴿۹۸﴾ وَقَالَ اِنِّیْ ذَاهِبٌ
اِلٰی رَبِّیْ سَیَهْدِیْنِ ﴿۹۹﴾ رَبِّ هَبْ لِیْ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ ﴿۱۰۰﴾ فَبَشَّرْنٰهُ بِغُلٰمٍ
حَلِیْمٍ ﴿۱۰۱﴾ فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْیَ قَالَ یٰبُنَیَّ اِنِّیْٓ اَرٰی فِی الْمَنَامِ اَنِّیْٓ
اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰی قَالَ یٰٓاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِیْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ
مِنَ الصّٰبِرِیْنَ ﴿۱۰۲﴾

اوران ہی کے پیروؤں میں ابراہیمؑ تھے۔﴿۸۳﴾(ف) جب وہ اپنے پروردگار کے پاس (عیب سے) پاک دل لے کر آئے۔﴿۸۴﴾(ف) جب انہوں نے اپنے باپ سے اور اپنی قوم سے کہا کہ تم کن چیزوں کو پوجتے ہو۔﴿۸۵﴾(ف) کیوں جھوٹ (بنا کر) خدا کے سوا اور معبودوں کے طالب ہو۔﴿۸۶﴾(ف) بھلا پروردگار عالم کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے۔﴿۸۷﴾(ف) تب انہوں نے ستاروں کی طرف ایک نظر کی۔﴿۸۸﴾(ف) اور کہا میں تو بیمار ہوں۔﴿۸۹﴾(ف) تب وہ ان سے پیٹھ پھیر کر لوٹ گئے۔﴿۹۰﴾(ف) پھر ابراہیمؑ ان کے معبودوں کی طرف متوجہ ہوئے اور کہنے لگے تم کھاتے کیوں نہیں۔﴿۹۱﴾(ف) تمہیں کیا ہوا ہے کہ تم بولتے نہیں۔﴿۹۲﴾(ف) پھر ان کو داہنے ہاتھ سے مارنا (اور توڑنا) شروع کیا۔﴿۹۳﴾(ف) تو وہ لوگ ان کے پاس دوڑے ہوئے آئے۔﴿۹۴﴾(ف) انہوں نے کہا کہ تم ایسی چیزوں کو کیوں پوجتے ہو جن کو خود تراشتے ہو۔﴿۹۵﴾(ف) حالانکہ تم کو اور جو تم بناتے ہو اس کو خدا ہی نے پیدا کیا ہے۔﴿۹۶﴾(ف) وہ کہنے لگے کہ اس کے لئے ایک عمارت بناؤ پھر اس کو آگ کے ڈھیر میں ڈال دو۔﴿۹۷﴾(ف) غرض انہوں نے ان کے ساتھ ایک چال چلنی چاہی اور ہم نے ان ہی کو زیر کر دیا۔﴿۹۸﴾(ف) اور ابراہیمؑ بولے کہ میں اپنے پروردگار کی طرف جانے والا ہوں وہ مجھے منہ دکھائے گا۔﴿۹۹﴾(ف) اے پروردگار مجھے (اولاد) عطا فرما (جو) سعادتمندوں میں سے (ہو)۔﴿۱۰۰﴾(ف) تو ہم نے ان کو ایک نرم دل لڑکے کی خوشخبری دی۔﴿۱۰۱﴾(ف) جب وہ ان کے ساتھ دوڑنے (کی عمر) کو پہنچا تو ابراہیمؑ نے کہا کہ بیٹا میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ (گویا) تم کو ذبح کر رہا ہوں تو تم سوچو کہ تمہارا کیا خیال ہے؟ انہوں نے کہا جو آپ کو حکم ہوا ہے وہی کیجئے خدا نے چاہا تو آپ مجھے صابروں میں پائیے گا۔﴿۱۰۲﴾(ف)

Marfat.com

فَلَمَّاۤ اَسۡلَمَا وَتَلَّهٗ لِلۡجَبِيۡنِ ۝١٠٣ وَنَادَيۡنٰهُ اَنۡ يّٰۤاِبۡرٰهِيۡمُ ۝١٠٤ قَدۡ صَدَّقۡتَ الرُّءۡيَا ۚ

اِنَّا كَذٰلِكَ نَجۡزِى الۡمُحۡسِنِيۡنَ ۝١٠٥ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الۡبَلٰٓؤُا الۡمُبِيۡنُ ۝١٠٦

وَفَدَيۡنٰهُ بِذِبۡحٍ عَظِيۡمٍ ۝١٠٧ وَتَرَكۡنَا عَلَيۡهِ فِى الۡاٰخِرِيۡنَ ۝١٠٨ سَلٰمٌ عَلٰٓى

اِبۡرٰهِيۡمَ ۝١٠٩ كَذٰلِكَ نَجۡزِى الۡمُحۡسِنِيۡنَ ۝١١٠ اِنَّهٗ مِنۡ عِبَادِنَا الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ۝١١١

وَبَشَّرۡنٰهُ بِاِسۡحٰقَ نَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيۡنَ ۝١١٢ وَبٰرَكۡنَا عَلَيۡهِ وَعَلٰٓى اِسۡحٰقَ ؕ

وَمِنۡ ذُرِّيَّتِهِمَا مُحۡسِنٌ وَّظَالِمٌ لِّنَفۡسِهٖ مُبِيۡنٌ ۝١١٣ وَلَقَدۡ مَنَنَّا عَلٰى مُوۡسٰى ع

وَهٰرُوۡنَ ۝١١٤ وَنَجَّيۡنٰهُمَا وَقَوۡمَهُمَا مِنَ الۡكَرۡبِ الۡعَظِيۡمِ ۝١١٥ وَنَصَرۡنٰهُمۡ

فَكَانُوۡا هُمُ الۡغٰلِبِيۡنَ ۝١١٦ وَاٰتَيۡنٰهُمَا الۡكِتٰبَ الۡمُسۡتَبِيۡنَ ۝١١٧ وَهَدَيۡنٰهُمَا

الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ ۝١١٨

جب دونوں نے حکم مان لیا اور باپ نے بیٹے کو ماتھے کے بل لٹا دیا۔⑩۳ (ف) تو ہم نے ان کو پکارا کہ اے ابراہیمؑ ۔⑩۴ (ف) تم نے خواب کو سچا کر دکھایا، ہم نیکو کاروں کو ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں۔⑩۵ (ف) بلا شبہ یہ صریح آزمائش تھی۔⑩۶ (ف) اور ہم نے ایک بڑی قربانی کو ان کا فدیہ دیا۔⑩۷ (ف) اور پیچھے آنے والوں میں ابراہیمؑ کا (ذکر خیر باقی) چھوڑ دیا۔⑩۸ (ف) ابراہیمؑ پر ہمارا سلام ہو۔⑩۹ (حد:۷۸) ہم حسن عمل کرنے والوں کو ایسی ہی جزا دیا کرتے ہیں۔⑪۰ (حد:۷۸) وہ ہمارے مومن بندوں میں سے تھے۔⑪۱ (ف) اور ہم نے ان کو اسحاقؑ کی بشارت بھی دی (کہ وہ) نبی (اور) نیکو کاروں میں سے (ہوں گے)۔⑪۲ (ف) اور ہم نے ان پر اور اسحاقؑ پر برکتیں نازل کی تھیں اور ان دونوں کی اولاد میں سے نیکو کار بھی ہیں اور اپنے آپ پر صریح ظلم کرنے والے (یعنی گنہگار) بھی ہیں۔⑪۳ (ف) اور ہم نے موسیٰؑ اور ہارونؑ پر بھی بہت سے احسانات کئے۔⑪۴ (تذ۔ا:۲۴۶) ایک بڑا احسان یہ تھا کہ ہم نے ان دونوں بھائیوں کو اور ان کی قوم کو فرعون کی مصیبت عظمٰی سے بالآخر نجات دی۔⑪۵ (تذ۔ا:۲۴۶) اور فرعون کے بالمقابل ان کو کامیاب طریق عمل کی ہدایت دے کر ان کی مدد کی اور پھر آخر کار یہی لوگ غالب رہے۔⑪۶ (تذ۔ا:۲۴۶) اور ان کو ایک واضح کتاب دی۔⑪۷ (تک۔ا:۱۶۷) اور ان کو دنیا میں خوش اسلوبی سے اور غالب بن کر رہنے کا صراط مستقیم دکھایا۔⑪۸[1] (تذ۔ا:۲۴۶)

[1] قرآن حکیم کے طول وعرض میں صرف سورہ فاتحہ اور دوسری بار یہ موقع ہے جن میں الصراط المستقیم کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں اور سلیم الذین شخص اخذ کر سکتا ہے کہ قرآن کا الصراط المستقیم صرف قوم کو بادشاہت پہنچانا اور غالب کرنا ہے اس کے ماسوا کچھ نہیں۔ فتدبر الغرض یہ سورت بھی کفار مکہ کو عذاب الٰہی سے ڈرانے کے لئے اور مسلمانوں کو الصراط المستقیم کے صحیح مفہوم کو ذہن نشین کرنے کیلئے ہے۔ (تک:ا:۱۶۷)

وَتَرَكْنَا عَلَيْهِمَا فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿۱۱۹﴾ سَلٰمٌ عَلٰى مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿۱۲۰﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ
نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۲۱﴾ اِنَّهُمَا مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۲۲﴾ وَاِنَّ اِلْيَاسَ لَمِنَ
الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۲۳﴾ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۲۴﴾ اَتَدْعُوْنَ بَعْلًا وَّتَذَرُوْنَ اَحْسَنَ
الْخَالِقِيْنَ ﴿۱۲۵﴾ اللّٰهَ رَبَّكُمْ وَرَبَّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۲۶﴾ فَكَذَّبُوْهُ فَاِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ﴿۱۲۷﴾
اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۱۲۸﴾ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿۱۲۹﴾ سَلٰمٌ عَلٰٓى اِلْ يَاسِيْنَ ﴿۱۳۰﴾
اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۳۱﴾ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۳۲﴾ وَاِنَّ لُوْطًا
لَّمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۳۳﴾ اِذْ نَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗٓ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۳۴﴾ اِلَّا عَجُوْزًا فِي الْغٰبِرِيْنَ ﴿۱۳۵﴾
ثُمَّ دَمَّرْنَا الْاٰخَرِيْنَ ﴿۱۳۶﴾ وَاِنَّكُمْ لَتَمُرُّوْنَ عَلَيْهِمْ مُّصْبِحِيْنَ ﴿۱۳۷﴾ وَبِالَّيْلِ ط
اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۳۸﴾ ع

اور پھر ان دونوں بھائیوں کے عظیم الشان اعمال کا اثر ان کے اخلاف میں بھی باقی رکھا۔﴿۱۱۹﴾ (تذ۔۱:۲۴۶) موسیٰؑ اور ہارونؑ پر ہمارا اور ان کے بعد کی امتوں کا سلام ہو۔﴿۱۲۰﴾ (تذ۔۱:۲۴۷) بیشک ہم حسن عمل کرنے والوں کو اسی طرح بدلہ دیا کرتے ہیں۔﴿۱۲۱﴾ (تذ۔۱: ۲۴۶) اور اس میں کچھ شک نہیں کہ وہ دونوں ہمارے ایمان والے بندوں میں سے تھے۔﴿۱۲۲﴾ (تذ۔۱:۲۴۶) اور الیاسؑ بھی پیغمبروں میں سے تھے۔﴿۱۲۳﴾ (ف) جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ تم ڈرتے کیوں نہیں۔﴿۱۲۴﴾ (ف) کیا تم بعل کو پکارتے (اور اسے پوجتے) ہو۔ اور سب سے بہتر پیدا کرنے والے کو چھوڑ دیتے ہو۔﴿۱۲۵﴾ (ف) یعنی خدا کو جو تمہارے اگلے باپ دادا کا پروردگار ہے۔﴿۱۲۶﴾ (ف) تو ان لوگوں نے ان کو جھٹلا دیا سو وہ دوزخ میں حاضر کئے جائیں گے۔﴿۱۲۷﴾ (ف) ہاں خدا کے بندگان خاص (مبتلائے عذاب نہیں) ہونگے۔﴿۱۲۸﴾ (ف) اور ان کا ذکر (خیر) پچھلوں میں (باقی) چھوڑ دیا۔﴿۱۲۹﴾ (ف) الیاسؑ پر ہمارا سلام ہو۔﴿۱۳۰﴾ (حد:۷۸) بے شک ہم حسن عمل کرنے والوں کو ایسی ہی جزا دیا کرتے ہیں۔﴿۱۳۱﴾ (حد:۷۸) بیشک وہ ہمارے مومن بندوں میں سے تھے۔﴿۱۳۲﴾ (ف) اور لوطؑ بھی پیغمبروں میں سے تھے۔﴿۱۳۳﴾ (ف) جب ہم نے ان کو اور ان کے گھر والوں کو سب کو عذاب سے نجات دی۔﴿۱۳۴﴾ (ف) مگر ایک بڑھیا پیچھے رہ جانے والوں میں تھی۔﴿۱۳۵﴾ (ف) پھر ہم نے اوروں کو ہلاک کر دیا۔﴿۱۳۶﴾ (ف) اور تم دن کو بھی ان (کی بستیوں) کے پاس سے گزرتے رہتے ہو۔﴿۱۳۷﴾ (ف) اور رات کو بھی۔ تو کیا تم عقل نہیں رکھتے۔﴿۱۳۸﴾ (ف)

Marfat.com

وَ اِنَّ یُوۡنُسَ لَمِنَ الۡمُرۡسَلِیۡنَ ﴿١٣٩﴾ اِذۡ اَبَقَ اِلَی الۡفُلۡکِ الۡمَشۡحُوۡنِ ﴿١٤٠﴾ فَسَاہَمَ فَکَانَ
مِنَ الۡمُدۡحَضِیۡنَ ﴿١٤١﴾ فَالۡتَقَمَہُ الۡحُوۡتُ وَ ہُوَ مُلِیۡمٌ ﴿١٤٢﴾ فَلَوۡ لَاۤ اَنَّہٗ کَانَ مِنَ
الۡمُسَبِّحِیۡنَ ﴿١٤٣﴾ لَلَبِثَ فِیۡ بَطۡنِہٖۤ اِلٰی یَوۡمِ یُبۡعَثُوۡنَ ﴿١٤٤﴾ فَنَبَذۡنٰہُ بِالۡعَرَآءِ وَ ہُوَ
سَقِیۡمٌ ﴿١٤٥﴾ وَ اَنۡۢبَتۡنَا عَلَیۡہِ شَجَرَۃً مِّنۡ یَّقۡطِیۡنٍ ﴿١٤٦﴾ وَ اَرۡسَلۡنٰہُ اِلٰی مِائَۃِ اَلۡفٍ
اَوۡ یَزِیۡدُوۡنَ ﴿١٤٧﴾ فَاٰمَنُوۡا فَمَتَّعۡنٰہُمۡ اِلٰی حِیۡنٍ ﴿١٤٨﴾ فَاسۡتَفۡتِہِمۡ اَلِرَبِّکَ الۡبَنَاتُ
وَ لَہُمُ الۡبَنُوۡنَ ﴿١٤٩﴾ اَمۡ خَلَقۡنَا الۡمَلٰٓئِکَۃَ اِنَاثًا وَّ ہُمۡ شٰہِدُوۡنَ ﴿١٥٠﴾ اَلَاۤ اِنَّہُمۡ
مِّنۡ اِفۡکِہِمۡ لَیَقُوۡلُوۡنَ ﴿١٥١﴾ وَلَدَ اللّٰہُ ۙ وَ اِنَّہُمۡ لَکٰذِبُوۡنَ ﴿١٥٢﴾ اَصۡطَفَی
الۡبَنَاتِ عَلَی الۡبَنِیۡنَ ﴿١٥٣﴾ مَا لَکُمۡ ۟ کَیۡفَ تَحۡکُمُوۡنَ ﴿١٥٤﴾ اَفَلَا تَذَکَّرُوۡنَ ﴿١٥٥﴾ اَمۡ لَکُمۡ
سُلۡطٰنٌ مُّبِیۡنٌ ﴿١٥٦﴾ فَاۡتُوۡا بِکِتٰبِکُمۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ صٰدِقِیۡنَ ﴿١٥٧﴾ وَ جَعَلُوۡا بَیۡنَہٗ وَ بَیۡنَ
الۡجِنَّۃِ نَسَبًا ؕ وَ لَقَدۡ عَلِمَتِ الۡجِنَّۃُ اِنَّہُمۡ لَمُحۡضَرُوۡنَ ﴿١٥٨﴾ سُبۡحٰنَ اللّٰہِ عَمَّا
یَصِفُوۡنَ ﴿١٥٩﴾ اِلَّا عِبَادَ اللّٰہِ الۡمُخۡلَصِیۡنَ ﴿١٦٠﴾

اور یونسؑ بھی پیغمبروں میں سے تھے۔ ﴿١٣٩﴾ (ف) جب بھاگ کر بھری ہوئی کشتی میں پہنچے۔ ﴿١٤٠﴾ (ف) اس وقت قرعہ ڈالا تو انہوں نے زک اٹھائی۔ ﴿١٤١﴾ (ف) پھر مچھلی نے ان کو نگل لیا اور وہ (قابل) ملامت (کام) کرنے والے تھے۔ ﴿١٤٢﴾ (ف)۔ پھر اگر وہ (خدا کی) پاکی بیان نہ کرتے۔ ﴿١٤٣﴾ (ف) تو اس روز تک کہ لوگ دوبارہ زندہ کئے جائیں گے اسی کے پیٹ میں رہتے۔ ﴿١٤٤﴾ (ف) پھر ہم نے ان کو جب کہ وہ بیمار تھے فراخ میدان میں ڈال دیا۔ ﴿١٤٥﴾ (ف) اور ان پر کدو کا درخت لگایا۔ ﴿١٤٦﴾ (ف) اور ان کو لاکھ یا اس سے زیادہ لوگوں کی طرف (پیغمبر بنا کر) بھیجا۔ ﴿١٤٧﴾ (ف) تو وہ ایمان لے آئے سو ہم بھی ان کو (دنیا میں) ایک وقت (مقرر) تک فائدے دیتے رہے۔ ﴿١٤٨﴾ (ف) ان سے پوچھو تو کہ بھلا تمہارے پروردگار کے لئے تو بیٹیاں اور ان کے لئے بیٹے۔ ﴿١٤٩﴾ (ف) یا ہم نے فرشتوں کو عورتیں بنایا اور وہ (اس وقت) موجود تھے۔ ﴿١٥٠﴾ (ف) دیکھو یہ اپنی جھوٹ بنائی ہوئی (بات) کہتے ہیں۔ ﴿١٥١﴾ (ف) کہ خدا کے اولاد ہے کچھ شک نہیں کہ یہ جھوٹے ہیں۔ ﴿١٥٢﴾ (ف) کیا اس نے بیٹوں کی نسبت بیٹیوں کو پسند کیا ہے۔ ﴿١٥٣﴾ (ف) تم کیسے لوگ ہو کس طرح کا فیصلہ کرتے ہو۔ ﴿١٥٤﴾ (ف) بھلا تم غور کیوں نہیں کرتے۔ ﴿١٥٥﴾ (ف) یا تمہارے پاس کوئی صریح دلیل ہے۔ ﴿١٥٦﴾ (ف) اگر تم سچے ہو تو اپنی کتاب پیش کرو۔ ﴿١٥٧﴾ (ف) اور انہوں نے خدا میں اور جنوں میں رشتہ مقرر کیا حالانکہ جنات جانتے ہیں کہ وہ (خدا کے سامنے) حاضر کئے جائیں گے۔ ﴿١٥٨﴾ (ف) یہ جو کچھ بیان کرتے ہیں خدا اس سے پاک ہے۔ ﴿١٥٩﴾ (ف) مگر خدا کے بندگان خالص (مبتلائے عذاب نہیں ہونگے)۔ ﴿١٦٠﴾ (ف)

Marfat.com

فَإِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُونَ ﴿١٦١﴾ مَآ أَنتُمْ عَلَيْهِ بِفَٰتِنِينَ ﴿١٦٢﴾ إِلَّا مَنْ هُوَ صَالِ
الْجَحِيمِ ﴿١٦٣﴾ وَمَا مِنَّآ إِلَّا لَهُۥ مَقَامٌ مَّعْلُومٌ ﴿١٦٤﴾ وَإِنَّا لَنَحْنُ الصَّآفُّونَ ﴿١٦٥﴾ وَإِنَّا
لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُونَ ﴿١٦٦﴾ وَإِن كَانُوا لَيَقُولُونَ ﴿١٦٧﴾ لَوْ أَنَّ عِندَنَا ذِكْرًا مِّنَ الْأَوَّلِينَ ﴿١٦٨﴾
لَكُنَّا عِبَادَ اللَّهِ الْمُخْلَصِينَ ﴿١٦٩﴾ فَكَفَرُوا بِهِۦ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ﴿١٧٠﴾ وَلَقَدْ سَبَقَتْ
كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِينَ ﴿١٧١﴾ إِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنصُورُونَ ﴿١٧٢﴾ وَإِنَّ جُندَنَا لَهُمُ
الْغَٰلِبُونَ ﴿١٧٣﴾ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتَّىٰ حِينٍ ﴿١٧٤﴾ وَأَبْصِرْهُمْ فَسَوْفَ يُبْصِرُونَ ﴿١٧٥﴾
أَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُونَ ﴿١٧٦﴾ فَإِذَا نَزَلَ بِسَاحَتِهِمْ فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنذَرِينَ ﴿١٧٧﴾

سو تم اور جن کو تم پوجتے ہو۔ (١٦١)(ف) خدا کے خلاف بہکا نہیں سکتے۔ (١٦٢)(ف) مگر اس کو جو جہنم میں جانے والا ہے۔ (١٦٣)(ف) اور (فرشتے کہتے ہیں کہ) ہم میں سے ہر ایک کا ایک مقام مقرر ہے۔ (١٦٤)(ف) اور ہم صف باندھے رہتے ہیں۔ (١٦٥)(ف) اور (خدائے) پاک (ذات) کا ذکر کرتے رہتے ہیں۔ (١٦٦)(ف) اور یہ لوگ کہا کرتے تھے۔ (١٦٧)(ف) کہ اگر ہمارے پاس اگلوں کی کوئی نصیحت (کی کتاب) ہوتی۔ (١٦٨)(ف) تو ہم خدا کے خالص بندے ہوتے۔ (١٦٩)(ف) لیکن (اب) اس سے کفر کرتے ہیں سو عنقریب ان کو (اس کا نتیجہ) معلوم ہو جائے گا۔ (١٧٠)(ف) اور لوگو! ہمارے پیغامبر بندوں کے حق میں ہمارا پہلے ہی ارشاد ہو چکا ہے۔ (١٧١)(تذ۔ا:١٦٥) کہ ہمارے ہاں سے لامحالہ ان کو مدد دی جائے گی۔ (١٧٢)(تذ۔ا:١٦٥) اور بے شک ہمارے بندوں کی فوج ضرور غالب آکر رہے گی۔ (١٧٣)[ل] (تذ۔ا:١٦٥) تو ایک وقت تک ان سے اعراض کئے رہو۔ (١٧٤)(ف) اور انہیں دیکھتے رہو یہ بھی عنقریب (کفر کا انجام) دیکھ لیں گے۔ (١٧٥)(ف) کیا یہ ہمارے عذاب کیلئے جلدی کر رہے ہیں۔ (١٧٦)(ف) مگر جب وہ ان کے میدان میں آ اترے گا تو جن کو ڈر سنا دیا گیا تھا ان کیلئے برا دن ہوگا۔ (١٧٧)(ف)

ل (١٧١-١٧٣) ان آیات الٰہی اور بعد کی آیات سے صاف ظاہر ہے کہ دنیاوی تمکن اور ارضی تغلب کا ایمان والوں کے شامل حال ہونا قطعی ہے اس موقع پر اگرچہ "عبادنا المرسلین" کے الفاظ آئے مگر بعد کی آیتوں میں یہ قید اٹھا دی گئی ہے۔ "مرسلین" کی نصرت سے بعض عافیت پسند اور کام چور مسلمانوں نے یہ لغو نتیجہ نکالا ہے کہ صرف پیغامبر ہی مظفر و منصور ہوا کرتے ہیں یا وہ مومن جو ان کی معیت میں خدا کی لڑائیاں لڑتے ہیں۔ بعد کے مومنوں کے لئے "اعلون" بن کر رہنے کی کوئی شرط نہیں وہ صرف زبانی ایمان سے "مومن" کے درجے تک پہنچ سکتے ہیں۔ یہ لچر اور ناپاک تاویل اس قدر مضحکہ انگیز ہے کہ اس کے لئے کسی رد کی ضرورت نہیں۔ فتح و نصرت کا سلسلہ دنیا میں روز اول سے لگا ہے اور قیامت تک جاری رہے گا۔ کام چور قومیں اسی طرح کے مکر بنا بنا کر اپنے نفس کو دھوکا دیتی ہیں۔ ﴿انتم الاعلون ان کنتم مومنین﴾ کا محاکمہ اس قدر صاف اور ناقابل تاویل ہے کہ اس کے بعد کسی مکر و ریا کی گنجائش نہیں رہتی۔ (تذ۔ا:١٦٥)

Marfat.com

وَتَوَلَّ عَنۡهُمۡ حَتّٰى حِيۡنٍ ۝١٧٨ وَّاَبۡصِرۡ فَسَوۡفَ يُبۡصِرُوۡنَ ۝١٧٩ سُبۡحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ
الۡعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوۡنَ ۝١٨٠ وَسَلٰمٌ عَلَى الۡمُرۡسَلِيۡنَ ۝١٨١ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ
الۡعٰلَمِيۡنَ ۝١٨٢

اور ایک وقت تک ان سے منہ پھیرے رہو۔ ۱۷۸ (ف) اور دیکھتے رہو یہ بھی عنقریب (نتیجہ) دیکھ لیں گے۔ ۱۷۹ (ف) یہ جو کچھ بیان کرتے ہیں تمہارا پروردگار جو صاحب عزت ہے اس سے (پاک ہے)۔ ۱۸۰ (ف) اور پیغمبروں پر سلام۔ ۱۸۱ (ف) اور سب طرح کی تعریف خدائے رب العالمین کو (سزاوار) ہے۔ ۱۸۲

آیاتھا ۸۸ | ۳۸ سُوۡرَةُ صٓ مَكِّيَّةٌ ۵۹ | رکوعاتھا ۵

ترجمہ المشرقیؒ: ۴۵ آیات | بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ | ترجمہ مولانا جالندھریؒ: ۴۳ آیات

صٓ وَالۡقُرۡاٰنِ ذِى الذِّكۡرِ ۝١ بَلِ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا فِىۡ عِزَّةٍ وَّشِقَاقٍ ۝٢ كَمۡ
اَهۡلَكۡنَا مِنۡ قَبۡلِهِمۡ مِّنۡ قَرۡنٍ فَنَادَوْا وَّلَاتَ حِيۡنَ مَنَاصٍ ۝٣ وَعَجِبُوۡۤا اَنۡ
جَآءَهُمۡ مُّنۡذِرٌ مِّنۡهُمۡ‌ وَقَالَ الۡكٰفِرُوۡنَ هٰذَا سٰحِرٌ كَذَّابٌ ۝٤ اَجَعَلَ
الۡاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ۖۚ اِنَّ هٰذَا لَشَىۡءٌ عُجَابٌ ۝٥ وَانۡطَلَقَ الۡمَلَاُ مِنۡهُمۡ اَنِ
امۡشُوۡا وَاصۡبِرُوۡا عَلٰٓى اٰلِهَتِكُمۡ ۖۚ اِنَّ هٰذَا لَشَىۡءٌ يُّرَادُ ۝٦

ص۔ قسم ہے اس قرآن کی جو نصیحت دینے والا ہے۔ (کہ تم حق پر ہو) ۱۔ (ف) مگر جو لوگ کافر ہیں وہ غرور اور مخالفت میں ہیں۔ ۲ (ف) ہم نے ان سے پہلے بہت سی امتوں کو ہلاک کر دیا تو وہ (عذاب کے وقت) لگے فریاد کرنے اور وہ رہائی کا وقت نہیں تھا۔ ۳ (ف) تم تعجب کر رہے ہو کہ تم کو عذاب سے ڈرانے والا یہ رسولؐ کیونکر آ گیا۔ یہ تو ایک جادوگر اور بڑا جھوٹا ہے۔ ۴ (تک۔ ۱: ۱۹۰) کہتے ہو کہ اس رسولؐ نے تو غضب کیا۔ کئی خداؤں کو اکٹھا کر کے صرف ایک خدا بنا دیا۔ (تک۔ ۱: ۱۹۰) تو بڑی عجیب بات ہے۔ ۵ (ف) تو ان میں جو معزز تھے وہ چل کھڑے ہوئے (اور بولے) کہ چلو اور اپنے معبودوں (کی پوجا) پر قائم رہو۔ بیشک یہ ایسی بات ہے جس سے (تم پر شرف وفضیلت) مقصود ہے۔ ۶ (ف)

Marfat.com

مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِي الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ ۖ إِنْ هٰذَا إِلَّا اخْتِلَاقٌ ۝٧ ءَأُنْزِلَ عَلَيْهِ
الذِّكْرُ مِنْ بَيْنِنَا ۚ بَلْ هُمْ فِي شَكٍّ مِّنْ ذِكْرِي ۚ بَلْ لَّمَّا يَذُوقُوا عَذَابِ ۝٨
أَمْ عِنْدَهُمْ خَزَائِنُ رَحْمَةِ رَبِّكَ الْعَزِيزِ الْوَهَّابِ ۝٩ أَمْ لَهُمْ مُّلْكُ السَّمٰوٰتِ
وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۖ فَلْيَرْتَقُوا فِي الْأَسْبَابِ ۝١٠ جُنْدٌ مَّا هُنَالِكَ مَهْزُومٌ
مِّنَ الْأَحْزَابِ ۝١١ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ وَّعَادٌ وَّفِرْعَوْنُ ذُو الْأَوْتَادِ ۝١٢ وَثَمُودُ
وَقَوْمُ لُوطٍ وَّأَصْحٰبُ لْـَٔيْكَةِ ۚ أُولٰٓئِكَ الْأَحْزَابُ ۝١٣ إِنْ كُلٌّ إِلَّا كَذَّبَ الرُّسُلَ
فَحَقَّ عِقَابِ ۝١٤ وَمَا يَنْظُرُ هٰٓؤُلَاءِ إِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً مَّا لَهَا مِنْ فَوَاقٍ ۝١٥ ع ١
وَقَالُوا رَبَّنَا عَجِّلْ لَّنَا قِطَّنَا قَبْلَ يَوْمِ الْحِسَابِ ۝١٦ اصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُولُونَ
وَاذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوٗدَ ذَا الْأَيْدِ ۚ إِنَّهٗٓ أَوَّابٌ ۝١٧

ہم نے ایسی بات تو پچھلی قوموں میں نہ سنی تھی! یہ تو نری من گھڑت بات ہے۔ (۷) (تک۔۱:۱۹۱) کیا یہ ممکن ہے کہ اس شخص کے ہمارے درمیان ہوتے ہوئے اس پر کوئی نصیحت ہمیں دینے کیلئے اتری۔ (تک۔۱:۱۹۱) (نہیں) بلکہ یہ میری نصیحت کی کتاب سے شک میں ہیں، بلکہ انہوں نے ابھی میرے عذاب کا مزا نہیں چکھا۔ (۸) (ف) کیا ان کے پاس تمہارے پروردگار کی رحمت کے خزانے ہیں جو غالب اور بہت عطا کرنے والا ہے۔ (۹) (ف) یا آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے ان (سب) پر ان ہی کی حکومت ہے تو چاہئے کہ رسیاں تان کر (آسمانوں پر) چڑھ جائیں۔ (۱۰) (ف) یہاں شکست کھائے ہوئے گروہوں میں سے یہ بھی ایک لشکر ہے۔ (۱۱) (ف) اور ثمود اور لوطؑ کی قوم اور عاد اور میخوں والا فرعون (اور اس کی قوم کے لوگ) بھی جھٹلا چکے ہیں۔ (۱۲) (ف) اس سے پہلے نوحؑ کی قوم اور بن کے رہنے والے بھی یہی وہ گروہ ہیں۔ (۱۳) (ف) یہ سب قومیں وہی ہیں جنہوں نے ہمارے پیغامبروں کے ذریعے بھیجے ہوئے احکام پر عمل نہ کیا۔ تو ان پر سزا لازم ہوگئی۔ (۱۴) (م۔۱:۱۷۶) اور یہ لوگ تو صرف ایک زور کی آواز کا جس میں (شروع ہوئے پیچھے) کچھ وقفہ نہیں ہوگا انتظار کرتے ہیں۔ (۱۵) (ف) اور کہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار ہم کو ہمارا حصہ حساب کے دن سے پہلے دے دے۔ (۱۶) (ف) اے پیغمبر، یہ جو کچھ کہتے ہیں اس پر صبر کرو۔ (ف) اور (اے محمد ﷺ! اپنے آدمیوں کو) ہمارے بندے داوٗدؑ کا جو ''ہاتھوں والا (یعنی بڑا صاحب دست وقدرت) تھا، قصہ سناؤ بے شک وہ بڑا ہی خدا (کی کائنات) کی طرف رجوع کرنے والا تھا۔ (۱۷) (حد:۱۱۷)

Marfat.com

إِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَهُ يُسَبِّحْنَ بِالْعَشِيِّ وَالْإِشْرَاقِ ﴿۱۸﴾ وَالطَّيْرَ مَحْشُورَةً
كُلٌّ لَّهُ أَوَّابٌ ﴿۱۹﴾ وَشَدَدْنَا مُلْكَهُ وَآتَيْنَاهُ الْحِكْمَةَ وَفَصْلَ الْخِطَابِ ﴿۲۰﴾
وَهَلْ أَتَاكَ نَبَأُ الْخَصْمِ إِذْ تَسَوَّرُوا الْمِحْرَابَ ﴿۲۱﴾ إِذْ دَخَلُوا عَلَىٰ دَاوُودَ فَفَزِعَ مِنْهُمْ (وقف لازم)
قَالُوا لَا تَخَفْ خَصْمَانِ بَغَىٰ بَعْضُنَا عَلَىٰ بَعْضٍ فَاحْكُم بَيْنَنَا بِالْحَقِّ وَلَا تُشْطِطْ
وَاهْدِنَا إِلَىٰ سَوَاءِ الصِّرَاطِ ﴿۲۲﴾ إِنَّ هَٰذَا أَخِي لَهُ تِسْعٌ وَتِسْعُونَ نَعْجَةً وَلِيَ نَعْجَةٌ
وَاحِدَةٌ فَقَالَ أَكْفِلْنِيهَا وَعَزَّنِي فِي الْخِطَابِ ﴿۲۳﴾ قَالَ لَقَدْ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ
إِلَىٰ نِعَاجِهِ وَإِنَّ كَثِيرًا مِّنَ الْخُلَطَاءِ لَيَبْغِي بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ إِلَّا الَّذِينَ
آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَقَلِيلٌ مَّا هُمْ وَظَنَّ دَاوُودُ أَنَّمَا فَتَنَّاهُ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهُ
وَخَرَّ رَاكِعًا وَأَنَابَ ﴿۲۴﴾ السجدة

(اس کی اس جستجوئے فطرت کا جو اس نے اپنے عہد میں کی یا کروائی یہ نتیجہ ہوا کہ) ہم نے پہاڑوں کو (اس کے فائدے کیلئے) مسخر کر دیا جو اس کے ساتھ ساتھ (خدا کی) تسبیح میں صبح و شام مصروف رہتے تھے۔ ⑱ (حد:۱-۲:۷۲) اور پرندوں کو مسخر کر دیا جو سب کے سب (اس کے علم فطرت کے کمال کے باعث) اس کی طرف رجوع کرتے تھے۔ ⑲ (حد:۷۱) اور (اسی علم فطرت کے کمال کے باعث اور ان ترقیوں کے باعث جو اس نے اپنے عہد میں کیں) ہم نے اس کی سلطنت کو مضبوط کر دیا اور ہم نے اس کو (اسی علم کے باعث اس دنیا میں ترقی کرنے کی) حکمت عطا کی اور (اپنی رعیت کو) معلومات کے متعلق فیصلہ کن اطلاعات بذریعہ خطاب دینے کی اہلیت بھی دی۔ ⑳ (حد:۲:۷۲) بھلا تمہارے پاس ان جھگڑنے والوں کی بھی خبر آئی ہے جب وہ دیوار پھاند کر عبادت خانے میں داخل ہوئے۔ ㉑ (ف) جس وقت وہ داؤدؑ کے پاس آئے تو وہ ان سے گھبرا گئے انہوں نے کہا کہ خوف نہ کیجئے۔ ہم دونوں کا ایک مقدمہ ہے کہ ہم میں سے ایک نے دوسرے پر زیادتی کی ہے تو آپ ہم میں انصاف کا فیصلہ کر دیجئے اور بے انصافی نہ کیجئے گا اور ہم کو سیدھا رستہ دکھا دیجئے۔ ㉒ (ف) (کیفیت یہ ہے کہ) یہ میرا بھائی ہے اس کے (ہاں) ننانوے دنبیاں ہیں اور میرے (پاس) ایک دنبی ہے۔ یہ کہتا ہے کہ یہ بھی میرے حوالے کر دے اور گفتگو میں مجھ پر زبردستی کرتا ہے۔ ㉓ (ف) انہوں نے کہا یہ جو تیری دنبی مانگتا ہے کہ اپنی دنبیوں میں ملائے بیشک تجھ پر ظلم کرتا ہے اور اکثر شریک ایک دوسرے پر ظلم زیادتی ہی کیا کرتے ہیں ہاں جو ایمان لائے اور عمل نیک کرتے رہے اور ایسے لوگ بہت کم ہیں۔ (ف) اور داؤدؑ نے گمان کیا کہ ہم نے اس کو آزمائش میں ڈالا تو اس نے اپنے رب سے اپنی واماندگیوں پر پردہ پوشی کی دعا کی اور لڑکھڑا کر جھک گیا اور اپنی آنے والی ممکن انسانی غلطیوں کے باعث) خدا کی طرف رجوع ہوا۔ ㉔ (حد:۳:۷۲)

---

۱ (۱۸-۱۹) آج کچھ معلوم نہیں رہا کہ یہ پہاڑوں کو تابع کرنا اور پرندوں کو مسخر کرنا کیا عظیم الشان ایجاد تھی لیکن یہ کہ وہ کوئی علمی شے تھی جو اس وقت کے سائنسدانوں نے کی تھی۔ (تک۔۱:۱۹۱)

Marfat.com

فَغَفَرۡنَا لَهٗ ذٰلِكَ ؕ وَاِنَّ لَهٗ عِنۡدَنَا لَزُلۡفٰی مَاٰبٍ ﴿۲۵﴾ یٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلۡنٰكَ
خَلِیۡفَةً فِی الۡاَرۡضِ فَاحۡكُمۡ بَیۡنَ النَّاسِ بِالۡحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الۡهَوٰی فَیُضِلَّكَ عَنۡ
سَبِیۡلِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ الَّذِیۡنَ یَضِلُّوۡنَ عَنۡ سَبِیۡلِ اللّٰهِ لَهُمۡ عَذَابٌ شَدِیۡدٌۢ بِمَا
نَسُوۡا یَوۡمَ الۡحِسَابِ ﴿۲۶﴾ وَمَا خَلَقۡنَا السَّمَآءَ وَالۡاَرۡضَ وَمَا بَیۡنَهُمَا بَاطِلًا ؕ ذٰلِكَ ع ۲ ۱۲ ۱۱
ظَنُّ الَّذِیۡنَ كَفَرُوۡا ۚ فَوَیۡلٌ لِّلَّذِیۡنَ كَفَرُوۡا مِنَ النَّارِ ﴿۲۷﴾ اَمۡ نَجۡعَلُ الَّذِیۡنَ
اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَالۡمُفۡسِدِیۡنَ فِی الۡاَرۡضِ ۫ اَمۡ نَجۡعَلُ الۡمُتَّقِیۡنَ كَالۡفُجَّارِ ﴿۲۸﴾
كِتٰبٌ اَنۡزَلۡنٰهُ اِلَیۡكَ مُبٰرَكٌ لِّیَدَّبَّرُوۡۤا اٰیٰتِهٖ وَلِیَتَذَكَّرَ اُولُوا الۡاَلۡبَابِ ﴿۲۹﴾

پھر ہم نے بھی (اس کو ہر ممکن غلطی سے بچا کر) اس کی پردہ پوشی کی اور بے شک داؤدؑ کو ہمارے ہاں بڑا تقرب کا درجہ حاصل ہے اور اس کا ہماری طرف لوٹ کر آنا بھی عمدہ طریقے سے ہوگا۔ ﴿۲۵﴾ (حد:۳:۷۳) اے داؤدؑ! درحقیقت ہم نے تم کو زمین پر (بادشاہ مقرر کر کے) اپنا قائم مقام مقرر کیا ہے۔ تو تم (پر لازم ہے کہ) لوگوں پر حکومت (صحیفہ فطرت کی) حقیقت کی بنیاد پر (قائم) کرو اور (حکومت کو آسان بنانے اور عیش و عشرت کا ذریعہ کرنے کی خاطر) خواہشات نفسانی کی پیروی نہ کرنا تاکہ یہ پیروی تم کو اللہ کے رستے سے نہ بھٹکا دے تو ایسے لوگوں کو اس لئے کہ وہ روز حساب کو بھول گئے سخت ترین عذاب ہوگا۔ ﴿۲۶﴾ (تک۔۱:۱۹۱۔۱۹۲) (اور اے داؤدؑ! یہ جو ہم نے حکم دیا ہے کہ اپنی سلطنت کی بنیاد صحیفہ فطرت کے علم پر رکھ کیونکہ صحیفہ فطرت ہی اس دنیا میں واحد حقیقت ہے تو سمجھ لے کہ) ہم نے آسمان اور زمین اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے باطل اور جھوٹ پیدا نہیں کیا (بلکہ برحق پیدا کیا ہے اور اسی [1] لئے جو علم صحیفہ فطرت سے اخذ ہوگا وہ بھی صحیح اور برحق ہوگا)۔ یہ (فطرت کو باطل سمجھنا) ان لوگوں کا گمان ہے جو کافر ہیں۔ تو ہلاکت ہے کافروں کی جہنم کی وجہ سے۔ ﴿۲۷﴾ (تک۔۱:۱۹۲) (لوگو! بتلاؤ کہ) کیا ہم ایمان لانے والی اور صالح اعمال کرنے والی قوم کو اس قوم کے برابر کر دیں جو زمین پر فساد مچاتے رہتے ہیں اور کیا ہم خدا کے قانون سے ڈرنے والی جماعت کو فاجروں اور ظلمکاروں کے برابر کر دیں؟ ﴿۲۸﴾ (تک۔۱:۱۹۲) (اے لوگو! ان عظیم الشان اصولوں کے بعد جو ہم نے ان آیات میں بیان کئے ہیں کیا ہم تم کو یہ نہ کہیں کہ) یہ قرآن ایک (بے مثال طور پر) برکت دینے والی کتاب ہے جو (اے محمد ﷺ!) ہم نے تم پر اس لئے اتاری ہے کہ لوگ اس کی آیتوں پر (انتہائی) غور و فکر کریں اور تاکہ دانا اور عقل و فہم والے اصحاب اس سے عبرت پکڑ کر (دنیا میں کامیاب اور فائز المرام ہوں)۔ ﴿۲۹﴾ [1] (تک۔۱:۱۹۲۔۱۹۳)

[1] (۲۶۔۲۹) کیا ان آیتوں کے پاس پاس ہونے اور پہلی آیت کے بالحق کے مقابلے میں دوسری آیت میں باطلا کے لفظ سے یہ لازمی نتیجہ ←

Marfat.com

وَوَهَبْنَا لِدَاوٗدَ سُلَيْمٰنَ ۭ نِعْمَ الْعَبْدُ ۭ اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ ﴿٣٠﴾ اِذْ عُرِضَ عَلَيْهِ بِالْعَشِيِّ
الصّٰفِنٰتُ الْجِيَادُ ﴿٣١﴾ فَقَالَ اِنِّىْٓ اَحْبَبْتُ حُبَّ الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ رَبِّيْ ۚ حَتّٰى تَوَارَتْ
بِالْحِجَابِ ﴿٣٢﴾ رُدُّوْهَا عَلَيَّ ۭ فَطَفِقَ مَسْحًۢا بِالسُّوْقِ وَالْاَعْنَاقِ ﴿٣٣﴾ وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمٰنَ
وَاَلْقَيْنَا عَلٰي كُرْسِيِّهٖ جَسَدًا ثُمَّ اَنَابَ ﴿٣٤﴾ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَهَبْ لِيْ مُلْكًا لَّا
يَنْۢبَغِيْ لِاَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِيْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ﴿٣٥﴾ فَسَخَّرْنَا لَهُ الرِّيْحَ تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖ
رُخَاۗءً حَيْثُ اَصَابَ ﴿٣٦﴾ وَالشَّيٰطِيْنَ كُلَّ بَنَّاۗءٍ وَّغَوَّاصٍ ﴿٣٧﴾ وَّاٰخَرِيْنَ مُقَرَّنِيْنَ
فِي الْاَصْفَادِ ﴿٣٨﴾ هٰذَا عَطَاۗؤُنَا فَامْنُنْ اَوْ اَمْسِكْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿٣٩﴾

اور داؤدؑ کو ہم نے سلیمانؑ (جیسا باہوش شخص) عطا کیا (جس نے اس کی سلطنت اور مضبوط کر دی) وہ بڑا ہی عمدہ (خدا کے قانون پر چلنے والا) بندہ تھا اور بے شک وہ بار بار خدا کے قانون کی طرف رجوع کرنے والا تھا۔ ﴿۳۰﴾ (حد:۷۲) جب ان کے سامنے شام کو خاصے کے گھوڑے پیش کیے گئے۔ ﴿۳۱﴾ (ف) تو کہنے لگے کہ میں نے اپنے پروردگار کی یاد سے (غافل ہو کر) مال کی محبت اختیار کی یہاں تک کہ (آفتاب) پردے میں چھپ گیا۔ ﴿۳۲﴾ (ف) (بولے کہ) ان کو میرے پاس واپس لے آؤ پھر ان کی ٹانگوں اور گردنوں پر ہاتھ پھیرنے لگے۔ ﴿۳۳﴾ (ف) سلیمانؑ کو ہم نے اس کی سلطنت پر ایک بے جان جسم ڈال کر (یعنی ایک لاینحل مشکل میں ڈال کر آزمایا۔ (تک۔ ا:۱۹۳) پھر انہوں نے (خدا کی طرف) رجوع کیا۔ ﴿۳۴﴾ (ف) (س نے اس آزمائش میں فتح حاصل کی) اور دعا کی اے پروردگار! میری کوتاہیوں پر پردہ پوشی کر اور مجھے ایسی عظیم الشان سلطنت عطا کر جو میرے بعد کسی کے شایان شان نہ ہو کیونکہ بے شک تو ہی بڑا عطا کرنے والا ہے۔ ﴿۳۵﴾ (تک۔ ا:۱۹۳) ہم نے ہوا کو اس کے تابع کر دیا تھا (یعنی اس کی سلطنت کے سائنسدان اس علم و خبر کے مالک تھے کہ انہوں نے ہوا کو مسخر کیا) وہ ہوا اس کے حکم سے بڑی نرمی سے جہاں اس کو پہنچنا ہوتا پہنچتی۔ ﴿۳۶﴾ (تک۔ ا:۱۹۴) بڑے بڑے دیو ہیکل (شیطان) مزدور جو معمار اور غوطہ زن لوگ تھے اس کی تحویل میں کر دیئے۔ ﴿۳۷﴾ (تک۔ ا:۱۹۴) نیز کئی دوسرے مزدور جو زنجیروں میں جکڑے ہوئے رہتے تھے۔ ﴿۳۸﴾ (تک۔ ا:۱۹۴) یہ ہماری بخشش (سلیمانؑ پر) تھی۔ تو اب (صحیفہ فطرت کی تلاش کا) یہ (علم جو تمہارے پاس ہے) ہماری بخشش (تم پر) ہے اس علم کو دوسروں پر احسان کر یا اپنے پاس جس قدر چاہے رکھ۔ ﴿۳۹﴾ (حد:۷۲-۷۳)

← نہیں نکلتا کہ پہلی آیت کے ﴿فاحکم بین الناس بالحق﴾ سے یقینی مراد یہ ہے کہ حکومت کی بنیاد حقیقت اور صحیفہ فطرت کے علم پر رکھو گے تو وہ سلطنت مضبوط ہو گی۔ چنانچہ حضرت داؤدؑ نے بھی پہاڑوں اور پرندوں کو مسخر کر کے جو طاقت ان سے حاصل ہو سکتی تھی اپنی سلطنت کو اس قدر مضبوط کیا کہ خدا نے اس کو ذوالاید کا خطاب دیا!۔ فتدبران مسلسل آیتوں میں الحق کے بالمقابل باطلًا کا لفظ لانا اور فطرت کو باطل سمجھنے والوں کو کافر اور فاجر کہنا لائق صد غور ہے۔ دیکھنا یہ ہے کہ فطر کو واحد حقیقت کہنے کے بعد...... اگلی وحی میں انبیاء کے عملوں کی سند دے کر واضح کیا کہ انہوں نے فطرت کو مسخر کیا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ خدا نے قرآن کو برکت دینے والی کتاب کہا' اس کی آیتوں میں کمال غور و فکر اور تدبر کرنے کی تاکید کی اور صاف کہا صاحب فہم و فراست لوگ اس سے سبق حاصل کر سکتے ہیں۔ (تک۔ ا:۱۹۳)

ل(۳۵-۳۸) اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا کے نبیوں کو بھی یہی خواہش ہوا کرتی تھی کہ ان کو بڑی بڑی سلطنتیں ملیں تا کہ وہ انسانوں کو ←

ع ١٤ ۱۲

وَاِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰى وَحُسْنَ مَاٰبٍ ۝٤٠ وَاذْكُرْ عَبْدَنَآ اَيُّوْبَ ۘ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗٓ
اَنِّىْ مَسَّنِىَ الشَّيْطٰنُ بِنُصْبٍ وَّعَذَابٍ ۝٤١ اُرْكُضْ بِرِجْلِكَ ۚ هٰذَا مُغْتَسَلٌۢ
بَارِدٌ وَّشَرَابٌ ۝٤٢ وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنَّا وَذِكْرٰى
لِاُولِى الْاَلْبَابِ ۝٤٣ وَخُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا فَاضْرِبْ بِّهٖ وَلَا تَحْنَثْ ؕ اِنَّا وَجَدْنٰهُ
صَابِرًا ؕ نِعْمَ الْعَبْدُ ؕ اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ ۝٤٤ وَاذْكُرْ عِبٰدَنَآ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ
اُولِى الْاَيْدِىْ وَالْاَبْصَارِ ۝٤٥ اِنَّآ اَخْلَصْنٰهُمْ بِخَالِصَةٍ ذِكْرَى الدَّارِ ۝٤٦

اور بے شک سلیمانؑ کو ہمارے ہاں بڑا تقرب حاصل ہے اور اس کی بازگشت عمدہ ہے۔ ۝٤٠ (حد:٢٣:٧) اور ہمارے بندے ایوبؑ کو یاد کرو جب انہوں نے اپنے رب کو پکارا کہ (بارالٰہی) شطان نے مجھ کو ایذا اور تکلیف دے رکھی ہے۔ ۝٤١ (ف) (ہم نے کہا کہ زمین پر) لات مارو (دیکھو) یہ (چشمہ نکل آیا) نہانے کو ٹھنڈا اور پینے کو (شیریں)۔ ۝٤٢ (ف) اور ہم نے ان کو اہل (وعیال) اور ان کے ساتھ ان کے برابر اور بخشے (یہ) ہماری طرف سے عقل والوں کے لئے نصیحت تھی۔ ۝٤٣ (ف) اور اپنے ہاتھ میں جھاڑ و لو اور اس سے مارو اور قسم نہ توڑو۔ بیشک ہم نے ان کو ثابت قدم پایا۔ بہت خوب بندے تھے۔ بیشک وہ رجوع کرنے والے تھے۔ ۝٤٤ (ف) اے محمد ﷺ! ہمارے بندوں ابراہیمؑ، اسحٰقؑ اور یعقوبؑ کا ذکر اذکار کیا کرو کہ یہ لوگ فی الحقیقت بڑے صاحب دست وقدرت، بڑے باخبر اور صاحب علم وفضل بندے تھے۔ ۝٤٥ (تذ۔ا:٢٥٨) ہم نے ان کو خالصۃً دنیا سے عبرت پکڑنے کیلئے مخصوص کر دیا تھا۔ ۝٤٦ [ا] (تک۔ا:١٩٤)

← حکومت اور ڈنڈے کے زور سے راہ راست پر لائیں!! پھر وحی اس عظیم الشان اور بے مثال سلطنت کی تشریح میں کہتی ہے کہ ہم نے ہوا کو اس کے تابع کر دیا تھا (یعنی اس کی سلطنت کے سائنسدان اس علم وخبر کے مالک تھے کہ انہوں نے ہوا کو مسخر کیا)......آج کچھ معلوم نہیں رہا کہ یہ سائنسی ایجادیں کیا تھیں۔ ہوا کیونکر حضرت سلیمانؑ کی مرضی کے مطابق چلتی تھی' دیو ہیکل معمار اور غوطہ زن کیوں لگاتے تھے مزدوروں کو زنجیروں میں کیوں اور کس عظیم الشان مقصد کے لئے جکڑا جاتا تھا! (تک۔ا:١٩٤)

[ا] مین نے (اس آیت) کے معنی یہ کئے ہیں کہ 'ہم نے ان کو خالصۃً دنیا سے عبرت پکڑنے کے لئے مخصوص کر دیا تھا۔'' آج کا مسلمان کہے گا کہ یہ تو اگلی دنیا کا ذکر ہے اور وہ تمام دن رات اللہ تعالیٰ کا نام رٹتے تھے لیکن ''ہاتھوں اور آنکھوں والے'' لوگ میں کہوں گا ہرگز ایسا نہیں کرتے بلکہ فطرت کو مسخر کرنے کی دھن میں رہتے ہیں۔ (تک۔ا:١٩٤)

صحیفہ فطرت کو مسخر کر کے قوم کو مضبوط کرنے والے اشخاص ہی صالح العمل ہیں!

ان سب تصریحات سے جن کی کوئی دوسری تشریح یا تاویل ممکن نہیں ایک ہی نتیجہ نکلتا ہے کہ خدا کے چنے ہوئے یہ بندے جن کو خدا کی طرف سے قوم کی امامت سپرد ہوئی تھی وہ بڑے جلیل القدر' صاحب جدوجہد اور باعمل لوگ تھے جو اپنی اپنی قوموں کو فلک ←

وَاِنَّهُمْ عِنْدَنَا لَمِنَ الْمُصْطَفَيْنَ الْاَخْيَارِ ۝۴۷ وَاذْكُرْ اِسْمٰعِيْلَ وَالْيَسَعَ وَذَا الْكِفْلِ

وَكُلٌّ مِّنَ الْاَخْيَارِ ۝۴۸ هٰذَا ذِكْرٌ ۚ وَاِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ لَحُسْنَ مَاٰبٍ ۝۴۹ جَنّٰتِ عَدْنٍ

مُّفَتَّحَةً لَّهُمُ الْاَبْوَابُ ۝۵۰

اور درحقیقت وہ ہمارے ہاں عمدہ عمل کرنے والے بندوں میں سے چنے ہوئے شخص تھے۔۴۷ (حد:۴۷)اور (اے پیغمبر! اپنی امت سے) اسمٰعیل اور الیسع اور ذوالکفل کا قصہ بیان کرو کہ یہ سب لوگ عمدہ عمل کرنے والے تھے۔۴۸ (حد:۴۷) یہ قرآن تو ایک نصیحت ہے اور (خدا کے قانون سے) ڈرنے والوں کے لئے ضرور عمدہ بازگشت ہے۔۴۹ (حد:۴۷)(ان کیلئے) ہمیشہ رہنے والے باغات ہونگے جن کے دروازے (چوپٹ) کھلے ہونگے۔۵۰ (حد:۲۲۵)

← الافلاک تک پہنچا گئے۔ جنہوں نے صحیفہ فطرت کا علم حاصل کرنے میں (اس وقت کے معیار کے مطابق) انتہائی کوشش کی' جنہوں نے حکومت اور سلطنت کی بنیاد حق پر رکھی' کسی ظن وگمان کو انہوں نے اپنے ذہنوں میں داخل نہ ہونے دیا' صحیفہ فطرت کو کسی عنوان سے باطل نہ سمجھتا۔ ان کی ''ایابت'' قانون خدا کی طرف لوٹ لوٹ کر عمل کرنے والی ایابت تھی' وہ آج کل کے ملا کے قابل نفرت قول کے مطابق دن رات گوشوں میں بیٹھ کر اللہ اللہ پکارتے نہ تھے بلکہ خدا کی بنائی ہوئی فطرت کی ہر شے کی تسخیر کے درپے تھے اور یہی فطرت کو تسخیر کرنا ان کا حسن عمل اور ﴿عملوا الصلحت﴾ تھا وہ صحیح معنوں میں ہاتھوں والے اور آنکھوں والے انسان تھے جو قوموں کو نجات کی راہ دکھلا گئے' گوشوں میں تسبیح پھیرنے والے (تسبیح پھیر کر اللہ کا نام بار بار رٹنے کی رسم مسلمانوں نے یہودیوں سے لی ہے۔ رسول خدا صلعم نے تمام عمر تسبیح نہیں پھیری نہ صحابہ کرام یا قرون اولیٰ کے مسلمانوں نے) اور نرے اللہ کرنے والے یا ہاتھ پر ہاتھ دھر کر اور آنکھیں میچ کر کمبل میں لپٹے ہوئے اونگھنے والے بیکار شخص نہ تھے جن کے غول کے غول آج مسلمانوں کی خانقاہوں اور مسجدوں' گوشوں اور جنگلوں میں بیٹھے ہوئے خلق خدا کو اپنے قرب خدا کا دھوکہ کئی صدیوں سے دے رہے ہیں اور قوم کی کشتی کو ہلاکت کی منجدھار میں غرق کر کے خدا کے غیظ غضب کی دعوت دے رہے ہیں۔

دیکھنا یہ ہے کہ ۵ نبوی کے وسط میں اس سورت کے نزول سے مقصد' رسول صلعم کے مٹھی بھر ساتھیوں کو پہلی سورتوں کے کردار واخلاق کا بلند تخیل' کفار سے بالآخر قتال و جہاد کرنے کا تخیل' خدا کے حکموں کی پے درپے تعمیل کا تخیل' خدا کا دل میں مسلسل کٹھکا رکھنے کا تخیل' اپنے لئے بادشاہت زمین کا تخیل' خوبصورت عورتوں کے ملنے کا ذہن انگیز تخیل' خدا کے حضور میں صبح وشام' پچھلے پہر' رات کو کھڑے ہو کر عاجزی محسوس کرنے کا تخیل' وغیرہ وغیرہ دے کر اب یہ تخیل بھی دینا تھا کہ فطرت واحد حقیقت ہے' فطرت کے بڑے کارندے یہ انبیاء تھے جو اپنی قوم کو امن اور سلامتی دینے آئے تھے' وہ ہاتھوں اور آنکھوں والے ہوش مند بندے تھے' اسی لئے خدا نے ان کو چن لیا تھا' چادروں میں اپنے آپ کو لپیٹ کر لمبے لمبے سانس خدا کے سامنے عاجزی دکھلانے کے لئے بھرنا اسلام نہیں ہے' خدا کے حضور میں کھڑے ہونا صرف دلوں کو عمل کے لئے نرم کرنے کے لئے ہے اس لئے ان سب تخیلات جو تم کو بذریعہ وحی دیئے جا رہے ہیں قسط و اعتدال سے رہو کسی بات میں غلو نہ کرو' قل امر ربی بالقسط: کے آنے والے حکم کے مطابق ہر تخیل کو پورے طور پر نباہنا ہی اسلام ہے' قرآن کے ایک حکم سے غافل رہ کر دوسری طرف زیادہ جھک جانا بھی شیطانی وسوسہ ہے اس لئے ان لغزشوں سے بچتے رہو۔
(تک۔۱: ۱۹۵' ۱۹۶)

Marfat.com

مُتَّكِـِٔيْنَ فِيْهَا يَدْعُوْنَ فِيْهَا بِفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ وَّشَرَابٍ ﴿۵۱﴾ وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ
الطَّرْفِ اَتْرَابٌ ﴿۵۲﴾ هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِيَوْمِ الْحِسَابِ ﴿۵۳﴾ اِنَّ هٰذَا لَرِزْقُنَا مَا لَهٗ مِنْ النصف
نَّفَادٍ ﴿۵۴﴾ هٰذَا ؕ وَاِنَّ لِلطّٰغِيْنَ لَشَرَّ مَاٰبٍ ﴿۵۵﴾ جَهَنَّمَ ۚ يَصْلَوْنَهَا ۚ فَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۵۶﴾
هٰذَا ۙ فَلْيَذُوْقُوْهُ حَمِيْمٌ وَّغَسَّاقٌ ﴿۵۷﴾ وَّاٰخَرُ مِنْ شَكْلِهٖۤ اَزْوَاجٌ ﴿۵۸﴾ هٰذَا فَوْجٌ مُّقْتَحِمٌ
مَّعَكُمْ ۚ لَا مَرْحَبًۢا بِهِمْ ؕ اِنَّهُمْ صَالُوا النَّارِ ﴿۵۹﴾ قَالُوْا بَلْ اَنْتُمْ ۟ لَا مَرْحَبًۢا بِكُمْ ؕ اَنْتُمْ
قَدَّمْتُمُوْهُ لَنَا ۚ فَبِئْسَ الْقَرَارُ ﴿۶۰﴾ قَالُوْا رَبَّنَا مَنْ قَدَّمَ لَنَا هٰذَا فَزِدْهُ عَذَابًا ضِعْفًا
فِى النَّارِ ﴿۶۱﴾ وَقَالُوْا مَا لَنَا لَا نَرٰى رِجَالًا كُنَّا نَعُدُّهُمْ مِّنَ الْاَشْرَارِ ﴿۶۲﴾ اَتَّخَذْنٰهُمْ
سِخْرِيًّا اَمْ زَاغَتْ عَنْهُمُ الْاَبْصَارُ ﴿۶۳﴾ اِنَّ ذٰلِكَ لَحَقٌّ تَخَاصُمُ اَهْلِ النَّارِ ﴿۶۴﴾ ع ۴/۱۴
قُلْ اِنَّمَاۤ اَنَا مُنْذِرٌ ۖۗ وَّمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿۶۵﴾

ان میں یہ (گدے دار کرسیوں پر) تکیہ لگائے ہوئے ہونگے، آوازیں دے رہے ہونگے کہ ہر قسم کے میوے اور شراب لاؤ۔ ﴿۵۱﴾ (حد: ۲۲۵) اور ان کے پاس نیچی نگاہ رکھنے والی (اور) ہم عمر (عورتیں) ہوں گی۔ ﴿۵۲﴾ (ف) یہ وہ چیزیں ہیں جن کا حساب کے دن کے لئے تم سے وعدہ کیا جاتا ہے۔ ﴿۵۳﴾ (ف) یہ ہمارا رزق ہے جو کبھی ختم نہیں ہوگا۔ ﴿۵۴﴾ (ف) یہ (نعمتیں تو فرمانبرداروں کے لئے ہیں) اور سرکشوں کیلئے برا ٹھکانا ہے۔ ﴿۵۵﴾ (ف) (یعنی) دوزخ جس میں وہ داخل ہوں گے اور وہ بری آرامگاہ ہے۔ ﴿۵۶﴾ (ف) یہ کھولتا ہوا گرام پانی اور پیپ (ہے) اس کے مزے چکھیں۔ ﴿۵۷﴾ (ف) اور اسی طرح کے اور بہت سے (عذاب ہوں گے) ﴿۵۸﴾ (ف) یہ ایک فوج ہے جو تمہارے ساتھ داخل ہوگی ان کو خوشی نہ ہو یہ دوزخ میں جانے والے ہیں۔ ﴿۵۹﴾ (ف) کہیں گے بلکہ تم ہی کو خوشی نہ ہو۔ تم ہی تو یہ (بلا) ہمارے سامنے لائے ہو۔ سو (یہ) برا ٹھکانا ہے۔ ﴿۶۰﴾ (ف) وہ کہیں گے اے پروردگار جو اس کو ہمارے سامنے لایا ہے اس کو دوزخ میں دونا عذاب دے۔ ﴿۶۱﴾ (ف) اور کہیں گے کیا سبب ہے کہ (یہاں) ہم ان شخصوں کو نہیں دیکھتے جن کو بروں میں شمار کرتے تھے۔ ﴿۶۲﴾ (ف) کیا ہم نے ان سے ٹھٹھا کیا ہے یا (ہماری) آنکھیں ان (کی طرف) سے پھر گئی ہیں۔ ﴿۶۳﴾ (ف) بیشک یہ اہل دوزخ کا جھگڑنا برحق ہے۔ ﴿۶۴﴾ (ف) کہہ دو کہ میں تو صرف ہدایت کرنے والا ہوں اور خدائے یکتا اور غالب کے سوا کوئی معبود نہیں۔ ﴿۶۵﴾ (ف)

رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ ﴿۶۶﴾ قُلْ هُوَ نَبَؤٌا عَظِيْمٌ ﴿۶۷﴾
اَنْتُمْ عَنْهُ مُعْرِضُوْنَ ﴿۶۸﴾ مَا كَانَ لِيَ مِنْ عِلْمٍۢ بِالْمَلَاِ الْاَعْلٰٓى اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ ﴿۶۹﴾
اِنْ يُّوْحٰٓى اِلَيَّ اِلَّآ اَنَّمَآ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۷۰﴾ اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ خَالِقٌۢ
بَشَرًا مِّنْ طِيْنٍ ﴿۷۱﴾ فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ ﴿۷۲﴾
فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ ﴿۷۳﴾ اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ اِسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۷۴﴾
قَالَ يٰٓاِبْلِيْسُ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ ؕ اَسْتَكْبَرْتَ اَمْ كُنْتَ
مِنَ الْعَالِيْنَ ﴿۷۵﴾ قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ؕ خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ ﴿۷۶﴾ قَالَ
فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِيْمٌ ﴿۷۷﴾ وَّاِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِيْٓ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ﴿۷۸﴾ قَالَ
رَبِّ فَاَنْظِرْنِيْٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿۷۹﴾ قَالَ فَاِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ﴿۸۰﴾ اِلٰى يَوْمِ
الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ ﴿۸۱﴾

جو آسمانوں اور زمین اور جو مخلوق ان میں ہے سب کا مالک ہے۔ غالب اور بخشنے والا ہے۔ ﴿۶۶﴾ (ف) کہہ دو کہ یہ ایک بڑی (ہولناک چیز کی) خبر ہے۔ ﴿۶۷﴾ (ف) جس کو تم دھیان میں نہیں لاتے۔ ﴿۶۸﴾ (ف) مجھ کو اوپر کی مجلس (والوں) کا جب وہ جھگڑتے تھے کچھ بھی علم نہ تھا۔ ﴿۶۹﴾ (ف) میری طرف تو یہی وحی کی جاتی ہے کہ میں کھلم کھلا ہدایت کرنے والا ہوں۔ ﴿۷۰﴾ (ف) خدا نے فرشتوں کو کہا کہ میں انسان کو مٹی سے پیدا کررہا ہوں۔ ﴿۷۱﴾ (حد:۱۳) پھر جب اس کو درست کرلوں اور اس میں اپنی روح پھونک دوں تو تم اس کے آگے سجدہ کرنا۔ ﴿۷۲﴾ (حد:۱۳) تو سب ملائکہ نے بالاتفاق اس کے آگے سجدہ کیا۔ ﴿۷۳﴾ (تذ۔۲:۱۵۳) سوائے شیطان کے اور وہ اکڑا اور کافر ہوگیا۔ ﴿۷۴﴾ (حد:۱۳) رب نے کہا اے ابلیس کس شے نے تمہیں اس بات سے منع کیا ہے کہ تو اس شے (یعنی انسان) کے آگے سجدہ نہ کرے جس کو میں نے اپنے ہاتھ سے بنایا کیا تو اکڑتا ہے یا ویسے ہی بلند ہے۔ ﴿۷۵﴾ (حد:۶۱) تو اس نے جواب دیا کہ میں آگ سے پیدا ہوا ہوں اور وہ مٹی سے اس لئے میں بہتر ہوں۔ ﴿۷۶﴾ (حد:۱۳) اس پر خدا نے کہا تو یہاں سے چلا جا۔ (حد:۱۳) تو مردود ہے۔ ﴿۷۷﴾ (ف) اور تجھ پر تا قیامت لعنت ہوگی۔ ﴿۷۸﴾ (حد:۱۳) اس نے کہا کہ مجھے تا قیامت مہلت دے دے۔ ﴿۷۹﴾ (حد:۱۳) یہ مہلت دے دی گئی۔ ﴿۸۰﴾ (حد:۱۳) اس روز تک جس کا وقت مقرر ہے۔ ﴿۸۱﴾ (ف)

قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۸۲﴾ اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۸۳﴾
قَالَ فَالْحَقُّ ز وَالْحَقَّ اَقُوْلُ ﴿۸۴﴾ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكَ وَمِمَّنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ
اَجْمَعِيْنَ ﴿۸۵﴾ قُلْ مَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ ﴿۸۶﴾ اِنْ هُوَ
اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۸۷﴾ وَلَتَعْلَمُنَّ نَبَاَهٗ بَعْدَ حِيْنٍ ﴿۸۸﴾ ع ۵

اس پر شیطان لعین نے کہا کہ مجھے تیری عزت کی قسم کہ میں بھی باقی سب کو گمراہ کرونگا۔ ﴿۸۲﴾ (تذ۔ا:۱۹۶) ماسوا ان چند بندوں کے جو خلاصۃ تیرے ہی غلام ہیں اور جو میرے بس کے نہیں۔ ﴿۸۳﴾ (تذ۔ا:۱۹۶) رب لم یزل نے فرمایا کہ بہت خوب تو نے اپنا عندیہ سچ سچ کہہ دیا اور اب میں بھی سچ ہی کہتا ہوں۔ ﴿۸۴﴾ (تذ۔ا:۱۹۶) کہ اگر یہ ہوا تو ہم بھی تم کو بمع تمہارے چیلے چانٹوں کے جہنم میں لبالب بھر دینگے۔ ﴿۸۵﴾ (تذ۔ا:۱۹۶) اے پیغمبر کہہ دو کہ میں تم سے اس کا صلہ نہیں مانگتا اور نہ میں بناوٹ کرنے والوں میں ہوں۔ ﴿۸۶﴾ (ف) یہ قرآن تمام دنیا جہاں کے لئے باعث نصیحت وعبرت ہے۔ ﴿۸۷﴾ (تک۔ا:۱۹۶) اور تم کو اس کا حال ایک وقت کے بعد معلوم ہو جائے گا۔ ﴿۸۸﴾ (ف)

آیاتھا ۷۵ — (۳۹) سُوْرَةُ الزُّمَرِ مَكِّيَّةٌ (۸۰) — رکوعاتھا ۸

ترجمہ المشرقیؒ: ۴۴ آیات — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — ترجمہ مولانا جالندھریؒ: ۴۱ آیات

تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ﴿۱﴾ اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ
فَاعْبُدِ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ ﴿۲﴾ اَلَا لِلّٰهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ ط وَالَّذِيْنَ
اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ م مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَآ اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى ط اِنَّ اللّٰهَ
يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِيْ مَا هُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۵ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ كٰذِبٌ
كَفَّارٌ ﴿۳﴾

یہ تحریری پیغام (الکتب) بارگاہ جل وعلی کی طرف سے تمام عالم کے نام ہے جو بڑا غالب القوی اور بڑا صاحب حکمت ہے۔ ﴿۱﴾ (تذ۔ا:۵۳) (اے پیغمبر) ہم نے یہ کتاب تمہاری طرف سچائی کے ساتھ نازل کی ہے۔ (ف)۔ تو خالص خدا ہی کی فرمانبرداری مدنظر رکھ کر اسی کی خدمت کیا کرو۔ ﴿۲﴾ (تذ۔ا:۱۷۲) دیکھو سچی خدمت گزاری خدا ہی کے شایان ہے۔ (تذ۔ا:۱۷۲) اور جن لوگوں نے اس کے سوا اور دوست بنائے ہیں (وہ کہتے ہیں کہ) ہم ان کو اس لئے پوجتے ہیں کہ ہم کو خدا کا مقرب بنا دیں تو جن باتوں میں یہ اختلاف کرتے ہیں خدا ان میں ان کا فیصلہ کر دے گا۔ بیشک خدا اس شخص کو جو جھوٹا ناشکرا ہے ہدایت نہیں دیتا۔ ﴿۳﴾ (ف)

Marfat.com

لَوۡ اَرَادَ اللّٰهُ اَنۡ يَّتَّخِذَ وَلَدًا لَّاصۡطَفٰى مِمَّا يَخۡلُقُ مَا يَشَآءُ ۙ سُبۡحٰنَهٗ ؕ
هُوَ اللّٰهُ الۡوَاحِدُ الۡقَهَّارُ ④ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ بِالۡحَقِّ ۚ يُكَوِّرُ الَّيۡلَ عَلَى
النَّهَارِ وَيُكَوِّرُ النَّهَارَ عَلَى الَّيۡلِ وَسَخَّرَ الشَّمۡسَ وَالۡقَمَرَ ؕ كُلٌّ
يَّجۡرِىۡ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ اَلَا هُوَ الۡعَزِيۡزُ الۡغَفَّارُ ⑤ خَلَقَكُمۡ مِّنۡ نَّفۡسٍ وَّاحِدَةٍ
ثُمَّ جَعَلَ مِنۡهَا زَوۡجَهَا وَاَنۡزَلَ لَكُمۡ مِّنَ الۡاَنۡعَامِ ثَمٰنِيَةَ اَزۡوَاجٍ ؕ يَخۡلُقُكُمۡ
فِىۡ بُطُوۡنِ اُمَّهٰتِكُمۡ خَلۡقًا مِّنۡۢ بَعۡدِ خَلۡقٍ فِىۡ ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ
رَبُّكُمۡ لَهُ الۡمُلۡكُ ؕ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ فَاَنّٰى تُصۡرَفُوۡنَ ⑥

اگر خدا کسی کو اپنا بیٹا بنانا چاہتا تو اپنی مخلوق میں سے جس کو چاہتا انتخاب کر لیتا وہ پاک ہے وہی تو خدا یکتا (اور) غالب ہے۔④

(ف) لوگو! اس رب بے مثال نے ہی آسمان کے لا انتہا ستاروں (السَّمٰوٰتِ) اور زمین کے عظیم الشان کرے کو پیدا کیا اور اب روز روز ان اجرام سماوی کی حیرت انگیز ترتیب اور وقت طلوع وغروب کے تعین سے رات کی ظلمت آرا چادر کو دن کے روشن جسم پر لپیٹ دیتا ہے اور پھر رفتہ رفتہ دن کے نورانی حجاب کو رات کے سیاہ جسم پر اوڑھ دیتا ہے اور بڑی حیرت انگیز بات یہ ہے کہ سورج اور چاند جیسے عظیم وجلیل کروں کو اس نے اپنی مرضی کے تابع، اپنے حکم کا محکوم اور اپنے اشاروں پر مجبور کر رکھا ہے (سَخَّرَ) یہ سب آسمانی کرے، یہ شمس وقمر، یہ سماوات اور زمین سب کے سب (كُلٌّ) ایک وقت مقرر تک حرکت کر رہے ہیں (يَجۡرِىۡ) اور منشائے ایزدی کو پورا کر رہے ہیں۔ لوگو! بگوش ہوش سن رکھو کہ وہ خدائے بے ہمتا بڑا غالب القوی (الۡعَزِيۡزُ) اور بڑا پردہ پوش (الۡغَفَّارُ) ہے۔⑤ (تذ۔ا:۲۲) تم کو ایک مطلق جان کی اکائی سے پیدا کیا۔ پھر اسی نفس واحدہ کے اندر سے اس کا جوڑا پیدا کیا اور مویشیوں میں سے تمہارے لئے آٹھ جوڑے پیدا کئے (ابھی اس کے متعلق تحقیق باقی ہے کہ یہ آٹھ کونسے ہیں) وہ (خلاق زمین و آسمان) تمہاری ماؤں کے پیٹوں میں ایک پیدائش کے بعد دوسری پیدائش میں منتقل کر کے تم کو پیدا کرتا ہے (اور یہ عمل اس قدر حیرت انگیز ہے کہ انسان اس کو دیکھ کر انگلیاں منہ میں لے لیتا ہے) تو تمہارا پالنے والا اللہ (اس حیرت انگیز قدرت کا مالک) ہے۔ حکومت اسی کی ہے اس کے سوا کوئی لائق اطاعت نہیں تو (بتلاؤ) تم کدھر کو بھٹکے جا رہے ہو۔⑥ (حد:۲۱۳)

Marfat.com

إِنْ تَكْفُرُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ عَنْكُمْ ۖ وَلَا يَرْضَىٰ لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ ۖ وَإِنْ
تَشْكُرُوا يَرْضَهُ لَكُمْ ۗ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ ۗ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّكُمْ
مَرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۚ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ۷
وَإِذَا مَسَّ الْإِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَا رَبَّهُ مُنِيبًا إِلَيْهِ ثُمَّ إِذَا خَوَّلَهُ نِعْمَةً
مِنْهُ نَسِيَ مَا كَانَ يَدْعُو إِلَيْهِ مِنْ قَبْلُ وَجَعَلَ لِلَّهِ أَنْدَادًا لِيُضِلَّ
عَنْ سَبِيلِهِ ۚ قُلْ تَمَتَّعْ بِكُفْرِكَ قَلِيلًا ۖ إِنَّكَ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ ۸ أَمَّنْ
هُوَ قَانِتٌ آنَاءَ اللَّيْلِ سَاجِدًا وَقَائِمًا يَحْذَرُ الْآخِرَةَ وَيَرْجُو رَحْمَةَ رَبِّهِ ۗ
قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ۗ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُو
الْأَلْبَابِ ۹ ع ۹ ۱۵

پھر اگر تم (ایسے خدا کے) منکر ہو تو یقین جانو کہ خدا تم (جیسی ناشکری، ادنیٰ حیوانوں سے ارتقا کی ہوئی بے حقیقت اور بے طاقت مخلوق) سے (قطعی طور پر) بے نیاز ہے اور اپنے (بنائے ہوئے) بندوں کے متعلق انکار کو پسند نہیں کرتا اور اگر تم (اپنی پیدائش پر غور و خوض کر کے) شکر کرو (اور اللہ کے فضل کی جو اس نے تمہیں انسان بنا کر کیا ہے قدر کرو) تو وہ اس کو تمہارے لئے پسند کرتا ہے اور (یاد رکھو کہ اس کائنات فطرت میں) کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کے بوجھ کو اٹھا ہی نہیں سکتا۔ یہ کہ کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے شخص کا بوجھ نہ اٹھائے گا۔ (حد:۶۲)۔ (اس لئے تمہارے گناہ کی تمام تر ذمہ داری تمہیں پر ہے) پھر تم کو (بالآخر) اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے (وہ خود تم سے تمہارے گناہ کا مواخذہ کرلے گا)۔ وہ (اب) تمہیں تمہارے عملوں کے متعلق خبردار کر رہا ہے۔ (کہ پیچھے کچھ شکایت باقی نہ رہے کیونکہ) وہ درحقیقت سینوں کے رازوں کا بڑا جاننے والا ہے۔ ۷ (تک۔ا:۳۳۴) جب انسان کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو خدا کی طرف ہمہ تن رجوع ہو کر کراہتا ہے، پھر جب خدا اپنی طرف سے کوئی نعمت اس کو عطا کرتا ہے تو جس مطلب کے لئے اس نے خدا کو پہلے پکارا تھا اس کو بھلا دیتا ہے۔ (تذ۔ا:۲۱۴) اور خدا کا شریک بنانے لگتا ہے تاکہ (لوگوں کو) اس کے رستے سے گمراہ کرے کہہ دو کہ (اے کافر نعمت) اپنی ناشکری سے تھوڑا سا فائدہ اٹھالے پھر تو تو دوزخیوں میں ہوگا۔ ۸ (ف) صاحب علم لوگ ہی خدا کی کارگزاری کا علم حاصل کرنے کے بعد دن اور رات خدا کے آگے سر تسلیم خم کرتے رہتے ہیں اور یہ اہل علم لوگ بے علموں کے برابر نہیں ہو سکتے بلکہ یہی لوگ اُولُو الْاَلْبَاب یعنی صاحب دانش ہیں۔ ۹ (تک۔ا:۳۳۵)

Marfat.com

قُلْ يٰعِبَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ؕ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا
حَسَنَةٌ ؕ وَاَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ ؕ اِنَّمَا يُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ
حِسَابٍ ﴿١٠﴾ قُلْ اِنِّيْۤ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ ﴿١١﴾
وَاُمِرْتُ لِاَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿١٢﴾ قُلْ اِنِّيْۤ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ
عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿١٣﴾ قُلِ اللّٰهَ اَعْبُدُ مُخْلِصًا لَّهٗ دِيْنِيْ ﴿١٤﴾ فَاعْبُدُوْا
مَا شِئْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ ؕ قُلْ اِنَّ الْخٰسِرِيْنَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْۤا اَنْفُسَهُمْ وَاَهْلِيْهِمْ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اَلَا ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ ﴿١٥﴾ لَهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ
مِّنَ النَّارِ وَمِنْ تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ ؕ ذٰلِكَ يُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهٖ عِبَادَهٗ ؕ يٰعِبَادِ
فَاتَّقُوْنِ ﴿١٦﴾ وَالَّذِيْنَ اجْتَنَبُوا الطَّاغُوْتَ اَنْ يَّعْبُدُوْهَا وَاَنَابُوْۤا اِلَى
اللّٰهِ لَهُمُ الْبُشْرٰى ۚ فَبَشِّرْ عِبَادِ ﴿١٧﴾

اے پیغمبر! ہماری طرف سے کہہ دو کہ اے ہمارے بندو! جو ہم پر ایمان لا چکے ہو، مقام خدا کا تقویٰ کرتے رہا کرو۔ جنہوں نے ہم سے ڈر کر ہماری حمایت میں جان و مال کی پروانہ کی ان کیلئے اس دنیا میں زمین کی بادشاہت کا بہترین اجر ہے اور خدا کی زمین تو بڑی وسیع ہے۔ بیشک مصیبت برداشت کرنے والوں کو ان کا عوض بے حساب دیا جائے گا۔ ⑩[1] (تذ۔ا:۱۵۹) اے پیغمبر! ان لوگوں سے کہہ دو کہ مجھ کو تو خدا کے ہاں سے یہی حکم ملا ہے کہ میں تمام ارادت اور اخلاص (الدِّیْن) تمام عقیدت اور اعمال (الدِّیْن) کو خالصۃً خدا ہی کیلئے وقف کر کے ہمہ تن اسی کا غلام بنا رہوں۔ ⑪ (تذ۔ا:۱۶۱) اور مجھے یہی حکم ملا ہے کہ میں ہی سب سے پہلے اس کو اپنا آقائے حقیقی تسلیم کروں اور عملی طور پر اس کی عبودیت میں رہوں۔ ⑫ (تذ۔ا:۱۶۱) کہہ دو کہ اگر میں اپنے پروردگار کا حکم نہ مانوں تو مجھے بڑے دن کے عذاب سے ڈر لگتا ہے ۔⑬ (ف) ان سے کہہ دو کہ میں اپنی تمام ارادت اور محبت کو اسی کیلئے خالص کر کے اس کی غلامی کر رہا ہوں۔ ⑭ (تذ۔ا:۱۶۱) تو تم اس کے سوا جس کی چاہو پرستش کرو کہہ دو کہ نقصان اٹھانے والے وہی لوگ ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو نقصان میں ڈالا۔ دیکھو یہی صریح نقصان ہے۔ ⑮ (ف) ان کے اوپر تو آگ کے سائبان ہوں گے اور نیچے (اس کے) فرش ہوں گے۔ یہ وہ (عذاب) ہے جس سے خدا اپنے بندوں کو ڈراتا ہے تو اے میرے بندو مجھ سے ڈرتے رہو۔ ⑯ (ف) اور جنہوں نے اس[1] سے اجتناب کیا کہ بتوں کو پوجیں اور خدا کی طرف رجوع کیا تو ان کے لئے بشارت ہے۔ تو میرے بندوں کو بشارت سنا دو۔ ⑰ (ف)

[1] دیکھئے ۲۰:۱۱۲

Marfat.com

الَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدٰىهُمُ
اللّٰهُ وَاُولٰٓئِكَ هُمْ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۱۸﴾ اَفَمَنْ حَقَّ عَلَيْهِ كَلِمَةُ الْعَذَابِ ؕ
اَفَاَنْتَ تُنْقِذُ مَنْ فِى النَّارِ ﴿۱۹﴾ لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ غُرَفٌ مِّنْ
فَوْقِهَا غُرَفٌ مَّبْنِيَّةٌ ۙ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ وَعْدَ اللّٰهِ ؕ لَا يُخْلِفُ
اللّٰهُ الْمِيْعَادَ ﴿۲۰﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَلَكَهٗ يَنَابِيْعَ فِى
الْاَرْضِ ثُمَّ يُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَجْعَلُهٗ
حُطَامًا ؕ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِاُولِى الْاَلْبَابِ ﴿۲۱﴾ ع ۱۶

جو بات سنتے اور اچھی باتوں کی پیروی کرتے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کو خدا نے ہدایت دی اور یہی عقل والے ہیں۔ ﴿۱۸﴾ (ف) بھلا جس شخص پر عذاب کا حکم صادر ہو چکا تو کیا تم (ایسے) دوزخی کو مخلصی دے سکو گے۔ ﴿۱۹﴾ (ف) لیکن جو لوگ اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں ان کے لئے اونچے اونچے محل ہیں جن کے اوپر بالا خانے بنے ہوئے ہیں (اور) ان کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں۔ (یہ) خدا کا وعدہ ہے۔ (ف) بے شک خدا اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔ ﴿۲۰﴾ (حر: ۲۹۰) اے مخاطب! کیا تو نے اس عظیم الشان حقیقت پر نظر نہیں کی کہ خدا آسمان سے پانی اتارتا ہے، پھر (سطح زمین کو شرابور کر کے اس پر) پانی کے چشمے بہا دیتا ہے، پھر وہ (نہاں کار خدا پانی کی حیرت انگیز طاقت اثر سے) رنگ برنگ نباتات نکال کر روئے زمین کو چمنستان بنا دیتا ہے، پھر ایک مدت کے حلول آب کے بعد قوت نامیہ کا زور اس تمام کھیتی کو ایک ہیجان عظیم میں لے آتا ہے۔ (اس میں کلیاں پھوٹ پھوٹ کر نکلتی ہیں، غنچے چٹک چٹک کر کھل جاتے ہیں، تمام پودوں کے اندر اس خدا کے بھیجے ہوئے پانی کے رس جانے کے باعث حرکت اور شباب کا عالم نظر آتا ہے)۔ پھر (جب یہ تمام ہیجان و حرکت فرو ہو جاتے ہیں) تو کھیتی کو دیکھتا ہے کہ زرد پڑ جاتی ہے (اس پر ضعف اور جمود طاری ہو جاتا ہے) پھر خدا بھی اس کو چورا چورا کر ڈالتا ہے۔ (بعینہٖ یہی حالت مجامع انسانی کی ہے جب ان کے قلوب کے اندر ہدایت اور راست روی کا آب حیات سرایت کر جاتا ہے، جب ان کے سینے خدا کے استقبال کیلئے کھل جاتے ہیں، جب ان کے دلوں میں خدا اتر آتا ہے تو وہ بھی سب کے سب نہال ہو جاتے ہیں، وہ بھی سب زندہ ہو جاتے ہیں۔ قوت اور امن، نصرت اور دولت، شوکت اور احتشام ان کے ہر برگ و بر سے عیاں ہوتا ہے، پھر جب وہ ہدایت مفقود ہو جاتی ہے، جب سینوں کے اندر مردنیاں چھا جاتی ہیں، جب دلوں کی زمین پتھرا جانے کے باعث خدا کے چشمہ حیواں کو قبول نہیں کرتیں تو تمام کی تمام جماعت موت کے گھاٹ اتر جاتی ہے، اس کی سب اگلی رونق اچک لی جاتی ہے، پھر خدا اس کو اور بھی چکنا چور کر کے پیوند زمین کر دیتا ہے اور اس نا اہل قوم کا قصہ پاک ہو جاتا ہے)۔ عقلمند لوگوں کے لئے اس کھیتی کے عروج و زوال کے اسباب میں ایک بڑی عبرت انگیز نصیحت ہے۔ ﴿۲۱﴾ (تذ۔ ۲: ۸۹: ۹۰)

اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ فَوَيْلٌ
لِّلْقٰسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۲۲﴾ اَللّٰهُ نَزَّلَ
اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ ۖ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ
رَبَّهُمْ ۚ ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ
بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ﴿۲۳﴾

تو اے لوگو! کیا وہ شخص جس کا سینہ خدا نے اسلام (جیسے مجسمہ سعی وعمل مذہب) کے لئے کھول دیا ہو (جو خدا کو صحیح معنوں میں تسلیم کرنے کیلئے ہر ممکن اذیت برداشت کرنے کیلئے تیار ہو اور اپنے پروردگار کی مشعل ہدایت آگے رکھ کر بے خوف وخطر چلا جارہا ہو)، اس شخص کی مانند ہوسکتا ہے جس کا دل سخت اور سیاہ ہو چکا ہو، جس کا سنگلاخ قلب کسی ہدایت کو اپنے اندر جذب کرنے کیلئے تیار نہ ہو، (کیا ایسی دو قوموں کا انجام اس دنیا میں برابر ہوسکتا ہے)۔ تو اے لوگو! صد حیف ہے اس نابکار قوم پر جن کے دل خدا کا احساس اور اس کے قانون کی تعمیل کا احساس نہ ہونے کے باعث سخت ہوگئے ہوں، یہی وہ لوگ ہیں جو صاف طور پر غلط راستے پر جارہے ہیں اور کبھی اس دنیا میں کامیاب نہ ہوسکیں گے۔ ﴿۲۲﴾ (تذ۔۲:۹۰۔۹۱) اے لوگو! اس رب عظیم نے ساکنان زمین پر بے مثال احسان کیا ہے جو تمہاری ہدایت کیلئے بہترین قانون اتارا ہے یہ (اس خدائے زمین وآسمان کا برگزیدہ کلام ہے) ایک کتاب ہے جس کے (مطالب کو دلنشین کردینے کیلئے) ایک دوسرے سے ملتی جلتی باتیں (بار بار نئے پیرایوں میں اور) دہرا دہرا کر بیان کردی گئی ہیں۔ جن لوگوں کے دلوں میں خوف خدا بس رہا ہے ان کے بدن اس (عالم آرا اور اٹل قانون) کی اہمیت کو پاکر کانپ اٹھتے ہیں، پھر (اس قانون جلیل کو پاکر) ان کے جسم اور دل احساس خدا کو اپنے اندر جذب کرنے کیلئے نرم ہو جاتے ہیں۔ ان کے دلوں کی الجھنیں اور جسموں کے مسام اس آب ہدایت کے باعث کھل جاتے ہیں۔ ان کے دل تسلیم کیلئے اور جسم عمل کیلئے معاً تیار ہو جاتے ہیں) خدا کی ہدایت بھی دراصل یہی ہے۔ (کہ انسان سرتاپا مجسمہ عمل بن جائے) وہ جس قوم کو مناسب سمجھتا ہے (اپنا قانون سمجھنے کی اہلیت عطا فرما کر) راہ راست پر لگا دیتا ہے اور جس کو (سیاہ باطنی اور قساوت دروں کے باعث) گمراہ کردیتا ہے تو اس کا بعد ازیں کوئی راہ دکھانے والا بھی نہیں۔ ﴿۲۳﴾ (تذ۔۲:۹۱)

Marfat.com

اَفَمَنۡ يَّتَّقِىۡ بِوَجۡهِهٖ سُوۡٓءَ الۡعَذَابِ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ ؕ وَقِيۡلَ لِلظّٰلِمِيۡنَ ذُوۡقُوۡا
مَا كُنۡتُمۡ تَكۡسِبُوۡنَ ﴿۲۴﴾ كَذَّبَ الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ فَاَتٰٮهُمُ الۡعَذَابُ مِنۡ حَيۡثُ
لَا يَشۡعُرُوۡنَ ﴿۲۵﴾ فَاَذَاقَهُمُ اللّٰهُ الۡخِزۡىَ فِى الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا ۚ وَلَعَذَابُ الۡاٰخِرَةِ
اَكۡبَرُ ۘ لَوۡ كَانُوۡا يَعۡلَمُوۡنَ ﴿۲۶﴾ وَلَقَدۡ ضَرَبۡنَا لِلنَّاسِ فِىۡ هٰذَا الۡقُرۡاٰنِ مِنۡ
كُلِّ مَثَلٍ لَّعَلَّهُمۡ يَتَذَكَّرُوۡنَ ۚ ﴿۲۷﴾ قُرۡاٰنًا عَرَبِيًّا غَيۡرَ ذِىۡ عِوَجٍ
لَّعَلَّهُمۡ يَتَّقُوۡنَ ﴿۲۸﴾ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلًا فِيۡهِ شُرَكَآءُ مُتَشٰكِسُوۡنَ
وَرَجُلًا سَلَمًا لِّرَجُلٍ ؕ هَلۡ يَسۡتَوِيٰنِ مَثَلًا ؕ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ ۚ بَلۡ اَكۡثَرُهُمۡ
لَا يَعۡلَمُوۡنَ ﴿۲۹﴾ اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمۡ مَّيِّتُوۡنَ ﴿۳۰﴾ ثُمَّ اِنَّكُمۡ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ عِنۡدَ
رَبِّكُمۡ تَخۡتَصِمُوۡنَ ﴿۳۱﴾

تو کیا وہ شخص جو خدا کی رضا مندی کی تلاش میں (اور احکم الحاکمین کے منہ کے لحاظ سے) اس دنیا میں ایسے اعمال کرتا ہے جس کے صلے میں روز قیامت کو بدترین عذاب سے بچا رہے (اس شخص کے برابر ہو سکتا ہے جس کو اللہ کا کچھ لحاظ ہی نہ رہا ہو، جس کو خوشنودی خدا کا احساس ہی نہ ہو، تو خیر نہ ہو) ایسے ظالموں کو اس دن کہا جائے گا کہ ہاں اب اپنے کئے کے مزے چکھتے رہو۔ ﴿۲۴﴾ (تذ۔۲:۹۱) ان کفار اور منافقین سے پہلے بھی لوگوں نے عذاب الٰہی کو جھوٹ سمجھا تھا (اور غافل ہو گئے) پھر ان پر عذاب اس طرف سے آیا جس طرف سے ان کو سان گمان نہ تھا۔ ﴿۲۵﴾ (تذ۔۲:۵۳) پھر خدا نے ان کو اس دنیا کی زندگی میں ذلت اور رسوائی، محکومیت اور ہلاکت کا مزا چکھایا اور یقینی بات یہ ہے کہ آخرت کا عذاب اس سے کہیں بڑھ کر ہے اے کاش! ان کو اس کا علم ہوتا۔ ﴿۲۶﴾ (تذ۔۲:۵۳) اور لوگو! ہم نے تمہارے سمجھانے اور تمہیں صحیح طرز عمل بتلانے کیلئے اس قرآن کے اندر ہر ممکن مثال دے کر سارا دستور العمل واضح کر دیا ہے تا کہ لوگ اس سے نتائج اخذ کریں اور بعد ازاں ان پر عمل کریں۔ ﴿۲۷﴾ (تذ۔۲:۵۵) یہ قرآن عربی زبان میں ہے۔ اس کی حکمت عالیہ میں کسی قسم کی کجی نہیں رکھی اور اس کا منتہائے نظریہ ہے کہ تمام عالم کے لوگ اس بے مثال حکمت پر عمل کر کے عذاب الٰہی سے بچیں۔ ﴿۲۸﴾ (تذ۔۲:۵۵) خدا ایک مثال بیان فرماتا ہے کہ ایک شخص ہے جس میں کئی (آدمی) شریک ہیں (مختلف المزاج اور) بدخو اور ایک آدمی خاص ایک شخص کا (غلام) ہے۔ بھلا دونوں کی حالت برابر ہے۔ (نہیں) الحمد للہ بلکہ اکثر لوگ نہیں جانتے۔ ﴿۲۹﴾ (ف) (اے پیغمبر) تم بھی مر جاؤ گے اور یہ بھی مر جائیں گے۔ ﴿۳۰﴾ (ف) پھر قیامت کے دن اپنے پروردگار کے سامنے جھگڑو گے (اور جھگڑا فیصل کر دیا جائے گا)۔ ﴿۳۱﴾ (ف)

Marfat.com

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللّٰهِ وَكَذَّبَ بِالصِّدْقِ اِذْ جَآءَهٗ ؕ اَلَيْسَ فِىْ جَهَنَّمَ
مَثْوًى لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿۳۲﴾ وَالَّذِىْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ
الْمُتَّقُوْنَ ﴿۳۳﴾ لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۳۴﴾ لِيُكَفِّرَ
اللّٰهُ عَنْهُمْ اَسْوَاَ الَّذِىْ عَمِلُوْا وَيَجْزِيَهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ الَّذِىْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۳۵﴾
اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ ؕ وَيُخَوِّفُوْنَكَ بِالَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ
مِنْ هَادٍ ﴿۳۶﴾ وَمَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّضِلٍّ ؕ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِعَزِيْزٍ ذِى انْتِقَامٍ ﴿۳۷﴾
وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ؕ قُلْ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَنِىَ اللّٰهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖٓ اَوْ اَرَادَنِىْ بِرَحْمَةٍ
هَلْ هُنَّ مُمْسِكٰتُ رَحْمَتِهٖ ؕ قُلْ حَسْبِىَ اللّٰهُ ؕ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ﴿۳۸﴾ قُلْ
يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّىْ عَامِلٌ ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۹﴾ مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ
يُّخْزِيْهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ﴿۴۰﴾

تو اس سے بڑھ کر ظالم کون جو خدا پر جھوٹ بولے اور سچی بات جب اس کے پاس پہنچ جائے تو اسے جھٹلائے۔ کیا جہنم میں کافروں کا ٹھکانا نہیں؟ ﴿۳۲﴾ (ف) اور جو شخص سچی بات لے کر آیا اور جس نے اس کی تصدیق کی وہی لوگ متقی ہیں۔ ﴿۳۳﴾ (ف) وہ جو چاہیں گے ان کے لئے ان کے پروردگار کے پاس (موجود) ہے۔ نیکوکاروں کا یہی بدلہ ہے۔ ﴿۳۴﴾ (ف) تاکہ خدا ان سے برائیوں کو جو انہوں نے کیں دور کر دے اور نیک کاموں کا جو وہ کرتے رہے ان کو بدلہ دے۔ ﴿۳۵﴾ (ف) کیا خدا اپنے بندوں کو کافی نہیں اور یہ تم کو ان لوگوں سے جو اس کے سوا ہیں (یعنی غیر خدا سے) ڈراتے ہیں اور جس کو خدا گمراہ کرے اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں۔ ﴿۳۶﴾ (ف) اور جس کو خدا ہدایت دے اس کو کوئی گمراہ کرنے والا نہیں۔ کیا خدا غالب (اور) بدلہ لینے والا نہیں ہے۔ ﴿۳۷﴾ (ف) اور اگر تم ان سے پوچھو کہ آسمان اور زمین کو کس نے پیدا کیا تو کہہ دیں کہ خدا نے۔ کہو بھلا دیکھو تو جن کو تم خدا کے سوا پکارتے ہو اگر خدا مجھ کو کوئی تکلیف پہنچانا چاہے تو کیا وہ اس تکلیف کو دور کر سکتے ہیں یا اگر مجھ پر مہربانی کرنا چاہے تو وہ اس مہربانی کو روک سکتے ہیں؟ کہہ دو کہ مجھے خدا ہی کافی ہے بھروسہ رکھنے والے اسی پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ ﴿۳۸﴾ (ف) کہہ دو کہ اے قوم تم اپنی جگہ پر عمل کئے جاؤ میں (اپنی جگہ) عمل کئے جاتا ہوں۔ عنقریب تم کو معلوم ہو جائے گا۔ ﴿۳۹﴾ (ف) کہ کس پر عذاب آتا ہے جو اسے رسوا کرے گا اور کس پر ہمیشہ کا عذاب نازل ہوتا ہے۔ ﴿۴۰﴾ (ف)

إِنَّآ أَنزَلْنَا عَلَيْكَ ٱلْكِتَٰبَ لِلنَّاسِ بِٱلْحَقِّ ۖ فَمَنِ ٱهْتَدَىٰ فَلِنَفْسِهِۦ ۖ وَمَن ضَلَّ
فَإِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۖ وَمَآ أَنتَ عَلَيْهِم بِوَكِيلٍ ۝٤١ ٱللَّهُ يَتَوَفَّى ٱلْأَنفُسَ حِينَ ع
مَوْتِهَا وَٱلَّتِى لَمْ تَمُتْ فِى مَنَامِهَا ۖ فَيُمْسِكُ ٱلَّتِى قَضَىٰ عَلَيْهَا ٱلْمَوْتَ وَيُرْسِلُ
ٱلْأُخْرَىٰٓ إِلَىٰٓ أَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ إِنَّ فِى ذَٰلِكَ لَءَايَٰتٍ لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ۝٤٢ أَمِ ٱتَّخَذُوا۟
مِن دُونِ ٱللَّهِ شُفَعَآءَ ۚ قُلْ أَوَلَوْ كَانُوا۟ لَا يَمْلِكُونَ شَيْـًٔا وَلَا يَعْقِلُونَ ۝٤٣ قُل لِّلَّهِ
ٱلشَّفَٰعَةُ جَمِيعًا ۖ لَّهُۥ مُلْكُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۖ ثُمَّ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ۝٤٤ وَإِذَا ذُكِرَ
ٱللَّهُ وَحْدَهُ ٱشْمَأَزَّتْ قُلُوبُ ٱلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِٱلْءَاخِرَةِ ۖ وَإِذَا ذُكِرَ ٱلَّذِينَ
مِن دُونِهِۦٓ إِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُونَ ۝٤٥ قُلِ ٱللَّهُمَّ فَاطِرَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ عَٰلِمَ ٱلْغَيْبِ
وَٱلشَّهَٰدَةِ أَنتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِى مَا كَانُوا۟ فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ۝٤٦

اے پیغمبر! ہم نے اس کتاب کوتمام عالم کی ہدایت کیلئے زمین وآسمان کے مستقل حقائق شامل کر کے اتارا ہے پھر جو شخص یا قوم اس کو سمجھ کر راہ راست پر آگئی تو اس میں اس کی اپنی بھلائی ہے اور جو گمراہ ہوگئی تو اس گمراہی کی ذمہ داری خاص اسی پر ہے اور تم کوئی ان پر محافظ بنا کر نہیں بٹھائے گئے کہ بات بات میں ان کو ٹوکتے رہو۔ ۝٤١ (تذ۔۲:۲۷۳) اللہ وہ ہے جو موت کے وقت (ذی حیات مخلوق کے) نفسوں کو پورا کر دیتا ہے اور اس نفس کو جو اپنی نیند میں ابھی مرا نہیں پھر جس نفس کے متعلق موت کا فیصلہ ہو چکا ہے اس کو (اپنی طرف) کھینچ لیتا ہے اور دوسرے کو ایک وقت مقرر تک چھوڑ دیتا ہے۔ بیشک اس (منظر) میں اس قوم کیلئے جو سوچ بچار کرتی ہے ضرور بہت سے اشارات اور ہدایات موجود ہیں۔ ۝٤٢ (حد:۳۵) کیا انہوں نے خدا کے سوا اور سفارشی بنا لئے ہیں کہو کہ خواہ وہ کسی چیز کا بھی اختیار نہ رکھتے ہوں اور نہ کچھ سمجھتے ہی ہوں۔ ۝٤٣ (ف) کہہ دو کہ سفارش تو سب خدا ہی کے اختیار میں ہے اسی کے لئے آسمانوں اور زمین کی بادشاہت ہے پھر تم اسی کی طرف لوٹ کر جاؤ گے۔ ۝٤٤ (ف) اور جب تنہا خدا کا ذکر کیا جاتا ہے تو جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ان کے دل منقبض ہو جاتے ہیں' اور جب اس کے سوا اوروں کا ذکر کیا جاتا ہے تو خوش ہو جاتے ہیں۔ ۝٤٥ (ف) کہو کہ اے خدا (اے) آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے (اور) پوشیدہ اور ظاہر کو جاننے والے تو ہی اپنے بندوں میں ان باتوں کا جن میں وہ اختلاف کرتے رہے ہیں فیصلہ کرے گا۔ ۝٤٦ (ف)

Marfat.com

وَلَوْ اَنَّ لِلَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ لَافْتَدَوْا بِهٖ
مِنْ سُوْٓءِ الْعَذَابِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ وَبَدَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مَا لَمْ یَكُوْنُوْا یَحْتَسِبُوْنَ ﴿۴۷﴾
وَبَدَا لَهُمْ سَیِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۴۸﴾ فَاِذَا مَسَّ
الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَانَا ۫ ثُمَّ اِذَا خَوَّلْنٰهُ نِعْمَةً مِّنَّا ۙ قَالَ اِنَّمَاۤ اُوْتِیْتُهٗ عَلٰی
عِلْمٍ ؕ بَلْ هِیَ فِتْنَةٌ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۴۹﴾ قَدْ قَالَهَا الَّذِیْنَ مِنْ
قَبْلِهِمْ فَمَاۤ اَغْنٰی عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ﴿۵۰﴾ فَاَصَابَهُمْ سَیِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا ؕ
وَالَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مِنْ هٰۤؤُلَآءِ سَیُصِیْبُهُمْ سَیِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا ۙ وَمَا هُمْ بِمُعْجِزِیْنَ ﴿۵۱﴾ اَوَلَمْ
یَعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیَقْدِرُ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ
یُّؤْمِنُوْنَ ﴿۵۲﴾ ع

ع ۵ ۱۱ ۲

اور اگر ظالموں کے پاس وہ سب (مال ومتاع) ہو جو زمین میں ہے اور اس کے ساتھ اسی قدر اور ہو تو قیامت کے روز برے عذاب (سے مخلصی پانے) کے بدلے میں دے دیں اور ان پر خدا کی طرف سے وہ امر ظاہر ہو جائے گا جس کا ان کو خیال بھی نہ تھا۔ ﴿۴۷﴾ (ف) پھر ان لوگوں کو اپنے کرتوت کے برے نتیجے اجتماعی شکست وریخت کی صورت میں ظاہر ہوئے اور جس سزا کو یہ لوگ ہنسی مخول سمجھ رہے تھے ان پر آنازل ہوئی۔ ﴿۴۸﴾ (تذ۔۱:۱۲۸) انسان کی عادت ہے کہ جب اسے کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو ہمیں پکارنے لگتا ہے پھر جب اس کو کوئی نعمت ہم بطور احسان عطا فرماتے ہیں تو کہنے لگتا ہے کہ یہ تو مجھے میری ذاتی لیاقت کی وجہ سے ملی ہے اے ناسمجھ انسان! یہ نعمت تو آزمائش کے طور پر ہی ہے کہ ہم دیکھ لیں کہ تو اس کا جائز استعمال کہاں تک کرتا ہے لیکن افسوس کہ ان میں سے اکثر لوگ ہماری دادوستد کے قانون کا علم نہیں رکھتے۔ ﴿۴۹﴾ (تذ۔۱:۱۷۴) جو لوگ ان سے پہلے تھے وہ بھی یہی کہا کرتے تھے تو جو کچھ وہ کیا کرتے تھے ان کے کچھ بھی کام نہ آیا۔ ﴿۵۰﴾ (ف) تو ان لوگوں کو ان کی بداعمالی کے برے نتائج اجتماعی بدحالیوں (السَّیِّاٰتُ) کی صورت میں پہنچے اور ان اہل مکہ میں سے بھی جو لوگ حدود سے تجاوز کر رہے ہیں (ظَلَمُوْا) ان کو بھی ان کے اعمال کے برے نتائج قومی زبوں حالی کی صورت میں عنقریب پہنچنے والے ہیں اور یہ لوگ ایسے طاقتور تو ہیں نہیں کہ ہم کو عاجز کر دیں۔ ﴿۵۱﴾ (تذ۔۱:۱۲۸) کیا ان لوگوں کو اس امر کا علم نہیں ہے کہ اللہ جس (قوم) کو مناسب سمجھتا ہے اس پر رزق کھلا چھوڑ دیتا ہے اور اس کی مقدار کا فیصلہ کرتا ہے۔ بے شک اس (منظر) میں اس قوم کیلئے جو ایمان (کی خصوصیات) رکھتی ہے ضرور (بضرور) بہت سی ہدایات اور اشارے موجود ہیں۔ ﴿۵۲﴾ (حد:۳۷)

Marfat.com

قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ
الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿۵۳﴾ وَاَنِيْبُوْٓا اِلٰى رَبِّكُمْ وَاَسْلِمُوْا لَهٗ
مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ﴿۵۴﴾ وَاتَّبِعُوْٓا اَحْسَنَ مَآ اُنْزِلَ
اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ بَغْتَةً وَّاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ﴿۵۵﴾
اَنْ تَقُوْلَ نَفْسٌ يّٰحَسْرَتٰى عَلٰى مَا فَرَّطْتُّ فِيْ جَنْۢبِ اللّٰهِ وَاِنْ كُنْتُ لَمِنَ السّٰخِرِيْنَ ﴿۵۶﴾
اَوْ تَقُوْلَ لَوْ اَنَّ اللّٰهَ هَدٰىنِيْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۵۷﴾ اَوْ تَقُوْلَ حِيْنَ تَرَى الْعَذَابَ
لَوْ اَنَّ لِيْ كَرَّةً فَاَكُوْنَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۵۸﴾ بَلٰى قَدْ جَاۗءَتْكَ اٰيٰتِيْ فَكَذَّبْتَ بِهَا
وَاسْتَكْبَرْتَ وَكُنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۵۹﴾ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ تَرَى الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلَى اللّٰهِ
وُجُوْهُهُمْ مُّسْوَدَّةٌ ۭ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْمُتَكَبِّرِيْنَ ﴿۶۰﴾ وَيُنَجِّي اللّٰهُ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا
بِمَفَازَتِهِمْ ۡ لَا يَمَسُّهُمُ السُّوْۗءُ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۶۱﴾

(اے پیغمبر میری طرف سے لوگوں سے) کہہ دو کہ اے میرے بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے خدا کی رحمت سے ناامید نہ ہونا۔ خدا تو سب گناہوں کو بخش دیتا ہے اور وہ تو بخشنے والا مہربان ہے۔﴿۵۳﴾(ف) اور اس سے پہلے کہ تم پر عذاب آ واقع ہو اپنے پروردگار کی طرف رجوع کرو اور اس کے فرمانبردار ہو جاؤ پھر تم کو مدد نہیں ملے گی۔﴿۵۴﴾(ف) اور اس سے پہلے کہ تم پر ناگہاں عذاب آ جائے اور تم کو خبر بھی نہ ہو اس نہایت اچھی (کتاب) کی جو تمہارے پروردگار کی طرف سے تم پر نازل ہوئی ہے پیروی کرو۔﴿۵۵﴾(ف) کہ (مبادا اس وقت) کوئی متنفس کہنے لگے کہ (ہائے ہائے) اس تقصیر پر افسوس ہے جو میں نے خدا کے حق میں کی اور میں تو ہنسی ہی کرتا رہا۔﴿۵۶﴾(ف) یا یہ کہنے لگے کہ اگر خدا مجھ کو ہدایت دیتا تو میں بھی پرہیزگاروں میں ہوتا۔﴿۵۷﴾(ف) یا جب عذاب دیکھ لے تو کہنے لگے کہ اگر مجھے پھر ایک دفعہ دنیا میں جانا ہو تو میں نیکوکاروں میں ہو جاؤں۔﴿۵۸﴾(ف) (خدا فرمائے گا) کیوں نہیں میری آیتیں تیرے پاس پہنچ گئی تھیں مگر تو نے ان کو جھٹلایا اور شیخی میں آ گیا اور تو کافر بن گیا۔﴿۵۹﴾(ف) اور جن لوگوں نے خدا پر جھوٹ بولا تو قیامت کے دن دیکھو گے کہ ان کے منہ کالے ہو رہے ہونگے کیا غرور کرنے والوں کا ٹھکانا دوزخ میں نہیں ہے۔﴿۶۰﴾(ف) اور جو پرہیزگار ہیں ان کی (سعادت اور) کامیابی کے سبب خدا ان کو نجات دے گا نہ تو ان کو کوئی سختی پہنچے گی اور نہ وہ غمناک ہوں گے۔﴿۶۱﴾(ف)

Marfat.com

اَللّٰہُ خَالِقُ کُلِّ شَیۡءٍ ۫ وَّ ہُوَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ وَّکِیۡلٌ ﴿۶۲﴾ لَہٗ مَقَالِیۡدُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ؕ
وَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا بِاٰیٰتِ اللّٰہِ اُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡخٰسِرُوۡنَ ﴿۶۳﴾ ع قُلۡ اَفَغَیۡرَ اللّٰہِ تَاۡمُرُوۡٓنِّیۡۤ
اَعۡبُدُ اَیُّہَا الۡجٰہِلُوۡنَ ﴿۶۴﴾ وَ لَقَدۡ اُوۡحِیَ اِلَیۡکَ وَ اِلَی الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِکَ ۚ لَئِنۡ
اَشۡرَکۡتَ لَیَحۡبَطَنَّ عَمَلُکَ وَ لَتَکُوۡنَنَّ مِنَ الۡخٰسِرِیۡنَ ﴿۶۵﴾ بَلِ اللّٰہَ فَاعۡبُدۡ وَ کُنۡ مِّنَ
الشّٰکِرِیۡنَ ﴿۶۶﴾ وَ مَا قَدَرُوا اللّٰہَ حَقَّ قَدۡرِہٖ ٭ۖ وَ الۡاَرۡضُ جَمِیۡعًا قَبۡضَتُہٗ یَوۡمَ
الۡقِیٰمَۃِ وَ السَّمٰوٰتُ مَطۡوِیّٰتٌۢ بِیَمِیۡنِہٖ ؕ سُبۡحٰنَہٗ وَ تَعٰلٰی عَمَّا یُشۡرِکُوۡنَ ﴿۶۷﴾ وَ نُفِخَ فِی
الصُّوۡرِ فَصَعِقَ مَنۡ فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَنۡ فِی الۡاَرۡضِ اِلَّا مَنۡ شَآءَ اللّٰہُ ؕ ثُمَّ نُفِخَ
فِیۡہِ اُخۡرٰی فَاِذَا ہُمۡ قِیَامٌ یَّنۡظُرُوۡنَ ﴿۶۸﴾

خدا ہی ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے اور وہی ہر چیز کا نگران ہے۔﴿۶۲﴾(ف) زمین و آسمان کے خزانوں کی کنجیاں اسی کے پاس ہیں۔ جس کو خوش ہو کر جو چاہے ان میں سے بخش دے تو جو لوگ احکام خدا سے منکر ہیں اور اس کے مطابق نہیں چلتے وہی گھاٹے میں ہیں۔﴿۶۳﴾(تذ۔۱:۱۲۹) کہہ دو کہ اے نادانوں تم مجھ سے یہ کہتے ہو کہ میں غیر خدا کی پرستش کرنے لگوں۔﴿۶۴﴾(ف) اور (اے محمد ﷺ) تمہاری طرف اور ان (پیغمبروں) کی طرف سے جو تم سے پہلے ہو چکے ہیں یہی وحی بھیجی گئی ہے کہ اگر تم نے شرک کیا تو تمہارے عمل برباد ہو جائیں گے اور تم زیاں کاروں میں ہو جاؤ گے۔﴿۶۵﴾(ف) بلکہ خدا ہی کی عبادت کرو اور شکر گزاروں میں ہو۔ ﴿۶۶﴾(ف) اور سب سے زیادہ قابل ملامت بات یہ ہے کہ لوگوں نے خدا کی عظمت اور عالی مقامی کا صحیح اندازہ ہرگز نہیں کیا جیسا کرنا چاہئے تھا حالانکہ اس کی قدرت کی یہ شان ہے کہ قیامت کے دن ساری زمین اس کی ایک مٹھی میں ہوگی اور آسمان مکتوب کی طرح اس کے داہنے ہاتھ میں لپٹے ہوئے ہونگے۔ یہ لوگ جن جن چیزوں کی عملی عبادت میں مشغول رہ کر خدا کو ماسوا کے برابر کرتے رہتے ہیں خدا کی ذات ان سب سے پاک اور بلند تر ہے۔﴿۶۷﴾(تذ۔۲:۱۳۹) اور اس دن لوگوں کی اطلاع کیلئے ایک ہولناک صور پھونکا جائیگا۔ پھر اس کی دہشت ناک آواز سے جو مخلوقات آسمانوں اور زمینوں میں ہے ان سب پر ماسوا اس کے جس کو خدا چاہے گا بے ہوشی طاری ہو جائے گی۔ پھر دوبارہ صور پھونکا جائے گا تو سب کے سب یکدم کھڑے ہو جائیں گے اور چاروں طرف دیکھنے لگیں گے۔﴿۶۸﴾(تذ۔۲:۱۳۹)

Marfat.com

وَاَشۡرَقَتِ الۡاَرۡضُ بِنُوۡرِ رَبِّهَا وَوُضِعَ الۡكِتٰبُ وَجِآىۡءَ بِالنَّبِيّٖنَ وَالشُّهَدَآءِ
وَقُضِىَ بَيۡنَهُمۡ بِالۡحَقِّ وَهُمۡ لَا يُظۡلَمُوۡنَ ﴿۶۹﴾ وَوُفِّيَتۡ كُلُّ نَفۡسٍ مَّا عَمِلَتۡ وَهُوَ
اَعۡلَمُ بِمَا يَفۡعَلُوۡنَ ﴿۷۰﴾ ع

اور زمین اپنے پروردگار کے نور سے یکسر چمک اٹھے گی اور لوگوں کے نامہ اعمال کی کتاب لاکر سامنے رکھ دی جائے گی اور پیغمبر اور گواہ سب کے سب لا حاضر کئے جائیں گے اور لوگوں میں کامل انصاف کے ساتھ ان کی بداعمالیوں اور گناہوں کا فیصلہ کر دیا جائے گا اور ان پر کسی طرح کا ظلم نہ ہوگا۔ ﴿۶۹﴾ (تذ۔۲:۱۳،۱۴) اور ہر متنفس کو جو کچھ اس نے کیا ہوگا اس کا اجر پورا کر دیا جائے گا اور خدا سب سے زیادہ جانتا ہے جو یہ کر رہے ہیں۔ ﴿۷۰﴾[1] (تذ۔۲:۱۳۷)

---

[1] (۶۷۔۷۰) ﴿وما قدروا الله حق قدره﴾ کے الفاظ میں یعنی ''انسان نے خدا کا اندازہ ہی نہیں لگایا جیسا کہ اس کا اندازہ لگانے کا حق تھا۔'' فی الحقیقت مسلمانوں کو تنبیہ تھی کہ وہ خدا کا ذہنی تصور کہیں یہ نہ بنالیں کہ وہ ایک بہت ہی ''بڑا'' حاکم ہے جس کی شکل انسانی ہے اس کے ہاتھ اور پاؤں انسان کی طرح کے ہیں' وہ انسان کی آنکھوں کی طرح بڑی بڑی آنکھوں سے دیکھتا ہے' بڑے بڑے کانوں سے سنتا ہے وغیرہ وغیرہ اسی طرح قرآن نے لاتدرکہ الابصار (۶:۱) کے الفاظ یعنی ''خدا کو انسان کی آنکھیں نہیں دیکھ سکتیں'' کہہ کر اس تخیل کو مزید جھٹلایا کہ خدا کی کوئی انسانی شکل وصورت ہے......لیکن مسلمانوں نے ان سب قرآنی اصطلاحوں کی ذہنی تصویریں ان کی ملائی تشریحوں سے متاثر ہو کر اس قدر مجسم اور مشخص کر دیں کہ اس کے دل میں خدا کا تصور ایک بہت بڑے اور عظیم الشان انسان سے زیادہ نہ رہ سکا۔ یہ وجہ تھی جس کے باعث خدا کی قدر و منزلت مسلمانوں کے دلوں میں دیر تک نہ رہ سکی ورنہ اگر وہ صحیفہ کائنات کو بچشم خود دیکھتے رہتے جیسا کہ اولین نے قرنوں تک کیا تھا تو خدا کی عظمت ان کے دلوں میں روز بروز زیادہ ہوتی جاتی۔ خدا دراصل مسلمانوں کے خدا کا غلط اندازہ لگانے سے اوجھل ہوا۔ ورنہ آج جوں جوں کائنات دریافت ہوتی چلی جارہی ہے خدا کی بے پناہ عظمت اور کیفیت کا صحیح اندازہ لگتا جارہا ہے۔ (تک۔۱:۴۳،۴۴)

از روئے اسلام اس کائنات فطرت میں انسان پر ظلم اور بے انصافی کہیں نہیں' کوئی چیز اناٹا نہیں ہوتی' سب جو کچھ ہو رہا ہے کمال عدل' اور موشگافی سے ہو رہا ہے اگر انسان کو اس دنیا میں کہیں عمل کی مزدوری کم ملتی نظر آرہی ہے یا کسی جگہ کسی شخص کو بلا استحقاق اجر مل رہا ہے تو یہ مقامی افراط و تفریط اس دنیا میں لابدی امر ہے لیکن خدا چونکہ خود بے عیب اور اس کی بنائی ہوئی کائنات بھی قطعاً بے عیب ہے اور اس میں دنیا کی ہر شے (ماسوا انسان کے) خدا کے دیئے ہوئے قانون پر مکمل طور پر چل رہی ہے اس لئے انسان کے بارے میں یہ کمی یا بیشی روز قیامت کو پوری کر دی جائے گی اس بنا پر انسان کو خدا کے عدل و انصاف پر مکمل یقین کر کے اپنی مساعی کو جاری رکھنا لازمی ہے اور قوموں کے زندہ رہنے کا گر بھی یہی ہے بلکہ انہی وجوہات کے باعث روز قیامت کا واقع ہونا لازمی امر ہے ورنہ فطرت اور خدا دونوں بے نقص ثابت نہیں ہوتے۔ فتدبر! (تذ:۲:۱۳۹)

Marfat.com

وَسِيْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى جَهَنَّمَ زُمَرًا ؕ حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْهَا فُتِحَتْ اَبْوَابُهَا
وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَآ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَتْلُوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ رَبِّكُمْ
وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ؕ قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذَابِ
عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿۷۱﴾ قِيْلَ ادْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ فَبِئْسَ مَثْوَى
الْمُتَكَبِّرِيْنَ ﴿۷۲﴾ وَسِيْقَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ اِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا ؕ حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْهَا
وَفُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِيْنَ ﴿۷۳﴾
وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ وَاَوْرَثَنَا الْاَرْضَ نَتَبَوَّاُ مِنَ الْجَنَّةِ
حَيْثُ نَشَآءُ ۚ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ﴿۷۴﴾ وَتَرَى الْمَلٰٓئِكَةَ حَآفِّيْنَ مِنْ حَوْلِ
الْعَرْشِ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ۚ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَقِيْلَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ
رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۷۵﴾ ع

اور کافروں کو گروہ گروہ بنا کر جہنم کی طرف لے جائیں گے۔ یہاں تک کہ جب وہ اس کے پاس پہنچ جائیں گے تو اس کے دروازے کھول دیئے جائیں گے تو اس کے داروغہ ان سے کہیں گے کہ کیا تمہارے پاس تم ہی میں سے پیغمبر نہیں آئے تھے جو تم کو تمہارے پروردگار کی آیتیں پڑھ پڑھ کر سناتے اور اس دن کے پیش آنے سے ڈراتے۔ کہیں گے کیوں نہیں لیکن کافروں کے حق عذاب کا حکم متحقق ہو چکا تھا۔ ﴿۷۱﴾ (ف) کہا جائے گا کہ دوزخ کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ ہمیشہ اس میں رہو گے۔ تکبر کرنے والوں کا برا ٹھکانا ہے۔ ﴿۷۲﴾ (ف) اور جو لوگ اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں ان کو گروہ گروہ بنا کر بہشت کی طرف لے جائیں گے یہاں تک کہ جب اس کے پاس پہنچ جائیں گے اور اس کے دروازے کھول دیئے جائیں گے۔ (ف) پھر جنت والوں کو اس کا محافظ کہے گا کہ تم پر سلامتی ہو تم نے بہت اچھا کیا اس لئے اس میں داخل ہمیشہ کیلئے ہو جاؤ۔ ﴿۷۳﴾ (حر: ۷۰:۲۷۰-۲۷۱) اور وہ لوگ کہیں گے کہ شکر ہے اس خدا کا جس نے اپنا یہ وعدہ بھی سچ کر دکھایا اور اس سے پیشتر زمین کا وارث بھی ہمیں کو بنایا۔ اب ہم بہشت میں جہاں بھی چاہیں رہیں گے، تو دیکھو کام کرنے والوں کا کیا ہی اچھا اجر ہے۔ ﴿۷۴﴾ (تذ۔ ۱:۴۱) اور تم فرشتوں کو دیکھو گے کہ عرش کے گرد گھیرا باندھے ہوئے ہیں (اور) اپنے پروردگار کی تعریف کے ساتھ تسبیح کر رہے ہیں۔ اور ان میں انصاف کے ساتھ فیصلہ کیا جائے گا اور کہا جائے گا کہ ہر طرح کی تعریف خدا ہی کو سزاوار ہے جو سارے جہان کا مالک ہے۔ ﴿۷۵﴾ (ف)

Marfat.com

آیاتها ۸۵ | ۴۰ سورۃ المؤمن مکیۃ ۶۰ | رکوعاتها ۹

ترجمہ المشرقی: ۱۸ آیات | ترجمہ مولانا جالندھری: ۶۷ آیات

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

حٰمٓ ① تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ② غَافِرِ الذَّنْۢبِ وَقَابِلِ
التَّوْبِ شَدِيْدِ الْعِقَابِ ذِي الطَّوْلِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ③ مَا
يُجَادِلُ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ اِلَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَلَا يَغْرُرْكَ تَقَلُّبُهُمْ فِي الْبِلَادِ ④
كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّالْاَحْزَابُ مِنْۢ بَعْدِهِمْ وَهَمَّتْ كُلُّ اُمَّةٍۢ بِرَسُوْلِهِمْ
لِيَاْخُذُوْهُ وَجٰدَلُوْا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوْا بِهِ الْحَقَّ فَاَخَذْتُهُمْ فَكَيْفَ كَانَ
عِقَابِ ⑤ وَكَذٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ ⑥
اَلَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهٗ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ
وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ
تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ⑦

حم۔ ①(ف) یہ تحریری پیغام (الکتب) بارگاہ جل وعلیٰ کی طرف سے تمام عالم کے نام ہے جو بڑا صاحب علم ہے۔ ② (تذ۔ا:۵۳) جو گناہ بخشنے والا اور توبہ قبول کرنے والا ہے اور سخت عذاب دینے والا اور صاحب کرم ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اسی کی طرف پھر کر جانا ہے۔ ③(ف) خدا کی آیتوں میں وہی لوگ جھگڑتے ہیں جو کافر ہیں۔ تو ان لوگوں کا شہروں میں چلنا پھرنا تمہیں دھوکے میں نہ ڈال دے۔ ④ (ف) ان سے پہلے نوحؑ کی قوم اور ان کے بعد اور امتوں نے بھی (پیغمبروں کی) تکذیب کی۔ اور ہر امت نے اپنے پیغمبر کے بارے میں یہی قصد کیا کہ اس کو پکڑ لیں اور بیہودہ (شبہات سے) جھگڑتے رہے کہ اس سے حق کو زائل کر دیں تو میں نے ان کو پکڑ لیا (سو دیکھ لو) میرا عذاب کیسا ہوا۔ ⑤(ف) اور اسی طرح کافروں کے بارے میں بھی تمہارے پروردگار کی بات پوری ہو چکی ہے کہ وہ اہل دوزخ ہیں۔ ⑥(ف) جو لوگ عرش کو اٹھائے ہوئے اور جو اس کے گرداگرد (حلقے باندھے ہوئے) ہیں (یعنی فرشتے) وہ اپنے پروردگار کی تعریف کے ساتھ تسبیح کرتے رہتے ہیں اور مومنوں کے لئے بخشش مانگتے رہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار تیری رحمت اور تیرا علم ہر چیز پر احاطہ کئے ہوئے ہے۔ تو جن لوگوں نے توبہ کی اور تیرے رستہ پر چلے ان کو بخش دے اور دوزخ کے عذاب سے بچالے۔ ⑦(ف)

Marfat.com

رَبَّنَا وَاَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ ِالَّتِيْ وَعَدْتَّهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ
وَذُرِّيّٰتِهِمْ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۙ﴿۸﴾ وَقِهِمُ السَّيِّاٰتِ ؕ وَمَنْ تَقِ السَّيِّاٰتِ يَوْمَئِذٍ
فَقَدْ رَحِمْتَهٗ ؕ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۹﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُنَادَوْنَ لَمَقْتُ ع ۹
اللّٰهِ اَكْبَرُ مِنْ مَّقْتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ اِذْ تُدْعَوْنَ اِلَى الْاِيْمَانِ فَتَكْفُرُوْنَ ﴿۱۰﴾ قَالُوْا
رَبَّنَآ اَمَتَّنَا اثْنَتَيْنِ وَاَحْيَيْتَنَا اثْنَتَيْنِ فَاعْتَرَفْنَا بِذُنُوْبِنَا فَهَلْ اِلٰى
خُرُوْجٍ مِّنْ سَبِيْلٍ ﴿۱۱﴾ ذٰلِكُمْ بِاَنَّهٗٓ اِذَا دُعِيَ اللّٰهُ وَحْدَهٗ كَفَرْتُمْ ۚ وَاِنْ يُّشْرَكْ بِهٖ
تُؤْمِنُوْا ؕ فَالْحُكْمُ لِلّٰهِ الْعَلِيِّ الْكَبِيْرِ ﴿۱۲﴾ هُوَ الَّذِيْ يُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ وَيُنَزِّلُ لَكُمْ
مِّنَ السَّمَآءِ رِزْقًا ؕ وَمَا يَتَذَكَّرُ اِلَّا مَنْ يُّنِيْبُ ﴿۱۳﴾ فَادْعُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ
الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۱۴﴾ رَفِيْعُ الدَّرَجٰتِ ذُو الْعَرْشِ ۚ يُلْقِي الرُّوْحَ مِنْ
اَمْرِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ لِيُنْذِرَ يَوْمَ التَّلَاقِ ۙ﴿۱۵﴾

Marfat.com

اے ہمارے پروردگار ان کو ہمیشہ رہنے کے بہشتوں میں داخل کر جن کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے اور جو ان کے باپ دادا اور ان کی بیویوں اور ان کی اولاد میں سے نیک ہوں ان کو بھی۔ بیشک تو غالب حکمت والا ہے۔⑧ (ف) اور ان کو عذابوں سے بچائے رکھ اور جس کو تو اس روز عذابوں سے بچائے لے گا تو بیشک اس پر مہربانی فرمائی اور یہی بڑی کامیابی ہے۔⑨ (ف) جن لوگوں نے کفر کیا ان سے پکار کر کہہ دیا جائے گا کہ جب تم (دنیا میں) ایمان کی طرف بلائے جاتے تھے اور مانتے نہیں تھے تو خدا اس سے کہیں زیادہ بیزار ہوتا تھا جس قدر تم اپنے آپ سے بیزار ہو رہے ہو۔⑩ (ف) وہ کہیں گے کہ اے ہمارے پروردگار تو نے ہم کو دو دفعہ بے جان کیا اور دو دفعہ جان بخشی ہم کو اپنے گناہوں کا اقرار ہے تو کیا نکلنے کی کوئی سبیل ہے۔⑪ (ف) یہ اس لئے کہ جب تنہا خدا کو پکارا جاتا تھا تو تم انکار کر دیتے تھے اور اگر اس کے ساتھ شریک مقرر کیا جاتا تھا تو تسلیم کر لیتے تھے تو حکم تو خدا ہی کا ہے جو (سب سے) اوپر (سب سے) بڑا ہے۔⑫ (ف) وہی تو ہے جو تم کو اپنی نشانیاں دکھاتا ہے اور تم پر آسمان سے رزق اتارتا ہے اور نصیحت تو وہی پکڑتا ہے جو (اس کی طرف) رجوع کرتا ہے۔⑬ (ف) تو اے ایمان والو! اپنی تمام ارادتمندی اور عقیدت کو اسی خدا کیلئے مخصوص کر کے اس کو پکارو اگرچہ منکرین خدا کو برا ہی کیوں نہ لگے۔⑭ (تذ۔۱:۱۹۷) (وہ) مالک درجات عالی اور صاحب عرش ہے اپنے بندوں میں سے جن پر چاہتا ہے اپنے حکم سے وحی بھیجتا ہے تاکہ ملاقات کے دن سے ڈراوے۔⑮ (ف)

يَوْمَ هُمْ بٰرِزُوْنَ ۚ لَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْهُمْ شَيْءٌ ؕ لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ؕ لِلّٰهِ
الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ﴿١٦﴾ اَلْيَوْمَ تُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍ ۢبِمَا كَسَبَتْ ؕ لَا ظُلْمَ الْيَوْمَ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿١٧﴾ وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْاٰزِفَةِ اِذِ الْقُلُوْبُ لَدَى
الْحَنَاجِرِ كٰظِمِيْنَ ۚ مَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ حَمِيْمٍ وَّلَا شَفِيْعٍ يُّطَاعُ ؕ ﴿١٨﴾ يَعْلَمُ
خَآئِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ ﴿١٩﴾ وَاللّٰهُ يَقْضِيْ بِالْحَقِّ ؕ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ
مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَقْضُوْنَ بِشَيْءٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ﴿٢٠﴾ اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا ع ١١
فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ كَانُوْا مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَانُوْا هُمْ
اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَّاٰثَارًا فِي الْاَرْضِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ؕ وَمَا كَانَ لَهُمْ
مِّنَ اللّٰهِ مِنْ وَّاقٍ ﴿٢١﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَكَفَرُوْا
فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّهٗ قَوِيٌّ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿٢٢﴾

جس روز نکل پڑیں گے ان کی کوئی چیز خدا سے مخفی نہ رہے گی' آج کس کی بادشاہت ہے؟ خدا کی جو اکیلا اور غالب ہے۔ ⑯ (ف) آج ہر شخص کو اس کے کئے کا بدلہ پورا کر دیا جائے گا۔ آج کسی پر مطلق ظلم نہ ہوگا بے شک خدا بندوں کے اعمال سے بڑا ہی واقف ہے جو پل جھپکے بھر میں حساب ادا کر دیتا ہے۔ ⑰ (تذ۔۲:۱۳۵) اور ان کو قریب آنے والے دن سے ڈراؤ جب کہ دل غم سے بھر کر گلوں تک آرہے ہوں گے (اور) ظالموں کا کوئی دوست نہیں ہوگا اور نہ کوئی سفارشی جس کی بات قبول کی جائے گی۔ ⑱ (ف) وہ آنکھوں کی خیانت کو جانتا ہے اور جو (باتیں) سینوں میں پوشیدہ ہیں (ان کو بھی) ⑲ (ف) اور خدا ہر امر کا فیصلہ پوری سچائی سے کرتا ہے اور جو لوگ خدا کو چھوڑ کر دوسروں کے پیچھے لگے ہیں ان کے فیصلے کسی اصول کے ماتحت نہیں ہوتے یہ اس لئے کہ درحقیقت خدا سب سے زیادہ معاملہ فہم اور سب سے زیادہ باخبر خدا ہے۔ ⑳ (تذ۔۲:۲۰۶) کیا لوگوں نے اس زمین کے اندر چل پھر کر نہیں دیکھا کہ وہ قومیں جو ان سے پہلے ہو گزری ہیں ان کا کیا دردناک حشر ہوا وہ لوگ اپنی قوت کے اعتبار سے ان سے کہیں بڑھ چڑھ کر تھے' اپنی نشانیوں کے اعتبار سے جو وہ چھوڑ گئے بے مثال تھے پھر (جب وہ احکام خدا سے غافل ہو کر اپنی آبائی عظمت کو سنبھال نہ سکے تو رفتہ رفتہ) خدا نے ان کو (ان کی دردناک داماندگیوں کی پاداش میں) پکڑا اور کوئی حیلہ بھی ان کو خدا کی پکڑ سے بچانے کیلئے کارگر نہ ہوا۔ ㉑ (تذ۔۲:۲۰۱) یہ سب اس لئے کہ (اس سے پیشتر بار بار) خدا کے بھیجے ہوئے رسول ان کے پاس (حفظ و بقا کے متعلق) کھلے کھلے اور روشن احکام لے کر آئے لیکن ان ناخلف جانشینوں نے ان سے عملاً انکار کیا پھر خدا نے ان کو دھر پکڑا خدا بے شک بڑا صاحب قوت اور بڑی سخت سزا دینے والا ہے۔ ㉒ (تذ۔۲:۲۰۱)

Marfat.com

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۲۳﴾ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَقَارُوْنَ
فَقَالُوْا سٰحِرٌ كَذَّابٌ ﴿۲۴﴾ فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْحَقِّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوا اقْتُلُوْٓا اَبْنَآءَ
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ وَاسْتَحْيُوْا نِسَآءَهُمْ ؕ وَمَا كَيْدُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ﴿۲۵﴾ وَقَالَ
فِرْعَوْنُ ذَرُوْنِيْٓ اَقْتُلْ مُوْسٰى وَلْيَدْعُ رَبَّهٗ ۚ اِنِّيْٓ اَخَافُ اَنْ يُّبَدِّلَ دِيْنَكُمْ
اَوْ اَنْ يُّظْهِرَ فِي الْاَرْضِ الْفَسَادَ ﴿۲۶﴾ وَقَالَ مُوْسٰٓى اِنِّيْ عُذْتُ بِرَبِّيْ وَرَبِّكُمْ مِّنْ
كُلِّ مُتَكَبِّرٍ لَّا يُؤْمِنُ بِيَوْمِ الْحِسَابِ ﴿۲۷﴾ وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ ۖۗ مِّنْ اٰلِ ع
فِرْعَوْنَ يَكْتُمُ اِيْمَانَهٗٓ اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ يَّقُوْلَ رَبِّيَ اللّٰهُ وَقَدْ جَآءَكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ
مِنْ رَّبِّكُمْ ؕ وَاِنْ يَّكُ كَاذِبًا فَعَلَيْهِ كَذِبُهٗ ۚ وَاِنْ يَّكُ صَادِقًا يُّصِبْكُمْ
بَعْضُ الَّذِيْ يَعِدُكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ ﴿۲۸﴾

اور ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیاں اور دلیل روشن دے کر بھیجا۔ ﴿۲۳﴾ (ف) (یعنی) فرعون اور ہامان اور قارون کی طرف تو انہوں نے کہا کہ تو جادوگر ہے جھوٹا۔ ﴿۲۴﴾ (ف) غرض جب وہ ان کے پاس ہماری طرف سے حق لے کر پہنچے تو کہنے لگے کہ جو اس کے ساتھ (خدا پر) ایمان لائے ہیں ان کے بیٹوں کو قتل کر دو اور بیٹیوں کو زندہ رہنے دو اور کافروں کی تدبیریں بے ٹھکانے ہوتی ہیں۔ ﴿۲۵﴾ (ف) اور فرعون بولا کہ مجھے چھوڑو کہ موسیٰ کو قتل کر دوں اور وہ اپنے پروردگار کو بلا لے مجھے ڈر ہے کہ وہ کہیں تمہارے دین کو (نہ) بدل دے یا ملک میں فساد (نہ) پیدا کر دے۔ ﴿۲۶﴾ (ف) موسیٰ نے کہا کہ میں ہر متکبر سے جو حساب کے دن (یعنی قیامت) پر ایمان نہیں لاتا۔ اپنے اور تمہارے پروردگار کی پناہ لے چکا ہوں۔ ﴿۲۷﴾ (ف) اور فرعون کے لوگوں میں سے ایک مومن شخص جو اپنے ایمان کو پوشیدہ رکھتا تھا کہنے لگا کیا تم ایسے شخص کو قتل کرنا چاہتے ہو جو کہتا ہے کہ میرا پروردگار خدا ہے اور وہ تمہارے پاس تمہارے پروردگار (کی طرف) سے نشانیاں بھی لے کر آیا ہے اور اگر وہ جھوٹا ہوگا تو اس کے جھوٹ کا ضرر اسی کو ہوگا اور اگر سچا ہوگا تو کوئی سا عذاب جس کا وہ تم سے وعدہ کرتا ہے تم پر واقع ہو کر رہے گا بیشک خدا اس شخص کو ہدایت نہیں دیتا جو بے لحاظ جھوٹا ہو۔ ﴿۲۸﴾ (ف)

Marfat.com

يٰقَوْمِ لَكُمُ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ظٰهِرِيْنَ فِي الْاَرْضِ ۡ فَمَنْ يَّنْصُرُنَا مِنْۢ بَاْسِ
اللّٰهِ اِنْ جَآءَنَا ؕ قَالَ فِرْعَوْنُ مَآ اُرِيْكُمْ اِلَّا مَآ اَرٰى وَمَآ اَهْدِيْكُمْ اِلَّا سَبِيْلَ
الرَّشَادِ ﴿٢٩﴾ وَقَالَ الَّذِيْٓ اٰمَنَ يٰقَوْمِ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ مِّثْلَ يَوْمِ الْاَحْزَابِ ﴿٣٠﴾
مِثْلَ دَاْبِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ وَالَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ؕ وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ
ظُلْمًا لِّلْعِبَادِ ﴿٣١﴾ وَيٰقَوْمِ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ يَوْمَ التَّنَادِ ﴿٣٢﴾ يَوْمَ تُوَلُّوْنَ مُدْبِرِيْنَ ۚ
مَا لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ﴿٣٣﴾ وَلَقَدْ
جَآءَكُمْ يُوْسُفُ مِنْ قَبْلُ بِالْبَيِّنٰتِ فَمَا زِلْتُمْ فِيْ شَكٍّ مِّمَّا جَآءَكُمْ بِهٖ ؕ
حَتّٰٓى اِذَا هَلَكَ قُلْتُمْ لَنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِهٖ رَسُوْلًا ؕ كَذٰلِكَ يُضِلُّ
اللّٰهُ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ مُّرْتَابُ ۚ ﴿٣٤﴾

اے قوم آج تمہاری ہی بادشاہت ہے اور تم ہی ملک میں غالب ہو۔ (لیکن) اگر ہم پر خدا کا عذاب آ گیا تو (اس کے دور کرنے کیلئے) ہماری مدد کون کرے گا۔ فرعون نے کہا میں تمہیں وہی بات سجھاتا ہوں جو مجھے سوجھی ہے اور وہی راہ بتاتا ہوں جس میں بھلائی ہے۔ ﴿٢٩﴾ (ف) تو جو مومن تھا وہ کہنے لگا کہ اے قوم مجھے تمہاری نسبت خوف ہے کہ (مبادا) تم پر اور امتوں کی طرح کے دن کا عذاب آ جائے۔ ﴿٣٠﴾ (ف) (یعنی) نوحؑ کی قوم اور عاد اور ثمود اور جو لوگ ان کے پیچھے ہوئے ہیں ان کے حال کی طرح (تمہارا حال نہ ہو جائے) اور خدا تو بندوں پر ظلم کرنا نہیں چاہتا۔ ﴿٣١﴾ (ف) اور اے قوم مجھے تمہاری نسبت پکار کے دن (یعنی قیامت) کا خوف ہے۔ ﴿٣٢﴾ (ف) جس دن تم پیٹھ پھیر کر (قیامت کے دن سے) بھاگو گے (اس دن) تم کو کوئی (عذاب) خدا سے بچانے والا نہ ہوگا اور جس شخص کو خدا گمراہ کرے اس کو کوئی ہدایت دینے والا نہیں۔ ﴿٣٣﴾ (ف) اور پہلے یوسفؑ بھی تمہارے پاس نشانیاں لے کر آئے تھے جو وہ لائے تھے اس سے تم ہمیشہ شک ہی میں رہے یہاں تک کہ جب وہ فوت ہو گئے تو تم کہنے لگے کہ خدا اس کے بعد کبھی کوئی پیغمبر نہیں بھیجے گا۔ اسی طرح خدا اس شخص کو گمراہ کر دیتا ہے جو حد سے نکل جانے اور شک کرنے والا ہو۔ ﴿٣٤﴾ (ف)

الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ ۭ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ
اللّٰهِ وَعِنْدَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۭ كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰي كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ ﴿۳۵﴾
وَقَالَ فِرْعَوْنُ يٰهَامٰنُ ابْنِ لِيْ صَرْحًا لَّعَلِّيْٓ اَبْلُغُ الْاَسْبَابَ ﴿۳۶﴾ اَسْبَابَ
السَّمٰوٰتِ فَاَطَّلِعَ اِلٰٓى اِلٰهِ مُوْسٰى وَاِنِّىْ لَاَظُنُّهٗ كَاذِبًا ۭ وَكَذٰلِكَ زُيِّنَ لِفِرْعَوْنَ
ع ۴/ ۹ سُوْۗءُ عَمَلِهٖ وَصُدَّ عَنِ السَّبِيْلِ ۭ وَمَا كَيْدُ فِرْعَوْنَ اِلَّا فِيْ تَبَابٍ ﴿۳۷﴾ وَقَالَ
الَّذِيْٓ اٰمَنَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوْنِ اَهْدِكُمْ سَبِيْلَ الرَّشَادِ ﴿۳۸﴾ يٰقَوْمِ اِنَّمَا هٰذِهِ
الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا مَتَاعٌ ۡ وَّاِنَّ الْاٰخِرَةَ هِىَ دَارُ الْقَرَارِ ﴿۳۹﴾ مَنْ عَمِلَ سَيِّئَةً
فَلَا يُجْزٰٓى اِلَّا مِثْلَهَا ۚ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ
فَاُولٰۗىِٕكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ يُرْزَقُوْنَ فِيْهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۴۰﴾ وَيٰقَوْمِ مَا لِيْٓ
النصف اَدْعُوْكُمْ اِلَى النَّجٰوةِ وَتَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَى النَّارِ ﴿۴۱﴾ ط

جولوگ بغیر اس کے کہ ان کے پاس کوئی دلیل آئی ہو خدا کی آیتوں میں جھگڑتے ہیں۔ خدا کے نزدیک اور مومنوں کے نزدیک یہ جھگڑا سخت ناپسند ہے اسی طرح خدا ہر متکبر سرکش کے دل پر مہر لگا دیتا ہے۔ ﴿۳۵﴾ (ف) اور فرعون نے کہا ہامان میرے لئے ایک محل بنوا تاکہ میں (اس پر چڑھ کر) رستوں پر پہنچ جاؤں۔ ﴿۳۶﴾ (ف) (یعنی) آسمانوں کے رستوں پر پھر موسیٰ کے خدا کو دیکھ لوں اور میں تو اسے جھوٹا سمجھتا ہوں۔ اور اسی طرح فرعون کو اس کے اعمال بد اچھے معلوم ہوتے تھے اور وہ رستے سے روک دیا گیا تھا۔ اور فرعون کی تدبیر تو بےکار تھی۔ ﴿۳۷﴾ (ف) اور وہ شخص جو مومن تھا اس نے کہا کہ بھائیو میرے پیچھے چلو میں تمہیں بھلائی کا رستہ دکھاؤں۔ ﴿۳۸﴾ (ف) بھائیو یہ دنیا کی زندگی (چند روز) فائدہ اٹھانے کی چیز ہے اور جو آخرت ہے وہی ہمیشہ رہنے کا گھر۔ ﴿۳۹﴾ (ف) جو برے کام کرے گا اس کو بدلہ بھی ویسا ہی ملے گا اور جو نیک کام کرے گا مرد ہو یا عورت اور وہ صاحب ایمان بھی ہوگا تو ایسے لوگ بہشت میں داخل ہونگے وہاں ان کو بےشمار رزق ملے گا۔ ﴿۴۰﴾ (ف) اور اے قوم میرا کیا (حال) ہے کہ میں تو تم کو نجات کی طرف بلاتا ہوں اور تم مجھے (دوزخ کی) آگ کی طرف بلاتے ہو۔ ﴿۴۱﴾ (ف)

Marfat.com

تَدْعُوْنَنِيْ لِاَكْفُرَ بِاللّٰهِ وَاُشْرِكَ بِهٖ مَا لَيْسَ لِيْ بِهٖ عِلْمٌ ز وَّاَنَا اَدْعُوْكُمْ
اِلَى الْعَزِيْزِ الْغَفَّارِ ﴿۴۲﴾ لَا جَرَمَ اَنَّمَا تَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَيْهِ لَيْسَ لَهٗ دَعْوَةٌ
فِي الدُّنْيَا وَلَا فِي الْاٰخِرَةِ وَاَنَّ مَرَدَّنَآ اِلَى اللّٰهِ وَاَنَّ الْمُسْرِفِيْنَ هُمْ
اَصْحٰبُ النَّارِ ﴿۴۳﴾ فَسَتَذْكُرُوْنَ مَآ اَقُوْلُ لَكُمْ ط وَاُفَوِّضُ اَمْرِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ط
اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿۴۴﴾ فَوَقٰىهُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِ مَا مَكَرُوْا وَحَاقَ بِاٰلِ
فِرْعَوْنَ سُوْٓءُ الْعَذَابِ ﴿۴۵﴾ اَلنَّارُ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَّعَشِيًّا ج وَيَوْمَ
تَقُوْمُ السَّاعَةُ قف اَدْخِلُوْٓا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ ﴿۴۶﴾ وَاِذْ يَتَحَآجُّوْنَ فِي
النَّارِ فَيَقُوْلُ الضُّعَفٰٓؤُا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ اَنْتُمْ
مُّغْنُوْنَ عَنَّا نَصِيْبًا مِّنَ النَّارِ ﴿۴۷﴾ قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُلٌّ فِيْهَآ لا
اِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَكَمَ بَيْنَ الْعِبَادِ ﴿۴۸﴾

تم مجھے اس

لئے بلاتے ہو کہ خدا کے ساتھ کفر کروں اور اس چیز کو اس کا شریک مقرر کروں جس کا مجھے کچھ بھی علم نہیں اور میں تم کو (خدائے) غالب (اور) بخشنے والے کی طرف بلاتا ہوں۔ ﴿۴۲﴾ (ف) سچ تو یہ ہے کہ جس چیز کی طرف تم مجھے بلاتے ہو اس کو دنیا اور آخرت میں بلانے (یعنی دعا قبول کرنے) کا مقدور نہیں اور ہم کو خدا کی طرف لوٹنا ہے اور حد سے نکل جانے والے دوزخی ہیں۔ ﴿۴۳﴾ (ف) عنقریب تم ان باتوں کو یاد کرکے جن کی طرف میں تمہیں بلارہا ہوں پچھتاؤ گے۔ (تک-۱: ۳۲۵) اور میں اپنا کام خدا کے سپرد کرتا ہوں۔ بیشک خدا بندوں کو دیکھنے والا ہے۔ ﴿۴۴﴾ (ف) غرض خدا نے موسیٰؑ کو ان لوگوں کی تدبیروں کی برائیوں سے محفوظ رکھا اور فرعون والوں کو برے عذاب نے آگھیرا۔ ﴿۴۵﴾ (ف) (یعنی) آتش (جہنم) کہ صبح و شام اس کے سامنے کیے جاتے ہیں اور جس روز قیامت برپا ہوگی (حکم ہوگا) فرعون والوں کو سخت عذاب میں داخل کرو۔ ﴿۴۶﴾ (ف) اور جب وہ دوزخ میں جھگڑیں گے تو ادنیٰ درجے کے لوگ بڑے آدمیوں سے کہیں گے کہ ہم تو تمہارے تابع تھے تو کیا تم دوزخ (کے عذاب) کا کچھ حصہ ہم سے دور کرسکتے ہو۔ ﴿۴۷﴾ (ف) بڑے آدمی کہیں گے کہ تم (بھی اور) ہم (بھی) سب دوزخ میں (رہیں گے) خدا بندوں میں فیصلہ کرچکا ہے۔ ﴿۴۸﴾ (ف)

Marfat.com

وَقَالَ الَّذِيْنَ فِي النَّارِ لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ ادْعُوْا رَبَّكُمْ يُخَفِّفْ عَنَّا يَوْمًا مِّنَ
الْعَذَابِ ﴿۴۹﴾ قَالُوْٓا اَوَلَمْ تَكُ تَاْتِيْكُمْ رُسُلُكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ط قَالُوْا بَلٰى ط
قَالُوْا فَادْعُوْا ج وَمَا دُعٰٓؤُا الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ﴿۵۰﴾ ع اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا ۵ ع ۱۲
وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُوْمُ الْاَشْهَادُ ﴿۵۱﴾ لا يَوْمَ لَا يَنْفَعُ الظّٰلِمِيْنَ
مَعْذِرَتُهُمْ وَلَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ ﴿۵۲﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى
الْهُدٰى وَاَوْرَثْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْكِتٰبَ ﴿۵۳﴾ لا هُدًى وَّذِكْرٰى لِاُولِي
الْاَلْبَابِ ﴿۵۴﴾ فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ
بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ ﴿۵۵﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ
اَتٰىهُمْ لا اِنْ فِيْ صُدُوْرِهِمْ اِلَّا كِبْرٌ مَّا هُمْ بِبَالِغِيْهِ ج فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ط اِنَّهٗ
هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ﴿۵۶﴾

جولوگ آگ میں (جل رہے) ہوں گے وہ دوزخ کے داروغوں سے کہیں گے کہ اپنے پروردگار سے دعا کرو کہ ایک روز تو ہم سے عذاب ہلکا کر دے۔ ﴿۴۹﴾ (ف) وہ کہیں گے کہ کیا تمہارے پاس تمہارے پیغمبر نشانیاں لے کرنہیں آئے تھے۔ وہ کہیں گے کیوں نہیں۔ تو وہ کہیں گے کہ تم ہی دعا کرو اور کافروں کی دعا اس روز بے کار ہوگی۔ ﴿۵۰﴾ (ف) اے لوگو! بے شک ہم اپنے پیغمبروں کو اور مسلمانوں کو اس دنیا میں بھی مدد دیتے رہیں گے اور اس دن بھی مدد کریںگے جب پیغمبر اور فرشتے منکروں اور کافروں کے مقابلے میں گواہی دینے کھڑے ہوں گے۔ ﴿۵۱﴾ (تذ۔۲:۲۲۱-۲۲۲) یہ وہ دن ہوگا کہ ظالموں کو انکار نہ کرنے کا عذر کوئی فائدہ نہ دے گا اور ان پر خدا کی پھٹکار ہوگی اور ان کا ٹھکانہ برا ہوگا۔ ﴿۵۲﴾ (تذ۔۲:۶۵) اور بے شک اور بالضرور ہم نے موسیٰ کو الھُدٰی دی اور بنی اسرائیل کو الکتٰب کا وارث بنایا۔ ﴿۵۳﴾ (حد: ۱۱۰) (جو کہ) دانشمند لوگوں کیلئے ہدایت اور عبرت تھی۔ ﴿۵۴﴾ (حد: ۱۱۰) تو اے محمد ﷺ! صبر کرو اور دیکھتے جاؤ خدا کا وعدہ سچا ہے۔ تم خدا سے اپنے گناہوں اور داماندگیوں کی مغفرت طلب کرو اور خدا کے حضور میں صبح و شام کھڑے ہو کر گڑگڑاؤ۔ ﴿۵۵﴾ (تک۔۱:۳۲۵) جو لوگ بغیر کسی دلیل کے جو ان کے پاس آئی ہو خدا کی آیتوں میں جھگڑتے ہیں ان کے دلوں میں اور کچھ نہیں (ارادہٗ) عظمت ہے اور وہ اس کو پہنچنے والے نہیں' تو خدا کی پناہ مانگو بیشک وہ سننے والا (اور) دیکھنے والا ہے۔ ﴿۵۶﴾ (ف)

Marfat.com

لَخَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَكْبَرُ مِنْ خَلْقِ النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۵۷﴾
وَمَا يَسْتَوِى الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۙ۬ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَلَا الْمُسِىْٓءُ ۭ
قَلِيْلًا مَّا تَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۵۸﴾ اِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ
لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۹﴾ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ
يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دٰخِرِيْنَ ﴿۶۰﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ
لَكُمُ الَّيْلَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ
وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿۶۱﴾ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ ۘ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۡ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ﴿۶۲﴾ كَذٰلِكَ يُؤْفَكُ الَّذِيْنَ كَانُوْا بِاٰيٰتِ
اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ﴿۶۳﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّالسَّمَاۗءَ بِنَاۗءً
وَّصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ۭ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ښ
فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۶۴﴾

لوگو! اگر بچشم وا مشاہدہ کرو تو لامحالہ اس نتیجے پر پہنچو گے کہ آسمانوں اور زمین کی تکوین کا سلسلہ بنی نوع انسان کے سلسلہ تکوین سے بھی کہیں بڑھ کر ہے۔ لیکن اکثر لوگ اس حقیقت کا علم نہیں رکھتے۔ ﴿۵۷﴾ (تذ۔ا:۱۵) اور اندھا اور آنکھ والا برابر نہیں اور نہ ایمان لانے والے نیکو کار اور نہ بدکار (برابر ہیں)۔ (حقیقت یہ ہے کہ) تم بہت کم غور کرتے ہو۔ ﴿۵۸﴾ (ف) قیامت آنے والی ہے اس میں کچھ شک نہیں لیکن اکثر لوگ ایمان نہیں رکھتے۔ ﴿۵۹﴾ (ف) لوگو! پروردگار فرماتا ہے کہ ہمیں پکارا کرو۔ اگر ضرب دل سے ہمیں پکارو گے تو ہم تمہاری درخواستیں بھی قبول کرلیا کرینگے لیکن جن لوگوں نے اپنے آپ کو بڑا سمجھ کر اور غرور کے مارے ہم سے سرتابی کی ان کو ہم عنقریب ذلیل وخوار کر کے جہنم واصل کردینگے۔ ﴿۶۰﴾ (تذ۔ا:۲۵۴) خدا ہی تو ہے جس نے تمہارے لئے رات بنائی کہ اس میں آرام کرو اور دن کو روشن بنایا (کہ اس میں کام کرو)۔ بیشک خدا لوگوں پر فضل کرنے والا ہے لیکن اکثر لوگ شکر نہیں کرتے۔ ﴿۶۱﴾ (ف) یہی تمہارا پروردگار ہے جو ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں پھر تم کہاں بھٹک رہے ہو۔ ﴿۶۲﴾ (ف) اسی طرح وہ لوگ بھٹک رہے تھے جو خدا کی آیتوں سے انکار کرتے تھے۔ ﴿۶۳﴾ (ف) خدا ہی تو ہے جس نے زمین کو تمہارے لئے ٹھہرنے کی جگہ اور آسمان کو چھت بنایا اور تمہاری صورتیں بنائیں اور صورتیں بھی خوب بنائیں اور تمہیں پاکیزہ چیزیں کھانے کو دیں یہی خدا تمہارا پروردگار ہے، پس خدائے پروردگار عالم بہت ہی بابرکت ہے۔ ﴿۶۴﴾ (ف)

Marfat.com

هُوَ الْحَيُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ؕ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ
الْعٰلَمِيْنَ ﴿۶۵﴾ قُلْ اِنِّيْ نُهِيْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَمَّا
جَآءَنِيَ الْبَيِّنٰتُ مِنْ رَّبِّيْ ۫ وَاُمِرْتُ اَنْ اُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۶۶﴾ هُوَ الَّذِيْ
خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ يُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ
لِتَبْلُغُوْٓا اَشُدَّكُمْ ثُمَّ لِتَكُوْنُوْا شُيُوْخًا ۚ وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّتَوَفّٰى مِنْ قَبْلُ
وَلِتَبْلُغُوْٓا اَجَلًا مُّسَمًّى وَّلَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۷﴾ هُوَ الَّذِيْ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۚ
فَاِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۶۸﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ ع ۸ ۱۲
يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ ؕ اَنّٰى يُصْرَفُوْنَ ﴿۶۹﴾ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِالْكِتٰبِ
وَبِمَآ اَرْسَلْنَا بِهٖ رُسُلَنَا ۛ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿۷۰﴾ اِذِ الْاَغْلٰلُ فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ
وَالسَّلٰسِلُ ؕ يُسْحَبُوْنَ ﴿۷۱﴾ فِي الْحَمِيْمِ ۙ ثُمَّ فِي النَّارِ يُسْجَرُوْنَ ﴿۷۲﴾ ۚ

وہ زندہ ہے (جسے موت نہیں) اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں تو اس کی عبادت کو خالص کر کے اسی کو پکارو۔ ہر طرح کی تعریف خدا ہی کو (سزاوار) ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔﴿۶۵﴾(ف) (اے محمد ﷺ ان سے) کہہ دو کہ مجھے اس بات کی ممانعت کی گئی ہے کہ جن کو تم خدا کے سوا پکارتے ہو ان کی پرستش کروں (اور میں ان کی کیونکر پرستش کروں جبکہ میرے پاس میرے پروردگار (کی طرف) سے کھلی دلیلیں آچکی ہیں اور مجھ کو حکم یہ ہوا ہے کہ پروردگار عالم ہی کا تابع فرمان ہوں۔﴿۶۶﴾(ف) وہی تو ہے جس نے تم کو (پہلے) مٹی سے پیدا کیا پھر لطفہ بنا کر پھر لوتھڑا بنا کر پھر تم کو نکالتا ہے (کہ تم) بچے (ہوتے ہو) پھر تم اپنی جوانی کو پہنچتے ہو پھر بوڑھے ہو جاتے ہو اور کوئی تو تم میں سے پہلے ہی مر جاتا ہے اور تم (موت کے) وقت مقرر تک پہنچ جاتے ہو اور تاکہ تم سمجھو۔﴿۶۷﴾(ف) وہی تو ہے جو جلاتا اور مارتا ہے پھر جب کوئی کام کرنا (اور کسی کو پیدا کرنا) چاہتا ہے تو اسے کہہ دیتا ہے کہ ہو جا تو وہ ہو جاتا ہے۔﴿۶۸﴾(ف) کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو خدا کی آیتوں میں جھگڑتے ہیں یہ کہاں بھٹک رہے ہیں۔﴿۶۹﴾(ف) جن لوگوں نے کتاب (خدا) کو اور جو کچھ ہم نے پیغمبروں کو دے کر بھیجا اس کو جھٹلایا وہ عنقریب معلوم کر لیں گے ﴿۷۰﴾(ف) جب کہ ان کی گردنوں میں طوق اور زنجیریں ہوں گی (اور) گھسیٹے جائیں گے۔﴿۷۱﴾(ف) (یعنی) کھولتے ہوئے پانی میں۔ پھر آگ میں جھونک دیئے جائیں گے۔﴿۷۲﴾(ف)

ثُمَّ قِيۡلَ لَهُمۡ اَيۡنَ مَا كُنۡتُمۡ تُشۡرِكُوۡنَ ۝۷۳ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ‌ؕ قَالُوۡا ضَلُّوۡا

عَنَّا بَلْ لَّمۡ نَكُنۡ نَّدۡعُوۡا مِنۡ قَبۡلُ شَيۡـًٔـا‌ؕ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ الۡكٰفِرِيۡنَ ۝۷۴

ذٰلِكُمۡ بِمَا كُنۡتُمۡ تَفۡرَحُوۡنَ فِى الۡاَرۡضِ بِغَيۡرِ الۡحَـقِّ وَبِمَا كُنۡتُمۡ

تَمۡرَحُوۡنَ‌ ۝۷۵ اُدۡخُلُوۡۤا اَبۡوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَا‌ ۚ فَبِئۡسَ مَثۡوَى

الۡمُتَكَبِّرِيۡنَ ۝۷۶ فَاصۡبِرۡ اِنَّ وَعۡدَ اللّٰهِ حَقٌّ‌ ۚ فَاِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعۡضَ الَّذِىۡ

نَعِدُهُمۡ اَوۡ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِلَيۡنَا يُرۡجَعُوۡنَ‏ ۝۷۷ وَلَـقَدۡ اَرۡسَلۡنَا رُسُلًا مِّنۡ قَبۡلِكَ

مِنۡهُمۡ مَّنۡ قَصَصۡنَا عَلَيۡكَ وَمِنۡهُمۡ مَّنۡ لَّمۡ نَقۡصُصۡ عَلَيۡكَ‌ ؕ وَمَا كَانَ لِرَسُوۡلٍ

اَنۡ يَّاۡتِىَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذۡنِ اللّٰهِ‌ ۚ فَاِذَا جَآءَ اَمۡرُ اللّٰهِ قُضِىَ بِالۡحَـقِّ وَخَسِرَ

هُنَالِكَ الۡمُبۡطِلُوۡنَ ۝۷۸ اَللّٰهُ الَّذِىۡ جَعَلَ لَـكُمُ الۡاَنۡعَامَ لِتَرۡكَبُوۡا مِنۡهَا ع ۸ ۱۲

وَمِنۡهَا تَاۡكُلُوۡنَ ۝۷۹

پھر ان سے کہا جائیگا کہ وہ کہاں ہیں جن کو تم (خدا کے) شریک بناتے تھے۔۷۳(ف) (یعنی غیر خدا) کہیں گے وہ تو ہم سے جاتے رہے بلکہ ہم تو پہلے کسی چیز کو پکارتے ہی نہیں تھے۔ اسی طرح خدا کافروں کو گمراہ کرتا ہے۔۷۴(ف) یہ اس کا بدلہ ہے کہ تم زمین میں حق کے بغیر (یعنی اس کے خلاف) خوش ہوا کرتے تھے اور اس کی (سزا ہے) کہ تم اترایا کرتے تھے۔۷۵(ف) (اب) جہنم کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ ہمیشہ اسی میں رہو گے۔ متکبروں کا کیا برا ٹھکانا ہے۔۷۶(ف) صبر کرو اللہ کا وعدہ سچا ہے۔ تو کیا عجب ہے کہ وہی دھمکیاں جو ہم ان کو دے رہے ہیں تمہاری زندگی میں ہی پوری ہوتی تمہیں دکھلا دیں یا تمہارے مرنے کے بعد ان پر عذاب وارد ہو۔۷۷(تک۔ا:۳۲۵) اور ہم نے تم سے پہلے (بہت سے) پیغمبر بھیجے۔ ان میں کچھ تو ایسے ہیں جن کے حالات تم سے بیان کر دیئے ہیں اور کچھ ایسے ہیں جن کے حالات بیان نہیں کئے اور کسی پیغمبر کا مقدور نہ تھا کہ خدا کے حکم کے سوا کوئی نشانی لائے' پھر جب خدا کا حکم آپہنچا تو انصاف کے ساتھ فیصلہ کر دیا گیا اور اہل باطل نقصان میں پڑ گئے۔۷۸(ف) خدا ہی تو ہے جس نے تمہارے لئے چار پائے بنائے تا کہ ان میں سے بعض پر سوار اور بعض کو تم کھاتے ہو۔۷۹(ف)

وَلَكُمْ فِيهَا مَنَافِعُ وَلِتَبْلُغُوا عَلَيْهَا حَاجَةً فِي صُدُورِكُمْ وَعَلَيْهَا وَعَلَى
الْفُلْكِ تُحْمَلُونَ ﴿٨٠﴾ وَيُرِيكُمْ آيَاتِهِ فَأَيَّ آيَاتِ اللَّهِ تُنْكِرُونَ ﴿٨١﴾
أَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ
كَانُوا أَكْثَرَ مِنْهُمْ وَأَشَدَّ قُوَّةً وَآثَارًا فِي الْأَرْضِ فَمَا أَغْنَىٰ عَنْهُمْ مَا كَانُوا
يَكْسِبُونَ ﴿٨٢﴾ فَلَمَّا جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ فَرِحُوا بِمَا عِنْدَهُمْ مِنَ الْعِلْمِ
وَحَاقَ بِهِمْ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ﴿٨٣﴾ فَلَمَّا رَأَوْا بَأْسَنَا قَالُوا آمَنَّا بِاللَّهِ
وَحْدَهُ وَكَفَرْنَا بِمَا كُنَّا بِهِ مُشْرِكِينَ ﴿٨٤﴾ فَلَمْ يَكُ يَنْفَعُهُمْ إِيمَانُهُمْ لَمَّا
رَأَوْا بَأْسَنَا ۖ سُنَّتَ اللَّهِ الَّتِي قَدْ خَلَتْ فِي عِبَادِهِ ۖ وَخَسِرَ هُنَالِكَ
الْكَافِرُونَ ﴿٨٥﴾ ع ۹ ۱۴

اور تمہارے لئے ان میں (اور بھی) فائدے ہیں اور اس لئے بھی کہ (کہیں جانے کی) تمہارے دلوں میں جو حاجت ہو ان پر (چڑھ کر وہاں) پہنچ جاؤ ان پر اور کشتیوں پر تم سوار ہوتے ہو۔ ﴿٨٠﴾ (ف) اور وہ تمہیں اپنی نشانیاں دکھاتا ہے تو تم خدا کی کن کن نشانیوں کو نہ مانو گے۔ ﴿٨١﴾ (ف) تو کیا یہ لوگ زمین میں چلے پھرے نہیں کہ (اپنی آنکھوں سے) دیکھ لیتے کہ ان سے پہلوں کا کیا (برا) حال ہوا جو تعداد میں ان سے زیادہ قوت میں ان سے بہت سخت اور نشانوں کے لحاظ سے (جو انہوں نے چھوڑے تھے) بہت زیادہ شاندار تھے۔ تو جو کچھ (برے عمل) وہ کر رہے تھے اس نے ان کو کوئی فائدہ نہ پہنچایا۔ ﴿٨٢﴾ (حد:۱۲۹) اور جب ان کے پیغمبران کے پاس کھلی نشانیاں لے کر آئے تو جو علم (اپنے خیال میں) ان کے پاس تھا اس پر اترانے لگے اور جس چیز سے تمسخر کیا کرتے تھے اس نے ان کو آ گھیرا۔ ﴿٨٣﴾ (ف) پھر جب انہوں نے ہمارا عذاب دیکھ لیا تو کہنے لگے کہ ہم خدائے واحد پر ایمان لائے اور جس چیز کو اس کے ساتھ شریک بناتے تھے اس سے نامعتقد ہوئے۔ ﴿٨٤﴾ (ف) آہ! لیکن ان بد بخت لوگوں کو ہمارے عذاب کو سر پر سوار دیکھ کر آخر وقت پر ایمان لانا اور اپنی بہتری کی کوشش کرنا کچھ نفع مند ثابت نہ ہوا۔ یہ خدا کا دستور ہے جو روز اول سے اس[1] کے بندوں میں نافذ ہوتا چلا آیا ہے اور قانون خدا سے عملاً انکار کرنے والے بندے اسی وجہ سے گھاٹے میں پڑے رہتے ہیں۔ ﴿٨٥﴾ (تذ۔۲:۱۹۹)

---

[1] ہلاکت سے بچنے کے لئے ایک طول طویل سعی کی ضرورت ہے۔ عین سزا کے وقت چند لمحوں کے لئے توبہ کر لینا کچھ معنی نہیں رکھتا' نہ اس کی وساطت سے عذاب ٹل سکتا ہے نہ حیات از سر نو آ سکتی ہے۔ (تذ۔۲:۱۹۹)

Marfat.com

(۴۱ سُورَۃُ حٰمٓ السَّجْدَۃ مَکِّیَّۃٌ ۷۱) رکوعاتھا ۶ — ایاتھا ۵۴

ترجمہ المشرقی: ۵۴ آیات

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حٰمٓ ۝۱ تَنْزِیْلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝۲

تعلیم کا خلاصہ

سورہ حم السجدۃ کی حیات افزا تعلیم کا خلاصہ

اس صورت سے جو نتائج اخذ ہوتے ہیں حسب ذیل ہیں:

۱۔ قرآن صاحب علم قوم کے لئے ہے۔

۲۔ جو قوم قربانی مال نہیں کرتی وہ محبت مال کے بت کو پوجتی ہے اس لئے مشرک ہے اور اس کا انجام ہلاکت ہے۔

۳۔ زمین و آسمان کی پیدائش چھ دنوں میں ہوئی تھی لیکن صرف زمین کی پیدائش ''دو دنوں'' میں ہوئی۔ زمین پر غذاؤں کے اگانے کا اندازہ ''چار دنوں'' (سورہ معارج میں یوم (یعنی دن) کی مدت پچاس ہزار سال کہی ہے) میں کیا گیا اور آسمان کو سات آسمانوں میں تقسیم کرنے اندازہ ''دو دونوں'' میں ہوا۔ یہ سب اندازے از روئے علم قطعی طور پر درست ہیں جن کے لئے بڑی تفصیل درکار ہے او جو علم طبقات الارض کا ایک مستقل حصہ ہے۔

۴۔ محکوم قوموں کے بہرے کان، اندھی آنکھیں اور ان کے ذلت اور مسکنت سے نحیف و زار ہوئے ہوئے جسم بہ زبان حال کھلی گواہی دیتے ہیں کہ یہ قوم جہنم میں ہے۔

۵۔ خدا کی بتائی ہوئی راہ پر چلو گے تو دنیا میں بادشاہت اور عزت ہے ورنہ جہنم کی آگ ہے۔

۶۔ قوم میں عذاب اس وقت آتا ہے کہ لوگ بات کو نہ سنیں اور آنکھیں اندھی ہوں، گویا نہ سننے نہ دیکھنے، نہ سمجھنے والی قوم جہنمی ہے۔ (تک: ۱:۲۸۳، ۲۸۴)

حم ۝۱ یہ قرآن (انسانوں پر خدائی قانون واضح کرنے کیلئے) انتہائی رحم کرنے والے مہربان خدا کی طرف سے نازل کیا ہوا ہے۔ ۝۲ (تک۔ ۱:۲۷۴)

Marfat.com

كِتٰبٌ فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۳ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ۚ
فَاَعْرَضَ اَكْثَرُهُمْ فَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ۴ وَ قَالُوْا قُلُوْبُنَا فِيْٓ اَكِنَّةٍ مِّمَّا تَدْعُوْنَآ
اِلَيْهِ وَ فِيْٓ اٰذَانِنَا وَقْرٌ وَّمِنْۢ بَيْنِنَا وَ بَيْنِكَ حِجَابٌ فَاعْمَلْ اِنَّنَا عٰمِلُوْنَ ۵ الثلثة
قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَاسْتَقِيْمُوْٓا
اِلَيْهِ وَاسْتَغْفِرُوْهُ ۭ وَوَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِيْنَ ۶ الَّذِيْنَ لَا يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ
وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ۷ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ۸ قُلْ اَىِٕنَّكُمْ لَتَكْفُرُوْنَ بِالَّذِيْ خَلَقَ الْاَرْضَ فِيْ ع ۱/۱۵
يَوْمَيْنِ وَ تَجْعَلُوْنَ لَهٗٓ اَنْدَادًا ۭ ذٰلِكَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۹

یہ ایک کتاب ہے جس کے احکام (آیات) کھول کھول کر عربی زبان میں صاحب علم قوم کیلئے واضح کئے گئے ہیں۔ ۳ (تک۔۱:۲۷۴) یہ (قوموں کو قوت اور عزت کی) خوشخبری دینے والا اور محکومیت اور ذل و مسکنت کے جہنم سے) ڈرانے والا ہے۔ تو ان میں سے اکثر منہ پھیر لیتے ہیں اور نہیں سنتے۔ ۴ (تک۔۱:۲۷۴) بلکہ کہتے ہیں کہ ہمارے ذہنوں (قلوب) پر جس شے کی طرف تو بلا رہا ہے پردہ پڑا ہوا ہے اور ہمارے کانوں پر بوجھ ہے اور تمہارے ہمارے درمیان ایک حجاب ہے تو تو اپنا کام کرتا جا ہم اپنا کام کر رہے ہیں۔ ۵ (تک۔۱:۲۷۴) اے محمد ﷺ انہیں کہہ دو کہ میں تو صرف تمہارے جیسا ایک انسان ہوں (فرق صرف یہ ہے کہ) مجھ پر وحی نازل ہوتی ہے (اس موضوع کی) کہ تمہارا حاکم درحقیقت وہی ایک خدا ہے پس سیدھے اسی طرف جاؤ اور اسی سے اپنی غفلتوں اور گناہوں کی پردہ پوشی طلب کرو اور حیف ہے ان مشرکوں پر۔ ۶ (تک۔۱:۲۷۳-۲۷۵) جو محبت مال اور زر پرستی کی وجہ سے زکوٰۃ نہیں دیتے اور اپنے (برے) انجام سے منکر ہیں۔ ۷ (تک۔۱:۲۷۵) جو لوگ ایمان لائے اور جنہوں نے صلاحیت والے اعمال کئے ان کو بلا کم و کاست پوری مزدوری ملے گی۔ ۸[۱] (تک۔۱:۲۷۵) اے محمد ﷺ! ان سے پوچھو کہ کیا تم اس عظیم الشان خالق کے وجود سے انکار کرتے ہو جس نے زمین کو صرف ''دو دنوں'' میں پیدا کیا اور اس کے برابر کوئی اور حاکم بناتے ہو (غور کرو کہ) دنیا جہاں کا پروردگار اس شان کا مالک ہے۔ ۹ (تک۔۱:۲۷۵)

۱۔ ان آیات اور اس سے پہلی آیات میں جہاں جہاں لفظ اجر آیا ہے اس سے یہ نتیجہ اخذ ا ہوتا ہے کہ قرآن انسانوں کے اس دنیا میں ان عملوں کی جو قانون فطرت کے مطابق ہوتے ہیں ''مزدوری'' اس قوم کی خوشحالی کی صورت (یعنی جنات زمین) میں دیتا ہے۔ گویا یہ مزدوری نقد ہے ادھر عمل کیا آدھر اجر مل گیا۔ اس لفظ کے استعمال سے بھی یہ مستنبط ہوتا ہے کہ مزدوری کوئی اخروی نہیں کہ عمل یہاں کرے اور اجرت لاکھوں اور کروڑوں برس بعد ''آخرت'' میں ملے جیسا کہ آج کل زوال شدہ مسلمانوں کا خیال ہے۔ یہی نقد اجرت کا تخیل تھا جو مسلمانوں کو صدہا برس تک آمادہ عمل کرتا رہا۔ فتدبر۔ (حد:۱۶۲)

وَجَعَلَ فِيۡهَا رَوَاسِىَ مِنۡ فَوۡقِهَا وَبٰرَكَ فِيۡهَا وَقَدَّرَ فِيۡهَاۤ اَقۡوَاتَهَا
فِىۡۤ اَرۡبَعَةِ اَيَّامٍ ؕ سَوَآءً لِّلسَّآئِلِيۡنَ ⑩ ثُمَّ اسۡتَوٰٓى اِلَى السَّمَآءِ وَهِىَ
دُخَانٌ فَقَالَ لَهَا وَلِلۡاَرۡضِ ائۡتِيَا طَوۡعًا اَوۡ كَرۡهًا ؕ قَالَتَاۤ اَتَيۡنَا
طَآئِعِيۡنَ ⑪ فَقَضٰهُنَّ سَبۡعَ سَمٰوَاتٍ فِىۡ يَوۡمَيۡنِ وَاَوۡحٰى فِىۡ كُلِّ
سَمَآءٍ اَمۡرَهَا ؕ وَزَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنۡيَا بِمَصَابِيۡحَ ۖۗ وَحِفۡظًا ؕ ذٰلِكَ
تَقۡدِيۡرُ الۡعَزِيۡزِ الۡعَلِيۡمِ ⑫ فَاِنۡ اَعۡرَضُوۡا فَقُلۡ اَنۡذَرۡتُكُمۡ صٰعِقَةً
مِّثۡلَ صٰعِقَةِ عَادٍ وَّثَمُوۡدَ ؕ ⑬ اِذۡ جَآءَتۡهُمُ الرُّسُلُ مِنۡۢ بَيۡنِ اَيۡدِيۡهِمۡ
وَمِنۡ خَلۡفِهِمۡ اَلَّا تَعۡبُدُوۡۤا اِلَّا اللّٰهَ ؕ قَالُوۡا لَوۡ شَآءَ رَبُّنَا لَاَنۡزَلَ مَلٰٓئِكَةً
فَاِنَّا بِمَاۤ اُرۡسِلۡتُمۡ بِهٖ كٰفِرُوۡنَ ⑭

اسی نے زمین کے اوپر بڑے بڑے مضبوط پہاڑ کھڑے کر دیئے اور اس کو (طرح طرح کی چیزوں سے) برکت دی اور اس میں اس کی غذاؤں کے اگانے کا پورا اندازہ ''چاردنوں'' کے اندر اندر کر دیا اور یہ غذائیں جو زمین پیدا کرتی ہے تلاش کرنے والوں کیلئے برابر کر دی گئی ہیں۔ ⑩ (تک۔ا:۲۷۵) پھر خدا آسمانوں کی طرف متوجہ ہوا درآنحالیکہ وہ (دھوئیں کی طرح کا) ایک ہیولا تھا۔ پھر اس نے آسمان اور زمین دونوں کو کہا کہ (اے خدا کی مخلوقو!) چارونا چار ہمارے حضور میں حاضر ہو جاؤ تو دونوں نے کہا کہ حضور! (خوشی سے اور سر جھکا کر) آرہے ہیں۔ ⑪ (تک۔ا:۲۷۵۔۲۷۶) پھر ''دودنوں'' کے اندر اندر ان کو سات آسمان بنا دیا اور ہر آسمان میں اس کا قانون (اَمۡرَهَا) وحی کر دیا اور نزدیک ترین آسمان کو چراغوں سے سجادیا' اس لئے (بھی) کہ وہ چوکیدار بن کر رہیں۔ یہ ہے صاحب عزت وعلم خدا کا اندازہ (کون ومکان کے بارے میں) ⑫ (تک۔ا:۲۷۶) اور اگر یہ لوگ منہ پھیرتے ہیں تو ان کو کہہ دو کہ میں نے تو تمہیں اس کڑک سے جو آ کر رہے گی عاد اور ثمود کی کڑک کی طرح ڈرا دیا ہے اب تم جانو اور تمہارا کام۔ ⑬ (تک۔ا:۲۷۶) یہ وہ وقت تھا کہ خدا کے بھیجے ہوئے رسول ان کے سامنے سے اور ان کے پیچھے سے یہ کہنے آئے کہ خدا کے سوا کسی کے ملازم نہ بنو تو کہنے لگے کہ ہمارا پروردگار اگر اس کی مرضی ہم کو راہ راست پر لانے کی ہوتی تو فرشتے بھیجتا اس لئے ہم تو ضرور اس شے سے جس کو تم لے کر آئے ہو منکر ہیں۔ ⑭ (تک۔ا:۲۷۶)

Marfat.com

فَأَمَّا عَادٌ فَاسْتَكْبَرُوا فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَقَالُوا مَنْ أَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً ۖ
أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّ اللَّهَ الَّذِي خَلَقَهُمْ هُوَ أَشَدُّ مِنْهُمْ قُوَّةً ۖ وَكَانُوا بِآيَاتِنَا
يَجْحَدُونَ ﴿١٥﴾ فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا صَرْصَرًا فِي أَيَّامٍ نَحِسَاتٍ لِنُذِيقَهُمْ
عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۖ وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَخْزَىٰ ۖ وَهُمْ
لَا يُنْصَرُونَ ﴿١٦﴾ وَأَمَّا ثَمُودُ فَهَدَيْنَاهُمْ فَاسْتَحَبُّوا الْعَمَىٰ عَلَى الْهُدَىٰ فَأَخَذَتْهُمْ
صَاعِقَةُ الْعَذَابِ الْهُونِ بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴿١٧﴾ وَنَجَّيْنَا الَّذِينَ آمَنُوا
وَكَانُوا يَتَّقُونَ ﴿١٨﴾ وَيَوْمَ يُحْشَرُ أَعْدَاءُ اللَّهِ إِلَى النَّارِ فَهُمْ يُوزَعُونَ ﴿١٩﴾ ع ٢ ١٦
حَتَّىٰ إِذَا مَا جَاءُوهَا شَهِدَ عَلَيْهِمْ سَمْعُهُمْ وَأَبْصَارُهُمْ وَجُلُودُهُمْ بِمَا كَانُوا
يَعْمَلُونَ ﴿٢٠﴾ وَقَالُوا لِجُلُودِهِمْ لِمَ شَهِدْتُمْ عَلَيْنَا ۖ قَالُوا أَنْطَقَنَا اللَّهُ الَّذِي
أَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَهُوَ خَلَقَكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿٢١﴾

اسی طرح قوم عاد نے بھی ناحق اکڑ کی اور غرور میں کہا کہ ہم سے طاقت میں زیادہ کون ہوگا۔ کیا ان لوگوں نے نہ دیکھا کہ وہ خدا جس نے ان کو پیدا کیا تھا ان سے طاقت میں زیادہ تھا۔ (اسی لئے) یہ لوگ ہمارے احکام سے منکر تھے۔ (١٥) (تک ـ ١: ٢٧٦) تو ہم نے عذاب خدا کی ایک تند آندھی ان پر منحوس دنوں میں بھیجی تا کہ ہم ان کو ذلت اور مسکنت کا عذاب اسی دنیا کی زندگی میں چکھا دیں اور آخرت کا عذاب تو اس سے بھی زیادہ ذلیل کرنے والا ہے اور کوئی مدد ان کو نہ مل سکی۔ (١٦) (تک ـ ٢٧٦ ـ ٢٧٧) اسی طرح قوم ثمود کو ہم نے راہ راست پر آجانے کا کہا تو انہوں نے بھی اندھا ہونا پسند کیا' پھر ان کو بھی ذلت کے عذاب کی بجلی نے ان کے بداعمال کے بدلے آپکڑا۔ (١٧) (تک ـ ١: ٢٧٧) اور ہم نے ایمانداروں کو عذاب سے نجات دی اور ان کو جو قانون خدا سے ڈرا کرتے تھے۔ (١٨) (تک ـ ١: ٢٧٧) اور (ان کو وہ وقت یاد کراؤ کہ) خدا کے دشمن جہنم کی طرف صف بہ صف اور ٹولیوں میں تقسیم کر کے ہانکے جائینگے پھر جب وہ جہنم کے پاس پہنچ جائینگے۔ (١٩) (تک ـ ١: ٢٧٧) تو بزبان حال ان کے کان اور ان کی آنکھیں اور ان کے جسم (ذلت و مسکنت کی زندہ تصویریں بن کر) ان کے برے اعمال کی گواہی دینگے۔ (٢٠) (تک ـ ١: ٢٧٧) اور وہ اپنے جسموں کو کہیں گے کہ تم کیوں ہمارے خلاف گواہ بنے ہوئے ہو۔ وہ جسم پھر کہیں گے کہ دیکھو ہم کو طاقت گویائی اسی ذات باری نے دی جو سب کو گویائی دیتا ہے اور وہی جس نے تم کو پہلی بار پیدا کیا تھا اور اسی طرف لوٹائے جاؤ گے۔ (٢١) (تک ـ ١: ٢٧٧)

Marfat.com

وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَآ اَبْصَارُكُمْ وَلَا
جُلُوْدُكُمْ وَلٰكِنْ ظَنَنْتُمْ اَنَّ اللّٰهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيْرًا مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۲﴾ وَذٰلِكُمْ
ظَنُّكُمُ الَّذِيْ ظَنَنْتُمْ بِرَبِّكُمْ اَرْدٰىكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۲۳﴾ فَاِنْ
يَّصْبِرُوْا فَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ۚ وَاِنْ يَّسْتَعْتِبُوْا فَمَا هُمْ مِّنَ الْمُعْتَبِيْنَ ﴿۲۴﴾
وَقَيَّضْنَا لَهُمْ قُرَنَآءَ فَزَيَّنُوْا لَهُمْ مَّا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَحَقَّ
عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِيْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ۚ اِنَّهُمْ
كَانُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿۲۵﴾ ع وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَسْمَعُوْا لِهٰذَا الْقُرْاٰنِ ع ۳ ۱۷
وَالْغَوْا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُوْنَ ﴿۲۶﴾ فَلَنُذِيْقَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَذَابًا شَدِيْدًا
وَّلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَسْوَاَ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۲۷﴾ ذٰلِكَ جَزَآءُ اَعْدَآءِ اللّٰهِ النَّارُ ۚ
لَهُمْ فِيْهَا دَارُ الْخُلْدِ ۭ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ﴿۲۸﴾

اور تم گناہ کرتے وقت (صرف دوسرے آدمیوں سے اپنے گناہ چھپاتے تھے لیکن) اپنے کانوں اور آنکھوں اور جسموں سے گناہ اس خیال سے چھپاتے نہ تھے کہ وہ (کبھی خدا کے سامنے تمہارے خلاف گواہی نہ دے سکینگے) بلکہ تمہارا گمان تو یہ تھا کہ اللہ اکثر باتوں کو جو تم کرتے ہو جانتا ہی نہیں۔ ﴿۲۲﴾ (تک۔ا:۲۷۷۔۲۷۸) اور خدا کے متعلق تمہاری اس بدگمانی نے تمہیں ہلاک کر دیا اور تم گھاٹا اٹھانے والوں میں سے ہوگئے۔ ﴿۲۳﴾ (تک۔ا:۲۷۸) تو اب اگر وہ صبر کر کے بیٹھ بھی جائیں تو جہنم ان کا ٹھکانا ہے۔ اور اگر (ہائے وائے کر کے) معافی مانگیں تو معافی بھی نہ دی جائے گی۔ ﴿۲۴﴾ (تک۔ا:۲۷۸) اور ہم نے تو انکے ہم نشین ہی ایسے مقرر کئے تھے جنہوں نے ان سب اگلے پچھلے گناہوں کو عمدہ کر دکھایا پھر ان پر خدائی فیصلہ ان امتوں کا جو جن وانس میں گزری تھیں ثابت ہو چکا کہ وہ گھاٹا کھانے والوں میں سے تھے۔ ﴿۲۵﴾ (تک۔ا:۲۷۸) اور کافر لوگ کہتے ہیں کہ اس قرآن کو نہ سنو اور پڑھتے وقت غل مچاؤ تاکہ تم غالب آجاؤ۔ ﴿۲۶﴾ (تک۔ا:۲۷۸) تو ہم ضرور ان کافروں کو سخت ترین عذاب کا مزا چکھائیں گے اور ان کی بدکرداری کا بدلہ لینگے۔ ﴿۲۷﴾ (تک۔ا:۲۷۸) دشمنان خدا کی سزا یہ آگ ہے جس میں وہ ہمیشہ کا گھر بنائینگے اور ہماری آیتوں سے انکار کا بدلہ یہ ہوگا۔ ﴿۲۸﴾ (تک۔ا:۲۷۸)

Marfat.com

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا رَبَّنَآ اَرِنَا الَّذَيْنِ اَضَلّٰنَا مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ
نَجْعَلْهُمَا تَحْتَ اَقْدَامِنَا لِيَكُوْنَا مِنَ الْاَسْفَلِيْنَ ﴿٢٩﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا
رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا
تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ﴿٣٠﴾ نَحْنُ اَوْلِيٰٓؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ
الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْٓ اَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيْهَا
مَا تَدَّعُوْنَ ﴿٣١﴾ نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ ﴿٣٢﴾ وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى ع ۷ ۱۸
اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿٣٣﴾ وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا
السَّيِّئَةُ ۭ اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِيْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ عَدَاوَةٌ
كَاَنَّهٗ وَلِيٌّ حَمِيْمٌ ﴿٣٤﴾ وَمَا يُلَقّٰىهَآ اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا ۚ وَمَا يُلَقّٰىهَآ اِلَّا
ذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ ﴿٣٥﴾ وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ۭ
اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿٣٦﴾

اور کافر لوگ کہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار! ہم کو جن وانس میں سے وہ لوگ دکھلا دے جنہوں نے ہمیں گمراہ کیا تھا تاکہ ہم ان کو اپنے قدموں تلے روندیں اور وہ انتہائی طور پر ذلیل ہوں۔ ﴿۲۹﴾ (تک۔ا:۲۷۸) بے شک وہ لوگ جنہوں نے اقرار کیا کہ ہمارا پروردگار اللہ ہے پھر اس پر قائم رہے ان پر (ہماری رحمت کے) فرشتے ان کو غیبی مدد دینے کے لئے اس لئے اترتے ہیں کہ خوف نہ کرو اور غم نہ کھاؤ اور اس جنت میں خوش خوش رہو جس کا وعدہ تمہیں دیا جارہا ہے۔ ﴿۳۰﴾ (تک۔ا:۲۷۸) ہم اس دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں تمہارے دوست ہیں اور تم کو اس زندگی میں جو تمہارے نفس چاہیں گے ملے گا اور جس شے کا دعویٰ کرو گے وہ شے تمہاری ہوگی۔ ﴿۳۱﴾ (تک۔ا:۲۷۹) اور یہ تمہاری مہمانی پردہ پوشی اور رحم کرنے والے خدا کی طرف سے ہوگی۔ ﴿۳۲﴾ (تک۔ا:۲۷۹) اور کون ازروئے قول بہتر ہے اس سے جس نے لوگوں کو خدا کے حکموں کی تعمیل کے لئے بلایا اور خود بھی صالح عمل کیا اور اعلان کیا کہ میں فرمانبردار بندوں میں سے ہوں۔ ﴿۳۳﴾ (تک۔ا:۲۷۹) اور (یاد رکھو کہ) نیکی اور برائی برابر نہیں ہوسکتی اس لئے برائی کے بدلے نیکی کر تو فوراً وہ شخص جس کی تجھ سے عداوت ہے تیرا سرگرم اور مخلص دوست بن جائے گا۔ ﴿۳۴﴾ (تک۔ا:۲۷۹) اور یہ رتبہ سوائے ان شخصوں کے جو متحمل مزاج اور بڑے نصیبے والے ہوتے ہیں کسی کو نہیں دیا جاتا۔ ﴿۳۵﴾ (تک۔ا:۲۷۹) اور اے محمد ﷺ! اگر تجھے کوئی وسوسہ شیطان کی طرف سے آئے تو اللہ کی پناہ مانگ کیونکہ درحقیقت وہی بڑا سننے والا اور بڑا جاننے والا ہے۔ ﴿۳۶﴾ (تک۔ا:۲۷۹)

Marfat.com

وَمِنْ اٰيٰتِهِ الَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ۭ لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ
وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَهُنَّ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ﴿۳۷﴾ فَاِنِ اسْتَكْبَرُوْا
فَالَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ يُسَبِّحُوْنَ لَهٗ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُمْ لَا يَسْئَمُوْنَ ۩ ﴿۳۸﴾ السجدة
وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنَّكَ تَرَى الْاَرْضَ خَاشِعَةً فَاِذَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَاۗءَ اهْتَزَّتْ
وَرَبَتْ ۭ اِنَّ الَّذِيْٓ اَحْيَاهَا لَمُحْيِ الْمَوْتٰى ۭ اِنَّهٗ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۳۹﴾ اِنَّ
الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا لَا يَخْفَوْنَ عَلَيْنَا ۭ اَفَمَنْ يُّلْقٰى فِي النَّارِ خَيْرٌ
اَمْ مَّنْ يَّاْتِيْٓ اٰمِنًا يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ ۙ اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ
بَصِيْرٌ ﴿۴۰﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِالذِّكْرِ لَمَّا جَاۗءَهُمْ ۚ وَاِنَّهٗ لَكِتٰبٌ عَزِيْزٌ ﴿۴۱﴾
لَّا يَاْتِيْهِ الْبَاطِلُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ ۭ تَنْزِيْلٌ مِّنْ حَكِيْمٍ
حَمِيْدٍ ﴿۴۲﴾

اور اسی خدا کی نشانیوں میں سے ایک نشانی دن اور رات اور سورج اور چاند ہیں۔ تو ہرگز نہ سورج اور نہ چاند کے آگے جھکو بلکہ اس خدا کے آگے سر تسلیم خم کرو جس نے ان دونوں کو پیدا کیا اگر درحقیقت تم اسی کے ملازم ہو۔ ۳۷ (تک۔ ا: ۲۷۹: ۲۸۰) تو اگر یہ کافر (خدا کے آگے جھکنے سے) اکڑ کریں تو (ان کو خبردار کرو کہ) اس کے حضور میں ایسے لوگ (بے شمار) ہیں جو رات دن اسی خدا کی تقدیس میں لگے ہیں اور وہ ایسا کرتے نہیں تھکتے۔ ۳۸ (تک۔ ا: ۲۸۰) اور یہ (خدا کی ایک عظیم الشان قدرتوں کی ایک) نشانی ہے کہ تو زمین کو دیکھتا ہے کہ ویران اور بے آباد ہے پھر جب ہم اس پر پانی گراتے ہیں تو وہ حرکت میں آکر ابھرتی ہے (اور چاروں طرف سبزی ہی سبزی نظر آتی ہے) تو بے شک وہی (غالب قوت) جس نے زمین کو زندہ کر دیا (ہدایت کے نرم نرم ترشے سے) مردہ قوم کو زندہ کر دینے والا ہے اور وہی ہر شے پر قادر ہے۔ ۳۹ (تک۔ ا: ۲۸۰) تو کیا وہ شخص جو آگ میں ڈالا جائے گا اچھا ہے یا وہ بہتر ہے جو یوم حساب کو امن میں ہوگا (اس لئے) جو چاہو کرو۔ خدا درحقیقت نہایت غور سے جو کچھ تم کر رہے ہو دیکھ رہا ہے۔ ۴۰ (تک۔ ا: ۲۸۰) بے شک وہ لوگ جنہوں نے خدا کی نصیحت سے جب وہ آئی انکار کیا (بدترین عذاب میں مبتلا ہوئے) اور بے شک یہ قرآن ایک بڑی قابل عزت اور بڑے پائے کی کتاب ہے۔ ۴۱ (تک۔ ا: ۲۸۰) جھوٹ نہ اس کے سامنے سے دخل پا سکتا ہے نہ پیچھے سے یہ تو ایک انتہائی حکمت والے اور سزاوار حمد خدا کی طرف سے اتاری ہوئی تحریر ہے۔ ۴۲ (تک۔ ا: ۲۸۰)

مَا يُقَالُ لَكَ اِلَّا مَا قَدۡ قِيۡلَ لِلرُّسُلِ مِنۡ قَبۡلِكَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ لَذُوۡ مَغۡفِرَةٍ
وَّذُوۡ عِقَابٍ اَلِيۡمٍ ۝۴۳ وَلَوۡ جَعَلۡنٰهُ قُرۡاٰنًا اَعۡجَمِيًّا لَّقَالُوۡا لَوۡلَا فُصِّلَتۡ اٰيٰتُهٗ ؕ
ءَاَعۡجَمِيٌّ وَّعَرَبِيٌّ ؕ قُلۡ هُوَ لِلَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا هُدًى وَّشِفَآءٌ ؕ وَالَّذِيۡنَ
لَا يُؤۡمِنُوۡنَ فِيۡۤ اٰذَانِهِمۡ وَقۡرٌ وَّهُوَ عَلَيۡهِمۡ عَمًى ؕ اُولٰٓئِكَ يُنَادَوۡنَ مِنۡ
مَّكَانٍۢ بَعِيۡدٍ ۝۴۴ وَلَقَدۡ اٰتَيۡنَا مُوۡسَى الۡكِتٰبَ فَاخۡتُلِفَ فِيۡهِ ؕ وَلَوۡلَا كَلِمَةٌ
سَبَقَتۡ مِنۡ رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيۡنَهُمۡ ؕ وَاِنَّهُمۡ لَفِيۡ شَكٍّ مِّنۡهُ مُرِيۡبٍ ۝۴۵ مَنۡ
عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفۡسِهٖ وَمَنۡ اَسَآءَ فَعَلَيۡهَا ؕ وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِّلۡعَبِيۡدِ ۝۴۶

(اے محمد ﷺ!) تمہیں بھی وہی کچھ کہا جاتا ہے جو تم سے پہلے کے قاصدوں کو کہا گیا۔ بے شک تیرا پروردگار (بیک وقت) (قوم کے گناہوں سے) درگزر کرنے والا اور ساتھ ہی درد ناک عذاب دینے والا ہے۔۴۳ (تک۔۱:۲۸۰۔۲۸۱) اور (اے محمد ﷺ!) اگر ہم اس قرآن کو کسی عجمی زبان میں کر دیتے تو یہ کفار مکہ اعتراض کرتے کہ کیوں اسکی آیتیں (ہم پر ہماری زبان میں) واضح نہ کی گئیں۔ یہ کیا کہ قرآن عجمی ہو اور رسول عربی؟ انہیں کہہ دو کہ قرآن تو (صرف) ان لوگوں کیلئے جو اس پر ایمان لائیں ہدایت اور شفا ہے لیکن جو ایمان ہی نہیں لاتے ان کے کانوں میں ثقل ہے اور قرآن ان کے لئے اندھاپن (کی علامت) ہے۔ اور (ان کی حالت یہ ہے کہ) ان کو کہیں دور سے بلایا جارہا ہے۔۴۴ (تک۔۱:۲۸۱) اور ہم نے موسیٰ کو (قانون الٰہی) کتاب (کی شکل میں) دیا۔ پھر اس پر (عمل کے بارے میں) اختلاف کیا گیا اور اگر تیرے پروردگار سے (تاقیامت مہلت کے بارے میں) ایک حکم پہلے سے نافذ نہ ہوتا تو ان کا فیصلہ کر دیا جاتا۔ اور بلاشبہ وہ لوگ ابھی تک اس بارے میں حیرت انگیز شک میں پڑے ہیں۔ ۴۵ (تک۔۱:۲۸۱) (اصل تو یہ ہے کہ) جس نے صالح عمل کیا تو وہ اپنے (آپ کی بہتری) کے لئے ہے اور جس نے برا کیا تو وہ اس کے برے انجام کا ذمہ دار ہے اور تیرا پروردگار تو ہرگز اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرتا۔ ۴۶ (تک۔۱:۲۸۱۔۲۸۲)

Marfat.com

اِلَیۡهِ یُرَدُّ عِلۡمُ السَّاعَةِ ؕ وَمَا تَخۡرُجُ مِنۡ ثَمَرٰتٍ مِّنۡ اَکۡمَامِهَا وَمَا تَحۡمِلُ
مِنۡ اُنۡثٰی وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلۡمِهٖ ؕ وَیَوۡمَ یُنَادِیۡهِمۡ اَیۡنَ شُرَکَآءِیۡ ۙ قَالُوۡۤا
اٰذَنّٰکَ ۙ مَا مِنَّا مِنۡ شَهِیۡدٍ ﴿۴۷﴾ وَضَلَّ عَنۡهُمۡ مَّا کَانُوۡا یَدۡعُوۡنَ مِنۡ قَبۡلُ
وَظَنُّوۡا مَا لَهُمۡ مِّنۡ مَّحِیۡصٍ ﴿۴۸﴾ لَا یَسۡـَٔمُ الۡاِنۡسَانُ مِنۡ دُعَآءِ الۡخَیۡرِ ۫
وَاِنۡ مَّسَّهُ الشَّرُّ فَیَـُٔوۡسٌ قَنُوۡطٌ ﴿۴۹﴾ وَلَئِنۡ اَذَقۡنٰهُ رَحۡمَةً مِّنَّا مِنۡۢ بَعۡدِ
ضَرَّآءَ مَسَّتۡهُ لَیَقُوۡلَنَّ هٰذَا لِیۡ ۙ وَمَاۤ اَظُنُّ السَّاعَةَ قَآئِمَةً ۙ وَّلَئِنۡ
رُّجِعۡتُ اِلٰی رَبِّیۡۤ اِنَّ لِیۡ عِنۡدَهٗ لَلۡحُسۡنٰی ۚ فَلَنُنَبِّئَنَّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا بِمَا
عَمِلُوۡا ۫ وَلَنُذِیۡقَنَّهُمۡ مِّنۡ عَذَابٍ غَلِیۡظٍ ﴿۵۰﴾ وَاِذَاۤ اَنۡعَمۡنَا عَلَی الۡاِنۡسَانِ
اَعۡرَضَ وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ ۚ وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ فَذُوۡ دُعَآءٍ عَرِیۡضٍ ﴿۵۱﴾

اس خدا کی طرف ہی اس بری گھڑی کا علم منسوب ہے (جو قوموں پر آتی ہے) اور اس کے علم کے بغیر کوئی پھل اپنے غلافوں سے نہیں نکلتا اور نہ کوئی عورت حاملہ ہوتی ہے اور نہ وضع حمل کرتی ہے اور جس دن وہ خدا پکار پکار کر کہے گا کہ (ہاں آج بتلاؤ) کہاں گئے میرے شریک (اور وہ کیوں بھاگ گئے) تو وہ کہیں گے ہم نے تو آپ سے عرض کر دیا ہم میں سے کوئی گواہ اس کا نہیں۔ ﴿۴۷﴾ (تک۔ا:۲۸۲) اور سب کے سب جن کو وہ اس سے پہلے پکارا کرتے تھے ان سے (دم دبا کر) بھاگ جائینگے۔ اور وہ سمجھیں گے کہ ہمارے لئے کوئی مخلص نہیں۔ ﴿۴۸﴾ (تک۔ا:۲۸۲) انسان بھلائی مانگنے سے نہیں تھکتا لیکن اگر اس کو تکلیف پہنچے تو مایوس اور ناامید ہو جاتا ہے۔ ﴿۴۹﴾ (تک۔ا:۲۸۲) اور اگر ہم اس کو اپنی طرف سے تکلیف کے بعد رحمت کا مزا چکھا دیں تو کہنے لگتا ہے کہ یہ رحمت میرا حق ہے اور اگر میں اپنے پروردگار کی طرف لوٹا بھی دیا گیا تو اس کے پاس میرے لئے بھلائی ہی بھلائی ہوگی۔ تو ہم ضرور کافروں کو جو کچھ وہ کرتے ہیں بتا کر رہیں گے (کہ ہمارے پاس ان کی بھلائی ہے یا نہیں) اور ضرور ہم ان کو سخت ترین عذاب کا مزا چکھائیں گے۔ ﴿۵۰﴾ (تک۔ا:۲۸۲) اور جب ہم انسان کو کسی نعمت سے مالا مال کرتے ہیں تو وہ ضرور ہم سے منہ پھیر کر کنارہ کش ہو جاتا ہے اور جب اس کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو لمبی چوڑی دعائیں مانگنے لگتا ہے۔ ﴿۵۱﴾ (تک۔ا:۲۸۲۔۲۸۳)

Marfat.com

قُلۡ اَرَءَيۡتُمۡ اِنۡ كَانَ مِنۡ عِنۡدِ اللّٰهِ ثُمَّ كَفَرۡتُمۡ بِهٖ مَنۡ اَضَلُّ مِمَّنۡ
هُوَ فِىۡ شِقَاقٍۢ بَعِيۡدٍ ﴿۵۲﴾ سَنُرِيۡهِمۡ اٰيٰتِنَا فِى الۡاٰفَاقِ وَفِىۡۤ اَنۡفُسِهِمۡ حَتّٰى
يَتَبَيَّنَ لَهُمۡ اَنَّهُ الۡحَـقُّ ؕ اَوَلَمۡ يَكۡفِ بِرَبِّكَ اَنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ شَهِيۡدٌ ﴿۵۳﴾
اَلَاۤ اِنَّهُمۡ فِىۡ مِرۡيَةٍ مِّنۡ لِّقَآءِ رَبِّهِمۡ ؕ اَلَاۤ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَىۡءٍ مُّحِيۡطٌ ﴿۵۴﴾ ع ۶

اے محمد ﷺ! ان کو کہو کہ کیا تم نے سوچا ہے کہ اگر قرآن خدا کی طرف سے ہے اور تم اس کا انکار کرتے ہو تو جو شخص مخالفت میں دور پڑا ہے اس سے زیادہ گمراہ کون ہوگا۔ ﴿۵۲﴾ (تک۔۱:۲۸۳) ہم عنقریب دنیا میں اپنی نشانیاں ان کو دکھلا دینگے اور خود ان کے نفسوں میں یہاں تک کہ ان پر متحقق ہو جائے کہ قرآن سچا ہے۔ کیا یہ بات کہ خدا ہر شے کو دیکھ رہا ہے تیرے پروردگار کیلئے کافی ضمانت نہیں (کہ کوئی شخص اس کی سزا سے بچ نہیں سکتا)۔ ﴿۵۳﴾ (تک۔۱:۲۸۳) دیکھو (اصل حقیقت یہ ہے کہ) یہ لوگ خدا سے ملاقات کے بارے میں شک میں ہیں۔ خبردار رہو کہ خدا ہر شے کو گھیرے ہوئے ہے۔ ﴿۵۴﴾ (تک۔۲۸۳)

رکوعاتها ۵ — ۴۲ سُوۡرَةُ الشُّوۡرٰى مَكِّيَّةٌ ۸۳ — اٰیاتها ۵۳

ترجمہ مولانا جالندھری: ۲۸ آیات — بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ — ترجمہ المشرقی: ۲۵ آیات

حٰمٓ ﴿۱﴾ عٓسٓقٓ ﴿۲﴾ كَذٰلِكَ يُوۡحِىۡۤ اِلَيۡكَ وَاِلَى الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِكَ ۙ اللّٰهُ الۡعَزِيۡزُ
الۡحَكِيۡمُ ﴿۳﴾ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الۡاَرۡضِ ؕ وَهُوَ الۡعَلِىُّ الۡعَظِيۡمُ ﴿۴﴾ تَكَادُ
السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرۡنَ مِنۡ فَوۡقِهِنَّ وَالۡمَلٰٓئِكَةُ يُسَبِّحُوۡنَ بِحَمۡدِ رَبِّهِمۡ
وَيَسۡتَغۡفِرُوۡنَ لِمَنۡ فِى الۡاَرۡضِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الۡغَفُوۡرُ الرَّحِيۡمُ ﴿۵﴾ وَالَّذِيۡنَ
اتَّخَذُوۡا مِنۡ دُوۡنِهٖۤ اَوۡلِيَآءَ اللّٰهُ حَفِيۡظٌ عَلَيۡهِمۡ ۖ وَمَاۤ اَنۡتَ عَلَيۡهِمۡ بِوَكِيۡلٍ ﴿۶﴾

حم۔ ﴿۱﴾ (ف) عسق۔ ﴿۲﴾ (ف) خدائے غالب و دانا اسی طرح تمہاری طرف مضامین اور (براہین) بھیجتا ہے جس طرح تم سے پہلے لوگوں کی طرف وحی بھیجتا رہا ہے۔ ﴿۳﴾ (ف) جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے سب اسی کا ہے۔ اور وہ عالی رتبہ اور گرامی قدر ہے۔ ﴿۴﴾ (ف) قریب ہے کہ آسمانوں اوپر سے پھٹ پڑیں اور فرشتے اپنے پروردگار کی تعریف کے ساتھ اس کی تسبیح کرتے رہتے ہیں اور جو لوگ زمین میں ہیں ان کے لئے معافی مانگتے رہتے ہیں۔ سن رکھو کہ خدا بخشنے والا مہربان ہے۔ ﴿۵﴾ (ف) اور جن لوگوں نے اس کے سوا کارساز بنا رکھے ہیں وہ خدا کو یاد ہیں اور تم ان پر داروغہ نہیں ہو۔ ﴿۶﴾ (ف)

وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا
وَتُنْذِرَ يَوْمَ الْجَمْعِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ؕ فَرِيْقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيْقٌ فِي السَّعِيْرِ ﴿۷﴾
وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَهُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ يُّدْخِلُ مَنْ يَّشَآءُ فِيْ
رَحْمَتِهٖ ؕ وَالظّٰلِمُوْنَ مَا لَهُمْ مِّنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿۸﴾ اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ
دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ ۚ فَاللّٰهُ هُوَ الْوَلِيُّ وَهُوَ يُحْيِ الْمَوْتٰى ز وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيْرٌ ﴿۹﴾ ع وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيْهِ مِنْ شَيْءٍ فَحُكْمُهٗٓ اِلَى اللّٰهِ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبِّيْ
عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ۖ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ ﴿۱۰﴾ فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ جَعَلَ لَكُمْ
مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا وَّمِنَ الْاَنْعَامِ اَزْوَاجًا ۚ يَذْرَؤُكُمْ فِيْهِ ؕ لَيْسَ
كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ﴿۱۱﴾ لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ
يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ؕ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۱۲﴾

اور اسی طرح (صرف یہی صورت نہیں بلکہ) ہم نے تم پر (پورا) قرآن عربی زبان میں نازل اس لئے کیا کہ تم مکہ (کے لوگوں) کو اور جو اس کے اردگرد ہیں ان کو ڈراؤ جس کے آنے میں کوئی شک نہیں (اور جس دن) ایک گروہ جنت میں ہوگا اور ایک دوزخ میں۔⑦ (تذ۔۲:۲۲) اور اگر خدا چاہتا تو (سب عرب کے لوگوں کو ہدایت پانے کی توفیق دے کر) ان کو ایک متحدہ امت بنا دیتا۔ لیکن وہ جس کو مناسب سمجھتا ہے اپنی رحمت میں داخل کرلیتا ہے اور تفرقہ پرداز ظلم کاروں کا تو کوئی دوست ہی نہیں ہوتا اور نہ مددگار۔⑧ (تذ۔۲:۲۲) کیا انہوں نے خدا کو چھوڑ کر کوئی اور دوست پکڑ لئے ہیں۔ حالانکہ صرف خدا ہی ہے جو دوست ہوسکتا ہے اور وہی مردہ قوموں کو زندگی دیتا ہے اور وہ ہر بات پر قادر ہے۔⑨ (تذ۔۲:۸۷) اور تم جس بات میں اختلاف کرتے ہو اس کا فیصلہ خدا کی طرف (سے ہوگا)۔ یہی خدا میرا پروردگار ہے میں اسی پر بھروسہ رکھتا ہوں اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔⑩ (ف) آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا (وہی ہے) اسی نے تمہارے لئے تمہاری ہی جنس کے جوڑے بنائے اور چارپایوں کے بھی جوڑے (بنائے اور) اسی طریق پر تم کو پھیلاتا رہتا ہے۔ اس جیسی کوئی چیز نہیں اور وہ دیکھتا سنتا ہے۔⑪ (ف) آسمانوں اور زمین کی کنجیاں اسی کے ہاتھ میں ہیں۔ وہ جس کے لئے چاہتا ہے رزق فراخ کر دیتا ہے اور (جس کے لئے چاہتا ہے) تنگ کر دیتا ہے۔ بیشک وہ ہر چیز سے واقف ہے۔⑫ (ف ۱)

شَرَعَ لَكُمۡ مِّنَ الدِّيۡنِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوۡحًا وَّالَّذِىۡۤ اَوۡحَيۡنَاۤ اِلَيۡكَ وَمَا
وَصَّيۡنَا بِهٖۤ اِبۡرٰهِيۡمَ وَمُوۡسٰى وَعِيۡسٰٓى اَنۡ اَقِيۡمُوا الدِّيۡنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوۡا
فِيۡهِ‌ؕ كَبُرَ عَلَى الۡمُشۡرِكِيۡنَ مَا تَدۡعُوۡهُمۡ اِلَيۡهِ‌ؕ اَللّٰهُ يَجۡتَبِىۡۤ اِلَيۡهِ
مَنۡ يَّشَآءُ وَيَهۡدِىۡۤ اِلَيۡهِ مَنۡ يُّنِيۡبُ ۝۱۳ وَمَا تَفَرَّقُوۡۤا اِلَّا مِنۡۢ بَعۡدِ مَا
جَآءَهُمُ الۡعِلۡمُ بَغۡيًۢا بَيۡنَهُمۡ‌ؕ وَلَوۡلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتۡ مِنۡ رَّبِّكَ اِلٰٓى اَجَلٍ
مُّسَمًّى لَّقُضِىَ بَيۡنَهُمۡ‌ؕ وَاِنَّ الَّذِيۡنَ اُوۡرِثُوا الۡكِتٰبَ مِنۡۢ بَعۡدِهِمۡ لَفِىۡ شَكٍّ
مِّنۡهُ مُرِيۡبٍ ۝۱۴ فَلِذٰلِكَ فَادۡعُ‌ۚ وَاسۡتَقِمۡ كَمَاۤ اُمِرۡتَ‌ۚ وَلَا تَتَّبِعۡ
اَهۡوَآءَهُمۡ‌ۚ وَقُلۡ اٰمَنۡتُ بِمَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ مِنۡ كِتٰبٍ‌ۚ وَاُمِرۡتُ لِاَعۡدِلَ
بَيۡنَكُمۡ‌ؕ اَللّٰهُ رَبُّنَا وَرَبُّكُمۡ‌ؕ لَنَاۤ اَعۡمَالُنَا وَلَكُمۡ اَعۡمَالُكُمۡ‌ؕ لَا حُجَّةَ
بَيۡنَنَا وَبَيۡنَكُمُ‌ؕ اَللّٰهُ يَجۡمَعُ بَيۡنَنَا‌ۚ وَاِلَيۡهِ الۡمَصِيۡرُؕ ۝۱۵

(اے انسانو!) خدائے کائنات نے تمہارے لئے وہی دین شروع (یعنی مقرر) کیا تھا جس کی وصیت اس نے نوحؑ کو کی اور اسی نوحؑ کے دین کو ہم نے تمہاری طرف وحی کیا۔ وہی دین ابراہیمؑ اور موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کو وصیت کیا (اور تم کو حکم دیا گیا کہ سب نوع انسان کیلئے) اسی دین کو قائم کرو اور اس میں (کسی قسم کا) تفرقہ پیدا نہ کرو۔ اب ان مشرک قوموں پر (جنہوں نے اپنے خداؤں کو الگ الگ کر کے فرقہ بندی کر لی ہے اور خدا کو چھوڑ کر اپنے اپنے نبیوں یا رہنماؤں کو خدا بنا لیا ہے اور مشرک بن گئے ہیں) وہ شے بہت گراں گذرتی ہے جس کی طرف تو بلا رہا ہے (یعنی یہ کہ سب مختلف مذہبوں کے لوگ اپنے اپنے مختلف رستے چھوڑ کر ایک دین اسلام پر متفق ہو جائیں اور بنی نوع انسان کو ایک امت بنا دیں) لیکن خدا جس کو مناسب سمجھتا ہے اس ہدایت کے لئے چن لیتا ہے اور اپنی طرف آنے کا رستہ اسی کو دکھلاتا ہے جو (بندوں سے ہٹ کر) خدا کی طرف رجوع ہوتا ہے۔ ۝۱۳ (تک۔۱:۳۴۲/۳۴۳) اور لوگو! انسان نے آپس میں اختلاف نہیں ڈالا مگر بعد اس کے کہ ان کی طرف (انبیاء کی وساطت سے (الکتاب کی صورت میں) علم آیا تھا۔ (جس کا منشا سب نوع انسان کو متفق کر دینا تھا) اور یہ اختلاف محض انسان کی باہمی بغاوت کے باعث تھا۔ اور اے محمد ﷺ! اگر تیرے پروردگار کی طرف سے پہلے ہی ایک مقررہ وقت (پر عذاب کے آنے) کا حکم نافذ نہ ہو گیا ہوتا تو (سب انسانوں کو جہنم میں بھیج کر) فیصلہ ہی کر دیا جاتا۔ اور بیشک وہ لوگ جن کے ورثے میں وہ الکتٰب ان کے بعد آئی وہ حیرت انگیز شک میں ہیں (کہ یہ تفرقہ کیونکر پیدا ہوا)۔ ۝۱۴ (تک۔۱:۳۴۳) تو اے محمد ﷺ! تو سب کو اسی نصب العین کی طرف بلاتا جا اور جس طرح تجھے حکم ملا ہے اسی پر قائم رہ اور ان لوگوں کی نفسانی خواہشات کی پیروی نہ کر اور کہہ کہ میں تو جو کچھ اللہ نے (مجھ پر) کتاب کی قسم سے

Marfat.com

وَالَّذِیۡنَ یُحَآجُّوۡنَ فِی اللّٰہِ مِنۡۢ بَعۡدِ مَا اسۡتُجِیۡبَ لَہٗ حُجَّتُہُمۡ دَاحِضَۃٌ
عِنۡدَ رَبِّہِمۡ وَعَلَیۡہِمۡ غَضَبٌ وَّلَہُمۡ عَذَابٌ شَدِیۡدٌ ﴿۱۶﴾ اَللّٰہُ الَّذِیۡۤ اَنۡزَلَ
الۡکِتٰبَ بِالۡحَقِّ وَالۡمِیۡزَانَ ؕ وَمَا یُدۡرِیۡکَ لَعَلَّ السَّاعَۃَ قَرِیۡبٌ ﴿۱۷﴾
یَسۡتَعۡجِلُ بِہَا الَّذِیۡنَ لَا یُؤۡمِنُوۡنَ بِہَا ۚ وَالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مُشۡفِقُوۡنَ مِنۡہَا ۙ
وَیَعۡلَمُوۡنَ اَنَّہَا الۡحَقُّ ؕ اَلَاۤ اِنَّ الَّذِیۡنَ یُمَارُوۡنَ فِی السَّاعَۃِ لَفِیۡ ضَلٰلٍۭ
بَعِیۡدٍ ﴿۱۸﴾ اَللّٰہُ لَطِیۡفٌۢ بِعِبَادِہٖ یَرۡزُقُ مَنۡ یَّشَآءُ ۚ وَہُوَ الۡقَوِیُّ
الۡعَزِیۡزُ ﴿۱۹﴾ مَنۡ کَانَ یُرِیۡدُ حَرۡثَ الۡاٰخِرَۃِ نَزِدۡ لَہٗ فِیۡ حَرۡثِہٖ ۚ وَمَنۡ ع ۲
کَانَ یُرِیۡدُ حَرۡثَ الدُّنۡیَا نُؤۡتِہٖ مِنۡہَا ۙ وَمَا لَہٗ فِی الۡاٰخِرَۃِ مِنۡ نَّصِیۡبٍ ﴿۲۰﴾
اَمۡ لَہُمۡ شُرَکٰٓؤُا شَرَعُوۡا لَہُمۡ مِّنَ الدِّیۡنِ مَا لَمۡ یَاۡذَنۡۢ بِہِ اللّٰہُ ؕ وَلَوۡلَا
کَلِمَۃُ الۡفَصۡلِ لَقُضِیَ بَیۡنَہُمۡ ؕ وَاِنَّ الظّٰلِمِیۡنَ لَہُمۡ عَذَابٌ اَلِیۡمٌ ﴿۲۱﴾

= اتارا ہے میں تو اس پر ایمان رکھتا ہوں اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں تم انسانوں کی سب اونچ نیچ برابر کردوں (اعدل بینکم) کیونکہ وہ رب ہمارا ہے اور تمہارا بھی ہے (اس لئے رب کے سب بندے ایک ہی ہونے چاہئیں) ہمارے اعمال کی ذمہ داری ہم پر اور تمہارے عملوں کے نتیجے تم پر ہیں۔ ہمارے اور تمہارے درمیان کوئی (بنیادی) جھگڑا تو ہے نہیں (کہ ہم اڑے رہیں)۔ خدا ہم سب کو آپس میں (پھر) اکٹھا کردے اور دراصل (جوابدہی کیلئے) جانا تو بالآخر اسی کے پاس ہے۔ ⑮ (تک ۱:۳۴۳/۳۴۴) اور جو لوگ خدا (کے بارے) میں بعد اس کے کہ اسے (مومنوں نے) مان لیا ہو جھگڑتے ہیں ان کے پروردگار کے نزدیک ان کا جھگڑا لغو ہے اور ان پر (خدا کا) غضب اور ان کے لئے سخت عذاب ہے۔ ⑯ (ف) وہ ہے جس نے الکتٰب کو برحق طور پر نازل کیا اور المیزان کو (حد:۱۰۹) اور تم کو کیا معلوم شاید قیامت قریب ہی آپہنچی ہو۔ ⑰ (ف) جو لوگ اس پر ایمان نہیں رکھتے وہ اس کے لئے جلدی کر رہے ہیں اور جو مومن ہیں وہ اس سے ڈرتے ہیں اور جانتے ہیں کہ وہ برحق ہے۔ دیکھو جو لوگ قیامت میں جھگڑتے ہیں وہ پرلے درجے کی گمراہی میں ہیں۔ ⑱ (ف) خدا اپنے بندوں کے متعلق نہایت باریک بین ہے، وہ جس قوم کو مناسب سمجھتا ہے رزق دیتا ہے اور وہ بڑی قوت والا اور غلبے والا ہے (کوئی دھکے سے رزق نہیں لے سکتا)۔ ⑲ (حد:۳۸) جو کوئی آخرت کی کھیتی کا طالب ہے اس کو ہم اس کھیتی میں زیادہ کردیتے ہیں اور جو کوئی دنیا کی کھیتی کا طالب ہے تو اس کو اتنا ہی دے دیتے ہیں۔ (تذ۔۲:۶۶) اور اس کا آخرت میں کچھ حصہ نہ ہوگا۔ ⑳ (ف) ان کے وہ شریک ہیں جنہوں نے ان کے لئے ایسا دین مقرر کیا ہے جس کا خدا نے حکم نہیں دیا اور اگر فیصلے (کے دن) کا وعدہ نہ ہوتا تو ان میں فیصلہ کردیا جاتا اور جو ظالم ہیں ان کے لئے درد دینے والا عذاب ہے۔ ㉑ (ف)

Marfat.com

تَرَى الظّٰلِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ مِمَّا كَسَبُوْا وَهُوَ وَاقِعٌۢ بِهِمْ ؕ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِىْ رَوْضٰتِ الْجَنّٰتِ ۚ لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ
ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ ﴿۲۲﴾ ذٰلِكَ الَّذِىْ يُبَشِّرُ اللّٰهُ عِبَادَهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؕ قُلْ لَّاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِى الْقُرْبٰى ؕ
وَمَنْ يَّقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهٗ فِيْهَا حُسْنًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ﴿۲۳﴾ اَمْ
يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ۚ فَاِنْ يَّشَاِ اللّٰهُ يَخْتِمْ عَلٰى قَلْبِكَ ؕ
وَيَمْحُ اللّٰهُ الْبَاطِلَ وَيُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ
الصُّدُوْرِ ﴿۲۴﴾ وَهُوَ الَّذِىْ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَيَعْفُوْا عَنِ السَّيِّاٰتِ
وَيَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۲۵﴾ وَيَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ وَالْكٰفِرُوْنَ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ﴿۲۶﴾

تم دیکھو گے کہ ظالم اپنے اعمال (کے وبال) سے ڈر رہے ہوں گے اور وہ ان پر پڑ کر رہے گا۔ (ف) اور جو قوم (احکام خدا کے نفع مند ہونے پر) ایمان لے آئی اور انہوں نے (استحکام قوم کو مدنظر رکھ کر) مناسب عمل کئے تو وہ بادشاہت زمین کے باغات میں (بڑے لطف اٹھا رہے) ہوں گے۔ ان کو اپنے پروردگار کے پاس جو چاہیں گے ملے گا اور یہ بہت بڑی فضیلت ہے۔ (۲۲) (حد:۱۵۸) یہی وہ (انعام ہے) جس کی خدا اپنے ان بندوں کو جو ایمان لاتے اور عمل نیک کرتے ہیں بشارت دیتا ہے۔ کہہ دو کہ میں اس کا تم سے صلہ نہیں مانگتا مگر (تم کو) قرابت کی محبت (تو چاہئے) اور جو کوئی نیکی کرے گا ہم اس کے لئے اس میں ثواب بڑھائیں گے۔ بیشک خدا بخشنے والا قدر دان ہے۔ (۲۳) (ف) کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ پیغمبر نے خدا پر جھوٹ باندھ لیا ہے اگر خدا چاہے تو (اے محمد ﷺ) تمہارے دل پر مہر لگا دے اور خدا جھوٹ کو نابود کرتا اور اپنی باتوں سے حق ثابت کرتا ہے۔ بیشک وہ سینے تک کی باتوں سے واقف ہے۔ (۲۴) (ف) خدا وہ پاک ذات ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور گناہوں سے درگزر کرتا ہے اور جو تم کرتے ہو اس کو خوب جانتا ہے۔ (۲۵) (تذ۔۲:۱۶۱-۱۶۲) اور جو ایمان لائے اور عمل نیک کئے ان کی (دعا) قبول فرماتا ہے اور ان کو اپنے فضل سے بڑھاتا ہے اور جو کافر ہیں ان کے لئے سخت عذاب ہے۔ (۲۶) (ف)

Marfat.com

وَلَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهٖ لَبَغَوْا فِی الْاَرْضِ وَلٰكِنْ یُّنَزِّلُ بِقَدَرٍ
مَّا یَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ بِعِبَادِهٖ خَبِیْرٌۢ بَصِیْرٌ ﴿۲۷﴾ وَهُوَ الَّذِیْ یُنَزِّلُ الْغَیْثَ مِنْۢ
بَعْدِ مَا قَنَطُوْا وَیَنْشُرُ رَحْمَتَهٗ ؕ وَهُوَ الْوَلِیُّ الْحَمِیْدُ ﴿۲۸﴾ وَمِنْ اٰیٰتِهٖ
خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَثَّ فِیْهِمَا مِنْ دَآبَّةٍ ؕ وَهُوَ عَلٰى جَمْعِهِمْ
اِذَا یَشَآءُ قَدِیْرٌ ﴿۲۹﴾ وَمَاۤ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِیْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَیْدِیْكُمْ
وَیَعْفُوْا عَنْ كَثِیْرٍ ؕ ﴿۳۰﴾ وَمَاۤ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِیْنَ فِی الْاَرْضِ ۚۖ وَمَا لَكُمْ مِّنْ
دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِیْرٍ ﴿۳۱﴾ وَمِنْ اٰیٰتِهِ الْجَوَارِ فِی الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ ؕ ﴿۳۲﴾
اِنْ یَّشَاْ یُسْكِنِ الرِّیْحَ فَیَظْلَلْنَ رَوَاكِدَ عَلٰى ظَهْرِهٖ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّكُلِّ
صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ۙ ﴿۳۳﴾ اَوْ یُوْبِقْهُنَّ بِمَا كَسَبُوْا وَیَعْفُ عَنْ كَثِیْرٍ ۙ ﴿۳۴﴾ وَّیَعْلَمَ
الَّذِیْنَ یُجَادِلُوْنَ فِیْۤ اٰیٰتِنَا ؕ مَا لَهُمْ مِّنْ مَّحِیْصٍ ﴿۳۵﴾

اور اگر اللہ اپنے بندوں پر رزق کھلا چھوڑ دیتا تو ضرور وہ اس زمین میں بغاوت کر دیتے لیکن وہ جس قدر مناسب سمجھتا ہے اسی انداز سے رزق اتارتا ہے۔ بے شک وہ اپنے بندوں (کے طرز عمل اور کرتوتوں) سے بڑا باخبر اور ان (کے اعمال وافعال) کو بڑے غور سے پرکھنے والا ہے۔ ﴿۲۷﴾ (حد: ۳۸) اور وہی تو ہے جو لوگوں کے ناامید ہو جانے کے بعد مینہ برساتا اور اپنی رحمت (یعنی بارش) کی برکت پھیلا دیتا ہے اور وہ کارساز اور سزاوار تعریف ہے۔ ﴿۲۸﴾ (ف) اور اسی کی نشانیوں میں سے ہے آسمان اور زمین کا پیدا کرنا اور ان جانوروں کا جو اس نے ان میں پھیلا رکھے ہیں اور وہ جب چاہے ان کو جمع کر لینے پر قادر ہے۔ ﴿۲۹﴾ (ف) کوئی مصیبت نہیں آتی مگر یہ کہ ان کے اپنے ہی کرتوتوں سے ہے اگرچہ خدا اکثر داماندگیوں پر گرفت نہیں کرتا۔ ﴿۳۰﴾ (تذ۔ا: ۱۲۵) اور تم زمین میں (خدا کو) عاجز نہیں کر سکتے اور خدا کے سوا نہ تمہارا کوئی دوست ہے اور نہ مددگار۔ ﴿۳۱﴾ (ف) اور اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ جہاز سمندر میں پہاڑوں کی طرح (سر اٹھائے ہوئے) ہیں۔ ﴿۳۲﴾ (حد: ۴۰) وہ جب مناسب سمجھے ہوا کو ساکن کر دے، پھر یہ جہاز سمندر کی پیٹھ پر کھڑے کے کھڑے رہ جائیں، انسان کی اس داماندگی اور بے بسی میں ہر مستقل مزاج اور صحیفہ فطرت کی قدر دان قوم کیلئے صدہا اشارات ہیں (جن کی وجہ سے وہ اس مشکل سے نکل کر بہتر جہاز پیدا کر سکتا ہے)۔ ﴿۳۳﴾ (حد: ۴۰-۴۱) یا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ خدا سمندر پر ہی انہیں ان کی بداعمالی کی پاداش میں ہلاک کر دے اور یہ بھی ہے کہ وہ بہتوں سے درگزر کر جاتا ہے۔ ﴿۳۴﴾ (حد: ۴۱) اور (انتقام اس لئے لیا جائے کہ) جو لوگ ہماری آیتوں میں جھگڑتے ہیں وہ جان لیں کہ ان کے لئے خلاصی نہیں۔ ﴿۳۵﴾ (ف)

Marfat.com

فَمَآ اُوْتِیْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَمَتَاعُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ۚ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَیْرٌ وَّ اَبْقٰی
لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰی رَبِّهِمْ یَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۳۶﴾ وَالَّذِیْنَ یَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ
وَاِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ یَغْفِرُوْنَ ﴿۳۷﴾ وَالَّذِیْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ۪ وَاَمْرُهُمْ
شُوْرٰی بَیْنَهُمْ ۪ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ ﴿۳۸﴾ وَالَّذِیْنَ اِذَآ اَصَابَهُمُ الْبَغْیُ هُمْ
یَنْتَصِرُوْنَ ﴿۳۹﴾ وَجَزٰٓؤُا سَیِّئَةٍ سَیِّئَةٌ مِّثْلُهَا ۚ فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ
عَلَی اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۴۰﴾ وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهٖ فَاُولٰٓئِكَ مَا
عَلَیْهِمْ مِّنْ سَبِیْلٍ ﴿۴۱﴾ اِنَّمَا السَّبِیْلُ عَلَی الَّذِیْنَ یَظْلِمُوْنَ النَّاسَ وَیَبْغُوْنَ فِی
الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۴۲﴾ وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ
ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ﴿۴۳﴾ وَمَنْ یُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ وَّلِیٍّ مِّنْ بَعْدِهٖ ؕ ع
وَتَرَی الظّٰلِمِیْنَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ یَقُوْلُوْنَ هَلْ اِلٰی مَرَدٍّ مِّنْ سَبِیْلٍ ﴿۴۴﴾ ۚ

(لوگو) جو (مال و متاع) تم کو دیا گیا ہے وہ دنیا کی زندگی کا (ناپائدار) فائدہ ہے اور جو کچھ خدا کے ہاں ہے وہ بہتر اور قائم رہنے والا
ہے (یعنی) ان لوگوں کیلئے جو ایمان لائے اور اپنے پروردگار پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ ﴿۳۶﴾ (ف) یہ وہ لوگ ہیں جو بڑے بڑے گناہوں
سے (جو قوم کو ہلاکت کی طرف کھینچتے ہیں) بچے رہتے ہیں اور بے حیائیوں سے بچتے ہیں اور جب غصے میں آتے ہیں تو وہ زیادتی
کرنے والوں کو) معاف کر دیتے ہیں۔ ﴿۳۷﴾ (تک۔ا:۳۴۴) اور یہ وہ لوگ ہیں جو خدا کا حکم مانتے ہیں اور الصلوة پر قائم رہتے
ہیں اور ان کا معمول یہ ہے (کہ ہر اہم معاملہ میں) وہ آپس میں مشورہ کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دے رکھا ہے اس میں
قربانی مال کرتے ہیں۔ ﴿۳۸﴾ (تک۔ا:۳۴۴) اور یہ وہ لوگ ہیں جو کہ جب ان پر کسی طرف سے ظلم ہوتا ہے تو وہ بدلہ لیتے
ہیں۔ ﴿۳۹﴾ (تک۔ا:۳۴۴) اور برائی کا بدلہ اسی طرح کی برائی لیکن جس نے درگزر کی اور صلح کر لی تو اس کا اجر اللہ کے ذمے ہے
کیونکہ وہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا۔ ﴿۴۰﴾ (تک۔ا:۳۴۴۔۳۴۵) اور جس شخص نے ظلم کے بعد بدلا لیا تو اس پر کوئی الزام نہیں۔
﴿۴۱﴾ (تک۔ا:۳۴۵) الزام تو ان پر ہے جو (کفار مکہ کی طرح) لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور ناحق زمین پر بغاوت کرتے ہیں تو انہی
لوگوں کو دردناک عذاب ہے۔ ﴿۴۲﴾ (تک۔ا:۳۴۵) اور جو صبر کرے اور قصور معاف کر دے تو یہ ہمت کے کام ہیں۔ ﴿۴۳﴾ (ف) اور
جس شخص کو خدا گمراہ کرے تو اس کے بعد اس کا کوئی دوست نہیں اور تم ظالموں کو دیکھو گے کہ جب وہ (دوزخ کا) عذاب دیکھیں
گے تو کہیں گے کیا (دنیا میں) واپس جانے کی بھی کوئی سبیل ہے؟ ﴿۴۴﴾ (ف)

وَتَرٰىهُمْ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا خٰشِعِيْنَ مِنَ الذُّلِّ يَنْظُرُوْنَ مِنْ طَرْفٍ خَفِيٍّ ؕ
وَقَالَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّ الْخٰسِرِيْنَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْۤا اَنْفُسَهُمْ وَاَهْلِيْهِمْ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ فِيْ عَذَابٍ مُّقِيْمٍ ﴿۴۵﴾ وَمَا كَانَ لَهُمْ
مِّنْ اَوْلِيَآءَ يَنْصُرُوْنَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ
سَبِيْلٍ ﴿۴۶﴾ اِسْتَجِيْبُوْا لِرَبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهٗ مِنَ
اللّٰهِ ؕ مَا لَكُمْ مِّنْ مَّلْجَاٍ يَّوْمَئِذٍ وَّمَا لَكُمْ مِّنْ نَّكِيْرٍ ﴿۴۷﴾ فَاِنْ اَعْرَضُوْا
فَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ؕ اِنْ عَلَيْكَ اِلَّا الْبَلٰغُ ؕ وَاِنَّاۤ اِذَاۤ اَذَقْنَا
الْاِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً فَرِحَ بِهَا ۚ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ
فَاِنَّ الْاِنْسَانَ كَفُوْرٌ ﴿۴۸﴾ لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ
يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا وَّيَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ الذُّكُوْرَ ﴿۴۹﴾

اور تم ان کو دیکھو گے کہ دوزخ کے سامنے لائے جائیں گے ذلت سے عاجزی کرتے ہوئے (اور نیچی) نگاہ سے دیکھ رہے ہوں گے۔ اور مومن لوگ کہیں گے کہ خسارہ اٹھانے والے تو وہ ہیں جنہوں نے قیامت کے دن اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو خسارہ میں ڈالا۔ دیکھو کہ بے انصاف لوگ ہمیشہ دکھ میں پڑے رہیں گے۔ ﴿۴۵﴾ (ف) اور خدا کے سوا ان کے کوئی دوست نہ ہوں گے کہ خدا کے سوا ان کو مدد دے سکیں اور جس کو خدا گمراہ کرے اس کے لئے (ہدایت کا) کوئی رستہ نہیں۔ ﴿۴۶﴾ (ف) (ان سے کہہ دو کہ) قبل اس کے کہ وہ دن جو ٹلے گا نہیں خدا کی طرف سے آ موجود ہو اپنے پروردگار کا حکم قبول کرو اس دن تمہارے لئے نہ کوئی جائے پناہ ہوگی اور نہ تم سے گناہوں کا انکار ہی بن پڑے گا۔ ﴿۴۷﴾ (ف) پھر اگر یہ منہ پھیر لیں تو ہم نے تم کو ان پر نگہبان بنا کر نہیں بھیجا۔ تمہارا کام تو صرف (احکام کا) پہنچا دینا ہے اور جب ہم انسان کو اپنی رحمت کا مزا چکھاتے ہیں تو اس سے خوش ہو جاتا ہے۔ (ف) اگر ان کو ان کے اپنے کرتوت سے کوئی برائی پہنچے (تذ۔۱:۱۲۷) تو (سب احسانوں کو بھول جاتے ہیں) بیشک انسان بڑا ناشکرا ہے۔ ﴿۴۸﴾ (ف) (تمام) بادشاہت خدا ہی کی ہے آسمانوں کی بھی اور زمین کی بھی۔ وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے جسے چاہتا ہے بیٹیاں عطا کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے بیٹے بخشتا ہے۔ ﴿۴۹﴾ (ف)

Marfat.com

اَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّاِنَاثًا ۚ وَيَجْعَلُ مَنْ يَّشَآءُ عَقِيْمًا ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ ۝٥٠
وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ
رَسُوْلًا فَيُوْحِيَ بِاِذْنِهٖ مَا يَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ عَلِيٌّ حَكِيْمٌ ۝٥١ وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ
اِلَيْكَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا ؕ مَا كُنْتَ تَدْرِيْ مَا الْكِتٰبُ وَلَا الْاِيْمَانُ وَلٰكِنْ
جَعَلْنٰهُ نُوْرًا نَّهْدِيْ بِهٖ مَنْ نَّشَآءُ مِنْ عِبَادِنَا ؕ وَاِنَّكَ لَتَهْدِيْٓ اِلٰى صِرَاطٍ
مُّسْتَقِيْمٍ ۝٥٢ صِرَاطِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ اَلَآ
ع ۵ ۱۰ — اِلَى اللّٰهِ تَصِيْرُ الْاُمُوْرُ ۝٥٣ ع

یا ان کو بیٹے اور بیٹیاں دونوں عنایت فرماتا ہے اور جس کو چاہتا ہے بے اولاد رکھتا ہے۔ وہ تو جاننے والا (اور) قدرت والا ہے۔ ۝٥٠ (ف) اور یہ کسی بشر کی مجال نہیں کہ خدا اس سے دو بدو ہو کر کلام کرے مگر وحی کے ذریعے سے۔ (تذ۔۱:۱۹۱) یا پردے کے پیچھے سے یا کوئی فرشتہ بھیج دے تو وہ خدا کے حکم سے جو خدا چاہتا ہے القا کرے۔ بیشک وہ عالی رتبہ اور حکمت والا ہے۔ ۝٥١ (ف) اور اسی طرح ہم نے (اے پیغمبر!) تم پر اپنے قانون کی روح نازل کردی۔ (تذ۔۲:۲۲) اے پیغمبر! تم اس سے پہلے کیا جانتے تھے کہ کتاب خدا کیا چیز ہے اور کیا سمجھتے تھے کہ ایمان کسے کہتے ہیں مگر ہم نے اس ایمان کو تمہارے اندر نور کر دیا جس سے تمام اصلیت تم پر کھل چکی ہے۔ اپنے بندوں میں جس کو ہم مناسب سمجھتے ہیں اس نور کے ذریعے سے رستہ دکھا دیتے ہیں اور تم تو لامحالہ لوگوں کو صراط مستقیم پر ہی چلا رہے ہو۔ ۝٥٢ (تذ۔۱:۲۲۷) (یعنی) خدا کا رستہ جو آسمانوں اور زمین کی سب چیزوں کا مالک ہے۔ دیکھو سب کام خدا کی طرف رجوع ہوں گے۔ (اور وہی فیصلہ کریگا) ۝٥٣ (ف)

آیاتہا ۸۹ — ۴۳ سُوْرَةُ الزُّخْرُفِ مَكِّيَّةٌ ٦١ — رکوعاتہا ۷

ترجمہ المشرقیؒ: ۴۴ آیات — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — ترجمہ مولانا جالندھریؒ: ۶۵ آیات

حٰمٓ ۝١ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۝٢ اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝٣ مع
وَاِنَّهٗ فِيْٓ اُمِّ الْكِتٰبِ لَدَيْنَا لَعَلِيٌّ حَكِيْمٌ ۝٤

حم ۝١ (ف) صحیفہ فطرت کی روشن کتاب اس امر کی گواہ ہے۔ ۝٢ (تذ۔۲:۱۹) کہ ہم نے اس کتاب فطرت کو ہی قرآن کا عربی لباس پہنا دیا ہے تاکہ تم (قانون فطرت کو) سمجھ کر عقلمند بن جاؤ۔ ۝٣ (تذ۔۲:۱۹) اور یہ قرآن تو فی الحقیقت اس ام الکتب (یعنی قانون کائنات) کا ایک حصہ ہے جو ہمارے پاس پڑا رکھا ہے اور جو ایک بڑے پائے کی اور پراز حکمت کتاب ہے۔ ۝٤ (تذ۔۲:۲۰)

Marfat.com

اَفَنَضْرِبُ عَنْكُمُ الذِّكْرَ صَفْحًا اَنْ كُنْتُمْ قَوْمًا مُّسْرِفِيْنَ ۞۵ وَكَمْ اَرْسَلْنَا
مِنْ نَّبِيٍّ فِي الْاَوَّلِيْنَ ۞۶ وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ نَّبِيٍّ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۞۷
فَاَهْلَكْنَآ اَشَدَّ مِنْهُمْ بَطْشًا وَّ مَضٰى مَثَلُ الْاَوَّلِيْنَ ۞۸ وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ
خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ خَلَقَهُنَّ الْعَزِيْزُ الْعَلِيْمُ ۞۹ الَّذِيْ جَعَلَ
لَكُمُ الْاَرْضَ مَهْدًا وَّجَعَلَ لَكُمْ فِيْهَا سُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۞۱۰ وَالَّذِيْ
نَزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۢ بِقَدَرٍ فَاَنْشَرْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا كَذٰلِكَ
تُخْرَجُوْنَ ۞۱۱ وَالَّذِيْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا وَجَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْفُلْكِ
وَالْاَنْعَامِ مَا تَرْكَبُوْنَ ۞۱۲ لِتَسْتَوٗا عَلٰى ظُهُوْرِهٖ ثُمَّ تَذْكُرُوْا نِعْمَةَ رَبِّكُمْ
اِذَا اسْتَوَيْتُمْ عَلَيْهِ وَتَقُوْلُوْا سُبْحٰنَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ
مُقْرِنِيْنَ ۞۱۳ وَاِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ۞۱۴

تو کیا اس وجہ سے کہ تم لوگ اس کتاب کے حقیقی مقاصد نہ سمجھنے میں حد سے بڑھے جاتے ہو اور ہمارے مطلب کو نہیں پاتے۔ ہم اس کتاب کے مطالب کو تم سے سرتاسر اس طرح اچک لیں کہ تم خاک بھی نہ سمجھ سکو؟ ۞۵ (تذ۔ا:۶۱) (اس بات پر غور کرو کہ) ہم نے کتنے (بے شمار) نبی پہلی امتوں میں (انسان کو راہ دکھلانے کیلئے) بھیجے۔ ۞۶ (تک۔ا:۲۱۶) لیکن کوئی نبی ان کے پاس آتا ہی نہ تھا مگر یہ کہ وہ اس کو مخول میں اڑا دیتے تھے۔ ۞۷ (تک۔ا:۲۱۶) تو (کیا تم نے نہیں دیکھا کہ) ہم نے ان (آج کل کے کفار مکہ) سے کہیں بڑھ کر زور والوں کو ہلاک کر دیا اور (اب جبکہ) پہلوں (کے دردناک انجام) کی مثال گذر چکی ہے (تو یہ لوگ کیوں عبرت نہیں پکڑتے)۔ ۞۸ (تک۔ا:۲۱۶) اور اگر تم ان سے پوچھو کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا ہے تو کہہ دیں گے کہ ان کو غالب اور علم والے (خدا) نے پیدا کیا ہے۔ ۞۹ (ف) جس نے تمہارے لئے زمین کو بچھونا بنایا اور اس میں تمہارے لئے رستے بنائے تاکہ تم راہ معلوم کرو۔ ۞۱۰ (ف) اور جس نے ایک اندازے کے ساتھ آسمان سے پانی نازل کیا پھر ہم نے اس سے شہر مردہ کو زندہ کر دیا، اسی طرح تم زمین سے نکالے جاؤ گے۔ ۞۱۱ (ف) اور جس نے تمام قسم کے حیوانات پیدا کئے اور تمہارے لئے کشتیاں اور چار پائے بنائے جن پر تم سوار ہوتے ہو۔ ۞۱۲ (ف) تاکہ تم ان کی پیٹھ پر چڑھ بیٹھو اور جب اس پر بیٹھ جاؤ پھر اپنے پروردگار کے احسان کو یاد کرو اور کہو کہ وہ (ذات) پاک ہے جس نے اس کو ہمارے زیر فرمان کر دیا اور ہم میں طاقت نہ تھی کہ اس کو بس میں کر لیتے۔ ۞۱۳ (ف) اور ہم اپنے پروردگار کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ ۞۱۴ (ف)

Marfat.com

وَجَعَلُوْا لَهٗ مِنْ عِبَادِهٖ جُزْءًا ؕ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَكَفُوْرٌ مُّبِيْنٌ ؕ ﴿۱۵﴾ اَمِ اتَّخَذَ ع
مِمَّا يَخْلُقُ بَنٰتٍ وَّاَصْفٰىكُمْ بِالْبَنِيْنَ ﴿۱۶﴾ وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِمَا ضَرَبَ لِلرَّحْمٰنِ
مَثَلًا ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِيْمٌ ﴿۱۷﴾ اَوَمَنْ يُّنَشَّؤُا فِي الْحِلْيَةِ
وَهُوَ فِي الْخِصَامِ غَيْرُ مُبِيْنٍ ﴿۱۸﴾ وَجَعَلُوا الْمَلٰٓئِكَةَ الَّذِيْنَ هُمْ عِبٰدُ الرَّحْمٰنِ
اِنَاثًا ؕ اَشَهِدُوْا خَلْقَهُمْ ؕ سَتُكْتَبُ شَهَادَتُهُمْ وَيُسْـَٔلُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَقَالُوْا لَوْ شَآءَ
الرَّحْمٰنُ مَا عَبَدْنٰهُمْ ؕ مَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۗ اِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ﴿۲۰﴾ اَمْ
اٰتَيْنٰهُمْ كِتٰبًا مِّنْ قَبْلِهٖ فَهُمْ بِهٖ مُسْتَمْسِكُوْنَ ﴿۲۱﴾ بَلْ قَالُوْٓا اِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا
عَلٰٓى اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۲۲﴾ وَكَذٰلِكَ مَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ
فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَآ ۙ اِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا عَلٰٓى اُمَّةٍ
وَّاِنَّا عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ مُّقْتَدُوْنَ ﴿۲۳﴾

اور انہوں نے اس کے بندوں میں اس کے لئے اولاد مقرر کی۔ بیشک انسان صریح ناشکرا ہے۔ ﴿۱۵﴾ (ف) کیا اس نے اپنی مخلوقات میں سے خود تو بیٹیاں لیں اور تم کو چن کر بیٹے دیئے۔ ﴿۱۶﴾ (ف) حالانکہ جب ان میں سے کسی کو اس چیز کی خوشخبری دی جاتی ہے جو انہوں نے خدا کے لئے بیان کی ہے تو اس کا منہ سیاہ ہو جاتا اور وہ غم سے بھر جاتا ہے۔ ﴿۱۷﴾ (ف) کیا وہ جو زیور میں پرورش پائے اور جھگڑے کے وقت بات نہ کر سکے (خدا کی) بیٹی ہو سکتی ہے؟ ﴿۱۸﴾ (ف) اور انہوں نے فرشتوں کو کہ وہ بھی خدا کے بندے ہیں (خدا کی) بیٹیاں مقرر کیا۔ کیا یہ ان کی پیدائش کے وقت حاضر تھے۔ عنقریب ان کی شہادت لکھ لی جائے گی اور ان سے باز پرس کی جائے گی۔ ﴿۱۹﴾ (ف) اور کہتے ہیں اگر خدا چاہتا تو ہم ان کو نہ پوجتے، ان کو اس کا کچھ علم نہیں یہ صرف اٹکلیں دوڑا رہے ہیں۔ ﴿۲۰﴾ (ف) یا ہم نے ان کو اس سے پہلے کوئی کتاب دی تھی تو یہ اس سے سند پکڑتے ہیں۔ ﴿۲۱﴾ (ف) بلکہ کہنے لگے کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو ایک رستے پر پایا ہے اور ہم انہی کے قدم بقدم پر چل رہے ہیں۔ ﴿۲۲﴾ (ف) اور اسی طرح ہم نے تم سے پہلے کسی بستی میں کوئی ہدایت کرنے والا نہیں بھیجا مگر وہاں کے خوشحال لوگوں نے کہا کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو ایک راہ پر پایا ہے اور ہم قدم بقدم ان ہی کے پیچھے چلتے ہیں۔ ﴿۲۳﴾ (ف)

Marfat.com

قُلَ اَوَلَوۡ جِئۡتُكُمۡ بِاَهۡدٰى مِمَّا وَجَدۡتُّمۡ عَلَيۡهِ اٰبَآءَكُمۡ‌ؕ قَالُوۡۤا اِنَّا بِمَاۤ
اُرۡسِلۡتُمۡ بِهٖ كٰفِرُوۡنَ ﴿۲۴﴾ فَانۡتَقَمۡنَا مِنۡهُمۡ فَانۡظُرۡ كَيۡفَ كَانَ عَاقِبَةُ
الۡمُكَذِّبِيۡنَ ﴿۲۵﴾ ع وَاِذۡ قَالَ اِبۡرٰهِيۡمُ لِاَبِيۡهِ وَقَوۡمِهٖۤ اِنَّنِىۡ بَرَآءٌ مِّمَّا تَعۡبُدُوۡنَ ۙ ﴿۲۶﴾
اِلَّا الَّذِىۡ فَطَرَنِىۡ فَاِنَّهٗ سَيَهۡدِيۡنِ ﴿۲۷﴾ وَجَعَلَهَا كَلِمَةًۢ بَاقِيَةً فِىۡ عَقِبِهٖ
لَعَلَّهُمۡ يَرۡجِعُوۡنَ ﴿۲۸﴾ بَلۡ مَتَّعۡتُ هٰٓؤُلَاۤءِ وَاٰبَآءَهُمۡ حَتّٰى جَآءَهُمُ الۡحَـقُّ
وَرَسُوۡلٌ مُّبِيۡنٌ ﴿۲۹﴾ وَلَمَّا جَآءَهُمُ الۡحَـقُّ قَالُوۡا هٰذَا سِحۡرٌ وَّاِنَّا بِهٖ كٰفِرُوۡنَ ﴿۳۰﴾
وَقَالُوۡا لَوۡلَا نُزِّلَ هٰذَا الۡقُرۡاٰنُ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الۡقَرۡيَتَيۡنِ عَظِيۡمٍ ﴿۳۱﴾ اَهُمۡ
يَقۡسِمُوۡنَ رَحۡمَتَ رَبِّكَ‌ؕ نَحۡنُ قَسَمۡنَا بَيۡنَهُمۡ مَّعِيۡشَتَهُمۡ فِى الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا وَ
رَفَعۡنَا بَعۡضَهُمۡ فَوۡقَ بَعۡضٍ دَرَجٰتٍ لِّيَتَّخِذَ بَعۡضُهُمۡ بَعۡضًا سُخۡرِيًّا‌ ؕ وَرَحۡمَتُ
رَبِّكَ خَيۡرٌ مِّمَّا يَجۡمَعُوۡنَ ﴿۳۲﴾

پیغمبر نے کہا اگرچہ میں تمہارے پاس ایسا (دین) لاؤں کہ جس رستے پر تم نے اپنے باپ دادا کو پایا وہ اس سے کہیں سیدھا رستہ دکھاتا ہے کہنے لگے کہ جو (دین) تم دے کر بھیجے گئے ہو ہم اس کو نہیں مانتے۔ ﴿۲۴﴾ (ف) تو ہم نے ان سے انتقام لیا سو دیکھ لو کہ جھٹلانے والوں کا انجام کیسا ہوا۔ ﴿۲۵﴾ (ف) اور جب ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ اور اپنی قوم کے لوگوں سے کہا کہ جن چیزوں کو تم پوجتے ہو میں ان سے بیزار ہوں۔ ﴿۲۶﴾ (ف) ہاں جس نے مجھ کو پیدا کیا وہی مجھے سیدھا رستہ دکھائے گا۔ ﴿۲۷﴾ (ف) اور یہی بات اپنی اولاد میں پیچھے چھوڑ گئے تاکہ وہ (خدا کی طرف) رجوع کریں۔ ﴿۲۸﴾ (ف) بات یہ ہے کہ میں ان کفار کو اور ان کے باپ دادا کو متمتع کرتا رہا یہاں تک کہ ان کے پاس حق اور صاف صاف بیان کرنے والا پیغمبر آ پہنچا۔ ﴿۲۹﴾ (ف) اور جب ان کے پاس حق (یعنی قرآن) آیا تو کہنے لگے کہ یہ تو جادو ہے اور ہم اس کو نہیں مانتے۔ ﴿۳۰﴾ (ف) اور کفار مکہ یہ اعتراض کرتے ہیں کہ یہ قرآن مکہ و مدینہ کے کسی بڑے (دولتمند شخص) پر کیوں نہیں اتارا گیا۔ ﴿۳۱﴾ (تک-۱:۲۱۷) تو (ان کو کہہ دو کہ) کیا تم خدا کی رحمت کو تقسیم کرنے کے چودھری ہو۔ ہم نے تو (مکہ اور مدینہ کے بڑے شخصوں کو) دنیاوی زندگی میں عیش و عشرت کو تقسیم کر کے بعض کو بعض پر کئی درجے فضیلت دے دی ہے تاکہ ایک دولتمند دوسرے کو اپنا خادم بنا کر کشمکش حیات میں سبقت لے جائے۔ لیکن اللہ کی رحمت (یعنی وحی کا نزول کرنا) ان سب خزانوں سے جو وہ جمع کر رہے ہیں اچھا ہے (اتنا بڑا انعام ہم دولتمندوں کو نہیں دیا کرتے)۔ ﴿۳۲﴾ (تک-۱:۲۱۷)

Marfat.com

وَلَوْلَآ اَنْ يَّكُوْنَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً لَّجَعَلْنَا لِمَنْ يَّكْفُرُ بِالرَّحْمٰنِ لِبُيُوْتِهِمْ
سُقُفًا مِّنْ فِضَّةٍ وَّمَعَارِجَ عَلَيْهَا يَظْهَرُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَلِبُيُوْتِهِمْ اَبْوَابًا وَّسُرُرًا
عَلَيْهَا يَتَّكِـُٔوْنَ ﴿۳۴﴾ وَزُخْرُفًا ؕ وَاِنْ كُلُّ ذٰلِكَ لَمَّا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ
وَالْاٰخِرَةُ عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۳۵﴾ وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ ع ۳
شَيْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ ﴿۳۶﴾ وَاِنَّهُمْ لَيَصُدُّوْنَهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ
مُّهْتَدُوْنَ ﴿۳۷﴾ حَتّٰٓى اِذَا جَآءَنَا قَالَ يٰلَيْتَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ بُعْدَ الْمَشْرِقَيْنِ
فَبِئْسَ الْقَرِيْنُ ﴿۳۸﴾ وَلَنْ يَّنْفَعَكُمُ الْيَوْمَ اِذْ ظَّلَمْتُمْ اَنَّكُمْ فِى الْعَذَابِ
مُشْتَرِكُوْنَ ﴿۳۹﴾ اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ اَوْ تَهْدِى الْعُمْىَ وَمَنْ كَانَ فِىْ ضَلٰلٍ
مُّبِيْنٍ ﴿۴۰﴾ فَاِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ فَاِنَّا مِنْهُمْ مُّنْتَقِمُوْنَ ﴿۴۱﴾ اَوْ نُرِيَنَّكَ الَّذِىْ
وَعَدْنٰهُمْ فَاِنَّا عَلَيْهِمْ مُّقْتَدِرُوْنَ ﴿۴۲﴾

اور اگر یہ خیال نہ ہوتا کہ سب لوگ ایک ہی جماعت ہو جائیں گے تو جو لوگ خدا سے انکار کرتے ہیں ہم ان کے گھروں کی چھتیں چاندی کی بنا دیتے اور سیڑھیاں (بھی) جن پر وہ چڑھتے ہیں۔(۳۳)(ف) اور ان کے گھروں کے دروازے بھی اور تخت بھی جن پر تکیہ لگاتے ہیں۔(۳۴)(ف) اور (خوب) تجمل و آرائش (کر دیتے) اور یہ سب دنیا کی زندگی کا تھوڑا سا سامان ہے۔ اور آخرت تمہارے پروردگار کے ہاں پرہیز گاروں کیلئے ہے۔(۳۵)(ف) اور جو کوئی خدا کی یاد سے آنکھیں بند کر لے (یعنی تغافل کرے) ہم اس پر ایک شیطان مقرر کر دیتے ہیں تو وہ اس کا ساتھی ہو جاتا ہے۔(۳۶)(ف) اور یہ (شیطان) ان کو رستے سے روکتے رہتے ہیں اور وہ سمجھتے ہیں کہ سیدھے رستے پر ہیں۔(۳۷)(ف) یہاں تک کہ جب ہمارے پاس آئے گا تو کہے گا کہ اے کاش مجھ میں اور تجھ میں مشرق و مغرب کا فاصلہ ہوتا تو بُرا ساتھی ہے۔(۳۸) اور جب تم ظلم کرتے رہے تو آج تمہیں یہ بات فائدہ نہیں دے سکتی کہ تم (سب) عذاب میں شریک ہو۔(۳۹)(ف) کیا تم بہرے کو سنا سکتے ہو یا اندھے کو رستہ دکھا سکتے ہو اور جو صریح گمراہی میں ہو اسے (راہ پر لا سکتے ہو)۔(۴۰)(ف) اگر ہم تم کو (وفات دے کر) اٹھا لیں تو ان لوگوں سے تو ہم انتقام لے کر رہیں گے۔(۴۱)(ف) یا (تمہاری زندگی ہی میں) تمہیں وہ (عذاب) دکھا دیں گے جن کا ہم نے وعدہ کیا ہے ہم ان پر قابو رکھتے ہیں۔(۴۲)(ف)

فَاسْتَمْسِكْ بِالَّذِيْٓ اُوْحِيَ اِلَيْكَ ۚ اِنَّكَ عَلٰي صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۴۳﴾ وَاِنَّهٗ لَذِكْرٌ لَّكَ
وَلِقَوْمِكَ ۚ وَسَوْفَ تُسْئَلُوْنَ ﴿۴۴﴾ وَسْئَلْ مَنْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُّسُلِنَآ
اَجَعَلْنَا مِنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ اٰلِهَةً يُّعْبَدُوْنَ ﴿۴۵﴾ ع وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰي
بِاٰيٰتِنَآ اِلٰي فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَقَالَ اِنِّيْ رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۶﴾ فَلَمَّا
جَآءَهُمْ بِاٰيٰتِنَآ اِذَا هُمْ مِّنْهَا يَضْحَكُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَمَا نُرِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ اِلَّا هِيَ اَكْبَرُ
مِنْ اُخْتِهَا ۡ وَاَخَذْنٰهُمْ بِالْعَذَابِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَقَالُوْا يٰٓاَيُّهَ السّٰحِرُ ادْعُ
لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ ۚ اِنَّنَا لَمُهْتَدُوْنَ ﴿۴۹﴾ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ
الْعَذَابَ اِذَا هُمْ يَنْكُثُوْنَ ﴿۵۰﴾ وَنَادٰي فِرْعَوْنُ فِيْ قَوْمِهٖ قَالَ يٰقَوْمِ اَلَيْسَ لِيْ
مُلْكُ مِصْرَ وَهٰذِهِ الْاَنْهٰرُ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِيْ ۚ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۵۱﴾ اَمْ اَنَا
خَيْرٌ مِّنْ هٰذَا الَّذِيْ هُوَ مَهِيْنٌ ۙ وَّلَا يَكَادُ يُبِيْنُ ﴿۵۲﴾

تو اے پیغمبر! تم اس قانون کو جو تم پر وحی کر دیا گیا ہے مضبوطی سے پکڑے رہو۔ اس پر جم کر عمل کرو اس میں شک نہیں کہ تم صراط مستقیم پر ہو۔ (اور لامحالہ اپنی مراد کو پہنچو گے)۔ ﴿۴۳﴾ (تذ۔ ۱: ۲۳۶) اور یہ (قرآن) تمہارے لئے اور تمہاری قوم کیلئے نصیحت ہے اور (لوگو) تم سے عنقریب پرسش ہوگی۔ ﴿۴۴﴾ (ف) اور (اے محمد ﷺ) جو اپنے پیغمبر ہم نے تم سے پہلے بھیجے ہیں ان سے دریافت کرلو کیا ہم نے (خدائے) رحمٰن کے سوا اور معبود بنائے تھے کہ ان کی عبادت کی جائے۔ ﴿۴۵﴾ (ف) اور ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیاں دے کر فرعون اور اس کے درباریوں کی طرف بھیجا تو انہوں نے کہا کہ میں پروردگار عالم کا بھیجا ہوا ہوں۔ ﴿۴۶﴾ (ف) جب وہ ان کے پاس ہماری نشانیاں لے کر آئے تو وہ نشانیوں سے ہنسی کرنے لگے۔ ﴿۴۷﴾ (ف) اور جو نشانی ہم ان کو دکھاتے تھے وہ دوسری سے بڑی ہوتی تھی اور ہم نے ان کو عذاب میں پکڑ لیا تاکہ باز آئیں۔ ﴿۴۸﴾ (ف) اور کہنے لگے کہ اے جادوگر اس عہد کے مطابق جو تیرے پروردگار نے تجھ سے کر رکھا ہے اس سے دعا کر بیشک ہم ہدایت یاب ہو جائیں گے۔ ﴿۴۹﴾ (ف) سو جب ہم نے ان سے عذاب کو دور کر دیا تو وہ عہد شکنی کرنے لگے۔ ﴿۵۰﴾ (ف) اور فرعون نے اپنی قوم کو پکار کر کہا کہ اے قوم کیا مصر کی حکومت میرے ہاتھ میں نہیں اور یہ نہریں جو میرے (محلول کے) نیچے بہہ رہی ہیں (میری نہیں ہیں) کیا تم دیکھتے نہیں۔ ﴿۵۱﴾ (ف) بیشک میں اس شخص سے جو کچھ عزت نہیں رکھتا اور صاف گفتگو بھی نہیں کر سکتا کہیں بہتر ہوں۔ ﴿۵۲﴾ (ف)

Marfat.com

فَلَوۡلَاۤ اُلۡقِىَ عَلَيۡهِ اَسۡوِرَةٌ مِّنۡ ذَهَبٍ اَوۡ جَآءَ مَعَهُ الۡمَلٰٓئِكَةُ مُقۡتَرِنِيۡنَ ﴿٥٣﴾
فَاسۡتَخَفَّ قَوۡمَهٗ فَاَطَاعُوۡهُ‌ؕ اِنَّهُمۡ كَانُوۡا قَوۡمًا فٰسِقِيۡنَ ﴿٥٤﴾ فَلَمَّاۤ اٰسَفُوۡنَا
انْتَقَمۡنَا مِنۡهُمۡ فَاَغۡرَقۡنٰهُمۡ اَجۡمَعِيۡنَ ۙ﴿٥٥﴾ فَجَعَلۡنٰهُمۡ سَلَفًا وَّمَثَلًا لِّلۡاٰخِرِيۡنَ ﴿٥٦﴾ ع ٥/١١
وَلَمَّا ضُرِبَ ابۡنُ مَرۡيَمَ مَثَلًا اِذَا قَوۡمُكَ مِنۡهُ يَصِدُّوۡنَ ﴿٥٧﴾ وَقَالُوۡۤا ءَاٰلِهَتُنَا
خَيۡرٌ اَمۡ هُوَ‌ؕ مَا ضَرَبُوۡهُ لَكَ اِلَّا جَدَلًا‌ؕ بَلۡ هُمۡ قَوۡمٌ خَصِمُوۡنَ ﴿٥٨﴾ اِنۡ
هُوَ اِلَّا عَبۡدٌ اَنۡعَمۡنَا عَلَيۡهِ وَجَعَلۡنٰهُ مَثَلًا لِّبَنِىۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ ؕ﴿٥٩﴾ وَلَوۡ نَشَآءُ
لَجَعَلۡنَا مِنۡكُمۡ مَّلٰٓئِكَةً فِى الۡاَرۡضِ يَخۡلُفُوۡنَ ﴿٦٠﴾ وَاِنَّهٗ لَعِلۡمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا
تَمۡتَرُنَّ بِهَا وَاتَّبِعُوۡنِ‌ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسۡتَقِيۡمٌ ﴿٦١﴾ وَلَا يَصُدَّنَّكُمُ الشَّيۡطٰنُ‌ۚ اِنَّهٗ
لَكُمۡ عَدُوٌّ مُّبِيۡنٌ ﴿٦٢﴾

تو اس پر سونے کے کنگن کیوں نہ اتارے گئے یا (یہ ہوتا کہ) فرشتے جمع ہو کر اس کے ساتھ آتے۔ ﴿٥٣﴾ (ف) غرض اس نے اپنی قوم کی عقل ماردی اور انہوں نے اس کی بات مان لی۔ بیشک وہ نافرمان لوگ تھے۔ ﴿٥٤﴾ (ف) اور جب انہوں نے ہم کو خفا کیا تو ہم نے ان سے انتقام لے کر ان سب کو ڈبو کر چھوڑا۔ ﴿٥٥﴾ (ف) اور ان کو گئے گزرے کر دیا اور پچھلوں کے لئے عبرت بنا دیا۔ ﴿٥٦﴾ (ف) اور جب مریمؑ کے بیٹے (عیسیٰؑ) کا حال بیان کیا گیا تو تمہاری قوم کے لوگ اس سے چلا اٹھے۔ ﴿٥٧﴾ (ف) اور کہنے لگے کہ بھلا ہمارے معبود اچھے ہیں یا عیسیٰؑ، انہوں نے عیسیٰؑ کی جو مثال بیان کی ہے تو صرف جھگڑنے کو۔ حقیقت یہ ہے یہ لوگ ہیں ہی جھگڑالو۔ ﴿٥٨﴾ (ف) مسیحؑ تو فی الحقیقت ہمارا ایک حکمبردار اور کارکن غلام ہی تھا جس پر ہم نے اپنی جناب سے توفیق عمل عطا فرما کر خاص الخاص احسان کیا تھا (اَنۡعَمۡنَا عَلَيۡهِ) اور یہ روح عمل اس حد تک ارزانی کردی تھی کہ ہم نے اس کو بنی اسرائیل کی جمود زدہ اور غافل قوم کیلئے ایک نمونہ (مَثَلًا) بنا دیا۔ ﴿٥٩﴾ (تذ۔١: ٢٢١) اور اگر ہم مناسب سمجھتے تو تمہی کو فرشتے بنا کر اس زمین میں تمہارا جانشین کر دیتے۔ ﴿٦٠﴾ (تذ۔١: ١٠: ١٦) اور لوگو! اس میں شک نہیں کہ عیسیٰؑ بھی بنی اسرائیل جیسی تفرقہ آرا اور فرقہ بند قوم کیلئے ہلاکت اور موت کی عینی اور قطعی، آخری اور قرار واقعی دلیل تھے (عِلۡمٌ لِّلسَّاعَةِ) ان کا آنا اور جھٹلایا جانا، اتحاد کی تبلیغ کرنا اور ناکام رہنا، یہود کیلئے صلائے اجل تھا۔ پیام موت تھا۔ ہلاکت کی علی الاعلان شہادت تھی (علم للساعة)۔ پس اے لوگو! اس روز بد کے آنے میں کبھی شک نہ کرو۔ اس سے اہل یہود کی طرح بے پروانہ ہو جاؤ، لمبی تان کر نہ سو جاؤ (فَلَا تَمۡتَرُنَّ بِهَا) اور میرے احکام کی تعمیل کرو کہ یہی صراط مستقیم ہے۔ ﴿٦١﴾ (تذ۔١: ٢٣٦) اور (کہیں) شیطان تم کو (اس سے) روک نہ دے وہ تو تمہارا اعلانیہ دشمن ہے۔ ﴿٦٢﴾ (ف)

Marfat.com

وَلَمَّا جَآءَ عِیۡسٰی بِالۡبَیِّنٰتِ قَالَ قَدۡ جِئۡتُکُمۡ بِالۡحِکۡمَۃِ وَلِاُبَیِّنَ لَکُمۡ بَعۡضَ
الَّذِیۡ تَخۡتَلِفُوۡنَ فِیۡہِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰہَ وَاَطِیۡعُوۡنِ ﴿۶۳﴾ اِنَّ اللّٰہَ ہُوَ رَبِّیۡ وَرَبُّکُمۡ
فَاعۡبُدُوۡہُ ؕ ہٰذَا صِرَاطٌ مُّسۡتَقِیۡمٌ ﴿۶۴﴾ فَاخۡتَلَفَ الۡاَحۡزَابُ مِنۡۢ بَیۡنِہِمۡ ۚ
فَوَیۡلٌ لِّلَّذِیۡنَ ظَلَمُوۡا مِنۡ عَذَابِ یَوۡمٍ اَلِیۡمٍ ﴿۶۵﴾ ہَلۡ یَنۡظُرُوۡنَ اِلَّا السَّاعَۃَ
اَنۡ تَاۡتِیَہُمۡ بَغۡتَۃً وَّہُمۡ لَا یَشۡعُرُوۡنَ ﴿۶۶﴾ اَلۡاَخِلَّآءُ یَوۡمَئِذٍۭ بَعۡضُہُمۡ لِبَعۡضٍ
عَدُوٌّ اِلَّا الۡمُتَّقِیۡنَ ﴿ؕ۶۷﴾ یٰعِبَادِ لَا خَوۡفٌ عَلَیۡکُمُ الۡیَوۡمَ وَلَاۤ اَنۡتُمۡ تَحۡزَنُوۡنَ ﴿ۚ۶۸﴾ ع ۱۱/۱۲

اور جب عیسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کے پاس خدائے جلّ وعلیٰ کے روشن اور کھلے کھلے احکام (اَلۡبَیِّنٰت) لے کر آئے تو انہوں نے ان کو مخاطب ہو کر کہا کہ اے بھائیو! میں تمہارے پاس یہ احکام کیا لایا ہوں، دراصل وہ عظیم الشان حکمتی اصول لایا ہوں جس کا شارح خود خدائے بیمثال ہے۔ (جِئۡتُکُمۡ بِالۡحِکۡمَۃِ) اور میرے آنے کا اہم مقصد یہ ہے کہ میں تم پر اِن باتوں کی اصلیت واضح اور دلنشین کردوں جن میں اختلاف پیدا کرنے کے باعث تم ایک دوسرے سے الگ ہو کر ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے ہو، تم میں اتحاد کی مشترک سطح ازسرنو قائم کروں، تم سب کو ملا کر ایک کردوں! پس اے لوگو! اس شدید العقاب خدا سے ڈرو! اس کے مشترک خوف سے متحد ہو جاؤ (اَتَّقُوۡا) اور سب کے سب ایک امیر کی (یعنی میری) اطاعت کرو اور میرے پیچھے لگ جاؤ۔ ﴿۶۳﴾ (تذ۔۱:۲۳۶) وہ خدائے عظیم میرا اور تمہارا دونوں کا آقا ہے پس اسی کی غلامی میں لگ کر ایک ہو جاؤ، اسی کے سچے بندے بن جاؤ کہ صراط مستقیم یہی ہے۔ ﴿۶۴﴾ (تذ۔۱:۲۳۶) لیکن لوگوں نے اس اولوالعزم پیغمبرؑ کا کچھ کہا نہ مانا، وہ آپس میں اسی طرح اختلاف کرتے رہے، اسی طرح فرقہ بندیاں کرتے رہے، تو جن لوگوں نے یوں اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا ان پر ہلاکت کے دردناک اور کپکپا دینے والے دن کے اعتبار سے ہزار حیف ہے۔ ﴿۶۵﴾ (تذ۔۱:۲۳۶) یہ صرف اس بات کے منتظر ہیں کہ قیامت ان پر ناگہاں آموجود ہو اور ان کو خبر تک نہ ہو۔ ﴿۶۶﴾ (ف) (جو آپس میں) دوست (ہیں) اس روز ایک دوسرے کے دشمن ہونگے مگر پرہیزگار (کہ باہم دوست ہی رہیں گے)۔ ﴿۶۷﴾ (ف) اے بندو! آج تم کو نہ کوئی خوف یا ڈر (اس امر کا ہوگا کہ دوسری قوم تمہیں آدبوچے گی) اور نہ حزن (اس بات کا کہ تم پر بھوک اور ننگ کی مصیبتیں آئینگی)۔ ﴿۶۸﴾ (حد:۲۲۲)

Marfat.com

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا مُسْلِمِيْنَ ﴿۶۹﴾ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ اَنْتُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ
تُحْبَرُوْنَ ﴿۷۰﴾ يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِصِحَافٍ مِّنْ ذَهَبٍ وَّاَكْوَابٍ ۚ وَفِيْهَا
مَا تَشْتَهِيْهِ الْاَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْاَعْيُنُ ۚ وَاَنْتُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۷۱﴾ وَتِلْكَ الْجَنَّةُ
الَّتِيْۤ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۷۲﴾ لَكُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ كَثِيْرَةٌ مِّنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۷۳﴾
اِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ فِيْ عَذَابِ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ﴿۷۴﴾ لَا يُفَتَّرُ عَنْهُمْ وَهُمْ فِيْهِ
مُبْلِسُوْنَ ﴿۷۵﴾ وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْا هُمُ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۷۶﴾ وَنَادَوْا يٰمٰلِكُ لِيَقْضِ
عَلَيْنَا رَبُّكَ ۖ قَالَ اِنَّكُمْ مّٰكِثُوْنَ ﴿۷۷﴾ لَقَدْ جِئْنٰكُمْ بِالْحَقِّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَكُمْ
لِلْحَقِّ كٰرِهُوْنَ ﴿۷۸﴾ اَمْ اَبْرَمُوْۤا اَمْرًا فَاِنَّا مُبْرِمُوْنَ ﴿۷۹﴾ اَمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّا لَا نَسْمَعُ
سِرَّهُمْ وَنَجْوٰىهُمْ ۚ بَلٰى وَرُسُلُنَا لَدَيْهِمْ يَكْتُبُوْنَ ﴿۸۰﴾ قُلْ اِنْ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ وَلَدٌ ۖ فَاَنَا
اَوَّلُ الْعٰبِدِيْنَ ﴿۸۱﴾ سُبْحٰنَ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۸۲﴾

یہ وہ لوگ ہیں جو ہمارے قانون پر ایمان لاکر اس پر چلتے رہے اور تسلیم کرنے والوں میں سے تھے۔ ﴿۶۹﴾ (حد:۲۲۲) (ہم ان کو کہیں گے کہ) تم اور تمہاری بیویاں اس جنت زمین کی بادشاہت میں باعزت طور پر داخل ہو جاؤ۔ ﴿۷۰﴾ (حد:۲۲۲) (پھر) ان پر سونے کے برتنوں اور آبخوروں کے دور چلائے جائیں گے اور ان سرزمینوں میں جو کچھ انکے نفس مانگیں گے اور جس شے سے ان کی آنکھیں محفوظ ہونگی دیا جائے گا اور تم ان میں ہمیشہ رہو گے۔ ﴿۷۱﴾ (حد:۲۲۲) اور یہ وہ جنت ہے جو (پہلی قوموں سے) تمہیں ورثے میں تمہارے عمل کی پاداش میں ملا ہے۔ ﴿۷۲﴾ (حد:۲۲۲) اس میں تمہیں کثرت سے (تمہاری نیکیوں کے) پھل ہونگے جو تم کھاؤ گے۔ ﴿۷۳﴾ (حد:۲۲۲) اور مجرم تو ہمیشہ کے عذاب جہنم میں ہونگے۔ ﴿۷۴﴾ (حد:۲۲۲) جوان سے ہلکا نہ کیا جائے گا اور وہ اس میں ناامید ہو کر پڑے رہینگے۔ ﴿۷۵﴾ (ف) اور ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا بلکہ وہی (اپنے آپ پر) ظلم کرتے تھے۔ ﴿۷۶﴾ (ف) اور پکاریں گے کہ اے مالک تمہارا پروردگار ہمیں موت دے دے۔ وہ کہے گا کہ تم ہمیشہ (اسی حالت میں) رہو گے ﴿۷۷﴾ (ف) ہم تمہارے پاس حق لے کر آئے ہیں لیکن تم اکثر حق سے ناخوش ہوتے رہے۔ ﴿۷۸﴾ (ف) کیا انہوں نے کوئی بات ٹھہرا رکھی ہے تو ہم بھی کچھ ٹھہرانے والے ہیں ﴿۷۹﴾ (ف) کیا یہ لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ ہم ان کی پوشیدہ باتوں اور سرگوشیوں کو سنتے نہیں۔ ہاں ہاں (سب سنتے ہیں) اور ہمارے فرشتے ان کے پاس (ان کی سب باتیں) لکھ لیتے ہیں۔ ﴿۸۰﴾ (ف) کہہ دو کہ اگر خدا کے اولاد ہوتو میں (سب سے) پہلے (اس کی) عبادت کرنے والا ہوں۔ ﴿۸۱﴾ (ف) یہ جو کچھ بیان کرتے ہیں آسمانوں اور زمین کا مالک (اور) عرش کا مالک اس سے پاک ہے۔ ﴿۸۲﴾ (ف)

Marfat.com

فَذَرۡهُمۡ يَخُوۡضُوۡا وَيَلۡعَبُوۡا حَتّٰى يُلٰقُوۡا يَوۡمَهُمُ الَّذِىۡ يُوۡعَدُوۡنَ ﴿۸۳﴾
وَهُوَ الَّذِىۡ فِى السَّمَآءِ اِلٰـهٌ وَّفِى الۡاَرۡضِ اِلٰـهٌ‌ ؕ وَهُوَ الۡحَكِيۡمُ الۡعَلِيۡمُ ﴿۸۴﴾
وَتَبٰرَكَ الَّذِىۡ لَهٗ مُلۡكُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَمَا بَيۡنَهُمَا‌ ۚ وَعِنۡدَهٗ عِلۡمُ
السَّاعَةِ‌ ۚ وَاِلَيۡهِ تُرۡجَعُوۡنَ ﴿۸۵﴾ وَلَا يَمۡلِكُ الَّذِيۡنَ يَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِهِ
الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنۡ شَهِدَ بِالۡحَـقِّ وَهُمۡ يَعۡلَمُوۡنَ ﴿۸۶﴾ وَلَئِنۡ سَاَلۡتَهُمۡ مَّنۡ
خَلَقَهُمۡ لَيَـقُوۡلُنَّ اللّٰهُ فَاَنّٰى يُؤۡفَكُوۡنَ ۙ﴿۸۷﴾ وَقِيۡلِهٖ يٰرَبِّ اِنَّ هٰٓؤُلَاۤءِ قَوۡمٌ لَّا
يُؤۡمِنُوۡنَ‌ ۘ﴿۸۸﴾ فَاصۡفَحۡ عَنۡهُمۡ وَقُلۡ سَلٰمٌ‌ ؕ فَسَوۡفَ يَعۡلَمُوۡنَ ﴿۸۹﴾ ع ۱۴ وقف لازم

تو ان کو بک بک کرنے اور کھیلنے دو یہاں تک کہ جس دن کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے اس کو دیکھ لیں۔ ﴿۸۳﴾ (ف) اور وہی (ایک) آسمانوں میں معبود ہے اور (وہی) زمین میں معبود ہے۔ وہ دانا (اور) علم والا ہے۔ ﴿۸۴﴾ (ف) اور وہ بہت بابرکت ہے جس کے لئے آسمانوں اور زمین کی اور جو کچھ ان دونوں میں ہے سب کی بادشاہت ہے اور اسی کو قیامت کا علم ہے اور اسی کی طرف تم لوٹ کر جاؤ گے۔ ﴿۸۵﴾ (ف) اور جن کو یہ لوگ خدا کے سوا پکارتے ہیں وہ سفارش کا کچھ اختیار نہیں رکھتے ہاں جو علم و یقین کے ساتھ حق کی گواہی دیں (وہ سفارش کر سکتے ہیں)۔ ﴿۸۶﴾ (ف) اور اگر تم ان سے پوچھو کہ ان کو کس نے پیدا کیا ہے تو کہہ دیں گے کہ خدا نے۔ تو پھر یہ کہاں بہکے پھرتے ہیں۔ ﴿۸۷﴾ (ف) اور (بسا اوقات) پیغمبر کہا کرتے ہیں کہ اے پروردگار یہ ایسے لوگ ہیں کہ ایمان نہیں لاتے۔ ﴿۸۸﴾ (ف) تو ان سے منہ پھیر لو۔ اور سلام کہہ دو۔ ان کو عنقریب (انجام) معلوم ہو جائے گا۔ ﴿۸۹﴾ (ف)

Marfat.com

رکوعاتہا ۳ ۴۴ سورۃ الدخان مکیۃ ۵۳ آیاتہا ۵۹

ترجمہ مولانا جالندھری: ۵ آیت بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ترجمہ المشرقی: ۹ آیات

حٰمٓ ۚ ﴿۱﴾ وَ الۡکِتٰبِ الۡمُبِیۡنِ ۙ﴿۲﴾ اِنَّاۤ اَنۡزَلۡنٰہُ فِیۡ لَیۡلَۃٍ مُّبٰرَکَۃٍ اِنَّا کُنَّا مُنۡذِرِیۡنَ ﴿۳﴾ فِیۡہَا یُفۡرَقُ کُلُّ اَمۡرٍ حَکِیۡمٍ ۙ﴿۴﴾

تعارفی نوٹ

معلوم ہوتا ہے کہ کافروں کو پے در پے دھمکیاں دے کر عذاب الٰہی سے ڈرانا اس وجہ سے تھا کہ ان کے مسلمانوں پر مظالم کم نہ ہوتے تھے۔ ادھر مکہ کے مسلمانوں سے بار بار وعدہ کرنا کہ وہ عنقریب امن اور آرام کی جگہ حاصل کریں گے اور خوبصورت عورتوں سے ان کا نکاح کر دیا جائے گا' وہ سندس اور استبرق کے ریشمی لباسوں میں ملبوس ہوں گے' ہر نئی وحی اور ہر نئے وعدے پر ان کا حوصلہ بلند کرتا ہوگا اور ایک سچے رسول سے بار بار یہ خدا کے وعدے سن کر ان کے دلوں میں نئے حوصلے موجزن ہوتے ہوں گے۔ اس میں شک نہیں کہ رسول کے ساتھی ہر نئی وحی پر اس کا مضمون کافروں تک ضرور پہنچاتے ہوں گے اور کافروں کے دلوں میں ضرور تذبذب پیدا ہوتا ہوگا کہ محمدؐ کے پروردگار کے بالمقابل انکا کوئی بت ایسا نہیں جو ان دھمکیوں کا جواب ترکی بہ ترکی دیتا جائے۔ اس لحاظ سے ایک ہی مضمون کی وحی کا بار بار تحکم سے آنا خواہ وہ جماعت کتنی ہی بے بس اور بے کس ہو نفسیاتی اثر ان طبیعتوں پر ضرور کرتا ہوگا جن کے خدا سینکڑوں کی تعداد میں ہو ہوا کر خاموش تھے اور کافروں سے بن نہ پڑتی تھی کہ وہ رسول صلعم کے بلند بانگ دعووں کا جواب دے کر باطل کر دیں۔ قرآن حکیم میں بعض مضامین کے تکرار کی وجہ سوائے اس وجہ کے نہیں ہو سکتی جو میں نے بیان کی اور آج کل کے مسلمانوں کا اس تکرار کو دیکھ کر قرآن سے بیزار ہو جانا دراصل اسی وجہ سے ہے کہ ان کو اس تکرار کی وجہ معلوم نہیں رہی اور یہ بھی معلوم نہیں رہا کہ کسی مضبوط عمارت کی بنیادیں اسی وقت ہل سکتی ہیں کہ کدال سے اس عمارت کو پے در پے ایک ہی طرح کی ضربیں لگائی جائیں حتیٰ کہ وہ عمارت دھڑام سے زمین پر آ گرے۔ (تک۔ا:۱۷۳)

حم۔ ①(ف) قرآن کریم جو ایک روشن اور مشرح فی البیان کتاب ہے اس بات کا شاہد ہے۔ ②(تذ۔ا:۵۷) کہ ہم نے اس کو مبارک رات میں نازل فرمایا ہم تو رستہ دکھانے والے ہیں۔ ③(ف) اسی رات میں تمام حکمت کے کام فیصل کئے جاتے ہیں۔ ④(ف)

Marfat.com

اَمْرًا مِّنْ عِنْدِنَا ؕ اِنَّا كُنَّا مُرْسِلِيْنَ ۚ ۝۵ رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ؕ اِنَّهٗ هُوَ
السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۙ ۝۶ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۘ اِنْ كُنْتُمْ
مُّوْقِنِيْنَ ۝۷ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ؕ رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ۝۸
بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ يَّلْعَبُوْنَ ۝۹ فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَاْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ ۙ ۝۱۰
يَّغْشَى النَّاسَ ؕ هٰذَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝۱۱ رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ اِنَّا
مُؤْمِنُوْنَ ۝۱۲ اَنّٰى لَهُمُ الذِّكْرٰى وَقَدْ جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ ۙ ۝۱۳ ثُمَّ
تَوَلَّوْا عَنْهُ وَقَالُوْا مُعَلَّمٌ مَّجْنُوْنٌ ۘ ۝۱۴ اِنَّا كَاشِفُوا الْعَذَابِ قَلِيْلًا
اِنَّكُمْ عَآئِدُوْنَ ۘ ۝۱۵

(یعنی) ہمارے ہاں سے حکم ہو کر۔ بیشک ہم ہی (پیغمبر کو) بھیجتے ہیں۔⑤ (ف) (یہ) تمہارے پروردگار کی رحمت ہے۔ وہ تو سننے والا جاننے والا ہے۔⑥ (ف) آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ ان دونوں میں ہے سب کا مالک۔ بشرطیکہ تم لوگ یقین کرنے والے ہو۔⑦ (ف) اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ (وہی) جلاتا ہے اور (وہی) مارتا ہے۔ (وہی) تمہارا اور تمہارے پہلے باپ دادا کا پروردگار ہے۔⑧ (ف) لیکن یہ لوگ شک میں کھیل رہے ہیں۔⑨ (ف) تو اس دن کا انتظار کرو کہ آسمان سے صریح دھواں نکلے گا۔⑩ (ف) جو لوگوں پر چھا جائے گا یہ درد دینے والا عذاب ہے۔⑪ (ف) اے پروردگار ہم سے اس عذاب کو دور کر ہم ایمان لاتے ہیں۔⑫ (ف) (اس وقت) ان کو نصیحت کہاں مفید ہوگی جب کہ ان کے پاس پیغمبر آچکے جو کھول کھول کر بیان کر دیتے ہیں۔⑬ (ف) پھر انہوں نے ان سے منہ پھیر لیا اور کہنے لگے (یہ تو) پڑھایا ہوا (اور) دیوانہ ہے۔⑭ (ف) ہم تو تھوڑے دنوں عذاب ٹال دیتے ہیں (مگر) تم پھر کفر کرنے لگتے ہو۔⑮ (ف)

Marfat.com

يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى ۚ اِنَّا مُنْتَقِمُوْنَ ﴿۱۶﴾ وَلَقَدْ فَتَنَّا قَبْلَهُمْ
قَوْمَ فِرْعَوْنَ وَجَآءَهُمْ رَسُوْلٌ كَرِيْمٌ ﴿۱۷﴾ اَنْ اَدُّوْٓا اِلَيَّ عِبَادَ اللّٰهِ ؕ
اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿۱۸﴾ وَّاَنْ لَّا تَعْلُوْا عَلَى اللّٰهِ ۚ اِنِّيْٓ اٰتِيْكُمْ
بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۱۹﴾ وَاِنِّيْ عُذْتُ بِرَبِّيْ وَرَبِّكُمْ اَنْ تَرْجُمُوْنِ ﴿۲۰﴾ وَاِنْ
لَّمْ تُؤْمِنُوْا لِيْ فَاعْتَزِلُوْنِ ﴿۲۱﴾ فَدَعَا رَبَّهٗٓ اَنَّ هٰٓؤُلَآءِ قَوْمٌ مُّجْرِمُوْنَ ﴿۲۲﴾
فَاَسْرِ بِعِبَادِيْ لَيْلًا اِنَّكُمْ مُّتَّبَعُوْنَ ﴿۲۳﴾ وَاتْرُكِ الْبَحْرَ رَهْوًا ؕ اِنَّهُمْ
جُنْدٌ مُّغْرَقُوْنَ ﴿۲۴﴾ كَمْ تَرَكُوْا مِنْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿۲۵﴾ وَّزُرُوْعٍ وَّمَقَامٍ
كَرِيْمٍ ﴿۲۶﴾ وَّنَعْمَةٍ كَانُوْا فِيْهَا فٰكِهِيْنَ ﴿۲۷﴾

جس دن ہم بڑی سخت پکڑ پکڑیں گے تو بیشک انتقام لے کر چھوڑیں گے۔ ﴿۱۶﴾ (ف) اور ان سے پہلے ہم نے قوم فرعون کی آزمائش کی اور ان کے پاس ایک عالی قدر پیغمبر آئے۔ ﴿۱۷﴾ (ف) (جنہوں نے) یہ (کہا) کہ خدا کے بندوں (یعنی بنی اسرائیل) کو میرے حوالے کر دو میں تمہارا امانتدار پیغمبر ہوں۔ ﴿۱۸﴾ (ف) اور خدا کے سامنے سرکشی نہ کرو۔ میں تمہارے پاس کھلی دلیل لے کر آیا ہوں۔ ﴿۱۹﴾ (ف) اور اس (بات) سے کہ تم مجھے سنگسار کرو اپنے اور تمہارے پروردگار سے پناہ مانگتا ہوں۔ ﴿۲۰﴾ (ف) اور اگر تم مجھ پر ایمان نہیں لاتے تو مجھ سے الگ ہو جاؤ۔ ﴿۲۱﴾ (ف) تب موسیٰ علیہ السلام نے اپنے پروردگار سے دعا کی کہ یہ نافرمان لوگ ہیں۔ ﴿۲۲﴾ (ف) (خدا نے فرمایا کہ) میرے بندوں کو راتوں رات لے کر چلے جاؤ۔ (فرعونی) ضرور تمہارا تعاقب کریں گے۔ ﴿۲۳﴾ (ف) اور دریا سے (کہ) خشک (ہو رہا ہوگا) پار ہو جاؤ (تمہارے بعد) ان کا تمام لشکر ڈبو دیا جائے گا۔ ﴿۲۴﴾ (ف) (تو لوگو!) فرعون کی قوم نے کتنے ہی جنت اور چشمے چھوڑے۔ ﴿۲۵﴾ (تک۔ا:۱۷۴) اور کتنی کھیتیاں اور نہایت باعزت مکانات اور محل تھے جن سے نکال دیئے گئے۔ ﴿۲۶﴾ (تک۔ا:۱۷۴) اور کتنے ساز و سامان نعمت کے تھے جس میں مزے اڑاتے تھے۔ ﴿۲۷﴾ (تک۔ا:۱۷۴)

كَذٰلِكَ قف وَاَوْرَثْنٰهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ ﴿۲۸﴾ فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ
وَالْاَرْضُ وَمَا كَانُوْا مُنْظَرِيْنَ ﴿۲۹﴾ ع وَلَقَدْ نَجَّيْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ مِنَ ع ۱ ۲۹ ۱۴
الْعَذَابِ الْمُهِيْنِ ﴿۳۰﴾ لا مِنْ فِرْعَوْنَ ط اِنَّهٗ كَانَ عَالِيًا مِّنَ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿۳۱﴾
وَلَقَدِ اخْتَرْنٰهُمْ عَلٰى عِلْمٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۳۲﴾ ج وَاٰتَيْنٰهُمْ مِّنَ الْاٰيٰتِ
مَا فِيْهِ بَلٰٓؤٌا مُّبِيْنٌ ﴿۳۳﴾ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَيَقُوْلُوْنَ ﴿۳۴﴾ لا اِنْ هِيَ اِلَّا
مَوْتَتُنَا الْاُوْلٰى وَمَا نَحْنُ بِمُنْشَرِيْنَ ﴿۳۵﴾ فَاْتُوْا بِاٰبَآئِنَآ اِنْ كُنْتُمْ
صٰدِقِيْنَ ﴿۳۶﴾ اَهُمْ خَيْرٌ اَمْ قَوْمُ تُبَّعٍ لا وَّالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ط اَهْلَكْنٰهُمْ ز
اِنَّهُمْ كَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ﴿۳۷﴾ وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا
لٰعِبِيْنَ ﴿۳۸﴾ مَا خَلَقْنٰهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۹﴾
اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ مِيْقَاتُهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۴۰﴾ لا

ہاں ایسا ہی ہوا اور ہم نے دوسری قوم کو ان کا وارث بنا دیا۔ (۲۸) (تک۔ ۱:۴۷۱) پھر نہ ان پر آسمان نہ زمین روئے اور ایک پل کی مہلت ان کو نہ دی گئی۔ (۲۹)[۱] (تک۔ ۱:۴۷۱) اور ہم نے بنی اسرائیل کو ذلت کے عذاب سے نجات دی۔ (۳۰) (ف) (یعنی) فرعون سے، بیشک وہ سرکش (اور) حد سے نکلا ہوا تھا۔ (۳۱) (ف) اور ہم نے بنی اسرائیل کو اہل عالم سے دانستہ منتخب کیا تھا۔ (۳۲) (ف) اور ان کو ایسی نشانیاں دی تھیں جن میں صریح آزمائشیں تھی۔ (۳۳) (ف) یہ لوگ یہ کہتے ہیں۔ (۳۴) (ف) ہمیں صرف پہلی دفعہ (یعنی ایک بار) مرنا ہے اور پھر اٹھنا نہیں۔ (۳۵) (ف) پس اگر تم سچے ہو تو ہمارے باپ دادا کو (زندہ کر) لاؤ۔ (۳۶) (ف) بھلا یہ اچھے ہیں یا تبع کی قوم اور وہ لوگ جو تم سے پہلے ہو چکے ہیں۔ ہم نے ان (سب) کو ہلاک کر دیا۔ بیشک وہ گنہگار تھے۔ (۳۷) (ف) اور لوگو! ہم نے آسمانوں اور زمین کو اور جو (کروڑ در کروڑ ستارے اور سیارے) ان دونوں کے درمیان ہیں کھیلتے کھیلتے نہیں بنایا۔ (۳۸)[۲] (تک۔ ۱:۴۷۱) ہم نے ان کو نہیں پیدا کیا مگر یہ کہ وہ ایک مستقل حقیقت ہیں۔ لیکن انسانوں میں سے اکثر اس کا علم نہیں رکھتے۔ (۳۹)[۲] (تک۔ ۱:۴۷۱) کچھ شک نہیں کہ فیصلے کا دن ان سب (کے اٹھنے) کا وقت ہے۔ (۴۰) (ف)

[۱] (۲۵۔۲۹) اس سورت میں یہ ثابت کرنے کے لئے کہ جنت کا لفظ جس کے غلط معانی مسلمانوں نے آخرت کے جنت کے لے کر اسلام کو اخروی اور دنیا کے لئے بیکار مذہب بنا دیا ہے اور اسی لئے انتہائی سرعت سے زوال کی طرف جا رہے ہیں' بار بار قرآن میں زمین کی بادشاہت کے لئے استعمال ہوا ہے۔ چنانچہ (ان) آیات میں جنت کا لفظ خالصۃً فرعون کی سلطنت کے متعلق استعمال ہوا ہے جس کو اس جابر بادشاہ نے حضرت موسیٰ کے مقابلے میں آ کر ہارا تھا۔ (تک۔ ۱:۴۷۱)

[۲] (۳۸۔۳۹) ان عظیم الشان آیات کی قدر و قیمت' جن میں دنیا کی تمام آسمانی اور زمینی کتابوں کو چھوڑ کر پہلی بار انسان کے سامنے صحیفہ ←

Marfat.com

يَوْمَ لَا يُغْنِيْ مَوْلًى عَنْ مَّوْلًى شَيْـًٔا وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۴۱﴾ اِلَّا مَنْ
رَّحِمَ اللّٰهُ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿۴۲﴾ اِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّوْمِ ﴿۴۳﴾ طَعَامُ
الْاَثِيْمِ ﴿۴۴﴾ كَالْمُهْلِ ۚ يَغْلِيْ فِي الْبُطُوْنِ ﴿۴۵﴾ كَغَلْيِ الْحَمِيْمِ ﴿۴۶﴾ خُذُوْهُ
فَاعْتِلُوْهُ اِلٰى سَوَآءِ الْجَحِيْمِ ﴿۴۷﴾ ثُمَّ صُبُّوْا فَوْقَ رَاْسِهٖ مِنْ عَذَابِ
الْحَمِيْمِ ﴿۴۸﴾ ذُقْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْكَرِيْمُ ﴿۴۹﴾ اِنَّ هٰذَا مَا كُنْتُمْ
بِهٖ تَمْتَرُوْنَ ﴿۵۰﴾

ع ۱۴ (مقامات ۱۲)

جس دن کوئی دوست کسی دوست کے کچھ کام نہ آئے گا اور نہ ان کو مدد ملے گی۔ ﴿۴۱﴾ (ف) مگر جس پر خدا مہربانی کرے وہ تو غالب اور مہربان ہے۔ ﴿۴۲﴾ (ف) بلا شبہ تھوہر کا درخت۔ ﴿۴۳﴾ (ف) گنہگار کا کھانا ہے۔ ﴿۴۴﴾ (ف) جیسے پگھلا ہوا تانبا، پیٹوں میں (اس طرح) کھولے گا۔ ﴿۴۵﴾ (ف) جس طرح گرم پانی کھولتا ہے۔ ﴿۴۶﴾ (ف) (حکم دیا جائے گا) اس کو پکڑ لو اور کھینچتے ہوئے دوزخ کے بیچوں بیچ لے جاؤ۔ ﴿۴۷﴾ (ف) پھر اس کے سر پر کھولتا ہوا پانی انڈیل دو (کہ عذاب پر) عذاب (ہو)۔ ﴿۴۸﴾ (ف) (اب) مزا چکھو۔ تو بڑی عزت والا اور سردار ہے۔ ﴿۴۹﴾ (ف) یہ وہی (دوزخ) ہے جس میں تم لوگ شک کیا کرتے تھے۔ ﴿۵۰﴾ (ف)

← فطرت کی دریافت کے بارے میں انسان کی صدیوں کی بے مثال جدوجہد' انتہائی تکلیف اور بے مثال کوشش کے بعد اعلان کیا گیا ہے کہ دنیا میں صرف ایک شے ہے جو حقیقت ہے اور وہ حقیقت صحیفہ فطرت ہے' واضح ہے آج تک ہزاروں سالوں سے انسان کے لاتعداد مقاتلے مجاہدے اور مباحثے صرف اس بات پر رہے ہیں کہ ''حقیقت کیا ہے'' اور کروڑ در کروڑ بلکہ ارب در ارب انسان صرف اس بنا پر کٹ مرے ہیں کہ سچائی کس فریق کے ساتھ تھی۔ ہر قوم اپنے آپ کو سچائی پر اور اپنی مدمقابل قوم کو جھوٹی قرار دیتی رہی ہے۔ اور لاتعداد جھگڑوں اور جنگوں کے بعد بھی اب تک فیصلہ نہ ہو سکا کہ سچائی کیا شے تھی۔ قرآن عظیم نے دنیا کے تمام نظریات' تمام دعاوی' تمام ڈھکوسلوں' تمام منطقوں اور بحثوں کو بالائے طاق رکھ کر دھڑلے سے یہ محاکمہ دیا کہ اس کائنات جہاں میں صرف ایک سچائی ہے جو صحیفہ فطرت ہے اس کے سوا کوئی دوسری سچائی ہرگز نہیں۔ چنانچہ قرآن حکیم میں ایک نہیں چودہ بار صرف اسی شے کو دہرایا گیا ہے کہ صحیفہ فطرت واحد حقیقت ہے! اور انسان کو چاہئے کہ صرف اس شے کو جو اس کی آنکھ (بصر) دیکھے' اس کے کان (سمع) سنیں اور اس کا ذہن (فواد) سمجھے' حقیقت سمجھے۔ اس کے سوا ہر شے جو دنیا میں ہے باطل ہے' ظن وگمان ہے' ہیچ اور حقیقت نہیں۔ ہزار ہا سال کے مسلسل زوال کے بعد جب انگلستان کے مشہور فلسفی بیکن نے ابھی تین سو برس نہیں ہوئے' سچائی کی تعریف کا اعلان کیا جس کا اعلان قرآن نے ایک ہزار برس پہلے کیا تھا۔ تب کہیں برسوں میں یورپ میں نشاۃ ثانیہ (Renaiscencs) یعنی دوبارہ عروج شروع ہوا جو اس وقت تک اس کو حاصل ہے اس وقت تک یورپ عجیب وغریب طرح کی ظنیات اور توہمات میں مبتلا تھا اور ان کے باعث ایک قدم آگے نہ بڑھ سکا تھا۔ آج مسلمانوں کے زوال کی بھی یہی وجہ ہے کہ ان کی تمام امت فرقہ پرستی' پیر پرستی' اولیاء نوازی' ملائیت اور صوفیائیت وغیرہ وغیرہ کے توہمات اور ظنیات میں مبتلا ہے اور اس کو علم نہیں رہا کہ قرآن حکیم نے حقیقت کی کیا تعریف کی ہے! (تک۔ ۱:۱۷۴)

Marfat.com

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ مَقَامٍ اَمِيْنٍ ﴿۵۱﴾ فِيْ جَنّٰتٍ وَّ عُيُوْنٍ ﴿۵۲﴾ يَّلْبَسُوْنَ
مِنْ سُنْدُسٍ وَّ اِسْتَبْرَقٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ﴿۵۳﴾ كَذٰلِكَ وَ زَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ ﴿۵۴﴾
يَدْعُوْنَ فِيْهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ اٰمِنِيْنَ ﴿۵۵﴾ لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا الْمَوْتَ
اِلَّا الْمَوْتَةَ الْاُوْلٰى وَ وَقٰهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ﴿۵۶﴾ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكَ
ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۵۷﴾ فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۵۸﴾
فَارْتَقِبْ اِنَّهُمْ مُّرْتَقِبُوْنَ ﴿۵۹﴾

بیشک پرہیز گار لوگ امن کے مقام میں ہوں گے ﴿۵۱﴾ (یعنی) باغوں اور چشموں میں۔ ﴿۵۲﴾ (ف) ہر یر کا باریک اور دبیز لباس پہن کر ایک دوسرے کے سامنے بیٹھے ہوں گے۔ ﴿۵۳﴾ (ف) (وہاں) اِس طرح (کا حال ہوگا) اور ہم بڑی بڑی آنکھوں والی سفید رنگ کی عورتوں سے ان کے جوڑے لگائیں گے۔ ﴿۵۴﴾ (ف) وہاں خاطر جمع سے ہر قسم کے میوے منگوائیں گے (اور کھائیں گے) ﴿۵۵﴾ (ف) (اور) پہلی دفعہ کے مرنے کے سوا (کہ مر چکے تھے) موت کا مزا نہیں چکھیں گے اور خدا ان کو دوزخ کے عذاب سے بچالے گا۔ ﴿۵۶﴾ (ف) یہ تمہارے پروردگار کا فضل ہے یہی تو بڑی کامیابی ہے۔ ﴿۵۷﴾ (ف) ہم نے اس قرآن عظیم کو تمہاری زبان میں محض اس لئے آسان کر دیا ہے کہ تمہاری قوم کے لوگ اس سے نصیحت اخذ کریں۔ ﴿۵۸﴾ (تذ۔ا:۵۷) پس تم بھی انتظار کرو یہ بھی انتظار کر رہے ہیں۔ ﴿۵۹﴾ (ف)

آیاتها ۳۷ — ۴۵ سُوْرَةُ الْجَاثِيَةِ مَكِّيَّةٌ ۶۵ — رکوعاتها ۴

ترجمہ المشرقیؒ: ۳۷ آیات

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

حٰمٓ ﴿۱﴾ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ﴿۲﴾

حم۔ ﴿۱﴾ (ف) یہ تحریری پیغام (الکتب) بارگاہ جل وعلیٰ کی طرف سے تمام عالم کے نام ہے جو بڑا غالب القویٰ اور بڑا صاحب حکمت ہے۔ ﴿۲﴾ (تذ۔ا:۵۳)

Marfat.com

إِنَّ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ لَآيَاتٍ لِلْمُؤْمِنِينَ ﴿٣﴾ وَفِي خَلْقِكُمْ وَمَا
يَبُثُّ مِنْ دَابَّةٍ آيَاتٌ لِقَوْمٍ يُوقِنُونَ ﴿٤﴾ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ
وَمَا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنَ السَّمَاءِ مِنْ رِزْقٍ فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ
مَوْتِهَا وَتَصْرِيفِ الرِّيَاحِ آيَاتٌ لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ﴿٥﴾ تِلْكَ آيَاتُ اللَّهِ
نَتْلُوهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ۖ فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَ اللَّهِ وَآيَاتِهِ يُؤْمِنُونَ ﴿٦﴾
وَيْلٌ لِكُلِّ أَفَّاكٍ أَثِيمٍ ﴿٧﴾

اے قرآن پر ایمان رکھنے والو! بے شک اور بالضرور ایمان والوں کے لئے ان آسمانوں اور زمین کے مشاہدے میں تمہاری بہبودی کے بے شمار اشارے موجود ہیں۔ ③ [۱] (تذ۔ا: ۲۶۰) اور (اے لوگو!) تمہاری اپنی پیدائش میں اور جو کچھ خدائے عظیم حیوانات کو (زمین پر) پھیلاتا ہے۔ کئی ہدایات (آیات) اس قوم کیلئے ہیں جو (صحیفہ فطرت کے برحق ہونے پر) یقین کرتی ہے۔ ④ (تک۔ا:۲۸۶۔حد:۱۳۱) اور (لوگو!) دن اور رات کے اختلاف میں اور جو کچھ اللہ نے آسمانوں سے رزق (یعنی پانی) اتارا اور پھر اس پانی سے زمین کے مرجانے کے بعد اس کو زندہ کیا اور ہواؤں کے مختلف اطراف سے چلنے میں صدہا احکام و ہدایات اس قوم کیلئے ہیں جو صاحب عقل ودانش ہے۔ ⑤ (تک۔ا:۲۸۶۔حد:۱۳۱) (اے محمد ﷺ!) یہ (اوپر کی آیات) وہ آیات ہیں جو ہم تم کو حقیقت کے طور پر پڑھ کر سنا رہے ہیں پھر (مجھے بتاؤ کہ خدا کی (کہی ہوئی) بات اور اس کی (صحیفہ فطرت سے اخذ کی ہوئی) آیات کے بعد یہ لوگ کون سی زیادہ سچ بات پر ایمان رکھیں گے۔ ⑥ [۲] (حد:۱۳۱) اس جھوٹے اور گناہ گار پر (جو فطرت کی حقیقت نہ دیکھنے کا) گناہ عظیم کرتا ہے۔ ⑦ (تک۔ا:۲۸۶۔حد:۱۳۱)

۱ سورت کے متن کے شروع میں انتہائی قابل توجہ لفظ ''آیات'' ہے جو بار بار آیا ہے اور چونکہ عام طور پر ''آیت'' کا لفظ قرآن کی آیتوں (یعنی فقروں) کے متلق مستعمل ہوتا ہے اس سورت میں پہلی بار معلوم ہوتا ہے کہ قرآن نے آیت کا لفظ اپنی آیتوں کے علاوہ صحیفہ فطرت کے مظاہر بلکہ صحیفہ فطرت کی اشیاء کے مطالعہ سے جو معلومات اخذ ہوتی ہیں ان کے متعلق بھی یہی ''آیات'' کا لفظ استعمال کیا ہے۔ (تک۔ا:۲۸۴)

۲ پچھلی اکہتر وحیوں کے بعد پہلی بار یہ ہدایت کی گئی ہے کہ یہ آیات' آیات خدا ہیں۔ ایمان والی' یقین والی' عقل والی' سمجھ فکر والی قوم کو چاہئے کہ ان آیات کو صحیفہ فطرت سے پوری جدوجہد کے بعد تلاش کرے' ان کو حقیقت سمجھے' ان پر عمل کرے' ان کے سوا کسی دوسری بات پر ایمان نہ رکھے۔ (تک۔ا:۲۸۴) کم از کم یہاں تک تو صاف ظاہر ہے کہ آیات سے مراد صرف صحیفہ فطرت کی آیات ہیں کیونکہ اور تو کسی شے کا ذکر ہی نہیں ہوا۔ (تک۔ا:۲۸۶)

Marfat.com

يَّسۡمَعُ اٰيٰتِ اللّٰهِ تُتۡلٰى عَلَيۡهِ ثُمَّ يُصِرُّ مُسۡتَكۡبِرًا كَاَنۡ لَّمۡ يَسۡمَعۡهَا ۚ
فَبَشِّرۡهُ بِعَذَابٍ اَلِيۡمٍ ۝۸ وَاِذَا عَلِمَ مِنۡ اٰيٰتِنَا شَيۡـئًا اتَّخَذَهَا هُزُوًا ؕ
اُولٰٓـئِكَ لَهُمۡ عَذَابٌ مُّهِيۡنٌ ؕ ۝۹ مِنۡ وَّرَآئِهِمۡ جَهَنَّمُ ۚ وَلَا يُغۡنِىۡ عَنۡهُمۡ
مَّا كَسَبُوۡا شَيۡـئًا وَّلَا مَا اتَّخَذُوۡا مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ اَوۡلِيَآءَ ۚ وَلَهُمۡ عَذَابٌ
عَظِيۡمٌ ؕ ۝۱۰ هٰذَا هُدًى ۚ وَالَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمۡ لَهُمۡ عَذَابٌ
مِّنۡ رِّجۡزٍ اَلِيۡمٌ ۝۱۱ ع اَللّٰهُ الَّذِىۡ سَخَّرَ لَكُمُ الۡبَحۡرَ لِتَجۡرِىَ
الۡفُلۡكُ فِيۡهِ بِاَمۡرِهٖ وَلِتَبۡتَغُوۡا مِنۡ فَضۡلِهٖ وَلَعَلَّكُمۡ تَشۡكُرُوۡنَ ۚ ۝۱۲

اوراس کولاشے سمجھ کراس سے اکڑتا ہے(ہزار) حیف ہے کہ وہ خدا کی آیات کو سن رہا ہے کہ اس کے سامنے پڑھی جارہی ہیں پھر وہ (جہالت کے باعث) اکڑتا ہے گویا اس نے ان کو سنا ہی نہیں۔ تو (اے پیغمبر ﷺ!) ایسے (نامعقول) شخص کو دردناک عذاب کی خوشخبری دو۔ (ایسے شخص کی حقیقت سے نفرت اور اکڑ ہی قوم کو ہلاک کردے گی)۔⑧ (تک۔ا:۲۸۶۔حد:۱۳۱) اور (مزا یہ ہے) کہ جب وہ ہماری آیتوں میں سے کچھ کا علم حاصل کرلیتا ہے تو ان کو ٹھٹھا مخول سمجھ کر بے معنی سمجھتا ہے تو یہی وہ لوگ ہیں جن کو ذلیل کردینے والا عذاب (اس دنیا میں) ملے گا۔⑨[۱] (تک۔ا:۲۸۷۔حد:۱۳۲) اور (اس عذاب کے بعد ان کے پیچھے) جہنم ہوگا اور جو کچھ وہ کررہے ہونگے اس کا ان کو کچھ فائدہ نہ ہوگا اور نہ اس شے کا کہ انہوں نے خدا کو چھوڑ کر اپنے سردار دوسرے اشخاص پکڑ لئے ہیں اور ان کو بڑا عذاب لاحق ہوگا۔⑩ (تک۔ا:۲۸۷: حد۱۳۲) (یاد رکھو کہ یہ جو کچھ ہم نے اوپر واضح کیا ہے) یہی ہدایت ہے اور جن لوگوں نے اپنے پیغمبر کی (بھیجی ہوئی) آیتوں سے انکار کیا (اور ان کی ہدایت کے مطابق عمل کرنے سے گریز کیا) ان کو دردناک مصیبت سے آلودہ عذاب ملے گا۔⑪ (تک۔ا:۲۸۷۔حد:۱۳۲) (لوگو! یاد رکھو) خدا وہ (قاہر اور غالب) ذات ہے جس نے تمہارے (فائدے کے) لئے سمندر کو مسخر (یعنی اس امر کا پابند) کیا تاکہ اس میں خدا کے قانون (حکم) سے جہاز چلیں اور تاکہ تم انسان اپنی تجارت کرسکو اور تاکہ تم (اس کی بنائی ہوئی فطرت کی) صحیح قدر کرسکو۔⑫ (تک۔ا:۲۸۷۔حد:۱۳۲)

[۱] معلوم ہوتا ہے کہ یہ صحیفہ فطرت سے بڑی بڑی ایجادوں کا علم حاصل کرنے کے بعد بھی صحیفہ فطرت کے قائل نہ ہونے والے لوگوں کی طرف اشارہ ہے جو شاید دنیا میں نوے فیصدی ہیں۔ (تک۔ا:۲۸۷)

Marfat.com

وَسَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مِّنْهُ ط اِنَّ فِيْ
ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ⑬ قُلْ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَغْفِرُوْا لِلَّذِيْنَ
لَا يَرْجُوْنَ اَيَّامَ اللّٰهِ لِيَجْزِيَ قَوْمًا بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ⑭ مَنْ
عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ ج وَمَنْ اَسَاۗءَ فَعَلَيْهَا ز ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ⑮
وَلَقَدْ اٰتَيْنَا بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ
وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ⑯

اور اے انسانو! خدائے لایزال نے آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے سب کا سب تمہارے (استعمال اور فائدے کے) لئے مسخر کر رکھا ہے (تاکہ تم اس ناپیدا کنار صحیفہ فطرت پر جسمانی قبضہ کر کے اس کو اپنے بے کراں سعی و عمل کا محور بناؤ اور کروڑ در کروڑ ستاروں اور آسمانی کروں کو اپنے قبضہ میں لا کر خدائے بے ہمتا کی طرح بے پناہ قوت اور زور کے مالک بن جاؤ)۔ بے شک اس اعلان میں جو ہم نے بنی نوع انسان کے متعلق کیا ہے غور و فکر کرنے والی قوم کے لئے بے شمار اشارے (ہدایتیں) موجود ہیں۔⑬ [1] (تذ۔۲: ۱۴۹) (اے پیغمبر!) ان لوگوں کو جو (صحیفہ فطرت پر) ایمان لے آئے ہیں کہہ دو کہ ان لوگوں (کو نامعقول اور قابل رحم سمجھ کر ان) سے درگزر کریں جن کو امید نہیں کہ خدا کے دن بھی آئیں گے (گویا وہ دن جن میں خدا ان سے روبرو ملاقات کریگا) تاکہ خدا ان کو ان کی بداعمالی کی سزا دے۔⑭ (تک۔۱: ۲۸۸۔حد: ۱۳۲۔۱۳۳) جس قوم نے (اس کائنات فطرت کے احکام کی تلاش کے بارے میں) مناسب اور عمدہ عمل کیا تو اس میں اس قوم کی اپنی ہی بہتری ہے اور جس نے برا کیا تو اپنے لئے [2] (لیکن) پھر تم اپنے رب کی طرف ہی لوٹو گے (اور اس کے حضور میں پیش کئے جاؤ گے کہ اپنی غفلت کی جواب دہی کرو)۔⑮ (تک۔۱: ۲۸۸۔حد: ۱۳۳) اور اے محمد ﷺ! ہم نے تم سے پہلے بنی اسرائیل کو اپنا قانون عمل (الکتب) عطا فرمایا، ان کو اس دنیا کے اندر حکومت دی (الحکم) ان کو موسیٰ اور داؤد اور سلیمان علیہم السلام جیسے اجلۃ الناس کے علم و عمل (النبوۃ) سے سرفراز کیا، دنیا کی تمام پاکیزہ نعمتوں سے ان کو مالا مال کیا اور قوت، دولت اور علم کے اعتبار سے دنیا جہان کی سب قوموں پر فضیلت دی۔⑯ (تذ۔۲: ۲۵۶)

[1] (۱۲۔۱۳) خدائے عظیم نے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین پر یا اس کے اندر ہے سب کا سب انسان کے لئے مسخر کر رکھا ہے تاکہ وہ ان کی تسخیر کرے ان پر قبضہ کرے اور ان کو اپنے استعمال میں لائے۔ گویا انسان کے سامنے کروڑوں اور اربوں میل تک پھیلی ہوئی یہ تمام کائنات اس کا میدان عمل ہے۔ (تک۔۱: ۲۸۴)

[2] اوپر کی آیت (۱۲، ۱۳) میں صحیفہ فطرت کی ہر شئے کو ''انسان کے لئے'' جتلا دینے کے بعد عمل صالحا کا ذکر صاف بتلاتا ہے کہ فطرت کو مسخر کرنا ہی صالح عمل ہے۔ (تک۔۱: ۲۸۸)

وَ اٰتَیۡنٰہُمۡ بَیِّنٰتٍ مِّنَ الۡاَمۡرِ ۚ فَمَا اخۡتَلَفُوۡۤا اِلَّا مِنۡۢ بَعۡدِ مَا جَآءَہُمُ الۡعِلۡمُ ۙ
بَغۡیًۢا بَیۡنَہُمۡ ؕ اِنَّ رَبَّکَ یَقۡضِیۡ بَیۡنَہُمۡ یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ فِیۡمَا کَانُوۡا فِیۡہِ
یَخۡتَلِفُوۡنَ ﴿۱۷﴾ ثُمَّ جَعَلۡنٰکَ عَلٰی شَرِیۡعَۃٍ مِّنَ الۡاَمۡرِ فَاتَّبِعۡہَا وَ لَا تَتَّبِعۡ
اَہۡوَآءَ الَّذِیۡنَ لَا یَعۡلَمُوۡنَ ﴿۱۸﴾ اِنَّہُمۡ لَنۡ یُّغۡنُوۡا عَنۡکَ مِنَ اللّٰہِ شَیۡـًٔا ؕ
وَ اِنَّ الظّٰلِمِیۡنَ بَعۡضُہُمۡ اَوۡلِیَآءُ بَعۡضٍ ۚ وَ اللّٰہُ وَلِیُّ الۡمُتَّقِیۡنَ ﴿۱۹﴾ ہٰذَا
بَصَآئِرُ لِلنَّاسِ وَ ہُدًی وَّ رَحۡمَۃٌ لِّقَوۡمٍ یُّوۡقِنُوۡنَ ﴿۲۰﴾

اور یہی نہیں بلکہ قانون زمین و آسماں (الامر) کے کھلے کھلے اور روشن اصول ان کو از بر کرا دیئے جس پر وہ ایک مدت مدید تک چلتے رہے لیکن یہ کم بخت اور ناقدر شناس لوگ آئین الٰہی کا علم آئے پیچھے آپس کی ضد اور ہٹ دھرمی سے ایک دوسرے سے بکھر گئے۔ فرقہ بند ہو گئے، مختلف لوگوں کے پیچھے لگ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے، متفرق اور کمزور ہو گئے۔ پھر ہم نے بھی ان کو ہلاک کر مارا، ان کی تمام نعمتیں چھین لیں، ان کو ملک بدر اور آوارہ جہاں کر دیا اور اے محمد ﷺ! اس دنیاوی سزا کے علاوہ تمہارا پروردگار روز قیامت کو ان کے اختلاف اور تفریق کے متعلق فیصلہ کرے گا اور فرداً فرداً اس کے بانیوں اور مجرموں کو درد ناک سزائیں دے گا۔ ﴿۱۷﴾[۱] (تذ۔۲:۲۵۶۔۲۵۷) ان کے بعد اے محمد ﷺ! ہم نے تم کو قانون خدا کی ایک شاہراہ پر چلا دیا (شریعۃ من الامر) تو تم اس سڑک پر چلے چلو، اسی علم خدا کو اپنا راہنما بناؤ اور ان لوگوں کی خواہشوں اور ذاتی راؤں کا تتبع نہ کرو جن کو اس کارخانہ جہاں کا علم نہیں، جو محض جاہل ہیں۔ ﴿۱۸﴾[۲] (تذ۔۲:۲۵۷) خدا کے بالمقابل اس کے عالم آرا اور اٹل قانون کے بالمقابل ان لوگوں کا جہل تمہارے کچھ کام نہیں آسکتا اور فرقہ بند ظالموں کی تو اس دنیا میں ملی بھگت ہے، ان سب کا ایک مت ہے جو ہلاکت کی طرف لے جا رہا ہے حالانکہ خدا انہی قوموں کا ساتھی ہے جو قانون خدا سے خوفزدہ رہ کر اس کے احکام پر عمل کرتی ہیں۔ ﴿۱۹﴾ (تذ۔۲:۲۵۷) اے لوگو! یہ باتیں جو ہم نے بیان کی ہیں تمام عالم کیلئے بصیرت اور تدبر کی باتیں ہیں اور ان کی صحت پر یقین کرنے والوں کے لئے مستقل ہدایت اور رحمت ہیں۔ ﴿۲۰﴾ (تذ۔۲:۲۵۷)

۱۔ العلم کے لفظ سے ظاہر ہے کہ بنی اسرائیل کو صحیفہ فطرت کا برحق علم عطا کر کے کہا گیا تھا کہ اس علم سے اپنی سلطنت کو مضبوط کرو ورنہ ہلاک کر دیئے جاؤ گے لیکن وہ اس علم سے ہٹ کر وہم و گمان کی طرف چلے گئے۔ (تک۔۱:۲۸۹)

۲۔ العلم اور لایعلمون کے الفاظ سے ظاہر ہے کہ ان آیات میں کہا گیا ہے کہ بنی اسرائیل نے صحیفہ فطرت سے کوئی علم حاصل نہ کیا تھا۔ اب رسول صلعم کو تنبیہ کی گئی ہے کہ تمہاری امت نہ کہیں اسی طرح بھٹک کر ہلاک ہو جائے۔ (تک۔۱:۲۸۹)

Marfat.com

أَمْ حَسِبَ الَّذِينَ اجْتَرَحُوا السَّيِّئَاتِ أَنْ نَجْعَلَهُمْ كَالَّذِينَ
آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَوَاءً مَحْيَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ ۚ سَاءَ
مَا يَحْكُمُونَ ﴿٢١﴾ وَخَلَقَ اللَّهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ وَلِتُجْزَىٰ
كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴿٢٢﴾ أَفَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلَٰهَهُ
هَوَاهُ وَأَضَلَّهُ اللَّهُ عَلَىٰ عِلْمٍ وَخَتَمَ عَلَىٰ سَمْعِهِ وَقَلْبِهِ وَجَعَلَ عَلَىٰ
بَصَرِهِ غِشَاوَةً فَمَنْ يَهْدِيهِ مِنْ بَعْدِ اللَّهِ ۚ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ﴿٢٣﴾
وَقَالُوا مَا هِيَ إِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوتُ وَنَحْيَا وَمَا يُهْلِكُنَا إِلَّا
الدَّهْرُ ۚ وَمَا لَهُمْ بِذَٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۖ إِنْ هُمْ إِلَّا يَظُنُّونَ ﴿٢٤﴾

کیا ان (قوموں) نے جو (اس دنیا میں) اپنے برے عمل سے زوال کو پہنچیں یہ سمجھ لیا ہے کہ ہم ان کو ان قوموں کے برابر کر دینگے جنہوں نے ایمان (کے لازمات کو) حاصل کر کے بہترین اعمال کئے، کیا وہ یہ سمجھتے ہیں کہ ان کی زندگیاں اور موتیں برابر ہوں گی۔ (یاد رکھو کہ) ان کا یہ فیصلہ انتہائی طور پر غلط (اور بے معنی) ہے۔ ﴿۲۱﴾ (تک۔ا:۲۹۔حد:۱۳۴) اور اب (ان امور کے واضح کر دینے کے بعد کہ آسمانوں اور زمین میں صدہا احکام الٰہی موجود ہیں نیز یہ کہ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے وہ انسانوں کے استعمال کیلئے خدائے عظیم نے مسخر کر رکھا ہے، جو سنسنی خیز انکشاف کیا جا رہا ہے یہ ہے کہ) خدا نے آسمانوں اور زمین کو پیدا ہی بطور ایک حقیقت کے کیا ہے اور اس پیدائش کا مقصد یہ ہے کہ ہر نفس کو (انفرادی طور پر) اس کے عمل (یعنی تلاش صحیفہ فطرت) کی جزا پورے طور پر دی جائے اور انسانی نسل پر ظلم نہ ہو۔ ﴿۲۲﴾[1] (تک۔ا:۲۹۰۔۲۹۱۔حد:۱۳۴) کیا تو نے اس شخص کو دیکھا ہے کہ جس نے اپنی خواہش نفسانی کو ہی اپنا حاکم بنا لیا ہو اور باوجود جانتے ہوئے کہ اس دنیا کے اندر کوئی حاکم یا سردار بجز خدا کی ذات کے نہیں خدا نے اس کو گمراہ کر دیا ہو اور اس کے علم کے تینوں مصدروں یعنی سمع و بصر پر مہر اور قلب پر پردہ ڈال دیا ہو۔ تو (کیا ممکن ہے کہ) ایسے شخص کو کوئی ہستی خدا کے بعد راہ دکھائے کیا تم اس سے عبرت نہیں پکڑتے۔ ﴿۲۳﴾[2] (تک۔ا:۲۹۱۔حد:۱۳۵) اور یہ لوگ سمجھتے ہیں کہ بس یہی دنیاوی انفرادی زندگی ہی ہے (جو کسی مطلب کی ہے) اسی میں ہم زندہ رہتے ہیں اور پھر ہلاک ہو جاتے ہیں اور زمانہ ہی (خود بخود) ہم کو ہلاک کر دیتا ہے۔ (اس کے سوا کوئی اور محرک نہیں نہ اس ہلاکت میں کسی قانون کی نافرمانی یا آخرت کی پرسش یا خدائی گرفت کا سوال ہی پیدا ہوتا ہے) ان لوگوں کو اس کا علم نہیں اور وہ محض اٹکل پچو باتیں کر رہے ہیں (کیونکہ بقائے اصلح کے قانون سے ناواقف ہیں)۔ ﴿۲۴﴾[3] (تک۔ا:۲۹۱۔حد:۱۳۵)

---

[1] صحیفہ فطرت اس دنیا میں واحد حقیقت ہے اور خدا نے صحیفہ فطرت کو پیدا ہی اس لئے کیا ہے کہ ان اشیاء کو جو پیدا کی گئی ہیں انسان کو اس کے سعی و عمل کے عوض میں بطور انعام دے دیا جائے۔ گویا فطرت کو پیدا ہی اس لئے کیا کہ انسان کو اس کی تسخیر پر انعام دیا جائے۔ فتدبر! (تک۔ا:۲۸۵، ۲۹۰)

[2] گویا سمع، بصر اور قلب کا استعمال کر کے فطرت کا علم حاصل نہ کرنا شرک اور گمراہی ہے۔ (تک۔ا:۲۹۱)

[3] مطلب یہ کہ یہ کہنا کہ صحیفہ فطرت کو غور سے نہ دیکھنے اور اس سے آیات نہ تلاش کرنے سے قوموں پر عذاب آتا ہے۔ غلط ہے۔ (تک۔ا:۲۹۱)

Marfat.com

وَ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ مَّا كَانَ حُجَّتَهُمْ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوا
ائْتُوْا بِاٰبَآئِنَاۤ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۲۵﴾ قُلِ اللّٰهُ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ
يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يَجْمَعُكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ وَ لٰكِنَّ
اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَ لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ وَ يَوْمَ ع ۵ / ۱۹
تَقُوْمُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَّخْسَرُ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۲۷﴾ وَ تَرٰى كُلَّ اُمَّةٍ جَاثِيَةً ۫ قف
كُلُّ اُمَّةٍ تُدْعٰۤى اِلٰى كِتٰبِهَا ؕ اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۸﴾
هٰذَا كِتٰبُنَا يَنْطِقُ عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ ؕ اِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ
مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۹﴾ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
فَيُدْخِلُهُمْ رَبُّهُمْ فِيْ رَحْمَتِهٖ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْمُبِيْنُ ﴿۳۰﴾

اور جب ان پر ہماری روشن آیات پڑھی جاتی ہیں تو ان کی دلیل اس کے سوا کچھ نہیں ہوتی کہ (اگر فی الحقیقت خدا کے احکام قوموں کو ہمیشہ کی زندگی دینے والے احکام ہیں تو) ہمارے باپ داداؤں کو پھر زندہ کر دو اگر تم سچے ہو۔ ﴿۲۵﴾ (تک۔ا:۲۹۱۔حد:۱۳۵) ان کو کہو کہ خدا تمہیں زندہ کرے گا پھر تمہیں مارے گا پھر تمہیں روز قیامت کو جمع کر کے (تم سے تمہارے عمال کا حساب لے گا) لیکن اکثر لوگ اس کا علم نہیں رکھتے (کہ وہاں فرداً فرداً پوچھ ہوگی)۔ ﴿۲۶﴾ (تک۔ا:۲۹۲۔حد:۱۳۵) اور تمام آسمانوں اور زمین کی حکومت اللہ ہی کی ہے اور جس دن وہ وقت آ گیا سب (صحیفہ فطرت کو) جھٹلانے والے گھاٹے میں پڑ جائینگے۔ ﴿۲۷﴾ (تک۔ا:۲۹۲۔حد:۱۳۵) اور تو دیکھے گا کہ سب اہتیں گھٹنے ٹیکے ہوئے سب اپنی اپنی کتاب کی طرف (جو اس کے لئے بنائی گئی تھی) بلائی جارہی ہیں (اور ان کو کہا جائے گا) کہ آج تم کو اس کی جزا دی جائے گی جو کچھ تم عمل کر رہے تھے۔ ﴿۲۸﴾ (تک۔ا:۲۹۲۔حد:۱۳۶) یہ ہماری وہ کتاب ہے جو بالکل سچ بولتی ہے اور ہم جو کچھ تم کر رہے تھے لکھواتے جاتے تھے۔ ﴿۲۹﴾ (تک۔ا:۲۹۲۔حد:۱۳۶) پھر ایمان اور عمل صالح والی قوم کو خدا اپنی رحمت میں لے لے گا اور یہ بڑی روشن کامیابی ہے۔ ﴿۳۰﴾ (تک۔ا:۲۹۲۔حد:۱۳۶)

Marfat.com

وَ اَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۣ اَفَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَاسْتَكْبَرْتُمْ
وَكُنْتُمْ قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ﴿۳۱﴾ وَاِذَا قِيْلَ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّ السَّاعَةُ
لَا رَيْبَ فِيْهَا قُلْتُمْ مَّا نَدْرِيْ مَا السَّاعَةُ ۙ اِنْ نَّظُنُّ اِلَّا ظَنًّا وَّمَا
نَحْنُ بِمُسْتَيْقِنِيْنَ ﴿۳۲﴾ وَبَدَا لَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا وَحَاقَ بِهِمْ
مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَقِيْلَ الْيَوْمَ نَنْسٰىكُمْ كَمَا نَسِيْتُمْ
لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا وَمَاْوٰىكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۳۴﴾ ذٰلِكُمْ
بِاَنَّكُمُ اتَّخَذْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا وَّ غَرَّتْكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۚ فَالْيَوْمَ
لَا يُخْرَجُوْنَ مِنْهَا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿۳۵﴾ فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ
الْاَرْضِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۳۶﴾ وَلَهُ الْكِبْرِيَآءُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۠ وَهُوَ
الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ع ﴿۳۷﴾

Marfat.com

اور منکر جماعت کو کہا جائیگا (جیسا کہ اس سورۃ کے شروع میں کہا گیا ہے) کہ کیا ہماری آیات تم پر پڑھی نہ جاتی تھیں تو تم ان سے نفرت کے باعث اکڑ کرتے تھے اور اس طرح تم مجرم قوم ہوگئے۔ ﴿۳۱﴾ (تک۔ا:۲۹۲:۲۹۳۔حد:۱۳۶) اور جب تم کو کہا گیا تھا کہ اللہ کا وعدہ اور ہلاکت کا وقت دونوں برحق ہیں اور ان کے واقع ہونے میں کوئی شک نہیں تو تم کہا کرتے تھے کہ ہم جانتے ہی نہیں کہ وقت کیا شے ہے۔ ہم سوائے اس کے کہ شک کریں اس پر یقین ہی نہیں کر سکتے۔ ﴿۳۲﴾ (تک۔ا:۲۹۳۔حد۱۳۶) پس اس وقت ان پر اپنی بداعمالی کے برے نتیجے واضح ہونگے اور جس کو وہ ٹھٹھا مخول سمجھتے تھے وہی ان پر آپڑے گا۔ ﴿۳۳﴾ (تک۔ا:۲۹۳۔حد:۱۳۶) پھر ان کو کہا جائے گا کہ آج ہم بھی تم کو بھول جاتے ہیں جس طرح کہ تم نے اس آج کے دن کی ہماری ملاقات کو بھلا دیا تھا اور تمہارا ٹھکانا جہنم ہے اور اب تمہارا کوئی مددگار نہیں۔ ﴿۳۴﴾ (تک۔ا:۲۹۳۔حد:۱۳۶) یہ اس لئے کہ تم نے آیات خدا کو مخول سمجھا اور دنیاوی تعیش اور غفلت نے تم کو دھوکہ میں ڈال دیا پس آج تم اس عذاب سے نہ نکل سکو گے نہ تمہیں معاف کیا جائے گا۔ ﴿۳۵﴾ (تک۔ا:۲۹۳۔حد:۱۳۶) پس اس پروردگار عالم اور خالق زمین و آسمان کی ہی تعریف ہونی چاہیے۔ ﴿۳۶﴾[1] (تک۔ا:۲۹۳۔حد:۱۳۷) کیونکہ اس آسمانوں اور زمین میں اسی کی کبریائی ہے اور وہی صحیح معنوں میں انتہائی طور پر غالب اور حکمت کا مالک ہے۔ ﴿۳۷﴾ (تک۔ا:۲۹۳۔حد:۱۳۷)

[1] تین جگہ رب کا لفظ ہے یعنی آسمانوں اور زمین کو فروغ اسی سے ہے اور دنیا کی قوموں کو فروغ صحیفہ فطرت کے ذریعے سے دیتا ہے۔ فتدبر۔ (تک۔ا:۲۹۳)

رکوعاتها ۴ | ۴۶ سورة الاحقاف مكية ۸۸ | اٰياتها ۳۵

ترجمہ مولانا جالندھریؒ: ۲۱ آیات | ترجمہ المشرقیؒ: ۱۴ آیات

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

حٰمٓ ۝١ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ۝٢ مَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ
وَمَا بَيْنَهُمَاۤ اِلَّا بِالْحَقِّ وَ اَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ وَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَمَّاۤ اُنْذِرُوْا
مُعْرِضُوْنَ ۝٣ قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَرُوْنِيْ مَا ذَا خَلَقُوْا
مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ ؕ اِيْتُوْنِيْ بِكِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ هٰذَاۤ
اَوْ اَثٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝٤ وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ
اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗۤ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ ۝٥
وَاِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوْا لَهُمْ اَعْدَآءً وَّكَانُوْا بِعِبَادَتِهِمْ كٰفِرِيْنَ ۝٦ وَاِذَا تُتْلٰى
عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ ۙ هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝٧

حم ① یہ تحریری پیغام (الکتب) بارگاہ جلّ وعلیٰ سے تمام عالم کے نام ہے جو بڑا غالب القویٰ اور بڑا صاحب حکمت ہے۔ ②
(تذ۔ا:۵۳) ہم نے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے اس کو نہیں بنایا مگر حقیقت پر اور ایک مقررہ وقت
کے لئے اور جو لوگ اس (عذاب) سے منکر ہیں جس سے ان کو ڈرایا گیا ہے وہ اس حقیقت کو ماننے سے منہ (اس لئے) پھیرتے
ہیں (کہ اگر وہ صحیفہ فطرت کو حقیقت مان لیں تو قانون فطرت پر عمل کرنا لازم ہو جاتا ہے اور اگر مقررہ وقت کو تسلیم کر لیں تو اس وقت
کے اندر اندر عمل کرنا ان پر فرض ہو جاتا ہے۔) ③ (تک۔ا:۳۵۹) اے محمد ﷺ کہہ دو کہ کیا تم نے ان کو نہیں دیکھا جن کو تم خدا کو
چھوڑ کر اپنا آقا بناتے ہو مجھے دکھاؤ کہ انہوں نے کونسی زمین پیدا کی ہے یا ان کی کونسی شرکت آسمانوں کے بنانے میں (خدا کے
ساتھ) ہے میرے پاس اس صحیفہ فطرت سے پہلے کی (جو خدا نے پیدا کی ہے) کوئی کتاب لاؤ یا کوئی اور علم کی نشانی (جس
سے انسان کو سچا علم مل سکے) اگر تم سچے ہو۔ ④ (تک۔ا:۳۶۰) اور اس شخص سے بڑھ کر کون گمراہ ہو سکتا ہے جو ایسے کو پکارے جو
قیامت تک اسے جواب نہ دے سکے اور ان کو ان کے پکارنے ہی کی خبر نہ ہو۔ ⑤ (ف) اور جب لوگ جمع کئے جائیں گے تو وہ ان
کے دشمن ہوں گے اور ان کی پرستش سے انکار کریں گے۔ ⑥ (ف) اور جب ان کے سامنے ہماری کھلی آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو کافر
حق کے بارے میں جب ان کے پاس آچکا کہتے ہیں کہ یہ تو صریح جادو ہے۔ ⑦ (ف)

Marfat.com

اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ اِنِ افْتَرَيْتُهٗ فَلَا تَمْلِكُوْنَ لِيْ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ هُوَ
اَعْلَمُ بِمَا تُفِيْضُوْنَ فِيْهِ ؕ كَفٰى بِهٖ شَهِيْدًۢا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ؕ وَهُوَ الْغَفُوْرُ
الرَّحِيْمُ ﴿۸﴾ قُلْ مَا كُنْتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ وَمَاۤ اَدْرِيْ مَا يُفْعَلُ بِيْ
وَلَا بِكُمْ ؕ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰۤى اِلَيَّ وَمَاۤ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۹﴾
قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَكَفَرْتُمْ بِهٖ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْۢ
بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ عَلٰى مِثْلِهٖ فَاٰمَنَ وَاسْتَكْبَرْتُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي
الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۰﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَوْ كَانَ خَيْرًا مَّا ع
سَبَقُوْنَاۤ اِلَيْهِ ؕ وَاِذْ لَمْ يَهْتَدُوْا بِهٖ فَسَيَقُوْلُوْنَ هٰذَاۤ اِفْكٌ قَدِيْمٌ ﴿۱۱﴾
وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰۤى اِمَامًا وَّرَحْمَةً ؕ وَهٰذَا كِتٰبٌ مُّصَدِّقٌ لِّسَانًا
عَرَبِيًّا لِّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۖۗ وَبُشْرٰى لِلْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۲﴾

کیا یہ کہتے ہیں کہ اس نے اس کو از خود بنا لیا ہے کہہ دو کہ اگر میں نے اس کو اپنی طرف سے بنایا ہو تو تم خدا کے سامنے میرے (بچاؤ کے) لئے کچھ اختیار نہیں رکھتے۔ وہ اس گفتگو کو خوب جانتا ہے جو تم اس کے بارے میں کرتے ہو۔ وہی میرے اور تمہارے درمیان گواہ کافی ہے اور بخشنے والا مہربان ہے۔ ⑧ (ف) اے محمد ﷺ کہہ دو کہ میں کوئی انوکھا رسول نہیں ہوں (اس سے پہلے ہر امت میں رسول آئے) اور میں تو (خدا کی طاقت کے آگے اس قدر بے بس ہوں کہ) یہ بھی نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا کیا جائیگا اور نہ میں جانتا ہوں کہ خدائے عزوجل تمہارے ساتھ کیا کریگا۔ میں تو صرف اس کی پیروی کرتا ہوں جو مجھ پر وحی کی گئی ہے اور میں تو صرف ایک کھلے طور پر ڈرانے والا ہوں ⑨ (تک ۔ا:۳۶۰) کہو بھلا دیکھو تو اگر یہ (قرآن) خدا کی طرف سے ہو اور تم نے اس سے انکار کیا اور بنی اسرائیل میں سے ایک گواہ اسی طرح کی ایک (کتاب) کی گواہی دے چکا اور ایمان لے آیا اور تم نے سرکشی کی (تو تمہارے ظالم ہونے میں کیا شک ہے) بیشک خدا ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔ ⑩ (ف) اور کافر مومنوں سے کہتے ہیں کہ اگر یہ (دین) کچھ بہتر ہوتا تو یہ لوگ اس کی طرف ہم سے پہلے نہ دوڑ پڑتے اور جب وہ اس سے ہدایت یاب نہ ہوئے تو اب کہیں گے کہ یہ پرانا جھوٹ ہے ⑪ (ف) اور اس سے پہلے موسیٰؑ کی کتاب بطور رہنما کے تھی اور رحمت تھی اور یہ کتاب (یعنی قرآن) (اس کی) تصدیق کر رہا ہے۔ (حد:۱۱۱) تاکہ ظالموں کو ڈرائے اور نیکوکاروں کو خوشخبری سنائے۔ ⑫ (ف)

Marfat.com

إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿۱۳﴾
أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ خَالِدِينَ فِيهَا ۖ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿۱۴﴾ وَوَصَّيْنَا
الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ إِحْسَانًا ۖ حَمَلَتْهُ أُمُّهُ كُرْهًا وَوَضَعَتْهُ كُرْهًا ۖ
وَحَمْلُهُ وَفِصَالُهُ ثَلَاثُونَ شَهْرًا ۚ حَتَّىٰ إِذَا بَلَغَ أَشُدَّهُ وَبَلَغَ أَرْبَعِينَ سَنَةً
قَالَ رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَىٰ وَالِدَيَّ وَأَنْ
أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ وَأَصْلِحْ لِي فِي ذُرِّيَّتِي ۖ إِنِّي تُبْتُ إِلَيْكَ
وَإِنِّي مِنَ الْمُسْلِمِينَ ﴿۱۵﴾ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ أَحْسَنَ مَا عَمِلُوا
وَنَتَجَاوَزُ عَنْ سَيِّئَاتِهِمْ فِي أَصْحَابِ الْجَنَّةِ ۖ وَعْدَ الصِّدْقِ الَّذِي كَانُوا
يُوعَدُونَ ﴿۱۶﴾

بے شک جن لوگوں نے خدا کو اپنا آقا مان لیا اور پھر اس پر تندہی اور استقلال سے جمے رہے ان کو اس دنیا میں کسی قسم کا خوف وخطر لاحق نہیں ہوگا۔﴿۱۳﴾ (تذ۔۲:۲۲۳) یہی اہل جنت ہیں کہ ہمیشہ اس میں رہیں گے۔ (یہ) اس کا بدلہ (ہے) جو وہ کیا کرتے تھے۔﴿۱۴﴾ (ف) اور لوگو! ہم نے انسانوں کو حکم دے دیا ہے کہ ماں باپ کیساتھ حسن سلوک سے پیش آئے وہ فی الحقیقت اس سلوک کے مستحق بھی ہیں کیونکہ تکلیف اٹھا کر ہی اس کی ماں نے اس کو پیٹ میں رکھا اور دردناک اذیت کے بعد ہی اس کو جنا، پھر یہی نہیں بلکہ اس کا پیٹ میں رہنا اور اس کے دودھ کا چھوٹنا کہیں ڈھائی برس میں جا کر ختم ہوتا ہے (لیکن انسان وہ ناشکر اور احکام خدا سے باغی انسان ہے کہ ماں کی ان تکالیف کی کماحقہ پرواہ نہیں کرتا اور طفولیت کی نادانیوں اور کم عقلیوں میں مست رہ کر ماں باپ سے اینٹھتا اینٹھتا پھرتا ہے اور اس کے احسان کو کچھ خاطر میں نہیں لاتا۔ اس کو صحیح معنوں میں ہوش نہیں آئی)۔ جب تک کہ آخر کار وہ سن رشد وتمیز کے کمال کو پہنچ کر آپ چالیس برس کی عمر کا ہو جاتا ہے۔ پھر جب باپ بن کر خود ان تکالیف کو سننے لگتا ہے تو بزبان حال پکار اٹھتا ہے کہ اے میرے پروردگار مجھے اس بات کی توفیق دے کہ میں تیری ان نعمتوں کی صحیح معنوں میں قدر کروں جو تم نے مجھ پر طفولیت میں عطا کی تھیں اور آج کر رہا ہے اور جو میرے ماں باپ پر کی تھیں اور مجھے توفیق دے کہ میں وہ مناسب اعمال کروں جن سے تو راضی ہو جائے اور میری اولاد کو بھی (جو ہماری میاں بیوی کی تکالیف سے بے خبر ہے) مناسب راہ پر لا، میں تو اب چالیس برس کی غفلت کے بعد تیری ہی طرف لوٹ آیا ہوں اور صحیح معنوں میں تیرے احکام کو پر از حکمت سمجھ کر ان کو تسلیم کرتا ہوں۔﴿۱۵﴾ (تذ۔۱:۲۱۴) یہی لوگ ہیں جن کے اعمال نیک ہم قبول کریں گے اور ان کے گناہوں سے درگز فرمائیں گے اور (یہی) اہل جنت میں (ہونگے)۔ (یہ) سچا وعدہ (ہے) جو ان سے کیا جاتا ہے۔﴿۱۶﴾ (ف)

وَالَّذِيْ قَالَ لِوَالِدَيْهِ اُفٍّ لَّكُمَآ اَتَعِدٰنِنِيْٓ اَنْ اُخْرَجَ وَقَدْ خَلَتِ الْقُرُوْنُ
مِنْ قَبْلِيْ ۚ وَهُمَا يَسْتَغِيْثٰنِ اللّٰهَ وَيْلَكَ اٰمِنْ ۖ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ۚ فَيَقُوْلُ
مَا هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿١٧﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِيْٓ
اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿١٨﴾
وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا ۚ وَلِيُوَفِّيَهُمْ اَعْمَالَهُمْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿١٩﴾
وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَلَى النَّارِ ۭ اَذْهَبْتُمْ طَيِّبٰتِكُمْ فِيْ حَيَاتِكُمُ
الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا ۚ فَالْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ
تَسْتَكْبِرُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ تَفْسُقُوْنَ ﴿٢٠﴾ وَاذْكُرْ ع ۱۰ ۲
اَخَا عَادٍ ۭ اِذْ اَنْذَرَ قَوْمَهٗ بِالْاَحْقَافِ وَقَدْ خَلَتِ النُّذُرُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ
وَمِنْ خَلْفِهٖٓ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ۭ اِنِّىْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿٢١﴾
قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا لِتَاْفِكَنَا عَنْ اٰلِهَتِنَا ۚ فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿٢٢﴾

اور جس شخص نے اپنے ماں باپ سے کہا کہ اف اف! تم مجھے یہ بتاتے ہو کہ میں (زمین سے) نکالا جاؤں گا حالانکہ بہت سے لوگ مجھ سے پہلے گزر چکے ہیں اور وہ دونوں خدا کی جناب میں فریاد کرتے (ہوئے کہتے) تھے کہ کمبخت ایمان لا۔ خدا کا وعدہ سچا ہے تو کہنے لگا یہ تو پہلے لوگوں کی کہانیاں ہیں۔ ⑰ (ف) یہی وہ لوگ ہیں جن کے بارے میں جنوں اور انسانوں کی (دوسری) امتوں میں سے جو ان سے پہلے گزر چکیں عذاب کا وعدہ متحقق ہو گیا۔ بیشک وہ نقصان اٹھانے والے تھے۔ ⑱ (ف) اور سب کے لئے ان کے سعی وعمل کے مطابق درجے ہونگے اور تاکہ ان کو ان کی کوشش کا پورا اجر دے دیا جائے اور ان پر کوئی ظلم نہ کیا جائے گا۔ ⑲ (تذ۔۲:۶۵) اور جس دن کافر دوزخ کے سامنے کئے جائیں گے (تو کہا جائے گا کہ) تم اپنی دنیا کی زندگی میں لذتیں حاصل کر چکے اور ان سے متمتع ہو چکے سو آج تم کو ذلت کا عذاب ہے (یہ) اس کی سزا (ہے) کہ تم زمین میں ناحق غرور کرتے تھے اور اس کی کہ بدکرداری کرتے تھے۔ ⑳ (ف) یاد دلاؤ لوگوں کو قوم عاد کے بھائی کی بابت، جبکہ وہ ریتلے میدانوں میں اپنی قوم کو عذاب الٰہی سے ڈرا رہا تھا درآنحالیکہ ڈرانے والے ان کے آگے سے اور پیچھے سے اس سے پیشتر آچکے تھے۔ (یعنی کثرت سے آئے تھے) (تذ۔۲:۲۴) کہ خدا کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو مجھے تمہارے بارے میں بڑے دن کے عذاب کا ڈر لگتا ہے۔ ㉑ (ف) کہنے لگے کیا تم ہمارے پاس اس لئے آئے ہو کہ ہم کو ہمارے معبودوں سے پھیر دو۔ اگر سچے ہو تو جس چیز سے ہمیں=

قَالَ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ ۖ وَاُبَلِّغُكُمْ مَّآ اُرْسِلْتُ بِهٖ وَلٰكِنِّيْٓ اَرٰىكُمْ قَوْمًا
تَجْهَلُوْنَ ﴿۲۳﴾ فَلَمَّا رَاَوْهُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ اَوْدِيَتِهِمْ ۙ قَالُوْا هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا ۭ
بَلْ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِهٖ ۭ رِيْحٌ فِيْهَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۲۴﴾ تُدَمِّرُ كُلَّ شَيْءٍۢ بِاَمْرِ
رَبِّهَا فَاَصْبَحُوْا لَا يُرٰٓى اِلَّا مَسٰكِنُهُمْ ۭ كَذٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۲۵﴾
وَلَقَدْ مَكَّنّٰهُمْ فِيْمَآ اِنْ مَّكَّنّٰكُمْ فِيْهِ وَجَعَلْنَا لَهُمْ سَمْعًا وَّاَبْصَارًا
وَّاَفْـِٕدَةً ڮ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ سَمْعُهُمْ وَلَآ اَبْصَارُهُمْ وَلَآ اَفْـِٕدَتُهُمْ مِّنْ شَيْءٍ
اِذْ كَانُوْا يَجْحَدُوْنَ ۙ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَلَقَدْ ع
اَهْلَكْنَا مَا حَوْلَكُمْ مِّنَ الْقُرٰى وَصَرَّفْنَا الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۲۷﴾ فَلَوْلَا
نَصَرَهُمُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ قُرْبَانًا اٰلِهَةً ۭ بَلْ ضَلُّوْا عَنْهُمْ ۚ
وَذٰلِكَ اِفْكُهُمْ وَمَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۲۸﴾

= ڈراتے ہواسے ہم پر لے آؤ۔﴿۲۲﴾(ف) (انہوں نے) کہا کہ (اس کا) علم تو خدا ہی کو ہے اور میں تو جو (احکام) دے کر بھیجا گیا ہوں وہ تمہیں پہنچا رہا ہوں لیکن میں دیکھتا ہوں کہ تم لوگ نادانی میں پھنس رہے ہو۔﴿۲۳﴾(ف) پھر جب انہوں نے اس (عذاب کو) دیکھا کہ بادل (کی صورت میں) ان کے میدانوں کی طرف آرہا ہے تو کہنے لگے یہ تو بادل ہے جو ہم پر برس کر رہے گا (نہیں) بلکہ (یہ) چیز ہے جس کے لئے تم جلدی کرتے تھے۔یعنی آندھی جس مین درد دینے والا عذاب بھرا ہوا ہے۔﴿۲۴﴾(ف) ہر چیز کو اپنے پروردگار کے حکم سے تباہ کئے دیتی ہے تو وہ ایسے ہوگئے کہ ان کے گھروں کے سوا کچھ نظر ہی نہ آتا تھا۔گنہگار لوگوں کو ہم اسی طرح سزا دیا کرتے ہیں۔﴿۲۵﴾(ف) اور بالتحقیق اور بالضرور ہم نے ان کو ایسی (عمدہ) جگہ دی کہ ہم نے تم کو بھی ایسی (عمدہ) جگہ نہ دی تھی اور ان کو کان اور آنکھیں اور ذہن (بھی) دیئے لیکن نہ ان کے کانوں، نہ آنکھوں نہ ذہنوں نے ان کو فائدہ دیا جبکہ وہ خدا کی دی ہوئی (صحیفہ فطرت کی) آیات کا انکار کرتے تھے اور جن (آیات) کو وہ ہنسی مخول سمجھتے تھے وہی ان کے لئے باعث عذاب بن گئیں۔(گویا قانون خدا نہ سمجھنا باعث ہلاکت ہوا)۔﴿۲۶﴾(حد:۱۰۷)اور تمہارے اردگرد کی بستیوں کو ہم نے ہلاک کر دیا اور بار بار (اپنی) نشانیاں ظاہر کر دیں تاکہ وہ رجوع کریں۔﴿۲۷﴾(ف) تو جن کو ان لوگوں نے تقرب (خدا) کے سوا معبود بنایا تھا انہوں نے ان کی کیوں مدد نہ کی بلکہ وہ ان (کے سامنے) سے گم ہوگئے اور یہ ان کا جھوٹ تھا اور یہی وہ افتراء کیا کرتے تھے۔﴿۲۸﴾(ف)

وَاِذْ صَرَفْنَآ اِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ ۚ فَلَمَّا حَضَرُوْهُ قَالُوْٓا
اَنْصِتُوْا ۚ فَلَمَّا قُضِيَ وَلَّوْا اِلٰى قَوْمِهِمْ مُّنْذِرِيْنَ ﴿۲۹﴾ قَالُوْا يٰقَوْمَنَآ اِنَّا سَمِعْنَا
كِتٰبًا اُنْزِلَ مِنْ بَعْدِ مُوْسٰى مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ يَهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ
وَاِلٰى طَرِيْقٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۳۰﴾ يٰقَوْمَنَآ اَجِيْبُوْا دَاعِيَ اللّٰهِ وَاٰمِنُوْا بِهٖ يَغْفِرْ لَكُمْ
مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُجِرْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۳۱﴾ وَمَنْ لَّا يُجِبْ دَاعِيَ اللّٰهِ فَلَيْسَ
بِمُعْجِزٍ فِي الْاَرْضِ وَلَيْسَ لَهٗ مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءُ ۭ اُولٰۗىِٕكَ فِيْ ضَلٰلٍ
مُّبِيْنٍ ﴿۳۲﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَمْ يَعْيَ بِخَلْقِهِنَّ
بِقٰدِرٍ عَلٰٓي اَنْ يُّحْيِۦ الْمَوْتٰى ۭ بَلٰٓى اِنَّهٗ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۳۳﴾ وَيَوْمَ
يُعْرَضُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَلَي النَّارِ ۭ اَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ ۭ قَالُوْا بَلٰى وَرَبِّنَا ۭ
قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿۳۴﴾

اور جب ہم نے جنوں میں سے کئی شخص تمہاری طرف متوجہ کئے کہ قرآن سنیں، تو جب وہ اس کے پاس آئے تو (آپس میں) کہنے لگے کہ خاموش رہو۔ جب (پڑھنا) تمام ہوا تو اپنی برادری کے لوگوں میں واپس گئے کہ (ان کو) نصیحت کریں۔﴿۲۹﴾ (ف) کہنے لگے کہ اے قوم! ہم نے ایک کتاب سنی ہے جو موسیٰ کے بعد نازل ہوئی ہے۔ جو (کتابیں) اس سے پہلے (نازل ہوئی) ہیں ان کی تصدیق کرتی ہے (اور) سچا (دین) اور سیدھا رستہ بتاتی ہے۔﴿۳۰﴾ (ف) اے ہماری قوم! اس اللہ کی طرف بلانے والے کو قبول کرو، وہ تم کو عذاب الیم سے بچائیگا۔﴿۳۱﴾ (تک۔۱:۱۱:۳۶۱) اور جو شخص خدا کی طرف بلانے والے کی بات قبول نہ کرے گا تو وہ زمین میں (خدا کو) عاجز نہیں کر سکے گا اور نہ اس کے سوا اس کے حمایتی ہوں گے۔ یہ لوگ صریح گمراہی میں ہیں۔﴿۳۲﴾ (ف) کیا کافروں نے اس امر پر غور نہیں کیا کہ وہ اللہ جس نے آسمانوں اور زمین کی بیکراں مخلوق کو پیدا کیا اور پھر کروڑوں برس تک پیدا کرنے کے بعد بھی نہ تھکا، کیا وہ اتنا بھی نہیں کر سکتا کہ وہ مردوں کو زندہ کر دے۔ (تک۔۱:۱۱:۳۶۱) ہاں ہاں وہ ہر چیز پر قادر ہے۔﴿۳۳﴾ (ف) اور جس روز آگ کے سامنے کئے جائیں گے (اور کہا جائے گا) کیا یہ حق نہیں ہے؟ تو کہیں گے کیوں نہیں ہمارے پروردگار کی قسم (حق ہے) حکم ہوگا کہ تم جو (دنیا میں) انکار کیا کرتے تھے (اب) عذاب کے مزے چکھو۔﴿۳۴﴾ (ف)

Marfat.com

فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ أُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَلَا تَسْتَعْجِلْ لَهُمْ ۚ كَأَنَّهُمْ
يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوعَدُونَ لَمْ يَلْبَثُوا إِلَّا سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ ۚ بَلَاغٌ ۚ فَهَلْ
يُهْلَكُ إِلَّا الْقَوْمُ الْفَاسِقُونَ ﴿٣٥﴾ ع

اے محمدؐ! تو ان دردناک ایذاؤں کے متعلق جو تمہیں دے رہے ہیں صبر کرو اور جس طرح اولوالعزم پیغمبر کرتے آئے ہیں تو بھی برداشت کرتا جا اور ان پر عذاب لانے کی جلدی طلب نہ کر کیونکہ جس دن عذاب آ گیا تو ان کو مہلت نہ ملے گی اور صرف فاسق قوم ہی ہلاک ہوا کرتی ہے۔ ﴿۳۵﴾ (تک۔۱:۳۶۱)

آیاتها ۳۸ | ۴۷ سُورَۃُ مُحَمَّدٍ مَدَنِیَّۃٌ ۹۶ | رکوعاتها ۴

ترجمہ المشرقیؒ: ۲۶ آیات | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | ترجمہ مولانا جالندھریؒ: ۱۲ آیات

الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ أَضَلَّ أَعْمَالَهُمْ ﴿١﴾ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا
الصَّالِحَاتِ وَآمَنُوا بِمَا نُزِّلَ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَهُوَ الْحَقُّ مِنْ رَبِّهِمْ ۙ كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ
وَأَصْلَحَ بَالَهُمْ ﴿٢﴾ ذَٰلِكَ بِأَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا اتَّبَعُوا الْبَاطِلَ وَأَنَّ الَّذِينَ
آمَنُوا اتَّبَعُوا الْحَقَّ مِنْ رَبِّهِمْ ۚ كَذَٰلِكَ يَضْرِبُ اللَّهُ لِلنَّاسِ أَمْثَالَهُمْ ﴿٣﴾

جو لوگ خدا سے منکر ہو گئے اور انہوں نے لوگوں کو خدا کی راہ پر چلنے سے روکا ان کے تمام اعمال ضائع ہو گئے ﴿۱﴾ (تک۔۲:۹۲) اور جن لوگوں نے خدا کو اپنا حاکم تسلیم کیا اور پھر اس کے حکموں کو ماننے کی غرض سے مناسب اعمال کئے اور اس قانون پر عمل کیا جو محمد ﷺ پر اتارا گیا ہے اور وہی ان کے پروردگار کی طرف سے حقیقت ہے تو ایسے لوگوں کی بدحالیوں کو خدا دور کردیتا ہے ان کی دنیاوی حالت درست ہو جاتی ہے (اور وہ خوشحالی کے فلک الافلاک پر چڑھ جاتے ہیں)۔ ﴿۲﴾ (تک۔۲:۹۲:۹۳) یہ اس لئے کہ کافر لوگ (صحیفہ فطرت کو باطل اور بے حقیقت سمجھ کر) باطل کی متابعت کرتے ہیں اور ایمان دار لوگ (صحیفہ فطرت کو واحد حقیقت سمجھ کر) اپنے پروردگار کی طرف سے حق بات کے درپے رہتے ہیں۔ تو خدا اس طرح لوگوں کو سمجھانے کیلئے مثالیں بیان کرتا ہے۔ ﴿۳﴾ (تک۔۲:۹۳)

مع ۱۳ عند المتقدمین

فَاِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَضَرْبَ الرِّقَابِ ؕ حَتّٰٓى اِذَآ اَثْخَنْتُمُوْهُمْ فَشُدُّوا
الْوَثَاقَ ۙ فَاِمَّا مَنًّۢا بَعْدُ وَ اِمَّا فِدَآءً حَتّٰى تَضَعَ الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا ۛ۫ ۚ
ذٰلِكَ ۛؕ وَلَوْ يَشَآءُ اللّٰهُ لَانْتَصَرَ مِنْهُمْ ۙ وَلٰكِنْ لِّيَبْلُوَا بَعْضَكُمْ بِبَعْضٍ ؕ
وَ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَنْ يُّضِلَّ اَعْمَالَهُمْ ④ سَيَهْدِيْهِمْ وَ يُصْلِحُ
بَالَهُمْ ⑤ وَ يُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ عَرَّفَهَا لَهُمْ ⑥ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ
تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَ يُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ ⑦ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَتَعْسًا لَّهُمْ
وَ اَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ ⑧ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَرِهُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ ⑨
اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ
دَمَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ۫ وَلِلْكٰفِرِيْنَ اَمْثَالُهَا ⑩

(تو اے مسلمانو!) جب تم کافروں کے مقابلے میں آؤ تو ان کی گردنیں خوب مارو یہاں تک کہ جب تم ان کو خوب مغلوب کرلو تو ان کی مشکیں کس لو۔ پھر (ان کو زنجیروں میں جکڑنے کے بعد) یا ان پر احسان اور نیکی کرو (تاکہ وہ تمہارے ہو جائیں) یا تاوان لے لو یہاں تک کہ لڑائی ختم ہو جائے اور اگر اللہ مناسب سمجھتا تو ان سے انتقام لے لیتا لیکن وہ تم میں سے ایک دوسرے کی آزمائش کرتا ہے اور جو لوگ راہ خدا میں قتل ہو جاتے ہیں خدا ان کے عملوں کو ہرگز ضائع نہ کرے گا۔④ (تک۔۲:۹۳:۹۴) اور عنقریب ہی ان کو راہ دکھا کر ان کی دنیاوی حالت درست کر دے گا۔⑤ (تک۔۲:۹۴) بلکہ ان کو ان سرسبز زمین کے باغوں میں داخل کر دے گا جس کی حقیقت اس نے پہلے سے واضح کر دی ہے۔⑥ (تک۔۲:۹۴) اے ایماندارو! اگر تم (خدا کا رستہ دنیا میں قائم کرنے کیلئے) خدا کی مدد کرو گے تو وہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے قدم مضبوط کر دے گا۔⑦ (تک۔۲:۹۴) کافروں کو نری تباہی ہی تباہی ہے۔⑧ (تک۔۲:۹۴) یہ اس لئے کہ خدا نے جو چیز نازل فرمائی انہوں نے اس کو ناپسند کیا تو خدا نے بھی ان کے اعمال اکارت کر دیئے۔⑨ (ف) کیا یہ لوگ زمین میں چلے پھرے نہیں تاکہ (خود اپنی آنکھوں سے) دیکھ لیتے کہ ان لوگوں کا جو پہلے ہو گزرے ہیں کیا انجام ہوا۔ خدا نے ان کو ملیامیٹ کر دیا اور (خدا کے قانون کے منکروں یعنی) کافروں کیلئے اسی طرح کی مثالیں (سامنے موجود) ہیں۔⑩ (حد:۱۲۸)

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ مَوْلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاَنَّ الْكٰفِرِيْنَ لَا مَوْلٰى لَهُمْ ﴿۱۱﴾ اِنَّ اللّٰهَ
يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ ع ۱/۵
وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَتَمَتَّعُوْنَ وَيَاْكُلُوْنَ كَمَا تَاْكُلُ الْاَنْعَامُ وَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ﴿۱۲﴾
وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ هِيَ اَشَدُّ قُوَّةً مِّنْ قَرْيَتِكَ الَّتِيْٓ اَخْرَجَتْكَ ۚ اَهْلَكْنٰهُمْ
فَلَا نَاصِرَ لَهُمْ ﴿۱۳﴾ اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ كَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ
وَاتَّبَعُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ ﴿۱۴﴾ مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ؕ فِيْهَآ اَنْهٰرٌ مِّنْ مَّآءٍ
غَيْرِ اٰسِنٍ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهٗ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ
لِّلشّٰرِبِيْنَ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى ؕ وَلَهُمْ فِيْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ
وَمَغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ ؕ كَمَنْ هُوَ خَالِدٌ فِي النَّارِ وَسُقُوْا مَآءً حَمِيْمًا فَقَطَّعَ
اَمْعَآءَهُمْ ﴿۱۵﴾

یہ اس لئے کہ جو مومن ہیں ان کا خدا کارساز ہے اور کافروں کا کوئی کارساز نہیں۔ (۱۱) (ف) بے شک اللہ ایماندار اور عمل صالح والی قوم کو ان باغات میں داخل کرتا ہے جن کے نیچے دریا بہہ رہے ہونگے اور منکر قومیں اس دنیا میں اتنا ہی فائدہ اٹھاتی ہیں اور ان کو رزق بھی اتنا ہی ملتا ہے جتنا کہ مویشیوں کو اور ان کا ٹھکانا جہنم ہے۔ (یہاں مویشیوں سے مقابلہ کرنے سے صاف ظاہر ہے کہ جناتؐ دنیاوی ہیں، مویشیوں کی زندگی پوری غلامی کی زندگی ہے۔) (۱۲) (حد:۲۲۲) اور بہت سی بستیاں اور تمہاری بستی سے جس (کے باشندوں نے تمہیں وہاں) سے نکال دیا زور اور قوت میں کہیں بڑھ کر تھیں۔ ہم نے ان کا ستیاناس کر دیا اور ان کا کوئی مددگار نہ تھا۔ (۱۳) (ف) کیا وہ قوم جس کے پاس (راہ راست پر چلنے کا) واضح قانون ہو اس کے برابر ہو سکتی ہے جس کو اپنی بدعملی بھلی لگتی ہو اور جو خواہشات نفسانی میں پھنسی ہو۔ (۱۴) (تک۔۲:۹۴) خدا سے ڈرنے والو کو ایسے باغات ملیں گے جن میں دودھ اور شہد کی نہریں بہتی ہوں گی اور کافروں کو کھولتا ہوا پانی ملے گا جو ان کی آنتوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا۔ (تک۔۲:۹۴) جنت جس کا پرہیزگاروں سے وعدہ کیا جاتا ہے اس کی صفت یہ ہے کہ اس میں پانی کی نہریں ہیں جو بو نہیں کرے گا اور دودھ کی نہریں ہیں جس کا مزا نہیں بدلے گا اور شراب کی نہریں ہیں جو پینے والوں کیلئے (سراسر) لذت ہے اور شہد مصفا کی نہریں ہیں (جو حلاوت ہی حلاوت ہیں) اور وہاں ان کے لئے ہر قسم کے میوے ہیں اور ان کے پروردگار کی طرف سے مغفرت ہے۔ (کیا یہ پرہیزگار) ان کی طرح (ہو سکتے) ہیں جو ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے اور جن کو کھولتا ہوا پانی پلایا جائے گا تو ان کی انتڑیوں کو کاٹ ڈالے گا۔ (۱۵) (ف)

وَمِنْهُم مَّن يَسْتَمِعُ إِلَيْكَ ۚ حَتَّىٰ إِذَا خَرَجُوا مِنْ عِندِكَ قَالُوا لِلَّذِينَ أُوتُوا
الْعِلْمَ مَاذَا قَالَ آنِفًا ۚ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ طَبَعَ اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ وَاتَّبَعُوا
أَهْوَاءَهُمْ ﴿١٦﴾ وَالَّذِينَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى وَآتَاهُمْ تَقْوَاهُمْ ﴿١٧﴾ فَهَلْ يَنظُرُونَ
إِلَّا السَّاعَةَ أَن تَأْتِيَهُم بَغْتَةً ۖ فَقَدْ جَاءَ أَشْرَاطُهَا ۚ فَأَنَّىٰ لَهُمْ
إِذَا جَاءَتْهُمْ ذِكْرَاهُمْ ﴿١٨﴾ فَاعْلَمْ أَنَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللَّهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنبِكَ
وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ۗ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ وَمَثْوَاكُمْ ﴿١٩﴾ وَيَقُولُ ع ٢
الَّذِينَ آمَنُوا لَوْلَا نُزِّلَتْ سُورَةٌ ۚ فَإِذَا أُنزِلَتْ سُورَةٌ مُّحْكَمَةٌ وَذُكِرَ فِيهَا
الْقِتَالُ ۙ رَأَيْتَ الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ يَنظُرُونَ إِلَيْكَ نَظَرَ الْمَغْشِيِّ
عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ۖ فَأَوْلَىٰ لَهُمْ ﴿٢٠﴾ طَاعَةٌ وَقَوْلٌ مَّعْرُوفٌ ۚ فَإِذَا عَزَمَ
الْأَمْرُ فَلَوْ صَدَقُوا اللَّهَ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ﴿٢١﴾

اور ان میں بعض ایسے بھی ہیں جو تمہاری طرف کان لگائے رہتے ہیں یہاں تک کہ (سب کچھ سنتے ہیں لیکن) جب تمہارے پاس سے نکل کر چلے جاتے ہیں تو جن لوگوں کو علم (دین) دیا گیا ہے ان سے کہتے ہیں کہ (بھلا) انہوں نے ابھی کیا کہا تھا؟ یہی لوگ ہیں جن کے دلوں پر خدا نے مہر لگا رکھی ہے اور وہ اپنی خواہشوں کے پیچھے چل رہے ہیں۔ (۱۶) (ف) اور جو لوگ ہدایت یافتہ ہیں ان کو وہ ہدایت مزید بخشتا ہے اور پرہیزگاری عنایت کرتا ہے۔ (۱۷) (ف) اب تو یہ لوگ قیامت ہی کو دیکھ رہے ہیں کہ ناگہاں ان پر واقع ہو۔ سو اس کی نشانیاں (وقوع میں) آ چکی ہیں، پھر جب یہ قیامت ان پر ناگہاں آئے گی اور جب آ گئی تو نصیحت پکڑنے کی گنجائش کہاں ہوگی۔ (۱۸) (تک۔ ۲:۹۴) پس جان رکھو کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں اور اپنے گناہوں کی معافی مانگو اور (اور) مومن مردوں اور عورتوں کے لئے بھی۔ اور خدا تم لوگوں کے چلنے پھرنے اور ٹھہرنے سے واقف ہے۔ (۱۹) (ف) (مدینہ کے) مسلمان کہتے ہیں (کہ مدت ہوگئی ہے) کیوں (خدا کی طرف سے) کوئی سورت نہیں اتری۔ (ان کمزور ایمان والے لوگو پر ہم کیا بار بار سورتیں نازل کریں یہ تو وہ لوگ ہیں کہ) جب کوئی زبردست اور مضبوط سورت اترتی ہے اور اس میں جہاد بالسیف یاد دلایا جاتا ہے تو اے محمد ﷺ! تو ان لوگوں کو جن کے دلوں میں (بزدلی کی بیماری ہے) دیکھے گا کہ وہ تیری طرف اسی طرح دیکھتے ہیں جس طرح کہ وہ شخص کہ جس پر موت کی غشی طاری ہو، تو یہی موت ان کے لئے اچھی ہے۔ (۲۰) (تک۔ ۲:۱۶۴) ان کو چاہیے کہ بلا تامل حکموں کی اطاعت کریں اور عمل کے ذریعے اپنے دعووں کی تصدیق کریں تو ان کے لئے اچھا ہو۔ (۲۱) (تک۔ ۲:۹۴)

Marfat.com

فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ ﴿٢٢﴾
أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فَأَصَمَّهُمْ وَأَعْمَىٰ أَبْصَارَهُمْ ﴿٢٣﴾ أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ
الْقُرْآنَ أَمْ عَلَىٰ قُلُوبٍ أَقْفَالُهَا ﴿٢٤﴾ إِنَّ الَّذِينَ ارْتَدُّوا عَلَىٰ أَدْبَارِهِمْ مِنْ
بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدَى ۙ الشَّيْطَانُ سَوَّلَ لَهُمْ وَأَمْلَىٰ لَهُمْ ﴿٢٥﴾ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ
قَالُوا لِلَّذِينَ كَرِهُوا مَا نَزَّلَ اللَّهُ سَنُطِيعُكُمْ فِي بَعْضِ الْأَمْرِ ۖ وَاللَّهُ يَعْلَمُ
إِسْرَارَهُمْ ﴿٢٦﴾ فَكَيْفَ إِذَا تَوَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ يَضْرِبُونَ وُجُوهَهُمْ وَأَدْبَارَهُمْ ﴿٢٧﴾
ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمُ اتَّبَعُوا مَا أَسْخَطَ اللَّهَ وَكَرِهُوا رِضْوَانَهُ فَأَحْبَطَ أَعْمَالَهُمْ ﴿٢٨﴾ ع
أَمْ حَسِبَ الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ أَنْ لَنْ يُخْرِجَ اللَّهُ أَضْغَانَهُمْ ﴿٢٩﴾ وَلَوْ نَشَاءُ
لَأَرَيْنَاكَهُمْ فَلَعَرَفْتَهُمْ بِسِيمَاهُمْ ۚ وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ فِي لَحْنِ الْقَوْلِ ۚ وَاللَّهُ يَعْلَمُ
أَعْمَالَكُمْ ﴿٣٠﴾

اے منافقو! تم سے عجب نہیں کہ اگر تم حاکم ہو جاؤ تو ملک میں خرابی کرنے لگو اور اپنے رشتوں کو توڑ ڈالو۔﴿۲۲﴾(ف) یہی لوگ ہیں جن پر خدا نے لعنت کی ہے اور ان (کے کانوں) کو بہرا اور (ان کی) آنکھوں کو اندھا کر دیا ہے۔﴿۲۳﴾(ف) تو کیا یہ منکر لوگ قرآن (کے موضوعوں) پر سوچ بچار نہیں کرتے (کہ وہ کس قدر بلند پایہ مضامین ہیں) یا کیا ان کے ذہنوں پر تالے لگے ہیں (اور وہ سوچ ہی نہیں سکتے)۔﴿۲۴﴾(تک۔۱:۱۰۰) وہ لوگ جو روشن دلیل آئے پیچھے دین خدا سے مرتد ہو گئے، ان کو شیطان نے ان کا عمل بھلا کر دکھایا۔ (تک۔۲:۹۴) اور انہیں طول (عمر کا وعدہ) دیا۔﴿۲۵﴾(ف) تو یہ وہ (منافق) ہیں جو خدا کے (جہاد کے بارے میں) نازل شدہ حکموں کو ناپسند کر کے اپنے ساتھیوں سے کہتے رہتے ہیں کہ ہم عنقریب تمہارے ساتھ بعض امور میں شامل ہو جائیں گے۔ (تک۔۲:۹۴:۹۵) اور خدا ان کے پوشیدہ مشوروں سے واقف ہے۔﴿۲۶﴾(ف) تو اس دن کیا ہوگا جب خدا کی ربانی طاقتیں ان کے مونہوں اور پیٹھوں پر طمانچے مار رہی ہوں گی اور وہ ذلیل ہوں گے۔﴿۲۷﴾(تک۔۲:۹۵) یہ اس لئے کہ جس چیز سے خدا ناخوش ہے یہ اس کے پیچھے چلے اور اس کی خوشنودی کو اچھا نہ سمجھے تو اس نے بھی ان کے عملوں کو برباد کر دیا۔﴿۲۸﴾(ف) کیا وہ لوگ جن کے دلوں میں بیماری ہے یہ خیال کئے ہوئے ہیں کہ خدا ان کے کینوں کو ظاہر نہیں کرے گا۔﴿۲۹﴾(ف) اور اگر ہم چاہتے تو وہ لوگ تم کو دکھا بھی دیتے اور تم ان کے چہروں ہی سے پہچان لیتے اور تم انہیں (ان کے) انداز گفتگو ہی سے پہچان لو گے اور خدا تمہارے اعمال سے واقف ہے۔﴿۳۰﴾(ف)

Marfat.com

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتّٰى نَعْلَمَ الْمُجٰهِدِيْنَ مِنْكُمْ وَالصّٰبِرِيْنَ ۙ وَنَبْلُوَا
اَخْبَارَكُمْ ﴿۳۱﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَشَآقُّوا الرَّسُوْلَ
مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدٰى ۙ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْـًٔا ؕ وَسَيُحْبِطُ
اَعْمَالَهُمْ ﴿۳۲﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْٓا
اَعْمَالَكُمْ ﴿۳۳﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ مَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ
فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ﴿۳۴﴾ فَلَا تَهِنُوْا وَتَدْعُوْٓا اِلَى السَّلْمِ ۖ وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ ۖ
وَاللّٰهُ مَعَكُمْ وَلَنْ يَّتِرَكُمْ اَعْمَالَكُمْ ﴿۳۵﴾ اِنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ ؕ
وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا يُؤْتِكُمْ اُجُوْرَكُمْ وَلَا يَسْـَٔلْكُمْ اَمْوَالَكُمْ ﴿۳۶﴾ اِنْ
يَّسْـَٔلْكُمُوْهَا فَيُحْفِكُمْ تَبْخَلُوْا وَيُخْرِجْ اَضْغَانَكُمْ ﴿۳۷﴾

(اور اے مسلمانو! ہم تمہارے ایمان کو ضرور آزما کر رہیں گے، یہاں تک کہ تم میں سے جو لوگ ہماری حمایت میں دشمنوں سے لڑنے
والے اور مصائب کو برداشت کرنے والے ہیں ان کو ہم اچھی طرح معلوم کر لیں اور تاکہ تمہاری اصلی اور اندرونی حالت کو جانچ
لیں۔ ﴿۳۱﴾ (تذ۔ا:۱۱۸) یہ کافر لوگ جو سبیل خدا میں رکاوٹ بنے ہوئے ہیں اور رسول کی مخالفت پر اڑے ہیں خدا کو کوئی نقصان
نہیں پہنچا سکتے اور عنقریب ان کی تمام کوششیں اکارت ہوں گی) ﴿۳۲﴾ (تک۔۲:۹۵) اے ایمان والو! خدا کے اور رسول کے بالمشافہ
حکموں کی بے چون و چرا اطاعت کرو اور اپنے اعمال کو ضائع نہ کرو ﴿۳۳﴾۔ (تک۔۲:۹۵) کیونکہ جو لوگ منکر ہو گئے اور راہ خدا میں
رکاوٹ بنے رہے اور مر گئے درآنحالیکہ وہ منکر تھے تو ایسوں سے خدا ہرگز درگزر نہ کرے گا۔ ﴿۳۴﴾ (تک۔۲:۹۵) تو اے مسلمانو! (ان
منافقوں کی ریشہ دوانیوں کی وجہ سے) نرم نہ پڑ جاؤ اور کافروں کو صلح کی طرف نہ بلاؤ حالانکہ تم ہی غالب آکر رہو گے اور خدا
تمہارے ساتھ ہے اور تمہارے اعمال کو گھاٹے میں نہ رکھے گا۔ ﴿۳۵﴾ (تک۔۲:۹۵) یہ دنیاوی زندگانی تو ایک کھیل اور تماشا ہے۔ اگر
سچے دل سے ایمان لے آؤ گے اور قانون خدا سے ڈرتے رہو گے تو تمہیں تمہاری مزدوریاں پوری مل جائیں گی اور تم سے کچھ مانگا نہ
جائے گا۔ ﴿۳۶﴾ (تک۔۲:۹۵) اگر وہ تم سے مال طلب کرے اور تمہیں تنگ کرے اور تم بخل کرنے لگو اور وہ (بخل) تمہاری بدنیتی
ظاہر کر کے رہے۔ ﴿۳۷﴾ (ف)

Marfat.com

هٰۤاَنۡتُمۡ هٰۤؤُلَآءِ تُدۡعَوۡنَ لِتُنۡفِقُوۡا فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰهِ ۚ فَمِنۡكُمۡ مَّنۡ یَّبۡخَلُ ۚ وَمَنۡ
یَّبۡخَلۡ فَاِنَّمَا یَبۡخَلُ عَنۡ نَّفۡسِهٖ ؕ وَاللّٰهُ الۡغَنِیُّ وَاَنۡتُمُ الۡفُقَرَآءُ ۚ وَاِنۡ
تَتَوَلَّوۡا یَسۡتَبۡدِلۡ قَوۡمًا غَیۡرَكُمۡ ۙ ثُمَّ لَا یَكُوۡنُوۡۤا اَمۡثَالَكُمۡ ﴿۳۸﴾ ع

اس وقت تم کو بلایا جا رہا ہے کہ خدا کی راہ کو جہاد بالسیف سے قائم کرنے کیلئے اپنے مال خرچ کرو تو جو بخل کرتا ہے وہ دراصل اپنے نفس سے بخل کرتا ہے اور خدا تو خزانوں کا مالک ہے اور تم ہی محتاج ہو لیکن اگر تم روگردان ہو گئے تو سمجھ لو کہ خدا کسی دوسری قوم کو تم پر لا بٹھائے گا (جو تم کو غلام بنا لے گی اور ذل و مسکنت کے گڑھے میں دھکیل کر رہے گی) اور وہ تم جیسی (بزدل، نافرمان اور منافق) نہ ہو گی۔ ﴿۳۸﴾ (تک۔۲:۹۵)

۴۸ سُوۡرَةُ الۡفَتۡحِ مَدَنِیَّةٌ ۱۰۰

اٰیَاتُهَا ۲۹ — رُکُوۡعَاتُهَا ۴

ترجمہ المشرقیؒ: ۲۷ آیات — ترجمہ مولانا جالندھریؒ: ۲ آیات

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اِنَّا فَتَحۡنَا لَكَ فَتۡحًا مُّبِیۡنًا ﴿۱﴾ لِّیَغۡفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنۡ ذَنۡۢبِكَ وَمَا
تَاَخَّرَ وَیُتِمَّ نِعۡمَتَهٗ عَلَیۡكَ وَیَهۡدِیَكَ صِرَاطًا مُّسۡتَقِیۡمًا ﴿۲﴾ وَّیَنۡصُرَكَ اللّٰهُ
نَصۡرًا عَزِیۡزًا ﴿۳﴾ هُوَ الَّذِیۡۤ اَنۡزَلَ السَّكِیۡنَةَ فِیۡ قُلُوۡبِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ لِیَزۡدَادُوۡۤا اِیۡمَانًا
مَّعَ اِیۡمَانِهِمۡ ؕ وَلِلّٰهِ جُنُوۡدُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِیۡمًا حَكِیۡمًا ﴿۴﴾

اے (محمد ﷺ! درحقیقت ہم نے (حدیبیہ کا صلحنامہ کرا کے) تم کو (کفار مکہ پر (کھلی فتح دی۔ ﴿۱﴾ (تک۔۲:۲۵۴) (اور یہ فتح ہی نہیں بلکہ ایک رو سے اس کا پیش خیمہ ہے کہ کفار مکہ سے پہلی بار تمہاری جماعت کی طاقت منوا کر) خدا تمہاری (جماعت کی) پچھلی (انیس سال کی) واماندگیوں بلکہ آگے آنے والی کمزوریوں سے بھی درگزر کرے اور تم پر اپنی نعمتیں پوری کرنے (کی ابتداء کر) دے اور تجھے (غلبے اور تمکن فی الارض کے) راہ راست پر (ابھی سے) چلا دے۔ ﴿۲﴾ (تک۔۲:۲۵۴) اور عظیم الشان مدد دے۔ ﴿۳﴾ (تک۔۲:۲۵۴) وہی خدا ہے جس نے مومنوں کے دلوں میں (اس صلح کے بارے میں) اطمینان ڈال دیا تاکہ ان کا (تمہاری فراست پر) ایمان پہلے سے بھی زیادہ ہو جائے اور خدا کے قبضہ میں تو آسمانوں اور زمین کے تمام لشکر ہیں (وہ کمزور سے کمزور جماعت کی اگر مناسب سمجھے مدد کر سکتا ہے) اور وہی بڑا علم اور حکمت والا خدا ہے۔ ﴿۴﴾ (تک۔۲:۲۵۴)

لِّيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا
وَيُكَفِّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ ۭ وَكَانَ ذٰلِكَ عِنْدَ اللّٰهِ فَوْزًا عَظِيْمًا ۙ ﴿۵﴾ وَّيُعَذِّبَ
الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ الظَّاۗنِّيْنَ بِاللّٰهِ ظَنَّ
السَّوْءِ ۭ عَلَيْهِمْ دَاۗىِٕرَةُ السَّوْءِ ۚ وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ وَاَعَدَّ لَهُمْ
جَهَنَّمَ ۭ وَسَاۗءَتْ مَصِيْرًا ﴿۶﴾ وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ
وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿۷﴾ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا
وَّنَذِيْرًا ۙ ﴿۸﴾ لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ ۭ وَتُسَبِّحُوْهُ
بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ﴿۹﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ ۭ يَدُ اللّٰهِ
فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ ۚ فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰي نَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ اَوْفٰى
بِمَا عٰهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۱۰﴾ ع ۱۰ / ۹

(یہ صلح نامہ اس امر کا پیش خیمہ ہے) تاکہ ایمان والے مردوں اور عورتوں کو ان سر سبز باغوں کی ہمیشہ کیلئے بادشاہت عطا کرے جس کے میدانوں میں دریا بہہ رہے ہیں اور ان کی اجتماعی بد حالیاں دور کرے اور یہ خدا کے نزدیک بڑی کامیابی ہے۔﴿۵﴾ (تک۔۲:۲۵۴) نیز یہ کہ منافق مردوں اور عورتوں اور مشرک مردوں اور عورتوں کو جو اللہ کے (جزا دینے کے) متعلق بدگمان ہیں اور خود برائی کے چکر میں پڑے ہیں (ذلیل اور رسوا کرے) خدا نے ان پر غضب نازل کیا ہے اور لعنت بھیجی ہے اور ان کے لئے جہنم تیار کر رکھا ہے۔ (تک۔۲:۲۵۴) اور وہ بری جگہ ہے۔﴿۶﴾ (ف) اور آسمانوں اور زمین کے لشکر خدا ہی کے ہیں اور خدا غالب (اور) حکمت والا ہے۔﴿۷﴾ (ف) اے محمد ﷺ! ہم نے فی الحقیقت تم کو (خدا کی خدائی کا زندہ) گواہ، (کھلے طور پر تمکن فی الارض اور سلامتی کی) خوشخبری دینے والا اور (ہلاکت کے جہنم سے) ڈرانے والا بنا بھیجا ہے۔﴿۸﴾ (تک۔۲:۲۵۴) تاکہ تم خدا پر سچے دل سے ایمان لاؤ اور اس کے رسول پر اور اس کی مدد کرو اور اس کی تعظیم کرو اور صبح و شام اس کی تحمید و تقدیس کرو۔﴿۹﴾ (تک۔۲:۲۵۴۔۲۵۵) جو لوگ (اس خبر آنے کے بعد کہ کفار مکہ نے عثمان بن عفان سفیر جو رسول نے صلح کی گفتگو کیلئے بھیجا تھا قتل کر دیا ہے) تجھ سے (مرنے مارنے کی) بیعت کر رہے ہیں وہ دراصل خدا سے بیعت کر رہے ہیں۔ خدا کا ہاتھ (دراصل) ان کے ہاتھوں پر ہے (صرف تمہارا ہی نہیں) پھر جو اس عہد و پیمان کو توڑ دے گا اس کا وبال اپنی جان پر ہوگا اور جس نے اس کو پورا کیا تو خدا اس کو عنقریب اجر عظیم دے گا۔﴿۱۰﴾ (تک۔۲:۲۵۵)

سَيَقُوْلُ لَكَ الْمُخَلَّفُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ شَغَلَتْنَآ اَمْوَالُنَا وَاَهْلُوْنَا فَاسْتَغْفِرْ
لَنَا ۚ يَقُوْلُوْنَ بِاَلْسِنَتِهِمْ مَّا لَيْسَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ ۭ قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ لَكُمْ
مِّنَ اللّٰهِ شَيْئًا اِنْ اَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ نَفْعًا ۭ بَلْ كَانَ اللّٰهُ بِمَا
تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ۝۱۱ بَلْ ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّنْقَلِبَ الرَّسُوْلُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ اِلٰٓى
اَهْلِيْهِمْ اَبَدًا وَّزُيِّنَ ذٰلِكَ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَظَنَنْتُمْ ظَنَّ السَّوْءِ ښ وَكُنْتُمْ
قَوْمًۢا بُوْرًا ۝۱۲ وَمَنْ لَّمْ يُؤْمِنْ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَاِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ
سَعِيْرًا ۝۱۳ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ
يَّشَاۗءُ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝۱۴

(اے محمد ﷺ! بدوؤں میں سے) وہ لوگ جو (تمہاری مکہ کی طرف چلنے کی عام دعوت کے باوجود تمہارے ساتھ نہ گئے اور قریش مکہ سے ڈر کر) پیچھے رہ گئے وہ تمہیں کہیں گے کہ ہم کو مال اور اولاد کی مشغولیت نے تمہارے ساتھ چلنے نہ دیا اس لئے اب ہمارے گناہوں کی خدا سے معافی مانگ۔ وہ دراصل زبانوں سے وہ بات کہہ رہے ہیں جو ان کے دلوں میں نہیں۔ ان کو کہہ دو (بہانہ بازو!) اگر خدا تمہیں کوئی نقصان یا فائدہ پہنچانے کا ارادہ کرے تو کون ہے جو اس کو تم سے ہٹا رکھنے کا اختیار رکھتا ہے یوں تو خدا تمہارے عمل سے پورے طور پر واقف ہے۔ (۱۱) (تک۔۲:۲۵۵) تم نے تو یہ سمجھ لیا تھا کہ (اگر رسول مکہ کی طرف حج کرنے کی نیت سے گیا تو) نہ وہ نہ اس کے ساتھی مسلمان کبھی واپس اپنے گھروں کو لوٹیں گے (بلکہ کفار مکہ ان کو وہیں کھیت کر دینگے) اور تمہارا یہ گمان تمہارے دلوں کو اچھا لگتا رہا حالانکہ تم نے انتہائی بدگمانی کی تھی اور تم وہ قوم ہو گئے جس کی سزا ہلاکت ہے۔ (۱۲) (تک۔۲:۲۵۵) جو شخص خدا پر اور اس کے پیغمبر پر ایمان نہ لائے۔ (ف) ہم نے ایسے کافروں کیلئے جہنم تیار کر رکھا ہے۔ (۱۳) (تک۔۲:۲۵۵) اور آسمانوں اور زمین کی بادشاہی خدا ہی کی ہے۔ وہ جسے چاہے بخشے اور جسے چاہے سزا دے اور خدا بخشنے والا مہربان ہے۔ (۱۴) (ف)

Marfat.com

سَيَقُولُ الْمُخَلَّفُونَ إِذَا انْطَلَقْتُمْ إِلَىٰ مَغَانِمَ لِتَأْخُذُوهَا ذَرُونَا
نَتَّبِعْكُمْ ۖ يُرِيدُونَ أَنْ يُبَدِّلُوا كَلَامَ اللَّهِ ۚ قُلْ لَنْ تَتَّبِعُونَا كَذَٰلِكُمْ
قَالَ اللَّهُ مِنْ قَبْلُ ۖ فَسَيَقُولُونَ بَلْ تَحْسُدُونَنَا ۚ بَلْ كَانُوا لَا يَفْقَهُونَ
إِلَّا قَلِيلًا ﴿١٥﴾ قُلْ لِلْمُخَلَّفِينَ مِنَ الْأَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ إِلَىٰ قَوْمٍ أُولِي
بَأْسٍ شَدِيدٍ تُقَاتِلُونَهُمْ أَوْ يُسْلِمُونَ ۖ فَإِنْ تُطِيعُوا يُؤْتِكُمُ اللَّهُ أَجْرًا
حَسَنًا ۖ وَإِنْ تَتَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّيْتُمْ مِنْ قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ﴿١٦﴾
لَيْسَ عَلَى الْأَعْمَىٰ حَرَجٌ وَلَا عَلَى الْأَعْرَجِ حَرَجٌ وَلَا عَلَى الْمَرِيضِ حَرَجٌ ۗ
وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۖ
وَمَنْ يَتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ عَذَابًا أَلِيمًا ﴿١٧﴾

(یہ بدلوگ تو وہ بدقماش لوگ ہیں کہ) اگر کسی آئندہ موقع پر مال غنیمت پر قبضہ کرنے کیلئے تم چل پڑو تو یہ (فوراً) کہہ دینگے کہ چھوڑو ہم بھی تمہارے ساتھ چلیں۔ وہ تو چاہتے ہیں کہ (ان کے خلاف) اللہ کا فیصلہ کسی نہ کسی بہانے سے بدل دیں۔(اے محمد ﷺ!) انہیں کہہ دو کہ تم (اس وقت) ہرگز ہمارے ساتھ نہ چلو گے (یعنی ہم تمہیں مال غنیمت لینے کے وقت ہرگز ساتھ نہ لے جائیں گے) یہی خدا کا قول اس سے پہلے (لوگوں کیلئے) تھا۔تو پھر یہ لوگ کہیں گے کہ تم لوگ تو ہم سے حسد کرتے ہو (کہ مال غنیمت میں حصہ نہیں دیتے۔ان کو کہو کہ) تمہاری سمجھ ہی بہت ناقص ہے۔ ﴿١٥﴾ (تک۔۲:۲۵۵) (اے محمد ﷺ!) ان پیچھے رہ جانے والے بدوؤں کو کہہ دو کہ (تم جوٹوٹی پھوٹی مسلمانی کا دعویٰ رسول سے کرتے ہو اور وقت پر قریش مکہ کے ڈر سے پیچھے رہ جاتے ہو اور رسول کو چھوڑ دیتے ہو) عنقریب تم کو ایک خوفناک طور پر طاقتور قوم سے مقابلے کیلئے بلایا جائے گا تا کہ تم ان سے اس وقت تک قتال بالسیف کرو کہ مسلمان ہو جائیں تو اگر تم حکم مان لو گے خدا تم کو اس کا عمدہ اجر دے گا اور اگر روگردانی کرو گے جیسا کہ تم نے پہلے کی تو تمہیں دردناک عذاب دے گا۔ ﴿١٦﴾ (تک۔۲:۲۵۶) ہاں البتہ اندھے، لنگڑے اور بیمار لوگ اس حکم سے مستثنیٰ ہیں۔جس نے اللہ اور رسول کی اطاعت کی ان کو سرسبز اور سیراب ملکوں کی بادشاہت عطا فرمائے گا۔ (تک۔۲:۲۵۶) جن کے تلے نہریں بہہ رہی ہیں اور جو روگردانی کرے گا اسے بُرے دکھ کی سزا دے گا۔ ﴿١٧﴾ (ف)

Marfat.com

لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ
مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا ﴿۱۸﴾ وَّمَغَانِمَ
كَثِيْرَةً يَّاْخُذُوْنَهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿۱۹﴾ وَعَدَكُمُ اللّٰهُ مَغَانِمَ
كَثِيْرَةً تَاْخُذُوْنَهَا فَعَجَّلَ لَكُمْ هٰذِهٖ وَكَفَّ اَيْدِيَ النَّاسِ عَنْكُمْ ۚ
وَلِتَكُوْنَ اٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَيَهْدِيَكُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ﴿۲۰﴾ وَّاُخْرٰى لَمْ
تَقْدِرُوْا عَلَيْهَا قَدْ اَحَاطَ اللّٰهُ بِهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا ﴿۲۱﴾
وَلَوْ قٰتَلَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوَلَّوُا الْاَدْبَارَ ثُمَّ لَا يَجِدُوْنَ وَلِيًّا وَّلَا
نَصِيْرًا ﴿۲۲﴾ سُنَّةَ اللّٰهِ الَّتِيْ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ ۖۚ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ
تَبْدِيْلًا ﴿۲۳﴾ وَهُوَ الَّذِيْ كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ
مَكَّةَ مِنْ بَعْدِ اَنْ اَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا ﴿۲۴﴾

بے شک خدا ان ایمانداروں سے راضی ہوگیا جو درخت کے نیچے (حدیبیہ کے میدان میں) تم سے (مارنے مرنے کی) بیعت کر رہے تھے۔ وہ ان کی بے اطمینانی کو جو ان کے دلوں میں تھی جان چکا تھا۔ پھر اس نے ان کو اطمینان دیا اور فتح بھی جلد ہی دے دی۔﴿۱۸﴾ (تک۔۲:۲۵۷) اور اس کے علاوہ کثرت سے مال غنیمت جو وہ (عنقریب) لے لیں گے اور خدا بڑا غالب اور حکمت والا خدا ہے۔﴿۱۹﴾ (تک۔۲:۲۵۷) خدا نے تم سے کثیر مال غنیمت کا وعدہ کرلیا ہے جس کو تم عنقریب لے لوگے تو جلد ہی اس نے تمہیں سردست یہ (قریبی) فتح (صلح حدیبیہ کی صورت میں) دے دی اور دشمن کے ہاتھ تم سے روکے رکھے اور یہ اس لئے بھی کہ ایمانداروں کے لئے یہ (چھوٹی سی فتح خدا کی تائید کی) نشانی بن جائے اور تاکہ وہ تمہیں راہ راست کی طرف لے جائے۔﴿۲۰﴾ (تک۔۲۰:۲۵۷) اور دوسری فتح (فتح مکہ) جس پر تم ابھی قادر نہیں ہوئے وہ بھی خدا کے حیطہ اقتدار میں ہے (تک۔۲:۲۵۷) اور خدا ہر چیز پر قادر ہے۔﴿۲۱﴾ (ف) اور (اے محمد ﷺ! خوب سمجھ رکھو کہ) اگر یہ کافر تم سے جنگ کرینگے تو یقین ہے کہ وہی پیٹھ پھیریں گے اور پھر ان کا کوئی والی اور مددگار نہ ہوگا۔﴿۲۲﴾ (تک:۲:۲۵۸) یہ منکرین خدا کی شکست اور ایمان والوں کی فتح و نصرت ہی خدا کا وہ قانون جاریہ ہے جو روز اول سے چلا آیا ہے اور اے محمد ﷺ! تم خدا کے قانون میں کوئی رد و بدل ہرگز نہ پاؤ گے۔﴿۲۳﴾ (تذ۔۲:۱۹۸) خدا وہی ہے کہ جس نے وادی مکہ میں (جبکہ تم ڈیڑھ ہزار کی تعداد میں عمرہ کرنے کی نیت سے رسول کے ساتھ گئے تھے) ان کے ہاتھ تم سے اور تمہارے ہاتھ ان سے روکے اور ہٹائے رکھے (اور فریقین میں لڑائی نہ ہونے دی) بعد اس کے کہ (صلح حدیبیہ کے عہد نامے کے ذریعہ سے ہی) اس نے تمکو کفار مکہ پر غالب کر دیا تھا اور اللہ تمہارے اعمال کو انتہائی غور سے دیکھ رہا ہے۔﴿۲۴﴾ (تک۔۲:۲۵۸)

Marfat.com

هُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْهَدْيَ مَعْكُوْفًا اَنْ
يَّبْلُغَ مَحِلَّهٗ ؕ وَلَوْلَا رِجَالٌ مُّؤْمِنُوْنَ وَنِسَآءٌ مُّؤْمِنٰتٌ لَّمْ تَعْلَمُوْهُمْ
اَنْ تَطَئُوْهُمْ فَتُصِيْبَكُمْ مِّنْهُمْ مَّعَرَّةٌۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ لِيُدْخِلَ اللّٰهُ فِيْ
رَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۚ لَوْ تَزَيَّلُوْا لَعَذَّبْنَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابًا
اَلِيْمًا ﴿۲۵﴾ اِذْ جَعَلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ
الْجَاهِلِيَّةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَلْزَمَهُمْ
كَلِمَةَ التَّقْوٰى وَكَانُوْٓا اَحَقَّ بِهَا وَاَهْلَهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ﴿۲۶﴾ ع ۹ ۱۱
لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّءْيَا بِالْحَقِّ ۚ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ
اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ ۙ مُحَلِّقِيْنَ رُءُوْسَكُمْ وَمُقَصِّرِيْنَ ۙ لَا تَخَافُوْنَ ؕ فَعَلِمَ مَا لَمْ
تَعْلَمُوْا فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ فَتْحًا قَرِيْبًا ﴿۲۷﴾

یہ کافر وہی تو ہیں جنہوں نے حدیبیہ کے میدان میں تم کو مسجد حرام (کی زیارت) سے روکے رکھا اور قربانی کے اونٹوں کو (جو رسول خدا ساتھ لے گئے تھے) اپنی قربان گاہ تک جانے سے روک دیا اور اگر مکہ کی سرزمین میں کئی کمزور اور بے بس مسلمان مرد اور عورتیں نہ ہوتیں جن کو تم نہ جانتے تھے کہ کفار سے جنگ ہو جانے کی صورت میں تم ان کو کفار مکہ کے ظلم کے ذریعے سے نادانستہ پامال کر دیتے اور پھر ان کے کچلے جانے کی وجہ سے تم کو سخت خرابی لاحق ہوتی (تو تم ضرور کفار مکہ سے حدیبیہ کے میدان میں ہی دست بدست جنگ کر کے ان کو بھگا دیتے اور تم کو لڑائی سے رک جانے کا حکم نہ دیا جاتا)۔ (تمہیں لڑائی سے اس لئے روکا گیا) تاکہ خدا اپنی رحمت میں جس کو مناسب سمجھے داخل کر لے اور اگر کفار مکہ ان (بے کس اور بے بس مسلمانوں) سے (جو مکہ میں رہتے تھے) الگ ہو جاتے تو ہم (تمہاری جنگ ان سے کرا کر) ان کو دردناک عذاب دیتے۔ ﴿۲۵﴾ (تک۔۲:۲۵۸:۲۵۹) یہ وہ وقت تھا کہ کفار مکہ نے اپنے دلوں میں جاہلیت کی ضد ٹھان لی تھی کہ ہم کسی صورت میں مسلمانوں کو مکہ میں داخل نہ ہونے دینگے (اور وہ تم سے بہر صورت جنگ کرنے کو تیار تھے کہ دل کی بھڑاس نکالیں) پھر اللہ نے مومنوں اور رسول پر اطمینان نازل کر دیا اور ان پر (ضدی دشمن سے) بچ کر نکل جانے کی بات لازمی کر دی کیونکہ وہ اس کے سب سے زیادہ مستحق تھے اور اس کے اہل بھی تھے۔ (تک۔۲:۲۵۹) اور خدا ہر چیز سے خبردار ہے۔ ﴿۲۶﴾ (ف) اے مسلمانو! اللہ نے رسول کا وہ خواب سچ کر دکھایا کہ ہم ضرور اگر اللہ نے چاہا (اب کے سال نہ سہی اگلے سال) مسجد حرام میں پرامن طور پر اپنے سر منڈاتے ہوئے اور بال کتراتے ہوئے بے خوف وخطر داخل ہونگے تو خدا وہ کچھ جانتا ہے جو تم نہ جانتے تھے۔ اس لئے خدا نے اسی سال تم کو (سیاسی) فتح دے دی۔ ﴿۲۷﴾ (تک۔۲:۲۵۹)

Marfat.com

هُوَ الَّذِیۡۤ اَرۡسَلَ رَسُوۡلَهٗ بِالۡهُدٰی وَدِیۡنِ الۡحَقِّ لِیُظۡهِرَهٗ عَلَی الدِّیۡنِ کُلِّهٖ ؕ
وَکَفٰی بِاللّٰهِ شَهِیۡدًا ﴿۲۸﴾ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِیۡنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَی الۡکُفَّارِ
رُحَمَآءُ بَیۡنَهُمۡ تَرٰىهُمۡ رُکَّعًا سُجَّدًا یَّبۡتَغُوۡنَ فَضۡلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضۡوَانًا ۫ سِیۡمَاهُمۡ
فِیۡ وُجُوۡهِهِمۡ مِّنۡ اَثَرِ السُّجُوۡدِ ؕ ذٰلِکَ مَثَلُهُمۡ فِی التَّوۡرٰىةِ ۚۖۛ وَمَثَلُهُمۡ
فِی الۡاِنۡجِیۡلِ ۚ۟ۛ کَزَرۡعٍ اَخۡرَجَ شَطۡـَٔهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسۡتَغۡلَظَ فَاسۡتَوٰی عَلٰی
سُوۡقِهٖ یُعۡجِبُ الزُّرَّاعَ لِیَغِیۡظَ بِهِمُ الۡکُفَّارَ ؕ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا
الصّٰلِحٰتِ مِنۡهُمۡ مَّغۡفِرَةً وَّاَجۡرًا عَظِیۡمًا ﴿۲۹﴾

معانقة ۱۵ عند المتأخرین

ع ۴ / ۱۲

(لوگو! تمہارا پروردگار) وہ پاک ذات ہے جس نے اپنے رسول کو (خاص اپنی طرف سے) خاص الخاص ہدایت اور (صحیفہ فطرت کا) برحق دین دے کر صرف اس غرض و غایت کیلئے بھیجا کہ وہ دین باقی سب دینوں پر (اسی طرح) غالب آجائے (جس طرح کہ ہر باطل پر سچائی غالب آجاتی ہے) اور اس امر کیلئے (کہ یہ خدا کا دین کیونکر باطل پر غالب آجائے گا) خدا کا گواہ ہونا کافی ہے۔ (تک۔۲:۲۶۰)۔ ﴿۲۸﴾ (حد:۱۸۲) (لوگو! یاد رکھو کہ) محمد ﷺ خدائے عالمیاں کی طرف سے بھیجا ہوا شخص ہے اور جو لوگ (اس کے دین کو صحیح معنوں میں ترقی کے فلک الافلاک تک لے جانے والا دین سمجھ کر) اس کے ساتھ ہو چکے ہیں (وہ اس عظیم الشان عزم اور استقلال کے مالک ہیں کہ) ان لوگوں پر جو خدا کے (قانون اور صحیفہ فطرت کے) منکر ہیں انتہائی طور پر سخت ہیں (اور ان کو مٹا کر رہیں گے) (اور اسی طرح) وہ آپس میں انتہائی طور پر رحم والے (کیونکہ ان سب کا منتہائے نظر ایک ہے)۔ تو ان کو دیکھ رہا ہے کہ وہ (خدا کے ہر حکم پر) تن بہ تسلیم اور سر بسجود ہیں وہ (خدا سے ایک ایسی چیز کی) تجسس اور تلاش میں ہیں اور وہ اللہ کی طرف سے (قوم پر) دنیاوی انعامات کی بارش اور (پھر فضل خدا کی وجہ سے) اللہ کی خوشنودی ہے۔ ان کی علامت یہ ہے کہ ان کے چہروں سے ہی تسلیم کے آثار عیاں ہیں۔ یہی ان کی وہ تصویر بھی جو تورات میں بیان کر دی گئی تھی اور یہی ان کی نشانی انجیل میں واضح ہے (یہ وہ عظیم الشان لوگ ہیں جو) مثل ایک کھیتی ہیں جس نے (پہلے) اپنی (چھوٹی سی) کونپل نکالی پھر اس کو طاقتور کر دیا۔ پھر وہ موٹی ہوگئی، پھر اپنی ڈنڈی پر خوب قائم ہوگئی اور کسانوں کو (جنوں نے بیج بویا تھا) خوش کرنے لگی تاکہ منکر لوگ اس کو دیکھ کر (سخت ترین) غصے میں آجائیں۔ (یاد رکھو کہ) اللہ ان میں سے ایمان والی قوم سے جنہوں نے (خدا کے منتہا کو سامنے رکھ کر) مناسب اعمال کیے ان کی واماندگیوں پر پردہ پوشی کا وعدہ کر رکھا ہے اور (اس کے علاوہ) ایک بہت بڑے عظیم الشان اجر کا وعدہ (جو بادشاہت زمین کی صورت میں ہوگا)۔ ﴿۲۹﴾ (تک۔۲:۲۶۰۔۲۶۱)۔ (حد:۱۸۲)

آیاتھا ۱۸ ۴۹ سُورَۃُ الحُجُرٰتِ مَدَنِیَّۃٌ ۱۱۲ رکوعاتھا ۲

ترجمہ المشرقیؒ: ۱۸ آیات

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تُقَدِّمُوۡا بَیۡنَ یَدَیِ اللّٰہِ وَ رَسُوۡلِہٖ وَ اتَّقُوا اللّٰہَ ؕ
اِنَّ اللّٰہَ سَمِیۡعٌ عَلِیۡمٌ ۞ ١ یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَرۡفَعُوۡۤا اَصۡوَاتَکُمۡ فَوۡقَ
صَوۡتِ النَّبِیِّ وَ لَا تَجۡہَرُوۡا لَہٗ بِالۡقَوۡلِ کَجَہۡرِ بَعۡضِکُمۡ لِبَعۡضٍ اَنۡ تَحۡبَطَ
اَعۡمَالُکُمۡ وَ اَنۡتُمۡ لَا تَشۡعُرُوۡنَ ۞ ٢ اِنَّ الَّذِیۡنَ یَغُضُّوۡنَ اَصۡوَاتَہُمۡ
عِنۡدَ رَسُوۡلِ اللّٰہِ اُولٰٓئِکَ الَّذِیۡنَ امۡتَحَنَ اللّٰہُ قُلُوۡبَہُمۡ لِلتَّقۡوٰی ؕ لَہُمۡ
مَّغۡفِرَۃٌ وَّ اَجۡرٌ عَظِیۡمٌ ۞ ٣ اِنَّ الَّذِیۡنَ یُنَادُوۡنَکَ مِنۡ وَّرَآءِ الۡحُجُرٰتِ
اَکۡثَرُہُمۡ لَا یَعۡقِلُوۡنَ ۞ ٤ وَ لَوۡ اَنَّہُمۡ صَبَرُوۡا حَتّٰی تَخۡرُجَ اِلَیۡہِمۡ لَکَانَ
خَیۡرًا لَّہُمۡ ؕ وَ اللّٰہُ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ ۞ ٥

اے ایمان والو! خدا اور اس کے رسول کے سامنے بڑھ بڑھ کر نہ لپکا کرو (بلکہ ادب ملحوظ رکھ کر آؤ) اور خدا سے ڈرتے رہو کیونکہ خدا بیشک بڑا سمجھنے والا اور جاننے والا ہے۔ ① (تک۔۲۰:۳۱۶) اے ایمان والو! (جب مجلس میں آکر بیٹھو تو) نبی کی آواز سے اپنی آواز (بلند کر کے) غل نہ مچاؤ اور اس کے سامنے اس طرح زور سے نہ بولو جس طرح کہ ایک دوسرے کے سامنے چیخ کر بولتے ہو کہ تمہارا کرایا کرایا ضائع نہ ہو جائے اور تمہیں خبر ہی نہ ہو۔ ② (تک۔۲:۳۱۶) بے شک وہ لوگ جو اپنی آوازیں رسول کے سامنے دھیمی کر لیتے ہیں وہ ہی ہیں جن کے دلوں کا امتحان رسول کے ادب کے بارے خدا نے لے لیا ہے۔ انہی کو خدا درگزر کرے گا اور بڑا اجر عطا کریگا۔ ③ (تک۔۲:۳۱۶، ۳۱۷) اے محمد ﷺ! وہ لوگ جو تمہارے حجروں کی طرف آتے آتے باہر ہی سے تمہارا نام آوازیں دے دے کر بلاتے ہیں ان میں سے اکثر بے شعور ہیں (جو اپنے امیر کا کما حقہ ادب نہیں کرتے) ④۔ (تک۲:۳۱۷) اور اگر تمہارے گھر سے نکلنے تک اطمینان سے کھڑے رہتے تو ان کے لئے اچھا ہوتا اور خدا ان سے درگزر کر کے ان پر رحم کرتا۔ ⑤ (تک۔۲:۳۱۷)

Marfat.com

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْۤا اَنْ تُصِيْبُوْا قَوْمًاۢ
بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِيْنَ ۝٦ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ فِيْكُمْ رَسُوْلَ
اللّٰهِ ؕ لَوْ يُطِيْعُكُمْ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ لَعَنِتُّمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ
الْاِيْمَانَ وَزَيَّنَهٗ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَكَرَّهَ اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ ؕ
اُولٰٓئِكَ هُمُ الرّٰشِدُوْنَ ۝٧ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَنِعْمَةً ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ
حَكِيْمٌ ۝٨ وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا ۚ
فَاِنْۢ بَغَتْ اِحْدٰىهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِيْ تَبْغِيْ حَتّٰى تَفِيْٓءَ
اِلٰۤى اَمْرِ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ فَآءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَاَقْسِطُوْا ؕ
اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ۝٩ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ
اَخَوَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝١٠ ع

اے ایمان والو! جب کوئی بدکار شخص تمہارے پاس کوئی خبر (اس نیت سے) لے کر آئے (کہ وہ خبر تمہیں پریشان کردے) تو (سب سے پہلے) اس کی تصدیق کر لیا کرو (ایسا نہ ہو) کہ تم بے خبری میں ہی کسی گروہ پر پل پڑو (اور اس کو کوسو) اور بعد میں جب خبر جھوٹی ثابت ہو تو اپنے کیے پر نادم ہو جاؤ۔ ⑥ (تک۔۲:۳۱۷) اور جان لو کہ اگر وہ رسول اکثر باتوں میں (اپنی نیک نفسی کے باعث) تمہارا کہنا مانتا ہے تو تم (غلط بات بولنے سے) تکلیف اٹھاؤ۔ لیکن اللہ نے تمہارے دلوں میں ایمان کی محبت ڈال دی ہے، اس ایمان کو تمہارے ذہنوں میں اچھا کر دکھایا اور کفر اور گناہ اور نافرمانی کے افعال کی نفرت پیدا کر دی ہے۔ تو ایسے ہی لوگ ہدایت پانے والے ہیں۔ ⑦ (تک۔۲:۳۱۷:۳۱۸) یہ سب کچھ اللہ کی طرف سے فضل اور نعمت کے باعث ہے اور اللہ تو خوب جاننے والا اور حکمت والا ہے۔ ⑧ (تک۔۲:۳۱۸) اور مسلمانو! اگر مومنوں کے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو ان کے درمیان صلح کرا دو پھر اگر ایک گروہ دوسرے پر زیادتی کرے تو زیادتی کرنے والے گروہ سے لڑائی کرو جب تک کہ وہ گروہ خدا کے حکم کی طرف رجوع نہ کرے پھر اگر وہ رجوع کرے تو ان گروہوں کے درمیان انصاف سے صلح کرا دو اور اعتدال پر رہو کیونکہ خدا اعتدال پر رہنے والوں کو پسند کرتا ہے۔ ⑨ (تک۔۲:۳۱۸) (یاد رکھو کہ) ایمان والے تو آپس میں بھائی بھائی ہیں تو اپنے بھائیوں کے درمیان مصالحت بڑھاؤ اور اللہ کی ناراضگی سے ڈرتے رہو تاکہ تم پر رحمت خدا نازل ہو۔ ⑩ (تک۔۲:۳۱۸)

Marfat.com

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰۤى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا
مِّنْهُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰۤى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ ۚ وَلَا تَلْمِزُوْۤا
اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ؕ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ ۚ
وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۱۱﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا
اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ ۫ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا
يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ؕ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا
فَكَرِهْتُمُوْهُ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۲﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ
اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا ؕ
اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ﴿۱۳﴾

اے ایمان والو! تمہارا کوئی گروہ کسی دوسرے گروہ سے ہنسی مخول نہ کرے کیا عجب ہے کہ ایک گروہ دوسرے سے اچھا ہی ہو اور عورتیں بھی عورتوں سے ٹھٹھا نہ کریں کچھ دور نہیں کہ ایک گروہ دوسرے سے اچھا ہی ہو اور نہ ایک دوسرے کو طعنے دو نہ آپس میں ایک دوسرے کو برے نام دو کیونکہ ایمان لانے کے بعد گندہ ذہن ہونا برا ہے اور جو باز نہ آیا تو ایسے لوگ ظالم ہیں۔ (۱۱)
(تک ۳۱۸:۱) اے ایمان والو! اکثر قسم کے گمانوں سے بچتے رہا کرو کیونکہ بے شک بعض گمان تو (صریحاً) گناہ ہیں اور کسی کا کھوج نہ لگایا کرو اور تم میں سے کوئی کسی کی برائی پیٹھ پیچھے نہ بیان کرے کیا تم میں سے کوئی اس کو پسند کرتا ہے کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے تو تم ضرور اس کو ناپسند کرتے ہو اس لئے اللہ سے ڈرتے رہو بے شک اللہ بڑا توبہ قبول کرنے اور رحم کرنے والا ہے۔ (۱۲) (تک ۳۱۹:۱) اے ساکنان زمین! ہم نے تم سب کو ایک ہی نوع کے مرد اور اسی نوع کی عورت سے پیدا کیا، اب تم سب ایک ہی جنس کے ہو، اس لئے آپس میں اختلاف پیدا نہ کرو، ہمارے نزدیک تم سب برابر ہو اور تمہارے مختلف گروہ اور قبیلے محض اس لئے بنا دیئے کہ تم ایک دوسرے سے امتیاز کرسکو ایک دوسرے کے مصالحانہ حریف بنو اور خدا کے نزدیک تم میں سے وہی گروہ عزت اور انعام کا مستحق ہوگا جو سب سے زیادہ قانون خدا سے خوف زدہ رہیگا۔ جو سب سے زیادہ متحد، سب سے زیادہ صابر، محافظ نفس، اولوالعزم اور متفق العمل بن کر رہے گا۔ اور استقلال سے احکام خدا پر عمل کرے گا۔ یاد رکھو کہ خدا تمہارے اعمال سے موبمو واقف اور تمہاری نیتوں کو سر بسر جاننے والا ہے۔ (۱۳) (تذ ۲:۲۳۷)

Marfat.com

قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا ؕ قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْۤا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا
يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِىْ قُلُوْبِكُمْ ؕ وَاِنْ تُطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَا يَلِتْكُمْ
مِّنْ اَعْمَالِكُمْ شَيْـًٔا ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۴﴾ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِىْ
سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ﴿۱۵﴾ قُلْ اَتُعَلِّمُوْنَ اللّٰهَ بِدِيْنِكُمْ ؕ
وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَىْءٍ
عَلِيْمٌ ﴿۱۶﴾ يَمُنُّوْنَ عَلَيْكَ اَنْ اَسْلَمُوْا ؕ قُلْ لَّا تَمُنُّوْا عَلَىَّ اِسْلَامَكُمْ ۚ
بَلِ اللّٰهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ اَنْ هَدٰٮكُمْ لِلْاِيْمَانِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۷﴾
اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا
تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۸﴾ ع ۲ ع ۱۴

بدو لوگ تم کو (بے سوچے سمجھے) کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے۔ ان کو کہہ دو کہ (ابھی تم) ایمان (کی شرطوں) سے ناواقف ہو (اس لئے بہتر یہ ہے کہ) کہو ہم نے مان لیا حالانکہ ابھی تک ایمان تمہارے دلوں کے اندر داخل نہیں ہوا اور اگر تم خدا اور اس کے رسول کے حکموں کی (بے چون و چرا) اطاعت کرو گے تو وہ تمہارے اعمال میں سے کچھ بھی کم نہ کرے گا (تک۔۲:۳۱۹۔۳۲۰) بیشک خدا بخشنے والا مہربان ہے۔﴿۱۴﴾ (ف) اصل میں تو ایمان والے صرف وہ لوگ ہیں جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لا کر بعد میں شک نہ کیا اور انہوں نے خدا کے رستے کو قائم کرنے کی خاطر اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کیا اور یہی سچے طور سے اپنے ایمان کی تصدیق کرنے والے لوگ ہیں۔﴿۱۵﴾ (تک۔۲:۳۲۰) اے محمد ﷺ! کہہ دے کہ کیا تم خدا کو اپنے دین کے متعلق سبق پڑھاتے ہو حالانکہ اللہ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب کچھ جانتا ہے (تک۔۲:۳۲۰) اور خدا ہر شے کو جانتا ہے۔﴿۱۶﴾ (ف) یہ لوگ تم پر احسان رکھتے ہیں کہ وہ اسلام لے آئے۔ اے محمد ﷺ! انہیں کہہ دو کہ اپنے اسلام کا احسان نہ جتاؤ بلکہ اللہ تم پر اپنا احسان جتاتا ہے کہ تمہاری رہنمائی ایمان کی طرف کر دی اگر تم سچے ہو۔﴿۱۷﴾ (تک۔۲:۳۲۰) خدا تو وہ ہے جو آسمانوں اور زمین کے اندر جو کچھ آئندہ ہونے والا ہے اور جو ہو رہا ہے اس کا پورا علم رکھتا ہے اور جو کچھ تم کر رہے ہو اس کو غور سے دیکھ رہا ہے۔﴿۱۸﴾ (تک۔۲:۳۲۰)

ایاتھا ۴۵ ۵۰ سورۃ ق مکیۃ ۵۴ رکوعاتھا ۳

ترجمہ المشرقی: ۱۴ آیات — بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — ترجمہ مولانا جالندھری: ۳۱ آیات

قٓ ۚ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ ۝۱ بَلْ عَجِبُوْٓا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ فَقَالَ
الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا شَيْءٌ عَجِيْبٌ ۝۲ ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا ۚ ذٰلِكَ رَجْعٌ
بَعِيْدٌ ۝۳ قَدْ عَلِمْنَا مَا تَنْقُصُ الْاَرْضُ مِنْهُمْ ۚ وَعِنْدَنَا كِتٰبٌ حَفِيْظٌ ۝۴
بَلْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ فَهُمْ فِيْٓ اَمْرٍ مَّرِيْجٍ ۝۵ اَفَلَمْ يَنْظُرُوْٓا
اِلَى السَّمَآءِ فَوْقَهُمْ كَيْفَ بَنَيْنٰهَا وَزَيَّنّٰهَا وَمَا لَهَا مِنْ فُرُوْجٍ ۝۶ وَالْاَرْضَ
مَدَدْنٰهَا وَاَلْقَيْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍۢ
بَهِيْجٍ ۝۷ تَبْصِرَةً وَّذِكْرٰى لِكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيْبٍ ۝۸ وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَآءِ
مَآءً مُّبٰرَكًا فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ جَنّٰتٍ وَّحَبَّ الْحَصِيْدِ ۝۹

ق: قرآن مجید کی قسم (کہ محمد ﷺ پیغمبر خدا ہیں) ①۔(ف) لیکن لوگوں نے تعجب کیا کہ انہی میں سے ایک ہدایت کرنے والا ان کے پاس آیا تو کافر کہنے لگے کہ یہ بات تو (بڑی) عجیب ہے۔② (ف) جب ہم مر گئے اور مٹی ہو گئے (تو پھر زندہ ہونگے؟) یہ زندہ ہونا (عقل سے بعید) ہے۔③ (ف) ان کے جسموں کو زمین جتنا (کھا کھا کر کم کرتی جاتی ہے ہمیں معلوم ہے اور ہمارے پاس تحریری یادداشت بھی ہے۔④ (ف) بلکہ (عجیب بات یہ ہے کہ) جب ان کے پاس (دین) حق آپہنچا تو انہوں نے اس کو جھوٹ سمجھا سو یہ ایک الجھی ہوئی بات میں (پڑ رہے) ہیں۔⑤ (ف) کیا انہوں نے اپنے اوپر آسمان کو نہیں دیکھا کہ کیسا اچھا ہم نے بنایا اور اسکو آراستہ کر دیا اور اس میں کوئی درز نہیں۔⑥ (حد:۲۲) زمین میں عظیم الشان پہاڑ بنائے، ہزاروں اور لاکھوں قسم کے جوڑے بنائے۔⑦ (تک۔ا:۱۷۶) غور کی باتیں اور عبرت ہر اس شخص کیلئے ہے جو اچھا بننے کا ارادہ کر چکا ہے۔⑧ (اشارات سرورق) اور ہم نے ہی آسمان سے برکت دینے والا مینہ اتارا پھر اس کے ذریعے سے باغ لگائے اور کھیتی اناج کی۔⑨ (تذ۔ا:۱۱۵)

Marfat.com

وَالنَّخْلَ بٰسِقٰتٍ لَّهَا طَلْعٌ نَّضِيْدٌ ﴿۱۰﴾ رِّزْقًا لِّلْعِبَادِ ۙ وَاَحْيَيْنَا بِهٖ بَلْدَةً
مَّيْتًا ؕ كَذٰلِكَ الْخُرُوْجُ ﴿۱۱﴾ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّاَصْحٰبُ الرَّسِّ وَثَمُوْدُ ۙ ﴿۱۲﴾
وَعَادٌ وَّفِرْعَوْنُ وَاِخْوَانُ لُوْطٍ ۙ ﴿۱۳﴾ وَّاَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ وَقَوْمُ تُبَّعٍ ؕ كُلٌّ كَذَّبَ
الرُّسُلَ فَحَقَّ وَعِيْدِ ﴿۱۴﴾ اَفَعَيِيْنَا بِالْخَلْقِ الْاَوَّلِ ؕ بَلْ هُمْ فِيْ لَبْسٍ مِّنْ خَلْقٍ
جَدِيْدٍ ﴿۱۵﴾ ع وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ ۚ وَنَحْنُ اَقْرَبُ ع ۱۵ ۱۵
اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ ﴿۱۶﴾ اِذْ يَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّيٰنِ عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ
قَعِيْدٌ ﴿۱۷﴾ مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ ﴿۱۸﴾ وَجَآءَتْ سَكْرَةُ
الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ؕ ذٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيْدُ ﴿۱۹﴾ وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ ؕ ذٰلِكَ
يَوْمُ الْوَعِيْدِ ﴿۲۰﴾ وَجَآءَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا سَآئِقٌ وَّشَهِيْدٌ ﴿۲۱﴾ لَقَدْ كُنْتَ فِيْ
غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ ﴿۲۲﴾

اور لمبی لمبی کھجوریں جن کا گابھا تہ بہ تہ ہوتا ہے۔﴿۱۰﴾(ف) (یہ سب کچھ) بندوں کو روزی دینے کے لئے، شہر کے شہر اس پانی سے زندہ ہو جاتے ہیں اور اسی طرح انسان کی زمین سے بار بار پیدائش ہے۔﴿۱۱﴾ (تک۔۱:۱۷۶) قوم نوحؑ، اصحاب رس (خندق والے) ثمود نے رسولوں کو جھوٹا سمجھا اور ان کے احکام کی تعمیل نہ کی ۔﴿۱۲﴾ (تک۔۱:۱۷۶) عاد، قوم فرعون اور قوم لوط بھی۔﴿۱۳﴾ (تک۔۱:۱۷۶) اصحاب ایکہ (یمن والے) اور قوم تبع ان قوموں نے رسولوں کو جھوٹا سمجھا (تک ۱۰:۱۷۶) تو ہمارا وعید (عذاب) بھی پورا ہو کر رہا۔﴿۱۴﴾ (ف) کیا ہم پہلی بار پیدا کر کے تھک گئے ہیں؟ (نہیں) بلکہ یہ از سر نو پیدا کرنے میں شک میں (پڑے ہوئے) ہیں۔﴿۱۵﴾ (ف) اور ہم نے انسان کو پیدا کیا ہے اور جو خیالات اس کے دل میں گزرتے ہیں ہم ان کو جانتے ہیں اور ہم اس کی رگ جان سے بھی اس سے زیادہ قریب ہیں۔﴿۱۶﴾ (ف) جب (وہ کوئی کام کرتا ہے تو) دو لکھنے والے جو دائیں بائیں بیٹھے ہیں لکھ لیتے ہیں۔﴿۱۷﴾ (ف) کوئی بات اس کی زبان پر نہیں آتی مگر ایک نگہبان اس کے پاس تیار رہتا ہے۔﴿۱۸﴾ (ف) اور موت کی بیہوشی حقیقت کھولنے کو طاری ہوگئی (اے انسان) یہی (حالت) ہے جس سے تو بھاگتا ہے۔﴿۱۹﴾ (ف) اور صور پھونکا جائے گا۔ یہی (عذاب کے) وعید کا دن ہے۔﴿۲۰﴾ (ف) اور ہر شخص (ہمارے سامنے) آئے گا۔ ایک (فرشتہ) اس کے ساتھ چلانے والا ہوگا اور ایک (اس کے عملوں کی) گواہی دینے والا۔﴿۲۱﴾ (ف) (یہ وہ دن ہے کہ) اس سے تو غافل ہو رہا تھا اب ہم نے تجھ پر سے پردہ اٹھا دیا۔ آج تیری نگاہ تیز ہے۔﴿۲۲﴾ (ف)

وَقَالَ قَرِيْنُهٗ هٰذَا مَا لَدَيَّ عَتِيْدٌ ﴿٢٣﴾ اَلْقِيَا فِيْ جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ
عَنِيْدٍ ﴿٢٤﴾ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ مُّرِيْبٍ ﴿٢٥﴾ الَّذِيْ جَعَلَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ
فَاَلْقِيٰهُ فِي الْعَذَابِ الشَّدِيْدِ ﴿٢٦﴾ قَالَ قَرِيْنُهٗ رَبَّنَا مَآ اَطْغَيْتُهٗ وَلٰكِنْ كَانَ
فِيْ ضَلٰلٍ بَعِيْدٍ ﴿٢٧﴾ قَالَ لَا تَخْتَصِمُوْا لَدَيَّ وَقَدْ قَدَّمْتُ اِلَيْكُمْ بِالْوَعِيْدِ ﴿٢٨﴾
ع ۱۶ مَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ وَمَآ اَنَا بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿٢٩﴾ يَوْمَ نَقُوْلُ لِجَهَنَّمَ هَلِ
امْتَلَاْتِ وَتَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ ﴿٣٠﴾ وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ غَيْرَ بَعِيْدٍ ﴿٣١﴾
هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِكُلِّ اَوَّابٍ حَفِيْظٍ ﴿٣٢﴾ مَنْ خَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ وَجَآءَ
بِقَلْبٍ مُّنِيْبِ ﴿٣٣﴾ ادْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُلُوْدِ ﴿٣٤﴾ لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ فِيْهَا
وَلَدَيْنَا مَزِيْدٌ ﴿٣٥﴾ وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ هُمْ اَشَدُّ مِنْهُمْ بَطْشًا
فَنَقَّبُوْا فِي الْبِلَادِ هَلْ مِنْ مَّحِيْصٍ ﴿٣٦﴾

اور اس کا ہم نشین (فرشتہ) کہے گا یہ (اعمالنامہ) میرے پاس حاضر ہے۔ ﴿۲۳﴾ (ف) (حکم ہوگا) ہر سرکش ناشکرے کو دوزخ میں ڈال دو۔ ﴿۲۴﴾ (ف) جو مال میں بخل کرنے والا حد سے بڑھنے والا شبہے نکالنے والا۔ ﴿۲۵﴾ (ف) جس نے خدا کے ساتھ اور معبود مقرر کر رکھے تھے تو اس کو سخت عذاب میں ڈال دو ﴿۲۶﴾ (ف) اس کا ساتھی (شیطان) کہے گا اے ہمارے پروردگار میں نے اس کو گمراہ نہیں کیا تھا بلکہ یہ آپ ہی رستے سے بھٹکا ہوا تھا۔ ﴿۲۷﴾ (ف) (خدا) فرمائے گا کہ ہمارے حضور میں ردوکد نہ کرو۔ ہم تمہارے پاس پہلے ہی (عذاب کی) وعید بھیج چکے تھے۔ ﴿۲۸﴾ (ف) میرے ہاں قول بدلا نہیں اور میں بندوں پر (ادنیٰ) ظلم کرنے والا نہیں۔ ﴿۲۹﴾ (حد:۲۱۸) اس دن ہم جہنم سے پوچھیں گے کہ کیا تو بھر گئی؟ تو وہ کہے گا کچھ اور ہے تو لے آو! ﴿۳۰﴾ (حد:۲۵۹) اور بہشت پرہیزگاروں کے قریب کردی جائے گی (کہ مطلق) دور نہ ہوگی ﴿۳۱﴾ (ف) یہی وہ چیز ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا۔ (یعنی) ہر رجوع کرنے والے حفاظت کرنے والے سے۔ ﴿۳۲﴾ (ف) جو خدا سے بن دیکھے ڈرتا ہے اور رجوع کرنے والا دل لے کر آیا۔ ﴿۳۳﴾ (ف) اس میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ یہ ہمیشہ رہنے کا دن ہے۔ ﴿۳۴﴾ (ف) وہاں جو چاہیں گے ان کے لئے حاضر ہے اور ہمارے ہاں اور بھی (بہت کچھ) ہے۔ ﴿۳۵﴾ (ف) اور ہم نے اس سے پہلے کئی امتیں ہلاک کر ڈالیں۔ وہ ان سے قوت میں کہیں بڑھ کر تھے وہ شہروں میں گشت کرنے لگے کہ کہیں بھاگنے کی جگہ ہے؟ ﴿۳۶﴾ (ف)

إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَذِكْرَىٰ لِمَن كَانَ لَهُ قَلْبٌ أَوْ أَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيدٌ ﴿۳۷﴾
وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ وَمَا مَسَّنَا
مِن لُّغُوبٍ ﴿۳۸﴾ فَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ
وَقَبْلَ الْغُرُوبِ ﴿۳۹﴾ وَمِنَ اللَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَأَدْبَارَ السُّجُودِ ﴿۴۰﴾ وَاسْتَمِعْ يَوْمَ
يُنَادِ الْمُنَادِ مِن مَّكَانٍ قَرِيبٍ ﴿۴۱﴾ يَوْمَ يَسْمَعُونَ الصَّيْحَةَ بِالْحَقِّ ذَٰلِكَ يَوْمُ
الْخُرُوجِ ﴿۴۲﴾ إِنَّا نَحْنُ نُحْيِي وَنُمِيتُ وَإِلَيْنَا الْمَصِيرُ ﴿۴۳﴾ يَوْمَ تَشَقَّقُ الْأَرْضُ
عَنْهُمْ سِرَاعًا ذَٰلِكَ حَشْرٌ عَلَيْنَا يَسِيرٌ ﴿۴۴﴾ نَحْنُ أَعْلَمُ بِمَا يَقُولُونَ وَمَا
أَنتَ عَلَيْهِم بِجَبَّارٍ فَذَكِّرْ بِالْقُرْآنِ مَن يَخَافُ وَعِيدِ ﴿۴۵﴾

اے لوگو! قرآن عظیم کی عبرت انگیز تعلیم میں انہی لوگوں کے لئے مستقل نصیحت اور بین راہ عمل موجود ہے جن کے پاس قلب سلیم ہے
یا اس شخص کیلئے جو ہمہ تن متوجہ ہو کر اس کو سمجھتا ہے گویا کہ وہ اس کے ظاہر و باطن کو بچشم خود دیکھ رہا ہے۔ ﴿۳۷﴾ (تذ۔۲:۲۲۶) اور
لوگو! بالتحقیق ہم ہی نے آسمانوں اور زمین کے اس حیرت انگیز کارخانے کو اور جو عظیم الشان کُرّے اور زندہ مخلوق ان کے درمیان ہے
اس کو چھ بڑے مدید الوقت دنوں میں پیدا کیا اور باوجودیکہ کام اس قدر تھا کہ اس کو دیکھ کر عقل ششدر ہے اور مدت یہ دراز تھی کہ
تمہارے وہم وگمان میں نہیں آسکتی۔ لیکن ہماری یہ حالت ہے کہ تھکاوٹ نے ہم کو چھوا تک نہیں اور ہم برابر اسی طرح نئے کاموں
میں مشغول ہیں۔ ﴿۳۸﴾ (تذ۔۱:۲۵) اور جو کچھ یہ (کفار) بکتے ہیں اس پر صبر کرو (ف) اس کا نام لے سورج چڑھنے سے پہلے اور
غروب ہونے سے پہلے۔ ﴿۳۹﴾ (تک۔۱:۱۷۶) رات کے کچھ حصہ میں بھی اس کا نام لے اور سجدے کے بعد بھی اس کا ذکر کر
﴿۴۰﴾ (تک۔۱:۱۷۶) اور سنو جس دن پکارنے والا نزدیک کی جگہ سے پکارے گا۔ ﴿۴۱﴾ (ف) جس دن لوگ چیخ یقیناً سن لیں گے وہی
نکل پڑنے کا دن ہے۔ ﴿۴۲﴾ (ف) ہم ہی تو زندہ کرتے ہیں اور ہم ہی مارتے ہیں اور ہمارے ہی پاس لوٹ کر آنا
ہے۔ ﴿۴۳﴾ (ف) اس دن زمین ان پر سے پھٹ جائے گی اور وہ جھٹ پٹ نکل کھڑے ہوں گے یہ جمع کرنا ہمیں آسان
ہے۔ ﴿۴۴﴾ (ف) یہ لوگ جو کچھ کہتے ہیں ہمیں خوب معلوم ہے اور تم ان پر زبردستی کرنے والے نہیں ہو۔ پس جو ہمارے (عذاب کی)
وعید سے ڈرے اس کو قرآن سے نصیحت کرتے رہو۔ ﴿۴۵﴾ (ف)

ایاتھا ۶۰ ۔ ۵۱ سُوۡرَۃُ الذّٰرِیٰتِ مَکِّیَّۃٌ ۶۷ ۔ رکوعاتھا ۳

ترجمہ المشرقیؒ: ۴۵ آیات ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۔ ترجمہ مولانا جالندھریؒ: ۴۵ آیات

وَالذّٰرِیٰتِ ذَرۡوًا ۙ﴿۱﴾ فَالۡحٰمِلٰتِ وِقۡرًا ۙ﴿۲﴾ فَالۡجٰرِیٰتِ یُسۡرًا ۙ﴿۳﴾ فَالۡمُقَسِّمٰتِ
اَمۡرًا ۙ﴿۴﴾ اِنَّمَا تُوۡعَدُوۡنَ لَصَادِقٌ ۙ﴿۵﴾ وَّ اِنَّ الدِّیۡنَ لَوَاقِعٌ ؕ﴿۶﴾ وَالسَّمَآءِ
ذَاتِ الۡحُبُکِ ۙ﴿۷﴾ اِنَّکُمۡ لَفِیۡ قَوۡلٍ مُّخۡتَلِفٍ ۙ﴿۸﴾ یُّؤۡفَکُ عَنۡہُ مَنۡ اُفِکَ ؕ﴿۹﴾
قُتِلَ الۡخَرّٰصُوۡنَ ۙ﴿۱۰﴾ الَّذِیۡنَ ہُمۡ فِیۡ غَمۡرَۃٍ سَاہُوۡنَ ۙ﴿۱۱﴾ یَسۡـَٔلُوۡنَ اَیَّانَ یَوۡمُ
الدِّیۡنِ ؕ﴿۱۲﴾ یَوۡمَ ہُمۡ عَلَی النَّارِ یُفۡتَنُوۡنَ ﴿۱۳﴾ ذُوۡقُوۡا فِتۡنَتَکُمۡ ؕ ہٰذَا الَّذِیۡ کُنۡتُمۡ
بِہٖ تَسۡتَعۡجِلُوۡنَ ﴿۱۴﴾ اِنَّ الۡمُتَّقِیۡنَ فِیۡ جَنّٰتٍ وَّ عُیُوۡنٍ ﴿۱۵﴾ اٰخِذِیۡنَ مَاۤ اٰتٰہُمۡ رَبُّہُمۡ ؕ
اِنَّہُمۡ کَانُوۡا قَبۡلَ ذٰلِکَ مُحۡسِنِیۡنَ ؕ﴿۱۶﴾ کَانُوۡا قَلِیۡلًا مِّنَ الَّیۡلِ مَا یَہۡجَعُوۡنَ ﴿۱۷﴾
وَبِالۡاَسۡحَارِ ہُمۡ یَسۡتَغۡفِرُوۡنَ ﴿۱۸﴾ وَفِیۡۤ اَمۡوَالِہِمۡ حَقٌّ لِّلسَّآئِلِ وَالۡمَحۡرُوۡمِ ﴿۱۹﴾

بکھیرنے والیوں کی قسم تو اڑا کر بکھیر دیتی ہیں۔ ① (ف) پھر (پانی کا) بوجھ اٹھاتی ہیں۔ ② (ف) پھر آہستہ آہستہ چلتی ہیں۔ ③ (ف) پھر چیزیں تقسیم کرتی ہیں۔ ④ (ف) کہ جس چیز کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے وہ سچا ہے۔ ⑤ (ف) اور انصاف (کا دن) ضرور واقع ہوگا۔ ⑥ (ف) اور آسمان کی قسم جس میں رستے ہیں۔ ⑦ (ف) کہ (اے اہل مکہ) تم ایک متناقض بات میں (پڑے ہوئے) ہو۔ ⑧ (ف) اس سے وہی پھرتا ہے جو (خدا کی طرف سے) پھیرا جائے۔ ⑨ (ف) اٹکل دوڑانے والے ہلاک ہوں۔ ⑩ (ف) جو بے خبری میں بھولے ہوئے ہیں۔ ⑪ (ف) پوچھتے کہ بھائی یہ تو بتاؤ یہ تمہارا ''روز قیامت'' کب آنے والا ہے؟ ⑫ (تک۔ا:۱۴۹) یہ وہ دن ہوگا کہ تم لوگ آگ پر رکھ کر عذاب دیئے جاؤ گے۔ ⑬ (تک۔ا:۱۴۹) اور ہم کہیں گے کہ اپنی شرارت کا مزا چکھو کیونکہ یہی دن تھا جس کی جلدی کیا کرتے تھے۔ (لفظاً یہ کہ مجھ سے جلدی طلب کرتے تھے) ⑭ (تک۔ا:۱۴۹) تم لوگ سرسبز باغوں اور چشموں کے مالک اس لئے ہو گئے کہ تم حسن عمل کرتے تھے۔ ⑮ (تک۔ا:۱۴۹:۱۵۰) اور جو جو (نعمتیں) ان کا پروردگار انہیں دیتا ہوگا ان کو لے رہے ہوں گے۔ بیشک وہ اس سے پہلے نیکیاں کرتے تھے۔ ⑯ (ف) راتوں کو سویا نہ کرتے تھے۔ ⑰ (تک۔ا:۱۵۰) صبح کے وقت اپنی واماندگیوں کا اقرار کر کے (دن بھر پھر حسن عمل میں لگ جاتے تھے)۔ ⑱ (تک۔ا:۱۵۰) تم وہ لوگ تھے جو محتاجوں اور سوالیوں کے پیٹ بھرتے تھے۔ ⑲ (تک۔ا:۱۵۰)

Marfat.com

وَفِي الْأَرْضِ آيَاتٌ لِّلْمُوقِنِينَ ۝٢٠ وَفِي أَنفُسِكُمْ ۚ أَفَلَا تُبْصِرُونَ ۝٢١ وَفِي
السَّمَاءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوعَدُونَ ۝٢٢ فَوَرَبِّ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِنَّهُ لَحَقٌّ مِّثْلَ
مَا أَنَّكُمْ تَنطِقُونَ ۝٢٣ هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ ضَيْفِ إِبْرَاهِيمَ الْمُكْرَمِينَ ۝٢٤ وقف لازم ع
إِذْ دَخَلُوا عَلَيْهِ فَقَالُوا سَلَامًا ۖ قَالَ سَلَامٌ قَوْمٌ مُّنكَرُونَ ۝٢٥ فَرَاغَ إِلَىٰ
أَهْلِهِ فَجَاءَ بِعِجْلٍ سَمِينٍ ۝٢٦ فَقَرَّبَهُ إِلَيْهِمْ قَالَ أَلَا تَأْكُلُونَ ۝٢٧ فَأَوْجَسَ
مِنْهُمْ خِيفَةً ۖ قَالُوا لَا تَخَفْ ۖ وَبَشَّرُوهُ بِغُلَامٍ عَلِيمٍ ۝٢٨ فَأَقْبَلَتِ امْرَأَتُهُ
فِي صَرَّةٍ فَصَكَّتْ وَجْهَهَا وَقَالَتْ عَجُوزٌ عَقِيمٌ ۝٢٩ قَالُوا كَذَٰلِكِ قَالَ
رَبُّكِ ۖ إِنَّهُ هُوَ الْحَكِيمُ الْعَلِيمُ ۝٣٠

زمین کے اندر خدا کی بنائی ہوئی مخلوق پر یقین کرنے والوں کے لئے بے شمار نشانیاں ہیں جو زمین کے حقائق کی تلاش کرنے والوں کو ملیں گی۔ ۝۲۰ (تک۔ا:۱۵۰) بلکہ خود انسان کے اپنے اندر غور و خوض کرنے والے بھی صدہا نشانیاں پائیں گے۔ ۝۲۱[1] (تک۔ا:۱۵۰) اور آسمان میں تمہاری روزی ہے اور جس کا تمہیں وعدہ دیا جا رہا ہے۔ ۝۲۲ (حد:۲۶) تو زمین آسمان کے پروردگار کی قسم یہ اتنا ہی سچ ہے جتنا کہ تم بالتحقیق بول رہے ہو۔ ۝۲۳ (حد:۲۷) بھلا تمہارے پاس ابراہیمؑ کے معزز مہمانوں کی خبر پہنچی ہے؟ ۝۲۴ (ف) جب وہ ان کے پاس آئے تو سلام کہا۔ انہوں نے بھی (جواب میں) سلام کہا۔ (دیکھا تو) ایسے لوگ کہ نہ جان نہ پہچان ۝۲۵ (ف) تو اپنے گھر جا کر ایک (بھنا ہوا) موٹا بچھڑا لائے ۝۲۶ (ف) (اور کھانے کیلئے) ان کے آگے رکھ دیا۔ کہنے لگے آپ تناول کیوں نہیں کرتے ۝۲۷ (ف) اور دل میں ان سے خوف معلوم کیا (انہوں نے) کہا کہ خوف نہ کیجئے اور ان کو ایک دانشمند لڑکے کی بشارت بھی سنائی۔ ۝۲۸ (ف) تو ابراہیمؑ کی بیوی چلاتی ہوئی آئی اور اپنا منہ پیٹ کر کہنے لگی کہ (اے ہے ایک تو) بڑھیا اور (دوسرے) بانجھ ۝۲۹ (ف) (انہوں نے) کہا (ہاں) تمہارے پروردگار نے یوں ہی فرمایا ہے وہ بیشک صاحب حکمت (اور) خبردار ہے۔ ۝۳۰ (ف)

---

[1] گویا مسلمانوں کو پہلی بار تعلیم دی گئی ہے کہ زمین کی پیداواروں معدنیات' بلکہ اس پر اور اس کے اندر جو واقعات' حادثات اور سوانحات وغیرہ ہوتے ہیں اس کا علم حاصل کرنا اسلام ہے۔ یہ پہلی سورت ہے جس میں انسان کی توجہ زمین اور مخلوق خدا کے مطالعہ کی طرف دلائی گئی ہے۔ (تک۔ا:۱۵۰)

Marfat.com

قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ اَيُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۳۱﴾ قَالُوْٓا اِنَّآ اُرْسِلْنَآ اِلٰى قَوْمٍ
مُّجْرِمِيْنَ ﴿۳۲﴾ لِنُرْسِلَ عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّنْ طِيْنٍ ﴿۳۳﴾ مُّسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ
لِلْمُسْرِفِيْنَ ﴿۳۴﴾ فَاَخْرَجْنَا مَنْ كَانَ فِيْهَا مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۳۵﴾ فَمَا وَجَدْنَا
فِيْهَا غَيْرَ بَيْتٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۳۶﴾ وَتَرَكْنَا فِيْهَآ اٰيَةً لِّلَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ
الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ﴿۳۷﴾ وَفِيْ مُوْسٰٓى اِذْ اَرْسَلْنٰهُ اِلٰى فِرْعَوْنَ بِسُلْطٰنٍ
مُّبِيْنٍ ﴿۳۸﴾ فَتَوَلّٰى بِرُكْنِهٖ وَقَالَ سٰحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ ﴿۳۹﴾ فَاَخَذْنٰهُ وَجُنُوْدَهٗ
فَنَبَذْنٰهُمْ فِى الْيَمِّ وَهُوَ مُلِيْمٌ ﴿۴۰﴾ وَفِيْ عَادٍ اِذْ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الرِّيْحَ
الْعَقِيْمَ ﴿۴۱﴾ مَا تَذَرُ مِنْ شَيْءٍ اَتَتْ عَلَيْهِ اِلَّا جَعَلَتْهُ كَالرَّمِيْمِ ﴿۴۲﴾ وَفِيْ
ثَمُوْدَ اِذْ قِيْلَ لَهُمْ تَمَتَّعُوْا حَتّٰى حِيْنٍ ﴿۴۳﴾ فَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ فَاَخَذَتْهُمُ
الصّٰعِقَةُ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ ﴿۴۴﴾ فَمَا اسْتَطَاعُوْا مِنْ قِيَامٍ وَّمَا كَانُوْا مُنْتَصِرِيْنَ ﴿۴۵﴾

ابراہیمؑ نے کہا کہ فرشتو! تمہارا مدعا کیا ہے؟ ﴿۳۱﴾ (ف) انہوں نے کہا کہ ہم گنہگار لوگوں کی طرف بھیجے گئے ہیں۔ ﴿۳۲﴾ (ف) تا کہ ان
پر کھنگر برسائیں۔ ﴿۳۳﴾ (ف) جن پر حد سے بڑھ جانے والوں کے لئے تمہارے پروردگار کے ہاں سے نشان کر دیئے گئے
ہیں۔ ﴿۳۴﴾ (ف) تو وہاں جتنے مومن تھے ان کو ہم نے نکال لیا۔ ﴿۳۵﴾ (ف) اور اس میں ایک گھر کے سوا مسلمانوں کا کوئی گھر نہ
پایا۔ ﴿۳۶﴾ (ف) اور جو لوگ عذاب الیم سے ڈرتے ہیں ان کے لئے وہاں نشانی چھوڑ دی۔ ﴿۳۷﴾ (ف) اور موسیٰ (کے حال) میں
(بھی نشانی ہے) جب ہم نے ان کو فرعون کی طرف کھلا ہوا معجزہ دے کر بھیجا۔ ﴿۳۸﴾ (ف) تو اس نے اپنی جماعت (کے گھمنڈ) پر
منہ موڑ لیا اور کہنے لگا یہ تو جادوگر ہے یا دیوانہ۔ ﴿۳۹﴾ (ف) تو ہم نے اس کو اور اس کے لشکر کو پکڑ لیا اور ان کو دریا میں پھینک دیا اور وہ
کام ہی قابل ملامت کرتا تھا۔ ﴿۴۰﴾ (ف) اور عاد (کی قوم کے حال) میں بھی (نشانی ہے) جب ہم نے ان پر نامبارک ہوا
چلائی۔ ﴿۴۱﴾ (ف) وہ جس چیز پر چلتی اس کو ریزہ ریزہ کئے بغیر نہ چھوڑتی۔ ﴿۴۲﴾ (ف) اور (قوم) ثمود (کے حال) میں بھی (نشانی
ہے) جب اس سے کہا گیا کہ ایک وقت تک فائدہ اٹھالو۔ ﴿۴۳﴾ (ف) تو انہوں نے اپنے پروردگار کے حکم سے سرکشی کی سو ان کو کڑک
نے آ پکڑا اور وہ دیکھ رہے تھے۔ ﴿۴۴﴾ (ف) پھر وہ نہ تو اٹھنے کی طاقت رکھتے تھے اور نہ مقابلہ ہی کر سکتے تھے۔ ﴿۴۵﴾ (ف)

Marfat.com

وَقَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿۴۶﴾ وَالسَّمَاۗءَ بَنَيْنٰهَا بِاَيْىدٍ
وَّاِنَّا لَمُوْسِعُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَالْاَرْضَ فَرَشْنٰهَا فَنِعْمَ الْمٰهِدُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَمِنْ كُلِّ شَيْءٍ
خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿۴۹﴾ فَفِرُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ ۭ اِنِّىْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ
مُّبِيْنٌ ﴿۵۰﴾ وَلَا تَجْعَلُوْا مَعَ اللّٰهِ اِلٰـهًا اٰخَرَ ۭ اِنِّىْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۵۱﴾
كَذٰلِكَ مَآ اَتَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا قَالُوْا سَاحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ ﴿۵۲﴾
اَتَوَاصَوْا بِهٖ ۚ بَلْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُوْنَ ﴿۵۳﴾ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ فَمَآ اَنْتَ بِمَلُوْمٍ ﴿۵۴﴾ وَّذَكِّرْ
فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۵۵﴾ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا
لِيَعْبُدُوْنِ ﴿۵۶﴾ مَآ اُرِيْدُ مِنْهُمْ مِّنْ رِّزْقٍ وَّمَآ اُرِيْدُ اَنْ يُّطْعِمُوْنِ ﴿۵۷﴾

اور اس سے پہلے (ہم) نوحؑ کی قوم کو (ہلاک کر چکے تھے) بیشک وہ نافرمان لوگ تھے۔ ﴿۴۶﴾ (ف) اور ہم نے آسمان کو اپنے دو ہاتھوں سے بنایا اور (دیکھ لو) کہ فی الحقیقت ہم بے پناہ طور پر وسیع القدرت ہیں۔ ﴿۴۷﴾ (تک۔ا:۱۵۰) اور زمین کا بچھونا ہم نے خود بچھایا تو (چاروں طرف نظر مار کر دیکھ لو کہ) ہم کیسے اچھے بچھانے والے ہیں۔ ﴿۴۸﴾ (تک۔ا: ۱۵۰۔ ۱۵۱) اور (اے ساکنان زمین!) ہم نے (دنیا کی) ہر ایک چیز کے جوڑے بنادیئے تاکہ تم لوگ اس سے عبرت پکڑو۔ ﴿۴۹﴾ (تک۔ا:۱۵۱) (اس حیرت انگیز انکشاف کے بعد کہ زمین و آسمان کی ہر شے کے جوڑے بنائے گئے ہیں اور جن کا ثبوت نہ معلوم انسان کو کتنے ہزار سال کے بعد مل سکے) تم لوگ سب کے سب خدا کی طرف بھاگ کر جاؤ کیونکہ میں تمہارے لئے خدا کی طرف سے صاف طور پر ڈرانے والا مقرر ہوا ہوں۔ ﴿۵۰﴾ (تک۔ا:۱۵۱) اور لوگو! خدا کے ساتھ کسی دوسرے وجود کو اپنا حاکم اور آقا نہ تسلیم کرو کیونکہ میں تمہارے لئے خدا کی طرف سے واضح طور پر ڈرانے والا ہوں۔ ﴿۵۱﴾ (تک۔ا:۱۵۱) بعینہٖ جس طرح کہ اب حالات ہیں ان کافرین مکہ سے پہلے انسان کے پاس کوئی رسول نہیں آیا مگر یہ کہ لوگوں نے اس کو جادوگر یا پاگل کہا۔ ﴿۵۲﴾ (تک۔ا:۱۵۱) کیا ان لوگوں نے اس بات کی آپس میں وصیت کردی تھی (جو مکہ والوں تک پہنچی) بلکہ مکہ والے ہیں ہی سرکش لوگ۔ ﴿۵۳﴾ (تک۔ا:۱۵۱) تو اے محمد ﷺ! تو ان سے الگ رہ کیونکہ ان کے کفر کی وجہ سے تجھے ملامت نہیں ہوسکتی۔ ﴿۵۴﴾ (تک۔ا:۱۵۱) اور ان کو عبرت دلاتا جا کیونکہ یہ عبرت دلانا ایمان والوں کیلئے نفع مند ہوتا ہے۔ ﴿۵۵﴾ (تک۔ا:۱۵۱) اور (اے ساکنان زمین!) میں نے تو جن و انس کو پیدا ہی نہیں کیا مگر اس لئے کہ وہ میری ہی ملازمت اختیار کریں۔ ﴿۵۶﴾ (تک۔ا:۱۵۱) (اور یہ ملازمت بھی ان کے اپنے نفع اور اپنے ہی بھلے کی ہے کیونکہ) میں ان سے کوئی رزق حاصل کرنے کی امید نہیں رکھتا نہ اس کی خواہش رکھتا ہوں کہ وہ مجھے کھانا کھلائیں گے۔ ﴿۵۷﴾ (تک۔ا:۱۵۱۔۵۲۱)

Marfat.com

إِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِينُ ﴿۵۸﴾ فَإِنَّ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا ذَنُوبًا مِّثْلَ
ذَنُوبِ أَصْحٰبِهِمْ فَلَا يَسْتَعْجِلُونِ ﴿۵۹﴾ فَوَيْلٌ لِّلَّذِينَ كَفَرُوا مِن
يَّوْمِهِمُ الَّذِي يُوعَدُونَ ﴿۶۰﴾

بے شک وشبہ خدا خود ہی بڑا رزق دینے والا اور مکمل طور پر صاحب قدرت واختیار ہے۔ ﴿۵۸﴾ (تک۔ا:۱۵۲) تو فی الحقیقت وہ لوگ جو (خدا کی باندھی ہوئی حدوں سے تجاویز کر کے) ظالم بن گئے ہیں ان کو وہی حصہ سزا کا ملے گا جو ان کے ساتھیوں کو (جو پہلے ہو گزرے ہیں) ملا تھا (تو کافرین مکہ کو چاہئے کہ) وہ عذاب کی جلدی کا مطالبہ نہ کریں۔ ﴿۵۹﴾ (تک۔ا:۱۵۲) ورنہ کافروں کو تو اس دن (یقینی طور بر) ہلاکت ہے جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے۔ ﴿۶۰﴾ (تک۔ا:۱۵۲)

آیاتھا ۴۹ — ۵۲ سُورَةُ الطُّورِ مَكِّيَّةٌ ۷۶ — رکوعاتھا ۲

ترجمہ المشرقیؒ: ۷ آیات — ترجمہ مولانا جالندھریؒ: ۴۲ آیات

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

وَالطُّورِ ﴿۱﴾ وَكِتٰبٍ مَّسْطُورٍ ﴿۲﴾ فِي رَقٍّ مَّنشُورٍ ﴿۳﴾ وَّالْبَيْتِ الْمَعْمُورِ ﴿۴﴾
وَالسَّقْفِ الْمَرْفُوعِ ﴿۵﴾ وَالْبَحْرِ الْمَسْجُورِ ﴿۶﴾ إِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ ﴿۷﴾
مَّا لَهُ مِن دَافِعٍ ﴿۸﴾ يَّوْمَ تَمُورُ السَّمَاءُ مَوْرًا ﴿۹﴾ وَّتَسِيرُ الْجِبَالُ سَيْرًا ﴿۱۰﴾
فَوَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ﴿۱۱﴾ الَّذِينَ هُمْ فِي خَوْضٍ يَّلْعَبُونَ ﴿۱۲﴾ يَوْمَ
يُدَعُّونَ إِلٰى نَارِ جَهَنَّمَ دَعًّا ﴿۱۳﴾ هٰذِهِ النَّارُ الَّتِي كُنتُم بِهَا تُكَذِّبُونَ ﴿۱۴﴾

(کوہ) طور کی قسم۔ ﴿۱﴾ (ف) اور کتاب کی جو لکھی ہوئی ہے۔ ﴿۲﴾ (ف) کشادہ اوراق میں۔ ﴿۳﴾ (ف) اور آباد گھر کی۔ ﴿۴﴾ (ف) اور اونچی چھت کی۔ ﴿۵﴾ (ف) اور ابلتے ہوئے دریا کی۔ ﴿۶﴾ (ف) کہ تمہارے پروردگار کا عذاب واقع ہو کر رہے گا۔ ﴿۷﴾ (ف) (اور) اس کو کوئی روک نہیں سکے گا۔ ﴿۸﴾ (ف) جس دن آسمان لرزنے لگے کپکپا کر۔ ﴿۹﴾ (ف) اور پہاڑ اڑنے لگیں اون ہو کر۔ ﴿۱۰﴾ (ف) اس دن جھٹلانے والوں کیلئے خرابی ہے۔ ﴿۱۱﴾ (ف) جو خوض (باطل) میں پڑے کھیل رہے ہیں۔ ﴿۱۲﴾ (ف) جس دن ان کو آتش جہنم کی طرف دھکیل دھکیل کر لے جائیں گے۔ ﴿۱۳﴾ (ف) یہی وہ جہنم ہے جس کو تم جھوٹ سمجھتے تھے۔ ﴿۱۴﴾ (ف)

Marfat.com

أَفَسِحْرٌ هَٰذَآ أَمْ أَنتُمْ لَا تُبْصِرُونَ ﴿١٥﴾ اصْلَوْهَا فَاصْبِرُوٓا أَوْ لَا تَصْبِرُوا ج
سَوَآءٌ عَلَيْكُمْ ط إِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿١٦﴾ إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي
جَنَّٰتٍ وَّنَعِيمٍ ﴿١٧﴾ فَٰكِهِينَ بِمَآ ءَاتَىٰهُمْ رَبُّهُمْ ج وَوَقَىٰهُمْ رَبُّهُمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ ﴿١٨﴾
كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيٓـًٔا بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿١٩﴾ مُتَّكِـِٔينَ عَلَىٰ سُرُرٍ مَّصْفُوفَةٍ ج
وَزَوَّجْنَٰهُم بِحُورٍ عِينٍ ﴿٢٠﴾ وَالَّذِينَ ءَامَنُوا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُم بِإِيمَٰنٍ
أَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَمَآ أَلَتْنَٰهُم مِّنْ عَمَلِهِم مِّن شَيْءٍ ط كُلُّ امْرِئٍۭ بِمَا
كَسَبَ رَهِينٌ ﴿٢١﴾ وَأَمْدَدْنَٰهُم بِفَٰكِهَةٍ وَّلَحْمٍ مِّمَّا يَشْتَهُونَ ﴿٢٢﴾ يَتَنَٰزَعُونَ
فِيهَا كَأْسًا لَّا لَغْوٌ فِيهَا وَلَا تَأْثِيمٌ ﴿٢٣﴾ وَيَطُوفُ عَلَيْهِمْ غِلْمَانٌ لَّهُمْ
كَأَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَّكْنُونٌ ﴿٢٤﴾ وَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ يَتَسَآءَلُونَ ﴿٢٥﴾
قَالُوٓا إِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِيٓ أَهْلِنَا مُشْفِقِينَ ﴿٢٦﴾

تو کیا یہ جادو ہے یا تم کو نظر ہی نہیں آتا۔﴿۱۵﴾(ف) اس میں داخل ہو جاؤ اور صبر کرو یا نہ کرو تمہارے لئے یکساں ہے جو کام تم کیا کرتے تھے (یہ) انہی کا تم کو بدلہ مل رہا ہے۔﴿۱۶﴾(ف) جو پرہیز گار ہیں وہ باغوں اور نعمتوں میں ہوں گے۔﴿۱۷﴾(ف) جو کچھ ان کے پروردگار نے ان کو بخشا اس (کی وجہ) سے خوشحال اور ان کے پروردگار نے ان کو دوزخ کے عذاب سے بچالیا۔﴿۱۸﴾(ف) اپنے اعمال کے صلے میں مزے سے کھاؤ اور پیو۔﴿۱۹﴾(ف) تختوں پر جو برابر برابر بچھے ہوئے ہیں تکیہ لگائے ہوئے اور بڑی بڑی آنکھوں والی حوروں سے ہم ان کا عقد کردیں گے۔﴿۲۰﴾(ف) اور جو لوگ ایمان لائے اور ان کی اولاد بھی (راہ) ایمان میں ان کے پیچھے چلی۔ ہم ان کی اولاد کو بھی ان (کے درجے) تک پہنچا دیں گے اور ان کے اعمال میں سے کچھ کم نہ کریں گے۔(ف) ہر شخص جو وہ کر رہا ہے اسکا ذمہ دار ہے۔﴿۲۱﴾(تذ-۲:۶۳) اور جس طرح کے میوے اور گوشت (ف) ان میں سے جو کچھ چاہیں گے ملے گا۔﴿۲۲﴾ (ار:۲۱۷) وہاں وہ ایک دوسرے سے جام شراب جھپٹ لیا کریں گے جس کے پینے سے نہ ہذیان سرائی ہوگی نہ کوئی گناہ کی بات۔﴿۲۳﴾(ف) اور نوجوان خدمتگار (جو ایسے ہونگے) جیسے چھپائے ہوئے موتی ان کے پاس پھریں گے۔﴿۲۴﴾(ف) اور ایک دوسرے کی طرف رخ کر کے آپس میں گفتگو کریں گے۔﴿۲۵﴾(ف) کہیں گے کہ اس سے پہلے ہم اپنے گھر میں (خدا سے) ڈرتے رہتے تھے۔﴿۲۶﴾(ف)

Marfat.com

فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَوَقٰىنَا عَذَابَ السَّمُوْمِ ﴿۲۷﴾ اِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلُ نَدْعُوْهُ ؕ

اِنَّهٗ هُوَ الْبَرُّ الرَّحِيْمُ ﴿۲۸﴾ ع فَذَكِّرْ فَمَآ اَنْتَ بِنِعْمَتِ رَبِّكَ بِكَاهِنٍ وَّلَا ع ۲

مَجْنُوْنٍ ﴿۲۹﴾ ؕ اَمْ يَقُوْلُوْنَ شَاعِرٌ نَّتَرَبَّصُ بِهٖ رَيْبَ الْمَنُوْنِ ﴿۳۰﴾ قُلْ

تَرَبَّصُوْا فَاِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُتَرَبِّصِيْنَ ﴿۳۱﴾ ؕ اَمْ تَاْمُرُهُمْ اَحْلَامُهُمْ بِهٰذَآ

اَمْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُوْنَ ﴿۳۲﴾ ۚ اَمْ يَقُوْلُوْنَ تَقَوَّلَهٗ ۚ بَلْ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۳۳﴾ فَلْيَاْتُوْا

بِحَدِيْثٍ مِّثْلِهٖٓ اِنْ كَانُوْا صٰدِقِيْنَ ﴿۳۴﴾ ؕ اَمْ خُلِقُوْا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ اَمْ هُمُ

الْخٰلِقُوْنَ ﴿۳۵﴾ ؕ اَمْ خَلَقُوا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ بَلْ لَّا يُوْقِنُوْنَ ﴿۳۶﴾ ؕ اَمْ عِنْدَهُمْ

خَزَآئِنُ رَبِّكَ اَمْ هُمُ الْمُصَيْطِرُوْنَ ﴿۳۷﴾ ؕ اَمْ لَهُمْ سُلَّمٌ يَّسْتَمِعُوْنَ فِيْهِ ۚ

فَلْيَاْتِ مُسْتَمِعُهُمْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۳۸﴾ ؕ اَمْ لَهُ الْبَنٰتُ وَلَكُمُ الْبَنُوْنَ ﴿۳۹﴾ ؕ

اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ اَجْرًا فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ ﴿۴۰﴾ ؕ

تو خدا نے ہم پر احسان فرمایا اور ہمیں لُو کے عذاب سے بچالیا۔ (۲۷) (ف) اس سے پہلے ہم اس سے دعائیں کیا کرتے تھے۔ بیشک وہ احسان کرنے والا مہربان ہے۔ (۲۸) (ف) تو اے پیغمبر! تم اپنی نصیحت کئے جاؤ کیونکہ تم اپنے پروردگار کے فضل وکرم سے نہ تو بازیگر ہو اور نہ سودائی۔ (۲۹) (تذ۔ا:۸۵) کیا لوگوں نے تمہاری نسبت یہ مشہور کررکھا ہے کہ محمد ﷺ تو محض ایک شاعر ہے جس نے اپنے زورِ تخیل اور شعروسخن سے ہی چند افراد کو اپنا گرویدہ کرلیا ہے۔ اس کی پیروی اور اس کی دھمکیاں تبھی تک ہیں جب تک وہ زندہ ہے اور ہم تو اس امر کے منتظر ہیں کہ موت کا حادثہ اس کو آدبوچے اور اس کی سب لن ترانیوں کو ختم کردے۔ (۳۰) (تذ۔ا:۸۵) تم ان سے کہہ دو کہ بہت اچھا تم بھی انتظار کرو اور میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کررہا ہوں (پھر معلوم ہو جائے گا کہ کس کی دھمکیاں محض پادر ہوا باتیں تھیں اور کس کی ہدایت صرف نقش برآب تھی)۔ (۳۱) (تذ۔ا:۸۵) کیا ان کی عقلیں ان کو یہی سکھاتی ہیں بلکہ یہ لوگ ہیں ہی شریر۔ (۳۲) (ف) تو کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ محمد ﷺ اس قرآن کو اپنی طرف سے بنالایا ہے یہ تو ان کام چوروں کے لنگ عذر اور کٹ حجتیاں ہیں، اصل بات یہ ہے کہ وہ سرے سے ایمان لانے کی نیت ہی نہیں رکھتے۔ (کیونکہ ایمان لانے کے ساتھ ہی قرآن پر عمل کرنا ان پر واجب ہو جاتا ہے۔) (۳۳) (تذ۔ا:۷) اور ویسے اگر وہ اپنے دعوے میں سچے ہیں تو اس جیسی ایک بات بھی تو لے آویں۔ (۳۴) (تذ۔ا:۷) کیا یہ کسی کے پیدا کئے بغیر ہی پیدا ہو گئے ہیں یا یہ خود (اپنے تیں) پیدا کرنے والے ہیں۔ (۳۵) (ف) یا انہوں نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے (نہیں) بلکہ یہ یقین ہی نہیں رکھتے۔ (۳۶) (ف) کیا ان کے پاس تمہارے پروردگار کے خزانے ہیں یا یہ (کہیں کے) داروغہ ہیں۔ (۳۷) (ف) یا ان کے پاس کوئی سیڑھی ہے جس پر (چڑھ کر آسمان سے باتیں) سن آتا ہے وہ صریح سند دکھائے۔ (۳۸) (ف) کیا خدا کی تو بیٹیاں اور تمہارے بیٹے۔ (۳۹) (ف) (اے پیغمبر) کیا تم ان سے صلہ مانگتے ہو کہ ان پر تاوان کا بوجھ پڑ رہا ہے۔ (۴۰) (ف)

Marfat.com

أَمْ عِندَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُونَ ﴿۴۱﴾ أَمْ يُرِيدُونَ كَيْدًا ۖ فَالَّذِينَ كَفَرُوا
هُمُ الْمَكِيدُونَ ﴿۴۲﴾ أَمْ لَهُمْ إِلَٰهٌ غَيْرُ اللَّهِ ۚ سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿۴۳﴾
وَإِن يَرَوْا كِسْفًا مِّنَ السَّمَاءِ سَاقِطًا يَقُولُوا سَحَابٌ مَّرْكُومٌ ﴿۴۴﴾ فَذَرْهُمْ
حَتَّىٰ يُلَاقُوا يَوْمَهُمُ الَّذِي فِيهِ يُصْعَقُونَ ﴿۴۵﴾ يَوْمَ لَا يُغْنِي عَنْهُمْ كَيْدُهُمْ
شَيْئًا وَلَا هُمْ يُنصَرُونَ ﴿۴۶﴾ وَإِنَّ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا عَذَابًا دُونَ ذَٰلِكَ وَلَٰكِنَّ
أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿۴۷﴾ وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَإِنَّكَ بِأَعْيُنِنَا ۖ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ
رَبِّكَ حِينَ تَقُومُ ﴿۴۸﴾ وَمِنَ اللَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَإِدْبَارَ النُّجُومِ ﴿۴۹﴾ ع

آیاتہا ۶۲ — ۵۳ سُورَةُ النَّجْمِ مَكِّيَّةٌ ۲۸ — رکوعاتہا ۳

ترجمہ المشرقی : ۶۲ آیات

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

وَالنَّجْمِ إِذَا هَوَىٰ ﴿۱﴾ مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوَىٰ ﴿۲﴾ وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ﴿۳﴾

یا ان کے پاس غیب (کا علم) ہے کہ وہ اسے لکھ لیتے ہیں۔ ۴۱ (ف) کیا یہ کوئی داؤں کرنا چاہتے ہیں تو کافر تو خود داؤں میں آنے والے ہیں۔ ۴۲ (ف) کیا خدا کے سوا ان کا کوئی اور معبود ہے۔ خدا ان کے شریک بنانے سے پاک ہے۔ ۴۳ (ف) اور اگر یہ آسمان سے (عذاب) کا کوئی ٹکڑا گرتا ہوا دیکھیں تو کہیں یہ گاڑھا بادل ہے۔ ۴۴ (ف) پس ان کو چھوڑ دو یہاں تک کہ وہ روز جس میں وہ بیہوش کر دیئے جائیں گے سامنے آجائے۔ ۴۵ (ف) جس دن ان کا کوئی داؤں کچھ بھی کام نہ آئے اور نہ ان کو (کہیں سے) مدد ہی ملے۔ ۴۶ (ف) اور ظالموں کیلئے اس کے سوا اور عذاب بھی ہے لیکن ان میں سے اکثر نہیں جانتے۔ ۴۷ (ف) اور تم اپنے پروردگار کے حکم کے انتظار میں صبر کئے رہو۔ تم تو ہماری آنکھوں کے سامنے ہو اور جب اٹھا کرو تو اپنے پروردگار کی تعریف کے ساتھ تسبیح کیا کرو۔ ۴۸ (ف) اور رات کے بعض اوقات میں بھی اور ستاروں کے غروب ہونے کے بعد بھی اس کی تنزیہ کیا کرو۔ ۴۹ (ف)

تعارفی نوٹ : اس سورت میں جو کلیے قانون فطرت کے بیان کئے گئے ہیں اس قدر عظیم الشان نہیں کہ ان کو قوموں کی ←

(اے زمین کے بے خبر بسنے والو اور اے چھوٹے سے افق پر سے کائنات بیکراں کا محدود تماشا کرنے والو! بام آسمان کا وہ بلندیوں پر ٹوٹ کر فضائے آسمانی میں ملیا میٹ اور) غائب ہوجانے والا ستارہ اس امر کی گواہی دے رہا ہے۔ ① (تک۔۱:۱۳۳) کہ تمہارا ساتھی محمد ﷺ نہ تو راہ راست سے بھٹک گیا اور نہ (کچھ) بہک گیا ہے۔ ② (تک۔۱:۱۳۳) وہ (زمین و آسمان کے) جو (حقائق عالیہ تمہارے سامنے) بول رہا ہے اپنی خواہش نفسانی سے نہیں بولتا۔ ③ (تک۔۱:۱۳۳)

اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی ۝۴ عَلَّمَهٗ شَدِیْدُ الْقُوٰی ۝۵ ذُوْ مِرَّةٍ ؕ فَاسْتَوٰی ۝۶
وَهُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰی ۝۷ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰی ۝۸ فَكَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی ۝۹
فَاَوْحٰۤی اِلٰی عَبْدِهٖ مَاۤ اَوْحٰی ۝۱۰ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰی ۝۱۱ اَفَتُمٰرُوْنَهٗ عَلٰی
مَا یَرٰی ۝۱۲

(بلکہ) وہ سوائے اس کے کچھ نہیں کہ (آسمانی) وحی اور خدائی آواز ہے جو اس پر نازل کی جارہی ہے۔ ۝۴ (تک۔۱:۱۳۳، ۱۳۴) اس کو (یہ سب حقائق) انتہائی قوتوں والے خدا نے خود سکھلائے ہیں جو بڑا زور آور ہے۔ ۝۵ (تک۔۱:۱۳۴) پھر وہ (اس علم کے زور اثر سے) قائم اور مستحکم ایسی حالت میں ہوگیا ہے۔ ۝۶ (تک۔۱:۱۳۴) کہ وہ (مشاہدے اور تحقیق کی) ایک بہت بلند سطح پر (سے کائنات جہاں کا تماشا کر رہا) ہے۔ ۝۷ (تک۔۱:۱۳۴) پھر وہ (آہستہ آہستہ خدا سے) نزدیک تر ہوتا گیا پھر (نزدیک تر ہوتے ہوتے) اس نے عاجزی کی۔ ۝۸ (تک۔۱:۱۳۴) (حتی کہ وہ خدا کے پاس) بقدر دو کمان کے فاصلے بلکہ اس سے بھی کم ہوگیا۔ ۝۹ (تک۔۱:۱۳۴) (تو جب وہ اس ذوق وشوق، اس علم و عجز، اس استعداد و دریافت کے آخری مرحلوں تک پہنچ چکا) تب کہیں ایزدِ بیمثال نے اپنے بندے پر وہ بات وحی کی جو تم لوگوں پر ظاہر کی جارہی ہے۔ ۝۱۰ (تک۔۱:۱۳۴) (بے خبر اور ناشناس لوگو!) محمدؐ نے جو کچھ دیکھا اس کے متعلق اس کے ذہن سلیم نے کوئی دھوکا نہیں دیا۔ ۝۱۱ (تک۔۱:۱۳۴) تو کیا تم اس شے کے سچ ہونے پر اس سے جھگڑ رہے ہو جو اس نے (بچشم خود) دیکھی۔ ۝۱۲ (تک۔۱:۱۳۴)

← قسمت کی تاریخ میں سنہری حروف میں لکھا جانا چاہیے۔ سب سے بڑا عظیم الشان اعلان اس سورت میں یہ ہے کہ کائنات کی ہر شے (یعنی کروڑوں اور اربوں میل دور کے ستارے بشمولیت چاند اور مریخ وغیرہ سب کے سب انسان کے لئے اس کے حسن عمل کی پاداش میں بطور انعام کے رکھے ہیں اور انسان پر لازم ہے کہ صحیفہ فطرت کی پورے طور پر تسخیر کرے۔ ان تمام اشیاء کا جو پیدا کی گئی ہیں مقصد سوائے اس کے کچھ نہیں کہ انسان ان کو اپنے قابو میں لائے، ان کو مسخر کرے، اپنے سعی وعمل کی جزا کے طور پر ان انعاموں کو اپنے قبضے میں کرے۔ صحیفہ فطرت کے بارے میں قرآن عظیم کا یہ محاکمہ اس قدر مبہوت کن، اس قدر بلند پایہ، اس قدر دور رس اور اس قدر حیات افزا ہے کہ ابھی صرف چند برس ہوئے روس اور امریکہ کسی حد تک اس عظیم الشان نصب العین کی لم تک پہنچے ہیں اور وہ بھی غالباً اس وقت جب کہ میں ۱۹۵۱ء سے انسان کے واحد نصب العین اور مقصد پیدائش کائنات کی لم کے متعلق سائنسدانوں کی دنیا میں مسلسل چیخ و پکار پیدا کر رہا ہوں اور آٹھ برس سے سائنسدانوں کی دنیا میں میرے خط[1] کے متعلق ایک ہیجان برپا ہے بلکہ یورپ کی حکومتیں میرے اس خط کے خلاف مخالفت کا طوفان پیدا کر رہی ہیں۔ الغرض اس سورت میں انسانی علم اور بناء کا وہ نایاب ذخیرہ موجود ہے جو انسان کے لئے سعی وعمل کی راہ ہزاروں برس تک پیدا کرسکتا ہے۔ (تک۔۱:۱۳۹)

[1] یہ الفاظ ۱۹۶۰ء میں لکھے گئے۔ اور جس خط کا ذکر ہے اس کا عنوان The Human Problem ہے اور اس کا اردو ترجمہ (علامہ صاحب کے قلم سے) ''انسانی مسئلہ'' کے نام سے کئی بار شائع ہو چکا ہے۔ (مرتب)

Marfat.com

وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰی ﴿۱۳﴾ عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰی ﴿۱۴﴾ عِنْدَهَا جَنَّةُ
الْمَاْوٰی ﴿۱۵﴾ اِذْ یَغْشَی السِّدْرَةَ مَا یَغْشٰی ﴿۱۶﴾ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی ﴿۱۷﴾ لَقَدْ
رَاٰی مِنْ اٰیٰتِ رَبِّهِ الْکُبْرٰی ﴿۱۸﴾ اَفَرَءَیْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰی ﴿۱۹﴾ وَمَنٰوةَ الثَّالِثَةَ
الْاُخْرٰی ﴿۲۰﴾ اَلَکُمُ الذَّکَرُ وَلَهُ الْاُنْثٰی ﴿۲۱﴾ تِلْکَ اِذًا قِسْمَةٌ ضِیْزٰی ﴿۲۲﴾ اِنْ هِیَ
اِلَّآ اَسْمَآءٌ سَمَّیْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُکُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ اِنْ
یَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَمَا تَهْوَی الْاَنْفُسُ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مِّنْ رَّبِّهِمُ
الْهُدٰی ﴿۲۳﴾ اَمْ لِلْاِنْسَانِ مَا تَمَنّٰی ﴿۲۴﴾ فَلِلّٰهِ الْاٰخِرَةُ وَالْاُوْلٰی ﴿۲۵﴾ وَکَمْ
مِّنْ مَّلَکٍ فِی السَّمٰوٰتِ لَا تُغْنِیْ شَفَاعَتُهُمْ شَیْئًا اِلَّا مِنْ بَعْدِ اَنْ یَّاْذَنَ ع
اللّٰهُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیَرْضٰی ﴿۲۶﴾

حالانکہ بالتحقیق اس نے وہی شے (ذہن پر اترنے کے علاوہ) دوسری مرتبہ (عرش اکبر سے) بطوروحی نازل ہوتے ہوئے دیکھی۔ ﴿۱۳﴾ (تک۔ا:۱۳۴) جوسدرۃ المنتہیٰ (یعنی انتہائی علم وخبر کے پھل دار درخت) کے پاس ہے۔ ﴿۱۴﴾ (تک۔ا:۱۳۴) اور جس کے قریب ہی جنت الماویٰ (یعنی انسانی فلاح ونجات کی آخری پناہ) واقع ہے۔ ﴿۱۵﴾ (تک۔ا:۱۳۴) (ہاں دوسری دفعہ نازل ہوتے اس وقت دیکھی) جبکہ اس سدرۃ المنتہیٰ پر (خدائے ذوالجلال کا نور) اس طرح پر چھارہا تھا جس طرح کہ وہ چھایا ہوا تھا۔ ﴿۱۶﴾ (تک۔ا:۱۳۴۔۱۳۵) اس کیفیت کومشاہدہ کرتے وقت محمدؐ کی آنکھ نہ بہکی نہ بھٹکی۔ ﴿۱۷﴾ (تک۔ا:۱۳۵) اور بے شک اس نے اپنے پروردگار کے عظیم وجلیل کنایوں اور اشاروں کو (جواس سے پہلے اس کے ذہن نے محسوس کئے تھے) بچشم خود دیکھا۔ ﴿۱۸﴾ (تک۔ا:۱۳۵) تو (اے لوگو!) کیا تم اَلّات (یعنی اللہ کی مادہ دیوی) اور العزیٰ (یعنی عزت والی دیوی) ﴿۱۹﴾ (تک۔ا:۱۳۵) اور ایک اور تیسری (دیوی) مناۃ کی طرف غور کیا ہے؟ (جو کافروں نے پوجنے کیلئے بنا رکھی ہیں) ﴿۲۰﴾ (تک۔ا:۱۳۵) تو (ان کوکہو کہ) تم آپ تو مذکر بنے بیٹھے ہو اور خداؤں کیلئے (صرف) مؤنث بننا (رہ گیا) ہے۔ ﴿۲۱﴾ (تک۔ا:۱۳۵) (اور اگر یہ بات ہے) تو یہ نہایت نامنصفانہ تقسیم ہے۔ ﴿۲۲﴾ (تک۔ا:۱۳۵) (ارے یہ تو دیویاں اور بت جو تم گھڑکر بیٹھے ہوئے ان کو پوج رہے ہو) یہ تو صرف نام ہی نام ہیں جوتم نے اور تمہارے باپ داداؤں نے رکھ لئے ہیں۔ خدا نے تو ان کے ہونے کی کوئی سند اتاری نہیں۔ یہ لوگ تو صرف وہم وگمان کا تتبع کررہے ہیں یا اس کا جوان کے نفس چاہتے ہیں درآنحالیکہ ان کو ان کے پروردگار کی طرف سے ہدایت آچکی ہے۔ ﴿۲۳﴾ (تک۔ا:۱۳۵) کیا انسان کو جو کچھ اس نے (خواہش نفسانی سے) چاہا مل بھی گیا۔ ﴿۲۴﴾ (تک۔ا:۱۳۵) تو انجام اور ابتدا سب اللہ کے اختیار میں ہے۔ ﴿۲۵﴾ (تک۔ا:۱۳۵) اور کتنے ہی فرشتے آسمانوں میں ہیں جن کی سفارش (انسان کے حق میں) کچھ نہ کرسکی ماسوا اس کے کہ خدا نے جس کے متعلق مناسب سمجھ لیا اور جسکے عمل پر راضی ہوگیا اس کے بارے میں سفارش کا حکم دیا۔ ﴿۲۶﴾ (تک۔ا:۱۳۵،۱۳۶)

إِنَّ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ لَيُسَمُّونَ الْمَلَائِكَةَ تَسْمِيَةَ الْأُنْثَىٰ ﴿٢٧﴾
وَمَا لَهُمْ بِهِ مِنْ عِلْمٍ ۖ إِنْ يَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ ۖ وَإِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِي مِنَ
الْحَقِّ شَيْئًا ﴿٢٨﴾ فَأَعْرِضْ عَنْ مَنْ تَوَلَّىٰ عَنْ ذِكْرِنَا وَلَمْ يُرِدْ إِلَّا الْحَيَاةَ
الدُّنْيَا ﴿٢٩﴾ ذَٰلِكَ مَبْلَغُهُمْ مِنَ الْعِلْمِ ۚ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ
عَنْ سَبِيلِهِ وَهُوَ أَعْلَمُ بِمَنِ اهْتَدَىٰ ﴿٣٠﴾ وَلِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي
الْأَرْضِ لِيَجْزِيَ الَّذِينَ أَسَاءُوا بِمَا عَمِلُوا وَيَجْزِيَ الَّذِينَ أَحْسَنُوا
بِالْحُسْنَى ﴿٣١﴾ الَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبَائِرَ الْإِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ إِلَّا اللَّمَمَ ۚ إِنَّ
رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ ۚ هُوَ أَعْلَمُ بِكُمْ إِذْ أَنْشَأَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ وَإِذْ أَنْتُمْ
أَجِنَّةٌ فِي بُطُونِ أُمَّهَاتِكُمْ ۖ فَلَا تُزَكُّوا أَنْفُسَكُمْ ۖ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقَىٰ ﴿٣٢﴾

وہی لوگ جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے (اور یہی سمجھتے ہیں کہ بالآخر کچھ بھی نہ ہوگا) وہ ضرور فرشتوں (اور خداؤں کے زنانہ نام رکھتے ہیں۔ ﴿۲۷﴾ (تک۔ا:۱۳۶) حالانکہ ان کو اس کے متعلق کوئی چشم دید علم اور حقیقت میسر نہیں وہ صرف وہم وگمان کا تتبع کرتے ہیں اور گمان تو کبھی حقیقت سے عہدہ برآ نہیں ہوسکتا۔ ﴿۲۸﴾ (تک۔ا:۱۳۶) تو (اے محمد ﷺ!) تو ان لوگوں سے دور ہو جا جو ہماری یاد سے روگردانی کریں اور سوائے دنیاوی زندگی کی لذتوں سے ان کی ارادت اور کسی شے سے نہ ہو۔ ﴿۲۹﴾ (تک۔ا:۱۳۶) لے دے کر ان کے علم کی پہنچ یہانتک ہی ہے اور تیرا پروردگار خوب جانتا ہے کہ کون اس کے بتائے ہوئے رستے سے بھٹک گیا اور کس نے ہدایت اختیار کی۔ ﴿۳۰﴾ (تک۔ا:۱۳۶) اور (اے ساکنان زمین انسانو! خوب یاد رکھو اور انتہائی توجہ سے سنو! کہ) جو کچھ اشیاء آسمانوں میں ہیں اور جو کچھ زمین میں ہے، سب کی سب خدا نے اپنی ملکیت اس لئے بنا رکھی ہیں کہ خدا انہی چیزوں میں سے بری چیزیں بطور سزا ان لوگوں کو دے جنہوں نے برے عمل کئے اور انہی چیزوں میں سے اچھی چیزیں سب کی سب بطور انعام ان لوگوں کو دے جو عمدہ اعمال کر کے تحسین و آفرین کے مستحق ہوئے۔ ﴿۳۱﴾ (تک۔ا:۱۳۶۔۱۳۷) یہ وہ لوگ ہیں جو (اس کائنات فطرت میں) بڑی بڑی غلطیوں اور بداعمالیوں سے (ماسوا چھوٹی چھوٹی لغزشوں کے) بچتے رہتے ہیں (اور فطرت کو ان سے انتقام لینے کا موقع نہیں دیتے) کیونکہ بے شک تیرا پروردگار بڑی وسیع حد تک انسانوں کی معمولی واماندگیوں پر پردہ ڈالتا رہتا ہے اور وہ تمہاری اہلیتوں سے پورے طور پر خبردار اس وقت سے ہے جبکہ اس نے تمہاری پیدائش کی ابتدا مٹی (میں رہنے والے خلیات) سے کی اور اس وقت سے خوب جانتا ہے جبکہ تم اپنی ماؤں کے پیٹوں میں چھوٹے سے بچے تھے تو اب اپنے آپ کو بڑے پاکیزہ نہ بناؤ، وہ رب زمین و آسمان خوب جانتا ہے کہ کون اس کے قانون سے خوفزدہ ہے۔ ﴿۳۲﴾ (تک۔ا:۱۳۷)

Marfat.com

اَفَرَءَيْتَ الَّذِيْ تَوَلّٰى ﴿۳۳﴾ وَاَعْطٰى قَلِيْلًا وَّاَكْدٰى ﴿۳۴﴾ اَعِنْدَهٗ عِلْمُ الْغَيْبِ
فَهُوَ يَرٰى ﴿۳۵﴾ اَمْ لَمْ يُنَبَّاْ بِمَا فِيْ صُحُفِ مُوْسٰى ﴿۳۶﴾ وَاِبْرٰهِيْمَ الَّذِيْ وَفّٰٓى ﴿۳۷﴾
اَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ﴿۳۸﴾ وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى ﴿۳۹﴾
وَاَنَّ سَعْيَهٗ سَوْفَ يُرٰى ﴿۴۰﴾ ثُمَّ يُجْزٰىهُ الْجَزَآءَ الْاَوْفٰى ﴿۴۱﴾ وَاَنَّ اِلٰى رَبِّكَ الْمُنْتَهٰى ﴿۴۲﴾
وَاَنَّهٗ هُوَ اَضْحَكَ وَاَبْكٰى ﴿۴۳﴾ وَاَنَّهٗ هُوَ اَمَاتَ وَاَحْيَا ﴿۴۴﴾ وَاَنَّهٗ خَلَقَ
الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى ﴿۴۵﴾ مِنْ نُّطْفَةٍ اِذَا تُمْنٰى ﴿۴۶﴾ وَاَنَّ عَلَيْهِ النَّشْاَةَ
الْاُخْرٰى ﴿۴۷﴾ وَاَنَّهٗ هُوَ اَغْنٰى وَاَقْنٰى ﴿۴۸﴾ وَاَنَّهٗ هُوَ رَبُّ الشِّعْرٰى ﴿۴۹﴾

اے محمد ﷺ! کیا تو نے اس شخص پر نظر کی جو تم سے پھر گیا۔ ﴿۳۳﴾ (تک۔ا:۱۳۷) اور تھوڑا سا مال دے کر پھر پتھر کی طرح سخت ہو گیا۔
﴿۳۴﴾ (تک۔ا:۱۳۷) کیا اس کے پاس علم غیب ہے جس کو دیکھ کر (کہتا ہے کہ مجھے کوئی سزا نہیں ملے گی) ﴿۳۵﴾ (تک۔ا:۱۳۷) کیا اس
کو اس بات کی خبر نہیں پہنچی جو موسیٰ علیہ السلام کے صحیفوں میں دی گئی تھی۔ ﴿۳۶﴾ (تک۔ا:۱۳۸) یا اس ابراہیم علیہ السلام کے صحیفوں میں جس
نے اپنے عمل سے اطاعت خدا کا حق پورا پورا ادا کر دیا۔ ﴿۳۷﴾ (تک۔ا:۱۳۷) اور وہ (انتہائی طور پر اہم اور عالم آرا خبر یہ تھی کہ اس
کائنات فطرت میں) کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گا۔ (اور اسی قبیل سے کسی دولتمند کی دولت اس کے
گناہوں کا بوجھ اٹھا نہ سکے گی) ﴿۳۸﴾ (تک۔ا:۱۳۷۔۱۳۸) اور (دوسری خبر یہ تھی کہ) انسان کو ہرگز کچھ نہ ملے گا مگر بقدر اس
کے جس کے حاصل کرنے کی اس نے کوشش کی۔ ﴿۳۹﴾ (تک۔ا:۱۳۸) نیز یہ کہ اس کی کوشش کا امتحان لامحالہ کیا جائے گا۔
﴿۴۰﴾ (تک۔ا:۱۳۸) اور پھر (اس امتحان کے بعد اس کوشش کی) جزا اس کو پوری پوری دی جائے گی۔ ﴿۴۱﴾ (تک۔ا:۱۳۸) اور
(ان ہی صحیفوں میں ہم نے واضح کر دیا تھا کہ) بے شک ہر انسان کی انتہا تیرے پروردگار تک ہے۔ ﴿۴۲﴾ (تک۔ا:۱۳۸) اور
بالتحقیق وہی ہے جو انسان کو خوشحال اور بدحال کرتا ہے۔ ﴿۴۳﴾ (تک۔ا:۱۳۸) اور وہی قوموں کو ہلاک کرتا ہے او زندہ رکھتا ہے۔ ﴿۴۴﴾
(تک۔ا:۱۳۸) اور وہی بالتحقیق ہے جس نے (سب حیوانوں میں) نر اور مادہ کے جوڑے ﴿۴۵﴾ (تک۔ا:۱۳۸) اس منی کے قطرے
سے پیدا کئے جو شرمگاہ میں گرائی جاتی ہے۔ ﴿۴۶﴾ (تک۔ا:۱۳۸) اور بالتحقیق دوسری بار زندہ کرنے کا ذمہ دار بھی وہی ہے۔
﴿۴۷﴾ (تک۔ا:۱۳۸) اور بے شک وہی ہے جو کسی قوم کو مالا مال اور اندوختوں سے سرمایہ دار کرتا ہے۔ ﴿۴۸﴾ (تک۔ا:۱۳۸) اور بے
شک وہی پروردگار ہے شعریٰ ستارے کا (جس کی پرستش کافر کرتے ہیں)۔ ﴿۴۹﴾ (تک۔ا:۱۳۸)

Marfat.com

وَاَنَّهٗۤ اَهۡلَكَ عَادَا ۨالۡاُوۡلٰى ۝۵۰ وَثَمُوۡدَا۟ فَمَاۤ اَبۡقٰى ۝۵۱ وَقَوۡمَ نُوۡحٍ مِّنۡ قَبۡلُ ؕ
اِنَّهُمۡ كَانُوۡا هُمۡ اَظۡلَمَ وَاَطۡغٰى ۝۵۲ وَالۡمُؤۡتَفِكَةَ اَهۡوٰى ۝۵۳ فَغَشّٰٮهَا مَا غَشّٰى ۝۵۴
فَبِاَىِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكَ تَتَمَارٰى ۝۵۵ هٰذَا نَذِيۡرٌ مِّنَ النُّذُرِ الۡاُوۡلٰى ۝۵۶ اَزِفَتِ
الۡاٰزِفَةُ ۝۵۷ لَيۡسَ لَهَا مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ كَاشِفَةٌ ۝۵۸ اَفَمِنۡ هٰذَا الۡحَدِيۡثِ
تَعۡجَبُوۡنَ ۝۵۹ وَتَضۡحَكُوۡنَ وَلَا تَبۡكُوۡنَ ۝۶۰ وَاَنۡتُمۡ سٰمِدُوۡنَ ۝۶۱ فَاسۡجُدُوۡا
لِلّٰهِ وَاعۡبُدُوۡا ۩ ۝۶۲ ع

السجدۃ ع

ایاتہا ۵۵ | ۵۴ سُوۡرَةُ الۡقَمَرِ مَكِّيَّةٌ ۴۹ | رکوعاتہا ۳

ترجمہ المشرقی: ۱۴ آیات | بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ | ترجمہ مولانا جالندھری: ۴۱ آیات

اِقۡتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانۡشَقَّ الۡقَمَرُ ۝۱

اور درحقیقت وہی ہے جس نے پرانے زمانے کی قوم عاد کو ہلاک کیا۔ ۵۰ (تک۔۱:۱۳۸) اور ثمود قوم کا نشان تک نہ چھوڑا۔ ۵۱ (تک۔۱:۱۳۸) اور اس سے پہلے نوحؑ کی قوم کو کہ وہ بڑی ظالم اور بڑی سرکش قوم تھی۔ ۵۲ (تک۔۱:۱۳۸) اور (قوم لوط کی) الٹی ہوئی بستیوں کو ہلاک کر مارا۔ ۵۳ (تک۔۱:۱۳۸) اور اس پر بے مثال تباہی چھاگئی۔ ۵۴ (تک۔۱:۱۳۸) تو اے محمدؐ! تو اپنے پروردگار کی کونسی نعمت کے متعلق شک کرتے ہو۔ ۵۵ (تک۔۱:۱۳۸) یہ محمد ﷺ بھی پہلے ڈرانے والوں میں سے ایک ڈرانے والا ہے۔ ۵۶ (تک۔۱:۱۳۹-۱۳۹) (تو لوگو! یاد رکھو) آنے والی (سزا) ضرور آپہنچے گی۔ ۵۷ (تک۔۱:۱۳۹) اور خدا کے سوا کوئی اس کو ہٹانے والا نہ ہوگا۔ ۵۸ (تک۔۱:۱۳۹) تو یہ کافر لوگ ان باتوں سے جو ہم بیان کرتے ہیں متعجب ہو جاتے ہیں۔ ۵۹ (تک۔۱:۱۳۹) اور پھر ان باتوں کا مخول اڑاتے ہیں اور روتے نہیں۔ ۶۰ (تک۔۱:۱۳۹) درآنحالیکہ تم لوگ غفلت کے مارے ہوئے ہو۔ ۶۱ (تک۔۱:۱۳۹) تو لوگو خدا کے آگے جھک جاؤ اور اس کے غلام بن جاؤ۔ ۶۲ (تک۔۱:۱۳۹)

....

(لوگو! آنے والی جزا اور سزا کی) گھڑی نزدیک آپہنچی تو چاند پھٹ جائے گا (اور سب کائنات فنا ہو جائے گی)۔ ۱[له] (تک۔۱:۱۶۵)

له (اس) آیت سے لوگ ''شق قمر'' کا واقعہ بنا لیتے ہیں لیکن ساتھ ہی کہتے ہیں کہ یہ ''شق قمر'' ۱۰ نبوی یعنی اس سورت کے نازل ہونے کے پانچ چھ سال بعد کا واقع ہے جب کہ حج کے موقعہ پر عرب کا ایک بڑا قبائلی سردار حبیب بن مالک بیس ہزار آدمی لے کر مکہ آیا اور اس نے رسول صلعم کو بلایا' سوالات پوچھے' پھر معجزے مانگے جن میں ''شق قمر'' کا معجزہ بھی تھا۔ یہ بھی روایت ہے کہ حبیب بعد ←

Marfat.com

وَاِنۡ يَّرَوۡا اٰيَةً يُّعۡرِضُوۡا وَيَقُوۡلُوۡا سِحۡرٌ مُّسۡتَمِرٌّ ۝۲ وَكَذَّبُوۡا وَاتَّبَعُوۡۤا
اَهۡوَآءَهُمۡ وَكُلُّ اَمۡرٍ مُّسۡتَقِرٌّ ۝۳ وَلَقَدۡ جَآءَهُمۡ مِّنَ الۡاَنۡۢبَآءِ مَا فِيۡهِ
مُزۡدَجَرٌ ۝۴ حِكۡمَةٌۢ بَالِغَةٌ فَمَا تُغۡنِ النُّذُرُ ۝۵ فَتَوَلَّ عَنۡهُمۡ‌ۘ يَوۡمَ
يَدۡعُ الدَّاعِ اِلٰى شَىۡءٍ نُّكُرٍ ۝۶ خُشَّعًا اَبۡصَارُهُمۡ يَخۡرُجُوۡنَ مِنَ
الۡاَجۡدَاثِ كَاَنَّهُمۡ جَرَادٌ مُّنۡتَشِرٌ ۝۷ مُّهۡطِعِيۡنَ اِلَى الدَّاعِ‌ؕ يَقُوۡلُ الۡكٰفِرُوۡنَ
هٰذَا يَوۡمٌ عَسِرٌ ۝۸ كَذَّبَتۡ قَبۡلَهُمۡ قَوۡمُ نُوۡحٍ فَكَذَّبُوۡا عَبۡدَنَا وَقَالُوۡا
مَجۡنُوۡنٌ وَّازۡدُجِرَ ۝۹ فَدَعَا رَبَّهٗۤ اَنِّىۡ مَغۡلُوۡبٌ فَانۡتَصِرۡ ۝۱۰ فَفَتَحۡنَاۤ
اَبۡوَابَ السَّمَآءِ بِمَآءٍ مُّنۡهَمِرٍ ۝۱۱ وَّفَجَّرۡنَا الۡاَرۡضَ عُيُوۡنًا فَالۡتَقَى الۡمَآءُ
عَلٰٓى اَمۡرٍ قَدۡ قُدِرَ‌ۚ ۝۱۲

لیکن اگر یہ (مکہ کے) لوگ (ایسی) نشانی آنکھوں سے دیکھ بھی لیں تو منہ موڑ لینگے اور کہیں گے کہ یہ تو ایک ہمیشہ کا (بنا بنایا) جادو ہے (جو مدت سے ان رسولوں کی طرف سے چلا آ رہا ہے) کوئی نئی بات نہیں۔ ۝۲ (تک۔ا:۱۶۵۔۱۶۶) ان لوگوں نے (رسول صلعم کو) جھٹلایا اور اپنی خواہشوں کی پیروی کرتے رہے اور ہر امر (اپنی معین مدت تک کیلئے) ٹھہرا ہوا ہے (اس لئے سزا مقرر وقت پر ہی ہوگی)۔ ۝۳ (تک۔ا:۱۶۶) اور بالتحقیق ان کے پاس (اس سے پہلے) خبریں آچکی ہیں جن میں کافی جھڑکی اور تنبیہ ہے۔ ۝۴ (تک۔ا:۱۶۶) دانائی کی پوری بات تھی لیکن ڈرانے والوں کی کوئی پروا نہیں کی گئی۔ ۝۵ (تک۔ا:۱۶۶) تو اے محمد ﷺ! تو ان سے اس دن تک ہٹا رہ کہ پکارنے والا ان کو کسی (نہایت) ناگوار چیز کی طرف پکارے۔ ۝۶ (تک۔ا:۱۶۶) اس دن ان کی آنکھیں (خوف اور شرم کے مارے) نیچی ہوں گی اور وہ اپنی قبروں سے ٹڈیوں کی طرح بکھرے ہوئے نکل پڑیں گے۔ ۝۷ (تک۔ا:۱۶۶) اس بلانے والے کی طرف دوڑتے جاتے ہوں گے کافر کہیں گے یہ دن بڑا سخت ہے۔ ۝۸ (ف) اس سے پہلے نوح علیہ السلام کی قوم نے بھی تکذیب کی تھی تو انہوں نے ہمارے بندے کو جھٹلایا اور کہا کہ دیوانہ ہے اور انہیں ڈانٹا بھی۔ ۝۹ (ف) تو انہوں نے اپنے پروردگار سے دعا کی کہ (بارالٰہا) میں (ان کے مقابلے میں) کمزور ہوں تو (ان سے) بدلہ لے۔ ۝۱۰ (ف) پس ہم نے زور کے مینہ سے آسمان کے دہانے کھول دیئے۔ ۝۱۱ (ف) اور زمین میں چشمے جاری کر دیئے تو پانی ایک کام کیلئے مقدر ہو چکا تھا جمع ہو گیا۔ ۝۱۲ (ف)

← ازان اسلام لے آیا۔ واقعات کچھ بھی ہوں لیکن اوپر کی سورت کا اس شق قمر کی روایت سے کوئی تعلق نہیں نہ اس میں رسول کا انگلی دکھا کر چاند کو دو ٹکڑے کرنے کا اشارہ کہیں پر ہے۔ (تک۔ا:۱۶۶)

وَحَمَلْنٰهُ عَلٰى ذَاتِ اَلْوَاحٍ وَّدُسُرٍ ﴿۱۳﴾ تَجْرِيْ بِاَعْيُنِنَا ۚ جَزَآءً لِّمَنْ كَانَ كُفِرَ ﴿۱۴﴾
وَلَقَدْ تَّرَكْنٰهَآ اٰيَةً فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۱۵﴾ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ ﴿۱۶﴾
وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۱۷﴾ كَذَّبَتْ عَادٌ فَكَيْفَ كَانَ
عَذَابِيْ وَنُذُرِ ﴿۱۸﴾ اِنَّآ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا صَرْصَرًا فِيْ يَوْمِ نَحْسٍ مُّسْتَمِرٍّ ﴿۱۹﴾
تَنْزِعُ النَّاسَ ۙ كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ مُّنْقَعِرٍ ﴿۲۰﴾ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ ﴿۲۱﴾
وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۲۲﴾ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ
بِالنُّذُرِ ﴿۲۳﴾ فَقَالُوْٓا اَبَشَرًا مِّنَّا وَاحِدًا نَّتَّبِعُهٗٓ ۙ اِنَّآ اِذًا لَّفِيْ ضَلٰلٍ وَّسُعُرٍ ﴿۲۴﴾
ءَاُلْقِيَ الذِّكْرُ عَلَيْهِ مِنْۢ بَيْنِنَا بَلْ هُوَ كَذَّابٌ اَشِرٌ ﴿۲۵﴾ سَيَعْلَمُوْنَ غَدًا
مَّنِ الْكَذَّابُ الْاَشِرُ ﴿۲۶﴾ اِنَّا مُرْسِلُوا النَّاقَةِ فِتْنَةً لَّهُمْ فَارْتَقِبْهُمْ
وَاصْطَبِرْ ﴿۲۷﴾ وَنَبِّئْهُمْ اَنَّ الْمَآءَ قِسْمَةٌۢ بَيْنَهُمْ ۚ كُلُّ شِرْبٍ مُّحْتَضَرٌ ﴿۲۸﴾

اور ہم نے نوح علیہ السلام کو ایک کشتی پر جو تختوں اور میخوں سے تیار کی گئی تھی سوار کر لیا۔ (۱۳) (ف) وہ ہماری آنکھوں کے سامنے چلتی تھی (یہ سب کچھ) اس شخص کے انتقام کیلئے (کیا گیا) جس کو کافر مانتے نہ تھے۔ (۱۴) (ف) اور ہم نے اس کو ایک عبرت بنا چھوڑا تو کوئی ہے کہ سوچے سمجھے۔ (۱۵) (ف) سو (دیکھ لو کہ) میرا عذاب اور ڈرانا کیسا ہے۔ (۱۶) (ف) اور فی الحقیقت ہم نے قرآن کو لوگوں کے اخذ نصیحت کی خاطر آسان طور پر بیان کر دیا ہے۔ پس کوئی ہے جو اس سے سچی نصیحت پکڑ کر اس کے احکام پر عمل کرے! (۱۷) (تذ۔ا:۵۷) عاد نے بھی تکذیب کی تھی سو (دیکھ لو کہ) میرا عذاب اور ڈرانا کیسا ہوا۔ (۱۸) (ف) ہم نے ان پر سخت منحوس دن میں آندھی چلائی۔ (۱۹) (ف) وہ لوگوں کو (اس طرح) اکھیڑے ڈالتی تھی گویا اکھڑی ہوئی کھجوروں کے تنے ہیں۔ (۲۰) (ف) سو (دیکھ لو کہ) میرا عذاب اور ڈرانا کیسا ہوا۔ (۲۱) (ف) اور فی الحقیقت ہم نے قرآن کو تو لوگوں کے اخذ نصیحت کی خاطر آسان طور پر بیان کر دیا ہے۔ پس کوئی ہے جو اس سے سچی نصیحت پکڑ کر اس کے احکام پر عمل کرے۔ (۲۲) (تذ۔ا:۵۷) ثمود نے بھی ہدایت کرنے والوں کو جھٹلایا۔ (۲۳) (ف) اور کہا کہ بھلا ایک آدمی جو ہم ہی میں سے ہے ہم اس کی پیروی کریں۔ یوں ہو تو ہم گمراہی اور دیوانگی میں پڑ گئے۔ (۲۴) (ف) کیا ہم سب میں سے اسی پر وحی نازل ہوئی ہے۔ (نہیں) بلکہ یہ جھوٹا خود پسند ہے۔ (۲۵) (ف) یہ لوگ عنقریب کسی آنے والے کل کو دیکھ لیں گے کہ کون جھوٹا اور گستاخ ہے۔ (۲۶) (تذ۔ا:۱۶۲) اے صالح علیہ السلام ہم ان کی آزمائش کے لئے اونٹنی بھیجنے والے ہیں اور تم ان کو دیکھتے رہو اور صبر کرو۔ (۲۷) (ف) اور ان کو آگاہ کر دو کہ ان میں پانی کی باری مقرر کر دی گئی ہے۔ ہر باری والے کو اپنی باری پر آنا چاہئے۔ (۲۸) (ف)

Marfat.com

فَنَادَوْا صَاحِبَهُمْ فَتَعَاطٰى فَعَقَرَ ﴿۲۹﴾ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِىْ وَ نُذُرِ ﴿۳۰﴾ اِنَّآ
اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَكَانُوْا كَهَشِيْمِ الْمُحْتَظِرِ ﴿۳۱﴾ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا
الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۳۲﴾ كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوْطٍۭ بِالنُّذُرِ ﴿۳۳﴾ اِنَّآ
اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ حَاصِبًا اِلَّآ اٰلَ لُوْطٍ ؕ نَجَّيْنٰهُمْ بِسَحَرٍ ﴿۳۴﴾ نِّعْمَةً مِّنْ
عِنْدِنَا ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِىْ مَنْ شَكَرَ ﴿۳۵﴾ وَلَقَدْ اَنْذَرَهُمْ بَطْشَتَنَا فَتَمَارَوْا
بِالنُّذُرِ ﴿۳۶﴾ وَلَقَدْ رَاوَدُوْهُ عَنْ ضَيْفِهٖ فَطَمَسْنَآ اَعْيُنَهُمْ فَذُوْقُوْا عَذَابِىْ
وَنُذُرِ ﴿۳۷﴾ وَلَقَدْ صَبَّحَهُمْ بُكْرَةً عَذَابٌ مُّسْتَقِرٌّ ﴿۳۸﴾ فَذُوْقُوْا عَذَابِىْ
وَنُذُرِ ﴿۳۹﴾ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۴۰﴾ ع ۱۸

تو ان لوگوں نے (اونٹنی کو پکڑ کر اس کی) کونچیں کاٹ ڈالیں۔ ﴿۲۹﴾ (ف) سو (دیکھ لو کہ) میرا عذاب اور ڈرانا کیسا ہے۔
﴿۳۰﴾ (ف) ہم نے ان پر (عذاب کے لئے) ایک چیخ بھیجی تو وہ ایسے ہو گئے جیسے باڑ والے کی سوکھی اور ٹوٹی ہوئی باڑ۔ ﴿۳۱﴾ (ف) اور
ہم نے قرآن کو سمجھنے کیلئے آسان کر دیا ہے تو کوئی ہے کہ سوچے سمجھے۔ ﴿۳۲﴾ (ف) لوط علیہ السلام کی قوم نے بھی ڈر سنانے والوں کو
جھٹلایا۔ ﴿۳۳﴾ (ف) پھر ہم نے اس قوم پر پتھروں کی بارش کی مگر خاندان لوطؑ کے لوگوں کو ہم صبح ہونے سے پہلے بچا لے
گئے۔ ﴿۳۴﴾ (تذ۔۱:۲۱۲) یہ ہمارے ہاں سے آل لوطؑ پر نعمت تھی اور جو لوگ ہمارے احکام کی قدردانی کر کے ان کی کماحقہٗ تعمیل کرتے
ہیں ہم ان کو ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں۔ ﴿۳۵﴾ (تذ۔۱:۲۱۲) اور لوط علیہ السلام نے ہماری پکڑ سے ڈرایا بھی تھا مگر انہوں نے ڈرانے
میں شک کیا۔ ﴿۳۶﴾ (ف) اور ان سے ان کے مہمانوں کو لے لینا چاہا تو ہم نے ان کی آنکھیں مٹا دیں۔ (اب) میرے عذاب اور
ڈرانے کے مزے چکھو۔ ﴿۳۷﴾ (ف) اور ان پر صبح سویرے ہی اٹل عذاب آ نازل ہوا۔ ﴿۳۸﴾ (ف) تو اب میرے عذاب اور ڈرانے
کے مزے چکھو۔ ﴿۳۹﴾ (ف) اور فی الحقیقت ہم نے قرآن کو تو لوگوں کے اخذ نصیحت کی خاطر آسان طور پر بیان کر دیا ہے۔ بس کوئی
ہے جو اس سے سچی نصیحت پکڑ کر اس کے احکام پر عمل کرے! ﴿۴۰﴾ (تذ۔۱:۵۷)

Marfat.com

وَلَقَدْ جَآءَ اٰلَ فِرْعَوْنَ النُّذُرُ ﴿۴۱﴾ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كُلِّهَا فَاَخَذْنٰهُمْ اَخْذَ
عَزِيْزٍ مُّقْتَدِرٍ ﴿۴۲﴾ اَكُفَّارُكُمْ خَيْرٌ مِّنْ اُولٰٓئِكُمْ اَمْ لَكُمْ بَرَآءَةٌ فِي الزُّبُرِ ﴿۴۳﴾
اَمْ يَقُوْلُوْنَ نَحْنُ جَمِيْعٌ مُّنْتَصِرٌ ﴿۴۴﴾ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ ﴿۴۵﴾ بَلِ السَّاعَةُ
وقف لازم مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ اَدْهٰى وَاَمَرُّ ﴿۴۶﴾ اِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ فِيْ ضَلٰلٍ وَّسُعُرٍ ﴿۴۷﴾
يَوْمَ يُسْحَبُوْنَ فِي النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ ذُوْقُوْا مَسَّ سَقَرَ ﴿۴۸﴾ اِنَّا كُلَّ
شَيْءٍ خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ ﴿۴۹﴾ وَمَآ اَمْرُنَآ اِلَّا وَاحِدَةٌ كَلَمْحٍ بِالْبَصَرِ ﴿۵۰﴾ وَلَقَدْ
اَهْلَكْنَآ اَشْيَاعَكُمْ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۵۱﴾ وَكُلُّ شَيْءٍ فَعَلُوْهُ فِي الزُّبُرِ ﴿۵۲﴾
وَكُلُّ صَغِيْرٍ وَّكَبِيْرٍ مُّسْتَطَرٌ ﴿۵۳﴾ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَهَرٍ ﴿۵۴﴾ فِيْ مَقْعَدِ
ع ۳/۱۵ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ ﴿۵۵﴾

اور قوم فرعون کے پاس بھی ڈر سنانے والے آئے۔ (۴۱)(ف) انہوں نے ہمارے سب احکام جھٹلائے تو ہم نے بھی ایک بڑے طاقتور اور غالب کی پکڑ پکڑی۔ (۴۲)(دہ:۲۰۷)(اے اہل عرب) کیا تمہارے کافر ان لوگوں سے بہتر ہیں یا تمہارے لئے (پہلی) کتابوں میں کوئی فارغ خطی لکھ دی گئی ہے۔ (۴۳)(ف) کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہماری جماعت بڑی مضبوط ہے۔ (۴۴)(ف) عنقریب یہ جماعت شکست کھائے گی اور یہ لوگ پیٹھ پھیر کر بھاگ جائیں گے۔ (۴۵)(ف) ان کے وعدے کا وقت تو قیامت ہے اور قیامت بڑی سخت اور بہت تلخ ہے۔ (۴۶)(ف) بیشک گنہگار لوگ گمراہی اور دیوانگی میں (مبتلاء) ہیں۔ (۴۷)(ف) اس روز منہ کے بل دوزخ میں گھسیٹے جائیں گے۔ اب آگ کا مزا چکھو۔ (۴۸)(ف) ہم نے ہر چیز اندازۂ مقرر کے ساتھ پیدا کی ہے۔ (۴۹)(ف) اور ہمارا حکم تو آنکھ کے جھپکنے کی طرح ایک بات ہوتی ہے۔ (۵۰)(ف) اور ہم تمہارے ہم مذہبوں کو ہلاک کر چکے ہیں تو کوئی ہے کہ سوچے سمجھے۔ (۵۱) اور جو کچھ انہوں نے کیا (ان کے) اعمالناموں میں (مندرج) ہے۔ (۵۲)(ف) (یعنی) ہر چھوٹا اور بڑا کام لکھ دیا گیا ہے۔ (۵۳)(ف) جو پرہیزگار ہیں وہ باغوں اور نہروں میں ہوں گے۔ (۵۴)(ف) (یعنی) پاک مقام میں ہر طرح کی قدرت رکھنے والے بادشاہ کی بارگاہ میں۔ (۵۵)(ف)

Marfat.com

رکوعاتھا ۳ ۵۵ سورۃ الرحمٰن ۴۳ ایاتھا ۷۸

ترجمہ مولانا جالندھری: ۴۳ آیات بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ترجمہ المشرقیؒ: ۵۵ آیات

اَلرَّحْمٰنُ ① عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ② خَلَقَ الْاِنْسَانَ ③ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ④ اَلشَّمْسُ
وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ⑤ وَّالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدٰنِ ⑥ وَالسَّمَآءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ
الْمِيْزَانَ ⑦ اَلَّا تَطْغَوْا فِي الْمِيْزَانِ ⑧

تعارفی نوٹ: قرآن جیسی کتاب کا انسان کو دینا جس میں صدہا باتیں علم اور خبر کی انسان کی آئندہ دریافت کے لئے اشارۃً کہہ دی ہیں، انسان کو گویائی کی طاقت عطا کرنا جو کسی دوسرے حیوان کو میسر نہیں، سورج اور چاند کا ایک اندازے کے مطابق چلے چلنا، ستاروں اور درختوں کا ایک قانون کے آگے جھکنا، آسمان میں لاکھوں ستاروں کے ہوتے ہوئے سب کا ایک توازن اور اعتدال پر رہنا اور اس توازن اور اعتدال کو دیکھ کر انسان کا اس اعتدال کے سبق کو صحیفہ فطرت سے حاصل کرنا وہ حقیقتیں ہیں جن پر غور کر کے انسان دنگ رہ جاتا ہے اور معاً اس نتیجے پر پہنچاتی ہیں کہ اس دنیا میں کوئی کارساز ضرور موجود ہے جو اس نظم ونسق کو چلا رہا ہے۔

الغرض اس سورت میں بھی انسان کو اس دنیا میں کامیابی کا سبق قانون خدا کی مکمل تعمیل، ہر عمل میں قسط و اعتدال پر رہنا، صحیفہ فطرت کے کمال نظم ونسق کو مشاہدہ کر کے اپنے اعمال میں توازن قائم کرنا قرار دیا گیا ہے جو اگر غور سے دیکھا جائے تو حیرت انگیز طور پر صحیح اور نتیجہ خیز سبق ہے اور قرآن حکیم کو ایک نہایت بلند پایہ کتاب ثابت کرتا ہے۔

(اس سورت) کے متعلق اختلاف رائے بھی ہے کہ مسلمانوں کے ایک طبقہ نے اس سورت کو مکی قرار دیا ہے اور دوسروں نے مدنی کہا ہے...... کفار کو جو عذاب آگے چل کر ملنا ہے اس کی تفصیل بھی اس سورت میں ہے اس لئے اس سورت کا رنگ بھی پہلی سورتوں سے ملتا جلتا ہے اور غالباً یہ سورت مکی ہے۔ (تک۔ا:۱۵۶۔۱۶۰)

لوگو! خداوہ انتہائی طور پر رحم کرنے والا خدا ہے۔ ① (تک۔ا:۱۵۶) جس نے (نسل انسانی کی ہدایت اور راست روی کیلئے) قرآن کا علم (تم لوگوں کو) دیا۔ ② (تک۔۱۵۶) (اور سب سے زیادہ قابل توجہ بات یہ ہے کہ) اس نے انسان (جیسی اشرف الخلق مخلوق کو پیدا کیا۔) ③ (تک۔ا:۱۵۶) اور (اس سے زیادہ لائق غور وخوض بات یہ ہے کہ) اس نے انسان کو (ایک دوسرے کی بات سمجھنے کیلئے) بولنا سکھلایا (جو خاصیت کسی دوسری مخلوق میں نہیں)۔ ④ (تک۔ا:۱۵۶) (لوگو! ایک انتہائی طور پر تعجب خیز واقعہ یہ ہے کہ) سورج (کا زمین سے تیرہ لاکھ گنا بڑا کرہ) اور چاند (جیسا رات کو روشنی دینے والا سیارہ) دونوں (روز اول سے ایک مقررہ اندازے کے مطابق چل رہے ہیں (اور اس اندازے میں ایک سرمو فرق آج تک نہیں آیا)۔ ⑤ (تک۔ا:۱۵۶۔۱۵۷) (اور اس سے بھی زیادہ حیران کن امر یہ ہے کہ) ستارے (جو سورج اور چاند سے اربہا میل دور اور بظاہر کسی ترتیب ونظم کے ماتحت چلتے نظر نہیں آتے)، نیز درخت (جو زمین پر ایک جگہ مقید اور پابہ گل ہیں اور بظاہر کسی نظام کے پابند نظر نہیں آتے) دونوں کسی برتر ہستی کے (بنائے ہوئے قاعدوں کے) سامنے سجدہ کر رہے ہیں۔ ⑥ (تک۔ا:۱۵۷) اور آسمان کو خدا نے بلند کر=

Marfat.com

وَاَقِيْمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيْزَانَ ﴿۹﴾ وَالْاَرْضَ وَضَعَهَا لِلْاَنَامِ ﴿۱۰﴾
فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّالنَّخْلُ ذَاتُ الْاَكْمَامِ ﴿۱۱﴾ وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ وَالرَّيْحَانُ ﴿۱۲﴾
فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۱۳﴾ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ ﴿۱۴﴾
وَخَلَقَ الْجَآنَّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ ﴿۱۵﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۱۶﴾ رَبُّ
الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ ﴿۱۷﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۱۸﴾ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ
يَلْتَقِيٰنِ ﴿۱۹﴾ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيٰنِ ﴿۲۰﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۲۱﴾ يَخْرُجُ
مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ ﴿۲۲﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۲۳﴾ وَلَهُ الْجَوَارِ
الْمُنْشَئٰتُ فِي الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ ﴿۲۴﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۲۵﴾ كُلُّ مَنْ ع ۲۵ ۱۱
عَلَيْهَا فَانٍ ﴿۲۶﴾ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ﴿۲۷﴾

= دیا ہے اور اس میں ایک تول اور توازن اس لئے قائم کر دیا۔ ⑦ (تک۔ا:۱۵۷) کہ تم انسان اس میزان کے ہوتے ہوئے سرکشی اور تجاوز نہ کرو۔ ⑧ (تک۔ا:۱۵۷) اور اس وزن کو قائم کرو اور اس میزان میں (اپنی سرکشی کے باعث) کسی طرح کی کمی نہ کرو۔ ⑨ (تک۔ا:۱۵۷) اس نے خلقت کے لئے زمین بچھائی۔ ⑩ (ف) اس میں میوے اور کھجور کے درخت ہیں جن کے خوشوں پر غلاف ہوتے ہیں۔ ⑪ (ف) اور اناج جس کے ساتھ بھس ہوتا ہے اور خوشبو دار پھول۔ ⑫ (ف) تو تم دونو اپنے پروردگار کی کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ ⑬ (تک۔ا:۱۵۸) اس نے انسان کو ٹھیکری کی مانند بجتی ہوئی مٹی سے پیدا کیا۔ ⑭ (تذ۔ا:۱۵) اور جنات کو آگ کے شعلے سے پیدا کیا۔ ⑮ (ف) تو تم دونوں اپنے پروردگار کی کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ ⑯ (تک۔ا:۱۵۸) وہی دونوں مشرقوں اور دونوں مغربوں کا مالک ہے۔ ⑰ (ف) تو تم دونوں اپنے پروردگار کی کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ ⑱ (تک۔ا:۱۵۸) اس نے دو دریا رواں کئے جو آپس میں ملتے ہیں۔ ⑲ (ف) دونوں میں ایک آڑ ہے کہ (اس سے) تجاوز نہیں کر سکتے۔ ⑳ (ف) تو تم دونوں اپنے پروردگار کی کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ ㉑ (تک۔ا:۱۵۸) دونوں دریاؤں سے موتی اور مونگے نکلتے ہیں۔ ㉒ (ف) تو تم دونوں اپنے پروردگار کی کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ ㉓ (تک۔ا:۱۵۸) اور جہاز بھی اسی کے ہیں جو دریا میں پہاڑوں کی طرح اونچے کھڑے ہوتے ہیں۔ ㉔ (ف) تو تم دونوں اپنے پروردگار کی کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ ㉕ (تک۔ا:۱۵۸) جو کوئی اس زمین پر ہے فنا ہونے والا ہے۔ ㉖ (تک۔ا:۱۵۸) اور صرف تیرے پروردگار کی ذات باقی رہ جائے گی جو بڑا صاحب جلال و عزت ہے۔ ㉗ (تک۔ا:۱۵۸)

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۲۸﴾ یَسْـَٔلُہٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ
کُلَّ یَوْمٍ ہُوَ فِیْ شَاْنٍ ﴿۲۹﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۳۰﴾ سَنَفْرُغُ لَکُمْ اَیُّہَ
الثَّقَلٰنِ ﴿۳۱﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۳۲﴾ یٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ
اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ فَانْفُذُوْا ؕ لَا تَنْفُذُوْنَ
اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ﴿۳۳﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۳۴﴾ یُرْسَلُ عَلَیْکُمَا شُوَاظٌ
مِّنْ نَّارٍ ۙ۬ وَّ نُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ ﴿۳۵﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۳۶﴾
فَاِذَا انْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَکَانَتْ وَرْدَۃً کَالدِّہَانِ ﴿۳۷﴾

(تو اے جن و انس کے دو گروہو! جو اس زمین پر بطور قائد اور مقتدی کے ہمیشہ سے رہے ہو) تم اپنے پروردگار کی کونسی نعمتوں کو جھوٹ سمجھتے رہو گے۔ ﴿۲۸﴾ (تک۔ا:۱۵۸) جو کوئی وجود زمین و آسمان میں ہے اسی رب عظیم کا محتاج اور سوالی ہے۔ وہ رب عظیم ہر وقت کسی نہ کسی کام میں مصروف ہے۔ ﴿۲۹﴾ (تک۔ا:۱۵۸) تو اے جن وانس کے گروہو تم اپنے پروردگار کی کونسی نعمتوں کو جھوٹا سمجھو گے؟ ﴿۳۰﴾ (تک۔ا:۱۵۸) (اے شیطان کے گروہو اور خدا کے گروہو! اے ابلیس کے امتیو اور اللہ کے حکم بردارو! ہمیں اپنی کامل آزادیٔ عمل کے باعث محض بیکار اور غافل خدا نہ سمجھے رہو، سزا میں مہلت اور جزا میں تعویق کے باعث کوئی بے توجہ اور بے خبر خدا نہ سمجھ بیٹھو) ہم عنقریب تمہاری طرف متوجہ ہونگے (اور پلوں میں تمہاری خبر لیں گے۔ تم ہم سے بھاگ کر تو نہیں جا سکتے۔ جب تمہاری بداعمالیوں کا پیمانہ لبریز ہو چکے گا، جب تمہارے حسن سعی کی انتہا ہو چکی ہوگی تو ہم تم سے نبٹ لیں گے یا تمہارے اعمال کی اجرت ادا کر دیں گے۔ ﴿۳۱﴾ (تذ:۲:۱۷۱) پھر اس سزا و جزا کے دن تم ہماری کون کون سی نعمتوں اور سختیوں سے مکرو گے، کن کن کو جھوٹ سمجھو گے کن کن پر بے ہمان سا یقین کروگے (جب ان آنکھوں سے دیکھ لو گے تو انکار کی کیا گنجائش رہے گی!) ﴿۳۲﴾ (تذ۔۲:۱۷۱) اے جن وانس کے گروہو! اگر تمہاری طاقت اور استطاعت اس قدر ہے کہ تم آسمان و زمین کی حدود سے باہر نکل سکو تو نکل جاؤ۔ تم (حکومت کی) سند کے بغیر ہرگز نہ نکل سکو گے۔ ﴿۳۳﴾ (تک۔ا:۱۵۸) تو تم دونوں اپنے پروردگار کی کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ ﴿۳۴﴾ (تک۔ا:۱۵۸) تم پر آگ کے شعلے اور دھواں چھوڑ دیا جائے گا تو پھر تم مقابلہ نہ کر سکو گے۔ ﴿۳۵﴾ (ف) تو تم دونوں اپنے پروردگار کی کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ ﴿۳۶﴾ (تک۔ا:۱۵۸) پھر جب آسمان پھٹ کر تیل کی تلچھٹ کی طرح گلابی ہو جائے گا (تو) وہ کیسا ہولناک دن ہوگا۔ ﴿۳۷﴾ (ف)

Marfat.com

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۸﴾ فَیَوۡمَئِذٍ لَّا یُسۡـَٔلُ عَنۡ ذَنۡۢبِهٖۤ اِنۡسٌ وَّلَا
جَآنٌّ ۚ﴿۳۹﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۰﴾ یُعۡرَفُ الۡمُجۡرِمُوۡنَ بِسِیۡمٰهُمۡ فَیُؤۡخَذُ
بِالنَّوَاصِیۡ وَالۡاَقۡدَامِ ۚ﴿۴۱﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۲﴾ هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِیۡ
یُكَذِّبُ بِهَا الۡمُجۡرِمُوۡنَ ۘ﴿۴۳﴾ یَطُوۡفُوۡنَ بَیۡنَهَا وَبَیۡنَ حَمِیۡمٍ اٰنٍ ۚ﴿۴۴﴾ فَبِاَیِّ
ع ۲ / ۱۲ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۵﴾ وَلِمَنۡ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ۚ﴿۴۶﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ
رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۙ﴿۴۷﴾ ذَوَاتَاۤ اَفۡنَانٍ ۚ﴿۴۸﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۹﴾ فِیۡهِمَا
عَیۡنٰنِ تَجۡرِیٰنِ ۚ﴿۵۰﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۱﴾ فِیۡهِمَا مِنۡ كُلِّ
فَاكِهَةٍ زَوۡجٰنِ ۚ﴿۵۲﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۳﴾ مُتَّكِـِٕیۡنَ عَلٰی فُرُشٍۭ
بَطَآئِنُهَا مِنۡ اِسۡتَبۡرَقٍ ؕ وَجَنَا الۡجَنَّتَیۡنِ دَانٍ ۚ﴿۵۴﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۵﴾

تو تم دونوں اپنے پروردگار کی کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟﴿۳۸﴾ (تک۔۱:۱۵۷) اس روز نہ تو کسی انسان سے اس کے گناہوں کے بارے میں پرسش کی جائے گی اور نہ کسی جن سے۔ ﴿۳۹﴾ (ف) تو تم دونوں اپنے پروردگار کی کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ ﴿۴۰﴾ (تک۔۱:۱۵۸) گنہگار اپنے چہرے ہی سے پہچان لئے جائیں گے تو پیشانی کے بالوں اور پاؤں سے پکڑ لے جائیں گے۔ ﴿۴۱﴾ (ف) تو تم دونوں اپنے پروردگار کی کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ ﴿۴۲﴾ (تک۔۱:۱۵۸) یہی وہ جہنم ہے جسے گنہگار لوگ جھٹلاتے تھے۔ ﴿۴۳﴾ (ف) وہ دوزخ اور کھولتے ہوئے گرم پانی کے درمیان گھومتے پھریں گے۔ ﴿۴۴﴾ (ف) تو تم دونوں اپنے پروردگار کی کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ ﴿۴۵﴾ (تک۔۱:۱۵۸) اور جو فرد یا قوم اپنے پروردگار کے (بلند) مقام سے خوفزدہ رہ کر اس کے احکام کو عملاً مانتی رہی تو اس کو آسائش اور آرام کے دو دنیاوی جنت ملیں گے۔ (یعنی ایک قوم کی دنیاوی بادشاہت کی جنت اور ایک فرد کی شخصی آسائش کی دنیاوی جنت)۔ ﴿۴۶﴾ (تک۔۱:۱۵۹) تو تم دونو اپنے پروردگار کی کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ ﴿۴۷﴾ (تک۔۱:۱۵۸) ان دونوں میں بہت سی شاخیں (یعنی قسم قسم کے میووں کے درخت ہیں) ﴿۴۸﴾ (ف) تو تم دونوں اپنے پروردگار کی کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ ﴿۴۹﴾ (تک۔۱:۱۵۸) ان دونوں جنتوں میں دو جاری چشمے (آسودہ حالی اور خوشحالی کے) ہونگے۔ ﴿۵۰﴾ (تک۔۱:۱۵۹) تو تم دونوں اپنے پروردگار کی کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ ﴿۵۱﴾ (تک۔۱:۱۵۸) اور ہر قسم کے میووں کے دو دو جوڑے۔ ﴿۵۲﴾ (تک۔۱:۱۵۹) تو اے جن و انس کے گروہو! تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں سے مکرو گے؟ ﴿۵۳﴾ (تک۔۱:۱۵۹) (اہل جنت) ایسے بچھونوں پر جن کے استر اطلس کے ہیں تکیہ لگائے ہوئے ہونگے اور دونوں باغوں کے میوے قریب (جھک رہے) ہیں۔ ﴿۵۴﴾ (ف) تو تم دونوں اپنے پروردگار کی کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ ﴿۵۵﴾ (تک۔۱:۱۵۸)

فِيهِنَّ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ إِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ ﴿۵۶﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ
رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۷﴾ كَاَنَّهُنَّ الْيَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ ﴿۵۸﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا
تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۹﴾ هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ ﴿۶۰﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا
تُكَذِّبٰنِ ﴿۶۱﴾ وَمِنْ دُوْنِهِمَا جَنَّتٰنِ ﴿۶۲﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۶۳﴾
مُدْهَآمَّتٰنِ ﴿۶۴﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۶۵﴾ فِيهِمَا عَيْنٰنِ نَضَّاخَتٰنِ ﴿۶۶﴾
فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۶۷﴾ فِيهِمَا فَاكِهَةٌ وَّنَخْلٌ وَّرُمَّانٌ ﴿۶۸﴾
فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۶۹﴾ فِيهِنَّ خَيْرٰتٌ حِسَانٌ ﴿۷۰﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ
رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۷۱﴾ حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِي الْخِيَامِ ﴿۷۲﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا
تُكَذِّبٰنِ ﴿۷۳﴾ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ إِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ ﴿۷۴﴾

(اوران دونوں قسموں کے دو دو جنتوں میں) چورنگاہ والی خوبصورت عورتیں جن کو ان سے پہلے کسی جن وانس نے نہ چھوا ہوگا۔
﴿۵۶﴾ (تک۔ا:۱۵۹) تو تم دونوں اپنے پروردگار کی کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ ﴿۵۷﴾ (تک۔ا:۱۵۸) گویا وہ یا قوت اور مرجان
ہیں۔ ﴿۵۸﴾ (ف) تو تم دونوں اپنے پروردگار کی کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ ﴿۵۹﴾ (تک۔ا:۱۵۸) نیکی کا بدلہ نیکی کے سوا کچھ نہیں ہے۔
﴿۶۰﴾ (ف) تو تم دونوں اپنے پروردگار کی کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ ﴿۶۱﴾ (تک۔ا:۱۵۸) اور ان دونوں دنیاوی جنتوں کے علاوہ دو
اُخروی جنت بھی ہونگے (جو اسی طرح کی اُخروی خوشحالی کے دو باغ ہونگے)۔ ﴿۶۲﴾ (تک۔ا:۱۵۹) تو تم دونوں اپنے پروردگار کی
کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ ﴿۶۳﴾ (تک۔ا:۱۵۸) دونوں خوب گہرے سبز۔ ﴿۶۴﴾ (ف) تو تم دونوں اپنے پروردگار کی کونسی نعمت کو جھٹلاؤ
گے؟ ﴿۶۵﴾ (تک۔ا:۱۵۸) ان میں بھی (اسی طرح کے) دو (رفاہ حالی اور آسائش کے) ابلتے ہوئے چشمے ہونگے۔ ﴿۶۶﴾
(تک۔ا:۱۵۹) تو تم دونوں اپنے پروردگار کی کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ ﴿۶۷﴾ (تک۔ا:۱۵۸) ان میں میوے اور کھجوریں اور انار
ہیں۔ ﴿۶۸﴾ (ف) تو تم دونوں اپنے پروردگار کی کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ ﴿۶۹﴾ (تک۔ا:۱۵۸) اور پاکیزہ صورت نیک سیرت بی بیاں
ہونگی۔ ﴿۷۰﴾ (تک۔ا:۱۵۹) تو تم دونوں اپنے پروردگار کی کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ ﴿۷۱﴾ (تک۔ا:۱۵۸) جو خیموں میں بند
ہونگی۔ ﴿۷۲﴾ (تک۔ا:۱۵۹) تو تم دونوں اپنے پروردگار کی کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ ﴿۷۳﴾ (تک۔ا:۱۵۸) اور جن کو ان سے پہلے کسی جن و
انس نے نہ چھوا ہوگا۔ ﴿۷۴﴾ (تک۔ا:۱۵۹)

Marfat.com

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿٧٥﴾ مُتَّکِـِٕیۡنَ عَلٰی رَفۡرَفٍ خُضۡرٍ وَّ عَبۡقَرِیٍّ
حِسَانٍ ﴿٧٦﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿٧٧﴾ تَبٰرَکَ اسۡمُ رَبِّکَ ذِی الۡجَلٰلِ
وَ الۡاِکۡرَامِ ﴿٧٨﴾

اٰیَاتُهَا ٩٦ | ٥٦ سُوۡرَۃُ الۡوَاقِعَۃِ ٤١ | رُکُوۡعَاتُهَا ٣

ترجمہ المشرقیؒ: ٣٣ آیات | بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ | ترجمہ مولانا جالندھریؒ: ٦٣ آیات

وقف لازم

اِذَا وَقَعَتِ الۡوَاقِعَۃُ ﴿١﴾ لَیۡسَ لِوَقۡعَتِہَا کَاذِبَۃٌ ﴿٢﴾ خَافِضَۃٌ رَّافِعَۃٌ ﴿٣﴾
اِذَا رُجَّتِ الۡاَرۡضُ رَجًّا ﴿٤﴾ وَّ بُسَّتِ الۡجِبَالُ بَسًّا ﴿٥﴾ فَکَانَتۡ ہَبَآءً مُّنۡۢبَثًّا ﴿٦﴾
وَّ کُنۡتُمۡ اَزۡوَاجًا ثَلٰثَۃً ﴿٧﴾ فَاَصۡحٰبُ الۡمَیۡمَنَۃِ ۬ۙ مَاۤ اَصۡحٰبُ الۡمَیۡمَنَۃِ ﴿٨﴾
وَ اَصۡحٰبُ الۡمَشۡـَٔمَۃِ ۬ۙ مَاۤ اَصۡحٰبُ الۡمَشۡـَٔمَۃِ ﴿٩﴾ وَ السّٰبِقُوۡنَ السّٰبِقُوۡنَ ﴿١٠﴾
اُولٰٓئِکَ الۡمُقَرَّبُوۡنَ ﴿١١﴾ فِیۡ جَنّٰتِ النَّعِیۡمِ ﴿١٢﴾ ثُلَّۃٌ مِّنَ الۡاَوَّلِیۡنَ ﴿١٣﴾
وَ قَلِیۡلٌ مِّنَ الۡاٰخِرِیۡنَ ﴿١٤﴾ عَلٰی سُرُرٍ مَّوۡضُوۡنَۃٍ ﴿١٥﴾

تو تم دونوں اپنے پروردگار کی کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ ﴿٧٥﴾ (تک۔ا:١٥٨) سبز قالینوں اور نفیس مسندوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہونگے۔ ﴿٧٦﴾ (ف) تو اے جن وانس کے دو گروہو! جو اس زمین پر بطور قائد اور مقتدی کے ہمیشہ سے رہے ہو۔ تم اپنے پروردگار کی کونسی نعمتوں کو جھوٹ سمجھتے رہو گے۔ ﴿٧٧﴾ (تک۔ا:١٥٧) (اے محمد ﷺ) تمہارا پروردگار جو صاحب جلال وعظمت ہے اس کا نام بڑا بابرکت ہے۔ ﴿٧٨﴾ (ف)

....

اے لوگو! (ذرا غور کرو کہ جب وہ کپکپا دینے والا سانحہ واقع ہوگا۔ ﴿١﴾ (تذ۔ا:٨٤) اور قیامت جس کے ہونے میں ذرا شک و شبہ نہیں تمہارے سروں پر آموجود ہوگی اور تمہارا کیا ہی خستہ حال ہوگا۔ ﴿٢﴾ (تذ۔ا:٨٤) اس دن تمہارے اعمال کی حقیقت صاف کھل جائے گی، بہتیروں کو ابدالآباد تک ذلیل کو دے گی اور بہتیروں کے درجے ہمیشہ کیلئے بلند کر جائے گی۔ ﴿٣﴾ (تذ۔ا:٨٤) جب زمین بھونچال سے لرزنے لگے۔ ﴿٤﴾ (ف) اور پہاڑ ٹوٹ کر ریزہ ریزہ ہو جائیں۔ ﴿٥﴾ (ف) پھر غبار ہو کر اڑنے لگیں۔ ﴿٦﴾ (ف) اور تم لوگ تین قسم ہو جاؤ۔ ﴿٧﴾ (ف) تو داہنے ہاتھ والے (سبحان اللہ) داہنے والے کیا (ہی چین میں) ہیں۔ ﴿٨﴾ (ف) اور بائیں ہاتھ والے (افسوس) بائیں ہاتھ والے کیا (گرفتار عذاب) ہیں۔ ﴿٩﴾ (ف) اور جو آگے بڑھنے والے ہیں (ان کا کیا کہنا) وہ آگے=

Marfat.com

مُتَّكِـِٕيْنَ عَلَيْهَا مُتَقٰبِلِيْنَ ﴿۱۶﴾ يَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ﴿۱۷﴾ بِاَكْوَابٍ
وَّاَبَارِيْقَ ۙ وَكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ﴿۱۸﴾ لَّا يُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا وَلَا يُنْزِفُوْنَ ﴿۱۹﴾
وَفَاكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُوْنَ ﴿۲۰﴾ وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَحُوْرٌ عِيْنٌ ﴿۲۲﴾
كَاَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُوْنِ ﴿۲۳﴾ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۲۴﴾ لَا يَسْمَعُوْنَ
فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا تَاْثِيْمًا ﴿۲۵﴾ اِلَّا قِيْلًا سَلٰمًا سَلٰمًا ﴿۲۶﴾ وَاَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ۙ
مَآ اَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ﴿۲۷﴾ فِيْ سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ ﴿۲۸﴾ وَّطَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ ﴿۲۹﴾ وَّظِلٍّ
مَّمْدُوْدٍ ﴿۳۰﴾ وَّمَآءٍ مَّسْكُوْبٍ ﴿۳۱﴾ وَّفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ ﴿۳۲﴾ لَّا مَقْطُوْعَةٍ وَّلَا
مَمْنُوْعَةٍ ﴿۳۳﴾ وَّفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ ﴿۳۴﴾ اِنَّآ اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَآءً ﴿۳۵﴾ فَجَعَلْنٰهُنَّ
اَبْكَارًا ﴿۳۶﴾ عُرُبًا اَتْرَابًا ﴿۳۷﴾ لِّاَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ﴿۳۸﴾ ع ۳۸ ۱۴

=ہی بڑھنے والے ہیں۔ (۱۰) (ف) وہی (خدا کے) مقرب ہیں۔ (۱۱) (ف) نعمت کے بہشتوں میں۔ (۱۲) (ف) وہ بہت سے تو اگلے لوگوں میں سے ہونگے۔ (۱۳) (ف) اور تھوڑے سے پچھلوں میں سے۔ (۱۴) (ف) (لعل و یاقوت وغیرہ سے) جڑے ہوئے تختوں پر۔ (۱۵) (ف) آمنے سامنے تکیہ لگائے ہوئے۔ (۱۶) (ف) نوجوان خدمت گزار جو ہمیشہ (ایک ہی حالت میں) رہیں گے ان کے آس پاس پھریں گے۔ (۱۷) (ف) (یعنی) آبخورے اور آفتابے اور صاف شراب کے گلاس لے لے کر۔ (۱۸) (ف) اس سے نہ تو سر میں درد ہوگا اور نہ ان کی عقلیں زائل ہوں گی۔ (۱۹) (ف) اور میوے جس طرح کے ان کو پسند ہوں۔ (۲۰) (ف) اور پرندوں کا گوشت جس قسم کا جی چاہئے۔ (۲۱) (ف) اور بڑی بڑی آنکھوں والی حوریں۔ (۲۲) (ف) (وہ حوریں) تہوں میں رکھے ہوئے موتیوں کی مانند ہیں۔ (۲۳) (تذ۔ ۱:۸۴) یہ ان اعمال کا بدلہ ہے جو وہ کرتے تھے۔ (۲۴) (ف) وہاں نہ بیہودہ بات سنیں گے اور نہ گالی گلوچ۔ (۲۵) (ف) ہاں ان کا کلام سلام ہوگا۔ (۲۶) (ف) اور داہنے ہاتھ والے (سبحان اللہ) داہنے ہاتھ والے کیا (ہی عیش میں) ہیں۔ (۲۷) (ف) (یعنی) بے خار کی بیریوں۔ (۲۸) (ف) اور تہہ بہ تہہ کیلوں۔ (۲۹) (ف) اور لمبے لمبے سایوں۔ (۳۰) (ف) اور پانی کے جھرنوں۔ (۳۱) (ف) اور میوہ ہائے کثیرہ (کے باغوں) میں۔ (۳۲) (ف) جو نہ کبھی ختم ہوں اور نہ ان سے کوئی روکے۔ (۳۳) (ف) اور اونچے اونچے فرشوں میں۔ (۳۴) (ف) ہم نے ان (حوروں) کو پیدا کیا۔ (۳۵) (ف) تو ان کو کنواریاں بنایا۔ (۳۶) (ف) (اور شوہروں کی) پیاریاں اور ہم عمر۔ (۳۷) (ف) داہنے ہاتھ والوں کے لئے۔ (۳۸) (ف)

Marfat.com

ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۳۹﴾ وَ ثُلَّةٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ﴿۴۰﴾ وَ اَصْحٰبُ الشِّمَالِ ۙ۬ مَاۤ اَصْحٰبُ الشِّمَالِ ﴿۴۱﴾ فِيْ سَمُوْمٍ وَّ حَمِيْمٍ ﴿۴۲﴾ وَّ ظِلٍّ مِّنْ يَّحْمُوْمٍ ﴿۴۳﴾ لَّا بَارِدٍ وَّ لَا كَرِيْمٍ ﴿۴۴﴾ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُتْرَفِيْنَ ﴿۴۵﴾ وَ كَانُوْا يُصِرُّوْنَ عَلَى الْحِنْثِ الْعَظِيْمِ ﴿۴۶﴾ وَ كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ ۙ۬ اَئِذَا مِتْنَا وَ كُنَّا تُرَابًا وَّ عِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ﴿۴۷﴾ اَوَ اٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ﴿۴۸﴾ قُلْ اِنَّ الْاَوَّلِيْنَ وَ الْاٰخِرِيْنَ ﴿۴۹﴾ لَمَجْمُوْعُوْنَ ۙ۬ اِلٰى مِيْقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿۵۰﴾ ثُمَّ اِنَّكُمْ اَيُّهَا الضَّآلُّوْنَ الْمُكَذِّبُوْنَ ﴿۵۱﴾ لَاٰكِلُوْنَ مِنْ شَجَرٍ مِّنْ زَقُّوْمٍ ﴿۵۲﴾ فَمَالِـُٔوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ﴿۵۳﴾ فَشٰرِبُوْنَ عَلَيْهِ مِنَ الْحَمِيْمِ ﴿۵۴﴾ فَشٰرِبُوْنَ شُرْبَ الْهِيْمِ ﴿۵۵﴾ هٰذَا نُزُلُهُمْ يَوْمَ الدِّيْنِ ﴿۵۶﴾

(یہ) بہت سے تو اگلے لوگوں میں سے ہیں۔ ﴿۳۹﴾ (ف) اور بہت سے پچھلوں میں سے ﴿۴۰﴾ (ف) اور بائیں ہاتھ والے (افسوس) بائیں ہاتھ والے کیا (ہی عذاب میں) ہیں۔ ﴿۴۱﴾ (ف) (یعنی دوزخ کی) لپیٹ اور کھولتے ہوئے پانی میں۔ ﴿۴۲﴾ (ف) اور سیاہ دھوئیں کے سائے میں۔ ﴿۴۳﴾ (ف) (جو) نہ ٹھنڈا (ہے) نہ خوشنما۔ ﴿۴۴﴾ (ف) یہ لوگ اس سے پہلے عیش نعیم میں پڑے ہوئے تھے۔ ﴿۴۵﴾ (ف) اور گناہ عظیم پر اڑے ہوئے تھے۔ ﴿۴۶﴾ (ف) اور کہا کرتے تھے بھلا جب ہم مرگئے اور مٹی ہوگئے اور ہڈیاں (ہی ہڈیاں رہ گئے) تو کیا ہمیں پھر اٹھنا ہوگا۔ ﴿۴۷﴾ (ف) اور کیا ہمارے باپ دادا کو بھی۔ ﴿۴۸﴾ (ف) کہہ دو کہ بیشک پہلے اور پچھلے۔ ﴿۴۹﴾ (ف) (سب) ایک روز مقرر وقت پر جمع کئے جائیں گے۔ ﴿۵۰﴾ (ف) تو اے راہ گم کردہ غفلت زدو! اور اے احکام خدا کو مکر سے ٹالنے والے بہانہ سازو! ﴿۵۱﴾ (تذ۔ا:۸۴) تھوہر کے درخت کھاؤ گے۔ ﴿۵۲﴾ (ف) اور اسی سے پیٹ بھرو گے۔ ﴿۵۳﴾ (ف) اور اس پر کھولتا ہوا پانی پیو گے۔ ﴿۵۴﴾ (ف) اور پیو گے بھی تو اس طرح جیسے پیاسے اونٹ پیتے ہیں۔ ﴿۵۵﴾ (ف) جزا کے دن یہ ان کی ضیافت ہوگی۔ ﴿۵۶﴾ (ف)

Marfat.com

نَحْنُ خَلَقْنٰكُمْ فَلَوْلَا تُصَدِّقُوْنَ ﴿۵۷﴾ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تُمْنُوْنَ ﴿۵۸﴾ ءَاَنْتُمْ تَخْلُقُوْنَهٗٓ اَمْ نَحْنُ الْخٰلِقُوْنَ ﴿۵۹﴾ نَحْنُ قَدَّرْنَا بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِيْنَ ﴿۶۰﴾ عَلٰٓى اَنْ نُّبَدِّلَ اَمْثَالَكُمْ وَنُنْشِئَكُمْ فِيْ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۱﴾ وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ النَّشْاَةَ الْاُوْلٰى فَلَوْلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۶۲﴾ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَحْرُثُوْنَ ﴿۶۳﴾ ءَاَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗٓ اَمْ نَحْنُ الزّٰرِعُوْنَ ﴿۶۴﴾ لَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنٰهُ حُطَامًا فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُوْنَ ﴿۶۵﴾ اِنَّا لَمُغْرَمُوْنَ ﴿۶۶﴾ بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ ﴿۶۷﴾ اَفَرَءَيْتُمُ الْمَآءَ الَّذِيْ تَشْرَبُوْنَ ﴿۶۸﴾ ءَاَنْتُمْ اَنْزَلْتُمُوْهُ مِنَ الْمُزْنِ اَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُوْنَ ﴿۶۹﴾ لَوْ نَشَآءُ جَعَلْنٰهُ اُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُوْنَ ﴿۷۰﴾

ہم نے تم کو (پہلی بار بھی تو) پیدا کیا ہے تو تم (دوبارہ اٹھنے کو) کیوں سچ نہیں سمجھتے؟ ﴿۵۷﴾ (ف) (اے لوگو!) بھلا غور کرو کہ یہ منی کے قطرے جو تم (عشق و ولولے سے اپنی عورتوں کی شرمگاہوں میں) ڈالتے ہو۔ ﴿۵۸﴾ (تذ۔۲:۱۶۵) کیا (اس پلید اور بودار منی سے ایک پاکیزہ صورت اور احسن الخلق) انسان کا بچہ تم بناتے ہو یا ہم بناتے ہیں۔ ﴿۵۹﴾ (تذ۔۲:۱۶۵) (اے لوگو!) ہم ہی نے تم لوگوں میں موت پیدا کررکھی ہے اور ہم سے کوئی اس بات میں بازی جیت کر نہیں لے جاسکتا۔ ﴿۶۰﴾ (تذ۔۲:۱۶۵) کہ ہم تمہاری (جسمانی) شکلوں کو (یکسر) بدل دیں اور تم کو (سرتا پا ایک) ایسی (کریہہ الخلق) شے بنادیں جس کا تم کو علم ہی نہیں۔ ﴿۶۱﴾ (تذ۔۲:۱۶۵:۱۶۶) اور تم نے (پیدائش زمین و آسمان کے متعلق) ہماری سعی اول کو دیکھ ہی لیا ہے (کہ کس قدر مبہوت کن ہے) تو کیا تم اس سے عبرت پکڑ کر لرزنہیں جاتے (کہ اگر خدا تمہاری ہیت ہی بدل دے پھر تم کیا کرسکو گے)۔ ﴿۶۲﴾ (تذ۔۲:۱۶۶) (اچھا دیکھو) تم لوگ جو زمین میں ہل جوت کر اس میں دانے سے بکھیر دیتے ہو۔ ﴿۶۳﴾ (تذ۔۲:۱۶۶) کیا ان کو لہلہاتی ہوئی کھیتی بنا دینا تم کررہے ہو یا ہم کررہے ہیں۔ ﴿۶۴﴾ (تذ۔۲:۱۶۶) ہم چاہیں تو (اسباب پیدا کر کے پکنے سے پہلے) اس کو چورا چورا کردیں اور تم باتیں بناتے رہ جاؤ۔ ﴿۶۵﴾ (تذ۔۲:۱۶۶) کہ ہم تو تاوان میں آگئے۔ ﴿۶۶﴾ (تذ۔۲:۱۶۶) بلکہ ہمارے تو نصیب پھوٹ گئے (تو پھر سوچو کہ تم کہاں کے عامل بنے بیٹھے ہو)۔ ﴿۶۷﴾ (تذ۔۲:۱۶۶) (بھلا دیکھو تو) یہ پانی جو تم پیتے ہو۔ ﴿۶۸﴾ (تذ۔۲:۱۶۶) کیا بادل سے اس کو تم نے برسایا ہے یا ہم برساتے ہیں۔ ﴿۶۹﴾ (تذ۔۲:۱۶۶) ہم چاہیں تو اس کو ایسا کھاری کردیں کہ زبان پر بھی نہ رکھ سکو تو پھر تم کیوں قدر نہیں کرتے۔ ﴿۷۰﴾ (تذ۔۲:۱۶۶)

Marfat.com

أَفَرَءَيْتُمُ النَّارَ الَّتِي تُورُونَ ﴿٧١﴾ ءَأَنتُمْ أَنشَأْتُمْ شَجَرَتَهَا أَمْ نَحْنُ
الْمُنشِـُٔونَ ﴿٧٢﴾ نَحْنُ جَعَلْنَاهَا تَذْكِرَةً وَمَتَاعًا لِّلْمُقْوِينَ ﴿٧٣﴾ فَسَبِّحْ
بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ ﴿٧٤﴾ فَلَا أُقْسِمُ بِمَوَاقِعِ النُّجُومِ ﴿٧٥﴾ وَإِنَّهُ لَقَسَمٌ
لَّوْ تَعْلَمُونَ عَظِيمٌ ﴿٧٦﴾ إِنَّهُ لَقُرْآنٌ كَرِيمٌ ﴿٧٧﴾ فِي كِتَابٍ مَّكْنُونٍ ﴿٧٨﴾
لَّا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ ﴿٧٩﴾ تَنزِيلٌ مِّن رَّبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٨٠﴾ أَفَبِهَٰذَا
الْحَدِيثِ أَنتُم مُّدْهِنُونَ ﴿٨١﴾ وَتَجْعَلُونَ رِزْقَكُمْ أَنَّكُمْ تُكَذِّبُونَ ﴿٨٢﴾

بھلا یہ آگ جو تم سلگاتے ہو (اور اپنے زعم میں سلگانے والے بنے بیٹھے ہو) ﴿٧١﴾۔ (تذ۔۲:۱۶۶) اس کے درخت کو تم نے پیدا کیا ہے یا ہم پیدا کرتے ہیں۔ ﴿٧٢﴾ (تذ۔۲:۱۶۶) ہم ہی نے اس کو تمہارے لئے ایک مجسمہ عبرت اور داستان وعظ و نصیحت بنا رکھا ہے اور ہم ہی نے غیر آباد راہوں میں اس کو مسافروں کا رہنما بنایا ہے۔ ﴿٧٣﴾ (تذ۔۲:۱۶۶) تو (اے محمد ﷺ! خدا کے اس کمال قدرت کو پیش نظر رکھ کر) اسی رب عظیم کے نام کی بڑائی کرتے رہا کرو۔ (وہی ہر عمل کا مسبب اعلیٰ ہے۔ انسان کا جزوی اختیار اس کی قدرت کاملہ کے بالمقابل ہیچ ہے)۔ ﴿٧٤﴾ (تذ۔۲:۱۶۶) میں تم کو آسمان کی اس پہنائے بیکراں میں کروڑں میل بلند ستاروں کے مقامات عالیہ کو گواہ ٹھہرا کر کہتا ہوں۔ ﴿٧٥﴾ (تذ۔۲:۱۶۶) اور بگوش ہوش سن لو کہ اگر تم کو علم ہوتا تو سمجھ لیتے کہ ان آسمانی رصدگاہوں کی شہادت ایک بہت ہی بڑی اور قطعی شہادت ہے۔ ﴿٧٦﴾ (تذ۔۱:۵۱) کہ یہ قرآن عظیم ایک بڑی ہی بلند پایہ، بڑی ہی قابل قدر و عزت، بے حد لائق غور و خوض اور فراخور اعتنا و انہماک کتاب ہے۔ ﴿٧٧﴾[1] (تذ۔۱:۵۱) ہمارے نزدیک اس کے احکام کی عزت، اس کے مضامین کی قدر و منزلت، ان کی اہمیت، ضرورت اور نافعیت، فی الجملہ اس قدر ہے کہ گویا کئی تہوں میں رکھے ہوئے انمول موتیوں کی طرح بین الدفتین لپٹی پڑی ہے۔ ﴿٧٨﴾ (تذ۔۱:۵۱) جس کو بوجہ اس کے نایاب اور بے بہا ہونے کے پاک صاف اور اہل آدمیوں کے سوا کوئی چھونے نہیں پاتا۔ ﴿٧٩﴾ (تذ۔۱:۵۱) کم فہمو! قدر شناس انسانوں کے دلوں میں اس کتاب عزیز کے احکام کی یہ وقعت کیوں نہ ہو، یہ تو ایزد بے مثال کا اتارا ہوا کلام ہے جو مخلوق زمین و آسمان کا پالنے والا ہے اور سب کو امن و راحت دینا جس کا اولین پیش نہاد ہے۔ ﴿٨٠﴾ (تذ۔۱:۵۱) تو کیا تم ایسے قابل قدر، ایسے منفعت بخش اور اس قدر نایاب کلام سے مداہنت اور مسامحت روا رکھو گے۔ ﴿٨١﴾ (تذ۔۱:۵۱) کیا ان بے بہا احکام کی تعمیل سے گریز کرنا، ان کو جھوٹ سمجھ کر ان سے بے اعتنائی برتنا اپنا روزینہ اور ذریعہ معاش بنا لوگے۔ ﴿٨٢﴾ (تذ۱:۵۱)

---

[1] قرآن حکیم کے عجائب خانے کے اندر یہ آیتیں وہ عزیز القدر جواہر ریزے ہیں جو تہوں کے اندر لپٹے ہوئے موجود ہیں ان کی قدر و قیمت کا صحیح اندازہ لگانا' ان کی حکمت عالیہ کی تہ تک پہنچنا ناشناس کا کام حتماً نہیں! یہ وہ انمول موتی ہیں جن کو نااہل کا ہاتھ لگنا بھی ←

Marfat.com

جائز نہیں، وہ ان کو سنگ و خذف سمجھ کر پھینک دے گا، اس کے الٹے سیدھے معانی کر کے دل میں اساطیر الاولین سمجھ لے گا۔ لیکن جن قوموں نے ان کشور کشا اصول کو لے کر خزانہ غیب سے انعام پائے ہیں وہی ان الفاظ کو سمجھیں گی، نادان کیا سمجھے اور کیا پائے۔ اس کا پلید دماغ اور نارسا ذہن قرآن کے پاکیزہ مقولات کو معرض بحث میں لا کر در حقیقت پلید کر رہا ہے۔ اور اسی لئے قرآن عظیم کو ایسے شخص کے ہاتھ لگانے سے چڑ ہے! (تذ۔ا: ۱۹۹)

کیا خدائے پاک کا تنبیہی اور تادیبی اشارہ جو آیہ (۵۶:۷۹) میں ہے اور جس کی سطحی تعمیل اور دور از کار تاویل میں مسلمان اس جوش و خروش سے استعاذوں، استغفاروں اور پے در پے طہارتوں کے بغیر قرآن کا درس تو درکنار، اس کے اوراق پر انگلی بھی نہیں رکھنے دیتے، یہی معنی رکھتا تھا کہ تم اس پاکیزہ کتاب کے خدائی مقولات اور انمول جواہرت کو یونانی فلسفے کے ناپاک سنگ امتحان پر رگڑ رگڑ کر اپنی ہی ناقص عیاری اور نااہلی کا ثبوت دو اور دنیا کو ابدالآباد تک محو حیرت اور شرمسار کر دینے والی صداقتوں کے مابین الدفتین خزانوں کو چھوڑ کر کاسہ گدائی ہاتھ میں لئے ہوئے، یونان کی مسخ شدہ حکمت کے دریوزہ گر بنو

آفتاب اندرون خانہ و دربدر میرویم ذرہ مثال
گنج در آستین و میگردیم گرد ہر کوئے بہر یک مثقال

اس معنی خیز اور حقیقت نما آیت (۵۶:۷۹) کا غلط استعمال جس قدر مسلمانان عالم نے پے در پے کئی قرنوں سے بالالتزام کیا ہے شاید ہی کسی دوسری ایک آیت الٰہی کا کیا ہو۔ کتاب خدا کے قدیم ترنسخوں میں جس قدر اس کا سرورق پر زیب عنوان ہونا کہیں تحقیق نہیں، اسی قدر اسلام کے زمانہ انحطاط سے آج تک یہ آیت نہایت استقلال کے ساتھ قریب قریب ہر مجلد کا سرنامہ بنتی رہی ہے، قرآن کریم کا ہر عالم اور جاہل مولف بلا امتیاز اس کو سرورق پر کہیں نہ کہیں جگہ دیتا رہا ہے اور اس کی شمولیت کو اپنی تالیف کا جزو لاینفک قرار دے کر اپنے زعم میں دنیا کو خدا کی ایک ''نہی'' مہم کی طرف متوجہ کرنا ضروری سمجھتا ہے، اور طرفہ تر یہ کہ اس کے غلط العام مفہوم کے متعلق اپنے دل میں ذرا سا شک بھی نہیں رکھتا۔ مگر ہر قوم کے زوال کی داستان در اصل اس کی حسیات کے زوال کی داستان ہے۔

جب سعی و عمل کا اصلی ہیجان افراد کے قلوب سے رفتہ رفتہ فرو ہو جاتا ہے اور طبیعتیں آرام پسند بن جاتی ہیں تو انسان اپنے دل کی تسکین کے لئے چند ایسی باتیں اعتقاد کے طور پر لے لیتا ہے جن کے کرنے میں کم سے کم تکلیف ہوتی ہے اور ان کے کر لینے سے ایک ڈھارس سی بندھی رہتی ہے...... قرآن کی تعلیم کا صحیح مفہوم عمل اور صرف عمل ہی رہا۔ لیکن جب سعی و عمل سے گریز کرنا آرام دہ نظر آیا تو لوگوں نے قول خدا کی لفظی اور زبانی تعظیم کو اپنے اعتقاد کا جزو کبیر بنا کر اپنے نفس کو دھوکا دیا...... پھر نفس فریب کار کی اس خوش نما بہانہ سازی نے قرآن کی تعظیم ریشمین جزدانوں میں بند رکھنے، یا کبھی کبھی تبرک کے طور پر ''تلاوت'' کر لینے پر محدود کر دی۔...... باوجودیکہ انسانی تعلق اور تعبد کا انداز ہمیشہ سے یہ ہے کہ مشاہرہ دہ حاکم کے مکتوب کو دیکھ کر کئی کئی راتوں تک نیند حرام ہو جاتی ہے، اور دن تیاری اور تعمیل میں صرف ہوتے ہیں...... عمل کے سوا کسی دوسری تعظیم کا خیال تک نہیں گزرتا، تاہم مسلمانوں کے نزدیک آج کل تعظیم احکم الحاکمین اور تکریم جل وعلیٰ کی بہترین تجویز یہی ہے کہ اس کے مکتوب کو طاق نسیاں پر رکھ کر پھر اس کی خبر نہ لی جائے، اور ہر دم باوضو نہ ہونے کا یا اور شیطانی عذر رکھ کر اس کو ٹال دیا جائے۔ آہ! لیکن جس وقت کسی قوم کی نیتیں بگڑ جاتی ہیں جب تکلیف کی بجائے آرام کا شیوہ عمل بن جاتا ہے تو کوئی منطق، کوئی دلیل، کوئی حس مشترک ان کو بہتر بنانے کے لئے کارگر نہیں ہوتی اور نہ خوف خدا کے اس لشکر انگیز اور کشور کشا زمانے میں جب کہ قرآن کے یہی الفاظ سردار امت اور سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قلب پر براہ راست آسمان سے وحی ہو رہے تھے، آپ کی چہیتی اور راز دار بیوی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا قول ہے کہ کلام خدا کو چمڑوں اور کھجور کی شاخوں ←

اور ہدیوں پر لکھ کر اسی طرح علی الحساب ایک صندوق میں ڈال دیا جاتا تھا اور وہ صندوق رسولؐ خدا کی چارپائی کے سرہانے پڑا رہتا تھا!
لیکن اس استدال سے قطع نظر جن معانی میں آیہ مطھرون (۷۹:۵۶) قرآن کریم کے اندر استعمال ہوئی ہے ان کا مسلمانوں کی اس خود ساختہ تادیل سے حتماً کوئی تعلق نہیں ...... چند پہلی اور پچھلی آیتوں کے سیاق سے ظاہر ہے کہ نہ اس آیت میں کسی بات سے منع کیا گیا ہے اور نہ انہا مقصود ہے بلکہ معترضین کو کتاب خدا کے مفید عام ہونے' اس کے علم کے سب انسانی علم وخبر سے بالاتر ہونے اور اس کی تعلیم کے مصدر عزت و امن ہونے کا دعویٰ حیرت انگیز الفاظ میں پیش کیا گیا ہے۔(۷۵:۵۶ تا ۸۵) اس مربوط ترجمے سے جس میں ہر آیت کے مطالب کو بعد کی آیت سے سلسلہ وار پیوست کر دیا گیا ہے یہ ظاہر ہے کہ لایمسه الا المطھرون کے الفاظ احکام الٰہی کی قدر منزلت کو ساکنان زمین کی نگاہ میں عیاں کر دینے کے لئے بطور استعارہ استعمال کئے گئے ہیں۔ کتاب خدا کو آیہ (۵۶: ۷۷) میں کریم کا خطاب دیا ہے اور آیہ (۷۸:۵۶) میں اس کے تکرم کی توکید مزید لفظ مکنون سے کر دی ہے گویا کتاب وہ درشہوار اور وہ گوہر نایاب ہے کہ موتیوں کی طرح تہوں میں لپٹی پڑی ہے......اور بعینہ یہی تشبیہ رب جل وعلیٰ نے حوران بہشتی کے متعلق آیہ کامثال اللؤلوء المکنون ○ (۲۳:۵۶) میں فرمائی ہے گویا وہ حوریں تہوں میں رکھے ہوئے موتیوں کی مانند ہیں حوروں کا فی الواقع لپٹی ہوئی ہونا نہ یہاں مراد ہے اور نہ قرآن کا عرش معلیٰ پر آیت زیر بحث (۷۸:۵۶) میں' بلکہ مقصود احکام خدا یا انعام خدا کی قدر و قیمت کا جتلانا ہے اسی قدر و قیمت کی مزید تائید لایمسه الا المطھرون (۷۹:۵۶) کے الفاظ سے کر دی ہے' یعنی وہ لپٹے ہوئے موتی اس قدر قیمتی اور آبدار ہیں کہ میلے ہاتھوں کا ان کو چھونا بھی منع ہے۔
اب رہا یہ سوال کو کتاب خدا کی قدر و منزلت آیا اسی سطحی تعظیم میں ہے جو کم ہمت مسلمان آج کر رہے ہیں یا اس کے مشمولہ احکام کی تعمیل کرنا ہی قرآن کریم کی صحیح قدر شناسی اور عزت ہے۔ اس کا جواب آیہ مدھنون (۸۱:۵۶) اور آیہ تکذبون (۸۲:۵۴) میں ہے۔ ان دونوں آیتوں سے صاف ظاہر ہے کہ قرآن کریم سے ''مداہنت'' یہی ہے کہ مکر اور چرب زبانی سے کام لے کر اس کے احکام کی آرام دہ تاویلیں کر دی جائیں ان کی تعمیل سے گریز کیا جائے' اور نری سطحی آؤ بھگت کر کے العیاذ باللہ خدا کو دھوکا دیا جائے۔ یہی کفر کے صحیح معنی ہیں اور یہی تکذیب آیات الٰہی ہے۔
تعجب ہے کہ احکام الٰہی کو عملاً ماننے کی اس حیرت انگیز تحریص و ترغیب کے باوجود آیہ مطھرون کے معانی یہ لئے جاتے ہیں کہ خدا نے اس کتاب کو ہاتھ منہ دھوئے بغیر چھونے سے منع فرمایا ہے' اور صرف رسمی تعظیم مقصود ہے ایک سلیم الذہن شخص کے نزدیک یہ تشریح نہایت لغو اور مضحکہ انگیز ہے۔ یہ خدا کی شان سے حتماً بعید ہے کہ اپنے فرمان خسروی کی ایسی ناقص اور بے معنی تعظیم کرنے کا حکم دے جو آج کسی معمولی سے معمولی حاکم کو بھی قطعاً گوارا نہیں' اور جس کا نتیجہ اس کی تبلیغ و اشاعت کو بے حد محدود' اور نامسلمان ملکوں میں قطعاً مسدود کر دینا ہو۔ مگر اس تمام استدلال سے قطع نظر' کیا آج 'غیور'' مسلمانوں اور بالخصوص سات کروڑ ہندی مسلمانوں کے لئے ڈوب مرنے کا مقام نہیں کہ آیہ مطھرون کی اس تادیل کو بلا اتفاق تسلیم کرتے ہوئے بھی ان کی فاقہ مستی اور بے نوائی' ان کی بے حسی اور لا ابالیت اس حد تک پہنچ چکی ہے کہ قرآن کریم کی اکثر اشاعت اور طباعت ''کافر'' اور ''ناپاک'' ہندوؤں کی وساطت سے ہو رہی ہے ان کا اس کتاب کو چھونا تو درکنار' عین سرورق پر آیہ مطھرون کے ساتھ ساتھ ان کے نام نامی لکھے جاتے ہیں اور کوئی نہیں پوچھتا کہ یہ کیا اندھیر ہو رہا ہے!
میرا مقصود اس تمام بحث و تمحیص سے حتماً یہ نہیں کہ کلام الٰہی کی ظاہر تعظیم نہ کی جائے' یا کم کر دی جائے' بلکہ یہ کہ صحیح قدر شناسی صرف

Marfat.com

← اس کے حکام کی تعمیل میں ہے اور بس۔ جو شخص قول خدا پر عمل کرنے کی نیت سے اپنے آپ کو تکلیف میں ڈال رہا ہے وہی اس کے قول کی تعظیم کر رہا ہے' وہی اس کو مان رہا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ اکثر اوقات یقین و عمل کے ساتھ ساتھ ایک ظاہری ادب بھی خود بخود پیدا ہو جاتا ہے مگر ایسا اعتباری لحاظ کسی وجہ سے قابل اعتراض نہیں۔ جس بات پر اعتراض ہے یہ ہے کہ کتاب خدا کے بارے میں مسلمانوں کے دلوں میں ریا و مکر کی تعظیم نہ ہو' جمود و فریب کی عزت نہ ہو' آرام دہ تکلف نہ ہو'...... دل سے انکار اور منہ سے اقرار نہ ہو۔ (تذ۔ا: ۵۰ تا ۵۲)

علامہ صاحب کی تشریح آیہ ''مطھرون'' پڑھی تو چند باتیں یاد آ گئیں جو اس تشریح کی حیرت انگیز حد تک تائید کرتی ہیں۔

ا۔ راقم کے پاس قرآن پاک کا ایک نسخہ ہے جو ۱۹۲۹ میں ''رفیق عام پریس لاہور'' میں چھپا۔ سرورق پر بدستور آیہ ''مطھرون'' چھپی ہے اور پھر نیچے ''بفرمائش جے۔ ایس سنت سنگھ اینڈ سنز تاجران کتب لوہاری دروازہ چوک مستی لاہور'' چھپا ہے۔

۲۔ ۱۹۳۶ء میں انجمن حمایت اسلام لاہور نے آفسٹ مشین پر قرآن پاک طبع کروا کر شائع کیا۔ پاک و ہند میں یہ پہلا عکسی نسخہ قرآن مجید تھا۔ اس نسخہ کی ظاہری خوبصورتی اور صحت کی تعریف پاک و ہند کے کم و بیش ۴۸ علماء و مشاہیر اور اخبارات نے کی۔ علماء و مشاہیر میں مفتی محمد کفایت اللہ' سید سلیمان ندوی' ابوالکلام آزاد' عبد السلام ندوی اور ڈاکٹر ذاکر حسین شامل ہیں۔ اس کی خوبصورتی اور صحت کی ذمہ داری بزرگوارم پروفیسر مولوی ظفر اقبال ایم اے مرحوم مغفور کی تھی۔ مولوی صاحب نے راقم کو بتایا تھا کہ قرآن پاک کا یہ نسخہ ایک ہندو کے پریس میں (غالباً کپور سنز۔ کہ راقم نام بھول گیا ہے) چھپا تھا کہ وہی ایک آفسٹ پریس نیا نیا لگا تھا اور پہلی کتاب بھی اس میں یہی قرآن پاک کا نسخہ چھپا تھا البتہ اس ہندو نے اتنا ایثار کیا تھا کہ پریس کے اس حصہ پر جہاں قرآن پاک چھپ رہا تھا وہاں ''انجمن حمایت اسلام'' کا بورڈ لگا دیا تھا۔

۳۔ تیسرا واقعہ اکبر الہ آبادی کا مولوی عبد الماجد دریابادی صاحب تفسیر ماجدی کی زبانی سنئے:

''مجھ سے ایک روز میرے ارتیاب و الحاد کے زمانہ میں کہنے لگے کہ ''کیوں صاحب آپ نے کالج میں عربی لی تھی نہ؟ عرض کی ''جی ہاں'' فرمایا تو پھر اب قرآن آپ کبھی پڑھتے ہیں؟ مذہبی کتاب سمجھ کر نہ سہی اس کی اعلیٰ لٹریری حیثیت سے تو آپ کو بھی انکار نہ ہوگا کیا ہرج ہے اگر عربی ادب سے اپنا تعلق قائم رکھنے کے لئے اسے کبھی کبھی پڑھتے رہئے۔ آخر انگریزی بھی تو پڑھتے رہتے ہیں۔ آپ کے لئے کوئی قید باوضو ہونے' قبلہ رخ بیٹھنے کی نہیں' وضو بے وضو جب جی چاہے کچھ پڑھ لیا کیجئے۔ اور جو آیت پسند آ جائے اسے ذرا دو ایک بار دہرا لیا کیجئے جیسے اچھے شعر کو دو چار بار پڑھ لیا جاتا ہے۔'' بس یہ حکیمانہ طریقہ تھا اس کی تبلیغ کا۔'' (مقالات ماجد: ۲۰۷'۲۰۸) (مرتب)

فَلَوۡلَاۤ اِذَا بَلَغَتِ الۡحُلۡقُوۡمَ ﴿۸۳﴾ وَ اَنۡتُمۡ حِیۡنَئِذٍ تَنۡظُرُوۡنَ ﴿۸۴﴾ وَ نَحۡنُ اَقۡرَبُ
اِلَیۡہِ مِنۡکُمۡ وَ لٰکِنۡ لَّا تُبۡصِرُوۡنَ ﴿۸۵﴾ فَلَوۡلَاۤ اِنۡ کُنۡتُمۡ غَیۡرَ مَدِیۡنِیۡنَ ﴿۸۶﴾
تَرۡجِعُوۡنَہَاۤ اِنۡ کُنۡتُمۡ صٰدِقِیۡنَ ﴿۸۷﴾ فَاَمَّاۤ اِنۡ کَانَ مِنَ الۡمُقَرَّبِیۡنَ ﴿۸۸﴾
فَرَوۡحٌ وَّ رَیۡحَانٌ ۬ۙ وَّ جَنَّتُ نَعِیۡمٍ ﴿۸۹﴾ وَ اَمَّاۤ اِنۡ کَانَ مِنۡ اَصۡحٰبِ
الۡیَمِیۡنِ ﴿۹۰﴾ فَسَلٰمٌ لَّکَ مِنۡ اَصۡحٰبِ الۡیَمِیۡنِ ﴿۹۱﴾ وَ اَمَّاۤ اِنۡ کَانَ مِنَ
الۡمُکَذِّبِیۡنَ الضَّآلِّیۡنَ ﴿۹۲﴾ فَنُزُلٌ مِّنۡ حَمِیۡمٍ ﴿۹۳﴾ وَّ تَصۡلِیَۃُ جَحِیۡمٍ ﴿۹۴﴾
ع ۳ ۲۲ ۱۶ اِنَّ ہٰذَا لَہُوَ حَقُّ الۡیَقِیۡنِ ﴿۹۵﴾ فَسَبِّحۡ بِاسۡمِ رَبِّکَ الۡعَظِیۡمِ ﴿۹۶﴾

تو خیر کچھ پروانہیں شوق سے کرو۔ لیکن اے اجل زدو! اس فرمان خسروی کو اس دن کیوں نہ جھٹلاؤ جب کہ اجتماعی شکست وریخت کے قیامت انگیز سمے میں تم میں سے ایک ایک فرد کی جان بدن سے کھچ کر حلق میں آپہنچے گی۔ ﴿۸۳﴾ (تذ۔۱:۵۱) اورتم اس وقت ٹکر ٹکر پڑے دیکھ رہے ہوگے اور ہرگز کچھ نہ کرسکو گے۔ ﴿۸۴﴾ (تذ۔۱:۵۱) پھر اس دن ہم تم سے بھی زیادہ تمہارے حلق سے قریب تر کھڑے تمہارا گلہ گھونٹ رہے ہونگے اور تم کو خبر تک نہ ہوگی۔ ﴿۸۵﴾ (تذ۔۱:۵۱) پس اگر تم کسی کے بس میں نہیں ہو۔ ﴿۸۶﴾ (ف) تو اگر سچے ہو تو روح کو پھیر کیوں نہیں لیتے۔ ﴿۸۷﴾ (ف) پھر اگر وہ (خدا کے) مقربوں میں سے ہے۔ ﴿۸۸﴾ (ف) تو (اس کیلئے) انعام اور خوشبودار پھول اور نعمت کے باغ ہیں۔ ﴿۸۹﴾ (ف) اور اگر وہ دائیں ہاتھ والوں میں سے ہے۔ ﴿۹۰﴾ (ف) تو (کہا جائے گا کہ) تجھ پر داہنے ہاتھ والوں کی طرف سے سلام۔ ﴿۹۱﴾ (ف) اور اگر وہ جھٹلانے والے گمراہوں میں سے ہے۔ ﴿۹۲﴾ (ف) تو (اس کیلئے) کھولتے پانی کی ضیافت ہے۔ ﴿۹۳﴾ (ف) اور جہنم میں داخل کیا جانا۔ ﴿۹۴﴾ (ف) یہ (داخل کیا جانا یقیناً صحیح یعنی) حق الیقین ہے۔ ﴿۹۵﴾ (ف) تو تم اپنے پروردگار بزرگ کے نام کی تسبیح کرتے رہو۔ ﴿۹۶﴾ (ف)

۵۷ سُوۡرَۃُ الۡحَدِیۡدِ مَدَنِیَّۃٌ ۹۹

اٰیَاتُہَا ۲۹ رُکُوۡعَاتُہَا ۴

ترجمہ المشرقیؒ: ۲۹ آیات ترجمہ مولانا جالندھریؒ: آیات

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سَبَّحَ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ۚ وَ ہُوَ الۡعَزِیۡزُ الۡحَکِیۡمُ ﴿۱﴾

(اے انسانو! اگر غور سے مشاہدہ کرو تو یقین ہو جائے گا کہ) جو مخلوق (جاندار یا بے جان) آسمان اور زمین میں ہے سب کی سب فاطر زمین و آسمان کے حکموں کی اطاعت میں مصروف ہے اور وہ انتہائی طور پر غالب اور صاحب حکمت خدا ہے (جو اس عظیم الشان کارخانے کی ہر شے کو اپنے جاری کردہ قانون کا پابند بنا رہا ہے) ﴿۱﴾ (تک۔۲:۱۴۰)

Marfat.com

لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۚ يُحْيٖ وَ يُمِيْتُ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲﴾
هُوَ الْاَوَّلُ وَ الْاٰخِرُ وَ الظَّاهِرُ وَ الْبَاطِنُ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۳﴾
هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى
الْعَرْشِ ؕ يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ
السَّمَآءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيْهَا ؕ وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا
تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۴﴾ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ
الْاُمُوْرُ ﴿۵﴾ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ؕ وَهُوَ عَلِيْمٌ
بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۶﴾

آسمانوں (کے کروڑ در کروڑ ستاروں) اور زمین (کے ہزاروں میل وسیع میدانوں) پر حکومت اسی کی ہے۔ وہی (سب کو) زندہ کرتا ہے اور وہی مارتا ہے اور وہ ہر شے پر پورا اختیار رکھتا ہے۔ (۲) (تک۔۲: ۱۴۰، ۱۴۱) وہی (وہ عظیم الشان وجود) ہے جو اس وقت سے بھی پہلے موجود تھا جبکہ یہ کائنات بنائی گئی اور اس وقت کے بعد بھی لامتناہی مدت تک قائم رہے گا جبکہ یہ کارخانہ فطرت ختم ہو جائے گا۔ وہی صحیح معنوں میں (اپنی لامحدود کائنات کے آشکارا ہونے کے باعث) عیاں ہے اور وہی درحقیقت (انسان کی صحیح معنوں میں تلاش کرنے والی آنکھوں سے نظر نہ آنے کے باعث) پوشیدہ ہے اور وہی ہر شے کے متعلق مکمل علم رکھنے والا ہے۔ (۳) (تک۔۲: ۱۴۱) وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین (کی ناپیدا کنار مخلوق) کو (کروڑوں اور اربوں برس کی مدت کے) چھ دنوں میں پیدا کیا۔ پھر تخت سلطنت پر (حکومت کرنے کیلئے) جم کر بیٹھ گیا۔ وہ ان تمام (مادوں اور ہواؤں اور سیالوں وغیرہ) کا پورا علم رکھتا ہے جو زمین میں داخل (ہو کر اس کے اندر نئی مخلوقات کے پیدا ہونے کا باعث) ہوتی ہیں اور ان اشیاء کا علم رکھتا ہے جو زمین سے نکل کر نئے مظاہر کا موجب بنتی ہیں۔ وہ مکمل علم اس کا رکھتا ہے جو کچھ آسمان سے اترتا ہے اور جو کچھ آسمان پر چڑھتا ہے اور جہاں بھی تم ہو وہ تمہارے ساتھ لگا ہے اور وہی وجود ہے جو انتہائی غور و خوض سے جو کچھ تم کر رہے ہو اس کو دیکھ رہا ہے (تاکہ اس دنیائے کسب و عمل میں تمہیں اس کی اجرت دے)۔ (۴) (تک۔۲: ۱۴۱) (پھر غور سے سنو کہ) آسمانوں اور زمین پر (مکمل) حکومت اسی کی ہے اور اسی اللہ کی طرف سب حکم (جو دنیا میں چل رہے ہیں) رجوع کرتے ہیں۔ (۵) (تک۔۲: ۱۴۱) وہی (اپنی کامیاب تجویز و تدبیر سے رات کو دن میں اور دن کو رات میں داخل کر دیتا ہے اور وہی (انسانوں کے) سینوں کے اندر جو راز چھپے ہیں ان کا بڑا جاننے والا ہے۔ (۶) (تک۔۲: ۱۴۱)

Marfat.com

اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاَنْفِقُوْا مِمَّا جَعَلَكُمْ مُّسْتَخْلَفِيْنَ فِيْهِ ۭ فَالَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَاَنْفَقُوْا لَهُمْ اَجْرٌ كَبِيْرٌ ۷ وَمَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ۚ
وَالرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ لِتُؤْمِنُوْا بِرَبِّكُمْ وَقَدْ اَخَذَ مِيْثَاقَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ
مُّؤْمِنِيْنَ ۸ هُوَ الَّذِيْ يُنَزِّلُ عَلٰي عَبْدِهٖٓ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ لِّيُخْرِجَكُمْ مِّنَ
الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ بِكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۹ وَمَا لَكُمْ
اَلَّا تُنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ لَا يَسْتَوِيْ
مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقٰتَلَ ۭ اُولٰۗىِٕكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ
الَّذِيْنَ اَنْفَقُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَقٰتَلُوْا ۭ وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ۭ وَاللّٰهُ
بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۱۰ مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ ع ۱۰/۱۷
لَهٗ وَلَهٗٓ اَجْرٌ كَرِيْمٌ ۱۱

ایسے خدا اور اس کے رسول پر ایمان لا کر اس کے بتائے ہوئے راستے کو دنیا میں قائم کرنے کیلئے اپنی جان و مال کی، جس کا تمہیں وارث بنایا ہے، قربانی کرو کیونکہ تم میں سے جنہوں نے خدا کو حاکم اعلیٰ تسلیم کر کے قربانی جان و مال کی ان کو بڑا انعام ملنے والا ہے۔ ⑦ (تک۔۲:۱۴۱) اور اے (مدینہ اور عرب کے لوگو!) تمہیں کیا ہوگیا ہے کہ تم اللہ اور رسول پر ایمان نہیں لاتے حالانکہ رسول تمہیں (پکار پکار کر) بلاتا ہے کہ اپنے پروردگار پر ایمان لے آؤ اور حالانکہ اللہ نے (تم کو پیدا کرتے وقت تمہاری فطرت کے اندر اپنی فرمانبرداری کا) مضبوط اقرار تم سے لے لیا تھا بشرطیکہ تم کو اس اقرار کا لینا یاد ہو۔ ⑧ (تک۔۲:۱۴۱) وہی اللہ ہے جو اپنے بندے پر روشن احکام نازل کرتا ہے تاکہ تم کو (نادانیوں اور ناسمجھیوں کے) اندھیرے سے نکال کر (دستور کائنات کی) روشنی کی طرف لے جائے اور وہ بیشک (اس رہنمائی کی وجہ سے) تم پر بڑا مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔ ⑨ (تک۔۲:۱۴۱،۱۴۲) اور تمہیں کیا ہوگیا ہے کہ تم خدا کی راہ کو قائم کرنے کیلئے قربانی جان و مال نہیں کرتے حالانکہ آسمانوں اور زمین پر پورا قبضہ اللہ ہی کا ہے۔ (خوب سمجھ لو کہ) تم میں سے جس نے قربانی مال و جان اس عظیم الشان فتح سے پہلے کی جو عنقریب آنے والی ہے ان کا درجہ یقینی طور پر فتح کے بعد کے قربانی مال و جان کرنے والوں سے بہت بلند ہے۔ اگرچہ عمدہ جزا کا وعدہ سب سے ہے اور خدا جو کچھ تم کر رہے ہو اس سے پورے طور پر خبردار ہے۔ ⑩ (تک۔۲:۱۴۲) تو کون ہے جو (آج) خدا کو (اپنے مال و جان کا) بہتری حصہ کاٹ کر اس لئے الگ کر دے کہ خدا اس کی اجرت کو دگنا کر دے اور اس کو باعزت جزا ملے۔ ⑪ (تک۔۲:۱۴۲)

Marfat.com

يَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ يَسْعَىٰ نُورُهُم بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَانِهِم
بُشْرَاكُمُ الْيَوْمَ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ۚ ذَٰلِكَ
هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿١٢﴾ يَوْمَ يَقُولُ الْمُنَافِقُونَ وَالْمُنَافِقَاتُ لِلَّذِينَ آمَنُوا
انظُرُونَا نَقْتَبِسْ مِن نُّورِكُمْ قِيلَ ارْجِعُوا وَرَاءَكُمْ فَالْتَمِسُوا نُورًا
فَضُرِبَ بَيْنَهُم بِسُورٍ لَّهُ بَابٌ بَاطِنُهُ فِيهِ الرَّحْمَةُ وَظَاهِرُهُ مِن قِبَلِهِ
الْعَذَابُ ﴿١٣﴾ يُنَادُونَهُمْ أَلَمْ نَكُن مَّعَكُمْ ۖ قَالُوا بَلَىٰ وَلَٰكِنَّكُمْ فَتَنتُمْ أَنفُسَكُمْ
وَتَرَبَّصْتُمْ وَارْتَبْتُمْ وَغَرَّتْكُمُ الْأَمَانِيُّ حَتَّىٰ جَاءَ أَمْرُ اللَّهِ وَغَرَّكُم
بِاللَّهِ الْغَرُورُ ﴿١٤﴾ فَالْيَوْمَ لَا يُؤْخَذُ مِنكُمْ فِدْيَةٌ وَلَا مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا ۚ
مَأْوَاكُمُ النَّارُ ۖ هِيَ مَوْلَاكُمْ ۖ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ﴿١٥﴾

اے محمد ﷺ! ایک دن وہ آئے گا کہ تو آنکھ سے دیکھ لے گا کہ مومن مردوں اور عورتوں کے غلبے کا نور ان کے دونوں ہاتھوں کے درمیان بلکہ ان کے دائیں ہاتھوں کے آگے آگے دوڑ رہا ہوگا (جن دائیں ہاتھوں نے سعی و عمل کرکے قوم کو غالب کیا تھا) اور (ہم کہیں گے مبارک ہو کہ) آج تم کو اس سرسبز اور شاداب باغوں (میں بطور بادشاہ داخل ہونے) کی خوشخبری دی جاتی ہے جن کے دامنوں میں عظیم الشان دریا بہہ رہے ہیں اور تم ان میں ہمیشہ رہو گے (تو دیکھ لو کہ) یہ کتنی عظیم الشان کامیابی ہے۔ ⑫ (تک۔۲:۱۴۲) اس دن یہ منافق مرد اور عورتیں (جو آج اس نیت سے رخنے ڈال رہے ہیں کہ دین اسلام کا نور پھونکے مار مار کر بجھا دیں) ایمانداروں (کی شان وشوکت دیکھ کر ان) کو کہیں گے کہ ذرا ہمیں مہلت دو کہ ہم بھی اس تمہارے نور سے کچھ روشنی لے لیں تو ان (دھوکہ بازوں) سے کہا جائے گا کہ (بدکارو!) جہاں سے آئے ہو الٹے پاؤں لوٹ جاؤ اور وہاں ''روشنی'' تلاش کرو (یہاں کچھ نہیں مل سکتا) پھر ان کے درمیان ایک دیوار حائل کر دی جائے گی جس میں ایک دروازہ ہوگا (تاکہ ان کو اس دروازے میں داخل ہونے کی حسرت رہے) باطنی طور پر اس دیوار کے حائل کرنے میں رحمت ہوگی اور ظاہر اطور پر اس میں عذاب ہوگا۔ ⑬ (تک۔۲:۱۴۳) وہ منافق پھر پکاریں گے کہ (ہم تو روزانہ کہا کرتے تھے کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں) کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تھے؟ تو مومن کہیں گے ہاں ہاں ضرور تم کہا تو یہی کرتے تھے لیکن تم نے اپنی جانوں کو فتنوں میں ڈالا تھا اور تم (ڈھلمل یقین ہوکر) انتظار کرتے رہے، شک کرتے رہے اور تمہاری نفسانی آرزوؤں نے تمہیں دھوکا دیا تھا یہاں تک کہ آج اللہ کا حکم (تمہارے بارے میں) آپہنچا ہے۔ (کہ تمہاری بیخ اکھیڑ دی جائے) اور تمہارے تکبر نے خدا کے بارے میں تمہیں دھوکا دیا تھا۔ ⑭ (تک۔۲:۱۴۳) اب تم سے اور نہ کافروں سے کوئی (بڑے سے بڑا) تاوان قطعاً لیا جاسکتا۔ تمہارا ٹھکانا تو جہنم کی آگ ہے۔ وہی تمہاری والی وارث ہے اور کیا برا ٹھکانا ہے۔ ⑮ (تک۔۲:۱۴۳)

Marfat.com

اَلَمْ يَاْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَمَا نَزَلَ
مِنَ الْحَقِّ ۙ وَلَا يَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ
الْاَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوْبُهُمْ ۭ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿١٦﴾ اِعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ
يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۭ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿١٧﴾
اِنَّ الْمُصَّدِّقِيْنَ وَالْمُصَّدِّقٰتِ وَاَقْرَضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعَفُ لَهُمْ
وَلَهُمْ اَجْرٌ كَرِيْمٌ ﴿١٨﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖٓ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ
الصِّدِّيْقُوْنَ ڰ وَالشُّهَدَاۗءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۭ لَهُمْ اَجْرُهُمْ وَنُوْرُهُمْ ۭ وَالَّذِيْنَ
ع ۲ ۹ ۱۸ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿١٩﴾

اے مومنو! کیا تم پر ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ تمہارے دل خدا کو ذہن میں لاکر اور اس برحق شے پر یقین کر کے جو اس نے تم پر اتاری ہے انتہائی طور پر مطیع اور فرمانبردار ہو جائیں اور دیکھو ان اہل کتاب کی طرح نہ ہو جانا جن کو اس سے پہلے کتاب دی گئی تھی پھر طویل مدت کے گزر جانے کے باعث ان کے دل سخت ہو گئے اور ان میں سے اکثر بدکار اور نافرمان ہیں۔ ⑯ (تک۔۲:۱۴۴) جانے رہو کہ درحقیقت وہ خدا ہی ہے جو مردہ زمین کو (اپنی ہدایت کے ترشح سے) زندہ کر دیتا ہے۔ (اسی طرح خدا کا پھر دلوں میں آجانا تمہاری مردہ قوم کو زندہ کر کے رہے گا)۔ ہم نے خدا کے احکام تم پر (سورج کی طرح) روشن کر دیئے ہیں تا کہ تم (اس کائنات کے قانون جاری کو) سمجھ سکو۔ ⑰ (تک۔۲:۱۴۴) یاد رکھو کہ عمل کے ذریعے سے پنے ایمان کی تصدیق کرنے والے مرد اور عورت جنہوں نے اپنے مال و جان کا بہترین ٹکڑا خدا کے (اعلاء کے) لئے کاٹ کر رکھ دیا ہے وہ لوگ ہیں جن کو ان کی باعزت مزدوری دگنی کر دی جائے گی۔ ⑱ (تک۔۲:۱۴۴) اور جو لوگ خدا اور اس کے بھیجے ہوئے انبیاء پر (سچے دل سے) ایمان لائے وہی صدیق (عمل سے اپنے ایمان کو سچ کر دکھانے والے) اور خدا کے نزدیک اپنے ایمان کے سچے گواہ ہیں۔ ان کو ان کی مزدوری پوری ملے گی اور وہ روشنی ملے گی (جس سے وہ دنیا میں کارہائے نمایاں کر سکیں گے) (تک۔۲:۱۴۴) اور جن لوگوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا وہی اہل دوزخ ہیں۔ ⑲ (ف)

Marfat.com

اِعۡلَمُوۡۤا اَنَّمَا الۡحَيٰوةُ الدُّنۡيَا لَعِبٌ وَّلَهۡوٌ وَّزِيۡنَةٌ وَّتَفَاخُرٌۢ بَيۡنَكُمۡ
وَتَكَاثُرٌ فِى الۡاَمۡوَالِ وَالۡاَوۡلَادِ‌ؕ كَمَثَلِ غَيۡثٍ اَعۡجَبَ الۡكُفَّارَ نَبَاتُهٗ
ثُمَّ يَهِيۡجُ فَتَرٰٮهُ مُصۡفَرًّا ثُمَّ يَكُوۡنُ حُطٰمًا‌ ؕ وَفِى الۡاٰخِرَةِ عَذَابٌ
شَدِيۡدٌ ۙ وَّمَغۡفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرِضۡوَانٌ‌ ؕ وَمَا الۡحَيٰوةُ الدُّنۡيَاۤ اِلَّا
مَتَاعُ الۡغُرُوۡرِ ‏۝۲۰ سَابِقُوۡۤا اِلٰى مَغۡفِرَةٍ مِّنۡ رَّبِّكُمۡ وَجَنَّةٍ عَرۡضُهَا
كَعَرۡضِ السَّمَآءِ وَالۡاَرۡضِ ۙ اُعِدَّتۡ لِلَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ‌ ؕ
ذٰلِكَ فَضۡلُ اللّٰهِ يُؤۡتِيۡهِ مَنۡ يَّشَآءُ‌ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الۡفَضۡلِ الۡعَظِيۡمِ‏ ۝۲۱
مَاۤ اَصَابَ مِنۡ مُّصِيۡبَةٍ فِى الۡاَرۡضِ وَلَا فِىۡۤ اَنۡفُسِكُمۡ اِلَّا فِىۡ
كِتٰبٍ مِّنۡ قَبۡلِ اَنۡ نَّبۡـرَاَهَا‌ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيۡرٌ ۚ‏ ۝۲۲

(لوگو!) جانے رہو کہ دنیا کی زندگی تو بس ایک (چند روزہ) کھیل سجاوٹ اور دل بہلاوا ہے، وہ صرف ظاہری طمطراق اور آپس میں ایک دوسرے سے فخر میں بازی لے جانا اور مال و اولاد کا بڑھ بڑھ کر خواستگار ہونا ہے۔ اس کی مثال اس بادل کی ہے (جو زمین پر برس کر چند لمحوں کیلئے اس کو یوں نہال کر دیتا ہے) کہ کاشتکار اس کی پیدا کی ہوئی کھیتی کو دیکھ کر خوشیاں مناتے ہیں، پھر وہ کھیتی زوروں میں آکر پھول پھل لاتی ہے۔ پھر نا گہاں تو دیکھتا ہے کہ زرد پڑ گئی اور دیکھتے دیکھتے چورا چور ہوگئی۔ الغرض (لذات دینوی میں ہمہ تن منہمک رہنے کا) انجام عذاب شدید ہے اور (دنیا کو خوش اسلوبی سے نباہنے سے) خدا کی طرف سے خطا پوشی اور خوشنودی ہے اور لذات دینوی میں مگن رہنا تو نرا دھوکے کی ٹٹی ہے۔ ۲۰ (تذ۔۲:۹۷) اس لئے تم اس مغرفت کی طرف دوڑو اور اس جنت پر اپنا اقتدار جمانے کی طرف سبقت کرو جس کی چوڑائی زمین و آسمان کی چوڑائی کے برابر ہے اور جو ایمان والو کیلئے تیار کیا گیا ہے۔ (تک۔۲:۱۴۵) جو خدا پر اور اس کے پیغمبر پر ایمان لائے ہیں۔ یہ خدا کا فضل ہے جسے چاہے عطا فرمائے اور خدا بڑے فضل کا مالک ہے۔ ۲۱ (ف) جو مصیبت تم پر اس زمین میں آتی ہے یا تمہاری جانوں پر آتی ہے وہ پیشتر اس کے کہ ہم پیدا کریں صحیفہ فطرت کی کتاب میں (بطور شرط و جزا کے) لکھی رکھی ہے (جس سے ادھر ادھر ہونا محال ہے) اور اس مصیبت کا انسان کو دینا خدا کو آسان (اس لئے) ہے (کہ وہ بے رو و رعایت قانون کے مطابق ملتی ہے۔) ۲۲ (تک۔۲:۱۴۵)

لِّكَيْلَا تَاْسَوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوْا بِمَآ اٰتٰىكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ
لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرِۙ ﴿۲۳﴾ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ وَ يَاْمُرُوْنَ النَّاسَ
بِالْبُخْلِ ؕ وَمَنْ يَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿۲۴﴾ لَقَدْ اَرْسَلْنَا
رُسُلَنَا بِالْبَيِّنٰتِ وَ اَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْمِيْزَانَ لِيَقُوْمَ النَّاسُ
بِالْقِسْطِ ۚ وَ اَنْزَلْنَا الْحَدِيْدَ فِيْهِ بَاْسٌ شَدِيْدٌ وَّ مَنَافِعُ لِلنَّاسِ
وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ وَرُسُلَهٗ بِالْغَيْبِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ ﴿۲۵﴾ وَلَقَدْ ع ۳ ۱۹
اَرْسَلْنَا نُوْحًا وَّ اِبْرٰهِيْمَ وَ جَعَلْنَا فِيْ ذُرِّيَّتِهِمَا النُّبُوَّةَ وَ الْكِتٰبَ فَمِنْهُمْ
مُّهْتَدٍ ۚ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۲۶﴾

اور اس لئے بھی کہ تم جو کچھ تم سے ہو چکا اس کا غم نہ کرو (بلکہ آئندہ کیلئے ہوشیار ہو جاؤ) اور علیٰ ہذا القیاس اس پر مغرور نہ ہو جاؤ جو تم کو (ازروئے قانون) مل چکا (تاکہ تم اس انعام کو برقرار رکھنے کی فکر کرو) اور خدا تو نرے اترانے والے شیخی خورے کو پسند نہیں کرتا۔﴿۲۳﴾ (تک۔۲:۱۴۵) جو لوگ مال خرچ کرنے میں بخل کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی بخل کی ترغیب دیتے ہیں (تذ۔۲:۲۵۱) اور جو شخص روگردانی کرے تو خدا بھی بے پروا (اور) سزاوار حمد وثناء ہے۔﴿۲۴﴾ (ف) درحقیقت ہم نے اپنے پیغامبروں کو واضح اور روشن احکام دے کر بھیجا اور اسکے ساتھ ایک الکتٰب اتاری (جو ان احکام کی تحریری تصدیق کرتی ہے کہ شک وشبہ کی گنجائش نہ رہے) اور المیزان اتاری (جو ہر حکم کے متعلق حدود خدا کی صحیح تعین کرتی ہے اور اس دنیا میں سزا و جزا کو تول کر رکھ دیتی ہے) تاکہ بنی نوع انسان قسط واعتدال پر رہے (اور میانہ روی سے ادھر ادھر نہ ہٹ سکے) اور ہم نے (اے انسانو! اسی شدومد سے کہ تم پر قانون الٰہی کی روشن اور بین کتاب اتاری تم کو اس دنیا میں طاقتور اور غالب بنانے کے لئے) لوہا اتارا جس (کو اگر تم نے صحیح طور پر استعمال کیا تو اس) میں (دوسری کمزور قوموں کیلئے) سخت خطرہ ہے اور لوگوں کو (اس کی مناسب تجارت سے) فائدہ بھی ہیں اور یہ لوہا اس لئے بھی نازل کیا کہ خدا کو معلوم ہو جائے کہ کون (اس دنیا میں راہ خدا یعنی سبیل اللہ قائم کرنے کی غرض سے) خدا کی اور اس کے بھیجے ہوئے رسولوں کی (بہ زور شمشیر) مدد (لوہے کے خطرناک ہتھیار پیدا کر کے) اپنے درخشاں مستقبل کے لئے (بالغیب) کرتا ہے (کیونکہ یاد رکھو کہ) خدا فی الحقیقت انتہائی قوت والا اور انتہائی غلبے والا خدا ہے (اور بنی نوع انسان کے لئے بھی قوت اور غلبہ چاہتا ہے) ﴿۲۵﴾[1] (تک۔:۲:۱۴۵-۱۴۶) اور بے شک ہم نے نوح علیہ السلام اور ابراہیم علیہ السلام کو ایلچی بنا کر بھیجا (انہوں نے اپنی قوموں میں علم وعمل کے وہ عظیم الشان کارنامے سرانجام دیئے کہ تمام کی تمام قوم علم وعمل کا مجسمہ بن گئی اور مادی ترقیاں طول وعرض میں نمایاں ہو گئیں اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہم نے دونوں انبیاء کی اولاد کو بھی نبوۃ اور الکتب عطا کیں۔ پھر (رفتہ رفتہ مرور مدت سے یہ حالت ہو گئی کہ) ان میں سے کچھ ہدایت پر رہے اور ان میں سے اکثر بدعمل ہو چکے تھے۔﴿۲۶﴾ (حد:۸۳)

[1] قرآن عظیم کی یہ وہ عظیم الشان آیت ہے کہ اس کی تعلیم بنی نوع انسان کو ہمیشہ سے لوہے کی اہمیت کی طرف توجہ دلاتی رہی ہے اور آئندہ ←

Marfat.com

ثُمَّ قَفَّيْنَا عَلٰۤى اٰثَارِهِمْ بِرُسُلِنَا وَ قَفَّيْنَا بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَ اٰتَيْنٰهُ
الْاِنْجِيْلَ ۙ۬ وَجَعَلْنَا فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ رَاْفَةً وَّرَحْمَةً ؕ وَرَهْبَانِيَّةَ ۨ
ابْتَدَعُوْهَا مَا كَتَبْنٰهَا عَلَيْهِمْ اِلَّا ابْتِغَآءَ رِضْوَانِ اللّٰهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ
رِعَايَتِهَا ۚ فَاٰتَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْهُمْ اَجْرَهُمْ ۚ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۲۷﴾
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ اٰمِنُوْا بِرَسُوْلِهٖ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ
رَّحْمَتِهٖ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِهٖ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ
رَّحِيْمٌ ﴿۲۸﴾ لِّئَلَّا يَعْلَمَ اَهْلُ الْكِتٰبِ اَلَّا يَقْدِرُوْنَ عَلٰى شَيْءٍ مِّنْ فَضْلِ
اللّٰهِ وَاَنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ
الْعَظِيْمِ ﴿۲۹﴾ ع

پھر ان کے پیچھے انہی کے قدموں پر (اور) پیغمبر بھیجے اور ان کے پیچھے (ف) ہم نے عیسی بن مریم علیہ السلام کو انجیل دی اور اس کے پیروؤں میں رافت و رحمت کے جذبات پیدا کیے لیکن انہوں نے (سعی و عمل چھوڑ دیا اور سعی و عمل سے بھاگنے کیلئے) گوشہ نشینی اور رہبانیت کی بدعت اختیار کی تا کہ رضائے خدا حاصل کر سکیں۔ ہم نے اس کا حکم نہ دیا تھا اور وہ اس میں حد سے بڑھ گئے تو ہم نے ان (عیسائیوں) میں سے جو لوگ صحیح طور پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیرت انگیز تعلیم پر عامل تھے پوری جزا دی اور اکثر ان میں سے بدکار رہتے۔ ﴿۲۷﴾ (تک ۱۴۶ـ۱۴۷) تو اے مسلمانو! (تم بھی صحیح معنوں میں اپنے رسول کی تعلیم پر عمل کرو، سعی و عمل سے بھاگ کر گوشہ نشینی اور رہبانیت اختیار نہ کرو، آپس میں اسی طرح رحمت و رافت سے رہو جس طرح کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پیرو تھے اس طرح کا) ڈر اگر خدا کا پیدا کرو گے اور اس طرح کا ایمان رسول پر رکھو گے تو خدا تمہارے دلوں میں نور پیدا کر دے گا۔ (جس سے تم کو (اس دنیا میں) چلنے کی راہ مل جائے گی۔ (تک ۔۲: ۱۴۷) اور خدا بخشنے والا مہربان ہے۔ ﴿۲۸﴾ (ف) اور ایسا نہ ہو کہ تمہاری بے عملی اور کاہلی اور گوشہ نشینی کے باعث اہل کتاب ہی تمہارے متعلق یہ یقین نہ کر لیں کہ یہ مسلمان تو اب اس دنیا میں کسی طاقت اور عزت کے حاصل کرنے کے قابل ہی نہیں رہے (اب گوشہ نشینی اور تسبیحوں پر خدا کی یاد کرنے سے ان کو کیا حاصل ہو سکے گا) یاد رکھو کہ دنیاوی بزرگی اور فضیلت تو صرف خدا کے ہاتھ میں ہے وہ جس کو مناسب سمجھتا ہے (قانون خدا کی سوجھ بوجھ عطا کر کے) فضیلت عطا کر دیتا ہے اور خدا تو درحقیقت بڑا فضل عطا کرنے والا ہے۔ ﴿۲۹﴾ (تک ۔۲: ۱۴۷)

← صدیوں تک اور مصروف کار رکھے گی حتی کہ انسان پر ثابت ہو کر رہے گا کہ اس زمین پر لوہے کی الٰہی نعمت سے جس قوم نے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھایا وہی قوم سب سے زیادہ باعزت اور باقوت رہے گی بلکہ بالآخر معلوم ہو کر رہے گا کہ اس لوہے کی برکت سے اس قوم کو جو خدا اور اس کے فرستادہ پیغمبروں کے بنی نوع انسان کو ایک کرنے والے "دین" کو سمجھتی ہے راہ خدا یعنی سبیل اللہ قائم کرنے کا فخر حاصل ہوگا!! فتدبر (تک ۔۲: ۱۴۶)

Marfat.com

رکوعاتها ۳ ۔ ۵۸ سورۃ المجادلۃ مدنیۃ ۱۰۶ ۔ ایاتها ۲۲

ترجمہ مولانا جالندھری : ۱ آیات ۔ ترجمہ المشرقی : ۲۱ آیات

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِیْ تُجَادِلُكَ فِیْ زَوْجِهَا وَتَشْتَكِیْۤ اِلَى اللّٰهِ ۖۗ وَاللّٰهُ
یَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌۢ بَصِیْرٌ ۱ اَلَّذِیْنَ یُظٰهِرُوْنَ مِنْكُمْ مِّنْ
نِّسَآىِٕهِمْ مَّا هُنَّ اُمَّهٰتِهِمْ ؕ اِنْ اُمَّهٰتُهُمْ اِلَّا الّٰٓـِٔیْ وَلَدْنَهُمْ ؕ وَاِنَّهُمْ لَیَقُوْلُوْنَ
مُنْكَرًا مِّنَ الْقَوْلِ وَزُوْرًا ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ۲ وَالَّذِیْنَ یُظٰهِرُوْنَ مِنْ
نِّسَآىِٕهِمْ ثُمَّ یَعُوْدُوْنَ لِمَا قَالُوْا فَتَحْرِیْرُ رَقَبَةٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّتَمَآسَّا ؕ ذٰلِكُمْ
تُوْعَظُوْنَ بِهٖ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ ۳ فَمَنْ لَّمْ یَجِدْ فَصِیَامُ شَهْرَیْنِ
مُتَتَابِعَیْنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّتَمَآسَّا ؕ فَمَنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَاِطْعَامُ سِتِّیْنَ مِسْكِیْنًا ؕ
ذٰلِكَ لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ؕ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ؕ وَلِلْكٰفِرِیْنَ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۴

اے محمد ﷺ! خدا نے اس عورت (خولہ بنت ثعلب) کی بات سن لی ہے جو تم سے اپنے خاوند (آوس بن جامت) کے بارے میں جھگڑا کرتی تھی اور شکایت خدا سے کر رہی تھی کہ اس کے خاوند نے غصے میں آ کر اس کو طلاق دے دی ہے۔ (تک۔۲:۱۳۱) خدا نے اس کی التجا سن لی اور خدا تم دونوں کی گفتگو سن رہا تھا کچھ شک نہیں کہ خدا سنتا دیکھتا ہے۔ ۱ (ف) تو تم میں سے جو لوگ غصے میں اپنی بیویوں کو ماں کہہ کر علیحدہ ہو جاتے ہیں تو وہ مائیں نہیں ہو جاتیں۔ ان کی مائیں تو وہ ہیں جنہوں نے ان کو جنا یہ بہت بری اور جھوٹی بات ہے۔ (تک۔۲:۲۳۱) اور خدا بڑا معاف کرنے والا (اور بخشنے والا ہے)۔ ۲ (ف) تو جو لوگ اس طرح اپنی بیویوں سے ''ظہار'' کر کے پھر ان کی طرف رجوع کرتے ہیں وہ ان کو چھونے سے قبل ایک غلام آزاد کریں (تک۔۲:۲۳۱) (مومنو) اس (حکم) سے تم کو نصیحت کی جاتی ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو خدا اس سے خبردار ہے۔ ۳ (ف) جو ایسا نہ کر سکے وہ دو مہینے کے متواتر روزے رکھے اور جو اس کی بھی طاقت نہیں رکھتا وہ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ (تک۔۱:۲۳۱) یہ (حکم) اس لئے (ہے) کہ تم خدا اور اس کے رسول ﷺ کے فرمانبردار ہو جاؤ۔ (ف) یہ خدا کی حدیں ہیں جو تم پر مقرر ہیں۔ (تک۔۲:۲۳۱) اور نہ ماننے والوں کے لئے درد دینے والا عذاب ہے۔ ۴ (ف)

اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ كُبِتُوْا كَمَا كُبِتَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَقَدْ
اَنْزَلْنَآ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ ؕ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۚ﴿۵﴾ يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا
فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ؕ اَحْصٰىهُ اللّٰهُ وَنَسُوْهُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴿۶﴾ ع
اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ مَا يَكُوْنُ مِنْ نَّجْوٰى ثَلٰثَةٍ
اِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةٍ اِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ وَلَآ اَدْنٰى مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْثَرَ
اِلَّا هُوَ مَعَهُمْ اَيْنَ مَا كَانُوْا ۚ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ
شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۷﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ نُهُوْا عَنِ النَّجْوٰى ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا نُهُوْا
عَنْهُ وَيَتَنٰجَوْنَ بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ ۫ وَاِذَا جَآءُوْكَ حَيَّوْكَ
بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللّٰهُ ۙ وَيَقُوْلُوْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ لَوْلَا يُعَذِّبُنَا اللّٰهُ بِمَا نَقُوْلُ ؕ حَسْبُهُمْ
جَهَنَّمُ ۚ يَصْلَوْنَهَا ۚ فَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۸﴾

(نیز سنو کہ) جو لوگ خدا اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں ان کو پہلی قوموں کی طرح ذلیل کیا جائے گا (تک۔۲:۲۳۱) اور ہم نے صاف اور صریح آیتیں نازل کر دی ہیں۔ (ف) اور کافروں کے لئے رسوا کن عذاب ہے۔﴿۵﴾ (تک۔۲:۲۳۱) جس دن خدا ان سب کو جلا اٹھائے گا تو جو کام وہ کرتے رہے ان کو جتائے گا۔ خدا کو وہ سب (کام) یاد ہیں اور یہ ان کو بھول گئے ہیں اور خدا ہر چیز سے واقف ہے۔﴿۶﴾ (ف) اے انسان! کیا تو نے اس حقیقت پر کبھی غور نہیں کیا کہ اللہ تو جو کچھ بھی آسمانوں اور زمین میں ہو رہا ہے اس کا علم رکھتا ہے۔ جب تین شخص آپس میں صلاح مشورہ کرتے ہیں تو بہر حال چوتھا وہ ہوتا ہے اور پانچ ہوں تو چھٹا وہ ہوتا ہے اور اس سے کم ہوں یا زیادہ اور کہیں بھی ہوں وہ ان کے ساتھ ضرور ہوتا ہے پھر جو جو کام یہ آج کر رہے ہیں ان کو روز قیامت کو موبمو بتلا دے گا۔ لوگو! در حقیقت خدا ہر چیز سے واقف ہے۔﴿۷﴾ (تذ۔۱:۱۴۸) اے محمد ﷺ! کیا تو نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جن کو سرگوشی کرنے سے روکا گیا تھا مگر وہ باز نہ آئے اور (دشمنوں سے) گناہ اور سرکشی اور رسول کی نافرمانی کی سرگوشیاں کرتے ہیں اور پھر (اس بدکاری کے بعد) وہ آ کر اس انداز سے تمہیں سلام کرتے ہیں کہ گویا انہوں نے سلام نہیں کیا، پھر دلوں میں کہتے ہیں کہ خدا ہمیں ان بدکرداریوں کے عوض میں عذاب کیوں نہیں دیتا۔ ان کو جہنم کافی ہے جس میں ان کو جھونک دیا جائے گا۔ (تک۔۲:۲۳۲-۲۳۲) اور وہ بری جگہ ہے۔﴿۸﴾ (ف)

Marfat.com

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا تَنَاجَيْتُمْ فَلَا تَتَنَاجَوْا بِالْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ وَ مَعْصِيَتِ
الرَّسُوْلِ وَ تَنَاجَوْا بِالْبِرِّ وَ التَّقْوٰى ؕ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْۤ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۹﴾
اِنَّمَا النَّجْوٰى مِنَ الشَّيْطٰنِ لِيَحْزُنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ لَيْسَ بِضَآرِّهِمْ شَيْـًٔا اِلَّا
بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَ عَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۰﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا قِيْلَ لَكُمْ
تَفَسَّحُوْا فِي الْمَجٰلِسِ فَافْسَحُوْا يَفْسَحِ اللّٰهُ لَكُمْ ۚ وَ اِذَا قِيْلَ انْشُزُوْا فَانْشُزُوْا
يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ۙ وَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا
تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۱۱﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا
بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقَةً ؕ ذٰلِكَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَ اَطْهَرُ ؕ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا
فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۲﴾

اے ایمان والو! اگر تم آپس میں سرگوشیاں کرو تو گناہ اور سرکشی اور رسول کی نافرمانی کی سرگوشیاں نہ کیا کرو بلکہ نیکی اور خدا سے خوفزدہ ہونے کی سرگوشیاں کرو۔ (تک۔۲:۲۳۲) اور خدا سے جس کے سامنے جمع کئے جاؤ گے ڈرتے رہنا۔﴿۹﴾ (ف) آپس میں بیٹھ کر کانا پھوسی کرنا تو شیطان کا کام ہے تا کہ ایمان والوں کو غمزدہ کرے اور وہ بھی حکم خدا کے سوا غمزدہ نہیں ہو سکتے (تک۔۲:۲۳۲) تو مومنوں کو چاہئے کہ خدا ہی پر بھروسہ رکھیں۔﴿۱۰﴾ (ف) اے ایمان والو! جب تم سے کہا جائے کہ (رسول خدا کی) مجلسوں میں کھل کر بیٹھا کرو (تا کہ بہت پاس پاس بیٹھنے سے گڑبڑ پیدا نہ ہو) تو کھل کر بیٹھا کرو اور جب کہا جائے اٹھ جاؤ، اٹھ جایا کرو۔ (اس طرح کا نظام پیدا کرنے سے) خدا تم کو (غیر کی نظروں میں) بلند کردے گا اور (تم میں سے) علم والوں کو تو اور بھی بلند درجے ملیں گے۔ (تک۔۲:۲۳۲) اور خدا تمہارے سب کاموں سے واقف ہے۔﴿۱۱﴾ (ف) اے ایمان والو! جب تم رسول سے کوئی راز کی بات کہنے کیلئے آؤ تو اس تخلیے سے پہلے کوئی شے بطور تحفہ (صدقہ) رسول کے سامنے پیش کرو (تا کہ تمہاری ضرورت کی تصدیق ہو جائے) یہ وطیرہ اچھا اور زیادہ مناسب ہے۔ ویسے اگر ایسا نہ ہو سکے تو مضائقہ نہیں۔﴿۱۲﴾ (تک۔۲:۲۳۲)

Marfat.com

ءَأَشْفَقْتُمْ أَن تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَاكُمْ صَدَقَاتٍ ۚ فَإِذْ لَمْ تَفْعَلُوا وَتَابَ اللَّهُ
عَلَيْكُمْ فَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ ۚ وَاللَّهُ خَبِيرٌ
بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿١٣﴾ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ تَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِم مَّا هُم ع ٢
مِّنكُمْ وَلَا مِنْهُمْ وَيَحْلِفُونَ عَلَى الْكَذِبِ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ﴿١٤﴾ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ عَذَابًا
شَدِيدًا ۖ إِنَّهُمْ سَاءَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١٥﴾ اتَّخَذُوا أَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوا
عَن سَبِيلِ اللَّهِ فَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ ﴿١٦﴾ لَّن تُغْنِيَ عَنْهُمْ أَمْوَالُهُمْ وَلَا
أَوْلَادُهُم مِّنَ اللَّهِ شَيْئًا ۚ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿١٧﴾
يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللَّهُ جَمِيعًا فَيَحْلِفُونَ لَهُ كَمَا يَحْلِفُونَ لَكُمْ ۖ وَيَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ
عَلَىٰ شَيْءٍ ۚ أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ الْكَاذِبُونَ ﴿١٨﴾ اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ فَأَنسَاهُمْ ذِكْرَ اللَّهِ ۚ
أُولَٰئِكَ حِزْبُ الشَّيْطَانِ ۚ أَلَا إِنَّ حِزْبَ الشَّيْطَانِ هُمُ الْخَاسِرُونَ ﴿١٩﴾

کیا تم رسول کے اس حکم سے ڈر گئے تھے؟ تو خیر اگر تمہارے لئے یہ مشکل ہے، تو خدا نے بھی معاف کر دیا پس نماز اور زکوۃ پر قائم رہو اور خدا اور رسول کی اطاعت کرو یہی کافی ہے۔ (تک۔۲:۲۳۲) اور جو کچھ تم کرتے ہو خدا اس سے خبردار ہے۔ ﴿۱۳﴾ (ف) اے محمد ﷺ! کیا تو نے ان لوگوں کی طرف نظر نہیں کی جنہوں نے ان لوگوں سے جن پر خدا کا غضب نازل ہوا یعنی یہود و نصاریٰ سے یارانہ گانٹھا ہے حالانکہ نہ ایمان والے ان میں سے ہیں اور نہ وہ ایمان والوں میں سے ہیں اور وہ جھوٹی قسمیں کھاتے ہیں (کہ ہماری کوئی دوستی انسے نہیں)۔ ﴿۱۴﴾ (تک۔۲:۲۳۲۔۲۳۳) ایسے لوگوں کیلئے ہم نے سخت ترین عذاب تیار کر رکھا ہے اور وہ بہت برا کام کر رہے ہیں۔ ﴿۱۵﴾ (تک۔۲:۲۳۳) انہوں نے اپنی قسموں کو (ملامت سے بچنے کی خاطر) ڈھال بنا لیا ہے وہ خدا کی راہ قائم کرنے میں رکاوٹ ہیں اور ان کو دردناک عذاب ہوگا۔ ﴿۱۶﴾ (تک۔۲:۲۳۳) انکے مال اور اولاد ان کے کسی کام نہ آئیں گے۔ ایسے لوگ جہنمی ہیں (تک۔۲:۲۳۳) اس میں ہمیشہ جلتے رہیں گے۔ ﴿۱۷﴾ (ف) اور خدا عذاب کے دن جب ان کو اکٹھا کرے گا تو وہ پھر اسی طرح قسمیں کھائیں گے جس طرح تمہارے سامنے کھاتے ہیں اور سمجھیں گے کہ کچھ فائدہ میں ہیں۔ مگر وہ جھوٹے ہیں۔ ﴿۱۸﴾ (تک۔۲:۲۳۳) ان پر شیطان نے گھیرا ڈال لیا ہے اور ان کو خدا نے بھلا دیا ہے وہ شیطانی گروہ ہے اور خبردار ہو کہ شیطانی گروہ ہی (بالآخر) گھاٹے میں ہے۔ ﴿۱۹﴾ (تک۔۲:۲۳۳)

اِنَّ الَّذِیْنَ یُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗۤ اُولٰٓىٕكَ فِی الْاَذَلِّیْنَ ﴿۲۰﴾ كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ
اَنَا وَرُسُلِیْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ قَوِیٌّ عَزِیْزٌ ﴿۲۱﴾ لَا تَجِدُ قَوْمًا یُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ
یُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْۤا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ
اَوْ عَشِیْرَتَهُمْ ؕ اُولٰٓىٕكَ كَتَبَ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْاِیْمَانَ وَاَیَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ ؕ وَیُدْخِلُهُمْ
جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؕ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ اُولٰٓىٕكَ
حِزْبُ اللّٰهِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۲۲﴾ ع ۳

اٰیَاتُهَا ۲۴ — ۵۹ سُوْرَةُ الْحَشْرِ مَدَنِیَّةٌ ۱۰۲ — رُكُوْعَاتُهَا ۳

ترجمہ المشرقیؒ: ۲۱ آیات — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ — ترجمہ مولانا جالندھریؒ: ۳ آیات

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ﴿۱﴾

ذلیل ترین وہ لوگ ہیں جو خدا اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں۔ ﴿۲۰﴾ (تک۔۲:۲۳۳) حالانکہ خدا نے فیصلہ کر دیا ہے کہ میں اور میرے رسول ہی غالب ہو کر رہینگے۔ (تک۔۲:۲۳۳) بیشک خدا زور آور (اور) زبردست ہے۔ ﴿۲۱﴾ (ف) اے محمد ﷺ! تم ان لوگوں کو جو خدا پر ایمان لاتے ہیں اور روز آخرت کے واقع ہونے کا یقین رکھتے ہیں ہرگز نہ دیکھو گے کہ وہ خدا اور اس کے رسول کے مخالفین کے ساتھ کسی قسم کی دوستی یا مصالحانہ برتاؤ رکھیں گے وہ ان کے باپ یا انکے بیٹے یا ان کے بھائی یا ان کی بیویاں ہی کیوں نہ ہوں۔ یہی وہ صالح العمل لوگ ہیں جن کے دلوں کے اندر خدا نے ایمان گہرا نقش کر دیا ہے اور تائید الٰہی سے ان کی مدد کی ہے۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کو خدا ایسی خوشگوار سرسبز زمینوں میں لے جا کر داخل کرے گا جن کے تلے دریا پڑے بہ رہے ہوں گے اور وہ ایک مدت مدید تک ان میں رہیں گے۔ خدا ان کے اعمال کو دیکھ کر ان سے خوش بخوش ہو چکا ہے اور وہ خدا کی رحمتوں سے نہال ہو گئے ہیں۔ یہی خدائی فوج ہے اور بگوش ہوش سن رکھو کہ اس دنیا کے اندر اور آخرت میں کامیاب گروہ یہی خدائی گروہ ہے۔ ﴿۲۲﴾ (تذ۔۲:۲۳۹)

....

جو کچھ آسمانوں اور جو کچھ زمین میں ہے خدا کی تسبیح کر رہا ہے اور وہ بڑا صاحب عزت اور صاحب حکمت ہے۔ ﴿۱﴾ (حد:۴۶)

Marfat.com

هُوَ الَّذِيْٓ اَخْرَجَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ دِيَارِهِمْ لِاَوَّلِ الْحَشْرِ ؕ
مَا ظَنَنْتُمْ اَنْ يَّخْرُجُوْا وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ مَّانِعَتُهُمْ حُصُوْنُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَاَتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ
حَيْثُ لَمْ يَحْتَسِبُوْا وَقَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ يُخْرِبُوْنَ بُيُوْتَهُمْ بِاَيْدِيْهِمْ
وَاَيْدِي الْمُؤْمِنِيْنَ ۗ فَاعْتَبِرُوْا يٰٓاُولِي الْاَبْصَارِ ۲ وَلَوْلَآ اَنْ كَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ الْجَلَاۗءَ
لَعَذَّبَهُمْ فِي الدُّنْيَا ؕ وَلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابُ النَّارِ ۳ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَاۗقُّوا اللّٰهَ
وَرَسُوْلَهٗ ۚ وَمَنْ يُّشَاۗقِّ اللّٰهَ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۴ مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ
لِّيْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَاۗىِٕمَةً عَلٰٓي اُصُوْلِهَا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِيُخْزِيَ الْفٰسِقِيْنَ ۵
وَمَآ اَفَاۗءَ اللّٰهُ عَلٰي رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ فَمَآ اَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ
وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ يُسَلِّطُ رُسُلَهٗ عَلٰي مَنْ يَّشَاۗءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۶

وقف النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خدا وہ مقتدر ذات ہے جس نے منکر اہل کتاب (یعنی بنونضیر یہود) کو (پہلی دفعہ) ان کے گھروں سے (شکست کھانے والوں کا) پہلا جتھہ (دکھانے) کیلئے ان کے گھروں سے نکالا۔ تم خیال نہ کر سکتے تھے کہ وہ نکل جائیں گے اور ان کا گمان تھا کہ ان کے قلعے ان کو خدا کی گرفت سے بچالیں گے۔ تو خدا نے ان کو ادھر سے دھر پکڑا جدھر سے ان کو گمان تک نہ تھا اور ان کے دلوں میں مسلمانوں کی دہشت ڈال دی (اب یہ حالت ہے کہ) وہ اپنے ہاتھوں سے اپنے گھروں (کی چھتوں میں سے کڑیاں نکال نکال کران) کو (خود) ویران کر رہے ہیں بلکہ مسلمانوں کے ہاتھوں برباد کرا رہے ہیں تو اے بصیرت والو! اس واقعہ سے عبرت پکڑو۔ (۲) (تک۔۲: ۱۸۰) اور اگر خدا نے ان کے متعلق جلاوطنی کا فیصلہ نہ کر دیا ہوتا تو وہ ان کو اس دنیا میں عذاب دیتا اور آخر کار ان کو جہنم کا عذاب ہے۔ (۳) (تک۔۲: ۱۸۰) یہ اس لئے کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کی تھی او جو خدا کی مخالفت کرتا ہے اور اس کو خدا سخت ترین عذاب دینے والا ہے۔ (۴) (تک۔۲: ۱۸۰) تم نے (ان کے لگائے ہوئے) جو درخت کاٹے یا قائم رہنے دیئے تو وہ خدا کے حکم سے تھے تا کہ خدا نافرمانوں کو ذلیل کرے۔ (۵) (تک۔۲: ۱۸۰) اور (جلاوطنی کے بعد) جو مال غنیمت (ان کے گھروں سے تم کو) مفت ملا اس کو حاصل کرنے کیلئے تم نے نہ گھوڑے دوڑائے نہ اونٹ لیکن خدا (اسی طرح) اپنے رسولوں کو جن پر مناسب سمجھے مسلط کر دیتا ہے۔ (تک۔۲: ۱۸۰) اور خدا ہر چیز پر قادر ہے۔ (۶) (ف)

Marfat.com

مَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِى الْقُرْبٰى
وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ كَىْ لَا يَكُوْنَ دُوْلَةًۢ بَيْنَ الْاَغْنِيَآءِ
مِنْكُمْ ۚ وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۚ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ وَاتَّقُوا
اللّٰهَ ۚ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝۷ لِلْفُقَرَآءِ الْمُهٰجِرِيْنَ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ
دِيَارِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا وَّيَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ
وَرَسُوْلَهٗ ۚ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ۝۸ وَالَّذِيْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَالْاِيْمَانَ مِنْ
قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُوْنَ فِىْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّآ
اُوْتُوْا وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ۚ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ
نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝۹

وقف لازم

(اس بنا پر) جو مال غنیمت ان دیہات والوں سے مفت ملا ہے وہ اللہ اور رسول اور قریبی عزیزوں، یتیموں، مسکینوں اور مسافروں کا ہے تاکہ وہ مال تمہارے دولت مند لوگوں کے درمیان چکر نہ لگائے اس لئے جو کچھ رسول تمہیں دیتا ہے لے لو اور جو نہیں دیتا اس پر رک جاؤ اور اللہ سے ڈر کر جھگڑا (پیدا) نہ کرو۔ (تک۔۲: ۱۸۰) اور بیشک خدا سخت عذاب دینے والا ہے۔ ۝۷ (ف) یہ (مال) ان مہاجر مفلس لوگوں کا ہے جو (مکہ میں لٹ لٹا کر) اپنے گھروں سے نکال دیئے گئے تھے اور خدا کی طرف سے (اب) فراخی کے امیدوار ہیں اور اللہ کی رضا حاصل کرنے کے درپے ہیں۔ اور (سبیل اللہ قائم کرنے کی خاطر) خدا اور اس کے رسول کی مدد کر رہے ہیں اور یہی لوگ درحقیقت اپنے ایمان کی عمل سے تصدیق کرنے والے لوگ ہیں۔ ۝۸ (تک۔۲: ۱۸۰) (یہ مال) ان کے لئے (بھی) ہے جو (مدینہ میں) اپنے گھروں میں ٹکے رہے اور ایمان پر مہاجرین سے پہلے قائم رہے لیکن جب ہجرت ہوئی تو (یہ لوگ) ان سے محبت کرتے ہیں جنہوں نے مدینہ میں ان کی طرف ہجرت کی اور اپنے سینوں میں کوئی خواہش نہیں پاتے۔ اس مال غنیمت کے متعلق جو ان کو دیا گیا خواہ وہ فاقہ سے ہی ہوں اور جو شخص اپنے نفس کی لالچ سے بچ گیا وہی کامیاب ہے۔ ۝۹ (تک۔ ۲: ۱۸۰، ۱۸۱)

وَالَّذِيْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا
الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ
اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۰﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ نَافَقُوْا يَقُوْلُوْنَ لِاِخْوَانِهِمُ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَئِنْ اُخْرِجْتُمْ لَنَخْرُجَنَّ مَعَكُمْ وَلَا
نُطِيْعُ فِيْكُمْ اَحَدًا اَبَدًا ۙ وَّاِنْ قُوْتِلْتُمْ لَنَنْصُرَنَّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ
لَكٰذِبُوْنَ ﴿۱۱﴾ لَئِنْ اُخْرِجُوْا لَا يَخْرُجُوْنَ مَعَهُمْ ۚ وَلَئِنْ قُوْتِلُوْا لَا يَنْصُرُوْنَهُمْ ۚ
وَلَئِنْ نَّصَرُوْهُمْ لَيُوَلُّنَّ الْاَدْبَارَ ۫ ثُمَّ لَا يُنْصَرُوْنَ ﴿۱۲﴾ لَاَنْتُمْ اَشَدُّ رَهْبَةً فِيْ
صُدُوْرِهِمْ مِّنَ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ﴿۱۳﴾ لَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ
جَمِيْعًا اِلَّا فِيْ قُرًى مُّحَصَّنَةٍ اَوْ مِنْ وَّرَآءِ جُدُرٍ ؕ بَاْسُهُمْ بَيْنَهُمْ شَدِيْدٌ ؕ تَحْسَبُهُمْ
جَمِيْعًا وَّقُلُوْبُهُمْ شَتّٰى ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ ﴿۱۴﴾

یہ مال غنیمت ان کیلئے بھی ہے جو ان لوگوں کے بعد آئے اور دعا مانگتے ہیں کہ اے رب ہم سے اور ہمارے ان بھائیوں سے بھی درگزر کر جو ہم سے پہلے ایمان لائے اور ہمارے دلوں میں ان کے لئے کوئی رنجش نہ رکھ۔ (تک۔۲:۱۸۱) اے ہمارے پروردگار تو بڑا شفقت کرنے والا مہربان ہے۔ (۱۰) (ف) اے محمد ﷺ! کیا تو نے ان منافقوں کو نہیں دیکھا کہ وہ اہل کتاب کافروں سے جن کو انہوں نے اپنا بھائی بنا رکھا ہے کہتے ہیں کہ اگر تم جلاوطن کئے جاؤ گے تو ہم بھی تمہارے ساتھ جلاوطن ہو جائیں گے اور ہم تمہارے بارے میں کسی کا علم ہرگز نہ جانیں گے اور اگر تم سے مسلمانوں نے جنگ کی تو ہم ضرور تمہاری مدد کریں گے حالانکہ خدا گواہ ہے کہ یہ منافق نرے جھوٹے ہیں۔ (۱۱) (تک۔۲:۱۸۱) اگر اہل کتاب جلاوطن کر دیئے گئے تو یہ ہرگز ان کیساتھ نہ جائیں گے اور اگر ان سے جنگ کی گئی تو ہرگز ان کی مدد نہ کرینگے (کیونکہ وہ سخت بزدل ہیں) اور اگر وہ مدد بھی کرینگے تو پیٹھ پھیر کر بری طرح شکست کھائینگے اور بے یارو مددگار رہ جائینگے۔ (۱۲) (تک۔۲:۱۸۱) حقیقت تو یہ ہے کہ مسلمانو! ان کے دلوں میں تو خدا سے زیادہ تمہاری دہشت ہے اور وہ اس لئے کہ یہ ایک بے وقوف قوم ہے۔ (۱۳) (تک۔۲:۱۸۱) وہ سب کے سب قلعہ بند بستیوں یا دیواروں کی اوٹ کے سوا تم سے جنگ نہیں کر سکتے۔ ان کا آپس میں ایک دوسرے سے خوف سخت ہے۔ اوپر سے تو ان کو اکٹھے سمجھ رہا ہے لیکن ان کے دل پھٹے ہوئے ہیں۔ یہ اس لئے کہ یہ لوگ (خدا کا قانون) سمجھ ہی نہیں سکتے۔ (۱۴) (تک۔۲:۱۸۱)

Marfat.com

كَمَثَلِ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ قَرِيبًا ذَاقُوا وَبَالَ أَمْرِهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿١٥﴾
كَمَثَلِ الشَّيْطَانِ إِذْ قَالَ لِلْإِنسَانِ اكْفُرْ فَلَمَّا كَفَرَ قَالَ إِنِّي بَرِيءٌ مِّنكَ
إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ رَبَّ الْعَالَمِينَ ﴿١٦﴾ فَكَانَ عَاقِبَتَهُمَا أَنَّهُمَا فِي النَّارِ خَالِدَيْنِ
فِيهَا وَذَٰلِكَ جَزَاءُ الظَّالِمِينَ ﴿١٧﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَلْتَنظُرْ ع ٥
نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿١٨﴾ وَلَا
تَكُونُوا كَالَّذِينَ نَسُوا اللَّهَ فَأَنسَاهُمْ أَنفُسَهُمْ أُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ﴿١٩﴾
لَا يَسْتَوِي أَصْحَابُ النَّارِ وَأَصْحَابُ الْجَنَّةِ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَائِزُونَ ﴿٢٠﴾
لَوْ أَنزَلْنَا هَٰذَا الْقُرْآنَ عَلَىٰ جَبَلٍ لَّرَأَيْتَهُ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ
اللَّهِ وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ ﴿٢١﴾

یہ اسی طرح کے لوگ ہیں جو ان سے پہلے ہو گزرے جنہوں نے اپنے لئے وہ وبال اپنے سر لیا اور ان کو دردناک عذاب ملے گا۔ ⑮ (تک۔۲:۱۸۱) (منافقوں کی) مثال شیطان کی سی ہے کہ انسان سے کہتا رہا کہ کافر ہو جا۔ جب وہ کافر ہو گیا تو کہنے لگا کہ مجھے تجھ سے کچھ سروکار نہیں مجھ کو تو خدائے رب العالمین سے ڈر لگتا ہے۔ ⑯ (ف) تو دونوں کا انجام یہ ہوا کہ دونوں دوزخ میں (داخل ہوئے) ہمیشہ اس میں رہیں گے اور بے انصافوں کی یہی سزا ہے۔ ⑰ (ف) اے ایمان والو! قانون خدا سے ڈرتے رہا کرو اور تمہیں چاہئے کہ ہر شخص اس بات پر نظر کرتا رہے کہ اس نے آنے والے کل کے لئے کیا تیاری کی ہے اور آئندہ مصائب کیلئے کیا حفظ نفس اور پیش بندی کی ہے اور قانون خدا سے مکرر ڈرتے رہو۔ اللہ جو کچھ سعی و عمل کر رہے ہو اس سے بخوبی واقف ہے۔ ⑱ (تذ۔۱:۱۶۲) ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جنہوں نے خدا کو بھلا دیا تو خدا نے بھی ان کو بھلا دیا اور یہی لوگ بدکار اور بداعمال ہیں۔ ⑲ (تک۔۲:۱۸۱:۱۸۲) اہل دوزخ اور اہل بہشت برابر نہیں۔ اہل بہشت تو کامیابی حاصل کرنے والے ہیں ۔ ⑳ (ف) اور اے محمد ﷺ! (یہ قرآن جو ہم تم پر نازل کر رہے ہیں وہ عظیم الشان کتاب ہے کہ) اگر ہم اس کو کسی پہاڑ پر نازل کر دیتے تو تو اس پہاڑ کو دیکھتا کہ وہ گڑگڑا رہا ہے اور اللہ کے خوف سے پھٹ جانے کے قریب ہے اور یہ مثالیں ہم بنی نوع انسان کے سامنے اس لئے بیان کرتے ہیں کہ وہ (قرآن کے متعلق) سوچ میں پڑ جائیں۔ ㉑ (تک۔۲:۱۸۲)

Marfat.com

هُوَ اللّٰهُ الَّذِىۡ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ‌ ۚ عٰلِمُ الۡغَيۡبِ وَ الشَّهَادَةِ‌ ۚ هُوَ الرَّحۡمٰنُ
الرَّحِيۡمُ ۝۲۲ هُوَ اللّٰهُ الَّذِىۡ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ‌ ۚ اَلۡمَلِكُ الۡقُدُّوۡسُ السَّلٰمُ الۡمُؤۡمِنُ
الۡمُهَيۡمِنُ الۡعَزِيۡزُ الۡجَـبَّارُ الۡمُتَكَبِّرُ‌ ؕ سُبۡحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشۡرِكُوۡنَ ۝۲۳ هُوَ اللّٰهُ الۡخَـالِـقُ
الۡبَارِئُ الۡمُصَوِّرُ‌ لَـهُ الۡاَسۡمَآءُ الۡحُسۡنٰى‌ ؕ يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ‌ ۚ
وَهُوَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ ۝۲۴ ع

خداوہ عظیم الشان وجود ہے کہ اس کے بغیر (اس کائنات میں) کوئی حاکم نہیں وہ مستقبل (الغیب) اور حال (الشہادۃ) کا پورا علم رکھنے والا اور رحمان ورحیم ہے۔ ۲۲ (تک۔۲:۱۸۲) وہی خدا ہے جس کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں۔ بادشاہ (حقیقی) (ف) وہ پاک اور بلند ہے، تمام عیبوں سے بری، قوموں کو امن دینے والا، مخلوق کی حفاظت کرنے والا، سب پر غالب، سب سے زیادہ زبردست اور انتہائی کبریائی والا خدا ہے۔ (تک۔۲:۱۸۲) خدا ان لوگوں کے شریک مقرر کرنے سے پاک ہے۔ ۲۳ (ف) وہ مخلوق کو پیدا کرنے والا، نیست سے ہست کرنے والا، صورتوں کو بنانے والا خدا ہے جس کے اوصاف انتہائی طور پر پاکیزہ ہیں جو شے زمین اور آسمانوں میں ہے اسی کو سجدہ کررہی ہے اور وہ بڑا غالب اور صاحب حکمت خدا ہے۔ ۲۴ (تک۔۲:۱۸۲)

آیاتہا ۱۳ — ۶۰ سُوۡرَةُ الۡمُمۡتَحِنَةِ مَدَنِيَّةٌ ۱۱۰ — رکوعاتہا ۲

ترجمہ المشرقی: ۱۳ آیات

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَتَّخِذُوۡا عَدُوِّىۡ وَعَدُوَّكُمۡ اَوۡلِيَآءَ تُلۡقُوۡنَ اِلَيۡهِمۡ
بِالۡمَوَدَّةِ وَقَدۡ كَفَرُوۡا بِمَا جَآءَكُمۡ مِّنَ الۡحَـقِّ‌ ۚ يُخۡرِجُوۡنَ الرَّسُوۡلَ وَاِيَّاكُمۡ
اَنۡ تُؤۡمِنُوۡا بِاللّٰهِ رَبِّكُمۡ ؕ اِنۡ كُنۡتُمۡ خَرَجۡتُمۡ جِهَادًا فِىۡ سَبِيۡلِىۡ وَابۡتِغَآءَ مَرۡضَاتِىۡ
تُسِرُّوۡنَ اِلَيۡهِمۡ بِالۡمَوَدَّةِ ‌ۖ وَاَنَا اَعۡلَمُ بِمَاۤ اَخۡفَيۡتُمۡ وَمَاۤ اَعۡلَنۡتُمۡ‌ ؕ وَمَنۡ يَّفۡعَلۡهُ
مِنۡكُمۡ فَقَدۡ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيۡلِ ۝۱

اے ایماندار لوگو! میرے دشمن اور اپنے دشمنوں کو (جو کہ کفار ہیں) ہرگز ہرگز اپنا دوست نہ بناؤ۔ تم کفار مکہ پر (جیسا کہ حاطب ابن ابی بلتعہ نے ایک لونڈی کے ذریع ایک خط قریش کو لکھ کر ان کو اطلاع دی کہ رسول عنقریب مکہ پر حملہ کرنے والا ہے اور اس خط کو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور بعض صحابہ نے رستہ میں پکڑ لیا ہے) محبت (کی پینگیں) ڈالتے ہو حالانکہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں=

Marfat.com

اِنۡ یَّثۡقَفُوۡكُمۡ یَكُوۡنُوۡا لَكُمۡ اَعۡدَآءً وَّ یَبۡسُطُوۡۤا اِلَیۡكُمۡ اَیۡدِیَهُمۡ وَ اَلۡسِنَتَهُمۡ
بِالسُّوۡٓءِ وَ وَدُّوۡا لَوۡ تَكۡفُرُوۡنَ ؕ۲ لَنۡ تَنۡفَعَكُمۡ اَرۡحَامُكُمۡ وَ لَاۤ اَوۡلَادُكُمۡ ۚۛ یَوۡمَ الۡقِیٰمَةِ ۚۛ
یَفۡصِلُ بَیۡنَكُمۡ ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ بَصِیۡرٌ ۳ قَدۡ كَانَتۡ لَكُمۡ اُسۡوَةٌ حَسَنَةٌ
فِیۡۤ اِبۡرٰهِیۡمَ وَ الَّذِیۡنَ مَعَهٗ ۚ اِذۡ قَالُوۡا لِقَوۡمِهِمۡ اِنَّا بُرَءٰٓؤُا مِنۡكُمۡ
وَ مِمَّا تَعۡبُدُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ ۫ كَفَرۡنَا بِكُمۡ وَ بَدَا بَیۡنَنَا وَ بَیۡنَكُمُ
الۡعَدَاوَةُ وَ الۡبَغۡضَآءُ اَبَدًا حَتّٰی تُؤۡمِنُوۡا بِاللّٰهِ وَحۡدَهٗۤ اِلَّا قَوۡلَ اِبۡرٰهِیۡمَ
لِاَبِیۡهِ لَاَسۡتَغۡفِرَنَّ لَكَ وَ مَاۤ اَمۡلِكُ لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنۡ شَیۡءٍ ؕ رَبَّنَا عَلَیۡكَ
تَوَكَّلۡنَا وَ اِلَیۡكَ اَنَبۡنَا وَ اِلَیۡكَ الۡمَصِیۡرُ ۴

= نے اس برحق پیغام سے جو تمہارے پاس آیا ہے انکار کر دیا ہے وہ اس کے درپے ہیں کہ رسول کو اور خود تمہیں (مدینہ سے) نکال باہر کریں اس لئے کہ تم اپنے پروردگار خدا پر ایمان لے آئے ہو۔ (یہ بتلاؤ کہ) اگر تم فی الحقیقت میری راہ میں جہاد بالسیف کرنے اور میری رضا جوئی کے لئے نکلے ہو (تو پوشیدہ طور پر) کیوں ان سے دوستی کا نام و پیام کرتے ہو۔ میں تو جو کچھ تم چھپ چھپا کر یا اعلانیہ کرتے ہو اس کو خوب جانتا ہوں اور جو تم میں سے ایسی باتیں کر رہا ہے وہ تو سیدھے راستے سے ضرور بھٹک گیا ہے۔ ① (تک۔۲:۲۶۸) (ان کفار کی تو یہ حالت ہے کہ) اگر وہ کسی طرح تم پر قابو پالیں تو وہ تمہارے (صریح) دشمن ہونگے اور بری نیت سے تم پر اپنے ہاتھ اور زبانیں دراز کریں گے اور اس بات کو پسند کرینگے کہ تم کافر ہو جاؤ۔ ② (تک۔۲:۲۶۸) یاد رکھو! تمہیں تمہارے رشتے ناتے اور تمہارے بال بچے روز قیامت کو ہرگز ہرگز نفع نہ دینگے وہ اسی دن تمہارے درمیان فیصلہ کرے گا اور خدا نہایت غور سے تمہارے ان بیہودہ عملوں کو دیکھ رہا ہے۔ ③ (تک۔۲:۲۶۸) اے ایمان والو! تمہارے لئے تو بہترین طریقہ اور نمونہ ابراہیمؑ اور اس کے ساتھیوں کا تھا جب انہوں نے اپنی قوم کو کہا تھا کہ ہم تو تم سے اور جن کے تم خدا کو چھوڑ کر ملازم بنے ہوئے ہو بیزار ہو چکے ہیں۔ ہم نے تم کو رد کر دیا ہے اور ہمارے اور تمہارے درمیان دشمنی اور مخالفت ہمیشہ کیلئے ظاہر ہو چکی ہے۔ جب تک تم خدائے واحد پر ایمان نہ لاؤ۔ البتہ ابراہیمؑ کا اپنے باپ سے یہ قول کہ میں تیرے لئے خدا سے معافی مانگوں گا اگرچہ خدا کی طرف سے مجھے کوئی اختیار نہیں ملا (ایک پسندیدہ قول تھا کہ اپنے باپ کو راہ راست پر لے آئے)۔ (ابراہیمؑ دعا مانگتا رہتا تھا کہ اے ہمارے رب ہم نے تجھ ہی پر بھروسہ کر لیا ہے اور ہم تیری طرف ہی رجوع کر رہے ہیں اور بالآخر تیری طرف ہی لوٹنا ہے۔ ④ (تک۔۲:۲۶۹۔۲۶۹)

Marfat.com

رَبَّنَا لَا تَجۡعَلۡنَا فِتۡنَةً لِّلَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا وَاغۡفِرۡ لَنَا رَبَّنَا ۚ اِنَّكَ اَنۡتَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ ﴿۵﴾ لَقَدۡ كَانَ لَكُمۡ فِيۡهِمۡ اُسۡوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنۡ كَانَ يَرۡجُوا اللّٰهَ وَالۡيَوۡمَ الۡاٰخِرَ ؕ وَمَنۡ يَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الۡغَنِىُّ الۡحَمِيۡدُ ﴿۶﴾ عَسَى اللّٰهُ اَنۡ يَّجۡعَلَ بَيۡنَكُمۡ وَبَيۡنَ الَّذِيۡنَ عَادَيۡتُمۡ مِّنۡهُمۡ مَّوَدَّةً ؕ وَاللّٰهُ قَدِيۡرٌ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ﴿۷﴾ لَا يَنۡهٰٮكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيۡنَ لَمۡ يُقَاتِلُوۡكُمۡ فِى الدِّيۡنِ وَلَمۡ يُخۡرِجُوۡكُمۡ مِّنۡ دِيَارِكُمۡ اَنۡ تَبَرُّوۡهُمۡ وَتُقۡسِطُوۡۤا اِلَيۡهِمۡ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الۡمُقۡسِطِيۡنَ ﴿۸﴾ اِنَّمَا يَنۡهٰٮكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيۡنَ قٰتَلُوۡكُمۡ فِى الدِّيۡنِ وَاَخۡرَجُوۡكُمۡ مِّنۡ دِيَارِكُمۡ وَظٰهَرُوۡا عَلٰٓى اِخۡرَاجِكُمۡ اَنۡ تَوَلَّوۡهُمۡ ۚ وَمَنۡ يَّتَوَلَّهُمۡ فَاُولٰٓـئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوۡنَ ﴿۹﴾

اے رب ہمارے ہم کو کافروں کا تختہ مشق نہ بنا اور ہماری واماندگیوں سے درگزر کر کیونکہ تو درحقیقت بڑا غالب اور حکمت والا خدا ہے۔ ﴿۵﴾ (تک۔۲:۲۶۹) مسلمانو! تمہارے لئے انہی لوگوں کا طریقہ قابل تقلید ہے (جن کا ذکر ہوا) اور ان لوگوں کیلئے جو خدا سے امید رکھ کر نیک انجام کی دھن میں لگے ہیں۔ اور جو اس سے پھر گیا تو جان لو کہ خدا فی الحقیقت بے نیاز اور قابل صدحمد ہے۔ ﴿۶﴾ (تک۔۲:۲۶۹) کیا بعید ہے کہ خدا تمہارے اور ان لوگوں کے درمیان جن سے تم عداوت کرتے ہو دوستی ہی پیدا کر دے کیونکہ خدا بڑی قدرت والا اور بڑا عفوودرگزر کرنے والا رحیم خدا ہے۔ ﴿۷﴾ (تک۔۲:۲۶۹) خدا تم کو ان لوگوں سے دوستی کرنے سے منع نہیں کرتا جنہوں نے دین کے بارے میں تم سے تلوار سے لڑائی نہیں کی یا جنہوں نے تم کو تمہارے گھروں سے نہیں نکالا۔ (یہ بھی نہیں کہتا کہ) تم ان سے نیک سلوک نہ کر دیا ان کے ساتھ انصاف سے نہ چلو کیونکہ خدا اعتدال سے رہنے والوں کو پسند کرتا ہے۔ ﴿۸﴾ (تک۔۲:۲۶۹) وہ تو صرف ان لوگوں سے دوستی کرنے سے منع کرتا ہے جنہوں نے تم سے تلوار سے جنگ کی اور تمہیں تمہارے گھروں سے نکالا اور تم کو جلاوطن کرنے میں مدد کی اور جو ایسے لوگوں سے دوستی کرے گا وہ ظالم ہے۔ ﴿۹﴾ (تک۔۲:۲۶۹:۲۷۰)

Marfat.com

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا جَآءَكُمُ الْمُؤْمِنٰتُ مُهٰجِرٰتٍ فَامْتَحِنُوْهُنَّ ؕ اَللّٰهُ
اَعْلَمُ بِاِيْمَانِهِنَّ ۚ فَاِنْ عَلِمْتُمُوْهُنَّ مُؤْمِنٰتٍ فَلَا تَرْجِعُوْهُنَّ اِلَى الْكُفَّارِ ؕ لَا هُنَّ
حِلٌّ لَّهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّوْنَ لَهُنَّ ؕ وَاٰتُوْهُمْ مَّآ اَنْفَقُوْا ؕ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اَنْ
تَنْكِحُوْهُنَّ اِذَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ؕ وَلَا تُمْسِكُوْا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ وَسْـَٔلُوْا
مَآ اَنْفَقْتُمْ وَلْيَسْـَٔلُوْا مَآ اَنْفَقُوْا ؕ ذٰلِكُمْ حُكْمُ اللّٰهِ ؕ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ
عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿١٠﴾ وَاِنْ فَاتَكُمْ شَيْءٌ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ اِلَى الْكُفَّارِ فَعَاقَبْتُمْ
فَاٰتُوا الَّذِيْنَ ذَهَبَتْ اَزْوَاجُهُمْ مِّثْلَ مَآ اَنْفَقُوْا ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اَنْتُمْ
بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ﴿١١﴾

اے ایمان والو! جب تمہارے پاس ایماندار عورتیں (مکہ سے) ہجرت کر کے آئیں تو ان کی خوب جانچ پڑتال کر کے ان کو قبول کرو (ایسا نہ ہو کہ تم ان کے بارے میں دھوکہ کھا جاؤ)۔ یوں تو خدا ہی ان کے ایمان کے متعلق پورا علم رکھتا ہے پھر اگر تمہیں ان کے ایمان کا پورا علم ہو جائے تو ان کو کفار مکہ کی طرف مت واپس کرو کیونکہ نہ وہ کفار کیلئے حلال ہیں نہ کفار ان کے لئے حلال ہیں اور کفار کو جو کچھ انہوں نے ان عورتوں پر خرچ کیا ہے وہ خرچ دے دو اور کوئی گناہ نہیں اگر تم ان کے مہر ادا کرنے کے بعد اپنے نکاح میں لے لو اور کافر عورتوں کی عصمتیں بھی روک نہ رکھو اور جو کچھ تم نے ان پر خرچ کیا تھا وہ کافروں سے وصول کر لو اور ان کافروں کو بھی چاہئے کہ وہ جو کچھ انہوں نے ان پر خرچ کیا تم سے مانگ لیں۔ یہ خدا کا حکم ہے وہی تمہارے مابین انصاف کرنے والا اور علیم و حکیم ہے۔ ﴿١٠﴾ (تک۔۲:۲۷۰) اور اگر تمہارے ہاتھ سے کوئی تمہاری بیوی کافروں کی طرف نکل گئی ہو اور تم اس کی پیروی کرتے ہو تو وہ لوگ جن کی بیویاں چلی گئی ہیں ان کو جو کچھ انہوں نے خرچ کیا ادا کر دیں اور اس خدا سے جس پر تم ایمان لائے ہو ڈرتے رہو۔ ﴿١١﴾ (تک۔۲:۲۷۰)

Marfat.com

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ يُبَايِعْنَكَ عَلٰۤى اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ
شَيْئًا وَّلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِيْنَ وَلَا يَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَاْتِيْنَ بِبُهْتَانٍ
يَّفْتَرِيْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْهِنَّ وَاَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِيْنَكَ فِيْ مَعْرُوْفٍ فَبَايِعْهُنَّ
وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ⑫ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَوَلَّوْا
قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ قَدْ يَئِسُوْا مِنَ الْاٰخِرَةِ كَمَا يَئِسَ الْكُفَّارُ مِنْ اَصْحٰبِ
الْقُبُوْرِ ⑬ ع

النصف ۲ ع

اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! اگر تمہارے پاس مومن عورتیں اس نیت سے بیعت کرنے کیلئے آئیں کہ وہ خدا کیساتھ کسی کو شریک نہ کریں گی نہ چوری کرینگی نہ زنا نہ اپنی اولاد کو قتل کرینگی نہ کسی پر جھوٹی تہمت لگائیں گی نہ کسی نیک بات میں تمہاری نافرمانی کرینگی تو ان سے بیعت کرلیا کرو اور ان کے گناہوں کی بخشش طلب کیا کرو کیونکہ خدا بڑا درگزر کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ ⑫ (تک ۔۲:۲۷۱) اے ایمان والو! ہرگز ہرگز ان لوگوں سے دوستی نہ لگاؤ جن پر خدا نے اپنا غضب نازل کیا ہے اور وہ اپنے نیک انجام سے اسی طرح مایوس ہو گئے ہیں جیسا کہ کافران قوموں سے مایوس ہو چکے ہیں جن کے ہلاک ہونے کے بعد قبروں کی صورت میں ان کے نشان باقی رہ گئے ہیں۔ ⑬ (تک ۔۲:۲۷۱)

اٰیاتُھَا ۱۴	۶۱ سُوْرَۃُ الصَّفِّ مَدَنِیَّۃٌ ۹۸	رُکُوْعَاتُھَا ۲
ترجمہ المشرقیؒ: ۱۳ آیات	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	ترجمہ مولانا جالندھریؒ: ۱ آیات

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ① يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ②

جان لو کہ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے وہ کامل اطاعت اور مکمل فرمانبرداری کر کے فاطر زمین و آسمان کے ہی گن گا رہا ہے اور وہ انتہائی طور پر غالب اور حکمت والا خدا ہے۔ ① (حد:۲۷) اے ایمان والو! (یہ جو تم ہر وقت منہ سے اقرار کرتے رہتے ہو کہ ہم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے اور غزوہ احد کے وقت تم بھاگ کھڑے ہوئے یہ بتاؤ کہ) تم منہ سے کیوں ایسی بات کہتے ہو جو کر کے نہیں دکھاتے۔ ② (تک ۔۲:۱۳۷)

كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝۳ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِيْنَ
يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِهٖ صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ ۝۴ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى
لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ لِمَ تُؤْذُوْنَنِيْ وَقَدْ تَّعْلَمُوْنَ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ ؕ فَلَمَّا
زَاغُوْۤا اَزَاغَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝۵ وَاِذْ قَالَ
عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ يٰبَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ
يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَمُبَشِّرًاۢ بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِي اسْمُهٗۤ اَحْمَدُ ؕ فَلَمَّا
جَآءَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝۶ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ
الْكَذِبَ وَهُوَ يُدْعٰۤى اِلَى الْاِسْلَامِ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝۷
يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ ؕ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ
الْكٰفِرُوْنَ ۝۸

خدا کے نزدیک کہنا اور پھر نہ کرنا سخت ترین گناہ ہے (یعنی گناہ کبیرا ہے) ③ (حر:۲۷۰) خدا تو فی الحقیقت انہی لوگوں سے محبت کرتا ہے جو اس کی راہ مں سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی طرح صف باندھ کر لڑتے ہیں۔ ④ (تک۔۲:۱۳۷) وہ وقت یاد کرو جبکہ موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا کہ اے قوم تم (کم ہمت اور بزدل بن کر) کیوں مجھے دکھ دے رہے ہو حالانکہ میں تمہاری طرف خدا کا بھیجا ہوا رسول ہوں۔ تو جب وہ (قتال بالسیف سے) پھر گئے (بلکہ موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ تو اور تیرا خدا جائے اور دونوں قتال بالسیف کریں ہم تو بس بیٹھے ہیں) تو خدا نے ان کے دلوں کو گمراہ کر دیا اور خدا فاسق قوم کو ہدایت نہیں دیا کرتا۔ ⑤ (تک۔۲:۱۳۸) وہ وقت یاد کرو جب عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو کہا کہ لوگو! میں تمہاری طرف بھیجا ہوا اللہ کا پیغمبر ہوں اور اس تورات کی تصدیق کرتا ہوں جو میرے سامنے ہے بلکہ بشارت دینے والا ہوں ایک اور پیغمبر کی جو میرے بعد آنے والا ہے اور جس کا نام احمدؐ ہے تو جب وہ روشن دلیل لے کر ان کے پاس آیا تو قوم نے کہا کہ یہ تو صریح جھوٹ ہے۔ ⑥ (تک۔۲:۱۳۸) اور اس سے ظالم کون کہ بلایا تو جائے اسلام کی طرف اور خدا پر جھوٹ بہتان باندھے اور خدا ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیا کرتا۔ ⑦ (ف) یہ یہود، یہ نصاریٰ اور یہ کفار مکہ و مدینہ تو خدا کے نور کو پھونکیں مار مار کر بجھانا چاہتے ہیں اور خدا ارادہ کر چکا ہے کہ کافروں کی ناخوشی کے باوجود اس نور کو پورا کر کے رہے۔ ⑧ (تک۔۲:۱۳۸)

هُوَ الَّذِيٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ
وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ﴿۹﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ ۱ ع ۹ ۹
مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۱۰﴾ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۱﴾ يَغْفِرْ لَكُمْ
ذُنُوْبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ
جَنّٰتِ عَدْنٍ ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۱۲﴾ وَاُخْرٰى تُحِبُّوْنَهَا ؕ نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ
وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ ؕ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۳﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْٓا اَنْصَارَ
اللّٰهِ كَمَا قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ لِلْحَوَارِيّٖنَ مَنْ اَنْصَارِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ؕ
قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ فَاٰمَنَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ وَكَفَرَتْ
طَّآئِفَةٌ ۚ فَاَيَّدْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلٰى عَدُوِّهِمْ فَاَصْبَحُوْا ظٰهِرِيْنَ ﴿۱۴﴾ ۲ ع ۵ ۱۰

اور یاد رکھو کہ خدا وہ ہے جس نے اپنے رسول کو ھدیٰ اور دین الحق دے کر اس لئے بھیجا کہ دنیا کے سب دینوں پر غالب آجائے خواہ یہ مشرکوں کو برا ہی کیوں نہ لگے۔ ⑨ (تک۔۲:۱۳۸) اے ایمان والو! آؤ میں تمہیں ایسی تجارت کی طرف لے جاؤں جو تم کو دردناک عذاب سے نجات دے۔ ⑩ (تک۔۲:۱۳۹) وہ تجارت یہ ہے کہ خدا اور اس کے رسول پر (زندہ) ایمان رکھو اور اپنے مالوں اور جانوں سے اس کے رستہ میں جہاد بالسیف کرو یہی تمہارے لئے بہترین تجارات ہے کاش کہ تم کو اس کا علم ہوتا۔ ⑪ (تک۔۲:۱۳۹) وہ خدا تمہارے (غزوہ احد کے) پچھلے گناہوں سے درگزر کرے گا اور تم کو ایسی سرسبز زمینوں کا بادشاہ بنادیگا جن کے میدانوں میں (بڑے بڑے) دریا بہہ رہے ہونگے اور تمہیں نہایت خوبصورت بنگلے جو ہمیشہ رہنے والے باغوں میں ہونگے عطا کریگا اور یاد رکھو کہ یہ کسی قوم کی عظیم الشان کامیابی ہے۔ ⑫ (تک۔۲:۱۳۹) اور اس انعام کے علاوہ ایک اور نعمت بھی ہے جس کو تم پسند کرتے ہو وہ یہ کہ تم کو اس دنیا میں خدا کی طرف سے مدد ملے گی، فتح تمہارے شامل حال ہوگی اور اے پیغمبر! یہ بشارتِ تمکن بھی ایمان والوں کو دے دو۔ ⑬ (تذ۔۱:۱۸۳) اے ایمان والو! اسی طرح کے اللہ کے مددگار بن جاؤ جس طرح کہ عیسیٰ بن مریم نے انصار پیدا کئے تھے تو پھر بنی اسرائیل میں سے ایک گروہ ایمان لے آیا اور دوسرا گروہ منکر ہوگیا پھر خدا نے ایمان والوں کو ان کے دشمنوں پر فتح دی اور وہ غالب آگئے۔ ⑭ (تک۔۲:۱۳۹)

Marfat.com

آیاتھا ۱۱ ۶۲ سورۃ الجمعۃ مدنیۃ ۹۴ رکوعاتھا ۲

ترجمہ المشرقیؒ: ۱۱ آیات

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ الْعَزِيْزِ
الْحَكِيْمِ ① هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ
وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۗ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ②
وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ③ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ
يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ④ مَثَلُ الَّذِيْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ
ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا ؕ بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ
كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ⑤

جو کچھ آسمانوں اور جو کچھ زمین میں ہے اس خدا کی تسبیح کر رہا ہے جو بادشاہ صاحب تقدیس، صاحب عزت اورصاحب حکمت ہے۔ ① (حد:۴۶) اے لوگو! وہ خدا ہی تو ہے جس نے عرب کے امی لوگوں کی ہدایت کیلئے جو پہلے آسمانی صحیفوں سے نا آشنا تھے ان ہی میں کا ایک شخص اپنا قاصد بنا کر بھیجا۔ وہ شخص آج فرستادہ خدا ہونے کے باعث ہی اس قدر صاحب علم ہوگیا ہے کہ اہل عرب پر خدائے عظیم کے عالم آرا احکام واضح کر رہا ہے، ان کے دلوں میں اپنی زندگی کے پاکیزہ نمونے اور زور عمل سے آلائش عصیاں وتغافل سے پاک کررہا ہے ان کو قانون الٰہی کا علم دے رہا ہے، خدائے حکیم کی حکمت سکھلا رہا ہے ورنہ اس سے پہلے یہ جاہل لوگ صریح گمراہی میں تھے۔ ② (تذ۔۲:۲۲۸) اور یہ اہل عرب ہی نہیں بلکہ ان کے سوا دوسرے لوگ بھی جو ابھی تک ان کیساتھ شامل نہیں ہوئے اسی امی پیغمبر کے لائے ہوئے قانون کی لامحالہ اطاعت کریں گے اور اے لوگوں! وہ خدا بڑا ہی زبردست اور صاحب حکمت ہے جو اپنی مشیت کی تکمیل کیلئے یہ حیرت انگیز سامان پیدا کرتا ہے۔ ③ (تذ۔۲:۲۲۸۔۲۲۹) اے لوگو! یہ پیغمبری بھی فضل خدا سے ہی عطا ہوتی ہے وہ جس کو بہمہ وجوہ اہل سمجھتا ہے عنایت کرتا ہے اور خدا بڑے بڑے افضال وکرام کا مالک ہے۔
④ (تذ۔۲:۲۲۹) اے لوگو! اس قوم کی مثال جن کی گردنوں پر خدائے لم یزل کی طرف سے تورات جیسی عدیم المثال کتاب پر عمل کرنے کا بوجھ لادا گیا تھا اور وہ پھر اس کو کماحقہ اٹھا نہ سکی۔ (اس کی ظاہری اور ناروا تعظیم میں پڑی رہی، عمل کی تکلیف سے بچنے کیلئے حکموں کو چوم کر خدا کو دھوکا دینے کا گمان کرلیا، مقاصد اور مطالب کو چھوڑ کر الفاظ میں مشغول رہی اس کی حکمت اور علم کی تہ کو نہ پہنچ سکی۔ اس کے احکام کی صحیح روح اپنے اندر جذب نہ کر سکی اور پھر رفتہ رفتہ راہبوں اور قسیسوں (یعنی علماء اور مشائخ) کی دور از کار باتوں میں پڑ کر ٹکڑے ٹکڑے ہوگئی۔ گدھے کی مثال ہے جس پر کتابیں لدی ہوں، وہ اسے جس طرف کوئی ہانک دیتا ہے اٹھائے پھر رہا ہے مگر اس کو کچھ خبر نہیں کہ ان کے اندر کیا لکھا ہے۔ اے لوگو! جس قوم نے احکام خدا کو یوں جھٹلایا جس نے اس کی جلیل القدر اور عظیم المقاصد آیات کی یوں بے قدری کی اس کی بھی کیا ہی بری مثال ہے اور خدا تو تفرقہ انگیز (الظلمین) اور اپنی جانوں پر آپ ظلم کرنے والی قوم کو کوئی مستقل راہ ہدایت نہیں دکھلاتا۔ ⑤ (تذ۔۲:۲۲۹)

قُلْ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ هَادُوْۤا اِنْ زَعَمْتُمْ اَنَّكُمْ اَوْلِيَآءُ لِلّٰهِ مِنْ دُوْنِ النَّاسِ
فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۞ ۶ وَلَا يَتَمَنَّوْنَهٗۤ اَبَدًاۢ بِمَا قَدَّمَتْ
اَيْدِيْهِمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ۞ ۷ قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِيْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ
فَاِنَّهٗ مُلٰقِيْكُمْ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ
بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۞ ۸ ع يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ ع
الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ
تَعْلَمُوْنَ ۞ ۹ فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ
فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۞ ۱۰

اے محمد ﷺ! تم ان خوش اعتقاد اہل کتاب اور تورات کے غلط مترجموں کو کہو کہ اے یہود! اگر تمہیں اس بات کا گھمنڈ ہے کہ تم ہی دنیا جہان کے اور لوگوں کو چھوڑ کر خدا کے محبوب صمیم ہو تو اچھا اس عزیز القدر دوست کی چاہ میں دنیا جہان کے عاشقوں کی طرح تم بھی موت کی تمنا کرو، تم بھی اس کی راہ میں ہماری طرح جانیں لڑادو اگر تم اپنی دوستی کو فی الواقع سچ کر دکھانے والے ہو۔ ۶ (تذ۔۲:۲۲۹) مگر اے پیغمبر! تم دیکھو گے کہ یہ نابکاران بداعمالیوں کے باعث جو انہوں کی ہیں موت کی تمنا کرنے والے ہی نہیں۔ یہ اس خدا کی خاطر جان دینے والے ہی نہیں۔ یہ دوستی کے دعوے تو محض زبانی ہیں اور ان کی غفلت شعاریاں ہی اس بات کی گواہی دے رہی ہیں اور خدا ان تفرقہ آرا ظالموں کو خوب ہی جانتا ہے۔ ۷ (تذ۔۲:۲۲۹) انہیں کہہ دو کہ موت جس سے تم اس قدر بھاگ رہے ہو وہ تو ضرور ایک نہ ایک دن آ کر رہے گی پھر تم اس دانائے نہاں وعیاں، اس دلوں کا بھید جاننے والے اور تمہارے زبانی دعووں کی قدر و قیمت پرکھنے والے خدا کی طرف لوٹائے جاؤ گے اس وقت وہ تمہارے سب اعمال موبمو بتلا دے گا۔ ۸ (تذ۔۲:۲۲۹۔۲۳۰) اے ایمان والو! جب جمعہ کے روز کی نماز کیلئے پکارا جائے تو خدا کا کھٹکا دل میں پیدا کرنے کیلئے (سب کے سب) دوڑ پڑو اور خرید و فرخت چھوڑ دو کہ یہی تمہارے لئے بہتر ہے بشرطیکہ تم کو اس کا علم ہو۔ ۹ (تک۔۲:۵۹) تو جب نماز ادا ہو چکے، اپنی اپنی جگہ پر بکھر جاؤ اور (کاروبار میں لگ کر) خدا کا فضل تلاش کرو بلکہ کثرت سے خدا کا کھٹکا دلوں میں پیدا کرتے ہوئے (اپنا کاروبار کرو) تاکہ تم (اپنی تجارت میں) کامیاب ہو جاؤ۔ ۱۰ (تک۔۲:۵۹)

وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انفَضُّوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا ۚ قُلْ مَا عِندَ
اللَّهِ خَيْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ ۚ وَاللَّهُ خَيْرُ الرَّازِقِينَ ﴿١١﴾ ع ۲

اور اے محمد ﷺ جب یہ لوگ دیکھتے ہیں کہ کسی سوداگری کا موقع آیا ہے یا کہیں تماشہ لگا ہے تو اس کی طرف تتر بتر ہو کر دوڑتے ہیں اور تمہیں (نماز میں) اکیلا چھوڑ دیتے ہیں ان کو کہہ دو کہ جو کچھ اللہ کی طرف سے تمہیں ملنے والا ہے وہ ان تماشوں اور تجارت سے کہیں بہتر ہے اور خدا تو بہترین رزق دینے والا ہے۔ (۱۱) ا (تک۔۲:۵۹)

آیاتھا ۱۱ — ۶۳ سورۃ المنافقون مدنیۃ ۱۰۴ — رکوعاتھا ۲

ترجمہ المشرقیؒ: ۱۱ آیات

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ قَالُوا نَشْهَدُ إِنَّكَ لَرَسُولُ اللَّهِ ۘ وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِنَّكَ
لَرَسُولُهُ وَاللَّهُ يَشْهَدُ إِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَكَاذِبُونَ ﴿١﴾ وقف لازم

(اے محمد ﷺ!) جب منافق تیرے پاس آکر کہتے ہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ تو خدا کا رسول ہے اور خدا بھی جانتا ہے کہ تو بلاشبہ اس کا رسول ہے لیکن خدا گواہی دیتا ہے کہ منافق (اس قول میں) صریح طور جھوٹے ہیں (کیونکہ وہ دل سے تمہیں رسول نہیں مانتے)۔ (۱) (تک۔۲:۲۱۲)

ا اسی غرض و غایت (کفار اور مشرکین کو شکست فاش دینے کے نصب العین) کی خاطر سورہ الجمعہ میں مٹھی بھر مسلمانوں کو نماز جمعہ کے متعلق مضبوط احکام دیئے کہ جب تمہیں نماز کے لئے بلایا جائے دوڑ دوڑ کر جمع ہو جایا کرو' سب خرید و فروخت یک قلم چھوڑ دیا کرو' خدا کا کھٹکا اس کے بعد بھی دل میں رکھو۔ تجارت کو دیکھ کر یا کسی تماشے کا سنکر رسول کے پاس سے بکھر نہ جایا کرو کہ وہ اکیلا ہی کھڑا رہ جائے۔ مقصد یہ تھا کہ چند افراد جنہوں نے آگے چل کر لکھوکھا مخالفین عرب کا مقابلہ کرنا ہے نماز جمعہ کی وجہ سے ہی ہر خطرے کے موقع پر اپنا کاروبار چھوڑ کر یک لخت جمع ہو جایا کریں اور جماعت اس قدر مضبوط ہو جائے کہ دشمن کے جم غفیر کا مقابلہ کر سکتے۔

اس تشریح سے نماز جمعہ کی حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ دراصل کس مقصد کے لئے قائم کی گئی تھی' اس کی وجہ سے کیا عظیم الشان قوت مسلمانوں میں پیدا کرنے کا تہیہ تھا' وہ قوت کیوں کر بالآخر پیدا ہوئی اور بالآخر کفار کو شکست دے کر رہی۔ یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ آج اس نماز جمعہ کو کن معنوں میں "منایا" جا رہا ہے اور مسلمان دین کی غرض و غایت سے کس قدر دور جا پڑے ہیں۔ (تک۔۲:۶۲)

Marfat.com

اِتَّخَذُوْٓا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا
يَعْمَلُوْنَ ۝۲ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا فَطُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ ۝۳
وَاِذَا رَاَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ اَجْسَامُهُمْ ؕ وَاِنْ يَّقُوْلُوْا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ ؕ كَاَنَّهُمْ
خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ ؕ يَحْسَبُوْنَ كُلَّ صَيْحَةٍ عَلَيْهِمْ ؕ هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ ؕ
قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ ز اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ۝۴ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ
رَسُوْلُ اللّٰهِ لَوَّوْا رُءُوْسَهُمْ وَرَاَيْتَهُمْ يَصُدُّوْنَ وَهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ ۝۵ سَوَآءٌ
عَلَيْهِمْ اَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ؕ لَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ؕ اِنَّ
اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝۶ هُمُ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى
مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا ؕ وَلِلّٰهِ خَزَآئِنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَفْقَهُوْنَ ۝۷

انہوں نے اپنی قسموں کو (لوگوں کی ملامت سے بچنے کیلئے) ڈھال بنا رکھا ہے اور اس طرح وہ خدا کے رستے سے لوگوں کو روکتے ہیں اور بیشک بہت برا کام کر رہے ہیں۔ ۝۲ (تک۔۲:۲۱۲) یہ اس لئے کہ وہ ایمان لا کر منکر ہو گئے، پھر ان کے دلوں پر مہر کر دی گئی اور وہ سمجھ سے عاری ہو چکے ہیں۔ ۝۳ (تک۔۲:۲۱۲) اور جب تو ان کو دیکھتا ہے تو ان کے ڈیل ڈول تجھے بھلے لگتے ہیں اور اگر وہ کچھ کہتے ہیں تو تو ان کی بات سن لیتا ہے وہ تو دراصل ان لکڑیوں کی مانند ہیں جو دیوار میں ٹھکی ہوئی ہیں (اور ادھر ادھر ہل نہیں سکتیں)، وہ (اس قدر بزدل ہیں کہ) ہر چیخ کو (جو کہیں سے آئے) اپنے اوپر (حملہ کی چیخ) شمار کرتے ہیں۔ یہی (دراصل) تمہارے دشمن ہیں اس لئے ان سے ہوشیار رہو اور بچو۔ خدا ان کو غارت کرے کہ کدھر بہکے جا رہے ہیں۔ ۝۴ (تک۔۲:۲۱۲:۲۱۳) اور جب انہیں کہا جائے کہ آؤ رسول خدا تمہارے لئے مغفرت طلب کرے گا تو وہ اپنے سر پھیر لیتے ہیں اور تو دیکھے گا کہ وہ اکڑتے ہوئے رک جاتے ہیں۔ ۝۵ (تک۔۲:۲۱۳) تو خواہ ان کی مغفرت طلب کرے یا نہ کرے خدا ان کو کبھی معاف نہ کرے گا کیونکہ خدا درحقیقت کسی بدکار قوم کو راہ راست پر نہیں لاتا۔ ۝۶ (تک۔۲:۲۱۳) یہی وہ لوگ ہیں جو لوگوں کو ورغلاتے رہتے ہیں کہ رسول خدا کے پاس جو آدمی ہیں ان پر مال خرچ نہ کرو حتی کہ وہ تتر بتر ہو جائیں حالانکہ آسمان اور زمین کے (تمام) خزانے اللہ ہی کے ہیں لیکن منافق اس بات کو نہیں سمجھتے۔ ۝۷ (تک۔۲:۲۱۳)

Marfat.com

يَقُولُونَ لَئِن رَّجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ ۚ وَلِلَّهِ
الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَلَٰكِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٨﴾ يَا أَيُّهَا ع ۲ ۱۲
الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُلْهِكُمْ أَمْوَالُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ عَن ذِكْرِ اللَّهِ ۚ وَمَن
يَفْعَلْ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ ﴿٩﴾ وَأَنفِقُوا مِن مَّا رَزَقْنَاكُم مِّن
قَبْلِ أَن يَأْتِيَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُولَ رَبِّ لَوْلَا أَخَّرْتَنِي إِلَىٰ أَجَلٍ
قَرِيبٍ فَأَصَّدَّقَ وَأَكُن مِّنَ الصَّالِحِينَ ﴿١٠﴾ وَلَن يُؤَخِّرَ اللَّهُ نَفْسًا إِذَا جَاءَ
أَجَلُهَا ۚ وَاللَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿١١﴾ ع ۲ ۱۴

وہ کہتے ہیں کہ اگر ہم مدینے واپس گئے تو ہم لوگ جو وہاں پر بہت بڑی عزت رکھتے ہیں ذلیل مسلمانوں کو وہاں سے نکال کر رہیں گے حالانکہ تمام عزت اللہ اور اس کے رسول اور اس کے ایماندار لوگوں کی ہے لیکن منافقین اس کا علم نہیں رکھتے۔ ⑧ (تک۔۲:۲۱۳) اے ایمان والو! تمہیں تمہارے مال اور اولاد خدا (کے حکموں) کی یاد سے غافل نہ کردیں تو جس نے ایسا کیا وہی قوم گھاٹے میں رہے گی۔ ⑨ (تک۔۲:۲۱۳) جو کچھ ہم نے تم کو دیا ہے اس میں سے اس سے پہلے کہ تمہیں موت آدبوچے خرچ کرو تاکہ کوئی یہ نہ کہے کہ اے میرے پروردگار! تو نے کیوں مجھے تھوڑی مدت تک مہلت نہ دی (کہ میں خرچ کردیتا) اور اپنے ایمان کی عمل سے تصدیق کردیتا اور نیک بندوں میں میرا شمار ہوتا۔ ⑩ (تک۔۲:۲۱۳۔۲۱۴) اور یاد رکھو کہ خدا کسی شخص کو جب اس کی موت آجائے مہلت نہیں دیتا اور جو کچھ تم کر رہے ہو اس سے خدا واقف ہے۔ ⑪ (تک۔۲:۲۱۴)

آیاتھا ۱۸	۶۴ سُورَةُ التَّغَابُنِ مَدَنِيَّةٌ ۹۳	رکوعاتھا ۲
ترجمہ المشرقی: ۱۲ آیات	بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ	ترجمہ مولانا جالندھری: ۶ آیات

يُسَبِّحُ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۖ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ ۖ وَهُوَ
عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿١﴾

لوگو! جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے اسی خدائے بے ہمتا کے سامنے سجدہ کر رہا ہے (کیونکہ) حکومت اسی کی ہے اور حمد بھی اسی کی اور وہ بڑا صاحب اختیار ہے۔ ① (تک۔۲:۵۸)

Marfat.com

هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ فَمِنْكُمْ كَافِرٌ وَّمِنْكُمْ مُّؤْمِنٌ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ
بَصِيْرٌ ۝۲ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ ۚ
وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ۝۳ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ
وَمَا تُعْلِنُوْنَ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝۴ اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَبَؤُا الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ ۫ فَذَاقُوْا وَبَالَ اَمْرِهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝۵ ذٰلِكَ
بِاَنَّهٗ كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَقَالُوْٓا اَبَشَرٌ يَّهْدُوْنَنَا ۫
فَكَفَرُوْا وَتَوَلَّوْا وَّاسْتَغْنَى اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ۝۶ زَعَمَ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْٓا اَنْ لَّنْ يُّبْعَثُوْا ؕ قُلْ بَلٰى وَرَبِّيْ لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ
بِمَا عَمِلْتُمْ ؕ وَذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۝۷ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالنُّوْرِ الَّذِيْٓ
اَنْزَلْنَا ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝۸

وہی ہے کہ جس نے تم کو پیدا کیا پھر تم میں سے بعض اس کے منکر ہیں اور بعض اس کے مطیع اور خدا جو کچھ تم کر رہے ہو نہایت غور سے دیکھ رہا ہے۔ ⑵ (تک۔۲:۵۸) لوگو! اس نے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں پیدا کیا برحق ہے (گویا صحیفہ فطرت ہی واحد حقیقت ہے) اور اسی نے تمہیں بہترین صورت (اور حیوانوں کے بالمقابل) عطا کی اور سب کو اسی کی طرف لوٹ جانا ہے۔ ⑶ (تک۔۲:۵۸) وہ خدا جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہو رہا ہے اس کا علم رکھتا ہے اور جو کچھ تم چھپ کر یا ظاہرا کرتے ہو اس سے پورے طور پر واقف ہے۔ حتّٰی کہ خدا سینوں کے بھید کو بھی جانتا ہے۔ ⑷ (تک۔۲:۵۸) کیا تم کو ان کافروں کی خبر نہیں ملی جنہوں نے رسولوں کی لائی ہوئی روشن حقیقتوں سے انکار کیا۔ پھر انہوں نے اس انکار کا مزا چکھا۔ (تک۔۲:۵۸) اور دکھ دینے والا عذاب (اور) ہونا ہے۔ ⑸ (ف) یہ اس لئے کہ ان کے پاس پیغمبر کھلی نشانیاں لے کر آئے تو یہ کہتے کہ کیا آدمی ہمارے ہادی بنتے ہیں؟ تو انہوں نے (ان کو) نہ مانا اور منہ پھیر لیا اور خدا نے بھی بے پروائی کی اور خدا بے پرواہ (اور) سزاوار حمد (وثناء) ہے۔ ⑹ (ف) جو لوگ کافر ہیں ان کا اعتقاد ہے کہ وہ (دوبارہ) ہرگز نہیں اٹھائے جائیں گے کہہ دو کہ ہاں ہاں میرے پروردگار کی قسم تم ضرور اٹھائے جاؤ گے پھر جو جو کام تم کرتے رہے ہو وہ تمہیں بتائے جائیں گے اور یہ (بات) خدا کو آسان ہے۔ ⑺ (ف) ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسول پر اور اس نور پر جو ہم نے اتارا (تک۔۲:۵۸) اور خدا تمہارے سب اعمال سے خبردار ہے۔ ⑻ (ف)

Marfat.com

يَوْمَ يَجْمَعُكُمْ لِيَوْمِ الْجَمْعِ ذٰلِكَ يَوْمُ التَّغَابُنِ ؕ وَمَنْ يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ
وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُّكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِىْ مِنْ
تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ اَبَدًا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ⑨ وَالَّذِيْنَ
كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَاۤ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَبِئْسَ
الْمَصِيْرُ ⑩ مَاۤ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَمَنْ يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ
يَهْدِ قَلْبَهٗ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمٌ ⑪ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ۚ
فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاِنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ⑫

نفع اور نقصان کے دن (یوم التغابن) تم سب کو جمع کریگااور ایمان والوں کو جزا اور کافروں کو سخت ترین سزا دے گا۔ (تک۔۲:۵۸)اور جوشخص (بہ حیثیت فرد جماعت) خدا (کے احکام) پر ایمان رکھتا ہے اور (جماعت کے استحکام کو پیش نظر رکھ کر) مناسب اعمال کرتا ہے۔تو (خدا) اس سے اس کی بد حالیاں دور کر دے گا اور اس کو ان باغات میں داخل کرے گا جن کے نیچے ''نہریں'' بہہ رہی ہوں گی۔ پھر وہ (تمام قوم کی قوم) ان باغات میں (جب تک وہ قانون خدا پر عمل کرتے رہینگے) ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔تو (دیکھ لو) یہ (کتنی) بڑی کامیابی ہے۔ ⑨ (حد:۱۵۲:۱۵۳)اور جنہوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا وہی اہل دوزخ ہیں ہمیشہ اس میں رہیں گے اور وہ بری جگہ ہے۔ ⑩ (ف) کوئی مصیبت نازل نہیں ہوتی مگر خدا کے حکم سے اور جوشخص خدا پر ایمان لاتا ہے اس کے دل کو ہدایت دیتا ہے اور خدا ہر چیز سے باخبر ہے۔ ⑪ (ف) اطاعت کرو خدا کی اور رسول کے بالمشافہ احکام کی اور اگر تم سرتابی کرو گے تو ہمارے رسول کو تو صرف یہ بات واضح طور پر تمہیں پہنچانی ہے اور بس نتائج کے ذمہ دار تم ہو۔ ⑫[1] (تک۔۲:۵۸)

---

1 (اس آیت) میں مکمل اطاعت امیر کا حکم دیا کہ کہیں مسلمانوں کی یہ چھوٹی سی جماعت عصیانِ امیر کے باعث کمزور نہ پڑ جائے بلکہ دھمکی دی کہ اگر تم نے سرتابی کی تو آپ اس کا نقصان اٹھاؤ گے۔ ہمارے رسول کا کام تو صرف تم کو خدا کا کھلا کھلا پیغام پہنچا دینا ہے۔ (تک۔۲:۶۱)

اس غرض کو مدنظر رکھ کر (آیہ۱۴) اس کے عین بعد کی آیتوں میں مسلمانوں کو تنبیہ کی کہ اپنی بیویوں اور بچوں اور مالوں سے بچتے رہو جو تمہیں جہاد بالسیف سے روکتے ہیں اور وہ دراصل تمہارے دشمن ہیں اور ایک فتنہ ہیں۔ (تک۔۲:۶۱)

اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۳﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْٓا اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَاَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ فَاحْذَرُوْهُمْ ۚ وَاِنْ تَعْفُوْا
وَتَصْفَحُوْا وَتَغْفِرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۴﴾ اِنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ
فِتْنَةٌ ۭ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۵﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوْا
وَاَطِيْعُوْا وَاَنْفِقُوْا خَيْرًا لِّاَنْفُسِكُمْ ۭ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ
هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۶﴾ اِنْ تُقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعِفْهُ لَكُمْ وَيَغْفِرْ
لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ شَكُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿۱۷﴾ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۱۸﴾ ع ۱۹

خدا (جو معبود برحق ہے اس) کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں تو مومنوں کو چاہئے کہ خدا پر بھروسہ رکھیں۔ ⑬ (ف) اے ایمان والو! اس میں شک نہیں کہ تمہاری بیبیاں اور اولاد (جو تمہیں اپنے دھندوں میں مشغول رکھتے ہیں) فی الحقیقت تمہارے دشمن ہیں (ان کی بے اندازہ محبت تم کو اپنے اصلی فرائض اور خدا کے مستعد رکھنے والے احکام کی تعمیل سے غافل کرتی رہتی ہے) پس تم ایسے دوست نما دشمن سے بچتے رہا کرو اور اگر تم ان (کی بھولی بھالی صورتوں) سے (حتی الوسع) درگزر کرتے رہو اس سے (جہاں تک ممکن ہو) کنارہ کشی اختیار کرتے رہو اور چشم پوشی کی ایک گومگو صورت بنائے رکھو تو خدا بھی بڑا خطا پوشی اور رحم والا ہے (وہ تمہاری عارضی بے اعتدالیوں کی تلافی کرتا رہیگا)۔ ⑭ (تذ۔۲:۹۹) تمہارا مال اور تمہاری اولاد تو تمہارے لئے ایک زبردست (فتنہ) آزمائش ہیں اور (اس امتحان میں پورا اترنے والوں کیلئے) خدا کے پاس بڑا ہی اجر رکھا ہے۔ ⑮ (تذ۔۲:۹۹) تو (اے رحمت خدا کے چشم براہ بندو! جہاں تک تم سے ہو سکے) اس احکم الحاکمین کا تقویٰ اپنی طاقت کی حد تک اپنے دلوں میں پیدا کر کے عام جماعت کی بہتری کے درپے رہو (اپنے امیر جماعت کا) حکم بگوش ہوش سنو اور اس کی بہ دل اطاعت کرو اور تمام جماعت کی اپنی ہی بہتری کی خاطر ایثار مال کرو اور جو شخص اپنے نفس امارہ کے بخل سے محفوظ ہوگیا (جو قوم اپنے نفس کے حکموں کے برخلاف ایثار مال کرتی رہی) تو اس دنیا میں کامیابی بھی اسی کی ہے۔ ⑯ (تذ۔۲:۹۹) اگر تم خدا کیلئے اپنے مال کا بہترین حصہ کاٹ کر الگ کردو گے تو تمہارے ہی لئے وہ اس کو چند در چند کردے گا، تمہارے عیوب کی پردہ پوشی کرے گا اور اللہ تو بڑا قدر شناس اور فراخ حوصلہ خدا ہے جو کسی کی اجرت روک کر نہیں رکھتا۔ ⑰ (تذ۔۱:۱۳۸) پوشیدہ اور ظاہر کا جاننے والا غالب اور حکمت والا ہے۔ ⑱ (ف)

Marfat.com

آیاتہا ۱۲ — ۶۵ سورۃ الطلاق مدنیۃ ۱۰۱ — رکوعاتہا ۲

ترجمہ المشرقی: ۱۱ آیات — ترجمہ مولانا جالندھری: ۱ آیات

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

یٰۤاَیُّہَا النَّبِیُّ اِذَا طَلَّقۡتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوۡہُنَّ لِعِدَّتِہِنَّ وَ اَحۡصُوا الۡعِدَّۃَ ۚ
وَ اتَّقُوا اللّٰہَ رَبَّکُمۡ ۚ لَا تُخۡرِجُوۡہُنَّ مِنۡۢ بُیُوۡتِہِنَّ وَ لَا یَخۡرُجۡنَ اِلَّاۤ
اَنۡ یَّاۡتِیۡنَ بِفَاحِشَۃٍ مُّبَیِّنَۃٍ ؕ وَ تِلۡکَ حُدُوۡدُ اللّٰہِ ؕ وَ مَنۡ یَّتَعَدَّ
حُدُوۡدَ اللّٰہِ فَقَدۡ ظَلَمَ نَفۡسَہٗ ؕ لَا تَدۡرِیۡ لَعَلَّ اللّٰہَ یُحۡدِثُ بَعۡدَ
ذٰلِکَ اَمۡرًا ① فَاِذَا بَلَغۡنَ اَجَلَہُنَّ فَاَمۡسِکُوۡہُنَّ بِمَعۡرُوۡفٍ اَوۡ فَارِقُوۡہُنَّ
بِمَعۡرُوۡفٍ وَّ اَشۡہِدُوۡا ذَوَیۡ عَدۡلٍ مِّنۡکُمۡ وَ اَقِیۡمُوا الشَّہَادَۃَ
لِلّٰہِ ؕ ذٰلِکُمۡ یُوۡعَظُ بِہٖ مَنۡ کَانَ یُؤۡمِنُ بِاللّٰہِ وَ الۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ ۬ۙ وَ مَنۡ
یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجۡعَلۡ لَّہٗ مَخۡرَجًا ②

مسلمانو! جب تم اپنی عورتوں کو طلاق دینے کا ارادہ کرلو تو ان کی عدت (یعنی حیض اول سے پہلے کے طہر سے تین حیضوں کے آنے تک) ان سے ہم بستری کرنا چھوڑ دو اور یہ عدت گنتے رہو اور خدا سے ڈرتے رہو جو تمہارا پروردگار ہے۔ ان کو اس مدت تک اپنے گھروں سے نہ نکالو (تاکہ یقینی طور پر ان تین ماہ میں معلوم ہو جائے کہ انکو تمہارے نطفے سے کوئی حمل ٹھہرا ہے یا نہیں) اور عورتیں بھی گھروں سے اِلّا یہ کہ بے حیائی کرنے کی نیت ہو نہ نکلیں یہ اللہ کی مقرر کی ہوئی حدیں ہیں اور جو ان حدوں سے تجاوز کرے گا اس نے اپنی جان پر ظلم کیا۔ اے مخاطب! تو کیا جانتا ہے کہ اس عدت کے بعد خدا (صلح و مصالحت کی) کوئی نئی بات ہی پیدا کردے۔ (اور طلاق تک نوبت ہی نہ پہنچے)۔ ① (تک۔۲:۲۸:۱۷) پھر جب وہ عدت ختم ہو جائے تو حسن سلوک سے تم ان عورتوں کو رکھ لو یا حسن سلوک سے روانہ کردو اور اپنے میں سے دو معتبر (منصف مزاج) شخص بطور گواہ بنالو اور خدا کو پیش نظر رکھکر شہادت قائم کرو۔ خدا یہ نصیحت ان لوگوں کو دیتا ہے جو اللہ اور روز جزا و سزا پر ایمان لے آئے ہیں اور جو خدا سے ڈرتا رہتا ہے خدا اس کے لئے کسی مشکل سے نکل جانے کا سامان پیدا کردیتا ہے۔ ② (تک۔۲:۲۸:۱۷)

Marfat.com

وَّ يَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ۭ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ۭ
اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ ۭ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا ③ وَالّٰۗـِٔيْ يَىِٕسْنَ
مِنَ الْمَحِيْضِ مِنْ نِّسَاۗىِٕكُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ ۙ وَّالّٰۗـِٔيْ
لَمْ يَحِضْنَ ۭ وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۭ وَمَنْ
يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ اَمْرِهٖ يُسْرًا ④ ذٰلِكَ اَمْرُ اللّٰهِ اَنْزَلَهٗٓ
اِلَيْكُمْ ۭ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُعْظِمْ لَهٗٓ اَجْرًا ⑤
اَسْكِنُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِّنْ وُّجْدِكُمْ وَلَا تُضَاۗرُّوْهُنَّ لِتُضَيِّقُوْا
عَلَيْهِنَّ ۭ وَاِنْ كُنَّ اُولَاتِ حَمْلٍ فَاَنْفِقُوْا عَلَيْهِنَّ حَتّٰى يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۚ فَاِنْ
اَرْضَعْنَ لَكُمْ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ۚ وَاْتَمِرُوْا بَيْنَكُمْ بِمَعْرُوْفٍ ۚ وَاِنْ
تَعَاسَرْتُمْ فَسَتُرْضِعُ لَهٗٓ اُخْرٰى ⑥

اور اس کو وہاں سے آسانی عطا کرتا ہے جہاں سے اس کا اندازہ نہیں ہوتا اور جو خدا کے فیصلوں پر بھروسہ کرتا ہے اس کے لئے خدا کافی ہے (تک ۔۲:۴:۱۷) خدا اپنے کام کو (جو وہ کرنا چاہتا ہے) پورا کر دیتا ہے۔ خدا نے ہر چیز کا اندازہ مقرر کر رکھا ہے۔ ③ (ف) اگر تمہاری عورتوں کو جن کے حمل کے متعلق تمہیں شک ہے حیض نہ آیا ہو تو ان کی عدت تین ماہ ہے اور ان کی بھی جن کو ابھی سرے سے حیض ہی نہ آیا ہو۔ لیکن حمل والی عورتوں کی عدت اس وقت تک ہے کہ بچہ پیدا نہ ہو اور خدا سے ڈرنے والے شخص کی مشکلیں خدا آسان کر دے گا۔ ④ (تک ۔۲:۴:۱۷) یہ خدا کے حکم ہیں جو خدا نے تم پر نازل کئے ہیں اور جو خدا سے ڈرے گا وہ اس سے اس کے گناہ دور کر دے گا اور اسے اجر عظیم بخشے گا۔ ⑤ (ف) ان عورتوں کو اپنی طاقت کے مطابق وہیں رکھو جہاں تم خود رہتے ہو انہیں تنگ کرنے کیلئے دکھ نہ دو اور اگر وہ حاملہ ہوں تو بچہ پیدا ہونے تک ان کے کھانے پینے کا خرچ برداشت کرو۔ پھر اگر وہ دودھ بھی پلائیں تو ان کو اجرت دو اور صلح صفائی سے باہمی مشورہ کر لو اور اگر ایک دوسرے سے اجرت کے بارے میں تنگی کرتے ہو تو کوئی دوسری عورت دودھ پلائے۔ ⑥ (تک ۔۲:۴:۱۷)

Marfat.com

لِيُنْفِقْ ذُوْ سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهٖ ؕ وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهٗ فَلْيُنْفِقْ مِمَّآ اٰتٰىهُ
اللّٰهُ ؕ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا مَآ اٰتٰىهَا ؕ سَيَجْعَلُ اللّٰهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُّسْرًا ۝٧ ع ۱
وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ عَتَتْ عَنْ اَمْرِ رَبِّهَا وَرُسُلِهٖ فَحَاسَبْنٰهَا حِسَابًا شَدِيْدًا
وَّعَذَّبْنٰهَا عَذَابًا نُّكْرًا ۝٨ فَذَاقَتْ وَبَالَ اَمْرِهَا وَكَانَ عَاقِبَةُ اَمْرِهَا
خُسْرًا ۝٩ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ۙ فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰۤاُولِي
الْاَلْبَابِ ۛۚ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۛۚ قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكُمْ ذِكْرًا ۝١٠ رَّسُوْلًا مع ۱۴
يَّتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ مُبَيِّنٰتٍ لِّيُخْرِجَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا
الصّٰلِحٰتِ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ وَمَنْ يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ وَيَعْمَلْ
صَالِحًا يُّدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ
اَبَدًا ؕ قَدْ اَحْسَنَ اللّٰهُ لَهٗ رِزْقًا ۝١١

صاحب وسعت کو اپنی وسعت کے مطابق خرچ کرنا چاہئے اور جس کے رزق میں تنگی ہو وہ جتنا خدا نے اس کو دیا ہے اس کو موافق خرچ کرے۔ اللہ کسی تنفس کو تکلیف نہیں دیتا مگر اس کی جو اس کو دے رکھا ہے (تذ۔۲:۱۵۸) خدا عنقریب تنگی کے بعد کشائش بخشے گا۔ ۝٧ (ف) کتنی ہی بستیاں ہیں جو خدا کی ''نافرمان'' ہوگئیں پھر ہم نے ان سے سخت محاسبہ کیا اور درد ناک عذاب دیا۔ ۝٨ (تک۔۲:۱۷۵) پھر اس بستی نے اپنے کئے کا وبال چکھ لیا اور انجام گھاٹا ہی گھاٹا رہا۔ ۝٩ (تک۔۲:۱۷۵) خدا نے ان کے لئے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے۔ (ف) تو اے عقل والو! جو ایمان لا چکے ہو اللہ سے ڈرتے رہو۔ ہم نے بے شک تم پر رسول کی صورت میں عبرت نازل کر دی ہے۔ ۝١٠ (تک۔۲:۱۷۵) جو خدا کے روشن احکام تم پر تم کو گمراہی کی ظلمتوں سے ہدایت کی روشنیوں میں نکالنے کی خاطر پڑھتا ہے اور جو شخص ایمان لا کر مناسب اعمال کرتا رہا خدا اس کو ان سرسبز باغوں میں داخل کرے گا جن کے میدانوں میں دریا بہہ رہے ہونگے تا کہ اس کو ہمیشہ ہمیشہ کی فارغ البالی عطا کرے۔ ۝١١ (تک۔۲:۱۷۵)

اَللّٰهُ الَّذِىۡ خَلَقَ سَبۡعَ سَمٰوٰتٍ وَّمِنَ الۡاَرۡضِ مِثۡلَهُنَّ ؕ يَتَنَزَّلُ
الۡاَمۡرُ بَيۡنَهُنَّ لِتَعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ
قَدۡ اَحَاطَ بِكُلِّ شَىۡءٍ عِلۡمًا ⑫ ع ۲ ۱۸

اٰياتها ۱۲ — ۶۶ سُوۡرَةُ التَّحۡرِيۡمِ مَدَنِيَّةٌ ۱۰۹ — رکوعاتها ۲

ترجمہ المشرقی: ۱۲ آیات

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

يٰۤاَيُّهَا النَّبِىُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَاۤ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ‌ۚ تَبۡتَغِىۡ مَرۡضَاتَ اَزۡوَاجِكَ‌ؕ
وَاللّٰهُ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ① قَدۡ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمۡ تَحِلَّةَ اَيۡمَانِكُمۡ‌ۚ وَاللّٰهُ
مَوۡلٰٮكُمۡ‌ۚ وَهُوَ الۡعَلِيۡمُ الۡحَكِيۡمُ ② وَاِذۡ اَسَرَّ النَّبِىُّ اِلٰى بَعۡضِ
اَزۡوَاجِهٖ حَدِيۡثًا‌ۚ فَلَمَّا نَـبَّاَتۡ بِهٖ وَاَظۡهَرَهُ اللّٰهُ عَلَيۡهِ عَرَّفَ بَعۡضَهٗ
وَاَعۡرَضَ عَنۡۢ بَعۡضٍ‌ۚ فَلَمَّا نَـبَّاَهَا بِهٖ قَالَتۡ مَنۡ اَنۡۢبَاَكَ هٰذَا‌ؕ قَالَ
نَـبَّاَنِىَ الۡعَلِيۡمُ الۡخَبِيۡرُ ③

سوچو! کہ خداوہ ہے جس نے سات آسمان اور سات ہی زمینیں پیدا کیں (تک۔۲:۱۷۵) ان میں (خدا کے) حکم اترتے رہتے ہیں۔ (ف) تاکہ تم کو علم ہو جائے کہ خدا ہر شے پر قدرت رکھتا ہے اور اس کے علم نے سب اشیاء پر احاطہ کر رکھا ہے۔⑫ (تک۔۲:۱۷۵)

....

اے نبی ﷺ! اللہ نے جو تمہارے لئے حلال کیا اس کو کیوں حرام کرتے ہو تم اپنی بیویوں کی خوشی چاہتے ہو اور اللہ بڑا بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔① (تک۔۲:۳۷۳) مسلمانو! خدا نے ایسی (ناجائز) قسموں کا کفارہ دے کر توڑ دینا تم پر فرض کر دیا ہے (کیونکہ ان باتوں کے کرنے سے دین میں فساد کی صورت پیدا ہو جاتی ہے) اور وہ خدا تم سب کا آقا ہے اور بڑا صاحب علم و حکمت ہے۔② (تک۔۲:۲۶۵) (اس واقعہ کا ایک حصہ یہ ہے کہ) رسول نے کوئی بات اپنی ایک بیوی کو خفیہ طور پر کہی اور وہ بات اس نے (ناحق) دوسری بیوی پر ظاہر کر دی اور جب خدا نے نبی کو اس کا علم دیا تو اس نے بھی اس بات کے کچھ حصے کو تسلیم کیا اور کچھ حصے کو بتانے سے انکار کر دیا پھر جب رسول نے اس بیوی سے راز فاش کرنے کی شکایت کی تو اس نے پوچھا کہ اے رسول! تم کو کس نے اس بات کی خبر دی (کہ میں نے تمہارا راز فاش کر دیا ہے) تو رسول نے کہا کہ مجھے تو خدائے علیم و خبیر نے بتایا تھا۔③ (تک۔۲:۲۶۵)

إِن تَتُوبَا إِلَى اللَّهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا ۖ وَإِن تَظَاهَرَا عَلَيْهِ فَإِنَّ
اللَّهَ هُوَ مَوْلَاهُ وَجِبْرِيلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ ۖ وَالْمَلَائِكَةُ بَعْدَ ذَٰلِكَ
ظَهِيرٌ ④ عَسَىٰ رَبُّهُ إِن طَلَّقَكُنَّ أَن يُبْدِلَهُ أَزْوَاجًا خَيْرًا مِّنكُنَّ
مُسْلِمَاتٍ مُّؤْمِنَاتٍ قَانِتَاتٍ تَائِبَاتٍ عَابِدَاتٍ سَائِحَاتٍ ثَيِّبَاتٍ وَأَبْكَارًا ⑤
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَقُودُهَا النَّاسُ
وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلَائِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُونَ اللَّهَ مَا أَمَرَهُمْ
وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ ⑥ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ كَفَرُوا لَا تَعْتَذِرُوا الْيَوْمَ ۖ
إِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ⑦ ع ۷ ۱۹

(رسول کو ان الجھنوں میں ڈال کر ان کو رنج دینا کسی طور پر درست نہ تھا اس لئے اے بیویو!) اگر تم دونوں خدا سے توبہ کرو (تو تمہارے لئے لازم ہے کیونکہ) تم دونوں کے دلوں نے کجروی کی ہے اور اگر تم دونو نبی کے خلاف ہونے میں ایک دوسرے سے تعاون کرو گی (تو کچھ پروا نہیں کیونکہ) خدا درحقیقت رسول کا مولا ہے اور اس کے علاوہ جبرئیل اور ایماندار لوگ اور فرشتے بھی اس کے ساتھی ہیں (جو اس کی مدد کرینگے اور تمہاری کارستانیوں کو مات کر دینگے)۔ ④ (تک ۔۲:۲۶۵) خدا سے کچھ بعید نہیں کہ اگر رسول نے تم سب بیویوں کو طلاق دے دی کہ وہ تمہاری جگہ تم سے بہتر فرمانبردار، ایمانوالی، صبر کرنے والی، توبہ کرنے والی، خدا کی ملازمت اختیار کرنے والی اور راہ خدا میں سفر کرنے والی بیوہ اور کنواری دونوں قسم کی عورتیں مہیا کر دے۔ ⑤ (تک ۔۲:۲۶۵) اے ایمان والو! عمدہ عمل کر کے اپنی جانوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن خود وہ لوگ ہیں جو بدکاریاں کرتے ہیں بلکہ وہ قسی القلب انسان ہیں جو پتھروں کی طرح سخت ہیں۔ اس جہنم کی آگ پر بڑے بڑے سخت اور قوی ہیکل فرشتے مقرر ہیں (جو مجرموں کو آگ کا عذاب پوری طرح سے دیتے ہیں) خدا کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے اور جو کچھ حکم دیا جاتا ہے وہ (فی الفور) بجا لاتے ہیں۔ ⑥ (تک ۔۲:۲۶۶) اے منکرین دین! (تمہارے لئے عذاب کا وقت آپہنچا ہے اس لئے) آج بہانے نہ بناؤ کیونکہ تم کو اسی کا بدلہ دیا جا رہا ہے جو تم کیا کرتے تھے۔ ⑦ (تک ۔۲:۲۶۶)

Marfat.com

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا تُوۡبُوۡۤا اِلَى اللّٰهِ تَوۡبَةً نَّصُوۡحًا ؕ عَسٰى رَبُّكُمۡ اَنۡ
يُّكَفِّرَ عَنۡكُمۡ سَيِّاٰتِكُمۡ وَيُدۡخِلَكُمۡ جَنّٰتٍ تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا
الۡاَنۡهٰرُ ۙ يَوۡمَ لَا يُخۡزِى اللّٰهُ النَّبِىَّ وَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا مَعَهٗ ۚ نُوۡرُهُمۡ
يَسۡعٰى بَيۡنَ اَيۡدِيۡهِمۡ وَبِاَيۡمَانِهِمۡ يَقُوۡلُوۡنَ رَبَّنَاۤ اَتۡمِمۡ لَنَا نُوۡرَنَا
وَاغۡفِرۡ لَنَا ۚ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ ۞ ٨ يٰۤاَيُّهَا النَّبِىُّ جَاهِدِ الۡكُفَّارَ
وَالۡمُنٰفِقِيۡنَ وَاغۡلُظۡ عَلَيۡهِمۡ ؕ وَمَاۡوٰهُمۡ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئۡسَ الۡمَصِيۡرُ ۞ ٩
ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيۡنَ كَفَرُوا امۡرَاَتَ نُوۡحٍ وَّامۡرَاَتَ لُوۡطٍ ؕ كَانَتَا تَحۡتَ
عَبۡدَيۡنِ مِنۡ عِبَادِنَا صَالِحَيۡنِ فَخَانَتٰهُمَا فَلَمۡ يُغۡنِيَا عَنۡهُمَا مِنَ
اللّٰهِ شَيۡـئًا وَّقِيۡلَ ادۡخُلَا النَّارَ مَعَ الدّٰخِلِيۡنَ ۞ ١٠

اے ایمان والو! خدا کی طرف لوٹ آؤ اس طرح کا لوٹنا جو بڑا نصیحت دینے والا لوٹنا ہے (تَوۡبَةً نَّصُوۡحًا) قریب ہے کہ تمہیں تمہارا پروردگار تمہاری اجتماعی بدحالیاں دور کر کے تم کو ایسے سرسبز اور شاداب باغوں میں داخل کر دے جن کے نیچے بڑے بڑے دریا بہہ رہے ہونگے اور یہ وہ دن ہوگا کہ خدا اپنے نبی کو اور اس کے ایمان والے ساتھیوں کو رسوا نہ کرے گا بلکہ ان کا نور ان کے آگے آگے اور ان کے دائیں طرف دوڑ رہا ہوگا اور وہ (بزبان حال) پکارینگے کہ اے پروردگار! تو اس نور کو ہم پر پورا کر دے اور ہماری درماندگیوں سے درگزر کر کیونکہ تو ہر شے پر قادر ہے۔ ⑧ (تک ۔ ۲:۲۶۶) اے نبی! تو کفار اور منافقیں سے جہاد بالسیف کر اور ان پر سخت ہو جا ان کا ٹھکانا تو جہنم ہے اور وہ بہت ہی برا ٹھکانا ہے۔ ⑨ (تک ۔ ۲:۲۶۶) اللہ تمہیں کافر اور منکر لوگوں کی مثال نوحؑ اور لوطؑ کی بیویوں کی دیتا ہے جو ہمارے بندوں میں سے دو نیک بندوں کے ماتحت تھیں۔ ان دونوں نے اپنے خاوندوں سے خیانت کی تو دونوں خدا کے بارے میں اپنے خاوندوں کے کام کچھ نہ آئیں بالآخر ہم نے دونوں کو حکم دیا (اور جہنم والوں کیساتھ) آگ میں داخل ہو جاؤ۔ ⑩ (تک ۔ ۲:۲۶۶:۲۶۷)

وقف لازم
وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا امْرَاَتَ فِرْعَوْنَ ۘ اِذْ قَالَتْ رَبِّ
ابْنِ لِيْ عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِيْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهٖ
وَنَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۙ﴿۱۱﴾ وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرٰنَ الَّتِيْٓ اَحْصَنَتْ
فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهِ مِنْ رُّوْحِنَا وَصَدَّقَتْ بِكَلِمٰتِ رَبِّهَا وَكُتُبِهٖ
وَكَانَتْ مِنَ الْقٰنِتِيْنَ ؏ ﴿۱۲﴾
ع ۲۰

(اسی طرح) خدا تمہیں ایماندار لوگوں کی مثال فرعون کی بیوی (آسیہ) کی دیتا ہے جبکہ (خدا پر ایمان لے آنے کی وجہ سے فرعون نے اس کو طرح طرح کے عذاب دیئے اور) اس نے کہا کہ اے میرے پروردگار تو میرے لئے اپنے پاس جنت میں ایک گھر بنا دے (تاکہ میں اس میں آرام سے رہوں) اور مجھ کو (میرے خاوند) فرعون (کے مظالم) اور اس کی بدکرداریوں سے نجات دے اور مجھے ظالم قوم سے نجات دے۔ ⑪ (تک۔۲:۲۶۸) (خدا اسی طرح نیک کردار لوگوں کی مثال) مریمؑ بنت عمران (کی دیتا ہے) جس نے تمام عمر اپنی شرمگاہ کو محفوظ رکھا۔ پھر (آخر) ہم نے اسی کی شرمگاہ میں اپنی روح پھونک دی (تاکہ حضرت عیسیٰ بن باپ پیدا ہوں) اور (وہ عظیم الشان عورت اس قدر نکوکردار تھی کہ) اس نے رب ذوالجلال کے کلمات کو عمل کے ذریعہ سچ کر دکھایا تھا۔ اور خدا کی کتابوں کی عملی طور پر مصدق تھی اور خدا کے (انتہائی طور پر) فرمانبردار بندوں میں سے تھی۔ ⑫ (تک۔۲:۲۶۷)

Marfat.com

آیاتها ۳۰ | ۶۷ سُورَةُ المُلْكِ مَكِّيَّةٌ ۷۷ | رکوعاتها ۲

ترجمہ المشرقیؒ: ۹ آیات | ترجمہ مولانا جالندھریؒ: ۲۱ آیات

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ ۡ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرُ ۙ ① الَّذِيْ خَلَقَ
الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفُوْرُ ۙ ②
الَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ؕ مَا تَرٰى فِيْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ ؕ فَارْجِعِ
الْبَصَرَ ۙ هَلْ تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍ ③ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ اِلَيْكَ
الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِيْرٌ ④ وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ
وَجَعَلْنٰهَا رُجُوْمًا لِّلشَّيٰطِيْنِ وَاَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابَ السَّعِيْرِ ⑤ وَلِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا
بِرَبِّهِمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ⑥

وہ (بے مثال) شخصیت برکتوں اور فضیلتوں کا سرچشمہ ہے جس کے ہاتھ میں کائنات فطرت کی پوری حکومت ہے اور وہ ہر شے پر (کامل) اختیار رکھتا ہے۔ اور جس سے جو مناسب سمجھتا ہے کام لیتا ہے۔ ① (تک۔۱:۲۲۳) وہ وہ (برگزیدہ) ہستی ہے جس نے (اس بیکراں صحیفہ فطرت میں اپنے مکمل طور پر مختار ہونے کے باعث ایک انتہائی طور پر انوکھی اور باقی کائنات کو انتہائی طور پر عاجز اور اس کا مطیع کر دینے والی تجویز کی ہے اور وہ تجویز یہ ہے کہ اس نے) موت اور حیات کو پیدا کیا اور وہ اس لئے کہ تم انسانوں کا امتحان کرے کہ تم میں سے کون ازروئے عمل بہترین ہے۔ (گویا جو قوم بہترین عمل کرے اسکا غلبہ روئے زمین پر برقرار رکھ کر اس کو زندہ رکھے اور جس قوم کا عمل ناقص ہو اس کو ہلاک کر دے) اور وہ خدائے پاک انتہائی طور پر (قوموں کے چھوٹے گناہوں کی) پردہ پوشی (بھی) کرنے والا ہے۔ ② (تک۔۱:۲۲۳۔۳۲۴) وہ (وہ عظیم الشان خالق) ہے جس نے ایک دوسرے کے اوپر (طبقوں کے طور پر) سات آسمان پیدا کر دیئے۔ تو اس انتہائی طور پر رحم کرنے والے خدا کی پیدائش میں کوئی فرق یا کسر نہیں دیکھے گا۔ ہاں تو پھر مڑ کر نگاہ کر۔ کیا تو (اس حیرت انگیز صنعت میں) کوئی نقص دیکھتا ہے۔ ③ (تک۔۱:۲۲۴) (نہیں) ایک دفعہ اور نگاہ کر لے تو کوئی رخنہ دیکھتا ہے؟ (نہیں نہیں) پھر (ایک بار نہیں بلکہ دوبار) اپنی آنکھ کو (نظارے کیلئے) واپس کر۔ تیری آنکھ تیری طرف ناکام اور خستہ ہو کر واپس آجائیگی! ④ (تک۔۱:۲۲۴) اور ہم نے قریب کے آسمان کو (تاروں کے) چراغوں سے زینت دی اور ان کو شیطان کے مارنے کا آلہ بنایا اور ان کے لئے دہکتی آگ کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ ⑤ (ف) جو قومیں خدا کی منکر ہیں یا دوسرے الفاظ میں خدا کے قانون پر عمل نہیں کرتیں ان کو اس دنیا اور آخرت میں عذاب جہنم ہے۔ (تک۔۱:۲۲۴) اور وہ بہت برا ٹھکانا ہے۔ ⑥ (ف)

Marfat.com

إِذَآ أُلْقُوا فِيهَا سَمِعُوا لَهَا شَهِيقًا وَّهِيَ تَفُورُ ⑦ تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ ۖ
كُلَّمَآ أُلْقِيَ فِيهَا فَوْجٌ سَأَلَهُمْ خَزَنَتُهَآ أَلَمْ يَأْتِكُمْ نَذِيرٌ ⑧ قَالُوا بَلٰى قَدْ
جَآءَنَا نَذِيرٌ ۙ فَكَذَّبْنَا وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ ۚ إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا فِي
ضَلٰلٍ كَبِيرٍ ⑨ وَقَالُوا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ أَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِيٓ أَصْحٰبِ السَّعِيرِ ⑩
فَاعْتَرَفُوا بِذَنْبِهِمْ ۚ فَسُحْقًا لِّأَصْحٰبِ السَّعِيرِ ⑪ إِنَّ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ
بِالْغَيْبِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّأَجْرٌ كَبِيرٌ ⑫ وَأَسِرُّوا قَوْلَكُمْ أَوِ اجْهَرُوا بِهٖ ۖ إِنَّهٗ
عَلِيمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُورِ ⑬ أَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ ۖ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ ⑭ ع
هُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ ذَلُولًا فَامْشُوا فِي مَنَاكِبِهَا وَكُلُوا مِنْ
رِّزْقِهٖ ۖ وَإِلَيْهِ النُّشُورُ ⑮ ءَأَمِنْتُمْ مَّنْ فِي السَّمَآءِ أَنْ يَّخْسِفَ بِكُمُ الْأَرْضَ
فَإِذَا هِيَ تَمُورُ ⑯

جب وہ اس میں ڈالے جائیں گے تو اس کا چیخنا چلانا سنیں گے اور وہ جوش مار رہی ہوگی۔ ⑦ (ف) گویا مارے جوش کے پھٹ پڑے گی۔ جب اس میں ان کی کوئی جماعت ڈالی جائے گی تو دوزخ کے داروغہ ان سے پوچھیں گے کیا تمہارے پاس کوئی ہدایت کرنے والا نہیں آیا تھا۔ ⑧ (ف) وہ کہیں گے کیوں نہیں ضرور ہمارے پاس ہدایت کرنے والا آیا تھا لیکن ہم نے اس کو جھٹلا دیا اور کہا کہ خدا نے تو کوئی چیز نازل نہیں کی تم تو بڑی غلطی میں (پڑے ہوئے) ہو۔ ⑨ (ف) یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے کانوں اور ذہنوں کا استعمال نہیں کرتے گویا نہیں دیکھتے کہ اس صحیفہ کائنات میں اقوام کی بہتری کی بنیاد اطاعت قانون خدا پر ہے اس لئے جہنم واصل ہوتی ہیں۔ ⑩ (تک۔۱:۲۲۴) پس وہ اپنے گناہ کا اقرار کرلیں گے۔ سو دوزخیوں کے لئے (رحمت خدا سے) دوری ہے۔ ⑪ (ف) (اور) جو لوگ بن دیکھے اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں ان کیلئے بخشش اور اجر عظیم ہے۔ ⑫ (ف) اور تم (لوگ) بات پوشیدہ کہو یا ظاہر وہ دل کے بھیدوں تک سے واقف ہے۔ ⑬ (ف) (ارے کیا یہ ممکن ہے کہ) وہ نہ جانے جس نے پیدا کیا اور وہ خدائے عظیم تو انتہائی طور پر باریک بین (اللطیف) اور کامل طور پر باخبر ہے۔ ⑭ (تذ۔۲:۱۴) لوگو! وہ منعم حقیقی ہے جس نے زمین کو تمہارے لئے میدان کردیا ہے کہ تم اس کے اطراف واکناف میں دل کھول کر پھرو' خدا کے عجیب وغریب اعمال کا بچشم خود مشاہدہ کرو اور اس کا رزق کھاؤ' ترقی اور آسودگی کے بام بلند پر چڑھو' لیکن اس بات کو یاد رکھو کہ تم نے ایک نہ ایک دن اس کے حضور میں کھڑے ہو کر اپنے اعمال کی جواب دہی کرنی ہے۔ ⑮ (تذ۔۱:۲۹۔۳۰) کیا تم اس سے جو آسمان میں ہے بے خوف ہو کہ تم کو زمین میں دھسا دے اور وہ اس وقت حرکت کرنے لگے۔ ⑯ (ف)

اَمۡ اَمِنۡتُمۡ مَّنۡ فِی السَّمَآءِ اَنۡ یُّرۡسِلَ عَلَیۡکُمۡ حَاصِبًا ؕ فَسَتَعۡلَمُوۡنَ کَیۡفَ نَذِیۡرِ ﴿۱۷﴾
وَ لَقَدۡ کَذَّبَ الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِہِمۡ فَکَیۡفَ کَانَ نَکِیۡرِ ﴿۱۸﴾ اَوَ لَمۡ یَرَوۡا اِلَی
الطَّیۡرِ فَوۡقَہُمۡ صٰٓفّٰتٍ وَّ یَقۡبِضۡنَ ؕؔ مَا یُمۡسِکُہُنَّ اِلَّا الرَّحۡمٰنُ ؕ اِنَّہٗ بِکُلِّ شَیۡءٍۭ
بَصِیۡرٌ ﴿۱۹﴾ اَمَّنۡ ہٰذَا الَّذِیۡ ہُوَ جُنۡدٌ لَّکُمۡ یَنۡصُرُکُمۡ مِّنۡ دُوۡنِ الرَّحۡمٰنِ ؕ اِنِ
الۡکٰفِرُوۡنَ اِلَّا فِیۡ غُرُوۡرٍ ﴿ۚ۲۰﴾ اَمَّنۡ ہٰذَا الَّذِیۡ یَرۡزُقُکُمۡ اِنۡ اَمۡسَکَ رِزۡقَہٗ ۚ بَلۡ
لَّجُّوۡا فِیۡ عُتُوٍّ وَّ نُفُوۡرٍ ﴿۲۱﴾ اَفَمَنۡ یَّمۡشِیۡ مُکِبًّا عَلٰی وَجۡہِہٖۤ اَہۡدٰۤی اَمَّنۡ یَّمۡشِیۡ
سَوِیًّا عَلٰی صِرَاطٍ مُّسۡتَقِیۡمٍ ﴿۲۲﴾ قُلۡ ہُوَ الَّذِیۡۤ اَنۡشَاَکُمۡ وَ جَعَلَ لَکُمُ السَّمۡعَ
وَ الۡاَبۡصَارَ وَ الۡاَفۡـِٕدَۃَ ؕ قَلِیۡلًا مَّا تَشۡکُرُوۡنَ ﴿۲۳﴾

وقف لازم / وقف غفران / وقف منزل

کیا تم اس سے جو آسمان میں ہے نڈر ہو کہ تم پر کنکر بھری ہوا چھوڑ دے۔ سو تم عنقریب جان لو گے کہ میرا ڈرانا کیسا ہے۔ ﴿۱۷﴾ (ف) اور جو لوگ ان سے پہلے تھے انہوں نے بھی جھٹلایا تھا۔ سو (دیکھ لو کہ) میرا عذاب کیسا ہے۔ ﴿۱۸﴾ (ف) کیا انہوں نے اپنے سروں پر اڑتے جانوروں کو نہیں دیکھا جو پروں کو پھیلاتے رہتے ہیں اور ان کو سکیڑ بھی لیتے ہیں خدا کے سوا انہیں کوئی تھام نہیں سکتا۔ بیشک وہ ہر چیز کو دیکھ رہا ہے۔ ﴿۱۹﴾ (ف) بھلا ایسا کون ہے جو تمہاری فوج ہو کر خدا کے سوا تمہاری مدد کر سکے۔ کافر تو دھوکے میں ہیں۔ ﴿۲۰﴾ (ف) بھلا اگر وہ اپنا رزق بند کر لے تو کون ہے جو تم کو رزق دے؟ لیکن یہ سرکشی اور نفرت میں پھنسے ہوئے ہیں۔ ﴿۲۱﴾ (ف) بھلا جو شخص چلتا ہوا منہ کے بل گر گر پڑتا ہو وہ سیدھے رستے پر ہے۔ یا وہ جو سیدھے رستے پر برابر چل رہا ہو۔ ﴿۲۲﴾ اے محمد ﷺ! کہہ دو کہ خدا وہ پاک ذات ہے جس نے تم کو نیست سے ہست کیا اور (سب سے بڑے احسان کی بات یہ ہے کہ) اس نے تمہیں کان اور آنکھیں اور ذہن عطا کئے (تا کہ تم کارخانہ قدرت کو بغور دیکھ کر اس نتیجے پر پہنچو کہ یہاں نافرمانی کی گنجائش ہرگز نہیں اور اس طرح عذاب خدا سے بچو لیکن افسوس ہے کہ) تم میری ان عظیم الشان نعمتوں کی بہت ہی کم قدر کرتے ہو۔ ﴿۲۳﴾[1] (تک۔ا:۲۲۴۔۲۲۵)

[1] سمع، بصر اور فواد انسان کے وہ اعضائے شریفہ ہیں جن کے ذریعے سے تمام علم حاصل ہوتا ہے ان نعمتوں کا ذکر کرنا اور اس کے بعد یہ شکایت کرنا کہ انسان ان کی کماحقہ قدر نہیں کرتا اس امر کی دلیل ہے کہ قرآن کریم کے بتائے ہوئے صراط مستقیم کی تمام بنیاد مشاہدے اور علم پر ہے، ظن وگمان پر نہیں یہ وہ عظیم الشان آیت ہے جس کی قدر قیمت اس سے واضح ہوتی ہے کہ انسان نے ہزارہا سال تک اٹکل پچو باتوں پر یقین کر کے قوموں کی قسمت بگاڑی اور جب ہزارہا سال کی گمراہی کے بعد یورپ نے علم کی ←

Marfat.com

قُلْ هُوَ الَّذِي ذَرَاَكُمْ فِي الْاَرْضِ وَاِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۲۴﴾ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا
الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۲۵﴾ قُلْ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ ۖ وَاِنَّمَآ اَنَا
نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۲۶﴾ فَلَمَّا رَاَوْهُ زُلْفَةً سِيْٓـَٔتْ وُجُوْهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَقِيْلَ
هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تَدَّعُوْنَ ﴿۲۷﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَهْلَكَنِيَ اللّٰهُ وَمَنْ مَّعِيَ
اَوْ رَحِمَنَا ۙ فَمَنْ يُّجِيْرُ الْكٰفِرِيْنَ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۲۸﴾ قُلْ هُوَ الرَّحْمٰنُ
اٰمَنَّا بِهٖ وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا ۚ فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۲۹﴾ قُلْ
اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَصْبَحَ مَآؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ يَّاْتِيْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِيْنٍ ﴿۳۰﴾ ع

کہہ دو کہ وہی ہے جس نے تم کو زمین میں پھیلایا اور اسی کے روبرو تم جمع کئے جاؤ گے۔ (۲۴)(ف) اور کافر کہتے ہیں کہ اگر تم سچے ہو تو یہ وعید کب (پورا) ہوگا۔ (۲۵)(ف) کہہ دو کہ اس کا علم خدا ہی کو ہے اور میں تو کھول کھول کر ڈر سنا دینے والا ہوں۔ (۲۶)(ف) سو جب وہ دیکھ لیں گے کہ وہ (وعدہ) قریب آ گیا تو کافروں کے منہ برے ہو جائیں گے کہ یہ وہی ہے جس کے تم خواستگار تھے۔ (۲۷)(ف) کہو کہ بھلا دیکھو تو کہ اگر خدا مجھ کو اور میرے ساتھیوں کو ہلاک کر دے یا ہم پر مہربانی کرے تو کون ہے جو کافروں کو دینے والے عذاب سے پناہ دے۔ (۲۸)(ف) کہہ دو کہ وہ جو (خدائے) رحمٰن (ہے) ہم اسی پر ایمان لائے اور اسی پر بھروسہ رکھتے ہیں تم کو جلد معلوم ہو جائے گا کہ صریح گمراہی میں کون پڑ رہا تھا۔ (۲۹)(ف) کہو کہ بھلا دیکھو تو اگر تمہارا پانی (جو تم پیتے ہو اور برتتے ہو) خشک ہو جائے تو (خدا کے سوا) کون ہے جو تمہارے لئے شیریں پانی کا چشمہ بہا لائے۔ (۲۹)(ف)

← وہی تعریف اختیار کی جو قرآن نے ایک ہزار سال پہلے دی تھی اور مشہور فلسفی بیکن نے اعلان کیا کہ علم وہی ہے جس کی تصدیق انسان کے کان، آنکھ اور ذہن کریں، باقی سب وہم و گمان ہے، تو اس وقت سے یورپ کا موجودہ عروج شروع ہوا جو اس وقت تک اس کو حاصل ہے!! فتدبر۔ (تک۔ا:۲۲۵)

Marfat.com

ایاتھا ۵۲　　۶۸ سُوْرَةُ الْقَلَمِ مَكِّيَّةٌ ۱۸　　رکوعاتھا ۲

ترجمہ المشرقیؒ: ۱۰ آیات　　بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ　　ترجمہ مولانا جالندھریؒ: ۴۲ آیات

نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ ۝۱ مَآ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ ۝۲ وَاِنَّ لَكَ
لَاَجْرًا غَيْرَ مَمْنُوْنٍ ۝۳ وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ۝۴ فَسَتُبْصِرُ وَيُبْصِرُوْنَ ۝۵
بِاَيِّكُمُ الْمَفْتُوْنُ ۝۶ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۖ وَهُوَ اَعْلَمُ
بِالْمُهْتَدِيْنَ ۝۷ فَلَا تُطِعِ الْمُكَذِّبِيْنَ ۝۸ وَدُّوْا لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُوْنَ ۝۹ وَلَا تُطِعْ
كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِيْنٍ ۝۱۰ هَمَّازٍ مَّشَّآءٍ بِنَمِيْمٍ ۝۱۱ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ ۝۱۲

تعارفی نوٹ: اس سورت میں پھر کافروں کو آنے والے عذاب سے سخت ترین الفاظ میں ڈرایا گیا ہے اور بتایا ہے کہ ان کا لگا لگایا باغ جس سے وہ پھل کی امید رکھتے ہیں' ان کے دیکھتے دیکھتے جلا کر راکھ کر دیا جائے گا اور پھر یہ آپس میں پچھتائیں گے کہ باغ اس لئے راکھ ہو گیا کہ ہم خدا کے آگے جھکتے نہ تھے۔ رسول صلعم کو تنبیہ کی گئی ہے کہ دیکھنا کافروں کے آگے نرم نہ پڑنا وہ تو یہی چاہتے ہیں کہ تم اسلام کے بارے میں اپنی شرائط کو نرم کر دو...... یہ بالآخر ذلیل ہوں گے اور تمام ہتھیار ڈال دیں گے...... الغرض اس سورت کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مقصود کافروں کا دل توڑنا اور مسلمانوں کو حوصلہ دلانا تھا۔ جونئی باتیں اس سورت میں رسول اور قرآن کے متعلق آئی ہیں...... "یعنی خدا کے فضل سے تم پاگل نہیں ہو جیسا کہ کافر تمہیں کہہ رہے ہیں اور خاطر جمع رکھو تم کو غیر منقطع اجرت تمہاری محنتوں کی ملے گی۔" دوسری نمایاں بات قرآن کے ﴿وما هو الا ذكر للعلمين﴾ کے الفاظ کے ہیں یعنی یہ کہ قرآن دنیا جہاں کی تمام مخلوق کے لئے ایک نصیحت اور عبرت ہے۔ (تک۔ا: ۱۲۵: ۱۲۶)

قلم کی قسم اور جو شے (اس سے) لوگ لکھتے ہیں۔ ① (حر: ۱: ۲۷) اے محمد ﷺ! تم اپنے پروردگار کے فضل و کرم سے پاگل نہیں ہو۔ (جیسا کہ اہل مکہ کہتے ہیں)۔ ② (تذ۔ا: ۲۱۸) اور خاطر جمع رکھو تم کو غیر منقطع اجرت تمہاری محنتوں کی ملے گی۔ ③ (تک۔ا: ۱۲۶) اور اخلاق تمہارے بہت (عالی) ہیں۔ ④ (ف) سو عنقریب تم بھی دیکھ لو گے اور یہ کافر بھی دیکھ لیں گے۔ ⑤ (ف) کہ تم میں سے کون دیوانہ ہے۔ ⑥ (ف) تمہارا پروردگار اس کو بھی خوب جانتا ہے جو اس کے رستے سے بھٹک گیا اور ان کو بھی خوب جانتا ہے جو سیدھے رستے پر چل رہے ہیں۔ ⑦ (ف) دیکھنا کافروں کے آگے نرم نہ پڑنا۔ ⑧ (تک۔ا: ۱۲۵) وہ تو یہی چاہتے ہیں کہ تم اسلام کے بارے میں اپنی شرائط کو نرم کر دو۔ (تک۔ا: ۱۲۵) تو یہ بھی نرم ہو جائیں گے۔ ⑨ (ف) اور کسی ایسے شخص کے کہنے میں نہ آجانا جو بہت قسمیں کھانے والا ذلیل اوقات ہے۔ ⑩ (ف) طعن آمیز اشارتیں کرنے والا چغلیاں لئے پھرنے والا۔ ⑪ (ف) مال میں بخل کرنے والا حد سے بڑھا ہوا بدکار۔ ⑫ (ف)

Marfat.com

عُتُلٍّ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِيْمٍ ۝١٣ اَنْ كَانَ ذَا مَالٍ وَّبَنِيْنَ ۝١٤ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا
قَالَ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝١٥ سَنَسِمُهٗ عَلَى الْخُرْطُوْمِ ۝١٦ اِنَّا بَلَوْنٰهُمْ كَمَا بَلَوْنَآ
اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اِذْ اَقْسَمُوْا لَيَصْرِمُنَّهَا مُصْبِحِيْنَ ۝١٧ وَلَا يَسْتَثْنُوْنَ ۝١٨ فَطَافَ
عَلَيْهَا طَآئِفٌ مِّنْ رَّبِّكَ وَهُمْ نَآئِمُوْنَ ۝١٩ فَاَصْبَحَتْ كَالصَّرِيْمِ ۝٢٠
فَتَنَادَوْا مُصْبِحِيْنَ ۝٢١ اَنِ اغْدُوْا عَلٰى حَرْثِكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰرِمِيْنَ ۝٢٢
فَانْطَلَقُوْا وَهُمْ يَتَخَافَتُوْنَ ۝٢٣ اَنْ لَّا يَدْخُلَنَّهَا الْيَوْمَ عَلَيْكُمْ مِّسْكِيْنٌ ۝٢٤
وَّغَدَوْا عَلٰى حَرْدٍ قٰدِرِيْنَ ۝٢٥ فَلَمَّا رَاَوْهَا قَالُوْٓا اِنَّا لَضَآلُّوْنَ ۝٢٦ بَلْ نَحْنُ
مَحْرُوْمُوْنَ ۝٢٧ قَالَ اَوْسَطُهُمْ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ لَوْلَا تُسَبِّحُوْنَ ۝٢٨ قَالُوْا سُبْحٰنَ
رَبِّنَآ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ۝٢٩ فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَلَاوَمُوْنَ ۝٣٠
قَالُوْا يٰوَيْلَنَآ اِنَّا كُنَّا طٰغِيْنَ ۝٣١

سخت خو اور اس کے علاوہ بدذات ہے۔ (۱۳) (ف) اس لئے کہ مال اور بیٹے رکھتا ہے۔ (۱۴) (ف) جب اس کو ہماری آیتیں پڑھ کر
سنائی جاتی ہیں تو کہتا ہے کہ یہ اگلے لوگوں کے افسانے ہیں۔ (۱۵) (ف) ہم عنقریب اس کی ناک پر داغ لگائیں گے۔ (۱۶) (ف) ہم
نے ان لوگوں کی اسی طرح آزمائش کی ہے جس طرح باغ والوں کی آزمائش کی تھی جب انہوں نے قسمیں کھا کھا کر کہا کہ صبح
ہوتے ہوتے ہم اس کا میوہ توڑ لیں گے۔ (۱۷) (ف) اور انشاء اللہ نہ کہا۔ (۱۸) (ف) سو ابھی وہ سو ہی رہے تھے کہ تمہارے پروردگار
کی طرف سے (رات ورات) اس پر ایک آفت پھر گئی۔ (۱۹) (ف) تو وہ ایسا ہو گیا جیسے کٹی ہوئی کھیتی۔ (۲۰) (ف) جب صبح ہوئی تو وہ
ایک دوسرے کو پکارنے لگے۔ (۲۱) (ف) کہ اگر تم کو کاٹنا ہے تو اپنی کھیتی پر سویرے ہی جا پہنچو۔ (۲۲) (ف) تو وہ چل پڑے اور آپس
میں چپکے چپکے کہتے جاتے تھے۔ (۲۳) (ف) کہ آج یہاں تمہارے پاس کوئی فقیر نہ آنے پائے۔ (۲۴) (ف) اور کوشش کے ساتھ
سویرے ہی جا پہنچے (گویا کھیتی پر) قادر (ہیں)۔ (۲۵) (ف) جب باغ کو دیکھا تو (ویران) کہنے لگے کہ ہم رستہ بھول گئے ہیں۔
(۲۶) (ف) نہیں بلکہ ہم (برگشتہ نصیب) بے نصیب ہیں۔ (۲۷) (ف) ایک جو ان میں فرزانہ تھا بولا کیا میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ تم
تسبیح کیوں نہیں کرتے؟ (۲۸) (ف) (تب) وہ کہنے لگے کہ ہمارا پروردگار پاک ہے بیشک ہم ہی قصوروار تھے۔ (۲۹) (ف) پھر لگے
ایک دوسرے کو رو در رو ملامت کرنے۔ (۳۰) (ف) کہنے لگے ہائے شامت ہم ہی حد سے بڑھ گئے تھے۔ (۳۱) (ف)

Marfat.com

عَسٰى رَبُّنَآ اَنْ يُّبْدِلَنَا خَيْرًا مِّنْهَآ اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا رٰغِبُوْنَ ۝۳۲ كَذٰلِكَ
الْعَذَابُ ؕ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝۳۳ اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ عِنْدَ
رَبِّهِمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝۳۴ اَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِيْنَ كَالْمُجْرِمِيْنَ ۝۳۵ مَا لَكُمْ
كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ۝۳۶ اَمْ لَكُمْ كِتٰبٌ فِيْهِ تَدْرُسُوْنَ ۝۳۷ اِنَّ لَكُمْ فِيْهِ لَمَا
تَخَيَّرُوْنَ ۝۳۸ اَمْ لَكُمْ اَيْمَانٌ عَلَيْنَا بَالِغَةٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۙ اِنَّ لَكُمْ لَمَا
تَحْكُمُوْنَ ۝۳۹ سَلْهُمْ اَيُّهُمْ بِذٰلِكَ زَعِيْمٌ ۝۴۰ اَمْ لَهُمْ شُرَكَآءُ ۚ فَلْيَاْتُوْا
بِشُرَكَآئِهِمْ اِنْ كَانُوْا صٰدِقِيْنَ ۝۴۱ يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَّيُدْعَوْنَ اِلَى
السُّجُوْدِ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ۝۴۲ خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ؕ وَقَدْ كَانُوْا
يُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ وَهُمْ سٰلِمُوْنَ ۝۴۳ فَذَرْنِيْ وَمَنْ يُّكَذِّبُ بِهٰذَا
الْحَدِيْثِ ؕ سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝۴۴

امید ہے کہ ہمارا پروردگار اس کے بدلے میں ہمیں اس سے بہتر باغ عنایت کرے ہم اپنے پروردگار کی طرف رجوع لاتے ہیں۔
۳۲ (ف) (دیکھو) عذاب یوں ہوتا ہے اور آخرت کا عذاب اس سے کہیں بڑھ کر ہے۔ کاش یہ لوگ جانتے ہوتے۔
۳۳ (ف) پرہیزگاروں کے لئے ان کے پروردگار کے ہاں نعمت کے باغ ہیں۔ ۳۴ (ف) کیا ہم فرمانبرداروں کو نافرمانوں کی طرح (نعمتوں سے محروم) کردینگے۔ ۳۵ (ف) تمہیں کیا ہوگیا ہے کیسی تجویزیں کرتے ہو؟ ۳۶ (ف) کیا تمہارے پاس کوئی کتاب ہے جس میں (یہ) پڑھتے ہو۔ ۳۷ (ف) کہ جو چیز تم پسند کرو گے وہ تم کو ضرور ملے گی۔ ۳۸ (ف) یا تم نے ہم سے قسمیں لے رکھی ہیں جو قیامت کے دن تک چلی جائیں گی کہ جس چیز کا تم حکم کرو گے وہ تمہارے لئے حاضر ہوگی۔ ۳۹ (ف) ان سے پوچھو کہ ان میں سے اس کا کون ذمہ لیتا ہے۔ ۴۰ (ف) کیا (اس قول میں) ان کے اور بھی شریک ہیں۔ اگر یہ سچے ہیں تو اپنے شریکوں کو سامنے کریں۔ ۴۱ (ف) جس دن پنڈلی سے کپڑا اٹھا دیا جائے گا اور کفار سجدے کیلئے بلائے جائیں گے تو سجدہ نہ کرسکیں گے۔
۴۲ (ف) ایک نہ ایک دن ان کی آنکھیں جھکی ہوئی ہونگی اور ان پر ذلت چھا رہی ہوگی۔ (تک-۱:۱۲۶) حالانکہ پہلے (اس وقت) سجدے کے لئے بلائے جاتے تھے جب کہ صحیح و سالم تھے۔ ۴۳ (ف) پس جو لوگ اس قرآن (کے بتائے ہوئے دستور العمل) کو مخول سمجھے ہوئے ہیں انہیں مجھ پر چھوڑ دو (میں خود نبٹ لونگا کیونکہ) ہم ان کو آہستہ آہستہ (ذلت کے) اس درجہ تک لے جائیں گے کہ ان کو خبر تک نہ ہوگی۔ ۴۴ (حد: ۲۲۱)

Marfat.com

وَأُمْلِي لَهُمْ ۚ إِنَّ كَيْدِي مَتِينٌ ﴿٤٥﴾ أَمْ تَسْأَلُهُمْ أَجْرًا فَهُمْ مِنْ مَغْرَمٍ مُثْقَلُونَ ﴿٤٦﴾
أَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُونَ ﴿٤٧﴾ فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تَكُنْ
كَصَاحِبِ الْحُوتِ إِذْ نَادَىٰ وَهُوَ مَكْظُومٌ ﴿٤٨﴾ لَوْلَا أَنْ تَدَارَكَهُ نِعْمَةٌ مِنْ
رَبِّهِ لَنُبِذَ بِالْعَرَاءِ وَهُوَ مَذْمُومٌ ﴿٤٩﴾ فَاجْتَبَاهُ رَبُّهُ فَجَعَلَهُ مِنَ الصَّالِحِينَ ﴿٥٠﴾
وَإِنْ يَكَادُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَيُزْلِقُونَكَ بِأَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ
وَيَقُولُونَ إِنَّهُ لَمَجْنُونٌ ﴿٥١﴾ وَمَا هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِلْعَالَمِينَ ﴿٥٢﴾

اور میں ان کو مہلت دیتا جاؤنگا (تاکہ خوب غفلت میں رہیں) کیونکہ میرا داؤ بیشک پکا داؤ ہے۔ ﴿۴۵﴾ (حد:۲۲۱) کیا تم ان سے صلہ مانگتے ہو کہ ان پر تاوان کا بوجھ پڑ رہا ہے۔ ﴿۴۶﴾ (ف) یا ان کے پاس غیب کی خبر ہے کہ (اسے) لکھتے جاتے ہیں۔ ﴿۴۷﴾ (ف) تو اپنے پروردگار کے حکم کے انتظار میں صبر کئے رہو اور مچھلی (کا لقمہ ہونے) والے (یونسؑ) کی طرح نہ ہونا کہ انہوں نے (خدا کو) پکارا اور وہ (غم و) غصے میں بھرے ہوئے تھے۔ ﴿۴۸﴾ (ف) اگر خدائے رحیم کا فضل و کرم ان کی دست گیری نہ کرتا تو برے حالوں چٹیل میدان میں پھینک دیئے ہوتے۔ (تذ۔ا:۲۱۲) اور ان کا حال ابتر ہو جاتا۔ ﴿۴۹﴾ (ف) پھر پروردگار نے ان کو برگزیدہ کر کے نیکو کاروں میں کر لیا۔ ﴿۵۰﴾ (ف) اور کافر جب یہ نصیحت (کی کتاب) سنتے ہیں تو یوں لگتے ہیں کہ تم کو اپنی نگاہوں سے پھسلا دیں گے اور کہتے ہیں کہ یہ تو دیوانہ ہے۔ ﴿۵۱﴾ (ف) قرآن دنیا جہان کی تمام مخلوق کے لئے ایک نصیحت اور عبرت ہے۔ ﴿۵۲﴾ (تک۔ا:۱۲۶)

ایاتہا ۵۲ | ۶۹ سورۃ الحاقۃ مکیۃ ۳۸ | رکوعاتہا ۲

ترجمہ المشرقی: ۶ آیات | بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ | ترجمہ مولانا جالندھری: ۴۶ آیات

الْحَاقَّةُ ﴿١﴾ مَا الْحَاقَّةُ ﴿٢﴾ وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْحَاقَّةُ ﴿٣﴾

سچ مچ ہونے والی۔ ﴿۱﴾ (ف) وہ سچ مچ ہونے والی کیا ہے؟ ﴿۲﴾ (ف) اور تم کو کیا معلوم ہے کہ سچ مچ ہونے والی کیا ہے؟ ﴿۳﴾ (ف)

كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ وَعَادٌۢ بِالْقَارِعَةِ ﴿۴﴾ فَاَمَّا ثَمُوْدُ فَاُهْلِكُوْا بِالطَّاغِيَةِ ﴿۵﴾ وَاَمَّا
عَادٌ فَاُهْلِكُوْا بِرِيْحٍ صَرْصَرٍ عَاتِيَةٍ ﴿۶﴾ سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَّثَمٰنِيَةَ
اَيَّامٍ حُسُوْمًا فَتَرَى الْقَوْمَ فِيْهَا صَرْعٰى كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ ﴿۷﴾
فَهَلْ تَرٰى لَهُمْ مِّنْۢ بَاقِيَةٍ ﴿۸﴾ وَجَآءَ فِرْعَوْنُ وَمَنْ قَبْلَهٗ وَالْمُؤْتَفِكٰتُ
بِالْخَاطِئَةِ ﴿۹﴾ فَعَصَوْا رَسُوْلَ رَبِّهِمْ فَاَخَذَهُمْ اَخْذَةً رَّابِيَةً ﴿۱۰﴾ اِنَّا لَمَّا طَغَا الْمَآءُ
حَمَلْنٰكُمْ فِي الْجَارِيَةِ ﴿۱۱﴾ لِنَجْعَلَهَا لَكُمْ تَذْكِرَةً وَّتَعِيَهَآ اُذُنٌ وَّاعِيَةٌ ﴿۱۲﴾
فَاِذَا نُفِخَ فِي الصُّوْرِ نَفْخَةٌ وَّاحِدَةٌ ﴿۱۳﴾ وَّحُمِلَتِ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُكَّتَا
دَكَّةً وَّاحِدَةً ﴿۱۴﴾ فَيَوْمَئِذٍ وَّقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ﴿۱۵﴾ وَانْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَهِيَ يَوْمَئِذٍ
وَّاهِيَةٌ ﴿۱۶﴾ وَّالْمَلَكُ عَلٰٓى اَرْجَآئِهَا ۚ وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ
ثَمٰنِيَةٌ ﴿۱۷﴾ يَوْمَئِذٍ تُعْرَضُوْنَ لَا تَخْفٰى مِنْكُمْ خَافِيَةٌ ﴿۱۸﴾

(وہی) کھڑ کھڑانے والی (جس) کو ثمود و عاد (دونوں) نے جھٹلایا۔ ﴿۴﴾ (ف) سو ثمود تو کڑک سے ہلاک کر دیئے گئے۔ ﴿۵﴾ (ف) رہے عاد تو ان کا نہایت تیز آندھی سے ستیاناس کر دیا گیا۔ ﴿۶﴾ (ف) خدا نے اس کو سات رات اور آٹھ دن لگا تار ان پر چلائے رکھا تو (اے مخاطب) تو لوگوں کو اس میں (اس طرح) ڈھئے (اور مرے) پڑے دیکھے جیسے کھجوروں کے کھوکھلے تنے۔ ﴿۷﴾ (ف) بھلا تو ان میں سے کسی کو بھی باقی دیکھتا ہے۔ ﴿۸﴾ (ف) اور فرعون اور جو لوگ اس سے پہلے تھے اور جو الٹی بستیوں میں رہتے تھے سب گناہ کے کام کرتے تھے۔ ﴿۹﴾ (ف) انہوں نے اپنے پروردگار کے پیغمبر کی نافرمانی کی تو خدا نے بھی ان کو بڑا سخت پکڑا۔ ﴿۱۰﴾ (ف) جب پانی طغیانی پر آیا تو ہم نے تم (لوگوں) کو کشتی میں سوار کر لیا۔ ﴿۱۱﴾ (ف) تاکہ اس کو تمہارے لئے یادگار بنائیں اور یاد رکھنے والے کان سے یاد رکھیں۔ ﴿۱۲﴾ (ف) تو جب صور میں ایک (بار) پھونک ماردی جائے گی۔ ﴿۱۳﴾ (ف) اور زمین اور پہاڑ دونوں اٹھا لئے جائیں گے پھر ایک بارگی توڑ پھوڑ کر برابر کر دیئے جائیں گے۔ ﴿۱۴﴾ (ف) تو اس روز ہو پڑنے والی (یعنی قیامت) ہو پڑے گی۔ ﴿۱۵﴾ (ف) اور آسمان پھٹ جائے گا تو وہ اس دن کمزور ہوگا۔ ﴿۱۶﴾ (ف) اور فرشتے اس کے کناروں پر (اتر آئیں گے) اور تمہارے پروردگار کے عرش کو اس روز آٹھ فرشتے اپنے سروں پر اٹھائے ہوں گے۔ ﴿۱۷﴾ (ف) اس روز تم (سب لوگوں کے سامنے) پیش کئے جاؤ گے اور تمہاری کوئی پوشیدہ بات چھپی نہ رہے گی۔ ﴿۱۸﴾ (ف)

Marfat.com

فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتٰبَهُ بِيَمِينِهِ فَيَقُولُ هَاؤُمُ اقْرَءُوا كِتٰبِيَهْ ﴿١٩﴾ إِنِّي
ظَنَنْتُ أَنِّي مُلٰقٍ حِسَابِيَهْ ﴿٢٠﴾ فَهُوَ فِي عِيشَةٍ رَّاضِيَةٍ ﴿٢١﴾ فِي جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ﴿٢٢﴾
قُطُوفُهَا دَانِيَةٌ ﴿٢٣﴾ كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيٓـًٔا بِمَآ أَسْلَفْتُمْ فِي الْأَيَّامِ الْخَالِيَةِ ﴿٢٤﴾
وَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتٰبَهُ بِشِمَالِهِ فَيَقُولُ يٰلَيْتَنِي لَمْ أُوتَ كِتٰبِيَهْ ﴿٢٥﴾
وَلَمْ أَدْرِ مَا حِسَابِيَهْ ﴿٢٦﴾ يٰلَيْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِيَةَ ﴿٢٧﴾ مَآ أَغْنٰى عَنِّي
مَالِيَهْ ﴿٢٨﴾ هَلَكَ عَنِّي سُلْطٰنِيَهْ ﴿٢٩﴾ خُذُوهُ فَغُلُّوهُ ﴿٣٠﴾ ثُمَّ الْجَحِيمَ صَلُّوهُ ﴿٣١﴾
ثُمَّ فِي سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُونَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوهُ ﴿٣٢﴾ إِنَّهُ كَانَ لَا يُؤْمِنُ
بِاللّٰهِ الْعَظِيمِ ﴿٣٣﴾ وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِينِ ﴿٣٤﴾ فَلَيْسَ لَهُ الْيَوْمَ
هٰهُنَا حَمِيمٌ ﴿٣٥﴾ وَلَا طَعَامٌ إِلَّا مِنْ غِسْلِينٍ ﴿٣٦﴾ لَا يَأْكُلُهُ إِلَّا الْخَاطِئُونَ ﴿٣٧﴾
فَلَآ أُقْسِمُ بِمَا تُبْصِرُونَ ﴿٣٨﴾ وَمَا لَا تُبْصِرُونَ ﴿٣٩﴾ إِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ ﴿٤٠﴾

تو جس کا (اعمال) نامہ اس کے داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا وہ (دوسروں سے) کہے گا کہ لیجئے میرا نامہ (اعمال) پڑھئے۔
(١٩)(ف) مجھے یقین تھا کہ مجھ کو میرا حساب (کتاب) ضرور ملے گا۔ (٢٠)(ف) پس وہ (شخص) من مانے عیش میں ہوگا۔
(٢١)(ف) (یعنی) اونچے (اونچے محلوں) کے باغ میں۔ (٢٢)(ف) جن کے میوے جھکے ہوئے ہوں گے۔ (٢٣)(ف) جو (عمل) تم
ایام گزشتہ میں آگے بھیج چکے ہو اس کے صلے میں مزے سے کھاؤ اور پیو۔ (٢٤)(ف) اور جس کا نامہ (اعمال) اس کے بائیں ہاتھ
میں دیا جائے گا وہ کہے گا اے کاش مجھ کو میرا (اعمال) نامہ نہ دیا جاتا۔ (٢٥)(ف) اور مجھے معلوم نہ ہوتا کہ میرا حساب کیا ہے۔
(٢٦)(ف) اے کاش موت (ابدالآباد کیلئے میرا کام) تمام کر چکی ہوتی۔ (٢٧)(ف) (آج) میرا مال میرے کچھ بھی کام نہ آیا۔
(٢٨)(ف) ہائے میری سلطنت خاک میں مل گئی۔ (٢٩)(ف) (حکم ہوگا کہ) پکڑ لو اور طوق پہنا دو۔ (٣٠)(ف) پھر دوزخ کی آگ
میں جھونک دو۔ (٣١)(ف) پھر زنجیر سے جس کی ناپ ستر گز ہے جکڑ دو۔ (٣٢)(ف) یہ نہ تو خدائے جل شانہٗ پر ایمان لاتا تھا۔
(٣٣)(ف) اور نہ فقیروں کے کھانا کھلانے پر آمادہ کرتا تھا۔ (٣٤)(ف) سو آج اس کا بھی یہاں کوئی دوستدار نہیں۔ (٣٥)(ف) اور نہ
پیپ کے سوا (اس کیلئے) کھانا ہے۔ (٣٦)(ف) جس کو گنہگاروں کے سوا کوئی نہیں کھائے گا۔ (٣٧)(ف) تو ہم کو ان چیزوں کی قسم جو تم
کو نظر آتی ہیں۔ (٣٨)(ف) اور ان کی جو نظر نہیں آتیں۔ (٣٩)(ف) بے شک یہ قرآن ایک نہایت قابل عزت پیغامبر کا قول
ہے۔ (٤٠)(تک۔ ١:١٥)

وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ ۭ قَلِيْلًا مَّا تُؤْمِنُوْنَ ﴿۴۱﴾ وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ ۭ قَلِيْلًا
مَّا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۴۲﴾ تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۳﴾ وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا
بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ ﴿۴۴﴾ لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ ﴿۴۵﴾ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ
الْوَتِيْنَ ﴿۴۶﴾ فَمَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ عَنْهُ حٰجِزِيْنَ ﴿۴۷﴾ وَاِنَّهٗ لَتَذْكِرَةٌ
لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿۴۸﴾ وَاِنَّا لَنَعْلَمُ اَنَّ مِنْكُمْ مُّكَذِّبِيْنَ ﴿۴۹﴾ وَاِنَّهٗ لَحَسْرَةٌ
عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿۵۰﴾ وَاِنَّهٗ لَحَقُّ الْيَقِيْنِ ﴿۵۱﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ﴿۵۲﴾ ع ۱۵

اٰیَاتُهَا ۴۴ | ۷۰ سُوْرَةُ الْمَعَارِجِ مَكِّيَّةٌ ۴۲ | رُكُوْعَاتُهَا ۲

ترجمہ المشرقیؒ: ۱۸ آیات | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | ترجمہ مولانا جالندھریؒ: ۲۶ آیات

سَاَلَ سَآئِلٌۢ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ ﴿۱﴾ لِّلْكٰفِرِيْنَ لَيْسَ لَهٗ دَافِعٌ ﴿۲﴾

اور یہ قرآن کسی شاعر کا کلام تو ہے نہیں، افسوس کہ تم اس کی حقانیت پر بہت کم ایمان رکھتے ہو جو اسے قول شاعر قرار دیتے ہو۔ ﴿۴۱﴾ (تذ۔ا:۷۲) نہ یہ کسی کاہن کے ڈھکوسلے ہیں، افسوس تم اس سے بہت کم نصیحت پکڑتے ہو جو اسے ایسا سمجھتے ہو۔ ﴿۴۲﴾[1] (تذ۔ا:۷۲) یہ تو پروردگار عالم کی طرف سے اترا ہوا کلام ہے۔ ﴿۴۳﴾ (تذ۔ا:۷۲) اگر یہ پیغمبر ہماری نسبت کوئی بات جھوٹ بنالاتے۔ ﴿۴۴﴾ (ف) تو ہم ان کا داہنا ہاتھ پکڑ لیتے۔ ﴿۴۵﴾ (ف) پھر ان کی رگ گردن کاٹ ڈالتے۔ ﴿۴۶﴾ (ف) پھر تم میں سے کوئی (ہمیں) اس سے روکنے والا نہ ہوتا۔ ﴿۴۷﴾ (ف) یہ قرآن عظیم تو ان کے لئے باعث تذکیر و عبرت ہے جو قانون خدا سے خوفزدہ ہیں۔ ﴿۴۸﴾ (تک۔ا:۱۴۹) اور ہم جانتے ہیں کہ تم میں سے بعض اس کو جھٹلاتے ہیں۔ ﴿۴۹﴾ (ف) نیز یہ کافروں کیلئے (موجب) حسرت ہے۔ ﴿۵۰﴾ (ف) یہی قرآن ہے جس کی ہر بات قطعی طور پر یقینی ہے۔ ﴿۵۱﴾ (تک۔ا:۱۴۹) سو تم اپنے پروردگار عزوجل کے نام کی تنزیہ کرتے رہو۔ ﴿۵۲﴾ (ف)

....

تعارفی نوٹ: (اس سورت میں) کافروں پر آنے والے عذاب کی مزید تفصیل کے علاوہ دین اسلام کی بنیادی اخلاقی تعلیم پہلی بار دی گئی ہے علاوہ یتیم اور محتاج اور سائل کو پیٹ بھر کر کھانا کھلانے اور ان سے عمدہ سلوک کرنے کے (جس کا ذکر کئی بار پہلی ←

ایک طلب کرنے والے نے عذاب طلب کیا جو نازل ہو کر رہے گا۔ ﴿۱﴾ (ف) (یعنی) کافروں پر (اور) کوئی اس کو ٹال نہ سکے گا۔ ﴿۲﴾ (ف)

[1] (۴۰۔۴۲) ان آیتوں سے واضح ہے کہ رسولؐ جو کچھ لایا اس کے قلب پر کمال غور و فکر کے بعد وارد ہوا...... رسول کریم کے الفاظ سے مراد جبرئیل لینا اور یہ کہنا کہ قرآن جبرئیلؑ کے الفاظ تھے اور محمدؐ کے الفاظ نہ تھے صریحاً غلط ہے کیونکہ جبرئیل کو کسی نے شاعر اور کاہن ہونے کا طعنہ نہ دیا تھا بلکہ یہ القاب عرب نے محمد صلعم کے لئے گھڑے تھے۔ (تک۔ا:۱۵)

مِّنَ اللّٰهِ ذِي الْمَعَارِجِ ۳ تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ اِلَيْهِ فِيْ يَوْمٍ كَانَ
مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ ۴ فَاصْبِرْ صَبْرًا جَمِيْلًا ۵ اِنَّهُمْ يَرَوْنَهٗ
بَعِيْدًا ۶ وَّ نَرٰىهُ قَرِيْبًا ۷ يَوْمَ تَكُوْنُ السَّمَآءُ كَالْمُهْلِ ۸ وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ
كَالْعِهْنِ ۹ وَلَا يَسْـَٔلُ حَمِيْمٌ حَمِيْمًا ۱۰ يُّبَصَّرُوْنَهُمْ ؕ يَوَدُّ الْمُجْرِمُ
لَوْ يَفْتَدِيْ مِنْ عَذَابِ يَوْمِئِذٍۭ بِبَنِيْهِ ۱۱ وَصَاحِبَتِهٖ وَاَخِيْهِ ۱۲
وَفَصِيْلَتِهِ الَّتِيْ تُـْٔوِيْهِ ۱۳ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۙ ثُمَّ يُنْجِيْهِ ۱۴ كَلَّا ؕ
اِنَّهَا لَظٰى ۱۵ نَزَّاعَةً لِّلشَّوٰى ۱۶ تَدْعُوْا مَنْ اَدْبَرَ وَتَوَلّٰى ۱۷ وَجَمَعَ فَاَوْعٰى ۱۸

اور وہ خدائے صاحبِ درجات کی طرف سے (نازل ہوگا)۔ ۳ (ف) ملائکہ اور ''روح'' اس خدائے عظیم کی طرف ایک مدت مدید (یوم) میں ارتقا کرتی ہیں جس کی مقدار پچاس ہزار برس کے برابر ہے۔ ۴ (تذ۔۱:۱۶) (تو تم کافروں کی باتوں کو) قوت کے ساتھ برداشت کرتے رہو۔ ۵ (ف) وہ ان لوگوں کی نگاہ میں دور ہے۔ ۶ (ف) اور ہماری نظر میں نزدیک ہے۔ ۷ (ف) جس دن آسمان ایسا ہو جائے گا۔ جیسا پگھلا ہوا تانبا۔ ۸ (ف) اور پہاڑ (ایسے) جیسے (دھنکی ہوئی) رنگین اون۔ ۹ (ف) اور کوئی دوست کسی دوست کا پرسان نہ ہوگا۔ ۱۰ (ف) (حالانکہ) ایک دوسرے کو سامنے دیکھ رہے ہونگے۔ (اس روز) گنہگار خواہش کرے گا کہ کسی طرح اس دن کے بدلے میں (سب کچھ) دے دے۔ ۱۱ (ف) (یعنی) اپنے بیٹے بیوی اور اپنے بھائی۔ ۱۲ (ف) اور اپنا خاندان جس میں وہ رہتا تھا۔ ۱۳ (ف) اور جتنے آدمی زمین میں ہیں (غرض) سب (کچھ دیدے) اور اپنے تئیں عذاب سے چھڑالے۔ ۱۴ (ف) (لیکن) ایسا ہرگز نہ ہوگا وہ بھڑکتی ہوئی آگ ہے۔ ۱۵ (ف) کھال ادھیڑ ڈالنے والی۔ ۱۶ (ف) ان لوگوں کو اپنی طرف بلائے گی جنہوں نے (دین حق سے) اعراض کیا۔ ۱۷ (ف) اور (مال) جمع کیا اور بند رکھا۔ ۱۸ (ف)

← سورتوں میں ہو چکا ہے) اسلامی اخلاق ایک مسلمان سے حسب ذیل اعمال کا مطالبہ کرتا ہے:
اول خدا کے ملازم اور غلام ہونے کا عملی اور پیہم اقرار، دوئم خدا کی سزا کا پیہم خوف، سوئم زنا سے بچنا، چہارم امانتوں میں بددیانتی قطعاً نہ کرنا اور جو اقرار کسی سے کرلیا ہے اس کو بہر صورت اور بہر قیمت پورا کرنا۔ پنجم شہادت دینے کے وقت پورے طور پر راست باز ہونا۔ ششم لفظی اور زبانی اقرار عبودیت کے بعد تمام دن اور رات اس عبودیت کو عملاً نباہنا۔ دین اسلام کا دعویٰ تھا کہ جس قوم کے اکثر افراد میں یہ خاصیتیں ہوں گی وہی زمین کے باغات کی وارث یقینی طور پر ہوگی غور سے دیکھا جائے تو یہی خاصیتیں ہر زندہ قوم کے افراد میں بدرجہ اتم موجود ہوتی ہیں اور جب یہ خاصیتیں ماند پڑ جاتی ہیں تو قوم کا زوال شروع ہو جاتا ہے۔ (تک۔۱: ۱۵۵۔۱۵۶)

Marfat.com

إِنَّ الْإِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوعًا ﴿۱۹﴾ إِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوعًا ﴿۲۰﴾ وَإِذَا مَسَّهُ
الْخَيْرُ مَنُوعًا ﴿۲۱﴾ إِلَّا الْمُصَلِّينَ ﴿۲۲﴾ الَّذِينَ هُمْ عَلَىٰ صَلَاتِهِمْ دَائِمُونَ ﴿۲۳﴾
وَالَّذِينَ فِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَعْلُومٌ ﴿۲۴﴾ لِلسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ ﴿۲۵﴾ وَالَّذِينَ
يُصَدِّقُونَ بِيَوْمِ الدِّينِ ﴿۲۶﴾ وَالَّذِينَ هُمْ مِنْ عَذَابِ رَبِّهِمْ مُشْفِقُونَ ﴿۲۷﴾
إِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ غَيْرُ مَأْمُونٍ ﴿۲۸﴾ وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ ﴿۲۹﴾
إِلَّا عَلَىٰ أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ ﴿۳۰﴾
فَمَنِ ابْتَغَىٰ وَرَاءَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْعَادُونَ ﴿۳۱﴾ وَالَّذِينَ هُمْ لِأَمَانَاتِهِمْ
وَعَهْدِهِمْ رَاعُونَ ﴿۳۲﴾ وَالَّذِينَ هُمْ بِشَهَادَاتِهِمْ قَائِمُونَ ﴿۳۳﴾ وَالَّذِينَ هُمْ
عَلَىٰ صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ ﴿۳۴﴾ أُولَٰئِكَ فِي جَنَّاتٍ مُكْرَمُونَ ﴿۳۵﴾ ع ۷

اس میں شک نہیں کہ انسان بڑا تھڑ دلا پیدا کیا گیا ہے۔ (۱۹) (تک۔ا:۱۵۴) جب اس کو کوئی مصیبت آتی ہے تو ہائے وائے کرنے لگتا ہے۔ (۲۰) (تک۔ا:۱۵۴) اور اگر کوئی خوشحالی نصیب ہو تو بخیل ہو جاتا ہے۔ (۲۱) (تک۔ا:۱۵۴) مگر وہ لوگ جو خدا کے آگے جھک کر خدا کو اپنا آقا اور حاکم فی الحقیقت ماننے والے ہیں۔ (المصلین)۔[۱] (۲۲) (تک۔ا:۱۵۴) اور اپنے اس خوف خدا پر دائم اور قائم ہیں اس سے مستثنٰی ہیں۔ (۲۳) (تک۔ا:۱۵۵) نیز وہ لوگ جن کے مالوں میں ایک مقرر حصہ ہے۔ (۲۴) (تک۔ا:۱۵۵) محتاج اور محروم لوگوں کا۔ (۲۵) (تک۔ا:۱۵۵) اور وہ لوگ جو (اپنے عمل سے) روز جزا و سزا کے واقع کی تصدیق کرتے ہیں۔ (۲۶) (تک۔ا:۱۵۵) اور وہ لوگ جو عذاب خدا سے (پیہم) ڈرتے رہتے ہیں۔ (۲۷) (تک۔ا:۱۵۵) (اور سمجھتے ہیں کہ) ان کے پروردگار کا عذاب بے پناہ ہے۔ (۲۸) (تک۔ا:۱۵۵) نیز وہ لوگ اس سے مستثنٰی ہیں جو اپنی شرمگاہوں کو (زنا سے) بچاتے ہیں۔ (۲۹) (تک۔ا:۱۵۵) اور ان کو صرف اپنی بیویوں یا (میدان جنگ سے قیدیوں کی حیثیت سے) اپنے دونوں ہاتھوں کی قوت سے حاصل کی ہوئی عورتوں پر استعمال کرتے ہیں کیونکہ ایسی حالت میں وہ قابل الزام نہیں۔ (۳۰) (تک۔ا:۱۵۵) اور جو شخص اس کے علاوہ اور عورتوں کی طرف رغبت کرتا ہے تو وہ یقینی طور پر حد سے تجاوز کر رہا ہے (اور قابل سزا ہے)۔ (۳۱) (تک۔ا:۱۵۵) اور وہ لوگ مستثنٰی ہیں جو اپنی امانتوں اور اقراروں کے پکے ہیں۔ (۳۲) (تک۔ا:۱۵۵) اور وہ اپنی گواہیوں کے وقت راست باز ہیں۔ (۳۳) (تک۔ا:۱۵۵) اور وہ لوگ جو خدا کے آگے اپنے اقرار عبودیت کے بعد اس عبودیت اور ملازمت کے سب لازمات کی حفاظت کرتے ہیں۔ (۳۴) (تک۔ا:۱۵۵) تو ایسے لوگ ہی ہیں جو آگے چل کر بادشاہت زمین (جنت) حاصل کرنے کی دولت سے سرفراز ہونگے۔ (۳۵) (تک۔ا:۱۵۵)

---

[۱] المصلین کے معنی ''نماز'' پڑھنے والے کرنا پیش از وقت ہے کیونکہ اس وقت تک تو الصلوٰۃ کا حکم ہی نہیں ملا تھا۔ (تک۔ا:۱۵۴)

فَمَالِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا قِبَلَكَ مُهْطِعِیْنَ ﴿۳۶﴾ عَنِ الْیَمِیْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ
عِزِیْنَ ﴿۳۷﴾ اَیَطْمَعُ كُلُّ امْرِیٍٔ مِّنْهُمْ اَنْ یُّدْخَلَ جَنَّةَ نَعِیْمٍ ﴿۳۸﴾ كَلَّا ؕ اِنَّا
خَلَقْنٰهُمْ مِّمَّا یَعْلَمُوْنَ ﴿۳۹﴾ فَلَاۤ اُقْسِمُ بِرَبِّ الْمَشٰرِقِ وَالْمَغٰرِبِ اِنَّا لَقٰدِرُوْنَ ﴿۴۰﴾
عَلٰۤى اَنْ نُّبَدِّلَ خَیْرًا مِّنْهُمْ ۙ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِیْنَ ﴿۴۱﴾ فَذَرْهُمْ یَخُوْضُوْا
وَیَلْعَبُوْا حَتّٰى یُلٰقُوْا یَوْمَهُمُ الَّذِیْ یُوْعَدُوْنَ ﴿۴۲﴾ یَوْمَ یَخْرُجُوْنَ مِنَ
الْاَجْدَاثِ سِرَاعًا كَاَنَّهُمْ اِلٰى نُصُبٍ یُّوْفِضُوْنَ ﴿۴۳﴾ خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ
تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ؕ ذٰلِكَ الْیَوْمُ الَّذِیْ كَانُوْا یُوْعَدُوْنَ ﴿۴۴﴾ ع ۹ ۸

تو ان کافروں کو کیا ہوا ہے کہ تمہاری طرف دوڑے چلے آتے ہیں۔ ﴿۳۶﴾ (ف) (اور) دائیں بائیں سے گروہ گروہ ہو کر (جمع ہوتے جاتے ہیں)۔ ﴿۳۷﴾ کیا ان میں سے ہر شخص یہ توقع رکھتا ہے کہ نعمت کے باغ میں داخل کیا جائے گا۔ ﴿۳۸﴾ (ف) ہرگز نہیں۔ ہم نے ان کو اس چیز سے پیدا کیا ہے جسے وہ جانتے ہیں۔ ﴿۳۹﴾ (ف) ہمیں مشرقوں اور مغربوں کے مالک کی قسم کہ ہم طاقت رکھتے ہیں۔ ﴿۴۰﴾ (ف) (یعنی) اس بات پر (قادر ہیں) کہ ان سے بہتر لوگ بدل لائیں اور ہم عاجز نہیں ہیں۔ ﴿۴۱﴾ (ف) تو (اے پیغمبر) ان کو باطل میں پڑے رہنے اور کھیل لینے دو یہاں تک کہ جس دن کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے وہ ان کے سامنے آموجود ہو۔ ﴿۴۲﴾ (ف) اس دن یہ قبر سے نکل کر (اس طرح) دوڑیں گے جیسے (شکاری) شکار کے جال کی طرف دوڑتے ہیں۔ ﴿۴۳﴾ (ف) ان کی آنکھیں جھک رہی ہوں گی اور ذلت ان پر چھا رہی ہوگی۔ یہی وہ دن ہے جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے۔ ﴿۴۴﴾ (ف)

اٰیَاتُهَا ۲۸ ﴿۷۱﴾ سُوْرَةُ نُوْحٍ مَّكِّیَّةٌ ﴿۷۱﴾ رُكُوْعَاتُهَا ۲

ترجمہ المشرقی: ۱۰ آیات بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ترجمہ مولانا جالندھری: ۱۸ آیات

اِنَّاۤ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖۤ اَنْ اَنْذِرْ قَوْمَكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَهُمْ عَذَابٌ
اَلِیْمٌ ﴿۱﴾

ہم نے نوحؑ کو ان کی قوم کی طرف بھیجا کہ پیشتر اس کے کہ اس پر درد دینے والا عذاب واقع ہو اپنی قوم کو ہدایت کر دو۔ ﴿۱﴾ (ف)

Marfat.com

قَالَ يٰقَوْمِ اِنِّىْ لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۙ﴿۲﴾ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوْهُ وَاَطِيْعُوْنِ ۙ﴿۳﴾
يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُؤَخِّرْكُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ اِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ اِذَا جَآءَ لَا
يُؤَخَّرُ ۘ لَوْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۴﴾

وقف لازم

نوحؑ نے اپنی قوم کو کہا کہ لوگو! میں تمہیں ہلاکت کے عذاب سے کھلے طور پر ڈرانے والا ہوں۔ ﴿۲﴾ (تک۔ا:۱۶۸) (تمہاری سلامتی کی شرط یہ ہے کہ) خدا کی ملازمت اختیار کرلو اور اپنے سب اعمال میں اس کا کھٹکا ہر دم لگائے رکھو اور (مجھے اپنا امیر سمجھ کر) میرے احکام کی اطلاعت کرو۔ ﴿۳﴾ (تک۔ا:۱۶۸) (اگر یہ تین چیزیں کرلو گے تو) خدا (تمہارے پچھلے) گناہوں پر پردہ پوشی کریگا اور تمہاری قوم کو ایک وقت مقرر تک قیام و استحکام عطا فرما کر برقرار رکھے گا کیونکہ اگر تم کو اس بات کا علم ہوتا تو ضرور سمجھ لیتے کہ اللہ کی دی ہوئی مدت جب ختم ہوجاتی ہے تو اس کو لمبا نہیں کیا جاسکتا۔ (تک۔ا:۱۶۸) کاش تم جانتے ہوتے۔ ﴿۴﴾[1] (ف)

[1] (۳۔۴) تمام کائنات کی بہتری کی بنیاد ''اعبدو الله'' کے دو مختصر الفاظ تھے۔ ان الفاظ کے معنی یہ تھے کہ ''اللہ کی عبادت کرو'' اور یہ لفظی معنی آج کل بھی ہیں۔ ''عبادت'' کے معنی غلام بننا ہے اور ''عبد'' کے معنی غلام کے ہیں۔ غلامی اور نوکری ایک شے ہیں بلکہ غلامی میں نوکری سے کئی درجہ زیادہ بندش ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہوش مند عالموں نے ''عبادت'' کے معنی کسی زمانے میں ''بندگی'' رکھے تھے اور مقصود یہ تھا کہ ان سے اپنے آقا کے ساتھ ''بستگی'' اور اس کی لگاتار ''نوکری'' کا اظہار ہوتا رہے۔ الغرض ''اعبدوا الله'' کے الفاظ کا مفہوم یہ تھا کہ خدا کے غلام بن جاؤ' اس کی چوبیس گھنٹے کی ملازمت اختیار کرو اور جس طرح ایک نوکر اپنی خواہشوں اور ضرورتوں کو اپنے مالک کی مرضی کے بالمقابل فنا کر دیتا ہے اور کسی دوسرے آقا کے حکموں کی پروانہ کرکے اسی کا بندہ بنا رہتا ہے اسی طرح کی نوکری اس آقائے تعالیٰ نامدار کی اختیار کرنا اعبد والله کے صحیح معانی تھے۔ قرآن حکیم میں اللہ صاحب نے بار بار کہا تھا کہ اگر تم اس طرح پر میری غلامی کرو گے تو تم کو اس دنیا میں بڑی دیر تک قائم اور خوشحال رکھوں گا' قوت اور نعمت کا موسلا دھار مینہ تم پر ہر دم برستا رہے گا' تم کو بے حد مالا مال کر دوں گا تمہاری آبادی اور اولاد کی کثرت ہو گی تمہارے واسطے دنیا کی بہترین نعمتیں اور متاع حسنہ ہوگا' میری وسیع زمین کی بادشاہت ہو گی (۷۱:۱۱' ۱۲) زمین کے وارث اور بادشاہ بننا چاہتے ہو تو میرے بندے بنو میری نوکری اختیار کرو۔ ان الارض یرثھا عبادی الصلحون○ (۲۱: ۱۰۵) (یعنی زمین کے وارث میرے وہ نوکر ہی ہیں جو اچھے کام کر رہے ہیں) میری غلامی میں رہو' میرے سوا کسی کا حکم نہ مانو...... مجھے ایک مانو' ایک جانو اور ایک کہو' کسی دوسری شے کے حکموں کو نہ ماننا ہی مجھے ایک کہنے' ایک ماننے اور ایک جاننے کے برابر ہے...... یہ آیتیں قرآن میں صاف لکھی ہیں' ہر شخص جو تلاوت کرتا ہے ان کو روزانہ پڑھتا ہے اور بغیر سوچے سمجھے گزر جاتا ہے الغرض یہ وہ قانون تھا جو انسان کے بنانے والے خدا نے اپنی پیدا کی ہوئی مخلوق کو دیا تھا اور ایسے ہی قانون کو دینا اصولاً اور انصافاً اس کا حق بھی تھا۔ جب سب شے اور ساری کائنات اسی کی بنائی ہوئی ہے اور کسی دوسرے کو اس کے بنانے میں ذرہ بھر دخل نہیں تو بنانے والے کا صاف حق ہے کہ مخلوق کی بنیاد اپنی ہی تابعداری پر رکھے' کسی دوسری شے کو اپنی مخلوق پر حاکم نہ بننے دے' صاف کہے کہ جس قوم نے میرے سوا کسی دوسرے کا حکم مانا اس کو غرق کر دوں گا' ان سے سب نعمتیں چھین لوں گا ان کو ذلت اور مسکنت دوں گا ان کو غریب اور خستہ حال کر دوں گا ان سے بادشاہت چھین لوں گا وغیرہ وغیرہ۔ بہتری کی بنیاد اپنی اطاعت پر رکھنی تھی تو لازم تھا کہ بربادی کی بنیاد غیر کی اطاعت میں رکھتا...... ادھر یہ قانون دیا اور ادھر اس بے نیاز خدا نے انسان کا امتحان لینے کی خاطر ہزارہا دل لبھانے والے حاکم اور خوبصورت آقا اس دنیا کے اندر آپ بنا کر اپنے مقابل کھلے چھوڑ دیئے...... سب سے پہلے خود انسان کے اندر بڑا شیطان نفس امارہ لگا دیا جو ہر لحظہ الٹے اور آرام دہ حکم دیتا رہے...... پھر دوسری قطع کے بت مثلاً خوبصورت بیٹے' نیک سیرت بیٹیاں' نازنین جوروئیں' عمدہ مکان' اونچے محل' مال' دولت...... زمینیں' پیر' فقیر' اولیا وغیرہ وغیرہ پیدا کر دیئے کہ اپنی غلامی ہر ←

Marfat.com

قَالَ رَبِّ اِنِّیْ دَعَوْتُ قَوْمِیْ لَیْلًا وَّنَهَارًا ۝۵ فَلَمْ یَزِدْهُمْ دُعَآءِیْۤ اِلَّا فِرَارًا ۝۶

جب لوگوں نے نہ مانا تو (نوحؑ نے) خدا سے عرض کی کہ پروردگار میں اپنی قوم کو رات دن بلاتا رہا۔ ۝۵ (ف) لیکن میرے بلانے سے وہ اور زیادہ گریز کرتے رہے۔ ۝۶ (ف)

← وقت کرا کر اللہ کی نوکری اور عبادت کے لئے ایک لحہ نہ چھوڑیں۔ الغرض اس ''اعبدوا اللہ'' کے قانون کی تعمیل کے بدلے میں خدا کی طرف سے مسلمانوں کو دنیا کی تمام نعمتوں اور بادشاہت زمین کا وعدہ تھا...... پیغمبر آخر الزمانؐ نے عرب کو اللہ کی غلامی اور اس کے انعام میں زمین کی بادشاہت کا راز دل نشین کرنے کے لئے وما لی لا اعبد الذی فطرنی (اور مجھے کیا ہو گیا کہ اس کا غلام نہیں بنتا جس نے مجھے پیدا کیا) کہہ کر اعلان کر دیا کہ خدا تو وہی ایک ہی ہے جب بنانے والا ایک ہے تو نوکری بھی اسی کی ہونی چاہئے...... یہ سیدھی سادی دلیل سیدھے سادے لیکن غیرت مند اور جواں مرد عربوں کے دلوں میں کھب گئی۔ وہ ماسوا سے باغی ہو گئے اور خدا کی نوکری قبول کر لی۔ اس ملازمت میں رات دن بڑی تکلیف تھی...... آقا غائب' مزدوریوں میں شک' تنخواہیں ادھار حکم مشکوک الغرض تمام ملازمت یومنون بالغیب کا مصداق تھی عرب جو غیر خدا کی غلامی میں رہنے کے باعث ایک مدت سے اپنی اخلاقی اور مادی قوتوں کو کھو چکے تھے اپنے اپنے بتوں میں مست رہنے...... کے باعث بکھرے ہوئے تھے خدا کی غلامی اور ''اعبدوا اللہ'' کے تحت میں آ کر تکلیف پسند' صاحب عمل اور پابرکاب ہو گئے سب کے سب ایک رشتے میں پرو دیئے گئے ایک خدا' ایک رسول' ایک جماعت' ایک امیر' ایک حکم کا سماں ہر طرف نظر آنے لگا...... سب طرف خدا کی حکومت دلوں پر قائم ہو گئی۔ قوت اور اتحاد کا یہ شاندار منظر دیکھ کر عرب نے تلوار ہاتھ میں پکڑ لی' خدا کی حکومت نہ ماننے والوں کو خدا ماننے کی کھلی دعوت دے کر چھتیس ہزار قلعے اور شہر بارہ برس کے اندر اندر سر کر لئے! الغرض اس 'اعبدوا اللہ' کی عظیم الشان حکمت کا لازمی نتیجہ بادشاہت زمین ہوا۔ قوت اور نعمت کا موسلا دھار مہینہ برسا' دنیا کی بہترین نعمتیں ملیں' قیصر و کسریٰ کے تاج روندے گئے...... مختصر الفاظ میں اصلی اور نبوی اسلام یہ تھا۔ جب تک اللہ کی ''عبادت'' کے یہ معنی رہے اسلام ہر جگہ کامیاب رہا...... چاہیے تھا کہ بادشاہت حاصل کرنے کے بعد بھی مسلمان ''اعبدوا اللہ'' کی نفع مند حکمت اور خدا کو خوش رکھنے کے اس بے مثال طریقے پر عمل پیرا رہتے...... لیکن جب بادشاہت اور اس کے لازمات حاصل ہو گئے...... اور بہتوں نے سمجھ لیا کہ خدا اب ہمیشہ کے لئے خوش ہے بلکہ ہم ہی اس دنیا کے اندر اس کے چہیتے ہیں تو مسلمانوں نے آہستہ آہستہ غیر خدا اور ماسوا سے پھر لگاؤ شروع کیا...... نفس امارہ کے پھر بندے بننے لگے' لذات اور خواہشات کو جائز قرار دینے کے لئے نہایت مکاری سے اسلام کی توڑ مروڑ شروع کی' اعبدوا اللہ کے الفاظ کو لے کر نہایت ہوشیاری سے اس کا باوا آدم بدل دیا۔ اعلان کر دیا کہ ''اعبدوا اللہ'' اور عبادت خدا کے معنی یہ ہیں کہ خدا کی نمازیں پڑھو' اس کا نام تسبیحوں پر لو' اس کو ایک ایک کہتے رہو' کلمہ شہادت کو رٹو' پتھر کی دیویوں اور بتوں کے آگے جو ہندوستان میں ہوا کرتی ہیں ماتھا نہ ٹیکو وغیرہ وغیرہ۔ الغرض یہ بچو قتہ سجدے اور کلمے جو زیادہ سے زیادہ چند لمحوں میں ہو سکتے تھے خدا کے لئے وقف کر کے باقی تمام وقت اپنے ان پرانے معبودوں کی غلامی اختیار کر لی جو نبی کریمؐ کے ظہور کے وقت مسلط تھے اور جو ہر مردہ قوم پر ہر وقت مسلط رہتے ہیں اس مکرو ریا کا لازمی اور منطقی نتیجہ یہ ہوا کہ مسلمانوں کے اندر سے وہ تمام خوبیاں نکل گئیں جو خدا کی عبادت کے صحیح مفہوم اور اللہ کی دن رات کی نوکری میں مضمر تھیں...... الغرض مسلمانوں کے زوال کی منطق قطعاً عیاں ہے۔ ان کے دلوں میں شیطان کی حکومت اور خدا صرف زبان پر ہے امت کا کمال تجاہل مگر نہایت نادور اندیشی سے اللہ کی عبادت کے مفہوم کو یکسر بگاڑ کر سجدوں' کلموں اور شرعی مقولوں کو خدا کے لئے وقف کر دینا' زمین پر قوی اور بادشاہ بن کر رہنے کے خدائی انعام کو پاؤں سے ٹھکرا کر دنیا کو مردار اور ناقابل توجہ سمجھنا مذہب کا وہ مڑا ہوا سرا اور سیاست کی وہ مڑی ہوئی دھار ہے جس کو درست کرنا ہر ہوش مند شخص کا فرض ہے۔ (اشارات۔ ۸۶:۹۳)

Marfat.com

وَاِنِّىْ كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَ لَهُمْ جَعَلُوْٓا اَصَابِعَهُمْ فِىْٓ اٰذَانِهِمْ وَاسْتَغْشَوْا
ثِيَابَهُمْ وَاَصَرُّوْا وَاسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًا ۞ ثُمَّ اِنِّىْ دَعَوْتُهُمْ جِهَارًا ۞
ثُمَّ اِنِّىْٓ اَعْلَنْتُ لَهُمْ وَاَسْرَرْتُ لَهُمْ اِسْرَارًا ۞ فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا
رَبَّكُمْ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ۞ يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا ۞ وَّيُمْدِدْكُمْ
بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ۞ مَا لَكُمْ
لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰهِ وَقَارًا ۞ وَقَدْ خَلَقَكُمْ اَطْوَارًا ۞

جب جب میں نے ان کو بلایا کہ (توبہ کریں اور) تُو ان کو معاف فرمائے تو انہوں نے اپنے کانوں میں انگلیاں دے لیں اور کپڑے اوڑھ لئے اور اڑ گئے اور اکڑ بیٹھے۔ ⑦(ف) پھر میں ان کو کھلے طور بلاتا رہا۔ ⑧(ف) اور ظاہر اور پوشیدہ ہر طرح سمجھتا رہا۔ ⑨(ف) پھر (اے پروردگار عالم!) میں نے اپنی قوم کو کہا کہ اے لوگو! (ملازمت خدا اور خوف خدا اور اطاعت امیر کرنے کے بعد) اپنے پروردگار سے اپنے پچھلے گناہوں کی پردہ پوشی کی درخواست کرو کیونکہ بے شک خدا بڑا درگزر کرنے والا ہے۔ ⑩ (تک۔ا:۱۶۸) (اگر یہ کرو گے تو) خدا تم پر (آسودگی اور خوشحالیکا) موسلا دھار مینہ برسائیگا۔ ⑪ (تک۔ا:۱۶۸) اور تمہیں مال و اولاد (فراغت سے) دے کر تمہاری مدد کرے گا اور (زمین کی بادشاہت اور سلطنت سے تمہیں نواز کر) تمہیں جنت (باغات) اور انہار (دریا) عطا کرے گا۔ ⑫ (تک۔ا:۱۶۸۔۱۶۹) اور اے لوگو! تمہیں کیا ہوگیا ہے کہ تم خدا سے (مزید) عزت کی امید نہیں رکھتے۔ ⑬ (تک۔ا:۱۶۹) حالانکہ وہی خدائے عظیم ہے جس نے تم کو ایک پیدائش سے دوسری پیدائش میں بدل کر پیدا کیا ہے (یعنی لاکھوں اور کروڑوں برس کے ارتقاء کے بعد ادنی درجے کی مخلوق سے آہستہ آہستہ بلند کر کے بالآخر انسان کی اشرف الخلق نوع تک پہنچایا ہے تو اس غیر معمولی عزت افزائی کے بعد تم کیوں امید نہیں رکھتے کہ وہ تمہیں اور بلند تر مخلوق بنا دے گا)۔ ⑭[1] (تک۔ا:۱۶۹)

[1] (۱۳۔۱۴) (ان آیات) میں ایک عظیم الشان اور عالم آرا علمی حقیقت بیان کی گئی ہے وہ یہ کہ جس خدا نے تمہیں پیدائش کے ادنیٰ درجوں (یعنی حیوانات) سے بلند درجوں تک لے جا کر انسان بنایا کیا تم ایسے خدا سے مزید عزت افزائی کی امید نہیں رکھتے۔ گویا یہ کہ نوع انسان کا ارتقا ابھی اس سے بھی بلند درجوں تک ہونے والا ہے۔ (تک۔ا:۱۷۰)

دلیل یہ ہے کہ انسان بڑی مشکل سے اپنی پیدائش کے اس مرحلے اور اس احسن تقویم پر پہنچا دوسرے حیوانات آہستہ آہستہ ترقی کرتے کرتے کروڑہا سالوں میں انسانی پیدائش کے ابتدائی مرحلوں تک پہنچے۔ (اس سلسلے میں دیکھو تذکرہ صفحہ ۱۱ تا ۳۷، جہاں مسئلہ ارتقا کو نہایت تفصیل سے واضح کیا ہے) اس لئے جب اتنی مشکل کے بعد انسان پیدا ہوا تو کیوں خدا سے اور زیادہ عزت کی امید نہیں رکھتا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس سے بھی بلند تر پیدائش کے مرحلوں تک پہنچ سکتا ہے۔ (حد:۱۵)

Marfat.com

اَلَمْ تَرَوْا كَيْفَ خَلَقَ اللّٰهُ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ۙ﴿۱۵﴾ وَّجَعَلَ الْقَمَرَ فِيْهِنَّ نُوْرًا
وَّجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا ﴿۱۶﴾ وَاللّٰهُ اَنْۢبَتَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ نَبَاتًا ۙ﴿۱۷﴾ ثُمَّ يُعِيْدُكُمْ
فِيْهَا وَيُخْرِجُكُمْ اِخْرَاجًا ﴿۱۸﴾ وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ بِسَاطًا ۙ﴿۱۹﴾
ع ۹ لِّتَسْلُكُوْا مِنْهَا سُبُلًا فِجَاجًا ﴿۲۰﴾ قَالَ نُوْحٌ رَّبِّ اِنَّهُمْ عَصَوْنِيْ وَاتَّبَعُوْا
مَنْ لَّمْ يَزِدْهُ مَالُهٗ وَوَلَدُهٗۤ اِلَّا خَسَارًا ۚ﴿۲۱﴾ وَمَكَرُوْا مَكْرًا كُبَّارًا ۚ﴿۲۲﴾
وَقَالُوْا لَا تَذَرُنَّ اٰلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَّلَا سُوَاعًا ۙ۬ وَّلَا يَغُوْثَ
وَيَعُوْقَ وَنَسْرًا ۚ﴿۲۳﴾ وَقَدْ اَضَلُّوْا كَثِيْرًا ۬ۚ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا
ضَلٰلًا ﴿۲۴﴾ مِمَّا خَطِيْٓـٰٔتِهِمْ اُغْرِقُوْا فَاُدْخِلُوْا نَارًا ۙ۬ فَلَمْ يَجِدُوْا لَهُمْ
مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْصَارًا ﴿۲۵﴾

کیا تم نے نہیں دیکھا کہ خدا نے سات آسمان کیسے اوپر تلے بنائے ہیں۔ ⑮ (ف) اور چاند کو ان میں (زمین کا) نور بنایا ہے اور سورج کو
چراغ ٹھہرایا ہے۔ ⑯ (ف) اور اللہ نے تم انسانوں کو زمین سے ایک پودے کی طرح اگایا۔ ⑰ (حد: ۲۱۲) پھر تم کو اسی زمین میں واپس
کر دے گا اور پھر تم کو (کسی) اور ڈھنگ سے (زمین سے) باہر نکالے گا۔ ⑱ ا (حد: ۲۱۲) اور خدا ہی نے زمین کو تمہارے لئے فرش
بنایا۔ ⑲ (ف) تاکہ اس کے بڑے بڑے کشادہ رستوں میں چلو پھرو۔ ⑳ (ف) (اس کے بعد) نوحؑ نے عرض کی کہ میرے پروردگار!
یہ لوگ میرے کہنے پر نہیں چلے اور ایسوں کے تابع ہوئے ہیں جن کو انکے مال اور اولاد نے نقصان کے سوا کچھ فائدے نہ دیا۔
㉑ (ف) اور وہ بڑی بڑی چالیں چلے۔ ㉒ (ف) اور کہنے لگے کہ اپنے معبودوں کو ہرگز نہ چھوڑنا اور ودّ اور سواع اور یغوث اور یعوق
اور نسر کو کبھی ترک نہ کرنا۔ ㉓ (ف) (پروردگار) انہوں نے بہت لوگوں کو گمراہ کر دیا ہے تو تُو ان کو اور گمراہ کر دے۔ ㉔ (ف) (آخر) وہ
اپنے گناہوں کے سبب ہی غرق کر دیئے گئے۔ پھر آگ میں ڈال دیئے گئے تو انہوں نے خدا کے سوا کسی کو اپنا مددگار نہ پایا۔ ㉕ (ف)

ا (۱۷-۱۸) اسی حقیقت کی (آیات ۱۳، ۱۴) وضاحت دوسرے طریقے سے کی ہے وہ یہ کہ انسان کو خدا نے ایک درخت کی مانند زمین سے آگایا جو ایک تنے سے پیدا ہوتا ہے، گویا انسان حیوانات زمین کی مختلف شاخوں میں سے جو ایک ہی سلسلہ توالد و تناسل سے پیدا ہوئے بلند ترین شاخ ہے۔ پھر وہی انسان مٹی میں رل مل کر معدوم ہو جاتا ہے اور پھر بار بار درخت کی مانند بلند ترین شاخ پر اگتا ہے۔ (تک۔۱:۱۷۰) انسان کی پیدائش ''زمین'' سے ہوئی اور اسی طرح ہوئی جس طرح ایک پودے کی ہوتی ہے گویا انسان کی تخلیق کا سلسلہ ایک شجر کی مانند تھا جس کی اصل یعنی جڑ ایک تھی پھر آہستہ آہستہ اس کی مختلف شاخیں ہو گئیں اور اس شجر کی ایک ٹہنی پر انسان بطور ایک پھول کے لگا۔ علماء طبقات الارض کو خوب معلوم ہے کہ یہ مثال انسان کی پیدائش پر کس طرح ٹھیک طور پر چسپاں ہوتی ہے۔ جب بظاہر انسان زمین سے پودے کی طرح نہیں اگا تو لامحالہ اس آیت کے اور گہرے معانی ہونے لازم ہیں: (حد: ۲۱۲)

Marfat.com

وَقَالَ نُوحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِينَ دَيَّارًا ﴿۲۶﴾
إِنَّكَ إِنْ تَذَرْهُمْ يُضِلُّوا عِبَادَكَ وَلَا يَلِدُوا إِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا ﴿۲۷﴾
رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِينَ
وَالْمُؤْمِنٰتِ ۭ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِينَ إِلَّا تَبَارًا ﴿۲۸﴾

اور پھر نوحؑ نے (یہ) دعا کی کہ میرے پروردگار کسی کافر کو روئے زمین پر بسا نہ رہنے دے۔ (۲۶)(ف) اگر تو ان کو رہنے دے گا تو تیرے بندوں کو گمراہ کریں گے اور ان سے جو اولاد ہوگی وہ بھی بدکار اور ناشکر گزار ہوگی۔ (۲۷)(ف) اے پروردگار مجھ کو اور میرے ماں باپ کو اور جو ایمان لا کر میرے گھر میں آئے اس کو اور تمام ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کو معاف فرما اور ظالم لوگوں کے لئے اور زیادہ تباہی بڑھا۔ (۲۸)(ف)

آیاتُها ۲۸ — ۷۲ سُوْرَةُ الْجِنِّ مَكِّيَّةٌ ۴۰ — رُكُوعَاتُها ۲

ترجمہ المشرقیؒ: ۲۸ آیات

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

قُلْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوا إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا ﴿۱﴾
يَّهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَّا بِهٖ ۭ وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَا أَحَدًا ﴿۲﴾ وَّأَنَّهُ
تَعٰلَى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا ﴿۳﴾ وَّأَنَّهُ كَانَ يَقُولُ سَفِيهُنَا
عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا ﴿۴﴾

اے محمد ﷺ! کہہ دو کہ مجھ پر وحی ہوئی ہے کہ (باہر سے آئے ہوئے) چودھریوں کے ایک گروہ نے (مجھ سے) قرآن کے حقائق سن کر کہا کہ درحقیقت ہم نے عجیب وغریب قرآن سنا ہے۔ (۱)(تک۔۱:۲۱۷۔۲۱۸) جو نیکی کی طرف ہدایت کرتا ہے۔ ہم اس کی صداقت پر ایمان لے آئے ہیں اور اب اس ہدایت کے سن لینے کے بعد ہرگز ہرگز م قانون خدا پر عمل کرنے کے سوا کسی ماسوا کے حکم پر عمل کر کے اس کو پروردگار عالم کا شریک نہ بنائینگے۔ (۲)(تک۔۱:۲۱۸) اور یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ خدا کی شان اس قدر بلند و بالا ہے کہ اس نے نہ تو کسی بیوی کا ساتھ پکڑا ہے اور نہ اس کا کوئی بیٹا ہی ہے۔ (۳)(تک۔۱:۲۱۸) اور (اگرچہ اس سے پہلے ہم حقیقتاً عیسائی مذہب کے تھے لیکن) ہم میں سے بیوقوف اور ناسمجھ لوگ ہی تھے جو خدا کے متعلق یہ بکواس کیا کرتے تھے۔ (۴)(تک۔۱:۲۱۸)

Marfat.com

وَّاَنَّا ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ تَقُوْلَ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ۙ﴿۵﴾ وَّاَنَّهٗ كَانَ
رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ يَعُوْذُوْنَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ فَزَادُوْهُمْ رَهَقًا ۙ﴿۶﴾ وَّاَنَّهُمْ
ظَنُّوْا كَمَا ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ اَحَدًا ۙ﴿۷﴾ وَّاَنَّا لَمَسْنَا السَّمَآءَ فَوَجَدْنٰهَا
مُلِئَتْ حَرَسًا شَدِيْدًا وَّشُهُبًا ۙ﴿۸﴾ وَّاَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ مِنْهَا مَقَاعِدَ
لِلسَّمْعِ ۭ فَمَنْ يَّسْتَمِعِ الْاٰنَ يَجِدْ لَهٗ شِهَابًا رَّصَدًا ۙ﴿۹﴾ وَّاَنَّا لَا نَدْرِيْٓ
اَشَرٌّ اُرِيْدَ بِمَنْ فِي الْاَرْضِ اَمْ اَرَادَ بِهِمْ رَبُّهُمْ رَشَدًا ۙ﴿۱۰﴾ وَّاَنَّا مِنَّا
الصّٰلِحُوْنَ وَمِنَّا دُوْنَ ذٰلِكَ ۭ كُنَّا طَرَاۗىِٕقَ قِدَدًا ۙ﴿۱۱﴾ وَّاَنَّا ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ
نُّعْجِزَ اللّٰهَ فِي الْاَرْضِ وَلَنْ نُّعْجِزَهٗ هَرَبًا ۙ﴿۱۲﴾ وَّاَنَّا لَمَّا سَمِعْنَا الْهُدٰٓى اٰمَنَّا بِهٖ ۭ
فَمَنْ يُّؤْمِنْۢ بِرَبِّهٖ فَلَا يَخَافُ بَخْسًا وَّلَا رَهَقًا ۙ﴿۱۳﴾

اوراب ہم اس خیال میں ہیں کہ ہم میں سے کوئی رہنما (الجن) یا مقتدی لوگ (الانس) خدا پر جھوٹ نہ بولیں گے۔﴿۵﴾ (تک۔ا:۲۱۸) اور یہ (ملاقات کرنے والے لوگ) درحقیقت رہنما انسانوں کے گروہ تھے جن کی پناہ میں عوام الناس انسانوں کے لوگ پناہ لیا کرتے تھے تو ان رہنماؤں نے ان میں (خدا سے) سرکشی کی زیادتی کردی تھی۔﴿۶﴾ (تک۔ا:۲۱۸) اور انہوں نے درحقیقت (اپنے دلوں میں) اسی طرح گمان کرلیا تھا جس طرح کہ تم گمان کرتے ہو کہ خدا کسی کو (گناہوں کی باز پرس کے متعلق) اپنے دربار میں پیشی کے لئے معبوث نہ کرے گا۔ ﴿۷﴾ (تک۔ا:۲۱۸) اور ہم نے درحقیقت (اپنی رہبری اور چوہدرپن کے گمان میں) آسمان تک پہنچ کر وہاں سے اپنے مقتدی گروہوں کے لئے پیغام لانے کے دعویٰ کیے تھے لیکن بالآخر ہم کو معلوم ہوا تھا کہ آسمانوں پر ہم لوگوں کو پہنچنے سے منع کرنے کیلئے سخت پہرہ دار اور پھٹنے والے ستارے گروہ در گروہ مقرر ہیں۔﴿۸﴾ (تک۔ا:۲۱۹) اور ہم درحقیقت (اپنے چوہدرپن کے زمانے میں) اپنے مقتدیوں کو اپنے ساتھ وابستہ کرنے کیلئے (ان کو کہا کرتے تھے کہ) ہم نے آسمان پر بیٹھکیں بنالی ہیں تاکہ آسمانی راز سن سکیں لیکن معلوم یہی ہوتا ہے کہ جو کوئی سننے کی کوشش کرتا ہے اس پر ایک تاک لگایا ہوا ستارہ پھٹنے کیلئے ملتا ہے۔﴿۹﴾ (تک۔ا:۲۱۹) اور ہمیں (اب تک) معلوم نہیں ہوا کہ (خدائے برتر و بالا نے) زمین کے باشندوں کیلئے نقصان کا ارادہ کیا ہے یا ان کے پروردگار نے ارادہ کیا ہے کہ وہ راہ راست پر آجائیں۔ ﴿۱۰﴾ (تک۔ا:۲۱۹) اور درحقیقت ہم میں سے بعض تو صلاحیت پا جانے والے افراد ہیں اور بعض وہ ہی جن سے اس کی امید نہیں کیونکہ ہم مختلف طریقوں پر چل رہے تھے۔﴿۱۱﴾ (تک۔ا:۲۱۹) اور ہم نے اب سمجھ لیا ہے کہ ہم اس زمین میں خدا کو عاجز ہرگز نہ کرسکیں گے اور نہ (اس کے قانون سے) بھاگ کر اس کو عاجز کرسکیں گے۔﴿۱۲﴾ (تک۔ا:۲۱۹) تو جب ہم نے (قرآن کی) ہدایت کو سن لیا ہم فی الحقیقت اس پر ایمان لے آئے تو (اب ہمارا یقین ہے) کہ جو شخص اپنے پروردگار پر ایمان لے آتا ہے اس کو نقصان اور ظلم کا خوف نہیں رہتا۔﴿۱۳﴾ (تک۔ا:۲۱۹۔۲۲۰)

وَّاَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُوْنَ وَمِنَّا الْقٰسِطُوْنَ ؕ فَمَنْ اَسْلَمَ فَاُولٰٓئِكَ تَحَرَّوْا
رَشَدًا ﴿۱۴﴾ وَاَمَّا الْقٰسِطُوْنَ فَكَانُوْا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا ﴿۱۵﴾ وَّاَنْ لَّوِ اسْتَقَامُوْا عَلَى
الطَّرِيْقَةِ لَاَسْقَيْنٰهُمْ مَّآءً غَدَقًا ﴿۱۶﴾ لِّنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ ؕ وَمَنْ يُّعْرِضْ عَنْ ذِكْرِ
رَبِّهٖ يَسْلُكْهُ عَذَابًا صَعَدًا ﴿۱۷﴾ وَّاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ
ع ۱۹ اَحَدًا ﴿۱۸﴾ وَّاَنَّهٗ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ يَدْعُوْهُ كَادُوْا يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًا ﴿۱۹﴾
قُلْ اِنَّمَآ اَدْعُوْا رَبِّيْ وَلَآ اُشْرِكُ بِهٖٓ اَحَدًا ﴿۲۰﴾ قُلْ اِنِّيْ لَآ اَمْلِكُ لَكُمْ
ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا ﴿۲۱﴾ قُلْ اِنِّيْ لَنْ يُّجِيْرَنِيْ مِنَ اللّٰهِ اَحَدٌ ۙ وَّلَنْ اَجِدَ مِنْ
دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ﴿۲۲﴾

اور یہ کہ ہم میں سے بعض (خدا کو صحیح معنوں میں) تسلیم کر چکے ہیں اور بعض ظالم ہیں۔ (تک۔ا:۲۲۰) تو جو فرمانبردار ہوئے وہ سیدھے رستے پر چلے۔ ﴿۱۴﴾ (ف) اور جو گنہگار ہوئے۔ (ف) سو وہ دوزخ کا ایندھن بنیں گے۔ ﴿۱۵﴾ (تک۔ا:۲۲۰) اور یہ کہ اگر وہ سیدھے رستے پر قائم رہتے تو ہم ان کو کثرت سے پانی دے کر (ان کے رزق میں) فراخی اس لئے کر دیتے۔ ﴿۱۶﴾ (تک۔ا:۲۲۰) کہ ہم ان کو ان کی مرفہ الحالی میں آزمائیں (کہ وہ ہم سے کیا سلوک کرتے ہیں اور جو شخص اپنے پروزدگار کا (ہر وقت اپنے دل میں) کھٹکا رکھنے سے منہ موڑیگا تو خدائے برتر بھی اس کو سخت عذاب میں ڈالے گا۔ ﴿۱۷﴾ (تک۔ا:۲۲۰) اور (یہ بات بھی مسلم ہے) کہ (اس کائنات فطرت میں) سجدے (یعنی جھک جانے کے اعمال) بھی (صرف) خدائے پاک کے لئے سزاوار ہیں تو اے لوگو! تم کو شایاں نہیں کہ خدا کے ہوتے ہوئے کسی دوسرے متنفس کو (مدد کے لئے) پکارو۔ ﴿۱۸﴾ (تک۔ا:۲۲۰) اور (ہم نے اس ملاقات میں جو رسول صلعم سے کی ہے اس امر کو بھی محسوس کیا ہے) کہ جب جب اس خدا کے بندے نے (کسی جگہ) کھڑا ہو کر خدا کو پکارا (تا کہ لوگ خدا کو اپنا حاکم تسلیم کرنے والے بن جائیں) یہ کفار مکہ قریب تھا کہ ٹھٹھ کے ٹھٹھ (اس کی مخالفت میں ہو کر) اس پر ٹوٹ پڑیں۔ ﴿۱۹﴾ (تک۔ا:۲۲۰) اے محمد ﷺ! ان کو کہہ دو کہ میں تو صرف اپنے پروردگار کو پکارتا ہوں اور کسی دوسری شے کو اس کے برابر نہیں سمجھتا۔ ﴿۲۰﴾ (تک۔ا:۲۲۰) انہیں کہہ دو کہ میں بذات خود کسی نقصان یا فائدہ پہنچانے کا اختیار نہیں رکھتا۔ ﴿۲۱﴾ (تک۔ا:۲۲۱) کہہ دو کہ کوئی شخص مجھے اللہ (کے غیظ و غضب) سے ہرگز بچا نہ سکے گا اور نہ میں ہرگز اس کے سوا کوئی دوسری جائے پناہ کو حاصل کر سکونگا۔ ﴿۲۲﴾ (تک۔ا:۲۲۱)

Marfat.com

إِلَّا بَلَٰغًا مِّنَ اللَّهِ وَرِسَٰلَٰتِهِۦ ۚ وَمَن يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُۥ فَإِنَّ لَهُۥ نَارَ
جَهَنَّمَ خَٰلِدِينَ فِيهَآ أَبَدًا ﴿٢٣﴾ حَتَّىٰٓ إِذَا رَأَوْا۟ مَا يُوعَدُونَ فَسَيَعْلَمُونَ مَنْ
أَضْعَفُ نَاصِرًا وَأَقَلُّ عَدَدًا ﴿٢٤﴾ قُلْ إِنْ أَدْرِىٓ أَقَرِيبٌ مَّا تُوعَدُونَ
أَمْ يَجْعَلُ لَهُۥ رَبِّىٓ أَمَدًا ﴿٢٥﴾ عَٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلَىٰ غَيْبِهِۦٓ أَحَدًا ﴿٢٦﴾
إِلَّا مَنِ ارْتَضَىٰ مِن رَّسُولٍ فَإِنَّهُۥ يَسْلُكُ مِنۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ
خَلْفِهِۦ رَصَدًا ﴿٢٧﴾ لِّيَعْلَمَ أَن قَدْ أَبْلَغُوا۟ رِسَٰلَٰتِ رَبِّهِمْ وَأَحَاطَ بِمَا لَدَيْهِمْ
ع ۹/۱۲ وَأَحْصَىٰ كُلَّ شَىْءٍ عَدَدًا ﴿٢٨﴾

الا یہ کہ خدا کی طرف سے جو مجھے (خدا کے بندوں تک) پہنچانا ہے اور جو (اس کے) پیغامات ہیں (وہ صحیح سلامت ان تک پہنچادوں) اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول صلعم کی نافرمانی کریگا تو بلاشبہ اس کے لئے جہنم کی آگ ہے جس میں وہ تمام قوم ہمیشہ تک رہے گی۔ ﴿۲۳﴾ (تک۔ا:۲۲۱) (اور یہ معاملہ) یہاں تک (ہوگا) کہ جب وہ اس عذاب کو جس کی دھمکی انہیں دی جارہی ہے' آنکھوں سے دیکھ لیں گے تو پھر عنقریب ان کو علم ہو جائے گا کہ کون سا فریق مددگاروں کے لحاظ سے کمزور ہے یا کس کی تعداد کم ہے۔ ﴿۲۴﴾ (تک۔ا:۲۲۱) اے محمد ﷺ! انہیں کہہ دو کہ میں نہیں جانتا کہ جس عذاب کی دھمکی تمہیں دی جارہی ہے وہ قریب ہے یا میرا پروردگار اس کے لئے کوئی مدت مقرر کرے گا۔ ﴿۲۵﴾ (تک۔ا:۲۲۱) وہی (جو کچھ آئندہ پردہ) غیب (سے ظہور میں آنے والا ہے) جانتا ہے اور اس غیب سے کسی کو آگاہ نہیں کرتا۔ ﴿۲۶﴾ (تک۔ا:۲۲۱) الآ یہ کہ اپنے پیغامبروں میں سے جس کو پسند کرے (ان پر وہ غیب ظاہر کردے) کیونکہ وہ اس پیغامبر کے سامنے اور پیچھے بھی اپنے محافظ لگا رکھتا ہے۔ ﴿۲۷﴾ (تک۔ا:۲۲۱) کہ اس کو معلوم ہو جائے کہ ان رسولوں نے اپنے پروردگار کے پیغامات (اس کے بندوں تک من وعن اور دیانتداری سے) پہنچا بھی دیئے ہیں (یا نہیں) اور خدائے پاک حاوی ہے ان پیغامات پر جو ان کے پاس ہیں اور اس نے ہر شے کی گنتی کو شمار کر رکھا ہے۔ ﴿۲۸﴾ (تک۔ا:۲۲۱۔۲۲۲)

۷۳ سُورَةُ الْمُزَّمِّلِ مَكِّيَّةٌ ۳

رُکُوعَاتُهَا ۲ — اٰیَاتُهَا ۲۰

ترجمہ مولانا جالندھریؒ: ۱۲ آیات — ترجمہ المشرقیؒ: ۸ آیات

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

يَٰٓأَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ﴿١﴾ قُمِ الَّيْلَ إِلَّا قَلِيلًا ﴿٢﴾

اے چادر اوڑھے ہوئے۔[1] ﴿۱﴾ (تک۔ا:۱۳۱) راتوں کو صرف تھوڑا حصہ دعاؤں میں صرف کرو۔ ﴿۲﴾ (تک۔ا:۱۳۱)

[1] ''چادر میں لپٹے ہوئے'' کے الفاظ بھی اگر انتہائی غور سے دیکھا جائے کوئی تعریفی الفاظ نہیں جیسا کہ اکثر مسلمان خیال کرتے ہیں ←

Marfat.com

نِّصۡفَهٗۤ اَوِ انۡقُصۡ مِنۡهُ قَلِيۡلًا ۙ﴿۳﴾ اَوۡ زِدۡ عَلَيۡهِ وَرَتِّلِ الۡقُرۡاٰنَ تَرۡتِيۡلًا ؕ﴿۴﴾
اِنَّا سَنُلۡقِىۡ عَلَيۡكَ قَوۡلًا ثَقِيۡلًا ﴿۵﴾ اِنَّ نَاشِئَةَ الَّيۡلِ هِىَ اَشَدُّ وَطۡاً وَّاَقۡوَمُ
قِيۡلًا ؕ﴿۶﴾ اِنَّ لَكَ فِى النَّهَارِ سَبۡحًا طَوِيۡلًا ؕ﴿۷﴾

(قیام) آدھی رات (کیا کرو) یا اس سے کم۔ ③(ف) یا کچھ زیادہ (ف) اور قرآن کو خوب سوچ سمجھ کر پڑھا کرو۔ ④(تذ۔ا:۳:۷) فی الحقیقت ہم عنقریب ایک بڑی بھاری ذمہ داری تم پر ڈالنے والے ہیں۔ ⑤(تک۔ا:۱۳۰) کچھ شک نہیں کہ رات کا اٹھنا (نفس بہیمی کو) سخت پامال کرتا ہے اور اس وقت ذکر بھی خوب درست ہوتا ہے۔ ⑥(ف) بے شک تمہیں دن کے وقت بہت دیر تک کام کرنا ہوگا۔ ⑦[ا] (تک۔ا:۱۳۰)

← بلکہ خدائے ذوالجلال ایک طریقے سے رسول صلعم کو خبردار کرنا چاہتا ہے کہ تمہارا چادر میں لپٹے ہوئے رہنا تمہارے انداز عمل کے منافی ہے جو تم کو بحیثیت نبی کرنا پڑے گا او جو عظیم ذمہ داری تم پر عنقریب ڈالی جانے والی ہے وہ اس امر کی مقتضی ہے کہ تم چادروں میں لپٹے ہوئے رہو...... الفاظ ''اٹھ اور رات کو اتنی عبادت نہ کر'' بھی اسی تنبیہ کی تائید میں ہیں۔ غار حرا میں رسول کا چادر میں لپٹے ہوئے رہنا اور بات تھی۔ وہاں غور وخوض کرنے کا موقعہ تھا۔ اب کہ تم نے خدا کے پیغامبر ہونے کا اعلان کیا ہے تمہارا چادر میں لپٹے ہوئے رہنا ٹھیک نہیں۔ اٹھ اور کام کر۔ اگر تم چادر میں لپٹے رہے اور نری عبادت کرتے رہے تو تمام قوم چادر میں لپٹ کر رہ جائے گی' بیمار لوگ بیماری کی طرف توجہ نہ کریں گے' کاروباری لوگ تجارت نہ کرسکیں گے' قوم میں قتال بالسیف کے لئے سپاہی پیدا نہ ہوسکیں گے وغیرہ۔ الغرض غور کا مقام ہے کہ رسول کو ''کملی پوش'' بنانا خدا کا مقصد ہرگز نہ تھا وہ رسول کو عامل اور مجاہد بنانا چاہتا تھا! فتدبر (تک۔ا: ۱۳۲:۱۳۱)

[ا](۲۔۷) معلوم ہوتا ہے کہ کفار کی سختیاں انتہا تک پہنچ چکی تھیں کہ مکہ کے چند مسلمان گوشوں میں بیٹھ کر خدا کو مدد کے لئے پکارتے تھے اور رسول بھی رات کو دیر تک اس کی بارگاہ میں نصرت کے لئے کراہتے رہتے تھے ادھر وحی کے ان حصوں پر جو نازل ہو چکے تھے گہرا غور وخوص ہوتا تھا اور چونکہ وحی کے مضامین...... اکثر دقیق ہوتے تھے اور ان کو پورے طور پر سمجھنے کے لئے بے چینی بھی تھی خدا نے وحی کے ذریعے سے...... ''قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھو'' کا حکم اس سورۃ میں دیا۔ ساتھ ہی رسول صلعم کو آئندہ روزمرہ کام شدومد سے کرنے کے لئے ...... ''راتوں کو صرف تھوڑا حصہ دعاؤں میں صرف کرو'' کے حکم کے ساتھ ساتھ...... ''فی الحقیقت ہم عنقریب ایک بڑی بھاری ذمہ داری تم پر ڈالنے والے ہیں'' کے الفاظ زیادہ کردیئے تاکہ مسلمانوں میں یہ غلط تخیل رائج نہ ہوجائے کہ دین اسلام محض راتوں کو خدا سے التجائیں کرنا ہی ہے بلکہ وہ خبردار ہوجائیں کہ اسلام کوئی مستقل کام کرنے کے لئے آیا ہے اور مسلمانوں پر بڑی بڑی ذمہ داریاں عنقریب ڈالی جانے والی ہیں اور وہ ان کے لئے تیار ہوجائیں' ان تنبیہوں کے ساتھ ساتھ...... ''بے شک تمہیں دن کے وقت بہت دیر تک کام کرنا ہوگا'' کے الفاظ سے صاف طور پر بتلا دیا کہ راتوں کو دیر تک جاگ کر دعاؤں سے فضل خدا کا انتظار کرنا بے معنی ہے خدا دن کے وقت کام' طویل مدت تک کام اور صرف کام مانگتا ہے اور دعا بھی اس وقت کارگر ہوتی ہے کہ کام کیا جائے۔ (تک۔ا:۱۲۹'۱۳۰)
باوجود ان تمام تنبیہوں کے جو خدا نے مسلمانوں کو قرآن عظیم کے مقاصد سمجھ کر باعمل رکھنے کو دیں' مسلمان آہستہ آہستہ نفسانی لذتوں میں پھنس کر حیلہ جو اور بہانہ تراش بنتے گئے' قرآن کی تمام وحی کو ایک باضابطہ ضخیم کتاب کی صورت میں دیکھ کر محض مکروفریب سے ←

وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ إِلَيْهِ تَبْتِيلًا ﴿٨﴾ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَا إِلٰهَ
إِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيلًا ﴿٩﴾ وَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا
جَمِيلًا ﴿١٠﴾ وَذَرْنِي وَالْمُكَذِّبِينَ أُولِي النَّعْمَةِ وَمَهِّلْهُمْ قَلِيلًا ﴿١١﴾ إِنَّ لَدَيْنَا
أَنْكَالًا وَجَحِيمًا ﴿١٢﴾ وَطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَعَذَابًا أَلِيمًا ﴿١٣﴾ يَوْمَ تَرْجُفُ
الْأَرْضُ وَالْجِبَالُ وَكَانَتِ الْجِبَالُ كَثِيبًا مَهِيلًا ﴿١٤﴾ إِنَّا أَرْسَلْنَا
إِلَيْكُمْ رَسُولًا شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَا أَرْسَلْنَا إِلَىٰ فِرْعَوْنَ رَسُولًا ﴿١٥﴾
فَعَصَىٰ فِرْعَوْنُ الرَّسُولَ فَأَخَذْنَاهُ أَخْذًا وَبِيلًا ﴿١٦﴾ فَكَيْفَ تَتَّقُونَ
إِنْ كَفَرْتُمْ يَوْمًا يَجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيبًا ﴿١٧﴾ السَّمَاءُ مُنْفَطِرٌ بِهِ ۚ كَانَ
وَعْدُهُ مَفْعُولًا ﴿١٨﴾ إِنَّ هَٰذِهِ تَذْكِرَةٌ ۖ فَمَنْ شَاءَ اتَّخَذَ إِلَىٰ رَبِّهِ سَبِيلًا ﴿١٩﴾ ع ۱۹ ۱۳

تو اپنے پروردگار کے نام کا ذکر کرو اور ہر طرف سے بے تعلق ہو کر اس کی طرف متوجہ ہو جاؤ۔ ⑧ (ف) (وہ) مشرق اور مغرب کا مالک (ہے اور) اس کے سوا کوئی معبود نہیں تو اسی کو اپنا کارساز بناؤ۔ ⑨ (ف) اور جو جو (دل آزار) باتیں یہ لوگ کہتے ہیں ان کو سہتے رہو اور اچھے طریقے سے ان سے کنارہ کش رہو۔ ⑩ (ف) اور مجھے ان جھٹلانے والوں سے جو دولتمند ہیں سمجھ لینے دو اور ان کو تھوڑی سی مہلت دے دو۔ ⑪ (ف) کچھ شک نہیں کہ ہمارے پاس بیڑیاں ہیں اور بھڑکتی آگ ہے۔ ⑫ (ف) اور گلوگیر کھانا ہے اور درد دینے والا عذاب (بھی) ہے۔ ⑬ (ف) جس دن زمین اور پہاڑ کانپنے لگیں اور پہاڑ ایسے بھربھرے (گویا) ریت کے ٹیلے ہو جائیں۔ ⑭ (ف) ہم نے فی الحقیقت تم عرب قوم پر ایک خدا کے وجود کی ازروئے عمل گواہی دینے والے رسول کو اسی انداز سے بھیجا ہے جس انداز پر ہم نے ایک پیغامبر کو فرعون کے پاس بھیجا تھا۔ ⑮ (م-۱:۱۷۳) سو فرعون نے ہمارے پیغمبر کا کہنا نہ مانا تو ہم نے اس کو بڑے وبال میں پکڑ لیا۔ ⑯ (ف) اگر تم بھی (ان پیغمبر کو) نہ مانو گے تو اس دن سے کیونکر بچو گے جو بچوں کو بوڑھا کر دے گا۔ ⑰ (ف) (اور) جس سے آسمان پھٹ جائے گا۔ یہ اس کا وعدہ (پورا) ہو کر رہے گا۔ ⑱ (ف) بے شک یہ قرآن عبرت اور نصیحت (پکڑنے والی کتاب) ہے۔ تو جو چاہے وہ اپنے پروردگار کی طرف (جانے) کا راستہ پکڑ لے۔ ⑲ (تذ۔۲:۱۶۲)

← قرآنی احکام کے مقاصد کو بدلنے کے لئے دین اسلام کو آسان بنانا چاہا' اس کو تن آسانی اور فریب کاری کا رنگ دے کر دین کی اصلی صورت مسخ کر دی یا خدا کی ملازمت اور چاکری کی تکلیف دہ صورت کو خیرآباد کہہ کر اس کو ''خدا کے پوجنے'' اور اس کی ''بندگی کرنے'' کا رنگ دے دیا۔ اسی سورہ مزمل کو پیش نظر رکھ کر...... مسلمان خدا کے نام کو تسبیحوں کے منکوں پر گن گن کر ''عابد'' خدا بنتے گئے اور جب اس نابکار عبادت سے قرنوں تک کچھ حاصل نہ ہوا تو مذلت اور ہلاکت کے قعر عمیق میں گر گئے۔ (تذ۔۱:۱۶۹)

Marfat.com

إِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُومُ أَدْنَىٰ مِن ثُلُثَيِ اللَّيْلِ وَنِصْفَهُ وَثُلُثَهُ
وَطَائِفَةٌ مِّنَ الَّذِينَ مَعَكَ ۚ وَاللَّهُ يُقَدِّرُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۚ عَلِمَ أَن لَّن تُحْصُوهُ
فَتَابَ عَلَيْكُمْ ۖ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ ۚ عَلِمَ أَن سَيَكُونُ مِنكُم
مَّرْضَىٰ ۙ وَآخَرُونَ يَضْرِبُونَ فِي الْأَرْضِ يَبْتَغُونَ مِن فَضْلِ اللَّهِ ۙ
وَآخَرُونَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۖ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ ۚ وَأَقِيمُوا
الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَأَقْرِضُوا اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا ۚ وَمَا تُقَدِّمُوا لِأَنفُسِكُم
مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِندَ اللَّهِ هُوَ خَيْرًا وَأَعْظَمَ أَجْرًا ۚ وَاسْتَغْفِرُوا
اللَّهَ ۖ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٢٠﴾ ع

خدا جانتا ہے کہ تم دوتہائی رات تک میرے حضور میں کھڑے ہو کر دعائیں مانگتے ہو اور تمہیں اس طرح مصروف دیکھ کر تمہارے ساتھ بھی تمہاری نقل کرتے ہیں حالانکہ خدا نے لیل ونہار کی تقدیر اس پر کی ہے کہ رات آرام کے لئے اور دن کام کے لئے ہے اور خدا یہ بھی جانتا ہے کہ تم اور تمہارے آدمی کسی بڑی مدت تک ان بے معنی ''عبادتوں'' کو نباہ نہیں سکتے تو اب خدا نے ان عبادتوں سے تمہیں معافی دے دی ہے تو صرف قرآن کی ان آیتوں کی طرف توجہ کرو۔ جو آسانی سے سمجھ آسکتی ہیں اور دقیق اور مشکل مضامین کو کسی اور وقت کے لئے ملتوی کر دو۔ خدا کو یہ بھی معلوم ہے کہ اس طرح کی شدید گوشہ نشینیوں کو دیر تک بناہتے رہنا بڑا مشکل ہے کیونکہ تم مسلمانوں میں بعض بیمار بھی ہیں اور سخت ریاضت برداشت نہیں کر سکتے۔ بعض اپنے کاروبار کے لئے دور دراز سفر بھی کرتے ہیں اور بعض ایسے بھی ہیں جن کو خدا نے آگے چل کر کافروں سے جہاد بالسیف کے لئے تیار کرنا ہے۔ اس لئے میں رب زمین وآسمان اس ''قولی عبادت'' کا قائل نہیں ہوں۔ تم اور تمہارا رسول صلعم اپنی قولی عبادتوں کو کم کر دو اور اصل کام میں لگ جاؤ جو کافروں سے تلوار کے ساتھ جہاد ہے۔ (تک۔ا:۱۳۰۔۱۳۱) جو حصہ اس قرآن عظیم کا تم آسانی سے مطالعہ کر سکو پڑھ لیا کرو اور الصلوٰۃ پر قائم رہو اور ایثار مال کیا کرو بلکہ خدا کیلئے اپنی ہر مملوکہ شے کا بہترین حصہ کاٹ کر الگ کر دیا کرو۔ (تذ ا: ۱۳۸) اور جو نیک عمل تم اپنے لئے آگے بھیجو گے اس کو خدا کے ہاں بہتر اور صلے میں بزرگ تر پاؤ گے اور خدا سے بخشش مانگتے رہو۔ بیشک خدا بخشنے والا مہربان ہے۔ (ف)۔ (۲۰) [۱] (تذ۔ا:۱۳۸)

[۱] مکہ کے پہلے تین چار سالوں میں ہی کافروں سے تلوار کی لڑائی کا یہ چھوٹا سا اشارہ کرنا بھی تعجب انگیز ہے!!
ایک چھوڑ دو بار تنبیہ ہے کہ قرآن کے صرف اُن حصوں پر غور کرو جو آسانی سے تمہاری سمجھ میں آتے ہیں اور ←

Marfat.com

ركوعاتها ٢ ٧٤ سُورَةُ الْمُدَّثِّرِ مَكِّيَّةٌ ٢ اٰیاتها ٥٦

ترجمہ المشرقیؒ: ۵۶ آیات

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰۤاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ۙ﴿١﴾ قُمْ فَاَنْذِرْ ۪ۙ﴿٢﴾ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ۪ۙ﴿٣﴾ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ۪ۙ﴿٤﴾ وَالرُّجْزَ
فَاهْجُرْ ۪ۙ﴿٥﴾ وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ ۪ۙ﴿٦﴾ وَلِرَبِّكَ فَاصْبِرْ ؕ﴿٧﴾ فَاِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُوْرِ ۙ﴿٨﴾
فَذٰلِكَ يَوْمَئِذٍ يَّوْمٌ عَسِيْرٌ ۙ﴿٩﴾ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ غَيْرُ يَسِيْرٍ ﴿١٠﴾

اے وہ شخص! (جو اسرار کائنات پر انتہائی غور وانہماک کی وجہ سے اس قدر محو دریافت اور یک سو ہو گیا ہے کہ اس نے باہر کے چھوٹے چھوٹے رخنوں کو بھی روکنے کے لئے) اپنے آپ کو چادر میں لپیٹ لیا ہے۔ ① (تک۔ا:۸۸) اٹھ اور لوگوں کو قانون فطرت کی سزاؤں سے ڈرا۔ ② (تک۔ا:۸۸) (اور اپنے چالیس برس کے سوچ بچار کے بعد کھلے بندوں) اپنے پروردگار کا آوازا بلند کر۔ ③ (تک۔ا:۸۸) (بلکہ) اپنے کپڑوں کو صاف کر۔ ④ (تک۔ا:۸۸) اور (بدن کی تمام ظاہری) گندگی (بھی) الگ پھینک دے۔ ⑤ (تک۔ا:۸۸) اور ہرگز ہرگز (انسان کی امت کو قہر خدا سے بچانے کے لئے اس پر اس لئے ڈرانے کا) احسان نہ کر کہ تو ان سے بالآخر کثیر مال طلب کرے گا۔ ⑥ (تک۔ا:۸۸۔ ۸۹) اور اپنے پروردگار کی خاطر (سب اذیتیں جو تمہیں کافروں کی طرف سے دی جا رہی ہیں) صبر و استقلال سے برداشت کر۔ ⑦ (تک۔ا:۸۹) تو جس دن (خدا کی طرف سے کسی امت کی ہلاکت کی گھنٹی کا) ناقوس بج گیا۔ ⑧ (تک۔ا:۸۹) وہ دن بڑی انتہائی تنگی اور تکلیف کا دن ہوگا (جو مڑنے والا نہ ہوگا)۔ ⑨ (تک۔ا:۸۹) یہ (دن خدا کے قانون سے منکر) کافروں کیلئے (بڑا سخت ہوگا اور) قطعاً آسان نہ ہوگا۔ ⑩ (تک۔ا:۸۹)

← دقیق مطالب کو سمجھنا کچھ دیر کے لیے ملتوی کر دو حتیٰ کہ تم کافروں پر قتال سے غالب آ جاؤ۔

الغرض اگر غور سے دیکھا جائے تو اس سورۃ میں نہایت سخت اور واضح الفاظ میں ''قولی عبادت'' کو خدا نے رد کر دیا ہے اور حیرت ہے کہ مسلمانوں میں آج تک یہ شدت سے مرسوم ہے اور مسلمان کیونکہ خدا کے صریح احکام کی نافرمانی بے حیائی سے کرتے ہیں اور اسی وجہ سے سزاؤں پر سزائیں ان پر آ رہی ہیں! (تک۔ا:۱۳۱)

Marfat.com

ذَرۡنِیۡ وَمَنۡ خَلَقۡتُ وَحِیۡدًا ﴿۱۱﴾ وَّجَعَلۡتُ لَہٗ مَالًا مَّمۡدُوۡدًا ﴿۱۲﴾ وَّبَنِیۡنَ شُہُوۡدًا ﴿۱۳﴾
وَّمَہَّدۡتُّ لَہٗ تَمۡہِیۡدًا ﴿۱۴﴾ ثُمَّ یَطۡمَعُ اَنۡ اَزِیۡدَ ﴿۱۵﴾ کَلَّا ؕ اِنَّہٗ کَانَ لِاٰیٰتِنَا
عَنِیۡدًا ﴿۱۶﴾ سَاُرۡہِقُہٗ صَعُوۡدًا ﴿۱۷﴾ اِنَّہٗ فَکَّرَ وَقَدَّرَ ﴿۱۸﴾ فَقُتِلَ کَیۡفَ قَدَّرَ ﴿۱۹﴾
ثُمَّ قُتِلَ کَیۡفَ قَدَّرَ ﴿۲۰﴾ ثُمَّ نَظَرَ ﴿۲۱﴾ ثُمَّ عَبَسَ وَبَسَرَ ﴿۲۲﴾ ثُمَّ اَدۡبَرَ وَاسۡتَکۡبَرَ ﴿۲۳﴾
فَقَالَ اِنۡ ہٰذَاۤ اِلَّا سِحۡرٌ یُّؤۡثَرُ ﴿۲۴﴾ اِنۡ ہٰذَاۤ اِلَّا قَوۡلُ الۡبَشَرِ ﴿۲۵﴾ سَاُصۡلِیۡہِ
سَقَرَ ﴿۲۶﴾ وَمَاۤ اَدۡرٰىکَ مَا سَقَرُ ﴿۲۷﴾ لَا تُبۡقِیۡ وَلَا تَذَرُ ﴿۲۸﴾ لَوَّاحَۃٌ لِّلۡبَشَرِ ﴿۲۹﴾

(ہاں تو کیوں مجھ سے نرمی اور رحم کی امیدیں رکھتے ہو ذرا) مجھے چھوڑ دو اور ان کو جنہیں میں نے (تنگ دھڑنگ اور) اکیلا اور تنہا پیدا کیا (تاکہ میں اپنی سختی کی وجہ بیان کر کے تمہاری تسلی کر دوں)۔ ⑪ (تک۔ا:۸۹) ہاں تو پھر میں نے اس (بیکس مخلوق) کو لمبی چوڑی دولت عطا کی۔ ⑫ (تک۔ا:۸۹) اور بیٹے دیئے جو اس کے (دست و بازو ہونے کے) گواہ ہیں۔ ⑬ (تک۔ا:۸۹) اور میں نے اس کے لئے (دنیا میں کامیاب ہو کر چلنے کی) پوری تیاری کر دی۔ ⑭ (تک۔ا:۸۹) حیرت ہے کہ ان تمام باتوں کے بعد وہ طمع کرتا ہے کہ میں اور ان چیزوں کو (علی الحساب) بڑھاتا جاؤں۔ ⑮ (تک۔ا:۸۹) ایسا ہرگز نہ ہوگا کیونکہ وہ بلاشبہ ان حکموں کا مخالف ہے جو ہم اس کو (اس کی اپنی بہتری کے لئے ہی ہدایت کے طور پر) دیتے ہیں۔ ⑯ (تک۔ا:۸۹) (نہیں نہیں ان سہولتوں کے بعد تو) میں اس کو اونچی گھاٹی پر چڑھا کر رہونگا جہاں اس کو سانس چڑھ جائے تاکہ جو کچھ اس کو اس دنیا میں زیادہ ملے سخت محنت اور تکلیف اور جدوجہد کے بعد ملے۔ ⑰ (تک۔ا:۸۹) بیشک اس (انسان) نے (اپنی آسانی کے لئے) خوب سوچا اور اندازہ لگایا (کہ خدا کی طرف سے یہ آسانیاں اس طرح بڑھتی چلی جائینگی جس طرح کی شروع شروع میں جب کہ وہ بے بس اور تنہا تھا خود بخود مل گئی تھیں)۔ ⑱ (تک۔ا:۸۹۔۹۰) تو اس کا ستیاناس ہو جائے اس نے کیا ہی (خدا کی عطا کا آسان) اندازہ (بزعم خود) لگایا۔ ⑲ (تک۔ا:۹۰) پھر ایک دفعہ اور اس پر خدا کی مار کہ کیا ہی (خدا کی عطا کا آسان) اندازہ (بزعم خود) لگایا۔ ⑳ (تک۔ا:۹۰) پھر اس نے (خدا کی طرف سے مزید ملنے کا ایک مدت تک) انتظار کیا۔ ㉑ (تک۔ا:۹۰) پھر (جب کچھ نہ ملا تو) تیوڑی چڑھائی اور برا منہ بنالیا۔ ㉒ (تک۔ا:۹۰) پھر (خدا سے) پیٹھ پھیر لی اور (بالآخر) اکڑ کر کے اپنے آپ کو بڑا سمجھا۔ ㉓ (تک۔ا:۹۰) اور کہہ دیا کہ یہ (احکام اور ہدایتیں جو اپنی طرف سے بنے ہوئے نبی لوگ خدا کی طرف سے بزعم خود لاتے ہیں) ایک جھوٹ ہے جو (ہمیشہ سے) چلا آرہا ہے۔ ㉔ (تک۔ا:۹۰) یہ (سب کچھ جو کہا جارہا ہے) اور کچھ سوائے اس کے نہیں کہ ایک انسان کا (من گھڑت) قول ہے (اور اس کے منہ کی بکواس ہے)۔ ㉕ (تک۔ا:۹۰) (یاد رکھو) ایسے بدکردار شخص کو جلد ہی جہنم میں جھونک دونگا۔ ㉖ (تک۔ا:۹۰) اور تو کیا جانے دوزخ کیا ہے۔ ㉗ (تک۔ا:۹۰) وہ نہ کچھ باقی رکھتا ہے نہ چھوڑتا ہے۔ ㉘ (تک۔ا:۹۰) انسان کو جلا جلا کر جھلس دیتا ہے۔ ㉙ (تک۔ا:۹۰)

عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ ﴿٣٠﴾ وَمَا جَعَلْنَآ اَصْحٰبَ النَّارِ اِلَّا مَلٰٓئِكَةً ۪ وَّمَا جَعَلْنَا
عِدَّتَهُمْ اِلَّا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۙ لِيَسْتَيْقِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ
وَيَزْدَادَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِيْمَانًا وَّلَا يَرْتَابَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ۙ
وَلِيَقُوْلَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْكٰفِرُوْنَ مَاذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ۭ
كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَاۗءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَمَا يَعْلَمُ جُنُوْدَ
رَبِّكَ اِلَّا هُوَ ۭ وَمَا هِيَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْبَشَرِ ﴿٣١﴾ كَلَّا وَالْقَمَرِ ﴿٣٢﴾ وَالَّيْلِ ع ۱۵ ۳۱
اِذْ اَدْبَرَ ﴿٣٣﴾ وَالصُّبْحِ اِذَآ اَسْفَرَ ﴿٣٤﴾ اِنَّهَا لَاِحْدَى الْكُبَرِ ﴿٣٥﴾ نَذِيْرًا لِّلْبَشَرِ ﴿٣٦﴾
لِمَنْ شَاۗءَ مِنْكُمْ اَنْ يَّتَقَدَّمَ اَوْ يَتَاَخَّرَ ﴿٣٧﴾ كُلُّ نَفْسٍۢ بِمَا كَسَبَتْ رَهِيْنَةٌ ﴿٣٨﴾
اِلَّآ اَصْحٰبَ الْيَمِيْنِ ﴿٣٩﴾ فِيْ جَنّٰتٍ ڐ يَتَسَاۗءَلُوْنَ ﴿٤٠﴾ مع ۱۶

اس پر ایک چھوڑ انیس طاقتیں کارفرما ہیں۔ ﴿٣٠﴾ (تک۔۱:۹۰) اور ہم نے دوزخ کے چودھری اپنے بے پناہ طاقتوں والے فرشتے مقرر کئے ہیں اور یہ کہ وہ کہتے ہیں کافروں کیلئے آپس میں لڑ مر کر فساد مچانے کا باعث بنے ہوئے ہیں تاکہ وہ لوگ جو خدا کی کتاب پر ایمان رکھتے ہیں اور یقین کر لیں (کہ کفر یعنی انکارِ خدا ہمیشہ باعث فتنہ ہوتا ہے) اور ایمان والوں کا ایمان خدا پر زیادہ ہو اور کتاب والوں کے دلوں سے شک وشبہ کا شائبہ بھی دور ہو جائے نیز اس لئے کہ وہ لوگ جن کے دلوں میں (خدا کے حکم بجا نہ لانے کا) مرض طاری ہے اور کافر لوگ (جوسرے سے منکر خدا ہیں) آپس میں خوب لڑ مریں کہ خدا نے (انیس طاقتوں کی) یہ مثال کیوں دی۔ اسطرح پر خدا جس کو مناسب سمجھتا ہے گمراہ کر دیتا ہے اور جس کو مناسب سمجھتا ہے راہ راست پر لے آتا ہے اور اللہ کی فوج کو تو سوائے اس کے کوئی نہیں جانتا اور یہ سب کچھ جو کہا گیا ہے انسان کیلئے باعث عبرت ہے۔ ﴿٣١﴾ (تک۔۱:۹۰۔۹۱) ہونہ ہو یہ چاند اس امر کا گواہ ہے۔ ﴿٣٢﴾ (تک۔۱:۹۱) اور رات جبکہ پیٹھ پھیر لے۔ ﴿٣٣﴾ (تک۔۱:۹۱) اور صبح جبکہ وہ روشن ہو جائے اس امر کی شہادت دیتی ہیں۔ ﴿٣٤﴾ (تک۔۱:۹۱) کہ (قوموں کا) جہنم دنیا کی بڑی مصیبتوں میں سے ایک بڑی بھاری مصیبت ہے۔ ﴿٣٥﴾ (تک۔۱:۹۱) جو انسان کو خوفزدہ کر دینے والی ہے۔ ﴿٣٦﴾ (تک۔۱:۹۱) تم میں سے جو شخص آگے بڑھنا یا پیچھے رہ جانا پسند کرے۔ ﴿٣٧﴾ (تک۔۱:۹۱) (اس کے لئے یہ قاعدہ کلیہ بس ہے کہ) ہر متنفس جو کچھ وہ جدوجہد کر رہا ہے اس سے وابستہ ہے (کوئی دوسری شے اس کی ترقی اور تنزل کی ضامن نہیں ہوسکتی)۔ ﴿٣٨﴾ (تک۔۱:۹۱) البتہ داہنی طرف کی (کامیاب قومیں)۔ ﴿٣٩﴾ (تک۔۱:۹۱) سرسبز باغوں میں بڑی مزے اڑا رہی ہونگی اور اپنے آرام کے مزوں میں پوچھ رہے ہونگے۔ ﴿٤٠﴾ (تک۔۱:۹۱)

Marfat.com

عَنِ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۴۱﴾ مَا سَلَكَكُمْ فِيْ سَقَرَ ﴿۴۲﴾ قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ ﴿۴۳﴾
وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ ﴿۴۴﴾ وَكُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَآئِضِيْنَ ﴿۴۵﴾ وَكُنَّا نُكَذِّبُ
بِيَوْمِ الدِّيْنِ ﴿۴۶﴾ حَتّٰىٓ اَتٰىنَا الْيَقِيْنُ ﴿۴۷﴾ فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشّٰفِعِيْنَ ﴿۴۸﴾
فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكِرَةِ مُعْرِضِيْنَ ﴿۴۹﴾ كَاَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنْفِرَةٌ ﴿۵۰﴾ فَرَّتْ مِنْ
قَسْوَرَةٍ ﴿۵۱﴾ بَلْ يُرِيْدُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ اَنْ يُّؤْتٰى صُحُفًا مُّنَشَّرَةً ﴿۵۲﴾ كَلَّا
بَلْ لَّا يَخَافُوْنَ الْاٰخِرَةَ ﴿۵۳﴾ كَلَّآ اِنَّهٗ تَذْكِرَةٌ ﴿۵۴﴾ فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ ﴿۵۵﴾ وَمَا
يَذْكُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ ﴿۵۶﴾

مجرموں کے متعلق۔ ﴿۴۱﴾ (تک۔ا:۹۱) کہ کس چیز نے تم لوگوں کو جہنم میں دھکیلا۔ ﴿۴۲﴾ (تک۔ا:۹۱) تو لوگ (پچھتاوے کے طور پر) کہیں گے کہ ہم (خدا کے آگے) جھکنے والے نہ تھے۔ ﴿۴۳﴾ (تک۔ا:۹۱) اور ہم نادار اور غریب اشخاص کو کھانا نہ کھلاتے تھے۔ ﴿۴۴﴾ (تک۔ا:۹۱) بلکہ باتیں بنانے والوں کیساتھ ہم بھی باتیں بناتے تھے۔ ﴿۴۵﴾ (تک۔ا:۹۱) اور سزا و جزا کے دن کو مخول سمجھتے تھے۔ ﴿۴۶﴾ (تک۔ا:۹۱) یہاں تک کہ اب وہ یقینی بات ہم پر نازل ہوئی۔ ﴿۴۷﴾ (تک۔ا:۹۱) تو اب سفارش کرنے والوں کی سفارش ان کو کوئی فائدہ نہیں دے سکتی۔ ﴿۴۸﴾ (تک۔ا:۹۱) ہاں تو ان لوگوں کو کیا ہوگیا ہے کہ وہ (اس وقت) نصیحت سے یوں منہ موڑ رہے ہیں۔ ﴿۴۹﴾ (تک۔ا:۹۱۔۹۲) جیسا کہ کوئی بدکنے والے گدھے ہیں۔ ﴿۵۰﴾ (تک۔ا:۹۲) جو شیر کو دیکھ کر بھاگ رہے ہیں۔ ﴿۵۱﴾ (تک۔ا:۹۲) دراصل ان میں سے ہر شخص یہ چاہتا ہے کہ اس کو کھلے صحیفے دے دیئے جائیں (تاکہ آگے چل کر ان کی جوگت بنی ہے اس کی سند صاف طور پر دیکھ لیں)۔ ﴿۵۲﴾ (تک۔ا:۹۲) ہرگز (سوائے اس کے) نہیں کہ یہ لوگ اپنے بدانجام سے نہیں ڈرتے۔ ﴿۵۳﴾ (تک۔ا:۹۲) ہرگز (سوائے اس کے) نہیں کہ یہ (جو کچھ تمہیں کہا جارہا ہے) ایک عبرت ہے۔ ﴿۵۴﴾ (تک۔ا:۹۲) سو جو چاہے اس سے عبرت پکڑ لے۔ ﴿۵۵﴾ (تک۔ا:۹۲) اور یہ عبرت نہیں پکڑ سکتے الا اس حالت میں کہ خدا ہی ایسا چاہے وہی خوف کئے جانے کا اہل اور وہی پردہ پوشی کا سزاوار ہے۔ ﴿۵۶﴾ (تک۔ا:۹۲)

ایاتها ۴۰ ۷۵ سورۃ القیمۃ مکیۃ ۳۱ رکوعاتها ۲

ترجمہ المشرقیؒ: ۸ آیات بسم اللہ الرحمن الرحیم ترجمہ مولانا جالندھریؒ: ۳۲ آیات

لَآ اُقۡسِمُ بِيَوۡمِ الۡقِيٰمَةِ ۙ﴿۱﴾ وَلَاۤ اُقۡسِمُ بِالنَّفۡسِ اللَّوَّامَةِ ؕ﴿۲﴾ اَيَحۡسَبُ الۡاِنۡسَانُ
اَلَّنۡ نَّجۡمَعَ عِظَامَهٗ ؕ﴿۳﴾ بَلٰى قٰدِرِيۡنَ عَلٰٓى اَنۡ نُّسَوِّىَ بَنَانَهٗ ﴿۴﴾ بَلۡ يُرِيۡدُ
الۡاِنۡسَانُ لِيَفۡجُرَ اَمَامَهٗ ۚ﴿۵﴾ يَسۡـَٔلُ اَيَّانَ يَوۡمُ الۡقِيٰمَةِ ؕ﴿۶﴾ فَاِذَا بَرِقَ الۡبَصَرُ ۙ﴿۷﴾
وَخَسَفَ الۡقَمَرُ ۙ﴿۸﴾ وَجُمِعَ الشَّمۡسُ وَالۡقَمَرُ ۙ﴿۹﴾ يَقُوۡلُ الۡاِنۡسَانُ يَوۡمَئِذٍ اَيۡنَ
الۡمَفَرُّ ۚ﴿۱۰﴾ كَلَّا لَا وَزَرَ ؕ﴿۱۱﴾ اِلٰى رَبِّكَ يَوۡمَئِذِ الۡمُسۡتَقَرُّ ؕ﴿۱۲﴾ يُنَبَّؤُا الۡاِنۡسَانُ
يَوۡمَئِذٍ بِمَا قَدَّمَ وَاَخَّرَ ؕ﴿۱۳﴾ بَلِ الۡاِنۡسَانُ عَلٰى نَفۡسِهٖ بَصِيۡرَةٌ ۙ﴿۱۴﴾ وَّلَوۡ اَلۡقٰى
مَعَاذِيۡرَهٗ ؕ﴿۱۵﴾ لَا تُحَرِّكۡ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعۡجَلَ بِهٖ ؕ﴿۱۶﴾ اِنَّ عَلَيۡنَا جَمۡعَهٗ وَقُرۡاٰنَهٗ ۚ﴿۱۷﴾

ہم کو روز قیامت کی قسم۔ ①(ف) اور نفس لوامہ کی (کہ سب لوگ اٹھا کر) کھڑے کیے جائیں گے۔ ②(ف) کیا انسان یہ خیال کرتا ہے کہ ہم اس کی (بکھری ہوئی) ہڈیاں اکٹھی نہیں کریں گے۔ ③(ف) ضرور کریں گے (اور) ہم اس بات پر قادر ہیں کہ اس کی پور پور درست کریں۔ ④(ف) مگر انسان چاہتا ہے کہ آگے کو خودسری کرتا جائے۔ ⑤(ف) پوچھتا ہے کہ قیامت کا دن کب ہوگا؟ ⑥(ف) جب آنکھیں چندھیا جائیں۔ ⑦(ف) اور چاند گہنا جائے۔ ⑧(ف) اور سورج اور چاند جمع کر دیے جائیں۔ ⑨(ف) اس دن انسان کہے گا کہ (اب) کہاں بھاگ جاؤں۔ ⑩(ف) بیشک کہیں پناہ نہیں۔ ⑪(ف) اس روز تیرے پروردگار ہی کے پاس ٹھکانا ہے۔ ⑫(ف) اس دن انسان کو جو (عمل) اس نے آگے بھیجے اور پیچھے چھوڑے ہوں گے سب بتا دیے جائیں گے۔ ⑬(ف) بلکہ انسان آپ اپنا گواہ ہے۔ ⑭(ف) اگرچہ عذر و معذرت کرتا رہے۔ ⑮(ف) اس کو سمجھنے میں جلدی نہ کرو۔ ⑯(تک۔ ا:۱۴۸) ہم پر درحقیقت اس (قرآن) کا جمع کرنا اور اس کا (پیغمبر صلعم کو) پڑھا دینا فرض ہے۔

⑰(حد: ۵۴)

Marfat.com

فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ ۚ ⑱ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ ؕ ⑲ كَلَّا بَلْ تُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ ۙ ⑳
وَتَذَرُوْنَ الْاٰخِرَةَ ؕ ㉑ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ۙ ㉒ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ۚ ㉓ وَوُجُوْهٌ
يَّوْمَئِذٍۢ بَاسِرَةٌ ۙ ㉔ تَظُنُّ اَنْ يُّفْعَلَ بِهَا فَاقِرَةٌ ؕ ㉕ كَلَّآ اِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِيَ ۙ ㉖
وَقِيْلَ مَنْ ٚ رَاقٍ ۙ ㉗ وَّظَنَّ اَنَّهُ الْفِرَاقُ ۙ ㉘ وَالْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ ۙ ㉙
اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَئِذِ ۨالْمَسَاقُ ؕ ㉚ فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰى ۙ ㉛ وَلٰكِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ۙ ㉜ ع ١ ٣٠ ١٦
ثُمَّ ذَهَبَ اِلٰٓى اَهْلِهٖ يَتَمَطّٰى ؕ ㉝ اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ۙ ㉞ ثُمَّ اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ؕ ㉟ اَيَحْسَبُ
الْاِنْسَانُ اَنْ يُّتْرَكَ سُدًى ؕ ㊱ اَلَمْ يَكُ نُطْفَةً مِّنْ مَّنِيٍّ يُّمْنٰى ۙ ㊲ ثُمَّ كَانَ
عَلَقَةً فَخَلَقَ فَسَوّٰى ۙ ㊳ فَجَعَلَ مِنْهُ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى ؕ ㊴ اَلَيْسَ
ذٰلِكَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يُّحْيِۦَ الْمَوْتٰى ۧ ㊵ ع ٢ ١٠ ١٨

لیکن جب وہ اس مجتمع حیثیت میں تمہارے سامنے پڑھ دیا گیا تو تم اس خدا کے بھیجے ہوئے قرآنی احکام کی پورے طور پر تعمیل کرو۔ ⑱ (تک۔۱:۱۴۸) پھر جوں جوں تعمیل کرتے جاؤ گے ہم قرآن کی دقیق اور مشکل آیتوں کی تشریح کرتے جائینگے۔

⑲ (تک۔۱:۱۴۸) ہرگز نہیں بلکہ یہ لوگ جلد جلد معاوضہ کا ملنا پسند کرتے ہیں۔ ⑳ (تذ۔۲:۶۶) اور آخرت کی بہتری کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔ ㉑ (تذ۔۲:۶۶) اس روز بہت سے منہ رونق دار ہوں گے۔ ㉒ (ف) (اور) اپنے پروردگار کے محو دیدار ہوں گے۔ ㉓ (ف) اور بہت سے منہ اس دن اداس ہوں گے۔ ㉔ (ف) خیال کریں گے کہ ان پر مصیبت واقع ہونے کو ہے۔ ㉕ (ف) دیکھو جب جان گلے تک پہنچ جائے۔ ㉖ (ف) اور لوگ کہنے لگیں (اس وقت) کون جھاڑ پھونک کرنے والا ہے۔ ㉗ (ف) اور اس (جان بلب) نے سمجھا۔ ㉘ (ف) کہ اب اور پنڈلی سے پنڈلی لپٹ جائے۔ ㉙ (ف) اس دن تجھ کو اپنے پروردگار کی طرف چلنا ہے۔ ㉚ (ف) تو اس (ناعاقبت اندیش نے نہ تو کلام خدا کی) تصدیق کی نہ نماز پڑھی۔ ㉛ (ف) بلکہ جھٹلایا اور منہ پھیر لیا۔ ㉜ (ف) پھر اپنے گھر والوں کے پاس اکڑتا ہوا چل دیا۔ ㉝ (ف) افسوس ہے تجھ پر پھر افسوس ہے۔ ㉞ (ف) پھر افسوس ہے تجھ پر پھر افسوس ہے۔ ㉟ (ف) کیا انسان یہ سمجھتا ہے کہ وہ آزاد چھوڑا جائیگا (تاکہ جو مرضی ہے کرے)۔ ㊱ (تک۔۱:۱۲۰) کیا وہ منی کا گندا پانی نہ تھا جو (عورت کی شرمگاہ میں) گرائی جاتی ہے؟ ㊲ (تک۔۱:۱۲۰) پھر لوتھڑا ہوا پھر (خدا نے) اس کو بنایا پھر (اس کے اعضاء کو) درست کیا۔ ㊳ (ف) پھر اس کی دو قسمیں بنائیں (ایک) مرد اور (ایک) عورت۔ ㊴ (ف) کیا اس خالق کو اس بات پر قدرت نہیں کہ مردوں کو جلا اٹھائے؟ ㊵ (ف)

Marfat.com

اٰیَاتُهَا ۵۲ — ۷۶ سُوْرَۃُ الدَّھْرِ مَکِّیَّۃٌ ۵۲ — رُکُوْعَاتُهَا ۲

ترجمہ المشرقیؒ: ۲۰ آیات — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ — ترجمہ مولانا جالندھریؒ: ۱۱ آیات

هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِیْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ یَكُنْ شَیْئًا مَّذْكُوْرًا ① اِنَّا
خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ ۖ نَّبْتَلِیْهِ فَجَعَلْنٰهُ سَمِیْعًا بَصِیْرًا ② اِنَّا
هَدَیْنٰهُ السَّبِیْلَ اِمَّا شَاكِرًا وَّاِمَّا كَفُوْرًا ③ اِنَّاۤ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِیْنَ سَلٰسِلَاۡ
وَاَغْلٰلًا وَّسَعِیْرًا ④ اِنَّ الْاَبْرَارَ یَشْرَبُوْنَ مِنْ كَاْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُوْرًا ⑤

کیا زمانہ میں (جو لاکھوں اور کروڑوں برس سے چل رہا ہے) انسان پر کوئی ایسا وقت بھی آیا تھا جب کہ وہ (اپنی پیدائش کے ابتدائی مراحل میں صرف ایک خوردبینی جرثوم اور خلیہ تھا بلکہ) کوئی قابل ذکر شے ہی نہ تھا۔ ① (تک۔۱:۱۷۲) (پھر جب انسان کو ان خلیات کے اجتماع و استعمار سے اعلیٰ مخلوق یعنی مچھلیوں اور پرندوں اور چوپاؤں میں تبدیل کیا تو) درحقیقت ہم نے اس کو مرد اور عورت کے ملے جلے نطفے سے (ذی ہوش و حواس مخلوق اس لئے) بنایا کہ ہم اس کا امتحان لیں (اور آزمائش کریں کہ وہ میرے بنائے ہوئے صحیفہ فطرت کو کس حد تک سمجھتا اور اس سے کس قدر فائدہ اٹھاتا ہے) تو پھر ہم نے انسان کو (خدا کی طرح) بہت ہی بڑا سننے والا اور بہت ہی بڑا دیکھنے والا بنا دیا۔!! ②[ل] (تک۔۱:۱۷۲) الغرض (سمع و بصر کے ہتھیاروں سے) ہم نے اس کو (صحیفہ فطرت کی تلاش کے) رستے پر لگا دیا ہے تو اب اس کی مرضی ہے کہ وہ ان (نعمتوں میں سمع و بصر کا) صحیح طور پر قدردان ہو (شاکرا) یا (ان سے منکر ہو کر) کافر بن جائے۔ (حر:۳۰۸) ہم نے کافروں کے لئے زنجیریں اور طوق اور دہکتی آگ تیار کر رکھی ہے۔ ④ (ف) جو نیکوکار ہیں وہ ایسی شراب نوش جان کریں گے جس میں کافور کی آمیزش ہوگی۔ ⑤ (ف)

ل (۱۔۲) انسانی علم کی تمام بنیاد سمع اور بصر پر ہے اور انسان کے متعلق یہ کہنا کہ اس کو سمیع اور بصیر ہونے کی خدائی اوصاف دیئے گئے ہیں لامحالہ اس تخیل کی طرف لے جاتا ہے کہ ایک نہ ایک دن انسان اپنے سمع اور بصر میں اتنی ترقی کرے گا کہ وہ تمام کائنات پر قبضہ کر لے گا درآنحالیکہ وہ ناقابل ذکر شے کے ارتقا سے پیدا ہوا تھا۔ قرآن عظیم کی یہ حیرت انگیز آیتیں انسان کو صدیوں تک راہ دکھاتی رہیں گی اور ان کو انتہائی سعی و عمل کے لئے تیار کرتی رہیں گی۔ (تک۔۱:۱۷۲)

Marfat.com

عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللّٰهِ يُفَجِّرُوْنَهَا تَفْجِيْرًا ﴿٦﴾ يُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ
وَيَخَافُوْنَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهٗ مُسْتَطِيْرًا ﴿٧﴾ وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ
مِسْكِيْنًا وَّ يَتِيْمًا وَّ اَسِيْرًا ﴿٨﴾ اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ
جَزَآءً وَّلَا شُكُوْرًا ﴿٩﴾ اِنَّا نَخَافُ مِنْ رَّبِّنَا يَوْمًا عَبُوْسًا قَمْطَرِيْرًا ﴿١٠﴾
فَوَقٰهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَقّٰهُمْ نَضْرَةً وَّسُرُوْرًا ﴿١١﴾ وَجَزٰىهُمْ بِمَا
صَبَرُوْا جَنَّةً وَّحَرِيْرًا ﴿١٢﴾ مُّتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا عَلَى الْاَرَآئِكِ لَا يَرَوْنَ فِيْهَا
شَمْسًا وَّلَا زَمْهَرِيْرًا ﴿١٣﴾ وَدَانِيَةً عَلَيْهِمْ ظِلٰلُهَا وَذُلِّلَتْ قُطُوْفُهَا
تَذْلِيْلًا ﴿١٤﴾ وَيُطَافُ عَلَيْهِمْ بِاٰنِيَةٍ مِّنْ فِضَّةٍ وَّ اَكْوَابٍ كَانَتْ
قَوَارِيْرَا ﴿١٥﴾ قَوَارِيْرَا مِنْ فِضَّةٍ قَدَّرُوْهَا تَقْدِيْرًا ﴿١٦﴾ وَيُسْقَوْنَ فِيْهَا
كَاْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِيْلًا ﴿١٧﴾

یہ ایک چشمہ ہے جس میں سے خدا کے بندے پئیں گے اور اس میں سے (چھوٹی چھوٹی) نہریں نکال لیں گے۔ ⑥ (ف) یہ لوگ
نذریں پوری کرتے ہیں اور اس دن سے جس کی سختی پھیل رہی ہوگی خوف رکھتے ہیں۔ ⑦ (ف) اور باوجودیکہ ان کو خود طعام کی
خواہش (اور حاجت) ہے۔ (ف) یہ لوگ یتیم اور مسکین اور قیدیوں کو کھانا کھلاتے تھے۔ ⑧ (تک-۱:۱۷۱) (اور کہتے ہیں کہ)
ہم تم کو خالص خدا کیلئے کھلاتے ہیں نہ تم سے عوض کے خواستگار ہیں نہ شکر گزاری کے طلبگار۔ ⑨ (ف) ہم کو اپنے پروردگار سے اس
دن کا ڈر لگتا ہے جو (چہروں کو) کریہ المنظر اور (دلوں کو) سخت (مضطر کردینے والا) ہے۔ ⑩ (ف) تو خدا ان کو اس دن کی سختی سے
بچالے گا اور تازگی اور خوش دلی فرمائے گا۔ ⑪ (ف) یہ جنت اور ریشمی لباس اس استقلال کی جزا ہے جو انہوں نے (کافروں سے
قتال کرتے وقت) دکھایا تھا۔ ⑫ (تک-۱:۱۷۱) وہ اس میں (شاندار) تختوں پر تکیہ لگائے ہونگے' نہ سورج کی تیزی ہوگی نہ ٹھنڈک
کی شدت۔ ⑬ (حد:۲۲۳) اور ان پر سائے جھک رہے ہونگے اور جو پھل چاہیں گے جھٹ توڑ لیا کرینگے۔ ⑭ (حد:۲۲۳) اور ان
پر (صیقل کی ہوئی) چاندی کے برتنوں اور مبرق شیشوں کے' آبخوروں کے دور چلیں گے۔ ⑮ (حد:۲۲۳) وہ شیشے بھی چاندی کی
چمک کے ہونگے جن کو خاص ترکیب سے بنایا جائے گا۔ ⑯ (حد:۲۲۳) اور ان پیالوں میں خاص ترکیب سے سونٹھ سے ملائی ہوئی
شراب پلائی جائے گی۔ ⑰ (حد:۲۲۳)

Marfat.com

عَيْنًا فِيْهَا تُسَمّٰى سَلْسَبِيْلًا ﴿۱۸﴾ وَ يَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ۚ
اِذَا رَاَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنْثُوْرًا ﴿۱۹﴾ وَاِذَا رَاَيْتَ ثَمَّ رَاَيْتَ نَعِيْمًا
وَّمُلْكًا كَبِيْرًا ﴿۲۰﴾ عٰلِيَهُمْ ثِيَابُ سُنْدُسٍ خُضْرٌ وَّاِسْتَبْرَقٌ ۫ وَّحُلُّوْٓا اَسَاوِرَ
مِنْ فِضَّةٍ ۚ وَسَقٰهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا ﴿۲۱﴾ اِنَّ هٰذَا كَانَ لَكُمْ جَزَآءً وَّكَانَ
سَعْيُكُمْ مَّشْكُوْرًا ﴿۲۲﴾ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ تَنْزِيْلًا ۚ ﴿۲۳﴾ فَاصْبِرْ ع ۲۲ ۱۹
لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تُطِعْ مِنْهُمْ اٰثِمًا اَوْ كَفُوْرًا ۚ ﴿۲۴﴾ وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً
وَّاَصِيْلًا ۖ ﴿۲۵﴾ وَمِنَ الَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهٗ وَسَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيْلًا ﴿۲۶﴾ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ
يُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ وَيَذَرُوْنَ وَرَآءَهُمْ يَوْمًا ثَقِيْلًا ﴿۲۷﴾ نَحْنُ خَلَقْنٰهُمْ
وَشَدَدْنَآ اَسْرَهُمْ ۚ وَاِذَا شِئْنَا بَدَّلْنَآ اَمْثَالَهُمْ تَبْدِيْلًا ﴿۲۸﴾ اِنَّ هٰذِهٖ
تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ﴿۲۹﴾

وہ ایک چشمے سے جس کا نام سلسبیل ہوگا (نکلے گی)۔ ﴿۱۸﴾ ان کی خدمت کیلئے بکھرے ہوئے موتیوں کی طرح ہمیشہ خوبصورت رہنے والے غلام چکر لگائینگے۔ ﴿۱۹﴾ (حد:۲۲۳) اے محمد ﷺ! جب تو ان نعمتوں کی طرف دیکھے گا اور پھر غور کرے گا تو تجھے معلوم ہوگا کہ ان کو (نعمتیں ہی نہیں بلکہ) ایک عظیم الشان سلطنت دی جارہی ہے۔ ﴿۲۰﴾ (تک۔۱:۱۷۱) ان پر باریک سبز اور گھاڑھے ریشم کے لباس ہونگے اور (ان کی بیویوں کیلیے) چاندی کے (نہایت چمکتے ہوئے) کنگن اور ان کا پروردگار ان کو پاکیزہ شراب پلائے گا۔ ﴿۲۱﴾ (حد:۲۲۳) یہ تمہارا صلہ ہے اور تمہاری کوشش (خدا کے ہاں) مقبول ہوئی۔ ﴿۲۲﴾ (ف) (اے محمد ﷺ!) ہم نے تم پر قرآن آہستہ آہستہ نازل کیا۔ ﴿۲۳﴾ (ف) تو اپنے پروردگار کے حکم کے مطابق صبر کئے رہو اور ان لوگوں میں سے کسی بدعمل اور ناشکر کا کہنا نہ مانو۔ ﴿۲۴﴾ (ف) خدا کو صبح اور پچھلے پہر ''یاد'' کر۔ ﴿۲۵﴾ (تک۔۱:۱۷۱) رات کے ایک حصہ میں بھی خدا کے آگے جھک جا اور اس کی تقدیس لمبی راتوں میں کر۔ ﴿۲۶﴾ (تک۔۱:۱۷۱) یہ کافر اور بے عمل لوگ تو پسند کرتے ہیں کہ ان کے اعمال کا معاوضہ فوراً مل جائے لیکن وہ ایسا کرنے سے اپنے پیچھے ایک سخت دن (کی سزا کو) چھوڑ دیتے ہیں۔ ﴿۲۷﴾ (تذ۔۲:۶۶) ہم ہی نے ان کو پیدا کیا اور ان کے جوڑے باندھے اور جس وقت ہم مناسب سمجھیں گے ہم ان جیسے اور بدل دیں گے۔ ﴿۲۸﴾ (حد:۵۸) بیشک یہ قرآن عبرت اور نصیحت (پکڑنے والی کتاب) ہے۔ سو جو چاہے وہ اپنے پروردگار کی طرف (جانے) کا راستہ پکڑ لے۔ ﴿۲۹﴾ (تذ۔۲:۱۶۳)

Marfat.com

وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝۳۰ۖ
يُّدْخِلُ مَنْ يَّشَآءُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ۭ وَالظّٰلِمِيْنَ اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا
اَلِيْمًا ۝۳۱ۧ

رکوعاتہا ۲ — ۷۷ سورۃ المرسلٰت مکیۃ ۳۳ — ایاتہا ۵۰

ترجمہ مولانا جالندھریؒ: ۳۶ آیات — ترجمہ المشرقیؒ: ۱۴ آیات

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا ۝۱ۙ فَالْعٰصِفٰتِ عَصْفًا ۝۲ۙ وَّالنّٰشِرٰتِ نَشْرًا ۝۳ۙ
فَالْفٰرِقٰتِ فَرْقًا ۝۴ۙ فَالْمُلْقِيٰتِ ذِكْرًا ۝۵ۙ عُذْرًا اَوْ نُذْرًا ۝۶ۙ
اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَوَاقِعٌ ۝۷ۭ فَاِذَا النُّجُوْمُ طُمِسَتْ ۝۸ۙ وَاِذَا السَّمَآءُ فُرِجَتْ ۝۹ۙ
وَاِذَا الْجِبَالُ نُسِفَتْ ۝۱۰ۙ وَاِذَا الرُّسُلُ اُقِّتَتْ ۝۱۱ۭ لِاَيِّ يَوْمٍ اُجِّلَتْ ۝۱۲ۭ
لِيَوْمِ الْفَصْلِ ۝۱۳ۚ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الْفَصْلِ ۝۱۴ۭ وَيْلٌ يَّوْمَىِٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝۱۵

اور (اے انسانو! تم اپنے فعل وعمل میں اس قدر آزاد ہو کر) تم کوئی چیز چاہتے ہی نہیں مگر یہ کہ وہی شے خدا تمہارے واسطے چاہتا ہے (یعنی اگر اپنا برا چاہو تو تمہیں روکتا نہیں کیونکہ پھر تمہیں سزا کیونکر دے) بے شک خدا (اپنے بندوں کے اعمال سے) بڑا باخبر اور (جزا وسزا کے بارے میں) بڑا صاحب حکمت ہے۔ ۳۰ (تذ۔۱۶۲:۲) جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت میں داخل کر لیتا ہے اور ظالموں کے لئے اس نے دکھ دینے والا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ ۳۱ (ف)

....

ہواؤں کی قسم جو نرم نرم چلتی ہیں۔ ۱ (ف) پھر زور پکڑ کر جھکڑ ہو جاتی ہیں۔ ۲ (ف) اور (بادلوں کو) پھاڑ کر پھیلا دیتی ہیں۔ ۳ (ف) پھر ان کو پھاڑ پھاڑ کر جدا جدا کر دیتی ہیں۔ ۴ (ف) پھر فرشتوں کی قسم جو وحی لاتے ہیں۔ ۵ (ف) کہ عذر (رفع) کر دیا جائے یا ڈر سنا دیا جائے۔ ۶ (ف) کہ جس بات کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے وہ ہو کر رہے گی۔ ۷ (ف) جب تاروں کی چمک جاتی رہے۔ ۸ (ف) اور جب آسمان پھٹ جائے۔ ۹ (ف) اور جب پہاڑ اڑے اڑے پھریں۔ ۱۰ (ف) اور جب پیغمبر فراہم کئے جائیں۔ ۱۱ (ف) بھلا (ان امور میں) تاخیر کس دن کے لئے کی گئی۔ ۱۲ (ف) فیصلے کے دن کے لئے۔ ۱۳ (ف) اور تمہیں کیا خبر کہ فیصلے کا دن کیا ہے؟ ۱۴ (ف) تو لوگو! اس دن ان جھٹلانے والوں کے حال پر افسوس ہے۔ ۱۵ (تذ۔۱۰۸:۱)

Marfat.com

اَلَمۡ نُهۡلِكِ الۡاَوَّلِيۡنَ ﴿۱۶﴾ ثُمَّ نُتۡبِعُهُمُ الۡاٰخِرِيۡنَ ﴿۱۷﴾ كَذٰلِكَ نَفۡعَلُ
بِالۡمُجۡرِمِيۡنَ ﴿۱۸﴾ وَيۡلٌ يَّوۡمَئِذٍ لِّلۡمُكَذِّبِيۡنَ ﴿۱۹﴾ اَلَمۡ نَخۡلُقۡكُّمۡ مِّنۡ مَّآءٍ
مَّهِيۡنٍ ﴿۲۰﴾ فَجَعَلۡنٰهُ فِىۡ قَرَارٍ مَّكِيۡنٍ ﴿۲۱﴾ اِلٰى قَدَرٍ مَّعۡلُوۡمٍ ﴿۲۲﴾ فَقَدَرۡنَا ۖ
فَنِعۡمَ الۡقٰدِرُوۡنَ ﴿۲۳﴾ وَيۡلٌ يَّوۡمَئِذٍ لِّلۡمُكَذِّبِيۡنَ ﴿۲۴﴾ اَلَمۡ نَجۡعَلِ الۡاَرۡضَ
كِفَاتًا ﴿۲۵﴾ اَحۡيَآءً وَّاَمۡوَاتًا ﴿۲۶﴾ وَّجَعَلۡنَا فِيۡهَا رَوَاسِىَ شٰمِخٰتٍ وَّاَسۡقَيۡنٰكُمۡ
مَّآءً فُرَاتًا ﴿۲۷﴾ وَيۡلٌ يَّوۡمَئِذٍ لِّلۡمُكَذِّبِيۡنَ ﴿۲۸﴾ اِنۡطَلِقُوۡۤا اِلٰى مَا كُنۡتُمۡ
بِهٖ تُكَذِّبُوۡنَ ﴿۲۹﴾ اِنۡطَلِقُوۡۤا اِلٰى ظِلٍّ ذِىۡ ثَلٰثِ شُعَبٍ ﴿۳۰﴾ لَّا ظَلِيۡلٍ
وَّلَا يُغۡنِىۡ مِنَ اللَّهَبِ ﴿۳۱﴾ اِنَّهَا تَرۡمِىۡ بِشَرَرٍ كَالۡقَصۡرِ ﴿۳۲﴾ كَاَنَّهٗ جِمٰلَتٌ
صُفۡرٌ ﴿۳۳﴾ وَيۡلٌ يَّوۡمَئِذٍ لِّلۡمُكَذِّبِيۡنَ ﴿۳۴﴾ هٰذَا يَوۡمُ لَا يَنۡطِقُوۡنَ ﴿۳۵﴾ وَلَا يُؤۡذَنُ
لَهُمۡ فَيَعۡتَذِرُوۡنَ ﴿۳۶﴾ وَيۡلٌ يَّوۡمَئِذٍ لِّلۡمُكَذِّبِيۡنَ ﴿۳۷﴾

کیا ہم نے پہلے لوگوں کو ہلاک نہیں کر ڈالا۔ ﴿۱۶﴾ (ف) پھر ان پچھلوں کو بھی ان کے پیچھے بھیج دیتے ہیں۔ ﴿۱۷﴾ (ف) ہم گنہگاروں کے ساتھ ایسا ہی کیا کرتے ہیں۔ ﴿۱۸﴾ (ف) تو لوگو! اس دن ان جھٹلانے والوں کے حال پر افسوس ہے۔ ﴿۱۹﴾ (تذ۔۱:۱۰۸) کیا ہم نے تم کو گندے پانی سے پیدا نہ کیا؟ ﴿۲۰﴾ (تک۔۱:۱۲۰) (پہلے) اس کو ایک محفوظ جگہ میں رکھا۔ ﴿۲۱﴾ (ف) ایک معین وقت تک۔ ﴿۲۲﴾ (ف) پھر اندازہ مقرر کیا اور ہم کیا ہی خوب اندازہ مقرر کرنے والے ہیں۔ ﴿۲۳﴾ (ف) تو لوگو! اس دن ان جھٹلانے والوں کے حال پر افسوس ہے۔ ﴿۲۴﴾ (تذ۔۱:۱۰۸) کیا ہم نے زمین کو سمیٹنے والی نہیں بنایا۔ ﴿۲۵﴾ (ف) (یعنی) زندوں اور مردوں کو۔ ﴿۲۶﴾ (ف) (بنایا) اور اس پر اونچے اونچے پہاڑ رکھ دیئے اور تم لوگوں کو میٹھا پانی پلایا۔ ﴿۲۷﴾ (ف) تو لوگو! اس دن ان جھٹلانے والوں کے حال پر افسوس ہے۔ ﴿۲۸﴾ (تذ۔۱:۱۰۸) جس چیز کو تم جھٹلایا کرتے تھے (اب) اس کی طرف چلو۔ ﴿۲۹﴾ (ف) (یعنی) اس سائے کی طرف چلو جس کی تین شاخیں ہیں۔ ﴿۳۰﴾ (ف) نہ ٹھنڈی چھاؤں اور نہ لپٹ سے بچاؤ۔ ﴿۳۱﴾ (ف) اس سے (آگ کی اتنی اتنی بڑی) چنگاریاں اڑتی ہیں جیسے محل۔ ﴿۳۲﴾ (ف) گویا زرد رنگ کے اونٹ۔ ﴿۳۳﴾ (ف) تو لوگو! اس دن ان جھٹلانے والوں کے حال پر افسوس ہے۔ ﴿۳۴﴾ (تذ۔۱:۱۰۸) یہ وہ دن ہے کہ کوئی شخص بول نہ سکے گا۔ ﴿۳۵﴾ (تذ۔۲:۱۳۶) اور نہ ان کو اجازت دی جائے گی کہ عذر کر سکیں۔ ﴿۳۶﴾ (تذ۔۲:۱۳۶) تو لوگو! اس دن ان جھٹلانے والوں کے حال پر افسوس ہے۔ ﴿۳۷﴾ (تذ۔۱:۱۰۸)

Marfat.com

هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ ۚ جَمَعْنٰكُمْ وَالْاَوَّلِيْنَ ﴿۳۸﴾ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ كَيْدٌ
فَكِيْدُوْنِ ﴿۳۹﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۴۰﴾ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ ظِلٰلٍ ع ۱ / ۲۱
وَّعُيُوْنٍ ﴿۴۱﴾ وَّفَوَاكِهَ مِمَّا يَشْتَهُوْنَ ﴿۴۲﴾ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـًٔا بِمَا كُنْتُمْ
تَعْمَلُوْنَ ﴿۴۳﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۴۴﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۴۵﴾
كُلُوْا وَتَمَتَّعُوْا قَلِيْلًا اِنَّكُمْ مُّجْرِمُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۴۷﴾
وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ ارْكَعُوْا لَا يَرْكَعُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۴۹﴾
فَبِاَيِّ حَدِيْثٍۢ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۰﴾ ع ۲ / ۲۲

یہی فیصلے کا دن ہے (جس میں) ہم نے تم کو اور پہلے لوگوں کو جمع کیا ہے۔ ۳۸(ف) اگر تم کو کوئی داؤں آتا ہو تو مجھ سے کرلو۔ ۳۹(ف) تو لوگو! اس دن ان جھٹلانے والوں کے حال پر افسوس ہے۔ ۴۰(تذ۔ا:۱۰۸) بیشک پرہیز گار سایوں اور چشموں میں ہوں گے۔ ۴۱(ف) اور میووں میں جوان کو مرغوب ہوں۔ ۴۲(ف) جو عمل تم کرتے رہے تھے ان کے بدلے میں مزے سے کھاؤ اور پیو۔ ۴۳(ف) ہم نیکو کاروں کو ایسا ہی بدلا دیا کرتے ہیں۔ ۴۴(ف) تو لوگو! اس دن ان جھٹلانے والوں کے حال پر افسوس ہے۔ ۴۵(تذ۔ا:۱۰۸) (اے جھٹلانے والو!) تم کس قدر کھالو اور فائدے اٹھالو تم بیشک گنہگار ہو۔ ۴۶(ف) تو لوگو! اس دن ان جھٹلانے والوں کے حال پر افسوس ہے۔ ۴۷(تذ۔ا:۱۰۸) اور یہ وہ لوگ تھے کہ جب ان کو کہا جاتا ہے کہ قانون خدا کے آگے جھک جاؤ تو اس کی تعمیل کرنے سے کتراتے ہیں۔ ۴۸(تذ۔ا:۱۰۸) تو لوگو! اس دن ان جھٹلانے والوں کے حال پر افسوس ہے۔ ۴۹(تذ۔ا:۱۰۸) اب اس کے بعد یہ کون سی بات پر ایمان لائیں گے؟ ۵۰(ف)

Marfat.com

اٰیَاتُهَا ۴۰ ۷۸ سُوۡرَةُ النَّبَاِ مَكِّيَّةٌ ۸۰ رُكُوۡعَاتُهَا ۲

ترجمہ المشرقیؒ: ۷ آیات — ترجمہ مولانا جالندھریؒ: ۴۰ آیات

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

عَمَّ يَتَسَآءَلُوۡنَ ۚ ١ عَنِ النَّبَاِ الۡعَظِيۡمِۙ ٢ الَّذِىۡ هُمۡ فِيۡهِ مُخۡتَلِفُوۡنَ ؕ ٣ كَلَّا سَيَعۡلَمُوۡنَۙ ٤
ثُمَّ كَلَّا سَيَعۡلَمُوۡنَ ٥ اَلَمۡ نَجۡعَلِ الۡاَرۡضَ مِهٰدًا ۙ ٦ وَّالۡجِبَالَ اَوۡتَادًا ۙ ٧ وَّخَلَقۡنٰكُمۡ
اَزۡوَاجًا ۙ ٨ وَّجَعَلۡنَا نَوۡمَكُمۡ سُبَاتًا ۙ ٩ وَّجَعَلۡنَا الَّيۡلَ لِبَاسًا ۙ ١٠ وَّجَعَلۡنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ١١
وَّبَنَيۡنَا فَوۡقَكُمۡ سَبۡعًا شِدَادًا ۙ ١٢ وَّجَعَلۡنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا ١٣ وَّاَنۡزَلۡنَا مِنَ الۡمُعۡصِرٰتِ
مَآءً ثَجَّاجًا ۙ ١٤ لِنُخۡرِجَ بِهٖ حَبًّا وَّنَبَاتًا ۙ ١٥ وَّجَنّٰتٍ اَلۡفَافًا ؕ ١٦ اِنَّ يَوۡمَ الۡفَصۡلِ كَانَ
مِيۡقَاتًا ۙ ١٧ يَّوۡمَ يُنۡفَخُ فِى الصُّوۡرِ فَتَاۡتُوۡنَ اَفۡوَاجًا ۙ ١٨ وَّفُتِحَتِ السَّمَآءُ فَكَانَتۡ اَبۡوَابًا ۙ ١٩
وَّسُيِّرَتِ الۡجِبَالُ فَكَانَتۡ سَرَابًا ؕ ٢٠ اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتۡ مِرۡصَادًا ۙ ٢١ لِّلطّٰغِيۡنَ مَاٰبًا ۙ ٢٢

(یہ) لوگ کس چیز کی نسبت پوچھتے ہیں؟ ① (ف) بڑی خبر (کافروں پر عذاب یا مسلمانوں کو کامیاب کرنے کے متعلق آنے والی ہے)۔ ② (تک ۔ ۱:۱۴۴) اور کافر آپس میں اس خبر کے متعلق چہ میگویاں کرتے تھے۔ ③ (تک ۔ ۱:۱۴۴) ہرگز نہیں عنقریب ہی کافروں کو علم ہو جائے گا۔ ④ (تک ۔ ۱:۴۴) عنقریب ہی علم ہو جائے گا۔ ⑤ (تک ۔ ۱:۴۴) کیا ہم نے زمین کو بچھونا نہیں بنایا؟ ⑥ (ف) اور پہاڑوں کو (اس کی) میخیں (نہیں ٹھہرایا؟)۔ ⑦ (ف) (بیشک بنایا) اور تم کو جوڑا جوڑا بھی پیدا کیا۔ ⑧ (ف) اور نیند کو تمہارے لئے (موجب) آرام بنایا۔ ⑨ (ف) اور رات کو پردا مقرر کیا۔ ⑩ (ف) اور دن کو معاش (کا وقت) قرار دیا۔ ⑪ (ف) اور تمہارے اوپر سات مضبوط (آسمان) بنائے۔ ⑫ (ف) اور (آفتاب کا) روشن چراغ بنایا۔ ⑬ (ف) اور نچڑتے بادلوں سے موسلادھار مینہ برسایا۔ ⑭ (ف) تاکہ اس سے اناج اور سبزیاں پیدا کرے۔ ⑮ (ف) اور گھنے گھنے باغ۔ ⑯ (ف) بیشک فیصلے کا دن مقرر ہے۔ ⑰ (ف) جس دن صور پھونکا جائے گا تو تم لوگ غٹ کے غٹ آموجود ہوگے۔ ⑱ (ف) اور آسمان کھولا جائے گا تو (اس میں) دروازے ہو جائیں گے۔ ⑲ (ف) اور پہاڑ چلائے جائیں گے تو وہ ریت ہو کررہ جائیں گے۔ ⑳ (ف) بیشک دوزخ گھات میں ہے۔ ㉑ (ف) (یعنی) سرکشوں کا وہی ٹھکانا ہے۔ ㉒ (ف)

Marfat.com

لّٰبِثِیۡنَ فِیۡہَاۤ اَحۡقَابًا ﴿۲۳﴾ لَا یَذُوۡقُوۡنَ فِیۡہَا بَرۡدًا وَّ لَا شَرَابًا ﴿۲۴﴾ اِلَّا حَمِیۡمًا وَّ غَسَّاقًا ﴿۲۵﴾
جَزَآءً وِّفَاقًا ﴿۲۶﴾ اِنَّہُمۡ کَانُوۡا لَا یَرۡجُوۡنَ حِسَابًا ﴿۲۷﴾ وَّ کَذَّبُوۡا بِاٰیٰتِنَا کِذَّابًا ﴿۲۸﴾ وَ کُلَّ
شَیۡءٍ اَحۡصَیۡنٰہُ کِتٰبًا ﴿۲۹﴾ فَذُوۡقُوۡا فَلَنۡ نَّزِیۡدَکُمۡ اِلَّا عَذَابًا ﴿۳۰﴾ اِنَّ لِلۡمُتَّقِیۡنَ مَفَازًا ﴿۳۱﴾
حَدَآئِقَ وَ اَعۡنَابًا ﴿۳۲﴾ وَّ کَوَاعِبَ اَتۡرَابًا ﴿۳۳﴾ وَّ کَاۡسًا دِہَاقًا ﴿۳۴﴾ لَا یَسۡمَعُوۡنَ فِیۡہَا لَغۡوًا وَّ لَا
کِذّٰبًا ﴿۳۵﴾ جَزَآءً مِّنۡ رَّبِّکَ عَطَآءً حِسَابًا ﴿۳۶﴾ رَّبِّ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ وَ مَا بَیۡنَہُمَا الرَّحۡمٰنِ
لَا یَمۡلِکُوۡنَ مِنۡہُ خِطَابًا ﴿۳۷﴾ یَوۡمَ یَقُوۡمُ الرُّوۡحُ وَ الۡمَلٰٓئِکَۃُ صَفًّا ؕۤ لَّا یَتَکَلَّمُوۡنَ اِلَّا مَنۡ اَذِنَ لَہُ
الرَّحۡمٰنُ وَ قَالَ صَوَابًا ﴿۳۸﴾ ذٰلِکَ الۡیَوۡمُ الۡحَقُّ ۚ فَمَنۡ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰی رَبِّہٖ مَاٰبًا ﴿۳۹﴾ اِنَّاۤ اَنۡذَرۡنٰکُمۡ
عَذَابًا قَرِیۡبًا ۚۖ یَّوۡمَ یَنۡظُرُ الۡمَرۡءُ مَا قَدَّمَتۡ یَدٰہُ وَ یَقُوۡلُ الۡکٰفِرُ یٰلَیۡتَنِیۡ کُنۡتُ
تُرٰبًا ﴿۴۰﴾

اس میں وہ مدتوں پڑے رہیں گے۔ ﴿۲۳﴾ (ف) وہاں نہ ٹھنڈک کا مزا چکھیں گے نہ (کچھ) پینا (نصیب ہوگا)۔ ﴿۲۴﴾ (ف) مگر گرم پانی اور بہتی پیپ ﴿۲۵﴾ (ف) (یہ) بدلہ ہے پورا پورا۔ ﴿۲۶﴾ (ف) یہ لوگ حساب (آخرت) کی امید ہی نہیں رکھتے تھے۔ ﴿۲۷﴾ (ف) اور ہماری آیتوں کو جھوٹ سمجھ کر جھٹلاتے رہتے تھے۔ ﴿۲۸﴾ (ف) اور ہم نے ہر چیز کو لکھ کر ضبط کر رکھا ہے۔ ﴿۲۹﴾ (ف) سو (اب) مزا چکھو۔ ہم تم پر عذاب ہی بڑھاتے جائیں گے۔ ﴿۳۰﴾ (ف) (تک۔۱:۱۵۳) بے شک پرہیز گاروں کے لئے کامیابی ہے۔ ﴿۳۱﴾ (ف) (یعنی) باغ اور انگور۔ ﴿۳۲﴾ (ف) نوجوان ہم عمر عورتیں۔ خدا سے ڈرنے والوں کی دی جائیں گی۔ ﴿۳۳﴾ اور شراب کے چھلکتے ہوئے گلاس۔ ﴿۳۴﴾ (ف) وہاں نہ بیہودہ بات سنیں گے نہ جھوٹ (خرافات)۔ ﴿۳۵﴾ (ف) یہ تمہارے پروردگار کی طرف سے صلہ ہے انعام کثیر۔ ﴿۳۶﴾ (ف) وہ جو آسمانوں اور زمین اور جو ان دونوں میں ہے سب کا مالک ہے بڑا مہربان کسی کو اس سے بات کرنے کا یارا نہ ہوگا۔ ﴿۳۷﴾ (ف) جس دن روح (الامین) اور (اور) فرشتے صف باندھ کر کھڑے ہونگے تو کوئی بول نہ سکے گا مگر جس کو (خدائے) رحمٰن اجازت بخشے اور اس نے بات بھی درست کہی ہو۔ ﴿۳۸﴾ (ف) یہ دن برحق ہے۔ (ف) تو جو چاہے وہ اپنے پروردگار کی طرف لوٹنے کا راستہ پکڑ لے۔ ﴿۳۹﴾ (تذ۔۲:۱۶۲) ہم نے تم کو عذاب سے جو عنقریب آنے والا ہے آگاہ کر دیا ہے جس دن ہر شخص ان (اعمال) کو جو اس نے آگے بھیجے ہوں گے دیکھ لے گا اور کافر کہے گا کہ اے کاش میں مٹی ہوتا۔ ﴿۴۰﴾ (ف)

Marfat.com

ایاتها ۴۶ — ۷۹ سُوْرَةُ النّٰزِعٰتِ مَكِّيَّةٌ ۳۱ — رکوعاتها ۲

ترجمہ المشرقی: ۸ آیات — ترجمہ مولانا جالندھری: ۳۸ آیات

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا ﴿۱﴾ وَّالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا ﴿۲﴾ وَّالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا ﴿۳﴾ فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا ﴿۴﴾
فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا ﴿۵﴾ يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ ﴿۶﴾ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ﴿۷﴾ قُلُوْبٌ
يَّوْمَىِٕذٍ وَّاجِفَةٌ ﴿۸﴾ اَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ ﴿۹﴾ يَقُوْلُوْنَ ءَاِنَّا لَمَرْدُوْدُوْنَ فِي الْحَافِرَةِ ﴿۱۰﴾
ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا نَّخِرَةً ﴿۱۱﴾ قَالُوْا تِلْكَ اِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ ﴿۱۲﴾ فَاِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ ﴿۱۳﴾
فَاِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ ﴿۱۴﴾ هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى ﴿۱۵﴾ اِذْ نَادٰىهُ رَبُّهٗ بِالْوَادِ
الْمُقَدَّسِ طُوًى ﴿۱۶﴾ اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ﴿۱۷﴾ فَقُلْ هَلْ لَّكَ اِلٰٓى
اَنْ تَزَكّٰى ﴿۱۸﴾ وَاَهْدِيَكَ اِلٰى رَبِّكَ فَتَخْشٰى ﴿۱۹﴾ فَاَرٰىهُ الْاٰيَةَ الْكُبْرٰى ﴿۲۰﴾ فَكَذَّبَ
وَعَصٰى ﴿۲۱﴾ ثُمَّ اَدْبَرَ يَسْعٰى ﴿۲۲﴾ فَحَشَرَ فَنَادٰى ﴿۲۳﴾ فَقَالَ اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى ﴿۲۴﴾

ان فرشتوں کی قسم جو ڈوب کر کھینچ لیتے ہیں۔ (۱) (ف) اور ان کی جو آسانی سے کھول دیتے ہیں۔ (۲) (ف) اور ان کو جو تیرتے پھرتے ہیں (۳) پھر لپک کر آگے بڑھتے ہیں۔ (۴) (ف) پھر (دنیا کے) کاموں کا انتظام کرتے ہیں۔ (۵) (ف) (کہ وہ دن آکر رہے گا) جس دن زمین کو بھونچال آئے گا۔ (۶) (ف) پھر اس کے پیچھے اور بھونچال آئے گا۔ (۷) (ف) اس دن (لوگوں) کے دل خائف ہو رہے ہوں گے۔ (۸) (ف) اور آنکھیں جھکی ہوئی۔ (۹) (ف) (کافر) کہتے ہیں کیا ہم الٹے پاؤں پھر لوٹیں گے؟ (۱۰) (ف) بھلا جب ہم کھوکھلی ہڈیاں ہو جائیں گے (تو پھر زندہ کئے جائیں گے)۔ (۱۱) (ف) کہتے ہیں کہ یہ لوٹنا تو (موجب) زیاں ہے۔ (۱۲) (ف) وہ تو صرف ایک ڈانٹ ہوگی۔ (۱۳) (ف) اس وقت وہ (سب) میدان (حشر) میں آجمع ہوں گے۔ (۱۴) (ف) بھلا تم کو موسیٰ کی حکایت پہنچی ہے۔ (۱۵) (ف) جب ان کے پروردگار نے ان کو پاک میدان (یعنی) طویٰ میں پکارا۔ (۱۶) (ف) (اور) حکم دیا کہ فرعون کے پاس جاؤ وہ سرکش ہو رہا ہے۔ (۱۷) (ف) اور (اس سے) کہو کیا تو چاہتا ہے کہ پاک ہو جائے؟ (۱۸) (ف) اور میں تجھے تیرے پروردگار کا رستہ بتاؤں تاکہ تجھ کو خوف (پیدا) ہو۔ (۱۹) غرض انہوں نے اس کو بڑی نشانی دکھائی۔ (۲۰) (ف) اس نے جھٹلایا اور نہ مانا۔ (۲۱) (ف) پھر لوٹ گیا اور تدبیریں کرنے لگا۔ (۲۲) (ف) اور (لوگوں کو) اکٹھا کیا اور پکارا۔ (۲۳) (ف) کہنے لگا کہ تمہارا سب سے بڑا مالک میں ہوں۔ (۲۴) (ف)

وقف لازم وقف لازم وقف لازم وقف لازم

Marfat.com

فَاَخَذَهُ اللّٰهُ نَكَالَ الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى ﴿۲۵﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى ﴿۲۶﴾
ءَاَنْتُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمِ السَّمَآءُ ۭ بَنٰىهَا ﴿۲۷﴾ رَفَعَ سَمْكَهَا فَسَوّٰىهَا ﴿۲۸﴾ وَاَغْطَشَ لَيْلَهَا
وَاَخْرَجَ ضُحٰىهَا ﴿۲۹﴾ وَالْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ دَحٰىهَا ﴿۳۰﴾ اَخْرَجَ مِنْهَا مَآءَهَا وَمَرْعٰىهَا ﴿۳۱﴾
وَالْجِبَالَ اَرْسٰىهَا ﴿۳۲﴾ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ ﴿۳۳﴾ فَاِذَا جَآءَتِ الطَّآمَّةُ الْكُبْرٰى ﴿۳۴﴾
يَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ مَا سَعٰى ﴿۳۵﴾ وَبُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ لِمَنْ يَّرٰى ﴿۳۶﴾ فَاَمَّا مَنْ طَغٰى ﴿۳۷﴾
وَاٰثَرَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿۳۸﴾ فَاِنَّ الْجَحِيْمَ هِيَ الْمَاْوٰى ﴿۳۹﴾ وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى
النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ﴿۴۰﴾ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ﴿۴۱﴾ يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ
مُرْسٰىهَا ﴿۴۲﴾ فِيْمَ اَنْتَ مِنْ ذِكْرٰىهَا ﴿۴۳﴾ اِلٰى رَبِّكَ مُنْتَهٰىهَا ﴿۴۴﴾ اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرُ
مَنْ يَّخْشٰىهَا ﴿۴۵﴾ كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا عَشِيَّةً اَوْ ضُحٰىهَا ﴿۴۶﴾

تو خدا نے اس کو دنیا اور آخرت (دونوں) کے عذاب میں پکڑ لیا۔ ﴿۲۵﴾ (ف) جو شخص (خدا سے) ڈر رکھتا ہے اس کے لئے اس (قصے) میں عبرت ہے۔ ﴿۲۶﴾ (ف) بھلا تمہارا بنانا آسان ہے یا آسمان کا؟ اسی نے اس کو بنایا۔ ﴿۲۷﴾ (ف) اس کی چھت کو اونچا کیا پھر اسے برابر کر دیا۔ ﴿۲۸﴾ (ف) اور اسی نے رات کو تاریک بنایا اور (دن کو) دھوپ نکالی۔ ﴿۲۹﴾ (ف) اور اس کے بعد زمین کو پھیلا دیا۔ ﴿۳۰﴾ (ف) اسی نے اس میں سے اس کا پانی نکالا اور چارا اگایا۔ ﴿۳۱﴾ (ف) اور اس پر پہاڑوں کا بوجھ رکھ دیا۔ ﴿۳۲﴾ (ف) یہ سب کچھ تمہارے اور تمہارے چارپایوں کے فائدے کیلئے (کیا)۔ ﴿۳۳﴾ (ف) تو جس دن قیامت کا بڑا ہنگامہ آموجود ہوگا۔ ﴿۳۴﴾ (تذ۔۲:۱۳۷) اور جو کچھ انسان نے کوشش کی تھی اس کو یاد آجائے گی۔ ﴿۳۵﴾ (تذ۔۲:۱۳۷) اور دوزخ سب دیکھنے والوں کے سامنے کھول کر رکھ دی جائے گی۔ ﴿۳۶﴾ (تذ۔۲:۱۳۷) تو جس نے سرکشی کی تھی۔ ﴿۳۷﴾ (تذ۔۲:۱۳۷) اور دنیاوی زندگی کی لذتوں کو ترجیح دی۔ ﴿۳۸﴾ (تذ۔۲:۱۰۰) تو بے شک جہنم اس کی جائے پناہ ہے۔ ﴿۳۹﴾ (تذ۔۲:۱۰۰) اور جو اپنے پروردگار کے حضور میں کھڑے ہونے سے ڈرکر اپنے نفس کو خواہشوں سے روکتا تھا۔ ﴿۴۰﴾ (تذ۔۲:۱۳۷) اس کا ٹھکانا بہشت ہوگا۔ ﴿۴۱﴾ (تذ۔۲:۱۳۷) (اے پیغمبر لوگ) تم سے قیامت کے بارے میں پوچھتے ہیں کہ اس کا وقوع کب ہوگا؟ ﴿۴۲﴾ (ف) سو تم اس کے ذکر سے کس فکر میں ہو؟ ﴿۴۳﴾ (ف) اس کا منتہا (یعنی واقع ہونے کا وقت) تمہارے پروردگار ہی کو معلوم ہے۔ ﴿۴۴﴾ (ف) جو شخص اس سے ڈر رکھتا ہے تم تو اسی کو ڈر سنانے والے ہو۔ ﴿۴۵﴾ (ف) جب وہ اس کو دیکھیں گے (تو ایسا خیال کریں گے) کہ گویا (دنیا میں صرف) ایک شام یا صبح رہے تھے۔ ﴿۴۶﴾ (ف)

Marfat.com

آیاتھا ۴۲ ۸۰ سورۃ عبس مکیۃ ۲۴ رکوعاتھا ۱

ترجمہ المشرقی: ۴۲ آیات

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

عَبَسَ وَتَوَلّٰٓى ① اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰى ② وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّهٗ يَزَّكّٰٓى ③ اَوْ يَذَّكَّرُ فَتَنْفَعَهُ الذِّكْرٰى ④ اَمَّا مَنِ اسْتَغْنٰى ⑤ فَاَنْتَ لَهٗ تَصَدّٰى ⑥ وَمَا عَلَيْكَ اَلَّا يَزَّكّٰى ⑦ وَاَمَّا مَنْ جَآءَكَ يَسْعٰى ⑧ وَهُوَ يَخْشٰى ⑨ فَاَنْتَ عَنْهُ تَلَهّٰى ⑩ كَلَّآ اِنَّهَا تَذْكِرَةٌ ⑪ فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ ⑫ فِيْ صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ⑬ مَّرْفُوْعَةٍ مُّطَهَّرَةٍ ⑭ بِاَيْدِيْ سَفَرَةٍ ⑮ كِرَامٍ بَرَرَةٍ ⑯ قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَآ اَكْفَرَهٗ ⑰ مِنْ اَيِّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ ⑱

تعارفی نوٹ: اس سورت میں زمین سے نباتات کے اگنے کے حیران کن مناظر کی طرف توجہ دلائی گئی ہے جس پر سائنسدان اب تک محو حیرت ہیں اور جو غور کرنے والے کے لئے لازوال تعجب کا لمحہ فکریہ ہیں۔ انسان ابھی تک اس مسئلے کو حل نہیں کر سکا کہ "زندگی" کیا ہے اور اس سے اہم تر مسئلہ یہ ہے کہ بیج یا انڈا یا جرثوم منی کیا اشیاء ہیں جس سے زندہ مخلوق جب تک زمین و آسمان قائم ہیں خود بخود پیدا ہو رہی ہے۔ اسی سورت میں انسان کو پھر منی کے ناپاک قطرے سے پیدا ہونے کا طعنہ دیا گیا ہے کہ باوجود اس طرح کی شرمناک طور پر ذلیل پیدائش کے انسان راہ راست پر نہیں چلتا اور اپنے خالق سے بگڑتا ہے۔ یہ منظر بھی حیران کن ہے اور انسان کے لئے باعث عبرت۔ مقصد یہ ہے کہ انسان قانون فطرت سے ادھر ادھر نہ ہٹے تو اس دنیا میں چل سکتا ہے ورنہ انجام اس قوم کی ہلاکت ہے۔ (تک۔ا:۱۲۵)

محمد ﷺ اس لئے ترش رو ہو گیا اور اس نے منہ پھیر لیا۔ ① (تک۔ا:۱۲۲) کہ اس کے پاس ایک اندھا آیا تھا۔ ② (تک۔ا:۱۲۲) اور (اے محمد ﷺ!) تو کیا جانتا ہے کہ وہ شاید اس لئے آیا ہو کہ (تیری صحبت میں رہ کر) پاک ہو جائے۔ ③ (تک۔ا:۱۲۲) یا کوئی عبرت پکڑے اور وہ عبرت اسے نفع دے۔ ④ (تک۔ا:۱۲۲) جو تجھ سے بے پرواہی کرے۔ ⑤ (تک۔ا:۱۲۲) تو بھی تو اسی شخص کی طرف توجہ کرتا ہے۔ ⑥ (تک۔ا:۱۲۲) حالانکہ تجھ پر کوئی ذمہ داری نہیں کہ وہ بے پرواہ شخص کیوں پاک نہیں ہوا۔ ⑦ (تک۔ا:۱۲۲) تمہاری طرف (اپنی خواہش سے) دوڑتا آتا ہے۔ ⑧ (تک۔ا:۱۲۳) (برخلاف اس کے) جو شخص ڈر کر۔ ⑨ (تک۔ا:۱۲۳) تو اس بے اعتنائی برتتا ہے۔ ⑩ (تک۔ا:۱۲۳) ہرگز نہیں (جو وحی تمہیں نازل کی جا رہی ہے) وہ تو ایک (لازوال) نصیحت اور عبرت ہے۔ ⑪ (تک۔ا:۱۲۳) سو جو چاہے اس سے نصیحت پکڑے۔ ⑫ (تک۔ا:۱۲۳) (یہ قانون جزا و سزا) نہایت بیش قیمت صحیفوں میں (لکھا) ہے۔ ⑬ (تک۔ا:۱۲۳) جو بلند پایہ (خیالات اور موضوعات) اور انتہائی طور پر پاکیزہ (مضامین پر مشتمل) ہیں۔ ⑭ (تک۔ا:۱۲۳) اور ان لکھنے والوں کے ہاتھوں سے (تم تک پہنچائے جاتے ہیں) ⑮ (تک۔ا:۱۲۳) جو (ہماری درگاہ میں) بڑے باعزت بڑے قابل احترام اور نکوکار بزرگ ہیں۔ ⑯ (تک۔ا:۱۲۳) خدا انسان کو ہلاک کرے کہ وہ کس قدر باغی اور سرکش ہے۔ ⑰ (تک۔ا:۱۲۳) وہ سوچتا نہیں کہ کس (گندی اور ناپاک) شے سے پیدا ہوا۔ ⑱ (تک۔ا:۱۲۳)

مِنْ نُّطْفَةٍ ؕ خَلَقَهٗ فَقَدَّرَهٗ ﴿۱۹﴾ ثُمَّ السَّبِيْلَ يَسَّرَهٗ ﴿۲۰﴾ ثُمَّ اَمَاتَهٗ فَاَقْبَرَهٗ ﴿۲۱﴾ ثُمَّ
اِذَا شَآءَ اَنْشَرَهٗ ﴿۲۲﴾ كَلَّا لَمَّا يَقْضِ مَآ اَمَرَهٗ ﴿۲۳﴾ فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ اِلٰى طَعَامِهٖٓ ﴿۲۴﴾ اَنَّا
صَبَبْنَا الْمَآءَ صَبًّا ﴿۲۵﴾ ثُمَّ شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا ﴿۲۶﴾ فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا حَبًّا ﴿۲۷﴾ وَّعِنَبًا
وَّقَضْبًا ﴿۲۸﴾ وَّزَيْتُوْنًا وَّنَخْلًا ﴿۲۹﴾ وَّحَدَآئِقَ غُلْبًا ﴿۳۰﴾ وَّفَاكِهَةً وَّاَبًّا ﴿۳۱﴾ مَّتَاعًا لَّكُمْ
وَلِاَنْعَامِكُمْ ﴿۳۲﴾ فَاِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّةُ ﴿۳۳﴾ يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيْهِ ﴿۳۴﴾ وَاُمِّهٖ
وَاَبِيْهِ ﴿۳۵﴾ وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِيْهِ ﴿۳۶﴾

منی کے ناپاک نطفے سے اس کو پیدا کیا پھر (معین فرائض کیلئے اس کے اعضاء کو) اندازہ سے بنایا۔ ﴿۱۹﴾ (تک۔ا:۱۲۳) پھر (اس کو کان، آنکھ اور ذہن سلیم عطا کر کے) راہ راست پر چلنا اس کیلئے آسان کر دیا۔ ﴿۲۰﴾ (تک۔ا:۱۲۳) پھر اس کے سامنے موت کا منظر پیش کردیا اور بتا دیا کہ اس کو (ایک نہ ایک دن) قبر میں جا کر (مدت دراز کیلئے) موت کا مزا چکھنا ہے۔ ﴿۲۱﴾ (تک۔ا:۱۲۳) پھر جب خدائے لایزال مناسب سمجھے گا اس کو قبر سے اٹھا کر کھڑا کر دے گا۔ ﴿۲۲﴾ (تک۔ا:۱۲۳) ہرگز نہیں ہونہ ہوانسان نے ہرگز پورا نہیں کیا اس شے کو جس شے کا اس کو حکم دیا تھا۔ ﴿۲۳﴾ (تک۔ا:۱۲۳) تو انسان پر لازم ہے کہ وہ (کم ازکم) اپنی خوراک کی طرف غور کرے (جو اس کو روزانہ خدا کے خزانوں سے میسر ہوتی ہے)۔ ﴿۲۴﴾ (تک۔ا:۱۲۳۔۱۲۴) درحقیقت وہ ہم ہی ہیں جس نے پانی دھڑا دھڑ (آسمان سے) برسایا (تاکہ زمین تر ہو جائے)۔ ﴿۲۵﴾ (تک۔ا:۱۲۴) پھر ہم نے زمین کو (جابجا) پھاڑا (تاکہ اس میں نرمی پیدا ہو)۔ ﴿۲۶﴾ (تک۔ا:۱۲۴) پھر اس زمین میں سے ہم نے دانے اگائے۔ ﴿۲۷﴾ (تک۔ا:۱۲۴) انگور اور ترکاریاں پیدا کیں۔ ﴿۲۸﴾ (تک۔ا:۱۲۴) زیتون اور کھجور (کے درخت) اگائے۔ ﴿۲۹﴾ (تک۔ا:۱۲۴) گھنے گھنے باغ لگائے۔ ﴿۳۰﴾ (تک۔ا:۱۲۴) اور (قسما قسم کے) میوے اور گھاس اگائے۔ ﴿۳۱﴾ (تک۔ا:۱۲۴) تاکہ وہ تمہارے لئے سامان حیات ہوں اور تمہارے مویشیوں کے لئے۔ ﴿۳۲﴾ (تک۔ا:۱۲۴) تو (لوگو! خیال کرو کہ) جس وقت وہ کانوں کو بہرا کر دینے والا شور برپا ہوگا (یعنی اس کارخانہ جہان کو ختم کر دینے والا ناقوس بجایا جائے گا)۔ ﴿۳۳﴾ (تک۔ا:۱۲۴) اور جس دن (اس افراتفری میں) آدمی اپنے بھائی سے (بھی) الگ ہو کر (بے تحاشا) بھاگے گا۔ ﴿۳۴﴾ (تک۔ا:۱۲۴) ماں اور باپ کو چھوڑ کر بھاگے گا۔ ﴿۳۵﴾ (تک۔ا:۱۲۴) اپنی جورو اور اولاد سے بھاگے گا (اور جائے پناہ مانگے گا کہ خدایا! کہیں اس قیامت سے جو برپا ہو رہی ہے بچنے کی صورت پیدا کر)۔ ﴿۳۶﴾ (تک۔ا:۱۲۴)

Marfat.com

لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُغْنِيهِ ﴿۳۷﴾ وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ ﴿۳۸﴾
ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ ﴿۳۹﴾ وَوُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ ﴿۴۰﴾ تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ ﴿۴۱﴾
أُولَٰئِكَ هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ ﴿۴۲﴾

آیاتہا ۲۹ | ۸۱ سُوْرَةُ التَّكْوِيْرِ مَكِّيَّةٌ ۷ | رکوعاتہا ۱

ترجمہ المشرقیؒ: ۱۱ آیات | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | ترجمہ مولانا جالندھریؒ: ۱۸ آیات

إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ﴿۱﴾ وَإِذَا النُّجُومُ انكَدَرَتْ ﴿۲﴾ وَإِذَا الْجِبَالُ سُيِّرَتْ ﴿۳﴾ وَإِذَا الْعِشَارُ
عُطِّلَتْ ﴿۴﴾ وَإِذَا الْوُحُوشُ حُشِرَتْ ﴿۵﴾ وَإِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ ﴿۶﴾ وَإِذَا النُّفُوسُ زُوِّجَتْ ﴿۷﴾
وَإِذَا الْمَوْءُودَةُ سُئِلَتْ ﴿۸﴾ بِأَيِّ ذَنبٍ قُتِلَتْ ﴿۹﴾ وَإِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ ﴿۱۰﴾ وَإِذَا السَّمَاءُ
كُشِطَتْ ﴿۱۱﴾ وَإِذَا الْجَحِيمُ سُعِّرَتْ ﴿۱۲﴾ وَإِذَا الْجَنَّةُ أُزْلِفَتْ ﴿۱۳﴾ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا
أَحْضَرَتْ ﴿۱۴﴾ فَلَا أُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ ﴿۱۵﴾ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ ﴿۱۶﴾ وَاللَّيْلِ إِذَا عَسْعَسَ ﴿۱۷﴾

تو اس دن ان لوگوں میں سے ہر شخص پر ایک حالت طاری ہوگی جو اس کو سب تعلقات دنیوی سے بے نیاز کر دے گی۔ ﴿۳۷﴾
(تک۔۱:۱۲۴) پھر اس دن بعض لوگوں کے (جنہوں نے عمدہ عمل کئے ہونگے) چہرے چمکدار ہونگے۔ ﴿۳۸﴾ (تک۔۱:۱۲۴) وہ
چہرے ہنسوڑ اور ایک دوسرے کو خوشخبریاں سنانے والے چہرے ہونگے۔ ﴿۳۹﴾ (تک۔۱:۱۲۴) اور بعض لوگوں کے چہرے اس دن
(انتہائی طور پر) مکدر اور مغموم ہونگے۔ ﴿۴۰﴾ (تک۔۱:۱۲۴۔۱۲۵) سیاہی اور نومیدی ان پر چھا رہی ہوگی۔ ﴿۴۱﴾ (تک۔۱: ۱۲۵)
یہی وہ لوگ ہونگے جنہوں نے دنیا میں کفر کیا ہوگا اور نافرمان تھے (اور ان کے چہروں پر لعنت برستی ہوگی)۔ ﴿۴۲﴾ (تک۔۱:۱۲۵)

جب سورج لپیٹ لیا جائے گا۔ ﴿۱﴾ (ف) اور جب تارے بے نور ہو جائیں گے۔ ﴿۲﴾ (ف) اور جب پہاڑ چلائے جائیں گے۔
﴿۳﴾ (ف) اور جب بیانے والی اونٹنیاں بے کار ہو جائیں گی۔ ﴿۴﴾ (ف) اور جب وحشی جانور اکٹھے ہو جائیں گے۔ ﴿۵﴾ (ف) اور جب دریا
آگ ہو جائیں گے۔ ﴿۶﴾ (ف) اور جب روحیں (بدنوں سے) ملا دی جائیں گی۔ ﴿۷﴾ (ف) اور جب اس لڑکی سے جو زندہ دفنا دی گئی ہو
پوچھا جائے گا۔ ﴿۸﴾ (ف) کہ میں کس گناہ کے بدلے میں قتل کی گئی۔ ﴿۹﴾ (دہ:۲۴۲) اور جب (عملوں کے) دفتر کھولے جائیں
گے۔ ﴿۱۰﴾ (ف) اور جب آسمان کی کھال کھینچ لی جائے گی۔ ﴿۱۱﴾ (ف) اور جب دوزخ (کی آگ) بھڑکائی جائے گی۔ ﴿۱۲﴾ (ف) اور جب
بہشت قریب لائی جائے گی۔ ﴿۱۳﴾ (ف) تب ہر شخص معلوم کر لے گا کہ وہ کیا لے کر آیا ہے۔ ﴿۱۴﴾ (ف) ہم کو ان ستاروں کی قسم جو پیچھے
ہٹ جاتے ہیں۔ ﴿۱۵﴾ (ف) (اور) جو سیر کرتے اور غائب ہو جاتے ہیں۔ ﴿۱۶﴾ (ف) اور رات کی قسم جب ختم ہونے لگتی ہے۔ ﴿۱۷﴾ (ف)

وَالصُّبۡحِ اِذَا تَنَفَّسَ ﴿۱۸﴾ اِنَّهٗ لَقَوۡلُ رَسُوۡلٍ كَرِيۡمٍ ﴿۱۹﴾ ذِىۡ قُوَّةٍ عِنۡدَ ذِى الۡعَرۡشِ
مَكِيۡنٍ ﴿۲۰﴾ مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِيۡنٍ ﴿۲۱﴾ وَمَا صَاحِبُكُمۡ بِمَجۡنُوۡنٍ ﴿۲۲﴾ وَلَقَدۡ رَاٰهُ بِالۡاُفُقِ
الۡمُبِيۡنِ ﴿۲۳﴾ وَمَا هُوَ عَلَى الۡغَيۡبِ بِضَنِيۡنٍ ﴿۲۴﴾ وَمَا هُوَ بِقَوۡلِ شَيۡطٰنٍ رَّجِيۡمٍ ﴿۲۵﴾
فَاَيۡنَ تَذۡهَبُوۡنَ ﴿۲۶﴾ اِنۡ هُوَ اِلَّا ذِكۡرٌ لِّلۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۲۷﴾ لِمَنۡ شَآءَ مِنۡكُمۡ اَنۡ يَّسۡتَقِيۡمَ ﴿۲۸﴾
وَمَا تَشَآءُوۡنَ اِلَّاۤ اَنۡ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّ الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۲۹﴾ ع

اور صبح کی قسم جب نمودار ہوتی ہے۔ ⑱ (ف) (میں ان تمام اشیائے فطرت کو گواہ بنانے پر اعلان کرتا ہوں کہ) یہ قرآن (جو تم مسلمانوں کے سامنے وحی ہو کر پہنچ رہا ہے) ایک نہایت قابل عزت رسول (یعنی محمد ﷺ) کا قول ہے۔ ⑲ (تک۔ا:۱۳۳) جو (اپنے علم کے باعث بڑا) صاحب قوت ہے اور (اس کا علم اس قدر وسیع اور حاوی ہے کہ گویا) وہ صاحب عرش تعالیٰ کے پاس بیٹھا ہے۔ ⑳ (حد:۲۱۹) اس کی اطاعت (یہ تمام مسلمان جو اس کے ساتھ لگے ہیں) تندہی سے اور بے چون و چرا کر رہے ہیں اور پھر وہ ''امین'' کے لقب سے مشہور ہے (جس سے یہ بھی مرتب ہے کہ وہ خدا کی طرف سے پیغام تم لوگوں کو نہایت دیانتداری سے دے رہا ہے)۔ ㉑ (تک۔ا:۱۳۳) اور (لوگو! یاد رکھو کہ) تمہارا ساتھی (محمد ﷺ) پاگل نہیں (جیسا کہ کافر کہہ رہے ہیں)۔ ㉒ (تک۔ا:۱۳۳) اور محمد ﷺ نے یہ سب پیغام جو وہ تم کو دے رہا ہے ایک نہایت (بلند اور) روشن افق سے دیکھا ہے۔ ㉓ (تک۔ا:۱۳۳) اور وہ شخص درحقیقت علم غیب کے (جاننے) کے متعلق (جس کی فرمائش کافر کر رہے ہیں) انکار کر کے بخل (کا اظہار) نہیں کر رہا (بلکہ درحقیقت غیب نہیں جانتا)۔ ㉔ (تک۔ا:۱۳۳) اور یہ بھی نہیں (جیسا کہ کافر کہتے ہیں) کہ یہ قرآن شیطان لعین کا قول ہے۔ ㉕ (تک۔ا:۱۳۳) تو (اے لوگو!) تم کس طرف جا رہے ہو۔ ㉖ (تک۔ا:۱۳۳) قرآن فی الحقیقت تمام جہان کے لئے ایک مستقل درس ہے۔ ㉗ (تک۔ا:۱۰۲) یعنی اس کے لئے جو تم میں سے سیدھی چال چلنا چاہے۔ ㉘ (ف) اس شخص کے لئے جو تم میں سے چاہے کہ میں سیدھا ہو جاؤں (سیدھی راہ پر آجانے کی پوری آزادی ہے) اور (دراصل حالت تو یہ ہے کہ) تم لوگ کوئی شے (بری یا بھلی) اپنے لئے چاہتے ہی نہیں مگر یہ کہ دونوں جہانوں کا پروردگار بھی تمہارے لئے وہی چاہتا ہے جو تم چاہتے ہو (تاکہ تم اپنے کئے کے ذمہ دار پورے طور پر بن جاؤ۔) ㉙ (تذ۔۲:۱۶۳)

اٰيَاتُهَا ۱۹ | ۸۲ سُوۡرَةُ الۡاِنۡفِطَارِ مَكِّيَّةٌ ۲۶ | رُكُوۡعَاتُهَا ۱

ترجمہ المشرقی: ۴ آیات | بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○ | ترجمہ مولانا جالندھری: ۱۵ آیات

اِذَا السَّمَآءُ انۡفَطَرَتۡ ﴿۱﴾ وَاِذَا الۡكَوَاكِبُ انۡتَثَرَتۡ ﴿۲﴾ وَاِذَا الۡبِحَارُ فُجِّرَتۡ ﴿۳﴾

جب آسمان پھٹ جائے گا۔ ① (ف) اور جب تارے جھڑ پڑیں گے۔ ② (ف) اور جب دریا بہ (کر ایک دوسرے میں مل) جائیں گے۔ ③ (ف)

۸۱		التکویر		۱۸۔۲۹
۸۲		الانفطار		۱۔۳

Marfat.com

وَاِذَا الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ ۝۴ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَاَخَّرَتْ ۝۵ يٰۤاَيُّهَا الْاِنْسَانُ
مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ ۝۶ الَّذِيْ خَلَقَكَ فَسَوّٰىكَ فَعَدَلَكَ ۝۷ فِيْۤ اَيِّ صُوْرَةٍ
مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ ۝۸ كَلَّا بَلْ تُكَذِّبُوْنَ بِالدِّيْنِ ۝۹ وَاِنَّ عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِيْنَ ۝۱۰
كِرَامًا كَاتِبِيْنَ ۝۱۱ يَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ ۝۱۲ اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ ۝۱۳ وَّاِنَّ
الْفُجَّارَ لَفِيْ جَحِيْمٍ ۝۱۴ يَّصْلَوْنَهَا يَوْمَ الدِّيْنِ ۝۱۵ وَمَا هُمْ عَنْهَا بِغَآئِبِيْنَ ۝۱۶
وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ۝۱۷ ثُمَّ مَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ۝۱۸ يَوْمَ لَا تَمْلِكُ
نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْـًٔا ؕ وَالْاَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ ۝۱۹ (الربع ۱۹)

اور جب قبریں اکھیڑ دی جائیں گی۔ ۴ (ف) تب ہر شخص معلوم کر لے گا کہ اس نے آگے کیا بھیجا تھا اور پیچھے کیا چھوڑا تھا ۵ (ف) اے انسان تجھ کو اپنے پروردگار کرم گستر کے باب میں کس چیز نے دھوکا دیا۔ ۶ (ف) (وہی تو ہے) جس نے تجھے بنایا اور (تیرے اعضا کو) ٹھیک کیا اور (تیرے قامت کو) معتدل رکھا۔ ۷ (ف) اور جس صورت میں چاہا تجھے جوڑ دیا۔ ۸ (ف) مگر ہیہات تم لوگ جزا کو جھٹلاتے ہو۔ ۹ (ف) حالانکہ تم پر نگہبان مقرر ہے۔ ۱۰ (ف) ہر انسان پر خدا کے منشی "فرشتے" مقرر ہیں۔ ۱۱ (تک۔۱:۱۳۲) جو اس کے روزانہ اعمال لکھتے رہتے ہیں۔ ۱۲ (تک۔۱:۱۳۲) بیشک نیکو کار نعمتوں (کی بہشت) میں ہوں گے۔ ۱۳ (ف) کافر اور فاجر لوگ یقینی طور پر (ایک نہ ایک دن غلامی کے) جہنم میں ہونگے۔ ۱۴ (تک۔۱:۱۳۲) (یعنی) جزا کے دن اس میں داخل ہوں گے۔ ۱۵ (ف) اور وہ جہنم ایسی ہوگی جو ان سے دور نہ ہو سکے گی۔ ۱۶ (تک۔۱:۱۳۲) اور تمہیں کیا معلوم کہ جزا کا دن کیسا ہے؟ ۱۷ (ف) پھر تمہیں کیا معلوم کہ جزا کا دن کیسا ہے؟ ۱۸ (ف) جس روز کوئی کسی کا کچھ بھلا نہ کر سکے گا اور حکم اس روز صرف خدا ہی کا ہوگا۔ ۱۹ (ف)

آیاتھا ۳۶ — ۸۳ سُوْرَةُ الْمُطَفِّفِيْنَ مَكِّيَّةٌ ۸۶ — رکوعاتھا ۱

ترجمہ المشرقیؒ: ۱ آیات — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — ترجمہ مولانا جالندھریؒ: ۲۵ آیات

وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ ۝۱ الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ ۝۲

ناپ اور تول میں کمی کرنے والوں کیلئے خرابی ہے۔ ۱ (ف) جو لوگوں سے ناپ کر لیں تو پورا لیں۔ ۲ (ف)

ل(۱۔۳) اس سورۃ میں کم تولنے والے اور گاہکوں کو دھوکہ دینے والے دکانداروں کو عذاب خدا سے ڈرا کر اس شدید ترین برائی کا قلع قمع کرنے کی سعی زوردار الفاظ میں کی گئی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ عرب قوم میں اجتماعی برائیاں اس حد تک پہنچ چکی تھیں کہ معمولی نفع کی امید پر تجارت کرنے والوں کے ضمیر اس قدر ذلیل اور بے حس ہو گئے تھے کہ وہ سودا کم تولتے اور گاہک کو ناقص مال پوری قیمت کے عوض میں ←

وَإِذَا كَالُوهُمْ أَوْ وَّزَنُوهُمْ يُخْسِرُونَ ﴿۳﴾ أَلَا يَظُنُّ أُولٰٓئِكَ أَنَّهُمْ مَّبْعُوثُونَ ﴿۴﴾
لِيَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿۵﴾ يَّوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِينَ ﴿۶﴾ كَلَّآ إِنَّ كِتٰبَ الْفُجَّارِ
لَفِي سِجِّينٍ ﴿۷﴾ وَمَآ أَدْرٰىكَ مَا سِجِّينٌ ﴿۸﴾ كِتٰبٌ مَّرْقُومٌ ﴿۹﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ
لِّلْمُكَذِّبِينَ ﴿۱۰﴾ الَّذِينَ يُكَذِّبُونَ بِيَوْمِ الدِّينِ ﴿۱۱﴾ وَمَا يُكَذِّبُ بِهٖٓ إِلَّا كُلُّ مُعْتَدٍ
أَثِيمٍ ﴿۱۲﴾ إِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا قَالَ أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ﴿۱۳﴾ كَلَّا بَلْ ۜ رَانَ عَلٰى
قُلُوبِهِمْ مَّا كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴿۱۴﴾ كَلَّآ إِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوبُونَ ﴿۱۵﴾ ثُمَّ
إِنَّهُمْ لَصَالُوا الْجَحِيمِ ﴿۱۶﴾ ثُمَّ يُقَالُ هٰذَا الَّذِي كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُونَ ﴿۱۷﴾ كَلَّآ إِنَّ
كِتٰبَ الْأَبْرَارِ لَفِي عِلِّيِّينَ ﴿۱۸﴾ وَمَآ أَدْرٰىكَ مَا عِلِّيُّونَ ﴿۱۹﴾ كِتٰبٌ مَّرْقُومٌ ﴿۲۰﴾ يَّشْهَدُهُ
الْمُقَرَّبُونَ ﴿۲۱﴾ إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ ﴿۲۲﴾ عَلَى الْأَرَآئِكِ يَنْظُرُونَ ﴿۲۳﴾ تَعْرِفُ فِي
وُجُوهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِيمِ ﴿۲۴﴾ يُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِيقٍ مَّخْتُومٍ ﴿۲۵﴾

اور جب ان کو ناپ کر یا تول کر دیں تو کم دیں۔ (۳) (ف) کیا یہ لوگ نہیں جانتے کہ اٹھائے بھی جائیں گے۔ (۴) (یعنی) ایک بڑے (سخت) دن میں۔ (۵) (ف) جس دن کہ لوگ تمام عالموں کے پروردگار کے سامنے کھڑے ہونگے۔ (۶) (حد: ۵۵) سن رکھ کہ بدکاروں کے اعمال سجین میں ہیں۔ (۷) (ف) اور تم کیا جانتے ہو کہ سجین کیا چیز ہے؟ (۸) (ف) ایک دفتر ہے کھلا ہوا۔ (۹) (ف) اس دن جھٹلانے والوں کی تباہی ہے۔ (۱۰) (ف) (یعنی) جو انصاف کے دن کو جھٹلاتے ہیں۔ (۱۱) (ف) اور اس کو جھٹلاتا وہی ہے جو حد سے نکل جانے والا گنہگار ہے۔ (۱۲) (ف) جب اس کو ہماری آیتیں سنائی جاتی ہیں تو کہتا ہے یہ تو اگلے لوگوں کے افسانے ہیں۔ (۱۳) (ف) دیکھو یہ جو (اعمال بد) کرتے ہیں ان کا ان کے دلوں پر زنگ بیٹھ گیا ہے۔ (۱۴) (ف) بیشک یہ لوگ اس روز اپنے پروردگار (کے دیدار) سے اوٹ میں ہوں گے۔ (۱۵) (ف) پھر دوزخ میں جا داخل ہوں گے۔ (۱۶) (ف) پھر ان سے کہا جائے گا کہ یہ وہی چیز ہے جس کو تم جھٹلاتے تھے۔ (۱۷) (ف) (یہ بھی) سن رکھو کہ نیکوکاروں کے اعمال علیین میں ہیں۔ (۱۸) (ف) اور تم کو کیا معلوم کہ علیین کیا چیز ہے۔؟ (۱۹) (ف) ایک دفتر ہے لکھا ہوا۔ (۲۰) (ف) جس کے پاس مقرب (فرشتے) حاضر رہتے ہیں۔ (۲۱) (ف) بیشک نیک لوگ چین میں ہوں گے۔ (۲۲) (ف) تختوں پر بیٹھے ہوئے نظارے کریں گے۔ (۲۳) (ف) تم ان کے چہروں ہی سے راحت کی تازگی معلوم کرلو گے۔ (۲۴) (ف) ان کو خالص شراب سربمہر پلائی جائے گی۔ (۲۵) (ف)

← دینے سے نہ جھجکتے۔ اخلاقی گراوٹ کی یہ وہ ادنیٰ سطح تھی جس سطح پر قوم کا ہر فرد دوسرے کو کاٹ کھانے پر آمادہ ہوجاتا ہے اور وہ قوم بربادی کے کنارے آلگتی ہے اسی بنا پر یوم قیامت کا خوف بار بار دلا کر افراد کی اصلاح کرنا انتہائی طور پر ضروری ہوگیا تھا۔ (تک۔ ۱: ۱۴۸)

Marfat.com

خِتٰمُهٗ مِسْكٌ ؕ وَ فِیْ ذٰلِكَ فَلْیَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَ مِزَاجُهٗ مِنْ تَسْنِیْمٍ ﴿۲۷﴾
عَیْنًا یَّشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿۲۸﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ اَجْرَمُوْا كَانُوْا مِنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
یَضْحَكُوْنَ ﴿۲۹﴾ وَ اِذَا مَرُّوْا بِهِمْ یَتَغَامَزُوْنَ ﴿۳۰﴾ وَ اِذَا انْقَلَبُوْۤا اِلٰۤى اَهْلِهِمُ انْقَلَبُوْا
فَكِهِیْنَ ﴿۳۱﴾ وَ اِذَا رَاَوْهُمْ قَالُوْۤا اِنَّ هٰۤؤُلَآءِ لَضَآلُّوْنَ ﴿۳۲﴾ وَ مَاۤ اُرْسِلُوْا عَلَیْهِمْ حٰفِظِیْنَ ﴿۳۳﴾
فَالْیَوْمَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنَ الْكُفَّارِ یَضْحَكُوْنَ ﴿۳۴﴾ عَلَى الْاَرَآىِٕكِ ۙ یَنْظُرُوْنَ ﴿۳۵﴾
هَلْ ثُوِّبَ الْكُفَّارُ مَا كَانُوْا یَفْعَلُوْنَ ﴿۳۶﴾ ع

جس کی مہر مشک کی ہوگی۔ تو (نعمتوں کے) شائقین کو چاہئے کہ اس سے رغبت کریں۔ ﴿۲۶﴾ (ف) اور اس میں تسنیم (کے پانی) کی آمیزش ہوگی۔ ﴿۲۷﴾ (ف) وہ ایک چشمہ ہے جس میں سے (خدا کے) مقرب پیئں گے۔ ﴿۲۸﴾ (ف) جو گنہگار (یعنی کفار) ہیں وہ (دنیا میں) مومنوں سے ہنسی کیا کرتے تھے۔ ﴿۲۹﴾ (ف) اور جب ان کے پاس سے گزرتے تو حقارت سے اشارے کرتے۔ ﴿۳۰﴾ (ف) اور جب اپنے گھر کو لوٹتے تو اتراتے ہوئے لوٹتے۔ ﴿۳۱﴾ (ف) اور جب ان (مومنوں) کو دیکھتے تو کہتے کہ یہ تو گمراہ ہیں۔ ﴿۳۲﴾ (ف) حالانکہ وہ ان پر نگران بنا کر نہیں بھیجے گئے تھے۔ ﴿۳۳﴾ (ف) تو آج مومن کافروں سے ہنسی کریں گے۔ ﴿۳۴﴾ (ف) (اور) تختوں پر (بیٹھے ہوئے ان کا حال) دیکھ رہے ہوں گے۔ ﴿۳۵﴾ (ف) تو کافروں کو ان کے عملوں کا (پورا پورا) بدلہ مل گیا۔ ﴿۳۶﴾ (ف)

آیاتها ۲۵ — ۸۴ سُوْرَةُ الْاِنْشِقَاقِ مَكِّيَّةٌ ۲۹ — رکوعاتها ۱

ترجمہ المشرقیؔ: ۲۵ آیات

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ ﴿۱﴾ وَ اَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَ حُقَّتْ ﴿۲﴾ وَ اِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ ﴿۳﴾

تعارفی نوٹ: سورت کے شروع میں الفاظ یعنی ''اے انسان تو بے شک اور بلا شبہ اپنی تگ و دو کے ذریعے سے اپنے پروردگار سے دوبدو ملاقات کرنے کی انتہائی کوشش کر رہا ہے تو اے انسان اس کوشش کا لامحالہ یہ نتیجہ ہوگا کہ تو ضرور اس سے (ایک نہ ایک دن) ملاقات کرنے والا بن جائے گا۔ ظاہر کرتے ہیں کہ صحیفہ فطرت کو کرید کرید کر دریافت کرنے اور اس کی حقیقت کی تہ ←

(ایک وقت آنے والا ہے) جب آسمان (مقصد کائنات کے حاصل ہو جانے کے بعد) پھٹ جائے گا۔ ① (تک۔۱:۱۴۰) اور وہ آسمان اپنے پروردگار کا حکم مانے گا اور یہی اس کیلئے سزاوار بھی ہے۔ ② (تک۔۱:۱۴۰) اور جب (پیہم انسانی کوشش کے باعث) زمین کو اس کے (تہ و بالا ہو جانے کی وجہ سے) برابر کیا جائے گا۔ ③ (تک۔۱:۱۴۰۔۲۵۷)

وَاَلْقَتْ مَا فِيْهَا وَتَخَلَّتْ ﴿٤﴾ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ﴿٥﴾ يٰۤاَيُّهَا الْاِنْسَانُ اِنَّكَ
كَادِحٌ اِلٰى رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلٰقِيْهِ ﴿٦﴾ فَاَمَّا مَنْ اُوْتِىَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ ﴿٧﴾
فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا ﴿٨﴾ وَّيَنْقَلِبُ اِلٰۤى اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ﴿٩﴾ وَاَمَّا مَنْ اُوْتِىَ
كِتٰبَهٗ وَرَآءَ ظَهْرِهٖ ﴿١٠﴾ فَسَوْفَ يَدْعُوْا ثُبُوْرًا ﴿١١﴾ وَّيَصْلٰى سَعِيْرًا ﴿١٢﴾ اِنَّهٗ كَانَ فِىْۤ
اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ﴿١٣﴾ اِنَّهٗ ظَنَّ اَنْ لَّنْ يَّحُوْرَ ﴿١٤﴾ بَلٰۤى ۚ اِنَّ رَبَّهٗ كَانَ بِهٖ بَصِيْرًا ﴿١٥﴾

اور وہ زمین (جب خزانوں کو) جو اس میں ہیں الٹ دے گی اور خالی ہو جائے گی۔ ④ (تک: ۱۴۰۱، ۲۵۷) اور وہ (بھی آسمان کی طرح) اپنے پروردگار کا حکم ماننے گی جو اس کیلئے سزاوار ہے۔ ⑤ (تک۔ ۱: ۱۴۰، ۲۵۷) اے انسان تو فی الحقیقت (اپنے ہزار ہا سالہ عمدہ عمل سے جو فطرت کی دریافت کے متعلق کر رہا ہے) سخت کوشش کر رہا ہے کہ اپنے پروردگار سے اپنے سعی و عمل کے زور پر (کدحا) ملاقات کرے، تو (اس سعی و عمل کا نتیجہ لامحالہ یہ ہوگا کہ) تو اس سے ملاقات کرنے والا ضرور بن جائے گا۔ ⑥ (تک۔ ۱: ۱۴۰) تو پھر وہ انسان کا گروہ جس کی مدت حیات کے سعی و عمل کی سرگزشت (کتبہٗ) اس کے دائیں ہاتھ میں ہوگی۔ ⑦ (تک۔ ۱: ۱۴۰۔ ۱۴۱) اس گروہ سے آسان طور پر محاسبہ کیا جائے گا۔ ⑧ (تک۔ ۱: ۱۴۱) اور وہ گروہ اس محاسبے کے بعد اپنے گھر والوں کی طرف خوش بخوش لوٹے گا۔ ⑨ (تک۔ ۱: ۱۴۱) لیکن جس گروہ کا اعمال نامہ اس کی پیٹھ پیچھے ہوگا۔ ⑩ (تک۔ ۱: ۱۴۱) وہ گروہ اپنی ہلاکت کو پکار پکار کر بلائے گا۔ ⑪ (تک۔ ۱: ۱۴۱) اور بھڑکتی ہوئی آگ میں واصل بہ جہنم ہوگا۔ ⑫ (تک۔ ۱: ۱۴۱) (یہ اس لئے کہ) وہ درحقیقت اپنے گھر والوں کے ہاں خوش بخوش (اور سعی و عمل سے غافل رہ کر وقت ضائع کرتا) رہا۔ ⑬ (تک۔ ۱: ۱۴۱) اور بالیقین اس گمان میں رہا کہ وہ (شرمندگی اٹھانے کیلئے) گھر لوٹ کر نہ آئے گا۔ ⑭ (تک۔ ۱: ۱۴۱) ہاں ہاں (اس کا یہ گمان کیونکر غلط نہ ہو) کیونکہ اس کا پروردگار تو اس (کے ایک ایک عمل) کو غور سے دیکھ رہا ہے۔ ⑮ (تک۔ ۱: ۱۴۱.)

← تک پہنچنے کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ خدا انسان جیسی انتہائی ذہین اور دقیقہ رس مخلوق سے دو بدو ملاقات کرنا پسند کرے گا۔ مکی سورتوں میں جب کہ رسول صلعم کو کافروں کی طرف سے دردناک اذیتیں پہنچ رہی تھیں قرآن کریم میں اس قدر بلند پایہ مضامین کا وارد ہونا انتہائی طور حیرت انگیز اس لئے ہے کہ عرب جیسی جاہل اور اجڈ قوم کو جو کائنات کا معمولی علم بھی نہ رکھتی تھی اور اس قوم کو ایسے خشک اور علمی مضامین سے کوئی دلچسپی بھی نہ ہو سکتی تھی، ایسے اونچے درجے کے سبق دینا اس بات کا ثبوت ہے کہ قرآن نہ صرف عرب بلکہ تمام دنیا بلکہ دنیا کے عالم ترین انسانوں کے لئے شمع ہدایت بن کر آیا تھا اس کو نہ کافروں کی ایذا دہی کی پرواہ تھی' نہ اس شے کی پرواہ کہ آیا کہ عرب اس پیغام کو سمجھیں گے بھی یا نہیں صرف ''پریشان خواب'' ہونے کا طعنہ دے کر اپنے دل کی بھڑاس نکالتے رہیں گے الغرض یہ سورۃ بھی اس امر کا مزید ثبوت ہے کہ قرآن ایک نادر الوجود آسمانی کتاب ہے جس کا مثیل پیدا کرنا محال ہے۔ لائق غور بات یہ ہے کہ اس سے پہلے خدا نے انسان کو گندے پانی سے پیدا ہونے کا طعنہ دیا تھا اب اپنے سے ملاقات کرنے کا کہتا ہے۔ یہ ملاقات کس طرح ہو سکتی ہے جب تک کہ انسان اپنا چولا بدل کر اسی قدر پاکیزہ نہ ہو جائے جس قدر کہ خدا ہے یہ پاکیزگی خلق اسی وقت حاصل ہو سکتی ہے کہ انسانی اعضا ارتقا کرتے کرتے گوشت اور خون کی آلائشوں سے بہتر ہو جائیں اور انسان خدا کی طرح صرف روح ہی روح رہ جائے (تک۔ ۱: ۱۴۳) (یہ الفاظ ۱۹۶۰ء میں لکھے گئے۔ مرتب)

فَلَآ اُقۡسِمُ بِالشَّفَقِ ﴿۱۶﴾ وَ الَّیۡلِ وَ مَا وَسَقَ ﴿۱۷﴾ وَ الۡقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ ﴿۱۸﴾ لَتَرۡکَبُنَّ
طَبَقًا عَنۡ طَبَقٍ ﴿۱۹﴾ فَمَا لَہُمۡ لَا یُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۲۰﴾ وَ اِذَا قُرِئَ عَلَیۡہِمُ الۡقُرۡاٰنُ
لَا یَسۡجُدُوۡنَ ﴿۲۱﴾ بَلِ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا یُکَذِّبُوۡنَ ﴿۲۲﴾ وَ اللّٰہُ اَعۡلَمُ بِمَا یُوۡعُوۡنَ ﴿۲۳﴾
فَبَشِّرۡہُمۡ بِعَذَابٍ اَلِیۡمٍ ﴿۲۴﴾ اِلَّا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَہُمۡ اَجۡرٌ
غَیۡرُ مَمۡنُوۡنٍ ﴿۲۵﴾ ع ۱ ۲۵ ۹

تو (اے لوگو! دھیان سے سنو) میں شام کی سرخی کو جو غروب آفتاب کے وقت شفق کی صورت میں نمودار ہوتی ہے گواہ ٹھہراتا ہوں۔ ﴿۱۶﴾ (تک۔۱:۱۴۱) اور اس رات کی مع ان تمام چیزوں کے جن کو وہ (شفق کے بعد ہی) سیاہی میں لپیٹ لیتی ہے گواہی دیتا ہوں۔ ﴿۱۷﴾ (تک۔۱:۱۴۱) اور چاند کی گواہی دیتا ہوں جبکہ وہ آہستہ آہستہ بڑھتے بڑھتے مکمل ہو جاتا ہے۔ ﴿۱۸﴾ (تک۔۱:۱۴۱) کہ تم انسانوں کا گروہ (ملاقات رب کی کاوش میں جس کا ذکر اوپر ہوا صحیفہ فطرت کی مکمل طور پر دریافت کے ولولے میں جانکاہ عمل کرنے بلکہ فاطر زمین و آسمان سے دو بدو اور مساویانہ حیثیت سے ملاقات کا رتبہ حاصل کرنے کی دھن میں صدیوں تک عمل کرنے کے باعث (انسانیت کے) ایک طبقے (درجے) سے (انسانیت کے) بلند تر طبقے (یعنی درجے) تک (اسی طرح) چڑھتے جاؤ گے (جس طرح کہ شفق کے نمودار ہونے کے بعد شام تمام اشیاء پر حاوی ہو کر ان کو اپنے اندر سما لیتی ہے اور پھر چاند آہستہ آہستہ بڑھ کر کمال تک پہنچ جاتا ہے۔ ﴿۱۹﴾ (تک۔۱:۱۴۱۔۱۴۲) ہاں تو بنی نوع انسان کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ (اس عظیم الشان اطلاع کو جو ہم نے بذریعہ محمدؐ قرآن کو ذکر للعلمین کا خطاب دے کر دی ہے نا قابل یقین سمجھ کر) اس پر ایمان نہیں لاتے۔ ﴿۲۰﴾ (تک۔۱:۱۴۲) اور جب ان کو قرآن سنایا جاتا ہے تو وہ اس کے سامنے نہیں جھکتے۔ ﴿۲۱﴾ (تک۔۱:۱۴۲) (جھکنا تو الگ رہا) یہ کافر لوگ تو اس کو یکسر جھوٹا سمجھتے ہیں۔ ﴿۲۲﴾ (تک۔۱:۱۴۲) اور اللہ ہی خوب جانتا ہے جو چور ان کے دلوں میں بیٹھا ہے۔ ﴿۲۳﴾ (حد:۱۱) تو اے محمد ﷺ! ان لوگوں کو دردناک عذاب کی بشارت دے۔ ﴿۲۴﴾ (تک۔۱:۱۴۲) البتہ وہ لوگ جو (صحیفہ فطرت کے برحق اور من اللہ ہونے پر) کلی ایمان لے آئیں اور (جنہوں نے کائنات فطرت کی تلاش میں) مناسب اعمال کیے ان کو ان کے کیے کی اجرت بلا کم و کاست دی جائے گی۔ ﴿۲۵﴾ (تک۔۱:۱۴۲)

Marfat.com

آیاتها ۲۲ | ۸۵ سورۃ البروج مکیۃ ۲۲ | رکوعاتها ۱

ترجمہ المشرقیؒ: ۱ آیات | ترجمہ مولانا جالندھریؒ: ۲۱ آیات

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ ① وَالْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ ② وَشَاهِدٍ وَّمَشْهُوْدٍ ③ قُتِلَ اَصْحٰبُ
الْاُخْدُوْدِ ④ النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ ⑤ اِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُوْدٌ ⑥ وَّهُمْ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ
بِالْمُؤْمِنِيْنَ شُهُوْدٌ ⑦ وَمَا نَقَمُوْا مِنْهُمْ اِلَّآ اَنْ يُّؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ⑧ الَّذِيْ
لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ⑨ اِنَّ الَّذِيْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِيْنَ
وَالْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوْبُوْا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيْقِ ⑩ اِنَّ الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ڛ ذٰلِكَ الْفَوْزُ
الْكَبِيْرُ ⑪ اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ ⑫ اِنَّهٗ هُوَ يُبْدِئُ وَيُعِيْدُ ⑬ وَهُوَ الْغَفُوْرُ
الْوَدُوْدُ ⑭ ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيْدُ ⑮ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ⑯

آسمان کی قسم جس میں برج ہیں۔ ①(ف) اور اس دن کی جس کا وعدہ ہے۔ ②(ف) اور حاضر ہونے والے کی اور جو اس کے پاس حاضر کیا جائے اس کی۔ ③(ف) کہ خندقوں (کے کھودنے) والے ہلاک کر دیئے گئے۔ ④(ف) (یعنی) آگ (کی خندقیں) جس میں ایندھن جھونک رکھا تھا۔ ⑤(ف) جبکہ وہ ان (کے کناروں) پر بیٹھے تھے۔ ⑥(ف) اور جو (سختیاں) اہل ایمان پر کر رہے تھے ان کو سامنے دیکھ رہے تھے۔ ⑦(ف) ان کو مومنوں کی یہی بات بری لگتی تھی کہ وہ خدا پر ایمان لائے ہوئے تھے جو غالب (اور) قابل ستائش ہے۔ ⑧(ف) وہی جس کی آسمانوں اور زمین میں بادشاہت ہے اور خدا ہر چیز سے واقف ہے۔ ⑨(ف) جن لوگوں نے مومن مردوں اور مومن عورتوں کو تکلیفیں دیں اور توبہ نہ کی ان کو دوزخ کا (اور) عذاب بھی ہوگا اور جلنے کا عذاب بھی ہوگا۔ ⑩(ف) بے شک وہ لوگ (جن کی تمام قوم کی قوم خدا کے احکام کے نفع مند ہونے پر) ایمان لے آئے اور انہوں نے (استحکام قوم کو پیش نظر رکھ کر) مناسب اعمال کئے تو ان کو (بطور اجر زمینی بادشاہت کے) باغ دیئے جائیں گے جن کے نیچے دریا بہہ رہے ہونگے اور (دیکھ لو) یہ (کتنی) بڑی کامیابی ہے۔ ⑪ (حد:۱۵۵:۱۵۶) بیشک تمہارے پروردگار کی پکڑ بڑی سخت ہے۔ ⑫(ف) وہی پہلی دفعہ پیدا کرتا ہے اور وہی دوبارہ (زندہ) کرے گا۔ ⑬(ف) اور وہ بخشنے والا اور محبت کرنے والا ہے۔ ⑭(ف) عرش کا مالک بڑی شان والا۔ ⑮(ف) جو چاہتا ہے کر دیتا ہے۔ ⑯(ف)

هَلۡ اَتٰىكَ حَدِيۡثُ الۡجُـنُوۡدِ ۙ‏ ﴿۱۷﴾ فِرۡعَوۡنَ وَثَمُوۡدَ ؕ‏ ﴿۱۸﴾ بَلِ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا فِىۡ
تَكۡذِيۡبٍ ۙ‏ ﴿۱۹﴾ وَّاللّٰهُ مِنۡ وَّرَآئِهِمۡ مُّحِيۡطٌ ۚ‏ ﴿۲۰﴾ بَلۡ هُوَ قُرۡاٰنٌ مَّجِيۡدٌ ۙ‏ ﴿۲۱﴾ فِىۡ لَوۡحٍ
مَّحۡفُوۡظٍ ﴿۲۲﴾ ع

بھلا تم کو لشکروں کا حال معلوم ہوا ہے۔ ⑰ (ف) (یعنی) فرعون اور ثمود کا۔ ⑱ (ف) لیکن کافر (جان بوجھ کر) تکذیب میں (گرفتار) ہیں۔ ⑲ (ف) اور خدا (بھی) ان کو گردا گرد سے گھیرے ہوئے ہے۔ ⑳ (ف) (یہ کتاب ہزل و بطلان نہیں) بلکہ یہ قرآن عظیم الشان ہے۔ ㉑ (ف) لوح محفوظ میں (لکھا ہوا)۔ ㉒ (ف)

رکوعاتها ۱ — ۸۶ سُوۡرَةُ الطَّارِقِ مَكِّيَّةٌ ۱۵ — اٰیاتها ۱۷

ترجمہ المشرقیؒ: ۱۷ آیات

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ ۙ‏ ﴿۱﴾ وَمَاۤ اَدۡرٰٮكَ مَا الطَّارِقُ ۙ‏ ﴿۲﴾ النَّجۡمُ الثَّاقِبُ ۙ‏ ﴿۳﴾ اِنۡ كُلُّ نَفۡسٍ
لَّمَّا عَلَيۡهَا حَافِظٌ ؕ‏ ﴿۴﴾ فَلۡيَنۡظُرِ الۡاِنۡسَانُ مِمَّ خُلِقَ ؕ‏ ﴿۵﴾ خُلِقَ مِنۡ مَّآءٍ دَافِقٍ ۙ‏ ﴿۶﴾ يَّخۡرُجُ
مِنۡۢ بَيۡنِ الصُّلۡبِ وَالتَّرَآئِبِ ؕ‏ ﴿۷﴾

تعارفی نوٹ: اس انتہائی طور پر دقیق اور پر از معانی سورت کا جس میں علم و خبر کا دریائے بیکراں بہ رہا ہے اور جس کے یہ چند الفاظ ہی اہل علم اور دنیا کے بڑے سے بڑے سائنسدان کے لئے قرآن کے منجانب اللہ ہونے کا قطعی ثبوت ہو سکتے ہیں.......... اس سورت میں ''انہ لقول فصل○وما ھو بالھزل○'' کے الفاظ کا وارد ہونا (یعنی یہ کہ جو بات اس سورت میں کہی گئی ہے فیصلہ کن قول ہے اور یہ کوئی ہنسی ٹھٹھے کی بات نہیں کہ انسان اپنی شرمناک پیدائش کا طریقہ بدل سکتا ہے اگر وہ جدوجہد کرے) اس شے کی دلیل ہے کہ اس سورت کے اندر کوئی عظیم الشان علمی سبق ہے جو بنی نوع انسان کو اس کی آئندہ بہتری کے لئے دیا جا رہا ہے اور جس سبق کی تکمیل میں انسان قرنوں اور صدیوں تک لگا رہے گا۔ بعثت کے چوتھے برس کے وسط میں غالبًا یہ سورت نازل ہوئی اور اس وقت تک قرآن کی صرف پندرہ سورتیں نازل ہوئی تھیں، بہرنوع ان پندرہ سورتوں میں جو اس وقت تک نازل ہوئیں یہ سورت انسانی علم میں ایک شاندار اضافہ ہے جس کی حقیقت اس وقت تک یورپ اور امریکہ بشمول روس، ایٹم بم کے ایجاد ہونے کے بعد بھی نہیں سمجھے اور ابھی تک ان کے دماغوں میں یہ بات نہیں آئی کہ انسان کیونکر اپنی پیدائش کے موجودہ شرمناک طریقے سے نکل کر کسی پاکیزہ طریقے کی طرف آ سکتا ہے۔ (تک۔۱:۱۱۹۔۱۲۰)

آسمان (کی بیکراں فضا) گواہ ہے اور (آسمان میں) رات کے وقت نمودار ہونے والا (طارق) شہادت دے رہا ہے ① (تک۔۱:۱۱۷) اور (اے محمد ﷺ!) تو کیا جانتا ہے کہ طارق کیا ہے؟ ② (تک۔۱:۱۱۷) طارق ایک چمکتا ہوا ستارہ ہے۔ ③ (تک۔۱:۱۱۷) (تو آسمان اور طارق دونوں اس امر کے گواہ ہیں کہ اس کائنات جہاں میں) کوئی متنفس نہیں مگر یہ کہ اس پر کوئی نہ کوئی اس کی نگہداشت کرنے والا (مقرر) ہے۔ ④ (تک۔۱:۱۱۷) پس انسان کو چاہئے کہ اس پر غور کرے کہ وہ کس شے سے پیدا ہوا۔ ⑤ (حد:۲۶۶) وہ اچھلنے والے پانی سے پیدا ہوا۔ ⑥ (ار:۲۰۹) جو پیٹھ اور پسلیوں میں سے نکلتا ہے۔ ⑦ (حد:۲۶۶)

Marfat.com

اِنَّهٗ عَلٰى رَجْعِهٖ لَقَادِرٌ ﴿۸﴾ يَوْمَ تُبْلَى السَّرَآئِرُ ﴿۹﴾ فَمَا لَهٗ مِنْ قُوَّةٍ وَّلَا نَاصِرٍ ﴿۱۰﴾
وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الرَّجْعِ ﴿۱۱﴾ وَالْاَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ ﴿۱۲﴾ اِنَّهٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ ﴿۱۳﴾ وَّمَا
هُوَ بِالْهَزْلِ ﴿۱۴﴾ اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا ﴿۱۵﴾ وَّاَكِيْدُ كَيْدًا ﴿۱۶﴾ فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ
اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ﴿۱۷﴾ ع ۱۴

(تو سب سے زیادہ توجہ دینے کی بات یہ ہے کہ یہ) انسان اس پانی کو واپس لوٹانے (اور کسی باعزت اور قابل فخر طریقہ سے پیدا ہونے) پر بے شک وشبہ قدرت رکھتا ہے۔ (بشرطیکہ وہ اس کے متعلق صحیح جدوجہد کرے)۔ ﴿۸﴾ (تک۔ا:۱۱۸) (اگر انسان نے ایسا نہ کیا اور وہ اپنی کوشش سے طریق پیدائش کے بدلنے پر قادر نہ ہوا تو) جس دن (کائنات فطرت کے عظیم الشان) بھید (جن کی بناء پر علاوہ اور لاتعداد باتوں کے انسان کی پیدائش اس شرمناک طریقے سے مقرر کی گئی ہے) کھول دیئے گئے۔ ﴿۹﴾ (تک۔ا:۱۱۸) اس دن انسان کے پاس کوئی طاقت نہ ہوگی (کہ اپنے طریق پیدائش کو بدلے) اور نہ ہی اس کا کوئی مددگار ہوگا۔ ﴿۱۰﴾ (تک۔ا:۱۱۸) اور یہ آسمان جو اس ''واپس لوٹانے'' (یعنی الرجع) کے فعل کا (جس کا ذکر اوپر ہوا) مالک ہے اس امر کا گواہ ہے۔ ﴿۱۱﴾ (تک۔ا:۱۱۸) اور یہ زمین جو (مختلف قسم کی) توڑ پھوڑ (پر قادر ہو کر انسان کو نئی راہیں سمجھانے) کی ضامن ہے۔ گواہ ہے۔ ﴿۱۲﴾ (تک۔ا:۱۱۸) کہ بے شک (جس شے کی طرف انسان کی خاص توجہ اس وحی میں دلائی گئی ہے) وہ شے ایک فیصلہ کن قول ہے۔ (جو اس لائق ہے کہ انسان اپنی تمام تر توجہ اس ''رجع'' پر ''قادر'' ہونے کی طرف لگا دے اور قرنوں اور صدیوں تک اس دھن میں لگا رہے)۔ ﴿۱۳﴾ (تک۔ا:۱۱۸۔۱۱۹) اور یہ کوئی ہنسی مخول کی یا بے ہودہ بات نہیں۔ ﴿۱۴﴾ (تک۔ا:۱۱۹) بے شک یہ کافر عرب (آئے دن) کوئی نہ کوئی مکر کرتے رہتے ہیں (کہ اسلام کی روشنی کو اچک لیں) ﴿۱۵﴾ (تک۔ا:۱۱۹) اور میں ان کے خلاف مکر کرتا ہوں (جس سے ان کی تمام مکاریاں مات ہو جاتی ہیں) ﴿۱۶﴾ (تک۔ا:۱۱۹) تو اے محمد ﷺ تو کچھ دنوں تک ان کافروں کو مہلت دے (پھر دیکھنا ان کی گت کیا بنتی ہے اور ان حقائق کی تلاش کی طرف لگ جا اور اپنے پیروؤں کو لگا دے تاکہ وہ کائنات کا راز پا لیں اور بہتر مخلوق بننے کی طرف ارتقا کریں)۔ ﴿۱۷﴾ (تک۔ا:۱۱۹)

آیاتھا ۱۹ — ۸۷ سُورَةُ الْاَعْلٰى مَكِّيَّةٌ ۱۹ — رکوعاتھا ۱

ترجمہ المشرقیؒ: ۱۹ آیات

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى ﴿۱﴾ الَّذِيْ خَلَقَ فَسَوّٰى ﴿۲﴾ وَالَّذِيْ قَدَّرَ فَهَدٰى ﴿۳﴾

اپنے عالی مرتبت پروردگار عالم کے نام کو بلند کر۔ ﴿۱﴾ (تک۔ا:۱۲۶) جس نے (انسانوں کو) پیدا کیا اور پھر اس کو (ان مقاصد کی تکمیل کیلئے) برابر کیا (جس کے لئے وہ موزوں تھا)۔ ﴿۲﴾ (تک۔ا:۱۲۶) جس نے (انسان کے اعضائے شریفہ کی) تقدیر کی اور پھر اس کو (سمع بصر اور ذہن کے ذریعے سے) راہ راست دکھلائی۔ ﴿۳﴾ (تک۔ا:۱۲۶)

Marfat.com

وَالَّذِیٓ اَخۡرَجَ الۡمَرۡعٰی ۝۴ فَجَعَلَهٗ غُثَآءً اَحۡوٰی ۝۵ سَنُقۡرِئُكَ فَلَا تَنۡسٰٓی ۝۶ اِلَّا
مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ اِنَّهٗ یَعۡلَمُ الۡجَهۡرَ وَمَا یَخۡفٰی ۝۷ وَنُیَسِّرُكَ لِلۡیُسۡرٰی ۝۸ فَذَكِّرۡ اِنۡ
نَّفَعَتِ الذِّكۡرٰی ۝۹ سَیَذَّكَّرُ مَنۡ یَّخۡشٰی ۝۱۰ وَیَتَجَنَّبُهَا الۡاَشۡقَی ۝۱۱ الَّذِیۡ یَصۡلَی
النَّارَ الۡكُبۡرٰی ۝۱۲ ثُمَّ لَا یَمُوۡتُ فِیۡهَا وَلَا یَحۡیٰی ۝۱۳ قَدۡ اَفۡلَحَ مَنۡ تَزَكّٰی ۝۱۴
وَذَكَرَ اسۡمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰی ۝۱۵ بَلۡ تُؤۡثِرُوۡنَ الۡحَیٰوةَ الدُّنۡیَا ۝۱۶ وَالۡاٰخِرَةُ خَیۡرٌ وَّاَبۡقٰی ۝۱۷
اِنَّ هٰذَا لَفِی الصُّحُفِ الۡاُوۡلٰی ۝۱۸ صُحُفِ اِبۡرٰهِیۡمَ وَمُوۡسٰی ۝۱۹ ع ۱۵ ۱۲

جس نے زمین کی مٹی سے مویشیوں کے لئے چارہ نکالا۔ (۴) (تک۔ا:۱۲۶) جو خشک ہوکر سیاہ چورا سا ہو جاتا ہے۔ (۵)
(تک۔ا:۱۲۶) (اے محمد ﷺ!) ہم عنقریب تم کو وہ (عظیم الشان سبق) پڑھا دینگے جس کو تو ہرگز نہ بھولے گا۔ (۶)
(تک۔ا:۱۲۶) الا وہ جو خدا (کسی منزل پر) مناسب سمجھے گا، کیونکہ درحقیقت وہ (تمام) ظاہرا احوال اور باطنی مقتضیات کا علم رکھتا ہے۔
(۷) (تک۔ا:۱۲۶) اور ہم تم کو آسانیاں میسر کر دینگے (تاکہ تو اپنی منزل مقصود پر پہنچ جائے)۔ (۸) (تک۔ا:۱۲۶) تو تو لوگوں کو (قانون
الٰہی) یاد دلاتا جا (اور ان کے ذہن نشین کر دے) اگر یہ یاد دلانا ان کو فائدہ مند ہو (گویا ان کو سمجھا دے کہ قانون فطرت کا پورا لحاظ کرنا
قوم میں نفع کی صورت یقیناً پیدا کرتا ہے) (۹) (تک۔ا:۱۲۷) (تو اس امر کو پیش نظر رکھ کر) نصیحت وہی حاصل کرتا ہے اور یاد وہی رکھتا
ہے جو حکم عدولی کے بدنتائج سے ڈرتا ہے۔ (۱۰) (تک۔ا:۱۲۷) اور وہی بدبخت اس سے اجتناب کرتا ہے۔ (۱۱) (تک۔ا:۱۲۷) جو جہنم کی
دھکتی ہوئی آگ میں اس طرح دھکیلا جائے گا۔ (۱۲) (تک۔ا:۱۲۷) کہ قوم کو اپنی غفلت اور ناکارہ پن سے (محکومیت افلاس اور ہلاکت
کے گڑھے پر آکر) نہ وہ زندوں میں شمار ہوگا نہ مردوں میں۔ (۱۳)[1] (تک۔ا:۱۲۷) (لوگو! سمجھ جاؤ کہ) وہ قوم درحقیقت کامیابی کی منزل
تک پہنچ گئی جس (کے افراد) نے (حب دنیا کی آلائش سے) اپنے آپ کو پاک کیا۔ (۱۴) (تک۔ا:۱۲۷) اور جس نے اپنے پروردگار کا
نام (یعنی کھٹکا اپنے ہر عمل میں) یاد رکھا (اور سمجھا کہ وہ خدا کے قانون پر عمل کر رہا ہے) اور پھر اس طرح پر خدا کے آگے جھکا۔ (فصلی)
(۱۵)[2] (تک۔ا:۱۲۷) مشکل یہ ہے کہ تم لوگ دنیا کی (لذتوں والی) زندگی کو پسند کرتے ہو۔ (۱۶) (تک۔ا:۱۲۷) حالانکہ (یاد رکھو کہ) کسی
مہم کا عمدہ انجام (الاخرۃ) زیادہ اچھا اور زیادہ پائیدار ہوتا ہے۔ (۱۷) (تک۔ا:۱۲۷/۱۲۸) (جو شے قابل لحاظ ہے یہ ہے کہ) یہ عظیم
الشان سبق جو تمہیں تمہاری دنیاوی بہتری کے متعلق دیا جا رہا ہے) وہی ہے جو پہلے صحیفہ ہائے آسمانی میں (بنی نوع انسان کو) دیا گیا تھا۔
(۱۸) (تک۔ا:۱۲۷) یعنی ابراہیم اور موسیٰ کے صحیفوں میں۔ (۱۹) (تک۔ا:۱۲۸)

---

۱ "جہنم" کی یہ کیفیت لامحالہ اس نتیجے پر پہنچا دیتی ہے کہ قرآن کی "النار" قوموں کی محکومیت کا جہنم ہی ہے جس میں وہ قوم اور اس کے افراد اس قدر ذلیل ہو جاتے ہیں کہ نہ ان کو زندہ کہا جا سکتا ہے اور نہ مردہ۔ کیونکہ ان کی زندگی باوقار زندگی نہیں ہوتی۔ (تک۔ا:۱۲۷)

۲ یہ امر یاد رکھنا چاہئے کہ اس وقت تک رسمی نماز کا حکم مسلمانوں کو نہ ملا تھا لیکن ان کو خدا کے سامنے جھکا کر ان کے دلوں میں خدا کا ڈر (یعنی اس کے حکموں پر عمل کرنے کا کھٹکا) پیدا کیا جا رہا تھا۔ (تک۔ا:۱۲۷)

اٰیَاتُھَا ۲۶ | ۸۸ سُوْرَۃُ الْغَاشِیَۃِ مَکِّیَّۃٌ ۶۸ | رُکُوْعَاتُھَا ۱

ترجمہ المشرقی: ۶ آیات | ترجمہ مولانا جالندھری: ۲۰ آیات

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ ۝۱ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ ۝۲ عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ ۝۳
تَصْلٰى نَارًا حَامِيَةً ۝۴ تُسْقٰى مِنْ عَيْنٍ اٰنِيَةٍ ۝۵ لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ اِلَّا مِنْ ضَرِيْعٍ ۝۶
لَّا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِيْ مِنْ جُوْعٍ ۝۷ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ ۝۸ لِّسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ ۝۹
فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ۝۱۰ لَّا تَسْمَعُ فِيْهَا لَاغِيَةً ۝۱۱ فِيْهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ ۝۱۲
فِيْهَا سُرُرٌ مَّرْفُوْعَةٌ ۝۱۳ وَّاَكْوَابٌ مَّوْضُوْعَةٌ ۝۱۴ وَّنَمَارِقُ مَصْفُوْفَةٌ ۝۱۵
وَّزَرَابِيُّ مَبْثُوْثَةٌ ۝۱۶ اَفَلَا يَنْظُرُوْنَ اِلَى الْاِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ ۝۱۷ وَاِلَى السَّمَآءِ
كَيْفَ رُفِعَتْ ۝۱۸ وَاِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ ۝۱۹ وَاِلَى الْاَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ ۝۲۰
فَذَكِّرْ اِنَّمَآ اَنْتَ مُذَكِّرٌ ۝۲۱ لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ ۝۲۲ اِلَّا مَنْ تَوَلّٰى وَكَفَرَ ۝۲۳
فَيُعَذِّبُهُ اللّٰهُ الْعَذَابَ الْاَكْبَرَ ۝۲۴ اِنَّ اِلَيْنَآ اِيَابَهُمْ ۝۲۵ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ ۝۲۶ ع

بھلا تم کو ڈھانپ لینے والی (یعنی قیامت کا) حال معلوم ہوا ہے۔ ① (ف) اس روز بہت سے منہ (والے) ذلیل ہوں گے۔ ② (ف) سخت محنت کرنے والے تھکے ماندے۔ ③ (ف) دہکتی آگ میں داخل ہونگے۔ ④ (ف) ایک کھولتے ہوئے چشمے کا ان کو پانی پلایا جائے گا۔ ⑤ (ف) اور خار دار جھاڑ کے سوا ان کے لئے کوئی کھانا نہیں (ہوگا)۔ ⑥ (ف) جو نہ فربہی لائے نہ بھوک میں کچھ کام آئے۔ ⑦ (ف) اس دن بعض چہرے نعمتوں کے حصول کے باعث ممتاز ہوں گے۔ ⑧ (تذ۔۲:۱۸۴) اس لئے کہ وہ اپنی کوششوں پر خوش بخوش ہوں گے۔ ⑨ (تذ۔۲:۱۸۴) بہشت بریں میں۔ ⑩ (ف) وہاں کسی طرح کی بکواس نہیں سنیں گے۔ ⑪ (ف) اس میں چشمے بہہ رہے ہوں گے۔ ⑫ (ف) وہاں تخت ہوں گے اونچے بچھے ہوئے۔ ⑬ (ف) اور آبخورے (قرینے سے) رکھے ہوئے۔ ⑭ (ف) اور گاؤ تکیئے قطار کی قطار لگے ہوئے۔ ⑮ (ف) اور نفیس مسندیں بچھی ہوئی۔ ⑯ (ف) کیا یہ لوگ اونٹوں کی طرف نہیں دیکھتے کہ کیسے (عجیب) پیدا کئے گئے ہیں۔ ⑰ (ف) اور آسمان کی طرف کہ کیسا بلند کیا گیا ہے۔ ⑱ (ف) اور پہاڑوں کی طرف کہ کس طرح کھڑے کئے گئے ہیں۔ ⑲ (ف) اور زمین کی طرف کہ کس طرح بچھائی گئی۔ ⑳ (ف) تم نصیحت کرتے جاؤ، کفار کو عذاب سے ڈراتے جاؤ۔ ㉑ (تک۔۱:۱۴۴) تم کوئی ان پر چودھری نہیں ہو کہ (ڈنڈے کے زور سے) ان کو ایمان لانے پر مجبور کرو۔ ㉒ (تک۔۱:۱۴۵) ہاں جس نے منہ پھیرا اور نہ مانا۔ ㉓ (ف) تو خدا اس کو بڑا عذاب دے گا۔ ㉔ (ف) یہ کافر بالآخر ہمارے حضور میں حاضر ہونے والے ہیں۔ ㉕ (تک۔۱:۱۴۵) ہم ان سے پورا حساب ان کی بداعمالیوں کا لے لیں گے۔ ㉖ (تک۔۱:۱۴۵)

Marfat.com

اٰیاتھا ۳۰ ۸۹ سُوْرَةُ الْفَجْرِ مَکِّیَّةٌ ۳۵ رکوعاتھا ۱

ترجمہ المشرقیؒ: ۱۴ آیات بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ترجمہ مولانا جالندھریؒ: ۱۶ آیات

وَالْفَجْرِ ① وَلَيَالٍ عَشْرٍ ②

اس چیستاں کائنات میں جو کروڑوں اور اربوں سال سے نمودار ہے اور جس کی ماہیت تک پہنچنے کیلئے انسان ہزار ہا سال سے سٹ پٹا رہا ہے اور اس کو سمجھ نہیں آتا کہ یہ تماشہ جو اس کی آنکھوں کے سامنے ہو رہا ہے کیا ہے اور کیوں ہے ایک خاص الخاص اور عظیم الشان فجر (الفجر) (یعنی پو کا پھٹنا) انسان کی اپنی جدوجہد اور اس کے انتہائی علم وخبر حاصل کر لینے کے بعد واقعہ ہوگی) ہاں! تو میں اس الفجر کی قسم کھاتا ہوں! ① (تک۔ا:۱۴۵۔۱۴۶) (جو ہیبت ناک، دہشت انگیز، حیران کر دینے والی دس راتوں (لیال عشر) کے کٹ جانے اور گزرنے کے بعد منصۂ شہود پر آئے گی۔ ان دس راتوں کے عظیم الشان اندھیروں میں انسان اپنے تمام حواس ظاہری اور باطنی کو کائنات کی حقیقت کی دریافت کے ضمن میں اجالوں اور روشنیوں کو ٹٹول ٹٹول کر اس خاص الخاص فجر کی طرف لپک لپک کر پہنچے گا جس کے نمودار ہونے پر کائنات فطرت کا تمام راز یکسر عیاں ہو جائے گا اور انسان پورے وثوق سے کہے گا کہ میں نے خالق زمین وآسمان کے اس سربستہ راز کو پالیا جو کروڑوں اور اربوں سال سے اس امر کا منتظر تھا کہ خدائے عالمیاں کا بنایا ہوا اشرف الخلق نسان ان دس پردوں کو یک بیک اٹھا کر پردۂ زنگاری کے معشوق حقیقی کے چہرے سے نقاب اٹھا دے تا کہ حق اپنے اصلی حسن میں جلوہ گر ہو اور اس کا نادیدہ عاشق دیدار اور وصال کی آخرت منزل تک پہنچ سکے!) ہاں تو میں اس لیال عشر کی قسم کھاتا ہوں ②!!![۱]

ا خدائے عظیم نے فجر یعنی ''پو پھٹنے'' اور ''لیال عشر'' یعنی ''دس راتوں'' کی ''قسم'' کھائی ہے (یعنی ان کو بطور شہادت کے پیش کیا ہے۔) ظاہر ہے کہ یہ دونوں واقعے کوئی بڑے ہی اہم واقعے ہوں گے۔ جب تک ''دس راتیں'' نہ گزریں گی (یعنی انسان کے ذہن کے سامنے کے دس پردے نہ ہٹیں گے) ''فجر'' یعنی حقیقت کا طلوع ہرگز نہ ہو سکے گا۔ گویا وہ تمام جہالت کے پردے جو انسان کی آنکھ پر صحیفہ فطرت کے بارے میں پڑے ہیں جب تک نہ اٹھیں گے فطرت کی حقیقت کیونکر کھل سکتی ہے۔

ابھی تک صرف ایک پردہ ''ایٹم بم'' کا پردہ اٹھا ہے۔ اور وہ یہ کہ (ایٹم یعنی ذرہ کے اندر یہ طاقت ہے کہ کائنات کو توڑ پھوڑ دے۔ ابھی نو پردے باقی ہیں اور لاکھ ہا سالوں سے پہلے فطرت پر عبور نہیں ہو سکتا۔ اس لئے انسان پورے ولولے سے آگے بڑھتا جائے۔ اس بنا پر جب تک انسان کی مادی ترقی صرف زمین تک محدود ہے اور وہ ستاروں تک پہنچنے کے سامان پیدا نہیں کرتا' ظہور خدا (یعنی جلوہ اور لقائے رب) کی میعاد ختم نہیں ہو سکتی۔ (ح:۳۰۶)

Marfat.com

وَّالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ ۝۳ وَالَّيْلِ إِذَا يَسْرِ ۝۴ هَلْ فِي ذَٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِي حِجْرٍ ۝۵

أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ ۝۶ إِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ ۝۷ الَّتِي لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا

فِي الْبِلَادِ ۝۸ وَثَمُودَ الَّذِينَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ ۝۹ وَفِرْعَوْنَ ذِي الْأَوْتَادِ ۝۱۰

الَّذِينَ طَغَوْا فِي الْبِلَادِ ۝۱۱ فَأَكْثَرُوا فِيهَا الْفَسَادَ ۝۱۲ فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ

سَوْطَ عَذَابٍ ۝۱۳ إِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ ۝۱۴

(اور اس کائنات جہاں میں جس کی وسعت اربوں میل تک پھیلی ہوئی ہے اور اس کا کنارہ کہیں نظر نہیں آتا جس کی پہنائے بیکراں میں کروڑوں اور اربوں ستارے اس طرح پھیلے ہوئے ہیں کہ ان میں سے کسی ایک ستارے کی روشنی ایک لاکھ چھیاسی ہزار میل فی ثانیہ (سیکنڈ) کی رفتار سے چل کر زمین پر رہنے والے انسان کی آنکھ تک کئی دس لاکھ سالوں میں پہنچتی ہے۔ اس بحر بے پایاں اور پہنائے لامتناہی میں جفت اور طاق یعنی الشفع اور الوتر کا سلسلہ ہر جگہ بندھا ہے اور کوئی شے اگر کسی دوسری شے سے پیوست ہے تو وہ جفت ہے اور کوئی شے اگر بہ نفس خود قائم ہے تو وہ طاق ہے۔ کوئی موجود بالذات ہے تو دوسری کسی تیسری کی وجہ سے موجود ہے اس بنا پر میں) الشفع اور الوتر کی قسم کھاتا ہوں! ۝۳ (تک۔ ۱:۱۴۶) اور رات کی جب جانے لگے۔ ۝۴ (ف) تو لوگو! کیا اہل دانش اور صاحب بنیش انسانوں کی نگاہ میں یہ چار قسمیں انتہائی طور پر وزن دار قسمیں نہیں! ۝۵ (تک۔ ۱:۱۴۷) قوم عاد کو ملیا میٹ کر دیا۔ ۝۶ (تک۔ ۱:۱۴۷) جو بڑے بڑے شاندار اور سر بفلک ستونوں کی معمار تھی۔ ۝۷ (تک۔ ۱:۱۴۷) (جس کے اونچے اونچے محل اس امر کے شاہد تھے کہ (اس جیسی جابر اور قاہر قوم دنیا میں پیدا نہ ہوئی ہوگی۔ ۝۸ (تک۔ ۱:۱۴۷) قوم ثمود کو فنا کر دیا جنہوں نے پہاڑوں کے اندر کے پتھروں کو میلوں تک کاٹ کاٹ کر زمین دوز محل تیار کئے تھے۔ ۝۹ (تک۔ ۱:۱۴۷) فرعون جیسے صاحب کبریا وجبروت شخص کی قوم کو خاک بسر کر کے چھوڑا جس نے زمین کی سطح پر پتھر کے اتنے بڑے بڑے پہاڑ (یعنی اہرام مصر) کھڑے کر دیئے تھے کہ وہ پہاڑوں کی طرح بڑی بڑی میخیں معلوم دیتے تھے۔ ۝۱۰ (تک۔ ۱:۱۴۷) یہ اس لئے کہ ان قوموں نے خدا کے قانون سے سرکشی کی تھی۔ ۝۱۱ (تک۔ ۱:۱۴۷) اور زمین پر فساد مچایا تھا۔ ۝۱۲ (تک۔ ۱:۱۴۷) تو تمہارے پروردگار نے ان پر عذاب کا کوڑا نازل کیا۔ ۝۱۳ (ف) بیشک تمہارا پروردگار تاک میں ہے۔ ۝۱۴ (ف)

Marfat.com

فَاَمَّا الۡاِنۡسَانُ اِذَا مَا ابۡتَلٰىهُ رَبُّهٗ فَاَكۡرَمَهٗ وَنَعَّمَهٗ ۙ فَيَقُوۡلُ رَبِّىۡۤ اَكۡرَمَنِ ؕ﴿۱۵﴾
وَاَمَّاۤ اِذَا مَا ابۡتَلٰىهُ فَقَدَرَ عَلَيۡهِ رِزۡقَهٗ ۙ فَيَقُوۡلُ رَبِّىۡۤ اَهَانَنِ ﴿۱۶﴾ كَلَّا بَلْ
لَّا تُكۡرِمُوۡنَ الۡيَتِيۡمَ ۙ﴿۱۷﴾ وَلَا تَحٰٓضُّوۡنَ عَلٰى طَعَامِ الۡمِسۡكِيۡنِ ۙ﴿۱۸﴾ وَتَاۡكُلُوۡنَ التُّرَاثَ
اَكۡلًا لَّـمًّا ۙ﴿۱۹﴾ وَّتُحِبُّوۡنَ الۡمَالَ حُبًّا جَمًّا ؕ﴿۲۰﴾ كَلَّاۤ اِذَا دُكَّتِ الۡاَرۡضُ دَكًّا دَكًّا ۙ﴿۲۱﴾
وَّجَآءَ رَبُّكَ وَالۡمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ۚ﴿۲۲﴾ وَجِاۡىۡٓءَ يَوۡمَئِذٍۢ بِجَهَنَّمَ ۙ يَوۡمَئِذٍ يَّتَذَكَّرُ
الۡاِنۡسَانُ وَاَنّٰى لَـهُ الذِّكۡرٰى ؕ﴿۲۳﴾ يَقُوۡلُ يٰلَيۡتَنِىۡ قَدَّمۡتُ لِحَـيَاتِىۡ ۚ﴿۲۴﴾ فَيَوۡمَئِذٍ
لَّا يُعَذِّبُ عَذَابَهٗۤ اَحَدٌ ۙ﴿۲۵﴾ وَّلَا يُوۡثِقُ وَثَاقَهٗۤ اَحَدٌ ؕ﴿۲۶﴾ يٰۤاَيَّتُهَا النَّفۡسُ
الۡمُطۡمَئِنَّةُ ۖ﴿۲۷﴾ ارۡجِعِىۡۤ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرۡضِيَّةً ۚ﴿۲۸﴾ فَادۡخُلِىۡ فِىۡ عِبٰدِىۙ ﴿۲۹﴾
وَادۡخُلِىۡ جَنَّتِىۡ ﴿۳۰﴾

ع ۱۴

مگر انسان (عجیب مخلوق ہے کہ) جب اس کا پروردگار اس کو آزماتا ہے کہ اسے عزت دیتا اور نعمت بخشتا ہے تو کہتا ہے کہ (آہا) میرے پروردگار نے مجھے عزت بخشی۔ ﴿۱۵﴾ (ف) اور جب (دوسری طرح) آزماتا ہے کہ اس پر روزی تنگ کر دیتا ہے تو کہتا ہے کہ (ہائے) میرے پروردگار نے مجھے ذلیل کیا۔ ﴿۱۶﴾ (ف) عرب کے لوگ یتیم اور مسکین کی خاطر داری نہیں کرتے۔ ﴿۱۷﴾ (تک ۱:۱۴۷) اور نہ مسکین کو کھانا کھلانے کی ترغیب دیتے ہو۔ ﴿۱۸﴾ (ف) مرے ہوئے لوگوں کا ترکہ ہضم کر جاتے ہیں۔ ﴿۱۹﴾ (تک۔ ۱:۱۴۷) مال سے بے پناہ محبت کرتے ہیں۔ ﴿۲۰﴾ (تک ۱:۱۴۷) اور جب زمین کی بلندی کوٹ کوٹ کر پست کر دی جائے گی۔ ﴿۲۱﴾ (ف) اور تمہارا پروردگار (جلوہ فرما ہوگا) اور فرشتے قطار باندھ باندھ کر آموجود ہوں گے۔ ﴿۲۲﴾ (ف) اور دوزخ اس دن حاضر کی جائے گی۔ تو انسان اس دن متنبہ ہوگا مگر تنبہ (سے) اسے (فائدہ) کہاں (مل سکے گا)۔ ﴿۲۳﴾ (ف) کہے گا کاش میں نے اپنی زندگی (جاودانی کے لئے) آگے بھیجا ہوتا۔ ﴿۲۴﴾ (ف) تو اس دن نہ کوئی خدا کے عذاب کی طرح کا (کسی کو) عذاب دے گا۔ ﴿۲۵﴾ (ف) اور نہ کوئی ایسا جکڑنا جکڑے گا۔ ﴿۲۶﴾ (ف) اے اطمینان پانے والی روح۔ ﴿۲۷﴾ (ف) اپنے پروردگار کی طرف لوٹ چل، تو اس سے راضی وہ تجھ سے راضی۔ ﴿۲۸﴾ (ف) تو میرے ممتاز بندوں میں داخل ہو جا۔ ﴿۲۹﴾ (ف) اور میری بہشت میں داخل ہو جا۔ ﴿۳۰﴾ (ف)

Marfat.com

آیاتھا ۲۰ ۹۰ سُوْرَۃُ الْبَلَدِ مَکِّیَّۃٌ ۱۱ رکوعاتھا ۱

ترجمہ المشرقیؒ: ۲۰ آیات

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۙ﴿۱﴾ وَاَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۙ﴿۲﴾ وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ ۙ﴿۳﴾ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْ كَبَدٍ ۭ﴿۴﴾ اَيَحْسَبُ اَنْ لَّنْ يَّقْدِرَ عَلَيْهِ اَحَدٌ ۘ﴿۵﴾ يَقُوْلُ اَهْلَكْتُ مَالًا لُّبَدًا ۭ﴿۶﴾ اَيَحْسَبُ اَنْ لَّمْ يَرَهٗٓ اَحَدٌ ۭ﴿۷﴾ اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ عَيْنَيْنِ ۙ﴿۸﴾ وَلِسَانًا وَّشَفَتَيْنِ ۙ﴿۹﴾ وَهَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنِ ۚ﴿۱۰﴾ فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ۡ﴿۱۱﴾

میں (خالق زمین و آسمان ہوکر) اس شہر مکہ کی قسم کھاتا ہوں۔ ① (تک۔ا:۱۱۰) درآنحالیکہ تو (میرے قاصد کے طور پر) اس شہر میں مقیم ہے۔ ② (تک۔ا:۱۱۰) (نہیں بلکہ) ہر باپ اور جو اولاد اس سے ہوئی ہے۔ ③ (تک۔ا:۱۱۰) (خود بخود) اس کے گواہ ہیں کہ فی الحقیقت ہم نے انسان کو مصیبتوں اور دکھوں (کے مسلسل ماحول) میں پیدا کیا ہے (اور اس کو چارہ نہیں کہ تمام عمران مصائب سے نبٹ کر کامیاب ہونے کی لگاتار سعی کرتا جائے)۔ ④ (تک۔ا:۱۱۰) تو کیا (پھر ایسی حالت میں کہ سب کی پیدائش کی ابتدا اور انتہائی مصائب پر قابو پا کر کامیابی حاصل کرنا ہے) وہ یہ سمجھتا ہے کہ اس پر کوئی وجود (حکم چلانے کی) طاقت نہیں رکھتا۔ ⑤ (تک۔ا:۱۱۰) وہ (بھپر بھپر کر شیخی سے) کہتا رہتا ہے کہ میں نے (اپنی زندگی میں) ڈھیروں کے ڈھیر مال کو (دوسروں کی خاطر) غرق کر دیا۔ ⑥ (تک۔ا:۱۱۰) کیا وہ اس زعم میں ہے کہ (اس مال کو جو لامحالہ اس نے کسی نہ کسی عنوان سے اپنے نفس کے فائدے کی امید میں ہی خرچ کیا ہوگا اور دوسروں کا فائدہ اس کو بہت ہی کم مدنظر ہوگا، اڑاتے وقت) کوئی (برتر) وجود (یعنی خدائے لایزال) اس کو دیکھ نہ رہا تھا۔ ⑦ (تک۔ا:۱۱۰) کیا ہم نے اس کو (اپنے مال کا مصرف پسند کرتے وقت ایک چھوڑ) دو آنکھیں نہ دی تھیں کہ جہاں خرچ کرے سوچ سمجھ کر کرے۔ ⑧ (تک۔ا:۱۱۰۔۱۱۱) اور (اپنے مال کے مزے اڑاتے وقت) ایک زبان اور (ایک چھوڑ) دو ہونٹ عطا نہ کئے تھے (کہ جو مزے اڑائے اس میں اسراف نہ کرے)۔ ⑨ (تک۔ا:۱۱۰) اور ہم نے اس کو نیکی اور برائی کے دونوں راستے (اس کے باہوش مخلوق ہونے کے باعث) واضح نہ کر دیئے تھے۔ ⑩ (تک۔ا:۱۱۱) تو یہ (ہوشمند اور آنکھوں والا) انسان (تن آسان ہونے کے باعث اور شیطان کی بدترغیب سے مدۃ العمر) کسی مشکل وادی میں نہ گھسا (تاکہ اپنے مال سے قوم کو بلند کرے بلکہ اپنے دل کو بیفائدہ اپنی نفس پروری یا اپنے گرداگرد کے چند لوگوں میں اپنے ''حاتم طائی ہونے کی شہرت حاصل کرنے کیلئے اڑاتا رہا اور اس کا مال قوم کو بلند کرنے یا اس کو باقی قوموں پر غالب کرنے کی) کسی منزل تک نہ پہنچا سکا۔ ⑪ (تک۔ا:۱۱۱)

Marfat.com

وَمَآ اَدۡرٰىكَ مَا الۡعَقَبَةُ ؕ ⑫ فَكُّ رَقَبَةٍ ۙ ⑬ اَوۡ اِطۡعٰمٌ فِىۡ يَوۡمٍ ذِىۡ
مَسۡغَبَةٍ ۙ ⑭ يَّتِيۡمًا ذَا مَقۡرَبَةٍ ۙ ⑮ اَوۡ مِسۡكِيۡنًا ذَا مَتۡرَبَةٍ ؕ ⑯ ثُمَّ كَانَ مِنَ
الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَتَوَاصَوۡا بِالصَّبۡرِ وَتَوَاصَوۡا بِالۡمَرۡحَمَةِ ؕ ⑰ اُولٰٓـئِكَ اَصۡحٰبُ
الۡمَيۡمَنَةِ ؕ ⑱ وَالَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا بِاٰيٰتِنَا هُمۡ اَصۡحٰبُ الۡمَشۡئَمَةِ ؕ ⑲ عَلَيۡهِمۡ
ع ۲۰/۱۵ نَارٌ مُّؤۡصَدَةٌ ع ⑳

اور (اے محمد ﷺ!) تو کیا سمجھتا ہے کہ مشکل وادی کیا ہے؟ ⑫ (تک۔۱:۱۱۱) (آ میں تجھے بتلاؤں کہ) مشکل وادی (محکومیت اور افلاس
کی ماری ہوئی قوم کی) گردن کو (غلامی اور ناداری کی دردناک پکڑ سے) آزاد کرانا۔ ⑬ (تک۔۱:۱۱۱) یا بھوک اور تنگی کے وقت قوم کے
پیٹ بھرنے کے اسباب پیدا کرنا۔ ⑭ (تک۔۱:۱۱۱) یا (اگر اور کچھ نہ ہوسکے تو اپنے گرداگرد) قریبی یتیموں۔ ⑮ (تک۔۱:۱۱۱) اور مٹی میں
ملے ہوئے مسکینوں (کو پیٹ بھر کر کھانا دینا تاکہ قوم میں ذل ومسکنت کا نشان باقی نہ رہے، مشکل وادی ہے)۔ ⑯ (تک۔۱:۱۱۱) (اگر کوئی
شخص اپنے مال کو اس طرح پر خرچ کرے گا) پھر وہ (ہماری اصلاح میں) ان لوگوں میں شمار ہوسکتا ہے جو خدا پر ایمان لائے اور جنہوں نے
ایک دوسرے کو استقلال سے اور جم کر (قومی برائیاں دور کرنے کی) وصیت کی اور حقیقت میں تمام قوم کے آپس میں رحم دل ہونے کی
وصیت کی۔ ⑰ (تک۔۱:۱۱۱) پھر (جب کسی قوم میں یہ سب باتیں ہیں تو) یہ وہ لوگ ہیں جن کو دائیں طرف کے برکت والے لوگ کہا
جاسکتا ہے۔ ⑱ (تک۔۱:۱۱۱) لیکن جو لوگ ہمارے حکم ماننے سے باغی ہیں ان کو بدبخت اور بائیں طرف کا گروہ سمجھا جائے گا۔
⑲ (تک۔۱:۱۱۱) اور ہر طرف سے کواڑ بند کر کے ان کو جہنم کی آگ میں جھونک دیا جائے گا۔ ⑳ (تک۔۱:۱۱۱)

۹۱ سُوۡرَةُ الشَّمۡسِ مَكِّيَّةٌ ۲۶

اٰيَاتُهَا ۱۵ — رُكُوۡعَاتُهَا ۱

ترجمہ المشرقیؒ: ۱۵ آیات

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

وَالشَّمۡسِ وَضُحٰىهَا ۙ ① وَالۡقَمَرِ اِذَا تَلٰىهَا ۙ ② وَالنَّهَارِ اِذَا جَلّٰىهَا ۙ ③

تعارفی نوٹ: اس سورت میں واضح طور پر اعلان کر دیا ہے کہ جس قوم کے اکثر افراد اپنے نفسوں کی دنیا کی ہزار دو ہزار ترغیبوں
سے الگ کر کے مسلسل تگ ودو اور غیر مختتم جدوجہد کے لئے آمادہ نہیں کرتے اس قوم کی ہلاکت اس دنیائے کسب وعمل میں قطعی ہے
اور خدا کسی قوم سے رعایت ہرگز نہیں کرتا اور نہ اس سے ڈرتا ہے کہ اس قوم کا نام ونشان تک باقی نہ رہے۔ (تک۔۱:۱۲۲)

آفتاب (کا عظیم الشان کرہ جو زمین سے تیرہ لاکھ گنا بڑا ہے) گواہ ہے اور اس سے نکلی ہوئی دھوپ (بھی) شاہد ہے۔ ① (تک۱:۱۲۰) بلکہ
چاند جو سورج کے غروب ہونے کے بعد نکلتا ہے اس امر کی گواہی دے رہا ہے۔ ② (تک۔۱:۱۲۰۔۱۲۱) اور دن گواہی دے رہا ہے
جب کہ وہ سورج کو نمایاں کرے۔ ③ (تک۔۱:۱۲۱)

Marfat.com

وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰهَا ۝۴ وَالسَّمَآءِ وَمَا بَنٰهَا ۝۵ وَالْاَرْضِ وَمَا طَحٰهَا ۝۶
وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰهَا ۝۷ فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰهَا ۝۸ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا ۝۹
وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا ۝۱۰ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِطَغْوٰىهَآ ۝۱۱ اِذِ انْۢبَعَثَ اَشْقٰهَا ۝۱۲
فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ نَاقَةَ اللّٰهِ وَسُقْيٰهَا ۝۱۳ فَكَذَّبُوْهُ فَعَقَرُوْهَا ۵
فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ بِذَنْۢبِهِمْ فَسَوّٰىهَا ۝۱۴ وَلَا يَخَافُ عُقْبٰهَا ۝۱۵ ع

اور رات اس امر کی شہادت دیتی ہے جبکہ وہ سورج کو لپیٹ لے۔ ۝۴ (تک۔۱:۱۲۱) اور آسمان اس بات کا گواہ ہے بلکہ جس ہستی نے آسمان کو بنایا شہادت دے رہی ہے۔ ۝۵ (تک۔۱:۱۲۱) اور زمین گواہی دے رہی ہے بلکہ وہ بے مثال وجود جس نے زمین کا (ایسا عمدہ) فرش بچھایا ہے۔ ۝۶ (تک۔۱:۱۲۱) نہیں، انسان کا وہ نفس گواہی دیتا ہے اور وہ واجب الوجود جس نے اس نفس کو (ہر طرح پر) برابر کیا۔ ۝۷ (تک۔۱:۱۲۱) اور پھر اس نفس کے اندر ہی بدکاری اور نکو کرداری کی دونوں خصلتیں الہام کے طور پر وحی کردیں۔ ۝۸ (تک۔۱:۱۲۱) (الغرض کائنات فطرت کی یہ سب اشیاء اور اس کا خالق باری تعالیٰ سب کے سب گواہی دے رہے ہیں کہ) وہ قوم دنیا میں کامیاب ہوگئی جس نے اپنے نفسوں کو (دنیا کی الائش سے اور ان ورغلانے والی چیزوں سے جو انسان کی سعی و عمل اور جدو جہد سے غافل کر کے اس کو ناکارہ کر دیتی ہیں) پاک رکھا۔ ۝۹ (تک۔۱:۱۲۱) اور بے شک وہ قوم ناکام اور مردہ ہوگئی جس نے نفس پر پردہ پوشی کی۔ ۝۱۰ (تک۔۱:۱۲۱) ثمود کی قوم نے اپنی سرکشی سے قانون فطرت کو جھوٹا سمجھا۔ ۝۱۱ (تک۔۱:۱۲۱) جب کہ ان میں سے ایک شخص جو سب سے زیادہ بدبخت تھا اٹھا (اور قوم کو ورغلایا کہ جو کچھ یہ خود ساختہ پیغمبر کہتا ہے نرا جھوٹ ہے)۔ ۝۱۲ (تک۔۱:۱۲۱) اس پر اللہ کے رسول (صالحؑ) نے ان کو کہا کہ (ملحوظ رکھو) اللہ کی اس اونٹنی کو (جو بطور آزمائش تم میں چھوڑی جارہی ہے) اور اس کو پانی پلانا (پیش نظر رکھو تاکہ تم اس چھوٹے سے فرض کو ادا کرنے سے آہستہ آہستہ خدا کی طرف آجاؤ)۔ ۝۱۳ (تک۔۱:۱۲۱) لیکن اس (تند اور بے عمل) قوم نے رسول کے حکم کو بھی مخول سمجھا اور (غصہ میں آکر) اس اونٹنی ہی کو ذبح کر دیا تو (اس پے در پے نافرمانی کے باعث) ان کا پروردگار ان کی سرکشی کے باعث ان پر یک لخت آدھمکا اور تمام قوم کو (ملیا میٹ کرکے) برابر کر دیا۔ ۝۱۴ (تک۔۱:۱۲۲) اور خدا (تو وہ بے نیاز وجود ہے جو) کسی قوم کو اس کے ٹھکانے پر پہنچانے سے نہیں ڈرتا۔ ۝۱۵ (تک۔۱:۱۲۲)

Marfat.com

رکوعاتہا ۱ ۹۲ سورۃ الیل مکیۃ ۱۰ آیاتہا ۲۱

ترجمہ المشرقیؒ: ۲۱ آیات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى ① وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى ② وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰٓى ③ اِنَّ
سَعْيَكُمْ لَشَتّٰى ④ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى ⑤ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى ⑥ فَسَنُيَسِّرُهٗ
لِلْيُسْرٰى ⑦

تعارفی نوٹ: اس سورۃ میں واضح طور پر جہاد بالمال کی جو قوم کو غلبہ کی منزل تک پہنچانے کے لئے کیا جائے فضیلت واشگاف الفاظ میں بیان کر دی ہے اور رسول صلعم نے دن رات اور تمام مخلوق خدا کو گواہ بنا کر عیاں کر دیا ہے کہ قوم کے لوگوں کی متفرق اور منتشر کوششیں شکست کی طرف لے جاتی ہیں اس لئے مال کی بخشش بھی منظم طریقے سے اور یکجا ہو کر ہونی چاہیے۔ (تک۔۱:۱۱۰)

اے ساکنان زمین اور اے رحم خدا کے طلبگارو! اے کون ومکان کے حیرت زدہ اور قانون خدا کے متلاشیو! اس کائنات طبیت اور تغیر زار عالم کی ہر پردہ پوش رات اس بات کی شاہد ہے۔ ① (تذ۔۲:۲۳۱) اور ہر جلوہ آرا دن اس امر کا گواہ ہے۔ ② (تذ۔۲:۲۳۱) اور وہ خلاق عظیم کی مخلوق بھی جس نے اس امتحان سرائے دنیا میں تم سب مردوزن کو پیدا کیا اپنے سب اعمال کی وساطت سے اس بات کی گواہی دے رہی ہے۔ ③ (تذ۔۲:۲۳۱) کہ اے غافلو! تمہاری کوششیں متفرق ہیں۔ (تمہارے اعمال بکھر گئے ہیں، تمہارا نصب العین ایک نہیں رہا، تمہارا مرکز کوئی نہیں، جمعیت کچھ نہیں، اتحاد عمل قطعاً نہیں، اس دنیا کے لیل ونہار زبان حال سے پکار پکار کر کہہ رہے ہیں کہ اپنی مساعی کو مجتمع کرو، ایک مرکز پر آجاؤ، ایک قانون کی متابعت کرو، ایک قائد اعظم اور ایک خدا کے کہے کو مانو یہی اس خدائے عظیم کا عالم آرا قانون ہے، اس کی تصدیق زمانہ کر رہا ہے، اسی پر چل کر امن ہے، اسی سے ہٹ کر موت ہے۔) ④ (تذ۔۲:۲۳۱/۲۳۲) (تو اے لوگو! بگوش ہوش سن رکھو کہ) جس قوم اور جماعت نے اس دنیائے کسب وعمل میں اپنی جماعت کی بہتری کی خاطر ایثار و مال کیا (فاما من اعطی) جس نے امت کی تقویت کے لئے اپنی کمائی کا ایک حصہ کاٹ کر الگ کر دیا (اعطی) جس نے دوسروں کی خاطر اپنے آپ پر جبر کر کے کچھ دیا (اعطی) اور ساتھ ہی اس احکم الحاکمین کے مقام کا تقویٰ کیا، اس کے قانون کا خوف کیا، اس کے احکام پر عمل کیا (واتقی) اتحاد وعمل قائم رکھا، وحدت امت کو برقرار رکھا، اخوت پر زور دیا۔ ⑤ (تذ۔۲:۲۳۲) اور سب سے ضروری یہ کہ حسن عمل سے اپنی دلی نیت کی تصدیق کی۔ ⑥ (تذ۔۲/۲۴۲) تو ہم عنقریب اور اقل قلیل مدت میں اس قوم کو آسائش اور راحت کیلئے وقف کر دینگے، اس کے لئے اپنی مہربانیوں اور بخششوں کا دامن دراز کر دینگے، دنیاوی کشائش اور امن کے دروازے اس پر یک دم کھول دینگے۔ ⑦ (تذ۔۲:۲۳۲)

وَ اَمَّا مَنْۢ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى ﴿۸﴾ وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى ﴿۹﴾ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى ﴿۱۰﴾
وَمَا يُغْنِىْ عَنْهُ مَالُهٗۤ اِذَا تَرَدّٰى ﴿۱۱﴾ اِنَّ عَلَيْنَا لَلْهُدٰى ﴿۱۲﴾ وَاِنَّ لَنَا لَلْاٰخِرَةَ
وَالْاُوْلٰى ﴿۱۳﴾ فَاَنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظّٰى ﴿۱۴﴾ لَا يَصْلٰىهَاۤ اِلَّا الْاَشْقَى ﴿۱۵﴾ الَّذِىْ
كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ﴿۱۶﴾ وَسَيُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى ﴿۱۷﴾ الَّذِىْ يُؤْتِىْ مَالَهٗ يَتَزَكّٰى ﴿۱۸﴾
وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰٓى ﴿۱۹﴾ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى ﴿۲۰﴾
وَلَسَوْفَ يَرْضٰى ﴿۲۱﴾

ع ۱ ۲۱ ۱۷

لیکن اے لوگو! جس قوم کے افراد نے ایثار مال میں بخل کیا، جن کے دلوں کے اندر قربانی کے جذبے موجزن نہ رہے، جو تنگ دل اور کم ظرف، قسی القلب اور بے حس ہوگئے اور رفتہ رفتہ پھر امت کی آخرت سے بے نیاز اور جماعت کے انجام بد سے بے پروا ہوگئے۔ ⑧ (تذ۔۲:۲۳۲) بلکہ حسن عمل کو خیر باد کہہ کر خدا سے اپنے تعلق کی تکذیب کی، نیک اور مفید قوم اعمال کو بے نتیجہ اور بے اثر سمجھنے لگے۔ ⑨ (تذ۔۲:۲۳۲) تو ہم ایک اقل قلیل مدت میں اس قوم پر مشکلات کے دروازے یکسر کھول دیں گے۔ تنگی اور ذلت ،غلامی اور بے کسی، غربت اور مسکنت اس کے لئے وقف کر دینگے، بلاؤں اور مصیبتوں کے ہجوم آسانی سے اس پر حملے کریں گے۔ ⑩ (تذ۔۲:۲۳۲) پھر جب وہ قوم ہلاکت کے چاہ عمیق میں گر جائے گی تو اس کا جمع کیا ہوا مال اس کو موت سے بے نیاز نہ کر سکے گا وہ اسی طرح پڑا رہ جائے گا اور اس کے کچھ بھی کام نہ آئے گا۔ ⑪ (تذ۔۲:۲۳۲) اے لوگو! راہ خدا دکھا دینا ہمارا فرض ہے۔ ⑫ (تذ۔۲:۲۳۲) اور آخرت کی راحت اور دنیا کی راحت دونوں ہمارے اختیار میں ہیں۔ دونوں اسی طریق عمل سے حاصل ہو سکتے ہیں، دونوں ہمارے بس میں ہیں۔ ⑬ (تذ۔۲:۲۳۲۔۲۳۳) تو خوب یاد رکھو کہ ہم نے تم کو ان آیات بینات میں نہ صرف اجتماعی ہلاکت کے متعلق تنبہ کی ہے بلکہ ہر متنفس کو دوزخ کی بھڑکتی ہوئی آگ سے ڈرایا ہے۔ ⑭ (تذ۔۲:۲۳۳) اس میں وہی بدبخت داخل ہوگا۔ ⑮ (تذ۔۲:۲۳۳) جس نے احکام الٰہی کی عملاً تکذیب کی اور ان سے روگردانی کرتا رہا۔ ⑯ (تذ۔۲:۲۳۳) اور اس میں شک نہیں کہ تم میں سے وہ شخص جو مقام خدا سے سب سے زیادہ مرغوب ہو کر اس کے احکام پر عمل کرتا ہے جہنم کی آگ سے پرے پرے رکھا جائے گا۔ ⑰ (تذ۔۲:۲۳۳) اور یہ بالخصوص وہ شخص ہے جو تزکیہ نفس کی خاطر ایثار مال کرتا ہے۔ ⑱ (تذ۔۲:۲۳۳) اور اے لوگو! بگوش ہوش سن رکھو کہ اس دنیا کے اندر کسی ایک متنفس کے لئے بھی خدا کے ہاں کوئی نعمت، کوئی انعام، کوئی فضل و کرم نہیں ہے جو بطور بدلے کے دیا جاوے۔ ⑲ (تذ۔۲:۲۳۳) مگر یہ کہ وہ نعمت اس رب عظیم کی تلاش رضا کے صلے میں ہے۔ جس قوم یا فرد کو جو کچھ مل رہا ہے خوشنودی خدا کے صلے میں مل رہا ہے اس کی سعی و عمل کی پسندیدگی کے عوض میں مل رہا ہے اس کے قانون کی تعمیل میں مل رہا ہے۔ ⑳ (تذ۔۲:۲۳۳) اور ایسا شخص عنقریب اس کی نعمتوں اور اخروی اجر سے مالا مال ہو کر خوش ہو جائے گا۔ (ولسوف یرضیٰ) ㉑ (تذ۔۲:۲۳۳)

Marfat.com

رَكُوعَاتُهَا ۱ ۹۳ سُوْرَةُ الضُّحٰى مَكِّيَّةٌ ۱۳ اٰيَاتُهَا ۱۱

ترجمہ المشرقیؒ : ۱۱ آیات بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالضُّحٰى ۞۱ وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰى ۞۲ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى ۞۳ وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ
مِنَ الْاُوْلٰى ۞۴ وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ۞۵ اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰى ۞۶
وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى ۞۷ وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰى ۞۸ فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا
تَقْهَرْ ۞۹ وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ ۞۱۰ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ۞۱۱ ع ۱/۱۱ ۱۸

(سورج کے طلوع کے بعد) چاشت کا وقت اس امر کا شاہد ہے۔ ۱ (تک۔۱۱۲:۱) اور اندھری رات جبکہ وہ (تمام اشیاء پر) چھا جائے اس امر کی گواہی دیتی ہے۔ ۲ (تک۔۱۱۲:۱) کہ تیرے پروردگار نے تجھے (بیکس و بے بس) نہیں چھوڑا نہ تم سے ناراض ہوا۔ ۳ (تک۔۱۱۲:۱) اور ضرور ہے جو کچھ آگے چل کر آخر کار ہونا ہے وہ اس سے جو اس وقت ہو رہا ہے تمہارے لئے بہتر ہی ہوگا۔ ۴ (تک۔۱۱۲:۱) اور عنقریب ہی تیرا پروردگار تجھ کو وہ (کامیابی) عطا فرمائے گا جس سے تو خوش بخوش ہو جائے گا۔ ۵ (تک۔۱۱۲:۱) (اس کا روشن ثبوت یہ ہے کہ) کیا خدا نے تجھ کو یتیم نہ پایا تھا پھر اس نے تجھ کو پناہ دی۔ ۶ (تک۔۱۱۲:۱/۱۱۳) اور کیا تو (شروع شروع میں) کبھی ادھر کبھی ادھر بھٹک نہ رہا تھا (اور طرح طرح کے خیالات سے جو کائنات کے متعلق تھے، پریشان و سرگردان نہ ہو رہا تھا) پھر کیا خدا نے تم کو (آہستہ آہستہ) ایک راہ راست نہ دکھلائی؟ ۷ (تک۔۱۱۳:۱) نہیں پھر کیا تو ایک نادار مفلس نہ تھا تو رب کبیر نے تجھ کو (خدیجہ سے نکاح کے باعث) غنی نہ کر دیا؟ ۸ (تک۔۱۱۳:۱) تو (ان سب مہربانیوں کے شکرانے میں) تُو کسی یتیم پر سختی نہ کر۔ ۹ (تک۔۱۱۳:۱) اور نہ کسی سوالی کو جھڑک (کر بھگا دے)۔ ۱۰ (تک۔۱۱۳:۱) اور جو انعامات رب کے تمہارے پر ہیں ان کا ذکر اروں سے کر (کہ وہ عبرت پکڑیں)۔ ۱۱ (تک۔۱۱۳:۱)

رَكُوعَاتُهَا ۱ ۹۴ سُوْرَةُ اَلَمْ نَشْرَحْ مَكِّيَّةٌ ۱۲ اٰيَاتُهَا ۸

ترجمہ المشرقیؒ : ۸ آیات بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۞۱ وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ۞۲

تعارفی نوٹ: سورہ انشرح میں رسول صلعم کو یہ احسان وحی کے ذریعے سے دلایا جاتا ہے کہ اسرار فطرت کو پا لینے کے لئے اس کا سینہ کھول دیا گیا ہے اور خدائی قانون کو بنی نوع انسان پر واضح کرنے کا جو بوجھ ایک بڑی مدت سے ان کی کمر توڑ رہا تھا اتر گیا ہے تو ایسی حالت میں رسولؐ پر لازم ہے کہ وہ انتہائی مشقت اور محنت سے اس قانون کو عملاً رائج کرنے کے لئے آمادہ ہو جائے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قانون فطرت کو پوری صحت سے دریافت کر لینا کس قدر دقت و محنت اور غور و خوض کا کام ہے۔ (تک۔۱۱۱:۱)

اے محمد ﷺ! کیا ہم نے (اسرار فطرت کو سمجھانے کیلئے) تمہارے سینے کو فراخ نہیں کیا۔ ۱ (تک۔۱۱۱:۱) (بلکہ ان آیات کے نازل ہونے کے بعد جو تم پر اب تک ہوئی ہیں) اس بوجھ کو اتار کر سبکدوش نہیں کیا۔ ۲ (تک۔۱۱۱:۱/۱۱۳)

Marfat.com

الَّذِیۡۤ اَنۡقَضَ ظَہۡرَکَ ۙ﴿۳﴾ وَ رَفَعۡنَا لَکَ ذِکۡرَکَ ؕ﴿۴﴾ فَاِنَّ مَعَ الۡعُسۡرِ یُسۡرًا ۙ﴿۵﴾ اِنَّ
مَعَ الۡعُسۡرِ یُسۡرًا ؕ﴿۶﴾ فَاِذَا فَرَغۡتَ فَانۡصَبۡ ۙ﴿۷﴾ وَ اِلٰی رَبِّکَ فَارۡغَبۡ ﴿۸﴾ ع ۸ / ۱۹

(جوایک بڑی مدت سے) تمہاری کمر کو توڑ رہا تھا۔ (تا کہ بنی نوع انسان پر حجت ہو جائے)۔ ۳ (تک۔ا:۱۱۲) اور ہم نے (ان آیات الٰہی کو تم پر نازل کرنے کے بعد) تمہارا آوازہ بلند کر دیا ہے۔ ۴ (تک۔ا:۱۱۲) کیونکہ (جو) تنگیاں اور سختیاں (ہم نے قانون فطرت کے رو سے اس دنیا میں کامیابی حاصل کرنے کی تمہید) بیان کی ہیں (ان کا) لازمی نتیجہ آسائش (اور فتح) ہے۔
۵ (تک۔ا:۱۱۲) (ہم بار دگر اعلان کرتے ہیں کہ) فی الحقیقت ہر تنگی اور تکلیف کا لازمی نتیجہ آرام اور آسانی ہے۔
۶ (تک۔ا:۱۱۲) تو جب تو (اس فرض کے ادا کرنے سے) فارغ ہو چکا ہے اب تمہارا اگلا قدم یہ ہے کہ (اس قانون کو عمل میں لانے کیلئے) ڈٹ جا۔ ۷ (تک۔ا:۱۱۲) اور (اس فعل سے) اپنے پروردگار کی طرف مائل ہو جا۔ ۸ (تک۔ا:۱۱۲)

آیاتہا ۸ — ۹۵ سُوۡرَۃُ التِّیۡنِ مَکِّیَّۃٌ ۲۰ — رکوعاتہا ۱

ترجمہ المشرقیؒ: ۸ آیات

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وَ التِّیۡنِ وَ الزَّیۡتُوۡنِ ۙ﴿۱﴾ وَ طُوۡرِ سِیۡنِیۡنَ ۙ﴿۲﴾ وَ ہٰذَا الۡبَلَدِ الۡاَمِیۡنِ ۙ﴿۳﴾ لَقَدۡ خَلَقۡنَا
الۡاِنۡسَانَ فِیۡۤ اَحۡسَنِ تَقۡوِیۡمٍ ۫﴿۴﴾ ثُمَّ رَدَدۡنٰہُ اَسۡفَلَ سٰفِلِیۡنَ ۙ﴿۵﴾ اِلَّا الَّذِیۡنَ
اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَہُمۡ اَجۡرٌ غَیۡرُ مَمۡنُوۡنٍ ؕ﴿۶﴾ فَمَا یُکَذِّبُکَ بَعۡدُ بِالدِّیۡنِ ؕ﴿۷﴾
اَلَیۡسَ اللّٰہُ بِاَحۡکَمِ الۡحٰکِمِیۡنَ ﴿۸﴾ ع ۸

انجیر کا پھل اور زیتون کا درخت۔ ۱ (تک۔ا:۱۲۸) اور جزیرہ نما سینا کا طور پہاڑ اس امر کے گواہ ہیں۔ ۲ (تک۔ا:۱۲۸) اور اس امن والے شہر کی۔ ۳ (ف) کہ ہم نے بے شک وشبہ انسان کو اس کے اعضائے شریفہ کی بہترین درستی اور عمدگی میں پیدا کیا۔
۴ (تک۔ا:۱۲۸) پھر اسی انسان کو (اس کی اپنی بد اعمالی اور غفلت کے باعث جو وہ قانون فطرت اور خدا سے سرکشی کے باعث اختیار کرتا ہے) ہم نے (ذلت اور مسکنت کے) ادنیٰ ترین درجوں کی طرف لوٹا دیا۔ ۵ (تک۔ا:۱۲۸) مگر وہ قومیں جنہوں نے خدا (کے قانون) پر یقین رکھا اور پھر (اس یقین کے باعث) مناسب ترین اعمال کئے تو وہ لوگ ہیں جن کو مسلسل اور غیر منقطع اجرت دے دی جائیگی۔ ۶ (تک۔ا:۱۲۸) تو تم مجھے بتاؤ کہ (ایسے کھرے سودے کے بعد) کوئی اس دین کو کیا جھٹلائے گا۔
۷ (حد:۱۵۱) کیا خدا سب حاکموں کا حاکم نہیں (کہ وہ پورا اجر دے سکے)۔ ۸ (حد:۱۵۱)

Marfat.com

آیاتها ۱۹ | ۹۶ سُوْرَۃُ الْعَلَقِ مَکِّیَّۃٌ ۱ | رُکُوْعَاتُها ۱

ترجمہ المشرقیؒ: ۱۹ آیات

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ ۱ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۲ اِقْرَاْ وَرَبُّكَ
الْاَكْرَمُ ۳ الَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۴ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ۵ كَلَّآ اِنَّ
الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰٓى ۶ اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى ۷ اِنَّ اِلٰى رَبِّكَ الرُّجْعٰى ۸ اَرَءَيْتَ الَّذِيْ
يَنْهٰى ۹ عَبْدًا اِذَا صَلّٰى ۱۰ اَرَءَيْتَ اِنْ كَانَ عَلَى الْهُدٰٓى ۱۱ اَوْ اَمَرَ
بِالتَّقْوٰى ۱۲ اَرَءَيْتَ اِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ۱۳

(اے محمد ﷺ! اپنے سالہا سال کے غور وخوض کے مرحلوں کے بعد جن میں تیرے ذہن کی یہ کیفیت ہوئی ہے کہ تو خالق زمین و آسمان کی طرف سے پیغام حق کا امیدوار ہے) تو اپنے اس بے مثال پروردگار کا نام لے کر (اس پیغام کو) پڑھ (جو تجھے دیا جا رہا ہے)۔ (۱) (تک۔۱:۱۱۔۱۲) (اور وہ پیغام یہ ہے) کہ اس پروردگار عظیم نے انسان (جیسی با ہوش مخلوق) کو قطرۂ منی کے (دوربینی) جراثیم کے ذریعہ سے پیدا کیا۔ (۲) (تک۔۱:۱۲) (ہاں ہاں) پڑھ اور سمجھ کہ تیرا پروردگار سب سے زیادہ مہربانی کرنے والا ہے۔ (۳) (تک۔۱:۸۲) جس نے قلم کے ذریعہ (انسان کے اس) علم کو (جو سمع و بصر سے حاصل کرتا ہے، نسل انسانی کو ترقی کے مدارج تک پہنچانے کے لئے) سکھلایا۔ (۴) (تک۔۱:۱۲) (اور) انسان کو (ان اشیائے فطرت کا) علم دیا جن کو وہ (اس سے پہلے) جانتا پہچانتا نہ تھا۔ (۵) (تک۔۱:۱۲) ہو نہ ہو یہ ایک حقیقت ہے کہ انسان ضرور سرکشی کرتا ہے۔ (۶) (تک۔۱:۸۲) کہ وہ اپنے آپ کو ہدایت سے بے نیاز سمجھتا ہے۔ (۷) (تذ۔۱:۱۷۵) اور اگر وہ بنظر عمیق دیکھے تو وہ اس قدر محتاج ہے کہ ہر بات میں اس کو اپنے پروردگار کی طرف رجوع کرنے کی حاجت ہے۔ (۸) (تذ۔۱:۱۷۵) کیا تو نے اس (کمبخت) شخص (ابولہب) کو دیکھا ہے جو (خواہ مخواہ) (طرح طرح کی اذیتیں دے کر) منع کرتا ہے۔ (۹) (تک۔۱:۸۳) ایک بندے کو جبکہ وہ (اپنے خالق کے آگے اپنی بندگی کا اقرار کرنے کیلئے) جھکا ہو۔ (۱۰) (تک۔۱:۸۳) کیا تو نے دیکھا کہ (اس کی یہ حرکت کس قدر قبیح ہے) اگر وہ بندہ راہ راست پر ہے۔ (۱۱) (تک۔۱:۸۳) اور (لوگوں کو اپنے اس فعل سے) خدا سے ڈرنے کی ترغیب دے رہا ہو۔ (۱۲) (تک۔۱:۸۳) کیا تو نے دیکھا (کہ اس کم بخت شخص کا یہ فعل کس قدر قابل سزا ہے) اگر وہ (خدا کو) جھٹلاتا ہے اور اس سے برگشتہ ہو گیا ہے۔ (۱۳) (تک۔۱:۸۳)

Marfat.com

اَلَمۡ يَعۡلَمۡ بِاَنَّ اللّٰهَ يَرٰى ﴿۱۴﴾ كَلَّا لَئِنۡ لَّمۡ يَنۡتَهِ ۙ۬ لَنَسۡفَعًۢا بِالنَّاصِيَةِ ﴿۱۵﴾ نَاصِيَةٍ
كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ ﴿۱۶﴾ فَلۡيَدۡعُ نَادِيَهٗ ﴿۱۷﴾ سَنَدۡعُ الزَّبَانِيَةَ ﴿۱۸﴾ كَلَّا ؕ لَا تُطِعۡهُ وَاسۡجُدۡ
وَاقۡتَرِبۡ ﴿۱۹﴾

کیا اس کو اس امر کا علم نہیں کہ خدا (اس کی اس قابل لعنت حرکت کو) دیکھ رہا ہے۔ ﴿۱۴﴾ (تک۔ ۱:۸۳) (کچھ بھی ہو مگر) یہ امر مسلم ہے کہ اگر وہ اس (بدکرداری) سے باز نہ آیا تو ہم اس کی پیشانی کے بال سختی سے کھینچ کر اس کو گھسیٹیں گے۔ ﴿۱۵﴾ (تک۔ ۱:۸۳) (کیونکہ) ایسی پیشانی خدا کے وجود کو) جھٹلانے والی اور (انتہائی طور پر) غلط کار ہے۔ ﴿۱۶﴾ (تک۔ ۱:۸۳) (اگر یہی حال ہے) تو وہ اپنے ساتھیوں کو (جتنے بھی ہوں اپنا بول بالا کرنے کیلئے) جمع کر لے۔ ﴿۱۷﴾ (تک۔ ۱:۸۳) اور ہم بھی اپنے دھکے دینے والے کارندوں کو بلا لینگے (پھر دیکھیں گے جیت کس کی ہے)۔ ﴿۱۸﴾ (تک۔ ۱:۸۳) (کچھ بھی ہو مگر) تم ہرگز اس سے نہ دبو اور (اسی طرح) جھکتے جاؤ اور اس طرح دل میں خدا سے زیادہ قریب ہو جانے کا درجہ حاصل کرتے جاؤ۔ ﴿۱۹﴾ (تک۔ ۱:۸۳)

ایاتہا ۵ | ۹۷ سُوۡرَةُ الۡقَدۡرِ مَكِّيَّةٌ ۲۵ | رکوعاتہا ۱

ترجمہ المشرقیؒ: ۵ آیات

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اِنَّاۤ اَنۡزَلۡنٰهُ فِىۡ لَيۡلَةِ الۡقَدۡرِ ۚ﴿۱﴾ وَمَاۤ اَدۡرٰٮكَ مَا لَيۡلَةُ الۡقَدۡرِ ﴿۲﴾ لَيۡلَةُ الۡقَدۡرِ ۙ۬ خَيۡرٌ مِّنۡ
اَلۡفِ شَهۡرٍ ؕ﴿۳﴾ تَنَزَّلُ الۡمَلٰٓٮِٕكَةُ وَالرُّوۡحُ فِيۡهَا بِاِذۡنِ رَبِّهِمۡ ۚ مِنۡ كُلِّ اَمۡرٍ ۛ﴿۴﴾ سَلٰمٌ ۛ هِىَ حَتّٰى
مَطۡلَعِ الۡفَجۡرِ ﴿۵﴾

بلا شبہ ہم نے قرآن کو "لیلۃ القدر" میں (جبکہ تمام کائنات کی پیدائش کا اندازہ (قدر) لگایا جا رہا تھا اور سب طرف اندھیرا ہی اندھیرا تھا، عالم آرا کائناتی قانون بنا کر) نازل کیا۔ ﴿۱﴾ (تک۔ ۱:۱۱۶۔۱۱۷) اور (اے محمد ﷺ!) تو کیا سمجھتا ہے کہ لیلۃ القدر کیا ہے؟ ﴿۲﴾ (تک۔ ۱:۱۱۷)۔ یہ "اندازے کی رات" ہزار مہینوں سے (جو کائنات کی پیدائش کے بعد روئے زمین پر جاری ہوئے) بہتر (اس لحاظ سے) ہے۔ ﴿۳﴾ (تک۔ ۱:۱۱۷) (کہ) اس میں (خدائی قوتوں کے علمبردار) فرشتے اور (بالخصوص) الروح کا فرشتہ (یعنی جبرئیلؑ جس کی تحویل میں کائنات کا پورا قانون ہے) اپنے پروردگار کے حکم سے پورے قانون (رُوحًا مِّنْ اَمْرِهٖ) کو لے کر نازل ہوتے ہیں۔ ﴿۴﴾ (تک۔ ۱:۱۱۷) اس لیلۃ القدر پر تمام کائنات کا سلام اس وقت تک ہوتا رہے گا جب تک (پیدائش کائنات کے مقصد کی) پو پھٹ جائے گی (اور واضح ہو جائے گا کہ کائنات کو کس غرض کے لئے پیدا کیا گیا تھا)۔ ﴿۵﴾ (تک۔ ۱:۱۱۷)

Marfat.com

آیاتُھا ۸ ۹۸ سُوۡرَۃُ الۡبَیِّنَۃِ مَدَنِیَّۃٌ ۹۲ رُکُوۡعَاتُھَا ۱

ترجمہ المشرقیؒ: ۸ آیات

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

لَمۡ یَکُنِ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا مِنۡ اَہۡلِ الۡکِتٰبِ وَ الۡمُشۡرِکِیۡنَ مُنۡفَکِّیۡنَ حَتّٰی تَاۡتِیَہُمُ الۡبَیِّنَۃُ ۙ ①
رَسُوۡلٌ مِّنَ اللّٰہِ یَتۡلُوۡا صُحُفًا مُّطَہَّرَۃً ۙ ② فِیۡہَا کُتُبٌ قَیِّمَۃٌ ؕ ③ وَ مَا تَفَرَّقَ الَّذِیۡنَ اُوۡتُوا
الۡکِتٰبَ اِلَّا مِنۡۢ بَعۡدِ مَا جَآءَتۡہُمُ الۡبَیِّنَۃُ ؕ ④ وَ مَاۤ اُمِرُوۡۤا اِلَّا لِیَعۡبُدُوا اللّٰہَ
مُخۡلِصِیۡنَ لَہُ الدِّیۡنَ ۬ۙ حُنَفَآءَ وَ یُقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ وَ یُؤۡتُوا الزَّکٰوۃَ وَ ذٰلِکَ دِیۡنُ
الۡقَیِّمَۃِ ؕ ⑤ اِنَّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا مِنۡ اَہۡلِ الۡکِتٰبِ وَ الۡمُشۡرِکِیۡنَ فِیۡ نَارِ جَہَنَّمَ خٰلِدِیۡنَ
فِیۡہَا ؕ اُولٰٓئِکَ ہُمۡ شَرُّ الۡبَرِیَّۃِ ؕ ⑥ اِنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ اُولٰٓئِکَ ہُمۡ
خَیۡرُ الۡبَرِیَّۃِ ؕ ⑦ جَزَآؤُہُمۡ عِنۡدَ رَبِّہِمۡ جَنّٰتُ عَدۡنٍ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِہَا الۡاَنۡہٰرُ خٰلِدِیۡنَ
ع ۸ ۲۲ فِیۡہَاۤ اَبَدًا ؕ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُمۡ وَ رَضُوۡا عَنۡہُ ؕ ذٰلِکَ لِمَنۡ خَشِیَ رَبَّہٗ ⑧

اہل کتاب (یعنی یہود و نصاریٰ) میں سے جو لوگ دین اسلام میں آنے سے انکار کرتے ہیں نیز بت پرست لوگ، یہ تو (اپنے دائروں سے) علیحدہ ہونے والے ہی نہیں جب تک کہ ان کے پاس کوئی روشن (اور نا قابل انکار) شے نہ آجائے۔ ① (تک۔۲:۵۶) (ادھر) محمد ﷺ ایک خدا کی طرف سے بھیجا ہوا رسول ہے جو پاکیزہ (تعلیم دینے والے) اوراق (ان پر) پڑھتا ہے۔ ② (تک۔۲:۵۶) جن میں (بنی نوع انسان کی بہتری کیلئے) کئی مضبوط فرائض (لازم کردیئے گئے) ہیں۔ ③ (تک۔۲:۵۶) اور (مزا یہ ہے کہ اس رسول سے پہلے بھی) اہل کتاب (انہی یہود و نصاریٰ) نے آپس میں اختلاف پیدا نہیں کیا تھا مگر بعد اس کے کہ ان کے پاس کوئی روشن (اور نا قابل انکار) شے آئی تھی۔ ④ (تک۔۲:۵۶۔۵۷) اور (اس وقت بھی) ان کو کوئی (ایسا ویسا) حکم نہیں دیا گیا تھا مگر یہ کہ وہ اپنی تمام ارادت اور محبت کو خدا کیلئے خالص کر کے (صرف) خدا ہی کی ملازمت یکسو ہو کر کریں اور الصلوٰۃ کو قائم کریں اور الزکوٰۃ دیں (کیونکہ) یہی مضبوط دین (بنی نوع انسان کا) ہے۔ ⑤ (تک۔۲:۵۷) (تو اب کہ یہ لوگ اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد الگ ہی بنائیں گے) حقیقت ایک ہی ہے وہ یہ کہ یہ کافر یہودی اور نصاریٰ اور یہ مشرکین عرب جہنم کی آگ میں ہوں گے جس میں ہمیشہ رہینگے کیونکہ یہی شریر ترین خلائق لوگ ہیں (جو رخنہ کے درپے ہیں) ⑥ (تک۔۲:۵۷) اور وہ لوگ جو ایمان لے آئے ہیں اور عمل صالح کر رہے ہیں وہی ہیں جو بہترین خلائق ہیں۔ ⑦ (تک۔۲:۵۷) ان کی جزا خدا کے پاس یہ ہے کہ ہمیشہ رہنے کیلئے سرسبز باغوں (کی بادشاہت) ان کی ہوگی جن (کے میدانوں) میں عظیم الشان دریا بہہ رہے ہونگے اور وہ ان میں ہمیشہ تک رہیں گے۔ یہ اس لئے کہ خدا ان کے عمدہ عمل سے راضی ہو چکا ہے اور وہ خدا سے راضی ہو چکے ہیں اور یہ جزا اس قوم کی ہے جو خدا سے (صحیح معنوں میں) ڈر کر اس کے احکام مان رہی ہے۔ ⑧ (تک۔۲:۵۷)

Marfat.com

اٰیَاتُهَا ۸ ۹۹ سُوْرَةُ الزِّلْزَالِ مَكِّيَّةٌ ۲۵ رُكُوْعَاتُهَا ۱

ترجمہ المشرقیؒ: ۳ آیات بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ترجمہ مولانا جالندھریؒ: ۵ آیات

اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ۝۱ وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا ۝۲ وَقَالَ الْاِنْسَانُ مَا لَهَا ۝۳ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا ۝۴ بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰى لَهَا ۝۵ يَوْمَئِذٍ يَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا ۙ لِّيُرَوْا اَعْمَالَهُمْ ۝۶ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ۝۷ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ۝۸ ع ۲۴

جب زمین بھونچال سے ہلادی جائے گی۔ ۞۱ (ف) اور زمین اپنے (اندر) کا بوجھ نکال ڈالے گی۔ ۞۲ (ف) اور انسان کہے گا کہ اس کو کیا ہوا ہے۔ ۞۳ (ف) اس روز وہ اپنے حالات بیان کردے گی۔ ۞۴ (ف) کیونکہ تمہارے پروردگار نے اس کو حکم بھیجا (ہوگا)۔ ۞۵ اس دن لوگ گروہ در گروہ سامنے آتے جائینگے تا کہ اپنے عملوں (کے نتائج) کو دیکھیں۔ ۞۶ (تذ۔۲:۱۳۳) تو جو شخص ایک ذرے کے برابر نیکی کر رہا ہے وہ اس کا اجر دیکھ لے گا۔ ۞۷ (تذ۔۲:۱۲) اور جس نے ایک ذرے کے برابر بھی برائی کی ہے وہ اس کی سزا بھگتے گا۔ ۞۸ [1] (تذ۔۲:۱۲)

اٰیَاتُهَا ۱۱ ۱۰۰ سُوْرَةُ الْعٰدِيٰتِ مَكِّيَّةٌ ۳۰ رُكُوْعَاتُهَا ۱

ترجمہ المشرقیؒ: ۵ آیات بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ترجمہ مولانا جالندھریؒ: ۶ آیات

وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا ۝۱ فَالْمُوْرِيٰتِ قَدْحًا ۝۲ فَالْمُغِيْرٰتِ صُبْحًا ۝۳ فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا ۝۴ فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا ۝۵ اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ ۝۶

ان سرپٹ دوڑنے والے گھوڑوں کی قسم جو ہانپ اٹھتے ہیں۔ ۞۱ (ف) پھر (پتھروں پر نعل) مار کر آگ نکالتے ہیں۔ ۞۲ (ف) پھر صبح کو چھاپا مارتے ہیں۔ ۞۳ (ف) پھر اس میں گرد اٹھاتے ہیں۔ ۞۴ (ف) پھر اس وقت دشمن کی فوج میں جا گھستے ہیں۔ ۞۵ (ف) بے شک انسان اپنے پروردگار کا انتہائی طور پر ناشکر گزار ہے۔ ۞۶ (تک۔۱:۱۴۳)

[1] سورہ الزلزال کے متعلق قابل ذکر بات یہ ہے کہ مسلمانوں نے عام طور پر اس سورت کو مدنی کہا ہے اور ہجرت کے بعد کے پہلے دو سالوں کے اندر اندر اس کا نزول لکھا ہے جرمن مستشرق نولڈکے نے اس سورت کو مکی کہا ہے اور ۴ نبوی کے ابتدائی ایام میں اس کا نزول مقرر کیا ہے۔ یہ ترتیب زیادہ صحیح اس لئے معلوم ہوتی ہے کہ اس سورت میں مدنی رنگ قطعاً نہیں بلکہ مکی رنگ زیادہ غالب ہے اور جو تعلیم ذرہ بھر نیکی اجرت بھی پانے کی اس میں دی گئی ہے وہ مکی مسلمانوں کی بے بسی اور بے کسی کے زیادہ حسب حال معلوم دیتی ہے۔ (تک۔۱:۱۳۱۔۱۳۲)

وَ اِنَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ لَشَهِيْدٌ ۝٧ وَ اِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ ۝٨ اَفَلَا
يَعْلَمُ اِذَا بُعْثِرَ مَا فِي الْقُبُوْرِ ۝٩ وَ حُصِّلَ مَا فِي الصُّدُوْرِ ۝١٠ اِنَّ رَبَّهُمْ
بِهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّخَبِيْرٌ ۝١١

ع ۱/۱۱ ۲۵

اور وہ اس سے آگاہ بھی ہے۔ ⑦ (ف) وہ مال سے انتہائی درجہ کی محبت کرتا ہے۔ ⑧ (تک۔۱:۱۴۳) تو کیا انسان کو اس بات کا علم نہیں ہے کہ جب قبروں کے مکین از سر نو زندہ کر کے اٹھائے جائیں گے۔ ⑨ (تذ۔۲:۱۳۸) اور لوگوں کے سینے کے اندر جو باتیں چھپی ہوئی تھیں سب ظاہر کر دی جائیں گی۔ ⑩ (تذ۔۲:۱۳۸۔۱۳۹) تو اس دن ان کے پروردگار کا انسان کے حال واحوال سے پورے طور پر واقف ہونا موبموثابت ہو جائے گا۔ ⑪ (تذ۔۲:۱۳۹)

آیاتہا ۱۱ — ۱۰۱ سُورَۃُ الْقَارِعَةِ مَكِّيَّةٌ ۲۴ — رُکوعاتہا ۱

ترجمہ المشرقیؒ: ۳ آیات — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — ترجمہ مولانا جالندھریؒ: ۸ آیات

اَلْقَارِعَةُ ۝١ مَا الْقَارِعَةُ ۝٢ وَ مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا الْقَارِعَةُ ۝٣ يَوْمَ يَكُوْنُ النَّاسُ
كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ ۝٤ وَ تَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ ۝٥ فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ
مَوَازِيْنُهٗ ۝٦ فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ۝٧ وَ اَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ ۝٨ فَاُمُّهٗ
هَاوِيَةٌ ۝٩ وَ مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا هِيَهْ ۝١٠ نَارٌ حَامِيَةٌ ۝١١

ع ۱/۱۱ ۲۶

کھڑکھڑانے والی۔ ① (ف) کھڑکھڑانے والی کیا ہے؟ ② (ف) اور تم کیا جانو کہ کھڑکھڑانے والی کیا ہے؟ ③ (ف) (وہ قیامت ہے) جس دن لوگ ایسے ہوں گے جیسے بکھرے ہوئے پتنگے۔ ④ (ف) اور پہاڑ ایسے ہو جائیں گے جیسے دھنکی ہوئی رنگ برنگ کی اون۔ ⑤ (ف) اگر تمہارے عمل بھاری اور وزن دار ہونگے۔ ⑥ (تک۔۱:۱۳۱) تو انجام یہ ہوگا کہ تم عیش اور راحت پالو گے۔ ⑦ (تک۔۱:۱۳۱) اور جس کے وزن ہلکے نکلیں گے۔ ⑧ (ف) اس کا مرجع ہاویہ ہے۔ (ف) ورنہ سخت دکھ میں رہو گے۔ ⑨ (تک۔۱:۱۳۱) اور تم کیا سمجھے کہ ہاویہ کیا چیز ہے؟ ⑩ (ف) (وہ) دہکتی ہوئی آگ ہے۔ ⑪ (ف)

Marfat.com

آیاتھا ۸ ۱۰۲ سُوۡرَۃُ التَّکَاثُرِ مَکِّیَّۃٌ ۸ رکوعاتھا ۱

ترجمہ المشرقیؒ: ۸ آیات

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡہٰکُمُ التَّکَاثُرُ ۙ﴿۱﴾ حَتّٰی زُرۡتُمُ الۡمَقَابِرَ ؕ﴿۲﴾ کَلَّا سَوۡفَ تَعۡلَمُوۡنَ ۙ﴿۳﴾ ثُمَّ کَلَّا سَوۡفَ
تَعۡلَمُوۡنَ ؕ﴿۴﴾ کَلَّا لَوۡ تَعۡلَمُوۡنَ عِلۡمَ الۡیَقِیۡنِ ؕ﴿۵﴾ لَتَرَوُنَّ الۡجَحِیۡمَ ۙ﴿۶﴾ ثُمَّ
لَتَرَوُنَّہَا عَیۡنَ الۡیَقِیۡنِ ۙ﴿۷﴾ ثُمَّ لَتُسۡـَٔلُنَّ یَوۡمَئِذٍ عَنِ النَّعِیۡمِ ﴿۸﴾ ع ۸/۲۷

تمہیں (مال و اولاد کی) کثرت نے لہو و لعب اور غفلت میں (اس قدر) ڈال دیا ہے (کہ تم قوموں کو زندہ رکھنے کے اعمال کرنے سے جی چراتے ہو)۔ ① (تک۔ ۱:۱۰۷) (یہ غفلت تم پر اس وقت تک طاری رہے گی) جب تک کہ تم (پرانی ہلاک شدہ قوموں کے) مقبرے (یعنی ان کے بقیہ نشانات) نہ دیکھو گے۔ ② (تک۔ ۱:۱۰۷) (یاد رکھو کہ) تم کو عنقریب (ہلاکت اقوام کے متعلق صحیح اور یقینی علم ہو جائے گا۔ ③ (حر: ۳۱۰) پھر (کہتا ہوں) تم کو عنقریب علم ہو جائے گا (کہ قانون خدا کیا ہے) ④ (حر: ۳۱۰) خوب خبردار رہو کہ اگر تمہیں (اقوام کی) موت کا علم (علم الیقین) حاصل ہو جائے۔ ⑤ (حر: ۳۱۰) تو تم ضرور ان آنکھوں سے دیکھ لو گے کہ (قوموں کا) جہنم کیا ہوتا ہے۔ ⑥ (حر: ۳۱۰) میں پھر کہتا ہوں کہ تم ضرور اس جہنم کو یقین کی آنکھ سے دیکھ لو گے۔ ⑦ (حر: ۳۱۰) پھر (اس عینی مشاہدے کے بعد) اس دن تم سے (ان) نعمتوں کے متعلق (سخت) پوچھ گچھ کی جائے گی (جن کو حاصل کر کے) تم غفلت میں پڑ گئے تھے۔ ⑧ (تک۔ ۱:۱۰۷)

آیاتھا ۳ ۱۰۳ سُوۡرَۃُ الۡعَصۡرِ مَکِّیَّۃٌ ۳۱ رکوعاتھا ۱

ترجمہ المشرقیؒ: ۳ آیات

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وَ الۡعَصۡرِ ۙ﴿۱﴾ اِنَّ الۡاِنۡسَانَ لَفِیۡ خُسۡرٍ ۙ﴿۲﴾ اِلَّا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
وَ تَوَاصَوۡا بِالۡحَقِّ ۬ۙ وَ تَوَاصَوۡا بِالصَّبۡرِ ﴿۳﴾ ع ۱/۲۸

یہ تمام زمانہ (جو تمہارے سامنے گزرا ہے یا گزر رہا ہے) اس امر کا گواہ ہے۔ ① (حد: ۱۵۱) کہ در حقیقت انسان ضرور گھاٹے میں رہا۔ ② (حد: ۱۵۱) مگر وہ قوم جس کے افراد نے خدا کے قانون کو نفع مند تسلیم کر لیا اور پھر اس تسلیم کے ساتھ ساتھ مناسب اور بہترین اعمال کئے اور حقیقت (یعنی صحیفہ فطرت) پر عمل کرنے کی ایک دوسرے کو وصیت کی اور پھر اس حقیقت پر استقلال سے جم گئے (وہ کبھی گھاٹے میں نہ رہیں گے)۔ ③ (تک۔ ۱:۱۲۹)

۱۰۲	التکاثر	۱۔۸
۱۰۳	العصر	۱۔۳

Marfat.com

رُکُوۡعَاتُهَا ۱ ۱۰۴ سُوۡرَةُ الۡهُمَزَةِ مَكِّيَّةٌ ٦ اٰيَاتُهَا ۹

ترجمہ المشرقیؒ: ۹ آیات

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

وَيۡلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ ۙ﴿۱﴾ الَّذِىۡ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ ۙ﴿۲﴾ يَحۡسَبُ اَنَّ مَالَهٗۤ اَخۡلَدَهٗ ۚ﴿۳﴾

كَلَّا لَيُنۡۢبَذَنَّ فِى الۡحُطَمَةِ ۖ﴿۴﴾ وَمَاۤ اَدۡرٰىكَ مَا الۡحُطَمَةُ ؕ﴿۵﴾ نَارُ اللّٰهِ الۡمُوۡقَدَةُ ۙ﴿۶﴾

الَّتِىۡ تَطَّلِعُ عَلَى الۡاَفۡـِٕدَةِ ؕ﴿۷﴾ اِنَّهَا عَلَيۡهِمۡ مُّؤۡصَدَةٌ ۙ﴿۸﴾ فِىۡ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ﴿۹﴾ ع ۱ ۲۹

حیف ہے ہر غیبت کرنے والے اور طعنے دینے والے شخص پر ① (تک۔ا:۱۰۵) جو (صرف) مال (پر مال) جمع کرتا رہتا ہے اور (پھر) اس کو گنتا (اور خوش ہوتا) رہتا ہے۔ ② (تک۔ا:۱۰۵) وہ سمجھتا ہے کہ اس کا مال ہی اس کو ہمیشہ رکھے گا۔ ③ (تک۔ا:۱۰۵) ہرگز نہیں وہ ضرور (کسی نہ کسی دن اسی مال جمع کرنے اور اس کو قوم کی بہتری کیلئے خرچ نہ کرنے کی بدبختی اور بد کرداری کے باعث) جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ ④ (تک۔ا:۱۰۵) اور (اے محمد ﷺ!) تو کیا سمجھتا ہے کہ یہ جہنم کیا ہوگا۔ ⑤ (تک۔ا:۱۰۵) یہ خدا کی طرف سے (قوم کے دلوں میں ناکامی، مایوسی اور شکست کی) بھڑکائی ہوئی آگ ہے۔ ⑥ (تک۔ا:۱۰۵) جو (آہوں اور کراہوں سے جو دلوں سے اس وقت اٹھتی ہیں) دلوں پر چڑھ چڑھ کر (ان کے جذبوں اور ارادوں کو) بھسم کر دیتی ہے۔ ⑦ (تک۔ا:۱۰۵) بیشک وہ آگ چاروں طرف سے ان کو گھیر لے گی۔ ⑧ (تک۔ا:۱۰۵) لمبے لمبے ستونوں کے ذریعے سے۔ ⑨ [۱] (تک۔ا:۱۰۵)

رُکُوۡعَاتُهَا ۱ ۱۰۵ سُوۡرَةُ الۡفِيۡلِ مَكِّيَّةٌ ۹ اٰيَاتُهَا ۵

ترجمہ المشرقیؒ: ۵ آیات

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اَلَمۡ تَرَ كَيۡفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصۡحٰبِ الۡفِيۡلِ ؕ﴿۱﴾

(اے محمد ﷺ! کیا تو نے نہیں دیکھا کہ تیرے پروردگار نے ہاتھیوں والی فوج کے ساتھ (جو حبشہ کے عیسائی بادشاہ کے حکم سے ابرہہ بن اشرم حاکم یمن کی قیادت میں تمہاری ولادت سے قریباً ۴۰ برس قبل مکہ پر حملہ آور اس لئے ہوئی تھی کہ مکہ کی سرزمین مرجع خلق نہ رہے) کیا کیا؟ ① [۲] (تک۔ا:۱۰۷)

---

[۱] سورہ ھمزہ میں کیفیت اس نابکار قوم کی پیش کی گئی ہے جس کے لوگوں کا واحد منشا مال جمع کرنا اور گن گن کر رکھنا ہے۔ ایسی قوم لامحالہ محکومیت اور مغلوبیت کے جہنم میں ہے اور چونکہ حطمة کے معنی چکنا چور ہوئی ہوئی شے ہے مقصد یہ ہے کہ وہ قوم شکست و ریخت' انتشار وتشتت کے گڑھے میں گری ہوئی ہے اور اس کے افراد چاروں طرف سے ایک ایسی آگ میں گھرے ہوئے ہیں جو دلوں پر چڑھ چڑھ کر ان کو کباب کر دیتی ہے۔ گویا وہ لوگ محکومیت' ذلت اور غلامی کی آہوں اور کراہوں میں جل بھن کر حسرتیں کرتے رہتے ہیں کہ اے کاش ہم بھی آزادی اور غلبے کی ہوا کھاتے۔ وہ اس ماحول سے اس لئے نہیں نکل سکتے کہ ان میں قربانی مال کا جذبہ نہیں۔ (تک:ا:۱۰۶)

[۲] معلوم ہوتا ہے کہ اس واقعہ کی طرف وحی کے ذریعے سے اشارہ کرنے کا مقصد دوگونہ تھا۔ اولاً یہ واقعہ رسول صلعم کی ولادت سے تھوڑی مدت یعنی چالیس اکتالیس برس پہلے ہوا تھا اور اس کے چشم دید گواہ عرب میں موجود ہوں گے۔ چڑھائی کے وقت رسول صلعم کے ←

Marfat.com

اَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِيْ تَضْلِيْلٍ ۝٢ وَّاَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبَابِيْلَ ۝٣ تَرْمِيْهِمْ
بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّيْلٍ ۝٤ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ ۝٥

کیا (پھر اس پروردگار عالم نے) ان لوگوں کے مکر وفریب کو بے کار بے اثر نہ کیا۔ ۲ (تک۔ ا:۱۰۷) اور ان سپاہیوں پر پرندوں کے جھنڈ کے جھنڈ نہ بھیجے۔ ۳ (تک۔ ا:۱۰۷) جو کہ ان پر کنکروں کے پتھر ماڑ مار کر (ان کا ناک میں دم کر دیتے تھے)۔ ۴ (تک۔ ا:۱۰۸) اور (بالآخر) ان کو خدا نے کھائے ہوئے بھس کی طرح (بے کار اور بے قیمت) بنا دیا۔ ۵ (تک۔ ا:۱۰۸)

آیاتھا ۴ — ۱۰۶ سُوْرَةُ قُرَيْشٍ مَكِّيَّةٌ ۴ — رکوعاتھا ۱

ترجمہ المشرقی: ۴ آیات

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

لِاِيْلٰفِ قُرَيْشٍ ۝١ اٖلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّيْفِ ۝٢ فَلْيَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا
الْبَيْتِ ۝٣ الَّذِيْٓ اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ ۙ وَّاٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ ۝٤

قریش کے قبیلے کو چسکہ پڑ گیا ہے۔ ۱ (تک۔ ا:۱۰۴) (تجارت کے سلسلے میں) سردی اور گرمی کے دونوں موسموں میں (دور دراز ملکوں مثلاً یمن اور شام کی طرف) سفر (اور مالا مال ہو کر واپس آنے) کا۔ ۲ (تک۔ ا:۱۰۴) اس (خوشحالی اور سربر آوردہ ہو جانے کی) وجہ سے اس قبیلہ پر لازم ہے کہ وہ اس خانہ کعبہ کے سردار (یعنی رب زمین و آسمان) کی غلامی عملاً اختیار کر لیں (جس کے وہ محافظ ہیں)۔ ۳ (تک۔ ا:۱۰۴) اور وہ وہ (پاک ذات) ہے جس نے ان کو (عرب کی بے آب و گیاہ سرزمین میں) بھوک سے نجات دلانے کیلئے رزق دیا اور اس خوف سے (کہ بھوک ننگ میں مبتلا ہو کر دوسرے قبیلوں سے دب نہ جائیں) امن اور چین دیا۔ ۴ (تک۔ ا:۱۰۴)

← دادا محافظ کعبہ تھے۔ ابرہہ کی فوج ان کے کئی اونٹ بھگا کر لے گئی اور وہ احتجاج کے لئے ابرہہ کے پاس پہنچے۔ ابرہہ نے ان سے دریافت کیا کہ کیا عبد المطلب کو خانہ کعبہ کی فکر نہیں اور صرف اپنے اونٹوں کی فکر کرے گا۔ اس پر عبد المطلب نے بے نیازانہ جواب دیا کہ خانہ کعبہ یا مالک اپنے گھر کی آپ فکر کرے گا۔ چنانچہ اس واقعہ کو بذریعہ وحی یاد دلانا اہل عرب پر نفسیاتی اثر پیدا کر سکتا تھا کہ خانہ کعبہ خدا کا گھر تھا جو خدا نے اپنی ترکیب سے بچا لیا۔ بتوں کا گھر نہ تھا۔ دوئم یہ یاد دلانا بھی تھا کہ نہایت کمزور پرندوں کی فوج بڑی سے بڑی طاقتور فوج کو بھگا سکتی ہے اس لئے کچھ عجب نہیں اگر یہ مٹھی بھر مسلمان کسی دن تمام کافروں پر غالب آ جائیں۔ (تک۔ ا:۱۰۸)

Marfat.com

آیاتھا ۷ ١٠٧ سُوْرَۃُ الْمَاعُوْنِ مَکِّیَّۃٌ ۷ رکوعاتھا ۱

ترجمہ المشرقیؒ: ۷ آیات

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَرَءَيْتَ الَّذِيْ يُكَذِّبُ بِالدِّيْنِ ① فَذٰلِكَ الَّذِيْ يَدُعُّ الْيَتِيْمَ ② وَلَا يَحُضُّ عَلٰى

طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ③ فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ④ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ⑤

ع ۷/۲۲ الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ ⑥ وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ⑦

کیا تو نے اس شخص کو دیکھا ہے جو (دنیا کی) جزا و سزا کو (مخول سمجھ کر) جھٹلاتا ہے۔ ① (تک۔ا:۱۰۶) تو یہی وہ شخص ہے جو یتیم کو دھکے مارتا ہے۔ ② (تک۔ا:۱۰۶) اور بھوکے ننگے کو کھانا کھلانے کی ترغیب نہیں دیتا۔ ③ (تک۔ا:۱۰۶) تو اے لوگو! حیف ہے ان نمازگزاروں پر۔ ④ (تذ۔ا:۲۵۲) جو اپنی نماز کی اصلی غرض و غایت کو فراموش کر چکے ہیں۔ ⑤ (تذ۔ا:۲۵۲) اور یہ وہ لوگ ہیں جو محض دکھلاوے کیلئے نمازیں پڑھتے ہیں۔ ⑥ (تذ۔ا:۲۵۲) اور باہمی مصالحت اور اتحاد، رافت اور رحمت کے سبق کو پیش نظر نہیں رکھتے، ان کی کپٹیں اس قدر بڑھ گئی ہیں اور دل ایسے تنگ ہو گئے ہیں کہ محبت تو درکنار وہ ایک دوسرے کو روزمرہ کے برتنے کی چھوٹی چھوٹی چیزوں سے مدد کرنا بھی گوارا نہیں کرتے۔ ⑦ (تذ۔ا:۲۵۲)

آیاتھا ۳ ١٠٨ سُوْرَۃُ الْكَوْثَرِ مَکِّیَّۃٌ ۵ رکوعاتھا ۱

ترجمہ المشرقیؒ: ۳ آیات

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ① فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ② اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ

ع ۳/۲۲ الْاَبْتَرُ ③

بے شک ہم نے تم کو (نبوت اور خدا سے ہم کلام ہونے کا) فضل عظیم عطا کر دیا ہے۔ ① (تک۔ا:۱۰۵) تو (اس نعمت کے شکرانے میں) تو اپنے پروردگار کے سامنے عاجزی کر اور جھک جا بلکہ (اس کی راہ میں ہر قسم کی) قربانی کرنے کے لئے تیار ہو جا۔ ② (تک۔ا:۱۰۵) (کیونکہ) درحقیقت وہ شخص جو تجھ میں عیب نکالتا ہے وہی نامراد اور بے بر (آخر میں) ہوگا۔ (اور دنیا کو کسی منزل تک نہ لے جا سکے گا)۔ ③[1] (تک۔ا:۱۰۶)

---

[1] اس مختصر سورت کا مقصد عرب کے لوگوں میں اعلان کرنا تھا کہ دشمن بالآخر ناکام رہیں گے، پروردگار عالم کی راہ میں تسلیم و نیاز کا شیوہ اور قربانی جان و مال کا جذبہ پیدا کرنا ہی وہ مرحلے ہیں جو خدائی تحریک کو کامیاب کر کے منزل تک پہنچا سکتے ہیں اس بنا پر محمدؐ کے پیروں کی مختصر جماعت کو یہی دو وسیلے اختیار کرنے چاہئیں۔ باقاعدہ نماز اور قربانی عید الضحیٰ جو آج کل مروج ہیں اس وقت تک شروع نہ ہوئے تھے بلکہ سورۃ فاتحہ جو موجودہ نماز کا مغز ہے اس وقت نازل بھی نہ ہوئی تھی اس لئے صل یا سورۃ علق کے لفظ صلیٰ سے موجودہ نماز کا مطلب لینا یا انحر سے قربانی کا مفہوم لینا پیش از وقت ہے۔ (تک۔ا:۱۰۵)

۱۰۷	الماعون	۱۔۷
۱۰۸	الکوثر	۱۔۳

Marfat.com

رُکُوعَاتُهَا ۱ ١٠٩ سُوْرَةُ الْكٰفِرُوْنَ مَكِّيَّةٌ ١٨ اٰيَاتُهَا ٦

ترجمہ المشرقیؒ: ٦ آیات

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۝١ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۝٢ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۝٣
وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ۝٤ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۝٥ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ
دِيْنِ ۝٦

ع ٦ / ٣٤

اے محمد ﷺ! تم کافروں کو کہو۔ ① (تک۔۱:۱۶۰) میں تو ہرگز اس کا ملازم نہیں ہوں گا جس کے تم ملازم ہو۔ ② (تک۔۱:۱۶۰) اور نہ مجھے امید ہے کہ تم اس پاک ذات کی ملازمت اختیار کرو گے جس کی نوکری میں کر رہا ہوں۔ ③ (تک۔۱:۱۶۰) میں تو ہرگز اس کا ملازم نہیں ہوں گا جس کے تم ملازم ہو۔ ④ (تک۔۱:۱۶۰) اور نہ مجھے امید ہے کہ تم اس پاک ذات کی ملازمت اختیار کرو گے جس کی نوکری میں کر رہا ہوں۔ ⑤ (تک۔۱:۱۶۰) تو اس حالت میں تمہیں تمہارا دین سلامت رہے اور مجھے میرا دین۔ ⑥ (تک۔۱:۱۶۰)

رُکُوعَاتُهَا ۱ ١١٠ سُوْرَةُ النَّصْرِ مَدَنِيَّةٌ ١١١ اٰيَاتُهَا ٣

ترجمہ المشرقیؒ: ٣ آیات

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ۝١ وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ
اَفْوَاجًا ۝٢ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ۚ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ۝٣

ع ٢ / ٢٥

اے پیغمبر! جب اللہ کی مدد آئے گی اور دین اسلام کی فتح عظیم کا وقت آ پہنچے گا۔ ① (تذ۔۱:۱۶۱) تو دیکھے گا کہ لوگ جوق در جوق دین خدا میں داخل ہو رہے ہیں۔ ② (تذ۔۱:۱۶۱) تو اس وقت اپنے پروردگار کے شکرانے میں سربسجود ہو جاؤ۔ اس وقت اپنی جماعت اور اپنی گزشتہ تقصیروں کی معافی طلب کرو کیونکہ وہ فی الحقیقت بڑا توبہ قبول کرنے والا ہے۔ (اور ایسی مہربانیوں کے موقع پر ہی اس سے ایسی درخواستیں کرنی چاہئیں۔) ③ (تذ۔۱:۱۶۱)

١٠٩	الکٰفرون	۱۔٦
١١٠	النصر	۱۔٣

Marfat.com

آیاتھا ۵ ۱۱۱ سُوْرَۃُ اللَّهَبِ مَكِّيَّةٌ ۶ رکوعاتھا ۱

ترجمہ المشرقیؒ: ۵ آیات

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ ۝۱ مَآ اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ ۝۲ سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ
لَهَبٍ ۝۳ وَّامْرَاَتُهٗ ۭ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ۝۴ فِيْ جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ۝۵ ع ۵/۲۶

ابولہب کے دونوں ہاتھ ٹوٹ جائیں اور وہ ہلاک ہو جائے۔ ۝۱ (تک۔۱:۹۴)اس کا مال اور کمائی اس کے کام نہ آئے۔ ۝۲ (تک۔۱:۹۴)عنقریب وہ بھڑکتی ہوئی آگ میں جھونکا جائے گا۔ ۝۳ (تک۔۱:۹۴)مع اس کی بیوی کے جو لکڑیاں اٹھا کر (رسول کے رستہ میں بچھاتی تھی)۔ ۝۴ (تک۔۱:۹۴)اس کی گردن میں بٹی ہوئی رسی ہوگی۔ ۝۵ (تک۔۱:۹۴)

آیاتھا ۴ ۱۱۲ سُوْرَۃُ الْاِخْلَاصِ مَكِّيَّةٌ ۲۲ رکوعاتھا ۱

ترجمہ المشرقیؒ: ۴ آیات

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝۱ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝۲ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝۳ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا
اَحَدٌ ۝۴ ع ۶/۲۷

اے محمد ﷺ! اعلان کردو کہ خالق زمین و آسمان صرف ایک ہی ہے۔ ۝۱ (تک۔۱:۱۶۰)وہ تمام کائنات سے بے نیاز ہے۔ ۝۲ (تک۔۱:۱۶۰)(وہ قائم بالذات ہے، ازل سے ہے اور ابد تک رہے گا اس لئے) وہ نہ کسی شے سے پیدا ہوا نہ اس کی ذات سے کوئی شے پیدا ہوئی۔ ۝۳ (تک۔۱:۱۶۰)اس بنا پر کوئی دوسری شے اس کی ہم پلہ نہیں ہوسکتی۔ ۝۴ (تک۔۱:۱۶۰)

....

۱۱۱	اللھب	۱۔۵
۱۱۲	الاخلاص	۱۔۴

Marfat.com

ایاتها ۵ | ۱۱۳ سورۃ الفلق مکیۃ ۲۰ | رکوعاتها ۱

ترجمہ المشرقیؒ: ۵ آیات

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ الۡفَلَقِۙ ﴿۱﴾ مِنۡ شَرِّ مَا خَلَقَۙ ﴿۲﴾ وَمِنۡ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَۙ ﴿۳﴾
وَمِنۡ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِى الۡعُقَدِۙ ﴿۴﴾ وَمِنۡ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ﴿۵﴾ ع ۵/۲۸

اے محمد ﷺ! کہہ دو کہ میں پناہ مانگتا ہوں خدا کی جو صبح کی روشنی پیدا کرنے والا ہے۔ ① (تک۔۱:۱۶۰) نقصان پہنچانے والی مخلوق سے۔ ② (تک۔۱:۱۶۰) اور اس اندھری رات سے جس میں راہ راست ملنا ناممکن ہو جاتا ہے۔ ③ (تک۔۱:۱۶۰:۱۶۱) نیز پناہ مانگتا ہوں خدا کی ان جادوگرنیوں سے جو خلق خدا کو پھونک مار مار کر دھوکا دیتی ہیں۔ ④ (تک۔۱:۱۶۱) اور پناہ مانگتا ہوں خدا کی ان حاسدوں سے جو حسد کرتے ہیں۔ ⑤ (تک۔۱:۱۶۱)

ایاتها ۶ | ۱۱۴ سورۃ الناس مکیۃ ۲۱ | رکوعاتها ۱

ترجمہ مولانا جالندھریؒ: ۶ آیات

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ النَّاسِۙ ﴿۱﴾ مَلِكِ النَّاسِۙ ﴿۲﴾ اِلٰهِ النَّاسِۙ ﴿۳﴾ مِنۡ شَرِّ الۡوَسۡوَاسِ ۙ
الۡخَنَّاسِ ۙ﴿۴﴾ الَّذِىۡ يُوَسۡوِسُ فِىۡ صُدُوۡرِ النَّاسِۙ ﴿۵﴾ مِنَ الۡجِنَّةِ وَالنَّاسِ ﴿۶﴾ ع ۶/۲۹

کہو کہ میں لوگوں کے پروردگار کی پناہ مانگتا ہوں۔ ① (ف) (یعنی) لوگوں کے حقیقی بادشاہ کی۔ ② (ف) لوگوں کے معبود برحق کی۔ ③ (ف) (شیطان) وسوسہ انداز کی برائی سے جو (خدا کا نام سن کر) پیچھے ہٹ جاتا ہے۔ ④ (ف) جو لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتا ہے۔ ⑤ (ف) (خواہ وہ) جناتؒ سے (ہو) یا انسانوں میں سے۔ ⑥ (ف)

۱۱۳	الفلق	۱۔۵
۱۱۴	الناس	۱۔۶

Marfat.com

وَلَا يَأْتُونَكَ بِمَثَلٍ إِلَّا جِئْنٰكَ بِالْحَقِّ وَ

اَحْسَنَ تَفْسِيرًا ط

علامہ عنایت اللہ المشرقیؒ
و
مولانا فتح محمد جالندھریؒ

Marfat.com